لَا یَمَسُّہٗ اِلَّا الْمُطَہَّرُوْن

ولے کیا جانتے تھے ہم کہ کیا ہے — رضا کس میں ہے اور کیا رضا ہے

پیمبر اُسنے بھیجے تا کہ تعلیم — کریں طور اداے شکر و تعظیم

اوامر اور نواہی سب بتا کے — زبان انبیا سے کل جتا کے

پس کل انبیا سردار سب کے — کئے سید کہ ہیں محبوب رب کے

نعت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

محمد شمع ایوان نبوت — محمد مشعل بزم فتوت

محمد آفتاب مشرق نور — محمد ماہتاب مطلع سور

محمد مظہر سر الٰہی — محمد کان نور لاتناہی

محمد باعث تخلیق عالم — محمد مفخر حوا و آدم

محمد رحمۃ للعالمین ہیں — بروز دین شفیع مذنبین ہیں

نہوتے وہ تو کل عالم نہوتا — کبھی تخم ظہور اللہ نہوتا

صلوٰۃ بیحد و تسلیم بے عد — اُنھوں کی روح پر نازل ہو سرمد

پھر انکی آل اور اصحاب پر ہو — اور انکی پیروی کرتے ہیں جو جو

تَنْزِیْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْن

مناجات بجناب باری عز اسمہ ۞ خداوندا بحق فخر افلاک ۞ محمد سرور دین شاہ لولاک ۞ بحق آل و اصحاب پیمبر ۞ بحق
یار و احباب پیمبر ۞ بحق حضرت ابوبکر صدیق ۞ کہ تھے وہ کاشف اسرار تحقیق ۞ بحق حضرت فاروق اعدل ۞ ز ازواج [illegible]
مین وہ سیر الکمل ۞ بحق حضرت عثمان ذی علم ۞ کہ تھے کان حیا و منبع حلم ۞ بحق شاہ مردان ولایت ۞ علی کرار سید ا[illegible]
شجاعت ۞ بحق حضرت خاتون جنت ۞ نگین خانہ مہر نبوت ۞ بحق آن اماموں ہمامین ۞ کریمین سعیدین شہید[illegible]
مجھے عشق اپنا دے پیمبر والی ۞ رکھ مینائے دل اس مے سے خالی ۞ تجلی کر کے سب تن من جلا دے ۞ دکھانا ہے جو
مجھی دکھا دے ۞ بس اے رافت ادب کر پیش محبوب ۞ بہت گستاخ ہونا بھی نہین خوب ۞ تمنائے دلی وہ جا[illegible]
تیرا سب مدعا پہچانتا ہے ۞ الہا ملکا بادشاہا پروردگارا بندۂ گنہگار شرمسار بداطوار ناکار رؤف احمد بن شاہ
بن محمد شرف بن رضی الدین بن زین العابدین بن محمد یحیی بن مجدد الف ثانی نہ وہ عمل رکھتا ہے کہ قابل مقبول تیری
اور نہ وہ فضل رکھتا ہے کہ جس سے رہائی بن حساب کی ہو جو فعل ہے اسکا موجب ندامت کا ہے اور جو کام ہے سبب ملامت
اسکا بد تر از بد ہے اور بد کا کیا عرض کرون کہ خود بخود رد ہے جو عبادت ہے بے حضور ہے اور جو عادت ہے قبولیت سے
ہے کہ جس مین سجدہ و نیاز ہو اور نہ وہ روزہ ہے کہ جس سے دروازہ قرب کا باز ہو غرض سر سے پانو تک خطا در خطا ہے
کرون کہ برائیون کا ایک پتلا ہے مگر تو نے ارشاد فرمایا ہے کہ ورحمتی وسعت کل شیئ اگر و شیئ [illegible]
والا عزیو [illegible] ہے ای رحیم اگرچہ منتظر گناہان شایان عتاب ہے اور قابل رد درگاہ لیکن امید رحمت [illegible]
لا تقنطوا من رحمۃ اللہ ای غفور اگرچہ کوئی مخلوقات ممکنات مین بابن گناہگاری و خطاکاری نہین پیدا ہوا [illegible]
مغفرت ہے کہ ان اللہ یغفر الذنوب جمیعا اللھم مغفرتک اوسع من ذنوبی و رحمتک ارجی [illegible] عملی
معاملہ اس سے ساتھ فضل کے کر کہ رہائی ہو نہ عدل کو کام فرما کہ تباہی ہو ۞ ہیبت الہی گرچہ [illegible]
ولے تیرا ای ہر دم فضل درکار ۞ ای قادر مطلق اور ای عالم برحق علم دے کہ فہم معانی کلام [illegible] اور قدرت
دے کہ زبان ہندی مین لکھون ساتھ تقریر دلکشا کے اور تحریر جان فزا کے [illegible] الہی مجھکو دے
قرآن کا فہم ۞ ولے وہ فہم جو ہو خالی از وہم ۞ غلط معنی نہو تحریر مجھ سے ۞ نہ تیری مرضی [illegible] سے ۞ بدلا[illegible]
معانی ہو گئے غواص ۞ نکالون در کرون تقریر رقاص ۞ اگرچہ ہے سخن مواج بھی خوب ۞ ولے [illegible] اور اسلوب
الہی وہ معانی مجھ سے تحریر ہوں کہ جو تیری جناب مین مقبول ہین اور وہ موجب نجات کے ہوں [illegible] مین اور قبر مین اور
حشر مین اور نشر مین اور واسطے تیسیر امور دنیا و آخرت ہون اور سبب رستگاری فتن قیامت [illegible] نور قلبی یغفر [illegible]
واشرح صدری بحرمۃ الفرقان خداوندا عطا کر سلامت ایمان بقائے ایمان لقا[illegible] دوام عافیت دنیا و [illegible]
مین مجھے اور سب مسلمانون کو آمین برحمتک یا ارحم الراحمین سمجھ لیجئے کہ اس تفسیر [illegible] مسطور ہونگی انشاء اللہ
تعالی کتب تفاسیر سے یا بعضے جا مناسب مقام کے احادیث صحیحہ سے یا کہین کہین مسائل [illegible] آیتہ شریفہ کے کت[illegible]

فقیہ معتبرہ سے مذکور ہونگی کہیں دخل اپنی ذہن فہم کا نہوگا مگر اسقدر کہ عبارت عربی اور فارسی کو زبان ریختہ میں بیان کرنا
اور جس مقام پر کلام نظم لانا وہ البتہ اپنے ہی طبع ناقص سے موزون بنانا ہوگا کوئی شعر ہندی کسی شاعر کا کہیں نہ
لایا جاویگا اور مقام تصوف میں کتب معتبرہ صوفیہ سے نقل کیا جاویگا اور بعضی جا موافق اپنی فہمید کے بھی بیان
ہوگا اور جس جس کتاب سے کہ معانی منقول ہونگی وہاں نام بھی اس کتاب کا اگر مقام مشکل ہوگا تو لکھا جاویگا اور اگر سہل
ہوگا تو ترک کیا جاویگا انشاء اللہ تعالیٰ رَبَّنَا اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وصلی اللہ علی خیر
خلقہ محمد وآلہ وصحبہ وسلم اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ پناہ پکڑتا ہوں میں ساتھ خدا کے شر شیطان راندہ ہوئے کے سے
ہرچند اعوذ کلام اللہ سے نہیں ہے لیکن واسطے موافقت فرمان رب العزت کے کہ ارشاد کیا ہے فَاِذَا قَرَاْتَ
الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ چاہیے ہر ایک قاری کو کہ جب قرآن شریف پڑھے ابتدا ساتھ اعوذ کے
کرے اور الفاظ میں اعوذ کے نزدیک قرات کی بہت اختلاف ہے ائمہ بخارا نے یہی قراءۃ امام عاصم کی اختیار کی ہے کہ
مسطور ہوئی بحر مواج میں روایت لکھی ہے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ کہا انھوں نے ایک روز میں نے پیغمبر
صلی اللہ علیہ وسلم کی حضور میں ابتدا قرات قرآن الفاظ اعوذ کے باین عبارت پڑھے اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ
مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کہہ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ اور شیطان ماخوذ ہے
شَطَنَ يَشْطُنُ سے اِذَا بَعُدَ بُعْدًا اور ابلیس کو شیطان کہتے ہیں واسطے بعد اسکی کے رحمت الٰہی سے اور بعضے
کہتے ہیں کہ شیطان مشتق ہے شاط سے شیطان بمعنی هَلَكَ هَلَاكًا سورۃ فاتحہ مکی ہے اور اسمیں سات آیتیں اور
پچیس کلمے اور ایکسو تینتیس حرف ہیں فوصل اسکی کم ہیں * * * * *

سورۃ الفاتحۃ مکیۃ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — وھی سبع آیۃ

شروع کرتا ہوں میں اس کتاب کو ساتھ نام خدا کے کہ روزی دینے والا ہے ہر دہ ہزار عالم کو ایمان لاویں یا نہ لاویں
اور بخشنے والا ہے مسلمانوں کو دن قیامت کے نہ کافروں کو رحمن اور رحیم دونو نام مشتق ہیں صفت رحمت سے لیکن
رحمن بلیغ تر ہے رحیم سے کہ زیادتی لفظ کی چاہتی ہے زیادتی معنوں کو اور رحمن نہ چاہیئے کہ کسی اور کا نام رکھیں
بندوں میں سے بخلاف رحیم کے کہ جائز ہے رکھنا چنانچہ حق سبحانہ وتعالیٰ نے خود بیچ صفت پیغمبر کے فرمایا ہے بِالْمُؤْمِنِيْنَ
رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ اور بسم اللہ میں اختلاف ہے آیۃ مقرر کلام اللہ کی ہے ایک جگہ بیچ سورۃ نمل کے اور ہر سورۃ کے
پہلے نہیں کہ لکھی گئی یہہ مذہب حضرت امام حنیفہ کا ہے اور امام شافعی اور امام احمد حنبل کے نزدیک ہر سورۃ کی جزو ہے
جس سورۃ کے پہلے بسم اللہ نہ پڑھے گویا ایک آیۃ اس سورۃ کی چھوڑ دی اور امام مالک سے دونو روایتیں ہیں پس اللہ
کہ موصوف ہے ساتھ ان صفات کاملہ کے کہ رزق دیتا ہے دنیا میں اور بخشتا ہے آخرت میں باین الغایات واجب
ہے کہ حمد اسکی کہیں اور ہم نہیں جانتے تھے کہ کیونکر سراہیں پس واسطے تعلیم ہمارے کے ارشاد فرمایا کہ یوں کہو الحمد للہ

جمیع حمد ازل سے ابد تک جو صادر ہوں کسی حامد سے بیچ حق کسی محمود کے خاص ہیں واسطے اللہ کے یعنے سب خوبیاں
اُسیکو ہیں اسواسطے کہ جس کسی میں جو خوبی ہے علم ہے یا حلم ہے امارت یا ثروت ہے شجاعت ہے یا سخاوت ہے
خوب صورتی ہے یا خوش آوازی اور جو صفت نیک ہی کسینے دی ہے اللہ نے دی ہے پس مرجع سب خوبیونکا وہی ہے
اور وجہ سب خوبیاں ہونے کی اُسیکو یہہ ہے کہ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ پالنے والا ہے تمام عالم کا اور پرورش دو قسم ہے
جمالی ہے اور جلالی جمالی وہ ہے کہ رزق دیا یا لباس پہنایا صحت دی عافیت دی جو چیز جسکینے چاہی موافق
خواہش اُسکی کے عطا کی اور جلالی یہہ ہے کہ قرض داری ناداری خواری مصیبت مرض رنج بلا دکھ درد امور خلاف
طبع کسی کے جو ظاہر ہوں اگرچہ یہہ پرورش بحسب ظاہر بندونکو ناخوش آتی ہے لیکن اُنکے حق میں عین صلاح اور
فلاح ہوتی ہے چنانچہ دوا اطبا کی مریض کو کڑوی بدمزہ معلوم ہوتی ہے لیکن اسباب صحت اُسکے ہے یا مارنا
معلم کا لڑکون کو ناگوار ہوتا ہے لیکن اُنکے حق میں عین صلاح ہے پس جو کوئی کہ تمام جہان کی پرورش کرے باین
خوبی اُسیکو سزاوار ہے کہ سب خوبیاں ہوں اور اگر بالفرض اور کوئی ایسا ہو کہ تمام جہانکو تربیت کرے لیکن
یہہ دو صفتیں کہاں سے لاویگا الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وہ ایسا ہے کہ رحمن ہے یعنے سوال کسیکا رد نہیں کرتا جو کوئی جو کچھ
مانگتا ہے دیتا ہے اگرچہ بحسب ظاہر وقفہ یا تاخیر واقع ہو بسبب مصالح اور حکمت کے اور رحیم ہے یعنے جو کوئی نہیں سوال
کرتا غصے ہوتا ہے اوپر اُسکے کہ کیوں نہیں میری جناب میں سوال کرتا مانگ مجھہ سے کہ میں دوں پس کون ہے ایسا
کہ پرورش کرے سب مخلوقات کی باین خوبی اور سوال کسیکا رد نکرے اور جو کوئی نہ مانگے غصے ہو نہیں ہے ایسا
کوئی مگر وہی ہے پس بالضرورت سب ثنا سب خوبیاں سب بھلائیاں اُسیکو ہیں اور اگر بطور فرض محال مقرر کیجیے
کہ اور بھی کوئی ایسا ہو کہ یہہ سب باتیں اُسمیں پائی جاتی ہوں لیکن ایک صفت ایسی ہے اُسمیں کہ ممکن نہیں ہے کہ
پائی جائے وہ کیا ہے کہ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ مالک ہے قیامت کے دن کا اور کوئی ایسا نہیں ہے کہ مالک ہو
اُس دن کا سب کو اپنی اپنی پڑ رہی اور سب اپنی اپنی بلاؤں میں مبتلا ہونگے ماں باپ بھائی بیٹا ماموں چچا دوست آشنا
امیر فقیر دولتمند کنگال سب کے سب موافق اعمالونکے سراسیمہ ششدر حیران پریشان کھڑے ہونگے کوئی کسیکی مدد
معاونت نکر سکیگا اگرچہ یہاں بھی دنیا میں کوئی کسیکو نفع ضرر نہیں پہنچا سکتا ہے بغیر حکم اُسکے لیکن ظاہر میں
ایک دوسرے کا آپسمیں مدد معاون ہوتا ہے اور ملکیت کرتا ہے لیتے اپنے ملک کو جتنی جس کسیکو حق تعالی نے عنایت
فرمائی ہے اور اُسدن قیامت کے نہ کسی کے کچھہ ملک میں ہوگا نہ کوئی کسی چیز پر تصرف کر سکیگا مگر وہی اللہ کہ موصوف
ساتھہ اِن صفات کاملہ کے ہے بادشاہ ہوگا اُسدن کا جو چاہیگا وہ کریگا کسیکو مجال انحراف کی نہوگی اگر بخشیگا جنت میں
جا دینگے اور اگر نعوذ باللہ منہا عذاب کریگا دوزخ میں جلینگے پس اُسیکی عبادت کی چاہیے اور شریک کسیکو بیچ عبادت کے
نکیا چاہیے اِيَّاكَ نَعْبُدُ خاص تجھہ ہی کو عبادت کرتے ہیں ہم وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ اور خاص تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں ہم

قاعدہ ہی دنیا مین بھی سلاطینون امراؤنکا کہ جس قدر مدح ثنا صفت بیان کرو اُس قدر خوش ہوتے ہین اور متوجہ
ہو کر سنتے ہین اسیطرح حق تعالی کہ بادشاہ عالم ہی یہان وہانکا حمد اسکی جو کی زیادہ تر خوش ہوا اور متوجہ ہوا
طرف بندے کے پس اِس مقام پر چاہیئے کہ بندیکو جو مانگنا ہو مانگے اور دعا کرے کہ وقت قبولیت کا ہی اسیواسطے حق
تعالی نے خود تعلیم فرمایا کہ دعا کر اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ ہدایت کر ہمین راہ سیدھی صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ راہ
ایسی کہ انعام کی ہی تونے اوپر انبیا اور صدیقین کے اور شہدا اور صالحین کے غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ نہ راہ اُنکی کہ
غضب کیا گیا ہی اوپر اُنکے وَلَا الضَّالِّينَ اور نہ راہ گمراہونکی آمِين ایسا ہی ہو جیو خدایا اور بقول حضرت انس رضی اللہ
عنہ یہہ سورہ فاتحہ مکی ہی اور بقول مجاہد مدنی ہی اور بعضے کہتے ہین کہ مکی بھی ہی اور مدنی بھی ہی دو بار نازل ہوئی
ہی اول مکے مین پھر مدینے مین چنانچہ قصہ اسکا لکھا جاویگا آگے انشاء اللہ تعالی لیکن اس قول پر ایک اعتراض واقع
ہوتا ہی وہ یہہ ہی کہ اگر سورۃ فاتحہ دو بار نازل ہوئی ہی تو چاہیئے دو بار لکھین جیسی آیۃ فبای آلاء ربکما تکذبان
موافق نزول کے کتابت مین بھی مکرر مکرر آئی ہی جواب اسکا یہہ ہی کہ ایک آیۃ کا تکرار کتابت مین جب ہی کہ
مقرر نزول اسکا بحدیث متواتر ثابت ہو چنانچہ آیت فبای آلاء مین بخلاف سورہ فاتحہ کہ دوسرے بار نازل ہونا
اسکا بحدیث احاد ثابت ہی اسواسطے دو بارہ نہ لکھا اور اسمین سات آیتین ہین باتفاق اور پچیس کلمے
ہین اور ایکسو تینتیس حروف ہین ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے پڑھی سورۃ فاتحہ گویا ثواب ختم قرآن کا ہوا اور دوسری روایت مین آیا ہی
گویا تمام قرآن کی تلاوت کی اور برابر اعداد مسلمانون کے مرد ہون یا زن صدقہ درویش کو دیا اور سبب شان نزول
اس سورۃ کا یہہ ہی کہ ایک روز پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ساتھ بعضے یارون کے صحرا سے مکے مین تشریف لے
گئے تھے سات کاروان بھرے ہوئے مال و اسباب کے جانب شام سے آتے تھے آپ نے دیکھ کر تمنا کی کہ اے کاش
یہہ مسلمانون کے ہوتی تا اسباب ظاہری اپنا درست کرتے حق تعالی کی طرف سے یہہ سورۃ نازل ہوئی اور فرمان ہوا
کہ کافرون کو سات کاروان مال کے دیئے تا خستگی کار دنیا کی کرین تجھے اے مصطفی اور یارونکو تیری سورہ فاتحہ
عنایت فرمائی کہ سات آیتین ہین اور اُن مین بیان توحید ہی اور پرستش اور دعا ہی پھر یہہ آیت نازل کی
وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ إِلَى مَا مَتَّعْنَا بِهِ أَزْوَاجًا مِنْهُمْ مت دیکھ تو کہ چشم سے اسباب ظاہری انکے وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ اور غم
مت کھا اپنے یارون پر کہ کارساز حقیقی مین ہون اور اِسے سبع المثانی کہتے ہین کہ سات آیتین ہین اور
دو بار نازل ہوئی ہی مثانی مشتق مثنی سے ہی بمعنی دوتا کے اور اگر مشتق ثنا سے کہئے تو بھی سزاوار
ہی کہ متضمن ثنائے الہی کے ہی اور یہہ ام الکتاب ہی جیسی کہ ماں اصل ہوتی ہی اپنے اولاد کی ایسی ہی
یہہ سورہ جامع ہی جمیع علوم قرآن کی اسیواسطے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی مَنْ قَرَأَ الْفَاتِحَةَ

فکانما قرأ القرآن کلہ یعنے جسنے پڑھی سورہ فاتحہ پس گویا کہ تلاوت کی تمام قرآن کی سمجھ لیجیے کہ جو کچھ حمد مدح ثنا شکر جناب باری کا قرآن شریف میں وارد ہے سب کلمہ الحمد میں مندرج ہے اور اسما اور صفات اور بیان توحید وحدانیت اور ربوبیت اسکا بیچ معنی کلمہ للہ رب العالمین کے موجود ہے اور قرآن مجید میں کہ مذکور ہے فرشتوں کا اور پیغمبروں کا اور آدمیوں کا اور جنوں کا اور ہزدہ ہزار عالم کا اور روزی دینے کا انکے سب معنی کلمہ الرحمن میں ہے اور ذکر عقوبت اور مغفرت کا معنی کلمہ الرحیم میں ہے اور قرآن میں کہ بیان اسماء قیامت ہے اور احوال اور اوصاف حشر اور نشر ہے اور مذکور دوزخ کا اور درکات اسکا اور بہشت کا اور درجات اسکا ہے سب معنی کلمہ مالک یوم الدین میں ہے اور جو قرآن میں عبادت ہے اور خشوع اور خضوع ہے اور گذارنا امر الٰہی کا اور ڈرنا نہی سے سب معنی کلمہ ایاک نعبد میں ہیں اور جو کچھ قرآن میں استقامت اور توفیق اور یاری اور نصرت طلب کرنا اور پرہیز گناہ اور معصیت سے چاہنا حق تعالیٰ سے ہے سب معنے کلمہ وایاک نستعین میں ہیں اور جو کچھ قرآن میں بیان ہدایت کا اور ارشاد کا اور ثبات چاہنے کا اوپر اسلام کے اور دعا اور زاری اور تضرع اور سوال ہے سب معنی کلمہ اہدنا الصراط میں ہیں اور جو کچھ قرآن میں بیان صفت فرشتوں کی اور پیغمبروں کی اور صدیقوں کی اور صلحاؤں کی ہے سب معنی کلمہ صراط الذین انعمت علیہم میں ہیں اور جو کچھ قرآن میں ذکر کافروں کا اور مشرکوں کا اور یہودوں کا اور ترساؤں کا اور طرح طرح کی ملل کافروں کا ہے سب معنی کلمہ غیر المغضوب علیہم میں ہیں اور جو کچھ قرآن میں مذکور مبتدعوں کا اور ہوا اور ہوس کہ بہتر ہوا مختلفہ ہیں سب معنی کلمہ ولا الضالین میں ہے پس جو کچھ کہ تمام قرآن میں ہے وہ سب کا سب بطور اختصار اس سورت میں موجود ہے اور تفسیر اسکی بطور اختصار یوں ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کل امر ذی بال لم یبدأ فیہ باسم اللہ فھو ابتر یعنی جو کام صاحب عظمت کا کہ پہلے اسکے بسم اللہ نہ لکھے تو پس وہ کام ناقص اور ناتمام ہوگا معلوم کیجیے کہ مبارکی تمام کاموں کی بیچ ذکر نام اسکے کے ہے پس کسی وقت کسی کام میں اسکو فراموش نکیجیے اور پہلے ہر چیز کے اسیکا نام لیجیے شعر تسبیح تیرے نام کی ہے ورد دل زار ہے گرچہ دم نزع میں ڈہلکا ہوا منکا۔ تفسیر بحر مواج میں لکھا ہے کہ حق تعالیٰ کے تین ہزار نام ہیں ہزار نام فرشتے جانتے ہیں اور ہزار نام انبیا پہچانتے ہیں اور ہزار نام کتابیں کہ انبیاؤں پر نازل ہوئے ہیں انمیں تین سو توریت میں تین سو انجیل میں تین سو زبور میں اور نو قرآن مجید میں لعلم مومنان اور ایک مکنون ہے کہ بعلم خدا مقرون ہے اور بسم اللہ میں کہ تین اسم ہیں اللہ رحمن رحیم بمنزلہ تین ہزار اسما کے ہیں ایک ایک نام میں ثواب ایک ایک ہزار اسما کا ہے جس کسینے ان تین اسموں سے حق تعالیٰ کو یاد کیا گویا کہ ان تین ہزار اسمائے یاد کیا اور درۃ الناظم میں نقل کی ہے کہ جس کسینے ایکبار بسم اللہ صدق دل سے پڑھی حق تعالیٰ بعوض



ہر حرف کے چار ہزار نیکی اسکے نامہ اعمال مین لکھیگا اور چار ہزار بدی محو کریگا بعضے اکابر سے منقول ہے کہ جو کوئی بارہ
ہزار بار بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھے اور دو رکعت نماز ادا کر کر حاجت طلب کرے حق تعالی حاجت اسکی بر لاتا ہے
بعضی مشایخ بعد عصر کے تا غروب آفتاب یہہ تینوں اسم یَا اَللّٰہُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ ورد رکھتے ہین امیر المومنین حضرت علی
مرتضی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ بسم اللہ کھولنے والی ہے بستونکی اور آسان کرنے والی ہے دشواریونکی
دور کرنیوالی ہے شرونکی شفاعت اور راحت دلونکی ہے امن دینے والی دن قیامت کی ہے پس ہر شخص کو
چاہیے کہ کھانے مین پینے مین لباس پہن پوشاک مین جانے مین آنے مین بیٹھنے مین اُٹھنے مین قرات مین کتابت مین
ابتدا ساتھ بسم اللہ کے کرے اور لطف اسمین ہے کہ خود اس محبوب حقیقی نے اپنی کتاب اپنے نام سے شروع
کی ہے اور کلید افتتاح کار و بار بنادی ہے **شعر** اپنا نام اپنی زبان سے جو بتاتا ہے کوئی نہ صدقے اس لطف کے کیا لطف
اُٹھاتا ہے کوئی نہ عرب کا دستور ہے کہ ابتداء کلام کی حرف سے کم کرتے ہین اور اگر بضرورت کرتے بھی ہین تو کچھہ محذوف
پہلے رکھتے ہین اول پس بسم اللہ مین دو حال سے خالی نہین محذوف امر ہے یا خبر ہے اگر امر کہئے تو ابداء بسم اللہ ہے
اور اگر خبر کہئے تو بداء بسم اللہ ہے بے جار اسم مجرور جار مجرور متعلق ساتھہ ایک کے ان دونون مین سے ہے اور اصل
بسم اللہ کی باسم اللہ تھی ہمزہ درج کلام مین حذف ہوگیا بیچ کثرت استعمال کے اسیواسطے سین کو دراز لکھتے ہین تاکہ دلالت
کرے اوپر حذف ہمزہ کے اور اللہ اسم اس ذات کا ہے کہ جامع ہے جمیع صفات کمال کی کو اور منزہ ہے تمام
نقصان اور زوال سے سب خوبیان ہین اسمین اور برائیون سے پاک ہے اور اللہ کو مقدم کیا اوپر رحمن اور رحیم کے
اس سبب سے کہ یہہ اسم ذات ہے اور وہ دونون اسما صفاتی ہین اور اصل لفظ اللہ کی الالہ تھی ہمزہ حذف کرکے
لام کو بیچ لام کے ادغام کردیا اللہ ہوا اور الہ وله یوله سے ہے یا لہ یالہ سے یا لاہ یلوہ سے ہے و اکثر اہل تفسیر کہتے ہین
کہ نام مبارک اللہ کا مشتق نہین ہے اور یہی قول محمد بن حسن کا ہے اور رحمن اور رحیم دونون مشتق ہین صفت
رحمۃ سے عرب کا دستور ہے کہ دو لفظ ایک معنون کے لے آتے ہین واسطے فصاحت عبارت کے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ تمام ثنا
ثابت ہے خدائے عزوجل کے تئین یہہ مقام دو حالت سے خالی نہین ہے یا تو حق سبحانہ بندونکو فرماتا ہے کہ ثنا میری
با این عبارت ادا کرو الحمد للہ تو قولوا اول اسکے محذوف ہے ای قولوا الحمد للہ یعنے کہو الحمد للہ اور دلیل اوپر حذف ہونے
اس امر کے اور آیات ہین کہ انمین ظاہر امر کیا ہے چنانچہ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلٰمٌ اور فرمایا ہے قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا
لیکن صیغہ واحد ہے ان دونو جگہہ اور اول فاتحہ کے جو صیغہ جمع کا نکالتے ہین اسکی وجہ یہہ ہے کہ مخاطب اگرچہ اکیلے پیغمبر ہین
لیکن تمام اُمت داخل ہے اسیواسطے آگے فرمایا ہے اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ ساتھہ صیغون متکلم مع الغیر کے یا حمد
کہتا ہے خدا تعالی اپنی آپ احمد نفسہ واستحمد من خلقہ اور حسین بن الفضل نے کہا ہے حمد نفسہ تعلیما للخلقہ حدیث مین آیا ہے
کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے لَا اَحَدَ اَحَبُّ اِلَیْہِ الْمَدْحُ مِنَ اللّٰہِ تعالی یعنے کسی شخص کو دوست تر اور پسند تر

مدح ایسی نہین ہے جیسے حق تعالی کو پس اسیواسطے مدح کی آپ نے اپنی ذات مبارک کی کہ فرمایا ہے الحمد للہ رب العلمین
اور دوسری جگہہ فرمایا ہے ھو اللہ لا الہ الا ھو لہ الحمد فی الاولی والاخرۃ یعنے ضمیر غائب کی طرف ذات مبارک اپنی کے پھر آئی ہے
کہ مین ہون اللہ نہین کوئی معبود بحق مگر مین واسطے میرے حمد ہے بیچ دنیا اور آخرت کے اور حمد شکر کرنا نعمتکا ہے اور ثنا کہنی
منعم کی ہے اور حق تعالی کو جو خوش آتی ہے حمد کہلوائی اسی سبب خبر دی ہے اُن لوگون کی کہ جنھون نے حمد کہی ہے
اس جہان مین بامر اور تعلیم اُسکی کی چنانچہ قرآن شریف مین وارد ہے حال حضرت نوح کے سے فاذا استویت انت ومن
معک علی الفلک فقل الحمد للہ الذی نجنا آخر آیتہ اور حضرت ابراہیم سے الحمد للہ الذی وھب لی علی الکبر اسمعیل واسحق آخر آیتہ اور حضرت داؤد
سے اور حضرت سلیمان سے الحمد للہ الذی فضلنا علی کثیر من عبادہ المؤمنین اور خبر دی ہے حضرت خاتم الرسل سے علیہ وعلی جمیع
الانبیاء صلوٰۃ اللہ وتحیاتہ کہ فرمایا مین نے اُسکو یان کہتا رقل الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی الایتہ اور عام مومنونکو
بسبب حمد کہنے کے سراہا ہے التائبون العابدون الحامدون الایتہ اور خبر دی ہے اُن لوگونکی کہ جو اس جہان مین حمد کہینگے
کہ ہرگاہ کہ فارغ ہونگے حساب اور کتاب سے عرصات قیامت مین حمد کہینگے خدائے عزوجل کی مسلمان چنانچہ قرآن شریف
مین فرمایا ہے وقضی بینھم بالحق وقیل الحمد للہ رب العلمین اور جب بہشت کو دیکھینگے کہینگے الحمد للہ الذی ھدانا لھذا وما کنا
لنھتدی لولا ان ھدنا اللہ آخر اور جب بہشت مین داخل ہونگے کہینگے الحمد للہ الذی اذھب عنا الحزن ان ربنا لغفور شکور الذی
احلنا دار المقامۃ من فضلہ آخر اور جب نعمتون کو بہشت کے پہنچینگے اور درجات بہشت کے ملاحظہ کرینگے کہینگے الحمد للہ الذی صدقنا وعدہ
اور ابتدا حاجت کے اور وقت طعام کہانے کے کہینگے سبحانک اللھم وبحمدک جسوقت یہہ کلمات کہینگے اُسیدم جو آرزو
اُنکی ہوگی اُنکو ملیگی اور جب فارغ ہونگے طعام سے کہینگے الحمد للہ رب العالمین چنانچہ فرمایا ہے حق تعالی نے واخر دعوٰھم
ان الحمد للہ رب العالمین رب العالمین پیدا کرنیوالا سب خلق کا اور مالک سب کا اور مصلح سبکا ہے یعنے سب حمد خاص
اُس خدائے عزوجل کو ہے کہ یان صفت سے موصوف ہے اور اصل ربّ کی راب تھی حذف ہو گیا ہمزہ کثرت استعمال مین
صرف اسکی ربّ یربّ ربّا اور ربی یربی تربیتا اور ربب یربب تربیبا لو والو ساتھ الف لام کے بغیر حق تعالی کے وصف مین
کسی مخلوق کے جائز نہین کہنا اور بغیر الف لام کے جائز ہے چنانچہ کہتے ہین رب الدار اور رب المتاع اور معانی رب کے
بہت آتے ہین کہین سید کے معنو مین آتا ہے چنانچہ حضرت یوسف علی نبینا وعلیہ السلام کے قصے مین ہے واذکرنی
عند ربک ای نزدیک سید اپنے کے اور حضرت موسی علی نبینا وعلیہ السلام کے قصے مین ہے فاذھب انت وربک
یعنے جا تو اور سید تیرا کہ ہارون علیہ السلام ہے حضرت موسی سے عمر مین حضرت ہارون بڑے تھے اسواسطے سید کہا اور
رب بمعنی مصلح بھی آتا ہے چنانچہ کلام اللہ مین ہے والربانیون والاحبار عالم کو ربانی کہا ہے کہ صلاح مین لاتے ہین
کام اپنے اور اور لوگونکے علم سے اور رب بمعنی پالنے والے کے بھی آتا ہے چنانچہ الم نربک فینا ولیدا پس اس جگہہ
یعنے رب العالمین مین سب معانی پائے جاتے ہین کہ سید ہے اور مصلح ہے اور پرورش کرنیوالا ہے سب کا اور عالمین

جمع ہے عالم کی اور عالم مین اختلاف ہے کہ کہتے ہین مقاتل بن سلیمان رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ حق تعالی نے اسی ہزار عالم پیدا کیا ہے چالیس ہزار بحر مین اور چالیس ہزار بر مین اور مشرق سے مغرب تک تمام زمین ایک عالم ہے اُن مین سے اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہین حق تعالی کے چالیس ہزار عالم ہین بیس ہزار عالم ہین صحرا مین بیس ہزار دریا مین دنیا تمام ایک عالم ہے اُنمین سے اور ابی بن کعب نے روایت کی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ خدا تعالی کے ہژدہ ہزار عالم ہین تمام فرشتے آسمانون کے رہنے والے اور زمین کے اور عرش اُٹھانیوالے اور کرّو بیان اور روحانیان باکثرت اختلاف اور اجناس اپنے کے ایک عالم ہے اور تمام آدمی باختلاف اجناس ترکی رومی ہندی حبشی زنگی عربی عجمی ایک عالم ہے اور ایک عالم جنونکا ہے اور ایک پریونکا ہے اور مجھے حکم نہین ہے کہ بیان کرون اور اگر حکم بھی ہو تو دل تمھارا متحمل سنیکا نہوگا اور زہرہ تمھارا پھٹ جاویگا اور ابن قتیبہ نے کہا ہے کہ عالمین جمع عالم کی ہے اور عالم مشتق ہے علم سے علم نشانونکو کہتے ہین کہ فوج مین ہر امیر اور رسالے دار کا جُدا جُدا ہوتا ہے تاکہ پہچانا جاوے اُنکا ڈیرہ کہ ہر کوئی بھولا بھٹکا دیکھہ کر نشان کو اپنے اپنے خاوند کی نشان کے نیچے چلا آوے وہی اللہ تعالے رب العالمین ہے یعنے پیدا کرنیوالا ہے سب نشانونکا لاکھون کروڑون نشان ہین اوپر کمال قدرت اسکی کے عرش کرسی لوح قلم آسمان زمین جن انس وحش طیر شیر شجر دریا صحرا اور بوٹا بوٹا پتا پتا ذرہ ذرہ نشانیان ہین اُس بے نشان کی **بیت** ہر نخل نشان ہے تیری قدرت کا ہر ذرہ دلیل ہی تیری صنعت کا نہ حادث ہونا اِس جہان کا دلیل ہے اوپر قدیم ہونے اُسکے کے اور چون ہونا اسکا دلیل ہے اوپر بیچونی اسکی کے تنگ ہونا روزی کا دلیل ہے اوپر قابض ہونے اسکے کے اور فراخی روزی کی دلیل ہے اوپر باسط ہونے اُسکے کے مقہوری خلق کی دلیل ہے اوپر قاہری اسکی کے اور مرزوقی اوپر رزاقی اسکی کے پس جس یعنے کہ حق سبحانہ تعالی کو باین دلائل پہچانا مقرر جانا کہ یہہ دو وصف کہ آگے آتے ہین وہی ہے کہ موصوف باین صفات ہے اَلرَّحْمٰنِ بخشنے والا ہے وجود کا دوسرے بار آخرت مین بعد فنا کر نیکے اور بعضے کہتے ہین کہ معنی رحمان کی یہہ ہین کہ وعدہ کیا ہے حق تعالی نے رزق دینے کا بندون کو اور حکم کیا ہے بندگی کرنے کا اگر یہہ حکم اُسکا بجا نہ لاوین اور خلاف امر اُسکے کے کرین تب بھی وہ خلاف وعدے اپنے کا نہین کرتا اور رزق پہنچاتا ہے **بیت** خلاف اسکا کرین ہم اور روزی ہمکو دے خوش ہو یہہ رافت اور یہہ رحمت واہ رحمان اسکو کہتے ہین اَلرَّحِیْمِ بخشنے والا ہے مومنونکو قیامت مین اور داخل کرنیوالا ہے بیچ جنت کے اور بعضے کہتے ہین کہ معنی رحیم کی یہہ ہین کہ بندونکو امر فرمایا بندگی کا کم طاقت سے اور نعمت دے زیادہ حاجت سے مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ خداوند ہے روز جزا کا یا متصرف ہے دن قیامت کا جو چاہے وہ کرے یا حافظ ہے اعمال بندونکا تاکہ داد اور ستد مین نامہائے اعمال کے غلطی نہو یا قاضی ہے روز حساب کا کہ درمیان بندگان کے ساتھ حق کے حکم فرماوے یا جزا دینے والا ہے روز حساب کا اوّل آیۃ آئی الرحمن الرحیم پھر آئی مالک یوم الدین درمیان ان دونون آیتونکے

تطبیق یہہ ہے کہ نام حق تعالی کے دو قسم ہین بعضے واجب کرتے ہین امید کو چنانچہ غفور شکور حلیم کریم لطیف رؤف باسط رزاق اور بعضے واجب کرتے ہین ترس اور ڈر کو چنانچہ جبار قہار خافض منتقم عدل اور بندونکو حکم ہے کہ معاملہ اپنا درمیان ترس اور امید کے رکھین کہ الایمان بین الخوف و الرجا ایمان درمیان ترس کے اور امید کے ہے اور فرمایا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یقول اللہ تعالی سبقت رحمتی غضبی فرماتا ہے حق تعالی سبقت لے گئی رحمت میری غضب میرے پر پس پہلے وہ نام کہ جس مین امید تمام تھی اور ظہور رحمت کا تھا بیان فرمائے پھر جن مین کہ خوف اور ترس اور ڈر تھا اور ظہور جلال اور غضب کا تھا ارشاد کیا کہ مالک یوم الدین مالک ہون روز حساب کا جو چاہونگا وہ کرونگا ڈرو مجھ سے اور نافرمانی مت کرو میری اور مالک یوم الدین ساتھ الف کے اور ملک یوم الدین بغیر الف کے دونو قرائتین منقول ہین پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے لیکن اختلاف اسمین ہے کہ ثواب کس مین زیادہ ہے اور کونسی اولی تر ہے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر اور حضرت علی اور عبد الرحمان بن عوف اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہم روایت کرتے ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ مالک یوم الدین ساتھ الف کے اولی تر ہے اور بلند تر ہے ساتھ ثواب کے اور قرات عاصم رضی اللہ عنہ کی یہی ہے محمد بن شجاع بلخی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین کہ مین مالک یوم الدین ہمیشہ پڑھا کرتا تھا کسی نے کہا ملک یوم الدین مین بلیغ تر ہے مین نے بغیر الف کے ملک یوم الدین پڑھنا شروع کیا ایک رات خواب مین دیکھا کہ کوئی شخص کہتا ہے تو نے دس حسنہ اپنے کیون کم کئے کلام اللہ کے ہر حرف پڑھنے مین دس حسنہ ہین پھر مین نے وہی موافق عادت قدیمہ کے مالک یوم الدین پڑھنا اختیار کیا اور ہر چند مالک ہر دن کا خدائے عز و جل ہے لیکن تخصیص دن قیامت کی باین معنی ہے کہ یہان ہر ایک کو دعوی ملک اور ملک کا ہے اور وہان دعوے سب کے منقطع ہو جاوینگے ایک دعوے اسی پروردگار عالم کا رہیگا چنانچہ فرماویگا لمن الملک الیوم للہ الواحد القہار ابن مسعود اور ابن عباس اور حسن بصری رضی اللہ عنہم نے کہا ہے کہ دین بمعنے حساب ہے چنانچہ اور آیتہ مین ہے ذلک الدین القیم اور مجاہد اور ضحاک کہتے ہین کہ دین بمعنے جزا ہے چنانچہ وما ادریک ما یوم الدین مین ہے اور محمد بن کعب نے کہا ہے بمعنے توحید ہے چنانچہ الا للہ الدین الخالص مین ہے اور حسن بن فضل کہتے ہین کہ بمعنی خضوع اور خشوع ہے وہ دن خضوع اور خشوع کا ہوگا خاشع خاضع ہونگے سب خدائے عز و جل کے تئین چنانچہ فرمایا ہے وعنت الوجوہ للحی القیوم پس مالک یوم الدین شامل ہے ان سب معانی کو کہ دن قیامت کا روز شمار ہے اور بعد شمار کے جزا ہے اور خلق سب اسدن متواضع ہوگی اور سب موحد ہونگے اور نجات سب کی ساتھ توحید کے ہوگی ایاک نعبد تجھہ ہی کو پوجتے ہین ہم پس ابن عباس کہتے ہین کہ نعبد بمعنی نوحد ہے جس جگہہ قرآن مین مذکور عبادت کا ہے مراد اس سے توحید ہے اور جس مقام پر مذکور تسبیح کا ہے غرض اس سے نماز ہے اور جس مکان پر مذکور

قوت کا ہے مراد اِس سے طاعت ہے اصل ایاک کی اویاک تھی واو کو یے کیا ہے کو یے ی کے ادغام کیا
ایاک ہوا وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ اور خاص تجھ ہی سے مدد چاہتے ہین ہم بیچ عبادات کے اور تمام مہمات کے ان دو جگہہ
کاف خطاب کا ہے اور نعبدک و نستعینک نکہا اسواسطے کہ ایاک نعبد وایاک نستعین مین مبالغہ زیادہ ہے کہ اسکی
معنی یہہ ہوی تجھ ہی کو پوجتے ہین ہم نہ سوا تیرے کسی اور کو اور تجھ ہی سے یاری چاہتے ہین ہم ہر کام مین نہ سوا تیرے
کسی اور سے اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ دکھلا ہمکو راہ راست بیچ افعال کے اور اقوال کے اور اخلاق کے کہ وہ راہ متوسط
ہو افراط و تفریط مین اور غلو و تقصیر مین یا یہہ معنی ہین کہ ثابت رکھہ ہمین اوپر راہ مستقیم کے کہ دین اسلام ہے اور
سنت سید الانام ہے علیہ الصلوۃ والسلام چنانچہ حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا ہے ؎
ثبتنا علی الصراط المستقیم ای ثابت رکھہ ہمین راہ راست پر کہ دی ہے تونے راہ عرفانکی عبادت کی اور انکی
طاعت کی جب تک کہ بندے کا دم مین دم ہے ہاتھہ سے وساوس شیطان کے اور دغاے نفس کے سے
زوال ایمان کا غم ہے پس سوال کرے اللہ تعالی سے توفیق کا اوپر ثابت ہدایت کے کہ الہی ثابت رکھہ اوپر راہ
راست کے دنیا مین اور نزع مین اور آخرۃ مین مجھے اور سب مسلمانون کو اور اہدنا اسواسطے کہا کہ سب مسلمان داخل
ہون بیچ دعا کے اور رد ہے اُن لوگونکا کہ منکر ہین شفاعت کے کہ حق تعالی نے عام مسلمانون کو دنیا مین ناخواستہ
ایسی بڑی حاجت کے شفاعت کا حکم دیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ محبوب رب العالمین ہین شفاعت کرنے کا
گناہان مومنین کے حکم ہونا کیا تعجب ہے بیت فضل سے اپنے ہمین رب کریم کر تو ہدایت براہ مستقیم راہ وہ
جس راہ پر گئے ہین نبی صلی اللہ علیہ وعلی آلہ صِرَاطَ الَّذِيْنَ راہ اُن لوگونکی کہ ساتھہ فضل اپنے کے اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ
انعام کی ہے تونے انکو ساتھہ نعمت نبوت کے اور صدیقیت کے اور شہادت کے اور صلاحیت کے یا راہ اُن
لوگون کی کہ ظاہر انکا محکوم ہے ساتھہ احکام شریعت کے اور باطن انکا منور ہے ساتھہ انوار حقیقت کے انکو معزز
اور مکرم کیا ہے وہ راہ مجھے بھی دکھا علیہم کا اشارہ طرف چار گروہ کے ہے وہ کون کونسے ہین ایک تو انبیا ہین
علیہم السلام کہ رسول اور اولو العزم داخل ہین انمین اور وہ مشرف ہین ساتھہ تجلیات ذاتیہ الہیہ کے کہ کمالات
انھون کے ناشی ہین تجلیات ذاتیہ سے بخلاف اولیا کے کہ ولایات انھون کی تجلی ہے تجلیات صفاتیہ سے
اسیواسطے نبوت بہتر ہے ولایت سے اور جنھون نے کہا ہے الولایۃ افضل من النبوۃ حالت سکر مین کہا ہے
السکاری معذورون خیال کیا ہے انھون نے کہ نبوت مین رو بخلق ہے اور ولایت مین توجہ بحق ہے اور توجہ
بحق بہتر ہے توجہ بخلق سے یہہ نہین ملاحظہ کیا کہ یہہ توجہ بخلق ان اکابر علیہم الصلوۃ والتسلیمات کا لکھہا اور کڑورہا
درجے اولی تر ہے اور افضل تر ہے اُس توجہ بحق سے کہ اولیا کا ہے کہ وہ بامر الہی واسطے ہدایت خلق کے بالکل
متوجہ ادہر ہین تاکہ ہزارون کروڑون کو متوجہ بحق کردین اور تجلیات ذاتیہ سے بہرہ ور ہین اور یہہ اولیا اگرچہ

بوقت نزول متوجہ بخلق ہوتے ہیں لیکن نگرانی انکی بحق بھی رہتی ہے بالکل اُدھر متوجہ نہیں ہوتے اور تجلیات صفات سے فیض یاب ہیں ولایت انکی برتو ہے ولایت انبیاکے اور کمالات انبیا فوق تر ہیں وہان پہنچنا محال و دشوار ہے مگر بہ تبعیت اور وراثت انبیاکے اگر کسیکو انمین سے حق تعالیٰ اُس بحر ذخار سے نم پہنچادے تو اُسکے فضل سے دور نہیں ہے ذٰلك فضل الله یؤتیہ من یشاء والله ذو الفضل العظیم دوسرے صدیقین ہیں کہ مقام انکا تحت مقام انبیا ہے سو انبیاکے سب سے بلند تر ہے مقام قرب الٰہی میں تیسرے شہدا ہیں کہ برلے خدا جان دیئے ہیں یا تو واسطے رواج اسلام کے کفارون سے لڑکر شہید ہوئے ہیں یا میدان محبت میں جدال ساتھ شیطان کے اور مجاہدے ساتھ نفس کے کرکے ہوئے ہیں چوتھے صالحین کہ ساتھ تقوی اور پرہیزگاری کے آراستہ ہیں غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ نہ راہ اُن لوگون کی کہ غصہ کیا گیا ہے اوپر اُنکے یعنے قبل وجود کے معرض غضب میں تیرے آئے ہیں اور اُسی سبب سے وجود میں اگر بیچ اِس جہان کے کفر اختیار کیا اور قتل انبیا اور تحریف کتب اور تغیر نعت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم شیوہ کیا اور غیر بمعنی لا ہے وَلَا الضَّآلِّیْنَ اور نہ راہ گمراہون کی یعنے اُن لوگون کی کہ بعد وجود کے بیچ طرق مختلفہ کے اور سبل منحرفہ کے اوپر ہین یا نہ راہ ترسایون کی کہ بواسطے افراط کے بیچ شان حضرت عیسیٰ کے و تفریط کے بیچ شان حضرت ختم المرسلین علیہ و علی آلہ الصلوٰۃ والسلام کے گمراہ ہوئے ہیں بعضے کہتے ہیں مغضوب علیہم یہود ہیں اور ضالین نصاریٰ ہیں آمین معنی اُسکی یہہ ہیں کہ قبول کیجو دعا میری اور یہہ داخل قرآن میں نہیں ہے مگر بقول مجاہد رضی اللہ عنہ اور اتفاق ہے اسمین کہ یہہ ذکر بھی کہنا اسکا سنت ہے بعد فاتحہ کے چنانچہ حدیث میں ہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن الحمد پڑھکر آمین نکہی جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ کہو آمین اور اسکی لغت میں اختلاف ہے بعضون نے کہا ہے کہ ممدود و مخفف ہے اور یہی مختار فقہا کا ہے اور یہہ فصیح تر ہے چنانچہ شعر میں باندھا ہے کسی شاعر نے شعر یارب لا تسلبنی حبها ابدا ٭ ویرحم الله عبدا قال آمینا ٭ اور بعضے ممدود مشدد کہتے ہیں اور جو ممدود مخفف کہتے ہیں وہ الف ممدودہ کو بمعنے ہذا کے کہتے ہیں اور یہہ معنے کہتے ہیں کہ یا آمین استجب دعائی ای آمین قبول فرما دعا میری آمین اسم حق سبحانہ تعالیٰ کا ہے چنانچہ مجاہد نے کہا ہے اور جو مقصور و مخفف پڑھتے ہیں وہ بھی یہی معنے مراد رکھتے ہیں اور کعب احبار رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ آمین خاتمہ الحمد للہ رب العالمین کا ہے کہ ختم ہوتی ہے ساتھ اِسکے دعا بندے مومن کی ابی زہیر النقی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں ساتھ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک رات چلا ایک خیمہ کے پاس آنحضرت پہنچے آواز دعا کی وہان سے آتی تھی آپ کھڑے ہوگئے جب اُس دعا مانگنے والے نے دعا تمام کی فرمایا حضرت نے کہ ختم کر دعا کو ساتھ آمین کے اور مژدہ ہو ساتھ اجابت دعا کے اور ابن عباس کہتے ہیں کہ تفسیر آمین کی یہہ ہے فلیکن کذلك یعنے ایسا ہی ہو جیو سورۂ فاتحہ کہ آدھی وصف میں ہے تیرے اور آدھی سوال اور حاجت میں میرے تو ویسا ہی ہے

که وضع کیا هین نے تیر اور اخیر کی که سوال هے میرا ویسا هی هوجیو که مین نے چاها هے اور بعضے کهتے هین که آمین لغت
سریانی هے یهود بوجه که تفسیر اسکی توراة مین دیکھی تھی تو فخر کرتے تھے اپنا که همین الله تعالی نے ایسی چیز
دی هے که مسلمانونکو نهین دی پس حق تعالی نے عطا کی آمین اس امت کو اور ثواب اسکا ایسا دیا که انهون
کو نه دیا تها کهتے هین حق تعالی نے تین چیزین اس امت کو فرمائین هین که اور کسی امت کو نهین دین ایک نماز
جماعت کی دوسری السلام علیکم کهنا اور جواب اسکا وعلیکم السلام دینا تیسری آمین کهنا بعد دعا کے ابو هریره رضی
الله عنه کهتے هین که فرمایا پیغمبر صلی الله علیه وآله وسلم نے جس وقت که کهتا هے بنده آمین بخشتا هے حق تعالی اگلا
ما تقدم اسکے بیان لطائف اور نکات سوره فاتحه سمجھ لیجیے که لطائف اور نکات دو قسم هین ایک تو جدی جدی
آیته سے تعلق رکھتے هین اور دوسرے یه هین که متعلق بمجموع هین وه جو جدی جدی آیته سے متعلق هین انکا بیان
بطور اختصار یون هے ۞

بیان لطائف سورۂ فاتحہ

بسم الله الرحمن الرحیم

ظاهر هے که حق سبحانه نے جمیع علوم چار کتابون مین که توراة انجیل زبور فرقان هین مندرج کیئے هین اور
قرآن مجید حاوی ان سب کا هے اور قرآن مین جو علوم هین سورة فاتحه مین وه موجود هین اور علوم سورة فاتحه کے بسم الله
مین اور بسم الله کے فقط ایک حرف با مین مندرج هین پس سب کے سب علوم ایک اس حرف با مین مخفی هین ۞
ایضاح اس ابهام کا اور اظهار اس اخفا کا یه هے که مقصود سب علوم سے وصول بنده بجناب قدس حق سبحانه
هے اور بنده بکمال دنائت اور آلودگی نجاسات طبعیه مین گرفتار هے اور هوا و هوس نفسانیه مین پابند هے اور
حق سبحانه بکمال نزاهت اور قدس مین پاک اور منزه سب سے پس طریق وصول کا اس سے نهین هے مگر
ساتھ ذکر اسمائے اسکے کے اور چسپیدگی نام پاک اسکے کی اور استفراغ بیچ یاد اسکے کے یهان تک که فنا فی المذکور
هو جاوے هوس اور آرزو طلب اور جستجو ماسوا الله کی دور هو جاوے اور دال اس چسپیدگی پر حرف با هے که
موضوع واسطے الصاق اور چسپیدگی کے هے پس با مین خلاصه مقصود حصول جمیع علوم هے اور ابتدا لیے تعلیم
اطفال کی الف سے هوتی هے یهان ابتدا لیے کتاب خدا کی ساتھ بے کے واقع هے اسواسطے که الف بسبب
تطاول اور ترفع کے محل نظر رحمت الهی نهوا اور حرف با بجهت انکسار اور افتادگی کے مقبول جناب کبریا هوی
بیت بسر نگونی علو هے که هو نه پایه بلند رکھے نه جب تلک اپنی نگین زمین په جبین حدیث مین وارد هے که
من تواضع لله رفعه الله بیت پستی هے بر کے هے بعد مرتبه بلند وصل پهچین جو زیر بام تو هاتھ لگے کمند وصل
اور قاعده هے سلاطین کا که اپنی چیزون پر مهر لگا دیتے هین تا که چورون سے محفوظ رهین ایسے هی گھوڑے جو اصطبل
خاص بادشاهی کے هوتے هین انپر داغ هوتا هے که سارق دست تعدی دراز نکرین پس یه مضمون بسم الله هے

خاص الٰہی ہے جس کام کے پہلے یہہ پڑھی جاویگی تصرف شیطان سے وہ امن مین ہوگا لکھا ہی کہ جب حضرت
نوح کشتی مین سوار ہوئے خوف غرق سے ہراسان ہونے لگے بسم اللہ مجریہا پڑھا چلگئے دیکھئے کہ آدھے اس کلمے
کے پڑھنے سے نجات پائی وقتیکہ کوئی شخص سارا اسے پڑھیگا کسطرح محروم رہیگا نجات سے بیت تجھکو آفت
سخن پند یہہ معلوم رہے نام جو اسکا جپے کیونکہ وہ محروم رہے نقل ہے کہ ایک عارف نے بسم اللہ لکھکر وصیت کی
تھی کہ کفن مین میرے رکھہ دیجیو کسی نے سبب پوچھا انھون نے کہا کہ ایک فقیر نے کسی امیر کے بڑے محل کے دروازے
پر سوال کیا کچھہ اندک چیز ملی تیشہ لاکر دروازے ڈھانے لگا امیر نے کہا کیا کرتا ہے کہا کہ یا دروازہ لائق بخشش کے
کر یا بخشش لائق دروازے کے اور یہہ آیتہ دروازہ کتاب اللہ کی ہے پس روز قیامت کو مجھے دست آویز محکم ہے
کہ اس سے معاملہ رحمت کا درخواست کرونگا اور بسم اللہ مین انیس حرف ہین اور موکل دوزخ کے بھی انیس ہین
ہر حرف پڑھنے سے بلا ایک کی اُنمین سے دفع ہوتی ہے اور لکھا ہے کہ دن رات کی چوبیس ساعتین ہین پانچ
ساعت کے واسطے پانچ وقت کی نماز ہے باقی انیس ساعتون کے واسطے یہہ انیس حروف ہین تا ہر نشست
و برخاست اور حرکت و سکون مین اُن انیس ساعتون کو ان انیس حروف سے معمور رکھے بیت ہر اکدم مجھے
تیری ہی یادگاری ہے گھڑی گھڑی بزبان نام تیرا مام جاری ہے اور کہا ہے کہ سورہ برات مشتمل اوپر حکم قتل کفار
کے تھی اس سے خالی رکھا اور وقت ذبح کے مقرر کیا ہے کہ اللہ اکبر کہین بسم اللہ الرحمن الرحیم نہین اسواسطے کہ
صورت ذبح صورت قہر ہے اور رحمت تقاضا اسکا نہین کرتی پس ہر شخص کہ اس کلمہ رحمت کو ہر وقت ورد آن
مداومت کرے تھوڑے سے تھوڑا اسے بار تو البتہ بعد ہر نماز فرض کے پڑھے یقین ہے کہ غضب اور عذاب سے محفوظ
اور رحمت اور ثواب سے محظوظ ہووے اور خواص اس آیت کا یہہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے
کہ جو آدمی پائخانے جاوے بسم اللہ کہے تاکہ پردہ ہو جاوے درمیان شرمگاہ اسکی کے اور نظر جنون کے یہان سے
دریافت کر لیجئے کہ یہہ کلمہ جب حجاب ہوا درمیان شخص کے اور دشمنون دنیوی اسکے کے تو درمیان شخص اور عذاب
عقبی کے کیونکر حجاب نہوگا اور اسمین تین اسم کو اختیار کیا ہے تا شروع ہر کام مین استعانت ان تین اسماء سے
حاصل ہو اور وجہ ان تین اسم اختیار کرنے کی یہہ ہے کہ ہر کام کارہائے دنیوی اور اخروی سے اوپر تین چیز کے
موقوف ہے اول فراہم آنا اسباب کا انکام کے یہہ تصرفات اسم اللہ سے ہے کہ دلالت اوپر جمیع صفات
کے فرماتا ہے دوسری بقا اس اسباب کی ابتداء کام سے انتہا تک یہہ مقتضائی صفت رحمان ہے کہ بقائے
عالم ساتھہ اسکے موقوف ہے تیسری ترتیب ثمرات انکام کے ساتھہ حصول نتائج کے یہہ مقتضاء صفت رحیمی کے
ہے کہ سعی بندون کی رایگان نہین فرماتا شان نزول سورہ فاتحہ کا کہ حضرت مولانا یعقوب چرخی رحمتہ اللہ علیہ
نے حضرت امیر المومنین علی مرتضی کرم اللہ وجہہ اور حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ

یہہ سورۃ مکے مین نازل ہوئی ہے اور کیفیت نزول کی یہہ ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو صحرا مین گیا
مین آواز سنا مین نے کہ یا محمد اور ایک شخص نورانی کو دیکھا مین نے اوپر تخت زرین کے درمیان آسمان زمین کے
معلق اس آواز سے ترس کھا کر بھاگا مین جب یہہ حادثہ مکرر ہوا تو ورقہ بن نوفل سے کہ برادر عم زادہ حضرت خدیجہ
کا تھا بیان کیا مین نے وہ مرد عالم توریت و انجیل کا تھا علماے نصاری سے علم بہت پڑھا تھا اسنے کہا کہ اب جو وہ
آواز سنو تم تو بھاگیو مت کان رکھکر سنو کہ کیا کہتا ہے اسیطرح کیا مین نے جب آواز آئی کہ یا محمد کہا مین نے
لبیک کہا اسنے انا جبرئیل و انت نبی ھذہ الامۃ پھر کہا کہو اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ پھر کہا کہو الحمد للہ
تا آخر سورۃ اَلحَمدُ لِلّٰہِ یہہ مقام مقتضی اسکا تھا کہ زبان بندے سے الحمد للہ کہا جاتا یعنے حمد کرتا ہون مین خدا کی لیکن
از بسکہ آدمی عاجز ہے اس سے کہ حمد الہی کو پہنچے پس مناسب ہوا کہ اسے فوق الطاقت کی تکلیف دین بلکہ باین
عبارت فرمایا الحمد للہ یعنے کمال حمد حق اور ملک اسکی ہے خواہ بندہ قادر اوپر ادا اسکے ہو یا نہو [illegible] حق و ملک
مالک برحق ہے کل حمد و ثنا خواہ بندے عاجز کو طاقت ادا کی ہو یا نہو کہتے ہین کہ حضرت داؤد علیہ السلام نے جناب
الہی مین عرض کیا کہ یا رب کیف اشکرک مین کسطرح عہدہ شکر تیرے سے باہر آؤن اسواسطے کہ شکر کرنا میرا
بتوفیق و تعلیم تیرے کے ہے اور یہہ انعام دوسرا ہے اسپر شکر دوسرا کیا چاہیے پس تسلسل لازم آتا ہے حق تعالے
نے فرمایا کہ ای داؤد جو اپنے تئین تو نے اداے شکر میرے سے عاجز جانا اداے شکر میرا کیا تو نے بسبب عجز حمد
جب قائل ہو قائل ما حمدناکا ہو گویا کیونکہ پھر تحمید مین لائق اور اشیا کا اور یہہ بھی ہے کہ اگر احمد اللہ کہتے تو دلالت کرتا
کہ گوینده حمد حق تعالیٰ کی کرتا ہے حال آنکہ اللہ سبحانہ قبل حمد ہر حامد کے محمود ہے اسیواسطے فرمایا الحمد للہ یعنے حمد اور
ثنا لائق اسکے ہے ازل سے ابد تک کوئی گوینده موجود ہو یا نہو شعر یان حمد تو ہے اور لائق ثنا ہے محمود ہے
تو بیاز سے حامد ہو تو کیا ہے یہان ایک شبہ وارد ہوتا ہے وہ یہہ ہے ہر جگہہ تسبیح مقدم ہے اوپر تحمید کے اسیواسطے
کہتے ہین سبحان اللہ والحمد للہ یہان تحمید کو کیون مقدم کیا جواب اسکا یہہ ہے کہ تقدیم تسبیح کی تحمید پر اس وقت ہے
کہ دونو کلام مین مذکور ہون یہان محض تحمید مذکور ہے تسبیح نہین ہے اور اکتفا کیا اوپر تحمید کے اسمین بھی ایک وجہ
ہے وہ یہہ ہے کہ مضمون تسبیح کا مضمون تحمید مین داخل ہے اسطرح سے کہ مضمون تسبیح کا یہہ ہے کہ ذات
حق تعالیٰ کی اور صفات اسکی جمیع نقصانات سے مبرا اور پاک ہے اور مضمون تحمید کا یہہ ہے کہ ہر کمال اور نعمت
کہ بیچ ذہن اور خیال بشر کے ہے سب اس جناب مقدس سے ہے اور جو تمام کمالات اور نعمتین خاص اسی کو
اعتقاد کرین تو لازم آیا کہ کوئی نقصان بیچ اسکے نہو اور کہا ہے کہ لفظ الحمد للہ مین آٹھ حرف ہین بعدد دروازہاے
بہشت اور حمد کو ساتھہ دو چیز کے تعلق ہے اول ماضی سے کہ شکر نعمتہاے سابقہ اسکے کہنے سے ادا ہوتا ہے دوسری
مستقبل سے کہ یہہ کلمہ شکر ہے اور شکر تقاضاے مزید نعمت کرتا ہے بحکم لئن شکرتم لازیدنکم کے پس بموجب تعلق اول

دروازے دوزخ کے جو حمد کہنے والے سے مسدود ہوئے اسواسطے کہ مواخذہ اور عتاب بسبب ادائے شکر کے نہ ہونا اور
بموجب تعلق دوم کے مستحق کھلنے دروازہ ہائے بہشت کا ہوا فرد را ادا مداح رب العالمین کے واسطے جنت و دوزخ کے
دروازے کھلیں اور بند ہوں منقول ہے کہ ہنوز روح حضرت آدم کی تا بہ ناف نہ پہنچی تھی کہ عطس آیا کہا الحمد للہ رب
العالمین اور کلام اللہ میں ہے کہ آخر کلام اہل جنت کا بھی الحمد للہ رب العالمین ہے پس فاتحہ عالم انسانی میں نے
اوپر حمد کے کی ہے اور خاتمہ اس عالم کا بھی ہیں نے اوپر حمد کے کیا بندے کو چاہیے کہ اول اعمال اور آخر اعمال اپنے کو
مقرون ساتھ حمد کے کرے **بیت** چاہیے بندے کو جب تک ہے یہہ پابند حیات رات دن حمد مولی میں
کرے اور دن سے رات **رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ** رب کی معنے لغت عرب میں کئی آئی ہیں یہاں سب کی سب مناسبت رکھتی
ہیں سنت سب کا مالک ہے تو جانب تیرے منسوب ہے خلق رب مطلق ہے یہہ معنے ومربوب ہے خلق اول
معنے مالک ہے اور مالکیت حق تعالی کی تمام عوالم پر ظاہر ہے کہ جب مخلوق اسکی سب ہوئی تو مملوک بھی ہوئی اور ملک
آدمی کی اول مطلق نہیں دوسری بعاریت مالک حقیقی سے ہے دوسرے معنی موجد ہے یعنے خالق یہہ بھی مناسب
مقام حمد کے ہے بلکہ مستلزم اتم محامد ہے کہ نعمتیں اسکی قبل استحقاق کے ساتھ مخلوقات کے پہنچی ہیں اور
پہنچتی ہیں تیسرے معنی سردار ہے اور حقیقت ان معنوں کی علو مرتبہ ہے یہہ بھی مستلزم اعلی محامد کا ہے چوتھی
معنی مربی ہے یعنے اصلاح کرنیوالا امور کا اور پہنچانیوالا ہر چیز کا باعلی مراتب اسکے سے مثلا نطفے سے خون مخلوط فرما کر
علقہ کیا اور علقے کو منجمد کرکے مضغہ کیا اور مضغے کو اعضائے مختلفہ دئے پھر افاضہ روح فرمایا اور ہر عضو کو قوت کہ
لائق اسکے ہے بخشی پھر روح کو ساتھ شریعت اور طریقت اور حقیقت کے مکمل کیا پس مستحق اکمل محامد کا ہوا اور
تربیت دو قسم ہے ایک یہہ ہے کہ کوئی شخص کسی چیز کو واسطے منفعت اپنے کے پرورش کرے تاکہ اسکے کام
آوے وہ چیز یہہ قسم تربیت کی شایان مخلوقات ہے کہ پابند اغراض و حاجات ہیں اور دوسری قسم وہ ہے کہ واسطے
فائدے اس چیز کے اسے پرورش کرے یہی شان خالق کے ہے اسواسطے کہ رتبہ اسکا بلند ہے اس سے کہ مخلوقات
لینے سے استکمال فرماوے لہذا حدیث میں وارد ہے بیچ حق حق سبحانہ کے کہ ان اللہ یحب الملحین فی الدعا
یعنے حق سبحانہ دوست رکھتا ہے الحاح کرنیوالوں کو بیچ دعا کے اور وارد ہے من لم یسئل اللہ یغضب علیہ جو نہ سوال کرے
اللہ سے غضب ہوتا ہے اسپر یہاں سے معلوم کیا چاہیے کہ رب العالمین اکمل صفات اسکی ہے اسواسطے کہ
ابتداء ظہور سے تا انتہائے وصول ہر کس بجا و خود حیطہ تصرف میں اس اسم اعظم کے ہے اور ہر نسبت اور علاقہ کہ
عالم میں دیدہ و شنیدہ ہے پرتو اس اسم مبارک کے انوار کا ہے اسیواسطے بعد اسم مبارک اللہ کے کہ دلالت
اوپر تمام و کمال کے کرتا ہے اس اسم کو مقام حمد میں لایا کہ یہہ دال ہے ما فوق التمام اور کمال پر اور جو کچھ کہ جہان میں
دیدہ اور شنیدہ اور دریافتہ ہے وہ حال سے باہر نہیں ہے یا واجب لذاتہ ہے یعنے وہ موجود کہ بخود موجود ہے اور

ہونا اسکا محال ہے وہ ذات حق تعالیٰ کی ہے یا ممکن لذاتہ ہے یعنے وہ موجود کہ بخود موجود نہین ہے بایجاد حق سبحانہ
موجود ہوتا ہے اور وہ لو نظر وجود و عدم اسکا برابر ہے پس یہہ قسم موجود ہوا ہے یا موجود ہوویگا اسکو عالم کہتے
ہین اور عالم مشتق علامت سے ہے اور اس قسم کا اسواسطے عالم نام رکھا کہ علامت اسما اور صفات الٰہی کی ہے
کہ جو فرد ہے افراد عالم سے مظہر ایک اسم اور صفت کا ہے اور اجناس اور انواع اسکی مظاہر اسمائے کلیہ اور صفات
اطلاقیہ ہین اور جو ہر فرد افراد عالم سے مظہر ایک اسم خاص کا ہے اسمائے الٰہی سے پس عوالم اس جہت سے غیر
متناہی ہین لیکن اصول اور کلیات عالم کی موافق اسکے کہ شرایع مین مقرر ہین بیان کی جاتی ہین سمجھ لیجیے کہ جو
کچھ کہ بیچ عالم کے موجود ہے یا ذات ہی یا صفات ہی ذات وہ ہے کہ وجود اپنے مین محتاج اور چیز کے نہو مثل آسمان
اور زمین اور صفت وہ ہے کہ وجود اپنے مین محتاج اور چیز کے ہو جیسے رنگ اور بو اور مزہ اور سوا اسکے اور ذات کو
عرف معقولیون مین اسکو جوہر کہتے ہین اور صفت کو عرض کہتے ہین اور ذات دو قسم ہے جسم اور روح جسم وہ ہے کہ
مقدار اور شکل معین رکھے اور اس مقدار اور اس شکل کو نچھوڑے اور روح وہ ہے کہ مقدار اور شکل معین نرکھے
باشکال مختلفہ اور مقادیر متفاوتہ ظاہر ہو اور جسم دو قسم ہے علوی اور سفلی علوی بہت قسم ہے عرش ہے کرسی ہے
سدرۃ المنتہی ہے لوح ہے قلم ہے معدن بہشت ہے معدن دوزخ ہے ستارے ہین ثوابت و سیار آسمان
ہفتگانہ ہین اور سفلی دو قسم ہے بسیط جیسے عناصر اربعہ کہ زمین ہے اور آب اور ہوا اور آتش ہے اور مرکب اور یہہ
چار قسم ہے اسواسطے کہ جمیع عناصر مرکب ہے یا بعض سے پہلے کو تام دوسرے کو ناقص کہتے ہین مرکب تام منحصر
تین عالم مین ہے عالم معادن عالم نباتات عالم حیوان اور ہر ایک ان تین سے مشتمل اوپر عوالم کثیرہ کے کہ تفصیل
اسکی کو بڑی تطویل چاہیے اور مرکب ناقص بھی تین قسم ہے بخار یعنے آب و ہوا اور غبار یعنے خاک و ہوا اور دخان
یعنے آتش و ہوا اور ان تینون سے عوالم ہیئت پیدا ہوتے ہین پس غبار محض سے کہ باد سے لٹے مختلف الوان اور
گردباد پیدا ہوتا ہے اور بخار سے باران برستا ہے اور جب بخار بلند تر جاتا ہے اور مقام سردی مین پہنچتا ہے
منجمد ہوکر ژالہ و برف پیدا ہوتا ہے اور دخان سے برق و صاعقہ اور شہب اور ستارۂ دم دار پیدا ہوتا ہے اور
جو بخار اور دخان منعکس ہوکر زمین مین محبوس ہوتے ہین نیچے زمین کے بگولا اٹھتا ہے اسے زلزلہ کہتے ہین اور
جو بخار زمین کے تلے محبس ہو جاتے ہین اور قوت ہو لیسے باہر نکلتے ہین چشمے جاری ہو جاتے ہین اور اگر بخارات
لطیف بسبب سردی کے درمیان آسمان اور زمین کے انجماد پکڑتے ہین پھر زمین پر ہوکر گرتے ہین اسے شبنم
کہتے ہین اور اگر منجمد ہوکر درمیان آسمان اور زمین کے پراگندہ ہو جاتے ہین اسے صقیع کہتے ہین اور ہماری زبان
ہندی مین کہل کہتے ہین اور بعضے بلاد مین یہی بخارات لطیفہ قلیلہ منجمد ہوکر برنگ شکر سفید اور سرخ زمین پر گرتے
ہین اسے ترنجبین اور خشک انگبین اور شیر خشت اور من کہتے ہین یہہ تین اقسام مرکب ناقص بحسب جریان

عادت ہین اور کبھی بطریق خرق عادت بھی چیزہای عجیب وگوناگون پیدا ہوتے ہین اور درمیان آسمان وزمین کے
معلق کھڑے رہتے ہین اور کبھی سطح زمین پر گر پڑتے ہین بیان انکا اپنی مقام مین مذکور ہی اور کتب عجائب کائنات
الجو مین مسطور اور روح یا نیک محض ہی اُسے فرشتہ کہتے ہین یا بد محض ہی اُسے شیطان کہتے ہین یا مخلوط ہی
نیک و بد سے وُہ دو قسم ہی جن اور ارواح بنی آدم اور صفت بھی عالم بہت رکھتے ہین مثل مکان اور زمان اور
کم اور کیف اور وضع اور نسبت اور جہت اور تشریح اس عوالم کی مفصلا حکمت مین ہی خاصل یہہ ہی کہ جسکو احاطہ
احوال ساتھہ موجودات کے زیادہ ہوگا تفسیر رب العالمین پر زیادہ وقوف پائیگا الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ سمجھہ لیجئے کہ
حقیقت رحمت کی بیچ حق باری تعالی کے ایصال خیر اور دفع شر ہی اور رحمت حق تعالی کی دو قسم ہی ذاتی
اور صفاتی ذاتی دو قسم ہی عام اور خاص عام افاضہ وجود ہی کہ ہر موجود اُس سے نصیب رکھتا ہی اور خاص
تقرب الی اللہ بخشتا ہی کہ بعضے بندگان کو ساتھہ اُسکے مخصوص فرمایا ہی اور صفاتی دو قسم ہی عام اور خاص
عام بخشنا اُس چیز کا جو لائق ہر موجود کے ہی صفات اور اعراض سے اور ہر موجود کو ایک ایسی چیز دینا کہ سبب
اُسکے مزیت اور فضل اوروں پر حاصل ہو پس یہان معلوم ہوا کہ لانا رحمن اور رحیم کا اس سورت مین باوجودیکہ
تسمیہ مین یہہ دونو اسم مذکور تھے تکرار نہین ہی اسواسطے کہ وُہ رحمت جو تسمیہ مین مذکور تھی ذاتی ہی اور
یہہ رحمت جو یہان مذکور ہی صفاتی ہی اور جو ذاتی دو قسم ہین عام وخاص تو واسطے دلالت اوپر اُن دو
دو اقسام کے دو اسم تسمیہ مین لائے اور جو صفاتی بھی دو قسم ہین عام اور خاص اسیواسطے یہان بھی دو اسم
لائے رحمن اور رحیم اور بعضے کہتے ہین کہ ذکر رحمن اور رحیم کا تسمیہ مین واسطے تسکین اُس ہیبت کے ہی کہ ذکر
اسم اللہ سے اٹھتی ہی اور مدہوش کرتی ہی اور یہان واسطے امیدوار کرنے بندون کے ہی تا خوف
مالک یوم الدین سے بیتاب ہوں نہیں لطف فرما جووہ رحمت سے نہ اس دم ہوتے خنجر کے خوف
سے ہم زندہ ہی بیدم ہوتے اور جو کلام آئندہ مین مذکور عبادت کا ہی اور عبادت فعل شاق ہی پس ضرور
ہی کہ قاید رجا اور سایق خوف ہمراہ دیا چاہیئے قائد آگے سے کھینچنے والے کو کہتے ہین اور سایق پیچھے سے ہانکنے
والے کو اور ہر مقام مین دو اسم لانے کی وجہ یہی ہی کہ ایک دلالت اوپر تسکین ہیبت کے کرے اور عوام
کو امیدوار فرمائے اور دوسرا خواص کو اور کہا ہی کہ ابتداء ظہور عالم ساتھہ رحمت خاص و عام کے اور انتہا
بھی ساتھہ خاص اور عام کے ہی پس تسمیہ مین اشارہ طرف رحمت ابتدائیہ کے ہی اور اس جگہہ طرف
رحمت انتہائیہ کے اور یہہ بھی ہی کہ سبب حمد کا نعمتہائے عام وخاص ہی عام بیچ نظر عام کے اور خاص
بیچ نظر خاص کے پس چاہیئے کہ منتہائے حمد بھی دو قسم رحمت ہون اسی تفصیل سے اور یہہ بھی ہی کہ
اشارہ ہی ساتھہ اسکے کہ ہر چند حمد کامل اور تام ہو لیکن مکافات نعمتہائے سابقہ باریتعالی خواہ عام ہون

جو خاص انکو سکہلی چہ جانتے انکہ موجب جزائے مزید ہو سکے مگر یہہ کہ دو قسم رحمت اور دوسری ساتھ اُن حمد کے ضم کریں تا موجب جزائے مزید ہو عام واسطے مزید عام کے اور خاص واسطے مزید خاص کے اور یہہ بھی ہے کہ اشارہ ہے ساتھ اسکے کہ جیسی رحمت دنیا کی دو قسم ہے عام کہ ایجادی ہے اور خاص کہ تفضیلی ہے ایسی ہی رحمت آخرت کی دو قسم ہے عام کہ سبب نجات ہے اور خاص کہ سبب قرب ہے یا اشارہ طرف اسکے ہے کہ رحمت حق تعالی کی سبب حمد اسکے کی ہے بلا واسطے خاص واسطے حمد خاص کے ہے اور عام سبب حمد عام کے ہے اور وہی رحمت موجب عبادت ہے بواسطہ ملاحظہ مضمون مالك يوم الدين عامہ برائے عبادت عامہ اور خاصہ برائے عبادت خاصہ پس حمد کو ساتھہ دو حیثیت کے ضرور جانا چاہئے اول یہہ کہ مقتضائے رحمت ہے دوسری یہہ کہ مقصود عبادت سے ہے اور عبادت مقصود ہے خلق انسان سے اور خلق انسان مقصود ہے خلق عالم سے اور معانی تحقیقات رحمن اور رحیم کے پیچھے تفسیر میں بھی کچھہ کچھہ مذکور ہین بعضے جو سوا اُنکے ہین وُہ یہان لکھے جاتے ہین ضحاک نے کہا ہے کہ رحمن اشارہ طرف ظہور رحمت اسکی کے ہے اوپر اہل آسمان کے اور رحیم اشارہ بنزول رحمت حق ہے اہل زمین پر ابن مبارک نے کہا ہے کہ رحمن وُہ ہے کہ جب اس سے سوال کرو دے اور رحیم وُہ ہے کہ جو اُس سے کچھہ نہ مانگو خشم مین آئے بعضون نے کہا کہ نعمتہائے گوناگون دنیا و آخرت آثار رحمت رحمانی ہین دفع بلیات و آفات دارین بمقتضائے رحمت رحیمی ہین اور ترتیب اسم اللہ اور رحمن اور رحیم مین مناسبت تنزلی ہے بعضون نے کہا ہے کہ رحمن دلالت کرتا ہے اوپر ان نعمتون کے کہ وصول اور حصول انکا بندون کیطرف سے مقصود نہین ہے جیسی کہ زندگی دینا اور قوت شنوائی اور بینائی کی عطا کرنا اور فرزند دینا اور رحیم دلالت کرتا ہے اوپر اُن نعمتون کے کہ گمان آدمی کا اور آدمیون سے حاصل کرنیکا بھی ہوتا ہے جیسی تشخیص مرض کی اور معالجہ بدوا اور تعین روزینہ اور ملک املاک اور اعانت امور معاش اور معاد مین پس گویا حق تعالی فرماتا ہے کہ مین رحمان ہون نطفہ گندہ کو تم میرے حوالہ کرتے ہو مین اُسے مرد خوش قامت خوب صورت بنا کر تمھین عطا کرتا ہون اور تخم خشک بوسیدہ کو مجھے سونپتے ہو درخت با شاخ و برگ و بار تیار کرکے تمھین دیتا ہون اور مین رحیم بھی ہون کہ جو کچھہ باپ ما خلوند مالک اوستاد پیر طبیب عطار آقا مربی سے چاہتے ہو مجھہ سے توقع رکھو سمجھہ لیجئے کہ جو چیز دنیا اور آخرت مین خلق کو پہنچتی ہے چار قسم ہے قسم اول یہہ ہے کہ نافع بھی ہے اور ضرری بھی ہے جیسی تنفس دنیا مین کہ اگر ایک لحظہ دم منقطع ہو مر جاوے اور مثل معرفت الہی آخرت مین کہ اگر لحہ دل سے زائل ہو مستوجب عذاب ابدی ہو قسم دوسری یہہ ہے کہ نافع ہے ضرری نہین جیسے دنیا مین مال اسباب اور کثرت علوم و معارف اور کثرت نوافل اور طاعت آخرت مین قسم تیسری یہہ ہے کہ ضرری ہے اور نافع نہین جیسی آفات اور امراض دنیا مین اور اس قسم کا آخرت مین نظیر نہین ہے قسم چوتھی یہہ ہے کہ نہ نافع ہے نہ ضرری جیسی فقر دنیا مین اور عذاب آخرت مین

پس جو کہ نافع ہی خواہ دنیا مین ہو خواہ آخرت مین بمقتضائے رحمت خاص ہی اور جو ضرری ہی خواہ دنیا مین خواہ آخرت
مین مقتضائے رحمت عام ہی کہ بہ نسبت تمام عالم کے متعلق ہی اور جو نہ نافع ہی نہ ضرری دنیا مین بھی اور آخرت مین
بھی رحمت اضافی ہی تفصیل اسکی یہہ ہی کہ اگر دنیا مین فقر نہو تو غنا اور لوازم غنا بادشاہت اور امارت کی صورت
نبندھے اسواسطے کہ جب کسیکو کسی سے احتیاج نہو تو سرانجام کام اُسکے مین آپنے اسکو کیون ذلیل کرے اور اوقات
اپنی اُسکی اطاعت امر و نہی مین کیون صرف کرے پس یہہ سب انتظام کار برہم ہو جاوے خلقت انسانی مثل جانورون
کے پراگندہ اور منتشر ہو پس رحمت اضافی حق تعالی کہ ہر منصب اور ہر مرتبے اور ہر حرمت اور ہر صفت سے متعلق ہی
مقتضی فقر و احتیاج اور طوق امراض اور مصایب و آفات کے ہوی ہی فرض کیجیے کہ اگر عالم مین چور نہو تو پاسبان
کیا درکار ہی اور اگر مرض نہو تو طبیب اور عطار اور جراح اور سالوتری معطل ہین اگر فقر اور احتیاج نہو تو بادشاہ بے سپاہ
کے اور امیر بغیر خدمتگار کے اور تاجر بے گماشتے کے اور متصدی بغیر پیشکار کے کیا کرین یہان حقیقت رحمت الہی کی
واضح ہوی کہ بیچ ہر بلا اور آفت کے مکنون و مخفی ہی اسیواسطے آفات اور بلا کو بوجہ دائر تمام عالم مین پراگندہ کیا ہی بہت
بادشاہ ذو الاقتدار ہین کہ امراض مین گرفتار ہین اور محتاج اطباء اور عطارون اور دواسازون کے ہین اور بہت فقیر ہین
کہ کسیکا خوف نہین رکھتے بامن تمام گذر کرتے ہین حاجت لشکر و پاسبان کی نہین رکھتے اور بادشاہ اور امیر اور وزیر رشک
کھاتے ہین پس مرض بادشاہ رحمت ہی عظیم بیچ حق اطبا کے اور فقر اور احتیاج طبیبونکا رحمت ہی عظیم بیچ حق بادشاہون
کے اسی پر قیاس کر لیجیے جمیع بلیات و آفات کو کہ ظاہر خلاف رحمت معلوم ہوتے ہین اور کسی شخص کو جمیع انواع رحمت کے
نہین دیئے والا فساد نظام ظاہر ہو اور صفت قہر و غضب بے مظہر رہے یہان نکتہ ہی لطیف کہ حضرت مریم رضی اللہ
عنہا کو رحمت دی کہ سبب نجات انکی کا طعن کفار بد سے ہوی چنانچہ قرآن مجید مین ہی ولنجعلہ آیۃ للناس ورحمۃ منا
اور جمیع امت مصطفویہ کو رحمت عمدہ تر عنایت کئی چنانچہ فرمایا وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین پس کیا بعید ہی کہ بسبب اس
رحمت کے عذاب دوزخ سے خلاص ہون مالک یوم الدین سمجھ لیجیے مقتضائے عدالت فرق ہی درمیان
محسن اور بدکار کے اور مطیع اور عاصی کے اور موافق اور مخالف کے اور یہہ فرق ظاہر نہین ہوتا مگر بیچ روز جزا کے اسواسطے کہ اگر
دنیا مین نیکونکو نعمت اور دولت اور عافیت دے اور بدون کو فقر اور مصیبت حوالے کرے تو آدمی بالطبع راہ نیکی کی اختیار
کرین اور بدی سے پرہیز کرین واسطے طمع حصول دولت اور عافیت کے اور جہت ایمان کی درمیان نرہے پس امر تکلیف
برہم ہو جاے اور اعمال نیک اور کام اچھے بے اختیار آدمیون سے باضطرار ظہور مین آوین نہ بحکم الہی لہذا روز جزا کو روز عمل سے
جدا کیا ہی تا حقیقت تکلیف اور معاملہ امتحان ساتھ ہمارے متحقق ہو اور یہان دو قراءت متواترہ صحیحہ ہین مالک اور
ملک اور دونو طریق سے پڑھنا درست ہی لیکن علماکو بیچ ترجیح ایک کے اوپر دوسرے کے گفتگو ہی جو کہ مالک پڑھتے ہین
وہ کہتے ہین کہ یہہ قراءت راجح ہی بچند وجہ اول دلائل ترجیح مالک اور ملک کے پڑھنے کی یہہ ہی کہ مالک عام ہی ساتھ آدمیون کے اور غیر آدمیون کے بھی

متعلق ہوتا ہی بخلاف ملک کے اور بادشاہت کے کہ خاص ساتھ آدمیون کے ہی دوسری یہہ ہی کہ مالک کو اوپر
مملوک کے بکمال قدرت ہوتی ہی اگر چاہے مملوک کو بیچ ڈالے چاہے بخش دے بہ خلاف بادشاہ کے کہ اسقدر رعیت پر
قدرت نہین رکھتا تیسری یہہ کہ نسبت مالکیت کی قوی تر ہی نسبت پادشاہت کی سے اسواسطے کہ مملوک کو ملک
مالک سے باہر آنا ممکن نہین اور رعیت کو ممکن ہی کہ اپنے تئین رعیت گری بادشاہ کے سے باہر لے آوے چوتھی یہہ کہ
علو مرتبہ مالک کا اوپر مرتبہ مملوک کے افزون تر ہی علو مرتبہ بادشاہت کے سے اوپر رعیت کے اسواسطے کہ مملوک
بیچ حالت دون اور کمینہ پن کے پست تر ہی رعیت سے پس استعلا اور قہر مالکیت مین زیادہ ہی بادشاہت سے پانچوین
بندے کو خدمت سید کی واجب ہی اور رعیت کو خدمت بادشاہ کی واجب نہین چھٹی بندہ بغیر اذن خاوند کے کچھ
کر نہین سکتا بخلاف رعیت کے بدون پروانگی بادشاہ کے ہر ایک کام اپنا انجام کو پہنچا سکتے ہین ساتوین بندے کو
طمع خاوند اپنے سے لازم ہی اور بادشاہ کو بالعکس رعیت سے طمع ہوتی ہی آٹھوین رعیت کو نہایت بادشاہ سے
توقع عدل اور انصاف کی ہی اور ہیبت اور سیاست کی اور بندے کو اپنے مولی سے طلب خوراک کی اور پوشاک کی
اور تربیت کی اور رافت اور رحمت کی ہی پس قرابت مالک اقرب بامید ہی اور آدمی کو احتیاج ساتھ عفو اور تربیت
کے اور رافت اور رحمت کے زیادہ تر ہی احتیاج ہیبت اور سیاست اور عدل اور انصاف سے چنانچہ حدیث قدسی مین وارد ہی
یا عبادی کلکم جائع الا من اطعمتہ فاستطعمونی اطعمکم یا عبادی کلکم عار الا من کسوتہ فاستکسونی اکسکم یعنی اے بندو میرے
سب تم گرسنہ ہو مگر اسکو کہ مین کھلاؤن پس طلب طعام کی کرو مجھ سے تا طعام دون مین تمھین اے بندو میرے سب تم برہنہ ہو
مگر اسکو کہ مین پہناؤن پس طلب پوشش کی کرو مجھ سے تا پہناؤن مین تمھین نوین بادشاہ جو موجودات لشکر کی
لیتا ہی تو پیر اور ضعیف اور شکستہ حال اور مریض اور عاجز پر نظر ترحم نہین کرتا ہی اور مالک جو تفقد غلامون اپنے
کا کرتا ہی تو مریضون اور ضعیفون اور بوڑھون پر زیادہ تر رحمت فرماتا ہی اور ساتھ معالجے اور رعایت کے مشغول
ہوتا ہی پس مرتبہ مالک کا بہتر مرتبہ بادشاہت سے ہی دسوین مالک ایک حرف زائد رکھتا ہی ملک سے پس
ثواب اسکا زیادہ تر ہوا گیارہوین قیامت مین بادشاہ بہت ہونگے سب بحال خود گرفتار ہونگے اور مالک سوا خدا کے
نہوگا بارھوین بندے کو اپنے مولی کے ساتھ ایک اتصال ہی قوی تر اس اتصال سے کہ رعیت کو بادشاہ کے ساتھ
اسواسطے کہ فقہ مین مذکور ہی کہ خاوند غلام نے نیت سفر کی یا نیت اقامت کی کی غلام بے اختیار مقیم اور مسافر
ہو جاتا ہی بخلاف رعیت کے اور جو لفظ ملک کا پڑھتے ہین وہ کہتے ہین کہ ہر پادشاہ مالک ہی اور ہر مالک پادشاہ
نہین ہی پس وصف پادشاہی کا بہتر وصف مالکیت سے ہی اور حکم پادشاہ کا اوپر مالک کے نافذ ہی اور حکم مالک
کا پادشاہ پر نافذ نہین اور سیاست بادشاہ کی اقوی اور اتم اور اشمل اور اعم ہی ہزار مالک برابر ایک پادشاہ
کے نہین ہو سکتے اور مالک بہت شہر مین موجود ہوتے ہین اور پادشاہ سوا ایک کے نہین ہوتا اور لفظ

رب العالمین کا دلالت اوپر مالکیت کے کرتا ہی پس اگر اس جگہہ لفظ مالک کا پڑھین تکرار لازم آوے اور یہہ بھی ہی
کہ لفظ ملک کا اسماء حسنی مین واقع ہی کہ ایک کم سو نام باریتعالی کے حدیث صحیح مین وارد ہین مالک انمین نہین ہی
اور مالک الملک جو واقع ہی بمعنے ملک ہی اور یہہ بھی ہی کہ لفظ ملک کا آخر قرآن مین مذکور ہی ملک الناس
اور ختم کلام کا اوپر چیز اشرف کے ہوتا ہی پس افتتاح کلام کی بھی ساتھہ اسکے مناسب ہی اور اطاعت بادشاہ کی اوپر
کل کے واجب ہی اور طاعت مالک کی واجب نہین ہی مگر اوپر مملوکون اسکے کے یہہ ہین وجوہ قراتون کی کہ مذکور
ہوئین اور یوم عرف مین ابتدائی طلوع آفتاب سے تا غروب کو کہتے ہین اور شرع شریف مین طلوع صبح صادق سے
تا غروب آفتاب ہی اور کبھی بمعنے مطلق وقت کے آتا ہی خواہ رات ہو خواہ مہینہ خواہ برس جیسے کہتے ہین **ملیت**
جسدن کہ تم آؤگے ہمارے بر مین تو تمکو یہہ ہوگا اور وہ ہوگا حاصل یعنے وقتیکہ تم آوگے اور جیسے کہتے ہین روز خندق
مین یہہ اتفاق ہوا اور روز صفین حنین مین ایسے ایسے وقایع واقع ہوئے حالانکہ یہہ مدتین ہین مہینونکی اور دنونکی
پس یہان جو ساتھہ دین کے اضافت فرمائی معلوم ہوا کہ مراد مطلق وقت ہی اور حد اس وقت کی ابتدائے نفخہ
ثانیہ سے وہان تک ہی کہ اہل بہشت بہشت مین اور اہل دوزخ دوزخ مین مستقر ہونگے اور ہرچند اسمین وقایع بسیار
اور حالات بیشمار واقع ہونگے لیکن جو مقصود سب سے واقع جزا ہی اسواسطے اس روزکی اضافت طرف دین کے فرمائی
کہ بمعنے جزا ہی اور سمجھہ لیجئے اس سورۃ مین دو مضمون ہین اول حمد و ثنا کہ زبان بندے سے جناب الہی مین معروض
ہوتا ہی دوسری خواہش مطلب کہ بعد ادائے حمد و ثنا منظور ہی اور اس سورۃ مین پانچ نام ہین حق تعالی کے اللہ
رب رحمن رحیم مالک یوم الدین ان پانچون نامون کو ساتھہ دونون مضمون کے کمال ارتباط واقع ہی اس
واسطے کہ حمد اول باعتبار کمال ذاتی حق تعالی کے ہی کہ مفاد لفظ اللہ سے ہی پھر باعتبار انعام وجود اور توابع
وجود کے ہی کہ مفاد اسم رب کا ہی پھر باعتبار نعمت تیسر اسباب معاش اور بقا کے ہی بیچ دنیا کے کہ لفظ
رحمن سے مفہوم ہی پھر باعتبار توفیق اصلاح معاد کے ہی کہ مضمون رحیم ہی پھر اوپر نعمت جزا کے ہی کہ
مرتب ہی اوپر کمال حمد و شکر کے یا اجلال اسکے کے کہ مقتضائے مالک یوم الدین ہی اور وہ چیزین کہ سوال جنسے
منظور ہی کئی چیزین ہین اول عبادت ہی وہ مقتضائے الوہیت ہی دوسری استعانت ہی کہ وہ مقتضائے
ربوبیت ہی تیسری طلب ہدایت ہی کہ وہ مقتضائے رحمانیت ہی چوتھی استقامت راہ ہی کہ وہ مقتضائے
رحمت ہی پانچوین انعام ہی کہ وہ مقتضائے مالکیت ہی لیکن نزدیک استقامت کے چنانچہ غضب بھی مقتضائے
مالکیت ہی بیچ صورت عدم استقامت کے اور یہہ بھی سمجھہ لیجئے کہ وجہ تخصیص ان پانچ اسم کی ساتھہ تعلیق حمد کے اسطور
ہی کہ حمد اور ستایش درمیان آدمیون کے واسطے ایک کے ان چار وجہ سے ہوتی ہی اول اوپر کمال ذاتی محمود کے کہ وہ صاحب
احسان ہووے دوسری وصول احسان محمود بحامد تیسری طمع اور توقع احسان کی اس سے چوتھی خوف اور ترس غضب اسکے

پس کمال ذاتی کو ساتھ اسم ذات کے یعنے لفظ مبارک اللہ کے کہ دلالت اوپر اجتماع کمال کے کرتا ہے بیان فرمایا اور وصول احسانکو بافاضہ وجود اور توابع وجود کے ساتھ لفظ رب العالمین کے ارشاد کیا اور اصلاح معاش اور سعادت کو کہ جناب الہی میں ہر بندہ متوقع ہے ساتھ دو لفظ رحمن اور رحیم کے واضح کیا اور خوف و ترس کو روز جزا سے ساتھ مالک یوم الدین کے دلالت کر دیا پس گویا یہہ ارشاد ہوا کہ اگر بندے تعظیم میری بجہت کمال ذاتی میرے کریں تو میں بھی شایان اسکا ہوں کہ نام میرا اللہ ہے اور اگر بسبب اعطائے وجود اور توابع وجود کے ثنا میری کریں تو بھی سزاوار اسکا ہوں میں کہ رب العالمین صفت میری ہے اور اگر بجہت توقع اور احسان میرے بیچ دنیا اور آخرت کے ستایش میری کریں تو بھی بجا ہے کہ رحمن اور رحیم ہوں میں اور اگر بملاحظہ خوف عقاب حمد کریں میری تو بھی روا ہے کہ مالک روز جزا ہوں میں اور کہا ہے کہ تخصیص ان پانچ اسم کی اسواسطے ہے کہ نعمتہائے عمدہ اوپر آدمی کے آثار سے ان پانچ اسم کے ہیں اسطرح کہ اول اسکو نہانخانہ عدم سے بمقتضائے الوہیت ظہور میں لایا پھر بانواع نعم بمقتضائے ربوبیت پرورش کیا پھر عصیان اور عیب اسکے دنیا میں مستور رکھے اور فضیحت نکیا کہ مقتضائے صفت رحمانیت ہے پھر گنجایش توبہ کی دی اور اگر توبہ کرے قبول فرماتا ہے اور آمرزش کرتا ہے کہ مقتضائے صفت رحیمی کے ہے پھر موافق اعمال اسکے کے جزا دیگا کہ مضمون مالک یوم الدین کا ہے إِيَّاكَ نَعْبُدُ تقدیم مفعول کی نزدیک اہل عربیت کے مفید اختصاص ہے یعنے کسیکی سوا تیرے عبادت نہیں کرتے ہم اور لفظ نعبدک سے یہہ اختصاص مفہوم نہیں ہوتا اور وجہ اختصاص عبادت کی ساتھ اس ذات مبارک کے یہہ ہے کہ حقیقت عبادت کی نہایت تذلل ہے واسطے نہایت تعظیم غیر اپنے کے جو باختیار صادر ہو اور جو تذلل باضطرار ہو وہ عبادت میں محسوب نہیں اور حقیقت عبادت کی بالبداہتہ لیاقت اسکی نہیں رکھتی کہ واسطے کسیکے کی جاوے سوا اسکے کہ جسکے نہایت انعامات اسپر ہوویں اور وہ ذات نہیں ہے مگر اللہ تعالی کی اور تفصیل اسکی یہہ ہے کہ بندے کی تین حالتیں ہیں ماضی حاضر مستقبل ماضی میں بندہ معدوم محض تھا اسکو کتم عدم سے ساتھ تشریف وجود کے مشرف کیا وقد خلقتک من قبل ولم تک شیئا پھر حالت نطفگی میں مردہ تھا زندہ کیا کنتم امواتا فاحیاکم پھر جاہل تھا اسکو تعلیم فرمایا اور اسباب علم کے کہ حواس اور عقل ہیں اسکو بخشے اخرجکم من بطون امہاتکم لا تعلمون شیئا وجعل لکم السمع والابصار والافئدۃ اور زمانہ حاضر میں پس حاجات اسکی حد شمار سے زیادہ برلاتا ہے اور انعامات اور احسانات جو کرتا ہے بیان سے سوا ہیں اور باوجود انواع تقصیرات اور نافرمانیوں کے کہ دم بدم اس سے صادر ہوتے ہیں رفع حاجات اسکی میں فضل اور احسان اپنا منقطع نہیں کرتا اور زمانہ مستقبل میں پس ابتدائے موت سے تا وصول بجنت متوقع انعام کا اور حفظ کا اقسام عذاب اور عقاب سے محض اسی جناب سے ہے پس بندے کو کسی حالتمیں اسوالات سے پناہ اور بھروسا سوا اس ذات کے نہیں ہے پس مستحق عبادت بندہ وہی ذات پاک ہے نہ غیر اور جو چیز ہے یا تو انتفاع اسکا نقد وقت ہے جیسے آفتاب مہتاب دریا کوہ اور مانند اسکے کہ انکا نفع نہ قبل وجود کے تھا نہ بعد وجود کے ہوگا یا نفع اسکا

زمانہ ماضی مین پہنچ کر منقطع ہو گیا مثل آبا اجداد کے اور شیر پلانے دائیون کے یا توقع نفع کی اُسکے زمانہ آئندہ مین ہے
مثل امداد ارواح طیبہ کے اور وہ ذات کہ نفع اسکا تینون حالت مین بندے کو احاطہ کرے وہ نہین ہے مگر ذات مبارک
اللہ کی اور علاوہ اسکے یہہ ہے کہ جو ماسوا اللہ کے ہے وہ ممکن اور فقیر ہے محتاج جناب مبارک اُسکی کا اور ہر محتاج اپنی
حاجت مین گرفتار ہے پس فائدہ پہنچانے مین غیر کو غنی مطلق درکار ہے اور غنی مطلق کہ رافع حاجات ہر مخلوق ہو نہین
ہے کوئی مگر وہی پس استحقاق عبادت مخصوص ہے ذات اُسکی کے ہو الہذا فرمایا وقضی ربك الا تعبدوا الا ایاہ اور بعضے
ملاحدہ جو بطریق شبہہ کہتے ہین کہ حق تعالی اغنی مطلق ہے پروا ہمارے عبادت کی نہین رکھتا پس ہمین کیا ضرور ہے کہ
بیفائدہ مشقت اُٹھائین اور عبادت کرین اُسکی متفق علیہ جمیع ادیان ہے یہہ کیا ہے جواب اُسکا یہہ ہے کہ حق تعالی بجہت
کمال ذات اور صفات اور افعال اپنے کے تقاضا اسبات کا کرتا ہے کہ جو کوئی خالی نقصان سے ہو واسطے اُسکے تذلل
کرے اور نہایت تعظیم اُسکی بجا لاوے واسطے رعایت حکمت کے کہ وضع ہر شی کی موضع اپنے مین چاہیے پس ایجاب عبادت
مقتضائے حکمت ہے نہ بنابر انتفاع اور حاجت اور ظاہر ہے کہ ہر کمال تقاضا کرتا ہے کہ مقابل اُسکے صاحب نقصان
تذلل اور پستی کرے و الا مساوات نقصان اور کمال کی لازم آتی ہے اور یہہ مخالف حکمت کے ہے اسی سبب سے ہے کہ
ہر صاحب کمال کو دنیا مین ارباب مراتب دول معظم اور مکرم رکھتے ہین اور ایاك نعبد کو کیا ارتباط ساتھہ
مالك يوم الدين کے ہے کہ عقب مین اُسکے لائے جواب عبادت کے تین درجے ہین اولی یہہ ہے کہ واسطے طمع ثواب آخرت
کے واقع ہو کہ حور اور قصور اور جنات اور انہار وہان ملینگے حقیقت مین مبادلہ ہے اسواسطے کہ ہر عاقل بہ یقین جانتا ہے
کہ دنیا اور لذائذ اور امتعہ اسکے سب فانی ہین اور جہان دوسرا کہ اشرف اس سے اور باقی ہے وہ پیش آمدنی ہے
پس اُسکے حاصل کرنیکے واسطے اس عالم فانی سے اوقات عزیز اپنی صرف کرے اور لذات اسکے چھوڑ چھاڑ کر متوجہ طرف
اُس باقی کے ہو اور عمر اپنی صرف بیچ عبادت کے کرے اور ثمرہ اس شجرہ عبادت کا حاصل نہین ہوتا مگر روز جزا مین
دوسرا یہہ ہے کہ واسطے خوف عتاب کے ہو کہ انبیا واطبہ اگر ڈرا گئے ہین کہ جو بندہ عبادت نکریگا مستوجب عقاب کا
ہوگا اور خبر ایک شخص کی جو صادق اور امین ہو تو مفید یقین ہوتی ہے چہ جائے کہ ایک لاکھہ چوبیس ہزار پیغمبران
صادق کہہ جائین پس یہہ عبادت مثل غلام کے اطاعت کے ہے کہ خوف ضرب سے چار ناچار خدمت مین اپنے خاوند
کے حاضر رہتا ہے اور ظہور ثمرے کا اس عبادت کے کہ خلاص اور نجات ہے وجوہ عتاب اور عقاب سے نہین حاصل
ہوتا مگر روز جزا مین تیسرا یہہ ہے کہ واسطے مشاہدے حق کے واقع ہو یہہ اعلی سب درجات کا ہے اسیواسطے
نیت نماز مین یہی تعلیم فرمایا ہے اصلی لله او لثواب الله او للخلاص من عذاب الله نہین تعلیم کیا اور حقیقت مین
رابطہ کہ درمیان خدا اور بندے کے واقع ہے قطع نظر ثواب اور عقاب سے تقاضا عبادت کا کرتا ہے کہ الہیت موجب
عزت اور ہیبت ہے اور عبودیت مقتضی خشوع اور ذلت اور ظاہر ہے کہ مشاہدہ حق تمام نہین ہوتا مگر اُسی روز مین دنیا کے

مشاہدے کو اُس مشاہدے سے کچھ نسبت نہین اگرچہ والیان شوق نے کہا ہے **بیت** امروز چون جمال تو بے پردہ ظاہر است ٭ درحیرتم کہ وعدہ فردا برائے چیست ٭ اسواسطے ایاک نعبد کو مرتب اوپر مالک یوم الدین کے کیا اور ذکر معبود کو مقدم فرمایا تا موجب حشمت اور اجلال کا ہو اور عبادت مین التفات چپ و راست نرہے چنانچہ مشہور ہے کہ ایک پہلوان نامی کسی مردوون سے کشتی کرتا تھا عین کشتی مین کسی نے کہہ دیا اُس دونکو کہ ای فلانے کچھ جانتا ہے تو کہ یہہ کون ہے فلان استاد پہلوان اور استاد ہے بمجرد سننے کے وُہ گر پڑا اور مغلوب ہو گیا سمجھہ لیجئے کہ جو نام استاد پہلوانون کا اس مرتبے پر موجب خشیت اور اجلال کا ہوا نام اس قوی متین کا کس قدر سبب خشیت اور اجلال کا ہووے اور جب نام حق تعالی کا قبل عبادت سے یاد کیا حضور معنوی محبوب کا حاصل ہوا اور عاشق کو حضور محبوب مین کچھہ کلفت مدرک اور محسوس نہین ہوتی پس بندہ حضور مین محبوب اپنے کے کچھہ کلفت اور ملال نہ بہم پہنچائے اور بشوق و ذوق ادا کرے اور خاصیت ذکر الہی کی ہے کہ شیطان دل سے بھاگتا ہے ان الذین اتقوا اذا مسہم طائف من الشیطان تذکروا فاذا ھم مبصرون پس بندے کو چاہئے کہ قبل عبادت کے ذکر معبود کا بجالاوے تا شیطان کہ دزد عبادت ہے ساتھ کسل اور غفلت کے نقصان نکرے اور عبادت اُسکی نہ محفوظ رہے اور جانئے کہ عبادت کرنیوالا ایک ہے اور صیغہ نعبد واسطے جمع کے ہے یعنے عبادت کرتے ہین ہم سب اختیار کرنے مین اس صیغے کے کیا نکتہ ہے نکتہ یہہ ہے کہ بندہ عبادت ناقص اپنی کو بیچ عبادت کاملوں عالی بدون کے مخلوط کرکر حضور اقدس مین عرض کرتا ہے تا موجب کرم تمیز عبادات مین نکرے اور کل کو رد نقصان بعض سے نفرماوے اور ہمراہ عبادت انبیا اور اولیا کے بلکہ ملائکہ کے یہہ عبادت ناقصہ بھی مقبول ہو چنانچہ فقہ مین مذکور ہے کہ اگر کوئی دس چیزین ایک قیمت کو بیچے اور بعضی اُنمین ناقص اور بعضے جید ہون تو خریدار کو نہین روا کہ جید کو لے لیوے اور ناقص کو واپس کرے بلکہ یا سبکو قبول کرے یا سبکو رد کرے اور یہان معاملہ اکرم الاکرمین کے ساتھہ ہے رد کرنا متصور نہین ہے پس سب کو قبول فرمائیگا **بیت** بخش رافت کو بھی یارب بطفیل نیکان ٭ رشتہ واپس نہین کرتا جو گہر لیتا ہے ٭ اور یہہ بھی ہے کہ صیغہ جمع لانے مین اشارت ہے طرف فضیلت نماز جماعت کے گویا مقام عبادت کا مقام اجتماع ہے اور بدون اجتماع کے عبادت ناقص ہوتی ہے اور یہہ بھی ہے کہ ایاک اعبد اگر کہتے تو یہہ مضمون ہوتا کہ مین بندہ تیرا ہون اور ایاک نعبد کے مضمون سے یہہ نکلتا ہے کہ مین ایک بندہ ہون بندون تیرے سے یہہ مضمون بکمال مناسب ادب ہے وایاک نستعین حقیقت استعانت کی طلب معونت ہے اور معونت اوپر کام کے چار قسم ہے اول یہہ ہے کہ قدرت اوپر کام کے بخشتا ہے دوسرے اُس کام کو آسان کرتا ہے تیسرے اُس کام کے نزدیک کرتا ہے چوتھے اُس کام پر مستعد کرتا ہے اور رغبت دیتا ہے مثلاً عقل اور شعور اور ہاتھہ پاون بخشنا واسطے عبادت کے قسم اول سے

اور رفع موانع اور فراغ خاطر دینے قسم ثانی سے ہے اور داعیہ انکا دلمین ڈالنا اور حسن اُسکے کو بیچ نظر عقل کے
جلوہ دینا اور لذت عبادت کی اور انشراح خاطر کی زیادہ کرنا قسم ثالث سے ہے اور مرشد کو انبیا اور اولیا سے
پیدا کرنا کہ دمبدم ساتھہ پند اور نصیحت کے تاکید اوپر عبادت کے کرین اور حرص دلانا قسم رابع سے ہے اور تقدیم
ایاک کی نستعین پر یہان مفید حصر اور اختصاص ہے یعنے غیر تیرے سے استعانت نہین رکھتے ہم اور یہہ استعانت
یا خاص ہے واسطے عبادت کے یا عام ہے بیچ تمام امور دنیا اور آخرت کے اگر خاص ہے تو سر استعانت مین یہہ ہے
کہ عبادت ہر چند کسب اور عمل بندے کا ہے لیکن بندہ پابند خواطر نفسانی ہے قدم راہ عبادت مین نہین رکھہ
سکتا بدون اعانت الہی کے اور نفس جو چیز فی الحال نافع ہوتی ہے وہ اختیار کرتا ہے اور عواقب امور اُس سے
پوشیدہ ہین اور عقل چاہتی ہے کہ جسکا مآل اچھا ہو وہ اختیار کیا چاہیے پس آپسمین کشاکش رہتی ہے اور تنازع
خیالات لشکر ہوا غلبہ کرتا ہے اور منجر بہلاکت قلب ہوتا ہے اور دفع اُس لشکر کا ممکن نہین مگر بعون الہی اور
یہہ بھی ہے کہ عبادت آسان نہین ہوتی مگر برفع عوائق اور وہ چار چیزین ہین دنیا اور خلق اور شیطان اور
نفس اور یہہ بھی ہے کہ ممکن نہین مگر بدفع عوارض اور وہ کئی چیزین ہین مصائب اور خطرات مصائب اور انواع
عموم اور ہموم اور یہہ بھی ہے کہ درست نہین ہوتی مگر بازالہ قوادح عبادت مثل ریا اور سمعہ اور عجب وغیرہ کے
اور یہہ بھی ہے کہ تمام نہین ہوتی مگر بوجود بواعث کہ خوف اور رجا اور اشتیاق مشاہدہ خدا ہے اور یہہ سب
چیزین پہاڑ ہین سد راہ کہ قطع انکا بدون عون الہی متصور نہین اور یہان دو شبہے ہین ایک تو یہہ ہے کہ اگر
عبادت مقدر ہے تو اعانت بھی ہو جاویگی فائدہ استعانت کا کیا ہے کہتے ہین کہ عون الہی غالب اوقات مین
اُسیکو حاصل ہوتی ہے کہ استعانت اُسکی جناب سے چاہے پس یہہ سب عادی ہے واسطے حصول عون
کے اور اسباب عادیہ مین یہہ نہین کہا جاتا کہ کیا فائدہ رکھتے ہین فائدہ انکا یہی ہے کہ حق تعالی نے ساتھہ
جریان عادت اپنی کے ان چیزون کو واسطہ یافت مطلوب کا کیا ہے جیسے طعام کھانا واسطے حصول سیری
شکم کے اور پانی پینا واسطے دفع تشنگی کے پس اعتراض معترضونکا ساقط ہے یہان شبہ دوسرا یہہ ہے کہ
استعانت اوپر عمل کے قبل شروع کے مناسب ہے نہ بعد پس استعانت کو مناسب یہہ ہے کہ عبادت پر
ذکر مین بھی مقدم کرتے جواب اِسکا یہہ ہے کہ عبادت وسیلہ ہے اور استعانت حاجت ہے وسیلے کو حاجت
پر تقدم ہے اور جو استعانت واسطے اتمام عبادت کے ہے اور اتمام ہر چیز کا بعد شروع اُس چیز کے ہوتا ہے
پس استعانت کو بھی بعد عبادت کے لائے گویا بندہ یہہ کہتا ہے کہ مین نے عبادت تیری تیرے حکم سے
شروع کی ہے لیکن اتمام اُسکا بیچ ہاتھہ تیرے کے ہے مبادا کوئی مانع مانع ہو اور معارض پیش آوے
پس ساتھہ تیرے استعانت چاہتا ہون بیچ اتمام مین اُسکے فان قلب المؤمن بین اصبعین من اصابع الرحمن اور اگر عام ہے

اسوا رہنما اور دین سکھے ہین تو وجہ اختصاص کی یہہ ہے کہ جس کسی نے غیر سے اپنے استعانت چاہی تو پہلے
دل مین اُسکے داعیہ اعانت کا آویگا اور یہہ فعل فعل الٰہی ہے پس جو کوئی کسیکی اعانت کرتا ہے اول اللہ اُسکے دل مین
ڈالتا ہے جب وہ کرتا ہے اسواسطے بندہ یہان کہتا ہے کہ غیر تیرے سے اعانت ممکن نہین ہے مگر تو جب
ارادہ اعانت کا دے اور اسباب مہیا فرماوے جب کوئی کسیکی اعانت کرے پس مین قطع نظر وسایط سے
کرکر تجھ سے اعانت چاہتا ہون توضیح اس مقام کی یہہ ہے کہ بندے کو قدرت دی ہے اسکے سبب گمان
کرتا ہے یہہ کہ کرنا نکرنا کام کا میرے ہاتھ مین ہے لیکن ترجیح فعل کے ترک پر ہرگز اُسے میسر نہین ہے اسواسطے
کہ بارہا دیکھا ہے ہمنے کہ بہت جد و جہد اور کوشش اور سعی کی ہے لوگون نے اور مقصود کو نہین پہنچے مگر بعضے
پس معلوم ہوا کہ حصول مطلب نہین ہے مگر باعانت غیبی اور بہت دیکھا ہے کہ انسان نے انسان سے حاجت
طلب کی ہے اور اُسنے مدت تک اُسے لیت و لعل مین رکھا ہے پھر ناگاہ حاجت اسکی برلائی ہے ہمین سے
معلوم ہوتا ہے کہ بغیر القائے غیبی کے کوئی کسیکی اعانت نہین کرسکتا پس بندہ مسلمان کو چاہیے کہ
شرک سے بھاگے اور اول وہلہ مین نگاہ فعل الٰہی پر رکھے اور اعانت غیر کی کو کہ ظاہر مین اعانت ہے اور معنی
مین اصلا قدرت اعانت کی کوئی نہین رکھتا نظر سے گراوے اور باعانت قادر مطلق اکتفا کرے کہتے ہین
حضرت ابراہیم خلیل اللہ کو جب نمرود نے ہاتھ پانو باندھکر آگ مین ڈالا جب جبرئیل نے آکر کہا کہ تمھین جو
حاجت ہو مجھ سے کہو انھون نے جواب دیا کہ طرف تیرے حاجت نہین رکھتا ہون جبرئیل نے کہا جناب الٰہی
سے التجا کرو انھون نے کہا وہ دانائے نہان و آشکار ہے اُسسے عرض کرنا کیا درکار ہے پس جب بندہ مومن
نماز مین کھڑا ہوا پانو اُسکے حرکت سے باز رہے ہاتھ اُسکے پکڑنے سے معطل ہوے زبان اسکی سوا قرات قرآن اور ذکر
کے بند ہوئی گویا اسباب ظاہری طلب اور ہرسکے جیسے حقیقت مین بیکار تھے ظاہر مین بھی بیکار ہوے اسوقت اُن
اسباب کو بیکار دیکھ کر بحقیقت کار لیجاوے اور کہے ایاک نستعین اور کہا ہے کہ جب بندہ مومن نے
ایاک نعبد کہا ڈرا کہ مبادا نسبت عبادت کی طرف اپنی کی ہے مین نے تکبر اور عجب مین پڑا ہین واسطے دور کرنے اس ترس کے
ایاک نستعین تعلیم فرمایا یہان سے وجہ تقدیم نعبد کی اوپر نستعین کے واضح ہوئی کہتے ہین کہ اس سورہ مین دو
مقام ہین مقام معرفت ربوبیت اور مقام معرفت عبودیت جب یہہ دونون مقام جمع ہوئے معاملہ بندے کا ساتھ
خدا کے تمام ہوا اور معنی اوفوا بعہدی اوف بعہدکم نے جلوہ دکھایا ابتدائے سورہ سے تا مالک یوم الدین بیان مقام
ربوبیت ہے مبدا سے معاد تک اور ایاک نعبد بیان ابتداء مقام عبودیت ہے اور ایاک نستعین بیان کمال
اسکا اور جو وفا ہر دو عہد دونون جانب سے متحقق ہوئی ثمرہ اسکا کہ اسپر مرتب ہوا اھدنا الصراط المستقیم ہے اکثر علما نے
بیچ وجہ التفات غیبت سے طرف حضور کے کہ ایاک نعبد و ایاک نستعین مین واقع ہے یون کہا ہے کہ مصلی نے وقتا

شروع نماز کے اجنبی وار کھڑے ہوکر ثناے الٰہی بلفظ غیبت آغاز کی جب ثنا کو بہ کمال پہنچایا حجاب کہ درمیانین
تھا مرتفع ہو گیا اور بعد مبدل بقرب ہوا اور اجنبیت ساتھ یگانگیت کے بدل ہو گئی پس قابل اسکے ہوا کہ ساتھ محبت
لفظ خطاب کے تکلم کرے بعضے علما نے کہا ہے کہ دعا اور سوال کو حضور بہتر ہے سوال غائبانہ چندان کارگر نہین
ہوتا اور ثنا اور ستایش کو غیبت اور پس پشت کہنا اولی ہے تا محمول خوشامد پر نہو سمجھ لیجئے کیجیو تخصیص عبادت
اور استعانت کے مشرکین کو ساتھ اہل اسلام کے خلاف ہے بعضے مشرک اجسام معدنیہ کی عبادت کرتے ہین
جیسی پہاڑونکی اور سونے چاندی کی اور بعضے درختون کی جیسی پیپل تلسی وغیرہ اور بعضے روحانیات غیبیہ کی کہ
مربی اپنا قرار دیتے ہین بلکہ ایک فرقہ انکا یہہ ہے کہ ہر اقلیم کی ایک روح کو ارواح فلکیہ سے مدبر اور مربی جانتا ہے
اور ہر نوع کو انواع عالم سے بھی روح مدبر اور مربی اعتقاد کرتا ہے اور واسطے دفع ہر مرض کے اور حصول ہر کیفیت کے
بدن مین حرارت برودت رطوبت یبوست سے ایک روح کو مقرر کرتا ہے کہ اس سے استعانت چاہیے
اور وہ روحین جو نظر سے غائب ہین تو صورتین اور مثالین انکی بنا بنا کر ساتھ کمال تعظیم اور تضرع کے انکے پیش
آتا ہے اور بعضے انسے کاملین افراد انکی عبادت کرتے ہین اور بعضے اجسام بسیط کی خواہ سفلیہ ہون مثل
آتش کے کہ معبود مجوس ہے اور کہتے ہین کہ یہہ جسم نہایت لطیف اور نورانی ہے اور ہر صفت آدمی مین دخل
رکھتا ہے پس ظہور ربوبیت الٰہی کا اسمین اتم ہے اور کسیکو انواع حیوانات سے ساتھ اس عنصر کے معاش مین
احتیاج نہین ہے مگر آدمی کو پس یہہ عنصر مختص بنوع انسان ہے اور ربوبیت بیچ خاص انسان کے لیے اسمین
ظہور کیا ہے قابل اسکے ہے کہ ساتھ اسکے نہایت تذلل سے پیش آئے اور بعضے اجسام علویہ کی عبادت کرتے
ہین جیسے چاند سورج ستارے اور کہتے ہین کہ تدبیر عالم کی موقوف اوپر تبادل نور و ظلمت کے ہے کہ دن رات
اس سے انتظام رکھتے ہین اور تبدیل فصل کی اور اختلاف ہوا کا اور بعضے اوقات زیادتی رطوبت کی بعضے
وقت قوت یبوست کی یہہ سب چیزین آثار ہین انہین اجسام کے پس ان اجسام کی نہایت تعظیم کی چاہیے
اور معہذا یہہ اجسام ارواح رکھتے ہین کہ کمال مناسب ساتھ اسماے الٰہی کے بہم پہنچائی ہے پس بالاولی قابل عبادت
ہین سب کے سب ان مذاہب والون کو مرد مسلمان ساتھ ان دو کلمون کے کہ ایاك نعبد اور ایاك
نستعین ہین رد کرتا ہے اور حقیقت ملت حنفی کی کہ آوردہ ابراہیم خلیل ہے تفصیل انہین دو کلمون کی ہے
کہ ایاك نعبد و ایاك نستعین بیان اسکا یہہ ہے کہ عبادت یعنے غایت تذلل واسطے نہایت تعظیم کے
اللہ ہی کو ہے اور کسیکو ارباب حقوق مثل ماں باپ استاد پیر آقا خاوند کے اور مظاہر انعام حق کے مثل
عناصر اور فلکیات اور ارواح غیبیہ کے جائز نہین اسواسطے کہ اسباب غایت تعظیم کے انمین متحقق نہین ہین
اور جب اسباب غایت تعظیم کے متحقق نہوے تو نہایت تذلل بیموقع اور بیجا ہے اور اتلاف حق مالک

مطلق ہی اور ظلم ہی بڑا نعوذ باللہ منہ **بیت** سوا تیرے کسکے سجدہ کرے تیرا رافت نہین ہی کوئی تیرا اور
بندگی بجھ بن اور استعانت یا ساتھ اس چیز کے ہی کہ توہم استقلال کا اُس چیز کے ساتھ وہم و فہم مین کسیکے
مشرکین اور موحدین سے نہین گذرتا جیسے ساتھ حبوب اور غلات کے دفع گرسنگی مین اور استعانت ساتھ پانی
اور شربت کے دفع تشنگی مین اور استعانت واسطے راحت کے ساتھ سایہ درخت وغیرہ کے اور دفع مرض مین
ساتھ دوا کے اور تعین وجہ معاش مین ساتھ امیر یا پادشاہ کے کہ حقیقت مین معاوضہ خدمت کا ساتھ مال کے
ہی نہ تذلل یا ساتھ اطبا اور معالجون کے کہ بسبب تجربہ اور طلب مشورہ کے ہی استقلال متوہم نہین ہوتا
پس اس قسم کی استعانت بلا کراہیت جائز ہی اسواسطے کہ فی الحقیقت استعانت نہین ہی اور اگر استعانت
ہی استعانت بخدا ہی اور یا استعانت ساتھ اُس چیز کے ہی کہ توہم استقلال اُس چیز کی نے مدارک مشرکین
مین جگہہ پکڑی ہی مثل استعانت بارواح اور روحانیات فلکیہ یا عنصریہ کے یا بارواح ساحرہ کے جیسے ہوائی
شیخ سدّو زین خان وغیرہ مین اس نوع کی استعانت عین شرک ہی اور منافی ملت حنیفہ ہی پس اہل اسلام
باعتقاد تمام با این کلام متکلم ہین **بیت** کوئین مین جز تیرے نہین یار ہمارا ناصر ہی توہی توہی مددگار ہمارا نہ
اور اگر کوئی دلیل اوپر حصر عبادت اور استعانت کے طلب کرے تو کہتے ہین ہم تینو آیتین سابق کی دلیل ہین اوپر
اس حصر کے اسواسطے کہ عبادت اور استعانت یا واسطے اسکے ہی کہ وہ شخص کمال ذاتی رکھتا ہی یا واسطے اسکے
ہی کہ نعمتین سابقہ اسکی موجب شکر اور طلب مزید کی ہین تا امداد اور اعانت اسکی کے مستمر ہون الی غیر النہایت
نیست یا لسبب اسکے ہی کہ ربوبیت اسکی شامل اور محیط ہی کل خلائق کو اور اعانت بھی تتمہ ہی حق ربوبیت کا
یا واسطے اسکے ہی کہ رحمت اسکی بایصال وجود اور با عطائے ارزاق بصفت عامہ ظہور کر رہی ہی اور یہہ چیزین
جو بوصف عموم اور احاطہ مخصوص ہین ذات باریتعالی ہین پس عبادت اور استعانت جو متفرع انہین چیزون
پر ہی مخصوص ساتھ اسکے ہوی اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ معنی ہدایت کی نشان بتانا مطلب کا ہی اور وہ
یا بالہام ہی جیسے چوسنا پستان کا کہ بے تامل اور تلمذ طفل کو القا فرماتے ہین اور مثل گریہ کے کہ جہت شکایت
جوع طفل کو ابتدائے خروج شکم مادر سے تعلیم کرتے ہین اور یا ساتھ عطا کرنے حواس ظاہرہ اور باطنہ کے ہی یا ہدایت
عقل کی ہی یا دلائل نظری کی ہی یا ارسال رسل کی ہی پس مراتب ہدایت کے ترتیب ولد مین اول ہدایت الہامی ہی
کہ حالت طفولیت مین حاصل ہی پھر ہدایت احساسی ہی کہ جب حواس آدمی کے فی ہیچ ظاہر اور باطن کے قوت
پکڑی اچھی بُری چیزون کو پہچاننے لگا اور جہان رسائی حواس کی نہین وہان کے دریافت کرنیکو ہدایت عقل
وی ہی تا مدرکات حواس ظاہرہ اور باطنہ سے کلیات انکی انتزاع کرکر کامیاب مطلب ہو اور جہان ہدایت
عقل نہین پہنچتی وہان کے معلوم کرنے کو دلائل نظریہ عطا کی ہین کہ ان دلائل سے نتیجہ بر لاتے اور جن اشیا مین

منظر عقل کی گنجائش نہین ہے اور حسن اور قبح جسکا قوت عقلیہ سے ادراک نہین ہوتا یا ادراک مین اسکے وہم
وخیال معارضہ کرتے ہین اُنکے دریافت کرنے کو پیغمبر بھیجے ہین کہ بواسطہ ان اکابر کے سمجھ کرہم آغوش مقصود ہون
اور ہدایت کہ بارسال رسل اور انزال کتب متحقق ہے دو قسم ہے عام اور خاص عام وہ ہے کہ راہ خیر اور شر
کی واضح کرین اور یہہ بھی دو قسم ہے تبیانی اور توفیقی تبیانی شرح ماجاء بہ الرسول ہے ساتھ اس حد کے
کہ کچھ احتمال شک اور شبہ کا فہم مراد مین راہ نپاوے اور توفیقی وہ ہے کہ اسباب تمسک کے ہدایت انبیا
کسی کے حق مین فراہم کرکر تمسک اوپر اسکے آسان فرماوین اور بسعادت ابدیہ واصل کرین منتہی اس توفیق کا
یابت ہے آخرت مین یا دریافت حق ہے دنیا مین اور خاص وہ ہے کہ ایک نور عالم نبوت سے یا عالم ولایت
سے کسیکی مدرکہ پر مشرق ہوا اور انکشاف حقائق علی ما ہی علیہ حاصل ہوجاوے اور اسکے تین درجے ہین یا باللہ
ہے چنانچہ فرمایا ہے قل ان ھدی اللہ ھو الھدیٰ یا الی اللہ ہے چنانچہ کہا ہے انی ذاھب الی ربی سیھدین اور یا باللہ
ہے جیسے حدیث شریف مین وارد ہے لولا اللہ ما اھتدینا اور داخل اسی ہدایت خاص مین ہے جو مریدون
پر بامداد پیران واقع ہوتی ہے اثنای سیر اور سلوک مین حالاً فحالاً ومقاماً بعد مقام اور سمجھ لو کہ اگر ہدایت سے
نشان دادن راہ مراد ہوتا ہے تو ساتھ لام کے تعدیہ کرتے ہین اور اگر وصف راہ منظور ہوتا ہے تو ساتھ لام
کے تعدیہ کرتے ہین اور اگر قطع کردانا راہ اور پہنچا نا مقصد تک مقصود ہوتا ہے متعدی بنفسہا کرتے ہین پس
لفظ اھدنا الصراط المستقیم مین اظہار کمال عجز اور ناتوانی بندہ ہے کہ اکتفا اوپر نشان دادن راہ کے اور پہنچا
دینے راہ کے بمطلب نہین کرسکتا تا کہ دستہ ہدایت اسکی جل جلالہ دلیل راہ اور رفیق مسافت اور دست
کش نہو ہیہات ورم قدم ہے تا با ستجال تا بحیل کہ ناتوان ہون مین گم کردہ راہ یا اللہ اور ایراد صیغہ جمع اھدنا
مین واسطے اس نکتے کے ہے کہ نعبد مین مذکور ہوا علی الخصوص یہان مقام دعا ہے اور دعا جماعۂ مسلمین
کی اقرب باجابت ہے اور یہہ بھی ہے کہ حمد کو شامل حمد جمیع حامدین کیا اور ایاک نعبد مین شامل عبادات
سب کے کیا اور نستعین سے استعانت سب کی بیان کی یہان طلب ہدایت بھی سب کی طرف سے چاہی
اور یہہ بھی ہے کہ اگر ایک شخص سارے گھر کے لوگون مین سے یا محلے کے یا شہر کے یا ملک کے ہدایت
پاوے اور تمام ضلالت مین رہین تو اُسے بڑی مشکل ہے کہ اگر ان سب کی موافقت کرے تو دیدہ و دانستہ
اپنے تئین ہلاکت مین ڈالے اور جو مخالفت کرے تو مضحکہ اور مسخرہ سب آدمیون کا بنے اور دوستی بمبدل
بدشمنی اور صلح بجنگ اور صفا بکدورت ہو اور علاقہ قرابت اور محبت اور تعاون اور تناصر کا ٹوٹ جاوے
پس ناچار اُسنے بنی نوع اپنے کو دعائے ہدایت مین شریک کیا تاکہ اس قباحت کی سے محفوظ رہے
اور لفظ صراط کا مرادف طریق اور سبیل کے ہے بمعنی راہ اور یہان یہہ لفظ اختیار کرنے مین یہہ نکتہ ہے

بیان افراط و تفریط و درمیانہ طریق توسط

کہ مسلمانون کو ذکر لفظ صراط سے عبور پل صراط کا یاد آوے اور جانین کہ ہمین اُسپر سے گذرنا ہی اور گذرنا اُسکا بدون طریقہ مستقیم کے ممکن نہین نظم تیغ سے تیز ہی اور بال سے باریک صراط بن مدد کی تیرے کس طرح سنبھل جاؤنگا دستگیری میری وہان ای میرے مولی ہی ضرور ورنہ ہر کام مین رافت تون پھسل جاؤنگا اور مشہور یہہ ہی کہ طریق مستقیم اختیار توسط ہی درمیان افراط اور تفریط کے چنانچہ پیچھے مذکور ہوا ہی مثلا عبادت مین افراط یہہ ہی کہ جہان ظہور صفت کا صفات الوہیت سے دیکھے بے اختیار پرستش کرنے لگے چنانچہ مذہب ہنود کا ہی اور تفریط یہہ ہی کہ کبھی مشاغل دنیا اور طلب معاش سے فارغ ہوکر متوجہ عالم غیب کی ہووے چنانچہ معمول انگریز اور ملاحدہ کا ہی اور افراط استعانت مین یہہ ہی کہ ہر چیز کو توہم مین سبب ٹھہراکر درخواست اِسی سے کرنے لگے اور کارہائے مطلوبہ مین طرف اُسکے رجوع کرے اور تاثیرات نجوم کی اور سعادت اور نحوست ایام کی اور خواص مخفیہ معدنیات اور نباتات اور حیوانات کے ملحوظ رکھکر رعایت اُنکی کرتا رہے اور شوم اور یمن کو ازواج مین اولاد مین غلامون مین لونڈیون مین گھوڑون مین حویلیون مین تلوارون مین اور سوا اُنکے اور اشیا مین خیال مین رکھے اور اوقات زندگی کے اپنے اوپر تنگ کرے اور سودائیونکی طرح ہر چیز سے ڈرے اور ہر چیز سے توقع نفع اور انتفاع عظیم کی رکھے اور تفریط یہہ ہی کہ اسباب معتبرہ کو جیسی دوا اور غذا اور پرہیز اور صحبت نیکون کی اور بدون کی اور دعا اور التجا جناب باری سے ہی ساقط الاعتبار جانے علی ہذالقیاس جمیع امور مین توسط محمود ہی اور افراط اور تفریط مذموم ہی چنانچہ تفصیل کتب مبسوط علم اخلاق مین مذکور ہی اور اگر یہان بطریق نمونہ بیان کیجے تو یون کہئے کہ آدمی کی تین قوتین ہین ایک قوت لطفیہ ہی کہ اُسے عقلیہ کہتے ہین صفت اُسکی جاننا اشیاء کا اور دریافت کرنا حقائق کا ہی اور حقائق یا ذات یا صفات باریتعالی کی ہین اور افعال اور آثار اُسکے دنیا اور آخرت مین اور اس قسم کے جاننے کو علم الہی کہتے ہین اور افراط اور تفریط اس قسم مین یہہ ہی کہ تفکر ذات الہی مین کرے اور درپی ہو اُسکے دریافت کرنے مین یا صفات کو مطلق نفی کرے واسطے تنزیہ کے یا اثبات صفات کا کرے بنہج تشبیہ کے کہ خالق کما ینبغی مخلوق کے ہمرنگ کرے یا اُن صفات کا کہ شریعت مین ثابت ہین تاویل باطل سے انکار کرے مثل کلام اور سمع اور بصر اور رویت اور رضا اور غضب یا افعال الہی کو مانند افعال اپنے کے کسی غرض پر حمل کرے یا صلح اور لطف اُسکے کو موافق قرار داد عقل اپنی کے اوپر اُسکے واجب جانے یا فعل کی نسبت بندے کی طرف کرے اور فعل اور تاثیر اُسکا اس افعال مین منکر ہو یا بندے کو مثل جماد کے بے دخل اعتقاد کرے اور جبری ہو جاوے وغیرہ ذلک من العقائد الباطلۃ المائلۃ الی جانب الافراط والتفریط یا ارواح اور ملائکہ اور انبیا اور اولیاء اور ائمہ دین کو اور اس قسم کو نبوات کہتے ہین اور افراط اور تفریط اس قسم مین یہہ ہی کہ اصلا ان مراتب اور مناسب کا انکار کرے یا معتقد عصمت اور محفوظیت اُنکی کا خطا سے اور

گناہ سے بہو اور مثل اپنے پھنسا ہوا اغراض دنیوی مین جانے اور مغلوب حاجات نفسانیہ سمجھے یا رتبہ ائمہ اور اولیا کا
برابر رتبہ انبیا و مرسلین کے اعتقاد کرے اور انبیا و مرسلین کو لوازم الوہیت کے کہ علم غیب کا اور سننا فریاد ہر کسی
کا بیچ ہر جگہہ کے اور قدرت اوپر تمام مقدورات کے ہے ثابت کرے اور ملائکہ کو اور ارواح انبیا اور اولیا کو بیچ پردہ
صور اور تماثیل کے اور قبور اور تعزیہ کے معبود بناوے اور رزق اور فرزند اور خدمت اور منصب انسے بالاستقلال
چاہے اور شفاعت اور عرض انکی جناب الٰہی مین واجب القبول سمجھے کہ وہ مثل جناب مقدس باری ہے یا نہ
معاملات قبر کے اور دوزخ کے اور بہشت کے اور حساب کے اور میزان کے اور سوال نکیر کے امور آخرت کے مین کہ اس
علم کو علم معاد اور سمعیات کہتے ہین افراط اور تفریط اس قسم مین یہہ ہے کہ مثلاً ایمان کو باین حد موثر نجات
مین جانے کہ اصلا اثر کسی معصیت کا اسکی خاطر مین خطور نکرے اور جانے کہ کوئی گناہ باوجود ایمان ضرر نہ
پہنچاویگا یا ایمان کو باین درجہ ساقط الاعتبار کرے کہ ہر گناہ سے زوال تاثیر اسکی کا سمجھے اور گنہگاران باایمان
کو مثل کافران بے ایمان کے مخلد فی النار جانے یا اعمال نیک و بد کی تاثیر ذاتی آخرت مین ثابت کرے اور
جانے کہ اللہ بے اختیار مقام مجازات مین تابع اعمال بندہ ہے عفو گناہ اور ناقبولی طاعت اس سے ممکن نہین
یا بہشت اور دوزخ اور تلذذ اور تالم وہان کی مثل انقلابات دنیا کے زائل اور فانی اعتقاد کرے یا اجسام اور
اعراض مین کہ اسے علم جواہر و اعراض کہتے ہین اور علم طبیعی اور ریاضی بھی نام رکھتے ہین افراط تفریط اس قسم
مین یہہ ہے کہ مثلاً شرح اور بسط مین ان چیزون کے تعمق تمام کرے اور مدرکہ اپنے کو ساتھ تحصیل مالا یعنی احوال
اوضاع خواص تاثیرات انکی کے معروف رکھے مثل ہیئت مین اور ہندسے مین اور حساب مین اور فنون ریاضی
مین اور موسیقی مین اور جر اثقال مین اور مناظرے مین اور شعبدے مین اور طلسمات مین اور خواص نباتات
مین اور طب مین اور سوائے انکی مثل مین یا ان چیزونکا مطلق انکار کرے اور اُنسے بے نصیب اور بے بہرہ رہے
اور جسقدر کہ دین و دنیا مین نافع ہے ان علوم سے اس قدر بھی متوجہ نہو دوسری قوت شہویہ ہے کہ مبداء
جذب منافع اور وسیلہ خواہش مرغوبات ہے اور افراط اسکی فجور ہے اور خلاعت بھی کہتے ہین یعنی انہماک لذات
اور مرغوبات مین زیادہ اس سے جو چاہیے اور تفریط کو اسکی جمود کہتے ہین یعنی سکون اس چیز سے کہ ترغیب
کیے بیچ اسکے عقل اور شرع مثل نکاح حلال اور طعام لذیذ بے شبہ کے اور مرتبہ وسط اسکا عفت ہے یعنی تابع
کرنا شہوت کو حکم عقل اور شرع کے تو عبادت ہولے سے سلامت حاصل ہو اور اس وسط سے اخلاق محمودہ
بہت متولد ہوتے ہین مانند حیا اور صبر اور قناعت اور تواضع اور جوانمردی اور سخاوت اور توابع سخاوت کے سے
ایثار اور کرم اور عفو اور مروت اور مساہلہ ہے معاملات مین تیسری قوت غضبیہ ہے کہ مبدء اقدام ہر چیز پر
خطر کی ہے اور مقتضی اسکا تسلط اور ترفع اور دفع مضرت غیر کی اپنے سے اور متعلقان اپنے سے افراط اس قوہ کی

تہور ہے یعنے جرأت کرنی وہان جہان بچا چاہئے اور تفریط اسکی جبن ہے یعنے ڈرنا جس سے نڈر ا چاہئے اور توسط
اسکی شجاعت ہے اور شجاعت سے اخلاق محمودہ بہت پیدا ہوتے ہین مثل علو ہمت اور استقلال اور حلم اور
تحمل اور حمیت کے اور سوا اُسکے اور توسط استعمال قوت نطقیہ کو حکمت کہتے ہین اور اُس سے ذکا اور سرعت فہم
اور صفائے ذہن اور آسانی سے تعلیم کرنا اور حسن تحفظ اور تذکر اور تعقل حاصل ہوتا ہے اور طرف افراط اسکے کو
وجربزہ کہتے ہین اور طرف تفریط اُسکے کو بلادت اور غباوت نام رکھتے ہین اور جب تینون قوتون مین توسط حاصل
ہولے اُسے عدالت کہتے ہین اور توابع عدالت کے دوستی اور الفت اور وفا اور شفقت اور مکافات احسان
اور پاس علاقہا اور حسن صحبت اور مشارکت اور توکل اور ایفائے حق معبود مطلق اور حق ملائکہ اور پیغمبران اور
اولو الامر اور انقیاد اوامر اور نواہی شرعی ہین یہی ہے کمال تقوی **بیت** حق تعالی نصیب فرماوے ہمکو یہہ راہ
راست دکھلاوے یہان ایک نقطہ ہے سمجھ لیجیے کہ قوت نطقیہ ذاتی ہے انسان کی کہ روح کو پیش از تعلق
بدن حاصل تھی اور قوت شہویہ اور غضبیہ بواسطہ تعلق بدن حاصل ہووے ہین پس کمال توسط قوت نطقیہ مین
یہہ ہے کہ اسکا یہان تک استعمال کرے کہ زیادہ اس سے ممکن نہین اور کمال توسط قوت شہویہ اور غضبیہ
کا یہہ ہے کہ اسکا بقدر ضرورت استعمال کرے بحدیکہ کمتر اُسسے ممکن نہین پس طریق توسط دریافت کرنا بغیر دلالت
انبیا کے اور رفاقت صدیقون اور شہیدون اور صالحون کے دشوار ہے اسواسطے کہا ہے کہ صراط مستقیم
اقتدا انبیا ہے اور قدر مشترک یہہ ہے کہ انسان دل سے اپنے اسکی طرف متوجہ رہے اور اُسیکا ذکر کرے اور
معرض ماسوی سے ہو اور یہان تک تابع فرمان الہی ہو کہ اگر ارشاد ہو کہ پسر ذبح کر تو کر ڈالے مثل حضرت ابراہیم
خلیل اللہ کے اور اگر فرمان ہو کہ جان اپنی نثار کر تو بشاشت تمام سے قبول کرے مانند حضرت اسماعیل کے اور
اگر حکم ہو کہ اپنے آپ کو دریائے زخار مین ڈال تو ڈال دے مثل حضرت یونس کے اور اگر بعد عطائے مرتبہ اعلی
فرمان ہو کہ مثل شاگردون کے شخص مجہول الحال کے پاس جاکر بعضے باتین سیکھ تو ننگ و عار نرکھے حکم
بجالائے مثل حضرت موسی کے علی نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والتسلیمات کہ طرف حضرت خضر کے گئے اور شاگردی
اختیار کی حدیث مین وارد ہے کہ صحابہ کو جب کفار کے ہاتھ سے مکے مین بہت مصیبت پہنچی شکایت بحضور آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کے اظہار کی آنحضرت سایہ کعبے مین بیٹھے تھے فرمایا کہ قبل تم سے اہل ایمان کو کفار کے ہاتھ سے
مصیبتین سخت پہنچی ہین یہان تک کہ بعضون کو زمین کھود کر گھڑا کیا ہے اور آرہ سر پر چلایا ہے اور دو پارہ کر کر
گرادیا ہے اور ہرگز دین اپنے سے نہین پھرے اور بعضون کے شانہای آہنی سے پوست اور استخوان کندیدہ
کئے اور اصلا حرف خلاف مذہب کا زبان پر نہ لائے کہتے ہین کہ خط مستقیم کوتاہ ترین خطوط کا ہے کہ درمیان
دو نقطون کے فرض کیا جاتا ہے گویا بندہ کہ صراط مستقیم چاہتا ہے عجز اور ضعف اپنا بیان کرتا ہے یعنے لائق

ناتوانی سیرے کے نہین ہے مگر طریق مستقیم لہذا اسیر اور ناتوان کو جو راہ چلنا منظور ہوتا ہے تو نزدیک کی
تلاش کرتے ہین راہ دور سے بھاگتے ہین اور یہہ بھی کہا ہے کہ بندہ جب تک دنیا مین ہے عجب ایک کش
مکش مین گرفتار ہے کسی راہ پر زن و فرزند بلا رہے ہین کسی پر ماباپ پکار رہے ہین کسی راہ سے دوست اور
مشفق کھینچتے ہین گذرنے کو کسی راہ پر دشمن اور حاسد کہتے قدم دھرنے کو نفس اپنے ہی راہ پر چلایا چاہتا ہے
شیطان اپنے ہی طرف بلایا چاہتا ہے شہوت اور ہی راہ دکھاتی ہے غضب اور ہی راہ بتاتا ہے عقل
اسکی ضعیف اور عمر کوتاہ اور عرصہ تنگ حیران وار آپکو خاوند کے دروازے پر لاکر فریاد کرتا ہے کہ اھدنا الصراط المستقیم
یہان بعضے جاہل جو شبہہ کرتے ہین یہہ کہ مسلمان کو یہہ دعا تعلیم ہوی کہ نماز مین بحضور پروردگار پڑھے حال آنکہ
سوال ہدایت کا یہان بیموقع ہے اسواسطے کہ اسکو یہانتک ہدایت حاصل ہے کہ حضور مین پہنچا پھر تحصیل
حاصل کا کیا فائدہ **جواب** اسکا یہہ ہے کہ مراتب ہدایت کے چنانچہ مذکور ہوے بہت ہین پس شخص ہر وقت
مین سوال ہدایت سے مستغنی نہین کہا ہے کہ علم آدمی کا ساتھہ دو طریق کے ہمیشہ بیچ زیادہ کے ہے اول دوام
اُس علم کا دوسری زیادتی ادلہ کی کہ علم جو ایک دلیل سے حاصل ہووے برابر اُس علم کے کہ بہت دلیلون سے
حاصل ہو نہین ہوتا جو کچھہ عالم اقسام ممکنات سے موجود ہے اسمین دلالت ہے اوپر وجود ذات الٰہی کے
اور علم کے اور قدرت کے اور ہر چیز مین حکمت اسکی مخفی ہے **نظم** ففی کل شیء لہ شاھد تدل علی انہ واحد
خاک سے سبزہ لہلہا جو اوگا وحدہ لاشریک لہ ہے کہا پس علم آدمی کا ہر وقت زیادت پذیر اور مستعد
ترقی کبیر ہے **بیت** دلمین آخر ہوینگا اسکے رافت دھیان نکیجیگا زلف درازے یار کا قصہ لاکھہ برسمین
نہ پڑھیگا سیوم یہہ امتثال اوامر و نواہی الٰہی کا اور تحصیل فضائل اور مراتب عالیہ کا ایک میدان ہے نہایت
عریض اور ضرور سب سے ثبات ہے اوپر اسکے کہ اُس شخص کو مراتب ہدایت سے حاصل ہوا ہے چنانچہ
قرآن مجید مین اور جگہہ گویا شرح اسکی فرمائی ہے ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا یہان ایک شبہہ اور وارد
ہوتا ہے وہ یہہ ہے کہ زبان سے چاہنا مطلب کا غیر اپنے کی خالی دو وجہ سے نہین ہوتا یا یاد دلوانا ہوتا ہے اسکو
کہ جسے مطلب کا سہو ہو جاوے یا ترغیب دینی ہوتی ہے بخیل کو اوپر جود کے اور یہہ دونو باتین حکیم برحق اور جواد
مطلق جل جلالہ مین متصور نہین ہو سکتین پس فائدہ اس درخواست کا اور اس دعا کا کیا ہے علی الخصوص
دعا منافی قضا ہے جواب مین اسکے کہتے ہین ہم کہ گاہے حکمت حکیم تقاضا کرتی ہے کہ مطلب طالب کا
بدون تضرع و زاری کے حاصل نکیجے تا نفس اسکا منکسر ہو اور تکبر اسکا پست ہو پس شاید تذلل ہمارا
کارگر پڑے اور وہ شرط کہ حکمت الٰہی مین مرعی ہے ظہور کرے **بیت** تا نگرید طفل کی جوشد لبن
تا نگرید ابر کی خندد چمن اور دعا منافی قضا نہین ہے اسواسطے کہ جائز ہے رضائے الٰہی اسیمین ہو

کہ بندہ تذلل اور زاری کرے اور عطائے بعد طلب اسکی کے واقع ہو اب سمجھ لیجیے کہ سوال ہدایت کا اوپر استعانت
کے متفرع فرمایا ہے اسواسطے کہ ہدایت بھی ایک نوع استعانت ہے اور خاص کا عام پر تفرع ہویدا ہے اور
اوپر عبادت کے بھی بواسطہ استعانت متفرع ہے اسواسطے کہ عبادت جب ساتھ مجاہدہ کے کمال حاصل کرے
مفید ہدایت قصوی ہو والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا اور مجاہدہ محتاج باستعانت ہے اور جب عبادت
اور استعانت مخلوط ہووین تفرع ہدایت کا اوپر مالک یوم الدین کے بھی ظاہر ہوا اسواسطے کہ کمال نفع ہدایت
کا اُس روز ظاہر ہوگا بواسطہ عبادت کاملہ کہ بے اعانت حق کے میسر نہین اور تفرع ان تینون چیزون کا
اوپر رحمت عام اور رحمت خاص کے بلکہ اوپر رب العالمین کے کہ بہترین تربیتہائے الٰہی ہدایت ہی خوب ظاہر ہے

بیان صراط الذین

صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ سمجھ لیجئے کہ حقیقت نعمت کی مقتضی ہے کہ بوجہ احسان ساتھ غیر کے پہنچاوین اور
منظور نفع اپنا اُسمین کچھ نہو لہذا منعم حقیقی سوا اللہ کے کوئی نہین اسواسطے کہ مخلوقات کو انعام مین منافع
اپنے منظور ہوتے ہین اور نعمت الٰہی کا فر اور فاسق کے حق مین حقیقۃ نعمت نہین اسواسطے کہ احسان ساتھ
اُنکے منظور نہین جو کچھ جنس منافع سے کفار فساق کو عطا ہوا ہے صورت مین نعمت ہے معنی مین آفت ہے
جیسی زہر ہلاہل حلوی مین کسیکو دیجئے یا زہر نہو حلوا ہی فقط بیوقت کوئی کھا جائے یا زیادہ حد شبع سے
تناول کرے اور موجب تخمہ اور ہیضے کا ہو لہذا قرآن شریف مین فرماتا ہے وَلَا یَحْسَبَنَّ الَّذِینَ کَفَرُوا اَنَّمَا نُمْلِی لَهُمْ خَیْرٌ
لِاَنْفُسِهِمْ اِنَّمَا نُمْلِی لَهُمْ لِیَزْدَادُوا اِثْمًا اسی سبب سے نعمت الٰہی کو اور آیتہ مین خاص ساتھ چار گروہ کے فرمایا ہے وہ انبیا
اور صدیقین اور شہدا اور صالحین ہین پس لفظ انعمت علیہم کا ہر چند بظاہر شمول رکھتا ہے لیکن حقیقت
مین مخصوص ساتھ انہین چار کے ہے **سوال** یہان کیا ہے کہ صراط الذین انعمت علیہم فرمایا صراط
من انعمت علیہم نکہا **جواب** واسطے اسکے کہ لفظ من کا گاہی لغت عرب مین نکرہ موصوفہ ہوتا ہے
پس علم باشخاص معروفین کہ بانعام الٰہی معروف و مشہور ہین حاصل نہوتا اور جب علم حاصل نہوتا طلب
متابعت مجہول لازم آتی اور وہ محال ہے اور لفظ انعمت فرمایا اسناد انعام کی بذات الٰہی کی تا اشعار اوپر
کمال انعام کے ہو کہ ذات الٰہی سب جہت سے کامل ہے اور کامل سے کامل ہی ظہور کرتا ہے اور لفظ خطاب
کا لائے تا بندہ بعد حضور کے بغیبت رجوع نکرے کہ یہہ حور بعد کور ہے یعنے نقصان بعد کمال ہے اور علیہم کو مقدم
نفرمایا اسواسطے کہ تخصیص مفاد ہوتی اور تخصیص بالغ طلب مثل ہے اور بندہ درپے ہے طلب مثل اُسکے کا
پس تخصیص منافی غرض اسکے کے تھی اور انعمت کو بصیغہ ماضی لائے تاکوئی توہم نکرے کہ انعام مشکوک مین
کہ مستقبل محل شک ہے اور مفعول انعام کا حذف کیا تا شامل انعام دنیوی اور اخروی کو ہو یہان
ایک شبہ وارد ہوتا ہے وہ یہہ ہے کہ صراط مستقیم راہ واحد ہے اور یہہ چار گروہ مختلف الطریق ہیں پس ایک راہ

جارگروہی کیونکر ہوا اور ظاہر ہے کہ ہر ہی وضع علاحدہ شریعت جدی رکھتا ہے اور ہر ولی اشغال و اذکار
مراقبات طریقت مین معمول رکھتا ہے پس باوجود کثرت طرق کے کہ قول مشہور مین الطرق الی اللہ
بعدد انفاس الخلایق مذکور ہے وحدت راہ کسطرح ہو **جواب** اس شبہے کا ایک تمثیل سے خاطرنشان
کیا جاتا ہے وُہ یہہ ہے کہ طب یونانیان مثال راہ مستقیم علاج ہے اور وقت بقراط اور جالینوس سے تا عہد
علوی خان مسلوک اور محفوظ ہے باوجود اسکے کہ معالجات بقراط اور جالینوس کے زمانے لینے مین اور ہی
وضع پر تھے اور علوی خان کے زمانے مین اور ہی نہج پر وہ مفردات کا استعمال کرتے تھے اور تنقیے سے ساتھ
فصد اور اسہال کے بکمال احتراز کرتے تھے اور یہہ مرکبات کو معاجین اور اشربہ سے کام مین لاتے تھے
اور ہر مرض مین اقدام اوپر تنقیہ فصد اور اسہال سے کام فرماتے تھے پس معلوم ہوا کہ اس قسم کے اختلافات
منافی وحدت طریق کے نہین سوا اسکے بعضے اطبائے یونانی واضع قواعد گذرے ہین اور بعضے مقلد
ان قواعد کے پس یہہ اختلاف بھی موجب اختلاف راہ نہین ہے جیسے ایک قافلہ ایک شہر سے دوسرے
شہر کو ایک راہ سے روانہ ہو بعضے اس قافلے مین تجار ہون بعضے حمال ہون بعضے بدرقہ اور پاسدار حال انکہ
سب ایک راہ جاوین اور کام مختلف موافق خدمت اور منصب اپنے کے عمل مین لاوین ایسے ہی انبیا اُس راہ مین
راہبر اور بدرقہ ہین اور صدیقین اور شہید اور صالح اپنے اپنے مرتبے سے رفیق اور دست کش اور باربردار اور
پاسدار ہین یہہ سب مرتبے وحدت طریق کے منافی نہین اور اختلاف کہ شرایع انبیا مین واقع ہین اصل دین مین
نہین ہے بلکہ بسبب اختلاف استعدادات امم کے اور اختلاف مصالح ہر وقت کے احکام متغایر نظر عوام مین
پیدا ہوکے بگمان مخالفت کا ڈالا ہے حقیقت مین منظور سب انبیا کا قدر مشترک ہے غیر مختلف مثلاً ایک
طبیب اگر مریض حار مزاج والے کو موسم تابستان مین آب زن مین بٹھاوے اور ادویہ بارده اور اغذیہ مرطبہ واسطے
اسکے تجویز کرے اور دوسرا طبیب واسطے اُسی مریض حار مزاج والیکے موسم زمستان مین حمام مین بیٹھنا تجویز فرماوے
اور ادویہ گرم اور اغذیہ مخفف کھلاوے ہرگز مخالفت انمین نہین ہے کہ اگر طبیب اول بجائے دوم یا دوم بجائے اول
ہوتا اور ایک کا مریض دوسرے کے پاس جاتا بعینہ وہی کرتا اسواسطے آنحضرت صلے اللہ علیہ نے فرمایا لو کان موسیٰ
حیا ما وسعہ الا اتباعی **غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ** سوال جب انعام الٰہی دنیا و آخرت مین نصیب
بندے کے ہوا پس احتمال غضب اور گمراہی کا اور کفر کی ظلمت اور سیاہی کا کالے سون بھاگ گئی حاجت احتراز کی
کیا ہے جواب اسکا سابق گذرا ہے کہ ایک جماعت اپنی انکو ساتھ اصحاب نعمت کے یعنے انبیا و اولیا کے نسبت
کرتی ہے اور ورطہ غضب اور گمراہی مین گرفتار ہے مبادا وُہ راہ منحرف ساتھ راہ مستقیم کے اذہان عوام مین مشتبہ
ہو جاوے اور اتباع اُس جماعہ کا اتباع انبیا اور اولیا کا گمان کرین اور غضب اور ضلال مین پڑین واسطے دفع

اِس اشتباہ کے یہہ لفظ لائے اکثر مفسرین نے معضوب علیہ مین اور ضال مین کلمات مختلف لائے ہین
بعضے انمین پہلے مذکور ہوئے ہین اور بعضے یہان ذکر کئے جاتے ہین بیضاوی مین لکھا ہے کہ مغضوب علیہ
عاصی ہین اور ضال جاہل اسواسطے کہ تمام نعمت بیچ حق بندے کے یہہ ہے کہ اُسے معرفت حق اور عمل نیک
دونو عنایت ہووین اور جس کو یہہ دونو نصیب ہوں نعمت تمام نہین پس اگر کوئی معرفت حق رکھتا اور عمل
خیر نہین رکھتا فاسق ہے اور محل غضب اور جو معرفت حق نہین رکھتا گو عمل نیک کرے جاہل اور گمراہ
ہے اور مغضوب علیہم دو فرقے ہین کافر معاند کہ دیدہ و دانستہ انکار کرتے ہین اور عاصی معتمد کہ دیدہ و
دانستہ مرتکب گناہ ہون اور ضال بھی دو فرقے ہین ایک تو کافر کہ بتقلید کفر مین پڑے ہین یا بسبب قصور
نظر کے حقیقت دین کی اُنپر واضح نہین ہوی دوسرے عاصی کہ اعتماد اوپر کرم اور عفو الٰہی کے کر کر ارتکاب
گناہ کرتے ہین یا بسبب قصور کے بیچ تامل کے اور طلب علم کے اور سوال اہل ذکر کے نادانستہ مرتکب مناہی
ہوئے ہین اور بعضے کہتے ہین کہ مغضوب علیہ وُہ ہین کہ جنسے بالیقین انتقام روز جزا مین لیا جاویگا اور ضال
عام ہین احتمال عفو کا بھی رکھتے ہین اور بعضون نے کہا ہے کہ بیچ اعتقاد کے اور خلق نیک کے اور عمل صالح کے
طرف تفریط کے پڑا اور جسقدر کرنا تھا اور اسقدر نکیا کوتاہی کے معضوب علیہ ہے اور جو بطرف افراط گیا گمراہی یہان
سمجھہ لیجئے کہ بظاہر حاجت اس لفظ کی نہین معلوم ہوتی اگر یون فرماتے کہ اهدنا الصراط المستقيم صراط الذين انعمت عليهم
من النبيين والصديقين والشهداء والصالحين کافی اور شافی تھا ذکر ضلال اور غضب چندان درکار نتھا لیکن ایمان دو بازو رکھتا ہے
کہ قوت سے اُن دو بازون کے مومن کو سیر و سلوک اس راہ کا میسر ہوتا ہے اور وُہ دو بازو عبارت خوف اور
رجا سے ہین اور دونو چاہین کہ باعتدال ہون لہذا جابجا قرآن شریف مین وعدے کو ساتھہ وعید کے مقرون فرمایا
ہے اور بتصریح ارشاد کیا ہے کہ نبئ عبادي اني انا الغفور الرحيم وان عذابي هو العذاب الاليم اور حدیث
شریف مین وارد ہے کہ لو وُزن خوف المؤمن ورجاؤه لاعتدلا پس جو ذکر انعام کا دلالت اوپر رجا کے کرتا
تھا لازم آیا کہ ذکر غضب اور ضلال کا بھی فرماوین تا دلالت اوپر خوف کے کرے اور دونو رکن ایمان کے
برابر ہون اور سمجھہ لیجئے کہ غضب کی نسبت طرف ذات حق کے نفرمائی اور ایسے ہی گمراہی کی بخلاف
انعام کے اسواسطے کہ محض تفضل ہے بے سابقہ استحقاق اور غضب بسبب شومی اعمال بندگان اور گمراہی
بسبب قصور ادراک انکی کے ہے پس گویا حق تعالیٰ فاعل حقیقی نہین ہے مگر انعام کا اور غضب اور ضلال
بشرکت بندگان اور استحقاق اُنکے کے اس سے صادر ہوئے ہین اور اس مقام مین غير الذين غضبت عليهم
نفرمایا تا احتراز خاص اشخاص معلومین سے کہ بغضب و ضلال شہرت رکھتے ہین ہووے اور منعم علیہ کے مقابل مغضوب علیہ
لائے اور ضالین کے مقابلے مہتدین ہے اور یہان صنعت لف و نشر غیر مرتب ہے اور تقدیم مغضوب علیہ کی اوپر ضالین کے

اشقا ہی اوپر اسکے کہ حالت انکی یہان تباہ و تریح اور آخرت مین رسوا تر ہونگے بہ نسبت ضالین کی اور تفسیر
مین مغضوب علیہم کے بدمالی مین رجحانکی رعایت کیجائے تا خلاف نظم قرآنی کے لازم نہ آوے قسم دوم یعنے وہ
چیز کہ متعلق ساتھ تفسیر تمام سورہ کے بہیأت مجموعی ہی وہ یہہ ہی کہ اس سورہ کو نماز مین واجب القرات
گردانا ہی اور اعمال محسوسہ نماز مین سات رکن ہین اور آیتین بھی اس سورت کی سات ہین پس ارکان
سبعہ نماز کہ قیام اور رکوع اور قومہ اور سجدہ اولی اور جلسہ بین السجدتین اور سجدہ ثانیہ اور قعدہ ہی مثل
ہفت اندام جسم انسانی کے جسد بے روح ہی اور یہہ سورہ بمنزلہ روح ہی اور روح جب متصل بجسد ہوتی
ہی حیات اور زندگی حاصل ہوتی ہی پس بسم اللہ الرحمن الرحیم کو مقابل قیام کے تصور کیا چاہیئے اسواسطے
کہ قیام وجود ہر چیز بظہور اسم الٰہی ہی اس چیز مین اور بسم اللہ واسطے ابتداء ہر کام کے مقرر بھی ہی اور قیام ابتداء
اعمال نماز ہی اور الحمد للہ رب العالمین مقابل رکوع کے ہی اسواسطے کہ حمد باین صیغہ نظر بحق بھی ہی اور نظر بخلق
بھی ہی اور ملاحظہ منعم بھی ہی اور ملاحظہ نعمت بھی ہی پس ایک حالت ہی متوسط غفلت اور استغراق مین
چنانچہ رکوع حالت ہی متوسط بین القیام والسجود یا یہہ ہی کہ جو حمد مین نعمتین بیشمار جناب باری کی ملاحظہ کئین پشت
مصلی کی گران باری سے دوتا ہوگئی اور منحنی ہوا صورت رکوع کی بہم پہنچائی اور الرحمن الرحیم مناسب قومہ ہی اسواسطے
کہ ہر بندہ کہ حالت علو اپنی کو واسطے خدا کے بحالت پستی بدل کرتا ہی رحمت اسکی بطریق التزام پھر اسکو بحالت
علو اسکی کے عود بخشتی ہی کہ من تواضع للہ رفعہ اللہ اور مالک یوم الدین مناسب سجدہ اولی ہی اسواسطے کہ
دلالت کرتا ہی اوپر تجلی قہری جلالی کے کہ موجب خوف شدید اور مثمر نہایت تذلل اور خضوع ہی اور خاک ہونا
اور منہہ کو خاک پر ملنا آثار اسکا ہی اور یہہ بھی ہی کہ ابتداء یوم الدین بعد موت ہی اور موت رجوع کرنا انسان
کا طرف اصل اپنی کے ہی کہ خاک ہی اور ایاک نعبد و ایاک نستعین مناسب قعدہ بین السجدتین ہی اسواسطے
کہ ایاک نعبد بیان فراغت ہی سجدہ اولی سے کہ غایت تذلل اسمین واقع ہوا اور ایاک نستعین طلب مدد
واسطے سجدہ دوسرے کے ہی کہ محل اجابت ہی اور صراط الذین انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم ولا الضالین گویا قال ہی بحصول
مطلب اور بوصول انعام رب پس مناسب قعدہ کے ہی اسواسطے کہ عادت مستمرہ ملوک اور قاعدہ سلاطین یہی جاری
ہی کہ جب غلام انکے بغایت تواضع ادائے مجرا اور تسلیمات سے فارغ ہوتے ہین تو حکم بیٹھنے کا انکو فرماتے ہین اور اکرام
اور انعام لینے سے انہین مشرف کرتے ہین بیٹھنا خاوند کی حضور مین بکمال مرتبہ انعام ہی لہذا بعد حصول اس مرتبے
کے تحیات کہ مشتمل اوپر شکر اور ثنائے منعم کے ہی اور درود اور سلام اوپر وکلاء اسکے طریق اور رفقاء اس راہ کے بھی مقرر
ہوئے ہین اور بعضے کہتے ہین کہ نظم بسم اللہ کی مناسب طہارت ہی اسواسطے کہ نور اسم الٰہی رافع ظلمت حدث ہی
اور رحمت کہ بسم اللہ مین ہی مناسب استقبال قبلہ ہی اسواسطے کہ رحمت ایجاد کا حاصل توجہ کا حق کی بطرف اشیا ہی

اور متوجہ کرنا اشیا کا طرف حق کے ہی اور استقبال قبلہ مین بھی توجہ بدن کیطرف مبداء ترابی کعبہ ہی اور جوہر تراب
غالب ترین عناصر کا ہی بدن مین اور تراب سب کی نقطہ کعبہ سے منبسط ہوی ہی چنانچہ حدیث شریف مین آیا ہی
اور یہہ حالت موجب توجہ روح کی طرف مبداء اپنی کے ہوتی ہی کہ بعد بنائے کعبے کے اُس بقعہ مبارکہ مین تجلی ہی
پس لانا دو لفظ رحمن اور رحیم کا اشارہ ہی طرف استقبال بدنی کے اور توجہ روحانی کے اور حمد مناسب قیام ہی
اسواسطے کہ مشعر بقیام خلق بحق ہی کہ جمیع محامد خلق کی راجع بحق ہوئین اور رب العالمین مناسب رکوع ہی کہ شامل
ہی رب اور مربوب کو جیسے رکوع شامل ہی قیام اور قعود کو اور ذکر رحمن اور رحیم کا مناسب اعتدال ہی اسواسطے کہ
بعد فنا کے بقا لازم ہی اور بقا مستلزم اعتدال ہی اور مالک یوم الدین مناسب سجود ہی اسواسطے کہ سب خلق
اُسدن بیچ غایت تذلل کے ہوگی اور ایاک نعبد مناسب جلسہ مین السجدتین ہی اسواسطے کہ سجدے سے کمال تقرب
حاصل ہوا اور مقرب حضور مستحق جلوس ہی اور ایاک نستعین مناسب سجدہ ثانیہ ہی اسواسطے کہ استعانت موجب
مزید تذلل ہی کہ تکرار سجود سے لازم آتا ہی اور اھدنا الصراط المستقیم مقابل قعدہ تشہد ہی اسواسطے کہ اشعار کرتا ہی
اوپر اکرام صاحب استقامت کے اور صراط الذین انعمت علیہم تا آخر مناسب قرات تشہد اور درود اور دعا کے ہی
چنانچہ ظاہر ہی یہان ایک شبہ خاطر عوام مین خطور کرتا ہی وہ یہہ ہی کہ ارکان نماز مین سجدے کو کیون مکرر فرمایا
جواب اسکا یہہ ہی کہ سجدہ اولی مناسب ازل ہی اور سجدہ دوم مناسب ابد اور جلسہ کہ درمیان سجدتین کے ہی
صورت دنیا ہی پس پہلا سجدہ صفت ازلیت اسکے کو کہ لا اول لہ ہی ملحوظ کر کر بجا لاتا ہی اور دوسرا سجدہ صفت
ابدیت اسکی کی مفہوم کر کر کہ لا آخر لہ ہی کرتا ہی اور یہہ بھی ہی کہ سجدہ اولی اشارت بفناء دنیا ہی بیچ آخرت کے اور
سجدہ ثانیہ اشارت ہی طرف فنائی آخرت کے جلال الٰہی مین اور یہہ بھی ہی کہ سجدہ اولی اشارت بفنائے کل
مخلوقات ہی فی حد ذاتہا اور سجدہ ثانیہ اشارت بہ بقائے ہمہ کائنات ہی بہ بقائے کبریا اور یہہ بھی ہی کہ سجدہ
اولی انقیاد عالم شہادت بزیر حکم قدرت الٰہی اور سجدہ ثانیہ انقیاد عالم ارواح ہی بملاحظہ ہیبت نامتناہی اور یہہ
بھی ہی کہ سجدہ اولی سجدہ شکر ہی نعمت معرفت ذاتی اور صفاتی اور اسمائی پر سجدہ ثانیہ سجدہ خوف ہی تقصیر
ادائے حقوق کبریائے پر اور یہہ بھی ہی چنانچہ مشہور ہی کہ نماز نشستہ نماز استادہ سے نصف اجر رکھتی ہی
پس تواضع دو سجدونکی جو حالت جلوس مین ادا ہون برابر ایک رکوع کے ہوئی اور یہہ بھی ہی کہ ہر کام مین
دو شاہد معتبر درکار ہین دن قیامت کے یہہ دو سجدے دو شاہد عدل ہین واسطے سب کے بندگی کے اور یہہ بھی ہی کہ ابتدائے
وجود و حدت سے بکثرت ہی اور فردیت سے بزوجیت پس مناسب انبساط وجود ہی ہی کہ دو سجدے مقرر ہون اور یہہ بھی
ہی کہ راستی قامت صفت انسان ہی اور پست اور خم ہونا صفت چہار پایونکی اور بچھہ جانا زمین پر صفت حشرات اور ہوام
کی ہی پس رکوع مین ہضم نفس ایک مرتبے ہی اور سجود مین دو بار کیا تا کسر نفس زیادہ تر حاصل ہو فائدہ سورۃ فاتحہ مین

دس چیزین ہین پانچ چیزین صفات ربوبیت سے ہین اللہ رب رحمن رحیم مالک پانچ چیزین صفات عبودیت
سے ہین عبادت استعانت طلب ہدایت طلب استقامت طلب نعمت اور پناہ غضب کے عبادت اللہ سے
تعلق رکھتی ہی اور استعانت رب سے اور طلب ہدایت رحمن سے اور طلب استقامت رحیم سے اور طلب نعمت
اور پناہ غضب مالک سے اور آدمی مرکب پانچ چیز سے ہی بدن سے اور نفس شیطانی سے اور نفس سبعی سے اور نفس
بہیمی سے اور جوہر ملکی سے کہ عقل ہی پس اطمینان جوہر ملکی کا اسم اللہ کے تجلی سے ہی الا بذکر اللہ
تطمئن القلوب اور نرمی اور انقیاد نفس شیطانی کا اسم رب کی تجلی سے ہی رب انی اعوذ بک من ہمزات
الشیاطین اور اصلاح نفس سبعی کی تجلی سے اسم رحمن کے ہی الملک یومئذ الحق للرحمن اور اصلاح نفس
بہیمی کی تجلی اسم رحیم سے ہی ومن رحمته جعل لکم اللیل والنہار لتسکنوا فیه ولتبتغوا من فضله لعلکم تشکرون اور ازالہ غلظت
اور کثافت بدن کی ساتھہ تجلی صفت مالکیت کے ہی لمن الملک الیوم للہ الواحد القہار اور جب بسبب ان تجلیات
کے آدمی بجمیع اجزا صالح اور مہذب ہوا رجوع قہقری طرف مطلب کے کی واسطے طاعت بدن کے ایاک نعبد کہا
اور واسطے طاعت نفس بہیمی کے تا ترک لذات محرمات آسان ہو ایاک نستعین لایا اور واسطے خلاصی استیلائے
نفس سبعی کے اہدنا کہا اور واسطے مکائد نفس شیطانی کے طلب استقامت کی اور واسطے اصلاح جوہر ملکی کے
مرافقت ارواح مقدسہ کی درخواست کرکے اور ارواح مبتدعہ سے ساتھہ غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کے دوری
چاہی اور یہہ بھی ہی کہ جب بندہ مناجات کرنے کو کھڑا ہوا اور صفات کمال باریتعالی کی الحمد للہ تا مالک
یوم الدین ملاحظہ کی بے اختیار اسکو سیر الی اللہ دامن گیر ہوا ناچار قصد اس سفر کا مصمم کیا اور ہر سفر مین
زاد اور توشہ چاہیئے توشہ اس سفر کا عبادت ہی ایاک نعبد کہا اور جب جانا کہ سفر نہایت طویل ہی اور
زاد نہایت قلیل اور سمجھا کہ قوت وفا نکرے گی قطع کرنے کو اس مسافت کے مرکب چاہیئے بالضرور ایاک
نستعین عرض کیا تا برکت اور زاد اور مرکب واسطے قطع مسافت کے حضور سے امداد ہو حضرت ابراہیم ادہم
رحمة اللہ علیہ سے منقول ہی کہ یہہ پیادہ حج کو جاتے تھے ایک اعرابی نے انسے کہا کہ ای شیخ تجھے کیا ہوا ہی
کہ ایسے بڑے سفر کا بے مرکب قصد کیا ہی آپ نے فرمایا کہ میرے ساتھہ بہت سواریان ہین اگر بلا آویگی مرکب
صبر پر سوار ہو جاونگا اگر نعمت پہنچیگی مرکب شکر پر چڑھونگا اگر قضا مقدر ہوگی سواری رضا پر چلونگا اگر نفس
خلل انداز ہوگا سواری قناعت اور زہد کی تیار ہی بیٹھہ لونگا اگر شیطان وسوسہ لائیگا ساتھہ بدرقہ ذکر کے بیا
پڑونگا اعرابی نے کہا تمھین یہہ سفر مبارک ہی اور حقیقت مین تمھین سوار ہو ہم پیادہ ہین اور جب بندے کی تحصیل
توشہ و سواری سے خاطر جمع ہوی بہت سی راہ مختلف پیش نظر نمودار ہوین ناچار طلب راہ مستقیم کی کی
اور جو راہ مستقیم ظاہر ہوئی اُس راہ مین دلیل اور رفیق درکار تہا ہی کو دلیل اور اولیا کو رفیق کیا اور حجابون سے

اور کانٹون سے اور تیرون سے کہ اس راہ مین درپیش تھے ساتھ لفظ غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کے جتنا آ
جانا سمجھ لیجئے کہ اس سورہ کے بہت نام ہین چند یہان ذکر کیئے جاتے ہین تا فوائد جو اس مین ودیعت رکھے ہین
منکشف ہو جاوین اُنہین سے ایک فاتحۃ الکتاب ہے وجہ تسمیہ کی ساتھ اس نام کے یہہ ہے کہ کتاب الہی ساتھ
اس سورہ کے فتح اور شروع کرتے ہین بلکہ تسمیہ اور حمد اُسکی مبدء ہر کتاب ہے اور وجود ہر چیز کا بظہور اسم خدا
ہے اور بقائے ہر شی برحمت کبریائے اسیواسطے فاتحہ فقط بھی اسے کہتے ہین کہ فتح کرتی ہے فضائل علوم کو
پس بسم اللہ اشارت طرف ذات اور اسماء الہی کے ہے کہ ہزارون سے متجاوز ہین اور تمام دین اور شریعت واسطے
معرفت اور عبادت اُسکی کے ہے اور لفظ الرحمن الرحیم کا اشارہ ہے طرف ظہور ذات الہی کے بوجود صفات
کمال عالم مین اور منشائے علوم جاننا اس سر کا ہے اور حرف با کا کہ واسطے الصاق کے ہے اشارت کرتا ہے
طرف تخلق اور تحقق کے ساتھ اسما اور صفات الہی کے کہ غایت کمال نوع انسانی ہے اور حمد اشارہ ہے طرف
شکر نعمتون اُسکی کے کہ عالم مین پراگندہ اور منتشر ہین ازان جملہ بدن انسانی مین خاص جو بتجربہ اطبا ثابت
ہوئے ہین پانچ ہزار نعمتین ہین اور اسقدر کو اگر تمام نعمات الہی کے ساتھ قیاس کیجئے تو نسبت قطرہ کی دریائے
زخار سے دینا بلکہ اُس سے بھی کمتر ہے اور ضمن مین اُسکے معرفت نفس کی بھی حاصل ہوتی ہے کہ سبب اُسکے
معرفت تمام خلایق کی دریافت ہوتی ہے اور رب العالمین اشارہ باقسام موجودات ہے شہادی اور
مثالی سے اور اعراض سے اور الرحمن الرحیم اشارہ ہے طرف جمیع خیرات کے اور وجوہ تخلیص کے جمیع آفات سے
اور یہہ مبحث اعظم مقاصد علوم سے ہے اور مالک یوم الدین اشارہ ہے طرف معاد کے اور بقائے نفوس کے
بعد مفارقت کے بدنون سے اور طرف سعادت بعضون کے اور شقاوت بعضون کے اور تخریب عالم اعلی اور
عالم اسفل کے اور نفخ صور کے اور کیفیت احیا بعد الموت کے اور وقوف عرصات کے اور حساب و میزان کے اور درجات
جنت اور درکات نار کے اور طرف مراتب شفاعت انبیا اور علما اور شہدا کے اور یہہ مطلب اصل مطالب
اعتقادیہ سے ہے اور ایاک نعبد اشارہ ہے طرف انواع عبادت قلبی اور قالبی کے کہ کتب فقہ اور سلوک مین
اور رسائل اور ادو اشغال مین ہر طریق کے تتمہ اُسکا لکھا ہے اور ایاک نستعین اشارہ ہے طرف انواع حرفتون کے
اور صفتون کے کہ عالم مین رایج اور معمول ہین اسواسطے کہ جمیع حرفتین بنی آدم کی اور تمام صفتین اُسکی استعانت
بمخلوقات الہی ہین مثلا صفت زراعت استعانت ہے بمقتضائے صورت نوعیہ تخم سے اور بمقتضائے کیفیت
زمین اور آب اور ہوا اور آفتاب اور ماہتاب اور آہن اور بیل اور چرم وغیرہ سے کہ سب مخلوقات الہی ہین
علی ہذا القیاس سب حرفتون اور صفتون کو سمجھ لو اسواسطے کہا ہے کہ صناعات بنی آدم راجع طرف تین چیز کے
ہین استنتاج اور استخدام اور نقل و حکایات کے استنتاج وہ ہے کہ ایک چیز کو ساتھ دوسری چیز کے جمع کرین

یا چیز ثالث حاصل ہو مثلاً زراعت اور درخت کہ جمع کرنے تخم اور زمین کے سے پیدا ہوتے ہین یا مثل نسل اور
دودھ اور دہی اور گھی کے کہ جمع کرنے سے نر حیوان کے ساتھ مادہ اُسکی کے حاصل ہوتے ہین یا فوائد ساختہ تعقل
جیسے گھوڑے اور گدہے سے خچر حیوانات کے اور پیوند اشجار و نباتات کے اور ضم صغری اور کبری اور قضیہ شرطیہ
استثنائیہ قیاسات کے اور استخدام وہ ہے کہ قوت اور منفعت چیز کی بکار خود صرف کی جاوے مثل سواری
کے اوپر جانورون کے اور مانند خدمت لینے کے غلامون سے اور لونڈیون سے اور سائیسون سے اور درزیون سے اور
ملاحون سے اور اجیران خاص اور مشترک سے اور نقل و حکایت وہ ہے کہ بتوسط بعضے مخلوقات کے بعضے مخلوقات
مین ہیئت اور شکل اور کیفیت پیدا کرین کہ خالی چیز مرغوب ہو مثلاً جب چاہین کہ زر و سیم کو پہننے مین استعمال
کرین اول انکو باستعانت مصالح اور تسلیط آتش گلا کر پانی کر کر پتلے پتلے تار بنا کر سوت مین روئی کے یا تار مین
ریشم کے دوڑاوین اور بٹین تا درخشندگی اور تابش اور صفائی زر و سیم کی پنبہ مین اور ریشم مین ظاہر ہو اور
پنبہ حکایت زر و سیم کی کرے مثلاً کنارے گوٹے پٹ لپہ طاس بادلہ تامی وغیرہ علی ہذا القیاس ہیچ حکایت
اصوات ستار کے اور نغمات اوتار کے اور روائح گلہائے ریاحین کے اور رنگہائے گوناگون دلنشین کے
تامل کیجیے کہ علم موسیقی اور عطاری اور صباغی اُس سے پیدا ہوئے اور اهدنا الصراط المستقیم اشارہ ہے طرف
دو طریق تحصیل علوم و معارف کے کہ استدلال اور تصفیہ ہے اول کو طریق مشائین اور دوسرے کو طریق اشراقیین
کہتے ہین اور صراط الذین انعمت علیہم اشارہ ہے طرف مباحث نبوت اور ولایت کے اور اعتقادات صحیحہ اور اخلاق
فاضلہ اور اعمال صالح کے اور تواریخ انبیا اور تذکرہ اولیا اور مقامات اور ملفوظات انکے کے اور غیر المغضوب علیہم
ولا الضالین اشارہ ہے طرف فرقون کفار اور مبتدعون اور مقالات اہل علم کے اور کنایہ ہے اعمال فاسدہ
اور اخلاق ردیہ اور اعتقادات باطلہ سے کہ اقالیم مختلفہ مین اور قرون بعیدہ مین پراگندہ اور منتشر تھے اور ہین
دوسرا نام اسکا سورۃ الحمد ہے کہ ابتداء اسکی ساتھ لفظ حمد کے ہے اور حمد اس سورہ کی مشتمل ہے اوپر جمیع
محامد قرانی اور غیر قرانی کے چنانچہ انشاءاللہ مقام اپنے مین بیان کیا جاویگا تیسرا نام اسکا سورۃ الشکر ہے
اسواسطے کہ حمد اساس شکر ہے اور اِس سورۃ مین وجوہ شکر کی جمع کردی ہین اور وہ تین وجہین ہین محبت بدل
اور ثنا بزبان اور خدمت باعضا چوتھا نام اسکا سورۃ الکنز ہے اسواسطے کہ حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ
نے فرمایا ہے کہ نزلت سورۃ الفاتحۃ من کنز تحت العرش یعنے اسرار معارف سے کہ شامل ہین معرفت ذات اور اسما
اور افعال اور معاد اور صراط المستقیم اور جبر اور علم مخاصمہ اور علم احکام کو پس اللہ نام ہے جامع ذات اور
اسما کا اور ساتھ حرف باء الصاقیہ کے اشارہ فرمایا ہے کہ وجودات اشیا قائم بذات و اسماء کبریا ہین چنانچہ
قیام جسد بروح ہے اور یہی ہے سر وجود اشیاء لیکن بطریق ایجاب نہین بلکہ بمقتضائے رحمت الٰہی ہین کہ

افاضہ وجود اور کمالات کا فرماتا ہے پس لفظ رحمن ورحیم میں معرفت افعال بیان ہوئی اور سر افعال بھی
ہویدا ہوا کہ افعال اسکے واسطے کمال ذاتی اسکے کے ہیں کہ مقتضی حمد ہیں کیونکہ کمال وہ ہے جو تکمیل غیر کی
کرے نہ استکمال نفس اپنے کا اسواسطے وہ رب سب کا ہے پس افاضہ کمالات کل مخلوقات کا اسی سے
ہے اور ساتھ لام استغراقیہ اور اختصاصیہ کے فرمایا کہ سب حمد اسیکی طرف راجع ہیں اور حمد اسکی محیط ہے
اسواسطے کہ جو چیز عالم میں استحقاق حمد کی رکھتی ہے سب اسیکے اضافہ سے ہے پس وہی بالاولی ساتھ
اس حمد کے محمود ہوا **بیت** ثنائے حمد تیرے قد پہ کیوں نہ آوے چست کہ نسبت اسکی تیرے ہی طرف
پھرے ہے درست ۱۲ پھر سر حمد کا اشارہ فرمایا کہ وہ رب العالمین ہے تربیت فرماتا ہے کل عوالم کی بتربیت
رحمت کہ اول ہر چیز کو جیسا چاہئے ویسا پیدا کیا پھر نعمتیں جنکے وہ محتاج ہے وہ دیا اور تمام کمالات غیر متناہی
کی گنجایش دی اور طرف معاد کے ارشاد فرمایا ساتھ مالک یوم الدین کے اور ساتھ احاطہ مالکیت کے بھی اشارہ کیا
ساتھ اضافت مالکیت کے طرف زمانیکے کہ محیط ساتھ بندوں کے ہے یعنی یوم الدین اور سر معاد کا بھی اشارہ فرمایا
کہ مقتضائے رحمت ہے اسواسطے اوپر مظلوم کے رحمت تمام جب ہو کہ انتقام انکا ظالم سے دلوادیں اور نعمت اوپر عابدوں کے
تمام تب ہو کہ ملک ابد عوض میں ایک عمل کے اور ایک کلمے کے بخش دیں پھر اشارہ طرف صراط مستقیم کے فرمایا کہ وہ دو رکن
رکھتی ہے تحلیہ بعبادت اور تزکیہ باستعانت اور سر صراط مستقیم کا بھی بیان کیا کہ حاصل اسکا شکر ہے کہ لفظ حمد سے مفہوم
ہوتا ہے اور صبر ہے کہ لفظ عبادت سے ظاہر ہے پھر اشعار فرمایا بلب لباب عبادت کہ دعا ہے اسواسطے کہ متضمن
ہے تضرع اور زاری کو کہ اظہار نسبت امکان اور افتقار ہے اور عبادت روح عبودیت ہے پھر اشارہ فرمایا طرف
جزا کے بذکر انعام اور غضب اور سر جزا کا بھی بیان فرمایا کہ عبادت اور استعانت سے پیدا ہوتا ہے اسواسطے کہ حق
ربوبیت کا عبادت ہے اور عبودیت اعانت ہے اور جب دونو جمع ہوے حصول جزا واسطے ہر سالک طریق ہدایت
اور ضلال کے ضرور ہوئی پانچواں نام اسکا سورت المناجات ہے اسواسطے کہ مصلی مناجات کرتا ہے ساتھ اس
سورہ کے جناب پروردگار میں اور وہ نجات ہے شدائد دنیا اور آخرت سے چھٹا نام اسکا سورۃ التفویض ہے اسواسطے
کہ اسمیں استعانت کو بحضرت حق خاص فرمایا ہے ساتواں نام اسکا سورہ وافیہ ہے اسواسطے کہ مضمون اسکا
وفا کرتا ہے ساتھ معراج معاد کے بائے بسم اللہ اشارہ ہے بظہور موجودات من جانب اللہ پس وہ اظہر اشیا ہے
لیکن بسبب غایت ظہور کے مخفی ہے تا آنکہ رحمت اسکی عام ہوی افاضہ وجود اور سائر کمالات کی یہانتک کہ مستحق جمیع
محامد کا ہوا اور تربیت فرمایا ہے ہر چیز کو اولاً بہ بخشش وجود اور ثانیاً بہ بخشش خواص تابع ماہیات اور یہہ کمالات
مقتضائے ذوات اشیا تھی اسواسطے کہ روز قیامت کو بسبب ظہور قہر اسکے کے تمام کمالات ذوات سے منفک ہو جاوین
گی آرے عوض اس کمالات کے اہل عبادت اور استعانت کو کمال دوسرا عطا کریں پس طریقہ اس کمالات کے طلب کا یہہ ہے کہ

ہدایت اور استقامت اور انعام اُس سے چاہین اور نقصان کو اور رجوع الی النقصان بعد الکمال کو مضر سمجھکر
اُس سے پرہیز کرین آٹھوان نام اسکا سورۃ الشفا اور نوان سورۃ الشافیہ ہے اسواسطے کہ حدیث مین وارد ہے فاتحۃ الکتاب
شفاءٌ من کل داء اور وجہ اسکی یہہ ہے کہ نور اسم الٰہی ظلمت کو کہ منشاء اسباب مرض ہے دور کرتا ہے اور رحمت اسکی
منافی زحمت ہے کہ مرض سے متوقع ہوتی ہے اور حمد اسکی موجب مزید نعمت بمقتضائے لئن شکرتم لازیدنکم
اور نعمت کہ حالت مرض مین درکار ہے شفا اور صحت مین اور اقرار ربوبیت مقتضی فیضان آثار ربیت ہے کہ سبب اسکے شفائے
کامل ہوتی ہے اور بندہ ساتھ ذکر رحمت کے کمال افعال اپنے کو چاہتا ہے کہ مرتب اوپر کمال صحت کے ہے اور مالکیت
یوم الدین سے قہر اسباب مرض کو اور تقویت اسباب شفا کو بطریق جزا کے حمد طلب کرتا ہے اور طلب ہدایت مین
اشارہ طرف عصمت کے خطا سے تجویز دوائین اور تشخیص مرض مین کرتا ہے اور ساتھ استقامت احوال بدن کے
درخواست کرتا ہے اور ساتھ انعام کے اشارہ کرتا ہے کہ انتفاع ساتھ لذائذ اور طیبات کے پرہیز تشنگی سے کہ تابع شفا ہے
میسر ہو اور ساتھ دفع غضب اور ضلال کے سوء تدبیر سے اور عکس اسباب مرض سے اقرار کرتا ہے دسوان نام اسکا
رقیہ ہے اسواسطے ایک صحابی مصروع کے پاس گذرا تھا یہہ سورہ پڑھکر اُسپر دم کیا اُس مصروع نے شفا پائی اور
وجہ مناسبت کی پیچھے مذکور کر آئے ہم گیارھوان نام اُسکا اساس ہے اسواسطے کہ شعبی نے ابن عباس سے نقل کی ہے
کہ اساس کتابہائے آسمانی قرآن ہے اور اساس قرآن فاتحۃ الکتاب ہے پس جب مریض ہو چاہیے باساس قرآن التجا
کرے تا شفا حاصل ہو اور یہہ سورہ رکن نماز کی بھی ہے اور نماز اساس جمیع طاعات ہے اسواسطے کہ تنہا عن الفحشاء
والمنکر اور نماز بمقام مناجات اور مشاہدے مین بھی پہنچاتی ہے کہ اساس جمیع کمالات ہے اور اس سورہ مین مبدء کو
ساتھ معاد کے ربط بھی دیا ہے ساتھ ترتیب مراتب کے اور ہر مرتبہ دوسرے کا اساس ہے مثلاً انعام اور غضب مترتب اوپر ہدایت
اور استقامت اور ضد انکے پر ہین اور ہدایت موقوف اوپر استقامت کے ہے بیچ عبادت کے اور عبادت موقوف اوپر جاننے
افعال الٰہی کے ہے بیچ دنیا اور آخرت کے کہ رحمن اور رحیم اور مالک یوم الدین مشعر ہین اسپر اور افعال الٰہی آثار اسما
وصفات باری ہین کہ حمد اوپر انکے مترتب ہے بارھوان نام اسکا سورۃ الصلوۃ ہے اسواسطے کہ نماز مین پڑھنا اسکا
ضرور ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کی ہے اور آنحضرت نے حضرت ربوبیت
سے حکایت فرمائی ہے کہ نماز کو مین نے تقسیم کیا ہے درمیان اپنے اور درمیان بندے کے دو حصے برابر جب بندہ
کہتا ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم حق تعالیٰ بحضور ملائکہ فرماتا ہے کہ دیکھو بندے میرے نے مجھے یاد کیا یعنے ذکر کیا جامع ذات
اور اسما اور صفات اور افعال میرے کا ہے اس سے ظہور مین آیا اور جب بندہ کہتا ہے الحمد للہ رب العالمین حق تعالیٰ فرماتا
ہے کہ میرے بندے نے میری ستایش کی یعنے ایسی ستایش کی کہ جامع جمیع ستائشون کی ہے اور جب بندہ کہتا ہے
الرحمن الرحیم حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ ساتھ بزرگی اور تعظیم کے یاد کیا مجھے بندے میرے نے کہ ہر چیز کی طرف میرے نسبت کی

اور جانا کہ ایجاد ہر چیز کا مجھہ سے موافق حکمت اور منفعت کے ہی اور جب بندہ کہتا ہی مالک یوم الدین حق تع
فرماتا ہی خاص کیا بندے میرے نے مجھے ساتھہ بزرگی کے اسواسطے کہ اُسدن کو یاد کیا کہ جسدن دوسرے کو ملک
اور ملک اصلا نہین ہی اور جب کہتا ہی ایاک نعبد وایاک نستعین حق تعالی فرماتا ہی کہ مضمون اس آیت کا
مشترک ہی درمیان میرے اور درمیان بندے میرے کے کہ عبادت حق میرا ہی کہ مقتضائے ربوبیت ہی اور
اعانت حق بندہ ہی کہ لوازم عبودیت ہی پس بلفظ ایاک نعبد حق میرا ادا کیا اور بلفظ ایاک نستعین حق
اپنا درخواست کیا اور جب بندہ کہتا ہی اھدنا الصراط المستقیم تا آخر سورت حق تعالی فرماتا ہی کہ یہہ سب
واسطے بندے میرے کے ہی اور بندے کو سوال اسکا دیا مین نے یعنے طلب ہدایت اور استقامت اور ایمان اور
امان غضب اور ضلال سے یہہ سب منافع بندے کے ہین اور بندہ بطریق تذلل کہ روح عبودیت ہی انکو چاہتا ہی
پس مقتضائے ربوبیت یہہ ہی کہ اسکو ساتھہ ان مطالب کے پہنچاوے اور تیرھوان نام اسکا سبع المثانی
ہی یعنے سات آیتین ہین کہ تکرار کیجاتی ہین بیچ ہر نماز کے اور وہ یہہ ہین بسم اللہ الرحمن الرحیم کہ مفتاح باب
ذکر ہی الحمد للہ رب العالمین کہ مفتاح باب شکر ہی الرحمن الرحیم کہ مفتاح باب رجا و امید ہی مالک یوم
الدین کہ مفتاح باب خوف و بیم ہی ایاک نعبد وایاک نستعین کہ مفتاح باب اخلاص ہی اور اخلاص متولد
ہوتا ہی معرفت عبودیت اور معرفت ربوبیت سے اور اھدنا الصراط المستقیم مفتاح باب دعا اور تضرع ہی اور
صراط الذین انعمت علیہم تا آخر مفتاح باب اولیت ہی اور اقتدا بارواح طیبہ ہی اور طلب نزول برکات اور انوار
انکے ہی کہ بسبب اسکے سالک کو رجوع اور پیروی سے امن حاصل ہوتا ہی اور بحکم قرآنی کہ اذا قرأت القرآن
فاستعذ باللہ من الشیطان الرجیم جب کلمہ تعوذ کو کہ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم بھی ہی ساتھہ ان سات آیتون کے
ضم کیا جاوے آٹھہ مقالید روحانیہ واسطے آٹھہ دروازون بہشت کے ہاتھہ آوین اور چودھوان نام اسکا قرآن
اعظم ہی اسواسطے کہ یہہ سورۃ اعظم اور افضل ہی بیچ ثواب کے تمام سورتون سے اور پندرھوان نام اسکا سورۃ
التعلیم المسئلہ ہی اسواسطے کہ آداب سوال کے پروردگار سے اس سورت مین بندون کو تعلیم ہوئے ہین کہ اول
ثنا پھر اخلاص پھر دعا کرین اور سولھوان نام اسکا کافیہ ہی اسواسطے کہ حدیث شریف مین ہی کہ یہہ سورۃ غیر اپنے سے
کفایت کرتی ہی اور کوئی سورت دوسری اُس سے کفایت نہین کرتی اور سترھوان نام اسکا ام الکتاب ہی
اور اٹھارہوان نام اسکا ام القران ہی اسواسطے کہ یہہ سورۃ اوپر تینون علم کے کہ موجب کمال علمی اور عملی بندہ
ہین مشتمل ہی اور وہ تینون علم علم شریعت ہی یعنے تکلیفات شرعیہ اور علم طریقت ہی یعنے پہچاننا معاملات قلوب اور علم حقیقت
ہی یعنے دریافت مکاشفات ارواح علم شریعت دو قسم ہی اول اصول عقائد دوم فروع احکام علم اصول سے اس سورۃ
مین اول معرفت ذات ہی ساتھہ اسطرح کے کہ ایک چیز ہی کہ موجودات سب ساتھہ اسی چیز کے قائم ہین مانند قیام اجساد بارواح

پھر معرفت اُس ذات مقدس کے وجود کی ہے ساتھ اس دلیل کے کہ رحمت اپنی سے احد الطرفین ممکن کو
ترجیح دی ہے پس لابد موجود ہے پھر معرفت صفات اُس تع وتقدس کی ہے ساتھ اسطرح کے کہ وہ صفتیں سب کاملہ ہین
کہ موجب حمد کمال ہین اور دلیل اسکی ترتیب ہے اسواسطے کہ پرورش بغیر حیات اور علم اور ارادہ اور قدرت کے متصور
نہین اور دلیل اسکی رحمت بھی ہے اسواسطے کہ حقیقت رحمت کی بخشنا ہے جو کچھ درکار ہو اور بخشنا بغیر جانے
احوال ہر جو مین کے بتفصیل اور بدون سمجھنے اُس چیز کے کہ لائق ہر ایک کے ہے باستیفا اور قدرت اور پہنچانے
ہر چیز کے ہر ایک کو اور ربط عوالم کی آپسمین اور سریان تدبیر واحد کی جمیع کثرات مین ممکن نہین اور دلیل اسکی
جزا ہے اسواسطے کہ جز الغیر سننے اور دیکھنے احوال اور افعال کے اور بدون کلام کے کہ ساتھ اسکے تکلیف
دین ممکن نہین پھر معرفت اسمائے الٰہی کی ہے ساتھ اس ڈھب کے کہ حقائق اسماء وسائط قریبہ ہین درمیان اسکے
اور درمیان خلق کے اور ساتھ اُن حقائق کے دیکھتا ہے اور سنتا ہے اور مہربان ہوتا ہے اور تفصیل دیتا ہے بعض کو
اوپر بعض کے پھر معرفت توحید ہے ساتھ اس دلیل کے کہ وہ رب سب کا ہے اور جو کچھ سوا اسکے ہے مربوب
شعر نہین کی وہ تاج بخش اقرب ہے تیرا اسباب کا مسبب تو اسی سے جو مانگنا ہو مانگ اب کہ رب ہے وہ شاہ اور گدا کا
پس بیچ مرتبے اور منصب کے ساتھ اسکے کوئی شریک نہین ہو سکتا اور باوجود اسکے احتیاج کسیکی دوسرے طرف باقی
نہین رہتی پس اگر آلہ دوسرا فرض کرین ہم لغو ہو اور لغو قابل الوہیت کے نہین ہے پھر معرفت استحقاق اسکے کی
واسطے عبادت کے ہے ساتھ اُس دلیل کے کہ ہر چیز کو ہر حالت مین اور ہر حاجت مین رجوع اسکے طرف ہے ابتدا
مین اسکے ربوبیت کی احتیاج ہے وسط مین رحمانیت اور رحیمیت اسکے کی حالت انتہا مین مالکیت اسکے کی کہ
روز جزا کا مالک ہے اور جو وہی ہے کہ ان حالات اور ان حاجات مین انعام اور تفضلات فرماتا ہے پس مستحق
عبادت کا بھی وہی ہوا پھر معرفت نبوت اور ولایت اور مراتب ایمان صراط المستقیم مین اور صراط الذین انعمت
علیہم مین مذکور ہے اور معرفت کفر اور بدعت اور فسق غضب اور ضلال مین مسطور ہے اور معرفت سعادت
اور شقاوت ان دونو معرفتون سے حاصل ہوتی ہے اور معرفت فضل اور عدل کی ان دو صفت الرحمن الرحیم
مالک یوم الدین مین بیان ہے اور معرفت حکمت اُس تعالیٰ وتقدس کی یہان سے دریافت ہوتی ہے کہ عبادت
سے استعانت کرامت کرتا ہے اور استعانت سے انعام اور اوپر شقاوت اور ضلالت کے غضب مترتب کرتا ہے
اور معرفت قضا وقدر ذکر عبادت اور استعانت سے حاصل ہوتی ہے اسواسطے کہ اگر خلاف تکلیف کے مقدر نہ
فرماتا تو وجہ استعانت کی نہوتی اور معرفت مبداء بسم اللّٰہ سے ہے تا اور معرفت معاد مالک یوم الدین سے
تا ذکر انعام وغضب اور علم فروع سے معرفت عبادات نعبد مین مذکور ہے اور معرفت معاملات اور مناکحات اور
حکومات نستعین مین منظور ہے اسواسطے کہ ہوا وہوس معارض عقل کے معاملات مین ہوتی ہے اور واجب اور

مندوب اور مباح اور صحیح کو ہدایت سے جاننا چاہیے اور حرام اور مکروہ اور فاسد کو غضب اور ضلال سے پہچاننا چاہیے اور ماخذ عبادات اور معاملات کہ امر و نہی ہی ذکر عبادت اور غضب سے معلوم ہوتا ہے اور ثمرہ امر نہی کا کہ وعدہ اور وعید ہے ساتھ انعام اور غضب کے منکشف ہوتا ہے بیان علم طریقت علم طریقت کہ معرفت کمال قوت نظریہ اور عملیہ ساتھ صراط مستقیم کے ادا کرے اور نقصان ان دو نو قوت کا بیچ غضب اور ضلال کے ذکر فرمایا اور طریقت میں جس چیز کی رعایت واجب ہے ابتداء سلوک مین وہ مسمی بعبادت ہے اور وسط سلوک مین وہ ملقب باستعانت ہے اور نہایت سلوک مین وہ نامزد باستقامت ہے اور معرفت اوصاف نفس کی ذکر غضب اور ضلال سے معلوم کی جاتی ہے کہ حقیقت اسکی انحراف نفس جادہ استقامت سے اور معرفت اوصاف قلب کی ساتھ استقامت اور ہدایت کے پہچانی جاتی ہے اور معرفت تجلیہ کی ساتھ عبادت اور استعانت کی اور تخلیہ کے ساتھ ہدایت اور استقامت کی اور تخلیہ مین لابد ہے خلوص شہوتین سے کہ اسکو تعبیر فرماتا ہے ساتھ عبادت کے کہ ضد شہوت ہے اور ضرور ہے خلوص غضب سے بھی اور ساتھ اسکے بذکر رحمت الٰہی اشارہ فرماتا ہے اسواسطے کہ جو کوئی امیدوار رحمت الٰہی ہوگا وہ کیونکر غضب اوپر مرحوم الٰہی کے روا رکھیگا حدیث شریف مین وارد ہے الراحمون یرحمہ الرحمن ارحموا من فی الارض یرحمکم من فی السماء اور پرہیز ہوا سے ساتھ استقامت کے بیان کیا ہے اسواسطے کہ ہوا باعث جادۂ استقامت سے لغزش دیتی ہے اور فروغ شہوت اور غضب اور ہوا کی کئی چیزین ہین اول حسد ہے اور خلاص اس سے ساتھ الحمد للہ رب العالمین کے ہے اسواسطے کہ جب بندے نے یہہ آیت پڑھی معلوم ہوا کہ راضی اور خوشنود ہے عطا ہائے الٰہی پر کہ حق مین تمام خلائق کے ہے اور حسد ضد خوشنودی کا ہے دوسری بخل ہے اور طریقہ خلاص کا اس سے بملاحظہ معنے رب العالمین ہے اسواسطے کہ نعمت جو آفریدہ خدا ہے پس بخل اس چیز مین کہ اسکی ملک نہ ہو کیا معنے رکھتا ہے **فرد** نعمتین اسنے بنائی ہین جسے چاہتے دے غیر کے ملک مین ہو بخل چہ معنے دارد تیسری عجب ہے اور طریقہ خلاصی کا اس سے ساتھ مضمون ایاک نستعین کے ہے چوتھی کبر ہے اور ڈھب خلاصی کا اس سے بمضمون ایاک نعبد ہے اور پانچوین کفر اور بدعت ہے اور راہ خلاصی کا ان دونو سے احتراز کرنا غضب اور ضلال کے سے ہے اور تخلیہ مین توسط بیچ اخلاق کے ضرور ہے مثل تعفف اور شجاعت اور سخاوت کے اور اعتقادات مین بھی مائل بافراط و تفریط ہو اور اعمال مین بھی حذر بانیت سے محفوظ رہے اور مرتبہ اہمال و تقصیر سے تجاوز کرے اور ساتھ توسط کے اشارہ فرمایا ہے صراط مستقیم مین اور تخلیہ مین لابد ہے زاہد اور محبت اور شوق سے بھی اور ان سب کو بحمد ادا فرمایا ہے اسواسطے کہ جب سب نعمتین اس سے دیکھین اسباب نظر سے ساقط ہوگئے اور زہد بیچ اسباب کے حاصل ہوا اور محبت اور شوق طرف منعم کے جبلی ہر حیوان کا ہے اور تخلیہ مین لابدی اظہار احتیاج سے بھی اور وہ باستعانت معین ہوا اور

ضرور ہے تذلل سے بھی اور وہ لعبادت مفہوم ہوا اور معرفت عزت ربوبیت اور ذلت بشریت دریافت ہوئی
مضمون مجموع رب العالمین اور ایاک نعبد سے اور تخلیہ مین معرفت بھی چاہیے اور اسے اشعار فرمایا ساتھ بلائے الضالین
کے یعنے اتصال روحانی بندے کو ساتھ خالق اپنے کے ہے شعر اتصالی بے تکیف بے قیاس هست رب الناس را
با جان ناس اور مقام ذکر سے ساتھ یاد کرنے اسماء خمسہ کے اس سورہ مین نشان دیا ہے اور مقام شکر سے
ساتھ حمد کے اور مقام رضا سے ساتھ رحمت کے اور مقام خوف سے ساتھ مالکیت روز جزا کے اور ذکر غضب اور مقام
اخلاص سے ساتھ ایاک نعبد کے اور مقام دعا سے ساتھ اہدنا کے اور مقام اولیت ارواح طیبہ سے ساتھ صراط
الذین انعمت علیہم کے اور ڈرایا ہے صحبت بد سے اور توسل ارواح خبیثہ سے ساتھ لفظ غیر المغضوب علیہم
ولا الضالین کے غرض پیر صحبت سے میرے پہلے نصیحت ہے یہی کہ کیا کیجیے نا جنس کے صحبت سے حذر بیان
علم حقیقت کہ علم مکاشفہ ہے اور اس سورہ سے باین طریق سمجھا جاتا ہے کہ معرفت سر ربوبیت کی بکلمہ الحمد للہ حاصل
ہوتی ہے اسواسطے کہ رجوع حمد کل طرف اسکے نہین ہے مگر بقیام وجود کل ساتھ اسکے اور یہی ہے مدلول بلائے بسم اللہ
اور معرفت تجلی جلال کی بمالک یوم الدین اور ذکر غضب اور معرفت تجلی جمالی کی بذکر رحمان اور رحیم اور انعام
اور معرفت کمالات الٰہی کی الحمد للہ سے تا یوم الدین اور معرفت اسماء الٰہی کی بذکر اسماء خمسہ اور معرفت نفس
کی بذکر ضلال اور معرفت قلب باستعانت اور معرفت روح بہدایت اور معرفت سر اور خفی اور اخفی بذکر استقامت
اور انعام اور معرفت روح سر نبوت بالحمد للہ تا رحیم اور بذکر انعام اور معرفت وحی بلفظ یا اسواسطے کہ حقیقت
وحی کی اتصال بعض ارواح بہ بعض دیگر ہے تا آنکہ یہہ سلسلہ اتصال واصل بحق ہوکر منتہی ہو اور بحث فرق درمیان
نبوت اور ولایت کے بذکر تابع اور متبوع بیچ صراط الذین انعمت علیہم کے چاہیے جانا اور بحث احوال اور
مقامات بایاک نعبد اور وایاک نستعین کے اور ذکر ہدایت اور استقامت اور انعام کے چاہیے پہنچانا
اور مرتبہ علم الیقین کا بذکر الفاظ غیبت کہ الحمد للہ سے تا مالک یوم الدین مین حاصل ہوتا ہے اور عین الیقین
بخطاب ایاک سے ظاہر ہوتا ہے اور معرفت حق الیقین بذکر رحمت اور ہدایت اور انعام اور استقامت دریافت
ہوتا ہے اور سر قضا و قدر بلفظ رحیم کہ مفید تخصیص ہر یک بمقدار استعداد ہے سمجھا جاتا ہے اور معرفت اسرار عادات
تفریع اسکے سے اوپر اسماء خمسہ کے معلوم کیجیے اور اسرار معاملات کو بتفریع ہدایت اوپر استعانت کے سمجھ لیجیے
اور اسرار امور اخروی کو بانعام راہ مستقیم اور بغضب غیر مستقیم دریافت کیجے اور تسخیر عالم شہادت کی واسطے
عالم غیب کے لفظ استعانت سے سمجھی جاتی ہے اور فنائے ماسوا اللہ کی بمالک یوم الدین ظہور جلوہ فرماتی
ہے اور معرفت بقا باستقامت اور انعام جلوہ ظہور دکھاتی ہے فائدہ سمجھ لیجیے کہ مداخل شیطان کے
کہ بیشتر آنا اسکا دلمین آدمی کے انہین طرفون سے ہے اصل مین تین راہ مین شہوت ہے اور غضب ہے

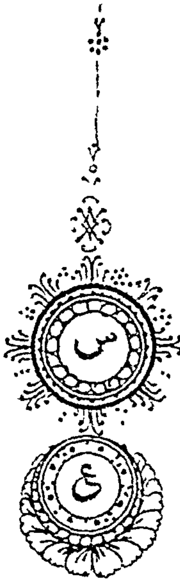
اور ہوا ہے شہوت کو بہیمیت کہتے ہین اور غضب کو سبعیت اور ہوا کو شیطانیت اور مرتبہ غضب کا فوق شہوت
ہے اور ہوا کا فوق غضب کہ انسان بسبب شہوت کے اپنی جان پر ظلم کرتا ہے اور بسبب غصے کے اوپر غیر اپنے
کے اور بسبب ہوا کے اوپر پروردگار اپنے کے لہذا حدیث شریف مین وارد ہے الظلم ثلثۃ فظلم لا یغفر وظلم لا یترک
وظلم عسی اللہ ان یترکہ فالظلم الذی لا یغفر ھو الشرک والظلم الذی لا یترک ظلم العباد بعضھم بعضا والظلم الذی عسی اللہ ان یترکہ ھو
الظلم الانسان نفسہ اور نتیجہ شہوت کا آدمی مین دو چیزین ہین حرص اور بخل اور نتیجہ غضب کا بھی دو چیزین ہین عجب
اور تکبر اور نتیجہ ہوا کا بھی دو چیزین ہین کفر اور بدعت اور اجتماع سے اُن چھہ چیزون کے آدمی مین ایک خصلت
ساتوین پیدا ہوتی ہے کہ نہایت اخلاق ذمیمہ ہے اُسے حسد کہتے ہین حکما نے حکمت ایمانی مین فرمایا ہے کہ
مرتبہ حسد کا اخلاق ذمیمہ مین مثل مرتبے شیطان کے ہے اشخاص ملعونہ مین جب یہہ تمہید معلوم ہوئی تو سمجھیے
کہ اسمائے ثلثہ کہ بسم اللہ مین واقع ہین واسطے دفع اخلاق ثلثہ اصلیہ کے ہین اور آیات سبعہ فاتحہ واقع اخلاق
سبعہ فرعیہ مین بیان اُنکا یہہ ہے کہ جسنے اللہ کو پہچانا شیطان ہوا کا اس سے بھاگا اور جسنے رحمانیت اُسکی
دریافت کی غضب سے بالکلیہ پاک ہوا اور جسنے رحمیت اُسکی اپنے مین دیکھی روا رکھا کہ اپنے نفس پر ظلم کرے
اور بافعال ذلیل رسوا ہوا اور جب الحمد للہ کہا مرتبہ شکر کا حاصل کیا اور قناعت بموجود نصیب اُسکے ہوی اور بند
شہوت کو توڑا اور جو کوئی رب العالمین کا معتقد ہوا حرص اُسکی بکلی دور ہوی اور بخل نے اُسکے راہ عدم لی کہ حرص
اُس چیز مین ہوتی ہے کہ اپنے پاس موجود ہو اور بخل اُسمین ہوتا ہے کہ جو اپنے پاس ہوا اور وہ موجود اور غیر موجود
کو حوالہ ربوبیت الٰہی کے کرتا ہے اور جسنے مالکیت روز جزا کو جانا بعد اُسکے کہ رحمن و رحیم کو پہچانا ہے غضب اُسکا زائل
ہوا اور جو کوئی ایاک نعبد و ایاک نستعین زبان پر لایا تکبر کو کلمہ اول سے اور عجب کو کلمہ دویم سے جڑ سے اوکھیڑا
اور جسنے اھدنا الصراط المستقیم کہا اور صراط الذین انعمت علیہم تا آخر ساتھ اُسکے ملاحظہ کیا کفر اور بدعت دل سے
نکالا اور جب یہہ چھہون خصلتین بری دور ہوئین حسد خود بخود بھاگ گیا بیان لطائف لطائف اس سورہ کے یہہ ہین
کہ اسمین یہہ سات حروف نہین ہین بیت ثا و جیم و خاء و زاء و شین و ظا ساتوان ہے حرف فا اول و فا یہہ
سات حروف دلالت اوپر سات نوع عذاب جہنم کے کرتے ہین اور بعدد ہفت دروازہ دوزخ ہین جسوقت مسلمان
نے سورۂ فاتحہ پڑھی جہنم سے اور طبقات اُسکے سے اور انواع عذاب اُسکے سے اور دخول ابواب اُسکے سے مخلصی پائی
حرف ثاء اشارہ طرف ثبور کے رکھتا ہے کہ روز قیامت کو خاصہ اہل دوزخ ہوگا چنانچہ فرمایا ہے حق تعالی نے لا
تدعوا الیوم ثبورا واحدا وادعوا ثبورا کثیرا اور جیم یاد دلوانے والا نام جہنم کا ہے کہ جحیم ہے اور حرف خاء اشارہ
طرف خزی اور رسوائی کے ہے کہ دوزخیون کو تا ابد لازم ہوگی ربنا انک من تدخل النار فقد اخزیتہ اور حرف زاء
اشارت طرف زفیر کے ہے کہ نغمہ دوزخیان ہے اور کنایت طرف زقوم کے ہے کہ طعام کافران ہے اور حرف شین

اشارت بشمول ہے ظلم وبہادر فیروشہ ہوں جیسا الذین ظہقا مادامت السموات والارض اور حرف ظا حرف عمد و لظی سے ہے
کہ حقیقت ہے جہنم کا اور حرف فا حرف سر فراق ہے مجبون کے نزدیک بدترین انواع عذاب ہے اور اشارہ طرف
فرقت کے بھی ہے اور کنایت طرف اختلاف کے بھی ہے کہ سبب دخول دوزخ ہے بیان فضائل سورہ فاتحہ کہ
حدیث شریف میں مذکور ہیں بخاری شریف میں اور سوا بخاری کے صحاح ستہ میں اور کتب معتبرہ حدیث میں مروی
ہے کہ ابوسعید بن المعلی کہ صحابی تھے نقل کرتے تھے کہ میں ایک روز مسجد مقدس میں نماز پڑھتا تھا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے مجھے پکارا میں سبب شغل نماز کے جواب ندے سکا بعد فراغ نماز کے حضور نبوی میں حاضر ہوا اور عذر
بیان کیا آپ نے فرمایا یہہ عذر مسموع نہیں ہے ندائے رسول کی ہر حال میں اجابت ضرور ہے چنانچہ حق تعالی
فرماتا ہے یا ایھا الذین امنوا استجیبوا للہ وللرسول اذا دعاکم لما یحییکم پھر فرمایا میرے ساتھ چل میں تجھے بزرگ ترین
سورہ کہ قرآن میں ہے قبل باہر آنے مسجد سے تعلیم کروں میں آپ کا مبارک ہاتھ پکڑ کر چلا جب مسجد کے دروازے
کے پاس پہنچا یاد دلوایا میں نے آپ نے فرمایا وہ سورہ الحمد للہ رب العالمین ہے اور یہی سبع المثانی اور قرآن عظیم
کہ حق تعالی نے اوپر میرے جسے نازل کرنے کی منت رکھی ہے کہ ولقد اتیناک سبعا من المثانی والقرآن العظیم اور مسند
دارمی میں اور مسند امام احمد میں اور ترمذی اور نسائی اور سنن بیہقی میں اور صحیح ابن خزیمہ میں مثل اسی قصے کے
سید القراء ابی ابن کعب سے بھی مروی ہے اور اس میں یہہ کلمہ بھی واقع ہے کہ اتحب ان اعلمک سورۃ لم تنزل
فی التوراۃ ولا فی الانجیل ولا فی الزبور ولا فی القرآن قال ابی نعم پھر آنحضرت نے فرمایا کہ وہ سورہ ام القرآن
ہے کہ ہر نماز میں پڑھتا ہے تو اور صحیح مسلم میں اور ابن حبان اور نسائی اور طبرانی اور حاکم میں بروایت ابن عباس
آیا ہے کہ ایک دن جبرئیل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے اور کھلنے دروازہ کلان کا سنا
بتامل طرف آسمان کے دیکھا فرمایا کہ فرشتہ جواب نازل ہوتا ہے گا ہے ابتداء خلقت آدم سے اسدم تک زمین
پر نہیں آیا جب وہ فرشتہ آنحضرت پاس پہنچا کہا کہ خوش وقت ہو جیئے ساتھ دو نور کے کہ تمہیں حق تعالی نے دئیے ہیں
کسی نبی کو قبل آپ کے نہیں دئیے سورۃ الفاتحہ اور آمن الرسول تا آخر سورۃ بقرہ کوئی حرف ان سے نہ پڑھو گے تم
مگر ثواب عظیم اسپر پاؤ گے اور بخاری اور مسلم وغیرہ صحاح ستہ میں وارد ہے کہ اصحاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے سانپ کے کاٹے پر اور بچھو کے ڈھنک مارے پر اور نظر والے پر اور مجانین پر ساتھ اس سورت کے رقیہ کیا ہے اور آنحضرت
نے تجویز فرمایا ہے اور دار قطنی اور ابن عساکر نے روایت کی ہے ثابت بن یزید سے کہ اسے آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے ساتھ اس سورہ کے رقیہ فرمایا ہے اور آب دہن مبارک اپنا بعد پڑھنے سورۃ فاتحہ کے مقام درد پر ڈالا ہے
اور بیہقی نے شعب الایمان میں اور سعید بن منصور نے سنن اپنے میں لکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ہے فاتحۃ الکتاب شفاء من کل داء اور ابراہیم نے مسند اپنے میں ابن مالک سے روایت کی ہے کہ آنحضرت

صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جسنے پہلو اپنا فرش پر رکھا اور فاتحہ اور قل ہو اللہ پڑھکر اوپر اپنے دم کیا ہر بلا سے امن مین ہوا مگر موت اسکی مقدر ہے اور عبد بن حمید نے مسند اپنے مین ابن عباس سے مرفوعاً روایت کی ہے کہ فاتحۃ الکتاب برابر دو ثلث قرآن ہے ثواب مین اور بہت روایات کہ نزدیک حاکم کے صحیح ہین اور بیہقی نے شعب الایمان مین بھی تصحیح انکی کی ہے انمین لفظ افضل القرآن کا اور خیر سورۃ فے القرآن کا اس سورہ کے حق مین وارد ہے اور ابو الشیخ نے اور طبرانی اور ابن مردویہ نے اور دیلمی نے اور ضیاء نے مقدسی نے احادیث مختارہ اپنے مین روایت کی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے چار چیزین کنج عرش سے مجھے عطا ہوی ہین اور کچھ چیز کسیکو سوا ان چار چیز کے اس کنج سے نہین پہنچی ام الکتاب آیۃ الکرسی خاتمہ سورہ بقرہ سورہ کوثر اور ابو نعیم اور دیلمی نے ابو الدرداء سے روایت کی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فاتحۃ الکتاب کفایت کرتی ہے اس سے کہ کچھ چیز قرآن سے کفایت نہین کرتی اور اگر فاتحۃ الکتاب کو بیچ ایک پلے ترازو کے رکھین اور تمام قرآن کو پلے دوسرے مین البتہ فاتحۃ الکتاب ہفت چند قرآن سے آوے اور ابو عبید نے فضائل قرآن مین حضرت حسن بصری سے روایت کی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جسنے فاتحہ پڑھی گویا توراۃ اور انجیل اور زبور اور فرقان کی تلاوت کئی اور تفسیر وکیع مین اور کتاب المصاحف مین ابن انبار کے اور کتاب العظمۃ مین ابو الشیخ کے اور حلیۃ اولیا مین ابو نعیم کے وارد ہے کہ ابلیس کو چار بار تمام اسکی عمر مین نوحہ اور زاری کا اور خاک سر پر ڈالنے کا اتفاق ہوا ہے ایک جب اسکو لعنت ہوی دوسری جب اسنے آسمان سے زمین پر گرایا تیسری جب بعثت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ہوی چوتھی جب یہہ سورہ نازل ہوئی اور ابو الشیخ نے کتاب الثواب مین لایا ہے کہ جسکو حاجت ہو فاتحۃ الکتاب پڑھے بعد ختم کے جناب الٰہی مین دعا کرے حاجت اسکی برآویگی اور ثعلبی نے شعبی سے روایت کی ہے کہ ایک شخص اسکے پاس آیا اور شکایت درد کی لایا اسسے شعبی نے کہا کہ اساس القرآن پڑھ اور جائے درد دم کر اسنے کہا اساس القرآن کیا ہے کہا فاتحۃ الکتاب اور اعمال مجربہ مشائخ مین مذکور ہے کہ سورہ فاتحہ اسم اعظم ہے واسطے ہر مطلب کے پڑھے اور اسکے دو طریق ہین اول یہہ کہ مابین سنت اور فرض فجر کے باتصال میم بسم اللہ بلام الحمد چہل و یکبار چالیس روز تک پڑھتے ہین جو مطلب ہو حاصل ہوتا ہے اور اگر شفا مریض کی یا دفع سحر کا منظور ہو پانی پر دم کر کے مریض اور مسحور کو پلاتے ہین دوسرا طریقہ یہہ ہے کہ یکشنبے کے دن اول ماہ درمیان سنت اور فرض فجر کے بے قید اتصال میم بلام ہفتاد مرتبہ پڑھتے ہین پھر ہر روز اسیوقت دس دس بار کم کرتے ہین اور شنبے کو تمام ہوتی ہے اگر ماہ اول مین مطلب ہو گیا فبہا والا دوسرے مہینے تیسرے مہینے اسیطرح کرتے ہین اور لکھکر اس سورہ کو گلاب اور مشک سے اور زعفران سے کاسہ چینی پر دھوکے مریض مجذوم کو تا چہل روز پلاوے مجرب ہے واسطے

شفا کے اور درد دندان اور دوسر اور درد شکم اور سوا انکے دردون کے دفع کو سات بار پڑھ کر دم کرے شفا ہو جائیگی
انشاء اللہ تعالیٰ مجرب ہے یہہ سب لطائف اور برکات اور فضائل تفسیر فتح العزیز مین مسطور ہین سورۃ البقرہ
یہہ مدنی ہے دو سو چھیاسی آیتین ہین اور چھہ ہزار اکیس کلمے ہین اور پچیس ہزار اور پانسو حروف ہین اور آخر آیتہ
کہ نازل ہوئی ہے اس سورہ مین یہہ ہے واتقوا یوما ترجعون فیہ الی اللہ اور اس سورۃ مین ہہت مسلونکا مذکور ہے اور
پانچ سو حکم ہین اور سب سے بڑی قرآن مین آیۃ مداینے کی ہے کہ اس سورۃ مین ہے یا ایہا الذین امنوا اذا تداینتم
بدین الآیۃ اس آیتہ کے ایک سو تیس کلمے ہین اور اسمین قریب بیس حکم کے ہین فرمایا ہے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے شیطان بھاگتا ہے اس گھر سے جس مین سورہ بقرہ پڑھی جاتی ہے روایت ہے مسلم ترمذی
مین نسائے مین اور صحیح ابن حبان مین ہے کہ اگر رات کو پڑھو سورہ بقرہ تو تین راتین اس گھر مین شیطان نہین آتا اور
اگر دن کو پڑھی جائے تو تین روز شیطانکا دخل نہین ہوتا اس گھر مین اور فضائل اس سورہ بقرہ کے بہت وارد ہین حدیث
مین سوال اس سورہ مین انواع امور عجیبہ مذکور ہین اور اصناف اشیون عزیزہ مسطور ہین پس تخصیص اسکو ساتھ بقرہ
کے کیون کیا اور نام اسکا یہی کیون رکھا جواب نام سب سورتون کے توقیفی ہین مستغنی بیان وجہ عقلی سے اور یا یہہ
جواب ہے کہ بقرہ کا ذکر سوائے اس سورۃ کے اور کہین قرآن مین نہین آیا خاصہ اس سورہ کا ہے اسواسطے لائق اس
نام کے ہوئی اور نظم اور تطبیق اس بقرہ کے ساتھ فاتحہ کے یہہ ہے کہ سورۃ فاتحہ مین بیان توحید اور پرستش ہے اور
دعا استقامت اور ثبات کی ہے اوپر توحید اور پرستش کے پس جب سورۃ فاتحہ نازل ہوئی لوگ تین قسم ہوگئے
بعضون نے توحید اور پرستش اختیار کی اور استقامت چاہی اوپر اسکے وہ مومن ہوئے بعضون نے خلاف
اسکا کیا وہ کافر ہوئے بعضون نے ظاہر مین اقرار کیا باطن مین انکار کیا وہ منافق ہوئے پس حق تعالیٰ نے اول سورۃ
بقرہ مین ان تینون فرقون کو بیان فرمایا ہے اول مذکور مومنون کا کیا پھر کافرون کا پھر منافقونکا ہے سبب سے پیچھے
کہ یہہ نہ ادھر مین نہ ادھر مین دل مین کچھ ہے منہہ پر کچھ ہے اور دوسری سورہ فاتحہ پر سبیل اجمال متضمن تمام معانی
قرآنی کے ہے اور سورہ بقرہ ابتداء تفصیل اسکی ہے اور تیسری سورۃ فاتحہ مین آیۃ اھدنا الصراط المستقیم ہے سورہ بقرہ
مین ہدی للمتقین اور چوتھی آخر سورۃ فاتحہ مین ذکر زمرہ مومنین کا اور دو فرقے کافرین کا ہے آغاز سورہ بقرہ مین
بھی مذکور مومنین کا اور دو فرقہ کافرین مجاہرین اور منافقین کا ہے اور پانچوین سورہ فاتحہ مین اول صفات الٰہیہ سے
ربوبیت کا مذکور ہے سورہ بقرہ مین بھی اول شرح ربوبیت حق تعالیٰ کی ہے نسبت بنوع انسانی کہ کیف
تکفرون باللہ وکنتم امواتا فاحیاکم اور چھٹی سورہ فاتحہ مین انواع رحمت دینی اور دنیوی کو ساتھ دو اسم رحمن اور
رحیم کے ارشاد فرمایا ہے سورہ بقرہ مین تفصیل انواع رحمت دینی اور دنیوی ہے کہ نسبت بدو فرقہ بنی اسرائیل اور
بنی اسمعیل ارشاد ہوئی ہے ساتوین سورۃ فاتحہ مین مقدمہ جزا اور اور دلوایا ہے ساتھہ مالک یوم الدین کے سورۃ

بقرہ مین بیچ ذکر بنی اسرائیل کے مقابل ہر کفران اور عصیان کے مجازات انکی ساتھہ عقوبات دنیوی کے مذکور فرمائین ہین آٹھوین سورہ فاتحہ مین بیان عبادت اور استعانت ہی سورہ بقرہ مین آیۃ فاذکرونی اذکرکم واشکروا لی ولا تکفرون سے تا آخر مسائل جہاد و حج شرح انواع عبادت ہی اور آیۃ ویسئلونک عن الیتامی سے تا آخر مسائل صدقات اور ربوا کی تفصیل اقسام استعانت ہی نوین سورۃ فاتحہ مین طلب صراط المستقیم ہی کہ حقیقت مین مطالب سورہ فاتحہ کے اسی پر منتہی ہین سورہ بقرہ مین آیۃ آمن الرسول بیان صراط مستقیم ہی



سورۃ البقرۃ مدنیۃ وھی مائتان وثمانون وست آیات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الٓمٓ یہہ حروف مقطعہ اسرار قرآن ہین ہر ایک کو انکی معنی پر اطلاع نہین ہی ایک سو چودہ سورتین ہین تمام قرآن مین اُن مین سے اُنتیس سورہ کے پہلے حروف مقطعات ہین اور یہہ حروف مقطعات بعضے خماسی ہین جیسے کہیعص اور حمعسق اور بعضے رباعی ہین چنانچہ المص اور المر اور بعضے ثلاثی ہین کہ الم الر اور بعض ثنائی ہین مانند طہ اور یس اور حم کے اور بعضے وحدان ہین مثل ص کے اور ق کے اور ن کے ابن مسعود اور ابن عباس اور ضحاک اور ثعلبی رضی اللہ عنہم نے کہا ہی بیچ تفسیر الم کے کہ الف انا کا اور لام اللہ کا اور میم اعلم کا ہی یعنے انا اللہ اعلم مین اللہ دانا تر ہون اور یہہ تاویل بہت پسندیدہ ہی اسواسطے کہ عرب کا دستور ہی کہ کلام مختصر بہت پسند کرتے ہین اور قرآن لغت اور عادت عرب پر نازل ہوا ہی چنانچہ خود فرمایا ہی حق تعالی نے بلسان عربی مبین اور بعضے کہتے ہین کہ الم قسم ہی حق تعالی قسم کھا کر رد کرتا ہی طعن کو کافرون کے کہ قرآن کے منکر تھے کہتے تھے کہ اللہ کا کلام نہین ہی محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے بنایا ہی پس قسم کھائی حق تعالی نے الف کی اور لام کی اور میم کی الف اللہ کا اور لام جبرئیل کا اور میم محمد کا ہی یعنے قسم ہی مجھے اپنی ذات پاک کی اور امانت جبرئیل کی اور محمد کی نہین ہی ایسا جیسا کہ تم کہتے ہو بلکہ وحی بھیجنے والا مین ہون اور لانیوالا جبرئیل ہی اور لینے والا محمد ہی علیہ السلام والصلوٰۃ اور قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ حروف مقطعہ کہ اول ہر سورہ کے ہین نام ان سورتون کے ہین پس الم نام اس سورۃ کا ہی اور یہہ عادت ہی عرب کی کہ تسمیہ شی کا ساتھہ حروف مفردات کے رکھتے ہین چنانچہ صفر کا ص اور نحاس کا س اور جبل کا ق اور حوت کا ن ہی پس یہہ معنے ہوئے کہ الم یعنے یہہ سورہ کہ الم اسکا نام ہی ذلک الکتاب الذی وعدنک یوم المیثاق بانزالہ علیک معجزۃ لک ودلالۃ باقیۃ علی نبوتک یہہ وہ کتاب ہی کہ وعدہ کیا تھا ہمنے تجھہ سے دن میثاق کے نازل کرینگے اُسکو اوپر تیرے اور معجزہ ہی واسطے تیرے اور دلالۃ باقیہ ہی اوپر نبوت تیری کے اور الم ایک آیۃ ہی اور اُنتیس سورتون کے پہلے مقطعات ہین وہ آیتین ہین حدی حدی امام زاہدی نے فرمایا ہی کہ ساتھ اس تاویل کے کہ الم نام ہی اور ثنا ہی پروردگار کی وقف کرنا روا ہی اور اگر بمعنی قسم کے کہئے تو درست نہین وقف اسواسطے کہ سخن نا تمام ہی جب تک کہ جواب قسم کا نہ ملے اور جواب قسم کا لاریب فیہ ہی اور جواب قسم کا چار وجہ پر آتا ہی ایک تو

ساتھ ان خفیفہ کے جیسے والسماء والطارق مین جواب قسم کا ان کل نفس لما علیہا حافظ دوسری ساتھ
ان مشددہ کے جیسے والفجر مین ان ربک لبالمرصاد تیسری ساتھ کلمہ ما کے جیسے والنجم مین ما ضل صاحبکم وما
غوی چوتھی ساتھ لا کے جیسے اس جگہہ ہے لاریب فیہ تفسیر فتح العزیز مین لکھا ہے کہ الف سے مراد اصل اور لام سے
لازم الاتباع اور میم سے محکم یعنے اصل لازم الاتباع محکم کہ منکرونکو معجزہ ہے اور مستدلون کو مفید ہے کہ مطالب عالیہ کو
ساتھہ حجج روشن کے مثبت ہے اور شبہات واہیہ کو مزیل اور ماحی ہے وہ یہہ قرآن شریف ہے یہان سمجھ لیجئے
کہ اصول احکام دین کے چار چیزین ہین کتاب اور سنت اور اجماع اور قیاس اسواسطے کہ بعضے احکام دین کے کتاب
سے ثابت ہوئے ہین جیسے نماز اور روزہ اور زکوۃ اور حرمت خنزیر اور حلت گاؤ اور مانند انکے اور بعضے احکام قول اور
فعل پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے سے اُسے سنت کہتے ہین جیسے نماز جنازہ کی اور حرمت خر اور استر کی اور مانند انکے
اور بعضے احکام باجماع مجتہدین ثابت ہین مثل حرمت بیع اُس کنیزک کے کہ مالک اپنے سے فرزند لائی ہو اور سوا انکے
اور بعضے احکام بقیاس ظاہر کہ غیر منصوص کو اوپر منصوص کے قیاس کیا ہے مثل حرمت سود لینے کی پیسے ٹکون
مین کہ صریح ملحق سونے چاندی سے ہے اسباب مین لیکن وہ اصل کہ لازم اور محکم ہے سو کتاب کے نہین اسواسطے
کہ قیاس کو مستند چاہئے کہ بیچ اصل کے بموجب اُسکے حکم شرع ثابت ہوا ہو اور مستند اُسکا یا کتاب ہے یا سنت
ہے یا اجماع ہے اور اجماع بھی بذاتہ اصل نہین ہے اسواسطے کہ اجماع نام اس قیاس کا ہے کہ تمام مجتہدین نے
اوپر اُسکے توارد قیاس کیا ہو پس اُسے بھی مستند ہونا چاہئے کتاب اور سنت سے اور سنت نام فعل اور قول پیغمبر
صلے اللہ علیہ وسلم کا ہے اور تا وقتیکہ نبوت پیغمبر کی ثابت ہو قول اور فعل اُنکا معتبر نہو اور نبوت پیغمبر کی قرآن
سے ثابت ہے کہ معجزہ مستمرہ ہے پس حقیقت مین اصل محکم اوپر ہر ایک کے پیغمبر اور امت اور مجتہد اور عامی کے کہ لازم
الاتباع ہے یہی قرآن ہے پس اور کتاب ہر چند لغت مین بمعنے مکتوب ہے کہ ہر نوشتے کو کہتے ہین چنانچہ لباس
بمعنے ملبوس ہے لیکن اصطلاح شرع مین خاص بیچ معنے قرآن شریف کے ہے حتے کہ اگر کوئی کہے کہ کتاب سے
فلان چیز ثابت ہے سمجھا جاتا ہے کہ قرآن سے **ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ** وہ کتاب کہ ہمنے روز میثاق
مین ساتھہ نزول کرنے اُسکی کے وعدہ کیا تھا وہ یہی قرآن ہے کچھ شک اور شبہہ نہین ہے بیچ اسکے ابن عباس
اور عکرمہ کہتے ہین ذالک بمعنے ہذا ہے اور یہہ دونو کلمے اشارے کے مین ایک دوسرے سے بدل ہوتے ہین چنانچہ اور
جگہہ ہے ذلک الدین القیم سورہ روم مین ای ہذا اور ہذا یوم لاینطقون ای ذالک اور بعضون نے کہا ہے کہ ذالک
الکتاب سے اشارہ طرف اُس کتاب کے ہے کہ لوح محفوظ مین مکتوب ہے لاریب فیہ ای لاشک فیہ ابن عباس
اور ابن مسعود اور عطا اور مجاہد رضی اللہ عنہم نے کہا ہے نہین ہے کوئی شی بیچ اسکے کہ جسمین ریب اور شک
اور تناقض اور باطل ہو بلکہ سب کا سب کلام اللہ حق ہے سچا تا ہے بعض انکا بعض کو نزول اس آیۃ کا رد ہے مقولے کا

کافرون کے کہ طعن کرتے تھے بیچ حق قرآن شریف کے بعضے کہتے تھے سحر ہے بعضے کہتے تھے شعر ہے بعضے کہتے تھے قصے
جمع کردے ہین پہلے لوگون کے بعضے کچھ کہتے تھے بعضے کچھ حق تعالی نے ارشاد فرمایا لاریب فیہ یعنے کچھ شک نہین
بیچ اسکے یعنے بیچ قرآن کے کہ وحی ہے میری طرف سے اوپر محمدؐ کے نازل ہوا ہے حضرت قیوم زمان قطب دوران پیر
و مرشد برحق واقف اسرار خفی و جلی شاہ غلام علی دام ارشادہم فرماتے ہین کہ نظم اور تطبیق اس آیۃ کی ساتھ الحمد کے یہہ
ہے کہ وہان التجا اور طلب بندے نے صراط مستقیم کی کی تھی یہان حق سبحانہ نے ارشاد فرمایا کہ ذلک الکتاب لاریب
فیہ راہ راست کہ تونے طلب کی تھی وہ یہہ قرآن ہے کہ کچھ شک و شبہہ نہین اسمین هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ

الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيمُونَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنفِقُونَ راہ دکھلانے والا ہے واسطے پرہیزگارون
کے کہ یہہ ساتھ اُسکے منتفع ہوتے ہین وہ پرہیزگار کہ صدق عقیدہ سے ایمان لاتے ہین ساتھ غیب کے کہ حق تعالی ہے بن
دیکھے ایمان لاتے ہین اور ملائکہ پر اور قیامت پر یا غیب سے مراد وحی ہے بعضون نے کہا ہے قضا و قدر ہے کہ مسلمان
ایمان لاتے ہین اُسپر اور ادا کرتے ہین نماز کو پانچون وقت بشرائط اور آداب اور اس چیز سے کہ دی ہے ہمنے انکو خرچ
کرتے ہین اوپر اہل و عیال کے اور اقربا اور ہمسایون کے اور جو مستحق ہین اُنپر ہدیً مصدر ہے بمعنے اسم فاعل اور
متقین یعنے مومنین کے ہے یعنے کلام اللہ ہادی ہے واسطے مومنین کے اگرچہ کلام اللہ ہادی ہے تمام جن اور انس کے
حق مین لیکن نفع اور فائدہ ہدایت کا حاصل کیا ہے متقیون نے اسواسطے تخصیص انکی کی اور اس مقام پر مفسرین بھی
اشکال مذکور کرتے ہین اور پوچھتے ہین کہ ہدایت مناسب گمراہون کے ہے ظاہر مین مناسب اس مقام کے ہدی للضالین
فرمانا تھا تفسیر بیضاوی مین جواب اس شبہے کا اسطور پر دیا ہے کہ پہلے ہم ذکر کر آئے کہ ہر چند ہدایت قرآن کی عام
ہے ہر مسلم اور کافر کو چنانچہ اور جگہہ فرمایا ہے هدی للناس لیکن انتفاع ہدایت قرآن خاص نصیب متقین
ہے اور فتح العزیز مین لکھا ہے کہ معنے هدی للمتقین کی یہہ نہین کہ یہہ کتاب بعد از وصول بمرتبہ تقوی انکو ہدایت
کرتی ہے بلکہ معنے یہہ ہین کہ کوئی متقی بغیر ہدایت قرآن کے متقی نہین ہوا جیسے کہتے ہین یہہ دائی دودھ پلانیوالی
اس جوان کی ہے حالانکہ عہد جوانی مین دودھ پلانا کہان ہے لیکن جو شباب بسبب شیر دینے اُسکے حاصل
ہوا ہے یہہ بات کہی جاتی ہے اور صاحب کشاف نے کہا ہے کہ ہدی للمتقین قبیل من قتل قتیلا فلہ سلبہ سے
ہے یا یہہ معنے کہ قرآن ہدایت ہے واسطے گمراہون کے کہ آخر بدرجہ تقوی پہنچینگے سوال تمام قرآن کو وصف کرنا ہدایت
کیونکر ہو سکے حال آنکہ قرآن مین محکمات اور متشابہات بھی واقع ہین کہ تعین مراد کی اُنسے نہین کی جاتی مگر بعقل
اور جب عقل دخیل ہوی تو ہدایت شان عقل ہوئی نہ شان قرآن اور اسیواسطے جمیع فرق اسلام خواہ محق ہون
خواہ مبطل احتجاج بالقرآن کرتے ہین اور روایت صحیحہ مین بھی امیر المومنین حضرت علی مرتضی سے وارد ہے کہ جب
حضرت ابن عباس کو واسطے مناظرے خوارج کے بھیجا فرمایا کہ علیک بالسنۃ فان القرآن ذو وجوہ لازم پکڑو سنت پیغمبر

کہ قرآن سے طرح طرح کی وجہین نکلتی ہین اور یہہ بھی ہے کہ بعضے مسائل اعتقادی ایسے ہین کہ ہدایت ہونا قرآن کا اُنپر موقوف
ہے اوپر دلیل عقل کے مثل مباحثے ذات اور صفات اور اثبات نبوة علی الاطلاق پس قرآن اُس قسم مین کیونکر
ہدایت ہوسکے کہ دور لازم آتا ہے **جواب** معنے ہدایت ہونے قرآن کے یہہ نہین کہ محض قرآن الزام مخالف
دے سکین بلکہ معنے اِسکے انکشاف حقائق نفس الامریہ ہین اوپر ناظر محکمات اور متشابہات کے تا بعد ارجاع محکمات
موجب مزید انکشاف ہوں یا بسبب محض ایمان بدلوا محکمات اور متشابہات موجب ترقی درجہ ایمان ہون
اور یہہ بھی ایک نوع ہدایت کا ہے اور بیچ اُن مسائل کے کہ موقوف علیہ قرانیت قرآن کے ہین ہدایت قرآن کی
بسبب تاکید اور تقویت اور امن مداخلت وہم کے بیچ دلائل اُس مطلب کے ہے اور یہہ نوع بھی عمدہ ہدایت کا ہے
اور علاوہ اوپر اُسکے یہہ ہے کہ لفظ ہدی للمتقین کا دلالت نہین کرتا اوپر اِسکے کہ ہر جزو اسکا واسطے ہر متقی کے ہدایت
ہووے تا محذور لازم آوے بلکہ معنے اِسکی یہہ ہین کہ تمام قرآن واسطے جمیع افراد متقین کے ہدایت ہے علی حسب
تفاوت درجاتہم فی الفہم والاستنباط اور علما کا معنے ہدایت مین اختلاف ہے چنانچہ کہا ہے کہ ہدایت کی دو معنے
آتی ہین ایک تو دکھلا دینا راہ کا مطلب تک اِن معنے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم اور اصحاب کبار اور ائمہ اطہار اور اولیا
اور علما اور صلحا ہادی ہین کہ راہ راست بتا دیتے ہین پھر جسکو حق تعالی نے چاہا اُسنے قبول کیا اور استقامت کی
اوپر اُسکے اور جسکو حق تعالی نے نچاہا اُسنے نہ قبول کیا اور اگر قبول بھی کیا استقامت نکی اوپر اُسکے آخر کار گمراہ ہو گیا
اور دوسری ہدایت کی معنے یہہ ہین کہ راہ دکھا کر پہنچا دینا مقصود تک اِن معنے خاص اللہ تعالی ہادی ہے نہ سوا اسکے
کوئی اور **نظم** شاہد مقصود سے مجھکو ملا کر ہدایت ہی توئی ہادی میرا کون ہے مقصود میرا تجھ سوا تو میرا ہو مجھکو اپنا کر خدا
اور تقریر اِس مقام کی بطور طالب علمانہ یون ہے کہ ایک تو ہدیٰ کی معنے دال اور مرشد کی آتی ہین چنانچہ حق تعالی
نے فرمایا ہے واما ثمود فہدیناہم ای دللناہم اور ایک ہدیٰ آتا ہے بمعنے تخلیق فعل اہتدا کو معنے حقیقی یہہ ہین اور یہہ
سوا خدا کے نچاہیے کہ مضاف ہو طرف اور کے انک لا تہدی من احببت ولکن اللہ یہدی من یشاء اور بعضے
آیات ہین کہ مضاف ساتھ انبیا اور ائمہ کے ہے اُن سب جگہہ بمعنے دعا ہے چنانچہ انک لتہدی ای لتدعوا اور وجعلناہم
ائمۃ یہدون ای یدعون اور متقین جمع ہے متقی کی بمعنے حذر کے یعنے حذر کرنیوالے عذاب الٰہی سے ساتھ لزوم طاعت کے
اور اجتناب معصیت کے اور تقوی دو قسم ہے ایک تقوی اصل ہے ایک تقوی فرع ہے تقوی اصل حذر شرک
سے ساتھ لانے ایمان کے اور تقوی فرع حذر گناہ سے ساتھ قبول کرنے فرمان کے عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ
نے فرمایا ہے کہ اغلب تقوی کو بیچ قرآن کے اوپر تقوی اصل کے تفسیر کرتے ہین قتادہ رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کہ متقین کون
لوگ ہین کہا وہ ہین کہ حق سبحانہ تعالی نے خود بتا دیا ہے الذین یؤمنون بالغیب الآیۃ اور غیب اُسے کہتے ہین کہ جسکے معلوم
کرنےمین احتیاج دلیل کی ہو اور جسکے معلوم کرنےمین احتیاج دلیل کی نہو وہ عیان ہے اور ایمان لانا سب پیغمبرون پر فرض ہے اگرچہ یہہ غیب

تھی عیان تھی لیکن پیغمبری انکی غیب تھی کہ ساتھ معجزے کے معلوم ہوتی تھی اور معجزہ دلیل ہے شرف نبوت کا ابن مسعود اور ابن عباس کہتے ہین کہ غیب جنت اور نار اور قیامت ہے اور بعضے کہتے ہین کہ غیب سے مراد حق تعالیٰ ہے کہ بن دیکھے ایمان لائے ہین ہر چند قرب اور معیت اور احاطہ اسکا ثابت ہے لیکن بسبب کمال لطافت کے وہ دید مین نہین آسکتا کیا طاقت ہے اس دیدہ حادث کی کہ نظارۂ قدیم کرے **بیت** یہہ نصیب اپنے کہان ہین کہ تجھے دیکھین ہم آہ پردے ہی سے آواز سنا دے ہمکو لا تدرکہ الابصار وھو یدرک الابصار وھو اللطیف الخبیر **بیت** اسے کس طرح دیکھے رافت بیچارہ حیران ہے تصور مین بھی جسکے دیدۂ نظارہ حیران ہے اگرچہ بعضے ایمان شہودی کے قائل ہین لیکن شہود و مشاہدے سے اللہ وراء الوراء ہے جو دید مین بلکہ وہم خیال مین آوے وہ اس سے سوا ہے برتر ہے وراء ہے **بیت** پردہ اٹھا اٹھا کے جسے جھانکتی ہے خلق ہم دیکھہ آئینہ مین اسے وہ یار ہے نہین ایمان دو قسم ہے ایک ایمان بغیب ہے کہ عام مومنین رکھتے ہین اور ایک ایمان شہودی ہے کہ خواص رکھتے ہین ہر چند رویت نہین لیکن کالرویہ ہوتی ہے اکثر اولیا نے اسی کو کمال کہا ہے اور اوپر اسکے درجات قرب بیان نہین فرماتے ایک بزرگ کہ قایل ہے ایمان شہودی کا کہتا ہے **نظم** تا دوست بچشم سر نہ بینم ہر دم در راہ طلب کجا نشینم ہر دم گویند خدا بچشم سر نتوان دید آن ایشانند و من چنینم ہر دم ٭ اور کوئی امت مین سوا اس ایک بزرگ کے ان آنکھون سے دیکھنے کا دنیا مین قایل نہین ہے جو ایمان شہودی والے ہین وہ بھی شہود و مشاہدہ کے ساتھہ دیدہ دل کے قایل ہین اور نقشبندی اس شہود کو تعبیر ساتھہ حضور قلب کے کرتے ہین کہ دلکو ایک نگرانی اور توجہ پیدا ہوتی ہے طرف حق تعالیٰ کے اور اسی کو اکثر نے بلکہ سب نے کمال کہا ہے اور حضرت مجدد الف ثانی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہین کمال یہہ نہین ہے شہود اور مشاہدہ اور توجہ اور حضور دال ہے اوپر ناتمامیت مقام کے اور باقی رہنے مسافت کے بعد قطع کرنے مسافت کے کمال اتصال مین نہ شہود رہتا ہے نہ مشاہدہ نہ توجہ رہتی ہے نہ حضور ان مقامات کو ساتھہ ایک مثال کے واضح کرتا ہون تا کہ خوب فہمید مین آجاوے مثلاً ایک شخص نے ہاتھہ اپنا پس پشت رکھا ہے یقین ہے اسے کہ ہاتھہ میرا ہے لیکن نظر نہین آتا یہہ ایمان بغیب ہے عام مسلمانون کو کہ یقین جانتے ہین کہ حق تعالیٰ ہے لیکن دکھلائی نہین دیتا پھر وہ شخص اپنا ہاتھہ پس پشت سے اٹھا کر روبرو آنکھونکے لے آیا یہہ ایمان شہودی ہے کہ اولیا کو مشاہدہ دل ہوتا ہے مثل رویت کے پھر اس شخص نے ہاتھہ اپنا لاتے لاتے مردمک دیدہ سے ملا دیا اسوقت اسکو ہاتھہ نظر نہین آیا لیکن یقین ہے کہ میرا ہاتھہ ہے پس کمال اتصال مین شہود باقی نہین رہتا یہہ ایمان بالغیب اخص خواص کا ہے کہ بعد شہود اور مشاہدے کے حاصل ہوا اور مشابہ ہے ساتھہ ایمان عوام کے اور قدماء صحابہ نے ایمان بغیب کو اس آیۃ مین اور ہی معنون پر حمل کیا ہے حضرت عبد اللہ بن مسعود سے بروایت امام احمد بیچ مسند انکی کے اور بروایت حاکم اور سوا انکے محدثین معتبر سے ثابت ہوا ہے کہ حارث بن قیس نے ایک روز انسے کہا کہ بڑا افسوس ہے ہمین کہ ہم جو چیز

فوت ہو وہ تمہیں حاصل ہوئی ای یاران محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ بدیدار رسول پروردگار مشرف ہوئے تم عبد اللہ بن مسعود
نے فرمایا کہ ہمیں بھی حسرت ہے کہ جو چیز ہم سے فوت ہوئی وہ تمہیں حاصل ہے کہ نادیدہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ایمان
لائے ہو قسم خدا کی کہ نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اوس پر جسنے آپ کو دیکھا ہے آفتاب سے ظاہر تر ہے ایمان
ایمان تمہارا ہے پھر سورہ بقرہ تا مفلحون پڑھی اور اسی کو بزار اور ابو یعلی اور حاکم نے بروایت امیر المومنین عمر بن الخطاب
رضی اللہ عنہ لائے ہیں کہ انھوں نے فرمایا کہ میں ایکدن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر تھا فرمایا آن
حضرت نے کہ بیان کرو کہ افضل انواع ایمان کون سے لوگوں کا ہے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ایمان فرشتوں کا ہے ان
حضرت نے فرمایا کہ انکو ایمان سے کیا مانع ہے منزلت فرشتوں کی نزدیک خدا کے جانتے ہو عرض کیا یا رسول اللہ ایمان
پیغمبروں کا کیا تعجب ہے کہ حق تعالی نے انھیں ساتھ نبوت اور رسالت کے ممتاز فرمایا ہے عرض کیا یا رسول اللہ ایمان
ان لوگوں کا کہ ساتھ انبیا کے حاضر ہوئے ہیں اور اوپر دین کے جان اپنی قربان کر کر شہادت پائی ہے فرمایا ایمان انکا
کیا عجوبہ بھی رکھتا ہے کہ ہمراہ انبیا کے صحبت رکھی اور اطوار اوضاع انکی دیکھ کر یقین تام حاصل کیا ہے عرض کیا یا رسول
اللہ پس فرمائیے ایمان کون سے فرقے کا افضل ہے فرمایا ایمان اس فرقے کا کہ ہنوز پشت میں باپوں کے ہیں بعد میرے
پیدا ہونگے اور مجھ پر ایمان لاوینگے مجھے نہیں دیکھا ہوگا چند اوراق سیاہ کردہ انکی نظر میں آوینگے وہ بسبب قوۃ ایمان
کے موافق اسکے عمل کرینگے یہہ گروہ ایمان میں افضل ہے اوروں سے اور اسی قصے کو طبرانی نے ابن عباس سے باین طور
روایت کیا ہے کہ ایکدن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیچ سفر کے صبح کو اٹھے اور فرمایا کہ پانی ہے تاکہ وضو کریں
لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ یہاں پانی نہیں فرمایا کسیکے پاس پانی پینے کا بھی ہے ایک شخص نے ایک آبخورہ
لاکر حضور میں رکھ دیا آپ نے انگلیاں اپنی اسمیں ڈالکر بلال کو فرمایا کہ لوگوں کو آواز کر کہ آوین اور وضو کریں لوگ آتے تھے
اور وضو کر کر جاتے تھے پانی فوارے کی مانند انگشتان مبارک سے جوش کھاتا تھا ابن مسعود منجملہ صحابہ سے اس پانی کے
پینے میں مشغول تھے بار بار نوش کرتے تھے جب لشکر وضو سے فارغ ہوا آپ اٹھے اور نماز صبح ادا فرمائی بعد نماز صبح طرف
لوگوں کے متوجہ ہو کر فرمایا ای لوگو درمیان مخلوقات کے کون سا فرقہ ہے کہ ایمان انکا عجوبگی رکھتا ہے عرض کیا
یا رسول اللہ فرشتوں کا فرمایا کہ امر اور نہی الہی فرشتے پہنچاتے ہیں آپ کیونکر ایمان نہ لاوین ایمان انکا کیا عجب ہے عرض
کیا یا رسول اللہ ایمان پیغمبروں کا فرمایا پیغمبروں پر وحی آسمان سے نازل ہوتی ہے یہہ کیوں نہ ایمان لاوین عرض کیا یا رسول اللہ
ایمان تمھارے یاروں کا فرمایا کہ یاروں کو میرے کیا ہے کہ ایمان نہ لاوین حال آنکہ میں انھیں موجود ہوں اور ہر لحظہ اور
لمحہ دیکھتے ہیں جو کچھ دیکھتے ہیں ایمان اس گروہ کا عجوبگی رکھتا ہے کہ بعد میرے ہونگے اور مجھے بن دیکھے ایمان لاوینگے
اور تصدیق میری کرینگے لوگ اسی فرقے کے ہیں بھائی میرے اور تم یار میرے ہو ابو داود نے اور طیالسی نے نافع سے
روایت کی ہے کہ ایک شخص نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آکر کہا کہ یا ابا عبد الرحمان تم نے اپنے آنکھوں سے

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے عبد اللہ ابن عمر نے کہا ہاں دیکھا ہے اُسنے کہا اِس اپنی زبان سے آنحضرت سے ہم کلام ہوئے ہو اُنھوں نے کہا ہاں ہوا ہوں اُسنے کہا کہ اُس اپنے ہاتھوں سے بیعت بھی کی ہے اُنھوں نے کہا ہاں کی ہے اُس شخص کو وجد آیا اور کہا کہ عجب حالت خوشیکی رکھتے ہو تم عبد اللہ بن عمر نے کہا کہ تجھ سے مین ایک بات کہوں سنا ہے مین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ خوشحال اُسکا ہے کہ مجھے دیکھا اور مجھہ پر ایمان لایا اور خوشحال ہے پھر خوشحال ہے پھر خوشحال ہے اُس شخص کا کہ بن دیکھے مجھہ پر ایمان لایا اور حاکم نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایکدن کہ ایک جماعت میرے امت کی بعد میرے ہوگی محبت میرے مین ایسے فریفتہ ہوگی کہ اگر میرا دیدار آوے تو دیدار میرا اہل اور عیال اور امتعہ اور اموال اپنا دیکر خرید لین و یقیمون الصلوۃ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا ہے اقامت صلواۃ کیا ہے رعایت کرنی حدود اور شرائط نماز کی ہے اوقات نماز کے ایک قسم شرائط یہہ ہین کہ نماز روا ہو جیسے طہارت بدن طہارت مکان استقبال قبلہ عرفان وقت اور سوا اسکے اور ایک شرطین قبولیت نماز کی ہین مثل تقوی اور خشوع اور اخلاص اور تعظیم کے کہ خدا تعالے فرماتا ہے انما یتقبل اللہ من المتقین و مما رزقناھم ینفقون ابن عباس کہتے ہین کہ مراد اسسے زکوۃ ہے چنانچہ حق تعالے نے فرمایا ہے والذین یکنزون الذھب والفضۃ ولا ینفقونھا الایۃ سمجھ لیجئے کہ حق تعالی نے یہان دو صفتین مومنین کی بیان کی ہین ایک نماز پڑھنا اور دوسری زکواۃ دینا ان دونو مین جتنی عبادات ہین سب آگئین اسواسطے کہ عبادت یا بدنی ہے یا مالی ہے بدنی عبادت جو ہے سو نماز مین داخل کردی کہ یہہ بزرگتر ہے سب سے اور مالی عبادت سب زکواۃ مین کہہ دی کہ اعظم تر ہے سب سے اور نعمتین حق تعالی نے بندون کو بیشمار عطا کین ہین لیکن بڑی سب نعمتون سے دنیا مین دو ہین تندرستی اور فراخ دستی نماز پڑھنا کہ عبادت بدنی ہے شکر نعمت تندرستی کا ہے کہ بیچ ہاتھہ اطبا کے جاہل کے گرفتار نہین ہے اور زکوۃ دینا کہ عبادت مالی ہے شکر نعمت فراخ دستی ہے کہ در بدر واسطے پارہ نان کے خراب ہونے اعتبار نہین ہے کہا ہے ابن مسعود نے کہ مراد انفاق سے خرچ کرنا ہے اُنپر کہ عیال ہین اسکے چنانچہ فرمایا ہے لینفق ذو سعۃ من سعتہ اور مما رزقنا مین کہ صیغہ متکلم مع الغیر کا ہے خبر دی ہے حق تعالی نے اپنے ذات مبارک سے ساتھہ ذکر صیغہ جمع کے حال آنکہ وہ واحد ہے لا شریک اوپر عادت عرب کے کہ عرب والے اپنے آپکو ساتھہ جمع کے تعبیر کرتے ہین چنانچہ کہتے ہین ہمنے یہہ کہا ہم یہہ کہتے ہین اور رزاق حق تعالی ہے خواہ روزی حرام دے خواہ حلال چنانچہ مذہب اہل سنت جماعت کا ہے بخلاف مذہب معتزلہ کے کہ کہتے ہین روزی ہماری ملک ہے نہ غیر کی اور کہتے ہین کہ خدا بندون کو روزی حرام نہین دیتا یہہ بات معتزلہ کی فاسد ہے اسواسطے کہ رزاق حرام کا چاہیے کوئی اور ہو پس وہ شریک ہوا اللہ کا نعوذ باللہ منہا یہہ کفر ہے ہم کہتے ہین اللہ رزاق مطلق ہے پہنچانیوالا ہے رزق تمام مخلوق کا جتنے مخلوق ایسی ہے کہ انکا نہ ملک ہے نہ ملک ہے چنانچہ غلام ہین دواب ہین ہاتھی گھوڑے اونٹ بیل گائے دنبے بکری شیر بھیڑا

گیدڑ کتا بلی بلکہ سانپ بچھو مکڑی چیونٹی سبکو رزق پہنچاتا ہے بیت اُسیکی سب ہے پیدایش وہی خلاق بر حق ہے
یہہ سچ ہے ہم مین سب مرزوق وہ رزاق مطلق ہے ۞ اور اصل انفاق کا صرف اموال ہے بیچ وجوہ اور حقوق کے
اور حق تعالی نے تعریف کی مسلمانون کی کہ حق میرا ادا کرتے ہین وہ کیا ہے صلواۃ ہے اور حق خلق کا ادا کرتے ہین
وہ کیا ہے زکوۃ ہے اول اپنے حق کے پاس حق خلق کا بیان فرمایا تاکہ بایں اتصال بزرگی اور شرافت ہو خلق کو اور
اس آیت مین حق تعالی نے مدح مسلمانون کی ساتھہ تین چیز کے کی ایک بیان فرمائی سخاوت دل کی انکے وہ
کیا ہے ایمان لانا ہے غیب چنانچہ فرمایا والذین یومنون بالغیب دوسری ارشاد کی سخاوت تن کی انکے وہ کیا ہے
نماز پڑھنا ہے چنانچہ فرمایا ویقیمون الصلوۃ تیسری بیان فرمائی سخاوت مال کی انکے وہ کیا ہے زکوۃ دینا ہے چنانچہ
ومما رزقناهم ینفقون اور یہہ دلیل ہے کہ حق تعالی کے ہشت حق ہین اوپر دل بندون کے اور جان پر انکے اور مال
مین انکے جو بڑی بڑی حق تھی انہین سے ایک ایک کو بیان فرمایا تاکہ راغب ہون اوپر ادا کرنے اور بجالانے اسکے

وَالَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ وَمَا أُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَبِالْآخِرَةِ هُمْ يُوقِنُونَ اور وہ لوگ جو ایمان لاتے ہین ساتھہ
اُس چیز کے کہ اتاری گئی ہے طرف تیرے اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم قرآن سے اور وہ چیز اتاری گئی ہے پہلے تجھہ
سے اور پیغمبرون پر مثل توریت اور انجیل اور زبور کے اور صحیفہ جو بھیجے گئے ہین اور ساتھہ آخرت کے کہ دار جزا ہے وہ یقین
رکھتے ہین جب وہ پہلی آیۃ نازل ہوئی تھی والذین یومنون بالغیب تو کہتے تھے یہود اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم یہہ
نعت اور صفت ہماری ہے کہ اقرار کرتے ہین ہم ساتھہ غیب کے اور نماز پڑھتے ہین طرف بیت المقدس کے اور صدقہ دیتے ہین
پس ہم اہل مین واسطے اسکے حق تعالی نے جھٹلایا انہین اور نازل کی یہہ آیت یعنے متقی وہ ہین کہ ایمان لائے ہین ساتھہ
قرآن کے کہ نازل کیا گیا ہے اوپر تیرے اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم اور کتب دیگر پر کہ قبل تجھہ سے اور پیغمبرون پر نازل
ہوئے ہین سمجھہ لیجئے کہ ایمان لانا کتب ماتقدم پر فرض ہے کہ کلام باری ہین لیکن عمل اور تلاوت منسوخ ہے ساتھہ نزول
قرآن کے اور ظہور نبی آخر الزمان کے علیہ الصلوۃ اللہ الملک الرحمان اسیطرح ایمان لانا ساتھہ قبلہ اولی کے کہ بیت
المقدس ہے درست اور بجا ہے لیکن سجدہ کرنا طرف اسکے ناروا ہے اور بالاخرۃ هم یوقنون کہ مدح مین متقیون کے
وارد ہے آخرت روز قیامت کو کہتے ہین اسواسطے کہ آخر ایام دنیا ہے لیس بعدها وقت یوصف باللیل ولا بالنهار اور بعضون
نے کہا ہے کہ قیامت کو آخرت اسواسطے کہتے ہین کہ متاخر ہے دنیا سے اور دنیا کو دنیا کہتے ہین واسطے دنائت کے
کہ ایک کمینہ پن ہے اسمین

أُولٰئِكَ عَلٰى هُدًى مِنْ رَبِّهِمْ وَأُولٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ یہہ لوگ اوپر ہدایت کے ہین
پروردگار اپنے سے اور یہہ لوگ بھی چھٹکارا پانیوالے ہین عذاب اور عقاب سے اور بہرہ ور ہونیوالے ہین ساتھہ درجات
ثواب کے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ مفلحون وہ لوگ ہین کہ پایا انہون نے جو کچھہ کہ ڈھونڈھا اور چھوٹے جس
چیز سے کہ ڈرتے تھے یہہ آیت وعدے کی ہے اور کلمہ اولئک اشارہ ہے طرف اُن لوگون کے کہ وصف انکا پہلے مذکور

ہوا ہے

ہوا ہے اور کلمہ علے ہدی مین عبودیت ہے اور کلمہ مین ربہم مین بیان ربوبیت اور یہہ آیت دلیل ہے کہ العبد لا یہتدی
بنفسہ الا بھدایۃ اللہ نہ بندہ آپ ہدایت یافتہ نہین ہوتا مگر ساتھہ ہدایت فرمانے حق سبحانہ تعالی کے اور یہہ آیت
رد ہے معتزلونکا کہ وہ کہتے ہین العبد یھتدی بنفسہ بندہ آپ بنفسہ ہدایت یافتہ ہوتا ہے یہان تک کہ یہہ آیتین
پیچھے مذکور ہوی ہین مومنون کی شان مین ہین کہ جو مشرف ہوے تھے ساتھہ اسلام کے اہل کتاب مین سے مثل عبد اللہ
ابن سلام کے اور اصحاب انکے کے رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین سمجھہ لیجیے کہ سورۃ فاتحہ سات آیات ہشگانہ اپنی کے اور یہہ
چار آیتین سورہ بقرہ کی ان تینتیس ۳۳ آیتون سے ہین کہ برکات انکی معروف و مشہور ہین عبد اللہ بن احمد بن خلیل نے
بیچ زوائد مسند کے اور حاکم اور بیہقی نے بیچ کتاب الدعوات کے ابی بن کعب سے روایت کی ہے کہ مین ایکروز حضور مین
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حاضر تھا ناگاہ ایک اعرابی نے آکر عرض کیا کہ بھائی میرا درد شدید مین مبتلا ہے حضرت نے
فرمایا کیا درد ہی عرض کیا آسیب جن کا معلوم ہوتا ہے فرمایا کہ ہمارے پاس لے آ اعرابی جاکر حضور مین لایا آنحضرت
نے یہہ آیتین پڑھہ کر دم فرمایا فی الفور شفا ہوی اور اٹھہ کھڑا ہوا گویا کہ کچھہ مرض اور آسیب تھا ہی نہین سورہ فاتحہ اور چار آیتہ
سورہ بقرہ کی اور آیت الھکم اللہ واحد اور آیۃ الکرسی اور تین آیتین آخر بقرہ کی اور ایک آیۃ سورہ آل عمران کی شھد
اللہ انہ لا الہ الا ھو اور سورہ اعراف کی ان ربکم اللہ ۃ اور سورہ مومنین کی فتعالی اللہ الملک الحق اور سورہ جن کے
وانہ تعالی جد ربنا ا اور دس آیتین اول صافات کی اور تین آیتین آخر سورہ حشر کی اور قل ھو اللہ اور معوذتین اور دارمی
نے ابن مسعود سے روایت کی ہے کہ جو کوئی چار آیتین اول سورہ بقرہ کی شب کو پڑھے اُس شب صبح تک دخل شیطان کا
نہین ہوتا اور بعضے روایات مین بیہقی نے شعب الایمان مین اور سعید بن منصور نے اپنی سنن مین اور دارمی نے مغیرہ بن سبیع سے کہ
یاران عبد اللہ بن مسعود سے تھا لکھا ہے کہ جو کوئی دس آیتین سورہ بقرہ کی وقت خواب کے پڑھے قرآن فراموش ہوگا اُسے
چار آیتین اول کی اور آیۃ الکرسی اور دو آیتین بعد کی اُسکے اور تین آیتین آخر سورہ بقرہ کی للہ ما فی السموات سے اور طبرانی اور
بیہقی نے شعب الایمان مین ابن عمر سے روایت کی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے ہمنے کہ فرماتے تھے جو
کوئی تم مین سے مرجاوے اُسے گھر مین نرکھو چاہیے کہ جلد قبر کو لیجاؤ اور سرھانے قبر کے کھڑے ہوکر اول سورہ بقرہ پڑھو اور پایتی
کھڑے ہوکر آخر سورہ بقرہ پڑھو اور ابن نجار نے تاریخ اپنی مین محمد بن سیرین سے روایت کی ہے کہ ہم ایکبار اوپر کنارے نہر
تستر کہ نام شہر کا ہے اُترے لوگون نے کہا یہان نہ اُترو یہہ محل خطر ہے جو قافلہ یہان اُترتا ہے اسباب اُسکا لٹیرے لوٹ
لے جاتے ہین سب یار ہمارے سنکر یہہ بات شہر مین جا اُترے مین تنہا وہین اُترا سبب حدیث کے کہ عبد اللہ بن عمر سے سنی تھی
مین نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی شب کو تینتیس آیۃ پڑھہ لے اُسے اُس رات کوئی درندہ اور چور ایذا نہین پہنچا سکتا لیکن چور
گھر کا ہو اور جان سے اور اہل اور مال اپنے سے محفوظ رکھتا ہے صبح تک جب رات ہوئی تو چورون کے خطرے سے نیند نہ آئی مجھے دیکھتا
کیا ہون کہ ایک جماعت کثیر شمشیر برہنہ نے اوپر میرے زیادہ تیس مرتبے سے حملہ کیا لیکن مجھہ تک نہین آسکتی تھی جو صبح ہوئی کوچ کیا مین نے

راہ مین ایک پیر مرد سے ملاقات ہوئی کہا اُسنے تو انسان ہے یا جن کہا مین نے انسان ہون مین کہا اُسنے رات کیا ان
تیر تھا کہ ہم ستر آدمیون سے زیادہ تجھ پر حملہ کرتے تھے اور درمیان ہمارے اور تیرے قلعہ آہنی پیدا ہوتا تھا مین نے اُس پیر
مرد سے قصہ حدیث کا مذکور کیا کہا اُسنے وہ تینتیس آیتین کون کون سی ہین کہا مین نے چار آیتین اول بقرہ کی مفلحون
تک اور تین آیتین آیۃ الکرسی خالدون تک اور تین آیتین آخر بقرہ کی للہ ما فی السموات سے آخر تک اور تین آیتین
اعراف کی ان ربکم اللہ سے محسنین تک اور دو آیتین بنی اسرائیل کی قل ادعوا اللہ او ادعوا الرحمن سے آخر سورہ تک
اور دس آیتین اول صافات کی لازب تک اور دو آیتین سورۃ الرحمن کی یا معشر الجن والانس سے تنتصران تک
اور چار آیتین آخر حشر کی لو انزلنا ھذا القرآن سے آخر سورۃ تک اور دو آیتین قل اوحی کی انہ تعالی جد ربنا سے
شططا تک جو بیان حال اُن لوگون کیسی کہ ہدایت قرآن منتفع ہوئے ہین فراغت ہوئی تو اب بیان حال اُن
دو فرقو نکا کہ اشقیا ہین شروع فرمایا اور گویا اس ارشاد مین تسلی جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم بھی ساتھ اسکے
کہ عدم انتفاع ان فرقو نکا نہ اس سبب سے ہے کہ ہدایت قرآنی مین قصور اور فتور ہے اور نہ اس جہت سے کہ انذار اور تبلیغ
تمہارے مین نقصان ہے بلکہ بسبب بطلان استعداد اور فساد فطرت اُنکے کے ہے اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا
سَوَآءٌ عَلَیْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ تحقیق وہ لوگ کہ کافر ہوئے ہین برابر ہے اوپر اُنکے یا ڈرایا
تو نے اُنکو عذاب سے یا نہ ڈرایا تو نے اُنکو وہ ایمان نہ لاوینگے تطبیق اور نظم اس آیت کے ساتھ ماقبل کے یہہ ہے کہ ماقبل مدح
اور ستایش مسلمانون کی تھی اور یہہ مذمت کافرونکی ہے اور کفر کی معنے لغت مین ستر کی آتین ہین اسیواسطے زراعت
کرنیوالیکو کافر کہتے ہین کہ چھپاتا ہے دانے کو زمین مین چنانچہ حق تعالی نے فرمایا ہے کمثل غیث اعجب الکفار نباتہ
اے الزراع اور رات اندھیری کو کافر کہتے ہین کہ چھپاتی ہے عالم کو ساتھ ظلمت کے پس جو لوگ چھپاتے ہین نعمت حق کو
اور اللہ کے حق کو اور نعت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو وہ کافر ہین اُنھونکی شان مین یہہ آیت ہے ابن عباس کہتے
ہین کہ نزول اس آیت کا بیچ شان اُس جماعت کے ہے یہودون سے کہ سردار اُنکا کعب بن اشرف تھا اور قتادہ رض
کہتے ہین کہ یہہ آیت بیچ شان مشرکون قریش کے آئی ہے مخصوص عتبہ اور شیبہ اور ولید بن مغیرہ لعنہم اللہ اور ربیع کہتے ہین کہ
بیچ شان اُن کافرونکے کہ جنگ بدر مین مارے گئے اور ابو وراق رضی اللہ عنہ کہتے ہین بیچ شان ابوجہل کے اور اُسکے یارون
کے ہے سمجھ لیجئے کہ یہہ آیت ہر چند عام ہے بظاہر لیکن مراد اس سے خاص ہے اسیواسطے کہ فرمایا ڈرا تو یا نہ ڈرا تو ایمان نہ لاوینگے
اور حال انکہ بہت کافر بعد ڈرانے کے ایمان لائے پس معلوم ہوا کہ خاص بعضے کافرون کے حق مین ہے کہ کفر اُنکا ساتھ علم ازلی
اپنے کے حق تعالی نے معلوم کیا ہے کہ ایمان نہ لاوینگے اور حالت کفر پر مرینگے حق تعالی فرماتا ہے کہ برابر ڈرایا نہ ڈرا وہ
ایمان نہ لاوینگے اگر کوئی کہے کہ حق تعالی کو تو معلوم تھا کہ ایمان یہہ نہ لاوینگے پھر پیغمبر اُن پر کیون بھیجے کہتے ہین
ہم کہ پیغمبر بھیجے ہین واسطے الزام دینے اُنکے کے کہ حجت ہو اُنپر اور قطع عذر کا ہو اُنکے یعنے یہہ حیلہ اور عذر نکر سکین

اور یہین حجت اور عذر ہو اُنکے عذاب کرنے پر چنانچہ والمرسلات مین فرمایا ہے عذرا او نذرا یعنی واو ہے عذرا لی ونذرا لکم یعنے رسول بھیجے ہین ہم نے واسطے عذر لینے کے اور ڈرانے تمہارے کیے اگر تم ڈرے اور پند پذیر ہوے تو نفع تمہارا ہے والا عذر ہمارا ہے اور عذر حق تعالی کی طرف سے حجت الزام دینی کی ہے اُنکو تاکہ قیامت مین نہ کہین کہ کیون نہ بھیجے تُمنے رسول کہ ہم ایمان لاتے چنانچہ فرمایا ہے رسلا مبشرین ومنذرین لئلا یکون للناس علی اللہ حجۃ بعد الرسل

ختم اللہ علی قلوبھم وعلی سمعھم وعلی ابصارھم غشاوۃ ولھم عذاب عظیم ۝

مُہر کی حق تعالی نے اوپر دلون اُنکے کے اور اوپر کانون اُنکے کے اور اوپر آنکھون اُنکے کے پردا ہے اور واسطے اُنکے عذاب ہے بڑا قلب نام پارہ گوشت کا ہے کہ بشکل صنوبر زیر پستان چپ بمفاصلہ دو انگشت طرف پہلو کے واقع ہے اور روح حیوانی اُسی گوشت مین پیدا ہوتی ہے وہی روح ہے کہ منشاء حس وحرکت ہے اُسی گوشت سے طرف تمام اعضائے بدنی کے بواسطہ شرائین کے پہنچتی ہے اور اصطلاح اہل شرع مین نام لطیفہ انسانی کا ہے کہ انسانیت انسان کی اُسی سے ہے اور امتثال اوامر اور نواہی شرع اور عمل کرنا بموجب تکلیفات الٰہیہ کے اُسی سے ہے چنانچہ قرآن مجید مین فرمایا ہے ان فی ذلک لذکری لمن کان لہ قلب سلیم اور یہہ لطیفہ عالم امر سے ہے کہ وجود اُسکا اوپر مادے کے موقوف نہین ہے چنانچہ فرمایا ہے انما امرنا لشیٔ اذا اردناہ ان نقول لہ کن فیکون فقط امر کن سے پیدا ہوا ہے اور لطائف عالم امر کے پانچ ہین بنا بر تحقیق حضرت مجدد الف ثانی رحمہ اللہ علیہ کے ایک لطیفہ قلب ہے دوسرا لطیفہ روح ہے کہ مقام اُسکا زیر پستان راست بفاصلہ دو انگشت ہے تیسرا لطیفہ سر ہے مقام اُسکا برابر پستان چپ کے طرف سینہ کے بفاصلہ دو انگشت ہے چوتھا لطیفہ خفی ہے کہ جگہہ اُسکی برابر پستان راست کے بفاصلہ دو انگشت طرف سینے کے ہے پانچوان لطیفہ اخفی ہے موضع اُسکا عین وسط سینہ ہے اور اصل ان لطائف خمسہ عالم امر کے بالائے عرش ہے وجود آدمی مین ایک تعلق ان مقامون مین دیکھتے ہین پس یہ قلب صنوبری کہ بدن انسان مین ہے مثل تمام بدن کے عالم خلق سے ہے کہ وجود اُسکا موقوف اوپر مادے کی ہے لکھا ہے حضرت مجدد نے کہ قلب صنوبری آشیانہ قلب حقیقی ہے اور جہان لفظ قلب کا وارد ہے اُسی سے یہی لطیفہ مراد ہے کہ مورد انوار الٰہی اور محل الہام ربانی ہے اور دلیل سے استدلال کرنا اور مدلول پر لانا کام اُسی لطیفہ کا ہے اور جب اس لطیفے پر مہر لگا دی راہ استدلال کا اور راہ الہام اور ذوق اور کشف کا مسدود ہو گیا اور ان کفارون کے حق مین اسقدر پر بھی اکتفا نہین کی بلکہ اوپر کانون اُنکے کے بھی یعنے قوت شنوائی پر بھی مہر لگائی کہ استدلال اور اونکا بھی نہ سُنتے تا رفتہ رفتہ مضمون اُس استدلال کا راہ سوراخہائے پنہانی سے اُنکے دل مین نہ پہنچے اور جنھون نے راہ استدلال طے کی ہے یا استدلال اور اونکا سنکر کمال حاصل کیا ہے اُنھین دیکھین اور دیکھہ کر شوق تحصیل اُس کمال کا کرین سو یہہ بھی نہین کہ بینائیون پر اُنکے پردہ مین چھپتے ہوئے اصلاً دیکھہ نہین سکتے شعر نے قلب وسمع پڑھے

چھایا لگا ہوا ہے نظر دلکے سامنے بھی پردا چھا رہا ہے ختم اللہ تعالی کی طرف سے پیدائش کفر کی اور ظلمت کفر کی
انکے ہے باختیار انکے نہ یہہ کہ کفر انکو بجبر دیا ہے اور ایمان انسے زبردستی لے لیا ہے اور اگر کفر انکو بزور دیا ہوتا اور ایمان
انسے بجبر دور کیا ہوتا تو ایمان نہ لانے پر عتاب اور ملامت کافروں کی نہ فرماتا حق تعالی اور کاہیکو مخاطب ساتھہ ایمان کے
اور معاتب ساتھہ کفر کے ہوتے چنانچہ فرماتا ہے فہم لا یومنون کیا ہے واسطے انکے جو ایمان نہیں لاتے ہیں
پس معلوم ہوا کہ ایمان لانا انکے اختیار میں ہے اور نہیں لاتے اسیواسطے سزاوار عذاب عظیم کے ہیں کفر ایمان نیکی بدی
طاعت معصیت سبکا پیدا کرنیوالا اللہ ہے لیکن بندیکو اختیار دیا ہے باین اختیار عذاب ثواب مترتب ہے اور
اللہ تعالی ایمان اسلام طاعت نیکی فرمانبرداری پر خوش ہے اور کفر اور معصیت اور برائی اور نافرمانی پر ناخوش
اسیواسطے انپر وعدہ ثواب کیا ہے اور انپر وعید عذاب مثلا ایک بادشاہ ہے اسنے ایک باغ بنایا اور اپنے
غلاموں انکو اس باغ میں چھوڑ دیا اور مختار کیا کہ جس درخت کا میوہ چاہو کھاؤ اور جس بوٹی کا پھول پسند ہو سونگھو لیکن وہ
نہال کہ روش شمال میں واقع ہیں اگرچہ میوہ انکا خوشرنگ خوش شکل ہے اور زبان پر بھی ذوق میں اور مزہ دار ہے لیکن
تاثیر انکی بہت بدہی پیٹ میں جاکر سوزش حرارت ایسی پیدا کرتا ہے کہ آدمی کا دل کڑوا رگ ریشہ بال بچہ پھکا جاتا ہے
آخر کو ہلاک ہو جاتا ہے اس سے پرہیز کیجو اور ہرگز ہرگز اسے نہ توڑیو اور نہ کھائیو اور وہ بوٹے کہ تختہ یسار میں نمودار
ہیں پھول انکے اگرچہ بظاہر میں نازک اور خوشرنگ اور پربہار ہیں اور سونگھنے میں بھی البتہ کیفیت رکھتے ہیں
لیکن اثر انکا کمال برا ہے شامہ کو خراب کرتا ہے اور دماغ کو پریشان کر کے پھر آدمی کو چکر میں بیہوش کر کر گرا دیتا
ہے آخر کو آدمی آخر ہو جاتا ہے انسے بچیو اور دیکھو انھیں نہ سونگھیو اور وہ درخت کہ روش یمین میں جلوہ نما ہیں
انکے سایہ میں بیٹھیو کہ ہوا انکی راحت دل ہے اور انکا میوہ توڑیو کھائیو کہ قوت روح ہے اور دافع امراض ہے اور تندرستی
اور صحت بخشتا ہے اور وہ سبزہ کہ تختہ جنوب میں بہار افزا ہیں پھول انکے مقبول ہیں انکو توڑیو سونگھیو کہ فوائد کثیرہ تمام
اور دماغ کو بخشینگے اور انکے ہار پہنیو کہ زیبائش تن بدن کو دینگے شوق سے اس تختہ میں اس روش میں پھریو چلیو کھیلیو
کودیو کہ نفع ہے ضرر نہیں ہے اور دیکھو اس تختے اس روش میں نجائیو کہ ضرر ہے ضرر ہے نفع کچھ نہیں ہے یہہ سمجھا کر
بتلا کر بادشاہ نے غلاموں کو باغ میں داخل کر دیا جس غلام نے کہ فرمانبرداری کی اور امر بادشاہ کا بجا لایا عیش اور آرام
پایا اور بادشاہ اس سے راضی ہو مقرب بارگاہ کیا اور جس نے نافرمانی کی اور بادشاہ کا کہنا نہ مانا خراب ہوا اور بادشاہ
اس سے ناخوش ہوا غضب سلطانی میں پڑا یہی طور اس باغ دنیا کا ہے کہ اس بادشاہ عالم نے تیار کر کر بندوں کو
چھوڑ دیا جو چاہیں وہ کریں لیکن بتلا دیا کہ روش شمال کہ کفر کی ہے اسکے نہال سے بچیو کہ مردود ہے میوہ اور پھل
اسکا عذاب ابدی ہے اور تختہ یسار کہ فسق ہے اسکے بوٹی کو نچھیڑیو کہ نامرضی ہے سبزی اور پھول اسکا عتاب سرمدی ہے
اور روش یمین کہ ایمان ہی اسمیں پھریو چلیو درخت سے اسکے متمتع ہو جیو کہ مقبول ہے میوہ اور میوہ اسکا الطا

میری ہے اور تحفہ خوب کہ اسلام ہے اسمین حیران ہو کر پہر اسکے سے منتفع ہو جو کہ محبوب ہے میرا اور رسول اسکا رضا میری ہے سمجھہ لیجئے کہ یہہ آیت عام ہے سب کافرونکے حق مین کوئی کافر ایسا نہین کہ کفر مین ہو اور نیچے حکم اس ختم کے داخل ہو مگر جب چھوڑ دے کفر تب اس حکم سے خارج ہو جاویگا اور جب اس آیت کو آیت ماقبل سے ملائے اور ضمیر علی قلوبہم کیطرف ان الذین کفروا کے پھرائے ای ختم اللہ علی قلوب ہؤلاء المذکورین فکفرو باخبارہم اسوقت نزول اسکا خاص ہوگا ان کافرون کے حق مین کہ ذکر انکا پیچھے مذکور ہوا ہے اور حکم اسکا عام ہوگا بیچ حق سب کافرونکے اور فرمایا حق تعالیٰ نے علی سمعہم اور نفرمایا علی اسماعہم جیسے کہ علی قلوبہم اور علی ابصارہم ساتھہ صیغہ جمع کے کہا تھا اسواسطے کہ سمع مصدر ہے والمصدر یوحد علی کل حال مصدر واحد آتا ہے ہر حال مین چنانچہ فرمایا ان ہؤلاء ضیفی اور نہین فرمایا اضیافی اور جائز ہین معنے علی سمعہم کی علی مواضع سمعہم لفظ مواضع کا حذف کر دیا ہے کہ دال ہے سمع اوپر اسکے اور غشاوہ کی معنے پردے کی ہین کہ جب بصر ظاہر پر پرجاوے تو کچھہ نظر نہ آوے اور بصر باطن کا پردا کیا ہے ظلمت ہے غفلت ہے اور تمام اعضا مین سے ان تین چیزونکا حق سبحانہ نے خاص مذکور فرمایا ساتھہ ختم اور پوشش کے اسواسطے کہ مخاطب ہون ساتھہ دل کے کہ قبول کرین اور ساتھہ چشم کے کہ حق دیکھین اور کان کے کہ حق بات سنین پس انھون نے نہ قبول کیا دل سے احکام الٰہی کو اور نہ کانون سے سنا حق کو یا بمعنے کہ سنکر اجابت کرتے اور نہ آنکھون سے دیکھا حق کو یا بمعنے کہ معجزات پیغمبر کے یا قرآن کو سنکر دیکھکر ایمان لاتے پس حق تعالیٰ نے ختم اور پوشش کی اضافت ساتھہ ان اندام کے کی اور وعید کیا انکو ساتھہ عذاب بڑے کے اس جہان مین اور عظیم بسبب کثرت کے اور مداومت کے ہے اور آگ دوزخ کی کسواسطے بڑی ہو کہ دنیا کی آگ ایک جزو ہی ستر اجزائے آتش دوزخ سے چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ان نارکم ہذہ جزء من سبعین جزء من نار جہنم اور حق تعالیٰ جسکو عظیم فرماوے وہ کیا جانئے کیسی بڑی ہوئے سمجھہ لیجئے کہ کئی خدشے مع الجواب پیچھے مذکور کر آئے ہم باقی کئے سوال جواب طلب رہے ہین وہ یہہ ہین **سوال** اول علی سمعہم معطوف اوپر قلوبہم کے ہے پس داخل تحت ختم ہوا یا عطف جملے کا جملے پر ہے پس ہمراہ بصر کے داخل بیچ حکم غشاوہ کے ہے **جواب** اس سوال کا یہہ ہے کہ القرآن یفسر بعضہ بعضا اور مقام پر قرآن مجید مین سمع کو داخل حکم ختم فرمایا ہے نہ داخل حکم غشاوہ چنانچہ کہا ہے وختم علی سمعہ وقلبہ وجعل علی بصرہ غشوۃ **سوال** دوسرا جو متفرع ہے اس جواب پر وہ یہہ ہے کہ دل اور گوش کو کیون بیچ مہر کے داخل کیا اور بینائی چشم کو کیون پردہ ڈالکر چھپایا حال آنکہ غرض یکسان مہر لگانے سے اوپر تینون کے حاصل ہوتی تھی اور پردہ ڈالنے سے بھی اوپر تینون کے میسر تھی **جواب** اسکا یہہ ہے کہ سبب دریافت کرنے واکا مدرکات کو حس سلیم اور خبر صادق اور عقل ہے اور سبب سننے کا انکا سموعات کو تموج ہوائے متکیف بکیفیت صوت ہے پس مہر کرنا اوپر دل اور کان کے

اسواسطے ہے کہ یہہ چیزین باہر سے اندر نہ جاوین اور سبب دیکھنے چشم کا مرئیات کو اوپر مذہب قومی کے خروج
شعاع ہے اور پہنچنا اُس شعاع کا ساتھہ مرئی کے ہے پس پردہ چشم کا مانع باہر نکلنے شعاع کا ہے کہ منشاء رویت ہے اور
قاعدہ معمولہ عقلا ہے کہ واسطے حفاظت اندر آنے اشیاے بیرونی کے مہر لگاتے ہین اور واسطے محافظت باہر نکلنے
اشیاے درونی کے پردہ کھینچتے ہین موافق اس قاعدہ معمولہ کے یہہ دونو تعبیر واقع ہوئے **سوال** تیسرا سمع کو
مفرد لائے اور ابصار کو جمع حال آنکہ اگر نظر بمعنے جنسی کرو تو تعدد کچھہ درکار نہین مفرد دونو جگہہ کفایت کرتا تھا
اور اگر نظر بافراد ان دونونکے کرو کہ مضاف طرف صیغہ جمع کے ہین تو دونو مقام پر جمع لانا درکار تھا تغیر مین اس
اسلوب کے کیا نکتہ ہے **جواب** محل قوت شنوائی ایک عصب ہے کہ سوراخ گوش مین مفروش ہے اور
محل قوت بینائی طبقات مختلف اور رطوبات متعدد ہین چنانچہ علم تشریح مین مشروح ہے اور ہر طبقے سے خروج
شعاع کا بیچ کام اس قوت کے دخل تمام رکھتا ہے پس یہہ قوت گویا محال متعددہ مین جگہہ رکھتی ہے نظر تعدد محل
پر کر جمع لانا اسکا مناسب ہوا بخلاف قوت شنوائی کے کہ آپ بھی ایک ہے اور محل بھی واحد رکھتی ہے جو تعدد
کہ لفظ جمع سے مفہوم ہوتا ہے کسطرح اسکے مناسب حال نہین **سوال** چوتھا مہر کرنے کو اوپر دل اور کان کے بصورت
جملہ فعلیہ ذکر فرمایا کہ ختم اللہ علی قلوبہم وعلی سمعہم کہا اور بیان پوشش چشم مین جملہ اسمیہ لائے کہ افادہ دوام وثبات
کرتا ہے کہ علی ابصارہم غشاوۃ فرمایا وجہ فرق کی کیا ہے **جواب** مہر کرنا اوپر دل اور کان کے مانع دخول امور
خارجہ کا ہے بیچ دل اور گوش کے اور حقیقت مین منع تمام علت اور تمام تاثیر اسکے کو کرتا ہے مانند سپر کے کہ مانع پہنچنے
شمشیر اور تیر کے ہے اور مانع تمام علت کے اور مانع تمام تاثیر اسکے کے ہدایت علت متاخرہ سے ہے پس تعبیر
اس سے بصورت جملہ فعلیہ مناسب تر ہوئی اسواسطے کہ جملہ فعلیہ دلالت کرتا ہے اوپر حدوث شئے کے اور غشاوہ چشم مانع
باہر آنے شعاع کا ہے چشم سے کہ مبدا دیکھنے کا ہے اور حقیقت مین مانع ہدایت علت ہے جیسے شل ہوجانا ہاتھہ کا
مانع تیر اندازی کا ہے اور جو چیز کہ مانع ہدایت علت ہی موجب بقاے معلول ہے اوپر عدم اصلی کے اور عدم اصلی
ایک امر ہے ثابت حادث نہین تا اُسے بجملہ فعلیہ تعبیر فرماوین **سوال** پانچوان متفرع اس جواب پر ہوتا ہے کہ
آیت وختم علی سمعہ وقلبہ وجعل علی بصرہ غشوۃ مین بیان غشاوہ بصر کو ساتھہ جملہ فعلیہ کے فرمایا مانند ختم علی سمعہ وقلبہ کے پس
اگر یہہ وجہ فرق کی بجا ہوتی تو اس آیت مین کیون ترک کرتے **جواب** جعل اگرچہ فعل ہے لیکن ملحق بافعال قلوب
ہے اور افعال قلوب کی خاصیت ہے کہ جملہ اسمیہ کو دلالت سے کہ اوپر معنے دوام وثبات کے کرتا ہے تغیر نہین
دیتا اور مبتدا اور خبر کو دو مفعول اپنے بناتا ہے چنانچہ علمت زیدا فاضلا مین تصریح کیا ہے کہ اسناد علمت کی حادث
ہے اور اسناد فضل کی طرف زید کے حادث نہین پس علی بصرہ غشاوہ مین کہ بیان غشاوہ بصر ساتھہ اسکے متعلق
ہے افادہ معنے ثبوت اور دوام متحقق ہے اسواسطے کہ اسناد مفعول ثانی طرف مفعول اول کے اسی سے

باقی ہے اگرچہ متعلق بجعل ہوا ہے پس اس آیت مین بھی بیان غشاوہ الصارمین من جہتہ المعنی جملہ اسمیہ لائے
اور بیان ختم مین اوپر سمع اور قلب کے جملہ فعلیہ اختیار کیا اور بھی فرق منظور رکھا سوال پچھا سمع کو بصر پر کیون مقدم
کیا حال انکہ حکما کے نزدیک حس بصر افضل ہے حس سمع سے اسواسطے کہ متعلق ابصار نور ہے اور متعلق سمع
ہوا اور بصر دور سے دیکھتی ہے اور سمع دور سے نہین سنتی اور عجائب صنعت الہی پیدائش بصر مین زیادہ تر ہے
پیدائش سمع سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو سماع کلام الہی بن مانگے عطا ہوا اور جب رویت بصری چاہی ندی
اور انکھہ جمال چہرہ ہے بخلاف کانکے اور انکشاف جو بسبب بصر کے ہوتا ہے جمیع انکشافات سے اقوی اور اکم
ہے لہذا امثال عرب مین وارد ہے کہ لیس وراء العیان بیان جواب ہرچند یہہ وجوہ افضلیت کی بصر مین
متحقق ہین لیکن اس مقام مین رعایت ان وجوہ کی کرنا مناسب نہین یہان رعایت اُن وجوہ کی کہ شناخت حق
مین موجب ترجیح کے ہو گئی چاہیئے لہذا لکو اوپر دونو حس کے مقدم فرمایا اور قوت شنوائی کو انتفاع مین ساتھہ
ہدایت قرآن کے اور ارشاد پیغمبر کے اور ساتھہ ڈرانے کے ڈرانے انکے سے دخل کلی ہے اسقدر بینائی کو نہین
پس اس مقام مین رعایت اسی وجہ کی اولی ہے اور باوجود اسکے سمع کو شرط نبوت لکھا ہے اسواسطے کہ
کوئی نبی بہرا نہین ہوا اور بعضے پیغمبر کور ہوئے ہین مثل حضرت یعقوب اور حضرت شعیب کے اور ادراک قوت
سامعہ کا شش جہت سے ممکن ہے بخلاف ادراک قوت بینائی کہ جہت مقابل سے ہے فقط اور قوت سمع
سبب وصول معارف اور نتائج معقول دیگران ہے بسوئے فہم بخلاف بصر کہ محض محسوسات کو ساتھہ اسکے
ادراک کیا جاتا ہے غرض بیان عدم انتفاع کفرہ مین ساتھہ ہدایت قرآنی کے اور انذار پیغمبر کے مہر گوش مقدم ہے
پردہ چشم سے چنانچہ لکھا ہے فتح العزیز مین وَمِنَ النَّاسِ مَن يَقُولُ آمَنَّا بِاللَّهِ وَبِالْيَوْمِ الْآخِرِ وَمَا
هُم بِمُؤْمِنِينَ اور بعضے لوگون سے وہ ہین جو کہتے ہین ایمان لائے ہم ساتھہ اللہ کے اور ساتھہ دن جزا کے کہ قیامت
ہے اور حال انکہ نہین ہین وہ ایمان والے یہہ فقط اقرار زبانی ہے دلمین مطلق تصدیق نہین ہے سمجھہ لیجئے کہ ایمان
کے دو رکن ہین ایک اقرار زبانی دوسرا تصدیق قلبی جسمین یہہ دونون وہ مومن ہے اور بڑا رکن تصدیق قلبی ہے
کہ بغیر اسکے ایمان ہوتا ہے نہین کسی حال مین چنانچہ خود فرمایا حق تعالی نے منافقون کے حق مین کہ تصدیق قلبی نہ
تھا انکو وما ہم بمؤمنین پس معلوم ہوا کہ فقط اقرار بے تصدیق کفایت نہین کرتا اور تصدیق قلبی بے اقرار زبانی بمذہب
خواجہ ابو منصور ماتریدی کافی ہے ایمان کے حق مین اور ایک روایت امام ابو حنیفہ رح سے بھی ہے کہ تصدیق مجرد ایمان
ہے درمیان بندے اور خدا کے اور اقرار واسطے ہمارے ہے کہ احکام اسلام کے جاری کرین اوپر اسکے
پس معلوم ہوا کہ کسی مذہب حقمین اقرار بدون تصدیق کے معتبر نہین ہے بخلاف تصدیق کے کہ بے اقرار
بھی بعضون کے مذہب مین معتبر ہے اور سوا اسکے کوئی شخص کافرون مین جا رہا یا مشرکون بد دینون مین

بیان ارکان ایمان

گرفتار ہوا اور اقرار ایمان سے مارا جاتا ہے پس روا ہے کہ زبان سے اقرار نکرے فقط تصدیق قلبی کافی ہے اسکے
ایمان کو سمجھ لیجیے یہان سے افضلیت طریقہ شریفہ نقشبندیہ کے اوپر تمام طریق کے کہ گویا یہہ طریقہ ایمان کے
اُس رکن مین داخل ہے کہ جسکے بغیر ایمان ہوتا ہی نہین اور فقط اُس ایک رکن سے بھی بعضے مذہب مین بعضے
مواضع مین ایمان درست ہوتا ہے وہ کیا ہے تصدیق قلبی ہے اسواسطے کہ اُنکے یہان ذکر خفیہ ہے اور وقوف قلبی
ہے اور یہہ عین تصدیق ہے خیر بات کہان سے کہان گئی اب رد کیجیے اُس خلل کو کہ یہان وارد ہوتا ہے وہ
کیا ہے کہ جب فقط تصدیق کو تم معتبر ایمان مین رکھتے ہو تو ابلیس کو کہ تصدیق ہی چاہیے مومن کہو اور حال انکہ کافر
ہے جواب دیتے ہین ہم کہ ابلیس کو تصدیق نہین ہے معرفت ہے اور مجرد معرفت ایمان نہین اسواسطے
کہ حق تعالی نے معرفت ثابت کی ہے اہل کتاب کی اور ایمان نہین ہے انھین چنانچہ فرمایا ہے الذین
اٰتیناهم الکتاب یعرفونه کما یعرفون ابناءهم اور دلیل اوپر اس بات کے کہ اقرار شرط ہے ایمان کی چنانچہ قول عام
علماء کا ہے اور کہتے ہین کہ تصدیق فقط کفایت نہین کرتی یہہ ہے کہ فرمایا حق تعالی نے قولوا اٰمنا باللّٰه الآیة
اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُمرت ان اقاتل الناس حتی یقولوا لا اله الا اللّٰه حکم کیا گیا ہون
مین کہ قتل کرون کفارون کو جب تک کہ کلمہ طیب لا اله الا اللّٰه پڑھین اور دلیل اس بات کی کہ تصدیق
شرط ہے ایمان کی یہہ ہے قوله تعالی قالت الاعراب اٰمنا قل لم تؤمنوا ولکن قولوا اسلمنا ولما یدخل
الایمان فی قلوبکم بغیر تصدیق کے نفی ایمان کی فرمائی حق تعالی نے اُنکے اور امام شافعی کے مذہب مین عمل بھی
ایمان مین داخل ہے رکن ثالث ہے ایمان کا لیکن ترک عمل سے کافر نہین ہوتا بخلاف اقرار اور تصدیق کے
اور نظم اور تطبیق اس آیت کی ساتھ آیت ماقبل کے یہہ ہے کہ مدینہ مین بیچ عہد سعادت عہد آن حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے تین گروہ تھے مومن کافر منافق اول آیت مین حق تعالی نے مذکور مومنونکا کیا پھر
کافرون کا کیا پھر اس آیت سے احوال منافقون کا بیان فرمانا شروع کیا اور پہلے مومنون کا ذکر کیا واسطے
ایمان اور جزا اُنکے کے پھر ذکر کافرونکا کیا واسطے کفر اور شرک اُنکے کے اور پھر منافقون کا کیا واسطے اسکے
کہ اُنمین جمع ہین دو وصف ایک تو کفر ہے من حیث الحقیقت دوسرا ایمان ہے من حیث الصورة
ظاہر مین یہہ اگرچہ جائز رکھتے ہین نکاح اور ارث اور قبول شہادت اور صلوة جنازہ اور مدفون ہوتے ہین
مقابر مسلمین مین لیکن دلمین اُنکے تصدیق نہین ہے مخلد ہونگے فی النار اور معذب ہونگے مع الکفار چنانچہ
حق تعالی فرماتا ہے ان المنافقین فی الدرک الاسفل من النار اس آیت سے لیکر تا ان اللّٰه علی کل
شیء قدیر تیرہ آیتین ہین نزول انکا بیچ شان منافقون کے ہے کہ سردار انکا عبد اللہ بن سلول تھا
چنانچہ کہا ہے ابن مسعود نے اور ابن عباس اور ابی لیلی اور قتادہ رضی اللہ عنہم نے باقی رہا یہان ایک

خدشہ وہ یہہ ہے کہ وماہم بمؤمنین جواب مین اٰمنّا کے کیونکر کہا جاوے کہ اٰمنّا مین ذکر شان فعل ہے نہ ذکر شان فاعل اور ماہم بمؤمنین مین ذکر شان فاعل ہے نہ ذکر شان فعل جواب یہہ جواب بطریق ترقی ہے یعنے وہ دعوا کرتے ہین کہ ہم ایمان مین داخل ہوئے حال آنکہ اہلیت اسکی نہین رکھتے کہ گروہ مومنین مین گنے جاوین اور اگر جواب مین اس کلام کے کہتے ولم یؤمنوا یہہ ترقی مفہوم ہوتی اور اسی اسلوب پر یہہ آیت ہے یریدون ان یخرجوا من النار وماہم بخارجین منہا اور محتمل ہے کہ ماہم بمؤمنین مین دو وجہ سے ترقی سمجھی جاے اول بجہت عموم اوقات یعنے یہہ دعوی کرتے ہین کہ ہم ایمان لائے زمانہ قریب مین حال آنکہ ہیچ کس وقت کے اوقات سے نہ بالفعل نہ زمانہ آئندہ مین قابلیت ایمان کی رکھتے ہین دوسرے بجہت عموم متعلقات ہے یعنے یہہ دعوا کرتے ہین کہ ہم ایمان لاتے بخدا و بروز آخرت حال آنکہ کسی چیز پر ایمان نہین رکھتے نہ خدا پر نہ رسول پر نہ قرآن پر نہ آخرت پر نہ اور چیزون پر کہ جنپر ایمان فرض ہے یُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَمَا یَخْدَعُوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا یَشْعُرُوْنَ فریب دیتے ہین اللہ کو اپنے زعم مین اور ان لوگون کو جو ایمان لائے ہین یعنے صحابہ رض کو کہ ظاہر مین کہتے ہین ہم ایمان لائے ہین از روئے فریب اور نہین فریب دیتے مگر جانون اپنی کو کہ وبال انکا انہین پر پڑے گا اور نہین سمجھتے بعضے کہتے ہین کہ ہمزہ استفہام کا اول کلمہ یخادعون مین چھپا ہوا ہے یعنے ایخادعون اللہ چنانچہ اور جگہہ بھی اس طرح سے آیا ہے جیسے اس آیت شریف مین فلما جن علیہ اللیل رای کوکبا قال ھذا ربی اے اھذا ربی اور بعضے کہتے ہین یخادعون اللہ ای رسول اللہ یعنے فریب دیتے ہین رسول اللہ کو اور مسلمانون کو کہ ظاہر مین کلمہ پڑھتے ہین تلوار کی ڈر سے کہ انہین قتل نکرین اور دلمین کفر بھرا ہے اور عداوت مسلمانون کی اور موافقت کافرون کی سمجھ لیجئے کہ یہان پیغمبر کے فریب کو حق تعالی نے اپنا فریب کہا اسمین دو فائدے معلوم ہوتے ہین ایک تو یہہ کہ شرف اور بزرگی آن حضرت کی بیان فرمائی کہ گویا فریب انکو دینا فریب مجھ کو دینا ہے دوسری کمال زشتی اور برائی انکے فعل کی ظاہر کی کہ یہہ پیغمبر کو کیا فریب دیتے ہین فریب مجھ کو دیتے ہین اپنے زعم فاسد مین اسیطرح حق تعالی نے اطاعت رسول کو اپنی اطاعت فرمائی من یطع الرسول فقد اطاع اللہ بسبب شرف آنحضرت کے اور بزرگی آپ کے اطاعت کی اور یخادعون صیغہ جمع مذکر غائب کا ہے مضارع معلوم باب مفاعلہ سے اور باب مفاعلہ درمیان دو کس کے واقع ہوتا ہے اکثر اور کبھی ایک طرف سے واقع ہوتا ہے چنانچہ یہان خداع ایک طرف سے ہے وما یخدعون الا انفسہم وما یشعرون ابو عمرو اور ابن کثیر نے وما یخادعون ساتھ الف کے پڑھا ہے بواسطے مطابقت ذکر ما تقدم کے کہ اول گذرا ہے یخادعون اللہ اور باقی قرائے غیر نے وما یخدعون پڑھا ہے بواسطے مطابقت ذکر ما تاخر کے کہ وما یشعرون ہے وھو البعید من الشبھۃ

فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ فَزَادَهُمُ اللَّهُ مَرَضًا وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ بِمَا كَانُوا يَكْذِبُونَ

لعدم احد الفاعلین بیچ دلون انکے بیماری ہی پس برہادی انکی اللہ تعالی نے بیماری اور واسطے انکے عذاب ہی دردناک
سبب اسکے کہ تھے جھوٹھ بولتے یعنے ازروے نفاق اظہار ایمان کا کرتے تھے ابن مسعود رض اور ابن عباس
اور قتادہ اور ربیع رضی اللہ عنہم نے کہا ہی کہ وہ بیماری شک اور نفاق ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ بیماری
وہ ہی جو بیچ دلون کے انکے ظلمۃ ہی اس ظلمت کا نام مرض ہی جیسے کہتے ہین لیلۃ مریضۃ رات اندھیری
کو اور بعضون نے کہا کہ مرض کیا ہی غم اور حزن ہی اسبات کا کہ فتح یاب ہوتے ہین آن حضرت صلے اللہ
علیہ وسلم اور ہماری ریاست جاتی ہی اور نفاق کو کہ تعبیر ساتھہ مرض کے کیا ہی اسواسطے کہ حال مریض
کا متردد ہوتا ہی درمیان موت اور حیات کے ایسے ہی منافق متردد ہوتا ہی درمیان اسلام
اور کفر کے اور اسلام حیات ہی اور کفر موت ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ منافق کو مریض قلبی اسواسطے
کہا ہی کہ دل اسکا خالی ہی سلامتی سے چنانچہ فرمایا ہی حق تعالے نے یوم لا ینفع مال ولا بنون
الا من اتی اللہ بقلب سلیم ای قلب خال عن الشرک والشک حاصل یہہ ہی کہ دن قیامت
کے کچھہ مال اولاد کام نہین آوے گی مگر قلب سلیم کام آوے گا یعنے جنکے دلمین شرک اور نفاق نہوگا اور
صوفی کہتے ہین کہ سلیم لغت مین مارگزیدہ کو کہتے ہین پس جسکا دل کہ مار محبت الہی کا کاٹا ہوا ہو وہگا وہ اسی
میدان مین بازی لے جاویگا اور فرمایا ہی فزادہم اللہ مرضا یعنے برہائی انکی حق تعالی نے بیماری باختیار انکے
یہہ بحیرکہ بیدا کرنیوالا انعال کا مقرر حق تعالے ہی لیکن انکو اختیار دیا ہی اور فرمایا ہی کہ واسطے انکے عذاب الیم ہی یعنے عذاب شدید ہی
ایسا کہ نزوال ہی اسکو نہ انقطاع اور یہہ عذاب الیم یا بڑا دردناک کہ ہمیشہ ہو منافقون کو ہوگا اور مومنونکو عذاب
دردناک بھی اگر ہوگا تو زوال پذیر ہو وےگا ہمیشہ نہین رہیگا موافق اعمال کے ہوکر آخر دخول جنت مین ہوگا اور منافقون
کو سبب اسکے ہوگا کہ جھوٹھہ بولتے ہین دلمین کفر ہی ظاہر مین ایمان کی باتین کرتے ہین باطن مین یا یہہ خدا سے نہین
ڈرتے ہین اور یکذبون مخفف ہی بمعنے جھوٹھہ بولتے ہین اور مشدد یہان نہین ہی نہ پڑھا چاہیے اور مشدد کی معنے
یہہ ہوتی ہین کہ جھوٹھلاتے ہین خدا کو باقی رہے یہان چند سوال جواب طلب وہ مع جواب مرقوم ہوتے ہین سوال
اول حق تعالی نے اول اس سورت مین مومنین خالصین کی شان مین بالکل چار آیتین نازل فرمائین
اور بیچ شان کافران مجاہر کے کہ ظاہر و باطن یکسان آلودہ بکفر ہین سب دو آیتین بھیجین اور بیچ شان
ان کافران نہانی کے کہ عبارت منافقین سے ہین تیرہ آیتین فرمائین حال انکہ بظاہر یون معلوم
ہوتا ہی کہ کفر کافر مجاہر کا کہ ظاہر و باطن اسکا آلودہ بکفر ہی قبیح تر کفر کافر منافق سے ہو
اسواسطے کہ اسکا دل بھی بمرض جہل گرفتار ہی اور زبان بھی بیچ بیان اعتقاد کفر کے بدروغ و انکار گنہگار ہی

بخلاف کافر منافق کے کہ دل اُنکا مرضِ جہل میں گرفتار ہے لیکن زبان اُنکی بیان عقائد حقہ میں راست گفتار
ہے جواب زبان منافق بھی بیچ دروغ اور انکار کے واقع ہوتی ہے اسواسطے کہ کہتا ہے عقائد حقہ دلمین میرا
ہین حال انکہ دروغ ہے واللہ یشہد ان المنافقین لکاذبون پس دل اور زبان اُسکے دونو گنہگار ہین اور علاوہ
اوپر اسکے یہہ ہے کہ منافق قصد تلبیس کا کرتا ہی اور کافر بے پردہ قصد تلبیس کا نہین رکھتا اور یہہ بھی ہے کہ کافر مجاہر مثل
مردون کے ہے کہ جو کرتا ہے کہتا ہے اور منافق مثل عورتون کے ہے کہ کچھہ کرتا ہے اور جو کچھہ کہتا ہے اور یہہ بھی ہے
کہ کافر ہرچند دروغ گو ہے لیکن اپنے زعم مین راست گو ہے اور ہرگز اپنی جان کے واسطے جھوٹھہ پسند نہین کرتا
بلکہ اُس سے ننگ و عار رکھتا ہے لہذا عقیدہ دلکا صاف بیان کرتا ہے اور منافق اسقدر خسیس الطبع ہے کہ
دیدہ و دانستہ دروغ کہتا ہے اور اس جھوٹھہ کو کمال اپنا سمجھتا ہے اور یہہ بھی ہے کہ منافق ہمراہ کفر اپنے کے استہزا
اور فریب دینے کا جناب الہی کے قصد کرتا ہے اور کافر بے پردہ یہہ بے ادبی نہین رکھتا لہذا کفر منافق کا غلیظ تر
اور حجاب اُسکا کثیف تر اور حال اُنکا مخفی تر ہے واسطے فضیحت اُسکے کے تیرہ آیتین نازل ہوئین اور بیان حال اُنکا
ضرب المثل ہوا یہان سے معلوم ہوا کہ جو مذہب کہ بنا اُسکی اوپر تقیہ کے ہو اور مخالفت ظاہر اور باطن مین ہو بدتر ہے
اُس مذہب سے کہ صاحب اُسکا انکار فاش کرے اسواسطے کہ اوپر احوال درونی صاحب تقیہ کے اصلا اعتماد نہین اور
اقرار اور انکار اسکا اگرچہ احیانا صادق ہو کاذب معلوم ہوتا ہے لہذا علما نے لکھا ہے لا یقبل توبۃ الزندیق یعنی نہین
قبول کی جاتی توبہ زندیق کی اور معنے اس کلام کے یہہ ہین کہ آدمیونکو اعتماد اوپر توبہ اُسکے کے متصور نہین ہوتا ہے
اسواسطے کہ طریق اطلاع اوپر توبہ اُسکے کے بھی اقرار زبانی اُسکا ہے بس اور اقرار زبانی اُسکا بنا بر اُسکے کہ قابل تقیہ ہے
محل اعتماد نہین اور معنے اِس کلام کے یہہ نہین کہ اگر وہ دل سے اور صدق سے بنیت توبہ کرے تو بھی عند اللہ مردود
ہے اسواسطے کہ حق سبحانہ دانائے نہان و آشکار ہے احوال دلکا جانتا ہے اور لوگون کو علم بذات الصدور ممکن نہین
مگر بتوسط اظہار زبانی سوال دوسرا بیان احوال منافقین کو اوپر بیان حال کافرین کے بطریق عطف لائے
اور بیان حال کافرین کو حال مومنین سے قطع کیا اس تغیر اسلوب مین کیا نکتہ ہے حالانکہ اور مقامون پر کلام اللہ
مین ان دونو گروہ کے احوال کو بطریق عطف لائے ہین چنانچہ ان الابرار لفی نعیم و ان الفجار لفی جحیم اور موافق
قاعدے اہل معانی کے یہی جامع وہمی کہ تضاد ہے درمیان دونو کے متحقق ہے کہ کفر ضد ایمان ہے باوجود جامع
اور تناسب کے عطف نکرنا خلاف آئین بلاغت ہے جواب کلام سابق اصل مین بیان حال کتاب تھا کہ کتاب
سبب ہدایت فلانے فلانے فرقون کی ہوتی ہے پس ذکر کافرونکا اور برائی انکی کہ مضمون ان الذین کفروا
ہے مبائن اس مقام کے ہے نہ مناسب اور جامع وہمی کہ تضاد ہے درمیان مومن اور کافر کے اور ایمان اور
کفر کے ہے نہ درمیان مدح کتاب اور ذم کفار کے اور مقتضائے کمال بلاغت ہے کہ تباین مقام کو باوجود جامع

معدم کرتے ہین اعتبار مین اور بغیر عطف کے لاتے ہین سوال تیسرا من یقول امنا باللہ مبتدا ہے اور من الناس
خبر ہے اور خبر اس لفظ چاہیے کہ مفید ہو اور منافقونکا زمرۂ آدمیون سے ہونا ایک امر ہے کہ خبر دار ہونا اس
کچھہ فائدہ نہین رکھتا جواب من یقول مین من موصوفہ ہے پس مفاد کلام یہہ ہوا کہ جنس آدمیونکی سے جائفے
ایسے ایسے ہین پس مدار فائدہ کلام اوپر وصف کے ہے جیسی من الذین رجال صدقوا مین کہا ہے اور ہو سکتا ہے
کہ ذکر من الناس کا اسواسطے ہو کہ اس فرقے مین سوا شخص ماہیت آدم گری کے کوئی چیز نہین ہے صفات فاضلہ
سے کہ آدمیون مین ہوتی ہین مثل ذکا اور علم اور فہمید گی چنانچہ اصطلاح علماء مصنفین مین لفظ من الناس کا ہی
اشارہ کے واسطے مذکور ہوتا ہے چنانچہ کہتے ہین من الناس من العلماء اور بعضے مفسرین نے کہا ہے کہ لفظ من
الناس کا بیان واسطے تعجب سامعونکے ہے یعنے من جملہ آدمیان ایسے بیوقوف بھی ہین پس بصورت انسانیہ
غرہ ہو جے اور اصطلاح علم و فہمید اپنی مین کوشش کیجیے **سوال** چوتھا عذاب کافرون مین لفظ عظیم کا لائے اور
عذاب منافقین مین لفظ الیم کا درمیان ان دو عذاب کے برائی مین اور دردہندگی مین فرق کس واسطے ہے **جواب**
وہ کافر کہ موت جبلی اوپر کفر کے مقدر ہے مطرودان ازل ہین کہ وقت تقدیر کے نعمتہائے دینی سے انہین محروم
رکھا ہے پس عذاب انکا بڑا ہے لیکن بسبب بطلان استعداد کے اور کمال تمرد الواح ادراک لینے کے شدت
الم اُس عذابکا نہین دریافت کرینگے مانند حال عضویت یا مفلوج وغیرہ کے کہ قطع اور داغ اور سوا اسکے اقسام الام
کو نہین معلوم کرتا لیکن منافق واسطے بقائے اصل استعداد کے اور قوت ادراک کے شدت الام عذاب دریافت
کرینگے لہذا عذاب انکا نہایت مولم ہوگا اور یہہ بھی ہے کہ کافرون نے اصلاً حلاوت ایمان کی نہین چکھی کیفیت
تلذذات ایمان کی باوجود حرمان کلی چندان خواہش نہین رکھینگے بخلاف منافقون کے کہ دروازہ تک اس
گھر کے پہنچ کر کچھ حلاوت ایمانکی بکام وزبان چکھ کر محروم لذات ہوئے ہین اسواسطے فقدان لذت دیدہ و چشیدہ کی
حسرت انکی زیادہ تر ہوگی جیسے ولایت کا آدمی میوجات وہانکے کھانیوالا جو وطن سے دور جائے فقدان
میوجات سے زیادہ تر حسرت کھائے بخلاف اُن لوگونکے کہ ولایت کو دیکھا ہی نہین لذت وہانکے میوونکی چکھی
ہی نہین انکو اسقدر حسرت نہین ہوتی **سوال** پانچوان فے قلوبہم مرض فرمایا قلوبہم مرضی کیون نہ فرمایا جملہ ظرفیہ
لانے مین کیا نکتہ ہے **جواب** تا معلوم ہو کہ مرض انکا عارضی ہے اصلی نتھا لیکن باوجود عروض استقرار
اور رسوخ تام بہم پہنچایا ہے لہذا مرض کو تنکیر فرمایا ہے اور یہہ معنے لفظ قلوبہم مرضی سے نہین سمجھی جاتی تھی اسواسطے
کہ قلوبہم مرضی با دلالت اوپر دوام مرض اور اصلیت کے کرتا یا اوپر عروض بے استقرار و رسوخ کے اور حقیقت مرض
کی دلمین منافق کے ہر وقت پیدا ہوتی ہے اور نزدیک محققین طب روحانی کے ہے کہ جو چیز ظہور مین آتی ہے
اُسے دو قسم لواحق ضرور ہے ایک طہارت عالم غیب کہ معدن اُسکا عالم غیب ہے دوسری لوازم نشاۃ

دنیا کہ یہان وارد ہوئی ہے پس مومنین مخلصین امر غیبی کو قطع نظر تشاء دنیا کے لواحق سے دیکھتے ہین پس بحقیقت
کار لیجاتے ہین اور منافقین جو لوازم غیب کو اسکے ساتھ دیکھتے ہین اقرار کرتے ہین اور جب لواحق دنیا ساتھ اسکے دیکھتے
ہین انکار کرتے ہین مثلا پیغمبر کا جب لوز و دلائل دیکھتے تھے سر خم کرتے تھے اور جب صحبت بزبان اور کھانا اور بازار
مین پھرنا ملاحظہ کرتے تھے پھر جاتے تھے چنانچہ کہتے تھے ماھذا الرسول یاکل الطعام و یمشی فی الاسواق اور باوجود اس
مرض کے کہ انکی ذات مین ہے طرفہ یہہ ہے کہ حقیقت مرض اپنی سے بیخبر ہین اور افعال سقیمہ اپنونکو سلیمہ جانتے
ہین وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ قَالُوْٓا اِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُوْنَ وَلٰكِنْ
لَّا يَشْعُرُوْنَ اور جب کہا جاتا ہے واسطے انکے یعنے کہتے ہین مسلمان منافقون کو مت فساد کرو بیچ زمین کے
ساتھ کفر اور معصیت کے اور فریب دینے مومنون کے کہتے ہین سوا اسکے نہین کہ ہم صلاح مین لانیوالے ہین یعنے
سنوارنیوالے ہین کام اپنا ساتھ طاعت اور خیر کے خبردار ہو ای سننے والو تحقیق وہ منافق وہی ہین فساد
کرنیوالے اور لیکن نہین سمجھتے نظم اور تطبیق اس آیت کی ساتھ ماقبل کے یہہ ہے کہ پہلی آیت مین حق تعالی نے
زشتی منافقون کے اعتقاد کی بیان فرمائی اس آیت مین برائی فعل کی انکے ارشاد کی قتادہ کہتے ہین کہ نزول
اس آیت کا یہود کے حق مین ہے کہ فساد انکا کفر تھا اور تغییر نعت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم اور رشوت لینا
اور پھیر دینا حکم کو ساتھ رشوت کے لیکن درست تر یہہ ہے کہ نزول اسکا منافقون کے شان مین ہے اور فساد انکا
کیا تھا قصد ہلاک کر رکھا رکھتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور فریب دیتے تھے مسلمانون کو اور قسمین
جھوٹے کھاتے تھے وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا كَمَآ اٰمَنَ النَّاسُ قَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ كَمَآ اٰمَنَ السُّفَهَاۗءُ
اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَاۗءُ وَلٰكِنْ لَّا يَعْلَمُوْنَ اور جب کہا جاتا ہے واسطے منافقون کے کہ ایمان لاؤ ساتھ
دل کے جیسا کہ ایمان لائے ہین لوگ یعنے مہاجر و انصار کہتے ہین کیا ایمان لائین ہم جیسا ایمان لائے ہین
بیوقوف جاہل یعنے جب مسلمان انکو ایمان لانے واسطے کہتے ہین تو وہ یہہ جواب دیتے ہین اپنے یارونمین
اپنے آپ کو بڑا عقلمند سمجھکر اور مسلمانون کو بے وقوف جان کر پس حق تعالی فرماتا ہے مسلمانون کو الا انھم
ھم السفھاء ولکن لا یعلمون خبردار ہو تحقیق وہ منافق وہی ہین بے وقوف کہ نظر عاقبت پر نہین کرتے اور عذاب آخرت
سے نہین ڈرتے اور لیکن نہین جانتے اس بات کو کہ ہم کچھ نہین جانتے روایت کی ہے کلبی نے ابی صالح سے انھون
نے ابن عباس سے رضی اللہ عنہم کہ آیت بیچ شان یہود کے اور مسلمان اہل کتاب کے مثل عبد اللہ بن سلام اور اصحاب
انکے کے نازل ہوئی ہے اور سمجھ لیجئے کہ پچھلی آیت مین ارشاد فرمایا لا یشعرون اور اس آیت مین لا یعلمون
وہان انکے شعور کی نفی کی اور یہان علم کی اسکی وجہ یہہ ہے کہ شعور اشیاء حسی مین مستعمل ہے اسیواسطے حواس خمسہ
کو مشاعر کہتے ہین اور مفسد ہونا اور تباہی کرنا منافقونکا کفار و کردار سے زمین مین مثل محسوس اور بدیہی تھا

نہ دریافت کرنے قبح اسکے کو ساتھ بے شعوری کے بغیر کرنا مناسب تھا لہذا وہاں لا یشعرون فرمایا اور ترجیح نعمت
آخرت اور دنیا کے اور حقیت طریقہ ایمان خالص اور بطلان طریقہ نفاق اور تقیہ ایک امر تھا استدلالی اور عقلی
تھا انکو اسکے بھی مناسب تھا جو یہان لا یعلمون ارشاد کیا اور ہو سکتی ہے یہہ وجہ بھی کہ ذکر سفہ کا اس آیت مین
کہ نوع جہل سے ہی مقتضی ہوا کہ مقابلہ مین اسکے علم لایا جاوے تا مقابلہ درست ہو یہان ایک شبہ اور وارد ہوتا
ہے وُہ یہہ ہے سوال منافق کفر اپنے کو چھپاتے تھے اور انؤمن کما امن السفہاء صریح کلمہ کفر ہے کہ منافق
نفاق ہے جواب یہہ کلمہ حضور مین اپنے محرمون رازدارونکے کہ نفاق جنسے نہین چھپاتے تھے واقع ہوتا
جواب دوسرا ہو سکتا ہے کہ یہہ کلمہ محض انکے دلمین صادر ہوا ہو پس معنے قالوا آگے یہہ ہین کہ قالوا فی قلوبہم
حق تعالی نے کہ عالم سر و خفیات ہے قول قلبی انکا برملا اظہار فرمایا اور ابن عساکر نے تاریخ اپنی مین ابن عباس
سے روایت کی ہے کہ انھون نے امن الناس کی تفسیر مین فرمایا تھا امن ابو بکر و عمر و عثمان و علی رضی اللہ
عنہم وَإِذَا لَقُوا الَّذِينَ آمَنُوا قَالُوا آمَنَّا اور جب دیکھتے ہین اہل نفاق اور روبرو ملاقات کرتے ہین اُن
لوگون سے جو ایمان لائے ہین کہتے ہین ایمان لائے ہم منافقونکا دستور تھا کہ جب صحابہ رضہ سے ملتے تھے تو اظہار
اپنے ایمان کا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ جیسے تم ایمان رکھتے ہو ویسے ہی ہم بھی ایمان رکھتے ہین چنانچہ اسباب
نزول مین اس آیت کے لکھا ہے کہ عبد اللہ بن ابی منافق اور متبع اسکے ایک روز حضرت امیر المومنین ابو بکر
صدیق اور حضرت عمر اور حضرت علی رضی اللہ عنہم کو دیکھ کر ازروے خوشامد کے انکی تعریفین کرنے لگے حضرت
مرتضی علی رضہ نے فرمایا اے ابن ابی خدا سے ڈر اور نفاق مت کر اسنے کہا یا ابا الحسن نفاق کی نسبت طرف
ہمارے مت کرو کہ ہم مثل تمھارے مومن اور صدیق ہین حق تعالی نے خبر دی کہ یہہ جب مسلمانون کو دیکھتے
ہین تو کہتے ہین ہم ایمان رکھتے ہین جیسے تم رکھتے ہو سمجھ لیجیے کہ جملہ فعلیہ ماضویہ لاتے ہین اور مبالغہ اور تاکید
اس دعوے مین نہین کرتے اسواسطے کہ جانتے ہین مسلمانون کو کہ سادہ لوح ہوتے ہین گمان جھوٹھ کا
کسی پر نہین کرتے پس مجرد ہمارے کہنے کے بے تاکید و مبالغہ قبول کرلینگے وَإِذَا خَلَوْا إِلَىٰ شَيَاطِينِهِمْ
اور جب اکیلے ہوتے ہین طرف شیطانون اپنونکے یعنے نزد ان گروہ اپنے کے جو انکے سردار اور یار ہین
قَالُوا إِنَّا مَعَكُمْ کہتے ہین ازروے صدق و تحقیق یہہ بلا شبہہ ساتھ تمھارے ہین اور تمھارے دین اور آئین اور
عقیدے ہمارے ہین حاصل یہہ ہے کہ ہم حضور مین مسلمانون کے واسطے جان و مال اپنا بچانے کے ظاہر
داری کرتے ہین کہ ایمان اور انقیاد ظاہر کرتے ہین حقیقت مین ہم ہمراہ تمھارے ہین غرض منافقین جو یہہ انواع
تاکید اور مبالغہ مرعی رکھتے ہین کہ جملہ اسمیہ لاتے ہین اور پھر بحرف تاکید موکد کرتے ہین اور بجاے انا کافرون
انا معکم کہتے ہین تا دلالت اوپر اتحاد و مرتبہ کفر کے کرے اسواسطے کہ معتقد ہین بکمال زیرکی اور فطانت کفار کی

جانتے ہیں کہ ہم نزدیک مومنوں کے اظہار ایمان کا اپنے کرتے ہیں اگر اظہار کفر باطنی اپنے ہیں کافروں کے روبرو تاکید
اور مبالغہ تمام نکرینگے یعنی ہمارا قبول نہوگا اور پھر اسپر بھی گمان کرتے ہیں کہ کافر اس دعوے مین باوصف ان تاکید کے
جھوٹھا جانتے ہوگئے ہیں اور اعتراض کہین نکریں کہ اگر تم ساتھ ہمارے کفر مین شریک ہو تو لفظ ایمان کا کیون زبان
پر جاری کرتے ہو جریان اس لفظ کا اگرچہ بنا بر ظاہرداری اور زمانہ سازی ہو لیکن دلالت کرتا ہے اوپر ضعیف
اعتقاد تمہارے بیچ کفر کے اسواسطے بطریق پیش بندی کہتے ہیں کہ اِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِءُوْنَ سوا اسکے نہیں کہ ہم
ٹھٹھا کرتے ہیں مسلمانوں سے اور ہو سکتا ہے یہہ کہ جملہ جواب مین ہو سوال مقدر کے کہ جب یہہ کہتے ہیں اپنے
شیاطین کے پاس جا کر انا معکم تو وہ پوچھتے ہیں اُنسے ما تصنعون فی صحبتہم تو یہہ اُنکے جواب مین کہتے ہیں
انما نحن مستهزءون غرض اُنکے سرداروں یاروں کو بھی انکا حال مشتبہ ہو جاتا تھا ظاہر مین انکا ڈھب ڈول اہل
ایمان کا سا بنا ہوا اور صحبت خلطہ اہل ایمان سے کرتے ہوئے دیکھکر وہ شبہ کرتے تھے کہ یہہ بھی شاید ایمان لے آئے
اسواسطے یہہ حصر قصر کرنے لگے سبب صحبت آرائی اپنی کو کہ مومنوں سے رکھتے تھے ساتھ استہزا کے یعنی فقط ہم
ٹھٹھے بازی کے واسطے مومنوں سے ملاقات کرتے ہیں اور کچھہ غرض نہین اور حق تعالی نے انکے یاروں سرداروں
کو انکا شیطان فرمایا اسواسطے کہ شیطان عام ہے جو وسواس ڈالے ہے دلوں مین اور گمراہ کرے ہی وہی شیطان
ہے خواہ جن ہو خواہ انسان شعر جو راہ شریعت سے پھرا دے وہی شیطان ملعون ہے ابلیس ہی وہ جن ہو کہ
انسان اَللّٰهُ يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ اللہ ٹھٹھا کرتا ہے ساتھ اُنکے یعنے خدا جزاء استہزا کی انکے انہیں دیگا اور
بدلا ٹھٹھے بازی کا کہ مسلمانوں سے کرتے ہیں لیگا یہاں جزا استہزا کو بلفظ استہزا ذکر کیا واسطے رعایت محاورت کے
کہ پاس مستہزوں کے واقع ہے والا حق تعالی کو مستہزی نچاہیئے کہنا کہ سزا لئے استہزا کی دینے والا ہے اور اسیطرح سے
اور بہت جگہہ آیا ہے چنانچہ جزاء سیئة سیئة ای عقوبتہ تفسیر فتح العزیز مین لکھا ہے کہ اللہ خود استہزا کرتا ہے ساتھ
اُنکے اسواسطے کہ مومنین کو فرماتا ہے کہ تعرض اُنکے احوال و مال مین نکرو تا دمبدم نفاق انکا افزون ہو اور بسبب افزونی
نفاق کے مستحق عذاب ہوں کہ یہہ مشقت اور رنج و مال کا زیادہ نزال اور جان جانے یہاں کے کیسی ہی کہ حیات دنیا
فانی ہے حذر اس جگہہ کا آسان ہی اور حیات آخرت ابدی ہے عذاب اُس جگہہ کا سخت اور گران ہے پس گویا حق
سبحانہ دمبدم ساتھ منافقوں کے وہ معاملہ فرماتا ہے جیسا بیوقوفوں سے کرتے ہین کہ سنگ ریزہ دیتا ہے اور یاقوت
لیتا ہے اور اسیواسطے جلدی اُنکے عذاب مین نہین کرتا کہ سبب نفاق کے مواخذہ کرے بلکہ فرصت دیتا ہے
وَيَمُدُّهُمْ فِي طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ اور کھینچتا ہے انکو یعنے مہلت دیتا ہے اور چھوڑتا ہے زمانہ دراز تک انکو بیچ
سرکشی اور اسراف اور جہل اور تکبر اُنکی کی تو اس حالت مین کوردل ہو کر متحیر سرگردان ہوتے ہین اور قبح حال
اپنے سے خبر نہین رکھتے عطف یمدہم کا یستہزی پر ہے اور یعمہون حال ہے مفعول یمدہم سے سمجھ لیجیے کہ

ابتداء استہزا کرنا جہالت ہے چنانچہ اسی سورت مین آویگا قالوا اتتخذنا ہزوا قال اعوذ باللہ ان اکون من الجاہلین
لیکن جواب استہزا کرنا عین حکمت اور کمال انصاف ہے چنانچہ اس آیت مین واقع ہے خصوصًا جو کوئی کسی کے
محبوب سے استہزا کرے اسکے انتقام مین محبوب کیطرف سے جواب استہزا کا دینا عالم محبت مین واجبات سے ہے اور
اس آیت مین نظر اس مقصد پر کیجئے تو طرفہ جلالت شان مومنین خالص الایمان ہے کہ حق تعالی انکی حمایت
کرکے آپ جواب استہزائے منافقین انکی طرف سے دیتا ہے اور لغت عرب مین جسطرح کور چشمی کو عمی کہتے ہین
اسیطرح کوردلی کو عمہ کہتے ہین اور یہہ گروہ محل استہزا سے الہی کیون ہو حال انکہ اس معاملے مین کہ ساتھ
خدا کے کیا ہے کمال سفاہت انکی ظہور مین آئی ہے اسواسطے کہ اولئک الذین اشتروا الضللۃ بالہدی
یہہ لوگ جنہون نے مول لی گمراہی بدلے ہدایت کے یعنے وہ اہی محمد صلے اللہ علیہ وسلم کہ باین صفت موصوف
ہین وہ لوگ ہین کہ نادانی سے جنہون نے خریدی ہے اور بدل کی ہے اور اختیار کی ہے گمراہی ساتھ ہدایت کے
اور تباہی ساتھ صلاحیت کے حاصل یہہ ہے کہ بدلا ہے کفر کو ساتھ ایمان کے اور شک کو ساتھ یقین کے اور جہل کو
ساتھ علم کے اور نفاق کو ساتھ اخلاص کے اور ہلاک کو ساتھ نجات کے اور دوزخ کو ساتھ بہشت کے اور بدعت
کو ساتھ سنت کے بیوقوفی سے اچھے اچھے چیزین دیکر بری بری چیزین لین ہین اولا اسم اشارت ہے
اور کاف واسطے خطاب کے ہے مخاطب پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم ہین یا مخاطب غیر معین اور یہہ جملہ معترضہ
ہے مذمت منافقون مین فما ربحت تجارتہم پس سود نکیا اور نفع فائدہ نہ پہنچایا تجارت انکی نے انکو سمجھ
لیجئے کہ یہان اسناد مجازی ہے اسواسطے کہ سود کرنے والا تاجر ہوتا ہے اور تجارت سبب سود کی ہوتی ہے
نہ سود کرنیوالی پس یہہ معنے ہوی کہ فما ربحوا فی تجارتہم یعنے یہہ بہرہ ور نہوے بیچ تجارت اپنی کے وما کانوا مہتدین
اور نہ ہوے وہ راہ پانیوالے بطریق تجارت شعر کفر و شک لین چھوڑ ایمان و یقین کیونکہ ای رافت ودود
ہووین مہتدین مثلہم کمثل الذی استوقد نارا مثال انکی جیسے مثال اسکی ہے کہ بیچ رات اندھیری گھٹا چھائی
ہوئی کے جنگل مین جلاوے آگ واسطے اسکے کہ راہ دیکھے یا جائے قرار مقرر کرے تو کہ چورون سے اور دشمنون
درندون گزندون سے ایمن ہو فلما اضاءت ما حولہ ذہب اللہ بنورہم پس جب روشن کیا آگ نے
جو کچھ گرد اسکے تھا لیگیا اللہ تعالی روشنی انکی وترکہم فی ظلمت لا یبصرون اور چھوڑ دیا انکو بیچ اندھیرون کے
کہ کالی رات کالی گھٹائی نہین دیکھتے ہین گرد اگرد اپنے سمجھ لیجئے کہ الذی استوقد مین کہ لفظ الذی کا واقع ہے
صالح ہے واسطے مفرد اور جمع کے جیسے لفظ من کا اور افراد ضمیر استوقد اور ضمیر ما حولہ باعتبار افراد لفظ الذی
ہے اور جمع لانا ضمیر ذہب اللہ بنورہم کا اور ترکہم اور لا یبصرون کا باعتبار معنے جمع ہے یہہ تمثیل ہے انکی
اگر سنین لیکن بیچ دنیا کے صم خبر ہے مبتداء محذوف کی بتقدیر ہم صم یعنے وہ بہرے ہین سننے حق بات سے

کہ قبول سخن حق نہین کرتے بُکۡمٌ وا گونگے ہین حق بات کہنے سے یعنے زبان اُنکی اقرار ایمان مین ساتھ دل کے
موافق نہین پس گویا کہ بات کہتے ہی نہین عُمۡیٌ اندھے ہین حق دیکھنے سے یا یہہ کہ بہرے ہین ہرگز سخن حق
نہین سُنتے اور اگر سنتے ہین تو واسطے تدارک جان اپنے کے ایسی چیز کہ جسمین اصلاح اُنکی ہو جیسے اظہار
ایمان خالص اور عذر تقصیرات اپنے جناب رسالت مآب مین اور مومنین خالصین مین زبان پر لاوین سو
نہین لا سکتے اسواسطے کہ گونگے ہین غیر سے جو کچھ اُنکے دل مین مملو ہے غلبہ کفر سے نہین کہہ سکتے اور تصنع
اور تکلف قصد گویائی بھی کرین لیکن جب دیکھین حُسن ایمان اور قبح نفاق بھلائی ایمان کی اور برائی نفاق کی تو سبب
تراکم ظلمات نظر سے اُنکے غائب ہے اسواسطے کہ وہ اندھے ہین حسن و قبح اشیا کو نہین دیکھ سکتے فَهُمۡ لَا
يَرۡجِعُوۡنَ پس وہ ہرچند قصد ازالے آفات کا اس معاملہ کی کرین لیکن نہین پھرینگے ان صفتون سے اور اپنے
بہرے اندھے گونگے اندھے اُٹھینگے قیامت کے دن چنانچہ اور آیت شریفہ مین وارد ہے کہ ویحشرهم یوم القيمة
على وجوههم عميا وبكما وصما مثال منافقون کی ہے کہ اندھیری رات گمراہی کی مین مسلمانون کی تلوارون سے ڈر کر
آگ کلمہ شہادت کی روشن کی اور اس روشنی مین قتل سے بچ کر عمر گذاری لیکن بعد مرگ سبب نفاق کے
وہ روشنی اُنکی یکسر بجھا کی ظلمات ندامت اور حسرت مین پڑے اور عذاب مین گرفتار ہوئے شعر بن صدق
کے کس کام کا اقرار زبانی اقرار زبانی ہو بے تصدیق جنانی بعضون نے کہا ہے کہ ظلمات یہان اسواسطے جمع
لائے کہ منافقون کو بعد موت بہت طرح کی ظلمتین احاطہ کرینگی ظلمت کفر ظلمت مکر و فریب کہ بخدا و مومنین
کرتے ہین ظلمت دروغ و افترا کہ اپنے آپکو مومن کہتے ہین ظلمت طعن و تشنیع مومنین کہ انکو احمق ٹھہراتے
ہین ظلمت جہل مرکب کہ فساد اپنے کو صلاح جانتے ہین ظلمت معاصی و شہوات کہ اُسکے بند مین گرفتار
ہو کر پیشہ نفاق کو حیلہ اُسکے تحصیل کا قرار دیا ہے ظلمت گور اور شدائد کہ اضعاف غضب الہی سے ہے اور ایک
نکتہ عجب اسیوقت تحریر کے سوجھا ہے کہ برائی نفاق کی خود لفظ نفاق سے پیدا و ہویدا ہے اسطرحسے کہ نفاق
مین چار حرف ہین نون فے الف قاف ان چارون سے معلوم کر لیجئے کہ مآل منافق کا کیا ہے نون ندامت
کا ہے کہ آخر کار انکو ندامت ہے ندامت ہوگی اور فے فضیحت کی ہے قیامت کو کیا کیا فضیحت ہوگی اور الف
لام کا ہے کہ انکا انجام ہے اور قاف قہر الہی کا ہے کہ اُنکے موجب تباہی کا ہے اَوۡ كَصَيِّبٍ مِّنَ السَّمَآءِ یا مثال
منافقون کی مانند مینہہ کے ہے آسمان سے یا ابر سے کہ موسل دھار بہت تمام برسے سمجھ لیجئے کہ اگر صیب سے
مینہہ اور آسمان سے ابر مراد ہو تو فائدہ سما کا تاکید ہے واسطے احتمال باران غفلت کے جیسے فائدہ من منام
کا ہے اس عبارت مین واذا استيقظ احدكم من منامه اور جناح کا ولا طائر يطير بجناحيه مین اور اگر صیب مین مراد مینہہ اور
سما سے آسمان ہو تو فائدہ دفع گمان کا ہے اُس شخص کے کہ پانی مینہہ کا دریا سے جاتا ہے چنانچہ بحر مواج مین

کشاف سے منقول ہی بعضے مفسرین لکھتے ہین کہ لفظ او کا کہ اول واقع ہی واسطے شک کے آتا ہی اور شک
اخبار باری تعالی مین روا نہین پس او بمعنی واو ہی اور بعضون نے جواب اس شبہے کا یہہ دیا ہی کہ اگرچہ اصل کلمہ
او کا واسطے شک کے ہی کلام خبری مین لیکن جب کلام خبری متضمن تخییر اور تسویہ کے ہو لفظ او کو مجرد کرکے شک سے
لاتے ہین اور تسویہ اور تخییر مین استعمال کرتے ہین یہان واسطے اسکے کہ یہہ دونون تشبیہین جواز مین برابر ہین
اس کلمے کو لائے حاصل کلام کا یہہ ہی کہ حال منافقون کا یون کہو جیسا کہ ہوا ہی اور دون کہو جیسا کہ ہی
فیہ بیچ اس باران کے یعنی وقت برسنے مینہہ کے یا بیچ ابر کے ظُلُمٰت اندھیری ہین کالی رات گھٹا
چھائے پہاڑ پرتے ہوے سے ایک اندھیرا ابر ہو کا کہ ہر طبقہ اسکا گویا تاریکی جدی لاتا ہی دوسرا اندھیرا ہجوم
قطرات کا تیسرا اندھیرا رات کا اور ہر چند ذکر رات کا صراحۃ نہین لیکن مذکور برق کا اور کلما اضاء لہم مشوا فیہ واذا
اظلم علیہم قاموا کا قریب بتصریح ہی کہ ایسا معاملہ رات ہی کو واقع ہوتا ہی وَّرَعْدٌ اور کرج ہی وَّبَرْقٌ اور بجلی
یَجْعَلُوْنَ اَصَابِعَهُمْ کرتے ہین انگلیان اپنی فِیْٓ اٰذَانِهِمْ بیچ کانون اپنون کے مِّنَ الصَّوَاعِقِ کڑک سے حَذَرَ
الْمَوْتِ ڈر موت کے سے کہ مبادا ساتھ اس آواز شدید کے صدمہ دلکو پہنچے اور منجر بموت ہو مفعول لہ ہی یا مفعول
مطلق ہی فعل محذوف کا ای یحذرون حذر الموت یا حال ہی بمعنے حاذرین موتہم یا ظرف ہی ای وقت
حذر الموت اور یہان اصابعہم بجائے انا ملہم بطریق مجاز کہا ہی واسطے مبالغہ کے کہ گویا تمام انگلیان کانون
مین گھسا لیتے ہین خوف مرگ اپنے کہ آواز کڑکنے کی سنتے ہین نہین وَاللّٰهُ مُحِیْطٌۢ بِالْکٰفِرِیْنَ اور خدا سبحانہ
محیط ہی ساتھ کافرون کے یہہ جملہ معترضہ ہی بیچ بیان علم الہی کے ساتھ حال کافرون سے اور قادر ہونے اسکے
اوپر جزا دینے انکے کے محیط کی معنے گھیر لینے والے کی ہین یَکَادُ الْبَرْقُ یَخْطَفُ اَبْصَارَهُمْ نزدیک ہی
کہ بجلی چمکاہٹ سے اوچک لیجائے آنکھون انکے کو یعنے بینائی انکی کو یہہ جملہ مستانفہ ہی جب سننے والے نے یجعلون
اصابعہم فی اذانہم سنکر کہا کہ ماذا یکون حال ابصارہم تب ارشاد ہوا کہ یکاد البرق یخطف ابصارہم کلما
اَضَاءَ لَهُمْ مَّشَوْا فِیْهِ ہرگاہ کہ بجلی چمک چمک کر روشن کرتی ہی راہ واسطے انکے چلتے ہین وہ بیچ روشنی اسکی کے
اور چند قدم بچاتے ہین مہلکہ سے آپ کو وَاِذَآ اَظْلَمَ عَلَیْهِمْ قَامُوْا اور جب اندھیرا کرتی ہی اوپر انکے کھڑے ہو
رہتے ہین سراسیمہ ہوکر عطف اس جملہ کا اوپر مشوا فیہ کے ہی وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَذَهَبَ بِسَمْعِهِمْ وَ
اَبْصَارِهِمْ اور اگر چاہے خدا لیجاوے کان انکے اور آنکھین انکے یعنے منافقون کے جیسا کہ اندھا باطن کا انکو
کیا ہی ویسا ہی دیکھا سنا ظاہر کا بھی انکے لے لے اِنَّ اللّٰهَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ تحقیق حق سبحانہ تعالی اوپر
ہر چیز کے توانا ہی یہہ جملہ تذئیل ہی ذیل اس جملہ سابقہ کے واسطے تاکید کے واقع ہوا ہی اس تمثیل مین
تشبیہ فرمائی حق سبحانہ تعالی نے منافقون کے ساتھ اس گروہ کے کہ اندھیری رات مین بیچ بیابان مہلک کے

ہون اور مینہہ سخت موسلا دھار اُنپر برسے اور کثرت رعد کی اور چمک برق کی اُنکو سراسیمہ کرے پھر دہشت کے
مارے کانو مین انگلیان رکھین اور اس اندھیرے مین راہ اُنکو نہ نظر آوے جسوقت کہ بجلی کے چمکاہٹ سے
روشنی ہو دو قدم راہ چلین پھر ویسے ہی اندھا دھند کھڑے رہ جاوین سمجھہ لیجئے کہ اسلام کو ساتھہ مینہہ کے تشبیہ
فرمائی ہے کہ سبب حیات قلوب ہی اور تکالیف شرعیہ کو مثل ترک ریاست کے اور جہاد ساتھہ اقربا کے اور ترک
ادیان قدیمہ کے اندھیری رات موافق زعم منافقون کے ارشاد کیا اور رعد سے شدائد ہین کہ پیش آتے ہین اور برق
غنیمتین اور فتح ہی اور صواعق ڈرانا ہے وعید سے اہل کفر اور نفاق کو پس منافق ظاہر مین اسلام قبول کرتے
تھے لیکن جب احکام جہاد اور قتل کفار کے نازل ہوتے تھے ڈرتے تھے کہ مبادا اُنکے بھی قتل کا حکم آوے
چاہتے تھے کہ قرآن شریف کے سننے سے کان بند کرلین اور جب برق کثرت مال اور حصول غنائم کے اُنپر
چمکتے تھے دین اسلام کو پسند کرتے تھے اور جب تاریکی مجاہدات اور ریاضات کی اُنکے خیال مین گذرتی
تھی تو چلتے چلتے راہ دین مین ٹھہر جاتے تھے حاصل کلام کا یہہ ہے کہ جب امید نعمت کی ہوتی تھی تو دوست
اور مدح گو ہوتے تھے اور جب ڈر محنت کا ہوتا تھا تو دشمن اور عیب جو **رباعی** احوال منافقان یہہ ہے اے
رافت ہین تابع دولت و شریک وراحت مطلب ہو تو دوست ہون نہین ہون دشمن معلوم کر انکو تو بوقت
نکبت باقی رہے یہان چند سوال جواب طلب **سوال** اول احوال کافرون کا دنیا مین یون فرمایا کہ اول
بہرا پن پھر گونگا پن پھر اندھا پن بیان کیا کہ صم بکم عمی کہا اور آخرت کا اُنکے حال برعکس ارشاد کیا سورۃ
بنی اسرائیل مین ونحشرہم یوم القیمۃ علی وجوہہم عمیا وبکما وصما نکتہ اس تغیر اسلوب مین کیا ہے **جواب** دنیا مین
حقائق الہیہ اور اخرویہ پردہ حجاب مین ہین اور اکثر لوگ اُنسے کوری رکھتے ہین طریقہ دریافت کرنیکا ان حقائق
کے یہی ہے کہ کہنے واعظون مرشدون پیغمبرون کے سے کہ یہہ لوگ اُن حقائق کا معاینہ کر کے ہمین پہنچاتے ہین
سنکر معلوم کرین اور بعد سننے کے اگر شبہ اور خلجان باقی رہے کچھہ تو تفتیش اور سوال اور تحقیق اُنکے زبان سے
کی جاوے اور بعد تحقیق اور تفتیش کے جو علامات صدق اور حق کے ظاہر ہون اور حجاب مرتفع ہو تو کوری
اُٹھہ جاوے پس فقدان انکو ان مراتب ثلثہ کے دنیا مین اسی ترتیب سے بیان فرمایا اور آخرت مین کہ حجاب اُٹھے
ہوئے ہین کچھہ پردہ اور میان مین نہین جو ہے سو دیدہ ہی واعظ اور مرشد وہان کیا چاہئے کہ العیان لایحتاج
الی البیان پس طریقہ فقدان دریافت حقائق کا اُس مقام کے بھی ہے کہ پہلے دیدۂ حقیقت مین کور ہو بعد
اسکے آلات سوال و تفتیش کہ حرف و صوت ہین مفقود ہون پھر اگر بے سوال و تفتیش بھی کچھہ صدا کان
تک آئے تو محسوس ہو پس واسطے آخرت کے بھی ترتیب مناسب ہوئے **سوال** دویم باران ابر سے برستا
ہے نہ آسمان سے پس معنے او کصیب من السماء کے کیا ہوئے **جواب** دفع اس شبہ کو سمجھے کر آئے ہین

کہ سماء سے مراد آسمان بھی ہو سکتا ہے اور ابر بھی اور اگر معنے حقیقی کہ آسمان کے ہیں وہی لیجیے تو کہتے ہیں ہم کہ ہرچند
باران ابر سے برستا ہے لیکن تکوین ابر موقوف اوپر اوضاع آسمانی کے ہے پس کہہ سکتے ہیں کہ مینہ آسمان سے
آیا اور باوصف اسکے مراد آسمان سے جہت آسمان ہے نہ جرم آسمان اور ابر جہت آسمان میں ہوتا ہے اگرچہ آسمان
میں نہیں ہوتا سوال سیوم باران نہیں آتا مگر طرف آسمان سے پس فائدہ لفظ من السماء کا کیا ہے جواب
دفع یہہ خدشہ بھی پیچھے ہو چکا ہے پھر بتفصیل سن لیجیے کہ کبھی باران کو ہر چیز کثیر النفع میں استعمال کرتے ہیں
بطریق مجاز چنانچہ کہتے ہیں فلانے مکان میں نعمت برستی ہے یا فلانے شہر میں زر برستا ہے واسطے دفع
توہم اس مجاز کے اس لفظ کا زیادتی کرنا ضرور ہوا تا کوئی لفظ صیب کو اوپر باران مجازی کے حمل نکرے چنانچہ
اذا استیقظ احدکم من منامہ میں کہا ہے کہ غرض زیادتی کرنے لفظ من منامہ سے دفع توہم کا ہے اوپر اسکے کہ
کوئی بیداری کو اوپر تنبہ کے خواب غفلت سے حمل نکرے علی ہذا القیاس لفظ جناحیہ کا ولا طائر یطیر بجناحیہ میں
کہ کوئی طیران کو طیران ہمت تاویل نکرے یَا اَیُّهَا النَّاسُ اے لوگو اعْبُدُوْا ڈرو اور عبادت کرو رَبَّکُمُ
پروردگار اپنے کے تئین اَلَّذِیْ ہے وہ پروردگار کہ ساتھ قدرت کاملہ کے خَلَقَکُمْ پیدا کیا تم کو وَالَّذِیْنَ اور پیدا
کیا ان لوگوں کو بھی مِنْ قَبْلِکُمْ جو پہلے تھے تم سے لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ واسطے اسکے کہ شاید تم متقی ہو اور ہدایت قرآن
کہ نصیب متقیان ہے بہرہ پاؤ یا یہہ معنے ہیں تو کہ تم بواسطہ پرستش بچو خشم الٰہی سے پہلے مذکور مومنون اور کافرون
اور منافقون کا جدا جدا فرمایا پھر بیان سے بطریق عموم پند اور نصیحت شروع کی اور درمیان میں لعلکم تتقون
یہہ جملہ معترضہ لے آئے بیان فوائد عبادت میں اور بعضے لوگ پہلے اس آیت کی قل مقدر نکالتے ہیں ای قل
یا ایہا الناس اعبدوا یعنے کہو اے محمد اے لوگو ڈرو اور عبادت کرو اور لعلکم تتقون میں بعضے لوگوں نے
اعتراض کیا ہے کہ لعل واسطے ترجی کے ہے اور ترجی امید رکھنا ہے اور امید متضمن شک ہوتی ہے پس
کلام الٰہی میں شک کیونکر کہا جاوے پس جواب اسکا یہہ ہے کہ کلام عرب میں لعل واسطے تحقیق کے بھی آتا
ہے یہاں واسطے تحقیق کے ہے دوسری معنے امید سے مجرد کر کے بمعنے تعلیل محض بھی استعمال کرتے ہیں
لہذا فراء نے کہا ہے کہ لعل کلام الٰہی میں بمعنے کی ہے اور ہو سکتا ہے کہ لعل واسطے ترجی مخاطب کے ہو یعنے قل
یا ایہا الناس لعلکم تتقون اور داخل ہو مقولہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم میں لکھا ہے مفسرین نے کہ جس آیت
کے پہلے یا ایہا الناس ہے وہ مکی ہے اور جس آیت کے پہلے یا ایہا الذین امنوا ہے وہ مدنی ہے یہہ قاعدہ
اکثریہ ہے کلیہ نہیں اسواسطے کہ ایسی آیت کے پہلے یا ایہا الناس ہے اور مدنی ہے اور یا ایہا الذین امنوا
قوا انفسکم واہلیکم نارا کہ سورہ تحریم میں ہے مکی ہے باوجود اسکے کہ پہلے یا ایہا الذین امنوا واقع ہے اور وجہ
اس قاعدہ کی یہہ ہے کہ مکے میں بہت کافر تھے اور مسلمان تھوڑے وہاں خطاب یا ایہا الناس مناسب تھا

اور مدینے مین مسلمان بہت تھے اسلام نے قوت پائی تھی وہان خطاب یاایھا الذین امنوا ملائم تھا لکھاہے
فتح العزیز مین کہ معنے مکی اور مدنی کے کہ کلام علقمہ مین وارد ہے اور اسی بموجب مفسرین نے لکھاہے وہ یہہ
نہین کہ مکے اور مدینے مین نازل ہوی ہین بلکہ مراد انکی یہہ ہے کہ جس جگہہ یاایھا الناس آیا ہے خطاب بکفار
ہے کہ بیشتر ساکنان مکہ تھے اور جس جگہہ یاایھا الذین امنوا ہے خطاب بمومنین ہے کہ غالبا مدینے مین تھے
اسواسطے کہ اسوقت مین محل غلبہ کفر مکہ تھا اور محل غلبہ ایمان مدینہ باقی رہا یہان ایک خدشہ وہ یہہ ہے کہ
عبادت غیر تقوی شی دیگر نہین ہے پس لعلکم تتقون بعد اعبدوا ربکم کے کہنا اسطرح ہے جیسے کہین اعبدوا
ربکم لعلکم تعبدون یا اتقوا ربکم لعلکم تتقون کہین اور یہہ کلام بکمال نامناسب ہے جواب سنئے عبادت کی تصحیح
نسبت عبودیت مین اور منتہی اس تصحیح کا اتصاف بصفت تقوی ہے پس عبادت اور تقوی باعتبار نہایت
باہم اتحاد رکھتے ہین اور باعتبار بدایت افتراق اور تغائر یہان کلام مشعر اوپر اعتبار بدایت حال کے ہے اور محتمل
ہے کہ معنے اتقا کے یہان موافق مفہوم لغوی اسکے کے ہون کہ پرہیز کرنے کی اور اپنے آپ کو نگاہ رکھنے کی ہے یعنے
عبادت پروردگار اپنے کی بجالاؤ تا اپنے تئین غضب اسکے سے نگاہ رکھو اسواسطے کہ اتلاف حقوق موجب
غضب الٰہی ہے اور ترک عبادت مین تین حق تلف ہوتے ہین حق ربوبیت کا اسکے حق عبودیت کا اپنے حق نعمت
کا اسکے کہ شکر مین اسکے لازم آتا ہے الَّذِیْ جَعَلَ لَکُمُ الْاَرْضَ فِرَاشًا وہ خدا کہ جسنے ساتھہ حکمت بالغہ کے کیا واسطے
نفع فائدے تمھارے کیلیے زمین کو بچھونا کہ اسپر سفر کرو اپنا چلنا پھرنا سونا وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً " اور آسمان کو چھت
تا اشعہ انوار ملائکہ علویہ پہنچاؤن تمھارے کو برہم نکرین وَّاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً اور اتارا آسمان سے یا ابر سے پانی
یعنے مینہہ فَاَخْرَجَ پس نکالا بِہٖ ساتھہ اس پانی کے اسوقت کہ ساتھہ خاک کے ملے مِنَ الثَّمَرٰتِ پھلون سے
رِزْقًا لَّکُمْ روزی واسطے تمھارے سمجھہ لیجئے کہ ثمرات جمع قلت ہے اور استعمال جمع قلت کا تین سے دس تک
آتا ہے اور حق تعالیٰ لاکھون کروڑون پھل مینہہ برسا برسا پیدا کرتا ہے وجہ کیا ہے کہ اپنی عطاء کثیر کو قلیل بیان فرمایا
جواب اسکا یہہ ہے کہ جو کوئی بڑا سخی ہوتا ہے وہ اپنے بہت دینے کو تھوڑا ہی جانتا ہے پس حق تعالیٰ نے کہ جواد
کامل ہے اپنی عطاء کثیر کو قلیل ذکر فرمایا کہ یہہ سب میوہائے گوناگون بیچ نظر تمھارے کیلیے کثیر ہین اور نسبت بجود
وعطاء باری قلیل وحقیر اور من الثمرات مین من تبعیضیہ ہے یعنے بعضے میوے واسطے روزی دینے تمھارے کیلیے یا من
بیانیہ ہے اور امام زاہدی نے لکھا ہے کہ الف ولام عہد کا ہے اور معہود انواع ثمرات ہین جنت کے روایت ہے کہ
حضرت آدم علی نبینا وعلیہ السلام جنت بہشت سے زمین پر آئے حق تعالیٰ نے بہشت کے میووںکے قسم سے یہان زمین کی
پیدا کردئے سمجھہ لیجئے کہ حق تعالیٰ نے ان دو آیتون مین پانچ چیزین اوپر بندون اپنون کے کہ دلائل وحدانیت
اسکے کی ہین شمار کئی ہین اول خلقت مردم ہر وقت دوسری خلقت آباء انکے کی اور ان دو نعمتون کو ایک جگہہ

ذکر فرماکر آیۃ کو ختم کیا ہے تیسری پیدائش زمین کی چوتھی پیدائش آسمانکی پانچویں جو چیز کہ مجموع زمین و آسمان سے
حاصل ہوتا ہے کہ آسمان سے پانی برسایا اور زمین سے بسبب اس پانی کے میوہ اوگایا اور رزق فرمایا
اور یہہ تینوں نعمتیں اخیر ہیں دوسری آیت کے لائے اکٹھے وجہ اس تفریق کی اور اس ترتیب کی
کیا ہے جواب وجہ یہہ ہے کہ دو نعمتیں پہلی قبیل نعمہائے انفسی سے ہیں اور تینوں نعمتیں پچھلی
منجملہ نعمہائے آفاقی سے ہیں انفسی نعمتوں کو مقدم فرماکر ایک جگہہ لائے اسواسطے کہ اقرب اشیا طرف
شخص کے نفس اسکا ہے پھر اصول اسکا آبا و امہات سے اور نعمتوں آفاقی کو ساتھ اس ترتیب کے
ایک جگہہ لائے اسواسطے کہ زمین مکان اور مقر بنی آدم ہے قعود اور قیام اور یقظہ اور منام اسکا اسمیں
ہے اور کسی وقت میں اس سے غافل نہیں پھر جب نظر بلند کریں آسمان کو دیکھتے ہیں کہ مثال ایک
قبے کے سر پر سایہ افگن ہے اور انوار اور اشعہ گوناگوں اس سے روشن ہیں پھر مجموع سے اس صحن و سقف
کے جو پیدا ہوتے ہیں وہ بیان فرمائے اسواسطے کہ مرتبہ مرکب کا بعد مرتبہ بسائط کے ہے بیت چون
فراغت ز مفردات آمد وقت مشق مرکبات آمد اور یہہ بھی معلوم کیجے کہ بعضے کوتہ اندیش لفظ فراشا سے
استدلال کرتے ہیں اوپر اسکے کہ زمین بشکل کرے نہیں اسواسطے کہ کرے کو فراش نہیں کہا جاتا یہہ استدلال
انکا نہایت پوچ ہے اسواسطے کہ فراشیت زمین کی کو اوپر فراشیت فرشہائے مالوفہ اپنی کے تو شک اور
گدا اور قالین اور شطرنجی کے قیاس کرنا کمال غفلت ہے فرش کو کیا ضرور ہے کہ سطح مستوی ہو کرہ زمین با
وجود کرویت اور استدارت کی جو جرم کلاں رکھتا ہے اور اطراف اسکے باہم تباعد کلی رکھتے ہیں اور ارتفاع
اور انخفاض اسکا نظر نہیں آتا قابل فراشیت کے ہے بلا شبہہ اور باوجود اسکے دلائل قویہ قطعیہ قائم ہیں اوپر
کرویت اسکے کے اور جو واضح تر دلیل دلائل عقلیہ اس مدعا کی سے ہے وہ یہہ ہے کہ طلوع اور غروب کواکب کا
اوپر اہل مشرق کے مقدم اوپر طلوع اور غروب اہل مغرب کے ہے اور مابین شمال اور جنوب کے ازدیاد ارتفاع
قطب ظاہر اور انحطاط قطب خفی بیچ صورت دور جانے جانب شمال میں اور بالعکس جانب جنوب میں دلیل
صریح اوپر کرویت اسکی کے ہے لہذا محققین فقہا نے بیچ فتاووں کے لکھا ہے کہ اگر مقارن طلوع آفتاب دو برادر
مریں ایک چین میں دوسرا اندلس میں ثانی وارث اول ہو نہ بالعکس اسواسطے کہ طلوع آفتاب کا چین
میں مقدم اوپر طلوع آفتاب کے بیچ اندلس کے ہوتا ہے پس موت برادر چینی کی مقدم اوپر موت برادر اندلس کے ہے
چین نام شہر ملک مشرق کا ہے اور اندلس نام شہر مغرب کا ہے اور اسپر اوضح دلیل شرعیہ یہہ ہے کہ
اوقات نماز کو اوپر اوضاع آفتاب کے قرار دیا ہے ساتھ اس وجہ کے کہ جمیع مکلفین کو بیچ اطراف اور جوانب
زمین کے اقالیم مختلفہ میں رہتے ہیں عام و شامل ہو اور یہہ معنے بدون کرویت زمین کے نہیں ہوتے اور سمجھہ لیجیے

کہ اس آیت سے صریح معلوم ہوتا ہے کہ رزق مخصوص بغذاے بنی آدم نہین بلکہ جو چیز کہ سے نفع
اسکے انتفاع لیا جائے رزق ہے اسواسطے کہ یہ مقام بیان عموم نعمت سے کہ اگلے اور پرانے میوون کے
کہ غذا آدمیون کی ہو بل صلا مناسب نہین اور یہہ بھی سمجھو کہ مفسرین سلف سے یون منقول ہے کہ آب
باران آسمان سے آتا ہے نہ ابر سے ابر واسطہ ہے مانند غربال کے چنانچہ ابو الشیخ نے کتاب العظمت مین
حضرت حسن بصری سے روایت کی ہے کہ ان سے پوچھا مینہہ آسمان سے آتا ہے یا ابر سے فرمایا آسمان
سے ابر علامت کے سوا نہین اور کعب احبار نے روایت کی ہے کہ السحاب غربال المطر اگر ابر
نہووے پانی آسمانکا وقت نزول کے اسقدر شدت کرے کہ زمین کافتہ ہو جاوے اور ایسی ہی خالد
بن معدان سے روایت کی ہے کہ باران زیر عرش سے آتا ہے اور بترتیب ساتون آسمانون سے گذرتا ہے
پھر پائین آسمان مین جمع ہوتا ہے وہان سے ابر اسے جذب کرکر اپنے طرف کھینچتا ہے اور عکرمہ سے
یون نقل کیا ہے کہ آب باران آسمان ہفتم سے ہے اور خالد بن یزید سے روایت ہے کہ باران دو قسم
ہے ایک قسم آسمان سے ہے اور ایک قسم وہ ہے کہ ابر دریا سے نوش کرتا ہے اور بسبب رعد اور
برق کے زمین پر گرتا ہے پس جو قسم دریا سے ہے وہ قوت روئیدہ کرنے کی نہین رکھتا اور جو قسم کہ
آسمان سے ہے طاقت اگانے کی رکھتا ہے اور حقیقت ان اقوال کی یہہ ہے کہ تکوین سحاب
بلاشبہہ درمیان آسمان وزمین کے ہے اور استحالہ غبارات اور بخارات کا بھی وہین واقع ہوتا ہے
لیکن بیشتر صعود بخارات کا دریائے شور سے واقع ہوتا ہے اسواسطے کہا جاتا ہے کہ دریا سے
پانی لاتا ہے اور اصل اس کارخانہ کی اوضاع آسمانی سے اور افعال ملائکہ ہفت آسمان سے ماخوذ ہے کہ
بحکم قضائے عرشی تدبیر اس امر کی کرتے ہین اگرچہ ظاہر مین اسباب ارضیہ سفلیہ سے وابستہ رکھتا ہے لیکن
باطن مین تاثیر قضائے عرش ہے کہ ان اسباب کو فراہم لاکر مصروف اس کارخانے کا کرتی ہے ؞
خصوصاً خلقت زمین وآسمان اور جو کچھ ترکیب قواے فاعلہ اور فاعلیہ ان دونون کی سے نمودار ہوتی ہین ؞
س ٥ قضائے الٰہی کے سب کام مین ؞ اسی سے سب آغاز وانجام ہین ؞ اسکے تکمیل کے عمل مین جلوہ گر
جو دن رات ہوتا ہے شام وسحر ؞ فَلَا تَجْعَلُوا لِلّٰهِ اَنْدَادًا اس مت مقرر کرو واسطے اللہ کے شریک اور
ہمتا وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اور حال یہہ ہے کہ تم جانتے ہو کہ اسکا مثل نہین ہے اور نجاہے ہوا اسواسطے کہ کوئی ؞
سوا اس کے قادر نہین ہے اور پیدا کرنے مخلوقات کے وَاِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ اور اگر ہو تم بیچ شک
کے عطف اسکا اوپر جملہ اعبدوا کے ہے کہ اس مین امر بعبادت خدا ہے اور اس مین بیان اعجاز قرآن
اور حقیقت حضرت مصطفے ہے صلی اللہ علیہ وسلم مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا اس چیز سے کہ اتاری

ہم نے اوپر بندے اپنے کے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے سوال پیغمبر کو بلفظ عبدنا ذکر فرمایا اور ؛
رسولنا اور نبینا نکہا باوجودیکہ مناسب مقام تھا رسول سطے کہ نزول کتاب کا نہین ہوتا مگر اوپر رسول اور
نبی کے جواب پانا منصب رسالت اور نبوت خلوص بندگی اور کمال عبودیت سے ہے نظم بندگی
کرتا کہ پاوے خواجگی ؛ خواجگی دشوار ہے بے بندگی ؛ بندگی ہے موجب خورسندگی ؛ بندگی کر بندگی
کر بندگی ؛ پس جہت اظہار شرف عبودیت لفظ عبدنا مناسب تر ہوا چنانچہ آیۃ انزل علی عبدہ
الکتاب اور نزل الفرقان علی عبدہ مین اور قرآن شریف کو کہ تم کہتے ہو خدا کا کلام نہین محمد نے
بنالیا ہے فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِّن مِّثْلِهِ پس لے آؤ تم کہ اہل فصاحت و بلاغت ہو ایک سورت کہ
اقل اسکی تین آیتین ہون مانند قرآن کے بیچ فصاحت بلاغت کے اور چستی درستی الفاظ کے اور ہر
ترکیب اسکی اوپر موقع کے واقع ہوئی ہو اور ہر تشبیہ اور ہر مجاز اور ہر کنایہ تجنیس و لطافت اس مین مستعمل
ہوا اور باوجود اسکے تنافر اور وحشت کلمات سے اور تعقید کلمات سے سالم اور بری ہوتا معلوم ہو کہ
یہہ کلام بھی تالیف بشری اور سلیقہ شعری سے ہے اور یہہ بھی تسہیل گیری کے واسطے کہا والا یہہ کلام
اور چیزین سوا ان چیزون کے بہت رکھتا ہے ایسے کہ اگر تتبع ان کا تم سے چاہین قافیہ تنگ ہو جائے
تم پر اول یہہ کہ اسلوب اس کلام کا مخالف اسالیب کلام بشری ہے خصوصاً مطالع اور مقاطع
سور مین دوسری تناقض اور اختلاف سے منزہ ہے تیسری مشتمل اوپر اخبار غیب کے ہے قصص
ماضیہ قرون گذشتہ کی اس مین بے مطالع کتاب اور مراجعت تواریخ بتفصیل تمام مذکور مین اور وقائع آئندہ
بھی کہین تلویح معلوم ہوتے ہین اور مطابق واقع کے پڑتے ہین پھر جو اس کلام مین تامل کیجے تو باوجود
ان وجوہ کثیرہ کے فصاحت اسکی بدرجہ نہایت پہنچی ہے یہان سے دریافت ہوتا ہے کہ سوا اس
قادر بیچون کے کسے قدرت ہے کہ باوجود ان موانع گوناگون کے ایسا کلام تصنیف کر سکے اور بعض ؛
ان موانع سے یہہ ہے کہ فصاحت عرب کی اور سوا اسکے فرق انام کی بیشتر وصف ان چیزونکی مین ؛
ہوتی ہے کہ دیکھی سنین مین جیسے شتر اسپ غلام کنیزک زن فرزند بادشاہت وزارت جنگ ؛
تجارت اور امثال ان کے اور اس کلام مین ان چیزونکا قدر قلیل مذکور ہے اکثر اس کلام مین مذکور ایسے
اشیا کا ہے کہ دیدہ و شنیدہ نہین اور بیان مین ان چیزون کے رعایت تشبیہات دقیقہ کی اور
استعارات بلیغہ کی ایسی ہے کہ مقدور کسی فرقے کا نہین اور بعض موانع سے یہہ ہے کہ اس کلام مین
رعایت صدق اور اجتناب کذب بہ نہایت واقع ہے اور یہہ جس کلام نظم و نثر مین ہو نے لطف
ہوتا ہے چنانچہ کہا ہے ؎ در شعر مپیچ و در فن او ؛ چون اکذب اوست احسن او ؛ اور بعض موانع سے

یہہ ہے کہ جو ناظم شعرا اور نثر نویس ایک قصہ ایک مضمون مکرر مذکور کرتے ہین تو کلام اُنکا مرتبہ ثانی
ہین علوی رتبہ سے گر پڑتا ہے اور اس کلام مین جون جون تکرار آتا ہے لطف زاید بہم پہنچاتا ہے اور
بعضے موانع سے یہہ ہے کہ کلام جب طویل ہوتا ہے رعایت فصاحت بلاغت کی اُس مین دشوار
ہوتی ہے اور لابد بعضے مواضع مین درجہ علیا سے ساقط ہو جاتا ہے بخلاف اِس کلام کے اور بعض موانع
سے یہہ ہے کہ مضامین اِس کلام کے واجب کرنا عبادات کا حرام کرنا لذات اور مشتہیات
نفس کا تحریص مردم بر ہیچ دنیا کے اور بذل مال اور صبر مصائب اور یاد کردن موت اور توجہ باٰخرت
ہین اور ان امور کے بیان مین دائرہ بلاغت کا نہایت تنگ ہے اور بعض موانع سے یہہ ہے کہ کوئی
شاعر اور نثر نویس نہین مگر سلیقہ ایک مضمون کے ادا کا اُسکے کلام مین غالب ہوتا ہے بعضے
بیان حسن مین معشوقون کے قدرت تمام رکھتے ہین بعضے بیتابی عشاق خوب باندھے ہین بعضے بزم
بعضے رزم اور یہہ کلام ہر فن مین بے نظیر ہے اور بعضے موانع سے یہہ ہے کہ یہہ اصل علوم دقیقہ ہے
مثل علم عقائد اور مناظرہ با اہل ادیان باطلہ اور علم اصول فقہ اور علم فقہ اور علم احوال اور علم اخلاق اور سوا انکے
علوم باریک اور اس قسم کے غوامض بیان کرتے ہین راہ بلاغت طی کرنا مقدور بشر نہین اگر شاعر بلیغ
کو فرمایش کرو کہ ایک دو مسئلہ منطق کے عبارت رنگین مین یا کوئی مسئلہ فرائض کا کلام بلیغ مین ادا
کرے ہرگز ممکن نہین پس ان چیزون سے یقین دریافت کرو کہ یہہ کلام بشری نہین کلام الٰہی ہے ٭

وَادْعُوا شُهَدَاءَكُمْ اور پکارو بتضرع وزاری اگر تمہین طاقت معارضہ کی نہین ہے تو شاہدون اپنے
کو یعنے حاضران مجلس کو کہ شعرا اور خطبا ہین یا بتون کو پکارو کہ مددگار ہون تمہارے شہدا جمع شہید کی
ہے اور شہید با وجود شہود سے ہے بمعنی حضور اور شہید ماخوذ شہادت سے بھی ہے اور
بتون کو شہدا کہا موافق زعم کافرون کے کہ کہا کرتے تھے ہؤلاء یشہدون لنا عند اللہ اور کوئی
جسے سمجھو کہ مددگار ہوگا تمہارا بلاؤ بتضرع وزاری مِنْ دُوْنِ اللهِ سوا خدا کے اِنْ كُنْتُمْ صَادِقِيْنَ اگر
ہو تم سچے اپنے قول مین کہ قرآن شریف کو کلام بشر کا کہتے ہو باقی رہے یہان چند خدشے وہ یہہ
ہین خدشہ اول قرآن مین بعضے آیتین اورون کے کلام سے نقل کر گئے ہین پس اگر آیات اسی نہ
عبارات سے ان سے صادر ہوئی ہین تو اعجاز قرآن کا متحقق ہوا اسواسطے کہ کلام بشر بھی اس
درجہ بلاغت کو پہنچا اور اگر یاین عبارات ان سے صادر نہین ہوا تو خبر مطابق واقع کے نہوی اور عدم مطابقت
واقعہ خبر الٰہی مین محال ہے جواب حکایت کلام غیر کی دو طریق پر ہے اول یہہ ہے کہ کلام اُسکا بعینہ
بے تغیر تبدیل نقل کرین جیسے استفتا مین احکام طلاق عتاق اقرار انکار ہی مین وصیت سے عبارت کسی کی لاتے

مین یا کلام اطفال کا بلغت اطفال ذکر کرتے ہین دوسری یہہ ہے کہ نقل بالمعنی کرتے ہین اورون کے
معانی کو اپنے عبارت مین ترتیب دیتے ہین جیسے منشی احکام بادشاہی کے اور نویسندے
قبالہ وخطوط کے اسی پر عمل رکھتے ہین حکایات اور قصص قرانی قبیل ثانی سے ہین کہ کلام غیر کا اپنی
عبارت مین نقل فرمایا ہے اسیطرح بعضے مقام بر زبان بندگان بوجہ تلقین وتعلیم ارشاد کیا مثل ایاک
نعبد یہان مطابق معنی کے صدق خبر مین کافی ہے مطابقت الفاظ کی درکار نہین ہے خدشہ
دوم وقوع شک وشبہ کافرون سے حقیقت قرآن مین یقینی تھا حرف شک کا کہ ان ہے کیون
لائے جواب واسطے وضوح دلائل اعجاز قرآن کے کہ شک کو جڑ سے اکھیڑے اس امر یقینی کو
مشکوک قرار دیا اور حرف شک کا استعمال کیا خدشہ سوم صاحب شک مدعی نہین ہے تا حجت
درخواست کرین اسواسطے کہ حجت مدعی پر ہے نہ منکر پر منکر کے مقابلے مین اپنے طرف سے حجت لانی
چاہئے پس طلب کرنا معارضۂ قرآن کو منکر سے کس وجہ سے ہے جواب جو کوئی اعجاز قرآن کا منکر ہوا
گویا دعوی کیا کہ تالیف مثل اس کلام کے مقدور بشر کا ہے اس دعوی ضمنی پر طلب حجت مدعی سے ضرور
ہوئی خدشہ چہارم جس کسی کو کسی خبر مین شک ہوتا ہے اسکے خاطر مین کوئی حکم نہین ہوتا اور صدق
اور کذب لوازم حکم سے ہے پس درمیان وان کنتم فی ریب اور ان کنتم صادقین کے کس وجہ سے ارتباط ہے
جواب ان کنتم صادقین دو احتمال رکھتا ہے ایک یہہ کہ مربوط ساتھ ان کنتم فی ریب کے ہو اس تقدیر پر
یہہ خدشہ یہان وارد ہوتا ہے دفع اسکا یہہ ہے کہ جو کوئی اعجاز قرآن مین شک کرتا ہے پس گویا خبر دیتا ہے
کہ قرآن تالیف بشر کی ہو سکتا ہے اور اس کلام ضمنی مین کاذب ہے نظر اس کلام ضمنی پر کر ان کنتم صادقین
فرمایا دوسری یہہ کہ مربوط ساتھ ادعوا شہداءکم من دون اللہ کے ہو اور اس تقدیر پر مراد یہہ ہے کہ
اگر تم اس دعوی مین صادق ہو کہ معبود تمہارے فریاد کو تمہاری پہنچتے مین اور حل مشکلات کرتے ہین پس اور
خدشہ وارد ہی نہین ہوتا اور یہان سمجھ لیجے کہ ضمیر مثلہ کی بعضے مفسرین نے عبد کی طرف پھرائی ہے اور
یہہ معنی کہی ہین کہ لاؤ بقدر ایک سورت کے مانند اس بندے ہمارے کہ امی محض ہے مثل نظم ونثر کی اصحاب
کی ہے یہہ تفسیر بھی یہان ہو سکتی ہے لیکن اور مقامات مین اور آیات مخالف اس تفسیر کے ہین چنانچہ سورہ
یونس مین فاتوا بسورة من مثلہ اور سورہ ہود مین فاتوا بعشر سور مثلہ اور سورہ بنی اسرائیل مین
قل لئن اجتمعت الانس والجن علی ان یاتوا بمثل ہذا القرآن لا یاتون بمثلہ ولو کان بعضہم لبعض ظہیرا

فان لم تفعلوا پس جو تم معارضہ نکر سکے زمانہ گذشتہ مین اور مثل قرآن شریف کے سورت نہ بنا سکے ولن
تفعلوا اور ہرگز زمانہ آئندہ مین بھی معارضہ نکر سکو گے فاتقوا النار پس ڈرو تم آگ دوزخ سے التی وقودہا

وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ آگ کہ ممتاز ہے اور آگوں میں ساتھ اسکے کہ ایندھن اسکا آدمی کافر ہیں اور پتھر اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ
تیار کی گئی ہے واسطے کافروں کے سمجھ لیجئے کہ یہاں حق تعالیٰ نے آگ دوزخ کی کا دو چیز ایندھن فرمایا آدمی اور
پتھر آدمی بسبب اسکے کہ باوجود عقل ہوش کے ناگرویدہ رہے اور قرآن اور پیغمبر پر ایمان نہ لائے سزاوار اس عذاب
کے ہوئے اور پتھر یعنی بت اور کبریت بتوں کو کہ کافر معبود اپنا جانکر پوجتے ہیں واسطے تحقیر کافروں کے ایندھن
دوزخ کا کیا اور کبریت کو کہ آگ اسکی صعب تر اور بوئے ناخوش تر ہوتی ہے واسطے تعذیب کافروں کے مقرر
کیا بعضوں نے کہا ہے کہ اہل دوزخ جب دوزخ میں روینگے اور نالے کرینگے تو ابر سیاہ نمود ہوگا انکو امید مینہ
برسنے کی ہوگی مینہ کی جگہہ پتھر برسینگے آگ زیادہ تر سوزش حرارت پیدا کریگی اگر کوئی اعتراض کرے کہ اعدت
للکافرین سے معلوم ہوتا ہے کہ آگ دوزخ کی مخصوص ساتھ کافروں کے ہو اور غیر کافروں کے معذب نہوں
اور اُس سے لازم آتا ہے کہ گناہ کبیرہ کرنے والا کہ بے توبہ مرے وہ بھی کافر ہو کہ اُسکے حق میں بھی تعذیب آئی
ہے چنانچہ مذہب معتزلہ کا ہے کہ گناہ کبیرہ سے آدمی کافر ہوجاتا ہے جواب اسکا یہہ ہے کہ اگرچہ تیاری
دوزخ کی خاص واسطے کافروں کے ہے لیکن دوسرے کا جانا کچھ منع نہیں جیسے ایک شخص نے مکان
خاص اپنے واسطے بنایا اور اُس میں مہمان آرہا تو کچھ قباحت نہیں ہے مانند بندیخانہ کہ خاص واسطے قیدیوں کے
ہے اگر قاضی مدیون کو یا اور کسی کو اس خوف سے کہ بھاگ نجاوے حکم قید کا اُس میں کرے تو خیر کچھ مضائقہ
نہیں ہے پس تمسک معتزلہ کا اور خوارج کا ساتھ اس آیت کے کہ اہل کبائر کفار ہیں اور اہل صغائر واجب العفو
لچر اور بے معنی ہے اسواسطے کہ صفت جنت میں اعدت للمتقین وارد ہے اور حال آنکہ صبیان لڑکے اور مجانین
دیوانے بھی باجماع معتزلہ اور خوارج جنت میں جاوینگے باوجودیکہ متقی نہیں ہیں کہ مکلف ساتھ امر اور نہی کے نہیں
ہیں اور اعدت اس جگہہ اور آیۃ وجنۃ عرضہا السموات والارض اعدت للمتقین میں کہ صیغہ ماضی کا ہے دلالت
کرتا ہے کہ بہشت اور دوزخ زمانہ ماضیہ میں پیدا ہوئے ہیں اور نزدیک معتزلہ کے اور جہمیہ کے ہونے والے
ہیں زمانہ مستقبل میں اور اعدت کو کہ ماضی ہے بمعنے مستقبل مجازاً کہتے ہیں وہ صریح غلط فہمی ہے انکی کہ احادیث
متواتر المعنی اسمیں ناطق ہیں اور سوا اسکے معنی حقیقی آیت کی چھوڑکر مجازی لینا کیا معنی مجاز وہاں لیتے ہیں کہ کوئی دلیل
قائم ہو یہاں کوئی دلیل قائم نہیں ہے اور بغیر دلیل کے حمل اوپر مجاز کے درست نہیں سوال آدمیوں اور پتھروں کو
ہیزم دوزخ کا کیا اور دوزخ کو واسطے کافروں کے تیار کیا پس معذب تو کافر ہوے ایندھن دوزخ کا کون سے
آدمی ہوے جواب معرفہ بعد معرفہ کے مقتضی اتحاد کا ہے چنانچہ جاءنی زید فاکرمت الجائی جانتے ہیں اور
زید ایک ذات ہے پس کافر اور آدمی کہ ایندھن نار کے ہیں ما صدق علیہ انکا ایک ہے وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
اور خوشخبری دے تو اُن لوگوں کو کہ ساتھ توفیق الٰہی کے ایمان لائے ہیں خدا اور رسول اور قرآن پر وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

اور عمل کئے اچھے فرائض اور واجبات اور سنن اور مستحبات اور مضمون بشارت کا کیا ہے اَنَّ لَهُمْ یہ کہ
واسطے اُن کے آخرت میں جَنّٰتٍ باغ ہیں کہ اُنھوں میں سب قسم کے میوے ہونگے سمجھ لیجے کہ جنات جمع جنت
کی ہے کہ معنی باغ ہے اور جنتیں کلام اللہ سے چار ثابت ہوتی ہیں کہ فرمایا ہے وَمِنْ دُوْنِهِمَا جَنَّتٰنِ اور باعتبار
شہرت بہشت ہشت ہیں چنانچہ نام بھی اُن کے وارد ہیں جنت فردوس جنت عدن جنت الماوی دار الخلد
دار السلام دار المقامہ علیین جنت نعیم بس ظاہروں معلوم ہوتا ہے کہ یہ اعتبار دروازوں کے آٹھ نام ہوں غرض
واسطے مسلمانوں کے مہیا ہیں بحسب مراتب ایمان اور اعمال شائستہ باغ اور وہ باغ ہمیشہ سبز اور تر و تازہ رہیں گے
اسواسطے کہ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ جاری ہیں نیچے درختوں اُن کے یا نیچے غرفوں اور منظروں اُنکے کے
نہریں لکھا ہے کہ بہشت میں چار نہریں ہیں پانی کی شہد کی دودھ کی شراب کی اور بعضوں نے کہا ہے کہ نہر
پانی کی ہے لیکن موافق خواہش کے مبدل ہوگی وقت خواہش آب کے پانی کی ہوگی اور وقت خواہش شہد
کے شہد کی اور وقت خواہش دودھ کے دودھ کی اور وقت خواہش شراب کے شراب کی اور بعضوں نے
لکھا ہے کہ ایک نہر ہے کہ چار خاصیتیں رکھتی ہے زندگانی کہ خاصیت آب ہے اور پرورش کہ خاصیت
شیر ہے اور حلاوت کہ خاصیت شہد ہے اور نشاط کہ خاصیت شراب ہے سب اُس ایک میں موجود
ہیں پس ایک نہر کو بہ اعتبار تعدد خواص کے ساتھ لفظ جمع کے ذکر فرمایا غرض نہر روش جاری ہونگی وہاں نہریں چنانکہ
انہار حکمت ایمان باطن ان کے سے یہاں اور زبان ان کے جاری ہوئے تھے فیض اُسکا اُس عالم میں پہنچیگا اور جب
یہ اُن باغوں میں داخل ہونگے اور لذات اُنکی استعمال کریں گے معلوم ہوگا کہ سب یہ لذتیں گوناگون جزاے
ایمان و عمل صالح ہے تا لذت بسبب اس جاننے کے دوبالا ہو کر قدر ایمان اور عمل صالح ذہن میں ان کے بڑھے اور اگر
یہ معلوم انکو نہو تو مانند نعمتوں دنیا کے اُن نعمتوں کو بھی نعمتہاے ابتدائی تصور کریں اور لذت دریافت جزا سے
محروم رہیں اور دلیل اس جاننے کی یہ ہے کُلَّمَا رُزِقُوْا ہرگاہ روزی دیے جاوینگے بہشتی مِنْهَا ان درختوں
سے مِنْ ثَمَرَةٍ میووں سے رِّزْقًا رزق قَالُوْا کہینگے هٰذَا الَّذِیْ رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ یہ رزق جزا اس چیز کی
ہے کہ دی گئی تھی ہم کو پہلے اس سے دنیا میں مقامات و احوال سے کہ ثمرات ایمان اور اعمال شائستہ ہمارے تھے
وَاُتُوْا بِهٖ مُتَشَابِهًا اور دیے جاوینگے مسلمانوں کو میوے بہشت کے سے ہم رنگ و ہم صورت باوجود تفاوت
بلذت تا اشتباہ نشاء اور تفاضل آثار دونو برقرار رہیں بعضوں نے کہا ہے درحالیکہ وہ میوے مشابہ آپس میں ہونگے
یعنی آپس میں ایک ہونگے بیچ رنگ کے اور مزہ علیحدہ ہوگا چنانچہ حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ اور سوا ان کے اور
تابعین سے منقول ہے کہ میوہاے بہشت صورتوں یکرنگ اور لذت اور طعم میں مختلف ہونگے بعضوں نے
کہا ہے کہ مشابہ ہونگے بیچ جودت کے یعنی سب کے سب اچھے ہی ہونگے کوئی برا ہوگا کوئی سمجھ لیجے کہ اکثر

مفسرین نے ہذا الذی رزقنا کو حمل و بر نوعیت اور جنسیت کے کیا ہے نہ جزئیت پر اسپر اشکال قوی وارد ہوتا ہے اس واسطے کہ لفظ کلما کا متوجب جمیع افراد رزق اور مرات رزق ہے اور ظاہر ہے کہ اول بار یہہ قول بہشتیون سے متصور ہو سکتا ہی نہین اسواسطے کہ قبل اس سے کا ہے رزق اخروی انہین عنایت نہین ہوا تھا لہذا بعضے مفسرین نے رزقنا من قبل کو حمل کیا ہے اوپر رزق دنیوی کے اور یہہ بھی مستقیم نہین ہوتا اسواسطے کہ اس صورت مین لازم آتا ہے کہ بیچ آخرت کے کوئی نعمت ورائے نعمتہائے دنیوی نہو اور حال آنکہ آیات بسیار اور احادیث بیشمار دلالت کرتی ہین اوپر اسکے کہ وہان نعمتین نادیدہ و ناشنیدہ بھی ہونگی از انجملہ آیت فلا تعلم نفس ما اخفی لہم من قرۃ اعین ہے اور حدیث اعددت لعبادی الصالحین ما لاعین رات ولا اذن سمعت ولاخطر علی قلب بشر اور واسطے ان دونو اشکال کے بعضے متاخرین نے رزقنا من قبل کو عام کیا ہے کہ دنیا مین ہون یا آخرت مین پس بار اول رزق دنیوی کو یاد کرینگے پھر اور مرتبون مین رزق اخروی کو لیکن یہہ توجیہ بھی باوجود تکلف کے مطلق درست نہین ہوتی اسواسطے کہ افراد بہشتیون کے مفالیس اور مساکین اور بیمار بھی ہونگے ان کو دنیا مین بقدر ما یحتاج الیہ سے زیادہ عنایت نہین ہوا وہ نعمت بہشت کی دیکھہ کر کونسی نعمت دنیا کو یاد کرینگے کہ انکو کچھہ پہنچا ہی نہین اور معہذا بار بار لانے مین ایک چیز کی لذت ناقص ہو جاتی ہے گو منافع اور طعم مین تفاوت ہو کہ مثل مشہور ہے مصرع چو حلوا بیکبار خوردند و بس ٭ پس اصح یہی ہے کہ حمل ہذا الذی رزقنا من قبل از قبیل حمل خبر المجری علیہ ہے نہ حمل نوع کا اوپر فرد کے اور اتحاد کہ درمیان خبر اور مجری علیہ کے فی الواقع متحقق ہے قوی تر ہے اس اتحاد سے کہ درمیان فرد اور نوع کے بیچ نظر ظاہرین کے مدرک ہوتا ہے اسواسطے کہ خبر بیچ حقیقت کے ظہور مجری علیہ ہے بیچ لباس دوسرے کے اور دریافت کرنے مین اسکے کہ یہہ نعمت ظہور اس عمل کے ہے کہ دنیا مین ہم سے صادر ہوا تھا وہ لذت اور لطف حاصل ہوتا ہے کہ خارج بیان سے ہے اور یہہ جو کہا جاتا ہے کہ آدمی کو نسبت مالوفات سے ہوتی ہے اور رغبت اور میلان طرف مالوفات کے کمال کرتا ہے پس یہہ اسوقت ہے کہ مزاج معتاد اور قوت شہویہ کی اسی حالت اولی پر ہو اور جب مزاج بجہت وسعت نشاء متبدل ہوا ہو اور قوت شہویہ بسبب کمال علو ہمتی کے ترقی کر گئی ہو پھر پابند مالوفات لینے کا اسے جاننا کمال نادانی ہے چنانچہ فتح العزیز مین لکھا ہے اور بعضے مفسرین نے لکھا ہے کہ جب بہشتی میوہ کھانے کو توڑینگے تو اس دفعہ مین کہ ہاتھہ سے دہن تک نہ پہنچا وینگے کہ میوہ دوسرا اوسی جگہ تیار ہو جاوےگا سمجھہ لیجے کہ جو مسکن اور مطعم اور مشرب بہشتیو نکا انہین خوبی بیان فرمایا اور یہہ بھی ارشاد کیا کہ یہہ لذتین اور نعمتین انکو بیچ مقام جزا اور مکافات اعمال کے عنایت ہونگی تاکہ ابتہاج و سرور انکا زیادہ ہو اور قاعدہ ہے کہ بغیر یاران موافق کے اور محبوبان دلفریب کے جو نعمت ہو مکدر ہوتی ہے چنانچہ کہا ہے ؎ اگر بر من اینے وہ جانان نہو گلستان ہمین کیون کہ زندان نہو ٭ لہذا ارشاد فرمایا کہ واسطے تکمیل ابتہاج و سرور ان کے ہم صحبت موافق بھی دئے

جاوینگے وَلَھُمْ فِیْھَا اَزْوَاجٌ مُّطَھَّرَۃٌ اور واسطے بہشتیون کے بیچ بہشت کے قبیلے بین پاک کئے گئے بول غائط
منی حیض استحاضہ سے تا آنکہ آب دہن اور آب بینی اور درد سر اور برص و جذام اور دق اور زکام وغیرہ اُن مین نہونگے اور
حسد بخل غل غش کینہ غم اندوہ اور خصائل رذائل سے باطن انکا پاک ہوگا اور ظاہر مین انکا جو چیز کہ مکروہ الطبع ہے اُس
سے صاف ہوگا اور بدن انکا ایسا شفاف ہوگا کہ مغز ساق مثل رشتہ مروارید کے نظر آئیگا اور اگر ایک ان مین سے
خضر اپنی اندھیری راتون بیچ دنیا کے دکھاوے تمام جہان روشن ہوجاوے اور اگر آب دہن ڈالے دریائے
شور مین شیرین ہوجاوے ایسی حورین بہشتیون کو ملینگی اور جورو ین دنیا کی انکی اگر بفضل الٰہی بخشی جاوینگی تو وہ ایسی خوب
صورت ہوونگی کہ حورین باین جمال و کمال رشک کیا وینگی اس واسطے کہ جورو مین صرف عطا ہے اور ان مین
عطا اور جزا جمع وَّھُمْ فِیْھَا خٰلِدُوْنَ اور بہشتی بیچ بہشت کے ہمیشہ رہنے والے ہین یہہ آیۃ مبطل قول فرقہ جہمیہ ہے
کہ فنا جنت اور نار کا قایل ہے یہان محققین نے فرمایا ہے کہ آدمی کو تین چیزین دریافت کرنی ضرورین ہیں
اول مبداء اپنا کہ کہان سے آیا اور کہان تہا مین دوم معاش اپنی کہ کہان سے کہاتا ہون اور کس جا رکہتا ہون ستیوم
معاد اپنا کہ آخر کا مہیر کیا ہے اس آیت مین حق تعالیٰ نے تینون چیزون کو یاد دلوایا ہے بیان مبداء مین سوا
لفظ الذی خلقکم کے اور کلمہ نہین ارشاد کیا کہ زیادہ کشف اس حقیقت کا غیر ممکن ہے اور بیان معاش مین
الذی جعل لکم الارض سے رزقا لکم تک فی الجملہ تفصیل فرمائی اسواسطے کہ معاش اپنی ہر یک سمجھ لیگا
اور بیان معاد فریقین مین فاتقوا النار الّتی سے خالدون تک اشباع تام فرمایا اسواسطے کہ اسمین محتاج بیان
کئے تہے لوگ اور جو ضمن مین اسکے اثبات اعجاز قرآن کی دلیل اور حقیت فرقان کی تقریر مذکور ہوئی تو کافر لاجواب
ہوکر مقر ہوئے کہ مقدر طاقت بشری نہین کہ ایسا کلام بنا سکے لیکن شبہ دوسرا کرنے لگے کہ بڑونکے کلام مین
بڑی بڑی چیزونکا مذکور چاہیئے ذکر اشیاء حقیرہ سے بزرگ اپنے سخن مین اجتناب کرتے ہین اگر یہہ اللہ کا کلام
ہوتا تو اس مین ذکر ایسے امثال خسیسہ کا کہ مکہی اور مکڑی ہے کیون ہوتا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہہ کلام اللہ
کا نہین ہے حق تعالیٰ نے انکی رد مین ارشاد فرمایا اِنَّ اللّٰہَ لَا یَسْتَحْیٖۤ بتحقیق حق تعالیٰ نہین شرماتا اَنْ یَّضْرِبَ
یہہ کہ بیان کرے مَثَلًا مَّا مثال کوئی سے بَعُوْضَۃً مچھر کی فَمَا فَوْقَھَا پھر جو اوپر اسکے ہے مثل مکہی
اور مکڑی کے سبب نزول کا اسکے یہہ ہے کہ یہود کلام اللہ مین مذکور مکہی اور مکڑی کا وارد ہے چنانچہ مکہی کا اس
آیت شریف مین لن یخلقوا ذبابا ولو اجتمعوا لہ وان یسلبھم الذباب شیئا لا یستنقذوہ منہ اور مکڑی کا اس آیت
کریمہ مین مثل الذین اتخذوا من دون اللہ اولیاء کمثل العنکبوت سنکر ہنستے تہے اور کہتے تہے کہ یہہ کیا مناسب
ہے ایسی ادنیٰ چیزونکا مذکور کرنا یہہ نہین سمجہتے تہے کہ اسنے طاؤس اور مگس دونو پیدا کئے ہین طاؤس کو خوب صورتی
ظاہر کی دی ہے اور مگس کے پیدا کرنے مین کیا جانئے کیا کیا فوائد رکہین ہین جو ہم نہین سمجہتے اس باغ جہان مین ہر ایکا

خالی حکمت سے نہین ہے مصرع ذرہ ذرہ مین چھپی لاکھہ تیری حکمت ہے ؎ پتے پتے مین جو دیکھا تو عجب صنعت ہے
فَاَمَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا پس جو لوگ ایمان لائے ہین اور جانتے ہین کہ قرآن کلام حق ہے فَیَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ
رَّبِّهِمْ پس جانتے ہین بیقین یہہ کہ یہہ ضرب المثل راست درست سچ ہے پروردگار اُنکے سے وَاَمَّا الَّذِیْنَ كَفَرُوْا
اور جو لوگ کہ کافر ہوئے فَیَقُوْلُوْنَ مَاذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا پس کہتے ہین از روی جنگ وجدال یا از راہ
طعن وعناد کے کیا چاہا اللہ نے ساتھہ اسکے مثال لانا اس جگہہ وقف لازم ہے یا کافر نہین جانتے کہ حق تعالی
ساتھہ عدل اپنے کے یُضِلُّ بِهٖ كَثِیْرًا گمراہ کرتا ہے ساتھہ اس مثال کے بہت کافرون اور منافقون کو کہ تامل
نہین کرتے اور حکمت اسکی نہین پاتے وَّیَهْدِیْ بِهٖ كَثِیْرًا اور فضل اپنے سے راہ دکھاتا ہے ساتھہ اس مثال کے
بہتون کو سمجھہ لیجے کہ حق تعالی نے اور جگہہ آیات قرآنی مین ہدایت یافتگان کو بصفت قلت مذکور فرمایا ہے
منهم المؤمنون واكثرهم الفٰسقون اور فرمایا ہے وقليل من عبادي الشكور اور اس جگہہ دونو فریقونکو بصفت
کثرت مذکور فرمایا وجہ یہہ ہے کہ اہل ہدایت بھی بذات خویش کثیر ہین اگرچہ بہ نسبت گمراہان قلیل ہین اور دوسری
یہہ ہے کہ بجہت غلبے کے یہہ تھوڑے بھی بہت ہین الا ان حزب الله هم الغالبون باقی رہا یہان ایک اور سوال جواب
طلب وہ یہہ ہے سوال مذکور ہدایت یافتگان کا کیون نہ مقدم فرمایا حالانکہ شرافت انکی مقتضی تقدیم انکے کی
تھی چنانچہ اکثر مقامون پر کلام اللہ مین مذکور انکا مقدم ہے اور بر مذکور بدون کے جواب سوق اس کلام کا بر د مقال
کفار ہے کہ اعجاز قرآنین شک وشبہ کرکے زبان طعنہ کھول کر گمراہ ہوے تھے پس اول احوال انکا بیان کرنا منظور ہوا
لہذا اس کلام مین بہ نسبت کلام سابق کہ فاما الذين امنوا اور واما الذين كفروا ہے صنعت لف ونشر غیر مرتب
اختیار فرمائی وَمَا یُضِلُّ بِهٖۤ اِلَّا الْفٰسِقِیْنَ اور نہین گمراہ کرتا اللہ ساتھہ اس مثل کے مگر فاسقونکو اَلَّذِیْنَ یَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ
مِنْۢ بَعْدِ مِیْثَاقِهٖ وہ فاسق جو توڑتے ہین قول پیمان اللہ کا پیچھے مضبوطی اس قول کے مراد شکنندگان عہد سے یہود
ہین کہ اوپر متابعت پیغمبر آخر الزمان کے عہد باندھہ کر توڑا یا مراد کفار ومنافق ہین کہ عہد میثاق کو بھلایا وَیَقْطَعُوْنَ
مَاۤ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖۤ اَنْ یُّوْصَلَ اور کاٹتے ہین یہہ عہد شکن جو حکم کیا خدا نے ساتھہ اسکے کہ ملا جاوے یعنے قطع رحم کرتے
ہین پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے ساتھہ دشمنی کے اسواسطے کہ کوئی قبیلہ عرب کا ایسا نتھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
جسکے ساتھہ قرابت نہو اور یہود بھی قطع رحم کرتے تھے کہ درمیان آنحضرت کے اور ان کے بجہت اخوت اسمعیل اور
اسحاق کے یگانگت اور خویشی تھی وَیُفْسِدُوْنَ فِی الْاَرْضِ اور بگاڑ کرتے ہین وہ گروہ بیچ زمین کے ساتھہ مخالفت
حق کے اور متابعت نفس کے اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ یہہ گروہ وہی ہین ٹوٹا پانے والے بیچ دنیا اور عقبی کے سمجھہ لیجے
کہ یہان سے معلوم ہوا کہ کلام اللہ گمراہ کرتا ہے اُن لوگون کو کہ جنمین یہہ تین صفتین ہین ایک تو عہد شکنی دوسری قطع
رحمی تیسری مفسد بنا ہوپس چاہئے آدمی کو کہ ان سے بچے کسی سے جو عہد کرے تو اس کو وفا کرے اور صلہ رحمی کرے

اپنے اقربا اور خویشوں پر اور جس چیز میں کہ فساد ہو اسکو ترک کرے تا کہ گروہ خاسرین میں تداخل ہووے یا رب
ان افعال سے ہمکو بچا ؛ ختم ہوا اپنا تو نیچے نہ دوسرا ؛ کَیْفَ تَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَكُنْتُمْ اَمْوَاتًا فَاَحْيَاكُمْ
کیونکر کفر کرتے ہو تم ساتھہ خدائی عزوجل کے اور حال یہہ ہے کہ تھے تم مردے یعنے اجسام تھے کہ انکو حیات
نہ تھی جیسے نطفہ اور علقہ پس زندہ کیا تم کو یعنے نشوء اعضا کرکے روح تمہارے بدنوں میں پھونکی ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ پھر مردا کریگا
تم کو جب اجل آئیگی تمہاری ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ پھر جلاویگا تم کو بار دیگر گور میں نفخہ صور سے واسطے نشور کے ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ
پھر طرف اسکے پھیرے جاؤگے تم واسطے جزاء اعمال کے معلوم کرلیجے کہ یہہ سورہ بقرہ متضمن ہے بہت آیات
مسائل کو پہلی آیت آیات مسائل سے کہ جس سے یہہ مسئلہ کہ اباحت اصل ہے بیچ اشیا کے نکلتا ہے وہ یہہ ہے
اسیطرح جس جس آیت سے جو جو مسئلہ نکلیگا وہ پہلے اُس آیت کے وہان بیان کیا جاویگا انشاء اللہ تعالے
هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا وہ خدا ایسا ہے کہ جسنے بقدرت نے علت پیدا کئین واسطے
انتفاع تمہارے کے جو چیزیں کہ بیچ زمین کے ہیں جھاڑ پہاڑ انہار اشجار معادن حیوانات ثُمَّ اسْتَوٰى اِلَى
السَّمَآءِ پیچھے پیدا کرنے زمین کے قصد فرمایا طرف پیدا کرنے آسمان کے فَسَوّٰىهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ پس
درست اور راست کیا بے قصور انکو سات آسمان وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ اور وہ سب چیز کو جاننے والا ہے
یعنے دانا ہے ہر چیز کا کہ کیونکر بنائی ہے اور واسطے کس کے بنائی ہے باقی رہے یہان دو خدشے سو انکو مع جواب
لکھتا ہوں خدشہ اول خلق لکم ما فی الارض جمیعا دلالت کرتا ہے کہ جو کچھ زمین میں ہے مباح
الانتفاع ہے حالانکہ تحریم المحرمات جمیع شرائع میں قطعاً ثابت ہوی ہے جواب پیدائش سب چیزونکی
واسطے انتفاع بے کے دلالت نہین کرتی کہ ہر چیز قابل انتفاع ہر ایک کے ہو بلکہ اس آیت میں مقابلہ جمیع ما فی الارض
کا ساتھہ جمیع بنی آدم کے تقاضا کرتا ہے کہ افراد اول اوپر افراد ثانی کے منقسم ہون پس جو چیز کہ معین بحق غیر
ہوی اور کسی سبب سے ملک میں کسی شخص کے آگئی انتفاع ساتھہ اسکے بغیر اجازت صاحب حق کے روا نہین
اور اسیطرح انتفاع بنی آدم جمیع ما فی الارض سے تقاضا نہین کرتا کہ ہر ایک کو ہر چیز سے ہر نوع انتفاع روا ہو بلکہ
یقین وجوہ انتفاعات مین رجوع بشرع چاہئیگی مثلاً انتفاع جورو سے ساتھہ وطی کے ہے اور انتفاع ماہن سے
ساتھہ شفقت کے اور انتفاع پانی سے ساتھہ پینے کے اور آگ سے ساتھہ پکانے کے بلکہ لفظ لکم کہ لام النفعیہ
اسمین موجود ہے دلیل صریح ہے اوپر اسکے کہ سب چیزون کو نفع اپنے مین نہ ضر اپنے مین استعمال کیا جاہئے
اور ضرر دو قسم ہے دنیوی یا دینی ہے دنیوی کو اہل تجربہ جانتے ہین اور دینی کو سوا انبیا کے نہین سمجھہ سکتا کوئی اسواسطے
کہ وقت ظہور ضرر دینی آخرت ہے اور اُسوقت کو کوئی دیکھہ کر پھرا نہین ہے تا تجربہ اسکا حاصل کیا ہو پس طریقہ معرفت
کا اُس ضرر کے نہین ہے مگر پیغمبرونکی باتین سنکر باور کرنا خدشہ دوسرا اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ



تعلقت

خلقت اول چیزونکی کہ بیچ زمین کے ہین مقدم اور خلقت آسمان کے ہو اسیطرح سورہ حم سجدہ مین بھی بصراحت تمام مذکور ہے اور سورہ نازعات مین والارض بعد ذلک دحٰھا دلالت صریح کرتا ہے کہ دحو زمین یعنے عریض کرنا اور بچھانا زمین کا بعد خلقت آسمان کے اور تسویہ اسکے سے بلکہ بعد از حرکات کواکب کے ہے اور ظاہر ہے کہ خلق زمین اور جو کچھہ بیچ زمین کے ہے بدون دحو زمین ممکن نہین پس مضمون آیتین مین تعارض اور تناقض ہوا جواب خلق لکم ما فی الارض جمیعا معنی قدر لکم ہے اور اسیطرح سورہ سجدہ مین وجعل فیھا رواسی من فوقھا وبارک فیھا وقدر فیھا اقواتھا اسواسطے کہ خلقت جمیع ما فی الارض کی بدون توسط حرکات آسمانی کے واقع نہین ہے پس تسویہ آسمانونکا متاخر نہین ہو سکتا اور بعضے مفسرین نے جو کہا ہے کہ دحو زمین متاخر آسمان سے ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ تسویہ آسمانکا متاخر خلق زمین سے ہے یہہ سب دال او غفلت کے ہے عموم ما فی الارض جمیعا سے اور آیتہ رفع سمکھا فسوٰھا واغطش لیلھا واخرج ضحٰھا والارض بعد ذلک دحٰھا سے یہان محتمل ہے کہ اول زمین نہایت چھوٹی بنائی ہو اور اسمین وصول جمال اور برکت انہار رکھہ کر اقوات حیوانات اسمین مقدر کیئین ہون پھر آسمان سات بناکر گردشین لاکر نور اور ظلمت شبانروزی عنایت کی ہو بعد اسکے زمین کو پھیلا کر فراخ کیا ہو واللہ اعلم بالصواب فائدہ بعضے مفسرین نے حضرت ابن عباس وغیرہ صحابہ سے نقل کیا ہے کہ قبل خلقت آسمان زمین کے دو چیزین موجود تھین عرش اور آب جب ارادہ الٰہی خلقت آسمان وزمین پر متعلق ہوا پانی سے دھوان اٹھا اور بسبب دھوان اٹھنیکا بعضے روایتہ مین یہہ لکھا ہے کہ حق تعالی اسنے باد کو مسلط کیا باد کے سبب سے پانی مین تموج آیا حرکت امواج سے دخان ظاہر ہو کر اوپر چڑھا وہی آسمان ہے کہ اور آیتہ مین اشارہ اسکی طرف واقع ہے ثم استوی الی السماء وھی دخان پھر قدرت سے پانی مین پھین اور جھاگ پیدا ہوا وہ مادہ خلقت زمین ہے پس اول زمین کو قطعہ قطعہ کر کے ہفت زمین درست کین پھر آسمانکی طرف توجہ فرماکر سات آسمان بنائے اور اس روایاتین خلقت زمین کو چار روز مین اسواسطے بیان فرمایا ہے کہ روز یکشنبہ کو ابتدائے پیدایش دود کہ مادہ آسمان ہے اور طین منجمد کہ مادہ زمین ہے واقع ہوئی اور روز دوشنبہ کو زمین کو سات قطعے کیا اور روز سہ شنبہ کو پہاڑ اس مین نصب کئے اور نہرین جاری کیئین اور روز چہار شنبہ کو درخت اسمین لگائے اور قوت جانورونکا دانہ وگاہ پیدا کیا اور روز پنجشنبہ کو طرف آسمان کے متوجہ ہوئے سات آسمان بنائے اور روز جمعہ کو ہر آسمان مین ستارے جڑے اور گردش ہر ستارے کی معین کی اور ملائکہ کو واسطہ کار وبار آسمان کے مقرر فرمایا پس تمام خلقت عالم چھہ روز مین بایں تفصیل واقع ہوئی چنانچہ حم سجدہ مین منفصل اشارہ فرمایا ہے لیکن یہان ایک اشکال ہے کہ ذرات طلوع وغروب آفتاب سے معلوم ہوتے ہین قبل خلقت زمین آسمان کے کیونکر متصور ہون بعضے علمانے اسکے جواب مین کہا ہے کہ مراد دنون سے حقیقت دنون کی

نہین ہے بلکہ مدت ذونکی ہے یعنے تمام خلقت عالم کی اتنی مدتمین واقع ہوئی کہ اگر وہ مدت بمدت روز وشب
مین قیاس کرین جیسے روز ہون بعضون نے کہا ہے کہ نور عرش یعنے وقت منتشر ہوتا تھا یعنے وقت مختفی
اول کو روز ثانی کو شب قرار دیا ہے اور لکھا ہے کہ آسمان اول جسے آسمان دنیا کہتے ہین موج ہے معلق استادہ
اور آسمان دوسرا نقرہ سفید اور تیسرا آہن اور چوتہا مس پانچوان زر چھٹا زمرد ساتوان یاقوت سرخ اور عرش
اور کرسی کا جدا جدا ہونا دلیل قطعی سے ثابت نہین ہے مگر بالائے ہفت آسمان مفاصلہ بسیار اور توسط انوار
بیشمار ایک جسم ہے نورانی اسیکو گاہے عرش کہتے ہین گاہے کرسی اور وہ محیط آسمان و زمین ہے
وسع کرسیه السموات والارض واللہ اعلم یہان تک تمام آدمیونکو پند اور نصیحت فرمائی بطریق عموم چنانچہ ابتدا رکوع
گذشتہ سے کہ یا ایہا الناس اعبدوا ہے ظاہر و باہر ہے اور یا بنی اسرائیل اذکروا کہ آگے آویگا بطریق ذکر خاص
بعد عام لائے اور درمیان مین قصہ حضرت آدم علیہ السلام کا کہ اصل سب کے اور باپ سب کے تھے جملہ معترضہ مذکور فرمایا
وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اور یاد کر اے محمد صلعم جو وقت کہا پروردگار تیرے نے واسطے فرشتون کے کہ آسمان پر تھے
یا اُن فرشتون کو کہ زمین پر تھے یا تمام فرشتونکو آسمان و زمین کے بعد قتل اور اجلا بنی جان کے اِنِّيْ جَاعِلٌ فِي
الْاَرْضِ خَلِيْفَةً بدرستی کہ مین بنانے والا ہون زمین مکے مین یا مطلق زمین پر عوض قوم جنون کے اس شخص کو کہ عمارت
زمین پر خلیفہ تمہارا ہو اور اعانت دین اور امانت مین خلیفہ میرا ہو خلیفہ اسے کہتے ہین کہ کسی کے منصب پر کوئی بیٹھے
اور یہی عنوان اس کا اختیار کرے بایں معنی حضرت آدم خلیفہ فرشتون کے ہین کہ فرشتے جو پرستش عبادت الٰہی مین
مصروف تھے آپ زمین پر جلوہ افروز ہو کر ان صفات موصوف ہووے یا خلیفہ وہ ہوتا ہے کہ کسی کی طرف
سے اوامر نواہی جن جن کو بتاتے ہین بتاوے بایں معنی خلیفہ خدا ہین کہ حق تعالیٰ کی طرف سے اجرائے احکام شرع
فرماتے تھے یا خلیفہ خلف سے ہے کہ ظہور آپ کا بعد خلقت جن کے اور فرشتون کے واقع ہوا قَالُوْٓا اَتَجْعَلُ
فِيْهَا مَنْ يُّفْسِدُ فِيْهَا کہا فرشتون نے کیا بناتا ہے تو بیچ زمین کے اس شخص کو کہ فساد کرے زمین مین وَيَسْفِكُ
الدِّمَآءَ اور ڈالے لوہو قتل کر کر نسل اپنے کو بغیر حق کے یہہ خبر آئندہ کی کہ فرشتون نے دی یا باخبار الٰہی تھی یا لوح محفوظ
پر لکھا دیکھا تھا یا از راہ کشف تھی کہ مقتضائے صفائے طینت ہے یعنے ایسے کو خلیفہ کرتا ہے کہ جو خون ریزی سے
نڈرے اور خانہ جنگیان کرے وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ اور ہم پاکی بیان کرتے ہین ساتھ تعریف تیری کے بتوفیق و اعانت
تیری کے کہ موجب حمد ہے وَنُقَدِّسُ لَكَ اور ذکر کرتے ہین تیرا ساتھ پاکیزگی کے ہر ناشائستگی سے
قَالَ اِنِّيْٓ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ فرمایا حق تعالیٰ نے تحقیق مین جانتا ہون جو تم نہین جانتے یعنے پیدائش مین
اسکے حکمتین ہین کہ تجھ کو خبر ہین کچھ نہین وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا اور سکھائے آدم علیہ السلام کو کہ خلیفہ بنایا
انہین سے ہے نام سارے مخلوقات کے ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى الْمَلٰٓئِكَةِ پھر سامھنے کیا انکو اوپر فرشتون کے یعنے اشخاص کو

کہ جن کے نام حضرت آدم علیٰ نبینا علیہ السلام کو سکھائے تھے سامھنے فرشتون کے کہا فَقَالَ اَنْبِئُوْنِیْ بِاَسْمَآءِ هٰٓؤُلَآءِ پھر کہا
بتاؤ مجھکو یہہ امر حق تعالیٰ واسطے تنبیہ کے ہے اور عجز انکے کے اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ یہ نام انکے کہ تمہارے
سامھنے کئے ہین اگر ہو تم سچے طعن مین استحقاق خلافت آدم کے یعنے جو تمہاری غرض یہہ ہے کہ لائق خلافت
کے نہین اسواسطے کہ ان سے فساد اور خونریزی ہوگی اور ہم تسبیح تقدیس تیری کرتے ہین شایان منصب کے ہم
ہین اچھا خلیفے کو علم چاہئے تم ان اشیا کے نام بتاؤ قَالُوْا سُبْحٰنَكَ لَا عِلْمَ لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا کہا فرشتون نے
پاکی ہے تجھکو نہین علم ہمکو مگر جو سکھایا تم نے ہمکو اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِیْمُ الْحَكِیْمُ تحقیق تو جاننے والا اور حکمت
والا ہے روایت ہے کہ قالب حضرت آدم علیہ السلام کا قبل روح کے درمیان طائف اور مکے کے تھا
فرشتون نے کہا ابلیس کو کہ جانتا ہے تو اسکو ابلیس نے کہا جانتا ہون مین اسکی بڑی شان ہوگی اگر اسکو تمپر فضل دین
تو تم عداوت رکھوگے اسسے یا محبت فرشتون نے کہا ہم مطیع حق تعالیٰ کے ہین جو فرماویگا وہ کرینگے اگر ہمین
فضل دیگا تو ہم اسکے حقمین احسان کرینگے اور اگر اسکو فضل دیگا اسکی اطاعت کرینگے ابلیس نے کہا از راہ حسد کہ مین تو ہرگز
اطاعت نکرونگا سمجھ لیجے کہ اس آیت مین دو چیزین معلوم ہوئین ایک تو فضل علم کا اوپر عبادت کے اسواسطے
کہ فرشتونمین انواع عبادات بکثرت جمع تھے اور فضل حضرت آدم کو ہوگیا کہ علم زیادہ تھا انکا دوسری یہہ معلوم ہوا
کہ بعضے چیزین ایسی بھی ہین کہ اظہار انکا نزبان موجب زیان ہے کہ ابلیس نے عداوت حضرت آدم کی اظہار کی جان
اپنی شقاوت ابدی مین گرفتار کی قَالَ یٰٓاٰدَمُ اَنْبِئْهُمْ بِاَسْمَآئِهِمْ فرمایا حق تعالیٰ نے بیواسطہ اے آدم بتادے
ان ملائکہ کو نام ان چیزون کے کہ حاضر ہین فَلَمَّآ اَنْبَاَهُمْ بِاَسْمَآئِهِمْ پس جب بتادئے حضرت آدم نے نام اشخاص
کے فرشتون کو قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ اِنِّیْٓ اَعْلَمُ غَیْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فرمایا حق تعالیٰ نے فرشتونکو کیا نہ کہا
تھا مین نے تم کو کہ تحقیق مین جانتا ہون چھپی چیزین آسمانونکی اور زمین کی وَاَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ اور
جانتا ہون مین جو کچھ ظاہر کرتے ہو تم گفتار سے اور جو تھے تم چھپاتے زعم اپنے مین کردار سے وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ
اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِیْسَ اور یاد کر اے محبوب یہہ بھی کہ جب کہا ہم نے واسطے فرشتون کے یکبار سجدہ
کرو تم آدم کو تعظیم کا پس سجدہ کیا تمام ملائکہ نے مگر ابلیس نے نہ کیا کہ نام اسکا عزازیل تھا حق تعالیٰ نے بحیثیت نافرمانیکے
نام اسکا ابلیس رکھدیا یعنے ناامید رحمت حق سے اور ابلیس جنون کی قوم سے تھا چنانچہ اور جگہہ قرآن شریف مین
وارد ہے وَكَانَ مِنَ الْجِنِّ اور ایک مقام پر ہے خَلَقْتَنِیْ مِنْ نَّارٍ اور جن ناری ہین اسواسطے اسنے سرکشی اور تکبر کیا
بخلاف فرشتون کے کہ معصوم ہین عصیان سے اور ایک جگہہ ہے اَفَتَتَّخِذُوْنَهٗ وَذُرِّیَّتَهٗٓ اَوْلِیَآءَ مِنْ دُوْنِیْ اس
سے نسل ابلیس کی معلوم ہوتی ہے اور فرشتونکی نہین پس معلوم ہوا کہ جن ہے اور استثنا منقطع ہے اور بعضے
کہتے ہین یہان استثنا متصل ہے یہہ فرشتہ تھا اور کَانَ مِنَ الْجِنِّ کی معنی صار من الجن ہین یعنے بعد نافرمانیکے مسخ کردیا

اُسکو ہو گیا جن اسواسطے انسل بھی اُنکی ہوئی دو آیتون کے جواب اسمین آگئے اور تیسری آیت کہ اُس سے
خلقت اُنکی ناری معلوم ہوتی ہے تو اس سے یہہ لازم نہین آتا کہ جو ناری ہو وہ جن ہے جائز ہے کہ بعضے فرشتے
بھی ایسے ہون کہ خلقت جنکی ناری ہو لیکن صحیح قول اول ہے چنانچہ شرح عقائد مین تفتازانی نے اختیار کیا ہے
کہا ہے مولانا عبد الحکیم سیالکوٹی نے بیچ تفسیر اسی آیۃ کریمہ واذ قلنا للملائکۃ اسجدوا لآدم کے اوپر قول بیضاوی کے
کہ یہہ ہے واما المعنی اللغوی وھو التواضع کہ تواضع یا انحنا ہے کہ نہین ہے اسمین وضع جبہہ کے اوپر زمین کے
بنا بر اسکے کہ کہا ہے معالم مین اور یہی اصح ہے اور یا وضع جبہہ ہے اوپر زمین کے اور امم سابقہ مین اسکو کیا
کرتے تھے اختیار کیا ہے اسکو امام نے بیچ تفسیر کبیر کے اور امام قشیری نے اپنے رسالہ مین لکھا کہ حضرت
جنید سے پوچھا کہ تواضع کیا ہے کہا خفض الجناح ولین الجانب انتہی اور کلام اللہ مین اور جگہہ واقع ہے واخفض
جناحک المؤمنین اور واخفض جناحک لمن اتبعک من المؤمنین اور واخفض لہما جناح الذل من الرحمۃ بیضاوی مین بیچ تفسیر
واخفض جناحک المؤمنین کے لکھا ہے وتواضع لہم وارفق لہم اور تفسیر واخفض لہما جناح الذل کے معنی تین
لکھا ہے تذلل و تواضع پس تواضع کرنا ثابت ہوا کلام اللہ سے اور حدیث مین بھی وارد ہے عن عمر ابن الخطاب رضی
قال وھو علی المنبر یا ایہا الناس تواضعوا فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من تواضع للہ رفعہ اللہ
فھو فی نفسہ صغیر وفی اعین الناس کبیر ومن تکبر وضعہ اللہ فھو فی اعین الناس صغیر وفی نفسہ کبیر اور تواضع مین
انحناء ہے پس سلام مین انحناء یہان سے نکل سکتا ہے اور سوا اسکے معنی لغوی تواضع کے فروتنی ہین اور فروتنی
کے لفظ سے جھک جانا نکلتا ہے مگر یہہ حظ نفس نہو اور دنیا ملحوظ نہو اور والدین اور پیر اور استاد کی تواضع بھی جائیے
کہ مقتضائے ادب ہے اور ماجور ہوگا عند اللہ کیونکہ لاجل رضاء اللہ ہے اور انحناء مین زیادہ تر تقبیل اقدام سے
تو متصور نہین ہے اور وہ جائز ہے بلکہ ثواب چنانچہ زمان سعادت نشان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مین
لوگون سے تقبیل پائے مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وقوع مین آئی ہے اور حضرت نے ممانعت اس سے
لوگونکو نہین فرمائی ہے جیسے صحیح ترمذی مین مذکور ہے حدثنا ابو کریب حدثنا عبد اللہ بن ادریس وابو اسامۃ
عن شعبۃ عن عمرو بن مرۃ عن عبد اللہ بن سلمۃ عن صفوان بن عسال قال قال یہودی لصاحبہ اذھب بنا الی
ھذا النبی فقال صاحبہ لا تقل نبی فاتیا رسول اللہ صلعم فسألاہ عن تسع آیات بینات فقال لھم لا تشرکوا باللہ شیئا
ولا تسرقوا ولا تزنوا ولا تقتلوا النفس التی حرم اللہ الا بالحق ولا تمشوا ببریء الی ذی السلطان لیقتلہ ولا تسحروا ولا تاکلوا الربوا
ولا تقذفوا محصنۃ ولا تولوا الفرار یوم الزحف وعلیکم خاصۃ الیہود ان لا تعتدوا فی السبت قال فقبلوا یدہ و
رجلیہ وقالوا نشھد انک نبی ترجمہ حدیث کہ ہمکو ابو کریب نے کہا اُنسے حدیث کی ہمکو عبد اللہ بن ادریس نے
اور ابو اسامہ نے شعبہ سے اُنسے عمرو بن مرہ سے اُنسے عبد اللہ بن سلمہ سے اُنسے صفوان بن عسال سے کہ کہا ایک

یہودی نے واسطے یار اپنے کے کہا چل ساتھ میرے طرف اس نبی کے پس کہا یار اسکے نے مت کہہ نبی
پس آئے دونو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پاس پس پوچھا ان دونون نے نو نشانیون روشن سے پس فرمایا حضرت
نے واسطے ان کے مت شریک کرو تم ساتھ اللہ کے کسی کو اور نہ چوری کرو تم اور نہ زنا کرو تم اور نہ مار ڈالو تم نفس کو
جو حرام کیا اللہ نے مگر ساتھ حق کے اور نہ جاؤ تم ساتھ حال شخص پاک کے نزدیک صاحب سلطنت کے بطریق
چغلی تو قتل کرے وہ اسکو اور نہ سحر کرو تم اور نہ کھاؤ تم ربا اور نہ گالی دو تم عورت نیک کو اور نہ منہہ پھراؤ تم بھاگنے کو
دن لڑائی کے اور لازم ہے اوپر تمھارے خاص اے یہود کہ نہ تجاوز کرو تم حدود الٰہی سے بیچ دن ہفتے کے کہا
راوی نے پس چومے انھون نے دونو ہاتھ حضرت کے اور دونو پاؤ حضرت کے اور کہا گواہی دیتے ہین ہم کہ تحقیق
تم نبی ہو اور تنبیہ الغافلین مین لکھا ہے کہ قال اعرابی ائذن لی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقبل راسک و
رجلیک فاذن لہ فقبل راسہ ورجلیہ الحدیث اور سوا اسکے حدیثین آئی ہین بسبب طوالت کلام کے
یہان نہین لکھین اور کتب فقہ مین بھی ہے چنانچہ منیہ مین اور احیاء العلوم مین ہے واما تقبیل الید والانحناء
فی الخدمۃ فہو معصیۃ الا عند خوف او للامام العادل او العالم او لمن یستحق ذلک لامر دینی وفیہ ایضا ان القیام
مکروہ علی سبیل العظام لا علی سبیل الاکرام سمجھیے کہ تواضع کئی قسم ہے ایک تواضع نبی کی ہے واسطے
مومنین کے ایک مومنین کی ہے واسطے نبی کے یا علما کے یا والدین کے ایک تواضع اصحاب کی ساتھ اصحاب کے
اور مشائخ کی ساتھ مشائخ کے اور عوام کی ساتھ عوام کے پس جیسا مرتبہ ہے ویسی ہی موافق ہر ایک کے تعظیم و تواضع
ہے چنانچہ کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انزلوا الناس منازلھم اور آیت مین کہ واخفض جناحک للمؤمنین
ہے پیغمبر کو حکم کیا خفض کا اور خفض کے لغت مین معنے گر پڑنا اپنے مرتبے سے ہے پس پیغمبر کو مومنین کی تواضع بھی
بہت تھی کہ ابتدا بسلام کرتے تھے اور مومنین کو پیغمبر کی تواضع تقبیل اقدام بھی کم ہے اسیطرح اور پر مراتب کے قیاس
کر لیجے اور حدیث صحیح مین ہے انحنا سے جو وارد ہے چنانچہ مروی ہے انس سے کہ کہا انھون نے کہا ایک رجل
نے یا رسول اللہ آدمی بھائی اپنے سے یا دوست اپنے سے ملے تو انحنا واسطے اسکے کرے یا نکرے فرمایا پیغمبر
صلی اللہ علیہ وسلم نے نکرے تا آخر حدیث کہ مشکوٰۃ شریف مین ترمذی سے روایت کی ہے اسمین لفظ بھائی
اور دوست کا ہے اس سے بھی نکل سکتا ہے کہ نہی انحنا کی برابر والی کے ملاقات سے فرمائی ہو کہ بھائی
اور دوست ہے پس انکی ملاقاتین تو ضرور انحنا اور جھکنا نجا ہئے باقی رہے والدین اور سسر اور استاد انکی حق مین بلفظ
صریح حدیث نہی انحنا سے نہین واقع ہوئی جائز ہے کہ یہہ اس نہی مین متداخل ہو گئے کہ مرتبہ انکا برابر کا نہین ہے انکا ادب
اور اعظام ضرور ہے اگر انکی جناب مین اہل علم اسلام بانحنا تجویز کرین تو جائز ہو سکتا ہے اور کیون نہ جائز اور درست ہو کہ
صریح حدیث صحیح بخاری مین موجود ہے حدثنا الحسن بن محمد قال حدثنا ابو عباد یحیی بن عباد حدثنا ابی جشون

قال حدثنا عبد الله بن دینار قال نظر ابن عمر یوما وھو فی المسجد الی رجل یسحب ثیابه فی ناحیة من المسجد فقال
انظر من ھذا لیت ھذا عندی فقال له انسان اما تعرف ھذا یا ابا عبد الرحمن ھذا محمد بن اسامة قال فطأطأ ابن عمر راسه
ونقر بیدیه الارض ثم قال لو راه رسول الله صلعم لاحبه ترجمہ حدیث کی ہمکو حسن بن محمد نے اُسنے کہا حدیث
کی ہمکو ابو عباد یحیی بن عباد نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو ابی ماجشون نے اور اُسنے کہا حدیث کی ہمکو عبد اللہ بن دینار نے
کہ دیکھا تھا ابن عمر نے ایکدن اور وہ بیچ مسجد کے تھے طرف ایک شخص کے جو کھینچتا تھا کپڑے اپنے درازی سے
بیچ کنارے کے مسجد سے پس کہا ابن عمر نے دیکھو کون ہے یہہ شخص کاش کہ ہوتا یہہ نزدیک میرے پس کہا واسطے
اُنکے ایک آدمی نے آیا نہیں جانتا تو اسکو اے ابا عبد الرحمن یہہ محمد بن اسامہ ہے کہا راوی نے پس جھکا دیا
ابن عمر نے سر اپنا اور مارے دونو ہاتھ زمین پر واسطے سلام اور تعظیم کے پھر کہا اگر دیکھا ہوتا اسکو پیغمبر صلی اللہ علیہ
سلم نے البتہ دوست رکھتے اسکو اور شفا سے قاضی عیاض میں مذکور ہے وراٰی ابن عمر محمد بن اسامة بن زید
فقیل له ھو محمد بن اسامة فطأطأ ابن عمر راسه ونقر بیدیه الارض وقال لو راه رسول الله صلعم لاحبه پس
اس حدیث سے ثابت ہوا کہ جھکنا جائز اور درست ہے بلکہ مسنون ہے جھک جانا تواضع سے اور جو مٹی
دست و پا خدمتمیں بزرگون کے یون جائیے تو جاتا جائز ہے اَبٰی وَاسْتَکْبَرَ وَکَانَ مِنَ الْکٰفِرِیْنَ نہ مانا اور نہ سر جھکایا
سجدہ آدم علیہ السلام کو ابلیس نے اور تکبر کیا اور تھا علم الٰہی میں کافرون سے وَقُلْنَا یٰاٰدَمُ اسْکُنْ اَنْتَ وَزَوْجُکَ
الْجَنَّةَ اور کہا ہم نے اے آدم علیہ السلام رہ تو اور جورو تیری یعنے حوا بیچ بہشت کے وَکُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَیْثُ
شِئْتُمَا اور کھاؤ تم دونو سوے اُس بہشت سے بافراغت جہان چاہو تم وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَکُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِیْنَ
اور مت نزدیک جاؤ اس درخت کے پس ہو جاؤ گے تم ساتھ اس نافرمانی خدا کے ظالمون سے سمجھ لیجے کہ شجرہ
جو آیت شریفہ میں وارد ہے اس میں اختلاف بہت ہے بعضے کہتے ہیں وہ درخت گندم کا تھا چنانچہ مشہور ہے
اور بعضے کہتے ہیں انگور کا تھا بعضے کہتے ہیں انجیر کا تھا بعضے کہتے ہیں کہ پتے اُسکے برگ بہشت کے مانند تھے
اور وہ جنت فردوس میں تھا بعضے کہتے ہیں کہ جہان حضرت آدم علیہ السلام کا تخت نصب ہوتا تھا وہین وہ درخت
بھی قائم ہوتا تھا سمجھ لیجے کہ یہان کئی نافرمانیان حق تعالے کی ثابت ہوتی ہین اور حال آنکہ انبیا معصوم ہین
جواب اسکا یہہ ہے کہ حضرت آدم نے تاویل ساتھ معہود کے کر کر شجرہ معینہ گمان کیا تھا پس اس درخت اسنے
بحکم اور درخت سے تناول کیا یا یہہ ہے کہ نہی تنزیہی آپ سمجھے لیکن اسمین ایک خلل ہے کہ سیاق کلام کا یعنے
فتکونا من الظالمین منافی اسکے ہے یا یون کہے کہ آیت شریفہ مین ولا تقربا ہے یعنے مت پاس جاؤ
تم یہہ تو نہین ہے کہ مت کھاؤ تم غرض جب حضرت آدم و حوا نے پھل اُس درخت کا کھایا تو کپڑے اُنکے
بدن سے چھٹ کر گر پڑے خلعت عریانی عطا ہوئی پھر جس درخت سے پتے مانگتے تھے پوشش کو وہ شاخ

[illegible]

تھی اُن سے بلند تر ما تھا آپ کا ہاتھ وہان نہ پہنچتا تھا جب درخت انجیر پاس گئے تو اُسنے ڈالی جھکا دی اُنہون نے اُسکے برگ سے ستر عورت کیا فَأَزَلَّهُمَا الشَّيْطٰنُ عَنْهَا فَأَخْرَجَهُمَا مِمَّا كَانَا فِيْهِ پس لغزش دی آدم اور حوا کو شیطان نے بہشت سے پس نکال دیا انکو اُس حضر سے کہ تھے بیچ اُسکے اسناد نکالنے کی شیطان کی طرف مجازا ہے کہ واسطہ نکلنے کا تھا ہے اور نکالنے والا اللہ ہے سمجھ لیجے کہ شیطان نے کیونکر لغزش دی کشاف مین لکھا ہے کہ ابلیس کو قبل اسکے زمین پر پھینک دیا تھا زمین سے اُسنے آواز کی حضرت آدم کو حق تعالی نے سنا دی بعضے کہتے ہین کہ اگرچہ زمین پر پھینک دیا تھا لیکن آمدرفت بہشت مین رکھتا تھا بعضے کہتے ہین کہ شیطان سانپ کے منہہ مین گھسا سانپ طاؤس کے پانون سے لپٹا طاؤس اڑکر بہشت مین گیا پس شیطان نے بہشت مین جاکر حضرت آدم علیہ السلام کو بطریق نیک خواہی کے کہا یا آدم هَلْ اَدُلُّكَ عَلٰى شَجَرَةِ الْخُلْدِ وَمُلْكٍ لَّا يَبْلٰى ای آدم رہنموئی کرون مین تجھ کو اوپر درخت ہمیشگی کے اور ملک کے کہ کہنگی نہ قبول کرے جب حضرت آدم نے درخت دیکھا فرمایا کہ اس سے نہی واقع ہوئی ہے شیطان نے کہا اسی جہت سے کہ کھانا اسکا سبب ملک ابدی ہے غرض حضرت آدم علیہ السلام نے وسوسہ انکار کیا اُسنے حضرت حوا سے کہہ کر پھر اُنہین کو کسی ڈھب سے سمجھا کر کھلا دیا پس بہشت سے حق تعالے نے اُنہین نکلوا دیا وَقُلْنَا اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ حق تعالی فرماتا ہے کہ کہا ہم نے اُترو بعض تمھارے واسطے بعض کے دشمن ہونگے یہہ خطاب اهبطوا کا کہ صیغہ جمع ہے آدم اور حوا اور طاؤس اور مار اور ابلیس سب کو ہے چنانچہ ابلیس اور مار دشمن آدمی کے ہین اور طاؤس دشمن سانپ کا ہے اور اگر کوئی کہے کہ اہبطوا جمع ذوی العقول کی ہے غیر ذوی العقول کیونکر اُسمین داخل ہونگے تو جواب اسکا یہہ ہے کہ واسطے غلبے ذوی العقول کے کہ آدم اور حوا اور ابلیس ہین غیر ذوی العقول کو کہ سانپ اور طاؤس ہے داخل کر دیا اور بعضون نے کہا ہے کہ خطاب آدم اور حوا کو ہے ساتھ ذریات کے کہ پشت آدم مین تھی اور دشمنی بعض کی ان کے ساتھ بعض کے بسبب کفر اسلام کے ظاہر ہے سوال ذریت آدم اُسوقت معلوم نہ تھی پس خطاب مین اشیاء معدومہ کیونکر داخل ہونگے جواب خطاب مذکور بمعنی کونوا ہابطین ہے اور خطاب تکوین کا معدوم کو روا ہے نہ تکلیف کا اور بعضون نے کہا ہے کہ خطاب آدم اور حوا کو فقط ہے اور اثنا کلام بلیغ مین مستعمل ہوتا ہے چنانچہ کہنا وَكُنَّا لِحُكْمِهِمْ شٰهِدِيْنَ کلام اللہ مین وارد ہے حضرت داؤد اور سلیمان علیہ السلام کی ثنا مین وَلَكُمْ فِي الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ اور واسطے تمھارے اور ذریت تمھارے کے بیچ زمین کے ٹھکانا ہے اور منفعت فائدہ ہے ایک وقت تک یعنی مرگ تک فَتَلَقّٰى اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ پس سیکھ لئے آدم علیہ السلام نے پروردگار اپنے سے کچھ سخن پس پھر آیا اوپر اسکے اور حق تعالی نے قبول فرمائی توبہ اسکی کہ بخشندہ ذنوب اور پوشندہ عیوب ہے اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ

تحقیق حق سبحانہ وہی ہے قبول کرنے والا توبہ بندونکی بیشمار اور مہربان کہ گناہ بندونکی بخشتا ہے بارہا لکھا ہے
کہ آدم اُترکر آسمان سے کوہ سراندیپ پر دو سو برس روئے پھر حق تعالی نے کچھہ کلمات سکھائے حضرت آدم نے
وہ پڑھے گناہ اُنکا بخشا گیا بعضون نے کہا ہے کہ وہ کلمات یہہ تھے کہ جس سے توبہ قبول ہوئی ربنا ظلمنا
انفسنا وان لم تغفر لنا وترحمنا لنکونن من الخاسرین اور بعضون نے کہا ہے کہ لا اله الا انت سبحانک وبحمدک ربک عملت
سوءً وظلمت نفسی فاغفر لی وانت خیر الغافرین لا اله الا انت سبحانک وبحمدک رب عملت سوءً وظلمت نفسی
فارحمنی فانت ارحم الراحمین اور بعضون نے کہا ہے یہہ تھی سبحانک اللهم وبحمدک وتبارک اسمک وتعالی جدک ولا اله
غیرک ظلمت نفسی فاغفر لی انہ لا یغفر الذنوب الا انت وان محمدا عبدک ورسولک اور بعضون نے کہا ہے کہ یا ان الفاظ دعا کی تھی
یا رب بحق محمد ان تغفر لی یعنی جسدم بواسطہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم مغفرت چاہی تو حق تعالی نے ارشاد کیا
اے آدم تو کیا جانتا ہے محمد کو جو وسیلہ مغفرت کرواتا ہے حضرت آدم نے عرض کیا کہ بہشت میں جس جگہہ نظر
کی مین نے لا اله الا الله محمد الرسول الله لکھا پایا اور ایک روایت مین ہے کہ کہا آدم نے کہ جب میرے بدن مین
روح پڑی مین نے آنکھہ کھولی ساق عرش پر لا اله الا الله محمد رسول الله لکھا دیکھا حق تعالی نے فرمایا اے آدم تونے
واسطے ایک گناہ اپنے کے محمد کو شفیع گردانا اگر گناہ ہون اہل آسمان اور زمین کے محمد کو شفیع لاتا مین عفو کرتا سب گنہ
بخش میری بھی رب انام ۞ بحق محمد علیہ السلام ۞ اس مقام پر اعتراض جواب بتفصیل بحر مواج مین مذکور ہین جسکو
منظور ہو دیکھہ لے لکھا ہے کہ جب آدم علیہ السلام دانہ کھا کر زمین پر اُترے زمین پر آپ نے قے کی وہ قے جس
جانور نے کھائی اُسکے دانت مین یا نیش مین زہر ہو گیا اور وہان جو گیاہ روئیدہ ہوئی زہریلی ہوئی قُلْنَا اهْبِطُوا
مِنْهَا جَمِيعًا کہا ہم نے دوسرے بار اُترو بہشت سے سب زمین پر فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّي هُدًى فَمَنْ تَبِعَ
هُدَايَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ پس جو آوے تمھارے پاس میری طرف سے ہدایت ساتھہ ارسال
رسل وانزال کتب کے پس جنہنے پیروی کی ہدایت میری کی پس نہین ڈر اوپر اُن کے اور نہ وہ غم کھاوینگے وَالَّذِينَ
كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِاٰيٰتِنَا اُولٰئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ اور جو لوگ کہ کافر ہوئے اور جھٹلایا نشانیون ہماری کو کہ قرآن
ہے یہہ لوگ رہنے والے ہین آگ کے هُمْ فِيهَا خٰلِدُوْنَ اور وہ ہے آتش دوزخ کے ہمیشہ رہنے والے ہین
سمجھہ لیجے کہ پہلے سب قصص کے حق تعالی نے قصہ حضرت آدم علیہ السلام کا بیان فرمایا اسواسطے
کہ باپ سب کے ہین اور ارشاد کیا کہ مین نے سب ملائک کا آدم کو مسجود کیا اس مین احسان
اپنا تمام لوگون کو جتایا کہ اُنکا مسجود کرنا گویا تمھارا ہی مسجود کرنا ہے کہ تم اُن کے پشت مین مخفی تھے علاوہ
اسکے احسان باپ سے کرنا عین بیٹے سے ہے پس باین احسان رجوع طرف میرے نہین کرتے
خلاف فرمان میرے کے کرتے ہو شرم نہین رکھتے ہو پھر قصہ اخراج آدم کا جنت سے بیان کیا ہین

یہہ اشارہ ہے کہ آدم کو باوجود اِس قرب کے اور مسجود ہونے ملائکہ کے بیک نافرمانی بہشت سے نکال
دیا ڈرو تم اور خلاف امر میرے کا نکرو والا قیامت کو جنت مین داخل ہی نکرونگا غرض یہہ قصہ کمال عبرت
انگیز ہے لازم ہے سب کو کہ تامل اِس مین کرین اور جو کام نارضامندی الٰہی کا ہو اُس سے باز رہین اور دوسرا قصہ
ابلیس کا اور ترسانندہ دلہائے مومنین ہے کہ باوجود اِس قرب و منزلت کے بیک نافرمانی سبحانی کے
راندہ درگاہ ہوا پس ہر دم ہر لحظہ متوجہ جناب الٰہی ہوئیے اور انفعال گناہان گذشتہ مین روئیے اور مغفرت
بہزار نیازمندی جناب خداوند کریم سے مانگئے کہ وہ بخشندہ ذنوب مومنان ہے اور پوشندہ عیوب بندگان
ہے یہان قصہ حضرت آدم اور ابلیس کا تمام ہوا احسان اپنے جتا کر پند اور نصیحت سب لوگون کو بوجہ عموم
کی اور پھر اِس مقام سے موعظت بنی اسرائیل کو بوجہ خصوص ذکر فرمائی اور نعمتین اپنی یاد دلوائین اور احسانات
جتائے کہ یٰبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ اذْکُرُوْا نِعْمَتِیَ الَّتِیْٓ اَنْعَمْتُ عَلَیْکُمْ اے فرزندان یعقوب یاد کرو نعمتین میری وہ
نعمتین کہ فضل اپنے سے انعام کین مین نے اوپر تمہارے یعنے اوپر باپون تمہارے کے بنی اسرائیل کے
تحقیق مین لکھا ہے کہ اسر مرد کو کہتے ہین اور ایل خدا کو یعنے اے بیٹو مرد خدا کے اور مرد خدا سے مُراد
یعقوب ہین اور لفظ نعمت کا واحد ہے بمعنی جمع اور یاد کرو اُن نعمتون کو کیا معنی کہ اُن کو فراموش نکرو
یا مذکور اُنکا کیا کرو اور نہ چھپاؤ اور وہ نعمتین یہہ ہین کہ اُن کے آبا کو کید فرعون سے بچایا اور بارہ چشمے جاری کئے
پتھر سے جب وے پیاسے ہوئے اور سایہ ابر کا کیا اور من و سلوی بھجوایا اور بعضون کو مملکت
دی جیسے سلیمان علیہ السلام کو کہ تمام روئے زمین پر متصرف ہوئے تھے علیٰ ہذا القیاس نعمائے بیقیاسی
عنایت کین اور نیکی باپ سے گزرا عین بیٹے تئین سے ہے کہ عزت باپ کی عزت بیٹے کی ہے
اسیواسطے حق تعالیٰ نے یاد دلوائین وہ نعمتین کہ اُن کے باپون پر کین تھین وَاَوْفُوْا بِعَهْدِیْٓ اُوْفِ
بِعَهْدِکُمْ اور پورا کرو عہد میرا کہ بیچ شان پیغمبر میرے کے کہ محمد ہین صلی اللہ علیہ وسلم باندھا ہے مین نے
تم سے توراۃ مین پورا کرونگا مین عہد تمہارا یعنے جزا وفاداری کی تمھین پہنچاؤنگا وَاِیَّایَ فَارْهَبُوْنِ اور
خاص مجھہ سے ڈرو اور نقض عہد اور پیمان نکرو وَاٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلْتُ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ وَلَا تَكُوْنُوْٓا اَوَّلَ
کَافِرٍ بِهٖ اور ایمان لاؤ ساتھہ اُس چیز کے جو اُتارا مین نے یعنے قرآن دران حالیکہ سچا کرنیوالا ہے
وہی قرآن یعنے موافق اور مطابق ہے بیچ اصول کے توحید مین وعدے مین وعید مین خاص اُس
چیز کو جو ساتھہ تمہارے ہے یعنے توراۃ اور مت ہو پہلے کافر اہل کتابون مین سے ساتھہ
اُس کے یعنے قرآن کے مانند اول کافرون کے کہ کافران مکہ ہین یا مُراد کفر سے حق پوشی
ہے دیدہ و دانستہ کہ یہہ معنی غیر کتاب سے ممکن الحصول نہین وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِیْ ثَمَنًا قَلِيْلًا اور مت لو

بدلے آیتون میری کے کہ توریت ہے مول تھوڑا مخاطب اسکے علماء یہود ہین جیسے کعب ابن اشرف
وغیرہ کہ آیات توراۃ کو تحریف کرتے تھے اور تعریف محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی چھپاتے تھے وایای
فاتقون اور مجھ سے پس ڈرو کلام ربانی کو عوض مین دنیا فانی کے مت بیچو بعضون نے کہا ہے کہ علماء
یہود آیتین توراۃ کی تحریف کرکر ایک صاع جو اور چار گز کرباس کو بیچ ڈالتے تھے معاذ اللہ سمجھ لیجے
کہ اگر عوض مین تمام دنیا کے دین کو بیچتے تو بھی حماقت تھی کہ یہہ فانی ہے اور وہ باقی ہے اور یہہ تھوڑی ہے
اور وہ بہت ہے قل متاع الدنیا قلیل والآخرۃ خیر لمن اتقی سمجھ لیجے کہ یہہ آیت ہرچند بظاہر بنی اسرائیل
ہے لیکن حقیقت مین سرزنش کئی فرقون کی ہے اس امت کے کہ عوض مین آیات الٰہی کی قیمت قلیل لیتے ہین
اور وہ نعمت برباد کرتے ہین فرقہ اول علماء بدمعاش ہین کہ دنیادارون سے اور ظالمون سے اختلاط کرتے
ہین اور واسطے لذات اور شہوات ان کے روایات نادرہ نکالتے ہین دوسرا فرقہ قاضیان مرتشی
اور مفتیان بے باک ہین کہ واسطے رشوت کے حکم شرع کو تبدیل کرتے ہین اور مدعی کو مدعا علیہ اور بالعکس
اس کے قرار دیتے ہین تیسرا فرقہ بادشاہان ظالم ہین اور امراے بیدادگر کہ داد مظلومون کی نہین دیتے
اور عمال اور متصدیون اور کارپردازون اپنے کا احوال تفحص نہین کرتے چوتھا فرقہ وزیرون اور متصدیون اور
کارپردازون دفتروالون کا ہے کہ تحصیل اموال مین اور اخذ خراج مین رعایا اور مزارعان سے خوف آخرت کا خاطر
مین نہین لاتے پانچوان فرقہ علماے دنیا طلب اور واعظان طامع کا ہے کہ اوپر تعلیم احکام الٰہی کے اور تبلیغ مواعظ اور
پند کے متاع دنیا درخواست کرتے ہین اور جب توقع منفعت کی ہوتی ہے تو متوجہ بحال سائل ہوتے ہین اور نہ تو بعضی
مین درشتی اور خشونت کرتے ہین لیکن فرقہ معلم الصبیان کا کہ واسطے تعلیم اطفال کے نوکر ہوتے ہین اس زمرہ مین نہین
ہین اس واسطے کہ عوض تعلیم مین کچھ چیز نہین لیتے بلکہ لینا انکا اجورہ محنت انکی کا ہے کہ صبح سے تا شام اپنے
گھر سے جدا رہتے ہین اور کسب معاش سے معطل ہوکر اطفال بے سروپا کو کہ مانند گوسفندان رم کردہ کے ہوتے
ہین جمع کرتے ہین اور بہ احتیاط نگاہ رکھتے ہین ہان اگر کوئی محض تعلیم قرآن اور حدیث اور فقہ پر بے تعین مکانی و
اور زمانی اجارہ درخواست کرے ایسی زمرہ مین محسوب ہے اور اجرت لینے مین امامت کے اور اذان
کے اور خطبے کے اختلاف علما کا ہے بعضون نے کہا ہے جائز ہے کہ اجرت اوپر نفس عبادت کے
نہین ہے بلکہ اوپر ادا التزام عبادت کے ہے مکان خاص مین اور زمانہ خاص مین اور یہہ خصوصیت داخل
عبادت نہین ہے اور تحقیق یہہ ہے کہ زمانہ سابق مین آئمہ اور خطبا اور موذنین حسبتہ للہ یہہ عمل بجا لاتے تھے
چنانچہ قاضی اور مفتی اور محتسب اور تحصیل کرنیوالے خراج اور عشر اور زکوۃ برائے خدا انہین اعمال مین مشغول ہوتے تھے جب خلفاء راشدین
اور سلاطین متدینین نے دیکھا کہ یہہ لوگ مصروف اپنی عباداتین ہین تو انکی معاش کے واسطے مال مسلمین سے کچھ مدد خرچ

مقرر کیا نہ واسطے اجرت کے بلکہ بنا بر اعانت رفتہ رفتہ یہہ پیشے پیشے معاش کے ہو گئے اور اجورہ قرار پا گیا اس
زمانے مین یہہ وجہ معاش مشکوک بلکہ قریب بحرمت ہے حتی المقدور اس سے احتراز لازم ہے چنانچہ تفسیر
فتح العزیز مین لکھا ہے اور اجرت لینا تعویذ کی اور رقیہ قرآن کی باجماع ونص جائز ہے چنانچہ احادیث صحیحہ مین کہ
بیچ صحیحین کے اور کتب معتبرہ کے موجود ہے تجویز فرمایا ہے اور محققین علما نے قاعدہ مقرر کیا ہے کہ بہت
نافع ہے وہ یہہ ہے کہ جو چیز آدمی کے حق مین عبادت ہو خواہ فرض عین ہو خواہ فرض کفایہ ہو خواہ سنت مؤکدہ
ہو اس پر اجرت لینی جائز نہین ہے مثل تعلیم قرآن اور حدیث اور فقہ اور نماز اور روزہ اور تلاوت اور ذکر اور تسبیح کے
اور جو چیز کسی وجہ سے عبادت نہین ہے مباح محض ہے اس پر اجرت لینی جائز ہے مثل رقیہ کرنے کے قرآن
یا تعویذ لکھنے کے اور مثال اسکے وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ اور مت ملاؤ سچ کو کہ نعت محمد
صلی اللہ علیہ وسلم ہے توراۃ مین لکھی ہوئی ساتھ جھوٹھ کے اور مت چھپاؤ سچ کو کہ صفت نبی آخر الزمان ہے حالانکہ
تم جانتے ہو کہ یہہ پیغمبر سچے برحق ہین پھر جان بوجھ کے کیون انکی نعت صفت چھپاتے ہو اور اپنے آپ کو دوزخ کا
ایندھن بناتے ہو معلوم کیجے کہ دوسری آیت مسائل کہ جس سے مسئلہ فرضیت صلوۃ کا اور زکوۃ کا اور رکوع کا
نکلتا ہے وہ یہہ ہے وَأَقِيمُوا الصَّلٰوةَ اور قائم کرو نماز کو مسلمانون کے ساتھ جیسے یہہ پڑھتے ہین وَآتُوا الزَّكٰوةَ اور
دو زکوۃ کو اگر مال ہو بطریق اہل اسلام وَارْكَعُوا مَعَ الرَّاكِعِينَ اور رکوع کرو ساتھ رکوع کرنے والون کے اگر کوئی کہے اس
آیت سے فرضیت جماعت کی نکلتی ہے اور حال آنکہ نماز جماعت کی فرض نہین ہے جواب اسکا یہہ ہے کہ یہہ امر
اہل کتاب کو ہے کہ انکی نماز مین رکوع نتھا حق تعالی نے بعد امر ایمان اسلام کے اور نماز اور زکوۃ کے تاکید فرمادی
کہ رکوع مین بھی اہل اسلام کی موافقت کرو اور بعضون نے وجوب جماعت کا اس آیت سے نکالا ہے اور صلوۃ
کی معنی لغت مین دعا کی ہین پھر نقل کیا اسکو بیچ شرع کے طرف ارکان معلومہ کے اور زکوۃ کی معنی لغوی طہارت کی
ہین پھر نقل کیا بیچ شرع کے طرف جزو مقدر کے نصاب سے بشرط الفراغ والحول اور رکوع بیچ لغت کے انحنا ہے
جیسے سجود وضع جبہہ ہے اور اسیقدر فرض ہے نزدیک حنفیہ کے اور تعدیل واجب ہے چنانچہ کتب فقہ
مین مذکور ہے اور نماز جماعت کا اور نماز تنہا کے ستائیس درجہ ثواب زیادہ ہے اور نماز با جماعت شعار مخصوص ہین
اس دین کا ہے أَتَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ أَنْفُسَكُمْ وَأَنْتُمْ تَتْلُونَ الْكِتَابَ آیا حکم کرتے ہو لوگون کو ساتھ بھلائی کے
اور بھول جاتے ہو جانون اپنی کو اور حال یہہ ہے کہ تم پڑھتے ہو کتاب توراۃ مطابق حال انکے یہہ مثل ہے
آپ کو فضیحت غیر کو نصیحت یہہ آیت بعضے یہود کی شان مین ہے کہ اپنے دوستون کو جو ایمان لائے تھے
احکام شرعیہ محمدیہ پر رغبت دیتے تھے اور آپ کنارہ کش رہتے تھے اور حال آنکہ جا بجا کتاب الٰہی مین پڑھتے
تھے کہ جو کوئی خلاف کلمہ الٰہی کے عمل کرے اور قول اسکا مخالف عمل اسکے ہو مستحق وبال اور نکال ہے

چنانچہ قرآن مین تین جگہہ ایسی معانی کو ارشاد فرمایا ہے اوّل یہان دوسری آیت لم تقولون ما لا تفعلون مین
تیسری آیت ما ارید ان اخالفکم الی ما انھٰکم مین اور عاقل سے بہت بعید ہے کہ اصلاح حال غیر مین کوشش کرے
اور ہلاکت نفس اپنے سے چشم پوشی کرے پس ہمیشہ تلاوت کلام الٰہی کرتے ہو اور موجب اسکے ہرگز عمل مین نہین لاتے
ہو افلا تعقلون آیا پس نہین سمجھتے تم معنی کتاب اپنے کی یا قبح اس کلام کا اپنے حال آنکہ صریح عقل و بر قباحت اسکے
کے دال ہے اس واسطے کہ مقصود امر معروف اور نہی منکر سے یہہ ہے کہ اور لوگ پند پذیر ہوون اور ضرر اپنے سے
احتراز کرین اور ظاہر ہے کہ مصلحت فہمی نفس اپنے کی اور دفع مضرت جانکا اپنے ضرور تر ہے اورون کی
اصلاح مین لانے سے اور دفع مضرت کرنے سے واستعینوا بالصبر والصلوٰۃ اور مدد چاہو اللہ سے ساتھ صبر کرنے کے
بیچ اطاعت کے اور ساتھ نماز پڑھنے کے یا ساتھ دعا کے بیچ حصول مدعا کے یا یہہ معنی ہین کہ گناہون سے بچنے
مین اور عبادت کرنے مین مدد چاہو اللہ سے ساتھ صبر اور صلوٰۃ کے سمجھ لیجے کہ صبر تین قسم ہے اول صبر اوپر مشقت
طاعت کے ہے جیسے اٹھنا نیند سے واسطے نماز کے اور غسل اور وضو کرنا وقت سردی کے اور مسجد کو جانا اگرچہ
مین اندھیرے مین دوسری صبر لذت گناہ سے ہے کہ نہ اختیار مرغوب الطبع ہوتا ہے تیسری صبر اوپر مصیبت
کے ہے کہ درد و امراض اور بلا مین جزع فزع شکایت حکایت سے اپنے آپکو باز رکھے جو آدمی اس تین جا باتین
نفس اپنے کو ساتھ صبر کے خوگر کرے یقین ہے کہ ہر حال مین مالک نفس اپنے کا ہو گا اور نفس اسکا مغلوب
اور عقل اسکی غالب ہو گی فرمایا ہے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ الایمان نصفان نصف فی الصبر و نصف
فی الشکر رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن انس مرفوعاً گویا اس حدیث مین اشارہ فرمایا ہے کہ ایمان بمنزلہ صحت کے اور صحت
دو چیزون سے حاصل ہوتی ہے پرہیز اور دوا سے پرہیز صبر ہے اور دوا شکر ہے اگر پرہیز نہو دوا کچھہ فائدہ نہین
کرتی اور پرہیز بدون دوا کے بھی مفید ہوتا ہے حضرت امیر المومنین علی مرتضےٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
صبر کو جزو اعظم ایمان کا قرار دیا ہے چنانچہ ابن شیبہ نے کتاب الایمان مین اور بیہقی نے ایسی ہی روایت کی
ہے کہ الصبر من الایمان بمنزلۃ الراس من الجسد ولا ایمان لمن لا صبر لہ اور مطابق اس قول کے روایت آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی ہے کہ کسی نے پوچھا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما الایمان قال الصبر والسماحۃ
یعنے صبر اور جوانمردی شجاعت وانہا لکبیرۃ الا علی الخاشعین اور تحقیق وہ نماز البتہ بڑی دشوار گران و بر عاجزی
کرنے والون کے کہ مومن مین اخلاص والے ایسے کہ عبادت اوپر ان کے گران نہین ہے ان کی صفت مین
حق تعالیٰ نے فرمایا ہے الذین یظنون انہم ملٰقوا ربہم وہ لوگ کہ یقین جانتے ہین یہہ کہ وہ ملنے
والے ہین ساتھہ جزائے پروردگار اپنے کے وانہم الیہ راجعون اور یہہ بھی جانتے ہین وہ طرف اسکے
پھر جانے والے ہین واسطے جزا پانے کے یا بنی اسرائیل اذکروا نعمتی التی انعمت علیکم ای بیٹو یعقوب کے

یاد کرو نعمتین میری جو انعام کین مین نے اوپر تمھارے تکرار اس جملہ کا تنبیہ ہے واسطے اظہار اہتمام کے اور عتاب
کے جیسے تکرار یا آیت کا اس آیت مین یا ابت لم تعبد ما لا یسمع ولا یبصر ولا یغنی عنک شیئا یا ابت انی
اخاف ان یمسک عذاب من الرحمن فتکون للشیطان ولیا غرض اس جملے سے اور جملہ گذشتہ سے کہ پہلے یا بنی ہے
موعظت بنی اسرائیل ہے اور اسی واسطے واو عاطفہ درمیان مین نلائے کہ مخاطب ایک قبیل سے ہے
وانی فضلتکم علی العالمین ہ اور تحقیق مین نے بزرگی دی تم کو اوپر عالمون کے یہہ خطاب بنی اسرائیل کو
ہے کہ حاضر تھے باعتبار اجداد اونکے کہ اپنے زمانے مین افضل عالم اور اکرم بنی آدم تھے جیسے کوئی کہے
بادشاہ کے بیٹے کو کہ تجھے بادشاہی دی یا پسر دانشمند کو کہ دانشمندی تجھے دی گئی حاصل یہہ ہے کہ حقتعالی
فرماتا ہے کہ یاد کرو اس نعمت کو کہ مین نے فضل اپنے سے بزرگی دی ابا کو تمھارے تمام جہان پر یعنے
مین نے یہہ احسان کیا اور تم کفران نعمت کرتے ہو کہ میرے پیغمبر کو جھٹلاتے ہو اور نعمت کو اسکے پھراتے
ہو اور قرآن پر ایمان نہین لاتے ہو واتقوا یوما لا تجزی نفس عن نفس شیئا اور ڈرو اس دن سے
کہ جس دن نہ کفایت کریگا کوئی جی کسی جی سے کچھہ یعنے کوئی مومن چاہے کہ کسی کافر سے قیامت کو
کچھہ عذاب کم کروا سکے تو یہہ نہو گا ولا یقبل منها شفاعة ولا یؤخذ منها عدل ولا هم ینصرون اور نہ قبول
کی جاوے گی اس نفس کافر سے سفارش یعنے کوئی عرض کرکے بخشوا نسکیگا اور نہ لیا جاویگا اس سے بدلا
یعنے کافر چاہے کہ کچھہ فدیہ دیکر عذاب سے چھوٹ جاوے تو یہہ بھی نہو گا اور نہ مدد کئے جاوینگے روایت
ہے کہ یہود سمجھتے تھے کہ آبا ہمارے قیامت کو ہمین بخشوا لینگے رد زعم ان کے مین یہہ آیت نازل ہوئی سمجھہ
لیجے کہ شفاعت پیغمبر کی باذن پروردگار اہل کبائر کے حق مین مقبول ہے نہ کفار کے واذ نجیناکم من آل فرعون
یسومونکم سوء العذاب اور یاد کرو اے بنی یعقوب کے جب چھڑایا ہم نے تم کو یعنے اجداد تمھارے
کو قوم فرعون سے کہ تمھارے پیچھے پڑے تھے پہنچاتے تھے تم کو بڑا عذاب یذبحون ابناءکم ویستحیون
نساءکم ذبح کرتے تھے بیٹون تمھارے کو اور زندہ رکھتے تھے بیٹیون تمھاری کو سمجھہ لیجے کہ نساء زنان
بالغہ کو کہتے ہین اور اس جگہہ چھوٹے بچون کی معنی مین آیا ہے مجازا جیسے تسمیہ شی کا اعتبار ما یؤل الیہ ہو
لکھا ہے کہ فرعون نے خواب دیکھا تھا کہ بیت المقدس سے آگ اٹھی ہے فرعون کو اور اسکے گروہ کو جلا
دیا ہے تعبیر کہنے والون سے اسکی تعبیر پوچھی کہا انھون نے کہ کوئی شخص بیت المقدس سے پیدا ہوکر
تجھے اور تیرے گروہ کو ہلاک کریگا اس دن سے اسنے حکم کیا کہ بنی اسرائیل مین جو بیٹا پیدا ہو اسے مار ڈالو
اور جو بیٹی پیدا ہو اسے جینے دو ہماری خدمت کو تا آنکہ بارہ ہزار بیٹے مارے گئے بعضون نے کہا ہے
ستر ہزار لڑکے مارے گئے پھر خلق جمع ہو کر اسکے پاس آئے اور کہا کہ اگر تمھین لڑکون کا مارنا منظور ہے

تو جہان خراب ہوجاوے گا اور عالم تباہ ہوگا حکم کیا کہ ایک سال قتل کرو ایک سال چھوڑ دو سال رہائی میں
حضرت ہارون پیدا ہوئے اور سال قتل میں حضرت موسیٰ علیٰ نبینا علیہ السلام متولد ہوئے بہ الہام ربانی خوف
قتل سے ایک صندوق میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بند کر دریائے نیل میں ڈالدیا وہ صندوق بہتا ہوا فرعون کے
محل کے نیچے آیا فرعون نے دیکھ کے نکلوایا دیکھا تو ایک لڑکا ہے حضرت آسیہ نے کہ قبیلہ اسکی تھی کہا کہ یہہ لڑکا
بنی اسرائیل سے نہیں ہے خدا جانے کہاں سے آیا ہے ہمارے اولاد نہیں ہے ہم اسے پالیں گے بیٹا
کر کے حق تعالیٰ نے غیب سے عنایت فرمایا ہے غرض خدا تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کو فرعون سے دشمن کے
گھر ملوا کر انہیں کے ہاتھ سے اُسے ہلاک کروایا سبحان اللہ عجب قدرت کاملہ اللہ ہے کہ اپنے دوست کو ایسے
دشمن کے ہاتھ میں پرورش کی کہ جسنے ہزاروں بچوں کو اِن کے گمان میں مارا تھا وَفِيْ ذٰلِكُمْ بَلَاءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ
عَظِيْمٌ اور بیچ اسکے یعنے مارنے میں بیٹوں کے اور واسطے خدمت کے بیٹیوں کے جلانے میں آزمائش تھی
پروردگار تمہارے سے بڑی وَاِذْ فَرَقْنَا بِكُمُ الْبَحْرَ فَاَنْجَيْنٰكُمْ اور یاد کرو اے بنی اسرائیل جب پھاڑا ہم نے
ساتھ تمہارے دریا کو کہ قوم فرعون سے بھاگے تھے تم پس چھڑا دیا ہم نے تم کو ایذا اسکی سے وَاَغْرَقْنَآ
اٰلَ فِرْعَوْنَ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ اور ڈبا دیا ہم نے قوم فرعون کو اور تم دیکھتے تھے قصہ غرق ہونے فرعون کا مختصر یہہ
ہے کہ قوم اسکی بنی اسرائیل سے عداوت رکھتی تھی اکابروں کو جمع کر کے فرعون سے کہا کہ بنی اسرائیل
کو مت چھوڑ یہہ مفسد ہیں یہہ خبر بنی اسرائیل سنکر متفکر ہوئے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے آکر عرض کی حضرت
موسیٰ علیہ السلام کو وحی آئی کہ واوحینا الی موسیٰ ان اسر بعبادی اس سے بنی اسرائیل کو قوت پیدا ہوئی
عاشورے کے دن سب اپنے لڑکوں کو جمع کر کر چلے دریا پر جب پہنچے تو فرعون نے سنا لشکر کو لیکر انکا تعاقب
کیا حضرت موسیٰ نے بامر الٰہی عصا دریا میں مارا یہہ بارہ گروہ تھے بارہ جگہہ سے دریا میں راہ خشک ہوگیا
حضرت موسیٰ معہ تمام قوم اوتر گئے فرعون نے جو دیکھا کہ اُترے جاتے ہیں دریا سے وہ بھی اُسی راہ سے جا
گھسا غرق ہوگیا قوم سمیت لکھا ہے کہ جبرئیل گھوڑے پر سوار آگے جاتے تھے فرعون کا گھوڑا گھوڑے
کو دیکھ کر جا گھسا پیچھے قوم بھی اسکے چلی ہے دریا کے جا کر ڈوب گیا حضرت موسیٰ کی دعا سے وہ احسان اپنا
بنی اسرائیل کو حق تعالیٰ نے یاد دلوایا کہ میں نے یہہ کیا اور تم پھر نافرمانی میری کرتے ہو بحر مواج میں لکھا ہے
کہ ایک عورت مزدورنی فرعون کے محل کی اینٹیں ڈھویا کرتی تھی اُسنے مزدوری نہیں پائی تھی صبح
کو پانی لینے دریا میں آئی ہاتھ دریا میں جو ڈالا ڈاڑھی فرعون کی کہ مرصع جواہر سے تھی اسکے ہاتھ میں آگئی
اُسنے بال اُکھاڑ کر جواہر سب نکال لئے سچ ہے کہ آخر ظالم نگون ہوتا ہے اور مظلوم رستگار ہوتا ہے وَاِذْ وٰعَدْنَا مُوْسٰٓى
اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً اور یاد کرو اے بیٹو یعقوب کے جب وعدہ کیا ہم نے موسیٰ کو توریت کے دینے کا چالیس راتکا

سمجھ لیجے کہ ذکر توراۃ کا فرمایا اور دن کو چھوڑ دیا اسواسطے کہ عرب مین شمار راتون کا کرتے ہین اور وہ چالیس
راتین ذیقعد کے مہینے کی اور دس دن ذی الحجہ کے تھے ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْ بَعْدِهِ وَأَنْتُمْ ظَالِمُونَ پھر
پکڑا تم نے گائی کے بچے کو ساتھہ خدائی کے سمجھے اسکے یعنے بعد جانے موسی علیہ السلام کے کوہ طور پر اور تم
ظالم تھے کہ اللہ کی عبادت کی جائے تھی غیر کی کی روایت ہے کہ جب بنی اسرائیل نے فرعون سے نجات
پائی مصر مین آتے عمل کرنے کو کتاب نہ تھی حضرت موسی سے عرض کیا حضرت موسی نے جناب الٰہی مین
مناجات کی حق تعالی نے وعدہ کیا کوہ طور پر آؤ چالیس روز مین تمکو کتاب دینگے آپ کوہ طور پر جاتے ہوے حضرت
ہارون کو خلیفہ اپنا کر کے قوم مین چھوڑ گئے تھے سامری نے کہ گوسالہ پرست تھا اور بتفاق حضرت موسی سے عم
اتلا تھا وقت پاکر لوگون کو گمراہ کر دیا اس طرح سے کہ زرگری جانتا تھا سونے کی ایک گائی چھوٹی سی بنائی اور تھین
خاک حضرت جبرئیل کے گھوڑے کے سم کی ڈالی وہ گائی آواز کرنے لگی لوگ پوجنے لگے لکھا ہے کہ جبرئیل
علیہ السلام کے گھوڑے کے سم کے نیچے جو خاک ہوتی تھی اُسے گیاہ روئیدہ ہو جاتی تھی سامری نے یہہ دیکھکر
سمجھ لیا تھا کہ جس پتلے مین یہہ خاک رکھونگا وہ بھی آواز کرنے لگیگا اسواسطے وہ خاک اُٹھا کر تھوڑی سی
رکھہ چھوڑی تھی اور بعضون نے لکھا ہے کہ شیطان اُس گائی مین گھس کر آواز کرتا تھا کہ انی انا ربکم فاعبدون
مین پروردگار تمھارا ہون پس عبادت کرو میری لوگ اسکو پوجنے لگے گمراہ ہو گئے حضرت ہارون ہرچند
سمجھاتے تھے انکا کہا نہین مانتے تھے جب حضرت موسی چالیس روز بعد الواح توراۃ لے کر آئے
یہہ احوال دیکھکر حضرت ہارون علیہ السلام سے رنجیدہ ہوئے اور لوگون کو ملامت کی سبب نے توبہ کی باقی قصہ
سورہ اعراف مین اور طہ مین آویگا ان شاء اللہ تعالی ثُمَّ عَفَوْنَا عَنْكُمْ پھر معاف کیا ہم نے تم سے
مِنْ بَعْدِ ذَٰلِكَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ پیچھے توبہ تمھاری کی کہ ہلاک نکیا ہم نے تمکو بعد صادر ہونے اس ایسے برے
عمل کے اور یہہ عفو اسواسطے تھا تاکہ تم شکر کرو خدا کا اوپر نعمت عفو کے وَإِذْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ اور یاد کرو اسکو
جب دی ہم نے موسی کو توراۃ وَالْفُرْقَانَ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ اور معجزے جو فرق کرنیوالے تھے درمیان
حق اور باطل کے تو کہ تم راہ راست پاؤ اُس کتاب اور معجزون سے معجزہ وہ ہے کہ جسکے سمجھنے مین عقل عاجز
ہو جیسے عصا تھا کہ کبھی سانپ ہو جاتا تھا لکڑی سے سانپ ہونا خلاف عقل ہے وَإِذْ قَالَ مُوسَى
لِقَوْمِهِ اور یاد کرو اسکو جب کہا موسی نے واسطے قوم اپنے کے کہ جو گائی کے بچے کو پوجنے لگی تھی يَا قَوْمِ
إِنَّكُمْ ظَلَمْتُمْ أَنْفُسَكُمْ بِاتِّخَاذِكُمُ الْعِجْلَ اے قوم میری تحقیق تم نے ظلم کیا جانون اپنی پر ساتھہ پکڑنے تمھارے کے
گائی کے بچے کو خدا فَتُوبُوا إِلَىٰ بَارِئِكُمْ پس توبہ کرو تضرع اور زاری طرف پیدا کرنے والے اپنے کے
فَاقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ پس مار ڈالو جانون اپنی کو ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَكُمْ عِنْدَ بَارِئِكُمْ یہہ کشتہ ہونا بہتر ہے واسطے تمھارے

زندگانی دنیا کے نزدیک پروردگار تمھارے کے بعد اس حکم کے جن جنے کہ گوسالہ پوجا تھا صحرا کو گئے اور سر جھکا کر
بیٹھ گئے ہارون علیہ السلام بارہ ہزار آدمیون کو تلوارین بندھوا کر لے گئے صبح سے دوپہر تک ستر ہزار آدمیون کو
قتل کیا پس حق تعالے نے فرمایا ہے کہ جب حکم ہمارا اُنھون نے مانا فتاب علیکم انہ ہو التواب الرحیم
پس توبہ تمھاری قبول کی خدا تعالی نے تحقیق وہی ہے توبہ قبول کرنیوالا گنہگارونکی اور مہربان اوپر توبہ کرنے
والونکے سمجھ لیجے کہ توبہ بنی اسرائیل کی ساتھ قتل نفس کے تھی اور نفس کی معنی جان کے ہین جب وہ جان
مارتے تھے توبہ قبول ہوتی تھی اور اس امت محمدیہ پر کمال فضل سے حق تعالی نے وہ جان کا مارنا معاف فرمایا
لیکن توبہ خواص کی اب بھی بقتل النفس اشارہ ہے بحر مواجین لکھا ہے کہ بعضے کہتے ہین کہ ستر اور کہتے
ہین حضرت موسی علیہ السلام کے ساتھ کوہ طور پر گئے تھے اُنہین کو حکم کیا کہ گوسالہ پرستون کو مارو لیکن
یہہ روایت لکھکر رد کی ہے کہ یہہ صحیح نہین اس واسطے کہ وہ بھی مرتد تھے کہ کہتے تھے لن نؤمن لک
حتی نری اللہ جہرۃ اور حسن بصری نے کہا ہے کہ گوسالہ پرست اور غیر گوسالہ پرست دو قسم تھے غیر گوسالہ
پرستون نے گوسالہ پرستونکو مارا سوال فاقتلوا انفسکم سے یہہ نکلتا ہے کہ اپنے آپ کو آپ قتل
کرین چنانچہ بعضون نے یہی معنی لئے ہین جواب متبادر ہوتا ہے اپنے قتل پرست قتل اپنے کا ہے پس جو
شخص متبادل اپنے قتل پر ہوا مجازا اسلئے اپنے انکو آپ ہی مارا دوسری یہہ ہے کہ جنھون نے مارا وہ بھی
تو خویش واقربا ان کے تھے تو گویا بمنزلہ نفس ہی تھے واذ قلتم یموسی لن نؤمن لک حتی نری اللہ جہرۃ
اور یاد کرو اس دن کو جب کہا تم نے یعنے جو باندھا ستر آدمیون نے جو تمھارے قوم مین بڑے
تھے اور موسی علیہ السلام کے ساتھ کوہ طور پر گئے تھے بعد سننے کلام ربانی کے کہا کہ اے موسی نہ ایمان
لاوینگے یعنے تصدیق تیری نہین کرنے کے ہم اس کلام مین کہ آواز حجاب مین سے آیا ہے یہانتک
کہ دیکھین اللہ کو دیدہ سر سے ظاہر روبرو اپنے فاخذتکم الصاعقۃ پس پکڑا تم کو تجلی نے وانتم تنظرون
اور تم دیکھتے تھے اس تجلی کو کہ آسمان سے آتش غضب اتری تھی لکھا ہے کہ اس تجلی کی ہیبت سے کانپ کر
سب مر گئے حضرت موسی متحیر ہوئے اور کہا الہی مین بنی اسرائیل کو کیا جواب دونگا جو وہ پوچھینگے
ہمارے بزرگ کیا ہوئے حق تعالی نے زندہ کیا انکو چنانچہ فرمایا ثم بعثنکم من بعد موتکم پھر جلایا ہم نے
تم کو پیچھے موت تمھاری کے کہ سبب صاعقہ سے آئی تھی لعلکم تشکرون تو کہ تم شکر کرو میرا ساتھ
زندگانی پانیکے کہ حیات اصول نعمات ہے وظللنا علیکم الغمام اور یاد کرو جو سائبان کیا ہم نے
اوپر تمھارے بادل کو تاکہ حرارت آفتاب سے محفوظ رہو اور یہہ کس وقت تھا کہ جب جنگل مین تھے اور
ان کے ساتھ خیمہ ڈیرا کچھہ نتھا وانزلنا علیکم المن والسلوی اور اتارا ہم نے اوپر تمھارے من اور سلوی

من بعضے کہتے ہین ترنجبین تھی بعضے کہتے ہین نان میدہ تھا بعضے کہتے ہین شہد تھا بعضے کہتے ہین اور
کچھ نعمت الٰہی تھی کہ غیب سے آتی تھی اور سلوی بعضون نے کہا ہے پرندہ مشابہ بلبل کے تھا بعضون
نے کہا ہے مانند کبوتر کے فربہ تھا کہ باد سے ذبح ہو کر گرتا اور آلایش پیٹ کی دور ہو کر گرمی آفتاب سے بھُن
بھنا ان کے پاس آتا تھا بعضے مفسرین کہتے ہین کہ زندہ جانور ان کے پاس آتا تھا جس قدر یہہ چاہتے تھے
چھُری سے کاٹ لیتے تھے اور دوسرے دن کے واسطے اگر اسمین سے رکھتے تھے تو سڑ جاتا تھا لکھا ہے
کہ قبل اسکے کوئی کھانا رکھنے سے سڑتا نہ تھا یہہ ادّخار کا سڑنا جب ہی سے ہوا ہے تفسیر موضح قرآن مین
لکھا ہے کہ جب فرعون غرق ہو چکا اور بنی اسرائیل خلاص ہو کر چلے جنگل مین ان کے خیمے پھٹ گئے تو سارے
دن ابر رہتا تھا دھوپ کا بچاؤ اور اناج نہ تھا تو من و سلوی اترتا تھا کھانے کو من ایک چیز تھی میٹھی دہنیے
کے سے دانے رات کو اس مین برستے لشکر کے گرد ڈھیر ہو رہتی صبح کو ہر آدمی اپنی قوت کے موافق چن لاتا
اور سلوی ایک جانور کا نام ہے شام کو لشکر کے گرد ہزارون جانور جمع ہوتے اندھیرا پڑے پکڑ لاتے
کباب کر کر کھاتے مدتون تک یہی کھایا کئے اور جیسا کہ انکو دن کو من سلوی اترتا تھا رات کو روشنی کے
واسطے نور پیدا ہوتا تھا كُلُوا مِن طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ کہا ہم نے کھاؤ تم پاکیزہ سے وہ چیزین کہ دین ہم نے تم کو
یعنی جو کچھ کہ ہر روز تمھین پہنچتا ہے کھاؤ اور ذخیرہ کل کے واسطے نکرو وَمَا ظَلَمُونَا وَلَٰكِن كَانُوا أَنفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ
اور نہ ظلم کیا انھون نے اس نافرمانی کرنے سے کہ ذخیرہ من اور سلوی کا کرنے لگے روز آئندہ کے لئے اوپر
ہمارے اور لیکن تھے وہ ازروی نافرمانی اور جانون اپنے کے ستم کرتے روایت ہے کہ جب فرعون تو
غرق ہوا اور بنی اسرائیل نے نجات پائی تو حضرت موسی کتاب لینے گئے پیچھے سامری نے ان کے قوم کو
گمراہ کیا پھر آپ آئے تو قوم نے توبہ کی پھر توبہ انکی قبول ہوئی بعد اسکے حکم ہوا کہ قریہ جبارین کو جاکر غزا کرو جب
وہان حضرت موسی معہ لشکر پہنچے تو بنی اسرائیل نے اپنا ضعف انکی قوت دیکھ کر کہا یہہ پہاڑ کو جڑ سے اکھیڑ
ہین ہم ان سے کیون کر لیکر آئینگے تم اور بھائی تمھارا ہارون ان سے لڑو ہم نہین جنگ کرنے جاتے یہین رہینگے
وہ جنگل چھہ تیس چھہ تیس کوس کا تھا چالیس برس تک اسی جنگل مین سرگردان رہے روز ارادہ کرتے تھے کہ وہانسے
نکلین سارا دن چلتے تھے شام کو جو دیکھتے تھے تو جس منزل سے چلتے تھے وہین اترتے تھے وہان خیمہ کچھ نتھا
گرمی آفتاب کیسے جلتے تھے اور بھوکھ کے مارے ہلاک ہوتے تھے کہ حضرت موسی نے دعا کی حق
تعالی نے انکی دعا سے ان کے سر پر سایہ ابر کا کیا اور کھانے کو من اور سلوی اتارا چنانچہ پچھلی آیت مین مذکور
ہے بعد چالیس برس کے اس جنگل سے نکلے اور اس قریہ پر پہنچے کہ جسکے غذا پر مامور تھے وَإِذْ قُلْنَا ادْخُلُوا هَٰذِهِ الْقَرْيَةَ
اور یاد کرو جب کہا ہم نے داخل ہو اس گانو مین نام اس گانو کا ایلیا یا اریحا تھا وہان جبارین رہتے تھے

لکھا ہے کہ بنا بیت المقدس اُسی زمین میں ہے فَكُلُوا مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ رَغَدًا پس کھاؤ تم اُسی سے
میوے اور طعام جہاں چاہو با فراغت لیکن ابتدائے تلبس با این نعمت شکر بھی بجا لاؤ وَادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا
اور داخل ہو تم دروازے میں اُسی گاؤں کے سجدہ کرتے ہوئے شکرانے کا کہ اُس قید سے چھوٹے اور بہت شکر
بڑی ہے وَقُولُوا حِطَّةٌ نَغْفِرْ لَكُمْ خَطَايَاكُمْ اور کہو تو کہ توبہ اور شکر زبانی بھی ادا ہو کہ درخواست ہماری حطہ ہے
اور حطہ کلمہ استغفار ہے اُن کی زبان میں معنی اُسکے یہہ ہیں کہ دور کر ہم سے گناہ ہمارے اور جب یہہ دونوں عمل یعنی
اور زبان ساتھ ندامت قلبی کے کہ رکھتے ہو جمع ہوئے تو توبہ تمہاری صحیح اور قبول ہوگی پس بخش دینگے ہم واسطے
تمہارے گناہ تمہاری اور اُس دروازے کو حکم کعبے کا دینگے ہم تمہارے حق میں کہ طواف اُسکا اور سجود
طرف اُسکے مکفر گناہوں تمہاروں کا ہوگا اور اکتفا فقط گناہ بخشنے پر ہے حق گنہگاروں اور اُن معاصی تمہارے کے ہے
وَسَنَزِيدُ الْمُحْسِنِينَ اور البتہ زیادہ کر دینگے ہم ثواب بسبب اُن دو عمل کے نیکی کرنیوالوں کو جو گناہ سے پاک ہیں
اِس واسطے کہ مکفرات گناہ ہونگی جو گناہ نہیں پاتے تو موجب رفع درجات ہوتے ہیں سمجھنا چاہیے کہ اِس آیت
سے چند فائدے مستنبط ہوتے ہیں اول یہہ کہ توبہ میں زبان سے بھی استغفار کرنا اور بدن سے بھی نماز اور
سجدہ بجا لانا متمم توبہ ہے اور چند حقیقت توبہ کی کہ ندامت اوپر ماضی کے اور ترک گناہ بیچ حال کے
اور عزم جزم گناہ نکرنے کا اور تنفر تمام معاصی سے بیچ استقبال کے ہے سب متعلق بدل ہے لیکن صفت
دل کی جب قوت پکڑتی ہے جوارح اور زبان بھی موافق ہو جاتے ہیں لہذا حدیث شریف میں بھی صلوٰۃ توبہ
اور صیغہ استغفار کا وقت توبہ کے تعلیم فرمایا ہے دوسری یہہ ہے کہ علمانے لکھا ہے کہ جو آدمی گناہ میں مشہور ہو
جاوے تو اُسکو لازم ہے توبہ باعلان کرے تاکہ لوگ اوپر توبہ اُسکے مطلع ہو جاویں اور ساتھ استغفار لسانی کے اور مستحق
عدول اور ثقات کے اور صدقات سے اور صلوات کے قیام کرے اور یہہ اسواسطے نہیں ہے کہ توبہ بدون ان
چیزوں کے تمام نہیں ہوتی کیونکہ توبہ آخرش پر جا ماندہ کی بھی مقبول ہے اگرچہ قادر حرکت زبان اور جوارح پر نہیں ہے
بلکہ واسطے اطلاع کرنے لوگوں کے ہے تاکہ سمجھیں کہ اس شخص نے گناہ چھوڑی اور راہ مستقیم شریعت کی استقامت کی پس تہمت
گناہ کی اُسپر نکریں اور سوء ظن اور عیب اُسکے سے باز رہیں اسیطرح اگر کوئی مذہب باطل پر متہم ہو گیا ہو اُسے بھی چاہیے
کہ جو جو لوگ اُسپر گمان بدمذہبی کا کرتے ہیں اُن کے روبرو رجوع بدین حق کرے اور آگاہ کرے اُنکو کہ مجھہ میں یہہ بات
نہیں ہے اور اگر ہو تو اُن کے روبرو توبہ کرے تاکہ من بعد اتہام سے بچے تیسرے یہہ ہے کہ بعضے مواضع متبرکہ
مورد نعمت اور رحمت الہی کے ہوتے ہیں یا بعضے خاندانہائے قدیم اہل صلاح اور تقوی کے نے خاصیت پیدا کی ہے کہ توبہ
وہاں کرنے اور طاعت بجا لانے موجب سرعت قبول اور ثمرات نیک ہوتی ہے اور اسی جگہہ سے مردویہ نے ابو سعید
خدری سے حکایت کی ہے کہ ہم ایک شب غزوہ میں یا کسی سفر میں ہمراہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جاتا تھا جب آخر شب ہوئی

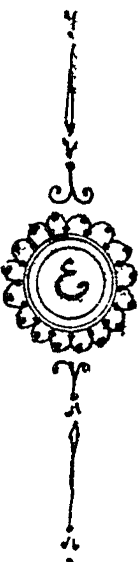
اوپر

اور پشتہ کوہ کے گذرے ہم کہ اُسے دار المحنظل کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہہ مقام بھی ویسا ہی ہے کہ حقتعالی نے بنی اسرائیل کو فرمایا تھا ادخلوا الباب سجدا وقولوا حطۃ نغفر لکم خطایاکم اور ابو بکر بن ابی شیبہ نے بروایت صحیح امیر المومنین علی مرتضی رضی اللہ عنہ سے کہا ہے کہ انما مثلنا فی هذه الامۃ کسفینۃ نوح وکباب حطۃ فی بنی اسرائیل یعنے مثال اہل بیت نبوی کی کہ قیم خاندان نبوت میں اور حامل اسرار ولایت اور معرفت میں ہے اس امت کے مثال کشتی نوح اور باب حطہ کے ہے اسواسطے کہ نجات طوفان نفس و شیطان سے اور تصحیح توبہ اور تکفیر گناہان بسبب داخل ہونے بیچ سلاسل اولیاء اللہ کے ہے کہ منتہی ساتھ ان بزرگوارون کے ہین چنانچہ ظاہر و باہر ہے کہ سلسلے راہ سلوک خدا کے اور توبہ اور انابت کے اسی خاندان عالیشان کو پہنچتے ہین چودہ خانوادے کہ اصل ہین اور باقی فروع انکے ہین وہ سب کے سب ائمہ اہل بیت سے ہین زیدیان اور عیاضیان اور ادہمیان اور ہبیریان اور چشتیان اور عجمیان اور طیفوریان اور کرخیان اور سقطیان اور جنیدیان اور کازرونیان اور طوسیان اور سہروردیان اور فردوسیان اور فرع انکی جیسے قادری اور نقشبندی اور غیرہما قادری سقطیون میں مل کر امام علی موسیٰ رضا کو پہنچتا ہے اور نقشبندی بایزیدیون کو پہنچکر امام جعفر صادق سے ملتا ہے اور چار پیر جو مشہور ہین وہ چارون خلیفہ حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ کے ہین حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین اور حضرت خواجہ کمیل زیاد اور حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہم تفصیل اسکی کتب صوفیہ میں مسطور ہے حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ نے آخر جلد ثالث کے مکتوبین لکھا ہے کہ راہ وصول الی اللہ دو ہین ایک تو راہ نبوت ہے کہ اسمین واسطہ درکار نہین ایک راہ ولایت ہے کہ اسمین وسائط ضرور ہین اس راہ مین سب کے رہنما حضرت امیر المومنین علی مرتضی ہین مالک مرکز دائرہ ولایت کے حضرت امیر ہین اور حضرت فاطمہ اور حضرت حسنین بھی اس منصب مین شریک ہین کوئی کسی امت مین راہ ولایت سے منزل مقصود کو نہین پہنچا بغیر عنایت ان کے قبل اس نشہ عنصری سے بھی آپکی روح مدد کرتی تھی انبیائی ماتقدم کے امت کو اور بعد ان حضرات اربعہ کے یہی منصب تا دوازدہ آئمہ چلا آیا بعد ان کے حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ کو عنایت ہوا پس بغیر توجہ ان ائمہ اطہار کے کوئی تا قیامت بمرتبہ ولایت نہین پہنچیگا القصہ بنی اسرائیل عہدہ شکر اس نعمت کے سے باوصف سہولت نہ باہر آسکے بلکہ ایک گروہ نے انمین سے تنے بے ادبی کی اور بجائے توبہ اور استغفار تمسخر اور استہزا شروع کیا چنانچہ فرمایا ہے حق تعالی نے فَبَدَّلَ الَّذِينَ ظَلَمُوا قَوْلًا غَيْرَ الَّذِي قِيلَ لَهُمْ پس بدل ڈالا جنھون نے کہ ظلم کیا تھا اپنے براز روئے استہزا آیات کو سوا اسکے جو کہا گیا تھا واسطے ان کے یعنے حق تعالی نے فرمایا تھا کہ حطہ کہو انھون نے حنطہ کہا حنطہ گیہون کو کہتے ہین توبہ کی جگہہ کھانا مانگنے لگے دین چھوڑ کر

دنیا اختیار کی باقی رہے یہان چند سوال جواب طلب اوّل یہہ ہے کہ اس سورہ مین واذ قلنا فرمایا اور سورۂ اعراف
مین واذ قیل لهم اسکنوا وجہہ کیا جواب اسکا یہہ ہے کہ اس سورہ مین ابتداء یابنی اسرائیل اذکروا نعمتی التی
انعمت علیکم سے افعال کو ساتھہ ضمیر متکلم کے اضافت کرتے آئے ہین چنانچہ ظاہر ہے یہان بھی مناسب
ہوا کہ اس قول کو بھی ہر چند بزبان موسیٰ علیہ السلام تھا ساتھہ اپنے نسبت فرماوین تا کمال سوء ادب بنی اسرائیل
کا ظاہر ہو کہ کہنے ہمارے کو یہہ تمسخر پیش آتے اور عوض مین اسکے لکھا جو کچھہ کہ لکھا اور بیچ سورۂ اعراف کے
سوق کلام واسطے اسکے ہے کہ قوم حضرت موسیٰ عم کی دو گروہ تھی امۃ یہدون بالحق وبہ یعدلون وامۃ ضالۃ جائرۃ
اور ساتھہ اس تقریب دو قصے کے تفرق انکا بیچ عہد کرامت عہد حضرت موسیٰ عم کے یاد فرمایا ہے از انجملہ قصہ
تفرق انکے کا ہے بیچ مشارب اور عیون منفجرہ کے پتھر سے کہ دلالت اوپر انشعاب اور تفرق انکے کرتا ہے
اور از انجملہ قصہ اختلاف حال انکے کا بیچ وقت داخل ہونے قریہ مذکور کے بعضے موافق فرمان کے بجا لائے اور بعضون
نے کمال بے ادبی اختیار کی اور بیچ اس غرض کے فرمایا خداء عزوجل کا بلا واسطہ اور کہنا حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ترک کیا
معہذا ساتھہ قراین کے معلوم تھا کہ قائل کون ہے اور نہ فرمایا کہ کسنے کہا پس ابہام رفع ہوا دوسرا یہہ ہے کہ
بیچ اس سورت کے ادخلوا فرمایا اور سورۂ اعراف مین اسکنوا جواب اسکا یہہ ہے کہ سیاق اس آیت کا سورہ مین
ذکر کھانے من اور سلوی کا اور استبدال انکے کا اس نعمت کو ساتھہ حبوب اور غلات کے ہے پس مقصود بالذات
یہان یہہ بیان اسکا ہے کہ ہم نے انکو پروانگی کھانے غلات اس دیہہ کی دی اور دخول موقوف علیہ اور وسیلہ
اس مقصود بالذات کا ہے اور اذن ساتھہ شئے کے اذن ہے ساتھہ اس چیز کے کہ موقوف ہے وہ اوپر اسکے لاجرم تذکرہ
دخول کا ضرور ہوا اور سیاق اس آیت کا بیچ سورہ اعراف کے تفرق اور انشعاب انکا ہے بیچ سفر اور حضر کے پس بیچ
سفر کے پانی پینے مین تفرق اختیار کیا اور حضر مین بیچ سکونت کے اور طریق اسکے کے اختلاف کیا اور یہہ بھی ہے کہ اس
سورہ مین سکونت قریہ کو بھی مقصود بالذات بیان فرمایا ہے اسواسطے کہ جیسے یہہ من اور سلوی کھانے سے
ملالت اظہار کرتے تھے سکونت خیمہ اور خرگاہ سے بھی عاجز آئے تھے اور چونکہ دخول مقدم ہے اوپر سکونت کے بیچ
اس سورہ بقرہ کے کہ مقدم ہے سورہ اعراف پر دخول کو ذکر فرمایا اور سورۂ اعراف مین سکونت کو تیسرا یہہ ہے
کہ یہان فکلوا ساتھہ فے کے لائے اور وہان سورۂ اعراف مین وکلوا ساتھہ واو کے یہہ فرق کس پر مبنی ہے جواب اسکا یہہ ہے
کہ یہان لفظ دخول کا مذکور فرمایا اور دخول دیہہ کا مقصود بالذات نہین ہوتا مقصود بالذات کچھہ اور ہی چیز ہوتی ہے کہ مرتب
اوپر دخول کے ہوتی ہے اور وہ چیز مرتب اکل حبوب اور غلات تھی پس لانا اس لفظ کا کہ مشعر اوپر ترتب کے ہو ضرور ہوا
اور بیچ سورہ اعراف کے جو لفظ اسکنوا کا لائے اور سکونت قریہ کی مقصود بالذات ہوتی ہے بغیر اسکے کہ وسیلہ دوسری
چیز کا ہو پس مناسب ہوا کہ اکل حبوب اور غلا کو وہانکے بطریق عطف مجرد ترتب سے بیان فرماوین چوتھا یہہ ہے کہ یہان لفظ

رغداً کا زیادہ کیا اور اعراف مین اس لفظ کو ساقط فرمایا جواب اسکا یہہ ہے کہ اس سورۃ مین مقصود بالذات اباحت
اکل حبوب اور غلات اور توسع اسمین ہے پس اکید اسکی بلفظ رغداً مناسب ہوئی اور اعراف مین سکونت مقصود
بالذات ہے اور اکل ہے واسطے اسکے کہ سکونت مستلزم اسکے ہے مباح ہوا والضرورۃ یتقدر بقدر الضرورۃ اور یہہ
بھی ہے کہ دخول باغ برائے میوہ مستلزم سیر ہونے اس میوے سے نہین ہے کہ مقام اکل و شرب سوا اس باغ کے ہوتا ہے
اور سکونت بیچ ایک مکان کے مستلزم سیر ہونے طعام اس مکان کے سے ہے اسواسطے کہ سوائے مسکن اور مکان واسطے
اکل و شرب کے نہین ہوتا پس تفاوت لفظ دخول اور سکونت کا کہ بیچ آیتین کے واقع ہے مقتضی ذکر اور حذف
اس لفظ کا ہے پانچوان یہہ ہے کہ یہان خطایاکم فرمایا اور وہان اعراف مین موافق بعضے قراۃ کے خطیئاتکم جواب
اسکا یہہ ہے کہ خطایاکم جمع کثرت ہے اور خطایاکم جمع سلامت ہے صیغون جمع قلت کے سے ہے جو
قول کو اس سورۃ مین ساتھہ اپنے نسبت فرمائی اور لائق جناب پاک ارحم الراحمین اور اکرم الاکرمین کے یہہ ہے کہ
ساتھہ ایک سجدے کے اور ایک دعا کے گناہان بیشمار کو بخشے پس لفظ دال اوپر کثرت کے لانا مناسب ہوا
اور اعراف مین قول کی نسبت طرف اپنے نہین فرمائی لفظ دال علی الکثرت ذکر کرنا ضرور تھا اور یہان سے
نکتہ دوسرا واسطے ذکر رغداً کے اس سورۃ مین اور حذف کے اس سورۃ مین واضح ہوا چھٹا یہہ ہے کہ یہان
دخول باب کو مقدم اوپر قول حطہ کے فرمایا اور اعراف مین بالعکس یہہ تغیر اسلوب کیون ہے جواب اسکا یہہ ہے
کہ مخاطبین دو قسم تھے گنہگار اور نیک کردار نیکو نکو لائق ہے کہ عبادت اور طاعت کو مقدم کرین پھر توبہ اور
استغفار تقصیرات بجالاوین تا ہضم نفس اور ازالہ عجب اور خود بینی ہو اور گناہگار کو سزاوار ہے بلکہ واجب
کہ اول صدق دل سے توبہ نصوح بجالاوے بعد اسکے قدم طاعت اور خضوع مین رکھے تا طاعت اور خضوع مقبول
ہووے اور بیچ سورہ اعراف کے جو کچھہ گنہگاران کے حال کے لائق تھا رعایت کی اس سورۃ مین تشریف گنہگاران
امم ماضیہ کا ہے اور بیچ اس سورۃ کے جو مرتبہ کہ سزاوار حال نیکخون اور محسنون کے تھا منظور فرمایا کہ اس سورۃ مین
غالباً صفات متقیون کی اور نیکخون کی مبین ہین اور یہہ بھی ہے کہ اس سورۃ مین جو ذکر دخول کا سابق گذرا اس
مناسب ہوا کہ اول کیفیت دخول کی بیان کرین اور اس سورۃ مین ذکر سکونت کا ہے کیفیت دخول کو ساتھہ
اسکے چندان تعلق نہین ساتوان یہہ ہے کہ بیچ اس سورۃ کے وسنزید المحسنین بزیادت لفظ واو آیا ہے اور سورۂ
اعراف مین سنزید بحذف واو یہہ فرق کس راہ سے ہے جواب اسکا یہہ ہے کہ بیچ اس سورۃ کے دخول باب
کہ قبیل طاعت اور عبادت کے سے تھا مقدم ہوا اور قول حطہ کہ باب توبہ اور استغفار سے تھا قرین اسکے ہو کر مجموع
فعلین ایک چیز ہوئی اول ازالہ خطایا کی تاثیر کی مین بعد کہ دخول باب آیا اور وہ قبیل عبادت سے ہے رفع درجات
اور مزید ثواب اور کرامت مین مفید ہوا پس دونون جزائین اوپر دونون فعل کے منقسم ہوئین حرف واو کی گنجائش نہ رہی

اور یہان اور نکتہ بھی ہے لفظی اور وہ یہہ ہے کہ درمیان واذ قلنا کے کہ صیغہ متکلم مع الغیر کا ہے اور ستزید کے
کہ یہہ بھی وہی صیغہ ہے اتصال لفظی متحقق ہے پس عطف کو مناسبت حاصل ہوئی بخلاف اعراف کے کہ وہان
واذ قیل واقع ہے سنزید کا اسپر عطف کرنا مناسب نہوا اور یہہ نکتہ مبنی اوپر اسکے ہے کہ سنزید اوپر نغفر لکم خطایاکم کے معطوف
نہووے چنانچہ فی الواقع بھی ایسا ہی ہے واالا نرد کہتے اور مجزوم لاتے کہ جواب امر کا ہوتا آٹھوان یہہ ہے کہ اعراف مین
فبدل الذین ظلموا منهم بزیادت لفظ منهم فرمایا ہے اور یہان منهم کو حذف کیا اس تغیر اسلوب مین کیا وجہ ہے
جواب اسکا یہہ ہے کہ اعراف مین سابق گذرا ہے کہ ومن قوم موسی امة یهدون بالحق وبه یعدلون وہان اگر بے
تخصیص سب کو ظالم فرماتے منافی کلام کا ہوتا اور اسی سورہ مین بیچ ماسبق کے تمیز اور تخصیص کچھہ نہین گذری تھی حاجت
لفظ منهم کی نہو تھی نوان یہہ ہے کہ اس سورہ مین فانزلنا واقع ہوا اور اعراف مین فارسلنا یہہ فرق کس وجہ سے
ہے جواب اسکا یہہ ہے کہ اس سورہ مین پہلے مذکور انزال کتاب کا ہے اور یہان تلک اکثر لفظ انزال کا مستعمل
ہوا چنانچہ نزدیک اسکے وانزلنا علیکم المن والسلوی گذرا ہے اس عذاب کو بھی بطریق تہکم اسی وادی سے قرار
دیا ہے اور واسطے مشابہت اخوان کے استعمال کیا ہے اور سورہ اعراف مین پہلے سے لفظ ارسال کا مذکور ہے
فلنسئلن الذین ارسل الیهم ولنسئلن المرسلین بیچ قصص اقوام ماضیہ کے اور بیچ قصے فرعون کے پس لفظ ارسال کا
کہ دلالت اوپر تسلیط کے کرتا ہے مناسب ہوا اور لفظ انزال کا بھی مفید اول حدوث ہے اور لفظ ارسال دال اوپر
تسلیط عذاب کے اوپر ان کے اور استیصال انکے بالکلیہ ہے پس بیچ اس سورہ کے کہ مقدم اوپر سورہ اعراف کے ہے
ذکر اول نزول عذاب کا مناسب ہوا اور سورہ اعراف مین بیچ نہایت کار کے دسوان یہہ ہے کہ یہان بما کانوا
یفسقون مذکور فرمایا اور اعراف مین یظلمون بجاے یفسقون ارشاد کیا اس فرق مین کیا نکتہ ہے جواب
اسکا یہہ ہے کہ یہہ فعل انکا ظلم تھا انکے حق مین کہ معرض غضب الہی مین بسبب اسکے داخل ہوئے اور فسق تھا بہ نسبت
دین خدا اس دونون سورتوںمین دونون صفت شنیعہ اس فعل کے بیان فرمائین لیکن وجہ تخصیص کی اس سورہ مین ساتھہ
ذکر فسق کے یہہ ہے کہ ظلم انکا بیچ حق ان کے سابق عنقریب اس سورہ مین گذرا ہے آیت وما ظلمونا ولکن کانوا انفسهم
یظلمون مین اگر یہان بھی یہی لفظ مذکور ہوتا تکرار لازم آتا بخلاف اعراف کے کہ وہان وصف انکا ساتھہ ظلم کے
نہین گذرا تھا افادہ اس معنی کا مناسب ہوا القصہ بنی اسرائیل کو اوپر اس مسخر اور شہر کے حشمنمائی ضرور تھی لہذا ان سے
درگذر نہ کیا ہم نے بلکہ منزا ان بے ادبی کی چکھائی ہم نے فانزلنا علی الذین ظلموا رجزا من السماء بما کانوا یفسقون
پس اتارا ہم نے اوپر ان کے جو ظلم کرتے تھے باعث تغیر قول کے عذاب آسمان سے بہ سبب اسکے
کہ تھے فسق کرتے تھے اور وہ عذاب آگ تھی کہ اترکر سب کو جلادیا یا مرض طاعون کا تھا کہ ایک دم مین
چالیس ہزار آدمی مر گئے بعضون نے کہا ہے ستر ہزار صحیح مسلم مین اور صحاح ستہ مین وارد ہے کہ



آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ طاعون رجز ہے اور بقیہ اُس عذاب کا ہے کہ پہلے لوگ ساتھ اُسکے
معذب ہوئے ہین پس جب یہہ وبا واقع ہو کسی شہر مین یا ملک مین اور تم اُس شہر اور ملک مین ہو تو وہان سے
نہ بھاگو اور اگر سنو کہ کسی شہر اور ملک مین وبا واقع ہے تو وہان جاؤ بھی مت اسواسطے کہ صورت اول مین فرار ہے
قضائے الٰہی سے اور مخالف توکل اور تسلیم کے ہے اور صورت ثانی مین جرأت اور عذاب الٰہی کے اور
اقدام اور غضب اُسکے کے ہے اور یہہ بھی حدیث صحیح مین وارد ہوا ہے کہ جب وبا کسی جگہہ واقع ہوا اور آدمی نہ
وہان سے نہ بھاگین اور صبر کرین اور حق تعالیٰ سے اوپر اُس صبر اپنے کے متوقع اجر کے ہون خدا تعالیٰ اُنکو ساتھ
مرتبہ شہیدون کے پہنچاتا ہے اگرچہ سلامت رہین یہان اکثر ظاہر بینون کے خاطر مین اشکال آتا ہے کہ فرار قحط اور بلیات
سے بالاتفاق شریعت مین جائز ہے چنانچہ مشہور ہے کہ الفرار مما لا یطاق من سنن المرسلین اور وبا اور طاعون
کہ اشد بلیات ہے کسواسطے فرار اس بلا سے شریعت مین ممنوع ہوا جواب اُسکا یہہ ہے کہ اُسکے دو جہت
ہین اول یہہ ہے کہ بیچ صورت وبا اور طاعون کے اکثر اہل شہر خصوص اقارب اور عشائر اور اصدقا بیمار ہوتے
ہین اگر آدمیون کو حکم جواز فرار کا فرماتے ان بیمارون کی بیمارداری کون کرتا سب کے سب خوف جان شیرین
اپنی سے بھاگ جاتے بیمار بے اجل مرتے یعنے حرج عظیم کھینچتے پس اُسوقت مین خدمت بیمارون کی اور تسکین
خاطر اُن کی اور عاجزون کی اور شکستہ پاؤن کی کہ طاقت گریز کی مطلق نہین رکھتے ہین حکم جہاد کا پیدا کیا اور
صبر اُس مکان مین مثل صبر صف قتال مین موجب اجر اور ثواب کا ہوا بخلاف اور بلاؤن کے کہ قحط ہے
اور خوف دشمن ہے کہ یہہ مانع فرار سے وہان متحقق نہین بلکہ فقیر اور بے مایہ اُس وقت مین سب سے
پیش قدم ہوتے ہین بیچ فرار کے یا مستغنی ہوتے ہین اس سے کہ مال نہین رکھتے تو کوئی پیچھا اُنکا کرے
دوسرے یہہ ہے کہ طاعون اور وبا آثار ارواح خبیثہ جنیان ہے کہ یکبارگی واسطے ایذا بنی آدم کے مستعد ہو کر
ساتھ اس نوع کے ایذا پہنچاتے ہین پس بھاگنا مقابلے اُن کے سے دلیل ڈرنے کی اُن سے ہے اور صبر
اور استقامت موجب ذلت اور انکسار نخوت اُنکے کا ہے پس اس جہت سے بھی حکم جہاد کا اور صبر
فی القتال کا پیدا کیا اور حدیث مین بھی اشارہ واقع ہوا ہے ساتھ اس معنی کے جہان فرمایا ہے طاعون کے
حق مین کہ فانہا وخز اعدائکم من الجن یعنے یہہ طاعون زخم پہنچاتا ہے دشمن تمہارے کا جن سے اور جو تعداد
نعمائے الٰہی سے کہ بنی اسرائیل کو پہنچی تھین اور موجب کفران اور ناسپاسی کا ہوتین تھین فارغ ہوئے
اب اور نعمت کو یاد فرمایا کہ ہر چند موجب کفران اور فسق کا نہوئے لیکن موجب تفرق اور اختلاف
اور جانب داری کا کہ بیچ فساد اختلاف مذاہب اور مشارب کے ہی ہوئے اور وہ یہہ ہے کہ جب بنی
اسرائیل بیچ سفر کے پانی نہ پایا اور تشنہ ہوئے شکایت اُنکی حضرت موسیٰ سے کی آپ نے جناب الٰہی



مین واسطے رفع تشنگی انکی کے دعا کی چنانچہ فرمایا ہے وَاِذِ اسْتَسْقٰی مُوْسٰی لِقَوْمِهٖ اور یاد کرو اُسوقت کو کہ دعاء استسقی
کی تھی موسی علیہ السلام نے اور پانی مانگا واسطے قوم اپنی کے کہ بنی اسرائیل تھے نہ واسطے عالم کے کیونکہ محتاج پانی
پینے کے اور گرفتار تشنگی کے فقط قوم انکی تھی اور اس تخصیص مین اشارہ ہوا طرف اسکے کہ طریقہ پانی دینے کا
ان کے پتھر کے چشمون سے کیون ہوا مینہہ آسمان سے کسواسطے نہ نازل ہوا چنانچہ استسقی پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ
علیہ وسلم مین اور سوا انکے انبیاؤن مین واقع ہوا تھا وجہ یہی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی عام واسطے
تمام عالم کے چاہا تھا پس پانی مینہہ کا آسمان سے کہ عام ہوتا ہے دیا اور حضرت موسی نے خاص واسطے قوم
اپنی کے چاہا تھا پس پانی خاص پتھر سے چشمے جاری کر دیا اور استسقی سنت مؤکدہ سب پیغمبرون کی ہے کہ وقت
قحط کے آپ خدا سے چاہتے تھے اور حقیقت اسکی استغفار اور توبہ اور اظہار عجز اور احتیاج ہے اور طریقہ
مسنون اسکا کتب فقہ مین مذکور ہے پس اجابت کی ہم نے دعا حضرت موسی علیہ السلام کی فَقُلْنَا اضْرِبْ
بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ پس کہا ہم نے موسی علیہ السلام کو کہ مار ساتھ عصا اپنے کے پتھر کو اور عصا حضرت موسی کا درخت
آس کا تھا بہشت سے آیا تھا طول اسکا بقدر دس ہاتھ آدمی کے تھا کہ برابر قد حضرت موسی کے آتا تھا اور دو شاخین
تھین اسمین کہ تاریکی مین مثل مشعل کے دونون روشن ہوتی تھین حضرت آدم کو بہشت سے آیا تھا اور بطریق توارث
انبیا مین چلا آتا تھا یہان تلک کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ان کے بیٹے کو پہنچا اور ان سے بچند واسطہ
حضرت شعیب کو پہنچا حضرت شعیب نے حضرت موسی کو عطا کیا اور اختلاف ہے اسمین کہ مراد پتھر سے پتھر
غیر معین ہے پس حضرت موسی علیہ السلام جس پتھر کو چاہتے ساتھ عصا کے مارتے پانی نکلتا چنانچہ حضرت حسن
بصری اور وہب بن منبہہ نے کہا ہے اور الف لام جنسی ٹھہرایا ہے یعنی الحجر مین جنس پتھر کی مراد لیتے مین پس
اس صورت مین یہہ معجزہ بواسطہ عصا فقط بغیر توسط سنگ کے واقع ہوا یا پتھر تھا معین چنانچہ اکثر روایات مین بھی ہے
کہ وہ پتھر معین حضرت موسی علیہ السلام نے کر رکھا تھا وقت احتیاج کے اس سے کام نکالتے تھے بعضے کہتے
ہین کہ یہہ وہ پتھر تھا کہ کپڑے انکے لیکر فرار کیا تھا چنانچہ قصہ اسکا سورہ احزاب مین بطریق اشارہ مذکور ہے حضرت
جبرئیل نے حضرت موسی سے کہا تھا کہ اس پتھر کو اٹھا لو اور یہہ احتیاط رکھو کہ یہہ کسی وقت مین مظہر قدرت الہی اور
معجزہ عمدہ تمھارا ہوگا بعضے کہتے ہین کہ یہہ پتھر اور تھا کہ حضرت موسی نے کوہ طور سے اٹھا لیا تھا بعضے کہتے ہین یہہ
پتھر بہشت کا تھا ہمراہ حضرت آدم کے دنیا مین آیا تھا اور بطریق توارث حضرت شعیب کو پہنچا تھا انھون نے ہمراہ
عصا کے حضرت موسی کو دیا تھا بہر تقدیر پتھر تھا گز در گز بشکل مکعب کہ چھہ سطح محیط رکھتا تھا فوقانی اور تحتانی اور چار ادھر
ادھر کی ہر سطح سے تین چشمے روان ہوتے اور بعضے اور مفسرین سے منقول ہے کہ حضرت موسی نے عصا کو
بارہ بار بارہ جگہہ مارا ہر ضرب سے مانند پستان زن کے ظاہر ہوتا تھا اور عرق آتا تھا ثانیا ترشح ہوتا تھا ثالثا چشمہ

یہانتھا حضرت موسیٰ نے لشکر والون اپنون کو کہ بارہ گروہ تھے فرمایا کہ بارہ حوض گھڑے کھود لو توکہ پانی ان
چشمونکا ان مین جمع ہو پھر لیسے پیؤ اور جب اس پتھر کو وقت کوچ کے اُٹھا لے تھے خشک ہوجاتا تھا القصّہ
حضرت موسیٰ نے بحکم الٰہی عصا پتھر پر مارا فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا پس پھٹ نکلے اُس پتھر سے بارہ چشمے
اور روان ہوئے اور وہ پتھر چہار رویہ تھا ہر رویہ سے تین چشمے روان ہوئے موافق اعداد بارہ گروہ بنی اسرائیل کے
قَدْ عَلِمَ كُلُّ أُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ تحقیق جانا ہر آدمی نے انہین گروہ ہو مین سے گھاٹ اپنا بعضے ارباب وقت
یہان ایک سوال کرتے ہین وہ یہہ ہے کہ اس سورہ مین فانفجرت واقع ہوا ہے اور سورہ اعراف مین
فانبجست اور انفجار روان ہونا شدید ہے اور انبجاس ترشح ہے یہہ فرق کیون فرمایا جواب اسکا یہہ ہے کہ
سابق مذکور ہوا ہے کہ پہلے انبجاس ہوا پھر انفجار اور اس سورہ مین کہ مذکور استسقاء موسیٰ کا ہے پروردگار
اپنے سے اور یہہ قوی تر ہے استسقاء امت سے کہ پیغمبر اپنے سے ہو پس ذکر نہایت کار کہ انفجار ہے اور دلالت
اوپر اجابت اتم اور عنایت اعم کے کرتا ہے مناسب ہوا لہذا فقلنا کہ مدلول اُس قول صریح کا ہے اس سورہ مین لائے
اور سورہ اعراف مین جو مذکور استسقاء بنی اسرائیل کا حضرت موسیٰ سے ہے ذکر اول اجابت کہ ترشح قلیل ہے کفایت
ہوا اسیواسطے وہان لفظ واوحینا کا کہ بمعنے اشارہ خفیہ ہے لائے القصّہ ان سے اور اس نعمت کے شکر سوا اجتناب
معصیت سے کے نچاہا اور فرمایا كُلُوا وَاشْرَبُوا مِن رِّزْقِ اللَّهِ کھاؤ تم طعام آسمان سے کہ من اور سلویٰ ہے اور پیؤ تم
ان چشمون سے پانی رزق سے اللہ کے کہ نے رنج و تعب تم کو دیا ہے وَلَا تَعْثَوْا فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ
اور مت پھرو بیچ زمین کے فساد کرتے اور تباہ کاری مت کرو ایسی کہ اثر اُسکا سرایت کرے بیچ زمین کے حالانکہ
تم بسبب تفرقے اور اختلاف کے ہوے ہو فساد کرنے والے لیکن ہنوز یہہ فساد تمہارا مخفی ہے دلو مین
تمہارے اور اثر اسکا زمین کو نہین پہنچا ہے اور فعلو مین تمہارے ظہور نہین کیا اگر احتیاط نکروگے تو ظاہر ہوکر عالم
کو خراب کر دیگا پس معلوم ہوا کہ نعمتہائے الٰہی آئے بنی اسرائیل بیچ حق اسلاف تمہارے کے واسطے مزید فساد
کے ہوئین یقین اسی جہت سے بسبب بعثت اس پیغمبر صلّی اللہ علیہ وسلم کے زیادہ حال تمہارا ملتجی لفساد ہوا
باقی رہے یہان دو سوال سوال اول یہہ ہے کہ لاتعثوا مشتق ہے عثی سے اور عثی بمعنی مبالغہ لفساد ہے پس
ذکر مفسدین کا بعد لاتعثوا کے تکرار ہے جواب اسکا یہہ ہے لاتعثوا صیغہ فعل کا ہے دلالت اوپر حدوث
فساد کے کرتا ہے اور مفسدین کہ صیغۂ اسم کا ہے دلالت اوپر ثبوت اسکے کے کرتا ہے پس حاصل کلام
کا یہہ ہوا کہ لاتحدثوا المبالغۃ فی الفساد حال کونکم ثابتین فی الافساد مت احداث کرو تم مبالغہ بیچ فساد
کرنے کے دران حالیکہ ثابت ہو تم بیچ فساد کرنے کے گویا یہہ ارشاد ہوتا ہے کہ احتراز تمہارا مطلق فساد
سے تو ممکن ہی نہین اسواسطے کہ فساد رگ و ریشے مین تمہارے در آیا ہے لیکن احتیاط کرو کہ وہ فساد

زیادتی کرکے حد مبالغہ کو نہ پہنچے سوال دوسرا یہہ ہے کہ بحسب ظاہر یون مناسب معلوم ہوتا تھا کہ نعمت تفجیر
عیون کو کہ پتھر سے چشمہ بہے تھے ہمراہ تظلیل غمام اور انزال من و سلویٰ کے مذکور فرماتے تا رفع احتیاج انکی سفر مین
ساتھ کھانے کے پینے کے سایہ مین بیٹھنے کے ایک جگہہ ذکر ہو جاتی کہ سب ایک جنس سے ہے تو
اس نعمت کو مستقل کیون بیان فرمایا اور تظلیل غمام کو اور انزال من و سلویٰ کو ایک جگہہ تتمہ نعمت مین نجات
عقوبت صاعقہ سے کسواسطے داخل کیا نکتہ اسمین کیا ہے جواب اسکا یہہ ہے کہ جو صاعقہ انپر جانب آسمان
سے اور درمیان سے ابر سفید کے کہ غمام نور تھا گرا تھا پس تتمہ نعمت کے نجات اس آفت سے مذکور کر کر اشارہ فرمایا
کہہ ہم نے جو غمام کو کہ سبب ہلاک تمہارے کا ہوا تھا اور جو آسمان کہ مصدر اس آفت جان کا بنا تھا اسے از راہ کرم
اور عنایات اپنے کے تمہارے کام مین مسخر فرمایا یہانتک کہ وہی غمام گرمی آفتاب سے تمہین بچانے لگا
اور وہی آسمان تم پر من و سلویٰ برسانے لگا پس نجات عقوبت صاعقہ کو وہین لانا مناسب ہوا بخلاف
نعمت انفجار عیون کو پتھر سے کہ نعمت زمینی تھی نہ آسمانی اور ساتھ ابر اور آسمان کے کچھہ تعلق نہین رکھتی تھی اور
یہہ بھی ہے کہ یہہ نعمت انفجار عیون اگرچہ بظاہر نعمت تھی لیکن باطن مین دلیل اختلاف اور تفرق دلہائے بنی
اسرائیل تھی پس یہہ واقعہ مستقلہ تھا مشعر اوپر اسکے کہ اختلاف آرا اور تفرق دواعی وجود مین آوینگے اور سبب
اسکے مصدر فساد ہونگے بخلاف تظلیل غمام اور انزال من و سلویٰ کے کہ اسمین سب شریک تھے کسی وجہ
سے تفرق اور اختلاف نہین رکھتے تھے لہذا اوپر ذکر اس نعمت کے تعداد نعما کو ختم فرمایا اور آئندہ مذکور قصور استعداد
انکے کا اور اختلاف ان کے کا اوپر انبیا کے اور نافرمانیان انکی اور دون ہمت اور میل سفل کہ ان کے سے بار بار سرزد
ہوتا تھا بیان فرماتے ہین اور ارشاد کرتے ہین کہ نعمہائے سابقہ انکی حق مین اس جہت سے سبب کفر اور تفرقہ کے
ہوئی تھین کہ وہ نفائس امور سماویہ اور خصائص غیبیہ تھین انہین صبر کرنا انپر شاق اور گران ہوا اسواسطے کہ بالطبع میل بامور
ارضیہ سفلیہ رکھتے تھے اصلا علو ہمت سے ہیچ انکے نصیب نتھا چنانچہ واسطے اشعار اس نکتے کے چند واقعہ یاد
دلواتے ہین وَاِذْ قُلْتُمْ یٰمُوْسٰی اور یاد کرو اسوقت کو کہ کہا تم نے ای موسی اور اس ندا مین کمال بے ادبی کی تم نے اسلئے کہ ایسا
پیغمبر اولوالعزم کو نام لیکر کہا مقتضائے ادب یہہ تھا کہ یا رسول اللہ و یا نبی اللہ کہتے اور مضمون کلام تمہارے کا
نرے ادبانہ تھا اسواسطے کہ کہا تم نے لَنْ نَّصْبِرَ ہرگز نہ صبر کرینگے ہم اور اس طرح کا کلام دلالت کرتا ہے اوپر اسکے
کہ صبر کر سکتے ہین ہم لیکن اپنے اختیار سے نہ کرینگے والا لن نستطیع الصبر کہتے یا لا یمکن منا الصبر کہ ہم مین طاقت صبر کی
نہین یا ہم سے ممکن نہین کہ صبر ہو سکے عَلٰی طَعَامٍ وَّاحِدٍ اوپر کھانے ایک جنس کے کہ آسمان سے آتا ہے ساتھ کئی
وجہ کے اول یہہ ہے کہ یہہ طعام آسمانی ہے اسواسطے کہ اگر من ہے تو اصل مین شبنم ہے کہ بیچ بعضے طبقات ہوا کے
طعمہ اور مزاج پیدا کر کر گرتی ہے اور اگر سلوی ہے تو وہ بھی جانور پرندہ ہے کہ باد کے جھوکے سے ہمارے پاس آ

رہتا ہی اور ہم زمین سے مخلوق ہین ہمین وہ کہانا چاہئے کہ جسمین حکم زمین کا غالب ہو دوسری یہہ ہی کہ
مداومت سے اور پر کہانے ایک نوع طعام کے اشتہا مر جاتی ہی اور ہضم مین ضعف آتا ہی تیسری یہہ ہی
کہ یہہ طعام غیر معتاد ہی اور طعام غیر معتاد ہر چند اعلی اور نفیس ہی چندان مرغوب نہین ہوتا مثل طعام معتاد کے
ہر چند ادنی اور خسیس ہو اسی سبب سے اہل سیر و سیاحت کو طعام اہل شہر اور مستلذات حضر خوش نہین آتے اور ان سے
سیر نہین ہوتے گو بطریق تنقلہ اور تنقل ایک دو بار تناول کرین سوال من و سلوی دو طعام تھے ایک کیون کہا
جواب مراد وحدت سے وحدت فردی اور جنسی نہین ہی بلکہ وحدت تکراری ہی کہ ہر روز وہی طعام آتا تھا
کو دو جنس سے تھا اور عرف مین رائج ہی کہ طعام مکرر کو اگرچہ بالوان مختلف ہووے تغیر اور تبدیل کے ایک طعام
کہتے ہین اور اس وحدت اعتباری کو بجائے وحدت حقیقی استعمال کرتے ہین اور بعضے مفسرین نے کہا ہی
کہ طعام ساتھ ادام کے ملکر ایک طعام ہو جاتا ہی مثل قلیے خشکے کے اور دال خشکے کے اور شیر برنج کے اور کباب
روٹی کے لیکن اس جواب مین خدشہ ہی اسواسطے کہ من و سلوی باہم استعمال مین انضمام نہین رکھتے تھے بلکہ ایک
کو طعام اور دوسرے کو ادام قرار دین الغرضہ بنی اسرائیل کھاتے کھاتے وہ طعام بسبیل دوام عاجز آئے
اور کہا فَادْعُ لَنَا پس دعا کر واسطے آسانی ہمارے کے رَبَّكَ پروردگار اپنے کو کہ تیج اصل کے پرورش کی
متوجہ تیرے حال پر ہی بہ نسبت تیرے ہمین بھی پرورش فرماتی اور ساتھ قدرت کاملہ کے يُخْرِجْ
لَنَا نکالے واسطے کھانے ہمارے کے نفی اسباب ظاہری جوتنے بونے کاٹنے کے اسواسطے کہ حالت
سفر مین اور سرگردانی مین اور کوچ مین یہہ چیزین ہم سے کہان ہو سکینگی پس چاہئے کہ بطریق خرق عادت جیسے
من و سلوی آسمان سے اترتا تھا ویسے ہی جہان لشکر ہمارا اترے وہان موجود اور مہیا پاوین ہم مِمَّا تُنْبِتُ
الْأَرْضُ اس چیز سے کہ اگاتی ہی زمین نسبت اگانے کی طرف زمین کے مجازا ہی فی الحقیقت اگانے
والا خدا ہی مِنْ بَقْلِهَا ساگ اور سبزی اسکے سے مثل خرفہ اور سویہ اور پالک اور میتھی کی اور یہہ سبزی
دو قسم ہی ایک تو ایسی ہوتی ہی کہ کچا کھانا بھی اسکا رائج اور متعارف ہی جیسے دھنیا اور پودینا اور
تیرہ تیزک اور گندنا اس قسم کو احرار البقول کہتے ہین دوسری ایسی ہوتی ہی کہ اسے پختہ یعنے پکا کر کھاتے
ہین جیسے خرفہ وغیرہ جنھین اول ذکر کر آئے ہین اور مانگنے مین سب سے پہلے انھین کو طلب کیا اسواسطے
کہ وقت نایابی طعام مین سریع النفع تمام نباتات زمینی سے یہی جنس ہی کہ بنفسہ کھائی جاتی ہی بعض انتظار
غلے اور دانے اور میوے کے خصوصا احرار البقول کہ محتاج جوش دینے کا اور نمک ڈالنے کا بھی نہین ہوتا
سودائے نقد ہی وَقِثَّائِهَا اور کھیرا اس زمین کے سے خواہ دراز ہو جیسے ککڑی کہتے ہین خواہ خورد ہو
جیسے کھیرا کہتے ہین اور یہہ جنس سب طرح سے کھائی جاتی ہی اور قائم مقام غذا کے ہوتی ہی کچی بھی کھانے

ہین اور لکا کے ساگ کا روٹی کے ساتھہ بھی کھاتے ہین اور انتفاع عمدہ اسکا ساتھہ ظاہر اسکے کے ہے **وَفُوْمِهَا**
اور گیہون اُسی زمین کے سے ہے کہ انتفاع باطن اسکے سے ہے نہ ظاہر سے کہ محتاج پیسنے لگانے کا ہے **وَعَدَسِهَا**
اور مسور اُسی زمین سے ہے کہ روٹی کے ساتھہ لگا کر کھاتے ہین اور یہہ دانہ محتاج تقشیر کا نہین بلکہ از قسمت حبوب مقشر کی
ہے کیونکہ وہ ہر مقشر سے ہے بخلاف اور حبوب کے جیسے ماش چنانکہ محتاج مقشر اور تقشیر کے ہین **وَبَصَلِهَا**
اور پیاز اُسی زمین کے سے ہے کہ ساتھہ ہوا سینے کے اصلاح سب نانخورش کی کرتا ہے اور آپ بھی بجائے نان
خورش مستعمل ہوتا ہے بعضے مفسران صحابہ فُوم کو بمعنی ثوم کے یعنے لہسن کے کہتے ہین واسطے مناسبت
بصل کے کہ پیاز ہے اور کہتے ہین کہ اصل مین ثوم تھا فا کو ثا سے بدل کر دیا ہے کہ فوم اصل مین فے رکھتا ہے
بمعنی گندم آیا ہے اور اتصال اسکا ساتھہ مسور کے اور انفصال پیاز سے بھی اسی پر دال ہے کہ گیہون کے معنون
مین ہو اور فے اصلی ہو لیکن قرات مین عبد اللہ بن مسعود کے ثومها کہا جائے فومها آیا ہے بنا بر اُس قرات کے
لہسن ہی کے معنون مین متعین ہے ابوبکر بن ابی الدنیا نے روایت کی ہے ابن عباس سے کہ فرماتے
قرات مختار میری قرات زید بن ثابت کی ہے مگر سولہ حرف مین قرات ابن مسعود کی اختیار کرتا ہون
ازان جملہ ایک مین ثومها وقثائها ہے و ثومها پڑھتا ہون سمجھیے کہ سبب ابن مسعود کے اس قرات کو اختیار کرنے
سے قرات کے ظاہر معلوم ہوتا ہے کہ ایک شبہ ہے کہ حضرت ابن عباس کے خاطر مین گذرا ہے اور
وہی شبہ اکثر مفسرین متاخرین کے دل مین سمایا ہے وہ یہہ ہے کہ اخیر مین اس آیت کے اطعمہ مطلوبہ بنی
اسرائیل کو ردی اور خسیس اور ردی فرمایا ہے پس ساگ اور ککڑی اور مسور اور پیاز تو البتہ طعمہ ردیہ ہے لیکن
گیہون حبوب اعلیٰ سے ہے اُسے اطعمہ ردیہ مین کیونکر داخل کرین پس نہین ہے یہان مگر فے بدلی ثے
سے اور اصل کلمہ ثوم ہے لہسن کے معنون مین کہ ردائت اور گندگی اسکی ظاہر ہے حل اس شبہے کا یہہ ہے
کہ جوہر گندم فی نفسہ بلا شبہ حبوب اعلیٰ سے ہے لیکن جب ساگ پیاز مسور کے ساتھہ کھایا جاوے
تو کیونکر آپ ادنیٰ ہو جاوے اس واسطے کہ نان گندم کی جودت اور ردائت اور نفاست اور خساست
تابع نانخورش کے ہے جیسے سالن کے ساتھہ کھاؤ ویسا ہی لہذا حضرت موسیٰ نے بیچ جواب بنی اسرائیل
کے **قَالَ أَتَسْتَبْدِلُوْنَ الَّذِيْ هُوَ أَدْنٰى** کہا آیا چاہتے ہو کہ بدل کرو اُس چیز کو کہ بحسب واقع وہ ادنیٰ ہے
از روی قدر و قیمت کے اور جہت منفعت کے اور سبب مزے اور لذت کے **بِالَّذِيْ هُوَ**
خَيْرٌ عوض مین اُس چیز کے کہ نفس الامر مین وہ بہتر ہے ساتھہ وجوہ مذکورہ کے اور ہر چند یہہ استبدال فی
نفسہ مکروہ شرعی نہین ہے اسواسطے کہ تقویت حظ نفس اپنے کی ہے لیکن میل بالکل القدر تو ہمت تمہارا
آخر کو منجر ساتھہ اسکے ہوگا کہ دنیا کو بدلے آخرت کے لوگے اور شریعت منسوخہ کو عوض شریعت مقبولہ کے

اور علی ہذا القیاس ہر محل مین تسفل اور تنزل پر خوگر ہو کر عالی ہمتی سے باز رہو گے پس مین جناب الٰہی مین
یہہ مطلب عرض نہین کرتا کہ قابل عرض کے نہین ہے اگر تمھین یا وصف تنفیہ اور اعلام کے شوق انہین
اطعمہ ردیہ کا ہے تو علاج اسکا یہہ ہے کہ اهبطوا مصرا اترو تم کسی شہر مین شہرہائے شام سے مراد
اس سے مصر فرعون نہین اس واسطے کہ جو مصر نام شہر معین کا ہے وہ غیر منصرف ہے تنوین اسپر
داخل نہین ہوتی ہے قرات عاصم رحمہ اللہ کے چنانچہ فرمایا ہے الیس لی ملک مصر اور قالا ادخلوا مصر
ان شاء اللہ امنین اگرچہ موافق ہندی کے صرف اسکی بھی جائز ہے چنانچہ کتب نحو مین مذکور ہے
فان لکم ما سالتم پس تحقیق واسطے تمھارے میسر ہو گا اس شہر مین جو کچھ کہ مانگا ہے تم نے
ساگ ککڑی گیہون مسور پیاز بغیر حاجت دعا کے اور مجھے لائق نہین کہ یہہ سوال جناب الٰہی مین کرون
پس بنی اسرائیل کو ہمیشہ میلان تسفل اور دنو ہمت لازم رہا جب تک عالی ہمت لوگ ان مین موجود
رہے مثل حضرت موسی اور حضرت ہارون اور حضرت یوشع اور سوا ان کے انبیائ عالی قدر احکام انکے
غالب رہے ان کے تسفل اور دنو ہمت نے تاثیر معتد بہ نہ کی تھی جب وجود ان عالی ہمتون کے انکے درمیان
سے موقوف ہو گئے انکی بد بختی طبع کے اثر نے ظہور کیا جہاد اور قتال چھوڑ دیا رعیت گری اختیار کی اور رعیتی
کرنے لگے مثل دہقان اور مزارعین کے سبک قدر ہو گئے اور اس واقعے نے بعد تسلیط جالوت کے اور
بعد حادثہ بخت نصر کے اوپر ان کے غلبہ کیا وضربت علیہم الذلۃ اور ماری گئی اوپر ان کے یعنی لازم کی گئی
اوپر انکے جزائے کفران نعمت مین خواری عاجزی کہ ہمیشہ زیر دست مسلمانون کے رہتے ہین اور جزیہ دیتے ہین
والمسکنۃ اور فقیری بیچارگی کہ ہرچند تونگر ہون لیکن اپنے آپ کو عالم مین محتاج ہی بناتے پھرینگے تاحکام مالدار
بنا کر دست تطاول دراز نکرین اور یہہ ذلت اور فقر انکا مثل ذلت اور فقر مسلمانون کے نہوا کہ صبر کرنا اسپر موجب
خوشنودی خدا اور رفع درجات ہوتا اور سبب تقدم بدخول بہشت اور تخفیف حساب ہوتا بلکہ بسبب
اس ذلت اور فقر کے زیادہ تر رضائے الٰہی سے دور ہوے وباؤ اور بازگشت کی اس علو مرتبے نے کہ
بطفیل وجود انبیا و صلحا اپنے مین بہم پہنچایا تھا طرف ذلت اور فقر ذاتی اپنے کے جیسے کوئی سفر سے
گھر مین پھر آئے بغضب من اللہ ساتھ غضب کے کہ جانب خدا سے نصیب لکہنے ہوا کہ قہر انکا انپر
مسلط کیا لطف انبیا ان سے ظاہر و باطن اٹھالیا اور اسی سبب سے کفر انپر مسلط ہوا اور ایمان نے ان سے کنارہ
کیا اور یہہ حالت قبیحہ انکی بمجرد استبدال طعام زمینی بطعام آسمانی اور مانند اسکے گستاخیان اور بے ادبیان کہ زمانہ
موسی علیہ السلام مین صادر ہوئی تھین نہین ہوئی تھی بلکہ بعد مرور دہور زمانہ نبوت سے بہ سبب بطلان
استعدادات اور صدور اعمال قبیحہ اور جرائم عظیمہ مستحق اس خرابی کے ہوئے چنانچہ فرمایا ہے ذالک بانہم

ع

كانوا يكفرون بآيات الله یہہ خواری بیچارگی اور خشم خدا انپر اسواسطے ہوا کہ وہ تھے کفر کرتے ساتھ نشانیون
اللہ کے ويقتلون النبيين بغير الحق اور قتل کرتے تھے پیغمبرون کو مانند یحیی اور زکریا اور شعیب کے علی نبینا
وعليهم الصلوة والسلام بغیر حق کے یعنے ان کے زعم مین بھی وہ بغیر جرم جب قتل کیے ہوا انبیاؤن سے تھا اور نہین ہوتی تھی
ذلك بما عصوا وكانوا يعتدون یہہ کفر اور قتل کرنا انکا بسبب اسکے تھا کہ نافرمانی کی اور تھے حد سے نکل جانے
بیچ عصیان کے پس معاصی کے تئین مستحسن جانتے تھے اور جو کوئی معاصی سے منع اور زجر کرتا اسے دشمن سمجھتے تھے
اور آیات الٰہی کو کہ دلالت اوپر قبح اس معاصی کے کرتے تھے ساتھ تاویل باطل کے مدافعت کرتے تھے تا آنکہ
رفتہ رفتہ پیغمبرونکو کہ منع معاصی مین مبالغہ کرتے تھے قتل کیا اور حدیث شریف مین ہے کہ اشد الناس عذابا
رجل قتله نبي او قتل نبيا او امام ضلالة وممثل من الممثلين یعنے سخت ترین آدمیونکا از روی عذاب کے وہ ہے
کہ اسے پیغمبر نے قتل کیا ہو یا پیشوائے گمراہونکا ہو کہ اسکے سبب اغوا سے بہت آدمی گمراہی مین پڑے ہون
یا تصویر کھینچنے والا جاندار کی اور آیات کتاب الٰہی کا صریح انکار کیا اور یہہ شومی معصیت کی ہے کہ آہستہ آہستہ
اعتقاد مین بھی فتور بلکہ تغیر تبدیل ہوا کرتی ہے اور رفتہ رفتہ یہان تک نوبت پہنچتی ہے کہ احکام شرع کو مکروہ
جاننے لگتا ہے اور سرحد کفر کو پہنچتا ہے سمجھ لیجے کہ چھوٹی گناہ سے دل پر سیاہی آتی ہے اور وہ سیاہی جب
بڑے بڑے گناہونکا ہو جاتی ہے پس آدمی کو چاہئے کہ مکروہات سے بچے تا محرمات مین نہ پڑے اور
مستحبات کو مقدور نہ چھوڑے تو کہ دلیر اوپر ترک واجبات کے نہو اس مقام پر کئی سوال ہین کہ محتاج جواب کے
ہین سوال اول یہہ ہے کہ بنی اسرائیل نے کہا تھا کہ ہم ایک نوع طعام پر صبر نہین کر سکتے واسطے
تغیر ذائقہ اور تنفر طبع کے طعام دوسرا جنس اطعمہ زمینی سے چاہئے پس مدعا انکا یہہ تھا کہ ہمراہ من اور سلوی کے
طعام زمینی بھی آیا کرے نہ یہہ کہ من و سلوی موقوف مطلق ہو جاوے اور بدلے اسکے طعام زمینی ملا کرے
پس غرض انکی جمع بین الطعامین تھی نہ استبدال ایک کا دوسرے سے کلام کو انکے حمل استبدال پر کیون فرمایا کہ
اتستبدلون الذي هو ادنى بالذي هو خير جواب اسکا یہہ ہے کہ جو دلالت اپنی طعام آسمانی سے بیان
کی اور کہا کہ فادع لنا ربك يخرج لنا مما تنبت الارض من بقلها اس سے صریح معلوم ہوا کہ یہہ من بعد طعام آسمانی
کو مطلق نہ کھاوینگے کہ اس کے کھانے سے عاجز آگئے کھاتے کھاتے گھبرا گئے ہین یا یہہ کہ بقدر سیری شکم نہ کھاوینگے بلکہ
طعام زمین سے شکم سیر ہووینگے اور ظاہر ہے کہ شکم آدمی کا سوا قدر معہود اپنے کے متحمل غذا کا نہین ہوتا ہرگاہ کہ قدرے
ایک طعام سے کھایا اس قدر دوسرے طعام سے باز رہا پس جانا گیا کہ تبدیل ادنی کی ساتھ اعلی کے لازم آئی گویا کہ واسطے تصریح کے لفظ
تبدیل کا ذکر نہین کیا سوال دوسرا یہہ ہے کہ ہبوط کے معنی لغت مین بلندی سے طرف پستی کے اترنے کے ہین سفر سے شہر مین آنیکو ہبوط
کیون کہا کہ فرمایا اهبطوا مصرا جواب اسکا یہہ ہے کہ لشکر جب سفر مین ہوتا ہے تو آدمی سواریون پر سوار ہوتے ہین اور

اثاث اور متاع اور خیمہ اور خرگاہ اونٹوں پر چھکڑوں پر خچروں پر لدا ہوتا ہے جب شہر میں پہنچتے ہیں اُترتے ہیں اور
اسباب اُتارتے ہیں پس بلندی سے پستی میں اُترنا ثابت ہے اور دوسرے اس انتقال میں انکا ہبوط معنوی
تھا کہ انتقال علو ہمت سے دنو ہمت کی طرف کیا مرتبہ عالی طعام آسمانی سے بخسیس طعام زمینی نزول کیا پس
استعمال ہبوط کا یہاں بہار حسبان ہے سوال تیسرا یہہ ہے کہ اس سورة میں یقتلون النبیین بغیر الحق فرمایا حق
کو معرفت باللام لائے اور سورة آل عمران میں بغیر حق ارشاد کیا لفظ حق کا منکر رکھا جواب اسکا یہہ ہے کہ
حق معلوم نزدیک جمیع اہل کتاب کے کہ موجب قتل ہی ایک ہے ان تین سے ارتداد یا قتل ناحق یا زنا
بعد از احصان پس یہاں حق کو معرفہ لاکر اشارہ فرمایا طرف حق معلوم کے اور سورة آل عمران میں بغیر حق نکرہ لائے
غرض یہہ ہے کہ کچھہ حق نہ تھا نہ یہہ حق معلوم نہ سوا اسکے اور حق ان کے زعم میں اور وجہ فرق کی یہہ ہے افادے
تخصیص کے اس سورة میں اور افادے تعمیم کی اس سورة میں یہہ ہے کہ سوق کلام یہاں واسطے استہجان اور استقباح
افعال بنی اسرائیل کی ہے خاصۃ کہ یہہ اہل کتاب تھے ان سے قتل پیغمبران بغیر حق معلوم نہایت قبیح ہے بخلاف
سورة آل عمران کے کہ وہاں کلام خاص بفرقہ بنی اسرائیل نہیں ہے بلکہ بطریق عموم قاعدہ کلیہ ارشاد کیا ہے اُس جگہہ قید
اور تخصیص ساتھہ حق معلوم کے کچھہ وجہ نہیں رکھتی تھی اور ہر چند اصرار اور کبائر کے منجر بکفر ہوتا ہے چنانچہ
مرقوم ہو چکا ہوا لیکن تصحیح ایمان بخدا اور بروز آخرت سب انواع کفر کو محو کرنیوالا ہے اور اگر عمل صالح بھی ساتھہ ایمان
کے مقرون ہوں تو جمیع وجوہ خوف اور حزن کو ازالہ کرین پس کسی کافر کو اور کسی مرتکب گناہ کو قبول ایمان اور توبہ
اپنے سے مایوس نہوا چاہیے چنانچہ حق تعالی فرماتا ہے اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تحقیق جو لوگ کہ از روے نفاق کے
ایمان لائے یعنے زبان ہی سے اقرار کیا یا یہہ کہ پیغمبروں اگلوں پر ایمان لائے وَالَّذِيْنَ هَادُوْا اور جو لوگ کہ
موسوی ہوئے سمجھہ لیجیے کہ قبائح ان کے اعتقاد اور اعمال اور اخلاق میں زیادہ حد سے ہیں چنانچہ سر کفر کا انکے یہہ ہے
کہ حضرت حق کو جسمانی بصورت انسانی اعتقاد کرتے ہیں کہتے ہیں کہ ہرچند جسمیت سے مبرا ہے لیکن تعلق
بجسم رکھتا ہے ہرگز بے جسم نہیں رہتا جسم مثل لے نورانی ہے مانند شعاع کے کبھی جمع ہوتا ہے کبھی
متفرق اور لقب یہود نے واسطے اپنے تراشا ہے کلام موسیٰ علیہ السلام سے کہ وقت مناجات کے
اور طلب رحمت کے بجناب الٰہی عرض کرتے تھے کہ انا هدنا الیك یعنے توبہ اور رجوع کرتے ہیں ہم طرف
تیرے وَالنَّصٰرٰى اور عیسوی ہوئے سمجھہ لیجیے کہ اعتقاد اور عمل میں انکے بھی نہایت خبط بھرا ہوا ہے اور
بیشتر خبط انکا کیفیت نزول حضرت عیسیٰ علیہ السلام میں اور اتصال روح میں ان کے ساتھہ بدن انکے
کے ہے اور کیفیت صعود میں انکے اور اتصال روح میں انکے ساتھہ عالم ملکوت کے ان دو کیفیتوں میں یا
کفریات بکتے ہیں کہ کان استماع انکے سے متنفر ہوتا ہے اور نصاریٰ کی اصل نصران تھی بمعنی ناصر یہہ لقب

ترسایون نے اپنے واسطے مقرر کیا اس جہت سے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہر وقت استمداد کے اوپر
یہود کے فرماتے تھے من انصاری الی اللہ اور حواریین جواب مین کہتے تھے کہ نحن انصار اللہ والصّٰبئین اور
تارے دین کہ کسی دین آسمانی پر مقید نہین ہین اور خلاصہ مذہب کا ان کے یہہ ہے کہ آدمی کو تحصیل سعادت مین
کسی پیغمبر اور مرشد کی احتیاج نہین ہے روحانیات کہ مدبر افلاک اور عناصر اور موالید مین تکمیل اور تربیت اسکے
مین کافی ہین اور اکثر صابئین تین وقت نماز پڑھتے ہین اور جنابت اور مس میت سے غسل واجب جانتے ہین
اور کھانا گوشت خر کا اور سگ کا اور پنجہ گیر جانور پرندہ کا اور شتر اور کبوتر کا اور پیاز اور باقلا اور ماہی حرام جانتے
ہین اور شراب کا پینا تجویز کرتے ہین لیکن مستی اسکی حرام کہتے ہین اور ختنہ حرام سمجھتے ہین اور طلاق بغیر حکم حاکم
کے درست نہین جانتے اور آدمی کو زیادہ ایک قبیلے کی تجویز نہین کرتے مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ جو کوئی
ایمان لاوے تہہ دل سے باخلاص تمام ان گروہون مین سے ساتھ خدا کے اور صفات خدا کے اور روز قیامت پر
کہ روز جزا ہے اور ایمان بخدا بدون ایمان لانے روز حشر کے تمام نہین ہوتا اسواسطے کہ جو کوئی ایمان اسدن پر
نہین رکھتا دوام ربوبیت اور عموم قدرت اور کمال حکمت اور عدل حق سبحانہ کا منکر ہے اور ایمان کتابون
پر اور رسولون پر اور فرشتون پر لانا لازم ان دونون ایمانون کا ہے اسواسطے کہ یہہ دونون ایمان بغیر توسط
رسولون کے اور کتابون کے اور فرشتون کے نہین معلوم ہوئے اسیواسطے تصریح ساتھ ان تینون ایمانون کے
نہ فرمائی اور ایمان اوپر مبدا اور معاد اور وسائط کے تاثیر عظیم رکھتا ہے لیکن واسطے نجات کلی کے اور چیز بھی
درکار ہے چنانچہ حق سبحانہ فرماتا ہے وَعَمِلَ صَالِحًا اور کام کرے اچھے شائستہ اور عمل اچھے کرتے ہین
ضرور ہے کہ ناسخ کو اخذ کرین اور منسوخ کو ترک کرین اور احکام الٰہیہ کو بیچ مقابلے مصالح عقلیہ کے ترجیح دے
پس ہر ایک اس فرق چہارگانہ سے کہ تصحیح ایمان کرے اور عمل اوپر اس قانون کے بجالاوے فَلَهُمْ
اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ پس واسطے انکے ہے ثواب انکا نزدیک
پروردگار اپنے کے اور نہین خوف اوپر ان کے تاثیر کفر سابق سے کہ مبادا موجب نقصان اجر ہو اور نہ
وہ غم کھاوینگے وقت حشر کے بسبب فوت ہونے عمل صالح کے ایام کفر مین اسواسطے کہ عنایات الٰہی
عمل لاحق سے تدارک اسکا کیا حاصل یہہ ہے کہ پہلے کسی دین مین ہو جب مسلمان ہوا نجات پائی وَاِذْ
اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ اور یاد کرو جب لیا ہم نے عہد تمھارا ساتھ متابعت موسیٰ علیہ السلام کے اور توریت کے
احکام کے عمل کرنے پر اور تم نے جب دیکھا کہ احکام توریت کے بہت شاق ہین ابا کرنے لگے تم حال
آنکہ قبل اس سے تمنے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے بالحاح اور تاکید درخواست کی تھی کہ ہم شریعت اور
دین نہین رکھتے ہمارے واسطے کتاب لاؤ کہ اس مین قواعد شریعت ہون اور آئین اطاعت مفصل

مذکور ہوں تا مطابق اُسکے عمل میں لاویں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جب تم سے عہد پیمان پختہ کرکے کتاب ہماری طرف سے لائے پھر تم پھر گئے اپنے قول سے اور عمل میں اُسکے توقف کرنے لگے ہم نے بالکراہ تم سے قبول کروایا وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّورَ اور اُٹھایا ہم نے اوپر تمھارے پہاڑ طور کا لغت میں اُس پہاڑ کو کہتے ہیں کہ سبزہ اور درخت رکھتا ہو چنانچہ ابن جریر نے اور ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ الطور ما انبتت من الجبال وما لم ینبت فلیس بطور لیکن یہاں مراد کوہ معین ہے کہ توریت یہاں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دی گئی تھی حضرت جبرئیل علیہ السلام کو حکم ہوا کہ اُس پہاڑ کو لاکر محاذی سروں لشکر بنی اسرائیل کے بفاصلہ قد آدم کھڑا کر دو اور لشکر بنی اسرائیل کا ایک فرسنگ طول میں ایک عرض میں اُسوقت تھا اسی قدر پہاڑ طور کا تھا یہاں اُنکے سر پر آیا اُنھوں نے ڈر کر سجدہ کیا لیکن ایک جانب پیشانی پر اور دوسرے جانب پیشانی کی سے نظر کرتے رہے طرف پہاڑ کے کہ مبادا سر پر گر پڑے اُسی واسطے طور سجدے کا بیچ بنی اسرائیل کے اُسی وضع پر مقرر ہے اور بعضے مفسرین نے کہا ہے کہ بنی اسرائیل بعد نزول توریت کے کہنے لگے کہ احکام اُسکے بہت مشکل ہیں ہم سے عمل نہو سکیگا ہم نہیں قبول کرتے حق تعالیٰ نے کوہ طور کو حکم کیا وہ ان کے سر پر کھڑا ہو گیا اور آگ جلنے لگی اور پیچھے ان کے ایک دریائے ذخار بہنے لگا پھر اُنھوں نے اپنی گذرگاہ جب کہیں نہ پائی حیران ہو کر اوندھے گر پڑے حق تعالیٰ نے فرمایا خُذُوا مَا آتَيْنَاكُم بِقُوَّةٍ پکڑو تم جو دیا ہم نے تمکو احکام شرع سے زور سے مستقیم ہو کر ترک کرنے کا ارادہ دل میں نہ آئے وَاذْكُرُوا مَا فِيهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ اور یاد رکھو تم ہمیشہ جو کچھ اُسمیں ہے ثواب اور عذاب سے تو کہ بچو تم ناشائستگی اور مخالفت احکام الٰہی سے بیچ ہر زمانہ کے زمان ہر عمر سے کہ اون پرہیز کرو باقی رہا یہاں ایک اشکال قوی وہ یہہ ہے کہ بنائے تکلیفات الٰہی کی اوپر اختیار بندوں کے ہے اور اکراہ اور اجبار سے قبول کروانا منافی غرض تکلیف ہے اسواسطے کہ منظور تکلیف دینی احکام شرعیہ سے یہہ ہے کہ تمیز اور فرق مطیع اور عاصی میں ہو جائے اور جب کوہ طور کو سر پر کھڑا کر دیا ڈر کے مارے سب نے ناچار قبول احکام کیا معلوم نہوا کہ کسنے بطوع و رغبت قبول کیا اور کس نے بالکراہ اور خشیت کہ جب خوف جان کا ہوتا ہے تو انسان سب کچھ قبول کر لیتا ہے اور اس طور کا قبول کرنا دین میں کچھ مفید نہیں کہ لا اکراہ فی الدین جواب اسکا یہہ ہے کہ بنی اسرائیل نے اپنی خوشی سے کتاب عمل کے واسطے منگوائی تھی اور عہد کیا تھا کہ مخالف اُسکے نکرینگے پھر اُنھوں نے عہد شکنی کی حق تعالیٰ نے طور اُن کے سر پر کھڑا کر دیا تا کہ نقض عہد سے باز رہیں پس اکراہ ایمان اور دین میں نہوا بلکہ تخوف اور فعل شنیع انکے سے واقع ہوا جیسے کوئی شخص کہے کہ اس شادی میں جو خرچ ہوگا میرے ذمے پر ہے بعد شادی کے قرض خرچ جب دکھا دیں کہے

کہ اس قدر میں نے میں کہا تھا یہ میرے ذمہ پر نہیں اس کو اس نقض عہد اور بد معاملے پر ڈراویں نتھے مفسرین
نے جواب میں اسکے کہا ہے کہ غیر ذمی اور معاہد کو اکراہ اوپر ایمان کے اور اجبار اوپر اسلام کے جائز ہے اور قتال کہ بادشاہان
اسلام سے ساتھ اہل حرب کے واقع ہوتا ہے سب اکراہ ہے پس حکم آیت لا اکراہ فی الدین کا منسوخ ہے ساتھ
آیت قتال کے ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ مِّنْ بَعْدِ ذٰلِكَ پھر پھر گئے تم سب حکم میرے سے یعنے اعراض کیا تم نے ظاہر
اور باطن توریت سے نہ احکام توریت کے بجا لائے نہ متابعت کی مسیح کی اور نہ اس پیغمبر کی حالانکہ متابعت
ان دونوں کی مطلوب باطنی توریت تھی پیچھے اس عہد کرنے کے یا بعد اس تاکیدات بلیغہ کے اور مواثیق شدیدہ کے
کہ نزدیک اہل عقل کے قطع نظر اہل کتاب اور شرع سے مخالفت ان عہود کے قبیح اور شنیع ہے فَلَوْلَا فَضْلُ
اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ لَكُنْتُمْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ پس جو نہ ہوتا فضل اللہ کا اوپر تمہارے اور مہربانی اسکی ہرگز توبہ تمہاری
قبول نہ فرماتا اور ایمان تمہارا ساتھ اس پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے صحیح نکرتا البتہ ہو جاتے تم ٹوٹا پانے والوں سے
لیکن عنایت خداوندی ہے کہ ہنوز اوپر تمہارے باب توبہ کا مفتوح رکھا ہے اور ایمان اور عمل صالح تمہارے
شایان قبول کئے ہیں پس سمجھ جانیے کہ زیان کاری اپنی کو محقق کرو اور ہرگز نہ رکھو کہ حالت کفر ساتھ اس
پیغمبر کے کہ الحال دوام ضرر تمہاری منحصر متابعت اسکے میں ہے مرو اور اگر تم یہ سمجھے ہو کہ اس شخص کی متابعت نکرنے
سے خسران کلی اور حرمان ابدی میں ہم کیونکر گرفتار ہونگے فضل الٰہی شامل حال ہے ہمارے کہ ہم بہت پیغمبروں پر ایمان
رکھتے ہیں اور شرائع منسوخہ بسیار پر عمل کرتے ہیں تو یہ سب غلط فہمی ہی تمہاری سمجھ لو کہ ایک فرقہ تمہارا کہ تم سے
درجے میں اعلیٰ تھا ایک حکم توریت کے ترک کرنے کے سبب سے کہ بمراتب کمتر تھا ترک متابعت پیغمبر
آخر الزمان سے خسران کلی میں اور حرمان ابد میں گرفتار ہوا اور طوق لعن اور جامہ مسخ پہنایا گیا وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ
الَّذِيْنَ اعْتَدَوْا مِنْكُمْ فِي السَّبْتِ اور البتہ تحقیق جانا ہے تم نے انکو جو حد سے نکل گئے تھے ساتھ شکار ماہیان
دریا کے تم میں سے بیچ ہفتے کے کہ ہندی میں سنیچر کہتے ہیں قصہ اسکا مختصر یہہ ہے کہ ایک فرقے کے لوگ
بنی اسرائیل کے شہر ایلہ میں کہ کنارہ دریا کے تھا رہتے تھے اور توریت میں مامور تھے کہ ہفتے کے دن مچھلی کا
شکار نکریں اور دن شکار کھیلتے تھے اسدن موقوف کرتے تھے خدا کی قدرت سے اور دن مچھلیاں چھپ
جاتی تھیں اسدن پانی پر ہزاروں تیرا کرتی تھیں انکو مرغوب بہت تھی مچھلی جی انکا للچانے لگا اور مثل ماہی بے آب کے
تڑپنے لگا عقلمندوں نے ان کے تدبیر کی کہ جمعہ کو آخر روز چوبچے کھود دیے اور ایک نالا دریا سے ہر چوبچے تک کردیا روز شنبہ کو
رہ نہ پاتیں مچھلیاں جو بچوں میں آتیں پھر راہ بند کر دیا وہ دریا میں نجا سکیں یکشنبہ کے دن پکڑ لیتیں تھے اسی حیلہ سے مدام مچھلیاں
ہفتے کو بند کرتے تھے اتوار کو دم پکڑ کر نکالتے کھاتے تھے اور بیچتے تھے اور کہتے تھے کہ ہم ہفتے کے دن شکار منع ہے اسپر ہاتھ نہیں
لگا رکھتے ہیں دوسرے دن پکڑتے ہیں یکشنبے کو کہ حلال ہے کہتے ہیں کہ چالیس برس یا ستر برس تک

یہہ عمل رائج رہا تا انکہ عہد نبوت اور خلافت حضرت داؤد علیہ السلام کا ہوا آپ نے اس احوال سے مطلع ہو کر انکو منع
فرمایا اور نصیحت کر گئے اور کہا کہ یہہ بند کرنا تمہارا بھی شکار کرنا ہے روز شنبہ کو زنہار یہہ عمل نکرو اور اگر کروگے تو بڑے عقوبت میں
پڑوگے انہوں نے کہا حضرت داؤد کا نہ مانا اسیطرح حیلہ بازی کرتے رہے حق تعالی نے ان سے انتقام لیا
چنانچہ فرماتا ہے فَقُلْنَا لَهُمْ كُونُوا قِرَدَةً خَاسِئِينَ پس کہا ہم نے انکو کہ تم نے خلاف امر ہمارا کیا ہو جاؤ
تم بندر ذلیل لکھا ہے کہ جو کوئی واسطے عبرت کے ان کے تماشے کو آتا تھا لعن اور طعن شروع کرتا تھا اور یہہ حال
حسرت سے سر ہلاتے تھے اور دیکھتے تھے اخبار میں وارد ہے کہ لوگ اس شہر کے وقت شیوع اس عمل قبیح
کے یہہ تین گروہ ہوسے تھے بقدر بارہ ہزار کے تو واعظ تھے کہ انکو اس کام سے منع کرتے تھے اور حق امر معروف اور
نہی منکر کا بجالاتے تھے یہاں تک کہ درمیان اپنے اور محلے ان کے کے دیوار کھینچی تھی کہ نہ آپ جاتے تھے
اور نہ انکو اپنے پاس آنے دیتے تھے اور قریب ستر ہزار آدمیوں کے مچھلیوں کی شکار میں گرفتار تھے اور بعضے آن
تھے کہ نہ یہہ کار کرتے تھے اور نہ انکار کرتے تھے ساکت تھے پس واعظوں نے بجمیع وجوہ نجات پائی اور مرتکبان
شکار ماہی سب مسخ ہوگئے اور ہلاک ہوئے اور ساکتوں کے حق میں اختلاف ہے سورۂ اعراف
میں باقی قصہ آویگا انشاء اللہ تعالی فَجَعَلْنَاهَا نَكَالًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهَا وَمَا خَلْفَهَا وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِينَ پس کیا ہم
نے اس قصے کو عبرت اور مانع گناہان جیسی نکال حقیقی کہ زنجیر ہے مانع چلنے دوڑنے کے واسطے ان کے جو حاضر
تھے اور دیکھتے تھے اور وہ جو پیچھے انکے آوے اور نصیحت واسطے پرہیزگاروں کے ان کے قوم سے ہوں تا امت
محمدیہ سے صلی اللہ علیہ وسلم بَيْنَ يَدَيْهَا سے وہ شہر اور بلدہ مراد ہے کہ روبرو اس شہر کے تھے اور اس زمانہ
میں حاضر تھے اور مرتکب گناہوں کے ہوتے تھے اور مَا خَلْفَهَا سے وہ شہر اور دیہات کہ غیبت زمانی اور مکانی
رکھتے تھے اور مرتکب گناہ ہونے تھے اسواسطے کہ یہہ واقعہ عمدہ بسبب ندرت کے جا بجا پہنچیگا لوگ
ہر مقام کے سنکر عبرت کرینگے اور اسے تواریخ اور وقائع عجیبہ میں ثبت کرینگے اور مسافر اور تاجر دور دور شہر
دہ بدہ مشہور کریں تا سبب عبرت عامہ ہو اور موعظت واسطے متقین کے کہ بجہتہ تقوی کے ارتکاب گناہ
سے باز رہے ہیں لیکن نفوس انکے بمقتضائے بشریت میلان گناہ کی طرف رکھتے ہیں جب اس واقعہ میں
تامل کریں حد تقوی سے باہر نہ نکلیں اور یہہ واقعہ انکو بمنزلہ واعظ کے ہے کہ تخویف اور ترہیب انکی سے جادہ شریعت
سے لغزش نکریں اور فرق نکال اور موعظہ میں اس سبب سے منظور ہوا کہ نکال مانع فعلی ہے اور وعظ مانع قولی اور
مانع فعلی اقوی ہوتا ہے مانع قولی سے پس مرتکبان گناہ کو بدون منع قوی کے باز رکھنا گناہ سے دشوار ہے اور
متقیوں کو مانع قولی بھی بس ہے جیسے کہ کہتے ہیں کہ غلام کو مار اور میاں کو گفتار کافی ہے اور یہاں ایک
نکتہ ہے کہ محتاج بیان کا ہے وہ یہہ ہے کہ قردہ جمع غیر ذوی العقول ہے اور صفات ہمہ ذوی العقول

بصیغہ تانیث آتی ہے خواہ مفرد ہو خواہ جمع پس موافق قاعدے کے قردۃ خاسئات کہنا درکار تھا خاسئین
کہ صیغہ ذوی العقول ہے کیون ارشاد ہوا جواب اسکا یہہ ہے کہ خاسئین یہان صفت قردۃ کی واقع نہین
ہوئی ہے تا مطابق اس قاعدہ کے تانیث اسکی ضرور ہوتی بلکہ حال ضمیر سے کہ کونوا مین ہے پس معنی یہہ ہوئے
کہ کونوا قردۃ حال کونکم خاسئین فی ہذا المسخ والتبدیل اور اگر بنی اسرائیل بعد سننے اس قصے کے کہین کہ اس
قسم کا اعراض حکم الٰہی سے بیچ اسلاف ہمارے کے بسبب دوری زمان نبوت موسیٰ علیہ السلام کے اور بسبب
غلط فہمی کے ہوا تھا کہ حیلے شرعی کو دلیل واقع جانکر اباحت صید کا گمان کیا تھا اور کوئی پیغمبر موجود نہ تھا کہ جسکے
پاس جاکر ازالہ شبہ کرتے حضرت داؤد علیہ السلام غائبانہ انکو کچھہ خبر لکھہ بھیجتے تھے وہ کچھہ اور سمجھتے تھے اور علاوہ
اسکے یہہ واقعہ تھوڑے لوگون پر فرقے ہمارے کے ہوا تھا تمام بنی اسرائیل کو جمع قلیل کے واسطے کیون سرزنش
کی جاوے قیاس کل فرقے کا اوپر بعض کے نامناسب ہے کہتے ہین ہم اعراض احکام الٰہی سے اسلاف سے
تمھارے چند مرتبے بحضور حضرت موسیٰ اور زمانہ مین ان کے اور فرمانے انکے سے بیچ ایک مقدمے کے وقوع
مین آیا ہے پس اس مقدمے کو یاد کرو وَاِذْ قَالَ مُوْسٰی لِقَوْمِہٖ اور یاد کرو اسوقت کو کہ کہا موسیٰ علیہ السلام نے
واسطے قوم اپنی کے اس ہنگام مین کہ عامیل کو کہ مرد مالدار تھا برادر زادے یا عم زادے اسکے نے کہ سوا اسکے
اور وارث اسکی عامیل کا نہ تھا مدت تک انتظار اس کے موت کی کھینچی تا مال موروث اسکے سے ذوق فقر اپنا
کرے جب نہ ہوا تو آخر تنگ دل ہو کر مار ڈالا اور پھر اٹھا کر اور محلے مین ڈال دیا وقت صبح کے فریاد کرتا ہوا حضرت
موسیٰ علیہ السلام پاس آیا اور لوگون پر اس محلے کے دعوی خون کا اس مقتول کے کیا اور چاہا کہ اہل محلہ سے
دیت لے حضرت موسیٰ نے اہل محلہ کو بلا کر پوچھا انھون نے انکار اس امر کا کیا حضرت موسیٰ نے نہ قسم انکو دی
نہ دیت ٹھہرائی جناب الٰہی مین دعا کی تا حقیقت حال منکشف ہو حق تعالیٰ نے طرف ان کے وحی بھیجی
او مضمون وحی کا حضرت موسیٰ نے رؤسائی بنی اسرائیل کو جمع کر کر تبلیغ کیا کہ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُکُمْ اَنْ
تَذْبَحُوْا بَقَرَۃً تحقیق حق تعالیٰ احکم فرماتا ہے تم کو کہ ذبح کرو ایک گائے کو اور ایک ٹکڑا گوشت کا اس گائے
کے مقتول پر مارو وہ زندہ ہو کر بتاوے گا کہ قاتل میرا فلانا شخص ہے اور یہہ طریق اس واسطے اختیار کیا کہ اگر راہ
وحی سے نام قاتل کا معین کر کے کہہ دیتے تو یہہ جماعت بے باک حضرت موسیٰ علیہ السلام کو تہمت کذب
اور افترا کی کرتی اور ورطہ کفر صریح مین پڑتی پھر انکو ساتھہ عقوبت کے جڑ سے کھو دینا ضرور کرنے پڑتی لہذا معجزہ
احیائے میت کہ بسبب مارنے عضو گائے سے اعضائے مردہ کو کہ علاوہ سببیت اور مسببیت درمیان
ان دونون کے کسی کے خیال مین نہین گذرتا دکھا کر زبان مقتول سے کہ تازہ عالم غیب سے آیا اقرار جرم کو
دیکھہ کر پھر البتہ صادق القول ہوتا یقین قاتل کا کیا تھا بالفرض اگر قاتل اسکا انکار بھی کرے تو مقتول خود مخاصمہ بنا کرتا

سر گرم ہوا اور قرائن اور ثبوت سے ثابت کرے اور واقع مین وہ مقتول غیر قاتل وارث اور نہین رکھتا تھا
اور قاعدہ شرعی ہے کہ قصاص لینا بغیر دعوی وارث درست نہین ہوتا اگر حضرت موسی علیہ السلام راہ
وحی سے تعین قاتل معلوم کر کر اسکے نام پر خبر بھی دیتے تو بھی قصاص لینا اصلاً ممکن نہ تھا سوال احیائے میت
ساتھ مارنے پارہ گوشت گاؤ کے جو محض بفعل خدا تھا سعلا وہ سببیت اور میت بس تخصیص کیون اس جانور
کی بیچ ذبح کے ہوئی جواب اس واقعہ مین یہہ بھی منظور تھا کہ اس مرد صالح کو کہ تقویٰ مراتب لکے کی بخدا کر کر جہان
سے گیا تھا اور سوا گوسالہ کے کچھ میراث بیٹے کو نہین چھوڑی تھی نفع معتدبہ حاصل ہو کہ مدت عمر اس بیٹے
وجہ معیشت کا سرانجام کر سکے اور یہہ بھی ہے کہ اس جانور کو کہ گائے ہے بیچ احیائے زمین کے اور نباتات
اور اشجار کے ساتھ زراعت اور آب پاشی کے دخل تمام ہے اور زمین کے اصل خلقت آدمی ہے اور نباتات
اور اشجار اصل غذا اسکی بس جانور کو خصوصیت زائد بہم پہنچی اور علاوہ اسکے یہہ ہے کہ مس میت بیچ احیائے
کے عجوبگی تمام رکھتا ہے بہ نسبت مس حی میت غرض بنی اسرائیل نے اس حکم صریح سے اعراض کیا اور کمال بے
ادبی حضرت موسی سے قَالُوْا اَتَتَّخِذُنَا هُزُوًا کہا آیا مکرتا ہے تو ہمکو مسخرا ہم پوچھتے ہین کہ قاتل اس مرد کا
بیان کیجیے اور تم کہتے ہو کہ ایک گائے ذبح کرو اس سوال اور جواب مین کیا مناسبت ہے پہچان کرنے ایک
جاندار کے سے قاتل پہچان دوسرے کا کیونکر معلوم ہوگا سمجھیے کہ یہہ کلام انکا ساتھ حضرت موسی کے
موجب کفر کا ان کے ہوا یا نہوا علما کا اسمین اختلاف ہے بعضے کہتے ہین کہ یہہ کافر ہوئے بنا بر شک کے کہ بیچ
قدرت الٰہی کے اوپر احیائے موتی کے صادر ہوا اس کفر صریح ہے اور اگر اوپر حضرت موسی علیہ السلام کے تہمت
خیانت وحی کی رکھتے تھے تو بھی کافر ہوئے اور اصح یہہ ہے کہ ان دونون امر سے انکو کچھ خبر باعث اس کلام
نہ تھی بلکہ راہ تعجب سے کہا کہ ذہن مین ان کے یہہ بات نہ آئی قَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْجَاهِلِيْنَ کہا
حضرت موسی علیہ السلام نے پناہ پکڑتا ہون ساتھ خدا کے یہہ کہ ہوؤن مین جاہلون سے کہ جواب سوال کا برخشم
ندون اور بیان حق مین استہزا کرون یا کام مین محاملے کے اور طلب قصاص کے ٹھٹھا کرون بلکہ اگر انبیا سے استہزا اور مطائبہ
واسطے اظہار انبساط اور تفریح طبع کے واقع بھی ہوتا ہے تو غیر مقام تبلیغ احکام مین واقع ہوتا ہے چنانچہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی اس قسم کے مطائبات محمودہ منقول ہین اور جنس جہل اور نادانی کے سے نہین ہین
اسواسطے کہ اوپر موقع اپنے کے مین جہل وہ ہے کہ فعل سے کو بے موقع ظہور مین لائے جس وقت انبساط و تفریح طبع
منظور نہ ہو قصد کرے القصہ بنی اسرائیل نے جو سمجھا کہ شاید ذبح مین کسی گائے کے کچھ خاصیت ہوگی کہ جسکے
ٹکڑے مارنے سے مردہ زندہ ہو جاوے اور ہر بقرہ کو یہہ خاصیت نہین ہے بس تحقیق اوصاف مین اسکے گاؤ
عجیب کے دور دور دوڑے حدیث مین وارد ہے کہ اگر بنی اسرائیل ادنی گائے کو ذبح کرتے کفایت کرتا

لیکن اُنہون نے اوپر اپنے سخت گیری کی حق تعالیٰ نے بھی ویسی ہی سخت گیری کی اور حقیقت مین جناب الٰہی کو
منظور امر عظیم ہیجان تھا ایک گاؤ کو اسیواسطے بنی اسرائیل کے دل مین ڈالا قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَنَا
مَا هِيَ کہا دعا کرو واسطے ہمارے پروردگار سے تاکہ بیان کرے واسطے ہمارے کیا ہے حقیقت اُس گائے
کی اس واسطے کہ حقیقت متعارفہ اسکی یہہ خاصیت نہین رکھتی نہ بقرہ وحشی کو اُسے نیل گاؤ کہتے ہین اور نہ گاؤ کوہی
کو اُسے سور گاؤ کہتے ہین پس لابدی وہ گاؤ کہ یہہ خاصیت رکھتی ہے حقیقت بھی دوسری رکھتی ہوگی سوا حقیقت
اس اصناف کے سنتے گو نام مین شریک ہوے جیسے کنار دشتی اور کنار باغی کہ ہر ایک خواص اور آثار جدا
رکھتی ہے وہ سوال جو اہل تفسیر اس مقام مین کرتے ہین کہ سوال لفظ ما سے لغت عرب مین واسطے حقیقت چیز کے
ہوتا ہے پس یہان جواب مطابق سوال کے نہین ہوتا پس اندفاع اس سوال کا یون ہی خوب ہوتا ہے
کہ اُنہون نے جو یہہ خاصہ عجیبہ اُس گاؤ کا سُنا تو گمان کیا کہ حقیقت اُسکی مغایر حقیقت گاوان متعارف سے
ہوگی اگرچہ صورت اور نام مین شریک ہے اسواسطے بلفظ ما ہی سوال کیا پس حضرت موسیٰ نے واسطے استکشاف
اس معنی کے جناب الٰہی مین دعا کی پھر جناب الٰہی سے نشان اُس گائی کا دریافت کر کر قَالَ کہا حضرت موسیٰ
نے کہ وہ گائی حقیقت ورائی حقیقت گاوان متعارف نہین رکھتی اور یہہ خاصہ عجیبہ اُس گائے مین باعتبار
خصوص ماہیت کے باعتبار صفت کے نہین بلکہ إِنَّهُ يَقُولُ تحقیق حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ إِنَّهَا تحقیق
وہ گائی علم الٰہی مین معین واسطے ذبح کے ہے بَقَرَةٌ ایک گائی ہے جس گائی متعارف سے
حقیقت علاحدہ نہین رکھتی اور صفت نئی بھی صفات کاملہ سے بیچ اُسکے کہ خیال تمہارے مین ہو جب
اس خاصہ عجیبہ کے ہو موجود نہین ہے مگر یہہ ہے کہ باعتبار سن و عمر کے ایک کمال اُس مین متحقق ہے
اسواسطے کہ لَا فَارِضٌ وَلَا بِكْرٌ نہ بوڑھی کہنہ سال ہے کہ بسبب ضعف کے کارہائے شاق گاوان
سے معطل رہے اور نہ خورد سال ایسی ہو کہ ہنوز بچہ نہ جنا ہو یا مادے پر جست نکی ہو عَوَانٌ بَيْنَ ذَٰلِكَ
جوان میانہ سال ہے کہ بیچ وسط حقیقی کے واقع ہے درمیان بڑھاپے اور بچپن کے یہان کئی سوال جواب
طلب ہین اول یہہ کہ مدلول لا فارض ولا بکر کا بعینہ مدلول عوان کا ہے پس احتیاج ذکر عوان کا کیا ہے پھر
مدلول عوان کا اور مدلول بین ذالک کا بھی شئی واحد ہے پس تکرار او پر تکرار کے لازم آیا جواب اسکا یہہ ہے
کہ مدلول لا فارض ولا بکر کا یہہ ہے کہ نہ پیر ہے نہ جوان اور یہہ معنی اعم ہین اس سے کہ گوسالہ نہایت صغیر ہو
اور اس سے کہ میانہ سال ہو پس حاجت ذکر عوان کی واسطے رفع احتمال کے متحقق ہوئی اور جو میانہ حال ہونا بھی اعم ہے اس سے
کہ وسط حقیقی مین دونون سن واقع ہوں یا مائل بہ پیری یا جوانی پس واسطے رفع احتمالین باقیین کے اور تعین احتمال اول کے لفظ بین ذالک کا لانا لازم
ہوا پس تکرار کسی وجہ سے نہین دوسری خواص لفظ بین کے سے یہہ ہے کہ اوپر متعدد کے داخل ہوتا ہے

اور یہان لفظ ذلک پر داخل ہوا کہ متعدد نہین ہے جواب اسکا یہہ ہے تعدد مضاف الیہ مین کا عام ہے تعدد لفظی ہو یا تعدد معنوی ہو یہان تعدد معنوی متحقق ہے اس واسطے کہ لفظ ذالک کا اشارہ طرف دو چیز کے ہے فارض اور بکر کے تیسری یہہ گاؤ دو حال سے خالی نہین ہے نر ہے یا مادہ اگر نر ہے تو کس طرح جننے لائق اُسکے حق مین معرف اور مشخص ہوسکے اسواسطے کہ ہر نر گاؤ لا بکر ہے کہ معنی بکر کے حیوانات غیر جنے ہوئے کے ہین اور بطریق تقابل عدم ملکہ صلاحیت کو جننے کے مقتضی ہے اور بیل اصلا صلاحیت جننے کی نہین رکھتا پس موصوف بہ بکر نہین ہوسکتا اور علاوہ اسکے یہہ ہے کہ ضمائر تانیث کی کہ ابتداء قصہ سے انتہی تک علی التواتر کلام الٰہی مین وارد ہین اباکرتے ہین بیل ہونے سے اور اگر مادہ یعنے گائے کہیے تو وصف لا بکر کا اور ضمائر بھی درست پڑتے ہین لیکن لا ذلول تثیر الارض ولا تسقی الحرث معرف اور مشخص اُسکا نہین ہوسکتا اس واسطے کہ ہر گائے بحسب عرف اور عادت صلاحیت زمین جوتنے کی اور آب کشی کی نہین رکھتی گو بسبب امکان عقلی ہے جواب اسکا یہہ ہے کہ ظن غالب یہہ ہے کہ وہ گاؤ بیل تھا اور تانیث ضمائر بنا بر لفظ بقرہ کے ہے کہ تانیث لفظی مونث ہے اگرچہ تے اسمین برائے وحدت کے کہیے نہ برائے تانیث مثل تمرہ اور حمامہ کے اور قاعدہ لغت عرب کا ہے کہ جو مذکر کو ساتھ لفظ مونث کے ذکر کرتے ہین ضمائر بھی مونث کی اسمین لاتے ہین جیسے لفظ دابہ کا اگرچہ اسے نر کے معنون مین لاوین ضمیر مونث ہی کی لاوین گے اور معنی بکر کے کہ نہ جنی ہوا ما حیوانات مین سے اور ذکورون مین اُس حیوان کو کہتے ہین کہ ہنوز جست اوپر مادہ کے نکی ہوا اور بعضے مفسرین کہتے ہین کہ وہ گاؤ مادہ تھی یعنے گائی تھی بیل نہ تھا بدلیل تانیث ضمائر اور وصف بکارت اور عدم انطباق وصف لا ذلول اور لا تسقی الحرث مین جواب دیتے ہین کہ عرف عادت بحسب ازمنے اور بلدان کے مختلف اور متفاوت ہوتی ہے شاید اُس زمانے مین اُس شہر مین گائے کو ہی جوتتے کر پانی دیتے ہون گھونکو اور میرے نزدیک بھی یہی قول اخیر کا اقرب بصواب معلوم ہوتا ہے اگرچہ اول بھی ہوسکتا ہے لیکن ترجیح اسی کو معلوم ہوتی ہے بہر حال حضرت موسی علیہ السلام نے بنی اسرائیل کو بعد بیان اس نشانی کے فرمایا کہ تم نظر طرف خواص اور صفات اُس گاؤ کے نکرو بلکہ نگاہ اپنی طرف امتثال امر الٰہی کے متوجہ رکھو کہ اشیا مین خواص ودلعیت رکھے ہین اُسے دیکھو فافعلوا ما تؤمرون پس بجا لاؤ تم جو حکم کیے جاتے ہو تم حضور خداوندی سے کہ ایجاد خواص اور عجائب ودیعت اُسکے کا ہے جس گائی مین جانتے یہہ خاصہ عجیبہ پیدا کرے بنی اسرائیل کو باوجود نشانیاں بتانے حضرت موسی علیہ السلام کے اور سمجھانے کے تشفی حاصل نہوئی پھر تفتیش اسکے مین حضرت موسی علیہ السلام سے قالوا کہا کہ کمال جانور کا جیسا سن و سال مین ہوتا ہے ویسا ہی رنگ مین بھی ہوتا ہے ادع لنا ربک یبین لنا ما لونها دعا کرو واسطے ہمارے بیچ جناب پروردگار اپنے کے تا بیان کرے واسطے ہمارے کیا ہے

رنگ اُس گائے کا قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ صَفْرَاۗءُ فَاقِعٌ لَّوْنُهَا کہا موسیٰ علیہ السلام نے تحقیق خدائے سبحانہ
وتعالیٰ فرماتا ہے یہہ کہ وہ گائے ہے زرد رنگ ڈہڈہا ہے رنگ اُسکا اور بسبب رنگ کے تَسُرُّ النّٰظِرِيْنَ
خوش کرتی ہے دیکھنے والون کو اور ہر رنگ زرد خالص کی تاثیر ہے کہ تفریح خاطر اور دفع غموم اور احزان مین
نافع ہوتا ہے طبرانی نے اور خطیب اور دیلمی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ جو کوئی زرد پاپوش
پہنیگا ہمیشہ شادان رہیگا جب تک کہ وہ پاپوش پہنیگا اور تفاسیر مین امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ سے
روایت کی ہے کہ اُنھون نے فرمایا من لبس نعلا صفراء قل همه اور بعضے روایتون مین آیا ہے کہ جو کوئی
سات پاپوش ہے دوڑتی زرد رنگ پہنے غم اور اندوہ اُسکا دور ہو اور الوان خمسہ یعنے سُرخی زردی سیاہی
سفیدی سبزی خواص مختلفہ رکھتے ہین کہ اہل تجربہ اور قیاس نے انکو ثابت کیا ہے عرب مین مشہور ہے
کہ الحمرة اجمل والصفرة اشکل والخضرة ابہی والسواد اهول والبیاض افضل یعنے سُرخی جمال رکھتی ہے اور
زردی نظر مین خوش معلوم ہوتی ہے اور سبزی موجب بزرگی اور وقار کے ہے اور سیاہی ہولناک ہے
اور سفیدی فضیلت اور خوبی رکھتی ہے القصہ بنی اسرائیل باوجود رنگ بتانے کے پھر سوال سے باز نہ رہے
قَالُوْا کہا پھر چند کمال اُس گائے کا باعتبار سن و سال اور باعتبار رنگ و جمال دریافت ہوا لیکن یہہ کمال
مشترک ہے بہت گایون مین مرجح یک فرد نہین ہو سکتا کہ بسبب اُسکے وجود اُس خاصیت کا ذہن نشین
ہمارا ہو اسی ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا هِيَ دعا کرو واسطے ہمارے پروردگار اپنے سے تاکہ بیان
کرے واسطے ہمارے کیا ہے حقیقت مشخصہ اُس گائے کی کہ جس مین بالخصوص ترجیح ایجاد اُس خاصے کی واضح
ہو اسواسطے کہ اِنَّ الْبَقَرَ تَشٰبَهَ عَلَيْنَا تحقیق جنس گایون کی مل گئی ہے اوپر ہمارے کہ میانہ سال اور
زرد رنگ بہت ہین وَاِنَّآ اِنْ شَاۗءَ اللّٰهُ لَمُهْتَدُوْنَ اور تحقیق ہم جو اُس مرجح کو دریافت کرین گے تو اگر چاہا ہے
اللہ نے البتہ راہ پانے والے ہین حدیث شریف مین وارد ہے کہ اگر بنی اسرائیل کلمہ اِنْ شَاۗءَ اللّٰهُ نہ کہتے تو ہرگز
اُس گائے کو نہ پاتے اور تشفی خاطر اُنکی نہوتی یہان سے معلوم کیجے کہ استعانت ساتھ اس کلمہ مبارک کے ہر عمل
نیک مین کہ غرض حصول کی اُسکے ہو مبارک اور میمون ہے اور باستحباب شرعی مقرون ہے اور کیونکر
نہو کہ اس کلمے مین استعانت بخدا ہے اور تفویض امر مشیت الٰہی ہے اور اعتراف اور اقرار بقدرت ایزدی ہے
کہ اصلاح اعتقاد و عمل ہے قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ کہا حضرت موسیٰ نے حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ مرجح کہ ذہن نشین تمہارا
ہوا اور موجب ایجاد اُس خاصہ عجیبہ کا اُسمین ہو دو چیزین ہین اول ہونا اُس گائے کا اور شرافت عزت اپنے
کے ہے کہ اصلا از روے ذلت بارکشی اور سوا اُسکے اعمال بنی آدم کے نہین دیکھے اور دوسرے سلامت
ہونا اُسکا عیب نوع اپنے سے ہے کہ کچھہ عیب نہین رکھتی اسواسطے کہ اِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا ذَلُوْلٌ تُثِيْرُ الْاَرْضَ

یعنی وہ گائے ہے کہ کبھی کسی کام میں رام نہیں ہوئی اور ذلیل نہیں ہوئی ساتھ اس چیز کے کہ جوتے
زمین کو یا ہارتی کرے وَلَا تَسْقِي الْحَرْثَ اور نہ پانی پلائی ہے کھیتی کو اور نہ ڈول کوئیے سے کھینچی ہے مُسَلَّمَةٌ
سالم رکھی گئی ہے اس سے کہ ہاتھ آدمیوں کا اُسے پہنچے اور کام میں لا کر ذلیل کریں یا بدن میں اُسکے سوراخ
کریں یا داغ لگاویں یا اور کچھ تصرف اپنا عمل میں لاویں جیسے اور جانوروں کو کرتے ہیں بعضوں نے کہا یعنی ہاتھ
اُٹھائے سب کاموں سے خوشی خوشی چرتی پھرتی ہے کشاف میں لکھا ہے مُسَلَّمَةٌ کے تفسیر میں کہ سَلَّمَهَا
اللہ من العیوب سلامت رکھا ہے اُسے حق تعالیٰ نے عیبوں سے لَا شِيَةَ فِيهَا نہیں داغ بیچ اُسکے
یعنی مخالف زرد رنگ کے اور کسی رنگ کا داغ نہیں نہ خلقی نہ عملی چنانچہ اکثر جانوروں کی خلقت میں داغ نہیں
ہوتا لیکن بسبب عمل بار برداری کے داغی ہو جاتے ہیں اُسنے ذلت عمل کی نہیں کھینچی کہ رنگ بعضے اجزائے
بدن اُسکے کا متغیر ہو قَالُوا الْآنَ کہا بنی اسرائیل نے کہ اسوقت اور آن اصل میں نام جزو غیر منقسم کا
ہے زمانے سے خواہ وہ جزو غیر منقسم زمان گذشتہ میں یا آئندہ میں فرض کریں لیکن جب اُسے معرف
بلام عہدیہ کیا مراد اُس سے جزو معہود ہوا کہ متکلم اور مخاطب اُسکو پہچانتا ہے اور وہ نہیں ہے مگر جزو حاضر
اور بعد ادخال لام عہدیہ کے اس لفظ کو مانند ظروف غیر متمکنہ کے استعمال کرتے ہیں اور ہمیشہ منصوب لاتے
ہیں جِئْتَ بِالْحَقِّ لایا تو سخن درست گو کہ فی الحقیقت سبب ایجاد اس صفت نادرہ کا بیچ اُسکے ہی ہے
اب تمام تردد ہماری زائل ہوئی اس واسطے کہ فیضان حیات جمیع حیوانات میں اور انسان میں اولا بروح حیوانی ہوتا ہے
عالم غیب سے اور بواسطے اُس روح حیوانی کے اثر حیات بجمیع اجزائے بدن گوشت اور پوست وغیرہ سے
پہنچتا ہے اور حیوانات دو قسم ہیں وحشی اور اہلی حیات وحشی کی متعدی نہیں ہے بلکہ لازم ذات اُسکے کی
ہے اثر حیات اُسکا انسان کو کہ اُسکو انسان سے گریز اور تنفر تام ہے کیونکر پہنچے پس وہ حیات کہ فیض اُسکا
انسان کو پہنچے اور اُسے زندہ کرے ہوگی مگر حیات جانور اہلی کی اور جانوروں اہلی میں بھی ایسی حیات کہ نے
توسط اسباب متعارفہ القائے نطفہ اور تربیت رحم بیچ نظر ہمارے کے نہیں ہے مگر گائے کی کہ گوسالہ سامری
خاک پائے جبرئیل علیہ السلام سے گویا ہوا تھا پس زندہ کرنا مردے ہمارے کا بتوسط حیات فائضہ اور ...
گائے کے موافق حکمت الٰہی ہے اور آدمی جو اُسے تسخیر و تذلیل کریں سوراخ کرنے میں داغ لگانے میں
تصرف کریں اور اپنے کاموں میں دوڑاویں تو صرافت حیات علیہ لینے میں نہیں رہتے اور روح حیوانی
اُسکی میں وہ صفا اور قوت نہیں رہتی کہ تا احیائے میت میں واسطہ واقع ہو بلکہ بیچ پردہ جوتنے کے اور
پانی دینے میں کھیتوں کے اور جو گائے کہ نہ پردہ واسطہ ایجاد حیات علیہ واقع ہو ضرور ہے کہ اوسمیں اصل صفا
اور قوت اور صرافت اپنے کے ہو اور علاوہ اسکے ایسی گائے کہ زرد رنگ صاف ہو بے داغ بہر خدمت آدمیوں کی

سے اور ذلت اور حقارت سے بچی ہو اور معزز ہو ساتھ عزت کے کہ فرمایا ہے کسی کے تو آئی ہو مشابہت تام
رکھتی ہے ساتھ گوسالہ سامری کے کہ زر خالص سے بنا تھا اور اسے ساتھ کمال توقیر کے نگاہ رکھا تھا اور وہ گویا
نظر میں ہمارے گویا ہوتا تھا اور آثار حیات غیبیہ اُس سے ظاہر ہوتے تھے پس موافق قضیہ حکم المثلین واحد کے
ایجاد اُس اثر کا اس قسم گائے میں خاطر نشین ہمارا ہوا سوال حیات انسانی ساتھ حیات انسانی کے مناسب
قوی تر رکھتی ہے مناسبت حیات حیوانی سے کہ ساتھ حیات انسانی کے ہے پس بعضے افراد
انسان کو اوپر بدن اُس میت کے واسطے ایجاد اس خارقہ کا کیوں فرمایا جواب مارنا ایک انسان کا واسطے گویا
کرنے دوسرے کے اس قبیل سے ہے کہ بنایا محل اور ڈھایا شہر کہ مارنا انسان کا کسی وجہ سے بغیر حکم شرع
کے روا نہیں ہے بخلاف مارنے حیوان کے کہ بنام خدا ذبح کرنا اسکا ایک نوع ہے عبادت کا اور جو نقل
حیات انسانی بحکم شرع متعذر ہوئی تو ضرور انتقال واقع ہوا ساتھ اُس حیوان کے کہ عالم غیب سے مشابہت
تمام رکھتا ہے ساتھ انسان کے کہ مدت حمل اسکے کی ساتھ مدت حمل انسان کے برابر ہے اسواسطے دودھ اسکا
افضل ہے سب دودھوں سے القصہ جو بنی اسرائیل نے موافق فہم اور قدر استعداد اپنے کے دریافت کیا
کہ حکمت الٰہی اس امر میں ہی تو گرم ہوئے اوپر بجالانے اسکے اور تلاش کرنے لگے ایسی گائے کہ با این صفات
موصوف ہو تمام شہر میں ایسی گائے نہ پائی مگر ایک کے یہاں تھی اور قصہ اسکا یون ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک مرد
صالح تھا اسکا ایک بیٹا تھا خورد سال اور اُس مرد صالح کے پاس حوادثات زمانے سے کچھ مال اسباب باقی نہ رہا
تھا مگر ایک گوسالہ تھا اُسنے گوسالے کو پکڑ کر بنام خدائے ابراہیم و اسحاق و اسمٰعیل و یعقوب سپرد کر کے جنگل میں
چھوڑ دیا اور کہا کہ الٰہی میں نے اس گوسالے کو واسطے بیٹے اپنے کے سپرد تیرے کیا یہ امانت میری جب لڑکا
بڑا ہو تو اُسے پہنچائیو پھر وہ گوسالہ صحرا میں پتے درختوں کے کھاتا تھا اور پرورش پاتا تھا اور بعنایت الٰہی شیر سباع
اور درندگان سے محفوظ رہتا تھا اور جو کوئی آدمی وہاں آنکلتا اور قصد پکڑنے کا کرتا تو بھاگ جاتا تھا ہر چند لوگ
قصد پکڑنے کا کرتے تھے نہیں پاتے تھے جب کمال تجسس کوئی کرتا تھا تو نگاہ سے مخفی ہو جاتا تھا جب وہ لڑکا
بڑا ہوا مثل باپ کے بکمال تقوی اور صلاح آراستہ ہوا رات کو تین حصے کرتا تھا ایک حصے میں ماں کی خدمت بجالاتا
تھا ایک میں سوتا تھا ایک میں نماز پڑھتا تھا اور جب صبح ہوتی تھی تبر اور رسن لیکر صحرا کو جاکر لکڑیاں کاٹ
لاکر بوقت شام بازار میں بیچکر تین حصے اسکی قیمت کے کرتا تھا ایک حصہ خدا کی راہ میں دیتا تھا ایک حصہ
آپ کھاتا تھا ایک حصہ ماں کی نذر گذرانتا تھا اس طرح عمر اپنی صرف کرتا تھا ایکروز ماں نے اسکے کہا کہ تیرے
باپ نے ایک گوسالہ فلانے جنگل میں بنام خدا چھوڑا تھا وہ اب کمال جوانی کو پہنچا ہوگا اُسکو لاکر لکڑیاں
اُسی پر لادا کر بیٹے نے علامت اسکی پوچھی کہ مبادا اور کوئی گوسالہ مال غیر سے ہاتھ آجائے

کہ ملال نہین ہے وہ ماں نے کہا علامت اُسکی یہہ ہے کہ رنگ اُسکا ایسا صاف زرد ہی کہ اگر کوئی دور سے
دیکھے تو سمجھے شعاع آفتاب پشت اُسکی سے درخشان ہے اسواسطے نام اسکا ہمنے گوسالہ مذہب رکھا تھا
لڑکے نے کہا کہ مبادا اور کسیکا بھی ایسا ہی گوسالہ ہو ماں نے کہا دوسری علامت اُسکی یہہ ہے کہ آدمی کو دیکھکر
بھاگتا ہے اور ہرگز رام نہین ہوتا جو تو اُسے دور سے دیکھے تو کہیو بآواز بلند کہ اے گائے بنام خدائے
ابراہیم و اسمٰعیل و اسحاق و یعقوب رام ہو اور میرے پاس آ لڑکے نے اُس علامت کو یاد رکھکر صحرا مین جاکر
جو اُسے اُسی ڈھب سے بلایا وہ چلی آئی پھر لڑکا موافق وصیّت ماں کے کہ اُسنے کہدیا تھا کہ اُسپر سوار مت ہوجیو
مبادا کہ تصرف انسانی سے مستعمل ہوکر برکت اُسکی جاتی رہے اُس گائی کو کھینچ کر لانے لگا گائی باذن خدا ی
گویا ہوئی اور کہا اے جوان نیک بخت سوار ہو کہ بآسانی تجھے گھر پہنچاؤن یہان سے تیرا گھر ایکدن کی راہ
ہے لڑکے نے کہا کہ ماں نے میرے منع کیا ہے سوار ہونے کو گائی نے کہا واہ وا شاباش رحمت و
آفرین صد آفرین مین تیرا امتحان کرتی تھی اگر تو مجھپر سوار ہوتا مین گرا کر بھاگ جاتی یہہ اطاعت سبب ہے اسلئے
کہ تو مطیع اپنے ماں کا ہے اثنائے راہ مین ابلیس لعین مسافر بنکر اُسکے پاس آیا اور کہا اے جوان تو بہت
نیک بخت ہے اور مجھے ایک حادثہ پیش آیا ہے میری مدد کر مین گلہ گاوان اُسطرف اس پہاڑ کے چراتا
تھا قضائے حاجت کے واسطے یہان آیا تھا اب دردپیٹ مین اُٹھا ہے کہ اپنے گلہ گاوان تک پہنچنا
بکمال دشوار ہے مجھے اپنی گائی پر سوار کر کر وہان پہنچا دے دو گائین منتخب اُس گلے مین سے تجھے اجرت مین اُسکے
دونگا یہہ ابھی کام ہو جاویگا اور مین بھی مراد کو پہنچونگا اسنے کہا میری ماں نے مجھے بھی منع کیا اُسپر سوار ہونیکو
تجھے کیونکر سوار کرون ابلیس نے کہا کہ ماکو تیرے عقل نہین تو تو ہشیار ہے سمجھ تو سہی اسمین کیا ضرر ہے تیرا دو
گائین ملینگی نفع ہے اور یہہ گائے بھی کچھ خلل پذیر نہوگی اسنے کہا کچھ ہو مجھے منظور نہین ہے آخر ابلیس نے اُسکا
پیچھا چھوڑا اسکے ساتھ لگ لیا ہرچند یہہ منع کرتا تھا وہ نہین مانتا تھا لاچار ہوکر اسنے بآواز بلند پکارا کہ اے خدائے
ابراہیم و اسمٰعیل و اسحاق و یعقوب مجھے اس آفت سے چھڑا ایک فرشتہ حاضر ہوا شیطان مضطرب ہو کر
ایک جانور کی شکل بنکر اُڑ گیا گائی نے اُسکی طرف دیکھکر کہا کہ اے جوان کچھ سمجھا تو یہہ شیطان تھا چاہتا تھا
کہ کسی حیلے سے مجھپر سوار ہو کر برکت میری کھو دے حق تعالی نے تجھے شر اُسکے سے بچایا القصہ وقت
شام کے لڑکا گائے کو پکڑے ہوئے اپنی ماں کے پاس آیا اور یہہ ماجرائے عجیب راہ کا اور گویا ہونے گائے
کا دوبارہ عرض کیا ماں نے کہا کہ یہہ گائے ایسی نہین ہے کہ بازار مین لیجا کے ذلیل کرین بہتر یہہ ہے کہ اسکو بیچ ڈالین تاکہ روپیا
اُسکا بار گردن پر نہ رہے اور قیمت اُسکی سے تو بھی فائدہ مند ہو کہ چند مدت لکڑیان لانے سے بچے جب
صبح ہوتی لڑکا گائی کو لئے ہوئے نخاس کو چلا لیکن ماں سے پوچھ آیا تھا کہ کس قیمت پر بیچون ماں نے کہا تھا کہ

ان دنوں میں قیمت گائی کی تین دینار میں کہ قریب چودہ ماشے طلای خالص کے ہوتے ہیں لیکن یہہ گائے عجیب
ہے جو کوئی تجھ سے خریدے تو تو بغیر میرے پوچھے نہ بیچو حق سبحانہ وتعالی اُسنے واسطے تعین قیمت اُس گائے
کے ایک فرشتہ بھیجا کہ اس سے راہ میں آملا اور کہا اے جوان اس گائی کو کس قیمت پر بیچیگا اُسنے کہا تو کیا دیگا
کہا تین دینار اُسنے کہا بشرطیکہ ماں میری راضی ہو فرشتے نے کہا یہہ شرط موقوف کر چھ دینار دونگا اُسنے کہا چھ
دیناروں کے ساتھ بھی یہی شرط ہے فرشتے نے کہا بارہ دینار دونگا شرط کو چھوڑ دے اُسنے کہا اے
عزیز اگر ہموزن اس گائی کے سونا دیگا تب بھی بغیر رضا ماں کے نہ بیچونگا ماحق کیوں درد سر دیتا ہے فرشتے نے
کہا میں آدمی نہیں ہوں فرشتہ ہوں واسطے امتحان تیرے کے آیا ہوں کہ کس قدر مطیع ہے اپنی ماں کا ثواب
اس گائے کو اپنے گھر لیجا بازار میں کسی کو نہ دکھا بنی اسرائیل کو ایک واقعہ درپیش آیا ہے علاج اسکا حضرت
موسی بن عمران نے فرمایا ہے کہ اس قسم کی گائے ذبح کرو بنی اسرائیل تلاش کر رہے ہیں سوا اس گائی کے
کوئی گائی باین صفات موصوف نہیں ہے اگر تجھ سے مول لیں تو ہرگز ان کے ہاتھ مت بیچو یہاں تک
کہ طلا پوست میں اسکے بھر دیں کہ مدت عمر تیرے کو وجہ معیشت سے فراغت ہو اور آدمی جانے کہ جو کوئی
عیال اپنی کو بخدا اسپرد کرتا ہے حق تعالی اس طرح سے پرورش اُنکی فرماتا ہے اور جو کوئی مال اپنا امانت الہی میں
چھوڑتا ہے حق سبحانہ اس وضع پر اُس مال کو نامی اور بارور کرتا ہے غرض یہہ لڑکا گائی کو لیئے ہوئے گھر آیا اور
اپنی ماسے یہہ سب ماجرا عرض کیا رفتہ رفتہ خبر اس گائی کی شہر میں شایع ہوئی بنی اسرائیل واسطے خریداری کے
دروازہ پر اسکے ہجوم لائے اور ہرچند قیمت بڑھاتے تھے یہہ لڑکا اور ماں اسکی راضی نہوتی تھی یہاں تک کہ ٹھہری
یہہ قیمت کہ پوست اس گائی کا بعد ذبح کے زر سے بھر کر حوالے کریں لڑکے نے اور ماں نے حضرت موسی علیہ السلام
کو ضامن لیکر بنی اسرائیل کے ہاتھ یہہ گائے بیچی فَذَبَحُوهَا پس ذبح کیا بنی اسرائیل نے اس گائی کو
وَمَا كَادُوا يَفْعَلُونَ اور نزدیک نہ تھے بنی اسرائیل کہ یہہ کام کریں یعنی نچاہتے تھے کہ ذبح کریں اس واسطے
کہ گراں قیمت یہہ گائی بہت تھی اس قدر زر وافر دینے میں بخل کرتے تھے اور ڈرتے تھے کہ مبادا مقتول
بعد زندگی کے نام کسی شخص کا لے کہ موجب فضیحتی کا ہو اور قصاص لینا اس سے دشوار پڑے لیکن حق تعالی نے
جارناچاراں سے ذبح کروایا اور اگر بنی اسرائیل کہیں کہ اسلاف ہمارے نے اس واقعہ میں اعراض وحی الہی سے
نہیں کیا بلکہ جو حضرت موسی علیہ السلام نے تعین قاتل کا واسطہ ساتھ ذبح کرنے گائی کے کیا اور مناسبت
درمیان ان دونو امر کے نہ تھی راہ تعجب سے اس قدر توقف کیا تھا اگر پہلے ہی حضرت موسی علیہ السلام تعین قاتل کا فرماتے
اسلاف ہمارے ہرگز اعراض نکرتے کہتے ہیں ہم یہہ سب غلط ہے بلکہ اسلاف تمہارے سر قصے سے اقرار وحی الہی نہیں کرتے تھے اور
مستبعد جانتے تھے کہ حضرت موسی علیہ السلام کو ساتھ وحی کے اطلاع اس امر غیب کی ہو اگر ایسا نہوتا تو ایک دو پہر

تہمت خون کی نکرتے اور قاتل آپ اقرار کرتا اور اگر اسکو یاد نہین رکھتے پس یاد کرو دوسرے قصے کو وَاِذْ قَتَلْتُمْ نَفْسًا
اور یاد کرو جب مار ڈالا تم نے ایک جان کو کہ نام اسکا عامیل تھا اور ہرچند مارنے والا ایک تم مین سے تھا لیکن
جو یہہ قتل درمیان تمھارے واقع ہوا اور تحقیق قاتل سے تقاعد کی گویا سب شریک قتل ہوے اور کانتہ ایک
گناہ قتل ہی کا سبب تمھارے واقع ہوتا تم نے گناہ اور دوسرا اسپر زیادہ کیا فَادّٰرَءْتُمْ فِيْهَا پس اختلاف کیا تم
نے بیچ اسکے متقدتھے کے یعنے ایک تمھارے نے دوسرے کو ڈالا تہمت قتل مین کہ فلانہ مرتکب اسکام کا
ہے نہین اصل اس صیغہ کا تدارأتم ہے تے کو بیچ دال کے ادغام کیا اور تدرأ بمعنی تدافع ہے یعنے ایک نے
طرف دوسرے کے دفع کیا اور آپ بیچ کر دوسرے کو کونٹے مین ڈالا پس تدارء گناہ دوسرا ہوا کہ تہمت ناحق
آپسمین کی اور دلیل ہوئی کہ تمھین حضرت موسی بروحی آنے کا یقین کامل نہین اور مطلع ہونے ان کے کون
قاتل ہے مستبعد جانتے ہو وَاللّٰهُ مُخْرِجٌ مَّا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ اور اللہ نکال لینے والا ہے پردہ مستور سے اس
خبر کو کہ تھے تم چھپاتے حال قاتل سے اور نفاق اور ضعف یقین اپنے سے لہذا حضرت موسی علیہ السلام کو
فرمایا کہ نام قاتل بتاوین کہ مبادا تم تکذیب کرو اور قاتل قسم جھوٹھی کھا جاوے کہ مین نے نہین مارا اور مقدمہ
چھپے کا چھپا ہی رہتے ہی عادت مستمرہ الہی ہے کہ جو بندہ کسی خیر پر مداومت کرتا ہے خواہ وہ عمل نیک ہو
خواہ بد البتہ حق تعالی اسکے لوگون پر ظاہر فرماتا ہے بخلاف ایک دو بار کے جو تقصیر واقع ہوا اور اسپر ندامت
کرے اور اخفا مین اسکے کوشش کرے تو حق تعالی بھی مستور رکھتا ہے اللهم اغفر لنا ذنوبنا واستر لنا
عیوبنا ایک سوال نحوی وارد ہوتا ہے کہ مخرج صیغہ اسم فاعل کا ہے اور ما تکتمون مین عمل کر کر مفعولیت
نصب دیا ہے حالانکہ بمعنی ماضی ہے اس واسطے کہ اخراجات مکنونات بنی اسرائیل کو ہزارون برس
گذرے ہین اور صحت عمل اسم فاعل کے مین اعتبار معنی استقبال شرط ہے یہان کیونکر تحقیق عمل کا ہوگا جواب
اسکا یہہ ہے کہ اخراج مکنونات بنی اسرائیل ہرچند بہ نسبت وقت خطاب ماضی ہے لیکن بہ نسبت
وقت تدافع اور اختلاف کے مستقبل ہے اور اعتبار معنی استقبالی وقت خطاب کے ضرور نہین ہے
بہ نسبت وقت واقعہ سابقہ درکار ہے اور یہہ جملہ معترضہ ہے القصہ ہم نے واسطے اظہار قاتل کے امر کیا
تمھین کہ گائے ذبح کرو جب ذبح کی تم نے فَقُلْنَا اضْرِبُوْهُ پس کہا ہم نے مارو اس مردے کو بِبَعْضِهَا ساتھ ٹکڑے
اس گائے کے تا زندہ ہو کر قاتل کو لینے بتاوے اختلاف ہے اسمین کہ وہ عضو کون تھا بعضے کہتے ہین
زبان تھی اسواسطے کہ منظور زندہ کرنے سے گویا کرنا اسکا تھا کہ نام قاتل کا بتا دے اور بعضے کہتے ہین کہ عجب
الذنب اس گائے کی تھی اور یہہ نام ہے یک استخوان کا کہ دم جانور کا اس سے چلتا ہے حدیث شریف مین وارد ہے
کہ بار ور حشر سب اجزائے آدمی اور حیوانات کے ریختہ اور کہنہ ہو جاوینگے مگر یہہ استخوان باقی رہیگی

اور اسی استخوان سے خلقت معادیہ شروع ہوتی ہے عماد بدنکی بھی استخوان ہے اور بعضے کہتے ہین کہ ران
راست اُس گائی کی تھی کہ حرکت بیشتر اُسی سے شروع ہے اور بعضے کہتے ہین کہ پارہ گوشت دونو مونڈھو کے
درمیان کا اُس گائے کے تھا کہ قرارگاہ روح حیوانی جو حوالی قلب اور کبد مین منتشر ہے وہی ہے اور اصح یہ
ہے کہ کوئی اعضا معین نہین ہے سارے بدن سے اُس گائی کے کوئی ٹکڑا اُس مقتول کو مارا وہ زندہ
بقدرت کاملہ الٰہی ہوا اور یہ بھی سنا ہے کہ بعد ذبح کے مجمع خلق کا بہت تھا کسی نے نیچہ کسی نے زبان کسی
نے دم کسی نے ران ماری ہو جسکو جسکی سند پہنچی اُس نے وہی لکھہ دیا القصہ بعد مارنے گائے کے ٹکڑے
کے وہ مردہ زندہ ہو کر کھڑا ہو گیا اور حلق کی رگ سے اُسکے فوارہ خون کا چھوٹتا تھا اُسنے بتا دیا کہ مجھے فلانے
شخص نے مارا ہے تا وارث مال کا میرے ہو حضرت موسیٰ نے قاتل سے اقرار کروالیا اور بعد اقرار کے قصاص
لیا جسے حکم شریعت کا یہ ہوا کہ قاتل میراث مقتول کے سے محروم ہے گو علاقہ پدری اور پسری اور برادری
وغیرہ رکھتا ہو حدیث شریف مین وارد ہے کہ ما ورث قاتل بعد صاحب البقرۃ باقی رہے یہان کئی سوال جواب
طلب اور وہ یہ ہین کہ قاتل کو اقرار کروانا حضرت موسیٰ کے قاتل سے اخبار مین نہین آیا اور مقتول کے کہنے سے
قصاص نہین لیا جاتا اکثر اہل قصہ نے جواب اِس سوال کا اس نوع سے دیا ہے کہ جو مقتول بعد موت کے زندہ
ہوا تھا حال برزخ اور نمونہ عذاب اخروی دیکھہ آیا تھا قول اُس کا بجائے دو شاہد معتبر بلکہ زیادہ تر اُس سے تھا اور
جب تک کہ مقتول نہین موا اور حال برزخ کا معاینہ نہین کیا احتمال صدق و کذب کلام اُسکے مین ہے کہنا اُسکا
تعین قاتل مین معتبر نہین ہوتا لیکن موافق قواعد کلامیہ کے اس جواب مین خدشہ ہے قوی اسواسطے کہ اہل کلام تحت
معجزات مین تقریر کرتے ہین کہ اگر بدعائے پیغمبر مردہ زندہ ہووے اور شہادت اور صدق نبوت کے یا تکذیب
رسالت کے دے معتبر نہین ہے بلکہ معجزہ اُس پیغمبر کا نفس احیا میت ہے شہادت اُسکے کو موافقت دعوی
نبوت یا مخالف اُسکے مین دخل نہین ہے اسواسطے کہ میت جب زندہ ہوا عقل اور شعور اور خیال اور وہم انسانی
کہ معرفتین محل خطا ہے سے حاصل ہووے حکم اُسکا حکم افراد انسانکا ہے کہ شہادت انکی کام نہین آتی
اور اگر جماد اور نباتات یا درخت دعائے پیغمبر سے نطق مین آوے اور شہادت اور صدق دعوی نبوت کے دے
معتبر ہے اور اگر تکذیب کرے تب بھی معتبر ہے اور نباتات ہے مدعی نبوت کے حق مین مثل اثبات
مسیلمہ کذاب اور اخوان اُسکے کے اسواسطے کہ نطق جمادات اور حیوانات کا منبع خیال و وہم سے نہین ہے بلکہ نطق
علمی ہے احتمال صدق و کذب کی گنجائش نہین رکھتا اس موافق اِس قاعدہ کے جانتے کہ کلام مردونکا بعد حیات کے محل
صدق و کذب کا ہو کہ زور و تلبیس کلام مین شیوۂ انسان ہے اور کہنا اُسکا تعین قاتل مین معتبر ہوتا جب تک اقرار قاتل
درمیان نہو پس جواب صحیح اسکا یہ ہے کہ جو حق تعالیٰ نے انکو امر فرمایا ذبح بقرہ اور کہا کہ مارنے بعض اعضا اُسکے سے مردہ زندہ

ہو کر احوال قاتل بتا دیگا اس حقیقت میں شہادت اور صدق خبر اس مردے کے بالخصوص بھی جناب الٰہی سے ثابت
ہوئی لہذا اُس مردے کے قول پر قصاص لینا روا ہوا بغیر حاجت اقرار قاتل کے اور اُس مردے کو اور مردوں پر
قیاس کیا نچاہئے کہ یہہ منصوص الصدق تھا اس خبر میں بالخصوص تو الزاما اور یہہ بھی جب ہے کہ اقرار قاتل نے
بہ معجزہ باہرہ دیکھہ کر نکیا ہو اور یہہ بعید ہے ظن غالب یہہ ہے کہ قاتل نے اقرار یا سکوت کہ قائم مقام اقرار کے ہے
کیا ہو حدیث صحیح میں ہے کہ انصار کے لڑکے زیور نقرئی پہنے ہوے کھیلتے تھے ایک یہودی نے اُسے
صحرا میں لیجا کر مار ڈالا اور زیور اُسکا اُتار کر لے گیا وارثوں نے اُس لڑکے کے بڑی جستجو سے اُس لڑکے کو زخمی
پایا کچھہ رمق جانکی باقی تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس لائے حضرت نے فرمایا کہ نام اہل محلہ کے لوگ فلانے
نے تجھے مارا ہے یا فلانے نے جب نام اُس یہودی کا لیا اُس نے سر ہلایا آنحضرت نے اُس یہودی کو بلوا کر
قصاص دلوایا اور بعضے روایاتمیں آیا ہے کہ اُس یہودی نے اقرار بھی کیا پس محتمل ہے کہ اُس قاتل نے بھی جس نے
حضرت موسیٰ نے قصاص دلوایا اقرار کیا ہوگا اور روایاتمیں مذکور اقرار کا اُسکے ساقط ہو گیا ہوگا اب یہاں
مسئلے کا ہے شریعت ہمارے کے دریافت کیجے اور شریعت حضرت موسیٰ کی بھی مطابق ہماری شریعت کے
ہے بابت میں چنانچہ توریت مقدسہ ساتھہ اُسکے ناطق ہے مسئلہ اگر کوئی مردہ کسی جگہہ پڑا ہو اور اثر قتل
اور جراحت کا اُسمیں پایا جاوے اور قاتل اُسکا معلوم نہو تو نزدیک امام اعظم علیہ الرحمہ کے اہل اُس محلے کی
یا اُس دیہہ کی جسمیں کہ مقتول پڑا ہے اور اگر صحرا میں ہے تو گانو جو واقع ہے اُسمیں سے پچاس آدمی نیک
صالح منتخب کو قسم خدا کی کھلائی جاوے کہ ہم نے نہیں مارا ہے اس مقتول کو اور نہ قاتل اُسکے تئیں جانتے
ہیں اگر قسم کھائی تو تمام اُس محلے کو یا دیہہ کو دیت لیکر چھوڑ دیا جائے اور اگر قسم کھانے میں اباکریں تو انکو
حبس کیا جائے تا قسم کھائیں یا قاتل کو تحقیق کر بتاویں کہ اس قدر جمع کثیر ایک محلہ کی یا ایک گانو کی ہے نہیں
رہنے کی انشاء واقعہ ہائلہ جو واقع ہوگا تو خبردار ہو ہی جاوینگے اور نزدیک امام شافعی کے تفصیل ہے اگر تہمت
قتل کی اوپر جماعت کے اُس محلے سے یا اُس دیہہ سے ہو یا نوع کہ ظن غالب حکم کرے کہ انہوں نے مارا ہے
مانند اس ڈھب کے کہ ایک جماعت گھر میں یا صحرا میں جمع ہوئی پھر متفرق ہوئی اور ایک کشتہ چھوڑ
گئے یا اہل محلہ یا اہل دیہہ اُس سے عداوت رکھتے تھے اور امر عداوت کا مشہور تھا اس اولیائے مقتول کو چاہئے
کہ تعین کرکے ایک کا نام اُس جماعت پچاس سے قسم کھا کر کہ فلانا اسکا قاتل ہے بعد قسم کھانے کے مال
اُس شخص کے میں سے دیت دلوائی چاہئے قصاص نہیں اور امام مالک اور امام احمد حنبل کہتے ہیں کہ اگر قتل
عمد کو مدعی قسم کھا کر ثابت کریں تو قصاص ہے باقی بطور امام اعظم ہے القصہ حق تعالی نے بعد فرمانے
ذبح بقرہ کے اور مارنے اعضائے اُسکے کو ساتھہ مردے کے اور زندہ ہونے مردے کے اور بتا دینے اسکے

کے قاتل کو اور پھر مردہ ہو کر گر پڑے اُسکے جماعت بنی اسرائیل کو فرمایا کذٰلک یحیی اللہ الموتٰی جیسے کہ اس
مردے کو محض قدرت اپنی سے اوپر تمہارے زندہ کیا اور کلام اُسکا تم نے سنا ایسے ہی جلاویگا اللہ تعالیٰ
مردوں کو نزدیک نفخ صور کے نہ بسبب اُس نفخ کے نہ اور سبب سے بلکہ واسطے محض اقامت عدل اور اجرائے
قصاص کے اسواسطے کہ یہاں بھی سوا مس اعضائے بقرہ مذبوحہ کے ساتھ بدن میت کے کوئی سبب واقع
نہیں ہوا اور ظاہر ہے کہ مس میت بمیت سبب حیات نہیں ہے آئے جب عدل اور انتقام قاتل سے
منظور تھا اور مقتول کو تشفی بغیر اسکے حاصل نہ تھی ارادہ الٰہی متعلق ہوا اُسپر کہ مردے کو زندہ فرمایا اور زبان اسکی
سے تعین قاتل کا اور دعوی قصاص کا کروایا اور قاتل کو عوض اسکے حکم قتل کا فرمایا اور یہہ معنی آخر تعین واسطے
اقامت عدل عام کے اور انتقام تمام ظالم کے باعث قوی اوپر احیائے اموات کے ہے ویریکم
ایاتہ لعلکم تعقلون اور دکھاتا ہے تمکو حق تعالیٰ اپنی نشانیاں قدرت اور حکمت اور عدالت اپنی کی ساتھ
زندہ کرنے مردے کے تو کہ تم سمجھو اور اندیشہ کرو یہہ خطاب اُنھیں ہے جو مجلس احیائے عامیل میں حاضر تھے
یا زمانہ آنحضرت میں جو انکار حشر کا کرتے تھے سمجھ لیجے کہ اس قصہ کی آیتوں چند چیز بکار آمدنی ہیں اوّل یہہ کہ مازیا
اعضائے میت کا اوپر اعضائے میت کے جب موجب حیا نکا ہوا تو بالیقین معلوم ہوا کہ مؤثر ایجاد عالم
میں وہی ذات مسبب کی ہے نہ اسباب دوسرے یہہ کہ جب کوئی چاہے کہ فیض عالم غیب اوپر اپنے
یا اوپر خاندان اپنے کے نازل کرے پس طریقہ اسکا یہہ ہے کہ تقدیم ذبح اور قربانی کی اور صدقات اور خیرات
کی کرے تا برکت اسکے سے وصول مطلب ہو تیسری یہہ کہ سخت گیری اپنی طرف سے موجب سخت
گیری کے ہے جانب خدا سے اور مسارعت امتثال وامر الٰہی میں فی الفور موجب سہولت اور آسانی ہے
چوتھی یہہ کہ یتیموں کو حق تعالیٰ مورد لطف اور رحمت اپنے کا کرتا ہے بحکم تخلقوا باخلاق اللہ مراعات حال
یتیمان اور حفاظت اموال کی ان کے کافہ خلائق پر لازم ہے پانچویں یہہ کہ جو کوئی عیال اپنی اور فرزند کے چھوڑے
اور مال اپنا حفظ الٰہی میں سپرد کرے حق تعالیٰ اپنا نفع پر نفع اُسے بخشتا ہے چھٹی یہہ کہ خدمت والدین کی موجب
نزول رحمت اور برکت الٰہی کے ہے ساتویں یہہ کہ جو چیز اللہ کی راہ میں دے اور طمع ثواب کا اُس سے رکھے
وہ گران قیمت اور عمدہ ہو جیسے اُنھوں نے یہہ گائے ذبح کی اسیواسطے آیا ہے کہ قربانی لاغر اور عیب دا
ہو آٹھویں یہہ کہ جو کوئی انشاء اللہ کہکر کام کریگا مقصود کو اپنے پہنچیگا جیسے بنی اسرائیل ہمآغوش مطلب
ہوئے نویں یہہ کہ جسوقت کچھ مشکل بڑی پیش آوے اور حل ہونا اُسکا دشوار ہو تو قربانی کرے حق سبحانہ حل فرماوے
گا دسویں سرزنش کافروں گوسالہ پرستوں کی کہ جسکو یہہ معبود اپنا جانکر پوجتے ہیں وہ لائق ذبح کے ہے نہ قابل
پرستش کے گیارھویں یہہ کہ دعا باپ کی بیٹے کے حق میں مقبول ہوتی ہے جیسے یہاں ہوئی باقی رہے

یہاں

یہاں چند سوال جواب طلب وہ یہہ ہیں کہ ذکر مارنے عامیل کا کہ سر قصہ تھا مقدم اور ذبح بقرہ کے کیوں نہ فرمایا
جواب لطیف اسکا تفسیر سابق میں گذرا ہے تامل سے نکال لو اور سوا اسکے اور مفسرین نے جو لکھا ہے وجہ
ہے کہ اگر یوں ہی کرتے تو ایک قصہ ہوتا اور غرض جو اس سے منظور تھی حاصل نہ ہوتی اسواسطے کہ غرض بیان اس
قصہ سے اس مقام میں پہلے یہہ ہے کہ اسلاف تمہارے یعنے بنی اسرائیل کے حضرت موسی کو تبلیغ حکم میں احکام
الہی سے کہ وجہ حکمت انکے کی فہم ناقص میں انکے نہیں آتی تھی تہمت استہزا کی کرتے تھے اور پھر امتثال
میں اس امر مقدس کے مبادرت اور سرعت نہیں کرتے تھے بلکہ بار بار کجروی اختیار کرتے تھے اور یہہ دلالت
کرتا ہے اوپر اسکے کہ وحی الہی واقع نہ تھی دوسری یہہ کہ تم اس مرتبے میں قبیح افعال ہو کہ اسلاف تمہارے اس
زمانے میں قتل نفس محرمہ کر کر ایک دوسرے کو متہم کرتے تھے اور کتمان اثر واقعہ میں کوشش کرتے تھے حالانکہ
وحی نازل ہوتی تھی اور پیغمبر اولو العزم درمیان انکے موجود تھے پس تفریق اس قصے کی اوپر دو غرض کے موافق ترتیب
کے ضرور ہوئی اگر یہ استشباہ کہ تفریق قصے سے واقع ہوتا ہے یہہ ہے کہ کوئی سبب ان دو واقعہ کے ایک قصہ
کو دو قصے سمجھے اور غلطی میں پڑے علاج اسکا یہہ ہے کہ ضمیر بعضہا کی راجع طرف بقرہ کے ہے گویا تصریح باتحاد قصہ فرمائی
ہے اللہ اعلم باسرار کلامہ بیان سمجھ لیجئے کہ قاتل عمدا اور خطاء دونوں محروم ہے میراث مقتول سے باجماع اور اختلاف
اسمیں ہے کہ اگر قاتل برحق کے ہو اور مقتول ناحق پر تو بھی حرمان میراث کے مستحق ہے یا نہیں امام اعظم رح فرماتے
ہیں کہ اگر عادل باغی کو مارے یا دافع صایل کو یعنے حملہ کرنے والے کو قتل کرے محروم میراث سے نہیں ہوتا اور
امام شافعی رح کہتے ہیں کہ اس صورت میں بھی محروم میراث سے ہوتا ہے سمجھ لیجئے کہ قصہ بقرہ کا اور جمیع امور
دینی کے دلالت کرتا ہے پس یہہ قصہ گویا خلاصہ تمام قرآن شریف کا ہے علی الخصوص خلاصہ مطالب سورۂ بقرہ کا ہے
تفصیل اس اجمال کی یہہ ہے کہ مہم اعظم دینی اثبات وجود صانع ہے اور وہ اس قصہ سے اس طریق سے مستفاد ہوتا ہے
کہ زندہ ہونا اس شخصے کا اپنی ذات سے نتھا اور اگر کشتہ زندہ ہوجاوے اور نہ اعضاے بقرہ مارنے سے تھا اور الا تمام
اس عمل سے جی جاوے بنیں تھا مگر محض قدرت الہی اور نہ ساتھ اس سبب کے بلکہ نزدیک کس سبب کے نہیں سے قدرت حق
تعالی کی ثابت ہوتی ہے بلکہ حکمت انکی ہے اسواسطے کہ زندہ کرنا اس مردے کا آگاہ فرماتا ہے اوپر اسکے کہ دل مردہ کو
بھی ساتھ ذبح نفس امارہ کے کیا چاہئے دوسری مہم اثبات نبوت کی ہے اور یہہ مہم اس قصے سے صریح ثابت ہوتی ہے
اسواسطے کہ یہہ قصہ معجزہ حضرت موسی علیہ السلام کا تھا اور جب نبوت حضرت موسی کی ثابت ہوئی نبوت جمیع انبیاء
متقدمین کی اور متاخرین کی ثابت ہو گئی کیونکہ تمام انبیا دو حال سے خالی نہیں یا مصدق حضرت موسی کے ہیں یا مصدق
اور مصدق مصدق صادق کے دونوں صادق ہوتے ہیں اور ضمن اثبات نبوتیں بیچ اس قصے کے اشارہ ہے نہایت
مفید طرف اسکے کہ اطاعت انبیا کی بے تفتیش وجہ حکم اوپر لوگوں کے واجب ہے تا تشویش کم ہو اور فضیحت واقع ہو مانند

گوشندگان اتخذنا ہزوا کے تفسیری مہم استقامت کی ہے اور یہہ مطلب اس قصے سے بایں نوع مستفاد ہوتا ہے
کہ قاتل نے اُس مقتول کے طلب دنیا کیئی تھی ذلیل ہوا اس معلوم ہوا کہ طلب دنیا ذلت ہے اور طلب ماسوی اللہ
خطا جو تھی مہم مجاہدہ ہے اور یہہ قصہ دال ہے اوپر مجاہدے کے اور شرائط اُسکی کی تشبیہا جاتے ہیں کہ مجاہدہ ساتھہ قتل نفس
امارہ کے زمان پیری میں ہو اسواسطے کہ جب ہوائے نفسانی قوی اور جوارح کی رگ اور ریشے میں دوڑ کر مستحکم
پذیر ہو جاوے تو قطع اسکا نہایت دشوار ہے علی الخصوص وقت ضعف اور ناتوانی کے کہ ضعیف سنے درخت کو بھی
نہیں اکھڑ سکتا اور زمانہ مستی جوانی اور عنفوان شباب میں بھی نہو اسواسطے کہ عقل اُس وقت کم اور نے تجربہ ہوتی ہے
طاقت حرارت ہوا کی نہیں رکھتی غالب کہیں بھی مغلوب ہوا ہے اور شرائط مجاہدہ سے صفرت کے صلاح بھی
ہے کہ تسر الناظرین شان اُسکی ہے اور سلامت رہنا بھی ہے مصروف ہونے اعمال دنیوی سے مثل زراعت اور
تجارت کے باوجود صحت استعداد اور نے داغ ہونا جوہر روح کا اور علی ہذا القیاس پانچوین مہم معاد ہے اور یہہ مہم بھی صراحۃ
اس قصے سے ثابت ہوتی ہے اسواسطے کہ حیات گئی ہوئی بدن سے قتیل کے پھر آئی اور بھی پانچون مہمین من جملہ
مطالب میں اس سورہ کی اور باقی سورتہائے مقدمات ان سورتہائے کے ہیں ثُمَّ قَسَتْ قُلُوبُكُم مِّن بَعْدِ ذَٰلِكَ
پھر سخت ہو گئے دل تمہارے ای یہود پیچھے اسکے یعنی بعد زندہ کرنے عامیل کے فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ أَوْ أَشَدُّ قَسْوَةً
پس وہ دل کہ تمہارے ہیں مانند پتھروں کے ہیں یا زیادہ تر سختی میں پتھر سے بھی ہیں وَإِنَّ مِنَ الْحِجَارَةِ لَمَا يَتَفَجَّرُ مِنْهُ الْأَنْهَارُ
اور تحقیق بعضے پتھروں میں سے البتہ وہ ہے کہ پھٹ نکلتی ہیں اُنمیں سے نہرین وَإِنَّ مِنْهَا لَمَا يَشَّقَّقُ فَيَخْرُجُ مِنْهُ
الْمَاءُ اور تحقیق بعضے اُنہین پتھروں میں سے البتہ وہ ہے کہ پھٹ جاتا ہے پس نکلتا ہے اُسمیں سے پانی ۞
وَإِنَّ مِنْهَا لَمَا يَهْبِطُ مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ ط اور تحقیق بعضے اُنہین پتھروں میں سے البتہ وہ ہے کہ گر پڑتا ہے ڈر سے
اللہ کے وَمَا اللَّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ اور نہیں ہے اللہ بیخبر اُس چیز سے جو کرتے ہو تم یعنی اے یہود دل تمہارے
پتھروں کے مثل بھی نہیں کہ کبھی چشم محبت سے ایک آنسو بھی بہایا اور کبھی خاطر میں تمہارے خوف الہی نہ
آیا سے نجی گریہ الفت ہے نہ کچھ سوزش خشیت ۞ پتھر سے بھی دل سخت ہے تم بخت تمہارا ۞ یہاں چند
سخن تحقیق طلب میں اول یہہ کہ پتھر کو ساتھہ صفت خشیت کے کہ معنی ترس اور ڈر کے ہے موصوف کیا ہے
اور شک نہیں ہے کہ ڈرنا بدون حیات اور دانش کے نہیں ہوتا اور پتھر ان دونو سے عاری ہیں پس کیونکر وصف
خشیت کا اُنمیں ثابت ہو جواب اسکا یہہ ہے کہ نزدیک اہل سنت وجماعت کے ہر ایک جمادات اور
حیوانات سے روح مجرد ہے کہ تعبیر اسی سے ساتھہ ملکوت کل شئی کے ہے آیت فسبحان الذی بیدہ ملکوت کل شئی
کے فرمائی ہے اور وہ روح مجرد حی اور شاعر اور ادراک ہے اور صلوٰۃ تسبیح ہر جماد کی اور حیوان کی کہ منطوق کلام الہی ہے
بہت آیات میں مثل قد علم صلوتہ وتسبیحہ اور وان من شئی الا یسبح بحمدہ ولکن لا تفقہون

کی تعبیر ساتھ اُسی روح کی ہے لیکن اُس روح کو علاقہ تصرف اور تدبیر کا بدنوں میں اُنکے نہیں ہے
اور نہ اثر اُس روح کا بتوسط روح حیوانی پہنچتا ہے بلکہ مثل ارواح ملائکہ کے کہ ابدان اپنے میں بدون توسط روح حیوانی
کے تصرف کرتے ہیں یہہ روح بھی پرتو اور شعاع اپنے جسم خاص پر ڈالتی ہے اُسوقت میں افعال شعور کے اُس جسم
سے سرزد ہوتے ہیں اور یہہ تعلق دائمی نہیں ہے تا مورد تکلیف اور ثواب اور عقاب کے ہوں اور عالم
آخرت میں ظہور آثار اُس ارواح کے ابدان میں اپنے دائمی ہو گئے اسی سبب شہادت دینگے اور ناطق ہونگے اور ریحان
اور میوجات بہشت کے نداے بہشتونکی سے محبت ہو گئے اور یہاں دُنیا میں جو گاہ گاہ پرتو انداز ہوتے
میں اسی سبب سے اشجار احجار نے انبیا سے تکلم نطق اداے شہادت اجابت امر امتثال حکم کیا ہے چنانچہ
اکثر احادیث میں وارد ہے صحیح مسلم میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں جانتا ہوں اُس پتھر کو کہ
مکے میں قبل بعثت کے مجھے سلام کرتا تھا چنانچہ جابر بن سمرہ نے روایت کی ہے اور گویا ہونا اُحد کا بھی حدیث سے
ثابت ہے کہ صحیحین میں موجود ہے اور ایسے ہی صحیحین میں بروایت متعددہ آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
اور ابوبکر اور عمر اور عثمان اور علی اور طلحہ اور زبیر رضی اللہ عنہم اجمعین کوہ حرا پر تشریف رکھتے تھے پھر اُس پہاڑ کے بطور
زلزلہ کے ہلنے لگے آنحضرت نے لکڑی ماری اور فرمایا کہ با ادب ہو کہ پشت پر تیرے نہیں ہے مگر پیغمبر اور صدیق
اور شہید اور مجرد فرمانے حضرت کے پہاڑ ساکن ہو گیا اور آواز کرنا ستون حنانہ کا بسبب مفارقت آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے اس قدر مشہور ہے کہ حاجت بیان کی نہیں اور رونا اسکا اور جب آنحضرت نے بغل میں لیا تو سکوت
اسکی دلالت اوپر شعور اور حیات اسکے کے کرتی ہے اور آیت لو انزلنا هذا القرآن علی جبل لرأيته خاشعا متصدعا
من خشية الله اصرح آیات ہے اس باب میں دوسری یہہ کہ اگر مراد اس آیت سے طعن کفار اور فجار سنگدل ہے
ہے اسباب کے کہ اوامر الٰہی پتھر بجا لاتے ہیں اور ڈرتے ہیں اور تم نہیں بجا لاتے اور نہیں ڈرتے تو خدشہ ہے اسواسطے
کہ الہامات جبلیہ اور مقتضیات طبعیہ میں تو انسان ابا کرتا ہے نہ اشجار احجار اور اوامر و نواہی شرعیہ کا اور تکلیفات
دینیہ کا قبول کرنا احجار و اشجار سے کہاں ثابت ہوا ہے کہ سبب الزام کا ہو اور سبب نہ قبول کرنے اسکے کے ان
کافروں کو سخت تر پتھر سے کہا جائے جواب اسکا یہہ ہے کہ الہامات جبلیہ کے قبول کرنے میں ہر چند احجار اور فجار سنگدل
مشترک ہیں لیکن بکمال احجار وغیرہ میں ایسی قدر کافی ہے کہ شمار اُسکا نشہ جمادی ہے اور فجار سنگدل کو اس
قدر قبول کرنا کچھ ہنر نہیں ہے اسواسطے کہ کمال انسان کا قبول احکام تکلیفیہ ہے کہ بواسطہ رسل کے پہنچتے ہیں پس
اپنے حد کمال کو پہنچتے ہیں اور انقیاد اُس الہام کا کہ لائق ان کے ہے کرتے ہیں اور فجار سنگدل حد کمال اپنے کو نہیں
پہنچتے اور وہ الہام کہ لائق ان کے ہے نہیں کرتے پس سختی درشتی میں پتھر سے سخت تر ہوئے اور یہہ مثل ایسی ہے کہ
کہتے ہیں امسال تابستان گرم تر زمستان سے ہے یعنے گرمی تابستان کی شدت اور کمال میں زیادہ تر سردی زمستان کے

سے ہے کہ مقتضائے اس موسم کا ہے تیسری یہہ کہ بیچ مقام مفاصلے قلوب کفار سنگدل کے اور احجار کے تین قسم
پتھر انکو یاد فرمایا حالانکہ ذکر ایک قسم پتھر کا بھی یہان کافی تھا وجہ اس اطناب کی کیا ہے جواب اسکا یہہ ہے ذکر تین
قسم پتھرون کے سے اشارہ ہے طرف سلوک اہل معرفت کے کہ نزدیک اہل سلوک قلب کے تین مرتبے
ہین اول قلب ہے کہ بحر نور الٰہی مین مستغرق ہو کر نابود ہو گیا اس سے نہرین معرفت کی جوش مارتی ہین اور دلہائے
مسترشدان مستفیضان کو سرسبز اور شاداب کر کے حیات تازہ عطا کرتی ہین یہہ قلب اہل اللہ کا اور سالکین کا ہے
دوسرا قلب ہے کہ دریائے علم سے سیر ہو کر باعث نفع خلائق کا ہوا یہہ قلب علماء راسخین کا ہے تیسرا قلب ہے
کہ بانقیاد و استسلام اور اطاعت موصوف ہے یہہ قلب زہاد و عباد کا ہے اور اول احوال پتھر کا یہہ ہے کہ مہبوط مین
خشیۃ اللہ کرے یعنے انقیاد کرے حکم طبعی کو کہ حق تعالی نے اوپر اسکے حاکم کیا ہے اور وہ میل ہے گرنیکا ہے علی الاستقامت
اور جب اس حد سے ترقی کرتا ہے تو پانیکو راہ دیتا ہے اور مسام تنگ بسبب کثافت جوہر اسکے کے اسمین پیدا
ہوتے ہین اس راہ سے ترشح آب ہوتا ہے اور جب اس حد سے بھی ترقی کرتا ہے قوت احالہ اور استحالہ ہوا کی
ساتھ پانیکے اسمین حادث ہوتی ہے اور منشاء انہار ہوتا ہے چوتھا قلب ہے غیر متاثر کہ بجہت کمال کمر دا اور سختی کے
بخوف و خشیت باطن و رقت ساتھ قبول کرنے فیض علم کے موصوف نہین ہوتا اور نہ پانی طاقت نہین دیتا یہہ قلب
کفار فجار کا ہے اور کوئی چیز جواہر محسوسہ سے ساتھ اس قلب کے مشابہت نہین رکھتی حدیث مین وارد ہے
کہ جو کچھ حق تعالی نے مجھے ہدایت اور علم سے دیا ہے مشابہ باران بسیار کے ہے کہ زمین پر برسے پس بعض قطعہ زمین
کا تھا پاک و پاکیزہ اور نرم پانی نے گاہ اور علیمہ بہت اگایا سبب نفع عام ہوا دوسرے قطعے نے کہ سخت اور نشیب
تھا پانی اپنے مین جمع کر کر نگاہ رکھا اس سے بھی نفع بالغ ہوا آدمیونکو کہ پانی پیا کھیتون کو پانی دیا مواشی کو سیر کیا تیسرا
قطعہ کہ ہموار تھا نہ آب اسنے پیا نہ جمع کیا کہ کسی کے کام آئے پینے کے یا گیاہ اگے یہی مثال ہے کہ بعض نے ہدایت میری
قبول کی اور علم پڑھا پڑھایا اور بعضے کچھ متمتع ہوے اس سے اور بعضے مفسرین نے کہا ہے کہ تین قسم مین پتھر کے اشارہ ہے
طرف اسکے کہ حکم عجیبہ فی احجار مین ظہور کیا ہے پس ان من الحجارۃ لما یتفجر منہ الانہار سے اشارہ ہے اس پتھر کی
طرف کہ ضرب موسی علیہ السلام سے منبع عیون اثنا عشر ہوا تھا اور ان منہا لما یشقق فیخرج منہ الماء سے اشارہ طرف
اس پتھر کے ہے کہ اسے سد سیل عرم کیا تھا بحکم الٰہی ہٹ گیا اور سیل کے پانیکو راہ کھول دیا ملک سبا کو خراب کرے
اور وان منہا لما یہبط من خشیۃ اللہ سے اشارہ ہے طرف سنگ سجیل کے کہ جو آسمان سے بحکم الٰہی گرا
اور قوم لوط کو زیر و زبر کیا تھا چوتھی یہہ کہ کلمہ او کا واسطے تشکیک کے ہے اور کلام علام الغیوب مین جائے تشکیک
نہین ہے بلکہ واسطے تخییر کے ہے یعنے سامع احوال انکے مین مخیر ہے بنظر اصل قساوت مین انکے گر دلونکو انکے تشبیہ
پتھر سے دے یا مرتبہ قساوت مین انکے خوب غور کر کر دلونکو انکے قساوت مین زیادہ تر پتھر سے جانے

اور تشبیہ کو چھوڑ دے اور عنان کلام کو طرف وادی ترجیح کے معطوف کرے اور اگر کوئی کہے کہ تحقیق انشا
مین ہوتی ہے اخبارات مین نہین ہوتی تو کہتے ہین ہم کہ ہر انشا کو ایک خبر ضمنی لازم ہے چنانچہ ہر خبر کو انشا
بھی لاحق ہے کبھی ملغا یا اقتضائے مقام نظر اوپر حال اس لازم ضمنی کے فرما کر رعایات اُن اعتبارات کی
کہ لائق اُس حال کے ہین کرتے ہین پانچوین یہہ ہے کہ اشد قسوہ کیون کہا حال آنکہ بنا اسم تفضیل کی ممکن ہے
کہ اقسی کہتے اُس جگہہ ساتھہ لفظ اشد کے اور اکثر اور ازید کی استعانت چاہتے ہین جہان بنا افعل التفضیل کی
ممکن نہین ہوتی چنانچہ الوان اور عیوب مین جواب اسکا یہہ ہے کہ دلالت اقسی کی اوپر زیادت قساوت کے
دلالت اجمالی ہے اور دلالت اشد قسوہ کی دلالت تفصیلی ہے اس مقام پر دلالت تفصیلی واسطے بیان
شناعت حال اُنکی کے منظور ہوی اور علاوہ اسکے مدلول مین اقسی کے اور اشد قسوہ کے فرق ہے دقیق اور وہ
یہہ ہے کہ اقسی اوپر افراط قسوہ کے دلالت کرتا ہے خواہ حیثیت کیفیت ہو خواہ حیثیت کمیت اور اشد قسوہ
خاص اوپر افراط کیفیت کے دلالت کرتا ہے اور یہان منظور افادہ اسی کا ہے اور یہان سے معلوم کر لیجے کہ جب
افادہ افراط کمیت فعل منظور ہو اکثر اور ازید کہا جاتا ہے اور جب افادہ افراط کیفیت ہو اشد اور اقوی کہا جاتا ہے اور
افعل التفضیل اعم ہے ان دونون سے کہ متحمل افراط کیفی اور کمی ہے مقام استعمال اُسکا وہان ہے کہ جہان ابہام
منظور ہو نہ تصریح ساتھہ ایک کے دو نوعون مذکورین سے چنانچہ فتح العزیز مین لکھا ہے اَفَتَطْمَعُوْنَ اَنْ يُّؤْمِنُوْا
لَكُمْ ای مسلمانو چاہتے ہو قساوت ان یہود کی کہ جس قدر دلائل ان پر قائم کیے جاتے ہین ویسا ہی کفر
اور استکبار مین یہہ دور دور جاتے ہین پس طمع رکھتے ہو تم یہہ کہ ایمان لاوین جو باقی رہگئے ہین یہہ تمھارے زمانے
مین تمھارے دلیلون پر اور سند اور نصیحت پر تمھارے وَقَدْ كَانَ فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ اور تحقیق تھا ایک فرقہ ان مین
سے زمانہ گذشتہ مین کہ ہنوز پیغمبر تمھارا مبعوث نہوا تھا يَسْمَعُوْنَ كَلَامَ اللّٰهِ سنتے تھے کلام اللہ کا
کوہ طور پر ثُمَّ يُحَرِّفُوْنَهٗ مِنْۢ بَعْدِ مَا عَقَلُوْهُ پھر بدل ڈالتے تھے اُسی کلام الٰہی کو پیچھے اس سے کہ سمجھ لیتے تھے اور
کہتے تھے کہ ہم نے سخن حق اور امر و نہی سنے لیکن یہہ بھی سنا کہ اذا استطعتم ان تفعلوا هذه الاشياء فافعلوا
وان شئتم ان لا تفعلوا فلا باس اگر طاقت ہو تمھین ان اوامر و نواہی کے کرنے کی تو کرو اور نہ طاقت ہو تو نکرو کچھہ باک
نہین وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ اور وہ جانتے تھے کہ افترا کرتے تھے لکھا ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ السلام نے ایک دن
فرمایا کہ یہود آج سے مدینے مین نہ آوین یہہ اظہار اسلام کر کے آنے لگے اور جب جاتے اپنے یارون مین تو کہتے
ہم تم مین ہین چنانچہ حق تعالی فرماتا ہے وَاِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اور جب ملتے ہین یہود اُن لوگون سے جو
ایمان لائے ہین پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر قَالُوْٓا اٰمَنَّا کہتے ہین کہ ایمان لائے ہم وَاِذَا خَلَا بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ
اور جب اکیلے ہوتے ہین بعضے اُن کے چھوٹے طرف بعضے بڑے اُن کے آگے جیسے کعب وغیرہ قَالُوْٓا

أَتُحَدِّثُونَهُم بِمَا فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ کہتے ہیں وہ بڑے لوگ کیا کہہ دیتے ہو تم اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کو جو کھولا ہے اللہ نے اوپر تمہارے کتاب تمہاری میں ایک روایت ہے کہ بعضے یہود مدینے میں ابتداء
نزول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں اصحاب کو نعت اور صفت آنحضرت صلعم کی جو توراۃ میں لکھی تھی کہہ دیتے
تھے رؤسا اُن کے اس بات سے آگاہ ہو سرزنش کرنے لگے کہ تم صفات محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی کہتے ہو اصحاب کو
لِيُحَاجُّوكُم بِهِ عِندَ رَبِّكُمْ جو جھگڑیں تم سے ساتھ اسکے نزدیک پروردگار اپنے کے قیامت کو وہاں سے
معلوم ہوا کہ حق سمجھتے تھے اور جان بوجھ کر متابعت نہیں کرتے تھے أَفَلَا تَعْقِلُونَ کیا پس نہیں سمجھتے یہہ جملہ
مالکہ ہے اتحدثونہم کی یعنی کہہ دیتے ہو تم یہہ نہیں سمجھتے کہ بھید کی بات دشمنوں سے نہیں کہا کرتے أَوَلَا
يَعْلَمُونَ کیا نہیں جانتے وہ یہود أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّونَ وَمَا يُعْلِنُونَ تحقیق اللہ جانتا ہے جو چھپاتے
ہیں یہود عداوت رسول خدا کی اور اصحاب کی اور جو ظاہر کرتے ہیں دوستی پیغمبر کی اور اصحاب انکے کی وَمِنْهُمْ
أُمِّيُّونَ اور بعضے اُن میں سے اَن پڑھے اَن لکھے ہیں کہ لکھنا پڑھنا نہیں جانتے امی ہیں تے نسبت کی ہے
یعنی منسوب طرف ام کے جیسا آدمی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوتا ہے کہ کچھ نہیں سمجھتا ایسے ہی یہہ ہیں
لَا يَعْلَمُونَ الْكِتَابَ نہیں جانتے توراۃ کو اور نہیں پہچانتے کہ اسمیں کیا لکھا ہے إِلَّا أَمَانِيَّ مگر آرزوئیں
جو موافق ہوائے نفسانی انکے کے ہے یا وعدے جھوٹے تھے جو علماؤں نے ان کے اپنے دل سے بنا
بنا کر کہہ دئے ہیں کہ بہشت تمہارے واسطے ہے اور باپ دادا تمہارے تمہیں بخشوا لینگے وَإِنْ هُمْ
إِلَّا يَظُنُّونَ اور نہیں وہ مگر گمان کرتے ہیں یقین نہیں رکھتے فَوَيْلٌ لِّلَّذِينَ يَكْتُبُونَ الْكِتَابَ بِأَيْدِيهِمْ
پس وائے ہے واسطے اُن کے اور عذاب اور اندوہ کہ لکھتے ہیں کتاب اپنے دل سے بنا بنا کر ساتھ ہاتھوں اپنے کے
ثُمَّ يَقُولُونَ هَٰذَا مِنْ عِندِ اللَّهِ پھر کہتے ہیں یہہ نزدیک سے اللہ کے آئی ہے اور یہہ کیوں کرتے ہیں لِيَشْتَرُوا
بِهِ ثَمَنًا قَلِيلًا تو کہ لیویں بدلے اس کلام محرف دل سے بنائے ہوئے کے مول تھوڑا لکھا ہے کہ علمائے یہود
واسطے اخذ رشوت کے صفت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ توراۃ میں لکھی ہے مرد نیک رو جعد مو گندم گون میانہ
چشم میانہ قد تغیر کر کے اپنی طرف سے لکھکر لوگوں کو دکھاتے تھے کہ پیغمبر آخر الزمان ہوگا دراز قد ازرق چشم سفید پوست سبط الشعر
اور یہہ صفت دجال کی ہے غرض عوام کو بہکاتے ہیں کہ یہہ وہ پیغمبر محمد نہیں ہیں فَوَيْلٌ لَّهُم مِّمَّا كَتَبَتْ
أَيْدِيهِمْ پس وائی ہے انکو اس سے کہ لکھتے ہیں تغیر کر کے ہاتھ ان کے وَوَيْلٌ لَّهُم مِّمَّا يَكْسِبُونَ اور دوسری
بار وائی ہے انکو اس سے کہ کماتے ہیں رشوت سے اور حرام سے بعضوں نے کہا ہے کہ ویل [illegible]
ہے دوزخ میں کہ اسمیں سے پیپ دوزخیوں کے بدن کی بہتی ہے وَقَالُوا لَن تَمَسَّنَا النَّارُ إِلَّا
أَيَّامًا مَّعْدُودَةً اور کہتے ہیں یہود اپنے زعم میں ہرگز نہ لگیگی ہمکو آگ دوزخ کی مگر دن گنے ہوئے یعنی

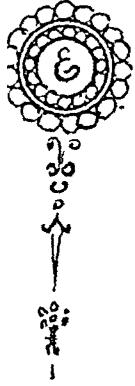
نصف

مقدار گنتی دن گنے ہوئے کہ وہ سات دن ہین ہر دن برابر ہزار برس کے ہے کہ عمر تمام دنیا کی ہے
یا چالیس روز کہ ہمارے قوم نے گوسالہ پرستی کی تھی قُلْ اَتَّخَذْتُمْ عِنْدَ اللّٰهِ عَهْدًا کیا ہے محمد صلی اللہ علیہ
وسلم اُنکو لیا ہے تم نے نزدیک اللہ کے قول کہ تمھین زیادہ اس سے کہ کہتے ہو عذاب نکریگا فَلَنْ يُّخْلِفَ
اللّٰهُ عَهْدَهٗ پس ہرگز نہ خلاف کریگا اللہ تعالی قول اپنا اَمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ یا کہتے ہو تم
اوپر اللہ کے جو نہین جانتے ہو اور افترا کرتے ہو اوپر اسکے جو نہین پہچانتے ہو بَلٰى نہ ایسا ہے جیسا کہتے ہو بلکہ
مَنْ كَسَبَ سَيِّئَةً وَّاَحَاطَتْ بِهٖ خَطِيْٓئَتُهٗ جو کوئی کماوے برائی کہ احکام الٰہی سے ناراضی ہوکر خلاف
اسکے عمل مین لاوے گھیر لے اسکو گناہ اسکی نے یہان تک کہ کفر پر مرا فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا
خٰلِدُوْنَ پس یہ لوگ رہنے والے دوزخ کے ہین وہ بیچ اسکے ہمیشہ ہو گئے لفظ من کا مفرد ہے اور معنی جمع
کے ہین پس لفظاً کسبت اور احاطت کا اور ضمیر بہ اور خطیئتہ کی مفرد لائے واسطے رعایت لفظی کے اور لفظ
اولئک اور خالدون کا جمع لائے واسطے رعایت معنوی کے وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور جو لوگ
ایمان لائے ساتھ خدا کے اور جو کچھ خدا کی طرف سے آیا اسپر اور کام کئے اچھے اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ
هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ یہ لوگ رہنے والے بہشت کے ہین اور مستحق اسکے ہین وہ بیچ بہشت کے ہمیشہ ہوگئے
وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ لَا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ اور یاد کرو جب لیا ہم نے توریت مین قول بنی اسرائیل کا
اور کہا ہم نے نہ عبادت کرو تم مگر اللہ کو کہ قابل پرستش کے وہی ہے وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا اور ساتھ ماں باپ کے
احسان کرنا وَّذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ اور قرابت والون سے اور یتیمون سے اور فقیرون سے سمجھئے
کہ ذی القربی کو مفرد لائے اور یتیمی اور مساکین کو جمع اسمین ایک نکتہ ہے وہ یہ ہے کہ سب افراد ذی القربی
کی بجہت تناسب کے مثل ایک ہی کے ہین بخلاف یتیمی اور مساکین کے کہ اُنمین یہ بات نہین پائی جاتی وَقُوْلُوْا
لِلنَّاسِ حُسْنًا اور کہو تم لوگون سے بات بھلائی کی وَّاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ اور قائم رکھو تم نماز کو مانند شرائط وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ
اور دو تم زکوٰۃ کو جس طرح سے مامور ہو ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ پھر پھر گئے تم بعد اس حکم کے اور توڑا عہد اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْكُمْ مگر تھوڑے
تم مین سے اس قول قرار پر رہے لکھا ہے کہ بعضے اسلاف اُن کے شریعت پر توریت کی استقامت رکھتے تھے وَاَنْتُمْ
مُّعْرِضُوْنَ اور حال یہ ہے کہ تم منہ پھیرنے والے ہو توریت سے کہ متضمن متابعت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ہے وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ لَا تَسْفِكُوْنَ دِمَآءَكُمْ اور یاد کرو جب لیا ہم نے عہد تمہارا کہ نہ بہاؤ لہو اقربا اور ہم دینون
اپنے کا وَلَا تُخْرِجُوْنَ اَنْفُسَكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ اور نہ نکالو ہم مذہبون اپنون کو گھرون اپنے سے ثُمَّ اَقْرَرْتُمْ
اَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ پھر اقرار کیا تم نے یعنے قبول کیا اور تم اے یہود دینے کے گواہ ہو کہ آبا تمہارے نے یہ عہد کیا ہے
ثُمَّ اَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ تَقْتُلُوْنَ اَنْفُسَكُمْ پھر تم وہ گروہ ہو کہ عہد توڑا ہے مار ڈالتے ہو آپس مین اپنون کو وَتُخْرِجُوْنَ

فریقا منکم من دیارھم اور نکال دیتے ہو ایک فرقے کو آپ مین سے گھرون انکے سے تظاھرون علیھم
بالاثم والعدوان مددگاری کرتے ہو اوپر اُس قوم کے کہ تم سے مغلوب ہوئی ہے ساتھ گناہ کے اور تعدی کے
سمجھیے کہ یہہ دونون آیتین مانند مصرعتین کے موزون ہین بحر رمل مسدس مقصود مین متحد القافیہ واقع ہین ثم اقررتم و
انتم تشھدون ثم انتم ھؤلاء تقتلون اوپر وزن فاعلاتن فاعلاتن فاعلات فاعلاتن فاعلاتن فاعلات کے
گویا کہ ایک مطلع متکلف بنا دیا یا ایسا نادر ہے کہ ہر مصرع جس کا مطلع آفتاب موزونیت کا جلا افزا ہے
بلاغت اسکی ہوش ربائے بلغاء اور فصاحت اسکی متحیر ساز فصحا ہے سچ ہے کہ کلام الملوک ملوک الکلام
اگر تمام جہان کے شعرا جمع ہو کر چاہین کہ ایک مصراع مقابل اسکے درستی چستی فصاحت بلاغت مین کہین ممکن نہین
اور اسیطرح اور بہت آیات ہین کہ موزون بوزن عروضی ہین لیکن شعر انکو کہنا چاہیئے اسواسطے کہ شعر اصطلاح شعرا
مین اُسے کہتے ہین کہ جسمین تین چیزین ہون ایک تو موزون ہو ساتھ وزن ایک بحر کے بحور ہژدہ سے کہ طویل
مدید بسیط وافر کامل ہزج رجز رمل سریع منسرح خفیف مضارع مقتضب متقارب متدارک قریب جدید
مشاکل مین اول کے پانچون مخصوص تازی ہین اور آخر کے تینون مخصوص فارس ہین سو یہہ تو اس کلام فصاحت
نظام مین موجود ہے دوسری یہہ کہ قافیہ ہو اور قافیہ کا اصل تو ایک حرف ہے کہ جسے روی کہتے ہین اور
آٹھ اسکے توابع ہین چار ادھر چار ادھر آتے ہین پہلے تاسیس دخیل قید ردف ہوتے ہین پیچھے وصل خروج
مزید نائرہ سو یہہ بھی اسمین پایا جاتا ہے تیسری قصد قائل کا ہو اسکے موزون کرنے مین سو یہہ یہان کہنا احتمال
بے ادبی ہے قصد ایسے ادنی چیز کی طرف ایسی جناب اعلی کے ٹھہرانا احتمال جرات کرنی ہے لہذا کلام اللہ
کو شعر نہین کہتے اور کلام دو قسم ہے ایک تو یہی کلام منظوم ہے کہ مذکور ہوا دوسرے کلام منثور ہے اور یہہ
تین قسم ہے مرجز مسجع عاری مرجز وہ ہے کہ وزن رکھتے قافیہ نرکھتے اور مسجع وہ ہے کہ قافیہ رکھتے وزن
نرکھتے اور عاری وہ ہے کہ ان دونو سے ہو عاری یہہ تینون اقسام کلام ملک العلام سے ہویدا ہین اور سوا
اسکے صنایع بدایع لفظی معنوی جو کہ بین سخن سنجان نکتہ رس نے موافق استعداد اپنے کے اسی مین سے نکالے
ہین ان آیات ماخذ مین سے چند آیات یہان بھی واسطے مشتاقون اس فن کے لکھی جاتی ہین اور لاکھون
کرورون خوبیان کلام کی قسم فصاحت بلاغت صنایع بدایع سے مخفی رہ گئی ہین کہ علم انکے نے نہ
مس نہین کیا اُسے اقسام صنایع صنعت ترصیع لغت مین ٹھانا جوہر کا ہے اور اصطلاح مین
بلغا کے عبارت ہے اس کلام مرصع سے کہ جسمین جواہر سخن کے خانہ خانہ اس ڈھب ڈول سے نشست
ہو کہ ہر کلمہ مقابل دوسرے کلمہ کے متساوی الوزن اور موافق القوافی واقع ہوا ہو چنانچہ اس آیت مین
ان الابرار لفی نعیم وان الفجار لفی جحیم صنعت تجنیس زاید اور یہہ عبارت ہے آنے دو کلمون متجانس کے

سجع کلام کے بشرطیکہ ایک حرف ایک کلمے میں زائد ہو جیسے اس آیت شریف میں والتفت الساق
بالساق الی ربک یومئذ المساق صنعت تجنیس خط عبارت ہے آنے دو لفظو کے سے
کلام میں کہ کتابت میں موافق ہوں اور تلفظ میں متباین جیسے اس آیت میں وھم یحسبون انھم یحسنون
صنعا صنعت اشتقاق عبارت جمع کرنے اُن کلمات کے سے ہے کہ حروف اُن کے گفتار میں
متقارب اور متجانس ہوں جیسے اس آیت میں فروح وریحان وجنۃ نعیم صنعت سجع موازنہ عبارت
ہے لانے اُن الفاظو کے سے کہ ہر ایک اپنے نظیر کے موافق ہو وزن میں اور قافیہ ردیف نہ رکھے جیسے
اس آیت میں وآتیناھما الکتاب المستبین وھدیناھما الصراط المستقیم صنعت مقلوب مستوی عبارت
ہے ایسے کلام سے کہ سیدھا اور الٹا مساوی پڑھا جاوے اور یہ مشکل ترین اقسام مقلوب ہے جیسے اس
آیتین میں ربک فکبر اور کل فی فلک صنعت اعنات عبارت ہے لزوم مالایلزم سے کہ بعضے
الفاظ واسطے آرائش سخن کے اور تزئین کلام کے لے آویں جیسے اس آیت میں فاما الیتیم فلا تقھر واما السائل فلا
تنھر صنعت سجع مطرف عبارت ہے واقع ہونے الفاظوں کے سے مقابل کہ متفق ہوں روی
میں اور مختلف ہوں وزن اور اعداد حروف میں جیسے اس آیت میں مالکم لاترجون للہ وقارا وقد خلقکم اطوارا
صنعت رد العجز علی الصدر مع شبہ الاشتقاق عبارت ہے آنے دو لفظوں کے سے مکرر صدر اور عجز میں
کہ ایک دوسرے سے نہ مشتق ہوں نہ متحد ہو جیسے اس آیتین وفنادی فی الظلمات ان لا الہ الا انت سبحانک
انی کنت من الظالمین صنعت عکس عبارت ہے لانے ایسے الفاظوں کے سے بیچ کلام کے کہ جزو مقدم
اسکا مؤخر اور جزو مؤخر مقدم واقع ہو جیسے اس آیتین تولج اللیل فی النھار وتولج النھار فی اللیل وتخرج الحی من
المیت وتخرج المیت من الحی اور اسے صنعت تبدیل بھی کہتے میں صنعت ارصاد عبارت ہے لانے
ایسے الفاظ کے سے پہلے قافیے کے اسکو سنکر سامع قافیہ ثانی معلوم کر جائے جیسے اس آیت میں ماکان اللہ لیظلمھم
ولکن کانوا انفسھم یظلمون اقسام بدائع مذہب الکلامی عبارت ہے لانے سے ثبات مطلوب بدلیل
بطریق اہل کلام جیسے اس آیتین لوکان فیھما آلھۃ الا اللہ لفسدتا تنسیق الصفات عبارت ہے لانے
صفات مختلفہ اکے سے متواتر متوالی جیسے اس آیتین یا ایھا النبی انا ارسلناک شاھدا ومبشرا ونذیرا وداعیا
الی اللہ باذنہ وسراجا منیرا جمع عبارت ہے جمع کرنے چند چیز کے سے ساتھ ایک صفت کے جیسے اس آیت
میں المال والبنون زینۃ الحیوۃ الدنیا جمع وتفریق وتقسیم عبارت ہے چند چیزیں جمع کرنے سے ساتھ ایک
معنی کے اور پھر تفریق کرنا درمیان اُنکے اور پھر تقسیم کرنا جیسے اس آیتین یوم یات لا تکلم نفس الا باذنہ فمنھم شقی وسعید
فاما الذین شقوا ففی النار لھم فیھا زفیر وشھیق خالدین فیھا مادامت السموات والارض الا ماشاء ربک

ان ربک فعال لما یرید واما الذین سعدوا ففی الجنة خالدین فیہا ما دامت السموات والارض الا ما شاء ربک عطاء
غیر مجذوذ التفات عبارت ہے تغیر کلام سے خواہ خطاب سے طرف غیبت کے ہو خواہ غیبت
سے طرف خطاب کے ہو خواہ طرف متکلم کے اسطور پر اکثر کلام اللہ مین وارد ہے اور بعضون نے کہا ہے
کہ التفات وہ ہے کہ ایک معنی بیان کر کر پھر بوجہ مثل دعا اتمام کر کے التفات کیا جاوے چنانچہ اس آیت مین
قل جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا جو منظور کیا تھا اوسکو تحریر کیا ہو اب بیان کیجیے اسکو
کہ مقصود بالذات ہے وہ کیا ہے یہہ ہے کہ لکھا ہے کہ مدینہ منورہ مین یہود کے دو قبیلے تھے ایک قریظہ
دوسرا بنی نضیر کہ آپسمین مقابلہ کیا کرتے تھے اور قبل ہجرت کے دو قبیلے مشرکون کے بھی تھے ایک اوس دوسرا خزرج
بنی قریظہ نے ساتھ اوس کے اور بنی نضیر نے ساتھ خزرج کے اتفاق کیا اور ہر فرقہ یہود کا ساتھ معاونت حلیفان اپنے
دوسرے سے قتال کر رہا تھا اور بعد غلبے کے اُسکے خرابی مین کوشش کرتا آخر معاملہ یہانتک پہنچا کہ مغلوب کو جلا
وطن کرتے تھے اور کوئی جو اسیر ہوتا تھا اوسکو باتفاق فدیہ دیتے تھے چنانچہ حق تعالیٰ فرماتا ہے وان یاتوکم
اساری تفادوھم اور اگر آتے ہین تمہارے پاس بندیوان ہو کر بنی اسرائیل بدلا دے چھڑاتے ہو انکو مثلاً اگر کوئی
بنو قریظہ سے ہاتھ خزرجیون کے اسیر ہوتا تھا تو بنو نضیر اسکو خرید کر آزاد کر دیتے تھے اور اگر بنی نضیر سے ہاتھ مین
ان کے گرفتار ہوتا تو بنو قریظہ اُسے زر دیکر خلاص کروا دیتے تھے وھو محرم علیکم یہہ آیت تعلق ساتھ آیت
ماقبل کے رکھتی ہے یعنے قوم اپنی کو ان کے گھرون سے باہر کرتے ہو اور حال یہہ ہے کہ یہہ بات حرام کی گئی ہے اور
تمہارے بحکم میثاق اخراجھم نکال دینا انکا یعنے ہم نے منع ہوا اور جب اخراج حرام ہوا تو مارنا اور مدد کرنا دونے بطریق
اولیٰ حرام ہوا اور ان چیزون کو جو تم نے صرف عمل مین لاتے ہو پس معلوم ہوا کہ عمل کرتے ہو بعضے میثاق الٰہی پر اور نقض کرتے
ہو بعضے مواثیق کا افتؤمنون ببعض الکتاب وتکفرون ببعض آیا پس ایمان لاتے ہو تم ساتھ بعضے کتاب کے
یعنے بعضے احکام توراۃ پر کہ فدیہ اسیران ہے اور کفر کرتے ہو ساتھ بعضے کے کہ قتل و اخراج ہے فما جزاء من
یفعل ذلک منکم الا خزی فی الحیوۃ الدنیا پس نہین سزا اسکی جو کرے یہہ عہد شکنی اور نافرمانی
تم مین سے یہود مگر رسوائی خواری ہے زندگانی دنیا کے کہ قتل بنی قریظہ کا ہے اور اجلا بنی النضیر کا ویوم القیمۃ یردون
الی اشد العذاب اور دن قیامت کے پھیرے جاوینگے طرف سخت عذاب کے کہ دوزخ ہے اور
ایک علامات شدت اُسکے سے یہہ ہے کہ دوام ہوگا وما اللہ بغافل عما تعملون اور خداء غافل نہین ہے
اُس چیز سے کہ عہد شکنی کرتے ہین امام حفص بصیغہ مخاطب پڑھتے ہین یعنے نہین ہے اللہ بیخبر اس چیز سے
کہ کرتے ہو تم ہے یہود مخاطب یہود ہین یا خطاب عام ہے کئے اور اس واسطے قیامت مین سخت
ترین عذاب مین گرفتار ہونگے کہ انھون نے کچھ چیز اپنے خاطر منافع آخرت کے نہین چھوڑ رکھے



أُولَٰئِكَ الَّذِينَ اشْتَرَوُا الْحَيَاةَ الدُّنْيَا بِالْآخِرَةِ یہہ لوگ وہ ہین جنہون نے بے عقلی سے مول لیا ہے
زندگانی ناپائدار دنیا کی کو بدلے آخرت کے کہ نعمات اُسکے پائدار ہین فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ پس نہ ہلکا کیا
جاویگا اُن سے عذاب نہ دنیا مین کہ جزیہ اُن سے کم ہوا اور نہ آخرت مین کہ آتش دوزخ سے نکلین وَلَا هُمْ يُنْصَرُونَ ۝
اور نہ وہ مدد دئیے جاوین گے نہ دنیا مین کوئی اُن سے دفع آفات کر سکیگا نہ آخرت مین تخفیف عقوبات اس
آیت سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی شخص بعضے احکام شریعت کے کہ موافق طبع اور عادت اُسکے کے واقع ہوئے ہون
اُنکو قبول کرے اور بجا لاوے اور بعضے کہ مخالف طبع اور عادت اُسکے کے ہون اُنکے قبول مین قصور کرے
تو یہہ موافقت اور یہہ عمل کچھہ کام نہین آتا مثلاً کوئی شخص ہے کہ شراب کو واسطے فالج اپنے کے مضر دیکھتا ہے
یا مخالف وضع خاندان اپنے کے پاکر ترک کرتا ہے اور زنا پنہان پنہان عمل مین لاتا ہے پس ترک شراب
اُسکے حق مین موجب ثواب نہین ہے اسواسطے کہ جہت اتباع شریعت واقع نہین ہوا آرے اگر باقتضای
طبع اور رسم کے اتباع شریعت کرے لیکن دوسرے جانب سے ہے مخالف ظاہر کے عمل مین لاوے
تو البتہ ہے صلاح رسم کے فائدہ بخشے اسواسطے علما کو اس قسم عبادت طاعت مین اختلاف ہے بعضے کہتے ہین ع
حرمی کہ ز جنت با مجرم فنا کشد * بہتر ز طاعت کہ بعجب و ریا کشد * اور بعضے کہتے ہین کہ طاعت باریا بہتر گناہ سے
توبہ سے ہے اور محاکمہ مین الفریقین یہہ ہے کہ درباب تہذیب و اصلاح نفس گناہ باندامت اور خجالت بہتر
طاعت باعجب و ریا سے ہے اور درباب اصلاح رسم اور ترویج شریعت طاعت باعجب و ریا بہتر گناہ سے
ہے وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ وَقَفَّيْنَا مِنْ بَعْدِهِ بِالرُّسُلِ اور تحقیق عطا کی ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو توریت
اور پیچھے لائے ہم بعد حضرت موسیٰ کے پیغمبر لکھا ہے کہ بعد حضرت موسیٰ کے زمانہ عیسیٰ تک علی نبینا وعلیہما السلام
چار ہزار پیغمبر کم زیادہ پیدا ہوئے کہ عمل انکا توریت پر تھا مثل یوشع اور شمعون اور ایوب اور داؤد اور سلیمان
اور الیاس اور زکریا اور یحییٰ علیہم السلام کے اور یہہ سب شریعت موسوی پر تھے مقصود بھیجنے ان کے سے
جاری کرنا اس شریعت کا تھا کہ تحریفات علماء موسیٰ متغیر ہوئے تھے پس یہہ رسول بنی اسرائیل مین مانند علماء
ربانیین اور مجددان دین متین کے اس آیت کے ہین چنانچہ حدیث مین وارد ہوا ہے کہ ان الله یبعث لهذه الامة
علی راس کل مائة من یجدد لها دینها * سمجھہ لیجئے کہ ایک مجدد برسر ہر صدی پیدا ہوتا ہے اور
ایک بعد ہزار برس کے جیسا کہ صدی بر ہزار کو تفوق ہے باعتبار اعداد کے ویسا ہے مراتب قرب الٰہی مین
اور درجات اتصال فیض نامتناہی مین بلندی اور فوقیت ہے مجدد الف کو اوپر مجدد مائة کے یہی طور زمانہ ارسال
انبیا سے چلا آتا تھا کہ بعد ہزار برس کے پیغمبر اولو العزم پیدا ہوتا تھا صاحب احکام جدیدہ اور کتاب جدیدہ اور درمیان
انبیا متبع اُسکی شریعت کے ہوتے تھے واسطے ترویج دین اُسکے کے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

مبعوث ہوئے کہ خاتم النبیین ہیں ختم ہوگئی نبوت اور نزول وحی حق تعالیٰ نے علماء اس اُمت کے ظاہر بتحلیہ شریعت
متحلّی اور باطن بانوار حقیقت متجلّی پیدا کر کر مروج ظاہر شریعت نبویہ کے اور باطن طریقہ مصطفویہ کے فرمائے اور بعد ہزار کے
قائم مقام پیغمبر اولو العزم کے مجدد الف ثانی کو ظہور میں لایا اور جمیع درجات ولایات اور کمالات کے سے بہرہ ور
کر کے باحیائے دین متین اور بایصال فیض احسان و یقین مشرف فرمایا ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ
ذو الفضل العظیم وَآتَيْنَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنَاتِ اور دیئے ہم نے عیسیٰ کو کہ بیٹا مریم کا تھا معجزے
روشن جیسے غیب کی باتیں کہنا اور مُردوں کو جلانا یہ بھی رد ہے قول یہود کا کہ اگر وہ کہیں کہ یہ پیغمبر اس قسم کے
معجزات قاہرہ نہیں رکھتے تھے جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام اسواسطے ہمارے اسلاف کو انکی نبوت میں
اشتباہ پڑا تھا غلط فہمی سے تکذیب کی اور مارا تو حق تعالیٰ نے فرمایا کہ بعد ان پیغمبروں کے معجزات قاہرہ بھی
ہم نے تمھیں دکھائے تب بھی تم ایمان نہ لائے وَأَيَّدْنَاهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ اور قوت دی ہم نے عیسیٰ علیہ السلام
کو ساتھ جان پاک کے کہ جبرئیل علیہ السلام ہیں لکھا ہے کہ جبرئیل ایام طفولیت سے ان کے مددگار تھے
اور شیطان سے نگاہ میں رکھتے تھے تا آنکہ آسمان چہارم پر لے گئے اور جبرئیل علیہ السلام کو روح اسواسطے کہا
کہ یہ وحی لاتے تھے اور وحی سبب حیات دین ہے جیسی روح سبب حیات جسم اور زندگانی بدن ہے ایسی
ہی وحی موجب قیام دین ہے اور اضافت اسکی طرف قدس کے ایسی ہے جیسی اضافت حاتم الجود میں حاتم
کی طرف جود کے اور بعضے کہتے ہیں کہ روح القدس سے مراد اسم اعظم ہے کہ اسکے سبب احیائے اموات
کرتے تھے اور بعضے کہتے ہیں کہ انجیل ہے کہ تازگی دل اور زندگی جان اسی سے پاتے تھے اور بعضے کہتے ہیں خود
جان پاک حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہی کی مراد ہے کہ استواری تن کی ان کے اسی سے تھی أَفَكُلَّمَا
جَاءَكُمْ رَسُولٌ بِمَا لَا تَهْوَى أَنْفُسُكُمُ اسْتَكْبَرْتُمْ آیا پس جب ہماری طرف سے آیا تمہارے پاس پیغمبر
ساتھ اس چیز کے کہ نہیں چاہتے جی تمہارے تکبر کیا تم نے یعنی تعظیم نکی اور گردن ان کے فرمان پر نہ رکھی فَفَرِيقًا
كَذَّبْتُمْ پس ایک گروہ کو جھٹلا دیا تم نے انہیں پیغمبروں سے مانند آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور عیسیٰ علیہ السلام
کے وَفَرِيقًا تَقْتُلُونَ اور ایک فرقے کو مار ڈالتے ہو تم مانند ذکریا اور یحییٰ علیہما السلام کے سوال کذبتم بصیغہ
ماضی لائے اور تقتلون مضارع سبب کیا ہے جواب تقتلون بھی یہاں گویا بمعنی قتلتم ہے بصیغہ ماضی
واسطے استحضار صورت شنیعہ قتل پیغمبران صیغہ مضارع کا لائے ہیں یا کذبتم بصیغہ ماضی کہا ہے اسواسطے کہ تکذیب
ایک امر تھا کہ رفت وگذشت ہوا اور تقتلون از جہت ارادہ حال ذکر کیا ہے کہ یہ ہنوز بیچ قتل افضل پیغمبروں کے
تھے یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کرنے کی سعی کرتے تھے حدیث صحیح میں وارد ہے فرمایا پیغمبر
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ لقمہ زہر دار گوشت بز کا کہ خیبر میں کھایا تھا میں نے ہر سال تر اسکا عود کرتا ہے اور بوقت

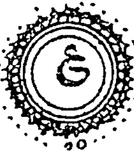
درد گلو اور خناق کا ہوتا ہے تا آنکہ اس زہر نے ہمیں یاتا ہوں میں کہ اثر اسکے سے رگ جان میری شگافتہ ہوئی پس حقیقت میں وفات آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلم کی بھی انہیں کے قتل سے واقع ہوئی ہے پیچ ارشاد کہ اس آیت میں مسلوک ہوا ہے طرف بلاغت کے کہ عمل میں آئی ہے گویا ارشاد فرمایا ہے حق تعالیٰ نے کہ وصف رسالت نزدیک تمہارے مقتضی ایک کا ہے ان دو چیز سے تکذیب یا قتل اور یہہ نہایت جہالت ہے کہ ساتھہ بہترین مخلوقات کے بدترین معاملات کرو وَقَالُوا قُلُوبُنَا غُلْفٌ ط اور کہا یہود نے کہ دل ہمارے غلاف میں ہیں یعنے چھپے ہوئے فہم سے اور باز رکھے ہوئے قبول قول محمد صلّی اللہ علیہ وسلم سے ہیں غرض انکی یہہ تھی کہ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلم یہہ باتیں سنکر نا امید ہوں ایمان لانے ان کے سے ساتھہ قرآن کے اور متابعت اپنی کے یا یہہ معنی ملحوظ تھے انہیں کہ دل ہمارے غلافہائے علوم ہیں بند نصیحت اور وحی سے مستغنی ہیں حق تعالیٰ رد سخن انکا فرماتا ہے یعنے ان کا یہہ کہنا جھوٹ ہے بَلْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ بلکہ لعنت کی اللہ نے بہ سبب کفر ان کے یعنے نظر لطف اور رحمت کی اپنے انپر سے اٹھالی اور رانده درگاه کیا حق تعالیٰ نے فَقَلِيْلًا مَّا يُؤْمِنُوْنَ پس تھوڑے سے ایمان لاتے ہیں مانند ابن سلام اور اصحاب اسکے کے اگر کوئی کہے لعنهم اللہ سے تو سب ملعون اور مطرود معلوم ہوتے ہیں پھر تھوڑے سے ایمان لاتے ہیں اسکی کیا معنی کہتے ہیں ہم قلت کنایت عدم سے ہے یا لعنہم اللہ سے لعنت اکثر مراد ہے امام احمد نے ساتھہ سند صحیح کے ابو سعید خدری رض سے روایت کی ہے کہ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ چار قسم دل ہے دل ہے صاف کہ اسمیں چراغ روشن ہے اور دل ہے غلاف میں چھپا ہوا اسپر دوڑا بندھا ہوا اور دل ہے معکوس منکوس اور دل ہے دو رنگ ایک صفحہ اسکا سفید دوسرا صفحہ اسکا سیاہ دل صاف دل مومن کا ہے اور چراغ رخشندہ اس میں نور ایمان ہے اور دل غلاف میں دل کافر کا ہے اور دل منکوس دل منافق کا ہے کہ بعد معرفت کے انکار کیا ہے اور دل دو رنگ وہ دل ہے کہ جسمیں ایمان اور نفاق دونوں جمع ہیں وَلَمَّا جَآءَهُمْ كِتٰبٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ اور جب آئی انکے پاس کتاب یعنے قرآن شریف نزدیک خدا کے سے مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ سچا کرنے والی واسطے اس کتاب توراۃ کے کہ ساتھہ ان کے ہے بیچ توحید اور نبوت اور حشر کے اور جو کچھہ کہ اصول دین میں ان میں انھوں نے قبول نکی اور ایمان نہ لائے وَكَانُوْا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اور تھے پہلے اس سے یعنے قبل نزول قرآن شریف کے بیچ وقت عاجز ہونے فتح مانگتے ساتھہ قرآن کے اور ساتھہ اس شخص کے کہ جسپر قرآن اترے اوپر انکے جو کافر ہوئے مشرکان عرب سے لکھا ہے کہ جب کفار عرب قصد یہود کے ہلاک کا کرتے تھے اور یہہ زندگی

سے جنگ آتے تھے تو ہاتھ اٹھا کر دعا کرتے تھے کہ الٰہی نصرت چاہتے ہیں ہم تجھ سے بمحمد صلی اللہ علیہ وسلم
کہ نبی آخر الزمان ہے ابو نعیم اور بیہقی اور حاکم نے بہ اسناد صحیحہ اور طرق معدودہ روایت کی ہے کہ یہود مدینے کے
اور یہود خیبر کے جب ساتھ بت پرستان عرب کے فرقہ بنی اسد اور بنی غطفان اور جہینہ اور عذرہ سے
جنگ کرتے تھے اور مغلوب ہو کر شکست کھاتے تھے تو ناچار ہو کر دانشمندوں اور کتاب خوانوں
انہوں سے رجوع کرتے تھے وہ بہت تفحص کر کے یہہ دعا انکو بتا دیتے تھے کہ اللھم ربنا انا نسئلك بحق احمد
النبی الامی الذی وعدتنا ان تخرجہ لنا فی آخر الزمان وبکتابك الذی تنزل علیہ آخر ما تنزل
ان تنصرنا علی اعدائنا اس دعا کے پڑھنے سے وہ فتحیاب ہوتے تھے اور یہہ سب محدثین نو
مذکورین اور امام احمد اور طبرانی سلمہ بن قیس سے روایت کرتے ہیں کہ لڑکپن میں ہمارے محلے میں کہ محلہ بنی
عبد الاشہل کا تھا ایک یہودی سکونت رکھتا تھا ایک دن اپنے گھر سے نکل آیا اور مجلس بنی عبد الاشہل
میں کھڑا ہو کر باواز بلند کہنے لگا کہ اے اہل شرک بت پرستو تم نہیں جانتے کہ بعد موت کے کیا ہوگا ہم نے
کہا کہ بتا کیا ہوگا کہا کہ آدمی بعد موت کے زندہ ہونگے اور بہشت اور دوزخ نمودار ہونگے اور حساب اعمال اور
میزان متحقق ہونگے اور ہر ایک کو موافق اعمال اپنے کے جزا دی جاویگی کہا ہم نے یہہ کیا حرف مستبعد کہتا ہے
تو کہا اس نے قسم بخدا کہ اگر مجھے اس آگ کے عوض میں یہاں تنور کلاں میں بند کریں اور وہاں کی آتش سے نجات
دیں عین آرزو میری ہے کہا ہم نے دلیل راست گوئی تیرے کی کیا ہے کہا دلیل اس کلام کی بڑی ایک
پیغمبر ہے کہ عنقریب طرف مکے کے آویگا جو میں کہتا ہوں تم پر اسے ثابت کر دیگا پھر اس یہودی
نے جب بہت نظر کر کر میری طرف اشارہ کیا کہ اگر اس نوجوان کی زندگی دراز ہووے تو البتہ وقت
اس پیغمبر کا پاویگا سلمہ بن قیس نے کہا کہ چند روز بعد خبر پیغمبر آخر الزمان کی مشہور ہوئی اور جب آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم مدینے میں تشریف لائے ہم سب مشرف بہ ایمان ہوئے اور وہ یہودی دنیا ہی
کفر و حسد میں رہا ہم سب نے اسکو ملامت کی کہ ای فلانے کیا بلا ہوئی تجھے یاد نہیں رکھتا تو کہ ہم سے
کیا کہا تھا تو نے کہا یاد رکھتا ہوں لیکن یہہ شخص وہ پیغمبر آخر زمان موعود نہیں ہے حاصل کلام کا یہہ ہے
کہ یہود کو قبل آنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے اور قرآن کے احوال کلی دونوں کا معلوم تھا بعد ظہور دونوں کے
بھی بوجہ جزئی علم حاصل ہوا ایسا کہ معرفت اور شناخت اسے کہا جائے فَلَمَّا جَاءَهُم مَّا عَرَفُوا
پس جب آیا ان کے پاس جو پہچانا تھا انہوں نے كَفَرُوا بِهِ کافر ہوئے ساتھ اسکے کیونکہ ان کے
گمان میں تھا کہ پیغمبر بنی اسرائیل سے ہوگا آپ بنی اسمٰعیل سے ہووے نہ مانا آپ کو فَلَعْنَةُ اللَّهِ
عَلَى الْكَافِرِينَ پس لعنت ہے اللہ کی اوپر ان کافروں کے کہ دیدہ و دانستہ حق پوشی کرتے ہیں

محمد حسین

بحر مواج میں لکھا ہے کہ فی سببیہ ہے اور بعد اسکے جملہ دعائیہ واقع ہوا ہے کفر انکا سبب ہوا انکی لعنت
کے دعا کا یعنے پس لعنت ہو جیو خدا کی اوپر ان کافرون کے بِئْسَمَا اشْتَرَوْا بِهِ اَنْفُسَهُمْ بری ہے وہ چیز جو مول
لیتے مین یہہ بدلے اُس چیز کے جانون اپنی کو بحر مواج مین لکھا ہے کہ بئس افعال ذم سے ہے اور ما نکرہ بمعنی
شیاً اور اشتروا بمعنی باعوا ہے یعنے بری شی ہے کہ اُنھون نے بیچا ہے ساتھہ اُسکے نفسون اپنے
کو اور وہ کیا چیز ہے اَنْ يَّكْفُرُوْا بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ یہہ کہ کافر ہوتے مین ساتھہ اُس چیز کے کہ اُتارا ہے
اللہ نے یعنے قرآن شریف بَغْيًا سرکشی سے یا حسد کی جہت سے اَنْ يُّنَزِّلَ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ
عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ یہہ کہ اُتارے خدا فضل اپنے سے وحی اور کتاب اوپر ہر ایک کے جاہے بندون
مین سے کہ لائق اُسکے ہون فَبَآءُوْ بِغَضَبٍ عَلٰى غَضَبٍ پس پھر آئے یہود ساتھہ غصے خدا کے کہ انکار
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اور قرآن کا کیا اوپر غصے کے کہ انکار عیسی علیہ السلام کا اور انجیل کا کیا تھا بحر مواج مین
لکھا ہے کہ غضب جو مجرور علی کا ہے اوپر تحریف توراۃ کے ہے اور جو غضب مجرور نے کا ہے
وہ اوپر ترک ایمان پیغمبرون کے ہے اور ہو سکتا ہے کہ غضب علی غضب سے کثرت مراد ہو
وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ اور واسطے کافرون کے عذاب ہے ذلیل کرنے والا یہان سے معلوم ہوتا ہے
کہ کافرون کو عذاب ذلیل کرنے والا ہوگا اور مومنون کو محض واسطے پاک کرنے لوث گناہون کے
ہوگا نہ واسطے اہانت اور تذلیل کے بدلیل قولہ تعالی وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ پس عذاب مومنون گنہ
گارون کو صرف زجر اور توبیخ ہے جیسا پدر مشفق ساتھہ پسر کے کرتا ہے واسطے منفعت اُسی کے
یا مثل ختنہ اور حجامت اور دلاک حمام کے ہے کہ واسطے پاک کرنے میل اور چرک کے عمل مین آوے
وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ اور جو وقت کہا جاتا ہے یہودون کو ایمان لاؤ ساتھہ اُس چیز کے
کہ اُتارا ہے اللہ نے انجیل اور قرآن سے قَالُوْا نُؤْمِنُ تو کہتے ہین ایمان لاوین گے ہم بِمَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا
ساتھہ اُس چیز کے کہ اُتاری گئی اوپر ہمارے یعنے توراۃ وَيَكْفُرُوْنَ بِمَا وَرَآءَهٗ اور کفر کرتے ہین ساتھہ
اُس چیز کے جو سوا اُسکے ہے وَهُوَ الْحَقُّ اور وہ سچ ہے یعنے انجیل اور قرآن مُصَدِّقًا لِّمَا
مَعَهُمْ سچا کرنے والا اُسکو جو ساتھہ اُنکے ہے یعنے توراۃ اس مقام سے کفر یہود کا نکلتا ہے
اس واسطے کہ جنھے ساتھہ ایک چیز کے کفر کیا تو دوسری چیز جو موافق اُسکے ہے اُس سے
بھی کفر لازم آگیا قُلْ فَلِمَ تَقْتُلُوْنَ اَنْۢبِيَآءَ اللّٰهِ مِنْ قَبْلُ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم جواب
مین اُن کے کہ وہ کہتے ہین ہم توراۃ پر ایمان رکھتے ہین پس کیون مار ڈالتے تھے تم پیغمبر اللہ کے کو
پہلے اس سے اگر تھے تم ایمان رکھنے والے توراۃ پر وَلَقَدْ جَآءَكُمْ مُّوْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ اور البتہ تحقیق آیا

تمھارے پاس موسی ساتھ دلیلون کے ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْ بَعْدِهٖ پھر کر لیا تم نے بچھڑا معبود پیچھے
اسکے کہ موسی علیہ السلام طور پر گئے وَاَنْتُمْ ظَالِمُوْنَ اور ہو تم ظلم کرنیوالے اپنی جان پر وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ
وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّوْرَ اور جب لیا ہم نے عہد تمھارا اور اٹھایا ہم نے اوپر تمھارے پہاڑ کہ تھا
ساتھ طور بن اسمعیل کے خُذُوْا مَآ اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ پکڑو جو دیا ہم نے تم کو زور سے وَّاسْمَعُوْا اور
سنو اور فرمانبرداری کرو قَالُوْا سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا کہا انھون نے سنا ہم نے اور نہ مانا ہم نے لکھا ہے
کہ سمعنا پکار کر کہا اور عصینا آہستہ کہا یا سمعنا بالقال اور عصینا بالحال یعنی کان سے سنا دل سے
عصیان کیا یا ان کے اباء نے سمعنا کہا انھون نے عصینا کہا یا بنی اسرائیل تو بہت تھے بعضون نے
سمعنا کہا بعضون نے عصینا یا یہہ دو قول دو زمانون مین کہے ایک وقت مین سمعنا کہا دوسرے
وقت مین عصینا وَاُشْرِبُوْا فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْعِجْلَ بِكُفْرِهِمْ اور پلائی گئی بیچ دلون انکے محبت بچھڑے کی
سبب کفر انکے کے پلانا ایک چیز کا دوسرے مین کنایہ ہے کمال تداخل سے اور نہایت آمیزش سے
قُلْ بِئْسَمَا يَاْمُرُكُمْ بِهٖٓ اِيْمَانُكُمْ کہہ تو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم بری ہے وہ چیز جو حکم کرتا ہے تمکو
ساتھ اسکے ایمان تمھارا یعنی کفر ساتھ قرآن کے اور نبی آخر زمان کے اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ اگر ہو تم ایمان لانیوالے
ساتھ خدا کے کہ جو کوئی مومن ہوگا ایمان اسکا تعلیم کفر کی نہین کریگا اسکو اور یہود باوجود اس بات
کے کہتے تھے کہ بہشت سوا ہمارے کسی کو نہین ملیگی قُلْ اِنْ كَانَتْ لَكُمُ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ کہہ اے محمد صلی اللہ
علیہ وسلم یہہ جواب اس دعوے کے اگر ہے تمھارے زعم مین تمھارے واسطے گھر آخرت کا اور
نعمت بہشت کی عِنْدَ اللّٰهِ خَالِصَةً مِّنْ دُوْنِ النَّاسِ نزدیک اللہ کے خالص سوا لوگون کے فَتَمَنَّوُا
الْمَوْتَ پس آرزو کرو موت کی اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ اگر ہو تم سچے اس دعوے مین کہ بہشت تمھارے
واسطے ہے اور کوئی وہان نجائیگا سمجھ لیجے کہ آرزو موت کی علامت اشتیاق لقا ہے جو کوئی ہوس
مرنے کی کرے وہ مشتاق خدا ہے سو کوئی اسکی تلاش مین اگر جائے تو پہلے یہہ جائے
کہ مر جائے وَلَنْ يَّتَمَنَّوْهُ اَبَدًا اور ہرگز نہ آرزو کرینگے وہ یہود موت کی کبھی بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ
سبب اسکے جو آگے بھیجا ہے ہاتھون انکے نے یعنی قتل انبیا اور بہ تغییر نعت حضرت محمد مصطفی صلی اللہ
علیہ وسلم وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ اور اللہ جاننے والا ہے ساتھ ستم کرنے والون کے اور جھوٹھ
بولنے والون کے وَلَتَجِدَنَّهُمْ اَحْرَصَ النَّاسِ عَلٰى حَيٰوةٍ اور البتہ پاویگا تو اے محبوب میرے
یہودون کو بہت حرص والا لوگون سے اوپر زندگانی کے وَمِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا اور ان لوگون سے جو
شریک لاتے ہین یعنی کفار عرب کے اور اصح یہہ ہے کہ اس جگہہ مراد مشرک مجوسی ہین



کہ وہ بہت ہی زندگانی کو دوست رکھتے تھے یہاں معانقہ ہے متاخرین کے نزدیک درمیان حیوۃ اور اشرکوا کے لیکن وقف حیوۃ پر اولیٰ ہے یَوَدُّ اَحَدُهُمْ لَوْ یُعَمَّرُ اَلْفَ سَنَةٍ دوست رکھتا ہے ایک اُنکا یعنے گبرون کا کاش عمر دیا جاوے ہزار برس کی وَمَا هُوَ بِمُزَحْزِحِهٖ مِنَ الْعَذَابِ اَنْ یُّعَمَّرَ اور نہین وہ چھوڑانے والا اسکو عذاب سے کہ عمر دیا جاوے یعنے طول عمر اسکی دافع عذاب نہین وَاللّٰهُ بَصِیْرٌ بِمَا یَعْمَلُوْنَ اور اللہ دیکھتا ہے جو کرتے ہین یہود اور مجوس اور سوا ان کے لکھا ہے کہ بعضے یہود کہتے تھے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مصاحب جبرئیل ہین اور وہی وحی لاتے ہین اور ہمین ان سے دشمنی ہے کہ ہماری قوم پر بہت مصیبتین انکے ہاتھ سے پہنچی ہین اور ابا اجداد ہمارے پر بلا اور عذاب آیا ہے اگر جبرئیل علیہ السلام کی جگہہ میکائیل ہوتے اور وہی وحی لاتے تو ہم ابو القاسم پر ایمان لاتے حق تعالیٰ نے فرمایا قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِیْلَ کہہ تو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو کوئی ہو دشمن واسطے جبرئیل علیہ السلام کے اور یہہ نام ہے عبرانی یا سریانی اور معنی اسکی عبد اللہ کی ہین کہ امین خزائن وحی ہے اور پڑھا گیا ہے یہہ بہت طرح سے جبرئیل بوزن تعشیل اور جبرئیل بحذف ہمزہ و جبریل بوزن قندیل اور جبرال ساتھ لام مشددہ کے اور جبرائیل بوزن جبراعیل اور جبرائیل بوزن جبراعیل اور یہہ لفظ غیر منصرف ہے بسبب معرفہ اور عجمہ ہونے کے اور مَن اول مَن کان مین جو ہے شرطیہ ہے اور جواب شرط کا محذوف ہے من کان عدو الجبریل فانہ عادی من لا یلیق ان یعادی یعنے جو کوئی دشمن ہو واسطے جبرئیل کے دشمنی کی اسنے اس سے کہ نہین لائق ہے جسے دشمنی کرنی فَاِنَّهٗ نَزَّلَهٗ عَلٰی قَلْبِكَ پس تحقیق اسنے اتارا ہے قرآن اوپر دل تمھارے کے بِاِذْنِ اللّٰهِ ساتھ حکم اللہ کے مُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیْهِ از توریت دران حالیکہ قرآن سچا کرنے والا ہے اس چیز کو جو آگے اسکے ہے یعنے توریت اور زبور وَهُدًی وَّبُشْرٰی لِلْمُؤْمِنِیْنَ اور قرآن راہ دکھاتا ہے ساتھ حق کے اور خوش خبری والا ہے واسطے ایمان والونکے ساتھ نجات اور درجات کے فانہ نزلہ سے یہاں تک یہہ جملہ معترضہ درمیان مین واقع ہے اور انہ کی ضمیر جبرئیل کی طرف اور نزلہ کی قرآن کی طرف پھرتی ہے اور مصدقا لما بین یدیہ حال ہے ضمیر نزلہ کی سے سوال اگر کوئی کہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم جب مامور ہوے یہہ بات کہنے کے تو علی قلبی کیون نہ کہا جواب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم مامور تھے ساتھ ذکر جملہ شرطیہ کے من کان عدو الجبرئیل ہے اور دلیل اوپر شرطیہ کے یہہ ہے فانہ نزلہ علی قلبک مؤمنین تک سبب نزول مین اس آیت کے بحر مواج مین یہہ روایت کی ہے کہ جب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم مکے سے مدینے مین تشریف لائے عبد اللہ ابن صوریا کہ عالم یہود تھا آپکی خدمت مین

حاضر ہوا اور چند باتیں پوچھیں آپ نے سبکے جواب دیئے ایک توراۃ کے سونے کا احوال پوچھا آپ نے
فرمایا تنام عینی ولا ینام قلبی میری آنکھیں سوتی ہیں پر میرا دل نہیں سوتا دوسرے پوچھا کہ فرزند ماں کے مشابہ
ہوتا ہے یا باپ کے آپ نے فرمایا کہ دونوں میں سے جسکا نطفہ غالب اور سابق ہوا اُسکے مشابہ ہوتا ہے
تیسرے پوچھا کہ طعام بہشتیوں کا پہلے کیا چیز ہوگی آپ نے فرمایا کہ جگر ماہی کہ زیر زمین ہے بہشتیوں کا
طعام تحفہ یہی ہوگی چوتھے پوچھا کہ حضرت یعقوب نے اپنے اوپر کونسا طعام حرام کیا تھا آپ نے فرمایا کہ
حضرت یعقوب علیہ السلام جو مریض ہوئے تو شدت مرض میں انھوں نے نذر کی حق تعالیٰ کی کہ اگر میں اس
مرض سے شفا پاؤں تو جو کھانا پینا کہ مجھے بہت مرغوب ہے اُسکو ترک کروں اور اپنے پر حرام ٹھہراؤں
جب صحت پائی تو گوشت اور دودھ اونٹ کا اوپر اپنے حرام کیا ابن صوریا نے موافق توراۃ کے جواب
پائے پھر پوچھا کہ پیغمبر فرشتہ کونسا آتا ہے وحی لیکر آپ نے فرمایا جبرئیل علیہ السلام ابن صوریا نے کہا
جبرئیل تو دشمن ہمارا ہے اگر وحی تم پر میکائیل لاتا تو ہم ایمان لاتے اور عداوت جبرئیل کے اُنھنے کئی سبب
بیان کئے ایک یہہ کہ نبوت درمیان ہمارے تھی جبرئیل نے غیر ہمارے کو دی دوسری حضرت موسیٰ علیہ
السلام نے خبر کی تھی کہ ایک شخص ہوگا بخت نصر نام بیت المقدس کو خراب کریگا ہم نے ایک مرد قوی
تن کو واسطے تفحص اُسکے بھیجا کہ اُسکو پاوے تو مار ڈالے اُس مرد نے ایک لڑکا ضعیف مسکین کو بخت
نصر نام بابل میں پایا چاہا کہ مار ڈالوں جبرئیل نے آکر کہا کہ اگر یہہ وہی بخت نصر ہے کہ جس کے ہاتھ میں حق تعالیٰ نے
تمھاری ہلاکت رکھی ہے تو اِسکو تم مار ہی نہ سکوگے اور اگر یہہ اور ہے تو کسواسطے ناحق اِسے مارتے ہو اُس شخص نے
یہہ سنکر قتل اُسکا موقوف کیا اور خرابی بیت المقدس کے واسطے اُسے چھوڑ دیا چنانچہ کشاف میں بھی یہہ دو سبب
عداوت کے لکھے ہیں کہ یہود کو جبرئیل کے ساتھ تھی پھر جبرئیل ہمارے حال سے مطلع ہوکر جس جگہہ کہ جاتا ہے ہماری خبر
پہنچاتا ہے پس یہہ آیت عبد اللہ ابن صوریا کی شان میں نازل ہوئی اور حق تعالیٰ نے حال اُس شخص کا کہ دشمن جبرئیل ہو بیان
فرمایا اور بعضوں نے کہا ہے کہ امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ نے ایک جماعت کو یہود کے کہا از راہ نصیحت کہ تم کیوں نہیں
ہمارے پیغمبر پر ایمان لاتے اُنھوں نے کہا کہ تمھارے پیغمبر پر جبرئیل اُترتے ہیں اور اُن سے ہم سے دشمنی ہے اگر میکائیل وحی
لاتا تو ہم ایمان لاتے اسواسطے کہ میکائیل فرشتہ رحمت کا ہے ارزانی تندرستی لاتا ہے اور جبرئیل علیہ السلام فرشتہ عذاب کا ہے
سختی اور بلا لاتا ہے لہذا جبرئیل علیہ السلام سے دشمنی ہے ہماری اور میکائیل علیہ السلام سے دوستی حق تعالیٰ نے اُنکے حق میں یہہ
آیت نازل کی اور روایت یہہ ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کبھی کبھی یہود سے ملاقات کرتے تھے تو کہ معلوم کریں کہ پیغمبر
صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں یہہ کیا کلمات کہتے ہیں ایکروز اُنھوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ہم تمھیں دوست رکھتے ہیں آپ
نے فرمایا میں بھی تمھاری دوستی ہی کی سبب سے یہاں آتا ہوں یہہ نہیں کہ فضائل پیغمبر کے تمھاری کتابیں دیکھنے آتا ہوں اُنھوں نے کہا

جبرئیل سے ہم سے دشمنی ہے قدیمی اور جبرئیل کو میکائیل سے میکائیل کو جبرئیل سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے
ازراہ نصیحت انہیں کہا کہ جو کوئی دشمن جبرئیل کا ہے دشمن میکائیل کا ہے اور جو کوئی دشمن میکائیل کا ہے
دشمن جبرئیل کا ہے اور جو کوئی دشمن دونو کا ہے دشمن خدا کا ہے پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ جناب آن
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس حاضر ہوئے یہہ آیت قبل آپکے آنے کے نازل ہوئی تھی آن حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے بطریق معجزہ فرمایا کہ لقد وافقک ربک یا عمر حضرت عمر نے کہا کہ بعد اسکے میں نے اپنے
آپ کو دین الہی میں اصلب حجر سے دیکھا یعنی زیادہ تر مضبوط اور محکم پایا چنانچہ کشاف میں مذکور ہے
مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّلّٰهِ ؀ اور جو کوئی ہے دشمن واسطے اللہ کے وَمَلٰٓئِكَتِهٖ اور فرشتوں اسکے کے
وَرُسُلِهٖ اور پیغمبروں اسکے کے وَجِبْرِيْلَ اور جبرئیل کا وَمِيْكٰلَ اور میکائیل کا اور میکائیل میں ہمزہ مکسورہ
اور یاء ساکنہ بعد الف کے ہے اور بحذف یا بھی آیا ہے اور بن ہمزے کے بھی پڑھتے ہیں اور یا اور ہمزہ
دونو بھی حذف کر دیتے ہیں چنانچہ یہہ قرآن میں وارد ہے اور ذکر جبرئیل اور میکائیل کا بعد ذکر ملائکہ کے اور رسول کے
بطریق ذکر خاص بعد عام ہے اور یہہ تخصیص بعد تعمیم واسطے اظہار شرف کے ہے فَاِنَّ اللّٰهَ عَدُوٌّ لِّلْكٰفِرِيْنَ
پس تحقیق اللہ دشمن ہے واسطے کافروں کے کہ دشمن ملائکہ کے اور پیغمبروں کے ہیں وَلَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ
اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ اور تحقیق اتاریں ہم نے طرف تیرے نشانیاں ظاہر یعنی قرآن اور معجزات وَمَا يَكْفُرُ
بِهَآ اِلَّا الْفٰسِقُوْنَ اور نہیں کفر کرتے ساتھ اسکے مگر بدکار اَوَكُلَّمَا عٰهَدُوْا عَهْدًا نَّبَذَهٗ فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ بَلْ اَكْثَرُهُمْ
لَا يُؤْمِنُوْنَ کیا جب کبھی یہود باندھتے ہیں عہد توڑ ڈالتا ہے اسکو ایک فرقہ انمیں سے بلکہ اکثر ان کے
نہیں ایمان لاتے توراۃ پر وَلَمَّا جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ اور جب آتا ہے انکے
پاس رسول نزدیک اللہ کے سے سچا کرنے والا واسطے اسکے جو ساتھ ان کے ہے یعنی توراۃ ؀
نَبَذَ فَرِيْقٌ مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ پھینک دیتا ہے ایک فرقہ ان میں سے جو دی گئی ہے کتاب
توراۃ كِتٰبَ اللّٰهِ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ کتاب اللہ کی کو یعنی توراۃ کو یا قرآن کو پیچھے پیٹھ اپنی کے كَاَنَّهُمْ
لَا يَعْلَمُوْنَ ؀ گویا کہ وہ علما یہود کے پھینکنے والے کتاب کے نہیں جانتے کہ قرآن کلام الہی ہے اور محمد
رسول خدا ہیں وَاتَّبَعُوْا مَا تَتْلُوا الشَّيٰطِيْنُ عَلٰى مُلْكِ سُلَيْمٰنَ اور پیروی کرتے ہیں یہہ یہود اس چیز کی
کہ پڑھتے تھے شیاطین بیچ وقت بادشاہی سلیمان علیہ السلام کے اور قصہ اسکا یوں ہے کہ زمانہ میں حضرت
سلیمان علیہ السلام کے شیاطین نزدیک آسمان کے جا کر باتیں فرشتوں کی سنکر جادوگروں سے کہتے
تھے وہ جادوگر ان باتوں کو اپنی سحر کی کتابیں لکھکر لوگوں جاہلوں کو دکھاتے تھے کہ سلیمان علیہ السلام کا یہی علم
ہے کہ جس کے سبب سے جہان مسخر ہے حضرت سلیمان نے سنکر اس کتاب کو منگوا کر اپنے تخت کے نیچے

دفن کر دیا بعد انتقال حضرت سلیمان علیہ السلام کے جو شیاطین کہ اس بھید سے واقف تھے انھون نے لوگو
کو گمراہ کیا یہہ کہکر کہ سلیمان علم سحر کا رکھتے تھے اسی واسطے جہان اُنکے تابع تھا اور وہ کتاب اُن کے زیر
تخت کے نیچے سے دفن کی ہوئی نکال دی کہ دیکھو اسمین سحر کی باتین لکھی ہین پھر یہود نسبت سحر کی
حضرت سلیمان علیہ السلام کو کرتے تھے حق تعالی نے اُن کے رد قول مین یہہ آیت نازل کی وَمَا كَفَرَ سُلَيْمَانُ
اور ہرگز نہین کفر کیا سلیمان علیہ السلام نے یعنے سحر نہین کیا سلیمان علیہ السلام نے اور کافر نہین ہوا اور یہہ
عمل ناشائستہ اور کار ناپسندیدہ اُس سے نہین سرزد ہوا وَلَٰكِنَّ الشَّيَاطِينَ كَفَرُوا يُعَلِّمُونَ النَّاسَ السِّحْرَ
اور لیکن شیاطین نے اُسکے زمانے کے کفر کیا کہ سکھاتے تھے لوگون کو جادو سمجھہ لیجے کہ سحر اظہار امور عجیبہ
ہے اور حکم مین اُسکے اختلاف ہے اگر قول فعل موجب ارتداد کے ہین تو ساحر مرتد ہوتا ہے اور نہین تو
بسبب تذویر کے فاسق مقرر ہے امام زاہدی نے تفسیر مین لکھا ہے کہ اگر ساحر دعوی تقلیب اعیان اور
تغیر صور کا کرے جیسے انسان سے بکرا بنا دیا اور کہے کہ خاصہ الوہیت ہے یا قول فعل معجزات کے مین دم
مارے جیسے ہوا پر اُڑے یا ایک مہینے کی راہ ایک رات مین چلے کہ خصائص انبیا ہین کافر ہوتا ہے اور جو کوئی
اس دعوے مین تصدیق کرے وہ بھی کافر ہوتا ہے اور اگر کوئی کہے کہ اولیا سے بھی تو ایسی کرامتین
منقول ہین تو جواب اسکا یہہ ہے کہ وہ ان فعلون کو اپنی طرف نسبت نہین کرتے بلکہ نسبت فاعل حقیقی
کہ اللہ ہے اُسکی طرف کرتے ہین اگر فاعل اپنے ہی آپ کو کہین تو دعوی خالقیت کا ہو جاوے کہ کفر ہے
تفسیر فتح العزیز مین لکھا ہے کہ افعال خارق عادت خواہ شبیہ معجزات پیغمبران ہون خواہ جنس دیگر سبب
ارادہ الٰہی صادر ہوتے ہین ایسے افعال اگر اولیا سے ہوتے ہین تو وہ بقدرت خدا کہتے ہین یا بتاثیر اسما حلال
اسمین شرک لازم نہین آتا اور ساحرون سے جو وہ صادر ہوتے ہین تو وہ نسبت بغیر خدا ارواح خبیثہ سے
اور خواص ستارون کے لیے اور اسماء اصنام سے کرتے ہین اور اُن ستارون کو اور پلیتون کے نامون کو پڑھ کر علم
اُن اعمال کو اپنی قابو مین لاتے ہین اور اُنہین سے درخواست کرتے ہین پس شرک صریح ہے موجب کفر کا
ہوتا ہے وَمَا أُنزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَارُوتَ وَمَارُوتَ اور دوسرے یہود نے متابعت کی اُس چیز کی
جو اُتاری گئی سحر سے اوپر دو فرشتون کے بیچ شہر بابل کے کہ نام اُن فرشتون کا ہاروت ماروت ہے
اور وجہ سحر اُتارنے کی اوپر اُن کے یہہ تھی کہ اُس زمانے مین ساحر دعوی نبوت کا کرتے تھے حق تعالی نے اُنکی
حکومت کے وقت مین قبل اُنکے بعثت کے یہہ علم سحر کا اُن کے اوپر بھیجا اور بعضے کہتے ہین کہ الہام سے
اُنکو کیفیت اُسکی معلوم ہوئی تاکہ زیرکون کو تعلیم کرین کہ وہ کیفیت سحر سے مطلع ہو کر معارضہ مدعیان نبوت سے
کرین یہان ایک سوال ط جواب طلب وہ یہہ ہے کہ جو تعلیم سحر کی فرشتون سے اور تعلیم آدمیون کا اُن سے ثابت ہوا

تو درمیان تعلیم شیاطین کے اور تعلیم ان کے فرق نہوا پھر تعلیم کی شیاطین کے کیون مذمت فرمائی اور موجب کفر کا گردانا کہ کہا ولکن الشیاطین کفروا یعلمون الناس السحر اور یہہ تعلیم موجب کفر کے نہی جواب اس سوال کا عین تفسیر سے ظاہر ہوتا ہے کہ تعلیم سحر شیاطین سے مقرون باعتقاد تاثیرات باطلہ اور ترغیب فی العمل تھی اور تعلیم فرشتونکی واسطے پرہیز اور احتیاط کے ہے اور مقرون بہ نہی اور نصیحت چنانچہ آگے آیت مین آتا ہے پس فرق واضح ہے اور باوصف اسکے سحر یہود دونکا یا ماخوذ شیاطین سے ہے کہ عہد سلیمان علیہ السلام مین رائج ہوتا تھا یا ماخوذ فرشتون سے ہے کہ بابل مین تعلیم اسکی کرتے تھے اور یہہ دونون قسم بالبداہہ مذموم اور متروک ہین اسواسطے کہ حال شیاطین کا عداوت آدم مین اور اغوا مین ان کے معلوم خواص و عوام ہے پس جو ان سے ماخوذ ہوگا وہ کیونکر محل اعتماد ہوگا اور فرشتے خود ساتھہ نصیحت کے اس علم سے منع کرتے تھے قصہ انکا جو بحر مواج مین لکھا ہے اسکا اختصار یہہ ہے کہ فرشتگان مذکور نے جو فسق و فجور آدمیونکا مشاہدہ کیا کہا الٰہی تو نے آدمیونکو پیدا کر کر بانواع عطایا مخصوص کیا اور یہہ نافرمانی تیری کرتے ہین اگر انکی جگہہ ہم ہوتے تو کبھی خلاف تیری مرضی کے نکرتے حق تعالی نے انکو زمین پر اتارا اور اعضائے مخصوص آدمیون کے لگادی یہہ ہر روز زمین پر حکومت کرتے تھے شب کو آسمان پر چلے جاتے تھے آخرش زہرہ نام ایک عورت تھی اسپر عاشق ہوگئے وہ اپنے خاوند سے لڑکر انکے پاس آئی انھون نے اس سے مطلب چاہا اسنے کہا کہ اسم اعظم بتادو انھون نے اسم اعظم بتادیا اسکی قوت سے یہہ آسمان پر جاتی تھی یہہ تو رہگئے وہ پاک ہوکر دعوت اسم کی دیکر آسمان پر اڑگئی اور اسکی صورت مسخ ہوکر ستارے کی شکل ہوگئی زہرہ جو آسمان پر ستارہ ہے یہہ وہی ہے بعضے کہتے ہین کہ یہہ زہرہ جو سبع سیارون مین ہے یہہ اور ہے اور وہ اور ہی ہے پھر حق تعالی نے انکی تعذیب کا حکم فرمایا اور مخیر کیا کہ چاہو دنیا مین عذاب قبول کرو چاہو آخرت مین انھون نے بمشورہ جبرئیل عذاب دنیا اختیار کیا حق تعالی نے بیچ چاہ بابل مین بیچ زمین کوفے کے انکو لٹکا دیا دم بدم عذاب ہوتا ہے ساحران پاس جاتے ہین علم سحر کی طلب کے واسطے یہہ اول انہین منع کرتے ہین اور زبان ساتھہ نصیحت کے کھولتے ہین چنانچہ حق تعالی فرماتا ہے وَمَا يُعَلِّمَانِ مِنْ أَحَدٍ اور نہین سکھاتے یہہ دونو فرشتے جو قید ہین کنوئے مین لٹکتے ہین کسی کو جادو یعنے قصد گمراہ کرنے آدمیونکا نہین کرتے اور تعلیم سحر مین کفر خلق کو منظور نہین رکھتے جیسے شیاطین کرتے تھے بلکہ ہرگز تعلیم سحر نہین کرتے کسی کو تا انکہ خبردار نہین کرتے اور برائی سحر کے اور نصیحت نہین کرتے حتیٰ یہان تک کہ اپنے آپ کو بصفت حقارت موصوف کرتے ہین يَقُولَا إِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ یعنے کہتے ہین پہلے سکھانے سے سوا اسکے نہین ہے کہ ہم آزمائش ہین خلق کی حق تعالی کی طرف سے اس واسطے کہ خلق ہم سے سحر سیکھہ کر کافر اور عاصی ہوگی پس تیرے حق مین بہتر ہے کہ بسبب کفر اور عصیان سے

بازرہے اور اگر مرتکب اس سبب کفر کا ہووے تو فلا تکفر پس مت کافر ہو تو باعتقاد تاثیر کواکب اور شیاطین
اور ارواح خبیثہ اور ساتھہ عبادت انکی کے اور قصۂ ہاروت و ماروت کا موافق اسکے کہ ابن جریر نے اور امام ابن حاتم نے
اور حاکم نے اور سوا انکے اور مفسرین نے حضرت ابن عباس سے اور حضرت امیر المومنین علی مرتضی رضی اللہ سے اور
عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہم اور مجاہد وغیرہم سے نقل کیا ہے اسطرح ہے کہ زمانہ حضرت ادریس ع اعمال بد بنی آدم کے زمین سے
آسمان تک صعود کر جاتے تھے فرشتہا آسمانی نے قیل و قال سخن کا بہت کیا اور حق بنی آدم میں تحقیر اور اہانت اور
نفرین اور لعن آغاز کیا حق تعالی نے خطاب بھیجا کہ بنی آدم میں شہوت اور غضب ترکیب دی ہے ہم نے اسی جہت
سے مصدر معاصی ہوتے ہیں اگر تمہیں بھی زمین پر نازل کریں اور شہوت اور غضب میں مرکب کریں تم سے بھی
معصیت صادر ہو فرشتوں نے کہا کہ اے پروردگار ہم ہرگز گرد عصیان کے نہ پھریں گے ہر چند غضب اور شہوت
درمیان ہمارے ہو حق تعالی نے فرمایا کہ تم اپنے گروہ میں سے دو شخص چیدہ و برگزیدہ نکالو تا حقیقت کار تم پر آشکار
کریں انہوں نے ہاروت اور ماروت کو کہ کمال عبادت میں اور صلاح میں درمیان فرشتوں کے ممتاز تھے
منتخب کیا حق تعالی نے ان میں شہوت اور غضب ترکیب دیا اور فرمایا کہ زمین پر جاؤ اور درمیان آدمیوں کے
حکومت کرو اور موافق حق کے حکم کرو اور انکو شرک اور قتل اور زنا اور شراب سے منع فرمایا اور کہہ دیا تمام روز
زمین دنیا میں بہ شغل قضا مشغول ہو جب شام ہو تو اسم اعظم پڑھ کر بالائے آسمان صعود کیجیو پھر وقت
صبح کے نزول کرو تا ایک ماہ اسیطرح آمد و رفت انہوں نے رکھی شہرہ انکا زمین پر بہت ہوا کہ دو شخص نیک
نہاد فلانے موضع میں ہیں کہ ہر واقعے میں حکم درست فرماتے ہیں اور قضیا فیصل کرتے رونق دنیا کرتے میں ناگاہ ایک
عورت تھی زہرہ نام کہ تمام عورات اسوقت کی سے حسن اور جمال سے ممتاز تھی اور روایت امیر المومنین میں آیا ہے
کہ ابن فارس سے تھی لقب مشہور اسکا اس ملک میں بیدخت تھا پہن لباس فاخرہ اور پیرایہ تکلف کے انکے پاس
آکر اور شوہر اپنے کے دادخواہ ہوتی کہتے ہیں اصل اسکو شوق اسم اعظم سیکھنے کا تھا لیکن قدیم سے جو خو کر رکھا تھا اس مشرب
فاحشی اور بیحیائی کے تھی تو اسی مشرب کو وسیلہ تحصیل مطلب کا کیا ہر حال یہہ دونو فرشتے دیکھتے ہی اسکا حسن اور جمال
فریفتہ اسپر ہو گئے اور اس سے فعل شنیع کی درخواست کی اس نے کہا کہ دین میرا اور تمہارا اور باوجود اختلاف دین کے یہہ معاملہ
نہیں ہو سکتا اور یہہ بھی کہا کہ شوہر میرا بہت غیرت دار ہے اگر سن لیگا کہ میری لاگ تم سے لگی ہے مار ڈالیگا اول چاہیے
کہ میرے صنم کو سجدہ کرو پھر شوہر کو میرے مارو بعد اسکے تم سے صحبت کرونگی میں انہوں نے کہا معاذ اللہ کہ شرک اور قتل
نفس بغیر حق نہایت قبیح ہے ہم ہرگز نہ کرینگے وہ عورت پھر گئی لیکن دلوں میں انکے قلق اور اضطراب محبت نے اس کے کمال
غلبہ کیا دوسرے دن انہوں نے پیغام بھیجا کہ ہم تیرے گھر میں آتے ہیں اس نے کہا بسر و چشم مکان مہیا کیا اور اپنے
آپ کو مزین کیا اور موافق عادت کے کنٹے شراب کے بھی حاضر کئے جب یہہ اس مکان میں پہنچے تو اس نے کہا کہ میں نے

چار چیزون مین اختیار دیا ہے یا میرے بت کو سجدہ کرو یا میرے شوہر کو قتل کرو یا اسم اعظم مجھے تعلیم کرو یا
قدح شراب کا پیو ان دونون نے باہم مشورہ کیا کہ شرک اور قتل نفس دونون گناہ شدید ہین اور اسم اعظم بسر الہی ہے
کسی سے نکہنا چاہئے اور شراب پینا گناہ سہل ہے یہی اختیار کیا چاہئے بہ مجرد شراب پینے کے لایعقل ہوگئے
بحکم عورت بت کو سجدہ بھی کیا شوہر کو بھی اسکے مارا اسم اعظم بھی اُس عورت کو بتا دیا اور بعضے روایتون مین آیا ہے کہ
وہ عورت اسم اعظم پڑھہ کر بالاے آسمان گئی حقتعالی نے روح اسکی کو ساتھہ روح ستارہ زہرہ کے متصل کیا اور
بصورت زہرہ مسخ ہوگئی یہہ دونون فرشتے اسکے ساتھہ نجاسکے اور اسم اعظم ان کی یاد سے بھول گیا جب مستی
شراب کی سے ہوش مین آئے افسوس و ندامت شروع کیا حق تعالی نے فرشتہاے آسمانی کو ان کے حال سے
مطلع فرمایا اور کہا کہ یہہ دونون فرشتے باوجودیکہ تجلیات میری سے غفلت نہین رکھتے تھے اور شہود انکے نصیب
تھا بسبب شعلہ شہوت کے اس معصیت مین گرفتار ہوئے بنی آدم کہ غائب حضور سے ہین اور شہوت
طینت انکی مین مخمر ہے اگر مصدر معاصی ہون کیا عجب سب فرشتون نے اقرار ساتھہ اپنی خطا کے کیا اور بعد اسکے
واسطے زمینون کے مشغول باستغفار ہوئے چنانچہ حق تعالی فرماتا ہے والملائکۃ یسبحون بحمد ربہم ویستغفرون
لمن فی الارض غرض وہ دونون فرشتے احوال اپنا دگرگون دیکھہ کر مضطرب وار حضرت ادریس کی خدمت مین حاضر ہوئے
اور حال اپنا عرض کیا اور شفاعت اپنے حق مین چاہی حضرت ادریس نے وعدہ کیا کہ تامل کرو جمعہ کے روز تمہارے واسطے
جناب الہی مین عرض کرونگا جب جمعہ گذر گیا تو کہا اس جمعے مین مجھے تمہارے واسطے اجابت نہوی آیندہ جمعہ کے
منتظر رہو جب دوسرا جمعہ آیا تو حضرت ادریس نے فرمایا کہ حق تعالی نے تمہین اختیار دیا ہے اگر چاہو عذاب دنیا کا واسطے
اپنے اختیار کرو اور اگر چاہو عذاب آخرت کے واسطے تیار ہو انہون نے آپسمین مشورہ کیا کہ عذاب دنیا فانی ہے اور عذاب
آخرت باقی فانی کو اختیار کیا چاہیے کہ منقطع ہو جاویگا پس عذاب اس جہان کا قبول کیا حق تعالی نے فرشتون کو
حکم فرمایا کہ زنجیرین آہنی سے سر اور بدن انکے مین سراپا باندھو اور انکو سرنگون کر کر سر تلے پانون اوپر اس کنوے مین
کہ ساتھہ آتش تیز کے شعلے مارتے ہے لٹکا دو اور ایک ایک فرشتہ بطریق نوبت تازیانہ آتشین مارنے مین قیام
کرو تا بہ انقراض دنیا کہتے ہین کہ ہر فرشتہ تازیانہ لگاتا ہے پھر باردیگر اسکی نوبت نہین آتی اور ہی فرشتہ پھر آکر لگاتا ہے
اور اوپر ان کے تشنگی ایسی مسلط کی ہے کہ زبان انکی بسبب کمال عطش کے دہن سے باہر نکل آئی ہے اور ایک بالشت
کے قدر آب خوشگوار ان کے منہہ سے رکھتے ہین اور ہرگز دہن انکا اُسے نہین پہنچتا العیاذ باللہ من غضب اللہ

یہہ قصہ تفاسیر محدثین مین اور سنن بیہقی مین اور مسند امام احمد مین اور کتب محدثین مین بروایات متعددہ اور طرق مختلفہ
کہ بعضے انمین سے صحیح ہین مروی اور ثابت ہے لیکن مفسرین متکلمین مثل امام رازی اور قاضی بیضاوی انکار اس قصے کا
کرتے ہین اور کہتے ہین نظم قرآنی مین ایسی چیز کہ مشعر باین قصہ ہو موجود نہین ہے اور روایات ان کتابون کی جو مخالف

اصول عقائد اور قواعد دین ہوں معتبر نہیں اور اس قصے میں چند وجہ سے مخالفت اصول و قواعد سے لازم آتی ہے
اول تو یہہ کہ فرشتے معصوم ہیں صدور معاصی کبیرہ ان سے منافی عصمت ہے دوسری ان دونو فرشتوں کو باوجود
گرفتاری عذاب شدید کے کہاں فرصت تعلیم سحر کی اور آدمیوں کو ان سے کیونکر اختلاط پیدا ہوتا سلسلہ تعلیم اور تعلم
کا درست ہو تیسری اس فاجرہ کو باوجود اس خباثت کے کس طرح ممکن ہے کہ بزور اسم اعظم صعود بالائے آسمان کرے
دعوت اسماء الٰہی کو شرائط بہت درکار ہیں بڑی شرط تقوی اور طہارت ہے چوتھی مسخ اور تبدیل صورت از باب
عقوبت ہے اور عقوبت کو چاہیے کہ متضمن تحقیر و اہانت ہو اور جب اس زن فاجرہ کو ستارہ درخشندہ بنا کر بالائے
آسمان جگہہ دی بکمال تعظیم اسکی ہوئی کہ صورت الثانی میں اس قدر عظمت متصور نہیں پانچوین زہرہ ستارہ ہے مشہور
معروف سبعہ سیارہ سے کہ قبل خلقت آدم علیہ السلام کے مخلوق ہوا ہے اور روایت اس قصے کی سے لازم آتا ہے
کہ بعد وقوع اس واقعہ کے پیدا ہوا ہے چھٹی یہہ اس قصہ کے زبان فرشتگان سے نقل کئی ہے کہ انھوں نے جناب
الٰہی میں عرض کیا کہ ہم باوجود ترکیب شہوت اور غضب عصیان نہیں کر .. سکے حالانکہ حق تعالی نے فرمایا کہ اگر تمھیں
بھی مانند آدمی کے شہوت اور غضب سے مرکب کریں تم بھی معصیت میں مبتلا ہو پس صریح تکذیب اور تجہیل جناب
الٰہی کی لازم آتی ہے اور یہہ عمل شنیع منافی محض ایمان ہے چہ جائی ملکیت پس سبب نازل کرنے ان دو فرشتوں کا یہہ
کہ علم سحر کا بھی علوم الٰہیہ سے ہے بقا اسکی بیچ نوع انسان کے منظور نظر خداوندی تھا اور شان انبیاؤں کے سے
نہیں ہے کہ اس قسم علوم ضارہ کے تین کہ بسبب اس علوم کے اعتقاد تاثیرات مخلوقات ہو اور غفلت تاثیر خالق
سے دلمین جگہہ کرے تبلیغ فرمائیں مانند علوم فلسفہ کے ریاضیات اور طبعیات سے کہ ضرر انکا زیادہ تر نفع ان کے
سے ہے انبیا بیان نہیں کرتے اس واسطے کہ حقیقت نبوت کی دعوت خلق الی الحق ہے اور مدارک اور اذہان
ان کے طرف ملاء اعلی کے متوجہ کرتے ہیں اور یہہ علوم ہیں اس غرض کے مخل ہیں پس لابد ان دونو فرشتوں کو
واسطے تعلیم اس نوع علوم کے نازل فرمایا ہے اور بیچ تعلیم سحر کے قباحت نہیں ہے اس واسطے کہ نہایت کام
سحر کا کیا ہے کہ کفر ہے اور جس جگہ میں کہ بیان کفر ہو تعلیم اسکے میں باک نہیں ہے مثلا اگر ایک شخص نے
یہہ بیان کیا کہ پرستش ستارے کی سے یہہ تاثیر پیدا ہوتی اور شیطان کی عبادت کئی تو مطلب حاصل ہوتا ہے دوسرے
شخص نے سنکر اعتقاد تاثیر ستارے کا کیا یا شیطان کی عبادت کرنے لگا تو یہہ اعتقاد اور یہہ عبادت کفر
ہے اور کہنے والا کافر نہیں ہوا اور یہہ ہے کہ علم سحر کا فوائد بہت رکھتا ہے امتیاز معجزات انبیا میں اور کرامات
اولیا میں اور سحر جادوگران میں اور طلسم شعبدہ بازان میں ایسے علم سے حاصل ہوتا ہے اور جو کوئی اس سے بیخبر ہیں
ان چیزوں میں فرق نہیں کرسکتے بلکہ ساحروں اور شعبدہ بازوں کو مثل انبیا اور اولیا کے جانتے ہیں اور بعضے اعمال سحر کے
واسطے ہلاکت اعداء اللہ کے اور ائتلاف زوجین کے اور دفع شر ظالم کے مستحسن شرعی ہیں اور یہہ بھی ہے تو بتحقیق عمد

سحر کے جائز استعمال اُسکے سے محل ناپسندیدہ مین احتراز کرے مستحق مزید ثواب ہوگا کہ باوجود قدرت گناہ سے
باز رہا اور دلیل نازل ہونے کی یہہ علم سحر ان دونو فرشتون پر جناب الٰہی سے صریح لفظ قرآن مین ہے وما
انزل علی الملکین اور احوال بھی ان دونو فرشتونکا قرآن مین مذکور ہے وما یعلمان من احد حتی یقولا
انما نحن فتنۃ فلا تکفر اور یہہ پند اور نصیحت دلالت کرتی ہے اوپر اسکے کہ یہہ دونون فرشتے خود بخود
تعلیم اِس علم کو نہین کرتے اور یہہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ محض انکو تعلیم ہی منظور نہین ہے بلکہ تعلیم اور منع عمل سے
اب ایہان سمجھنا چاہیے کہ اگر تتبع کرین روایات کا کہ اِس باب مین وارد ہین تو یقین دریافت ہوتا ہے کہ اِس قصے
کی اصل ہے اِسواسطے کہ مرفوعاً اور موقوفاً اور اخباراً اور آثاراً وارد ہوا ہے اور جنھون نے وجوہ مخالف اِس
قصے کی ساتھ قواعد دین کے ذکر کی ہین بحسب ظاہر مسلّم ہین لیکن جب نظر تعمق کیجاوے تو ارجاع انکا الفاظ کا
ساتھ قواعد مقررہ دین کے ممکن اور محتمل ہے پس متوجہ اُسطرف توجیہ اُسکی کے چاہیے ہو اور انکار روایات کثیرہ کا
نکیا جاوے والا تکذیب قصہ حضرت یوسف اور حضرت داؤد علیہما السلام کی بھی لازم آوے گی مثلاً کہتے حل اول
کے جواب مین کہ عصمت ملائکہ کی معاصی سے اُسوقت تک ہے کہ حیثیت نشاء ملکیت پر باقی رہین اور جب شہوت اور
غضب ان مین پیدا کیا جاوے تو حیثیت ملکیت سے باہر آوین گے پس مقتضائی حیثیت کا کہ عصمت اور طہارت
تھی اُسوقت اُن سے توقع نہ رکھی چاہیے اور مانند نفوس مقدسہ انبیا اور اولیا کہ باوجود بشریت معصوم و مطہر ہوتے
ہین بسبب اصلاح شہوت اور غضب کے اور ظاہر ہے کہ جو موثر منقلب ہو تو انقلاب اثر مین کیا استبعاد ہے اور
کہتے حل ثانی کے جواب مین کہ تعلیم سحر کی بیچ حالت گرفتاری عذاب کے اگر قیاس اوپر حوصلہ انسانی کے کرین تو البتہ مستبعد
ہے لیکن حق فرشتون مین ہے کہ فراخی انکے حوصلے کی معلوم ہی جائز ہے باوجود صنوف عذاب کہ وارد ہے
اوپر ابدان انکے کے قوائی فکریہ اور نطقیہ انکے برقرار ہون اور بار ہا تجربے مین آیا ہے کہ صاحب ملکہ ہر علم باوجود گرفتاری
اوضاع مولمہ اور امراض شدیدہ کے اُس علم کو تعلیم کر سکتا ہے بسبب مزاولت اور ممارست کے التفات اُس علم کا اوپر
نہایت سبک اور آسان ہوتا ہے اور ساتھ ادنی التفات کے وہ کام کرتا ہے کہ اور امعان نظر مین نہین کر
سکتے پس جائز ہے کہ ان دو فرشتونکو القائے علم سحر مین اِس قسم کا ملکہ ہو خصوصاً جب ملکہ رکھین کہ نزول انکا واسطے
تعلیم اِسی علم کے ہے تو جانب غیب سے بھی تائید اِس کے حق مین پہنچتی ہوگی کہ عذاب مانع تعلیم کا ہوتا ہوگا اور خلط
آدمیون کا اُسوقت مسلم ہے کہ واقع نہین ہے لیکن جائز ہے کہ شیاطین اور جن درمیان وسائط فائدے استفادے
کے ہون چنانچہ قتادہ سے ہے کہ ہر سال مین ایک شخص شیاطین سے ان کے پاس جاکر سحر تازہ سیکھکر لوگون مین منتشر کرتے مین اور زمانہ
سابق مین کہ ابتدا کار تھا تعلیم و تعلم کا تھا لوگ اُن سے ملکر سحر سیکھکر کتابون مین لکھ گئے ہین اور حل ثالث کے جواب مین کہا جاتا ہے
کہ ہرچند وہ زن فاجرہ تھی لیکن جو شوق سیکھنے اسم اعظم کا رکھتی تھی اور انکے تئین شرط تمکین زنا سے کیا تھا پس اِس فعل بدیہہ مین

حُسن و قبح مخلوط تھا حسن نیت اور قبح صورت عمل مانند اُس شخص کے کہ کوئی تشنے کو آب غصب سے سیراب کرے
یا گرسنہ کو طعام حرام سے شکم سیر کرے پس صورت مسخ ہو گئی وہ حُسن نیت نے کام کیا کہ کوکب درخشندہ سے متصل ہوئی اور
بعید نہیں یہہ ہے کہ اُس عورت نے حُسن و جمال اپنے کو وسیلہ تحصیل قرب الٰہی کیا تھا لیکن بیجا اور بیمحل پس اُسکو حسن و جمال دائمی
باین رنگ عنایت ہوا کہ روح زہرہ سے روح اُسکی مل گئی اور صعود ارواح کا اوپر کے اوپر آسمان کے کیا تعجب
سا ہے کہ ارواح موتی کی مومنین سے آسمان ہفتم پر چڑھتے ہیں خصوصًا شہدا کی اور خلل رابع کے جواب میں کہا جاتا ہے
کہ ہرچند کوکب بہ نسبت اور مخلوقات کے شرافت عظمت رکھتا ہے لیکن بہ نسبت انسان کے محض محض ہے پس تعظیم
بالنسبۃ اور تحقیر بالنسبۃ دونوں متحقق ہوئیں اور خلل خامس کے جواب میں ہو سکتا ہے کہ کلام ملائکہ کا بیان تعمیم عرض اپنے
میں ہے او پر اطاعت اور عدم عصیان کے کہ تکذیب و تجہیل جناب باری کی پس معنی کلام اُنکے یہہ ہیں کہ ہم اپنی طرف
سے یہہ عزم مصمم رکھتے ہیں کہ واقع ہو خلاف اُسکے اور ظاہر ملائکہ نے کلام الٰہی سے بھی سمجھا ہوگا کہ شہوت اور غضب
بیچ ہر مخلوق کے کہ مرکب ہوئے ہیں مستلزم صدور عصیان کے ہیں اگرچہ باضطرار اور بے اختیار ہو اور اپنی طرف سے عرض کیا
کہ ہم سے باختیار صدور معصیت نہو گا پس درمیان کلامین میں تناقض کچھ نہیں ہے تا تکذیب و تجہیل لازم آوے اور
خلل سادس کے جواب میں کہا جاتا ہے کہ معنی مسخ ہونے زن کے بصورت زہرہ یہہ ہیں کہ روح اُس زن کی ساتھ روح
زہرہ کے متصل ہوئی نہ یہہ کہ یہہ ستارہ سابق موجود نہ تھا پس مخالفت واقع کے لازم نہیں آئی اور زبیر بن بکار اور ابن
مردویہ اور دیلمی نے حضرت امیر المؤمنین علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے
پوچھا کہ صورتیں مسخ ہوئی کتنی ہیں فرمایا تیرہ فیل اور خرس اور خوک اور بوزنہ اور مارماہی اور سوسمار اور وطواط اور کژدم
اور دعموص کہ چھوٹا جانور ہوتا ہے پانیوں دریا کے رہتا ہے ہندوستان میں اسے جولاہا کہتے ہیں اور عنکبوت
اور خرگوش اور سہیل اور زہرہ کہا میں نے یا رسول اللہ سبب ان کے مسخ کا کیا ہے فرمایا کہ فیل اکبر دتھا دولتمند سرکش
خوگر ساتھ لواطت کے کسی امرد کو بغیر فعل بد کئے نچھوڑتا تھا اور خرس اکبر دتھا مخنث کہ اپنے تئیں مانند عورتوں کے
آراستہ کرتا تھا اور مردوں کو اپنے پر مسلط کرتا تھا اور خوک ایک جماعت انصار سے تھی کہ نعمت نزول مائدہ کا
کفران کیا تھا اور بوزنہ یہودی تھے کہ روز شنبے کو شکار مچھلی کا کرتے تھے اور مارماہی اکبر دتھا دیوث کہ درمیان جورو اپنے
کے دلالت کرتا تھا اور سوسمار دہقانی بادیہ نشین تھا کہ قافلہ حجاج کو لوٹتا تھا اور وطواط اکبر دتھا زبان دراز کہ کوئی زبان
اُسکے سے سلامت نہیں رہتا تھا اور دعموص اکبر دتھا چغل خور کہ سبب چغل خوری کے درمیان دوستوں کے
جدائی ڈالتا تھا اور عنکبوت ایک عورت تھی کہ خاوند اپنے کو جادو کر کر مار ڈالا تھا اور خرگوش بھی عورت تھی کہ حیض سے
غسل طہارت نہیں کرتی تھی اور سہیل چوکیدار تھا یمن میں کہ ہر گز کسی سے زور سے چیز لے لیتا تھا اور زہرہ بیٹی

بادشاہ کی تھی کہ ہاروت اور ماروت کو مفتون کیا تھا فَيَتَعَلَّمُونَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُونَ بِهِ بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهِ ط

پس سیکھتے ہیں اُن دونوں فرشتوں سے وہ چیز جو جدائی ڈالتی ہے یعنے جدائی پڑتی تھی ساتھ اسکے
درمیان مرد کے اور جورو اسکی کے اور یہہ جدائی دو طریق سے واقع ہوتی ہے اول بحکم شرع کہ جب ایک
کوئی شوہر اور زن میں سے معتقد تاثیر سحر باطل ہوا کافر ہوا انمیں نکاح فسخ ہو گیا دوم بطریق عرف کہ بسبب
اس اعمال کے بحکم جریان عادت الٰہی درمیان زوجین کے بغض اور عداوت پیدا ہو کر بیچ جدائی ہوا اور
یہہ جدائی ڈالنا کبیرہ ہے کہ موجب قطع نسبت صحیح کا اور مخالف موضوع شرعی کا ہے کہ حکم اس عقد کا اور الفا
اسکے کا فرمایا ہے پس جسکا حق تعالیٰ وصل چاہے اسکا قطع اور فصل کرنا کیا فعل شنیع ہے اور اسمیں ایک
نارضامندی اللہ کی دوسری فساد عالم بوقوع زنا تیسری قطع نسب چوتھی ضرر پہنچانا زن وشوہر کو اس قدر فساد آ
ہیں وَمَا هُم بِضَارِّينَ بِهِ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ اور نہیں وہ ضرر پہنچانے والا ساتھ سحر کے کسیکو مگر ساتھ
حکم الٰہی کے جس وقت کہ چاہیگا اعمال سحر کو تاثیر دیگا اور جب نہ چاہیگا تاثیر بند ہو جاویگی لہذا اگر ساحر چاہے کہ
ابطال افعال دائمہ مستمرہ الٰہی کرے مثلاً مینہ برسنے نہ دوے یا دانہ نہ اگنے دوے یا بغیر فوج اور حشم کے ملک
پر مسلط ہو جاوے یا لشکر کو برہم کرے نکر سکیگا نہایت کام سحر کا یہہ ہے کہ نفوس ضعیفہ میں کچھہ تاثیر کرے
پھر وہ تاثیر بھی دائمہ مستمرہ نہیں ہوتی پس مرد با ایمان کو کہ معتقد تاثیر واحد ہے کسی چیز سے سوا خدا کے نڈرا چاہیے
کہ جو چیز ہے ارادہ الٰہی سے ہوتی ہے حقیقت میں سب ظہور فعل الٰہی ہے لوگ مقتضائے وہم وخیال سمجھتے
ہیں کہ فلانا قول فلانے چیز کے سبب ہوا مسبب وہی ہے اور اسباب اسی نے ہیں قطعہ
ہاتھہ میں تیرے ہی ہیں سب قطع وپیوند لیتے تو ٭ تونے ہی پھاڑا گریبان میرا تونے سیا ٭ مر کہا تو مر گیا اور جی کہا تو
جی گیا ٭ تیرے کہنے سے موا اور تیرے کہنے سے جیا ٭ تو ہی ہے میرا تو ہی پیارا سوا تیرے نہیں ٭
تو ہی ہے مالک تو ہی مولا جو کیا تونے کیا ٭ دل لبھایا ہوش اڑایا عشق دیکر عقل لی ٭ روح نے تب فرح دی
جب دل لیا غم دیا ٭ انت معطی انت مانع انت نافع انت ضار ٭ جو دیا تونے دیا اور جو لیا تونے لیا ٭ جان سے
دل سے جگر سے چشم سے آؤ لگا میں ٭ تیرے قربان جاؤں کہہ اکبار آ ہے رافت سیا ٭ پس ایسا کلام
گستاخانہ حضور معشوق حقیقی میں اگرچہ مقتضائے ولولہ دیوانگی محبت اور طنطنہ جنون عشق ہے لیکن دور از ادب
ہے اب عنان سمت قلم باختیار لا اور سن بیان دوالگ قطع جسکا اس مقام پر منظور ہے یعنے تحریر احوال
یہود کہ اوپر توغل سیکھنے انہیں دونوں نوع سحر کے کہ مذموم اور معیوب ہیں اکتفا نہیں کرتے تھے بلکہ اوقات اپنی
کو بیچ تحصیل اسی جنس کے اور چیزوں کے کہ خلاف شریعت اور دین ہیں صرف کرتے تھے وَيَتَعَلَّمُونَ مَا يَضُرُّهُمْ
وَلَا يَنفَعُهُمْ اور سیکھتے ہیں یہود وہ علم جو ضرر کرتا ہے انکو اگرچہ اور دیگر کو ضرر دے اور نہیں نفع دیتا انکو اگرچہ اور دیگر کو
دے پس عاقل کو چاہیے کہ ایسی چیز کہ اپنے آپ کو ضرر دے نفع نہ بخشے اس سے احتراز کرے سمجھہ لیجیے کہ علم حق

نفس مذموم نہین ہی ہو مگر علم آدمی کے حق مین مذموم ہوجاتا ہی ساتھ ایک کے ان تین چیزون سے پہلے یہہ ہی
کہ توقع ضرر کی رکھے اُس سے اپنی حق مین یا غیر کے مثل علم سحر اور طلسمات کے اور نجوم بھی اتنا ہی ہی جو واسطے
کہ اکثر خلق کے تئین مضر ہی ساتھ اس طریقے کے کہ جب دلنشین ہوئی اسکی تاثیر کواکب کی کہ فلانے درجے مین
ستارہ ہو تو یہہ ہوتا ہی اور فلانے برج مین آوے تو یہہ ہوتا ہی پس امید وصول مطالب اور خوف فوت
مقصود سبب ستارے اور برج کے جانتا ہی التفات طرف مالک ضر اور نفع کے نہین کرتا ایک حجاب
عظیم حایل دل ہوجاتا ہی کہ نظر الی اللہ سے مانع ہوتا ہی دوسری یہہ ہی کہ علم اگرچہ فی نفسہ ضرر نہین
رکھتا لیکن یہہ آدمی بسبب قصور استعداد اپنے کے دقائق اُس علم کے تئین معلوم کرتا اور جب دقائق کو نہ پہنچا
تو جہل مرکب مین گرفتار ہوتا ہی اس قسم مین بحث اسرار الہیہ اور حکم شرعیہ اور تیسری علوم فلسفہ اور علم قضا و قدر
اور مسئلہ جبر و اختیار و توحید وجودی و توحید شہودی اور علم مشاجرات صحابہ اور ایسا ان کہ فیما بین ان اکابر کے
واقع ہوئی ہین اور علم شطحیات اولیا مثل کلمہ انا الحق اور سبحانی اور کلمات غیر مفہوم انکے مثل بعضے معنی
فصوص کے یا مکتوبات حضرت مجدد الف ثانی کے اور تاویلات قرآن مجید اور تطبیق قواعد تصوف کے
اور بھی احوال ہی علم اشعار کا اور وصف خد و خال کا کہ بیچ حق اجلاف عوام کے کہ دل انکے پر از شہوت
ہین حکم سم کا رکھتا ہی اور مورث ملکہ تخیل اور میلان کا بیچ ہر چیز کے ہوتا ہی تیسری یہہ ہی کہ علوم محمودہ
شرعیہ مین تعمق بیجا کرے اور افراط و تفریط مین پڑے مثلاً علم توحید اور عقاید مین فلسفیات کو دخل دے اور
علم فقہ مین حیل اور روایات نادرہ نے اصل کو لاوے اور علم سلوک مین اشغال جوگیہ کو ملاوے اور علم دعوت
اسما مین قواعد سحر اور طلسم کو مروج کرے اور علم قصص انبیا مین تواریخ یہود اور روایات روافض پر اعتماد کرے
کہ موجبات فاسدہ عقائد ہین اور علی ہذا القیاس یہہ سب علوم اکثر خلق کو ضرر کرتے ہین لوگ جو نفع کہ ان علوم سے
متوقع ہی انکو نہین پہنچتا اور یہود اس طرح کے علوم سیکھتے تھے اور علوم محمودہ سے اعراض کرتے تھے اور
یہہ اشتغال انکا اس سبب سے تھا کہ ضرر اس علوم کا نہین جانتے تھے وَلَقَدْ عَلِمُوا لَمَنِ اشْتَرٰىهُ اور البتہ تحقیق
جانتے ہین یہود جو کوئی مول لیوے سحر کو یا اور ایسے علوم ضارہ کو لینے سیکھے اور عمل کرے مَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ
مِنْ خَلَاقٍ نہین ہی واسطے اسکے بیچ آخرت کے حصہ نیکی سے وَلَبِئْسَ مَا شَرَوْا بِهٖ اَنْفُسَهُمْ اور البتہ برا ہی
جو کچھ بیچا ہی بدلے اسکے جانون اپنی کو یعنے سحر اختیار کیا ہی لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ جو ہوتے جانتے زیان
اس سود کا وَلَوْ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا اور اگر تحقیق یہود ایمان لاتے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر وَاتَّقَوْا اور پرہیزگاری کرتے
سحر سے اور کتمان یہود سے تو پاتے لَمَثُوْبَةٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ البتہ ایک ثواب نزدیک اللہ کے سے خَیْرٌ
بہتر تھا رشوت سے کہ کتمان نعت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر لیتے ہین لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ جو ہوتے جانتے یا

يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اے لوگو جو ایمان لائے ہو لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا مت کہو تم لفظ راعنا کا حضرت سے باتین
کرتے ہوئے سمجھ لیجیے کہ راعنا کے دو معنی ہین ایک تو زبان یہود مین گالی ہے دوسری راعنا کی معنی رعایت
کر ہمارے تئین پس یہود حضرت ص سے ہم کلام ہوتے ہوئے راعنا کہا کرتے تھے تو غرض انکی گالی تھی اور صحابہ
دوسری معنی سمجھتے تھے یہہ انکا فریب نجانتے تھے یہہ بھی کہنے لگے راعنا حضرت سے باتین کرتے
ہوئے حق تعالی نے منع فرمایا راعنا کہنے سے اور فرمایا وَقُوْلُوا انْظُرْنَا اور کہو دیکھ طرف ہمارے یعنے راعنا کا
لفظ نکہو انظرنا کا کہو وَاسْمَعُوْا اور سنو حکم خدا کا ساتھ سمع قبول کے وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ اور واسطے کافرو
جو پیغمبر کی مذمت مین یہہ کلمہ کہتے ہین عذاب ہے درد دینے والا کہ ہرگز منقطع نہوگا سمجھ لیجیے کہ ستاد وثیت
جگہہ حق تعالی نے اس امت کے مؤمنون کو ساتھ اس خطاب کے شرف فرمایا ہے یا ایہا الذین آمنوا اور یہہ موضع
اول ہے ان مواضع سے اور کہا ہے خطاب مؤمنون کے طرف خاصۃً قرآن مجید ہے کتب سابقہ مین
خطاب معروف یا بنیا تھا کہ اس امت کو پہنچا دین اور یہان بلا واسطہ خطاب بالمواجہ اس امت کو فرمایا ہے
یہہ بڑا شرف ہے اس امت کا کہ بتبعیت افضل المرسلین صلعم پیغمبرونکا دیا ہے الحمد للہ یہان سے معلوم کیجیے
کہ جب اس عالم مین ملقب بایمان فرمایا ہے تو اس عالم مین بھی بامن وامان رکھے گا وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ مِنَ
اللهِ فَضْلًا كَبِيْرًا مسند احمد مین اور شعب الایمان بیہقی کی مین اور کتب معتبر حدیث مین وارد ہے کہ ایک شخص
عبد اللہ بن مسعود کے پاس آیا اور کہا کہ مجھے نصیحت وصیت فرماؤ کہا انھون نے جب قرآن پڑھے تو اور لفظ
یا ایہا الذین آمنوا کا سنے تو فی الفور کان اسپر رکھہ اور متوجہ ہو کے ذہن اپنے کو حاضر کر کہ حق تعالی بیواسطہ ساتھ تیرے
خطاب فرماتا ہے اچھی چیز فرماتا ہے یا بری چیز سے منع کرتا ہے چنانچہ فتح العزیز مین لکھا ہے اور سمجھ لیجیے
کہ راعنا انظرنا ہرچند دونو مترادف ہین لیکن لفظ راعنا کا مشتمل اوپر فساد کے تھا اس سے منع کرنا اور اسکی جگہہ
دوسرا لفظ تجویز کرنا مناسب حکمت ہوا پس بعضے شافعیہ جو اس مقام پر بطریق استدلال ذکر کرتے ہین کہ تجویز ایک
کلمہ کی ایک مقام مین طرف سے شارع کے مستلزم تجویز کلمہ دوسری کی نہین ہوتی پس اگر کوئی شخص بجائے اللہ اکبر
خدا بزرگ کہے یا الرحمان اکبر نماز اسکی درست نہین ہوتی بخلاف امام اعظم کے مذہب کے یہہ بات خوب چسپان
نہین ہوتی اس واسطے کہ یہہ اس جگہہ بھی کہ کوئی مرادفین سے مشتمل اوپر مفسدہ کے ہو اور علاوہ اسکے بعضے
حنفیون نے ترادف کو بھی منع کیا ہے کئی وجہ سے ایک تو یہہ کہ مدلول لغوی راعنا اور انظرنا کا ایک معنی
ہین لیکن مدلول عرفی مین ان کے کمال بعد ہے دوسری راعنا باب مفاعلت سے ہے کہ دلالت اوپر
مساوات بین المخاطبین کے کرتا ہے گویا یہہ معنی ہین کہ تو رعایت ہماری کر تا رعایت سخن کی تیرے کرین
ہم اور اس طرح کا خطاب جناب رسالت مآب مین کمال بے ادبی ہے ساتھ دلیل لَا تَجْعَلُوْا دُعَاۤءَ الرَّسُوْلِ بَيْنَكُمْ

کدعاء بعضکم بعضا تیسری اس خطاب میں نوع استعلا سمجھا جاتا ہے یعنے رعایت کر کے کلام ہمارے کی
غافل مت ہو اُس سے اور اور چیز میں مشغول ہو اور انظرنا میں سوال شفقت اور مہربانی ہے پس و انظرنا و اسمعوا میں
اشارہ ہے کہ شاگرد کو چاہیے کہ کمال توجہ اور التفات سے کلام استاد کا سُنے تا محتاج طلب اعادت کا ہو نہ
مَا يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ نہیں دوست رکھتے ہیں وہ لوگ جو کافر ہیں حق چھپاتے اہل کتاب سے
وَلَا الْمُشْرِكِينَ اور نہ مشرک أَنْ يُنَزَّلَ عَلَيْكُمْ مِنْ خَيْرٍ مِنْ رَبِّكُمْ یہ کہ اُتاری جاوے اوپر تمہارے کچھ بھی
پروردگار تمہارے سے مراد خیر سے وحی ہے اور قرآن کہ جامع ہے سب خیر کا یہود نہیں چاہتے تھے کہ آل اسمعیل
میں نبوت آوے اور مشرکوں کو داعیہ یہ تھا کہ پیغمبری ولید بن مغیرہ اور نعیم ثقفی کو پہنچے وَاللَّهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهِ
مَنْ يَشَاءُ اور خدا سبحانہ اختصاص کرتا ہے ساتھ نبوت اور وحی اپنی کے جسے چاہے وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ
اور اللہ صاحب فضل بڑے کا ہے جسے چاہے اُسے نبوت دے فضل اُس کا عدد سے ہے باہر لطف
اسکا شمار سے برتر معلوم کیجے کہ تیسری آیت آیات مسائل سے کہ جس سے مسئلہ جواز نسخ قرآن کا نکلتا ہے اور وہ
یہ ہے مَا نَنْسَخْ مِنْ آيَةٍ أَوْ نُنْسِهَا جو کچھ موقوف کرتے ہیں ہم آیتوں سے قرآن شریف کے بسبب مصلحت
خلق کے اور مقتضائے زمانہ کے یا بھلا دیتے ہیں ہم اُسکو دلوں سے سمجھ لیجے کہ بعضے آیات منسوخ ہیں اور
تلاوت انکی باقی ہے کہ مصحف شریف میں مکتوب ہیں اور صدور حفاظ میں محفوظ ہیں مثل آیت وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ
منکم ویذرون ازواجا وصیۃ لازواجہم متاعا الی الحول کہ حکم اسکا کو وجوب یکسال ہے ساتھ آیت دوسرے کہ اسمیں
وجوب عدہ چار مہینے دس دن میں منسوخ ہے اور ایسی ہی آیت یا ایہا الذین امنوا اذا ناجیتم الرسول فقدموا بین
یدی نجویکم صدقۃ کہ حکم اسکا منسوخ ہے اور تلاوت باقی ہے کہ اور زبان ہر حافظ کے جاری ہے ایسی ہی
آیت مصابرت کے جنگ کفار میں کہ ایک کو مقابل دس کے حکم فرماتا تھا منسوخ الحکم ہے اور وہ آیت سورۃ انفال
میں موجود ہے اور بعضے آیتیں منسوخ التلاوت ہیں کہ اُن کے الفاظ خاطر پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اور قراء سے بھلادیے
ہیں بعضے الفاظ میں انکے اشتباہ ہو گیا ہے کہ اصل مضمون یاد ہے وہ دو قسم ہیں ایک تو ایسے ہیں کہ حکم انکا جاری ہے
جیسے آیت الشیخ والشیخۃ اذا زنیا فارجموہما البتۃ نکالا من اللہ واللہ عزیز حکیم الفاظ اسکے کچھ بھی یاد نہیں رہے بعضے کہتے
ہیں آخر میں عزیز حکیم ہے بعضے کہتے ہیں کان اللہ عزیزا حکیما ہے اور ایسے ہی موضع اسکا معلوم نہیں ہے کہ کونسی سورہ
میں سو واسطے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بامر جبرئیل تلاوت اسکی موقوف کی تھی اور ایسی یہہ آیتیں لا ترغبوا فانہ
کفر بکم ان ترغبوا ان ابائکم والولد للفراش وللعاہر الحجر روایت کی ہے عبد اللہ نے بیچ مسند کے حضرت عمر سے
اور جاہدوا کما جاہدتم اول مرۃ روایت کی ہے ابو عبید نے عبد الرحمن بن عوف سے اور بلغوا قومنا انا قد لقینا
ربنا فرضی عنا وارضانا کہ زبان شہداء بیر معونہ کے سے حکایت نازل ہوئی ہے رواہ البخاری و مسلم

اور وہ مانند

اور لوکان لابن ادم وادٍ من ذهب لابتغی الیه ثانیا ولوکان له وادیان لابتغی الیهما ثالثا ولا یملأ جوف ابن
ادم الا التراب ویتوب الله علی من تاب کہ اکثر محدثین نے صحابہ کثیر سے نقل کی ہے اور مصحف ابی بن
کعب میں مکتوب بھی ہے لیکن بعضے الفاظ اسکے مشتبہ ہوئے ہیں مثل بطن ابن آدم یا جوف ابن آدم
اور موضع اسکا بھی مشتبہ ہے کہ سورۂ احزاب میں ہے یا سورۂ برائت میں اور صدر اسکا بھی بھولا ہوا ہے کہ
انا انزلنا المال لاقام الصلوٰة وایتاء الزکوٰة تھا یا اور کچھ ایسی ہی آیتیں آیت ان الله سیؤید هذا الدین
برجال ما لهم فی الاخرة من خلاق یا باقوام لا خلاق لهم فی الاخرة رواه ابو عبید وغیره عن ابی موسی الاشعری مختصرا دوسری
ایسی آیتیں ہیں کہ حکم انکا بھی منسوخ ہے مثل عشر رضعات معلومات یحرمن کہ صدر اور ذیل اس آیت کا فراموش
ہوا ہے اور موضع اسکا بھی نسیاً منسیاً ہوا اور حکم اسکا بھی موقوف ہوا رواه البخاری ومسلم عن عائشة رضی الله عنها
اور ابوداود نے بیچ کتاب ناسخ ومنسوخ کے اور بیہقی نے دلائل النبوت میں بروایت ابوامامہ بن سہل ذکر کیا ہے
کہ ایک شخص انصاری رات کو واسطے تہجد کے اٹھا الحمد پڑھ کے سورہ پڑھنے لگا وہ سورہ ایسی اُسے سہو ہوئی کہ
مطلق بغیر بسم الله کے اسکے زبان پر نہ آئی صبح کو تعجب کر کے اور اصحابوں سے پوچھا سب نے کہا کہ ہمیں بھی
ایسی ہی بھول پڑی ہے سب نے آنحضرت صلی الله علیه وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا آنحضرت
نے فرمایا کہ آج کی رات وہ سورت منسوخ التلاوت ہوئی ہے سینے میرے سے اور سینہ سب آدمی
کے سے نکل گئی بلکہ جہاں لکھی تھی نقوش بھی اسکے مٹ گئے نأت بخیر منها لاتے ہیں ہم بہتر اس سے
اور آیت چنانچہ مصابرت ایک غازی کے ساتھ دس تن کے بھی منسوخ کر کے ساتھ دو تن کے مقرر کئی او مثلها یا
لاتے ہیں ہم مانند اسکے جیسے قبلہ بیت المقدس کی طرف سے موقوف کر کے کعبہ کی طرف مقرر کیا پس
فرماتا ہے حق تعالی کہ ہر حال ان دونو طریق سے کہ منسوخ الحکم کر دیں یا منسوخ التلاوت کر دیں کہ صدور سے بھلا
دیں اور صحف سے مٹا دیں لاتے ہیں ہم بہتر اس سے یا مثل اسکے بیچ خوبی کے پس خیریت دونوں آیت ناسخ
ومنسوخ میں موجود ہوتی ہے لیکن ناسخ میں بعضے اوقات منسوخ سے زائد ہوتی ہے تفصیل اس اجمال کی یہہ
کہ جو آیت منسوخ الحکم ہوئی ہے تو ناسخ اسکی آیت اور ہوتی ہے کہ حکم اور اس سے مستنبط ہوتا ہے اور وہ حکم یا
سہل ہوتا ہے عمل میں جیسے فاقرؤا ما تیسر من القران کہ سہل تر ہے قم اللیل الا قلیلا نصفه او انقص منه
قلیلا او زد علیه ورتل القران ترتیلا سے بیچ عمل کے یا سہل ہی ہوتا ہے اور مصلحت وقت کے بھی موافق
پڑتا ہے جیسے الآن خفف الله عنکم وعلم ان فیکم ضعفا کہ عمل بھی سہل ہے اور مصلحت وقت کے بھی موافق
پڑتا ہے کہ وقت کثرت افواج میں آدمی ضعیف القلب بھی درمیان ہوتے ہیں اگر انکو بھی مانند اقویا کے تکلیف
مکابرات یک کس کے بیچ مقابلہ دہ کس کے دی جاوے تو انپر بحال شاق واقع ہو اور یا مصلحت مآل کے موافق

تر ہوتا ہے گو عمل میں سہولت نہ رکھتا ہو جیسے تعین صوم ماہ رمضان میں کہ ناسخ تخییر کا ہوا درمیان فدیہ دینے کے اور
اور روزے رکھنے کے بیچ اجرا کے فرض تر ہوتا ہے گویا مصلحت عامل چندان لائق نہو اور عمل میں بھی سہل نہو جیسے امر جہاد
صدر اسلام میں کہ ہنوز اجتماع بہت نہوا تھا اور آدمی جنگ آزمودہ اور سلاح دار داخل نہو سکتے تھے اور وہ ناسخ آیات
صبر و عفو کا ہوا اور یا حکم آیت ناسخہ کا مانند حکم آیت منسوخہ کے ہوتا ہے ان امور میں کہ مذکور ہوئے اور اگر آیت
فراموش ہو گئی ہووے پس عوض میں اسکے اور آیت آتی ہے کہ اسکی جگہہ سے پڑھتے ہیں اور ثواب حاصل کرتے ہیں
اور وہ آیت بہتر آیت سابقہ سے ہوتی ہے کثرت ثواب میں اور فصاحت الفاظ میں اور بلاغت کلام میں
جیسے آیت ان الدین عند اللہ الاسلام آئی ہے اس آیت کی جگہہ میں ان ذات الدین عند اللہ الحنیفیۃ السمحۃ
لا الیہودیۃ ولا النصرانیۃ اور کبھی مثل اسکے ہوتی ہے مانند اکثر سور باقیہ کے کہ عوض آیات منسیہ میں ہیں یہاں سمجھیے
کہ نسخ احکام شرعی میں مانند نسخ احکام تکوین کے ہے اور ملاحظہ حال نظام تکوینی الٰہی سے استبعاد کہ بیچ نسخ نظام شرعی
کے بسبب القائے شبہات کافران واقع ہوتا ہے بیان اسکا یہہ ہے کہ احکام الٰہیہ جو لوح محفوظ میں مثبت ہیں خواہ
جنس احکام تکوینی سے ہوں خواہ شرعی سے دو قسم ہیں خاص ہیں یا عام ہیں اور خاص یا خاص باشخاص ہیں یا خاص بزمان ہیں
وہ جو خاص باشخاص ہیں تا بقائے اشخاص باقی رہتے ہیں پھر منسوخ ہو جاتے ہیں اور وہ جو خاص بزمان ہیں وہ جب تک
زمانہ باقی رہتا ہے باقی رہتے ہیں بعد انقراض اس زمانے کے موقوف ہو جاتے ہیں خواہ زمانہ منقرض قلیل ہو مثل احکام
منسوخہ قرآن کے خواہ طویل ہو مثل احکام شرائع ماتقدم کے اور یہہ تغیر تبدیل منافی ثبوت ان احکام کے بیچ لوح محفوظ کے
نہیں ہے اسواسطے کہ وہاں موقت ساتھہ انہیں اوقات کے اور موجل ساتھہ انہیں آجال کے ثابت ہیں مثل تمام حکم
تکوینی کے صحت اور مرض اور غنا اور فقر سے اور احکام عامہ اصلاً قابل نسخ کے نہیں تا ابد الابد باقی اور برقرار ہیں مثل
تکلم انسان کے اور استوار قامت اسکے بیچ احکام کونی کے اور مثل حرمت شرک اور زنا اور لواطت اور سرقہ کے
بیچ احکام شرعی کے اس بیان سے واضح ہوا کہ بیچ نسخ احکام کے کونی ہوں خواہ شرعی ہوں تغیر اور تبدیل علم الٰہی میں نہیں ہاں
تغیر اور تبدیل کہ ہے اذہان قاصرہ ہمارے میں ہے کہ مدت ہر حکم کی نہیں پہچانتے ہم اور براہ غلط فہمی اسے مستمر
جانتے ہیں ہم اور ہر چند یہہ معنی احکام کونی میں جائے انکار اور محل شبہہ نہیں ہے اسواسطے کہ ہر شخص بنی آدم تغیر صحت کا
ساتھہ مرض کے اور غنا کا ساتھہ فقر کے بیچ ایک شخص کے اور تغیر غلبے کا ساتھہ مغلوبیت کے ایک قوم اور ایک فرقے
میں اور زوال دولت اور سلطنت کا ایک قوم سے دوسری قوم کی طرف اور معموری اور خرابی ایک مکان کی اوقات
مختلفہ میں مشاہدہ کرتا ہے اور دریافت حقیقت ان تغیرات اور تبدیلات کے عمل کرتا ہے لیکن احکام شرعی میں کفار اس
طرح کے تغیر تبدیل کو دیکھہ کر سنکر طعن کرتے ہیں حق تعالی واسطے دفع اس طعن اور طنز ان کے ہر مسلمان کو جواب
طعن فہما کر خطاب کرکے کہتا ہے الم تعلم ان اللہ علی کل شیء قدیر کیا نہیں جانا تو نے تحقیق اللہ اوپر

ہر حضر کے قادر ہیں یہہ خطاب منکروں نسخ کے ہے یہود نسخ میں مجادلہ کرتے تھے اور کہتے تھے کہ یہہ پشیمانی ہے
کہ ایک حکم کو مقرر کیا ہوئی چھوڑ دینا اور دوسری مقرر کرنا یہہ خدا تعالیٰ کو روا نہیں ہے غرض حکمت الٰہی اور مصلحت
بادشاہی سے کہ نسخ میں ہے ناواقف تھے یہہ نہیں سمجھتے تھے کہ حق تعالیٰ کا حکم برحق ہے اور انبیا مثال عطار کے ہیں اور
آیتیں مانند نسخوں کے ہیں پس حکیم موافق ہر موسم کے برعایت امزجہ نسخے لکھتا ہے ایسے ہی حق تعالیٰ ہر زمانے میں بنا بر
لوگوں کے مزاج کے موافق حسن مصلحت دیکھتا ہے وہی حکم مقرر فرماتا ہے اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ کیا نہیں جانا تو نے تحقیق اللہ کے واسطے ہے بادشاہت آسمانوں کی اور زمین کی جو چاہے سو کرے
وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِیٍّ وَّلَا نَصِیْرٍ اور نہیں واسطے تمہارے سوا اللہ کے دوست کہ دوستی اسکی
نفع پہنچاوے تمہیں اور نہ مدد دینے والا کہ تم سے دفع ضرر کا کرے اَمْ تُرِیْدُوْنَ اَنْ تَسْئَلُوْا رَسُوْلَكُمْ کیا ارادہ کرتے
ہو تم یہہ کہ سوال کرو تم پیغمبر اپنے سے كَمَا سُئِلَ مُوْسٰى مِنْ قَبْلُ جیسا کہ سوال کیا گیا تھا موسیٰ علیہ السلام پہلے اس سے
یعنے جس قسم حضرت موسیٰ علیہ السلام سے بنی اسرائیل سوال کرتے تھے ویسے ہی تم پیغمبر سے سوال کیا چاہتے ہو اور
وہ سوالات بیہودہ ان کے یہہ تھے کہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کوئی حکم احکام الٰہی سے بنی اسرائیل کو
پہنچاتے اور وہ حکم مخالف نفس کے اور شاق طبع پر ان کے ہوتا مثل جہاد اور زکوٰۃ کے کہ ربع مال دنیا میں زکوٰۃ مقرر
تھا اور امثال اسکے حضرت موسیٰ سے بالحاح تمام عرض کرتے تھے کہ حق تعالیٰ سے عرض کر کر حکم تبدیل کیجیے اسکے
عوض میں حکم سہل آسان سبک ہمارے واسطے لائیے حضرت موسیٰ علیہ السلام کثرت سوالات ان کے سے بہت
تنگدل ہوتے تھے تا آنکہ شکایت انکی شب معراج میں مجھ سے یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم موسیٰ علیہ السلام نے کی اور مجھے
بھی تاکید کی کہ جناب الٰہی سے قبل پہنچنے امت تک تخفیف احکام کا سوال کر چنانچہ نماز پچاس وقت سے پانچ وقت کی ٹھہرا
اور ظاہر ہے کہ درخواست تبدیل حکم الٰہی خصوصًا بعد عدم انقیاد حکم ناسخ اور الزام منسوخ صریح کفر ہے اور مستلزم تحکم اور فرمائش کے
ہے اور برخلاف کے وَمَنْ يَّتَبَدَّلِ الْكُفْرَ بِالْاِيْمَانِ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ اور جو کوئی بدل لیوے کفر کو عوض میں ایمان کے
پس تحقیق گمراہ ہوا سیدھی راہ سے وَدَّ كَثِيْرٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ دوست رکھتے ہیں بہت اہل توریت میں سے جیسے
فنحاص بن عازورا اور امثال اسکے لَوْ يَرُدُّوْنَكُمْ کاش کہ پھیر دیویں تم کو مراد اس سے حذیفہ اور عمار بن یاسر ہیں کہ فنحاص اور
یار اسکے انہوں کو دعوت یہودیت کی کرتے تھے حق تعالیٰ نے فرمایا کہ یہود چاہتے ہیں کہ پھیر دیویں قبل تمہارے
مِّنْۢ بَعْدِ اِيْمَانِكُمْ پیچھے ایمان تمہارے کے كُفَّارًا کافر حَسَدًا مِّنْ عِنْدِ اَنْفُسِهِمْ حسد سے ترکیب جبلی اپنے کے
یعنے حسد کہ مقتضا طبیعت انکا ہے کینہ کے سبب سے مِّنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْحَقُّ پیچھے اسکے کہ ظاہر ہوا واسطے ان کے
سچ یعنے رسالت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اور حقیقت قرآن کی اور صحت دین اسلام کی فَاعْفُوْا وَاصْفَحُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ
بِاَمْرِهٖ پس معاف کرو اے مومنو اور گذرو ان کے قتل سے یہاں تک کہ لاوے اللہ حکم اپنا ان کے قتل یا اخراج کے لیے

پر اِنَّ اللّٰهَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ تحقیق اللہ اوپر ہر چیز کے عذاب کرے یا انتقام لے قادر ہے وَاَقِیْمُوا
الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ اور قائم کرو نماز کو کہ عبادت شاقہ ہے بدن پر اور نفس کو زیر و زبر کرتی ہے اور دو زکوٰۃ کو کہ خرچ کرنا
مال کا زیادہ تر نفس پر گران اور شاق ہے مشقت بدن سے اور اگر اسقدر پر قناعت حاصل ہو تو اور نوافل طاعات بدنی اور مالی
بجا لاؤ وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِکُمْ مِّنْ خَیْرٍ تَجِدُوْہُ عِنْدَ اللّٰہِ اور جو کچھ کہ آگے بھیجو گے تم واسطے جانوں اپنی کے بھلائی سے
صدقہ دیکر مال سے یا اور کچھ بھلائی پاؤ گے اسکو لکھا ہوا نزدیک اللہ کے یا ثواب اسکا پاؤ نزدیک اللہ کے اِنَّ اللّٰہَ
بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ تحقیق اللہ ساتھ اس چیز کے کرتے ہو تم بھلائی صدقے سے دیکھنے والا ہے وَقَالُوْا لَنْ یَّدْخُلَ الْجَنَّۃَ
اِلَّا مَنْ کَانَ ھُوْدًا اَوْ نَصٰرٰی اور کہتے ہیں یہود اور نصاریٰ ہرگز نہ داخل ہوگا بہشت میں مگر جو کوئی ہوگا موسوی یا عیسوی ہود جمع یہودی
کی ہے جیسے نزل جمع نازل کی سمجھ لیجئے کہ یہود کہتے تھے کہ بہشت میں نجاویگا مگر جو کوئی ہوگا موسوی اور نصاریٰ کہتے تھے کہ جنت میں نہ
داخل ہوگا مگر جو کوئی ہوگا عیسوی حق تعالیٰ نے رد دعوی میں انکے فرمایا تِلْکَ اَمَانِیُّھُمْ یہ دعوی ہر طائفے کے آرزوئیں
ہیں انکی قُلْ ھَاتُوْا بُرْھَانَکُمْ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ کہہ تو لاؤ تم دلیل اپنی اس دعوے پر اگر ہو تم سچے بیچ قول اپنے کے بَلٰی
نہیں ایسا جیسا کہ یہ دعوی کرتے ہیں یہود اور نصاریٰ بلکہ مَنْ اَسْلَمَ وَجْھَہٗ لِلّٰہِ وَھُوَ مُحْسِنٌ جو سونپ دے منہہ اپنا یعنی ذات
اپنی واسطے اللہ کے یعنی اسکا ہو رہے اور اسکی طاعت عبادت کرے اور ہو وہ نیکی کرنے والا بیچ قول فعل کے فَلَہٗٓ اَجْرُہٗ
عِنْدَ رَبِّہٖ پس واسطے اسکے ثواب اسکا ہے نزدیک پروردگار اسکے کے وَلَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ اور نہیں ہے
ڈر اوپر ان کے فوت اجر کا اور نہ وہ غم کھاوینگے ایسا کہ ثواب ان سے جاتا رہے سمجھ لیجئے کہ جو اللہ ہی کا ہو رہے اور اسی سے جو مانگنا ہو
مانگے اور جو کہنا ہو کہے اور کسیکی طرف سوا اس کے نہ متوجہ ہو نہ ملتفت ہو عبادت کرے تو اسیکی کرے اطاعت کرے
تو اسیکی کرے مدد چاہے تو اسی سے چاہے حل مشکلات چاہے تو اسی سے چاہے اسی کے واسطے اجر ہے اور وہی مومن صادق
ہے کہ نہ ڈر ہے اسکو نہ غم نظم الٰہی ہے تو ہی میرا مددگار ہے تو ہی حافظ تو ہی ناصر تو ہی یار ہے تو ہی مطلوب ہے اور تو ہی
مقصود ہے تو ہی مسجود ہے اور تو ہی معبود ہے تجھی کو جانتا ہوں دو جہاں میں ہے تو ہی سب ہے زمین و آسمان میں ہے سوا تیرے
نہ وہاں ہے اور نہ یہاں ہے فقط تو ہی حلال مشکل یہاں و وہاں ہے ہے میں از رفت ہوں ترا بندہ گنہگار ہے زیادہ
سے بد اقوال و کردار ہے گنہ بخش اور رحیما ہے عالم الغیب ہے تو ہے غفار ذنب اور ساتر العیب ہے مجھے بھی فضل سے کر جنت
داخل ہے جو کچھ توفیق ہے بحق آخرین شامل ہے وَقَالَتِ الْیَھُوْدُ لَیْسَتِ النَّصٰرٰی عَلٰی شَیْءٍ اور کہا یہود نے نہیں
نصاریٰ اوپر کسی چیز کے دین حق سے سبب نزول اس آیت کا یہ ہے کہ ایک گروہ عیسوی مدینے میں آیا
اور ساتھ موسویوں کے مناظرہ کرنے لگا ہر فرقہ ابطال میں دوسرے کا کرتا تھا حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی وَقَالَتِ
النَّصٰرٰی لَیْسَتِ الْیَھُوْدُ عَلٰی شَیْءٍ اور کہا نصاریٰ نے نہیں یہودی اوپر کسی چیز کے کہ معتد بہ ہو وَّھُمْ یَتْلُوْنَ الْکِتٰبَ
اور حال یہہ ہے کہ یہ سب پڑھتے ہیں کتاب خدا کی یہود یعنی موسوی توراۃ سنتے جانتے ہیں اور نصاریٰ واسطے ثبت

کرنے زن و فرزند اللہ کے اور باطل کہے ہین اور نصاری یعنے ترسا عیسوی سمجھتے ہین انجیل سے کہ یہودی بحت
انکار عیسی کے اور انجیل کے کافر ہین کذٰلک قال الذین لا یعلمون مثل قولھم اسیطرح کہا اُن لوگون نے کہ نہین جانتے
اور اہل کتاب نہین ہین جیسے مجوس اور مشرکان عرب مانند قول یہود اور نصاری کے یعنے کفار بھی ان کے حق مین
کہتے ہین کہ یہود اور نصاری حق پر نہین فاللہ یحکم بینھم یوم القیمۃ فیما کانوا فیہ یختلفون پس اللہ حکم کریگا درمیان
اُنکے دن قیامت کے بیچ اُس چیز کے کہ تھے بیچ اُسکے اختلاف کرتے حق اور باطل سے سمجھ لیجیے سمجھے اسے سبب
مذمت اہل کتاب کی چلی آتی ہے حاجت ایجاد کی نہین ہے کہ موجب تطویل کلام ہے پس حق تعالی نے ایک اور
برائی اُنکے ذکر فرمائی کہ کفارون سے ملکر خرابی بیت المقدس کی بھی اُنھون نے کی ہے اور یہہ بہت برا فعل ہے
اور بڑا ظلم ہے معلوم کیجے کہ چوتھی آیت آیات مسائل سے کہ جس سے مسئلہ حرمت انہدام مساجد اور حرمت
امتناع نماز بہ مسجد نکلتا ہے وہ یہہ ہے ومن اظلم ممن منع مساجد اللہ ان یذکر فیھا اسمہ وسعی فی خرابھا
اور کون شخص ہے بہت ظالم اُس شخص سے کہ منع کرتا ہے مسجدون اللہ کی کو یہہ کہ ذکر کیا جاوے اُس کے بیچ نام
خدا کا یعنے بچھوڑا کہ مسجدون مین خدا نام لینے کو عبادت کرنے کو اور سعی کی کوشش کرتے مین بیچ ویرانی اُسکی کے
اور بیت المقدس کو حق تعالی نے بلفظ جمع ذکر کیا ہے واسطے تعظیم کے باہر موضع اُسکا مسجد ہے یعنے جائے
سجدہ لکھا ہے کہ بیت المقدس کی داؤد علیہ السلام نے بنا کی تھی قبل تمام ہونے کے انکا انتقال اس جہان سے ہوگیا
پھر حضرت سلیمان علیہ السلام نے اُسے مرمت کیا پھر یہود اسپر قابض متصرف ہوگئے جب عیسی علیہ السلام کو
آسمان چہارم پر لے گئے تو نصاری نے کہا یہودون کو کہ تم نے حضرت عیسی کو قتل کیا ہے غرض درمیان اُن دونو کے
ایک فتنہ عظیم برپا ہوا اُسوقت مین ایک بادشاہ تھا نصاری اُس کے ساتھ مل گئے یہودون سے لڑائی کی خوب
انکو قتل کیا اور زن و بچہ ان کے پکڑ لے آئے شہر توڑا مسجد بیت المقدس خراب کئی اور بعضے کہتے ہین بخت نصر
بادشاہ مجوس تھا اُنسے مل کر بیت المقدس کو ویران و خراب کیا اولٰئک ما کان لھم ان یدخلوھا الا خائفین
یہہ لوگ کہ منع کرنے مین ذکر کو اور کوشش کرتے مین خرابی مسجد مین نہین لائق تھا انکو یہہ کہ داخل ہوں بیچ اُسکے یعنے
مسجد کے مگر ڈرتے ہوئے یہہ صورت زمان دولت اسلام مین ہے کہ ترساون کو قوت مسجد اقصی مین جانے کی نہین
ہے مسلمانون کے ڈر سے لھم فی الدنیا خزی واسطے اُن کے یعنے ترسائیون کے بیچ دنیا کے رسوائی اور خواری
ہے اور جزیہ دینا و لھم فی الاخرۃ عذاب عظیم اور واسطے اُن کے بیچ آخرت کے عذاب ہے بڑا معلوم کیجے
کہ پانچوین آیت آیات مسائل سے کہ جسمین بیان ہے اُس مسئلے کا کہ نسخ واقع ہوا تھا قبلے مین وہ یہہ آیت ہے
وللہ المشرق والمغرب اور واسطے اللہ کے ہے جگہہ سورج نکلنے کی اور غروب ہونے کی فاینما تولوا فثم وجہ اللہ
پس جدھر منہہ کرو تم پس وہی ہے منہہ اللہ کا یعنے جہت طاعت کی اُسکے ہے ابن عباس نے فرمایا ہے کہ یہہ آیت نازل

ہوئی بیچ تحویل قبلے کے کعبہ سے طرف بیت المقدس کے پہلے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکے مین نماز پڑھتے تھے
طرف کعبہ کے پھر حکم ہوا کہ متوجہ ہو طرف بیت المقدس کے پھر کفار طعن کرنے لگے پس یہ آیت نازل ہوئی پھر
حکم اس کا منسوخ ہو گیا ساتھ آیت فول وجہک شطر المسجد الحرام کے اور ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ نازل ہوئی
ہے یہ آیت بیچ حق صلوٰۃ مسافر کے اوپر راحلے کے اور بعضون نے کہا ہے کہ اسکی یہ معنی ہین کہ جدھر منہ
پھیرو تم واسطے دعا کے اور ذکر کے اور یہان نہین ارادہ کیا ہے نماز کا چنانچہ یہی عبارت مدارک کی ہے کہ اخذ کی
ہے کشاف سے لکھا ہے امام زاہدی نے کہ یہ آیت نازل ہوئی ہے بیچ حق نجاشی کے کہ اسلام لا کر متوجہ
ہوا تھا طرف مدینے کے راہ مین مر گیا جبرئیل علیہ السلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ نماز پڑھئے اوپر
نجاشی کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے فرمایا کہ صلوا علی صاحبکم نماز پڑھو اوپر صاحب اپنے کے صحابہ
نے کہا کیونکر نماز پڑھین ہم اسپر کہ وہ ہمارے قبلے کی طرف نماز نہین پڑھتا تھا حق تعالی نے یہ آیت نازل کی
یعنی جس طرف اُس نے نماز پڑھی کچھ گناہ نہین اسپر اور شریعت نہین لازم ہوئی مگر یہ سماع اور اُسنے نہین سنا تھا اور
وجہ معنی جہت کی ہے یا قبلے کی یا رضا کی یا یہ آیت اور مثل اسکے جو آیتین ہین متشابہات ہین نہین سمجھتے ہم
کیفیت انکی اور ایمان لائے ہم انکی اصل حقیقت پر چنانچہ مذکور ہے بیچ تفسیر احمدی کے اور بعضے تفسیرون مین لکھا ہے
کہ ایک جماعت نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لشکر مین سے بسبب ابر کے اور تاریکی کے سمت قبلے مین
اختلاف کیا ہر ایک نے تحری کی اور واسطے اپنے خط مین بنا بنا نماز پڑھین جب روشنی ہوئی خط محراب کی قبلے
سے منحرف تھی جب مدینہ مین پہنچے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا اور اجازت چاہی اعادہ
نماز کی یہ آیت نازل ہوئی کہ بعد تحری کے حاجت اعادے نماز کی نہین ہے کہ سب جہتین اُسی سے ہین اور
سب طرف وہی ہے جس طرف کو منہ پھیرو وہ تصور ہے بندھا ہوا کھل گیا ہے راز دلبر ثم وجہ اللہ کا یہ
بھید ہے کس کو ڈھونڈھتا تو کرے ہے جہ کیوں نکالو وہی تو ہی جلوہ گر ہر ملک کو سمجھ ذرا الزانیا کا لفظ ثم کا یہ
چار جگہ ہے قرآن شریف مین ایک یہان دوسری جگہ سورہ شعرا مین تیسری دہر مین چوتھی کوثر مین اِنَّ اللّٰہَ
وَاسِعٌ عَلِیْمٌ تحقیق اللہ بڑی مغفرت والا ہے اور بہت عطا والا جاننے والا احوال لوگون کے اعتقاد و نکات مسئلہ
معلوم کیجے کہ چھٹی آیت آیات مسائل سے کہ جسمین مسئلہ اثبات تشبیہ اور جنسیت ولد و والد اور نفی مماثلت حق تعالی الا عالم
نکلتا ہے وہ یہ ہے وَقَالُوا اتَّخَذَ اللّٰہُ وَلَدًا اور کہا یہود اور نصاریٰ نے اور مشرکان عرب نے پکڑی اللہ نے
اولاد یہود کہتے تھے عزیر علیہ السلام کو ابن اللہ اور نصاریٰ کہتے تھے مسیح کو ابن اللہ اور مشرکان عرب کہتے تھے ملائکہ بنات
اللہ مین معاذ اللہ تعالی سُبْحَانَہٗ پاکی ہے اسکو اور نے عیبی بَلْ لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یہ آیت دلیل ہے اوپر رد
انکے یعنی نہین ایسا جیسا یہ کہتے مین بلکہ واسطے اُس کے ہے جو کچھ بیچ آسمانون کے اور زمین کے ہے یعنی اہل آسمان

اور زمین سب مخلوق اور مملوک اُسکے ہیں عیسیٰ اور عزیر اور ملائکہ اُسکے بندے ہیں اور حادث ہیں وہ قدیم سمجھ
لیجئے کہ بیٹا جنس اور مشابہ باپ کے سے ہوتا ہے پس یہہ کیونکر اُسکے بیٹے ہوں کہ یہہ حادث اور وہ قدیم كُلٌّ لَّهٗ
قَانِتُوْنَ سب جو کچھ زمین آسمانوں میں ہے واسطے اُس کے ہے فرمانبردار ہیں بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وہی
ہے پیدا کرنیوالا آسمانوں کا اور زمین کا وَاِذَا قَضٰٓى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ اور جب مقرر کرتا ہے
کچھ کام تو نہیں سوا اُسکے نہیں کہ کہتا ہے واسطے اُس کے ہو تو بس ہو جاتا ہے وَقَالَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ اور کہا ان
لوگوں نے کہ نہیں جانتے خدا کو جاہل ہیں جیسے مشرکان مکہ لَوْلَا يُكَلِّمُنَا اللّٰهُ اَوْ تَاْتِيْنَآ اٰيَةٌ کیوں نہیں کلام کرتا ہم
سے اللہ یا کیوں نہیں آتی ہمارے پاس ہر ایک کی نشانی یعنے پیغام اللہ کا كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ
مِّثْلَ قَوْلِهِمْ اسیطرح کہا تھا اُن لوگوں نے کہ پہلے ان سے تھے یہود اور نصاریٰ اسے مانند بات انکی
تَشَابَهَتْ قُلُوْبُهُمْ یکسان ہوئے آپس میں دل کفاروں کے اور منکران اہل کتاب کے بیچ کفر اور فساد کے اور کدورت
اور عناد کے کہ جیسے سوال از راہ تعصب و عناد وہ کرتے تھے ویسے ہی یہہ کرتے ہیں قَدْ بَيَّنَّا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ
يُّوْقِنُوْنَ تحقیق بیان کیں ہم نے نشانیاں اوپر توحید اور نبوت کے واسطے اُس قوم کے کہ یقین لاتے ہیں اور
تردد اور گمان کی طرف نہیں جاتے ہیں اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا تحقیق بھیجا ہم نے تجھکو اے محمد
صلی اللہ علیہ وسلم ساتھ راستی اور درستی کے یا ساتھ قرآن کے یا ساتھ دین اسلام کے خوشخبری دینے والا مسلمانوں
کو اور ڈرانے والا کافروں کو وَلَا تُسْـَٔلُ عَنْ اَصْحٰبِ الْجَحِيْمِ اور نہ پوچھا جاویگا تو رہنے والے جحیم کے سے کہا ہے کہ
ایکروز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک پر گذرا کہ اگر حق تعالیٰ یہود پر دروازہ عذاب کا کھولے اور اثر غضب
اپنے کا ان پر ظاہر کرے تو خوب ہے کہ یہہ خوف سے عذاب الیم کے براہ مستقیم آویں حق تعالیٰ نے یہہ آیت
نازل کی کہ یہہ اصحاب جحیم ہیں اور تم تجھسے نہ پوچھیں گے کہ یہہ کسواسطے ایمان نہیں لائے تجھ پر اداے رسالت ہے اور ہم
حساب اہل ضلالت وَلَنْ تَرْضٰى عَنْكَ الْيَهُوْدُ وَلَا النَّصٰرٰى اور ہرگز نہ راضی ہونگے تجھسے یہود اور نہ نصاریٰ
حَتّٰى تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ یہانتک کہ پیروی کرے تو دین اُنکے کی قُلْ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى کہہ
اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم جب وہ دین کی اپنے تعریف کریں کہ تحقیق ہدایت اللہ کی وہی ہدایت ہے باقی
ضلالت ہے حاصل یہہ ہے کہ جو تم مجھے یہودیت اور نصرانیت پر بلاتے ہو یہہ ہدایت نہیں ضلالت ہے اور
اللہ مجھے دین اسلام پر راہ دکھاتا ہے یہہ ضلالت نہیں ہدایت ہے وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ اور البتہ
اگر پیروی کریگا تو خواہشوں انکے کی بَعْدَ الَّذِيْ جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ پیچھے اُس چیز سے کہ آیا تجھکو علم سے کہ وحی
ہے حقیقت اسلام کے اور بطلان ملت ان کے میں مَا لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ نہیں ہے واسطے تیرے
اللہ سے یعنے عذاب الٰہی سے کوئی دوست چھڑانے والا اور نہ مددگار اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَتْلُوْنَهٗ

حق تلاوته وه لوگ كه دی ہے ہم نے انكو كتاب پڑهتے ہين اُسكو حق پڑهنے اُسكا مراد كتاب سے
توراة ہے اور يہه آيت بيچ شان عبد الله بن سلام اور اصحاب اُنكے كے نازل ہوئی ہے كه حضور ہو مومن اگر
اسلام لائے يا مراد كتاب سے انجيل ہے اور يہه آيت بيچ شان اصحاب سفينه كے آئی ہے كه ملازمان نجاشی ساتهه جعفر
بن ابی طالب كے ديار حبشه سے مدينے مين آكر ايمان لائے تهے اور بعضے كہتے ہين كه مراد كتاب سے قرآن ہے اور الذين
اتيناهم سے مراد امت محمد صلی الله عليه وسلم جو آيات سابقه شكايت اہل توراة اور انجيل مين اُتری ہين تو سننے
والون نے رغبت كی كه اصحاب قرآن كا كيا حال ہے معلوم كيا چاہے حق تعالیٰ نے يہه آيت نازل كی اولئك
يؤمنون به يہه لوگ ايمان لاتے ہين ساتهه كتاب اپنے كے اور احكام اُسكے كے بغير تحريف كے ومن يكفر به
فاولئك هم الخاسرون اور جو كفر كرے ساتهه كتاب كے اور احكام اُسكے كو تغير دے پس يہه لوگ وہی ہين
ٹوٹا پانيوالے يا بني اسرائيل اذكروا نعمتي التي انعمت عليكم اے بيٹو يعقوب كے ياد كرو تم نعمت ميری
جو انعام كيا مين نے اوپر تمهارے پس تمهين لازم ہے كه شكر مين اُس نعمت كے بقدر اُس نعمت كے عمل نيك بجا لاؤ اور اگر ملاحظے
مين اور نعمتون كے عاجز ہو تو ايك يہه نعمت كه جامع جميع نعمتون كی ہے اُسی كو ملاحظه كرو كه تمهين جميع فرق بنی آدم
پر اختيار بخشا ہے ہم نے وانی فضلتكم علی العالمين اور يہه كه فضيلت دی مين نے تمهين اوپر تمام عالمون كے
اسواسطے كه تمهارے فرقے مين چار ہزار پيغمبر مبعوث كئے اور توريت اور انجيل اور زبور اور سوا اُسكے اور صحف الٰہيه تمهاری لغت
پر تمهارے ہاتهون مين نازل كئے ہم نے اور بہت بادشاه عادل اور عالم باعمل تم مين پيدا كئے پس تم جميع فرقون مين بنی آدم
كے ساتهه اس شرف كے ممتاز ہوئے ہو كه مهبط وحی الٰہی اور مخزن كتب آسمانی اور دانائے احكام شرعيه اور واقف اوضاع حرام
انبيا و ملائكه سوا تمهارے اُسوقت تك فرقه دوسرا نہين ہوا اور تفضيل تمهين جميع موجودات عالم پر اُسوقت تك حاصل ہے
پس حق تمهارا ہے كه اب بهی جو وقت نزول كتاب جديد ہے اور بعثت سيد المرسلين ہے تمهين سب پر فضيلت ليجاؤ پہلے
ناصر اس دين كے اور متبع كتاب اور خاتم المرسلين كے تمهين ہو بعضے مفسرين ظاہر مضمون اس آيت كے مين كه مفيد تفضيل بنی
اسرائيل ہے اوپر تمام عالم كے تردد ركهتے ہين اور حال انكه جائے تردد كچهه نہين ہے اسواسطے كه اُسوقت سے كه فرقه بنی
اسرائيل كا وجود مين آيا تا وقت اس خطاب كے كوئی فرقه اس فضائل مين ان كے شريك نہين ہوا ان يہه مقرر ہے كه جب بنی
اسرائيل نے دعوت آنحضرت صلی الله عليه وسلم كی نه قبول كی اور ايمان قرآن مجيد پر نه لايا اس منصب سے گر پڑے مثل ابليس
ہو گئے اُسوقت خارج مضمون كلام سے ہين تفضيل بنی اسرائيل كی تمام جہان پر اُس وقت مين اس آيت سے نہين بوجهی جاتی
تا محل اشكال ہو اور فضل انكا اوپر تمام فرقون كے فضائل مرقومة الصدر مين قطعی ہے گو بعضے نا اہل فضيلت ركهتے ہون مثل
قارون اور سامری كے اور تفضيل فرقه كو دركار نہين ہے كه ہر فرد اُسكا افضل اوروں سے ہو واتقوا يوما لا تجزي نفس
عن نفس شيئا اور ڈرو عذاب اُس دن كے سے كه بيت اُسكی سے نه كفايت كريگا اور نه كام آويگا كوئی نفس كسی نفس سے

کچھ ذرا سا بھی عذاب نہ دور کر سکیگا وَلَا يُقْبَلُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا تَنْفَعُهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا هُمْ يُنْصَرُونَ اور نہ قبول کیا
جاویگا اُس نفس سے بدلا کہ اپنے تابع کی خلاصی کے واسطے دیکر عذاب سے چھڑاوے یا تخفیف عذاب کرواوے
اور نہ فائدہ دیگے اسکو شفاعت اور سفارش کہ اپنے منسوبونکے حق مین کرے اور نہ وعدہ دئیے جاوین گے کسی مددگار سے
اور محتمل ہے کہ ضمیر منہا اور تنفعہا کی راجع بنفس دوم کے ہو کہ گرفتار عذاب ہے اور معنی اسکی ظاہر ہین باقی رہے یہان
کئی سوال جواب طلب سوال اول یہہ آیت بعینہا اول قصہ بنی اسرائیل مین گذری ہے اعادہ اسکا یہان کس غرض
کے واسطے ہے جواب ذکر اس مضمونکا صدر قصے مین واسطے یاد دلوانے نعمتون کے ہے تا کفران نعمت انکی
سے احتراز کر کر راہ شکر منعم اختیار کرین اور ذکر اس مضمونکا تتمہ قصے مین یہان واسطے دفع ابطال دعوی متبوعیت
انکے کے اور درخواست متابعت سید المرسلین کے ہے اسواسطے کہ جب نعمت الٰہی کو اپنے حق مین یاد کرین اور تفضل
اپنا عالم پر دیکھین تو سمجھین کہ منشاء اور سبب اس دعویکا کچھ اور چیز ہے کہ ذاتی ہماری نہین اور زور اور نسب سے نہین پائی
اور ایکروز ایسا آنیوالا ہے کہ اُسدن کوئی نسب نسبت کام نہین آویگی بدون متابعت راہ حق چھٹکارا نہوگا اور بعضے مفسرین
نے لکھا ہے کہ صدر قصے مین غرض اس آیت سے اجمال نعمتہائے بنی اسرائیل کو یاد دلوانا ہے اور تتمہ قصے مین تفصیلاً
بحسب اوقات اور اشخاص کے سوال دوسرا اس آیت مین آیت گذشتہ سے تین چیز کا تفاوت واقع ہے اول آیت
سابقہ مین لا يقبل منها شفاعة ہے اس آیت مین لا تنفعها شفاعة ہے دوم وہان لا يؤخذ منها عدل
ہے یہان لا يقبل منها عدل ہے سوم وہان نفی شفاعت کو مقدم کیا ہے یہان نفی فدیہ کو نکتہ اس تفاوت مین
کیا ہے جواب تخصیص آیت اولی مین ساتھہ نفی قبول کے اور اس آیت مین ساتھہ نفی نفع کے اس جہت سے ہے کہ ما
سبق آیت اولی مین ذکر کفر کا بتصریح تھا کہ ولا تکونوا اول کافر بہ پس نفی قبول وہان مناسب ہوئی اور ما سبق
اس آیت کے ذکر انتساب اور اتباع کا ہے کہ اُسے وسیلہ شفاعت متبوعین اور منسوب الیہم انبیا جانتے ہین
پس نفی نفع کی یہان چسپان ہوئی گویا فرمایا کہ ہرچند شفاعت انبیا کی اور اسلاف تمہارے کی اپنے تابعدارون کے حق مین
مقبول ہے لیکن با وجود کفر کے تمہاری حق مین نافع نہین اور آیت اولی مین جو نفی قبول شفاعت کی سابق گذری تھی
اور غالباً دنیا مین جب شفاعت قبول نہین ہوتی تو غرض اخذ عوض ہوتی ہے اُسکو وہین بلفظ اخذ نفی فرمایا تا یہہ وہم
بھی دور ہو اور اس آیت مین جو نفی نفع شفاعت کی سابق نہین گذری تھی عوض کو بلفظ قبول نفی کیا کہ وہان عوض دنیا مقبول
بھی نہین چہ جائے اخذ اسواسطے کہ اخذ بعد قبول ہے لیکن وجہ تقدیم اور تاخیر شفاعت اور عوض کی یہہ ہے کہ اشتداد حاجت
مین شفاعت کو عوض دینے پر مقدم کرتے ہین اور جب حاجت امتداد اور استمرار پاتی ہے تو عوض دینے کو شفاعت پر مقدم کرتے ہین پس
آیت اولی مین ابتداء حاجت تھا اور اس آیت مین انتہی و اللہ اعلم باسرار کلامہ معلوم کیجیے ساتوین آیت آیات مسائل سے کہ جس سے
مسئلہ عصمت انبیا کا اور یہہ مسئلہ کہ کافر صلاحیت امامت کی نہین رکھتا نکلتا ہے وہ یہہ ہے وَاِذِ ابْتَلٰٓى اِبْرٰهٖمَ اور یاد کر

ہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم جب حکم کیا ابراہیم کو لکھا ہے تفسیر احمدی میں کہ ابتلا تکلیف امور شاقہ ہے اوامر اور نواہی سے
نہ آزمایش سے اسواسطے کہ آزمانا وہ شخص ہے جسے جہل ہو انجام کار کا اور اللہ منزہ اس سے ہے رَبُّهٗ پروردگار نے
بِكَلِمٰتٍ ساتھ کہنے باتوں کے کہ وہ اوامر و نواہی تھیں یا مناسک حج کے تھے یا دس چیزیں کہ جنکو فطرت اسلام کہتے
ہیں یعنے حلق موئے سر اور مضمضہ اور استنشاق اور مسواک اور لبوں کے بال لینا اور ناخن تراشنے اور اکھیڑ دینے بال زیر بغل
کے اور زیر ناف کے اور ختنہ کرنا اور استنجا پانی سے کرنا یہ دس چیزیں فرض ہیں حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور ہم پر سنت
ہیں چنانچہ امام زاہدی نے لکھا ہے بیچ تفسیر اپنی کے اور بیضاوی میں ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما وتلک العشر کا
فرض لہ ولنا سنن فتامل لکھا ہے ملا عصام محشی بیضاوی میں سمجھ لیجے کہ حلق راس اور قصر دونوں مسنون ہیں مرد کے
حق میں علی سبیل التخییر اور عورت کو نہیں جائز مگر قصر ایام حج میں خاص اور قص شارب مسنون ہے بال بالائے لب کے
اور مضمضہ اور استنشاق اور مسواک مسنون ہے سب کو ہر وضو میں اور مسنون ہیں اکھیڑنے بال بغل کے اور حلق کرنے زیر ناف
کے اور چھوڑ دینے چالیس روز سے زیادہ مکروہ ہیں اور ناخن تراشنے جمعہ کے روز مستحب ہیں یا ایک دن بیچ ہفتے میں اور
استنجا کرنا پانی سے سنت ہے جو نہ تجاوز ہو نجاست قدر درہم سے اور اگر تجاوز ہو قدر درہم سے تو واجب ہے اور ختنہ
سنت موکدہ واسطے رجال کے اور توقف کیا ہے امام اعظم رحمہم اللہ نے اسکی مدت میں بعضوں نے کہا ہے کہ بارہ برس
سنت ہے اور واسطے نساء کے لا باس لکھا ہے فَاَتَمَّهُنَّ پس پورا کیا ابراہیم علیہ السلام نے انکو اور قیام کیا اسپر
اور بعضوں نے رفع ابراہیم کا اور نصب ربہ کا پڑھا ہے چنانچہ قرات امام اعظم کو تصریح کی ہے کہ حضرت ابن
عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اس تقدیر پر ابتلی کے معنی دعا کی ہیں اور وہ دعا یہ ہے ربنا وابعث فیہم رسولا
منہم یتلوا علیہم ایاتک ویعلمہم الکتاب والحکمۃ ویزکیہم انک انت العزیز الحکیم اور اتمہن کے معنی اتمہن اللہ ہیں لیکن قرات
مشہورہ اول ہے نصب ابراہیم کا اور رفع ربہ کا اور اتمہن کی ضمیر ابراہیم کی طرف ہے قَالَ اِنِّیْ جَاعِلُكَ
لِلنَّاسِ اِمَامًا فرمایا حق تعالیٰ نے متابعت فرمان میرے کی تیری تحقیق میں کرنے والا ہوں تجھکو واسطے لوگوں کے
پیشوا دین میں کہ سب نیک بعد تیرے اقتدا تیری کریں گے چنانچہ اسواسطے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا
اتبع ملۃ ابراہیم او ملۃ ابیکم ابراہیم اور جب حق تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کو شرف امامت فرمایا قَالَ
عرض کیا ابراہیم علیہ السلام نے حق تعالیٰ سے وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ اور اولاد میری سے بھی امام کیجیو قَالَ فرمایا حق تعالیٰ نے
جواب انکے میں لَا یَنَالُ عَهْدِی الظّٰلِمِیْنَ نہ پہنچیگا عہد میرا یعنے رحمت میری ظالموں کو اور معنی عہد کی نبوت یا رسالت
یا امامت مسلمانان ہی اور ظالمین بمعنی کافرین ہے معتزلہ اسی آیت پر تمسک کر کے کہتے ہیں کہ نہیں جائز امامت
فاسق کی اسواسطے کہ وہ ظالم ہے اور ظالم کی امامت منع ہے اور مراد امامت سے امامت کبری ہے جسے خلافت
کہتے ہیں دل علیہ ما قال فی الکشاف اور مذہب اہل شیعہ کا بھی یہی ہے کہ امام کو معصوم ہونا واجب ہے کہ لا

ینال عہدی الظالمین سے نکلتا ہے اور ہر گناہ ظلم ہے پس لائق امامت کے گنہگار نہیں ہے اور کہتے ہیں معتزلہ
کہ ظالم امامت کے کس طرح صلاحیت رکھے کہ نہیں جائز ہے حکم اُسکا اور شہادت اُسکی اور اطاعت اُسکی اور مقدم ہونا
اُسکا نماز میں اور نہیں مقبول خبر اُسکی تم کلام حاصل ہوا اُنکا جو اہل سنت جماعت نے اس فرقہ ضالہ کے دفعیہ میں
یہہ ہے کہ اگر امام کی معنی متعارف لیتے ہو جسے خلافت کہتے ہیں تو مراد ظالم سے کافر ہے اسواسطے کہ وہ ظالم
مطلق ہے اُسکی خلافت نہیں درست اور گنہگار کی خلافت درست ہے اسمیں کیا شک ہے کہ خلیفے کو معصوم
ہونا لازم نہیں ہے انبیا کو عصمت لازم ہے اور اُنکی بھی عصمت میں بڑی بڑی گفتگوئیں ہیں بعضوں نے کہا ہے
واجب ہے یہہ کہ انبیا معصوم ہوں گناہ سے کذب سے قطع نظر قبل وحی کے اور بعد وحی کے اور بعضوں نے
قید بعد وحی کے لگائی ہے اور اس مقام پر بہت سے گفتگو کی ہے تفتازانی نے شرح عقائد میں اس قول کے
تحت میں وکلہم کانوا مخبرین مبلغین عن اللہ تعالی صادقین ناصحین اور کہا ہے کہ انبیا معصوم ہیں کذب سے خصوصاً
اُس خبر کے کہ متعلق ہے ساتھ شرایع کے اور تبلیغ احکام کے اور ارشاد امت کے لیکن عمداً میں تو اجماع علما کا ہے اور
سہواً میں نزدیک اکثر کے ہیں اور عصمت انکی تمام گناہوں سے اسمیں تفصیل ہے کفر سے تو قبل وحی اور بعد وحی
بالاجماع معصوم ہیں اور ایسے عمداً کبائر سے نزدیک جمہور کے خلاف ہے حشویہ کا اسمیں کہ ایک فرقہ کا ہے اُنمیں سے
اور سہواً اکثر کے نزدیک نہیں معصوم اور صغائر سے عمداً جمہور کے نزدیک نہیں معصوم خلاف ہے جبائی کا
اور اتباع اُسکے کا اور سہواً بالاتفاق نہیں معصوم پس جب انبیا کی عصمت میں اتنی گفتگوئیں ہیں تو امام کو معصوم ہونا
کہاں سے واجب ہوا پس ثابت ہوا کہ کافر لیاقت امامت کی نہیں رکھتا اور مومن کو واسطے امامت کے عصمت
شرط نہیں ہے چنانچہ امیر المومنین ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت بالاجماع ثابت ہے باوجود انعدام قطعیت
عصمت اس واسطے مذہب ہمارے میں جائز ہے فاسق کی ظالم کی جابر کی امامت واسطے سلطنت کے اور قضا کے
جب حکم کرے ساتھ حق کے اور شہادت اور امامت الصلوۃ مع الکراہت جیسی کہ تصریح کی ہے ساتھ اسکے ہدایہ
کے اور اگر امام سے ارادہ صاحب نبوۃ کرتے ہو تو ظالم انہی معنوں پر ہے جیسے حضرت ابراہیم نے سوال کیا تھا کہ بیچ بعضے
اولاد سے میرے نبی ہوں خبر دی حق تعالی نے کہ ظالم نبی نہیں ہونگے چنانچہ مدارک میں لکھا ہے اور ہر گناہ ظلم ہے
اسواسطے کہ تجاوز حق سے ہوتا ہے اور اکثر گناہ کو حق تعالی نے ظلم فرمایا ہے چنانچہ لا تقربا ہذہ الشجرۃ فتکونا من الظالمین
پس یہہ دلیل ہے اوپر اس مسئلے کے کہ انبیا معصوم ہیں کبائر سے عمداً قبل بعثت کے اور یہی پہلی دلیل تھی اوپر اس
مسئلے کے کہ کافر صلاحیت امامت کی نہیں رکھتا سمجھنا چاہیے کہ نہیں خلاف ہے اسکے بیچ کہ نبی ہمارے صلی اللہ علیہ
وسلم نہیں مرتکب ہوئے کبیرہ کے اور نہ صغیرہ کے کسی آن میں کبھی قبل وحی کے اور نہ بعد وحی کے چنانچہ ذکر کیا امام ابو حنیفہ نے بیچ فقہ اکبر کے
معلوم کیجئے کہ آٹھویں آیت آیات سابق سے کہ جسمیں مسئلہ تعظیم و احترام اور حکم اور احکام بیت اللہ کا اور ہونے اُسکا امن نکلتا ہے

وہ یہہ ہے وَاِذْ جَعَلْنَا الْبَیْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَاَمْنًا اور یاد کر جب کیا ہم نے کعبے کو مرجع یعنے جائے ثواب واسطے لوگون
کے کہ حج کرنے آوین ہر سال اور ثواب ہے جائے امن ہے وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهِیْمَ مُصَلًّی اور پکڑو تم ایسے موضع کو بعد
اسکے کہ بزرگی حرم کی تم نے جانی ہے مقام ابراہیم کو جائے نماز اور مقام ابراہیم ایک موضع ہے کہ وہان ایک پتھر
رکھا ہے اسمین نشان قدم مبارک حضرت ابراہیم کا ہے اور بعضے کہتے ہین کہ مقام ابراہیم مسجد حرام ہے اور بعضے کہتے
ہین کہ حرم اور عرفات اور مزدلفہ اور محل رمی جمار سب مقام ابراہیم ہے اور بعضے کہتے ہین کہ تمام زمین مکہ مقام ابراہیم ہے
روایت ہے کہ جب حضرت ابراہیم نے بنا کعبہ کی تمام کی جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ پکارو لوگون کو حج کو
آوین انہون نے کہا کس طرح آواز میری سنین گے کہا تم آواز کرو مین سب کے کان تک پہنچا دونگا پھر حضرت ابراہیم
کوہ ابی قبیس پر چڑھ کر ایک پتھر پر کھڑے ہوے وہ پتھر سب دنیا کے پتھرون سے بلند ہوگیا اور حق تعالی نے
تمام زمین مثل ایک دسترخوان کے اُن کے آگے بچھا دی پھر ابراہیم علیہ السلام نے ندا کی کہ اے مسلمانو حق تعالی نے تمہارے
واسطے خانہ بنا کیا ہے آؤ زیارت کرو اسکی اور حج بجا لاؤ پس جو کوئی کہ پشت اور رحم مادر مین تھا سنے آواز سنی اور
جسکو حق تعالی نے چاہا اُس نے اجابت کی اور تلبیہ بجا لایا یعنے لبیک تا آخر کہا اسواسطے لبیک کہنا سنت
حاجیون کی ہوئی اور تا قیامت یہہ عمل رہیگا پس جسنے ایکبار لبیک کہا وہ ایکبار حج کریگا جسنے دوبار کہا وہ دوبار
کریگا علی ہذا القیاس موافق اُسوقت کے کہنے کے ظہور مین آتا ہے بحر مواج مین لکھا ہے کہ ابراہیم علیہ السلام نے
جب اپنے مقام سے ہجرت کی سارہ کو کہ انکی منکوحہ تھی صندوق مین بند کر کے ساتھ لے چلے راہ مین تماشی
والون نے روکا کہ اس صندوق کو بغیر دیکھے نچھوڑینگے آخر کھولا تو دیکھا کہ ایک عورت بکمال حسن و جمال بیٹھی ہے
لکھا ہے کہ جہان مین تین نور ایسے ظہور مین آئے ہین کہ اُن کے مثل اور نہین ہوے ایک تو نور ید بیضائے موسی کا
کہ جب جیب سے نکالتے تھے دوسرا اور حضرت یوسف کا کہ جوقت کنوین سے نکلے تھے تیسرا اور سارہ کا
جب صندوق کھولا تھا غرض بی بی سارہ کو بادشاہ کے پاس لے گئے بادشاہ دیکھتے ہی حسن اسکا حیران رہگیا
ہاتھ دراز کیا اسکا ہاتھ خشک ہوگیا پھر سارہ سے کہا کہ جانتا ہون کہ تیرا پروردگار ہے اسکی تو عبادت کرتی
ہے اُس سے میرے ہاتھ کے واسطے دعا کر کہ اچھا ہو جاوے پھر مین تجھے چھوڑ دونگا اسنے دعا کی ہاتھ اچھا ہوگیا
پھر اسنے ہاتھ دراز کیا اور عہد اپنا وفا نکیا پھر ہاتھ خشک ہوگیا غرض تین بار خشک ہوا اور تینون بار انکی دعا سے
اچھا ہوا تیسری بار انکو چھوڑ دیا اور ایک لونڈی دی اور کہا ہاجر کہ جب یہہ اس لونڈی کو اپنے گھر مین لائین اسکا
ہاجرہ نام رکھا پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام جو آئے تو انکو وحی یا کشف سے معلوم ہوگیا کہ خدا تعالی نے سارہ کو سلامت
رکھا ہے اور اس کافر نے انپر دسترس نہین پائی پھر سارہ نے جو میل حضرت ابراہیم کا ہاجرہ کی طرف دیکھا تو ہاجرہ کو انہین کو بخش دیا
جب ہاجرہ حاملہ ہوئی تو سارہ کو غیرت آئی چاہا کہ گھر سے نکال دون حضرت ابراہیم ہاجرہ کو لیکر مکے مین آئے جہان چاہ زمزم ہے وہین

اترے یہہ حضرت ابراہیم ہاجرہ کو خدا کے سپرد کر کے شام کو سارہ کے پاس گئے ہاجرہ سے یہاں اسمعیل علیہ السلام
پیدا ہوئے اس مقام پر پانی نہ تھا ہاجرہ نے پانی کی طلب میں سعی کی حضرت اسمعیل نے پاؤں مارا وہاں ایک
چشمہ جاری ہو گیا ہاجرہ نے کتنے پتھر گرد اسکے رکھہ دیئے کہ پانی بہہ نجاوے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے
کہ اگر اسمعیل کی ماں پانیکو بند نکرتی تو اب تک وہ جاری رہتا چاہ زمزم جسے کہتے ہیں یہہ وہی چشمہ ہے کہ ہاجرہ کے
بند کرنے سے نہر سے کنوا ہو گیا غرض وہاں ویرانہ میں ہاجرہ تھی اور چشمہ پانیکا جاری تھا دور سے بعضے لوگوں نے دیکھا کہ
جانور ادھر متوجہ ہوتے ہیں معلوم کیا کہ پانی ہے جب نزدیک آکر دیکھا تو مقرر چشمہ پایا سب نے وہیں وطن مقرر
کیا ہاجرہ وہاں ویرانے میں تھیں آبادی ہو گئیں جب حضرت اسمعیل علیہ السلام بڑے ہوئے انکا بیاہ کر دیا بعد
مدت کے حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت اسمعیل علیہ السلام کے دیکھنے کو آئے انکو گھر میں نہ پایا قبیلے نے انکے
انکا اعزاز اکرام نہ سمجھا شکایت تنگی معاش کی کی جب انکو بہت دیر انتظار میں ہوگئی اور اسمعیل علیہ السلام نہ آئے
تو آپ نے کہا میں جاتا ہوں اسمعیل کو میری طرف سے کہہ دیجیو کہ آستانہ دروازہ اپنے کا اکھاڑ جب اسمعیل علیہ السلام
آئے تو انکی قبیلے نے یہہ پیغام کہہ دیا حضرت اسمعیل علیہ السلام نے معلوم کیا کہ میرا باپ کی مرضی ہے کہ قبیلہ اور
کروں آخرش اور نکاح کیا پھر دوسرے برس حضرت ابراہیم ع تشریف لائے پھر انکو گھر میں نہ پایا انکی قبیلہ نے بہت
آپ کا ادب کیا اور شکر معاش اور روزگار اظہار کیا اور تعظیم تکریم سے طعام انکے آگے رکھا آپ بہت خوش ہوئے
دعا کی انکے حق میں اور پھر بغیر ہی ملاقات حضرت اسمعیل کے چلے یہہ کہکر کہ اسمعیل آوے تو کہہ دیجیو کہ اپنے آستانہ کی
محافظت لازم پکڑے حضرت اسمعیل علیہ السلام کے قبیلہ نے یہہ سمجھا کہ یہہ اب جاتے ہی ہیں تو کہا کہ آپ
یہاں جو کسی طرح نہیں ٹھہرتے تو بارے غبار سفر کا تو بدن مبارک سے دور کرو اور سر دھو اور غسل فرماؤ آپ وعدہ سارہ سے
کر کے آئے تھے کہ اونٹ سے نہ اترونگا بلحاظ ایفائے وعدہ ایک پاؤں اپنے اونٹ پر رہنے دیا اور
دوسرا پتھر پر رکھکر سر دھویا اثر پاؤں کا اس پتھر پر ظاہر ہو گیا وہی پتھر جہاں رکھا ہے وہی مقام ابراہیم ہے ؛
وَعَهِدْنَا إِلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ اور عہد کیا ہم نے یعنے فرمان بھیجا ہم نے طرف ابراہیم اور اسمعیل علیہما السلام کے
أَن طَهِّرَا بَيْتِيَ یہہ کہ پاک رکھو تم گھر میرے کو بتوں سے اور نجاست سے اور خباثت سے اور معاصی سے
اور طواف جنب اور حائض اور نفسا کے سے اور اضافت خانہ کی طرف اپنی کی واسطے تعظیم مضاف کے
لِلطَّائِفِينَ وَالْعَاكِفِينَ واسطے طواف کرنے والوں کے اور اعتکاف کرنے والوں کے وَالرُّكَّعِ السُّجُودِ اور رکوع کرنے
والونکے اور سجدہ کرنے والونکے یعنے نماز پڑھنے والونکے رکع جمع ہے راکع کی اور سجود جمع ساجد کے ہے اور اسمیں اشارہ ہے
کہ رکوع بغیر سجود کے معتبر نہیں ہے اور ارباب اشارت نے یہہ معنی کہی ہیں کہ فرمان بھیجا ہم نے ابراہیم اور اسمعیل کو کہ پاک کریں
گھر میرے کو کہ دل ہے ادناس تعلقات کونین سے یعنے کوئی آرزو دنیا و دین کی سوا میرے دلمیں نرکھیں واسطے

طواف کرنے والوں کے کہ انوار میرے ہیں اور اعتکاف کرنے والوں کے کہ حالات نامتناہی رسخ میں اقرار
رکوع کرنے والوں کے اور سجدہ کرنے والوں کے کہ احوال موجب تخشع اور تذلل کے ہیں سمجھ لیجے کہ دل جب تمام ہوا و ہوس سے
پاک ہووے قابل نزول انوار الٰہی کے ہوتا ہے سے اول بروب خانہ دگر میہمان طلب ۞ آئینہ شو وصال پری
طلعتان طلب وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا اور یاد کر جب کہا ابراہیم نے اے پروردگار میرے
کر اس جگہہ کو شہر امن والا یعنے دعا کی ابراہیم نے جناب الٰہی سے کہ کر اس گھر کو کہ تیرے واسطے بنایا ہے میں نے شہر امن
قحط سے اور خوف سے اور مسخ سے یا اہل اس کی کو جو متعلقوں کے سے امن میں اپنے رکھ وَّارْزُقْ اَهْلَهٗ مِنَ
الثَّمَرٰتِ اور رزق دے لوگوں اس کے کو میووں سے حق تعالیٰ نے دعا انکی قبول فرمائی اور حکم کیا جبرئیل علیہ السلام
کو کہ ایک دیہات فلسطین کے سے کہ بہت میوہ تھے اسمیں وہاں سے اٹھا کر سات بار کعبہ کے گرد پھرا کر زمین
تہامہ میں بیچ راہ طائف کے رکھ دو جبرئیل حکم بجا لائے اور اب اس وجہ کو بسبب طواف کعبہ کے طائف کہتے ہیں
میوے اہل مکہ وہیں کے کھاتے ہیں پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے تخصیص کی رزق کی مسلمانوں کے واسطے اور کہا
مَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ روزی دے جو کوئی ایمان لاوے انمیں سے یعنے اس شہر کے رہنے والوں میں سے ساتھ
اللہ کے اور دن آخر کے قَالَ وَمَنْ كَفَرَ فَاُمَتِّعُهٗ قَلِيْلًا فرمایا حق تعالیٰ نے جو کوئی کفر کرے گا پس فائدہ دونگا اس کو
تھوڑا یعنے دنیا ہے میں دونگا ثُمَّ اَضْطَرُّهٗۤ اِلٰى عَذَابِ النَّارِ پھر لے جاؤں گا اس کو بزور طرف عذاب آگ کے
وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ اور برا مرجع ہے وہ رکوع وَاِذْ يَرْفَعُ اِبْرٰهٖمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَاِسْمٰعِيْلُ اور یاد کر جب اٹھائی
ابراہیم نے بنیاد خانہ کعبہ سے اور اسمعیل نے ابراہیم فاعل ہے اور لفظ اسمعیل کا عطف ہے ابراہیم پر کہ یہ بھی باپ کے ساتھ
رفع قواعد میں شریک تھے اور یہ حکایت ہے زمان ماضیہ سے اور حاصل معنے یہ ہیں کہ جب اٹھاتا تھا ابراہیم علیہ السلام
بنیاد گھر کی اور اسمعیل اور یہاں صیغہ مضارع کا لائے ہیں واسطے استحضار صورت عجیبہ کے کہ خبر دائم سعی ابراہیم اور
اسمعیل کے سے خدا تعالیٰ نے دی بعضے کہتے ہیں کہ بنیاد کعبہ حضرت آدم کے وقت سے تھی طوفان نوح میں خراب
ہوئی تھی حضرت ابراہیم نے معہ اسمعیل پھر بنیاد اسکے دیواروں کی جہاں پہلے تھی برہدایت جبرئیل کی رکھی لکھا ہے کہ آدم علیہ
جب زمین پر آئے تو قد انکا آسمان تک تھا کھڑے ہوتے تھے تو سر مبارک انکا آسمان تک پہنچتا تھا تسبیح ملائکہ
سنتے تھے اور عجائبات آسمان کے دیکھتے تھے انکو دیکھ کر جتنے مخلوقات زمین پر تھے ڈر کر بھاگے پھر قد مبارک
انکا حق تعالیٰ نے تدریج کم کرتے کرتے ساٹھ گز کا رکھا جو تسبیح ملائکہ کی انھوں نے نہ سنی تو دعا کی اور شکایت وحشت
سے اپنے کی حق تعالیٰ نے ایک گھر یاقوت کا کہ دروازہ اسکا زمرد کا تھا بہشت سے اتار کر جہاں کعبہ ہے وہیں کھڑا
کر دیا اسے طوافگاہ آدم کا مقرر کیا حضرت آدم زمین ہند سے چالیس بار اسکے طواف کو گئے اور فرشتوں نے کہا کہ حج تیرا قبول ہوا
تا زمانہ نوح علیہ السلام تک یہ مطاف عالم رہا پھر طوفان نوح میں کہ تمام زمین غرق ہو گئی فرشتوں کو حکم ہوا آسمان چہارم پر

لے گئے

لے گئے اب وہین ہی اُسے بیت المعمور کہتے ہین ستر ہزار فرشتے ہر روز اُسکا طواف کرتے ہین پھر قیامت
تک اُنکی نوبت نہین آنیکی اتنے فرشتے اُس کے گرد ہین اور یہان حضرت ابراہیم کے زمانہ تک وہ مکان خالی پڑا تھا
سے پھر حضرت ابراہیم کو فرمان ہوا کہ وہان خانہ بنا کرین اور جبرئیل کو حکم ہوا کہ حدود اُسکی بتاوین اور بعضے کہتے ہین کہ جس قدر وہ
کوٹھا تھا اُتنی جگہہ سایہ ابر کا رہتا تھا حق تعالی نے فرمایا جہان سایہ ابر کا ہی وہی اُسکی حد ہی حضرت ابراہیم کو
حکم کیا اُسی قدر رکھہ بناؤ اُسمین عبادت کرو غرض ہر تقدیر جس قدر عرض طول مین وہ کوٹھا تھا اور جہان تھا وہین تک
قدر لمبا چوڑا اُنہون نے کوٹھا بنایا جبرئیل علیہ السلام پتھر لاکے اسمعیل علیہ السلام کو دیتے تھے اسمعیل علیہ السلام حضرت
ابراہیم علیہ السلام کو دیتے تھے یہہ بناتے تھے تا آنکہ تیار ہوا اور پتھر اسمین پانچ پہاڑون کے لگے طور سینا کے طور
زیتا کے طور لبنان جودی کے حرا کے اور حجر اسود جو اب کعبے مین لگا ہی یہہ یاقوت سفید تھا جبرئیل علیہ السلام نے
وقت طوفان کے نیچے جبل ابو قبیس کے چھپا دیا تھا پہاڑ پھٹ گیا اور وہ یاقوت حضرت ابراہیم کو دیا حضرت ابراہیم
نے خانہ کعبہ کے دروازے مین رکھہ دیا کافرون کے اور عورتون حیض والیون کے ہاتھ لگانے سے کہ ایام جاہلیت
مین طواف کو آتے تھے وہ یاقوت سفید سیاہ ہو گیا اور بعضون نے کہا ہی کہ حضرت ابراہیم کوہ ابو
قبیس پر جاتے تھے کوہ نے آواز کیا کہ اے ابراہیم تیری امانت میرے پاس رکھی ہی سو لے اور دروازے مین
خانہ کعبہ کے رکھیو آپ نے وہان سے لاکر جہان حجر اسود اب ہی وہین رکھہ دیا یہہ احسن تمام قصہ لکھا ہی غرض
بعد اتمام خانہ کعبہ کے حضرت ابراہیم و اسمعیل نے دست تضرع اُٹھا کر دعا کی رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ
الْعَلِيْمُ اے پروردگار ہمارے قبول کر ہم سے یہہ کام نیک تحقیق تو ہی ہی سننے والا دعا ہماری جاننے
والا نیتین ہماری رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَا اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ اے پروردگار ہمارے اور کر ہم دونو
کو مطیع مخلص موحد واسطے اپنے اور اولاد ہماری سے ایک جماعت مطیع واسطے تیرے وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا
وَتُبْ عَلَيْنَا اور دکھا ہم کو طرح عبادت ہمارے کی یعنی مواضع کہ اُسمین افعال حج بجا لاوین جیسے صفا
احرام اور عرفات اور منا اور مناسک اور پھیر اوپر ہمارے یعنی قبول توبہ کر ہماری اور درگذر ہم سے اگر کچھہ تقصیر اور قصور
عمل مین واقع ہو اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ تحقیق تو ہی ہی قبول کرنیوالا توبہ مقصرون کی اور رحم کرنے
والا گناہگارون کا رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ اے پروردگار ہمارے اور بھیج بیچ اُنکے
یعنی ذریت میری کے پیغمبر اُنہین سے کہ زبان اُنکی وہ سمجھین تا اُنکو عزت اور شرف حاصل ہو بسبب اُسکے
پڑھے اور اُن کے آیتین تیری وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيْهِمْ اور سکھاوے اُنکو کتاب قرآن اور حکمت
یعنی معانی قرآن کی یا بیان کرے جو کچھہ اُسمین امر اور نہی اور حلال اور حرام ہی اور پاک کرے اُنکو گناہ سے
بسبب بیان شرائع اور احکام کے اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ تحقیق تو ہی غالب توانا قادر اوپر اجابت دعا

ہماری کے حکمت والا حق تعالیٰ نے یہہ دعا انکی قبول کی کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو اولاد اسمٰعیل مین سے مبعوث
کیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مین بلایا ہوا ابراہیم کا ہون اسیطرف اشارہ ہے وَمَن
يَّرْغَبُ عَن مِّلَّةِ إِبْرَاهِيمَ اور کون شخص پھرجاتا ہے دین ابراہیم کے سے یعنے کوئی شخص نہین پھرتا اِلَّا
مَن سَفِهَ نَفْسَهُ مگر جسنے عقل کیا جان اپنے کو یا خوار کیا نفس اپنے کو وَلَقَدِ اصْطَفَيْنَاهُ فِي الدُّنْيَا اور تحقیق
کیا ہمنے پسند ابراہیم کو بیچ دنیا کے ساتھہ کرم اور فتوت کے یا ساتھہ شرف نبوت کے یا عبادت کے یا خلعت
کے یا خانہ کعبہ کی عمارت کے وَإِنَّهُ فِي الْآخِرَةِ لَمِنَ الصَّالِحِينَ اور تحقیق وہ بیچ آخرت کے البتہ نیک نامون
سے ہے اور فیروزی پانے والون سے ہے بیچ صلاح اور فلاح کے إِذْ قَالَ لَهُ رَبُّهُ أَسْلِمْ یاد کر جب کہا ابراہیم
کو پروردگار اسکے نے مطیع ہو یعنے اطاعت کر فرمان میرے کی یا تسلیم کر جو مجاری قضا اور تقدیر میرے جاری ہون
قَالَ أَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ کہا ابراہیم علیہ السلام نے مطیع ہوا مین واسطے پروردگار عالمون کے جو چاہے وہ کرے
وَوَصَّىٰ بِهَا إِبْرَاهِيمُ بَنِيهِ وَيَعْقُوبُ اور وصیت نصیحت کی ساتھہ کلمہ اسلمت کے یا ساتھہ ملت اپنی کے ابراہیم
نے بیٹون اپنون کو اور یعقوب نے اولاد اپنی کو ساتھہ موافقت جد اپنے کے اور مضمون نصیحت ان دونون کا یہہ تھا
يَا بَنِيَّ إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَىٰ لَكُمُ الدِّينَ ای بیٹو میرے تحقیق اللہ نے پسند کیا ہے واسطے تمھارے دین
شروع ماموربہ کہ اسلام ہے فَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنتُم مُّسْلِمُونَ پس نہ مرو مگر اور تم مسلمان ہو مطیع
خدا یعنے اسلام پر ہمیشہ رہو یہانتک کہ موت آئے تمھاری اسلام پر پس نہی ترک اسلام سے ہے
نہ موت سے چنانچہ بحر مواج والے نے یہان اعتراض لکھا ہے کہ موت امور اضطراری سے ہے منہی
عنہ کیونکر ہوسکے پھر بھی جواب دیا ہے کہ نہی موت سے مگر در وقت اسلام امر باسلام ہے بوقت موت
اور معنی کونوا مسلمین حین تموتون یعنے اسلام پر رہو تم جو وقت مرو اور یہہ آیت رد قول یہود مین ہے کہ
وہ کہتے تھے ما مات نبی الا علی الیہودیۃ یعنے نہین موا کوئی نبی مگر اوپر یہودیت کے فضل یہودیت کا اوپر
اسلام پر کرتے مین حق تعالیٰ نے انکو جھٹلایا اور انبیا کا مرنا دین اسلام پر فرمایا چنانچہ اور آیت تفسیر مین
بھی ہے ماکان ابراھیم یہودیا ولا نصرانیا ولکن کان حنیفا مسلما أَمْ كُنتُمْ شُهَدَاءَ إِذْ حَضَرَ يَعْقُوبَ الْمَوْتُ کیا تھے تم حاضر
جسوقت آئی یعقوب کو موت یعنے اسباب اور علامات اسکی یا درکھتے ہو إِذْ قَالَ لِبَنِيهِ مَا تَعْبُدُونَ
مِن بَعْدِي جب کہا بیٹون اپنو کو کس چیز کو عبادت کروگے تم پیچھے وفات میری کے قَالُوا نَعْبُدُ إِلَٰهَكَ
وَإِلَٰهَ آبَائِكَ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ کہا انھون نے عبادت کرینگے ہم خدا تیرے کی اور خدا باپون تیرے
ابراہیم اور اسمٰعیل اور اسحٰق کی اسمٰعیل انکے چچا تھے انکو بھی باپ کہا اسواسطے کہ اہل عرب چچا کو بھی باپ
کہتے ہین اور حرمت اسکی برابر باپ کے نگاہ رکھتے ہین إِلَٰهًا وَاحِدًا عبادت کرینگے ہم خدای یگانہ اور یکتا ہے

وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ اور ہم واسطے اُسکے فرمانبردار ہیں تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ یہہ ابراہیم اور یعقوب اور
اولاد اُنکی ایک امت تھی تحقیق گذر گئی لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَّا كَسَبْتُمْ واسطے اُسکے ہے جو کچھ کمایا اُسنے اور
واسطے تمہارے ہے جو کمایا تم نے یعنے موافق اعمالون کے جزا دی جاویگی وَلَا تُسْئَلُوْنَ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ اور نہ پوچھے
جاؤ گے اُس چیز سے کہ تھے وہ کرتے اس آیت شریف میں رد اعتقادات یہود کا فرمایا ہے یہود کا عقیدہ تھا کہ
بیٹون کو باپ کی طاعت کا ثواب ملیگا اور اُن سے کفر پر معاقبت ہونگے حق تعالی نے ارشاد کیا کہ تحقیق اعمال
اُنکے سے ثواب ہے اور نہ اُنہیں افعال تمہارے پہ مواخذہ وَقَالُوْا كُوْنُوْا هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى تَهْتَدُوْا اور کہا یہود نے
اہل اسلام کو یہود ہو جاؤ تم موسوی اور کہا نصاری نے نصاری ہو جاؤ تم عیسوی راہ پاؤ گے تم قُلْ بَلْ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا
کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم نہ موسوی نہ عیسوی بلکہ پیروی کرتے ہیں ہم دین ابراہیم کی کہ مائل ہے سب دینون
سے طرف راست کے یا ابراہیم مائل تھا سب دینون سے طرف دین اسلام کے اور بحر مواج میں لکھا ہے
قل بل اتبعوا ملة ابراهيم کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم بلکہ تم پیروی کرو ملت ابراہیم کی سوال بل حرف عطف
ہے اور اتبعوا اسکا معطوف ہے اور کونوا ہودا او نصاری معطوف علیہ ہے اور یہہ نہیں ہو سکتا اسواسطے کہ یہہ مقولہ
یہود اور نصاری کا ہے اور اتبعوا مقولہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے جواب عطف اوپر کلام غیر کے اوپر
وجہ تلقین کے ہے وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اور نہ تھا ابراہیم مشرکون سے قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ
اِلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ کہو اے متابعان ملت ابراہیم اعراض کر کے قول یہود و
نصاری سے کہ وہ تم کو اپنے دین پر بلاتے ہیں اُن کے جواب میں یہہ کہ ایمان لائے ہم ساتھ اللہ کے اور اُس
چیز کے کہ اُتاری گئی طرف ہمارے یعنے قرآن اور ساتھ اُس چیز کے جو اُتاری گئی طرف ابراہیم کے اور اسمعیل اور اسحق
اور یعقوب کے اور اولاد اُسکی کے اگرچہ اولاد ابراہیم اور یعقوب پر کوئی کتاب نہیں نازل ہوئی لیکن عبادت کرتے
تھے وہ ساتھ احکام صحف کے پس گویا وہی اُنپر نازل تھے جیسے ہم پر قرآن وَمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى وَمَآ اُوْتِيَ
النَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ اور ایمان لائے ہم ساتھ اُسکے جو چیز دی گئی ہے موسی اور عیسی کو یعنے توراۃ اور انجیل
اور تمام دلائل نبوۃ اور جو کہ دی گئی پیغمبرونکو کتابیں معجزات پروردگار اپنے سے لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ
نہیں جدائی ڈالتے ہم درمیان کسی کے اُن میں سے بلکہ سب پر ایمان رکھتے ہیں وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ اور ہم واسطے
خدا کے مطیع ہیں فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا پس اگر ایمان لاویں یہود اور نصاری مانند اُس چیز کے
کہ ایمان لائے تم ساتھ اُسکے یعنے سب کتابون اور پیغمبرون پر پس تحقیق راہ پائی وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا هُمْ فِيْ شِقَاقٍ
اور اگر پھر گئے پس سوا اسکے نہیں کہ وہ بیچ اختلاف کے ہیں اور عداوت کے اور اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو دشمنی اُنکی سے اندیشہ مت
ہو فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ پس شتاب کفایت کریگا تجھ کو اُن سے اللہ یعنے باز رکھیگا تجھ سے شر یہود اور نصاری کا

اللہ وھو السمیع العلیم اور وہی ہے سننے والا باتین موحدون اور مشرکون کی اقرار اور انکار بھری ہوئین اور جاننے والا
اعتقاد دونون گروہ کے بعد نزول ان آیتون کے یہود نے متابعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سے بالکلیہ
اعراض کیا اور ترسائیون نے بھی طرح مخالفت کی ڈالی ساتھہ مسلمانون کے اور فخر کیا کرنے لگے کہ ہمارے یہان صبغہ
ہے اور تمہارے ہان نہین اور صبغہ انکا یہہ تھا کہ جب انکے یہان بچہ پیدا ہوتا تو ساتوین روز اسے زرد پانیمین غوطہ دیتے
تھے اور اسے آب معمودیہ کہتے تھے اور اسے اعتقاد مین سمجھتے تھے کہ اب پاک ہو گیا چنانچہ کہتے تھے کہ یہہ صبغہ
تطہیر بچون کی اور حال انکہ دین مسیحا مین یہہ بات نتھی اور اسے قائم مقام ختان کے جانتے تھے حق تعالی نے
فرمایا صبغۃ اللہ کہو اے مسلمانو رنگ دیا ہے ہم کو اللہ نے ومن احسن من اللہ صبغۃ اور کون ہے
بہتر اللہ سے رنگ مین سمجھہ لیجیے کہ لفظ صبغہ کا کلام نصارے کے مین بیچ صحبت تطہیر کے واقع تھا پس حق تعالی نے
بھی لفظ صبغہ بجاے تطہیر ارشاد کیا حاصل معنی کا یہہ ہے کہ کہو اے مسلمانو ہم ایمان لائے ساتھہ خدا کے
کہ اسنے ہمین پوشش کفر سے تطہیر ایمان پاک کیا اور کون بہتر ہے اللہ سے پاک کرنے مین بعضون نے
کہا ہے کہ مراد اس سے ختان ہے کہ تطہیر مسلمانان ہے ونحن لہ عابدون اور ہم واسطے اسکے عبادت
کرنیوالے مین اہل تصفیہ قلوب کے نزدیک صبغۃ اللہ رنگ گوناگون ہے ضلال اضلال اور صفات واجبی کا کہ
بسر لطیفہ قلب مین ظاہر ہو کر دل عشاق کے تزکیہ پایا ہے اور اہل تزکیہ نفوس کے نزدیک نور صفات الٰہیہ
ہے کہ بالوان مختلفہ مشہود ہو کر آرزو مٹاتا ہے اور اہل عناصر کے نزدیک ایک رنگ ہے تجلیات ذاتیہ
الٰہیہ کا کہ بعد تصفیہ قلب اور تزکیہ نفس کے مثل برق کے جلوہ گر ہو کر تمام بدن مشتاقان وصال کا جلاتا ہے اور
اہل کمالات کے نزدیک ظہور تجلی ذاتی دائمی کا ہے کہ بہ ہیئت وحدانی پرتو افگن ہو کر خص خواص کو مثل عوام
کے بناتا ہے اول فرقہ ولایت صغری والا ہے کہ ولایت اولیا کی ہے دوسرا ولایت کبری والا ہے
کہ ولایت انبیا کی ہے تیسرا ولایت ملائکہ ملأ اعلی کی ہے چوتھا کمالات والا ہے کہ سب سے بالا ہے لکھا ہے
کہ یہود اور نصارے ازراہ تعصب کہتے تھے کہ نحن ابناء اللہ واحباؤہ شرف دوستی اور عزت فرزندی ہمین
حق تعالی سے ثابت ہے ہم سزاوار ترین بھلائیون مین مسلمانون کی نسبت حق تعالی نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
کو فرمایا قل اتحاجوننا فی اللہ وھو ربنا وربکم کہہ جواب مین انکے کیا جھگڑتے ہو تم ہم سے بیچ دین خدا کے اور دعوی
الوہیت کے کہ انتساب اپنا بحق کرتے ہو اور حال یہہ ہے کہ وہ پروردگار ہمارا ہے اور پروردگار تمہارا اور جب
ربوبیت اسکی سب پر لازم ہے تو عبودیت اسکی سب پر واجب ہے ولنا اعمالنا ولکم اعمالکم اور واسطے ہمارے
ہے جزا عمل ہمارے کی اور واسطے تمہارے ہے مکافات عمل تمہارے کی ونحن لہ مخلصون اور ہم واسطے اسکے
اخلاص کرنے والے مین بیچ اعتقاد اور عمل کے ام تقولون ان ابراھیم واسمعیل واسحق ویعقوب والاسباط

كَانُوْا هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى کیا کہتے ہو تم ای یہود اور نصاریٰ تحقیق ابراہیم اور اسمٰعیل اور اسحاق و یعقوب اور
اولاد اُس کی تھی یہودی اور نصاریٰ کے یہودی یہودی کہتے تھے نصاریٰ نصاریٰ قُلْ ءَاَنْتُمْ اَعْلَمُ اَمِ اللّٰهُ کہہ
کیا تم بہت جاننے والے ہو یا اللہ کہ اُس نے اُنکو اس دین پر مبعوث کیا وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَتَمَ شَهَادَةً عِنْدَهٗ
مِنَ اللّٰهِ اور کون شخص بہت ظالم ہے اُس شخص سے کہ چھپاتا ہے گواہی کو جو نزدیک اُسکے ثابت ہے
طرف سے اللہ کے یعنے بواسطہ کتاب الٰہی جانتا ہے یہہ تعریض اہل کتاب کی ہے کہ چھپاتے تھے شہادت کو
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے نبوت کی حق میں کہ نبی جانتے تھے اور گواہی نہیں دیتے تھے وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا
تَعْمَلُوْنَ اور نہیں اللہ بیخبر اُس چیز سے کہ کرتے ہو تم کتمان حق اور تکذیب قرآن اور انکار نبی آخر الزمان صلی اللہ
علیہ وسلم تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ یہہ جو پیچھے مذکور ہے ایک امت تھی تحقیق گذر گئی لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَّا
كَسَبْتُمْ وَلَا تُسْــَٔلُوْنَ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ واسطے اُن کے تھا جو کچھ کمایا اُنھوں نے اور واسطے تمھارے جو کچھ کمایا تم نے
نہ پوچھے جاؤ گے تم اُس چیز سے کہ تھے وہ کرتے تکرار اس آیت کا واسطے تاکید کے ہے اسیواسطے بغیر عطف کے
لائے لکھا ہے کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکے میں طرف کعبہ کے نماز پڑھتے تھے بعد ہجرت کے جب
مدینہ منورہ میں تشریف لائے فرمان الٰہی ہوا کہ نماز طرف بیت المقدس کے پڑھو یہود اس بات سے خوش ہوئے
اور کہنے لگے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اگرچہ دین ہمارا نہیں رکھتے لیکن ہمارے قبلے کی طرف نماز پڑھتے ہیں
اور ایک روایت میں ہے کہ یہود کہنے لگے کہ یہہ مرد اور اصحاب اسکے منہہ طرف قبلے ہمارے کے لائے جب تک
کہ نماز ہماری نہ پڑھی جہت قبلے کی نہ پہچانا خاطر مبارک آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس بات سے ملول
ہوئی فرمان الٰہی صادر ہوا کہ منہہ بیت المقدس سے طرف کعبہ ابراہیمی کے لاؤ یہود اور منافقوں نے بعد تحویل کعبے کے
زبان طعن کی کھولی حق تعالیٰ نے اس حال سے خبر فرمائی سَيَقُوْلُ السُّفَهَآءُ مِنَ النَّاسِ شتاب ہے کہ کہینگے بے
وقوف لوگوں میں سے یعنے یہود اور منافقان مدینہ مَا وَلّٰىهُمْ عَنْ قِبْلَتِهِمُ الَّتِيْ كَانُوْا عَلَيْهَا کس چیز نے پھیر دیا مسلمانوں کو
قبلے ان کے سے جو تھے وہ اوپر اسکے یعنے بیت المقدس کے قُلْ لِّلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
واسطے اللہ کے ہے مشرق کہ خانہ کعبہ اُس جانب ہے اور مغرب کہ بیت المقدس اُس طرف ہے يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ
اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ راہ دکھاتا ہے جسکو چاہتا ہے طرف راہ سیدھی کے کہ دین اسلام اور کعبہ خلیل اللہ ہے معلوم کیجے کہ کون
سی آیات مسائل سے کہ جس سے مسئلہ ہونا اجماع کا حجت نکلتا ہے وہ یہہ ہے وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا اور
اسی طرح سے کیا ہم نے تمکو امت بہتر ہے کی ذالک اشارت ہے طرف مضمون یہدی من یشاء کے یا طرف مضمون
یولی الی جہت شاء کے کہ للہ المشرق والمغرب سے مفہوم ہوتا ہے حاصل معنی کا یہہ ہے کہ جیسی راہ راست دکھائی
ہم نے تمھیں یا جیسے قبلہ بیت المقدس سے طرف کعبہ ابراہیم کے لائے ہم ایسے ہی کیا ہم نے تمکو امت فضل سب

استون سے وسط کی معنی افضل کی ہین کہ افضل قوم کا درمیان ہوتا ہے اور توابع اُسکے گرد کھڑے ہوتے ہین یا وسط مرکز عدل
ہے کہ چپ و راست میل نہین رکھتا یا وسط میانہ روی ہے کہ اسمین افراط اور تفریط نہین نہ افراط نصاری کا سا ہے
کہ عیسی علیہ السلام کو ابن اللہ کہتے تھے اور نہ تفریط یہود کے سی ہے کہ نبوت عیسی علیہ السلام کی قبول نہ کی حضرت
مریم پر افترا کیا ناحق قتل انبیا کیا پس یہہ دونو گروہ بسبب افراط اور تفریط کے گمراہ ہوے اور امت محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کو حق تعالی نے میانہ روی عنایت کی کہ خیر الامور اوسطہا لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ تو کہ ہو تم گواہ
واسطے انبیا کے اوپر لوگون کے کہ منکران نبوتین دن حشر کے وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا اور ہووے پیغمبر یعنی
محمد صلی اللہ علیہ وسلم اوپر تمہارے گواہ دلیل بڑی ہے ابو منصور ماتریدی نے ساتھہ اس آیت کے اوپر اسکے
کہ اجماع حجت ہے اسواسطے کہ حق تعالی نے وصف کیا ہے اس امت کا بعدالت اور عدل بس جب جمع ہون
یہہ اوپر ایک شی کے اور شاہدی دین ساتھہ اسکے تو کیونکر حجت نہو قول انکا چنانچہ مدارک مین ہے اور طرف
اسی کے ہے میل قاضی بیضاوی کا اور تمسک فخر الاسلام بزدوی کا وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِي كُنْتَ عَلَيْهَا
اور نہین کیا ہم نے قبلہ جو تھا تو اوپر اسکے إِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَتَّبِعُ الرَّسُولَ مِمَّنْ يَنْقَلِبُ عَلَى عَقِبَيْهِ مگر تو کہ جانین ہم
اسکو جو پیروی کرتا ہے رسول کی اس سے جو پھر جاتا ہے اوپر دونو ایڑیون اپنی کے حاصل یہہ ہے کہ تحویل کعبے کی کی
ہم نے تو کہ ممیز ہو جاوے درمیان پیرو اور غیر پیرو کے وَإِنْ كَانَتْ لَكَبِيرَةً إِلَّا عَلَى الَّذِينَ هَدَى اللَّهُ اور البتہ ہے
تحویل کعبے کی بڑی اور گران مگر اوپر ان لوگون کے جو راہ دکھائی انکو اللہ نے اُنھون نے تحویل کعبے کی حق جانی بخلاف یہود کے
کہ دلون مین انکے شبہے پڑنے لگے اور ایک شبہہ یہہ تھا کہ مسلمانون پر یہود طعنہ کرتے تھے کہ اگر قبلہ برحق کعبہ ابراہیمی ہے تو جنھون نے
بیت المقدس کی طرف نمازین پڑھین اور قبل تحویل کعبے کے مر گئے جیسے اسعد بن زرارہ اور براء بن معرور رضی اللہ
عنہ چاہیے کہ وہ گمراہ ہون حق تعالی نے رفع شبہہ انکے مین فرمایا وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُضِيعَ إِيمَانَكُمْ اور نہین ہے اللہ
ضایع کرے ایمان تمہارا اور نہ قبول کرے نماز تمہاری کہ طرف بیت المقدس کے پڑھی ہے إِنَّ اللَّهَ بِالنَّاسِ
لَرَءُوفٌ رَحِيمٌ تحقیق اللہ تعالی ساتھہ لوگون کے البتہ شفقت کرنیوالا ہے مہربان معلوم کیجے کہ دسوین آیت
آیات مسائل سے کہ جس سے مسئلہ فرضیت توجہ الی الکعبہ کا نکلتا ہے وہ یہہ ہے قَدْ نَرَى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ
فِي السَّمَاءِ تحقیق دیکھتے ہین ہم پھرنا منہہ تیرے کا بیچ آسمان کے یعنی بطرف آسمان کے انتظار وحی مین یہہ
آیت بامر تحویل کعبہ نازل ہوئی ہے اور سبب نزول کا اسکے یہہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ملول ہوتے تھے یہود کے
اس طعن سے کہ کہتے تھے پیغمبر ہمارے قبلے کی طرف نماز پڑھتا ہے اسواسطے آرزو رکھتے تھے کہ قبلہ ابراہیمی کی طرف حکم
الہی آجاوے نماز کا کہ قدیم قبلتین ہے اور اس حق مین جبرئیل سے بھی کہا تھا جبرئیل اپنے مقام پر گئے تھے آپ ہر ساعت طرف آسمان کے
دیکھتے تھے بانتظار وحی ناگاہ جبرئیل آئے اور آیت لائی کہ ہم متوجہ تجھے طرف آسمان کے دیکھے مین فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضَاهَا

پس البتہ پھیرینگے ہم تجھے طرف اُس قبلے کے کہ پسند کرے اُسکو فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ پس پھیر مُنہہ
اپنے کو طرف مسجد حرام کے مراد مُنہہ سے تمام بدن ہے اور مسجد حرام مسجد با احترام ہے کہ خانہ کعبہ ہے اُسکے بیچ قبلے دو
مین ایک تو بیت المقدس ہے جسے مسجد اقصیٰ کہتے ہین دوسرا کعبہ ہے جسے مسجد حرام کہتے ہین بنا کیا اُسکو حضرت ابراہیم
علیہ السلام نے اور نماز پڑھتے تھے طرف اُسی کے بعد زمانے اُن کے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت
داؤد علیہ السلام وغیرہ نماز پڑھتے تھے طرف بیت المقدس کے جب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے
تو مکے مین بعد وحی تیرہ ۱۳ مہینے رہے اور نماز پڑھتے رہے طرف مسجد حرام کے اور زاہدی مین روایت ہے ابن
عباس سے سترہ ۱۷ مہینے کی اور انس بن مالک سے انتیس مہینے کی قبل ہجرت کے طرف مدینہ کے اور مامور ہوئے
نماز پڑھنے کے طرف بیت المقدس کے اور وجہ اسکی پیچھے مذکور ہے روایت ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
بیچ دوشنبے کے دن نصف ماہ رجب کے بیچ دوسرے برس ہجرت کے مسجد بنی سلمہ مین طرف بیت المقدس کے
نماز ظہر کی بجماعت مسلمانان ادا فرماتے تھے رکوع رکعت دوسری کا تھا کہ یہہ حکم نازل ہوا قبلہ اہل صفا صفون کے پیچھے آئے
اور متوجہ بطرف کعبہ ہوئے مردونکی صف آگے تھی پیچھے ہوگئے اور عورتون کی صف پیچھے تھی آگے ہوگئی مرد
عورتونکی جگہہ عورتین مردون کے مقام پر کھڑے ہوئین دو رکعت نماز جو باقی رہی تھی آنے طرف کعبے کے پڑھی اس
مسجد کا نام مسجد قبلتین مشہور ہوگیا سمجھہ لیجے کہ ذکر مسجد حرام کا فرمایا نہ کعبے کا اسواسطے کہ غائب کو واجب ہے
مراعات جہت کی نہ عین کعبے کی اور تحقیق تصریح کی ہے بیچ زاہدی کے کہ مراد مسجد حرام سے کعبہ ہے لیکن شاہدین کے
واسطے عین اُسکا ہے اور غائبین کے واسطے جہت اُسکی ہے اور کعبہ نزدیک فقہا کے ہوائے کعبہ اور عرصہ اُسکا ہے
نہ دیوار اسیواسطے جب منہدم ہوجاوے کوٹھا اُسکا تو جائز ہے نماز طرف جہت اُسی کے اور دلیل ہے اوپر اسکے جو
کہا ہے صاحب ہدایہ نے ومن صلی علی ظہر الکعبۃ جازت صلوتہ خلافا للشافعی اس واسطے کہ کعبہ ہوا اور عرصہ ہے
زمین سے آسمان تک نزدیک ہمارے طرف بنا کے اسی واسطے اگر نماز جبل ابی قبیس پر پڑھین تو جائز ہے حالانکہ
بلند ہے کعبے سے مگر یہہ ہے کہ مکروہ ہے بجہت تعظیم کعبے کے اور جہت کعبہ کہ جدھر نماز مین منہہ کرنا فرض ہے
وہ ہندوستان والونکو بین المغربین ہے جہان سورج جاڑونمین ڈوبتا ہے اور جہان گرمیون مین ڈوبتا ہے اُن دونو کے
درمیان ہے چنانچہ تفسیر احمدی مین رسالہ شہاب الملۃ والدین سے نقل کی ہے روایت ہے براء بن عازب سے
کہ تشریف لائے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ مین پس نمازین پڑھین طرف بیت المقدس کے سولہ مہینے پھر متوجہ
بطرف کعبہ ہوئے چنانچہ کشاف مین مذکور ہے بعد تخصیص خطاب کے واسطے تصریح عام حکم کے سب اُمت کو
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمایا وَحَیْثُ مَا کُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ اور جہان کہین ہو تم خشکی مین تری مین آبادی مین
ویرانے مین بوستانون مین کوہستانون مین مشرقین مغربین اور چاہو کہ نماز پڑھو پس پھیرو منہہ اپنے کو طرف کعبہ ابراہیمی کے

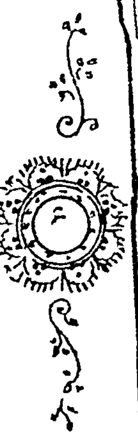
وَاِنَّ الَّذِیۡنَ اُوۡتُوا الۡکِتٰبَ لَیَعۡلَمُوۡنَ اَنَّهُ الۡحَقُّ مِنۡ رَّبِّهِمۡ اور تحقیق وہ لوگ کہ دی گئی تھی کتاب توریت جنہیں
البتہ جانتے ہیں یہہ کہ یہہ تحویل کعبے کی یا توجہ بطرف کعبہ حق ہے حکم اس کا پروردگار اُنکے سے ہے اسواسطے کہ توریت
میں پڑھا ہے کہ پیغمبر آخر الزمان طرف دو قبلوں کے نماز پڑھینگے اور آخر قبلہ جو ہمیشہ اُسپر رہینگے وہ اور اُمت
اُن کی قیامت تک کعبہ ہے وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا یَعۡمَلُوۡنَ اور نہیں اللہ بیخبر اُس چیز سے کہ کرتے ہیں وہ
اور تعملون بتاء مثنات فوقانیہ بھی قرات ہے خطاب اہل کتاب کو بھی بوجہ التفات غیبت سے طرف خطاب کے
وَلَئِنۡ اَتَيۡتَ الَّذِیۡنَ اُوۡتُوا الۡکِتٰبَ بِکُلِّ اٰيَةٍ مَّا تَبِعُوۡا قِبۡلَتَكَ اور اگر لاوے تو ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم آگے ان
لوگوں کے جو دیے گئے ہیں کتاب یعنے یہود اور نصاریٰ اوپر صدق اور حقیقت کعبہ کے ہر آیت یعنے معجزہ
اور دلیل اور علامت نہ پیروی کرینگے قبلے تیرے کی وَمَاۤ اَنۡتَ بِتَابِعٍ قِبۡلَتَهُمۡ اور نہ تو پیروی کرنیوالا ہے قبلے
اُنکے کی وَمَا بَعۡضُهُمۡ بِتَابِعٍ قِبۡلَةَ بَعۡضٍ اور نہیں بعض اُنکے پیروی کرنیوالے قبلہ بعض کے یعنے قبلہ نصاریٰ کا کہ
شرق ہے تابع یہود کے ہوکر توجہ بغرب نکرینگے اور قبلہ یہود کا کہ غرب ہے یہہ تابع نصاریٰ کے ہوکر توجہ بشرق
نکرینگے وَلَئِنِ اتَّبَعۡتَ اَهۡوَآءَهُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ مَا جَآءَكَ مِنَ الۡعِلۡمِ اور البتہ اگر پیروی کرے تو ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم
برسبیل فرض محال خواہشوں اُنکی کی بیچ حق میں پیچھے اُس چیز کے کہ آیا تیرے پاس علم سے کہ قبلہ ابراہیم حق ہے
اِنَّكَ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِیۡنَ البتہ تو اسوقت کہ متابعت اُنکی کرے ظالموں سے ہو خطاب ظاہر میں آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو ہے لیکن معنوں میں خطاب امت پیغمبر کو ہے یہاں ایک سوال وارد ہوتا ہے وہ یہہ
کہ مطلب الکا نماز پڑھانی پیغمبر کا طرف کعبے اُنکے کے ہے پس مطلوب سب کا ایک ہوا اهوائهم بصیغہ
جمع اس ایک مطلوب کو کسواسطے ذکر کیا اُسکے کئی جواب ہیں ایک تو یہہ کہ اَهۡوَا معنی خواہش اور طلب
کے ہیں اور طلب بہ اعتبار کثرت طالبوں کے متعدد ہوتی ہے اگرچہ سب کا مقصود ایک ہوتا ہے دوسری
یہہ کہ خواہش اُنکی نماز پڑھنی پیغمبر کی طرف قبلے اُن کے ہے یہہ متضمن کئی مطلوب کو ہے کہ خوش کرنا
اُنکا قبلے سے اور جاننا اُسکا اور منہ طرف اُسکے نماز میں لانا پس جب یہہ مطلوب متضمن کئی مطلوبوں کا ہوا تو صیغہ
جمع کا لانا مناسب ہوا تیسری یہہ کہ توجہ اُنکی قبلے کی طرف کرنا اگرچہ ایک خواہش ہے لیکن باعتبار مراتب اور
افراد کے بہت خواہشیں ہیں ظالمین پر وقف لازم اور وقف منزل ہے اَلَّذِیۡنَ اٰتَيۡنٰهُمُ الۡکِتٰبَ یَعۡرِفُوۡنَهٗ
جو لوگ کہ دی ہم نے اُنکو کتاب توریت پہچانتے ہیں قرآن کو یا پیغمبر آخر الزمان کو کہ رسول برحق ہیں کَمَا یَعۡرِفُوۡنَ
اَبۡنَآءَهُمۡ جیسے پہچانتے ہیں بیٹوں اپنے کو اور کوئی نہیں یعنے کمال شناخت رکھتے ہیں وَاِنَّ فَرِیۡقًا مِّنۡهُمۡ
لَیَکۡتُمُوۡنَ الۡحَقَّ وَهُمۡ یَعۡلَمُوۡنَ اور تحقیق ایک فرقہ اُن میں سے چھپاتے ہیں حق کو عوام بے عقل جاہل اور وہ جانتے ہیں
کہ ہم چھپاتے ہیں یہاں وقف لازم اور وقف منزل ہے اَلۡحَقُّ مِنۡ رَّبِّكَ فَلَا تَکُوۡنَنَّ مِنَ الۡمُمۡتَرِیۡنَ حق پروردگار

تیرے

تیرے کی طرف سے ہی اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پس ہرگز نہو تم خطاب پیغمبر کو ہی لیکن مراد امت ہی شک
لانیوالون سے ایسا تمین کہ امر قبلے کا غیر اللہ سے ہی بلکہ اللہ ہی سے ہی وَلِكُلٍّ وِّجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيهَا اور ہر کسی کو
ایک طرف ہی کہ وہ منہہ کرتا ہی اودہر مولیہا بصیغہ اسم فاعل ہی اگر بصیغہ اسم مفعول کہے تو یہہ معنی ہوئے
کہ ہر گروہ کو ایک جہت ہی کہ وہ طرف اسکے توجہ کیا گیا ہی ضمیر ہو کی عاید ہی طرف کل کے حاصل یہہ ہی کہ ہر
فرقہ ہر گروہ کا ایک ایک قبلہ ہمت ہی کہ طرف اسکے متوجہ رہتا ہی کسی کی توجہ باسلام ہی کسی کا منہہ
اصنام ہی کسی کا مال و اموال پر کسی کی خاطر حشمت و اجلال پر کسی کی انکہہ زن و فرزند ہی کوئی بحسن جمال پابند ہی کوئی
بعبادت خدا مصروف ہی کوئی بمتابعت ہوا مالوف ہی ۞ ہر قوم راست راہی و دینی و قبلہ گاہی
فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ پس دوڑو تم بہلائیونکو یعنے اے مسلمانو سبقت کرو تم اوپر اوروں کے بیچ نیکیون کے کہ ایک انہین سے
توجہ بکعبہ ہی یعنے حقیقت کعبہ کہ عبادت اس ذات سے ہی کہ مسجود تمام ممکنات ہی ہر لحظہ و لمحہ اسیکی طرف
متوجہ رہو کہ وہی کعبہ ہی وہی قبلہ ہی وہی معبود ہی وہی مسجود ہی تمہارا ۞ قبلہ شاہان ہی تاج و تخت کا
قبلہ اہل دول ہی عز و جاہ ۞ قبلہ ارباب دنیا مال ہی ۞ لمحہ لمحہ اسے وہ خوشحال ہی ۞ قبلہ عشاق ہی دیدار یار ۞ قبلہ
عارف جمال کردگار ۞ أَيْنَ مَا تَكُونُوا يَأْتِ بِكُمُ اللَّهُ جَمِيعًا جہان کہین ہوگے تم اور جس قبلے کی طرف کہ منہہ
لاوگے تم اہل کتاب لے آویگا تمکو اللہ سب کو جمع کر کر قیامت کے دن واسطے امتیاز حق کے باطل سے إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ
كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ تحقیق اللہ اوپر ہر چیز کے احضار اور تمیز سے قادر ہی وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ
الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اور جہان سے نکلے تو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم واسطے سفر کے پس پہیر تو منہہ اپنے کو وقت نماز کے
طرف مسجد حرام کے وَإِنَّهُ لَلْحَقُّ مِن رَّبِّكَ اور تحقیق یہہ تحویل قبلہ طرف کعبے کے البتہ حق ہی اتری ہی پروردگار تیرے سے
وَمَا اللَّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ اور نہین ہی اللہ بیخبر اس چیز سے کہ کرتے ہو تم یا کرتے ہین یہہ اوپر اختلاف قرائتین کے کہ
تعملون اور یعملون ہی بصیغہ خطاب اور غیبت یہہ جملہ معترضہ ہی واسطے وعید اور ترہیب کے کہ آگاہی قادر مطلق جرائم
مجرمان پر موجب تہدید اور تشدید انکے ہی وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اور ہر
مکان سے بیچ زمانے کے باہر آوے تو اے محمد پس پہیر منہہ اپنے کو طرف مسجد حرام کے وَحَيْثُ مَا كُنتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ
لِئَلَّا يَكُونَ لِلنَّاسِ عَلَيْكُمْ حُجَّةٌ اور جہان کہین ہو تم اے امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پس پہیرو منہہ اپنے کو طرف اسکے یعنے
مسجد حرام کے تو کہ نہووے لوگونکو یعنے یہود کو اور مشرکونکو اوپر تمہارے حجت یعنے جہگڑا یہود کہتے تھے محمد دین ہمارا کا منکر ہی اور قبلہ ہمارا کا متبع
اور مشرک طعن کرتے تھے کہ اس گروہ کو کیا ہوا ہی کہ منہہ اپنے آبا کے قبلے سے پہیر لیا ہی پس ساتھ تحویل قبلے کے طرف کعبے کے اور تمہارے جہگڑا اٹہ گیا
إِلَّا الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْهُمْ مگر جنہون نے ظلم کیا ہی اور تعصب انکے ساتھ عناد اور فساد کے انہین سے یعنے یہود ان مدینہ اور مشرکان
مکہ سے کہ یہود کہتے تھے کہ اپنے آباؤ کی طرف میل کرینگے واسطے منہہ طرف مکے کے لائے اور مشرک طعن کرتے تھے

کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے سمجھا ہمین حق پر کہ پھر بار دگر منہ طرف قبلے ہمارے کے لائے فلا تخشوہم واخشونی پس مت ڈرو انسے تو پھر گئے
مین طرف کعبے کے اور ڈرو مجھ سے مخالفت فرمان میرے مین سوال توجہ بسمت مسجد حرام کو حق تعالی نے ان آیات متصلہ مین تین بار ذکر
فرمایا وجہ اس تکرار کی کیا ہے جواب اول خطاب اول بر ساکنان حرم ہے دوسرا بر ساکنان جزیرہ عرب ہے تیسرا بر جمیع اہل
زمین جواب دوم تکرار اس مضمون کا بجہت تعدد استدلال اور صحت اس مضمون کے ہے ساتھ تین طرق کے جیسے آیت فبای الاء
ربکما تکذبان مین جواب سیوم آیت اول مین جانے توہم تھی کہ مبادا یہ تحویل محض واسطے رضامندی کے واقع ہوئی اس آیت دوسری
مین ساتھ تکرار امر کے بدون اعادہ مضمون فلنولینک قبلۃ ترضہا وہم زائل فرمایا اور آیت سیوم مین ساتھ بیان اس تحویل کے
تشفی تام دی جواب چہارم آیت اول واسطے تعمیم احوال کے ہے اور آیت دوم واسطے تعمیم امکنہ کے اور آیت سیوم واسطے تعمیم
ازمنہ کے تا شبہ نسخ کا اصلا نرہے واللہ اعلم ولاتم نعمتی علیکم اور تو کہ پورا کرون مین نعمت اپنی اوپر تمہارے کہ مخص ساتھ ملت
حنفیہ کے ہے بعضون نے کہا ہے کہ نعمت سے مراد نعمت نصرت کی ہے اور وہ کیا ہے سلامت ایمان اور دخول جنان اور حصول
رضوان اور دیدار رحمان ہے الہی مجھ کو اور سب مومنوں کو یہ نعمت عطا کیجیو ساتھ کرم سے ﴿ عطف اسکا اوپر لئلا یکون علیکم
حجۃ کے ہے ولعلکم تہتدون اور تو کہ تم راہ پاؤ ساتھ شرائع اور احکام دین کے اور ثواب آخرت کے باقی رہا یہان ایک
سوال جواب طلب وہ یہ ہے سوال اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ اتمام نعمت اوپر مسلمانون کے بعد تحویل قبلہ بیت
المقدس سے بسمت کعبہ واقع ہو حالانکہ آیت سورہ مائدہ کی کہ روز حجۃ الوداع نازل ہوئی ہے دلالت کرتی ہے کہ اس
روز اتمام نعمت ہوئی کہ الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ہے جواب اتمام نعمت کا جدا ہے
اتمام نعمت کا مقدمہ قبلہ ہے اس وقت متحقق ہے اور اتمام نعمت کا مقدمہ جمیع ارکان دین ہین اس روز کہا جاتا ہے
کما ارسلنا فیکم رسولا منکم یتلوا علیکم ایاتنا جیسے بھیجا ہم نے بیچ تمہارے پیغمبر تم مین سے پڑھتا ہے اوپر تمہارے
آیتین ہماری کہ قرآن ہے ویزکیکم اور پاک کرتا ہے تمکو شرک سے یا استغفار کرتا ہے واسطے تمہارے کہ پاک ہو گناہون سے
ویعلمکم الکتب والحکمۃ اور سکھاتا ہے تمکو کتاب قرآن اور حکم حلال اور حرام ویعلمکم مالم تکونوا تعلمون اور
سکھاتا ہے تمکو جو کچھ نہ تھے جانتے فاذکرونی پس یاد کرو تم مجھ کو ساتھ طاعت کے اذکرکم یاد کرونگا مین تمکو ساتھ مغفرت کے
یا فاذکرونی بالانعام اذکرکم بالاکرام یعنے یاد کرو جو ساتھ انعام کے تمھین تکریم کیا ہے اور اتمام نعمت کے پہنچایا ہے پس یاد کرو تم مجھ کو ساتھ
انعام کے تا کہ یاد کرون مین تمکو ساتھ اکرام کے یا یاد کرو تم مجھ کو ساتھ عبادت کے تا کہ یاد کرون مین تم کو ساتھ افادت کے یا یاد کرو مجھ کو ساتھ دعا کے تا کہ یاد
کرون مین تمکو ساتھ عطا کے یا یاد کرو مجھ کو لوگون مین تا کہ یاد کرون مین تمکو ملائکہ مین یا یاد کرو مجھ کو بیچ مصیبت کے تا کہ یاد کرون تمکو بیچ منفعت کے یا یاد کرو مجھ کو بیچ راحت کے تا کہ
یاد کرون مین تم کو بیچ عسر کے یا یاد کرو مجھ کو بیچ حیات کے تا کہ یاد کرون مین تمکو بعد فنا کے روایت ہے کہ حق تعالی نے فرمایا کہ بندون کو
مین نے ایسی چیز دی ہے کہ اگر جبرئیل اور میکائیل کو عطا کرتا تو کیا نعمت بڑی انپر تمام کرتا اور وہ کیا ہے کہا ہے مین نے
فاذکرونی اذکرکم لکھا ہے کہ حق تعالی نے فرمایا جب تک کہ بندہ ذکر کرتا ہے میرا ذکر کرتا ہون مین اسکا یہان تک

کہ فریفتہ وار شیدا ہو جاوے مجھ پر یہ ہے کہ نتیجہ دوام ذکر کا بکمال عشق ہے اور مراد ذکر سے ذکر قلبی ہے نہ ذکر زبانی اسواسطے کہ مداومت زبان سے نہیں ہو سکتی اور دل میں جب راسخ ہو گیا یہ تو ہر وقت جاری رہتا ہے بلکہ خواب اور بیداری میں یکساں جاری رہتا ہے اسواسطے خاندان عالی شان نقشبندیہ میں طالب کو اول تلقین یہی ذکر قلبی کرتے ہیں جب دل ذاکر ہو گیا تو توجہ کرتے ہیں کہ دل میں ایک دیدہ بینا پیدا ہو کہ ہر دم ہر لحظہ نگران بجانب مذکور رہے کہ مقصود ذکر سے لحاظ مذکور ہے پس جو دم نگرانی بجانب مسمی اسم مبارک اللہ پیدا ہوئی تو اسکو حضور اور یادداشت اس طریقہ شریفہ میں کہتے ہیں اور مرتبہ احسان کا کہ تفسیر جسکی حدیث شریف میں کانک تراہ واقع ہے عبارت اسی حضور سے ہے اور حصول اس مطلب کا ساتھ قطع کرنے قدم اول راہ الٰہی کے ہے باقی سیر و سلوک صوفیہ نہایت ہے تفسیر اسکی یہاں لکھنی موجب تطویل کتاب ہے مگر ایک رسالہ جدا مسمی بہ مراتب وصول اس عاصی نے تشریح مقامات اللہ میں لکھا ہے اور اسمیں بتفصیل ابتدا سے انتہا تک مقامات سلوک وجہ اور اذکار و مراقبات ہر مقام کے علاحدہ علاحدہ اور انوار اور اسرار اور کیفیات اور واردات اور مشاہدات ہر جگہہ کے جدا جدا بیان کئے ہیں اگر کوئی شائق اس راہ کا ہو تو عمل کرنا اسپر کافی ہے حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ نے بیسویں مکتوب میں جلد ثانی کے لکھا ہے کہ ذکر عبارت دور کرنے غفلت کی سے ہے پس جو عمل کہ موافق شریعت غرا کیا جاوے داخل ذکر ہے اگرچہ بیع اور شری ہووے پس تمامی حرکات و سکنات میں رعایت احکام شرعیہ کی چاہئے اور جب رعایت تمام اوامر اور نواہی بجا لاوے تو ذکر آمر و ناہی سے ہو اور دوام ذکر الٰہی حاصل ہو ہمیشہ دوام ذکر و رد یادداشت حضرت خواجگان قدسنا اللہ تعالیٰ باسرارہم کہ وہ متعلق بمعاملہ باطن ہے اور بظاہر کو شامل ہے اگرچہ متعسر ہے توفیق دے حق سبحانہ اس بندہ لاشی کو اور سب مسلمانوں کو اوپر متابعت صاحب شریعت کے علیہ الصلوٰۃ والتحیۃ وَاشْكُرُوا لِي وَلَا تَكْفُرُونِ اور شکر کرو واسطے میرے اور نہ کفر کرو مجھ سے یعنی شکر انعام کا میرے کرو اور کفران نعمت مت کرو بیہقی نے شعب الایمان میں بروایت ابن مسعود لکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے چار چیزیں پائیں چار چیزیں دوسری بھی ساتھ ان کے پائیں اور تفسیر اسکی کتاب اللہ میں ہے جس کسی نے توفیق ذکر الٰہی کی پائی سننے حق تعالیٰ کا بلاشبہ یاد فرمانا ہے کہ قرآن میں فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ اور جس کسی نے توفیق دعا کی پائی اجابت بھی پائی کہ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ اور جس کسی نے توفیق شکر کی پائی مزید نعمت بھی پائی لَئِن شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ اور جس نے توفیق استغفار کی پائی مغفرت بھی پائی کہ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ إِنَّهُ كَانَ غَفَّارًا انتہی اسی کتاب میں ہے بروایت خالد بن عمران کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی اطاعت حکم خدا کی کرے ذاکر خدا ہے اگرچہ نماز روزہ و تلاوت قرآن کم کرے اور جو کوئی نافرمانی خدا کی کرے فراموش کنندہ خدا ہے اگرچہ نماز و روزہ و تلاوت قرآن بہت کرے اس حدیث میں اشارہ ہے کہ اجتناب معاصی سے عمدہ تر ذکر خدا ہے سمجھ لیجئے کہ شریعت میں چند چیزیں واسطے



لوانے تئین شکر چند نعمت کے متعمر فرمائین ہین شکر تولد ولد عقیقہ ہے اور برابر ہوئے بہر اسکے کے شکر دو رن اکو ختم کرنا
کرنا اور شکر نکاح ولیمہ ہے اور شکر سے کپڑے پہننے کا یہہ ہے کہ پرانہ جامہ بنام خدا محتاج کو دے اور شکر ادائی
روزون کا صدقہ فطر ہے اور تولع اور تکلف اور زینت عید فطر کے دن اور شکر ادائی حج کا قربانی ہے عید الضحی کو اور تکلف
اور زینت اسی دن اور شکر کھانے پینے جاگنے کا ذکر الٰہی ہے کان اوقاتین ماثور مین اور شکر مال کا یہہ ہے
کہ اپنے اوپر اسکا اثر ظاہر کرے لباس خوراک محتاجونکا سا نہ رکھے اور شکر سواری اور جانورونکا یہہ ہے کہ کبھی
کبھی محتاجونکو دے کہ اسپر سوار ہوون اور شکر مواشی کا یہہ ہے کہ دودھ ایک جانور کا محتاجونکو دیا کرے اور
شکر زراعت اور میوونکا یہہ ہے کہ کسی کو کھانے سے اسکے منع نکرے ہان اگر کوئی چاہے کہ اٹھا کے لیجاوے
تو مزاحم ہو اور شکر ہر صنعت کا یہہ ہے کہ محتاج کی اُس مین اعانت کرتا رہے خصوصاً مثل کتابت اور خیاطت
کے واللہ اعلم بالصواب یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ اے لوگو جو ایمان لائے ہو مدد چاہو ساتھ
صبر کے اور نماز کے مراد صبر سے روزہ ہے کہ بند رکھنا نفس کا ہے کھانے پینے سے شہوت سے یا صبر سے
مراد حبس نفس ہے مطلق عبادتمین اور بعد اسکے ذکر صلوٰة اسکا تخصیص ہے بعد تعمیم کے اور ہوسکتا ہے کہ مراد صبر سے کہ
حبس نفس ہے اور ثبات رکھنے قدم کے بیچ جنگ کافرونکے جہاد اصغر ہو کہ جہاد ظاہر ہے اور مراد صلوٰة سے
کہ مجاہدہ ساتھ شیطان کے ہے جہاد اکبر ہو کہ جہاد باطن ہے چنانچہ حدیث شریف مین وارد ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے رجعنا من الجهاد الاصغر الی الجهاد الاکبر اور یا مراد صبر سے صبر اوپر مصائب اور بلایا کے ہے اور صلوٰة
سے اشتغال صلوٰة بوقت مشکلات یعنے جب تجھپر مصیبت اور بلا آوے تو صبر کرو اور جب تجھپر مشکل پیش آوے
تو مدد ساتھ نماز کے چاہو اور تضرع اور زاری سجدہ جناب باری مین کرو کہ آسان کریگا اور یہہ رجوع بجناب الٰہی
کرنا دلیل اوپر کمال ایمان کے ہے اور اس تقدیر پر جملہ استعینوا متانفہ ہے کہ جو آیتین ذکر شکر نعمت کا آیا تو یا معین
نے چاہا کہ پوچھین کیا کرین ہم وقت بلا اور مصیبت کے تو ارشاد ہوا کہ واستعینوا بالصبر والصلوٰة او جملہ ندائیہ درمیان
مین معترضہ ہے واسطے تنبیہ کے واقع ہوا اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ ۔ تحقیق اللہ ساتھ صبر کرنیوالونکے ہے حافظ ناصر
نگہبان بحر مواجین لکھا ہے ان الله اعلم باحوال الصابرین ناصر لهم معلوم کیجے کہ گیارھوین آیت آیات مسائل سے
کہ جس سے مسئلہ احیائے شہدا نکلتا ہے وہ یہہ ہے وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ یُّقْتَلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ اور مت کہو واسطے
اُن لوگون کے جو مارے جاتے ہین بیچ راہ اللہ کے کہ مردے ہین اموات مبتدائے خبر محذوف کا ہے یعنی ہم
اموات اور عطف اس جملہ کا استعینوا بالصبر پر ہے اور درمیان اِن دونون جملون کے مناسبت تمام ہے
کہ وہان صبر اوپر مجاہدے کے کرنا ہے اور یہان مارے جانا ہے راہ الٰہی مین اور اگر صبر سے صبر اوپر بلا کے
مراد لین تو بھی شہادت سے مناسبت ہے ظاہر اور اگر صبر سے مراد حبس نفس شہوت لین تو بھی مناسبت

ہے کہ جہاد اور صوم دونون پھر دشمن خدا مین اور سبب نزول آیت کا یہہ ہے کہ صحابہ بعد حرب بدر کے حسرت
کرتے تھے شہدا پر کہ بیچارون نے جان شیرین دی اور نعمت حلت اور لذت نعیم دنیا سے محروم رہے حق
تعالی نے فرمایا کہ انہین مردے مت کہو بَلْ اَحْيَاءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ بلکہ وہ جیتے ہین درگاہ ہماری مین قرب
لیکن تم نہین سمجھتے کیفیت اس حیات کی اسواسطے ادراک اسکا ساتھ عقل کے متصور نہین جب سننے والے
بل احیاء سن کر چاہا کہ کیفیت انکی حیات کی دریافت کرین ارشاد ہوا ولکن لا تشعرون سوال حقیقت ہوئی کہ
شہدا کو متحقق ہے کہ عورات انکی چھوٹ جاتی ہین جو چاہے نکاح کرلے اور مال انکا بٹ جاتا ہے تو
مین پس کیونکر انہین زندہ کہا جائے جواب حیات انکی بوجہ تمثیل ہے جیسے کہتے ہین کہ فلانے شخص نے
جو مجھے دیکھا کانپا اسکی آنکھ مین کھٹکا یا خون اسکے بدن مین نرہا تو یہہ معنی ہوتی ہین کہ جیسا کانپنا خلقی ہوتا ہے
ہوا جیسا خون خشک ہو جانے سے احوال انکا ہو ویسا ہی ہو گیا شہدا بھی ہین تو مردے ہی ہوسکتے ہین
جنت مرزوق ہونے اور شادمان ہونے کے کہ یرزقون فرحین بما اتیہم اللہ سے معلوم ہوتا ہے انکو حکم
حیا لگا کیا جیسے ما ھذا بشرا ان ھذا الا ملك كريم مین ہے حدیث مین آیا ہے کہ ارواح شہدا کی
شکم طیور سبز مین اگر میوے جنت کے کہاتے مین اور پانی نہرون کے پیتے ہین پھر قندیلون مین کہ معلق
بعرش ہین جا رہتے ہین اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ شہدا کنارے نہر کے قبے مین
ہوتے ہین میوے بہشت کے کہاتے ہین اور دن قیامت کے فرشتون کو فرمان ہوگا کہ جاؤ طرف بہترین
خلائق کے اور عرصات قیامت مین حاضر کرو فرشتے کہین گے الہی بہترین خلائق کون ہین ہم انہین کیونکر پہچانے
فرمان ہوگا کہ شہدا ہین کہ زن اور مال اپنا میرے کام مین کھویا ہے اور جان اپنی فدائے دین کی ہے نہ
انھون کو تلوارین کاندھون مین پڑے ہوے لے آؤ اور جنت مین جو ان کے مکان ہین وہان لیجاؤ سوال آیا
روح شہدا انکا قالب پرندگان مین ہے تناسخ ہے اور تناسخ باطل ہے جواب تناسخ روح کا ایک
قالب سے دوسرے قالب نے روح مین آنا ہے اور یہان قدرت کاملہ الہی سے روح انکی پرندون کی قالب
یا روح مین آتی ہے وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ اور البتہ آزماوینگے ہم تمکو یعنے معاملہ آزمائش کا کرینگے ہم والا ہمارے علم مین
کوئی چیز چھپی نہین ہے اور وہ آزمائش ساتھ کن چیزونکے ہے بِشَيْءٍ ساتھ چیز اندک کے جو ہے
الْخَوْفِ ڈر سے دشمن کے وَالْجُوْعِ اور بھوکہ سے ساتھ قحط اور تنگی کے وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ اور کمی بعضے
مالون کی سے کہ چارپاؤن مین تاراج ہو وَالْاَنْفُسِ اور نقصان جانون کی سے ساتھ بیماری کے یا ضعف کے
یا نہ جانے کے وَالثَّمَرٰتِ اور نقصان میوون کے سے ساتھ آفت سماوی کے یا ارضی کے یا مرگ اولاد کے کہ ثمرہ
باغ جان ہین سمجھ لیجیے کہ وجہ ترتیب مین ان مصائب کے ذکر کی یہہ ہے کہ اول خوف کو لائے اسواسطے کہ حلاوت

زندگی فی الفور برباد کرتا ہے پھر گرسنگی کو لائے کہ ہلاکت کی توقع اُس سے ہے پھر نقصان اموال کو کہ مقتضی
بگرسنگی ہوتا ہے اور بیشتر بوجہ خوف نقصان مال سے لحوق گرسنگی ہے پھر جہاد کو لائے کہ غالباً منتج بقتل
ہوتا ہے پھر نقصان ثمرات اور اولاد کو کہ معنوی میں موت ہے بلکہ بدتر از مرگ اسواسطے کہ آدمی بعد موت کے
ساتھ بقائے نسل کے اپنے آپ کو باقی جانتا ہے جب اولاد نرہی موت نسلی اُسکی متحقق ہوئے گو اگرچہ بوجود
زندہ رہا وَبَشِّرِ الصَّابِرِيْنَ الَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ اور بشارت دے اے محمد صبر کرنیوالوں کو جس کرامت کے
کہ ممکن ہو وہ لوگ کہ جب پہنچتی ہے انکو مصیبت کہا ہے کہ جو حادثہ مکروہ ہے کہ بندے پر آتا ہے مصیبت ہے
اور وہ صبر کرنے والا کہ وقت مصیبت کے قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ کہتے ہیں تحقیق ہم واسطے اللہ کے
ہیں مملوک راضی برضا اور فرمانبردار الحکم قضا اور تحقیق ہم طرف اسکے پھر جانیوالے ہیں انا للہ سے اقرار انقیاد حکم
قضا نکلتا ہے اور انا الیہ راجعون سے اعتراف بعث اور نشور مستفاد ہوتا ہے بیہقی میں عبداللہ بن عمر سے
روایت کی ہے کہ چار چیزیں ہیں جسمیں جمع ہوں حق تعالیٰ اسکے واسطے بہشت میں گھر تیار کرتا ہے اول یہہ
کہ ہر کار و بار میں اپنی التجا بخدا کرے دوسری یہہ کہ ہر وقت حزن میں انا للہ وانا الیہ راجعون کہے تیسری یہہ
کہ جب نعمت جناب الٰہی سے پہنچے تو الحمد للہ کہے چوتھی یہہ کہ جب گناہ سرزد ہو استغفر اللہ کہے امام احمد نے
اور ابن ماجہ اور بیہقی نے بروایت امام حسین رضی اللہ عنہ روایت کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ اگر مسلمان کو مصیبت پہنچی ہو بعد مدت کے اُس مصیبت کو یاد کر کہے انا للہ وانا الیہ راجعون حق تعالیٰ اُسکو اجر اُس مصیبت کا
تازہ عنایت کرتا ہے گویا وہ مصیبت آج ہی پہنچی ہے اور حکیم ترمذی نے بروایت انس بن مالک حق نعمت یہہ
میں اور رحمت تازہ میں اسیطرح روایت کی ہے اور اس کلمہ انا للہ وانا الیہ راجعون کی فضائل حدیثوں میں بہت وارد ہیں پس آدمی
کو چاہیے کہ جب کچھ مصیبت آوے اسے پڑھے اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ یہہ لوگ کہ مصیبت میں رجوع
ساتھ کلمہ استرجاع کے کرتے ہیں اوپر انکے ہے درود پروردگار اُنکے سے اور رحمت لکھا ہے کہ مراد رحمت سے بہشت
ہے کہ آیت شریفہ میں بھی جنت کو رحمت کہا ہے واما الذین ابیضت وجوههم ففی رحمة الله شاہ عبدالعزیز نے
لکھا ہے صلوٰۃ من ربہم کی تفسیر میں کہ عنایت خاصہ تازہ ہوگی پروردگار انکے سے کہ بسبب اُس عنایت کے خوف معصیت آخرت میں
نرہیگا اور کوئی گناہ بسبب ... عنایت کے تاثیر کریگا تو صلوٰۃ حقیقت میں نام اُس عنایت خاصہ حضرت حق کا ہے کہ ضرر معصیت سے
مطلقاً مامون کرے لہذا مخصوص ہے اصالۃً بحضرات انبیا علیہم الصلوٰۃ اور اس گروہ کو بھی اوقات میں اُس عنایت کے
ہمرنگ بنیا فرمایا ہے اور فرق یہہ ہے کہ انبیا کے حق میں یہہ عنایت خاصہ موجب عصمت گناہ ہے ہو کہ گناہ اُنسے
صادر ہی نہیں ہوتا اور اس گروہ کے حق میں بسبب قصور استعداد کے اسی قدر تاثیر کرتی ہے کہ گناہ کردہ ناکردہ برابر ہو جاتی ہے
لہذا ترمذی میں اور ابن ماجہ اور سوا اُن کے صحاح ستہ میں وارد ہے کہ جسکے تین فرزند نابالغ مر گئے ہوں انکو کلید بہشت سمجھ محکم آتش دوزخ سے حاصل ہے

ہے

جب بعضے مردون نے اور بعضے عورتون نے پوچھا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر کسی کا دو یا ایک فرزند ہوا
اُسے بھی یہہ مرتبہ ہوگا فرمایا ہان قسم بخدا کہ بچہ ناتمام ساقط ہوا بھی ماں اپنی کو ناف سے کھینچ کر بہشت مین لیجاویگا
اگر وے صبری نکرے اور متوقع ثواب کی خدا سے ہو اور امام مالک نے موطا مین اور بیہقی نے شعب الایمان مین
بروایت ابو ہریرہ لکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مرد با ایمان کو پیچ در پیچ جان اور
مال اور عیال اور اطفال اُسکے مصیبت پہنچتی ہے تا آنکہ قیامت کو با خدا ملاقات کرتا ہے اور کچھہ گناہ ساتھہ
اُسکے نہین رہتا اور امام احمد اور نسائی اور بیہقی اور حاکم نے بروایت مرہ مزنی لکھا ہے کہ ایک شخص آن
حضرت کے پاس آتا تھا اور پسر اُسکا اُس کے ساتھہ ہوتا تھا ایکدن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے پوچھا
کہ معلوم ہوتا ہے تو اسے بہت چاہتا ہے کہ اپنے سے جدا نہین کرتا اُس نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ خدا تمھین اُس
قدر چاہتا ہے جس قدر مین اِس بیٹے کو بعد چند روز کے وہ مجلس مین حاضر نہوا آن حضرت نے لوگون سے اُس کا
احوال پوچھا لوگون نے کہا کہ وہ پسر اُسکا مر گیا اُسے بہت غم ہے حضرت خود وہان تشریف لے گئے اور اُسے
کہا کہ قیامت کو جس دروازے پر بہشت کے کہ تو جاویگا لڑکا اُس طرف سے دوڑ کر دروازہ کھولنے لگا اور بعضے
روایات اِس قصہ مین یہہ بھی ہے کہ ہر دروازے پر دوزخ کے واسطے تیرے کھڑا ہوگا کہ مانع ہووے اُولٰٓئِکَ
هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ اور یہہ لوگ وہی ہین راہ پانیوالے برضا و تسلیم یا ساتھہ کلمہ استرجاع کے کہ موجب ثواب عظیم
ہے سعید ابن جبیر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ کلمہ استرجاع خاص اِسی امت کو عنایت کیا ہے نہین تو یعقوب
علیہ السلام وقت فقدان یوسف علیہ السلام کے بھی پڑھتے انا للہ وانا الیہ راجعون یا اسفی نکہتے باقی رہا یہان
ایک نکتہ کہ بیان کرنا اُسکا ضرور ہے وہ یہہ ہے کہ کلمہ صلوٰۃ جمع لائے اور رحمت کو مفرد وجہ کیا ہے سمجھیے
کہ نکتہ اِس مین یہہ ہے کہ صلوٰۃ عبارت عنایت خاصہ حضرت حق سے ہے کہ یہہ قسم چارون کو بچند وجہ
عنایت ہوگی اوّل یہہ کہ جو اُنھون نے وقت مصیبت مین یہہ عمل کیا اورون نے بھی انہین دیکھہ کر یہی وتیرہ اختیار
کیا پس اُنہین شرکت کارخانہ نبوت مین اِس راہ سے پیدا ہوئی کہ لوگون نے انکی اقتدا سے راہ قرب پایا دوسری
یہہ کہ اعدا اہل شماتت کے کہ مشہور شیاطین انس و جن اور حاسدین اور منافقین ہوتے ہین ان سے یہہ کلمہ سنکر
ذلیل اور خائب اور خاسر ہوتے ہین اور وسوسے سے باز رہتے ہین اِس راہ سے بھی شرکت منصب نبوت
مین حاصل ہوئی کہ کام پیغمبرونکا ہے طرف نسبت کرنے شیاطین اور انکے یار کفار و منافقین کے ہے اور
حقیقت مین یہی جہاد اور حاصل خلاص اسکا یہی ہے تیسری یہہ کہ ثبات عزم اُنکا اور حدود اجتہاد انکا دین
الٰہی اور رضا بہ نقصان ساتھہ مرتبہ اعلیٰ کے پہنچا اور یہہ بھی میراث نبوت ہے پس گویا تین راہ سے یہہ استحقاق
درود کا کہ مخصوص ساتھہ پیغمبرون کے ہی کر دیتے ہین واسطے اشارہ تعدد اِس طریق کے لفظ صلوٰۃ کا جمع لائے

بخلاف لفظ رحمت کے کہ مدلول اُسکا عام ہے اور جمیع اہل طاعت کے اور اس مین اختلاف نہین
ہر بندہ کہ حکم خدا کی اطاعت بہر رنگ کہ بجا لائے مستحق اُسکا ہوتا ہے حدیث صحیح مین حضرت امیر المومنین
عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ تفسیر مین اس آیت کے فرماتے تھے کہ صابرون کو تین چیزین
موعود ہوئی ہین عدلین یعنے دو بار شتر کہ باہم برابر کرکے دونو طرف ڈالتے ہین اور علاوہ اُسکے لقمہ خورد کہ اوپر کے
رکھتے ہین یعنے صلوٰۃ اور رحمت کہ قرین یکدیگر ہین اور اہتداء کہ علاوہ اُس کے ہے معلوم کیجے کہ بارھوین
آیات مسائل سے کہ جس سے مسئلہ سعی کرنیکا درمیان صفا اور مروہ کے بیچ حج کے اور عمرے کے نکلتا ہے وہ یہہ ہے
اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ تحقیق صفا اور مروہ کہ دو پہاڑ ہین مکے مین طواف الکا نشانیون حج خانہ
الٰہی کے سے ہے روایت ہے کہ صفا اور مروہ دو پہاڑ نزدیک مکے کے ہین امم سابقہ مین اساف نام ایک مرد
تھا اُسنے نائلہ نام ایک عورت سے کعبے مین زنا کیا معاذ اللہ غضب الٰہی سے وہ دونون مسخ ہوکر پتھر ہوگئے
لوگون نے واسطے عبرت کے اساف کو تو صفا پر نائلہ کو مروہ پر رکھدیا بعد مدت کے بت پرستون نے
جو انکو سنگ تراشیدہ پایا پوجنے کے واسطے بت ٹھہرا لئے پھر ایام جاہلیت مین مخلوق انکے پوجنے کو جمع ہونے
لگے جب ظہور اسلام کا ہوا لوگ بعبادت خدا تعالی مشغول ہوگئے اور وہ دونو پہاڑون پر سے پھینک دئے
مقام اصنام مناسک اسلام ہوا پھر بعضے لوگ سعی کرنیکو درمیان صفا اور مروہ کے واسطے تشبیہ کافرون کے
کہ اساف اور نائلہ کو وہان پوجتے تھے گناہ سمجھتے تھے حق تعالی نے یہہ آیت نازل فرمائی کہ تحقیق صفا اور مروہ
نشانیون اللہ کی سے ہین فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ پس جو کوئی کرے حج خانہ کعبے کا ساتھہ اعمال مخصوصہ کے کہ بیچ
حالت احرام مین ہوتے ہین اَوِ اعْتَمَرَ یا عمرہ بجا لائے ساتھہ اعمال مخصوصہ کے کہ عمرے مین ہین فرق درمیان
حج اور عمرے کے یہہ ہے کہ بیچ حج کے جانا عرفات مین شرط ہے اور پھر آنا وہان سے واسطے طواف خانہ کعبہ کے
اور عمرہ مین عرفات مین جانا شرط نہین ہے اگر عمرہ کرنیوالا مکے کے باہر سے آیا ہے تو وہ مسجد حرام مکے مین آکر طواف کرے
اور اگر ساکن مکہ ہے تو وہ حرم سے باہر نکل کر احرام باندھکر طواف خانہ کعبہ کو چلا آوے اور یہہ بھی ہے کہ حج نہین
ہوتا ہے مگر ایک برس مین ایکبار اسواسطے کہ جانا عرفات مین روز عرفہ کو کہ نہم ذی الحجہ ہے شرط حج ہے اور یہہ دن
ایک برس مین مکرر نہین آتا اور عمرہ ہر روز ہو سکتا ہے کوئی وقت اُسکے واسطے مخصوص نہین
فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا پس نہین کچھہ خلل گناہ کا اوپر اُسکے جہت مشابہت کفار یہہ کہ طواف کرے
بیچ صفا و مروہ کے اور سعی کرے درمیان اُن کے بعضون نے کہا ہے کہ حرف لا مضمر ہے اسمین یعنے فلا جناح
علیہ ان لا یطوف بہما یعنے اگر ترک کرے سعی تو بھی نہین فاسد ہوتا ہے حج لیکن ناقص ہوتا ہے اور واسطے
ازالہ نقصان کے دم لازم ہوتا ہے چنانچہ زاہدی مین لکھا ہے وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَإِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيمٌ اور جو

کوئی خوشی سے کرے نیکی پس تحقیق اللہ قدردان ہے جاننے والا جزا دہندہ شکر گو بندگان ہے دانا ہے
اعمال بندگان ہے سمجھہ لیجے کہ بیچ عہد خلافت عہد صحابہ کے اور بیچ زمان کرامت نشان تابعین کے سعی درمیان
صفا اور مروہ کے بیچ مین اختلاف تھا بعضے صحابہ مثل ابن عباس اور ابن زبیر رضی اللہ عنہما کے اور بعضے تابعین مثل
مجاہد اور عطا کے ساتھہ تطوع کے قایل تھے اور یہی آیت شریفہ تمسک تھا انکا اور امام مالک رح اور امام شافعی رح
فرض کہتے ہین اور حدیث ان اللہ کتب علیکم السعی فاسعوا تمسک رکھتے تھے اور نزدیک امام اعظم رح
کے واجب ہے تارک اسکے پر دم لازم ہے کہ صحابہ کے زمانہ مین اختلاف اسمین تھا بعد اسکے اجماع رافع اختلاف
ہوا اگر کوئی کہے کہ اجماع ناسخ آیت کا کیونکر ہوا آیت سے استحباب نکلتا ہے اجماع سے وجوب ثابت
کرنا گویا کہ منسوخ کرنا ہے حکم آیت کو تو جواب اسکا دیتے ہین ہم کہ سچ ہے اجماع رافع حکم کتاب نہین ہوتا لیکن یہان
تو رافع حکم کتاب نہین ہے بلکہ اس استحباب کو اور موکد بوجوب کر دیا ہے رافع تب ہوتا ہے کہ حکم مکروہ
اور منع کا کرتا اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَا اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ تحقیق جو لوگ علماء یہود سے بسبب حسد کے چھپاتے
مین جو کچھہ کہ اتارا ہے ہم نے دلیلون سے تورات مین جیسے حکم رجم کا وَالْهُدٰى اور ہدایت سے کہ نعت اور صفت حضرت
محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم ہے مِنْ بَعْدِ مَا بَيَّنّٰهُ لِلنَّاسِ فِي الْكِتٰبِ پیچھے اسکے کہ بیان کیا ہم نے اسکو
یعنے ہدی کو واسطے بنی اسرائیل کے بیچ کتاب تورات کے یعنے ہم نے ظاہر کیا انھون نے چھپایا اُولٰٓئِكَ
يَلْعَنُهُمُ اللّٰهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللّٰعِنُوْنَ یہہ گروہ لعنت کرتا ہے انکو اللہ اور لعنت کرتے ہین انکو لعنت کرنیوالے
اولئک اشارہ ہے طرف گروہ کے کہ چھپایا ہے حق کو اور لعنت کی معنی دور ہونا رحمت سے ہے اور
لاعنون سے مراد تمام جن اور انس اور ملک کہ دعا لعنت کی کرتے ہین اور بعضون نے کہا ہے کہ چوپائے زمین مین
یہان تک کہ سانپ بچھو مکڑی چیونٹی ہے دعائے لعنت کرتی ہے اور اس تقدیر پر ایراد جمع سلامت کا
تغلیب ذوی العقول ہے اوپر غیر ذوی العقول کے لکھا ہے کہ کافر جب جواب منکر نکیر سے عاجز ہوتے ہین
تو فرشتے انکو گرز مارتے ہین آواز اس گرز مارنے کی اور کافرون کے چلانے کی سوا جن و انس کے سب سنتے
ہین اور جو آواز سنتا ہے لعنت بھیجتا ہے کافرون پر اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ دو مسلمان آپس مین ایک دوسرے پر جو لعنت کرتے ہین اور دونون مین کوئی مستحق لعن کا نہین ہوتا تو وہ لعنت
یہود پر واقع ہوتی ہے اور قاعدہ ہے کہ لعنت غیر مستحق سے مستحق کی طرف جاتی ہے سو رافت وہ بات
یہان ہے کہ اگر تیر دوست پر نہ پھینکیں تو ہووے نشانہ عدو کا دل و جگر اور روایت ہے کہ جسکے پاس مال ہو صدقہ دیوے
تو وہ یہود پر لعنت کہے یہی صدقہ ہے چنانچہ بحر مواج مین لکھا ہے غرض تمام یہہ گروہ لائق لعنت کے ہین اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مگر
جنھون نے توبہ کی شرک سے اور ایمان لائے یا توبہ کی پیغمبر کی نعت چھپانے سے وَاَصْلَحُوْا وَبَيَّنُوْا اور نیکی کی یا اصلاح کی اپنے

تباہ ہوے بکاموں کو اور بیان کیا صفات پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو جو کہ چھپاتے تھے فَاُولٰٓئِكَ اَتُوْبُ عَلَيْهِمْ
پس یہہ لوگ ہیں کہ بسبب توبہ اور اصلاح کے پھیرتا ہوں میں طرف ان کے ساتھ رحمت کے وَاَنَا التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ اور میں
ہوں قبول کرنیوالا توبہ بندوں کی مہربان کہ جلدی نہیں کرتا ہے عذاب کرنے میں اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَمَاتُوْا وَهُمْ كُفَّارٌ
تحقیق جو لوگ کہ کافر ہوے ہیں ووسے بانکار نبوت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور مرے وہ اور حال انکہ کافر رہے
حق چھپاتے رہے اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ یہہ لوگ وہ ہیں کہ اوپر ان کے لعنت خدا کی
اور فرشتوں کی اور آدمیوں کی سبکی خٰلِدِيْنَ فِيْهَا لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ہمیشہ رہنگے
بیچ لعنت کے یا بیچ دوزخ کے نہیں ہلکا کیا جاویگا ان سے عذاب اور نہ وہ ڈھیل دے جاوینگے یا نہونگے وہ منظور
نظر الٰہی وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ اور معبود تمہارا احد ایک ہے لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ نہیں کوئی معبود مگر وہ
کہ احد ہے بیچ ذات اپنی کے اور واحد ہے بیچ صفات کے بخشنے والا ہے تربیت اشیاء میں مہربان ہے
بعقوبت اور رحم میں اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ تحقیق بیچ پیدائش آسمانوں کے کہ خیمہ ہے بستی کے اور زمین
کے کہ بچھونا ہے فرش بچھایا ہوا وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ اور آنے جانے رات کے اور دن کے بیچ اختلاف درازی اور
کوتاہی اور سفیدی و سیاہی کے وَالْفُلْكِ الَّتِيْ تَجْرِيْ فِي الْبَحْرِ بِمَا يَنْفَعُ النَّاسَ اور کشتی کے جو چلتی ہے گران بار
بیچ دریا کے ساتھ اس چیز کے جو نفع دیتی ہے لوگوں کو تجارت سے وَمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ مَّآءٍ اور جو کچھ اتارا اللہ نے
آسمان سے پانی سے آب باران فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا پھر زندہ کیا ساتھ اس پانی کے زمین کو بعد مرنے کے اور
پژمردگی کے وَبَثَّ فِيْهَا مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ اور بکھیر دیئے بیچ زمین کے ہر جانوروں سے وزندگی کرنیوالے وحوش و طیور اور سوا
ان کے وَتَصْرِيْفِ الرِّيٰحِ اور پھیرنے ہواؤں کے ہر طرف سے وَالسَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اور بادلوں کے
جو حکم کے باندھے میں تابع امر الٰہی کے درمیان آسمان اور زمین کے جدھر امر ہوا ادھر جاویں لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ
البتہ نشانیاں ہیں واسطے ان لوگوں کے کہ عقل رکھتے ہیں یعنی یہہ سب کہ بیان کیا ہم نے نشانہاے کامل ہیں صنایع حکمت
الٰہی سے اور بدایع فطرت نامتناہی سے واسطے اس گروہ کے کہ عقل رکھتا ہے اور نظر تامل طرف موجودات کے کرتا ہے کفار قریش
کہتے تھے کہ تین سو ساٹھہ بت ہیں ہمارے کہ جنکو ہم پوجتے ہیں اور وہ سب ہمارے ایک شہر کا کام پورا نہیں کر سکتے اور محمد
صلی اللہ علیہ وسلم کہتے ہیں پھر ایک خدا ہے کہ کام تمام عالم کا کر رہا ہے اگر اسپر کچھ دلیل لاویں تو ہم سچ جانیں یہہ آیت
مذکورہ نازل ہوئی کہ اٹھہ نشانیاں ہیں اسمیں قدرت الٰہی کی حد نہیں وارد ہے کہ دلالے اوپر اس کسی کے کہ یہہ آیت پڑھے اور
بیچ اسکے تفکر کرے لاٰیات اسم اِنَّ کا ہے اور فی خلق السموات تا آخر خبر ہے مقدم اور جب خبر مقدم ہوئی ہے اِنَّ کی اسم
پر تو لام تاکید کا اسم پر لے آتے ہیں جیسے وان من شیعتہ لابراهیم وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْدَادًا اور
بعضے لوگوں سے وہ ہے کہ پکڑتا ہے سوا اللہ کے شریک یعنی بت عطف اس جملے کا اوپر جملہ والٰهكم اله واحد کے ہے

درمیان مین جملہ معترضہ ان فی خلق السموات تا آخر واقع ہے یحبونہم کحب اللہ محبت کرتے ہین انکی جیسی
محبت خدا کی والذین امنوا اشد حبا للہ یہہ پہلا جملہ صفت انداد مین واقع ہے اور یہہ جملہ معترضہ بیان حال مومنین
مین لائے ہے یعنے جو لوگ کہ ایمان لائے ہین زیادہ تر اور قوی تر ہین محبت مین واسطے خدا کے اسواسطے کہ مشرک بتونکو
دیکھتے ہین اور دوست رکھتے ہین اور مومن اللہ کو نہین دیکھتے اور دوست رکھتے ہین اور امید دیدار پروردگار مین
عمر گذارتے ہین دوسری محبت کفار کی فانی نفسانی ہے اور دوستی مومنون کی باقی جاودانی اور حقیقت مین معنی
اشد حبا کی یہہ ہین کہ اول خدا نے انکو دوست رکھا کہ یحبہم کہا پھر انھون نے خدا کو دوست رکھا کہ یحبونہ ہے یعنے دوستی
انکی خدا سے بسبب دوستی خدا ہے ان سے عبد اللہ الانصاری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اگر یحبہم نہوتا تو نہال یحبونہ نہوتا
سو یحبہم و یحبونہ سے ظاہر ہے کہ ابتدائے محبت ہوئے قادر ہے سو ادھر سے سیل امواج ادھر سے
دل تڑپا ہے ترسا کا یہ سبب ہے محبت مولا ولو یری الذین ظلموا اور کاش کہ دیکھیں اور جانیں وہ لوگ
جو ظالم ہین یعنے ظلم کیا انھون نے اپنے نفس پر ساتھہ کرنے شرکائے باری کی کہ واحد لاشریک ہے یا برابر کرتے تھے
ساتھہ حق کے بیچ نذر کے اور عبادت اور طاعت اور محبت کے لو واسطے تمنا کے ہے اور جواب تمنی کا فقرا
باقی ہے اس جہت سے مقدر ہے اذ یرون العذاب جب دیکھتے ہین عذاب الٰہی کو دنیا مین ساتھہ اونکی
مصیبت کے یا حدوث مرض کے یا غلبہ قہر کے اور اسوقت بین متوقع ہوا داد ان چیزونکے ہوتے ہین کہ انکے کام
اوین عذاب سے خلاص کروا وین اور او سبب توقع ان کی کے واقع نہین ہوتا ان القوۃ للہ جمیعا یہہ
قوت اور قدرت اور غلبہ ہے واسطے اللہ کے سب و ان اللہ شدید العذاب اور یہہ بھی جانین کہ اللہ سخت عذاب
کرنیوالا ہے اور ان کے بت ہرائنہ جانین ضرر اتخاذ انداد کا اور زمین انحراف عبادت رب العباد کا اذ تبرأ
الذین اتبعوا من الذین اتبعوا اور یاد کر اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اسوقت کو کہ جب بیزار ہوین وہ لوگ جو پیشوا
تھے ان لوگون سے جو پیروی کرتے تھے سمجھ لیجے کہ مشرک جن کے دنیا مین تابع ہین وہی ان سے قیامت کو بیزار
ہووین گے ورأوا العذاب اور دیکھین گے عذاب کو تابع اور متبوع سب وتقطعت بہم الاسباب اور کٹ جاوینگے
ان کے علاقے اور ربط کہ دنیا مین رکھتے ہین عہد سے پیمان سے قرابت سے یگانگت سے صحبت سے وقال
الذین اتبعوا اور کہین گے وہ لوگ جو پیروی کرتے تھے یعنے تابع جو بیزاری اپنے متبوعون کی دیکھین گے تو کہینگے
لو ان لنا کرۃ کاش کے واسطے ہمارے پھر جانا ہووے طرف دنیا کے فنتبرأ منہم کما تبرءوا منا پس
بیزاری کرین ہم ان سے وہان جیسی بیزاری کی انھون نے ہم سے یہان کذلک یریہم اللہ اعمالہم
یعنے مثل دکھلانے عذاب کے کہ جزائے اعمال قبیحہ اور سزا پرستش اصنام باطلہ ہوگا دکھلاویگا انکو اللہ عمل انکے جو
انھون نے اپنے زعم مین نیک کئے ہین جیسی حج اور عمرہ اور ضیافت اور احسان سبکو حبط کرے تاکہ ہوین حسرات

علیہم حسرتین اور پشیمانیان اور افسوس اوپر ان کے اعمال سیئہ دیکھاویگا جو انھون نے کیے مین جیسے قتل
اور غارت اور غیر ہما تا مزید حسرت ہو اعمال حسنہ جو ان سے چھوٹے ہوے ہین یا ان کے آثار دکھاویگا جیسے
اشجار انہار مکانات میوجات بہشت کے واسطے حسرت اور افسوس اونکے کے کہتے اگر ہم عمل نیک کرتے
تو ہمیشہ عیش کرتے وما ہم بخارجین من النار اور نہین وہ سب تابع اور متبوع نکلنے والے آگ سے ہمیشہ دوزخ
مین رہینگے یا ایہا الناس کلوا مما فی الارض حلالا طیبا اے لوگو کھاؤ اس چیز سے کہ بیچ زمین کے ہے حلال پاکیزہ
یعنی روا نہ شبہ ولا تتبعوا خطوات الشیطٰن اور مت پیروی کرو قدمون شیطان کی ایام جاہلیت مین مشرکان عرب نے کتنی
چیزین شیطان کے وسوسہ سے حلال حرام کر لین تحقیق حق تعالی نے اس سے منع فرمایا اور ارشاد کیا کہ انہ لکم
عدو مبین تحقیق شیطان واسطے تمہارے دشمن ظاہر ہے کہ وسوسہ ڈال تمہارے باپکو بہشت سے نکالا اور تمہین
فریب دیکر دوزخ کے لیجانیکا ڈول ڈالا ہے انما یامرکم بالسوء والفحشاء سوا اسکے نہین ہے کہ حکم کرتا ہے تمکو
شیطان یعنی وسوسہ ڈالتا ہے ساتھ برائی کے اور بے حیائی کے کہا ہے کہ سوء گناہ ہے چھپی ہوئی اور فحشا
گناہ ظاہر ہے یا سوء مثل بدی کا ہے اور فحشا متابعت نفس اور ہوا اور حقیقت مین سوء و فحشا دونون شامل ہین سب معاصی
صغیرہ اور کبیرہ کو کہ شیطان آدمیونکو ان کی طرف مائل کرتا ہے وان تقولوا علی اللہ ما لا تعلمون اور دوسرے
شیطان حکم کرتا ہے تمکو یہہ کہ کہو تم افترا اور دروغ اوپر اللہ کے بیچ تحلیل خباثت اور تحریم طیبات کے جو کچھ نہین جانتے تم
حقیقت اسکی کے واذا قیل لہم اتبعوا ما انزل اللہ اور جب کہا جاتا ہے واسطے ان کے یہہ کہ ضمیر طرف ناس کے
ہے پیروی کرو اسکی جو اتارا ہے خدا نے یعنی قرآن اور حلال اور حرام اسکے پر عمل کرو قالوا بل نتبع ما الفینا علیہ
اباءنا کہتے ہین ہم نہین پیروی کرینگے اسکی بلکہ پیروی کرینگے ہم اسکی جو پایا ہم نے اوپر اسکے باپون اپنے کو یعنی
جو باپ ہمارے کرتے تھے وہ ہی ہم بھی کرینگے یہہ بات بنی عبدالدار کہتے تھے اولو کان اباؤہم لا یعقلون شیئا
ولا یہتدون کیا متابعت باپونکی کرتے ہین اور اگرچہ تھے باپ ان کے نہ سمجھتے کچھ چیز امور دین کی اور نہ راہ راست
پاتی تھی ہمزہ استفہام کا ہے واسطے انکار کے بروجہ توبیخ اور واو متصلہ ہے تقدیر کلام کی یہہ ہے اتبعوا اباءہم
ولو کان اباؤہم لا یعقلون شیئا ولا یہتدون اور یہہ جملہ معترضہ ہے واسطے توبیخ کافرون کے اور سرزنش فرمانیکے ہو
سمجھ لیجے کہ اتباع گمراہ کا اگرچہ آبا ہو گمراہی ہے اور پیروی بیوقوفون کی اگرچہ اجداد ہون نکمی ہے ومثل الذین کفروا کمثل
الذی ینعق اور مثال ان لوگون کی جو کافر ہوے جیسی مثال اس شخص کے ہے کہ چلاتا ہے بما لا یسمع
الا دعاء ونداء ساتھ اس جانور کے کہ نہین سنتا مگر بلانا اور پکارنا یعنی مطلب سمجھنا اور معنی معلوم کرنا کچھ نہین
ایسے ہی کافر ڈرانے والے کی اور نصیحت کرنیوالے کی فقط آواز سنتے ہین اور حقیقت سخن کو نہین دریافت کرتے صم
بکم عمی بہرے ہین گونگے ہین اندھے ہین فہم لا یعقلون پس وہ نہین سمجھتے جو کچھ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم

ع

کہتے ہین معلوم کیجے کہ تیرھوین آیت آیات مسائل سے کہ جس سے مسئلہ حرمت بعضے اشیا کا کہ اور ہمارے ہی نکلتا ہے وہ یہ یا ایہا الذین امنوا کلوا من طیبت ما رزقنکم اے لوگو جو ایمان لائے ہو کھاؤ پاکیزہ سے یعنے حلال اس چیز سے کہ دیا ہم نے تم کو اور مال کسی کا چرا کے چھین کے نکھاؤ واشکروا للہ ان کنتم ایاہ تعبدون اور شکر کرو واسطے اللہ کے کہ حلال روزی دی تمھین اگر ہو تم تصدیق دل سے اسکو عبادت کرنیوالے سمجھ لیجے اس آیت سے دو چیزین معلوم ہوئین خدا پرستونکے نکلتے ہین رزق طیب کھانا اور شکر ادا کرنا پس رزق طیب کیا ہے بعضون نے کہا ہے کہ جو حلال ہے شرع مین وہ طیب ہے اور جو حرام ہے وہ خبیث ہے پس حلال و طیب دونو لفظ مترادف ہین کہ معنی ایک ہین دونون کی اور حلالا طیبا جو سر رکوع مین آیا ہے طیب صفت کاشفہ ہے حلال کی اور بعضے کہتے ہین کہ طیب اخص ہے حلال سے پس حلال طیب وہ ہے کہ کسب اسکا ساتھ معصیت کے نہو جیسے جھوٹھ بولکر نہ لیا ہو یا اور منع چیز سے کسب کیا ہو اور بعضے کہتے ہین کہ حلال وہ ہے کہ مفتی شریعت فتوی دیوے حلیت اسکے کی اور طیب وہ ہے کہ دل جسکے پاکیزہ ہونے کی پر گواہی دے اور شبہہ نہو چنانچہ حدیث شریف مین ہے دع ما یریبک الی ما لا یریبک چھوڑ اس چیز کو کہ شک مین ڈالے تجھے طرف اس چیز کے کہ نہ شک مین ڈالے تجھے اور بعضے کہتے ہین کہ حلال طیب وہ ہے کہ قدر لابدی ہو تو کہ فردائے قیامت اس سے سوال نہو اسی واسطے اکثر اولیا نے قدر ضرورت کے اکتفا کی ہے اور نفس کو لذت اور حظ سے باز رکھا ہے کھانا اس قدر کھایا ہے کہ جسمین ادائے فرائض کی طاقت ہو اور کپڑا اتنا پہنا ہے کہ جس سے ستر عورت ہو انکے احوال مین یہ مطلع فقیر ہے سو حظوظ و نفسانیہ سے دل ہوا ہے خالی اسطرح کا احتیاط پیدا نہ کہ جیسے برگ کھجور کو کھایا ہے پوشش کو ٹاٹ پیدا نہ اور ضروری ہے کہ معاش لابدی کسب حلال سے پیدا کی ہو اور کسب بہتر اور اولی تر غزا ہے کہ کفارون سے اگر تشویع اسلام کرے اور مال غنیمت سے رفع احتیاج کرے بعد اسکے کسب تجارت ہے کہ جس چیز کی مسلمانونکو احتیاج ہو وہ خرید کرکے انکو پہنچاوے اور نفع اسکے سے خود متمتع ہو بعد اسکے کسب زراعت ہے کہ واسطے شہری مسلمانو کے تخم بووے اور اسکے ضمن مین خود بار ور ہووے بعد اسکے کسب کتابت ہے کہ آیات قدسیہ اور اخبار نبویہ اور مسائل دینیہ اور احکام فقہیہ لکھ لکھ کر عالم مین رواج دے اور اجرت اسکی سے خود بہرہ یاب ہو بعد اسکے اور حرفتین اور صنعتین ہین کہ شریعت مین حلال ہین ان سے کسب اموال کرے اور جو مال کسب حرام سے پیدا ہو وہ مال حرام ہے اور موجب وبال آخرت ہے اس سے پرہیز ضرور ہے پس آیت گذشتہ مین حق تعالی نے امر ساتھ تناول حلال کے فرمایا اب ان چیزون کو ارشاد کرتا ہے کہ جو حرام ہین انما حرم علیکم المیتۃ سوا اسکے نہین مگر خدا تعالی نے کہ حرام کیا ہے اوپر تمھارے مردار اور وہ چیز کہ گوشت اسکا حلال ہے لیکن ذبح نہین کرنے پائے تم کہ مرگئی ہے والدم اور لہو بہتا ولحم الخنزیر اور گوشت سور کا اور سب اجزاء اسکے کو یہہ

حکم شامل ہے وما اہل بہ لغیر اللہ اور جو جانور کہ ذبح کیا جاوے بنام غیر خدا معلوم ہووے کہ اکثر لوگوں کو اس آیت کی معنی میں مفسدوں کے بہکانے
سے شک پڑا ہے سو ہم بیان اسکی تفصیل احقاق الحق میں سے کئی تفسیروں کی عبارت لے ترجمہ کے ساتھ
نقل کرتے ہیں تفسیر جلالین میں لکھا ہے وما اہل بہ لغیر اللہ ای ذبح علی اسم غیر اللہ تعالی والاہلال رفع الصوت
کانوا یرفعونہ عند الذبح لآلہتہم انتہی یعنے ذبح کرتے وقت جس پر غیر خدا کا نام لیویں وہ بھی حرام ہے اور اہلال کے معنے پکارنے
اور نام لینے کے ہیں جب کفار لوگ ذبح کرتے وقت اپنے بتوں کا نام لیکر ذبح کرتے تھے اور چھری پھراتے تھے تب یہ آیت
نازل ہوئی یعنے مردار خون خنزیر کا گوشت اور وہ جانور جسکے ذبح کرتے وقت غیر خدا کا یعنے کسی بت کا نام لیا جاوے
یہ سب مسلمانوں کو کھانا حرام ہے تفسیر حسینی میں لکھا ہے وما اہل بہ وحرام کرد آنچہ آواز بردارند بآن در وقت ذبح
لغیر اللہ برای غیر خدا تعالی بنام بتان یا باسم بتان کنند تفسیر بیضاوی میں کہا ہے ای رفع بہ الصوت عند
ذبحہ للصنم انتہی یعنے ذبح کرتے وقت بت کے نام سے آواز کریں اور اسیطرح تفسیر کشاف اور مدارک میں
لکھا ہے تفسیر جامع البیان میں لکھا ہے ماذکر غیر اسم اللہ عند ذبحہ یعنے اللہ کے نام کے سوائے غیر کا نام
اسکے ذبح کرتے وقت ذکر کیا جاوے تفسیر در منثور میں لکھا ہے ما اہل بہ لغیر اللہ کے معنی میں ابن منذر نے
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے ما اہل یعنے ما ذبح اور ابن جریر نے ابن عباس رضی
اللہ عنہما سے روایت کی ہے ما اہل بہ لغیر اللہ ما اہل بہ للطواغیت یعنے جو جانور بتوں کے نام سے ذبح ہووے
اور حاتم نے ابو عالیہ سے روایت کی ہے یقول ماذکر علیہ اسم غیر اللہ یعنے جو کہ غیر خدا کا نام اسپر ذکر کیا جاوے
تفسیر معالم التنزیل میں لکھا ہے ما اہل بہ لغیر اللہ ای ما ذبح للاصنام والطواغیت واصل الاہلال
رفع الصوت وکانوا اذا ذبحوا لآلہتہم یرفعون اصواتہم بذکرہا وقال الربیع بن انس وغیرہ ما اہل بہ لغیر اللہ ما ذکر علیہ اسم غیر اللہ
انتہی یعنے جو جانور کہ بتوں کے نام سے ذبح کیا جاوے اور اہلال کی معنی آواز پکارنا اور وے کافر لوگ جب ذبح
کرتے تھے بتوں کے واسطے تب انکا نام پکارتے تھے اور کاٹتے تھے اور ربیع بن انس وغیرہ نے کہا کہ ما اہل
بہ لغیر اللہ یعنے وہ جانور کہ اسپر غیر خدا کا نام ذکر کیا جاوے تفسیر احمدی میں لکھا ہے قولہ تعالی وما اہل بہ لغیر اللہ
معناہ ذبح بہ لاسم غیر اللہ مثل اللات والعزی واسماء الانبیاء وغیر ذالک یعنے جو ذبح کرتے وقت غیر
خدا کا نام لیا جاوے جیسا کہ باسم اللات والعزی باسم المسیح وغیرہ اور اسکی تین صورتیں ہیں پہلی یہہ کہ غیر خدا کا نام
لیکر ذبح کیا یا یوں کہا کہ باسم اللہ ومحمد رسول اللہ عطف کرکے تب کھانا اسکا حرام ہے دوسری یہہ کہ ذبح کرتے
وقت یوں کہا باسم اللہ محمد رسول اللہ بغیر عطف کے تو کھانا اسکا جائز ہے کراہت سے تیسری یہہ کہ ذبح
کرنیکے اول غیر کا یا ولی کا نام لیا یا ذبیحہ کو گرانے اور باندھنے کے اول یا اسکے بعد تو وہ حلال طیب ہے اور یوں
بھی تفسیر احمدی میں صریح لکھا ہے ومن ہٰہنا علم ان البقرۃ المنذورۃ للاولیاء کما ہو الرسم فی زماننا حلال طیب

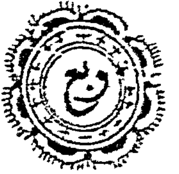
لانہم یذکروا اسم غیر اللہ علیہا وقت الذبح وان کانوا ینذرونہا لہ یعنے یہان سے صاف معلوم ہوا کہ جو گاؤ اولیاؤن کے
نام سے نذر کیجاتی ہے جیسا کہ اس زمانہ مین رسم ہے سو حلال طیب ہے کیونکہ ذبح کے وقت اُس پر کچھ غیر
خدا کا نام نہین لیا جاتا اگرچہ وُہ اُنکے نام سے اُس کو نذر کرتے ہین اور یہہ بھی لکھا ہے کہ خاص نذر خدا کے واسطے ثابت
ہے اور غیر کے واسطے نہین اسلئے ذبیحہ اپنی اصل حلیت پر قائم رہا پھر جب ذبح کرتے وقت اللہ کا نام لیا یعنے
بسم اللہ اللہ اکبر کہکر ذبح کیا تو وُہ بیشک حلال ہے انتہیٰ اگر کسی نے ذبح کرتے وقت عمدًا خدا کا نام نہ لیا
تو حنفی صاحب کے یہان وُہ ذبیحہ ناجائز ہے اور شافعی صاحب کے یہان حلال ہے اور اگر سہوًا ذبح کرتے
وقت خدا کا نام بھول گیا تو بالاتفاق حلال ہے جاننا چاہئے کہ تفسیر فتح العزیز مین کسی عدو نے الحاق کردیا ہے اور یون
لکھا ہے کہ اگر کسی بکری کو غیر کے نام سے منسوب کیا ہو تو بسم اللہ اللہ اکبر کہکر ذبح کرنے سے وُہ حلال نہین ہوتی
اور غیر کے نام کی تاثیر اُسمین ایسی ہوگئی ہے کہ اللہ کے نام کا اثر ذبح کے وقت حلال کرنے کے واسطے بالکل نہین
ہوتا سو یہہ بات کسی نے ملادیا ہے خود مولانا و مرشدنا حضرت شاہ عبد العزیز صاحب رح کبھی السلف مفسرین کے
خلاف نہ لکھینگے اور اُن کے مرشد و استاد اور والد حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحب نے فوز الکبیر فی اصول التفسیر
مین ما اُہل کے معنے ما ذبح لکھا ہے یعنے ذبح کرتے وقت جس جانور پر بت کا نام لیوین سو حرام ہے
اور مردار کے حکم ہے اور بسم اللہ اللہ اکبر کہکر ذبح کیا سو کیونکر حرام ہوتا ہے یعنے نادان تو حضرت نبی علیہ
الصلوٰۃ والسلام کے مولد شریف کی نیاز حضرت پیران پیر کی نیاز اور ہر ایک شہدا اولیا کی نیاز فاتحہ کے
کھانے کو بھی حرام کہتے ہین اور یہہ آیت دلیل لاتے ہین کہ غیر خدا کا نام جسپر لیا گیا سو حرام ہے واہ واہ
کیا عقل ہے ایسا کہتے ہین اور پھر جا کر نیاز فاتحہ کا کھانا بھی کھاتے ہین فَمَنِ اضْطُرَّ پس جو کوئی بے بس ہو
کسی کے زور سے ظلم سے یا بھوک سے اس قدر کہ جانتا ہے اب اگر نہ کھاونگا تو مر جاؤنگا اور طعام حلال نہین
پاتا یا کسی مرض مین گرفتار ہوا اور دوا سوا ان چیزون کے نہ ہووے یا حکمائے متدین اتفاق کر کر کہین کہ اس مرض کی
یہی چیزین دوا ہین چنانچہ ضیق النفس کہ اکثر اطفال کو لاحق ہوتا ہے اُسے زبان ہندی مین ڈبہ کہتے
ہین علاج اُسکا خون خرگوش ہے غَیْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ بیچ اُس حالت کے کہ نہ حد سے نکلنے والا ہو یعنے راہ
لوٹنے کے یا ساتھ بغاوت کے امام سے یا ساتھ طلب معصیت کے یا ساتھ زیادہ کھانے کے لابدی سے
اور نہ بیگانہ مال کھانیوالا ہو یا نہ چھیننے والا ہو یا نہ شتم یعنے پچنے والا ہو امت محمدیہ پر یا تجاوز کرنیوالا ہو حد
شرع سے فَلَآ اِثْمَ عَلَیْهِ پس نہین گناہ اوپر اُسکے کھانے مین اُن حرام چیزون کے کہ مذکور ہوئی ہین
امام شافعی رح باغی سے باغی بادشاہ کا اور عادی سے تعدی کرنیوالا اوپر رہگذرون کے مراد لیتے ہین اِنَّ
اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ تحقیق اللہ بخشنے والا ہے اُس شخص کا کہ وقت ضرورت کے تناول ان محرمات سے کرے

اور مہربان ہے اوپر بندوں کے ساتھ مباح کرنے اشیاء مذکورہ کے وقت اضطرار کے سمجھ لیجے کہ حق تعالیٰ نے
پہلے اس آیت کے امر فرمایا ہمکو ساتھ اکل طیبات کے پس واجب ہوا اوپر ہمارے شکر بجالانا اوپر انعام اسکے پھر
نہی کی اکل محرمات سے پس فرض ہوا ہمیں اجتناب اس سے اور طیبات کی بعضوں نے تفسیر کی ہے ساتھ بحیرہ کے
اور سائبہ کے اور وصیلہ کے اور حامی کے یعنی کھاؤ یہہ اور نہ کھاؤ میتہ وغیرہ کہ مذکور ہیں آیت شریف میں
اور بعضوں نے تفسیر کی ہے ساتھ لحوم ابل کے اور کہا ہے کہ خطاب ہے طرف عبد اللہ بن سلام کے اور اصحاب
اسکے کے ہے کہ مت حرام کرو گوشت اونٹ کا اوپر اپنے جیسے کہ حرام کیا ہے یہود نے اوپر اپنے بحیرہ اور
اخوات اسکے چنانچہ زاہدی میں مذکور ہے اور بحیرہ اسے کہتے تھے کہ بطریق مذکور کے واسطے صحبت بیمار کے اونٹ
یا اور جانور کے کان چیر کے بتوں کے واسطے رکھتے تھے اور سائبہ اسے کہتے تھے کہ واسطے ادائے حاجت کے
اونٹ یا اور جانور کے منتیں نیاز بتوں کی کرتے تھے اور اسے سانڈ کرکے چھوڑ دیتے تھے اور کھانا اسکا حرام
جانتے تھے اور وصیلہ اسے کہتے تھے کہ جب کسی کی منت مانتے فلانے جانور کا بچہ نر ہووے تو ہم اسکی نیاز
کر دیویں پھر جو اکٹھا نر و مادہ ہوتا تو نر کو بھی نیاز نہ چڑھاتے تھے مادہ کے ساتھ لاکر وہ نیاز ٹھہراتے تھے اس
مادہ کا وصیلہ نام رکھتے تھے اور حامی اسے کہتے تھے کہ جس جانور کے نسل سے دس بچے ہوتے اسپر لاد
اور چڑھنا موقوف کر دیتے تھے اور سمجھ لیجے کہ امر اکل حلال کا مواضع متعددہ میں بیان فرمایا ہے کہیں
یا ایہا الناس کلوا مما فی الارض حلالا طیبا خطاب عام کیا کافر ہوں یا مومن ہوں اور کہیں تخصیص کی مومنوں کے
خطاب میں چنانچہ یا ایہا الذین امنوا کلوا من طیبات ما رزقنکم اور کہیں تخصیص فرمائی رسول کی چنانچہ یا ایہا الرسل
کلوا من الطیبات واعملوا صالحا اور تمسک کیا ہے ساتھ ان آیات کے اوپر اباحت کے کہ اصل بیچ اشیا کے اباحت
ہے جب تک کہ نہ قائم ہو دلیل اوپر حرمت اسکے کے اور محرمات بہت ہیں جو مذکور ہیں بیچ فقہ کے اور تحقیق ذکر فرمایا
حق تعالیٰ نے محرمات کو بیچ آیات متعددہ کے اپنے اپنے مقام پر مذکور ہونگے انشاء اللہ تعالیٰ اور بعضے انکے
جو بیچ اس آیت کے ارشاد فرمایا ہے انکا بیان بطریق اجمال یہہ ہے سمجھ لیجے کہ چار چیزیں حق تعالیٰ نے اس
آیت شریفہ میں حرام فرمائی ہیں ایک تو میتہ ہے اور میتہ اسے کہتے ہیں کہ موئی ہو حلال چیزوں میں سے بغیر ذبح کے
اور ایسے ہی حکم ہے اس عضو کا جو کاٹ لیا ہو زندہ جانور کا ساتھ حدیث معروف کے چنانچہ بیضاوی میں مسطور ہے
اور حرام ہے کھانا اسکا فقط اسواسطے کہ آیت میں نہی صرف اکل کی وارد ہے اور انتفاع چمڑے سے اسکے
لینا بعد دباغت کے درست ہے چنانچہ مذہب امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا ہے بخلاف امام مالک کے کہ انکے
نزدیک حرام ہے اور اسیطرح درست ہے انتفاع ساتھ بالوں اسکے کے اور سینگھوں کے اور ہڈیوں کے اور
پٹھوں کے اور پروں کے اور خلاف ہے امام شافعی رح کا ان سب میں اور امام مالک کے نزدیک نیم

گوسفند کے اور شتر کے کہ مردار ہون پاک ہین کہ موت حلول نہین کرتی بالونمین اور سوا سیٔہ کے اور جانور کہ
جنکا گوشت کھانا حرام ہے سوا خوک کے اور ایک روایتمین سگ بھی ساتھہ خوک کے ہمراہ ہے انکو اگر ذبح
کرین تکبیر کہکر تو گوشت اور پوست انکا نزدیک امام اعظم کے اور مالک کے بغیر دباغت کے پاک ہے اور درست
ہے انتفاع اس سے مگر کھانا حرام ہے نزدیک امام مالک کے مکروہ اور امام شافعی اور امام احمد کے نزدیک
ذبح سے حرام جانور پاک نہین ہوتا اور پوست آدمی کا واسطے بزرگی حکم پاکی کا رکھتا ہے مگر استعمال کرین
اور بال اسکے پاک ہین اور جنکا گوشت حلال ہے انکا تو گوشت پوست وغیرہ ذبح سے پاک ہوجاتا ہے
انتفاع اس سے روا ہے اور دوسرا دم ہے اور دم سے دم مسفوح مراد ہے جو وقت ذبح کے نکلتا ہے
لہو کسی حیوان کا ہو حرام ہے چنانچہ اور جگہہ قرآن مین ہے او دما مسفوحا اور مسائل اسکے بتفصیل شرح وقایہ
مین مذکور ہین اور مدارک اور کشاف مین لکھا ہے کہ حلال ہین دو سے اور دو دم دو سے تو مچھلی او ٹیڑی ہے اور دو دم
کلیجے اور سپرز ہے چنانچہ حدیث مین ہے احلت لنا المیتتان والدمان اما المیتتان فالسمک والجراد واما الدمان فالکبد
والطحال اور ایسے ہی ہدایہ مین لکھا ہے اور تیسرا خنزیر ہے جسے سور کہتے ہین حرام ہے مطلق نہین جائز انتفاع
ساتھہ اسکے سواے بالون اسکے کے واسطے اس حاجت کے کہ احتیاج بہت رکھتی ہے ساتھہ اسکے اور
شرع نے جو تخصیص اسکے گوشت کی فرمائی ہے یا تو ذکر کرنے کے اسواسطے کہ مقصود بالاکل ہے اور چوتھا ما اہل لغیر
اللہ ہے یعنی وہ چیز جو پکاری جاوے ساتھہ نام غیر خدا کے بوقت ذبح کے وہ حرام ہے مطلقا بتونکے نام پر ہو یا پیغمبرون کے نام پر ہو پس جو
جانور ذبح کرو ساتھہ نام خدا کے ذبح کرو اور ذبح کرنے وقت مشہور کرو تا کہ حلال ہو کھانا اسکا اور سمجھو کہ ذبح
کس چیز سے درست ہے اور ذابح کی کیا کیا شرطین ہین اور مذبوح مین کیا کیا چاہئے چند مسائل علاحدہ کر
لکھتا ہون کہ فائدہ عام ہو مسئلہ شرط ہے کہ ذابح مسلمان ہو غیر مجرم مرد ہو یا عورت یا لڑکا ہو یا مجنون مگر عقل اس
قدر رکھتا ہو کہ تسمیہ جانے اور قادر ہو اوپر ذبح کے اگرچہ گونگا اور نا ختنہ ہو مسئلہ درست ہے ذبیحہ کتابی کا اگر
نام مسیح کا وقت ذبح کے نلے اور منقول کتابی سے اور شرک سے حکم کتابی کا رکھتا ہے اور روا نہین ہے
ذبیحہ بت پرست کا اور آتش پرست کا اور مرتد کا مسئلہ درست ہے ذبح کرنا اس چیز سے کہ کاٹے ساتھہ تیزی کے
اور خون بہووے جس چیز سے تلوار کی سی ہو یا پتھر اور نی اور آگ ہو چنانچہ در مختار مین لکھا ہے اور دانتون سے
اور ناخن سے نزدیک ائمہ ثلثہ کے جائز نہین اور بقول امام اعظم جائز ہے مع الکراہیت اسوقت کہ بدن سے جدا ہون
اور تیزی رکھین مسئلہ جگہہ ذبح کی زکوٰۃ اختیاری مین درمیان حلق اور لبہ کے ہے لیکن چار چیزون کے کاٹنے سے حلال
ہوتا ہے ایک حلقوم کہ مجری نفس ہے علی الصحیح دوسری مری کہ مجری طعام و شراب ہے تیسری دو
شہ رگین کہ مجری خون ہین اور اطراف گردن مین واقع ہین لیکن امام شافعی رح اور امام احمد حنبل کے نزدیک کافی

حلقوم اور مری کا شرط ہے اور دو شرگون کا مستحب ہے اور نزدیک امام اعظم کے کاٹنا تین چیز کا ان چارون سے
شرط ہے کہ اکثر کو حکم کل کا ہے اور نزدیک امام مالک کے کاٹنا چارون کا چاہئے اور زکوۃ اضطرار مین زخم کرنا
چاہئے جس جگہہ کہ قادر ہو تمام بدن مین مسئلہ شرط ہے کہ ذبح کرنیوالا اور وہ شخص کہ معاون اسکا ہو ذبح مین تسمیہ کہے
بلا فاصلہ اور مراد تسمیہ سے ذکر خالص اللہ کا ہے نہ شرکت غیر چنانچہ بسم اللہ اللہ اکبر ہے اور ایسی ہے سبحان اللہ
اور الحمد للہ ہے بارادہ تسمیہ نہ بارادہ جواب عطسہ وغیرہ علی الاصح اور اگر بسم اللہ محمد الرسول کہا بغیر واو عطف
کے مکروہ ہے اور ساتھ واو کے حرام ہے اور ایسے ہی اللہم اغفرلی یا اللہم تقبل منی کہکر ذبح کیا تو جائز نہین ہے اور
اگر قبل ذبح سے یا بعد ذبح سے اللہم تقبل منی یا اور الفاظ دعائیہ کہے اور وقت ذبح کے تسمیہ کہکر ذبح کرے جائز ہے
اور مراد فاصلے سے تبدیل مجلس کی ہے یا اور امور مثل کہانے کے پینے کے جسمین امر ہو جاوے اور حد دیر کی
یہہ ہے کہ دیکھنے والے دیر سمجھین اور چھری تیز کرنی بعد تسمیہ کے داخل دیر مین ہے مسئلہ اگر گردن دو بکرون
کی تلے اوپر رکھکر ساتھ ایک تسمیہ کے ذبح کرے جائز ہے اور اگر جدا جدا ذبح کرے تو جدا جدا تسمیہ کہنا درکار
ہے مسئلہ مستحب ہے ذبح مین بسم اللہ اللہ اکبر کہنا بغیر واو کے اور منہہ ذبیحہ کا طرف قبلے کے کرنا اور چھری
قبل ذبح کے تیز کرنا اور مکروہ ہے بالعکس اسکے کرنا اور قفاے گردن سے ذبح کرنا اور زیادہ چار رگون سے نخاع
کا کاٹنا رگ سفید ہے کہ بیچ استخوان گردن کے ہوتی ہے اور ہر تعذیب بلا فائدہ دینا مثل قطع سر کے اور بال اکھیڑنے
کے قبل سرد ہونے مذبوح کے مسئلہ اگر ذبح مین تسمیہ کرے بغیر حضور نیت کے صحیح ہے اور اگر قصد ترک نیت
کا ابتداء فعل مین کیا یا تسمیہ سے نیت اور چیز کی کرے تو صحیح نہین اور مذبوح حلال نہین اور اگر تسمیہ عمداً ترک
کیا حرام ہے نزدیک امام اعظم کے بخلاف امام شافعی کے اور اگر ناسیا کیا بہول کے حلال ہے نزدیک
امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے بخلاف امام مالک کے رح مسئلہ بکری مریض اگر وقت ذبح کے حیات اسکی معلوم
ہووے تو حلال ہے مطلقاً اگرچہ حرکت اور اخراج خون کا نہو اور اگر حیات اسکی مدرک نہووے تو باخراج
خون اور حرکت حلال ہوتی ہے اور اگر خون اور حرکت بہی نہین ہے تو دیکہا چاہئے اگر بعد ذبح کے دہن یا چشم
کہلی ہے نکہاوے اور اگر بند کرلین تو کہاوے اور اگر پانو دراز ہین تو نکہاوے اور اگر ضم کرلے تو کہاوے اور اگر
بال پژمردہ ہین تو حرام اور اگر قائم ہوگئے تو حلال اور اگر علم حیات کا وقت ذبح کے ہے اگرچہ تہوڑی سی حیات
مخفی ہے تو حلال ہے مطلقاً کہاوے ہر حال وہی حکم ہے گلا گہونٹے کا اور چوب زدہ کا اور اوپر سے
گرے کا اور شاخ زدہ کا اور کہائے ہوئے درندون کے کا اور اسی پر فتویٰ ہے بدلیل قولہ تعالیٰ الا ما
ذکیتم کے اسکا بیان آویگا انشاء اللہ تعالیٰ مسئلہ طریق مسنون بیچ شتر کے یہہ ہے کہ زانو باندہکر کہڑا نحر کرے
اور لٹائے بکری کو پہلو پر ذبح کرے باتفاق اور عکس اسکے مکروہ ہے نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور بقول امام مالک

حرام ہے اور بعضے اصحاب اُن کے مکروہ کہتے ہین نہ حرام مسئلہ جو حیوان کہ وحشی ہو اور ہاتھ نہ آوے یا مست
یا دیوانہ ہو کر مارتا ہو یا کنوے مین گر پڑے مثل گائی بکری اونٹ وغیرہ کے جس عضو مین اُسکے زخم کر سکے
کر دے گلا ہو یا اور جگہہ ہو حلال ہے مگر گوسفند خلاف امام محمد کا ہے بیچ شہر کے مسئلہ گائے وغیرہ اگر شوار
بجنے ہاتھ اندر ڈال کر اگر گلا پاوے تو خیر نہین تو جس عضو مین چاہے بحکے زخم پہنچاوے حلال ہے مسئلہ اگر چارپایہ کو ذبح کیا
اور بچہ شکم سے مردہ نکلا اور خلقت اُسکی تمام ہے حرام ہے نزدیک امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے اور حلال ہے
نزدیک صاحبین کے اور امام شافعی کے بقولہ علیہ الصلوۃ والسلام زکوۃ الجنین زکوۃ امہ مسئلہ ایک شخص نے صید
اپنی زندہ پائی یا گائی بھی کہ قریب ہلاکت کے ہے اور وقت تنگ ہے اوپر ذبح کے یا آلہ ذبح کا نہین پایا
پس حلال ہوتی ہے ساتھہ جراحت پہنچانے رگونکے بیچ ایک روایت کے یہہ تمام مسائل درالمختار مین ہین مسئلہ
اگر میش یعنے بھیر یا بکری کا سر کاٹ کے لے لیا اور وہ زندہ ہے خون بٹو دے جس موضع اُسکے سے کہ تا حلال ہو جاوے
گی یہی مختار ہے اور اسی پر فتوی ہے جیسے کہ خلاصہ مین لکھا ہے اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ الْكِتٰبِ
تحقیق وہ لوگ علما یہود سے جو چھپاتے ہین واسطے اخذ رشوت کے جو اتارا ہے اللہ نے کتاب توراۃ سے
اور احکام اُسکے سے وَيَشْتَرُوْنَ بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا اور مول لیتے ہین بدلے اُسکے یعنے چھپانے کے مول تھوڑا اُولٰٓئِكَ
مَا يَاْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ اِلَّا النَّارَ یہہ لوگ نہین کھاتے ہین بیچ پیٹون اپنے کے مگر آگ یعنے یہہ رشوت نہین کھاتے
آگ کھاتے ہین یا یہہ مراد ہے کہ قیامت کو آگ کھاتے ہین جیسے اب دنیا مین رشوت کھاتے ہین یا کنایہ
ہے اس سے کہ اندر انکی آگ ہے جیسی باہر مین ہے اور ذکر شکم تاکید ہے بیچ کھانے کے اور محاورہ مین
کھانا غیر تناول مین بھی مستعمل ہوتا ہے چنانچہ کہتے ہین کہ فلانے شخص فلانے کا مال کھایا وقف تلف کرنیکے
ایسے ہی یہان بھی ہو سکتا ہے کہ آگ کھاتے ہین یعنے سامان دوزخ مین جلنے کا کرتے ہین وَلَا يُكَلِّمُهُمُ
اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ اور نہ بولیگا اُن سے اللہ دن قیامت کے ایسا سخن کہ جسمین نفع رحمت انکو ہو اور نہ
پاک کریگا انکو خباثت اعمال سے یعنے گناہ انکی آگ سے جلا کر انکو پاک کر دے یہہ نہو گا وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ
اور واسطے اُن کے ہے عذاب درد دینے والا اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰى وہ لوگ ہین کہ جنھون نے
از روی جہالت کے مول لیا یہودیت کو کہ عین گمراہی ہے بدلے ایمان کے اور معرفت کے دنیا مین وَالْعَذَابَ
بِالْمَغْفِرَةِ اور عذاب کو بدلے بخشش کے آخرت مین فَمَآ اَصْبَرَهُمْ عَلَى النَّارِ پس کتنا صبر کرتے ہین وہ اوپر آگ کے یا کس
چیز نے شکیبا کیا انکو اوپر آتش دوزخ کے کہ ہمیشہ اُسمین رہین گے ذٰلِكَ یہہ عذاب انکو بِاَنَّ اللّٰهَ نَزَّلَ
الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ اس واسطے ہے کہ اللہ نے اُتارا ہے کتاب توریت کو ساتھہ حق کے اور اُنھون نے حکم
اُسکا چھپایا ہے اور نعمت کو آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تغیر کیا ہے یا کتاب سے مراد قرآن



شریف ہے کہ اتارا ہے اسکو اللہ نے اور یہہ متابعت اسکی نہیں کرتے وَاِنَّ الَّذِیْنَ اخْتَلَفُوْا فِی الْکِتٰبِ لَفِیْ شِقَاقٍۢ بَعِیْدٍ اور تحقیق جنھوں نے کہ اختلاف کیا بیچ کتاب توراۃ کے یا قرآن کے البتہ بیچ خلاف کے دور ہیں وفاق سے یا بیچ ضلالت کے دور ہیں ہدایت سے اور اگر الف لام جنس کا کہیں تو سب کتابیں منزلہ و اختلاف ان کے ہیں کہ بعضوں پر ایمان لاتے ہیں اور ساتھ بعضوں کے کافر ہوتے ہیں پس یہ اہل اختلاف بیچ ضلالت کے ہیں دور ہدایت سے بعد نزول اس آیت کے کہا اہل اختلاف نے ہم بیچ شقاق کے اور ضلال کے نہیں ہیں بلکہ ایمان رکھتے ہیں ہم خدا پر اور نماز پڑھتے ہیں اور یہی نیکی تمام ہے حق تعالیٰ نے ان کے جواب میں یہہ آیۃ نازل کی اور معلوم کیجے کہ چودھوین آیت آیات مسائل سے کہ جس میں مسئلہ ایمان مفصل کا اور احکام اسلام کا لکھا ہے وہ یہہ ہے لَیْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ نہیں نیکی یہہ کہ پھیر و تم موہوں اپنے کو طرف مشرق اور مغرب کے بیچ فقط نماز میں پھیرنا طرف مشرق کے مانند نصاریٰ کے اور طرف مغرب کے مانند یہود کے یہہ نہیں ہے ایسی نیکی کہ سب نیکیوں کو چھوڑ کر اس پر اقتصار کرو وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اور لیکن بھلائی اسکو ہے کہ ایمان لایا ساتھ اللہ کے یگانہ اور یکتا سمجھ کر نہ مانند یہود اور نصاریٰ کے کہ عزیر اور عیسیٰ کو بیچ الوہیت کے شریک جانتے ہیں اور ایمان لایا ساتھ دن پچھلے کے کہ قیامت اور متعلقات قیامت ہے یہہ تعریض یہود اور ترسا کو ہی کہ بہشت مخصوص اپنے واسطے سمجھتے ہیں وَالْمَلٰٓئِكَةِ اور ایمان لایا ساتھ فرشتوں کے اور دوست رکھا انکو اور یہہ جانا کہ مخلوق الٰہی ہیں گناہوں سے معصوم ہیں نہ مرد ہیں نہ عورت ہیں نہ مانند یہود کے کہ جبرئیل علیہ السلام سے دشمنی رکھتے ہیں اور نہ مثل اس فرقہ کے کہ فرشتوں کو بیٹیاں اللہ کی کہتے ہیں وَالْكِتٰبِ اور ایمان لایا ساتھ کتاب کے کہ جو اللہ نے آسمان سے کتاب نازل کی ہے حق ہے نہ مانند اہل کتاب کے کہ بعضے پر ایمان لاتے ہیں اور بعضے پر نہیں اور وہ چار کتابیں ہیں توراۃ حضرت موسیٰ پر انجیل حضرت عیسیٰ پر زبور حضرت داود پر اور فرقان حضرت خاتم النبیین علیہ وعلیہم الصلوٰۃ والسلام پر اور سو صحیفے ہیں پچاس حضرت شیث پر اور تیس حضرت ادریس پر اور دس حضرت ابراہیم پر اور دس حضرت آدم پر نازل ہوئے ہیں اور ایک روایت میں بیس حضرت ابراہیم پر آئے ہیں نہ حضرت آدم پر علیہم السلام چنانچہ ذکر کیا فقیہ ابو اللیث نے وَالنَّبِيّٖنَ اور ایمان لائے ساتھ سب پیغمبروں کے نہ مانند یہود کے کہ ایمان لاتے ہیں اوپر موسیٰ کے اور نہ مثل نصاریٰ کے کہ ایمان لاتے ہیں اوپر عیسیٰ کے فقط اور تحقیق روایت آئی ہے بیچ حدیث کے بیان عدد ان کے میں کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار ہیں اور ایک روایت ہے دو لاکھ چوبیس ہزار کی چنانچہ شرح عقائد میں لکھا ہے اور اولیٰ یہہ ہے کہ ایمان لانے میں انکو حصر نہ کرے اوپر اعداد انکے بلکہ ایمان لائے مومن کہ جتنے نبی بھیجے اللہ نے طرف خلق کے واسطے تبلیغ احکام



کے حق میں اور رسول اُمّیین تین سو تیرہ ہیں علی ما ورد بہ الاحادیث چنانچہ تفسیر احمدی میں لکھا ہے اور لفظ نبی کا
یہاں ذکر فرمایا نہ رسول کا اسواسطے کہ نبی عام ہے رسول سے نزدیک جمہور کے اور نزدیک بعض کے مرادف اسکا
بخلاف رسول کے کہ وہ نزدیک جمہور کے وہ ہے کہ صاحب کتاب اور شریعت ہو اور نبی کو لازم نہیں
ہے یہہ ہونا پس نبی لانا ذکر ایمان بجمیع میں اولی بلکہ ضرور تھا اور نبیین کہ صیغہ جمع مذکر سالم کا ہے
اس سے اشارہ طرف اثبات کے بھی نکلتا ہے کہ نبی کل ہم مرد تھے عورت کوئی نبی نہیں ہوئی چنانچہ
بعضے کہتے ہیں کہ چار عورتین بھی نبی ہوئی ہیں بی حوا بی سارہ ام موسیٰؑ ام عیسیٰؑ اور اگر جمع باعتبار تغلیب
کہئے تو استدلال اسپر نہیں ہو سکتا اور باعتبار تغلیب جمع اور جگہہ بھی آئی ہے قرآن شریف میں چنانچہ قصہ
رویاے یوسف میں ہے کہ کہا انہوں نے انی رایت احد عشر کوکبا والشمس والقمر رایتہم لی ساجدین کہ
شمس مونث سماعی ہے اور داخل ہے ساجدین میں حال آنکہ یہہ جمع مذکر سالم ہے اور اگر یہاں تاویلاً کہئے
کہ کوکب بھائی یوسف کے ہیں اور شمس اور قمر والدین ہیں ماں باپ اور خالہ تو بھی یہی ہے مگر اور آیت سے
نکلتا ہے انبیا سب کے سب مرد ہی تھے وہ آیت یہی ہے وما ارسلنا من قبلک الا رجالا نوحی الیہم
اگرچہ سیاق کلام سے یہہ ظاہر ہے کہ نبی کوئی ملک نہیں ہوا لیکن اشارہ سمجھا جاتا ہے یہہ بھی کہ
کوئی عورت اس منصب مردان خدا پر نہیں پیدا ہوئی یہہ ایمان مفصل ہے کہ مذکور ہوا اور مقدم کیا یوم آخر کو
اسواسطے کہ بعید النظر تھا مشکل تھا اسپر ایمان لانا اور مقدم کیا ملائکہ کو کتابون پر اسواسطے کہ وہ لانیوالے ہیں وحی کے
اور کتابون کو مقدم کیا اوپر انبیا کے اسواسطے کہ ان کے اوپر اترے ہیں اسی کلام بترتیب ذکر فرمایا اور ایمان مجمل
اسقدر کافی ہے کہ کہے آمنت باللہ و بجمیع ما جاء بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم وَاٰتَی الْمَالَ عَلٰی حُبِّہٖ اور دیا مال و پر دوستی
اللہ کے یا اوپر دوستی مال کے یعنی باوجودیکہ مال دوست ہے قطع دوستی کا کر کے براہ خدا صرف کیا ذَوِی الْقُرْبٰی
وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسٰکِیْنَ قرابت والونکو اور یتیمون کو کہ بن باپ کے خورد سال ہون اور محتاجون کو کہ سوال نہ
کرین وَابْنَ السَّبِیْلِ اور مسافرونکو کہ جن کے پاس خرچ نہو یا مہمانونکو وَالسَّآئِلِیْنَ وَفِی الرِّقَابِ اور فقیرونکو جو سوال
کرین اور پھرانے میں غلامون کے یعنی غلام لونڈیان مول لے چھڑاوے یا مکاتب کو روپئے دیکر آزاد
کرواوے یعنی کوئی کسی کا غلام ہو اور میاں اسکا کہے کہ تو اسقدر روپے مجھے کما دے پھر آزاد ہے یہہ شخص
اس قدر مبلغ اسے دیکر چھڑاوے وَاَقَامَ الصَّلٰوۃَ وَاٰتَی الزَّکٰوۃَ اور قائم کرے نماز فرض کو کہ وقت سے فوت
ہونا جائز نرکھے اور دے زکوٰۃ مقرر کو کہ بیان اسکا فقہ کی کتابون میں مذکور ہے پہلے جو آتی المال گذرا ہے وہ دینا مال کا
بطور نوافل اور صدقات کے تھا اور یہہ بطریق زکوٰۃ ہے وَالْمُوْفُوْنَ بِعَہْدِہِمْ اِذَا عٰہَدُوْا اور پورا کرنیوالے عہد
اپنے کے جب عہد کرین خدا سے یا بندون سے وَالصّٰبِرِیْنَ فِی الْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ وَحِیْنَ الْبَاْسِ اور صبر کرنیوالے

بیچ فقر وفاقے کے اور رنج بیماری کے اور وقت لڑائی کے کافرون سے اور صابرین منصوب ہے بتقدیر واخص
من اصل البر الصابرین اور اسکو نصب علی المدح کہتے ہین یعنے مدح کرتا ہون مین اور مخصوص کرتا ہون مین سب
بھلائی والون مین سے صبر کرنیوالون کو بیچ وقت سختی کے اور محنت کے اور ایذا دشمن کے اور مشقت گرسنگی کے
اور درد کے اور مرض کے اور مصیبت کے بدنی ہو یا مالی ہو اور وقت حرب کفار کے اور قرات والصابرون
بھی آئی ہے اور والموفین یون بھی آئی ہے نصب علی المدح چنانچہ کشاف مین مذکور ہے اُولٰئِكَ الَّذِينَ
صَدَقُوا وہ گروہ جو موصوف ہین ساتھ ان صفتون کے جنھون نے سچ بولا یا وفا سے عہد کیا یا اتباع حق کیا
وَاُولٰئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ اور وہ لوگ وہی ہین پرہیزگار سب ناشائستگیون سے لکھا ہے کہ کمالات انسانی بہت
ہین لیکن منحصر ہین ان تین چیزون مین ایک صحت اعتقاد دوسری حسن معاشرت تیسری تہذیب نفس اب سمجھ
لیجے کہ صحت اعتقاد مین ایمان بوحدانیت خدا اور برسالت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور جو چیزین کہ جن پر ایمان لانا
فرض ہے سب آگئین اور حسن معاشرت مین سلوک کرنا زبان سے مال سے ساتھ اہل حق کے اور نیکی کرنا اقربا سے
دوست سے اور تمام اہل اسلام سے سب آگیا اور تہذیب نفس مین اقامت نماز اور ادائے زکوٰۃ اور وفائے
عہد اور صبر اور تحمل اور عفو سب آگیا پس جو صفات حسنہ ہین وہ سب اس آیہ شریفہ مین مندرج ہین اور یہہ آیہ جامع
کمالات انسانی ہے ابی ہیثرہ سے روایت ہے کہ کہا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے من عمل بهذہ الایة فقد
استکمل الایمان سچ ہے جس نے اس آیہ پر عمل کیا اُس نے ایمان اپنا کامل کیا کہ جو ایمان مین باتین ہین وہ
سب اسمین ہین معلوم کیجے کہ پندرھوین آیہ آیات مسائل سے کہ جس سے مسئلہ وجوب قصاص کا اور عفو کا نکلتا
ہے وہ یہہ ہے يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلَى اے لوگو جو ایمان لائے ہو فرض کیا گیا ہے اوپر تمھارے
برابری کرنا نہ ستم اور زیادتی مین بیچ مارے گیونکے وقتیکہ قتل عمداً ہو سبب نزول اس آیہ کا یہہ ہے کہ قبل اسلام کے
جو درمیان قبیلون کے لڑائی ہوتی تھی تو جو قبیلہ عالی نسب ہوتا تھا وہ قبیلہ ارذل سے عوض غلام کے میان کو
اور عوض عورت کے مرد کو قتل کرتا تھا بعد ہجرت کے یہہ احوال حضرت سے عرض کیا یہہ آیہ نازل ہوئی اور
کشاف والے نے اور صاحب بحر مواج نے لکھا ہے کہ درمیان دو قبایل عرب سے دعوے خون کا تھا
ایک نے اوپر دوسرے کے غلبہ کیا تھا اور سوگند کھائی تھی کہ بدلے غلام کے حر تمھارا اور
بدلے زن کے مرد اور عوض ایک کے دو قتل کرینگے ہم پس محکمہ پیغمبر مین حاضر ہوئے اور قصہ اپنا
بیان کیا یہہ آیہ اُن کی حق مین نازل ہوئی کہ قتل مین قصاص چاہیے یعنے برابری اور مساوات الْحُرُّ بِالْحُرِّ
وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ آزاد ساتھ آزاد کے اور غلام ساتھ غلام کے وَالْأُنْثَىٰ بِالْأُنْثَىٰ اور عورت ساتھ عورت کے
عمر بن عبد العزیز اور حسن بصری اور عطا اور عکرمہ رحمۃ اللہ علیہم تمسک اس آیہ پر کرکے جائز نہین رکھتے کہ قتل کیا

جاوے خرید لے غلام کے اور مرد بدلے عورت کے اور یہی مذہب امام مالک اور شافعی کا ہے اور نزدیک
سعید بن المسیب کے اور شعبی کے اور نخعی کے اور قتادہ کے اور ثوری کے رحمہم اللہ حکم اس آیت کا منسوخ ہے
ساتھ آیت اَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ کے اور قصاص ثابت ہے درمیان حر کے اور عبد کے اور ذکر کے اور انثی کے اور سند
انکا حدیث شریف میں ہے المسلمون تتکافؤ دماؤھم اور یہی مذہب امام اعظم اور اصحاب ان کے کا ہے
رحمۃ اللہ علیہم فَمَنْ عُفِيَ لَهُ مِنْ أَخِيهِ شَيْءٌ پس جو شخص کہ بخشا گیا واسطے اسکے کہ قاتل ہے خون بھائی اسکے
سے کہ مقتول ہے کچھ یعنے بعضے وارثوں نے بخشا یا تھوڑا سا خون بخشا قصاص ساقط ہو گیا فَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوفِ
پس اوپر قاتل کے ہے بعد عفو کے اتباع ساتھ اچھی طرح کے یعنے خوشی اور رغبت بیچ دیت دینے کے وَأَدَاءٌ
إِلَيْهِ بِإِحْسَانٍ اور ادا کرنا دیت کا طرف وارث مقتول کے ساتھ اچھی طرح کے جلدی یا خوش روئی سے
نہ دیر میں بدخوئی سے ذَٰلِكَ تَخْفِيفٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ یہہ بخشنا قصاص کا اور طلب کرنا دیت کا آسانی
ہے پروردگار تمھارے سے اور مہربانی خدا کی طرف سے تسہیل امر میں اور تحصیل نفع میں فَمَنِ اعْتَدَىٰ بَعْدَ
ذَٰلِكَ فَلَهُ عَذَابٌ أَلِيمٌ پس جو کوئی زیادتی کرے پیچھے عفو کے یعنے بخش کر دیت لیکر قاتل کو مار ڈالے
یا غیر قاتل کو واسطے قصاص کے قتل کرے یا قاتل ستم کرے کہ ایک کو مار کر دیت دیکر دوسرے کو مارے پس واسطے
اسکے آخرت میں عذاب ہے درد دینے والا وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيَاةٌ يَا أُولِي الْأَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ اور واسطے
تمھارے بیچ برابری کے زندگی ہے اے عقل والو تو کہ تم بچو قتل سے ناحق کے یعنے کوئی شخص کسی کے قتل کا قصد کرے
اور خوف قصاص سے نہ مارے تو اسکی جان بچے اور یہہ قصاص سے امن ہوا پس سبب قصاص سبب زندگانی ہے
سمجھ لیجے کہ حق تعالی نے مسئلہ قصاص کا بہت آیتوں میں ذکر فرمایا ہے چنانچہ سورہ مائدہ اور سورہ بنی اسرائیل
میں آویگا انشاء اللہ تعالی لیکن یہہ آیت گذشتہ جامع ہے واسطے بیان مسئلہ قصاص اور عفو اور بیان منت
علی العباد وغیرہم کے معلوم کیجے کہ آیت سولھوین آیات مسائل سے کہ جس سے مسئلہ وصیت کا نکلتا ہے وہ
یہہ ہے كُتِبَ عَلَيْكُمْ لکھا گیا ہے اوپر تمھارے یعنے فرض کیا گیا ہے إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ جب
حاضر ہو ایک کو تم سے موت یعنے اسباب اور علامات موت کی مرض وغیرہ سے إِنْ تَرَكَ خَيْرًا اگر
چھوڑ جاوے مال بہت اسقدر کہ قابل وصیت کے ہو نہ ایسا تھوڑا کہ کسی کے بانٹنے کے لائق ہووے الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ
وَالْأَقْرَبِينَ بِالْمَعْرُوفِ وصیت کرنا واسطے ماں باپ کے اور قرابت والوں کے ساتھ انصاف کے حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِينَ
لکھی گئی یہہ وصیت لکھنا کر ساتھ حق کے اور ثابت کی واسطے پرہیزگاروں کے ایام جاہلیت میں ماں باپ کو اور اقربا
کو محروم رکھتے تھے اور وصیت کیا کرتے تھے ساتھ ریا کے حق تعالی نے اس بات سے منع فرمایا اور فرض کیا
وصیت واسطے والدین کے اور اقربا کے پھر حکم اس آیت کا ساتھ آیت مواریث کے منسوخ ہو گیا حصے میراث میں

مقرر ہو گئے اب وصیت کرنا اولی ہے فرض نہیں کہ درویشوں کے واسطے کرے لیکن مال کے تیسرے حصے میں
ہے زیادہ نہیں فَمَنْ بَدَّلَهُ بَعْدَ مَا سَمِعَهُ پس جو کوئی بدل ڈالے اس امر وصیت کو یا قول وصیت کرنیوالے کو
سمجھے اسکے کہ سنا ہے اسکو فَإِنَّمَا إِثْمُهُ عَلَى الَّذِينَ يُبَدِّلُونَهُ پس سوا اسکے نہیں ہے کہ گناہ تبدیل کا ہوا اوپر ان
لوگوں کے کہ بدل ڈالتے ہیں وصیت کرنیوالا اس گناہ سے بری الذمہ ہے إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ تحقیق اللہ سننے
والا ہے کلام موصی کا اور بدلنے والونکا اور جاننے والا ہے نیت ان دونوں کی فَمَنْ خَافَ مِنْ مُوصٍ جَنَفًا
پس جو کوئی خوف کرے خوف کی معنی یہاں علم کی ہیں یعنی جانے اور پاوے وصیت کرنیوالے سے کجے
یعنی میل طرف وارثوں کے ضرر کے قصداً یا غیر قصداً أَوْ إِثْمًا یا گناہ عمداً ساتھ وصیت کے زیادہ تہائی سے
فَأَصْلَحَ بَيْنَهُمْ پس صلح کردے درمیان وصیت کئے گئے کے اور وارثوں کے ساتھ ثلث مال کے کہ موافق
شریعت ہے اور جو زیادہ ثلث سے وصیت ہوا اسے موقوف کرے یا حالت حیات میں وصیت کرنیوالے کے
کسی نے دیکھا کہ یہ مخالف شرع کے وصیت کرتا ہے اسے سمجھاوے اور درمیان وصیت کرنیوالے اور وصیت
کئے گئے کے صلح کرواوے فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ پس نہیں گناہ اور وبال اوپر اسکے إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ تحقیق
اللہ بخشنے والا ہے گناہ وصیت کرنیوالے کا کہ زیادہ ثلث سے وصیت میں ضرر ورثہ کا کر کے عاصی ہووے
اور مہربان ہے اوپر اصلاح کرنیوالے کے کہ زیادہ ثلث سے وصیت میں ضرر ورثہ کا کر کر عاصی ہووے اور مہربان
ہے اوپر اصلاح کرنیوالے کے قدر نامشروع کو وصف مشروعین لاوے معلوم کیجے سترہوں آیت آیات
مسائل سے کہ جس سے مسئلہ وصیت صوم کا اور بیان صوم مریض اور مسافر اور صوم شیخ فانی نکلتا ہے وہ یہ ہے
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ اے لوگو جو ایمان لائے ہو لکھا گیا ہے اور فرض کیا گیا ہے اوپر تمہارے روزہ
رکھنا كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ جیسا کہ لکھا گیا تھا اور فرض کیا گیا تھا اوپر ان لوگوں کے جو آگے تم سے
تھے یعنی یہ عبادت شاقہ فقط تمہیں پر نہیں ہے بلکہ جمیع امم سابقہ پر فرضیت اسکی تھی چنانچہ زمانہ آدم سے
اسلام تک کوئی امت ایسی نہ تھی کہ جس پر روزہ فرض نہوا آدم علیہ السلام پر روزے ایام بیض کے فرض تھے اور قوم
موسی علیہ السلام پر روزہ روز عاشورہ کا اسیطرح سب امتوں پر روزے مقرر تھے پس اس تقدیر پر تشبیہ اصل روزہ
میں ہے نہ عدد میں اور اگر کہئے کہ علی الذین من قبلکم سے نصاری مراد ہیں کہ انپر تیس روزے ماہ رمضان کے
فرض تھے جب دن گرمی کے بڑے آئے تو انھوں نے نہایت حرارت سے مشقت لینے اور دیکھہ کے
مہینے کو بدل کر لیا جاڑوں میں چھوٹے دن دیکھکر رکھنے لگے اور دس روزے اول اور دس آخر انہیں تیس پر زیادہ کئے
ملا کر پچاس روزے اُسکے جبر میں رکھنے اختیار کئے پس اس تقدیر پر تشبیہ اصل میں اور عدد میں ہے اور روایت
ہے کہ آغاز اسلام میں شریعت نبوی میں روزہ عاشورے کا فرض تھا پھر اسکی فرضیت منسوخ ہو کر روزے

لیالی ایام بیض کے فرض ہوئے یعنے تیرھوین چودھوین پندرھوین تاریخ کے پھر وہ منسوخ ہو کر روزے ماہ رمضان کے
فرض ہوئے لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ توکہ تم پرہیزگاری کرو یعنے بچو معاصی سے اور ساتھ شروع ہونے ان کے عمل کرو بیچ
روزے کے اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ دن گنے ہوئے کہ روزے ماہ رمضان کے ہین انتیس یا تیس روز اور بعضے کہتے ہین
کہ ایام معدودات سے مراد روزہ عاشورے کا اور تین روزے ایام بیض کے ہین کہ ہر مہینے مین آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم پر فرض تھے پھر منسوخ ہو گئے فرضیت رمضان سے اور ابتدائے اسلام مین عشا کی نماز سے دوسری
رات کی مغرب کی نماز تک روزہ رکھتے تھے وقت افطار کا مغرب کے نماز سے عشا کی نماز تک تھا یا
سونے تک جب آیت کلوا واشربوا حتی یتبین لکم الخیط الابیض من الخیط الاسود نازل ہوئی تو وہ حکم مذکور منسوخ
ہو گیا اور حد روزے کی صبح صادق سے غروب آفتاب تک مقرر ہوئی اور کھانا پینا جماع غروب آفتاب سے
تا خروج وقت عشا معین ہوا اور جو روزہ عبادت شاقہ ہے کہ باز رہتا ہے آدمی مالوفات طبع سے اور محبوبات
نفس سے اور یہہ بہت طبیعت پر دشوار تھا اسی واسطے حق تعالی نے تشبیہ پچھلے لوگون سے دی اور شرکت مین معاملہ
ڈالا کہ مشقت مشترکہ آسان ہوتی ہے طبع پر کم گران ہوتی ہے کہ عربی کی مثل ہے البلیة اذا عمت طابت
اور فارسی مین کہتے ہین مرگ انبوہ جشنی دارد اور اسی واسطے ایام معدودات فرمایا کہ عرب والے معدود کنایت
قلت سے کرتے ہین تو کہ طبیعت پر بجہت قلت کے آسان ہو اور اسیواسطے سفر مین اور مرض مین رخصت
افطار کی فرمائی تا دشواری کم ہو فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ پس جو کوئی ہو تم سے کہ
مکلف ہو ساتھ روزہ رکھنے کے بیمار ایسا کہ روزہ رکھنے کی طاقت نہین ہے یا مرض اسکا روزہ رکھنے سے زیادہ
ہوتا ہے یا اوپر سفر کے ہو پس گنتی ہی اور دنون سے یعنے اول دنون افطار کرے پھر قضا اسکی اور دنون مین رکھہ لے
سوال مریضا او علی سفر کو مریضا او مسافرا نکہا وجہ کیا ہے جواب استعمال علی کا اوپر استعلا کے آتا ہے اور دلالت
کرتا ہے اوپر اسکے کہ سفر امر اختیاری ہے باختیار مسافر حاصل ہوتا ہے بخلاف مرض کے کہ یہہ اضطراری ہے اختیاری
نہین اسیواسطے فخر الاسلام بزدوی نے کہا ہے کہ سفر امور مختارہ سے ہے باختیار حاصل ہوتا ہے اگر مقیم عمدا ماہ
رمضان مین سفر اختیار کر کر افطار کرے کفارت لازم آئیگی اسواسطے جو چیز باختیار بندہ حاصل ہو مسقط کفارہ کہ حق
شرع ہے نہین ہوتی بخلاف مرض کے کہ امر سماوی ہے طرف سے حق تعالی کے حادث ہوتا ہے مسقط کفارے
کا کہ حق شرع ہے ہو سکتا ہے اور نزدیک امام اعظم کے ہر سفر موجب رخصت کا ہے اور نزدیک امام
شافعی کے سفر معصیت جیسے سفر بغی اور قطاع الطریق کا موجب رخصت کا نہین ہے اور مرض مطلق بعضے
روایت مین سبب رخصت ہے اور بعضے مین وہ مرض کہ روزہ جس مین زیان کرے سبب رخصت ہے
اور جسمین روزہ کچھہ خلل نکرے اسمین رخصت نہین اور نزدیک امام شافعی کے مریض کو اگر خوف ہلاکت کا ہے

یا تلف عضو کا ہو تو رخصت افطار کی ہے والا نہیں وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ اور اوپر ان
لوگوں کے کہ کچھ عذر افطار کا نہیں ہے طاقت رکھتے ہیں روزہ رکھنے کی اور چاہیں کہ نہ رکھیں پس بدلا ہے
کھانا ایک فقیر کا یعنے ایک روزے کے عوض فدیہ ایک دن کی خوراک کسی درویش کو دیتا ہے پس جتنے
روزے کھاوے اتنے روزوں کی خوراک درویشوں کو دیں باندازہ ہر روز نصف صاع گیہوں اور
ایک صاع جو اور خرمہ وغیرہ بقول امام اعظم ہے اور وزن صاع کا چار سیر شاہجہانی کہ ہر سیر چالیس پیسے بھر کا ہے
یہہ حکم ابتداء اسلام میں تھا بعد اسکے منسوخ ہو گیا آیت اگلی سے کہ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ہے اور بعضوں
نے کہا ہے کہ یہاں لا مضمر ہے یعنے لا يطيقونه وہ لوگ جو طاقت روزہ رکھنے کی نہیں رکھتے جیسے شیخ فانی
کہ بھوک بطاقت ہو وہ فدیہ دے بنا بر تقدیر حکم اس آیت کا منسوخ نہیں فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَهُ
جو کوئی زیادہ کرے بطوع اور رغبت کہ زیادہ مقدار فدئے سے دے یا ایک مسکین سے زیادہ کو کھلاوے
یا جمع کرے درمیان صیام اور اطعام کے پس وہ تطوع بہتر ہے واسطے اسکے اجر زیادہ ہے وَأَنْ تَصُومُوا خَيْرٌ
لَكُمْ اور یہہ کہ روزے رکھو تم بہتر ہے واسطے تمہارے فدیہ دینے سے إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ اگر ہو تم جانتے
فضلت روزے کی معلوم کیجے کہ اٹھارھویں آیت آیات مسائل سے کہ جس سے مسئلہ فرضیت صوم کا اور بیان
قضا صوم مریض اور مسافر کا نکلتا ہے وہ یہہ ہے شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ یہہ روزے رکھنے جو کہے
ہم نے مہینہ رمضان کا ہے وہ مہینہ جو اتارا گیا ہے بیچ اسکے لوح محفوظ سے آسمان دنیا پر قرآن شریف اور
اس جگہہ سے آیت آیت سورت سورت بوقت مصالح بندگان نازل ہوا سمجھ لیجے کہ قرآن ابتداء بعثت
سے تا آخر عمر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ تیئیس برس ہوتے ہیں نازل ہوا ہے پیغمبر پر دنیا میں لیکن ابتداء
نزول رمضان سے ہوا ہے اس اعتبار سے تخصیص رمضان کی کی یا مراد نزول سے لوح محفوظ پر ہے کہ کل رمضان
میں اترا ہے جیسا پیچھے مذکور ہوا ہے بحر مواج میں لکھا ہے کہ سب کتب سماویہ رمضان ہی میں اترے ہیں صحف
ابراہیم شب اول میں یا شب ششم میں اور توریت دوازدہم میں انجیل سیزدہم میں زبور ہژدہم میں قرآن چہاردہم
میں اور قرآن شریف کے سوائے قرآن کے چالیس نام اور ہیں کہ بعض قرآن میں مذکور ہیں از انجملہ کتاب ہے
ذلك الكتاب لا ريب فيه کہ آغاز بقرہ میں مسطور ہے اور وجہ اس تسمیہ کی ظاہر ہے اور فرقان ہے کہ آیت
تبارك الذي نزل الفرقان میں مذکور ہے اور وجہ اس تسمیہ کی دو ہیں اول یہہ کہ فرقان تفرقہ کرتا ہے درمیان
حق اور باطل کے دوسری یہہ ہے کہ بیچ نزول کے متفرق آیا ہے تیئیس برس میں آغاز سے بانجام پہنچا ہے
اور تذکرہ اور ذکری اور ذکر ہے کہ آیت وانه لتذكرة للمتقين اور آیت وذكر فان الذكرى تنفع المؤمنين میں اور آیت
وانه لذكر لك ولقومك میں وارد ہے اور معنی تذکرہ کے اور ذکری کے اور ذکر کے یاد دلوانا ہے یعنے قرآن احکام

الٰہی کو یاد دلواتا ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ ذکر بمعنی شرف اور فخر ہے اور تنزیل ہے کہ آیت وانہ لتنزیل
رب العالمین مین واقع ہے اور احسن الحدیث ہے کہ آیت نزل احسن الحدیث مین آیا ہے اور موعظہ ہے
یعنے پند اور نصیحت کہ آیت یا ایہا الناس قد جاءتکم موعظۃ من ربکم مین موجود ہے اور حکم ہے اور حکمۃ ہے
اور حکیم ہے اور محکم ہے کہ آیت کذلک انزلناہ حکما عربیا مین اور آیت حکمۃ بالغۃ فما تغن النذر مین
اور یٰس والقرآن الحکیم مین اور کتاب احکمت ایاتہ مین مذکور ہین اور شفا ہے اور رحمت ہے کہ آیت
وننزل من القرآن ما ہو شفاء ورحمۃ للمؤمنین مین آئے ہین اور ہدیٰ ہے اور ہادی ہے کہ آیت ہدی
للمتقین مین اور ان ہذا القرآن یہدی للتی مین واقع ہین اور صراط مستقیم ہے کہ آیت وان ہذا صراطی مستقیما
مین ہے اور حبل اللہ ہے کہ آیت واعتصموا بحبل اللہ جمیعا مین آیا ہے یعنے قرآن رسن خدا ہے اسکو
کہ بام بلند سے لٹکاوین تاکہ جو چاہے ہاتھ مین پکڑکر چڑھ جاوے اور ترقی حاصل کرے اور نعمت ہے کہ آیت
واما بنعمۃ ربک فحدث مین مذکور ہے کہ نعمت کو سابقہ قرآن کے تفسیر فرمایا ہے اور قصص حق ہے کہ آیت
وان ہذا لہو القصص الحق مین وارد ہے اسواسطے کہ جو کوئی کہ قصہ بیان کرتا ہے غالبا لغو اور باطل کی اسمین آمیزش
ہوتی ہے سوا اس کلام کے کہ سوا حق کے اسمین اور کچھہ نہین ہے اور بیان ہے اور تبیان ہے اور مبین ہے کہ آیت
ہذا بیان للناس مین ہے اور آیت وتبیانا لکل شیء مین ہے اور قرآن مبین مین ہے اور بصائر ہے
یعنے چشمہائے روشن کہ آیت ہذا بصائر من ربکم مین واقع ہے اور فصل ہے کہ آیت انہ لقول فصل
مین ہے اور نجوم ہے کہ آیت فلا اقسم بمواقع النجوم مین ہے اور مثانی ہے اسواسطے کہ قرآن مین قصص اور
اخبار اور وعد اور وعید کا تکرار فرمایا ہے کہ آیت مثانی تقشعر منہ جلود الذین یخشون ربہم مین مذکور ہے اور متشابہ
ہے اسواسطے کہ ہر آیت اسکی متشابہ ہے دوسری آیت سے فصاحت مین بلاغت مین اعجاز مین لطف اسلوب
مین اور برہان ہے کہ آیت قد جاءکم برہان من ربکم مین ہے اور بشیر ہے اور نذیر ہے کہ آیت قرآنا عربیا
لقوم یعلمون بشیرا ونذیرا مین ہے اور قیم ہے کہ اول سورہ کہف کے وارد ہے اور مہیمن ہے کہ وسط سورہ
مائدہ مین آیت مصدقا لما بین یدیہ من الکتاب ومہیمنا علیہ مین آیا ہے اور نور ہے کہ آیت واتبعوا النور الذی
انزل معہ سے روشن ہے اور حق ہے اور حق الیقین ہے کہ آیت یا ایہا الناس قد جاءکم الحق من ربکم مین ہے
اور آیت وانہ لحق الیقین مین ہے اور عزیز ہے کہ آیت وانہ لکتاب عزیز مین ہے اور کریم ہے کہ آیت انہ لقرآن
کریم مین ہے اور عظیم ہے کہ آیت ولقد آتیناک سبعا من المثانی والقرآن العظیم مین ہے اور مبارک ہے کہ آیت
کتاب انزلناہ الیک مبارک مین ہے اور روح ہے کہ آیت وکذلک اوحینا الیک روحا من امرنا مین واقع ہے
اسواسطے کہ سبب حیات ارواح ہے چنانچہ روح سبب حیات ابدان ہے پس قرآن بمنزلہ روح ہوا اور مخصص

روزے کی اس مہینہ میں کرنے کی ایک یہ بھی وجہ ہے کہ اشارہ فرمایا حق تعالیٰ نے کہ قرآن جو غذائے باطن
اور قوت ارواح ہے تمھیں بھی ان روزوں غذائے اشباح سے امساک کرو هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِّنَ
الْهُدَىٰ وَالْفُرْقَانِ یعنی اس حالت کے کہ قرآن راہ دکھانے والا ہے واسطے لوگوں کے اور دلائل روشن ہے
حلال حرام سے اور حدود احکام اور تمام شرائع دین اسلام سے اور جدائی کرنیوالا ہے درمیان حق اور باطل کے
فَمَن شَهِدَ مِنكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ پس جو کوئی حاضر ہو تم میں سے ای مکلفو اس مہینے کو یا جو کوئی پاوے تم میں
ہلال اس مہینے کا پس چاہئے کہ روزہ رکھے سمجھ لیجئے اجماع ہے اوپر اسکے کہ روزے ماہ رمضان کے فرض عین ہیں
اوپر سب مسلمانوں کے اور تحقیق روزہ ایک رکن ہے ارکان اسلام سے اور متفق ہیں ائمہ اربعہ کہ فرض عین
ہیں اوپر ہر مسلمان بالغ عاقل پاک مقیم کے کہ قادر ہو اوپر روزے کے اور متفق ہیں کہ حرام ہے روزہ رکھنا اوپر زن حائضہ کے
اور نفساء کے اور اتفاق ہے کہ قضا لازم ہے اوپر ان کے اور متفق ہیں اوپر اسکے کہ مباح اور رخصت ہے زن
حاملہ کو اور زن شیر دہندہ کو روزے کے افطار کی بشرطیکہ خوف ہو ان کو اپنے جان کا یا ولد کا اور روزہ اگر رکھیں تو درست
ہے اور اگر افطار کریں بعد نیت کرنے کے تو قضا اور کفارت لازم ہے عوض ہر روزے کے اوپر قول راجح امام شافعی کے
اور اسی پر مائل ہیں امام احمد اور بقول امام اعظم کفارت لازم نہیں اوپر ان کے اور امام مالک سے دو روایتیں ہیں ایک
ان میں وجوب کی ہے اوپر شیر دہندہ کے نہ حاملہ کے دوسری عدم وجوب کی ہے اور بقول ابن عمر اور ابن
عباس وجوب کفارت ہے نہ قضا اور متفق ہیں اوپر اسکے کہ صوم رمضان واجب ہوتا ہے رویت ہلال
رمضان کے سے یا ساتھ کمال شعبان کے کہ تیس روز ہیں اور مختلف ہیں اوپر اسکے کہ جب ابر یا تیرگی ہو آسمان پر
تیسویں رات کو شعبان کے پس بقول امام اعظم اور امام مالک اور امام شافعی واجب نہیں روزہ رکھنا اور
امام احمد سے دو روایتیں ہیں مختار ان کی اور اصحاب ان کے کی یہ ہے کہ لازم ہے نیت روزے کی از راہ
حکم نہ از روئے حقیقت اور اگر آسمان روشن اور صاف ہے پس حکم رویت ہلال پر ہے کہ ساتھ مشاہدہ جمع کثیر کے
واقع ہو نزدیک امام اعظم کے اور ابر میں ایک شاہد عدل کافی ہے زن ہو یا مرد غلام ہو یا آزاد اور بقول امام مالک
دو شاہد عادل چاہیں اور امام شافعی کے دو قول ہیں اور امام احمد سے دو روایتیں ہیں ظاہر تر یہ ہے کہ قبول کیا
جائے قول ایک عدل کا اور ہلال شوال میں ایک شخص کا قول مستور مقبول نہیں ہے اگرچہ عادل ہو بالاتفاق
اور بقول ابو ثور مقبول ہے خبر ایک عدل کی اور ہلال رمضان کو اگر ایک شخص دیکھے تو وہ تنہا روزہ رکھے
اگرچہ قول اسکا مقبول نہیں اوروں کے واسطے اور اگر ماہ شوال دیکھا اکیلے ایک شخص نے تو روزہ افطار کرے
وہ مخفی اوروں سے اور بقول حسن اور ابن سیرین وہ بھی افطار نہ کرے کہ قول اس کا قبول نہیں اور صحیح نہیں ہے روزہ روز
شک کا نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور بقول امام احمد بروایت مشہورہ اگر آسمان روشن ہے تو روزہ مکروہ ہے اور اگر

اثر ناک ہے تو واجب ہے اور اگر کسی نے چاند دیکھا دنکو تو وہ چاند شب آئندہ کا ہے نہ گذشتہ کا نزدیک آئمہ
ثلثہ کے برابر ہے کہ بعد از زوال ہو یا قبل از زوال اور بقول امام احمد اگر پیش از زوال ہے تو ہلال شب گذشتہ کا ہے
یعنے حکم عید کا اُس دن پر ثابت ہے اور بعد از زوال ہین دو روایتین ہین اور متفق ہین اوپر اس کے کہ جب دیکھا ہلال کو
بیچ ایک شہر کے کشادہ آشکارا اس تحقیق واجب ہوا روزہ رکھنا تمام دنیا پر مگر بعضے اصحاب امام شافعی کے نے تصحیح
کی ہے کہ حکم روزے کا اہل بلدۂ قریب پر ہے نہ بعید پر اور بعد معتبر کیا ہے بنا بر ترجیح امام حرمین اور امام غزالی اور
امام رافعی کے مقدار اُس مسافت کی کہ جسمین قصر درست ہے اور بنا بر اسکے کہ ترجیح دیا ہے امام نووی نے ساتھ اختلاف
مطلع کے چنانچہ حجاز اور عراق بعد رکھتے ہین اور متفق ہین اوپر اسکے کہ اعتبار ساتھ معرفت حساب منازل
کے نہین ہے مگر کچھ ابن شریح کہ آئمہ شافعیہ سے ہین اسطرف گئے ہین کہ جو شخص دانا ہو حساب مین اسکے حق
معتبر ہے اور متفق ہین اوپر وجوب نیت کے بیچ شہر رمضان کے روزہ درست نہین بے نیت اور بقول امام زفر
کہ اصحاب امام اعظم سے ہین روزے رمضان محتاج نیت کے نہین ہین اور یہی روایت کی ہے عطا سے اور مختلف
ہین تعین نیت مین پس بقول امام مالک اور امام شافعی اور بروایت ظاہر امام احمد رستگاری نہین ہے تعین نیت
سے اور بقول امام اعظم تعین نیت واجب نہین بلکہ اگر نیت کی مطلق روزے کی یا روزۂ نفل کی جائز ہے اور مختلف
ہین وقت نیت مین پس بقول امام مالک اور امام شافعی اور امام احمد وقت نیت روزۂ رمضان مین غروب آفتاب سے لے
طلوع فجر تک ہے کہ صبح صادق ہے اور بقول امام اعظم نیت جائز ہے شب سے پس اگر شب کو نکی تو زوال تک نیت
تک درست ہے لیکن قبل زوال سے نیت کرے اور ایسا ہی قول آئمہ کا ہے وقت نیت صوم نذر معین مین
اور نزدیک آئمہ ثلثہ کے احتیاج نیت جدید کی ہے ہر ایکو واسطے روزے کے فرداً فرداً اور کہا ہے کہ کفایت کرتی
ہے نیت واحد اول شب اس طرح سے کہ ارادہ کرے تمام رمضان کے روزے رکھونگا اور درست ہے نیت
نفل روزے کی پیش از زوال نزدیک آئمہ ثلثہ کے اور بعض نے کہا ہے نہین درست جیسی روزہ واجب کی اور اسی
قول کو اختیار کیا ہے امام قرنی نے اور اجماع ہے اوپر اسکے کہ صبح کی صائم نے دران حالیکہ جنب تھا روزہ درست
ہے اسکا اور مستحب ہے کہ غسل کرے قبل صبح صادق کے اور بقول ابو ہریرہ اور سالم بن عبد اللہ باطل ہے روزہ
اُس کا لیکن امساک کرے اور روزہ قضا رکھے اور بقول عروہ اور حسن اگر تاخیر کرے غسل مین بغیر عذر تو روزہ اسکا باطل ہے
اور بقول امام نخعی اگر روزہ فرض ہے تو قضا لازم ہے اور متفق ہین اوپر اسکے کہ دروغ کہنا اور غیبت کرنا اور سخن
چغلی کرنا روزے مین مکروہ تحریمی ہے اور ایسے ہی دشنام دینا اگرچہ روزہ صحیح ہے حکماً اور امام اوزاعی سے ہے کہ روزہ
ان چیزون سے باطل ہوتا ہے اور متفق ہین اوپر اسکے کہ اگر کسی نے کھایا اس گمان پر کہ آفتاب غروب ہو گیا یا
صبح صادق طلوع نہین ہوئی بعد ظاہر ہوا کہ گمان غلطی پر تھا پس اوپر اس کے قضا واجب ہے اس روزے کی اور اگر کسی نے

قے کی قصداً پس بقول امام مالک اور شافعی رح روزہ اُس کا تباہ ہوا اور بقول امام اعظم تباہ نہین ہوا مگر یہہ بھری دہن ہو اور امام احمد
سے دو روایتین ہین مشہور تر اُن سے عدم افطار ہے مگر جب حد سے گذر جاوے اور ابن عباس اور ابن عمر سے یہہ
ہے کہ روزہ تباہ نہین ہوتا مگر جب قے آپ سے لاوے اور اگر قے آئی بغیر قصد کے روزہ تباہ نہین ہوتا باجماع اور
اور حسن سے روایت ہے کہ تباہ ہوتا ہے اور اگر باقی دانتون مین رہ گئی کچھہ چیز طعام سے اور آب دہن کے ساتھہ شکم
مین چلی گئی روزہ تباہ نہین ہوتا اگر آپ سے نہین نکلی اور اگر آپ نکل لے تو روزہ باطل ہو گیا ایک جماعت کے
نزدیک اور بقول امام اعظم باطل نہین ہوا اور اندازہ کیا ہے بعضے اصحاب امام اعظم نے بقدر نخود کے اور حقنہ کرنا مفطر
روزہ نہین بروایت امام مالک اور اسی کے قائل ہین داؤد اور کچھہ ٹپکانا سوراخ کان مین یا حسر ذکر مین مفطر ہے نزدیک
امام شافعی کے اور ایسی ہی ناک مین اور متفق ہین اوپر اسکے کہ حجامت کرنا مکروہ ہے صائم کو مفطر صوم نہین
مگر نزدیک امام احمد کے کہ بقول انکے حجامت تباہ کرتی ہے روزے کو حاجم کے اور محجوم کے اور اگر کسی نے کھایا
طلوع صبح صادق مین بسبب شک کے پھر ظاہر ہوا روزہ باطل ہے باتفاق اور عطا اور داؤد اور حسن سے ہے کہ قضا
لازم نہین اوپر اسکے اور نقل کی ہے امام مالک سے کہ قضا لازم ہے صوم فرضیہ مین اور مکروہ نہین روزہ دار کو سرمہ
لگانا نزدیک امام اعظم اور شافعی کے اور بقول امام مالک اور احمد مکروہ ہے بلکہ اگر پایا مزہ سرمے کا حلق مین روزہ
تباہ ہو گیا نزدیک ان دونون امامون کے اور ابن لیلی اور ابن سیرین سے ہے کہ سرمہ تباہ کرنے والا روزے
کا ہے اجماع ہے اوپر اسکے کہ اگر کسی نے وطی کیا حالت صوم رمضان مین قصداً بغیر عذر کے گنہگار ہوا اور روزہ اسکا
باطل ہوا کفارت بڑی اسپر لازم آئی اور باقی روز امساک کرے اور کفارت آزاد کرنا غلام کا ہے اگر نہ پاوے
پس پے در پے دو مہینے روزے رکھے اگر یہہ بھی نہو سکے ساٹھہ آدمیون مسکینون کو کھانا کھلاوے اور بقول
امام مالک کفارت دینے والے کو خیار ہے اور طعام دینا اُن کے نزدیک بہتر ہے اور یہہ کفارت زوج پر
بنا بر اصح روایات مذہب شافعی اور احمد کے اور بقول امام اعظم اور مالک دونون پر کفارت واجب ہے پس اگر
دو روز وطی کیا ایک ماہ رمضان مین لازم ہوئین نزدیک امام مالک اور امام شافعی کے دو کفارتین اور بقول امام
اعظم اگر کفارت وطی اول کی نہین دی تھی تو ایک کفارت لازم ہے اور اگر ایک روز مین دو بار وطی کیا واجب نہین
کفارت دوسرا واسطے وطی دوسرے کے اور بقول امام احمد اگر اول کی کفارت دی تھی تو دوسرے کی کفارت دوسری
چاہیئے اور اجماع ہے اوپر اسکے کہ لازم نہین کفارت سوا رمضان کے روزون کے اور متفق ہین اوپر اسکے کہ جس
زن پر کہ وطی کی جاوے بکرہ اور نہ مجنونہ پر کفارت مگر قضا کہ صوم اُسکا تباہ ہوا ہے مگر بقول امام شافعی کہ قضا بھی
لازم نہین ہے اور لزوم کفارت مین دونون کے امام احمد سے ایک روایت ہے اور اگر فجر طلوع ہوئی اور حال اسکا
یہہ جماع مین مشغول تھا پس بقول امام اعظم اگر فی الحال کھینچا آلت کو تو درست ہے روزہ اور کفارت لازم نہین اسپر اور

اگر باقی رہا وطی پر لازم ہوئی قضا نہ کفارت اور بقول امام مالک اگر کھینچا آلت کو فی الحال لازم ہوئی قضا اور اگر مشغول رہا
جماع مین کفارت بھی لازم ہوئی اور امام شافعی کے نزدیک صورت اولی مین نہ قضا نہ کفارت اور صورت اخری
مین قضا اور کفارت دونون ہین اور بقول امام احمد دونون صورتو مین قضا لازم ہے مطلقاً نہ کفارت ترک
جماع کرے یا نکرے اگر صبح صادق طلوع ہوی اور اسکے منہہ مین لقمہ تھا اسی وقت پھینک دیا اسنے یا جماع کرتا
تھا اسیوقت موقوف کیا درست ہے روزہ اسکا نزد اکثر ائمہ کے مگر امام مالک کے نزدیک تباہ ہوتا ہے اور
بوسہ لینا زن کا حالت صوم مین حرام ہے نزدیک امام اعظم کے اور امام شافعی کے اس شخص کو کہ شہوت اسکی
حرکت مین آوے اور بقول امام مالک کے حرام ہے ہر حال اور امام احمد سے دو روایتین ہین اور اگر بوسہ لیا اور
مذی آلت سے باہر آئی روزہ اسکا تباہ نہوگیا نزدیک آئمہ ثلثہ کے اور بقول امام مالک تباہ ہوا اور اگر ساتھ
شہوت کے نظر کرے اور انزال ہوگیا تو روزہ تباہ نہین نزدیک آئمہ ثلثہ کے اور بقول امام مالک کے تباہ ہوگیا اور
متفق ہین اوپر اسکے کہ اگر کسی نے کھایا یا پیا قصداً بیچ اس حالت کے کہ صحیح ہے مقیم ہے بے عذر ماہ رمضان مین بیچ
دن کے واجب ہے اوپر اسکے قضا اور مختلف ہین بیچ وجوب کفارت کے پس بقول امام اعظم اور امام مالک
اوپر اسکے کفارت ہے اور بقول راجح دو قولون امام شافعی کے اور بیچ مذہب امام احمد کے کفارت نہین اسپر اور
متفق ہین اوپر اسکے کہ اگر کسی نے کھایا یا پیا بھولے سے روزہ اسکا تباہ نہین ہوتا مگر بقول امام مالک روزہ اسکا فاسد
ہوتا ہے اور قضا لازم اور متفق ہین اوپر اسکے کہ قضا رکھ لے اور اگر دو کھاوے تو دو دن رکھے علی ہذا القیاس جتنے
کھاوے اتنے قضا کرے اور بقول ربیعہ ایک روزے کے عوض دس رکھے اور بقول مسیب ایکماہ تمام کے روزے
رکھے اور بقول نخعی کے ہزار روزے رکھے اور بقول حضرت علی مرتضی اور ابن عباس رضی اللہ عنہما کے قضا اس ایک
روزہ کی بجا نہ لاسکیگا اگرچہ صائم الدہر ہو اور اگر روزہ دار نے وہ کام کیا کہ جس سے روزہ جاتا ہے جیسے کھانا پینا جماع
فراموشی کی حالت مین نزدیک امام اعظم اور شافعی کے باطل نہین ہوتا اور بقول مالک باطل ہوتا ہے اور بقول امام
احمد باطل ہوتا ہے جماع سے فقط نہ کھانے پینے سے اور واجب ہے جماع سے کفارت نزدیک امام احمد کے
اور اگر تمام روز سویا درست ہے روزہ مگر نزدیک امام اصطخری کے کہ ایمہ شافعیہ سے ہین قائل بطلان کے ہین اور
اگر کسیکا روزہ رمضان کا فوت ہوا تو تاخیر اسکی قضا مین جائز نہین اور اگر بغیر عذر تاخیر کرے سال دیگر تک گنہگار ہو
اور قضا اسکی لازم ہے کہ ایک روزہ رکھ لے یہی مذہب امام مالک اور شافعی اور احمد کا ہے اور بقول امام اعظم
جائز ہے تاخیر اور کفارت لازم نہین اختیار کیا ہے اسکو مزنی نے اور اگر کوئی مر جاوے پہلے قادر ہونے
قضائے روزہ کے سے تو گناہ نہین اسپر باتفاق عوض اور طاؤس اور قتادہ کہتے ہین کہ واجب ہے طعام ایک
مسکین کا عوض ہر روزے کے اور اگر بعد قدرت کے دے تو عوض ہر روزے کے ایک رطل مسکین کو طعام دے نزدیک

امام اعظم کے اور امام مالک کے نزدیک ولی پر واجب نہین کہ طعام دے مگر جب وصیت کر مرے اور امام شافعی کے
دو قول ہین ایک تو مثل بقول امام اعظم دوسرا قول قدیم مختار مفتی بہ یہ ہے کہ ولی اسکی طرف سے روزہ رکھ لے
اور ولی اس حالت مین جو قریب ہے وہ ہے اور بقول امام احمد کے اگر روزہ نذر تھا تو ولی روزہ رکھے اور اگر
رمضان کا تھا تو طعام دے اور مستحب ہے کہ جسنے روزے رمضان کے رکھے تو اُسنے دس دن کے روزے شوال کے
اور چھ باتفاق رکھنا مگر امام مالک کے نزدیک مستحب نہین اور اتفاق ہے روزے مین ایام بیض کے کہ مستحب ہین
تیرھوین چودھوین پندرھوین ہر ماہ کے اور اختلاف ہے کہ بہترین اعمال بعد فرایض روزے ہین پس بقول امام
اعظم اور امام مالک علم ہے پھر جہاد ہے اور بقول شافعی نماز نوافل ہے اور بقول احمد جہاد ہے اور جو کوئی
کہ شروع کرے نماز نفل یا صوم نفل مستحب ہے تمام کرنا اسکا اور اگر قطع کرے تو قضا لازم نہین اور بقول امام اعظم
اور امام مالک اتمام واجب ہے اور بقول امام محمد اگر کسی کے کہنے سے روزہ نفل توڑ ڈالے تو قضا لازم ہے اور مکروہ
نہین روزہ رکھنا جمعہ کے دن کا بطریق دوام نزدیک امام اعظم اور امام مالک کے اور بقول امام شافعی اور امام محمد
اور امام ابو یوسف مکروہ ہے تعین کرنا روزے کا دن جمعہ کے اور مکروہ نہین ہے مسواک کرنا صائم کو نزدیک ائمہ
ثلثہ کے اور بقول امام شافعی کے مکروہ ہے بعد از زوال آفتاب اور قول راجح متاخرین اصحاب امام شافعی سے
عدم کراہت ہے وَمَنْ كَانَ مَرِيضًا أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ اور جو کوئی ہووے بیمار یا اوپر سفر کے اور افطار
کرے پس اوپر اُسکے ہے قضا اُن روزونکی اتنے ہی گن کر اور دونون سے تخییر مقیم کہ آیت اولی مین مذکور ہے حکم اس
آیت کے سے منسوخ ہے اختلاف الائمہ مین لکھا ہے متفق ہین اوپر اسکے کہ مسافر اور بیمار ایسا کہ امید صحت
نہین رکھتا مباح ہے اسکو افطار روزہ اور اگر روزہ رکھین درست ہے اور اگر ضرر ہو تو مکروہ ہے اور بقول اہل ظواہر
درست نہین روزہ رکھنا سفر مین اور بقول امام اوزاعی افطار افضل ہے مطلقاً اور جس نے کہ نیت کی شب کو اور
صبح کو مسافر ہوا درست نہین ہے اسکو افطار کرنا نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور بقول امام احمد جائز ہے افطار اور اسیکو اختیار
کیا ہے مزنی نے اور جب مسافر مقیم ہوا یا مریض نے صحت پائی یا کودک بالغ ہوا یا کافر اسلام لایا یا زن حائضہ
پاک ہوئی درمیان روزہ رمضان کے تو امساک باقی دنکا کرین لازم ہے اُنپر نزدیک امام اعظم اور امام احمد کے
اور بقول امام مالک امساک مستحب ہے اور یہی اصح روایت امام شافعی کی ہے اور اگر اسلام لایا ہے مرتد واجب
ہے اُسپر قضا اُن روزونکی کہ قدرت اور قوت ہوئی ہے اُسے حالت ارتداد مین نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور بقول
امام اعظم قضا اُن روزون کی لازم نہین ہے اور متفق ہین کہ کودک طاقت روزے کی نہین رکھتا ہے اور ایسے
مجنون مطلق غیر مخاطب ہین ساتھ صوم کے لیکن امر کیا جاوے لڑکے ساتوین سال مین اور ماریں اوپر ترک روزے
دسوین برس اور بقول امام اعظم کے صحیح نہین ہے روزہ کودک کا اور اگر ہوشیار ہو مجنون مطلق واجب

نہین

نہین ہے اُسپر قضا مافات نزدیک امام اعظم کے اور امام شافعی کے اور بقول امام مالک کے واجب ہے اور امام احمد سے
دو روایتین ہین اور وہ بیمار کہ اُمید صحت کی نہین رکھتا اور وہ شیخ فانی کہ اُمید قوت کی نہین رکھتا اور پر روزے نہین
اُسپر روزہ بلکہ واجب ہے فدیہ دینا نزدیک امام اعظم کے اور یہی اصح ہے مذہب امام شافعی سے لیکن نزدیک
امام اعظم کے فدیہ دیوے ہر روزے کا نیم پیمانہ گندم یا ایک پیمانہ جو یا خرمہ اور بقول امام شافعی کے ہر روز کا ایک رطل
ہے اور رطل چہارم حصہ صاع کا ہے اور صاع پیمانے کو کہتے ہین اور بقول امام مالک کے نہ صوم ہے لازم نہ فدیہ
اور یہی قول قدیم امام شافعی کا ہے اور بقول امام احمد طعام دیوے نیم پیمانہ خرمے سے یا جو سے اور ایک رطل
گیہون سے يُرِيدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ ارادہ کرتا ہے اللہ ساتھ تمھارے آسانی کا اور نہین ارادہ کرتا
ساتھ تمھارے سختی کا اسواسطے مسافر اور مریض کو افطار کی رخصت فرمائی وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ
اور چاہتا ہے تو کہ پورا کرو گنتی کو کہ بقدر مرض اور سفر افطار کیا ہے یعنے جتنے روزے کھائے ہین اُتنے رکھہ لو تو کہ بڑائی کرو
اللہ کی اوپر اسکے کہ راہ دکھائی تمکو ساتھہ روزے کے اور بعضون نے کہا ہے کہ تکبیر سے مراد اللہ اکبر کہنا ہے عید فطر
کی راتین چاند دیکھنے سے یا عید کے دن صبح سے نماز عید تک وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ اور تو کہ تم شکر کرو اوپر نعمت
تیسر کے یا ایجاب ثواب روزے پر یا اس بات پر کہ اُسنے کمال فضل سے جزا روزے کی اپنا دیدار کیا کہ فرمایا الصوم لی
وانا اجزی بہ روزہ خاص واسطے میرے ہے اور مین جزا دیا گیا ہون ساتھہ اُسکے ؎ واہ وا اے میرے والی واہ وا
روزہ دارونکو عجب مژدہ دیا ۂ تو ہوا اُنکا تو پھر کیا رہگیا ۂ دونون عالم اُنکے ہین اے کبریا ۂ اور وہ دوجک کو کرینگے
لیکے کیا ۂ اُنکا جو مقصود تھا سو مل گیا ۂ . سمجھہ لیجے کہ روزہ شریعت مین عبارت ہے امساک سے کھانے کے پینے
کے جماع سے کہ یہہ خواہش بشریہ ظاہریہ ہین اور اُسپر یہہ ثواب مرتب ہے وقتیکہ آدمی خواہش نفسانیہ باطنیہ کو بھی چھوڑ
کر کہ جاہ اور علو اور تکبر اور غرور اور حسد و کینہ وغیرہم ہین اُسکی طرف متوجہ ہوا اور بند کرے نفس کو ان سب آرزؤن
سے کہ اہل طریقت کے نزدیک لازم ہے امید ہے کہ وعدہ فردا امروز جلوہ آرا ہو نظم اگر یہان وہ دکھاوے
جمال کیا ہے ؎ور نہ جمال جس سے عبارت ہی ہے وہ دل کا حضور ۂ حضور وہ ہے جسے کہتے ہین شہود دل ۂ شہود
وہ کہ نہ باقی رہے وجود دل ۂ الٰہی رافت عاصی کو بھی عنایت کر ۂ یہی شہود و حضور اب بروح پیغمبر ۂ دعا کو تُن
کے میری کر قبول اے مولیٰ ۂ ہے تو مجیب دعائے اعالی و ادنیٰ ۂ قریب ہم سے ہے تو تجھہ سے کچھہ نہین ہے
دور ۂ کہ سنتے ہی کرے قولِ قبول سے مسرور ۂ معلوم کیجے کہ انیسوین آیہ آیات مسائل سے کہ جس سے مسئلہ
اجابت دعا کا نکلتا ہے وہ یہہ ہے وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ اور جب کرین سوال تجھہ کو اے محمد
صلی اللہ علیہ وسلم بندے میرے مجھہ سے یعنے صفت میری سے یا معاملے میرے سے کہ اُن کے ساتھہ
وقت دعا کے ہے پس تحقیق مین نزدیک ہون صحابہ نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح

اللہ تعالی کو ہم بلاوین اور بعضے کہتے ہین کہ ایک اعرابی نے استفسار کیا کہ یا نبی اللہ خدا ہم سے نزدیک ہے کہ
آواز آہستہ سے بلاوین ہم یا دور ہے کہ آواز بلند سے پکارین ہم یہہ آیت نازل ہوئی کہ مین بندون اپنے سے نزدیک
ہون جس طرح سے کہ مجھے آواز کرین مین سنتا ہون مجھ پر کچھ چھپا نہین ہے کلام الٰہی اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ
جواب دیتا ہون پکارنے کو پکارنے والے کے جب پکارتا ہے مجھ کو اور حاجت اُسکی روا کرتا ہون مین جلدی یا
دیر مین جیسی مصلحت اور حکمت دیکھتا ہون اور جانتا ہون فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي وَلْيُؤْمِنُوا بِي لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ
پس چاہیے بندے میرے کو کہ قبول کرین حکم میرے کو اور چاہیے کہ ایمان لاوین ساتھ میرے کہ مستحق اجابت کے
ہون تاکہ وہ بھلائی پاوین بعضے کہتے ہین کہ مراد ان بندون سے اور پکارنے والون سے روزہ دار ہین کہ دعا اُنکی
قریب باجابت ہے پہلی آیتین مذکور روزے کے دنونکا تھا اب حکم راتون کا روزے کے بیان فرمایا اور موکد اس
قول کا یہہ ہے کہ ابتداء اسلام مین شام سے نماز عشا تک یا خواب تک اجازت افطار کی تھی بعضے صحابہ
بواسطہ غلبہ شہوت صبر نکر سکے وقت منع مرتکب ہوے صبح کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا
یہہ آیت نازل ہوی معلوم کیجے کہ بیسوین آیہ آیات مسائل سے کہ جس سے مسئلہ حد صوم کا اور حرمت وطی کا
بیچ اعتکاف کے نکلتا ہے وہ یہہ ہے اُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ اِلٰی نِسَآئِكُمْ حلال کی گئی واسطے تمہارے
رات روزے کے رغبت ساتھ بیبیون اپنی کے یعنے جماع اور مباشرت هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَاَنْتُمْ
لِبَاسٌ لَّهُنَّ وہ پردے ہین واسطے تمہارے اور تم پردے ہو واسطے اُن کے لباس کنایت ہے کمال
اتصال سے چنانچہ لباس بدنکو چھپاتا ہے عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَكُمْ جانا اللہ نے ازل مین یہہ کہ
تھے تم خیانت کرتے جانون اپنی کو اور ستم روا رکھا اوپر اپنے ساتھ مباشرت کے غیر وقتین فَتَابَ
عَلَيْكُمْ پس رجوع کی اللہ نے ساتھ رحمت کے اور رخصت دی افطار کی روزو نکی راتون مین وَعَفَا عَنْكُمْ
اور معاف کی ہے تم سے خیانت فَالْئٰنَ بَاشِرُوْهُنَّ پس اب ملا کرو جورون اپنی سے روزے کی راتونمین
وَابْتَغُوْا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ اور ڈھونڈھو تم جو کچھ لکھا اللہ نے واسطے تمہارے لوح محفوظ مین اولاد سے سمجھ لیجے
کہ غرض اصلی مباشرت سے طلب بقاے نسل ہے نہ مجرد شہوت کشاف مین لکھا ہے وابتغوا ما کتب اللہ لکم
ای واطلبوا ما قسم اللہ لکم وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ اور کھاؤ
اور پیو روزون کی راتونمین یہان تک کہ روشن ہو واسطے تمہارے ڈورا سفید کہ کنایت روشنائی روز سے
ہے ڈوری سیاہ سے کہ اشارت تاریکی شب سے ہے صحیحین مین وارد ہے کہ بعضے صحابہ رض تاگا سفید اور
سیاہ باندھکر افطار مین مشغول رہتے تھے یہان تک کہ سفیدی و سیاہی مین فرق ظاہر ہوتا تا وقتیکہ نازل
ہوا مِنَ الْفَجْرِ فجر سے معلوم کیا چاہیے کہ مراد اس سے ظہور نور صبح ہے ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى الَّيْلِ پھر پورا

کرو روزہ دن کو رات تک کشاف مین لکھا ہی کہ فی صوم رمضان و علی جواز تاخیر الغسل الی الفجر و علی
نفی صوم الوصال یعنے بیچ اسکے دلیل ہی اور جواز نیت کے ساتھہ دن کے صوم رمضان مین اور
اور جواز تاخیر غسل کے فجر تک اور اوپر نفی صوم وصال کے وَلَا تُبَاشِرُوهُنَّ وَأَنتُمْ عَاكِفُونَ فِي الْمَسَاجِدِ اور نہ
مباشرت کرو ان سے حالانکہ تم اعتکاف کرنے والے ہو بیچ مسجدون کے امام مالک نے لذات معتکف پر حرام جانتے
ہین محققون کے نزدیک اعتکاف نگاہ رکھنا جانکا ہی اوامر اور نواہی سے شیخ واسطی قدس سرہ نے فرمایا کہ
اعتکاف حبس نفس اور حفظ جوارح اور مراعات وقت ہی جب یہہ شرط بجا لاوے تو جس جگہہ ہو تو ثواب
اعتکاف پائیگا نقل ہی کہ ایک شخص نے گھر مین اگر کہا اپنے خادم سے کہ پاک جگہہ بنا کہ نماز پڑھون
خادم نے کہا جا دل اپنا ماسوی اللہ سے پاک کر پھر جہان چاہئے نماز پڑھہ سمجھہ لیجئے کہ متفق ہین ائمہ کہ اعتکاف
مشروع ہی اور مستحب ہر وقت مین اور دس روز رمضان کے بیچ بہتر اور افضل ہی واسطے طلب شب قدر کے
اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ رمضان مین اعتکاف بیٹھتے تھے ایکبار ترک ہوا تھا سو قضا کیا اس سے
وجوب نکلتا ہی کہ دوام فعل حضرت کا ثابت ہی اور درست نہین اعتکاف مگر مسجد مین اور نزدیک امام
مالک اور شافعی کے مسجد جامع بہتر ہی اور بقول امام اعظم درست نہین اعتکاف مرد کا مگر اس مسجد مین کہ جماعتی
نماز ہوا اور بقول امام محمد درست نہین اعتکاف مگر اس مسجد مین کہ جمعہ ہوتا ہو اور درست نہین اعتکاف عورتکا
اس مسجد مین کہ گھر مین بنالی ہی نماز کے واسطے بنابر روایت جدیدہ اصح مذہب شافعی کے اور یہی مذہب امام
مالک اور امام احمد کا ہی اور بقول امام اعظم اعتکاف زن کا بیچ مسجد گھر اسکے کے بہتر ہی اور یہی روایت قدیم
مذہب امام شافعی سے ہی بلکہ مکروہ ہی غیر اس مسجد سے جب اذن دے خاوند اسکا تو اسی گھر کی مسجد مین
اعتکاف بیٹھے پھر جو وہ کہے کہ تو اعتکاف تمام مت کر اور نکل آئی تو امام اعظم اور امام مالک کے قول پر درست نہین
ہی اسکو منع کرنا اور امام شافعی اور امام مالک کے نزدیک جائز ہی اور متفق ہین ائمہ کہ اعتکاف درست نہین
ہوتا مگر بہ نیت اعتکاف اور اسمین اختلاف ہی کہ بغیر روزے کے بھی اعتکاف درست ہوتا ہی یا نہین بقول
ائمہ ثلثہ درست نہین ہوتا بن روزے کے اور بقول امام شافعی کے بغیر روزے کے بھی درست ہی اور اگر کسی نے
نذر کیا اوپر اپنے ایک مہینے معین کا لازم ہی اسپر پے در پے سارا مہینہ اعتکاف بیٹھے پس اگر درمیان مین خلل
ہوگیا ایک روز یا زیادہ اوپر اسکے قضا ان دنون کی لازم ہی مگر بروایت امام احمد سے ہی کہ پھر سر نئے سے اعتکاف
بیٹھے اور اگر نذر کیا اعتکاف ایک مہینے کا مطلق بغیر تعین جائز ہی نزدیک امام شافعی کے اور ایک روایت مین
امام احمد سے کہ خواہ پے در پے کرے یا جدا جدا انتیس روز تمام کرے اور بقول امام اعظم اور امام مالک کے پے در پے لازم ہی
اور امام احمد سے دو روایتین ہین اور متفق ہین ائمہ اوپر اسکے کہ کسی نے نیت اعتکاف کی کی کہ ایک روز مین بیٹھونگا نہ رات

اسکی لازم ہے اور اُسکے لیے اعتکاف دن کا نہ رات کا مگر امام مالک کے نزدیک درست نہیں ہوتا جب تک
رات کو ہمراہ نکرے اور اضافت شب کی دن کے طرف نکرے اور اگر نذر کیا اعتکاف دو روز معین کا بغیر رات کے
ہی درہی پس نزدیک ایمہ ثلاثہ کے لازم نہیں ہے اوپر اُسکے اعتکاف رات کا کہ درمیان دو دن کے ہے
اور بقول امام اعظم کے لازم ہوتا ہے اعتکاف دو دن کا اور دو رات کا یعنی داخل ہیں اور یہہ اصح ہے نزدیک اصحاب
امام شافعی کے اور اگر خارج ہوا معتکف مسجد سے بغیر حاجت ضروری کے جیسے کہ وہ کھانا اور پینا اور غسل جنابت کا
اور قضاء حاجت ہے پس اعتکاف اُسکا تباہ ہوا باتفاق اور بقول امام ابی یوسف اور امام محمد باطل نہیں ہوتا مگر اگر آدھے
دن سے کم باہر رہے اور اگر زیادہ خارج مسجد سے رہے تو باطل ہوتا ہے اور خارج ہونا مسجد سے واسطے حاجت کے
کہ لاچاری ہے چنانچہ مذکور ہوئی پس درست ہے باتفاق و اجماع اور اگر معتکف ہوا غیر مسجد جامع میں اور جمعہ کا دن
آموجب ہے کہ خارج ہو مسجد سے بواسطہ نماز جمعہ کے باجماع اور اگر شرط کیا معتکف نے بیچ اعتکاف اپنے
کے کہ اگر کچھ عارضہ پیش آویگا تو باہر نکلونگا جیسے بیمار کے پوچھنے کو یا جنازے کی نماز پڑھنے کو جائز ہے اُسے کہ نکلے
اور اعتکاف اُسکا باطل نہیں ہوتا ہے اگر مباشرت فاحشہ کی معتکف نے بیچ فرج کے قصداً باطل ہوا اعتکاف
اور روزہ اُسکا باجماع اور کفارت لازم نہوئی اسواسطے کہ فرج زن میں آلت اُسکو داخل نہیں کیا ہے اور حسن بصری
اور زہری سے یہہ ہے کہ اوپر اُسکے کفارت نہیں ہے اور اگر وطی کیا بفراموشی باطل ہوا اعتکاف نزدیک ایمہ
ثلثہ کے اور بقول امام شافعی فاسد نہیں ہوا اور اگر مباشرت کرے غیر فرج میں بشہوت تو اعتکاف اُسکا باطل
ہوگیا اگر انزال ہوا ہے نزدیک امام اعظم اور امام احمد کے اور نزدیک امام مالک کے باطل نہیں ہوا انزال ہوا
یا نہیں ہوا اور امام شافعی کے دو قول ہیں صحیح تر اُن دونو قولوں سے بطلان اعتکاف ہے اگر انزال ہوا ہے اور
مکروہ نہیں ہے معتکف کے تئیں خوشبو لگانا اور پہننا اچھے کپڑے اور بقول امام احمد مکروہ ہے چپ بیٹھنا
تمام دن رات تک مکروہ ہے باجماع اور بقول امام شافعی اگر نذر کی اوپر اپنے خاموشی اعتکاف میں کسی شخص
نے پس بات کئی کفارت ہیں اوپر اُسکے نہیں اور مستحب ہے معتکف کے تئیں نماز اور قرات قرآن بیچ نماز کے
اور ذکر باجماع اور اختلاف ہے بیچ قرات قرآن سننے کے اور حدیث کے اور فقہ کے بقول امام مالک اور امام احمد
مستحب نہیں ہے اور بقول امام اعظم مستحب ہے اور اقوی قول امام مالک اور امام احمد کا ہے کہ اعتکاف حبس کرنا
نفس اور دل اور چشم بصیرت کا ہے اوپر تدبر قرآن کے اور معنی ذکر کی اُس چیز سے کہ پراگندہ کرے ہمت اُسکی کو
اور قرات حدیث اور فقہ کی ہمت اُسکی پراگندہ کرتی ہے پس مناسب اعتکاف والے کو شغل قلب ہے کہ
متوجہ طرف اللہ کے بیٹھا رہے شعر نہ بات غیر کی سُن اور نہ دیکھ جانب غیر تو گوش و چشم کو کر بند ہے
اسمیں خیر نہ کلام ہو تو اُسی سے ہو دھیان اُسی کا ہو نہ خیال دل میں بسا بس ہر آن اُسیکا ہو نہ آرزو ہو

کسی کی نہ دل مین خواہش ہو نہ بھڑکتی جا مین شوق خدا کی آتش ہو نہ کنارہ کرکے تو یکبارہا سوی اللہ سے نہ ہو تنہا
ہو تو یون مل تجھہ مل نہ جا کہیہ سے نہ اسکا نام ہے لبں اعتکاف ای عارف نہ نشان تجھہ کو بتایا مین صاف ای عارف
تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ یہہ حدین اللہ کی ہین در باب روزہ اور متعلقات اسکے مقرر فرمائین فَلَا تَقْرَبُوْهَا پس نہ
نزدیک جاؤ ان کے یہہ مبالغہ ہے بیچ منع کے اور تجاوز کرنے اسکے سے اسواسطے کہ جب قرب اس سے نہوگا
تو تجاوز کیونکر ہوگا كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ اس طرح سے بیان کرتا ہے اللہ تعالی اپنے
نشانیان اپنی امر اور نہی اور وعدہ اور وعید سے واسطے تمام لوگون کے تو کہ وہ بچین اور حدود سے نگذرین معلوم
کیجے کہ اکتیسوین آیت آیات مسائل سے کہ جس سے مسئلہ حرمت اخذ مال غیر کا اور اکل اسکے کا نکلتا ہے وہ یہہ ہے
وَلَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ اور مت کھاؤ مال کہ واقع ہے درمیان تمہارے ساتھہ ناحق کے یعنے مت
کھاؤ مال ایک دوسرے کا ناشائستگی سے چوری کرکے جوا کھیل کے خیانت کرکے غصب کرکے جھوٹھی قسمین کھا کے
یا مال اپنا نامشروع مین صرف مت کرو مثل شراب پینے کے اور زنا اور انواع فسق کے ناچ راگ ڈھول ڈھمکے
مین وَتُدْلُوْا بِهَآ اِلَى الْحُكَّامِ اور مت کھینچ لیجاؤ انکو طرف حاکمون کے عطف اسکا فعل منہی پر ہے لِتَاْكُلُوْا فَرِيْقًا
مِّنْ اَمْوَالِ النَّاسِ بِالْاِثْمِ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ تو کہ کھاجاؤ ایک ٹکڑا مال لوگون سے ساتھہ گناہ کے ظلم ستم سے یا سوگند دروغی
یا گواہی جھوٹھی سے اور حال آنکہ تم جانتے ہو کہ ستم کرتے ہو سمجھہ لیجے کہ جملہ لا تاکلوا معترضہ ہے بیچ بیان تحریم اکل مال کے
ساتھہ باطل کے ای ولا تاکلوا اموال اخوانکم واموال اهل دینکم بینکم بالباطل یعنے اموال المسلمین اور جملہ تدلوا کا عطف
اور تاکلوا کے ہے ای ولا تدلوا بها اور انتم تعلمون حال ہے حاصل یہہ ہوا کہ رمضان کی راتون مین کھاؤ اور پیو اور
مال مسلمانون کا درمیان اپنے ساتھہ باطل کے مت کھاؤ یعنے اس طرح سے کہ جائز نہو شریعت مین نہ لو مثل غصب
خیانت وغیرہ کے یا کسب خبیثہ سے جیسی کسب زانیہ اور نائحہ اور مغنیات کے اور اس عمل سے کہ نہ تو جب تک کری
ہے نہ اخذ کرو جیسے دو شخصون کا جھگڑا قاضی کے پاس گیا اور ایک کی طرف سے جھوٹھی شاہدین گزرا کروا
لئے واسطے دوسرے کا حق باطل کروا دیا یا سوگند دروغ مین دلیری کرکے کچھہ لے لیا [illegible] و بحر مواج مین روایت لکھی ہے
ایک شخص نے ایک شخص پر دعوی زمین کا کیا مدعا علیہ نے انکار کیا مدعی نے کہا گواہ نہین ہین میرے کہ حاضر کرون پیغمبر علیہ
السلام نے فرمایا منکر پر سوگند ہے مدعی نے کہا اس شخص نے مال میرا لیا ہے قسم بھی کھاجاویگا حضرت
نبی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوا اسکے تجھے نہین پہنچتا پیغمبر نے اسے قسم دی اسنے قسم کھائی جھوٹ
کیا اسکے حق مین یہہ آیت نازل ہوئی کہ ولا تاکلوا اموالکم بینکم بالباطل معلوم کیجے کہ بائیسوین آیت آیات
مسائل سے کہ جس سے مسئلہ نسخ بعض عادات جاہلیت کا بیچ حج کے نکلتا ہے وہ یہہ ہے يَسْــَٔلُوْنَكَ
عَنِ الْاَهِلَّةِ سوال کرتے ہین تجھہ کو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم چاندون سے کشاف مین لکھا ہے کہ معاذ بن

جبل اور ثعلبہ بن غنم انصاری رضی اللہ عنہما نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ سبب کیا ہے چاند پہلے
پتلا باریک نکلتا ہے پھر بڑھ کے پھر دن بدن بھرتا ہے اور روشن ہو جاتا ہے تا آنکہ تمام روشن ہو جاتا ہے
پھر کم ہوتے ہوتے باریک جیسا پہلے تھا ویسا ہی رہ جاتا ہے ایک حال پر نہیں رہتا حق تعالیٰ نے یہہ آیت
نازل کی اور فائدہ اسکا بیان فرمایا قُلْ هِيَ مَوَاقِيتُ لِلنَّاسِ کہہ کہ یہہ وقت ہیں واسطے لوگوں کے یعنی
کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ یہہ چاند نشانیاں ہیں وقتوں کی واسطے آدمیوں کے کہ معلوم کرتے ہیں اس سے
مدت عمر کی اور عدت عورتوں کی اور مدت حمل کی اور دودھ پلانے کی اور وعدہ قرض کا اور وقت گیہوں کا اور
تجارتوں کا اور سوا اسکے تمام کاموں کا اور ماہ رمضان کہ ماہ صیام ہے اور ماہ عید کہ شعار اسلام ہے اور وقت
ادائے زکوٰۃ کہ واجب ہے اور مانند اسکے اکثر امورات دنیا اور دین موقت بشہور و سنین ہیں وَالْحَجِّ اور
واسطے حج کے یعنے علامت وقتوں کی ہیں واسطے حج کے کہ موسم معلوم کریں سمجھہ لیجے کہ سائل نے سبب زیادتی
اور کمی ماہ کے سے سوال کیا تھا جواب میں غرض بیان کی اور فوائد ذکر فرمائے اسواسطے کہ علت نقصان اور کمال ماہ
کی جاننا کچھہ ضرور نہیں کہ یہہ قدرت قادر مختار ہے اور فطرت خلاق کردگار ہے پوچھنا اُس سبب کا کہ اصحاب
علم ہیئت بیان کرتے ہیں اور متعلق ساتھہ بُعد اور قرب آفتاب کے جاننے میں زائد الحاجت ہے اور شغل ساتھہ
اُس علم کے کہ دین میں محتاج الیہ نہیں ہے سوائے فائدہ محض ہے پس دین میں جو محتاج الیہ تھی وہ بات بیان کی
اور اس طرحکا علم معانی میں جواب بنا بر سوال آیا ہے وَلَيْسَ الْبِرُّ بِأَنْ تَأْتُوا الْبُيُوتَ مِنْ ظُهُورِهَا اور نہیں نیکی یہہ
اسکے کہ آؤ تم گھروں میں پچھواڑے سے پہلی آیت يَسْئَلُونَكَ عَنِ الْأَهِلَّةِ تھی پھر یہہ آیت آئی درمیان میں ان
دونوں کے تعلق یہہ ہے کہ اُس میں بھی سوال گھٹنے بڑھنے ہلال کا بیفائدہ تھا ایسے ہی یہہ پچھواڑے سے
آنا گھر کے عبث ہے کچھہ اس میں نیکی نہیں غرض نہ ایسے سوال میں فائدہ ہے نہ ایسے اعمال میں بھلائی ہے
وَلَٰكِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقَىٰ اور لیکن بھلائی اور نیکی واسطے اُسکے ہے کہ پرہیزگاری کرے حکم خدا سے یا اعمال
جاہلیت سے سبب نزول کا اس آیت کے یہہ ہے کہ زمان جاہلیت میں جو شخص کہ حج اور عمرہ کا احرام باندھتا تھا
اُسپر حرام ہوتا تھا گھر کے دروازے سے نکلنا اگر شہر کا رہنے والا ہوتا تھا تو کوٹھے پر چڑھ کے پچھواڑے کو کود
تا یا دیوار گھر کی توڑ کر باہر آتا تھا اور اگر جنگل کا رہنے والا ہوتا تھا تو خیمہ کے پیچھے سے نکلتا تھا اور اس عمل کو بہت
اچھا جانتا تھا اور جو کوئی ایسا نکرتا تھا اُسے فاجر کہتے تھے سب مگر حمس کو کوئی کچھہ نہیں کہتا تھا اور نہ وہ ایسا
یہہ عمل کرتے تھے اور حمس کئی قبیلے تھے جیسے قریش اور خزاعہ اور بنو عامر اور ثقیف کہ ان کو بسبب صلابت
کے جو دین و آئین اپنے کے رکھتے تھے حمس کہتے تھے ایکدن ایام احرام میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دروازے سے
باہر آئے پیچھے آپ کے رفاعہ انصاری بھی دروازے سے نکل آئے سب انصار اور مہاجر نے انہیں فاجر کہا

آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے پوچھا کہ تم نے کیون ایسی جرات کی کہ دروازے سے نکلے انھون
نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مین نے اقتدا آپ کی کی آپ نکلے مین بھی نکلا آپ نے فرمایا کہ مجھے روا ہے دروازے
سے نکلنا کہ مین قریش ۞ حمس سے ہون تم نہین ہو رفاعہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ جو تم ہو سو مین ہون
اگر تم حمس ہو تو مین بھی حمس ہون دین آپ کا دین میرا ہے آئین آپ کا آئین میرا ہے حق تعالی نے یہہ آیت
نازل کی اور بیوت بضمتین جمع بیت کی ہے بطریق عیب اور عیوب اور بکسر یا واسطے استعمال ضمتین کے
اور اتباع یائی کے کہ اخت کسرہ ہی پڑھتے ہین اور معنی دونو قراٰتون کی ایک ہین لیکن قراٰت اخری مین
خروج کسرہ سے طرف ضم کے آتا ہے اور یہہ خلاف ابنیہ عرب ہے مگر یہہ کہئے کہ کسرہ عارضی کو معتبر نہین
رکھا اعتبار اصل کا کیا واتوا البیوت من ابوابہا اور آؤ گھرونمین دروازون اُن کے سے عطف اسکا اوپر جملہ
سابقہ کے ہے سوال جملہ واتوا البیوت جملہ انشائیہ ہے اور جملہ سابقہ خبریہ ہے عطف انشائیہ کا خبریہ پر کیونکر ہوگا
جواب جملہ خبریہ سابقہ مقول قل کا آیا ہے اور مقول قل بتاویل ہذا القول ہو کر بحکم مفرد ہوا پس وجہ عطف
مفرد کا مفرد پر ہوا نہ عطف انشا کا اوپر خبر کے اور ہو سکتا ہے کہ معطوف علیہ انشائیہ محذوف کلام ہو
بتقدیر فلا تاتوا البیوت من ظہورہا واتوا البیوت من ابوابہا کے وَاتَّقُوا اللّٰہَ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ اور ڈرو اللہ سے تو کہ تم
خلاصی پاؤ یعنے گھرونمین دروازون سے آؤ اور پچھواڑے سے آنا جو مقرر کیا یہہ خلاف مرضی خدا ہے اس سے چھوڑو
تو کہ رستگار ہو معلوم کیجے کہ تیئسون چوبیسون پچیسون چھبیسون ستائیسون اٹھائیسون یہہ چھ آیتین باب قتل
سے کہ جس سے مسئلہ قتال کا نکلتا ہے وہ یہان سے شروع مین حتی تک وَقَاتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ الَّذِیْنَ
یُقَاتِلُوْنَکُمْ اور لڑو بیچ راہ خدا کے اُن لوگون سے کہ لڑتے ہین تم سے عطف اسکا اوپر مضمون ولکن البر
من آمن باللہ تا آخر کے ہے ای افعلوا ہذا الامور وقاتلوا فی سبیل اللہ یعنے کرو یہہ باتین جو پیچھے مذکور
ہوئی ہین شروع ربع مین اور لڑو بیچ راہ اللہ کے اسواسطے کہ اُس مقام مین بیان انواع عقائد اور اصناف طاعات
اور ایراد امر اور نواہی تھا اور جہاد بھی ایک قسم ہے اقسام طاعت سے اور حکم ہے احکام شریعت سے اسکو
اُس سے ملانا ملائم ہے اور عطف اسکا اُسپر کرنا مناسب ہے سبب نزول کا اس کے یہہ ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم ساتھہ گروہ اصحاب کے بہ نیت عمرہ مکہ معظمہ مین تشریف لیگئے تھے سفہائے عرب اور مشرکان نے اندر
مکے مین جانے سے منع کیا حدیبیہ مین صلح واقع ہوئی اور یہہ بات ٹھہری کہ اگلے برس مسلمان مکے مین آوین اور مشرکین تین
روز شہر سے باہر نکل جاوین تاکہ بفراغت تمام اہل اسلام مراسم طاعت پر قیام کرین پس دوسرے برس آپ چلے
قضائے عمرہ کو صحابہ کو تامل ہوا کہ مبادا قریش اپنے قول سے پھر جاوین اور وہان لڑین تو ہم کیا کرینگے کہ وہان حرم
شریف مین تو حرام ہے قتل کرنا حق تعالی نے یہہ آیت نازل فرمائی کہ لڑو راہ الہی مین اُن سے جو تم سے لڑین ۞

ولا تعتدوا ان اللہ لا یحب المعتدین اور مت زیادتی کرو تم یعنے پہلے تم مت مارو جب وہ قتل کریں تو
تم بھی قتل کرو ان کو تحقیق اللہ نہیں دوست رکھتا زیادتی کرنے والوں کو حکم اس آیت کا منسوخ ہے ساتھ آیت
سیف کے واقتلوھم حیث ثقفتموھم اور مار ڈالو ان کو یعنے مقاتلون ان کو جہاں پاؤ داخل حرم میں ثقفتموھم کے
معنی وجدتموھم کے ہیں چنانچہ صاحب کشاف نے لکھا ہے واخرجوھم من حیث اخرجوکم اور نکالدو تم ان کو
اس جگہہ سے کہ نکالدیا ہے تم کو یعنے مکے سے چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے روز فتح مکہ میں جو پہلے
ایمان لایا تھا اسے نکال دیا تھا والفتنۃ اشد من القتل اور شرک لانا یعنے بت پرستی کرنا سخت تر ہے
خون سے کہ تم ان کا حرم شریف میں کرو ولا تقاتلوھم عند المسجد الحرام حتی یقاتلوکم فیہ اور مت لڑو تم کافروں سے
نزدیک مسجد حرمت والی کی مراد اس سے تمام حرم شریف ہے یہانتک کہ لڑیں تم سے بیچ حرم کے یعنے کافر
جب تلک حرمت حرم کا کریں اور تم سے لڑیں تب تم بھی مارو فان قاتلوکم فاقتلوھم پس اگر لڑیں وہ تم سے
یعنے ابتداء قتال کریں پس مارو تم ان کو کہ انھوں نے حرمت حرم کی اٹھادی کذلک جزاء الکفرین اسیطرح ہے جزا
کافروں کی جزا مرجوع ہے کہ مشدد ہے اور کذالک خبر ہے اور یہہ جملہ تذییل ہے حاصل یہہ ہے کہ مثل جزاء
مذکور اور سزائے مسطور جزا ہے ناگرویدہ گان ہے فان انتھوا فان اللہ غفور رحیم پس باز رہیں وہ شرک سے
پس تحقیق اللہ تعالی بخشش کرنیوالا مہربان ہے کہ گناہ جو زمانہ شرک میں کئیں ہیں بخشے اور مہربانی فرما کر
بہشت میں داخل کرے وقاتلوھم حتی لا تکون فتنۃ ویکون الدین للہ اور لڑو تم ان سے یہاں تک کہ نہ رہے
کفر اور ہووے دین واسطے اللہ کے یعنے مشرکوں سے یہاں تک قتال کرو کہ اثر شرک کا نہ رہے اور عبادت
عبادت اللہ کی ہی ہو فان انتھوا فلا عدوان الا علی الظلمین پس اگر باز رہیں وہ پس نہیں زیادتی کرنا
مگر اوپر ظالموں کے فان انتھو شرط ہے محذوف الجزاء یعنے فان انتہوا فلا تقاتلوھم اور فلا عدوان علت واسطے
تعلیل کے ہے عدوان کا مضاف ہے انحِ فلا جزاء عدوان اور یہہ جملہ معترضہ واسطے ناامیدی کافروں کے
ہے حاصل یہہ ہے کہ اگر یہہ عدوان اور شرک اور کفر اور قتال مسلمانوں سے باز رہیں اور غیر خدائے عز وجل کو الہ
نجانیں اور شیطان اور بتوں کو دخل دین تو ان سے قتال مت کرو اور ان کے جہاد سے باز رہو الشھر الحرام
بالشھر الحرام مہینہ حرمت والا یعنے ذیقعدہ اس برس کا کہ قضائے عمرے کو چلے ہو بدلے مہینے حرمت
والے کے ہے کہ پہلا ذیقعدہ جو گذر گیا ہے یعنے اگر جنگ کریں کافر تو مت ڈرو کہ انھوں نے تمہیں اس ماہ
حرام میں مکے سے نکالا تھا تم اس ماہ حرام میں قتل کرو انہیں والحرمت قصاص اور حرمتوں کا بدلا ہے یعنے
ترک حرمت اس ماہ کی کہ تم کرتے ہو بدلا ہے ترک حرمت اس ماہ کی کہ انھوں نے کیا تھا سمجھ لیجے کہ ماہ حرام
چار ہیں رجب ذیقعدہ ذی الحجہ محرم انمیں لڑنا حضرت ابراہیم کے یہاں منع تھا اب اس دین مسلمانوں کو ان میں

لڑنا منع ہے کافرون سے لڑنا بڑی عبادت ہے فَمَنِ اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ فَاعْتَدُوْا عَلَيْهِ بِمِثْلِ مَا اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ
پس جو کوئی تعدی کرے اوپر تمہارے پس تعدی کرو تم اوپر اُسکے ساتھ برابر اُس چیز کے جو زیادتی کی ہے اوپر
تمہارے یہہ لفظ بر سبیل مشاکلہ واقع ہے اور مراد اس سے یہہ ہے کہ جزا تعدی اور ستم کی اُسے پہنچاؤ نہ یہہ
کہ عوض ستم کے ستم کرو کہ اہل اسلام ستم نہیں کرتے وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ اور ڈرو اللہ سے
اور پرہیزگاری کرو اور جانو تم کہ اللہ ساتھ پرہیزگارون کے ہے ساتھ نصرت اور معاونت کے جب آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ قضا کیا اور مکے تمے اراده چلنے کا فرمایا بعضے لوگون نے کہا خرچ راہ نہیں رکھتے
اور جنکو دسترس ہے وہ دیتے نہیں حکم ہوا کہ وَاَنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اور نفقہ کرو تم بیچ راہ اللہ کے یعنے جہاد
تو نگر و خرچ کرو تم مال کو بیچ راہ اللہ کے اور بحر مواجین لکھا ہے کہ عطف اسکا اوپر قاتلوہم کے ہے اسواسطے کہ قتال
بے انفاق نہیں ہوتا یعنے یہہ کہ خرچ کرو مال اپنا بیچ راہ خدا کے یعنے بیچ اسباب جہاد اور غزا کے اور خریدنے
گھوڑے اور اسلحہ اور تیر اور کمان اور تیغ اور سپر کے اور زرہ اور بکتر کے اور بیچ کھلانے غازیون کے اور دانے گھاس
اونٹ گھوڑون کے وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ اور مت ڈالو جانون اپنی کو طرف ہلاکت کے بایدیکم مین
بے زائدہ ہے اور ایدیکم بمعنی انفسکم کے ہے اور بالانفسکم محذوف ہے اور بے واسطے استعانت کے ہے
اور تقدیر کلام کی یہہ ہے کہ ولا تلقوا انفسکم بایدیکم مت ڈالو جانون اپنی کو ساتھ ہاتھون اپنے کے طرف ہلاکت
کے یعنے با استعانت ہاتھون کے حاصل یہہ ہے کہ اپنے آپ کو ہلاکت مین اپنے ہاتھون سے مت ڈالو
اس طرح کہ مال گھوڑے اور سلاح مین خرچ نکرو اور پیادہ بے سلاح جنگ مین جاؤ یا مال اسراف مین خرچ کرکے
فقیر ہوکے بیٹھ رہو کہ جہاد نکرو اور کفار غالب ہوجاوین یا مال اپنے رفیقون کو نہ دو اور وہ تمہین اکیلا جنگ
مین چھوڑ دین تمہارے ساتھ تن دہی نکرین اور ہلاک کرا دین تو گویا تم نے اپنے ہاتھ سے اپنی جان کو ہلاک
کیا بخل کرکے مال دے نہ سکے پس اپنا ممسک بنا اور بخل مت کرو کہ موجب ہلاکت ہے کہ البخیل بعید من اللہ بعید
من الجنۃ وقریب من النار نظم بخل کے تین حرف ہین اے رافت ٭ سو برائی انہین سے اُسکی نکال ہونے کی معنی
ہین یہہ کہ بعد خدا ٭ ہو رہیگا البخیل کو ہر حال ٭ خی سے خوف عذاب دوزخ ہے ٭ صاحب بخل کو بہ بیچ کمال ٭
اور سمجھو کہ ہین بخیل اللئیم ٭ کہ یاں نکتہ اسکا لام ہے دال ٭ وَاَحْسِنُوْا اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ اور نیکی
کرو تم ساتھ غازیون کے اگر غازی محتاج ہین خرچ دو اور پیدل ہین سواریان دو اور اگر خالی ہاتھ ہین ہتھیار تیار کر دو
تحقیق اللہ تعالی دوست رکھتا ہے نیکی کرنے والون کو معلوم کیجے کہ انتیسوین آیت آیات مسائل سے
کہ جسمین مسئلہ اتمام حج اور عمرے کا اور احصار حج اور عمرہ کا ٭ لکھا ہے وہ یہہ ہے وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ
اور تمام کرو حج کو اور عمرے کو یعنے مناسک اور حدود اور فرائض اور سنن اسکے تمامی بجا لاؤ واسطے خدا کے نہ مانند

کفار کے کہ طواف بیت بتون کے نام پر کرتے مین عطف اسکا آیت قتال پر ہے کہ ہر ایک متضمن ہے ہجر
اوطان کو اور فرقت زنان کو اور اولاد کو اور شامل ہے صرف اموال اور انفاق کو سمجھ لیجے کہ حج اسلام وبر
مذہب ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے دو رکن رکھتا ہے ایک وقوف بعرفات اور دوسری طواف زیارت
کہ حاجی ان دونون کو بوجہ فرضیت ادا کرتے مین اور احرام شرط اسکی ہے اور نزدیک امام شافعی کے رکن ہے
اور افعال بعضے واجب ہین بعضے مندوب کہ بیان انکا کتب فقہ منسوب ہے اور عمرہ عبارت طواف اور
سعی سے ہے اور احرام اسمین بھی شرط ہے جیسے حج مین فرض ہے صلی اللہ علیہ وسلم اور
تمامیت حج اور عمرے کی بعضون کے نزدیک یہہ ہے کہ شائبہ حرمت نہو اور بعضے کہتے ہین کہ قصد تجارت
اور طالب زوجہ یا نیت کسی امر کی سوا حج کے محفوظ نہو سوال حج اور عمرہ دونون سیجے ایک خطاب کے واقع ہین اور
دلیل مین ایک امر کے وارد ہین پس ایک کو فرض ایک کو سنت کہنا کہان سے نکلتا ہے چنانچہ مذہب
حنفیہ اور امام شافعی دونون کو فرض کہتے ہین وہ یہان درست اور حسبت معلوم ہوتا ہے جواب آغاز اسلام
مین حج اور عمرہ دونو مندوب تھے یعنی مستحب اور امر واسطے ندب کے تھا پھر آیت وللہ علی الناس حج البیت
من استطاع الیہ سبیلا سے حج فرض ہوگیا اور عمرہ جیسا مندوب تھا ابھی صفت پر باقی رہا چنانچہ بحر مواجین
لکھا ہے اور اختلاف الائمہ مین مذکور ہے کہ اتفاق ہے ائمہ اربعہ کا کہ حج ایک رکن ارکان اسلام سے ہے اور
فرض ہے ہر مسلمان پر کہ آزاد عاقل بالغ ہو اور توانائی رکھتا ہو اوپر اسکے تمام عمر مین ایکبار اور اختلاف ہے عمرے مین
بقول امام اعظم اور امام مالک عمرہ سنت ہے اور بقول احمد فرض ہے جیسے حج اور امام شافعی کے دو قول
مین صحیح تر ان دونو مین یہہ ہے کہ فرض ہے اور جائز ہے عمرہ بجا لانا ہر وقت جب چاہے بغیر کراہیت کے
نزدیک امام اعظم کے اور امام شافعی کے اور امام احمد حنبل کے اور بقول امام مالک کے مکروہ ہے ایک برس مین
دوبارہ اور بقول بعضے اصحاب انکے کے عمرہ کرے ہر مہینے مین ایکبار اور باقی مسائل حج کے تفسیر وللہ علی الناس
حج البیت مین لکھین جاوینگے انشاء اللہ تعالی فَاِنْ اُحْصِرْتُمْ فَمَا اسْتَیْسَرَ مِنَ الْہَدْیِ پس اگر گھیرے جاؤ تم ساتھ مرض کے
یا خوف کے یا کم ہونے قوت کے یا گم ہونے راحلے کے پس واجب ہے تمھارے جو میسر ہووے قربانی سے
اونٹ یا گائے یا گوسفند واسطے ذبح کے مکے مین بھیجو اور جب وہان پہنچے تو قربانی کرو اور اسکو دم احصار کہتے
ہین وَلَا تَحْلِقُوْا رُءُوْسَکُمْ اور مت منڈواؤ سرون اپنے کو حَتّٰی یَبْلُغَ الْہَدْیُ مَحِلَّہٗ وہان تک کہ پہنچے قربانی
جگہہ اپنی کو کہ منا ہے سوال پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم جو عمرے کو آئے تھے اور حدیبیہ مین اہل مکے کے ہاتھ سے
محصر ہوئے تھے کہ نو کوس ہے مکے سے وہین قربانی کرتے تھے منا مین نہین بھیجتے تھے اور آیت یبلغ الہدی
محلہ سے بھیجنا ہدی کا نکلتا ہے جواب حدیبیہ داخل حرم ہے اور محل ذبح ہے اسواسطے وہین تمام احصار

مین ذبح کرلنا فَمَن کَانَ مِنکُم مَّرِیضًا پس جو کوئی ہووے تم مین سے بیمار وقت احرام کے اَوْ بِہٖ اَذًی
مِّن رَّأْسِہٖ یا اُسکو ایذا ہی سر اُسکے سے یعنے درد سر ہی یا جراحت ہی یا جوئین پڑگئی ہین یا اَور
اس سبب سے ضرورت ہی اُسے سر منڈوانیکی فَفِدْیَۃٌ پس بدلا ہی لکھا ہی کہ کعب بن عجرہ کے حق مین حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اُن کے سر مین جوئین بہت پڑگئین اور وہ محرم تھی کہ سر تراش اور چھ
درویشون کو کھلا ذبح کر انھون نے کہا کہ دست رس نہین رکھتا حکم ہوا کہ فدیہ دے مِّن صِیَامٍ اَوْ صَدَقَۃٍ
اَوْ نُسُکٍ روزون سے یعنے تین دن کے روزے رکھ یا صدقہ کر یعنے طعام چھ مسکینون کو دے نصف
نصف صاع گندم سے یا قربانی کر کہ ادنے اُسکا گوسفند ہی معلوم کیجے کہ تیسوین آیت آیات سابق سے
کہ جس سے مسئلہ احکام تمتع کا نکلتا ہی وہ یہہ فَاِذَا اَمِنتُمْ فَمَن تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَۃِ اِلَی الْحَجِّ پس جب امن مین آؤ
تم خوف دشمن سے یا مرض سے پس جو کوئی فائدہ اٹھاوے عمرے سے ساتھ حج کے یعنے جمع کرے درمیان
حج اور عمرے کے بیچ سفر واحد کے بطریق تمتع سمجھ لیجے کہ حج اور عمرہ یا بطریق افراد ہی کہ اول حج کا احرام باندھا اُسکے
احکام بجالایا جب حج تمام ہوا تو احرام سے باہر آکر احرام عمرے کا باندھا اور اُسکے اعمال بجالایا نزدیک امام
مالک اور شافعی کے یہہ افراد افضل ہی اور یا بطریق قران ہی کہ بیچ ایک احرام کے لبیک حج اور عمرے کا
معاً کہے اور اعمال حج پر اقتصار کرے کہ عمرہ اُس مین مندرج ہی جیسے وضو غسل مین نزدیک امام اعظم کے
یہہ قسم فاضل تر ہی اور یا بوجہ تمتع ہی کہ جو موسم حج مین میقات کو پہنچے احرام عمرے کا باندھے اور مکے
مین اگر عمرے سے فارغ ہوکر احرام سے باہر آوے اور محظورات سے متمتع ہووے پھر مکے مین احرام باندھے
حج کا امام احمد کا مختار یہی ہی پس جو کوئی کہ متمتع ہو فَمَا اسْتَیْسَرَ مِنَ الْہَدْیِ پس اوپر اُسکے ہی جو میسر ہو قربانی
سے گائے یا گوسفند یا شتر اور اُسکو دم تمتع کہتے ہین شکرانہ ہی یہہ توفیق پانے کا بیچ جمع کرنے دو عبادت
کے امام اعظم رح کے نزدیک دم قربت ہی ہر ناسک کو یعنے قربانی کرنے والے کو کھانا اُس سے روا ہی اور
امام شافعی کے نزدیک یہہ دم جنایت ہی کہ نقصان حج اور عمرہ کے سے کہ سفر واحد مین جمع کرکر دونو کو
بجالایا ہی کھانا اُسکا ناسک کو ناروا ہی چنانچہ بحر مواج مین کہا ہی اور اختلاف الائمہ مین مسطور ہی
کہ متفق ہین ائمہ ثلثہ کہ جائز ہی حج ہر وجہ وجوہ مشہورہ سے کہ افراد تمتع اور قران ہی ہر مکلف کو علی الاطلاق
بغیر کراہیت کے اور بقول امام اعظم رح مکی کو تمتع اور قران مشروع نہین اُسکے حق مین مکروہ ہین افعال کرنے ساتھ
دونون کے اور اختلاف ہی افضلیت مین وجوہ ثلثہ کے پس بقول امام اعظم رح قران بہتر ہی بعد ازان
تمتع خارج والون کو جو آئے ہون باہر سے میقات احرام کے بعد اُسکے افراد ہی اور امام مالک کے دو قول
مین اصح اُنمین سے افراد ہی پھر تمتع پھر قران اور دوسری روایت مین قران بہتر ہی ان دو سے اور امام شافعی کے

بھی دو قول ہین اصح ان سے افراد ہے پھر تمتع پھر قران اور ترجیح دیا ہے اسی قول کو از روے دلیل اور احتیاط
کیا ہے اسکو ایک جماعت نے اصحاب ان کے سے اور جائز نہین داخل کرنا افعال حج کا بعد طواف کرنے
واسطے عمرے کے اور داخل کرنا افعال عمرے کے اور حج کے اختیار کیا ہے اسے امام اعظم اور امام مالک نے پہلے
وقوف عرفات سے اور منع کیا اسکو امام احمد نے مطلقا اور امام شافعی کے دو قول ہین اول واجب ہے
اور متمتع کے دم اگر ہووے حاضران مسجد حرام سے اور ایسے قارن پر اور وہ نہین ہے باتفاق ائمہ اربعہ اور بقول داود
قارن پر دم لازم نہین ہے اور بقول امام شعبی اوپر قارن کے اونٹ ہے اور اختلاف ہے حاضران مسجد حرام
مین کہ کسے کہتے ہین پس بقول امام شافعی اور امام احمد حنبل جو شخص مقدار سفر شرعی کے کہ جسمین قصر صلوٰۃ ہے دور ہو
مسجد حرام سے اور حاضران مسجد حرام سے اور بقول امام اعظم اہل مکہ اور ذی طوی ہین اور واجب ہوتا ہے دم اوپر
متمتع کے جب دم احرام باندھے واسطے حج کے نزدیک امام اعظم اور امام شافعی کے اور بقول امام مالک جب واجب
نہین جب تک رمی جمرہ عقبہ نکرے اور اختلاف ہے وقت جواز ذبح مین اسکے پس بقول امام اعظم اور مالک
درست نہین ہے ذبح کرنا اسکو نحر کے دن سے پہلے اور روز نحر روز عید ہے اور امام شافعی کے دو قول ہین
ظاہر تر ان دونو کا بعد فراغ عمرہ ہے اور اسوقت مین کہ نپاوے ہدیہ واسطے ذبح کے مکان ذبح مین اسپر دس
روزے لازم ہوتے ہین تین روزے حج مین رکھے اور سات روزے جب پھرے طرف اہل اپنی کے جیسا کہ
فرمایا فَمَنْ لَّمْ یَجِدْ فَصِیَامُ ثَلٰثَةِ اَیَّامٍ فِی الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ اِذَا رَجَعْتُمْ تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ پس جو کوئی نپاوے
قربانی کو یعنے اوپر اسکے قادر ہو پس روزے رکھے تین دن کے بیچ ایام حج کے اور سات جب
پھر جاؤ تم طرف وطن کے یہہ ہوئے دس کامل کہ تین حج مین سات مراجعت مین اور کامل واسطے تاکید ہے
اور زیادتی اہتمام اسکے کے سمجھ لیجے کہ لازم نہین ہوتے وہ تین روزے مگر بعد احرام باندھنے کے واسطے حج کے
نزدیک امام مالک اور شافعی کے اور بقول امام اعظم کے اور ایک روایت دو روایتون امام احمد کے سے جب احرام
باندھے ساتھ عمرے کے جائز ہین اسنے تین روزے اور ایام تشریق مین یہہ روزے جائز ہین یا نہین امام
اعظم کے نزدیک جائز نہین اور امام شافعی کے دو قول ہین ایک عدم جواز کا جدید دوسرا قول قدیم مختار جواز کا ہے
اور یہی مذہب امام مالک کا ہے اور ایک روایت امام احمد حنبل کی ہے اور فوت نہین ہوتے وہ روزے
ساتھ فوت ہونے روز عرفے کے مگر نزدیک امام اعظم کے کہ ان کے نزدیک ساقط ہوجاتے ہین روزے
اور ثابت ہوتا ہے ہدیہ ذمے اسکے پر اور بقول راجح مذہب امام شافعی کے روزہ رکھے بعد عرفے کے اور دم واجب
نہین ہوتا ساتھ تاخیر ان روزون کے سوا قضا ان روزون کے اور بقول امام احمد کے اگر تاخیر کرے بغیر عذر کے
تو دم لازم ہوتا ہے اور بعذر تاخیر کرے ایک سال سے دوسرے سال تک تو دم اوپر اسکے ثابت نہین

ہوتا

ہوتا اور جو پایا ہدیہ حالت روزے مین مستحب ہے اور پر اُسکے ذبح کرے اور بقول امام اعظم واجب ہے کہ ذبح کرے اور
وہ سات روز جو باقی ہین پس بیچ وقت اُسکے کئے امام شافعی کے دو قول ہین صحیح اُن دو سے یہہ ہے کہ جب
رجوع کرے طرف اہل بیت کے اور یہی مذہب امام احمد کا ہے اور قول دوسرا جواز ہے پیش از رجوع اور وقت
جواز کے مین کہ پیش از رجوع نبوی اہل ہے دو وجہ مین امام شافعی کی ایک یہہ ہے کہ جب خارج ہو مکے سے
اور یہی قول امام مالک کا ہے اور دوسری وجہ جب فارغ ہو افعال حج سے اگرچہ مکے مین ہو یہی قول
حضرت امام اعظم کا ہے اور جب فارغ ہو متمتع افعال عمرے سے تو نکل گیا احرام سے برابر ہے کہ ہدیہ چلا یا ہے
یا نہین نزدیک امام مالک اور شافعی کے اور بقول امام اعظم اور امام احمد کے احرام سے نہین نکلتا روز نحر تک
اُس احرام پر کہ احرام عمرے کا ہے احرام حج کا باندھے پس نکل جاوے یکگا دونون احرام سے نحر کے روز ذٰلِکَ
لِمَنْ لَّمْ یَکُنْ اَهْلُهٗ حَاضِرِی الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ یہہ تمتع واسطے اُس شخص کے ہے کہ نہو اہل اُسکا رہنے والا مسجد حرام کا یعنے
مسافر ہو متوطن مکہ نہو چنانچہ مذہب امام اعظم کا ہے کہ تمتع اور قران نزدیک اُن کے مخصوص با فاقی لوگون
کے ہے نہ متوطنون مکہ کے اسواسطے کہ یہہ اہل حرم ہین غیر اشہر حج مین بھی احرام عمرے کی باندھ سکتے ہین اور
تحقیق اہل حرم کی کہ عبارت حاضران مسجد حرام سے ہے پیچھے بیان کر دی ہے اور نزدیک امام شافعی کے
ذٰلِکَ کا اشارہ طرف حکم مذکور کے ہے کہ ہدی اور صیام ہے اشارہ تمتع کی طرف نہین ہے اور نزدیک
اُن کے اہل مکہ کو بھی تمتع اور قران ہے لیکن قربانی اور صیام نہین وَاتَّقُوا اللّٰهَ اور ڈرو تم اللہ سے اور جو کچھ درباب
حج صادر ہوا ہے محافظت کرو اُسکی وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ اور جانو تم کہ تحقیق اللہ تعالی سخت عذاب
والا ہے واسطے اُن لوگون کے کہ حفظ امر الٰہی نہین کرتے معلوم کیجے کہ انتیسوین آیت آیات مسائل سے کہ
جس سے مسئلہ وقف حج کا اور شرائط اُسکے کا اور وقوف کا بیچ عرفے اور مزدلفے کے نکلتا ہے وہ یہہ ہے
اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمٰتٌ زمانہ حج کا مہینے ہین معلوم معروف مشہور کہ شوال ذیقعدہ ذی الحجہ کے شب نحر سے
تا حج کہ مذہب امام شافعی کا ہے اور روز نحر بھی داخل ہے امام اعظم رح کے نزدیک سوال حج کے دو رکن ہین اول
وقوف اوپر عرفات کے اور وہ موقت ہے ابتداء وقت ظہر روز عرفے سے تا انتہائے وقت عشائے شب
عید مقدار ساتھہ دو مہینے دس دن کے کہ مذکور ہین نہین ہے اور رکن دوسرا طواف زیارت ہے اور وہ
موقت بوقت مذکور نہین ہے بعد روز عید کے بھی جائز ہے پس توقیت بدو ماہ وده روز کس معنون سے ہے
جواب شک نہین ہے کہ ارکان حج اسی تفصیل پر ہین کہ سائل نے بیان کئے لیکن احرام باندھنا اور شروع
کرنا ساتھہ حج کے نزدیک ابو حنیفہ کے کمالا اور نزدیک شافعی کے جوازا تعلق اوپر اسی وقت کے رکھتا ہے
اگر کوئی قبل شوال سے بہ نیت حج احرام باندھے اور شروع بیچ حج کے کرے نزدیک امام اعظم کے اگرچہ جائز ہے لیکن

حرم تک ہونا وہ شخص مسافر نہیں ہوتا ہے اور امام شافعی کے نزدیک حاضر وہ ہے جو کہ حرم سے بقدر مسافت قصر کی دوری پر نہ ہو
اور جو شخص حرم سے دور نہیں اور وہ مسافت دس دن کی ہو واسطے حج کے مقرر کئے ہیں شرط اس کا کہ تمتع و قران میں ہو
سال میں حج کے اور جو کوئی قبل شوال کے میقات میں پہنچے اور وہیں عمرہ کا احرام باندھے اور سعی اور طواف
کرے اور بعد اس کے طواف عمرہ کے بجا لاوے اگر قبل شوال کے اسی سال میں حج کرے تو وہ بھی
احرام میں ہی رہے اور واسطے حج کے جب تک سفر نہ ہو گا متمتع ہو گا سوائے اس کے کہ عمرہ اس کا قبل وقت
حج کے واقع ہوا ہے اور طواف ساتھ اکثر شوط کے حج شوال سے بجا لایا تو حاجی مذکور متمتع ہے شرط ہے
متمتع ہونے میں سوائے اس کے کہ عمرہ اور حج اس کا ایک سفر میں آیا اور عمرہ وقت حج میں واقع ہوا اختلاف الائمہ
میں ہو تو حج اور میقات زمانی ہے اور مکانی پس میقات زمانی اشہر معلوم میں کہ جائز نہیں احرام واسطے حج
کے مگر انہی مہینوں میں کہ وہ شوال اور ذیقعدہ اور دس دن ذی الحجہ کے ہیں کہ تشریح اس کی پیچھے مذکور ہو چکی اور یوم
نحر کا دن اس میں داخل ہے لیکن احرام باندھنے میں داخل نہیں سوائے اس کے کہ روز حلال ہے اس میں احرام سے
نکلنے میں اور اگر کوئی باندھے احرام حج کا مہینہ میں شوال سے پہلے مکروہ ہے لیکن ہو جاتا ہے حج نزدیک ائمہ ثلثہ کے
بکراہت اور امام شافعی کے نزدیک یہ ہے کہ عمرہ ہوتا ہے حج نہیں ہوتا اور بقول ابو داؤد کے بعض
نہ حج ہو نہ عمرہ اور دوسری میقات مکانی ہے پس میقات ان لوگوں کی جو ساکنان مکہ میں نفس مکہ ہے
اور جو دور رہتے ہیں میقات سے پس وہ مختار ہیں اگر چاہیں احرام باندھیں اپنے گھر سے اور اگر چاہیں میقات سے
بالاتفاق لیکن اختلاف ہے فضیلت میں پس بقول امام اعظم اپنے گھر سے بہتر ہے اور یہی قول امام شافعی
کا ہے اور امام رافعی نے اسکو صحیح کیا ہے اور بقول امام مالک اور امام احمد میقات سے بہتر ہے اور یہی
قول امام شافعی کا ہے تصحیح کیا اسکو امام نووی نے اور کہا ہے کہ یہ قول موافق احادیث صحیحہ کے ہے اور جو
شخص کہ میقات پر پہنچے جائز نہیں ہے کہ بغیر احرام باندھے گذرے بالاتفاق اور اگر گذر گیا تو پھر کر آوے یعنی
میقات پر اور احرام باندھے بالاتفاق اور خوشبو ملنا بدن پر واسطے احرام باندھنے کے مستحب ہے نزدیک
تین کے اور بقول امام مالک جائز نہیں وہ خوشبو کہ جسکی بو باقی رہے اور اگر لگائے تو واجب ہے دھونا اسکا
اور مکروہ ہے خوشبو کرنا جامہ کا بالاتفاق اور بقول امام اعظم احرام منعقد ہوتا ہے ساتھ نیت کے اور تلبیہ کے
یا چلانے قربانی کے یا نیت احرام کے بغیر تلبیہ اور تلبیہ واجب ہے نزدیک امام اعظم کے اور امام مالک کے
نزدیک امام محمد کہتے ہیں کہ اگر روانہ کیا قربانی کو اور نیت کی حج اسکے احرام کی محرم ہو گیا اگرچہ تلبیہ نہ کرے اور اگر بعد میں
چلایا تو بسبب گناہگاری بغیر تلبیہ کہنے کے نہیں اور قربانی میں امام مالک کا جواب تلبیہ مطلق نہ ہے چلایا نہ چلایا اور ثابت
کیا ہے بعضوں نے دم کو ترک کرنے تلبیہ سے اور بقول امام شافعی اور امام احمد تلبیہ سنت ہے اور منع کرنا

تلبیہ نزدیک جمرہ عقبہ کے بقول ائمہ ثلثہ اور بقول امام مالک بعد زوال روز عرفہ کے قطع کرے اور حرام ہے
محرم کو سر چھپانا کہ احرام اسکا سر برہنگی ہے اور پہننے سب کپڑے سِلے ہوئے جیسے قمیص پاجامہ کلاہ قبا موزہ
اور سینا کپڑے و لنگا اور حرام ہے جماع اور بوسہ اور مس کرنا شہوت سے اور نکاح کرنا اور شکار مارنا اور خوشبو
سونگھنی نزد ائمہ مالکیہ کے اور دور کرنا موئے اور ناخن کا اور عورت سب احکام میں مانند مرد کے ہے مگر کپڑے سِلے
ہوئے پہنے اور سر چھپاوے اور منہہ کھلا رکھے کہ احرام اسکا اسمیں ہے اور مسائل حج کے بتفصیل کتب فقہ میں
مذکور میں دیکھ کر عمل کرنے لیکن شرط وجوب حج کی سمجھ لیجے توانائی ہے اس شخص کی حق میں کہ حج کرے
یا آپ قادر ہو اور ادا اسکے کے اور آپ قادر نہو تو غیر کو بطریق نیابت بھیج سکے پس شرط توانائی کی ہے حق اس
شخص کے کہ بنفس خود ادا کرے توشہ ہے اور بار برداری اور اگر توشہ اور بار برداری نہیں لیکن پیدل چلنے پر قادر ہے اور
کچھ کسب آتا ہے کہ اسمیں رفع احتیاج ہو سکتا ہے اسپر مستحب ہے بالاتفاق اور اگر محتاج ہے بطرف سوال کے تو مکروہ
ہے اور امام مالک کے نزدیک اگر عادی ہے سوال کا تو واجب ہے حج اور اگر کسی کا مزدور ہو کر گیا تو حج ہو جاویگا
مگر نزدیک امام احمد کے نہوگا اور اگر کسی کا مال غصب کر کے خرچ راہ کیا یا کسی کا دابہ غصب کر کے سوار ہو گیا اور حج
کیا تو درست ہے حج اگرچہ عاصی ہوا نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور امام احمد کے نزدیک جائز نہیں حج اور لازم نہیں بیچنا
مسکن کا واسطے حج کے بہ اتفاق اور کسی کے پاس اگر مال اس قدر ہے کہ حج کر آوے لیکن احتیاج ہے اُسکے
مسکن خریدنے کی تو حویلی خرید لے اور حج کی تاخیر کرے اور بقول ابو حامد کے کہ ائمہ شافعیہ سے ہے صرف کرے
مال برائے حج اور بقول ابو یوسف نہ مکان سکونت بیچے اور نہ خریدے اور سوار ہو کر دریائے قلزم میں جانا حج کو
بقول ائمہ ثلثہ کے واجب ہے اگر غالباً سلامت جانے آنے میں لوگ اور امام شافعی کے دو قول میں ظاہر
تران دو کا وجوب ہے اور عورت کو حج لازم نہیں جب تک کہ اسکا زوج یا اور محرم ساتھ نہو بقول امام اعظم اور
امام احمد اور اگر کوئی مغصوب عاجز ہو حج کرنے سے بنفس خود بسبب جاتے ماندگی کے یا پیری کے یا بیماری کے کہ امید صحت
کی نہیں ہے پس کسی کو اپنا نائب کر کے بھجواوے اور نائب نکیا تو حج اسکے ذمے ثابت رہا نزدیک ائمہ ثلثہ
کے اور بقول امام اعظم لازم نہیں ہے اور مغصوب کے حج اور سوا اسکے نہیں ہے کہ لازم ہے اور نیز تونگر کے کہ طاقت
رکھتا ہے بنفس خود ادائے حج کرے خاصۃ اور جو اجارہ کیا کسی کو واسطے حج کے تو حج ہو جائے گا بالاتفاق مگر
بروایت امام اعظم حج اسیکا ہے جسنے کیا اور مستاجر کو ثواب نفقے کا ہے اور جائز ہے نائب بھیجنا حج
حج مفروضہ کے میت کی طرف سے بہ اتفاق اور حج نفل میں نزدیک امام اعظم اور امام احمد کے اور نزدیک
شافعی کے دو روایتوں میں اصح ان سے منع ہے اور حج نکیا جاوے کسی اور کی طرف سے جب تک
کہ ساقط نہووے ذمے اسکے سے حج فرض یعنے اول اپنے ذمہ سے فرض ادا کرے بعد اسکے اور کی طرف سے

حج کرے اور اگر اور کی طرف سے کرے تو اُسپر جو فرض رہا ہے ادا ہوا اُس شخص کا ہوا اور بقول امام اعظم جائز ہے
اِس طرح سے بکراہیت اور غیر جائز ہے حج نفل اُس کسی کو کہ اُسپر حج فرض ہے نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے
پس جب احرام باندھا واسطے حج نفل کے منصرف ہو گیا طرف حج مفروضہ کے اور بقول امام اعظم اور امام مالک کے
جائز ہے کہ حج نفل ادا کرے حالانکہ اُسپر فرض ہے اور منعقد ہوتا ہے احرام اُسکا جسکی نیت کی ہے اور بقول قاضی
عبدالوہاب مالکی جائز نہیں ہے اسواسطے حج فریضہ ادا کرنا نزدیک مالکیان بالفور ہے پس وقت حج کا تنگ ہے
جیسا کہ وقت ادائے نماز کا اور اجارہ کرنا اوپر حج کے جائز ہے نزدیک امام شافعی کے اور امام مالک کے بکراہیت اور
منع کیا ہے امام اعظم نے اِس سے فَمَنْ فَرَضَ فِيهِنَّ الْحَجَّ پس جو کوئی کہ مقرر کرے بیچ ان مہینوں کے اوپر نفس اپنے
کے حج ساتھ تلبیہ کے اور بھیجنے قربانی کے بمذہب امام اعظم اور ساتھ نیت کے بقول امام شافعی فَلَا رَفَثَ
وَلَا فُسُوقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ پس نہیں ہے رغبت عورتوں کی اور نہیں گناہ کرنا اور نہ جھگڑنا ہے جو کہ ایام حج میں تو
قریش آپس میں مجادلہ کرتے تھے منا میں اور کہتے تھے حج ہمارا تمام تر ہے حکم آیا کہ جدال مت کرو وَمَا تَفْعَلُوا مِنْ
خَيْرٍ يَعْلَمْهُ اللّٰهُ اور جو کرو گے تم بھلائی سے جانتا ہے اُسکو اللہ وَتَزَوَّدُوا اور خرچ لیا کرو ایک قوم قافلہ میں
کے سے نے توشہ و زاد و راحلہ قصد حج کا کرتے تھے اور مکے میں اگر اظہار احتیاج کرتے تھے اہل قافلہ سے حق تعالیٰ
نے فرمایا توشہ اُٹھاؤ تا کہ لوگوں کے دلوں پر گران نہو فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى پس تحقیق بہتر فائدہ خرچ کا بچنا ہے
سوال سے اور ترک طمع ہے اہل مال و اموال سے سمجھ لیجے کہ نزدیک سالکان راہ الٰہی کے اشارہ تزودوا سے
طرف توشہ راہ آخرت کے ہے اور بہترین توشہ پرہیزگاری ہے معصیت اور گناہ سے اور ترک تمنا و آرزو
ہے ماسوی اللہ سے کہا ہے اہل طریقت نے کہ دو چیزیں درست اور دو چیزیں شکستہ ہو جائیں اس راہ میں
ایک تو دین درست ایسا کہ کوئی ترک مستحب نہ واقع ہوا اور دوسرا یقین درست بوعدہ ہائے الٰہی ایسا ہو کہ خیال
میں ہے کسی مخلوق سے نہ سائل ہو نہ طامع ہو اور ایک دل شکستہ چاہیے تمنا و آرزوے دنیائے دانی سے
دوسرا پانو شکستہ چاہیے کہ واسطے سوال کے نجاوے اور اظہار احتیاج نکرے کسی حاتم زمانہ سے مت وہ سمجھے آئے
جو ہووے ماہر نہ کیا قبح شکست میں ہے ظاہر نہ اور نزدیک جانبازان راہ خدا کے اور سوختگان شوق کبریا کے
تقویٰ اجتناب بصر ہے مشاہدہ ماسوی اللہ سے مت اُسکی شکل آتی ہے نظر ہر شکل میں رائت نہ نظر آوے
کہ نظر و نمن سمانا اُسکو کہتے ہیں وَاتَّقُونِ يَا أُولِي الْأَلْبَابِ اور ڈرو مجھ سے اے صاحبو عقل کے اور تقویٰ
اختیار کرو لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَبْتَغُوا فَضْلًا مِنْ رَبِّكُمْ نہیں اوپر تمہارے گناہ یہ کہ ڈھونڈھو موسم
حج میں فضل یعنے تجارت پروردگار اپنے سے بعضے عرب تجارت اور اجارت حج میں نہیں پسند کرتے تھے
بلکہ جو بایں صورت آتا اُسکا حج معتبر نہیں جانتے تھے حق تعالیٰ نے فرمایا کہ سوداگری فیض حج سے بے بہرہ نہیں

کرتی بشرطیکہ مقصود اصلی اور مطلوب کلی حج ہو فَاِذَآ اَفَضۡتُمۡ مِّنۡ عَرَفٰتٍ پس جب پھرو تم عرفات سے یہ نام
ہے ایک موضع کا جہاں حضرت آدم علیہ السّلام اور حضرت حوا آپس میں احوال ایک دوسرے کے سے عارف
ہوئے میں فَاذۡكُرُوا اللّٰهَ عِنۡدَ الۡمَشۡعَرِ الۡحَرَامِ پس یاد کرو اللہ کو ساتھ تہلیل کے اور تلبیہ کے نزدیک مشعر حرام
کے مشعر حرام نام ہے مقام معین کا کہ درمیان عرفات اور منا کے ہے کہ اس کو مزدلفہ کہتے ہیں اور وجہ تسمیہ عرفات
کی تو پیچھے مذکور ہے اور مشعر حرام کی یہہ ہے کہ موضع شعور ہے یعنے مناسک حج کے یہاں سے معلوم ہوتے ہیں
اور مزدلفہ اسے اسواسطے کہتے ہیں کہ جائے ازدلاف ہے ازدلاف قریب کو کہتے ہیں لکھا ہے کہ حضرت
آدم علیہ السّلام اور حوا جب بہشت سے زمین پر آئے تو مدت تک آپس میں جدا رہے چنانچہ قصہ اسکا بتفصیل
پیچھے مذکور ہے پھر عرفا میں ایک دوسرے کو پہچانا اور مزدلفہ میں نزدیکی واقع ہوے کہ آپس میں مل گئے اور دوسری
وجہ تسمیہ مزدلفہ کی یہہ ہے کہ وہاں بہار ہیں انکو مزدلفہ کہتے ہیں واسطے اسکے کہ مردان خدا وہاں کوشش میں
ہوکر مقرب بارگاہ الٰہی ہوتے ہیں صاحب کشاف نے لکھا ہے فاذکروا اللہ بالتلبیۃ والتہلیل والتکبیر والثناء
والدعوات یعنے یاد کرو اللہ کو ساتھ تلبیہ کے کہ لبیک ہے اور تہلیل کے کہ لا الٰہ الا اللہ ہے اور تکبیر کہ اللہ اکبر ہے
اور ساتھ ثنا کے اور دعا کے اور پھر لکھا ہے بعضے کا قول کرکے کہ ساتھ صلوٰۃ مغرب اور عشا کے اور لکھا ہے
کہ ھو الجبل الذی یقف علیہ الامام وَاذۡكُرُوۡهُ كَمَا هَدٰٮكُمۡ اور یاد کرو حق تعالی کو اسی کا میں یاد کرنا نیک جیسا کہ ہدایت
کیا تمکو ساتھ مناسک افعال حج کے صاحب کشاف نے لکھا ہے کہ واذکروہ ذکرا حسنا کما ھدیکم ھدایۃ حسنۃ
او اذکروہ کما علمکم یعنے یاد کرو حق تعالی کو مثل اس یاد کرنے کے کہ رہنموئی کی اور تعلیم کی ہے تمکو ساتھ اخلاص
اور خلوص اور عبودیت کے کہ جب مزدلفہ میں پہنچو تو مغرب اور عشا وقت عشا میں بجماعت ادا کرو اور صبح ہو رہے
فجر کے تو نماز صبح تاریکی میں پڑھ کر پھر نبیئے تسبیح تہلیل ثنا حمد کے مشغول رہو اور درود پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
بھیجو اور حوائج اپنی اللہ سے چاہو پھر جب آفتاب برآمد ہو رمی جمار کرو پھر طرف خانہ کعبہ کے دوڑو اور جیسا فرمایا ہے
ویسا کرو زیادت اور نقصان اور تغیر تبدیل نکرو وَاِنۡ كُنۡتُمۡ مِّنۡ قَبۡلِهٖ لَمِنَ الضَّآلِّيۡنَ اور تحقیق تھے تم پہلے اس
رہنمائی سے البتہ گمراہوں سے ماقبل بعثت ہادی مطلق حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے نادان موضع
ذکر خدا سے اور ناشناسا مقامات عبادت حق جل و علی سے نہیں جانتے تھے کہ کس جگہہ خدا کو یاد کریں اور کس
طرح یاد کریں ثُمَّ اَفِيۡضُوۡا مِنۡ حَيۡثُ اَفَاضَ النَّاسُ پھر پھرو جہان سے کہ پھرتے ہیں آدمی یعنے مزدلفہ سے طرف
کعبے کے جاؤ اور واسطے بجالانے رکن دوم کے متوجہ ہو اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد افاضت سے یعنے پھرنے
سے پھرنا عرفات سے ہے اور خطاب قریش کو ہے کہ سب عرب کا وقوف بیچ عرفات کے تھا اور یہہ
عرفات کو نہیں جاتے تھے مزدلفہ میں ہوتے تھے اور اپنا ترفع کرتے تھے سب پر اور اپنے مساوی کسی کو نہیں

جانتے تھے موقف اور افاضت میں راہ نئی اپنے لئے نکالی تھی حق تعالیٰ نے فرمایا کہ وقوف عرفات
میں کرو اور عرفات سے پھرو جیسا کہ اور لوگ پھرتے ہیں اور مزدلفہ میں آتے ہیں وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ
غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ اور بخشش مانگو اللہ سے تحقیق اللہ بخشنے والا ہے گناہ پچھلے اور مہربان ہے اور اپنے کرم
ہو ساتھ سعادت حج کے فَاِذَا قَضَيْتُمْ مَّنَاسِكَكُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَذِكْرِكُمْ اٰبَآءَكُمْ پس جب کر چکو تم عبادتیں اپنی
یعنے مناسک اپنے ادا کر چکو اور عبادات حج سے فارغ ہو پس واسطے شکر نعمت کے یاد کرو اللہ کو جیسا
یاد کرنا ہے تمہارا بعد ادائے حج کے باپوں اپنوں کو جاہلیت میں رسم تھی کہ اشراف عرب بعد فراغ مناسک
کے آگے حرم کے درمیان منا اور جبل رحمۃ کے کھڑے ہو کر رفعت نسب اور شہرت حسب آباء اجداد اپنے
پر مفاخرت کیا کرتے تھے حکم ہوا کہ جیسا کہ باپوں کو یاد کرتے ہو ویسا خدا کو یاد کرو اَوْ اَشَدَّ ذِكْرًا یا زیادہ تر یاد
کرنا اس سے بھی اور یا یہ معنی ہیں کہ مثل یاد کرنے قوم کے کہ سخت تر ہے تم سے از روئے ذکر کرنے کے پس
حاصل یہ ہے کہ بعد فراغ حج کے جیسے آبا کی شجاعت سخاوت بیان کرتے ہو ایسی اللہ کی کرو یا سخت تر
اس سے از روئے ذکر کے یا یہ کہ جاہلیت میں جیسا وہ کرتے تھے اسباب اسلام میں یہ کرو یا یہ خدا کو یاد کرو
بعد حج کے جیسا لڑکپن میں جب زبان کھلی تھی تو مذکور ابا کا کرتے تھے اور بعضے کہتے ہیں کہ فاذکروا اللہ بالوحدانیۃ
پس ذکر کرو اللہ کا ساتھ وحدانیت کے جیسا باپوں اپنے کا ذکر بوحدانیت کرتے ہو اور جانتے ہو کہ کوئی اور
پدری میں شریک نہیں پس شرکت پدر میں روا نہیں رکھتے خدائے لاشریک میں بطریق اولیٰ شرکت روا نہ رکھو
ذکر وحدانیت خدا کا اور نفی شرکت کی باپ کا زیادہ تر چاہیے اسی واسطے اشد ذکرا کہا اور تشبیہ ذکر خدا کو کہ مطلوب
ہے اور اعلیٰ ہے ساتھ ذکر آبا کے کہ غیر مطلوب ہے اور ادنیٰ ہے ایسی تشبیہ ہے جیسی مطلوب کو ساتھ غیر
مطلوب کے بیچ درود کے اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اور یہ محاورہ عرب میں درست ہے فَمِنَ النَّاسِ
مَنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا پس بعضے لوگوں میں سے وہ شخص ہے کہ کہتا ہے اے پروردگار میرے
دے ہم کو بیچ دنیا کے یعنے حق تعالیٰ سے متاع محقرہ دنیا طلب کرتا ہے جب موقف میں حاضر ہوتا ہے
وَمَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ۝ اور نہیں ہے واسطے اس طالب دنیا کے بیچ آخرت کے کچھ حصہ اگر کافر ہے
تو بے نصیب محض ہے اور اگر مومن ہے تو اور مومنوں کی طرح سے بہرہ مند نہیں بحر مواج میں لکھا ہے
کہ یہ بیان حال کافروں ہے کہ مقصود انکی دنیا ہے اور محروم ہیں عقبیٰ سے کہ عقبیٰ کے قائل نہیں تا دعا واں کے
واسطے کریں اور ذکر کافروں کا اس محل میں اس واسطے کیا کہ حج میں کافر مسلمان ایک جگہ ہوتے تھے اور
دونو فریق بیچ تعظیم خانہ کعبہ کے اہتمام کرتے تھے وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً
وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝ اور بعضا انہیں سے وہ ہے کہ کہتا ہے اے پروردگار ہمارے دے ہم کو بیچ دنیا کے

بھلائی اور بیچ آخرت کے بھلائی اور بچا ہم کو عذاب آگ سے حسنہ دنیا توفیق طاعت روزی حلال ختم نیکی پر ہونا ہے اور حسنہ آخرت ساتھ مغفرت کے پہنچنا اور طرف نعمت جاودانی بہشت کے جانا ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ حسنہ دنیا عیش باسعادت اور مرنا باشہادت ہے اور حسنہ آخرت اٹھنا گور سے مژدہ و مسرت ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ حسنہ دنیا ایمان اور حسنہ آخرت امان ہے نیران سے اور حضرت علی مرتضی نے کہا ہے کہ حسنہ دنیا زن صالحہ ہے اور حسنہ آخرت حور پسندیدہ اور عذاب نار زوجہ ناشائستہ زشت خو سخت گو ہے رباعی
زن جیسے بہاں ملی ہے ای رافت ۞ بد روش بد سلیقہ بد اطوار ۞ یہیں انکو عذاب دوزخ ہے ۞ وقنا ربنا عذاب النار ۞ اولٰئک لھم نصیب مما کسبوا واللہ سریع الحساب یہہ لوگ جنھوں نے خیر دنیا و آخرت طلب کی ہے واسطے ان کے حصہ ہے اس چیز سے کہ کمایا ہے اور اللہ جلدی لینے والا ہے حساب ایک لمحے میں جناب تمام مخلوقات کا کر لیگا یہہ سرعت حساب اعمال باکثرت خلائق اور بسیاری اعمال دلیل ہے اوپر کمال قدرت اُسکی کے معلوم کیجے کہ منجملہ ان آیات آیات مسائل سے کہ جس سے مسئلہ تکبیرات تشریق کا اور رمی جمار کا نکلتا ہے وہ یہہ ہے واذکروا اللہ فی ایام معدودات اور یاد کرو اللہ کو ساتھ تکبیرات کہنے کے بیچ دنوں گنے ہووں کے عطف اسکا اوپر اوامر سابقہ کے ہے ذکر کیا ہے صاحب مدارک وغیرہ نے کہ ایام معدودات ایام تشریق ہیں اور زاہدی میں لکھا ہے کہ یوم نحر اور ایام تشریق ہیں اور ایام معلومات عشرہ ذی الحجہ ہے اور آخر اسکے ایام معدودہ ہیں اور مراد ذکر سے تکبیر ہے پیچھے نماز مفروضہ کے کہ ادا کی ہو جماعت اور وقت رمی جمار کے اور پھرنے میں منا سے طرف خانہ کعبہ کے اور طواف سے لکھا ہے تفسیر احمدی میں کہ اگر مراد ذکر سے تکبیر اوپر صلوٰۃ ہے تو امر للوجوب ہے اور اگر تکبیر رمی جمرہ عقبہ کی بطن وادی سے یوم نحر اور رمی جمار ثلثہ بعد اسکے تین دن ہے تو امر واسطے استحباب کے ہے اس واسطے کہ یہہ رمی جمار اگرچہ واجب ہے لیکن تکبیر کہنا وقت ہر رمی کے سنت ہے اور ایام تشریق تین دن ہیں بعد روز عید کے اور تکبیرات واجب ہیں بعد اس نماز مفروضہ کے کہ ادا کی ہو جماعت نزدیک امام اعظم کے صبح روز عرفہ سے تا عصر روز عید میں اور نزدیک امام ابی یوسف اور امام محمد کے صبح روز عرفہ سے تا آخر ایام تشریق میں بعد تئیس کا دن کے اور امام شافعی کا بھی یہی مذہب ہے موافق صاحبین کے فمن تعجل فی یومین فلا اثم علیہ پس جو کوئی جلدی کرے بیچ دو دن کے قضائے مناسک حج میں اور تمام رمی جمار میں یعنے دسویں اور گیارھویں پس نہیں گناہ اوپر اسکے ومن تاخر فلا اثم علیہ اور جو کوئی پیچھے رکھے رمی جمار کو تا دو روز یعنے بارھویں اور تیرھویں پس نہیں گناہ اوپر اسکے بعضے اہل عرب جاہلیت میں تعجیل کو نہیں پسند کرتے تھے اور تاخیر بارھویں تیرھویں تک لازم جانتے تھے اور بعضے تاخیر کو منع کرتے تھے اعمال حج کرنے میں دو روز پہلے ہی کر لیتے تھے حق تعالی نے درمیان تعجیل اور تاخیر کے تخییر دی اور دونوں کو مظنہ گناہ سے نکالا سوال تخییر درمیان دو چیز کے مقتضی تسویہ کی اور موجب برابری کی ہوتی ہے اور کتب فقہ میں افضلیت تاخیر رمی جمار تا دو روز آخر بیان کئی ہے اور اولویت پھر آئی ہے جواب تخییر میں درمیان دو چیز کے لزوم تسویہ مسلم نہیں



ہے اس واسطے کہ مسافر درمیان صوم و افطار مخیر ہے باوجودیکہ صوم افضل اور اولیٰ ہے لِمَنِ اتَّقٰى واسطے
اسکے جو پرہیزگاری کرے خیر ہے عند الحنفیہ فتحا ہے ذٰلِكَ لِمَنِ اتَّقٰى اور یہہ جملہ معترضہ ہے بیچ بیان خصائص
امور مذکورہ کے واسطے متقین کے اور اشارہ ہے اوپر نفی اثم کے بر سبیل عموم بحق متعجل اور متاخر کے تحقیق
اس مقام کی بحر مواج میں خوب لکھی ہے جسے منظور ہو دیکھ لے وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ
اور ڈرو تم اللہ سے اور جانو یہہ کہ تم طرف خدا کے اکٹھے کئے جاؤ گے اور جزائے اعمال و سزائے کردار
پاؤ گے سمجھ لیجیے کہ حق تعالیٰ نے پہلے امر فرمایا نماز کا پھر زکوٰۃ کا پھر صوم کا پھر سب کے بعد حج کا اسمیں اشارہ کنایات
محبوبانہ ہے کہ اسے منافی میخانہ محبت کے اور دیوانے خمخانہ عشق کے سمجھتے ہیں وہ یہہ ہیں کہ اعمال سب لقاء
بارگاہ کے اور موجب درجات کے ہیں جو بیان فرمائے لیکن ؎ ولولہ عشق اور سوزش محبت سے ایک بہت بات
ہے اچھی بجا لاؤ وہ کیا ہے کہ میری ٭ راہ میں آؤ سر برہنہ اور پا برہنہ میرا نام لیتے ہوئے لبیک کہتے ہوئے
صدقے ہوتے کو خانہ کعبہ کے کہ مورد ہے تجلیات میرے کا ٭ فرض کیا تم پر ہے صوم و صلوٰۃ ٭ اور یہ کہ
مال تو دینا زکوٰۃ ٭ لیک سوا ان کے ہے ایک اور چیز ٭ چیز وہ یہہ سمجھو اگر ہے تمیز ٭ خانہ کعبہ کے طرف آ کے
ولولۂ عشق بھی دکھلائے ٭ شوق کے میدان میں دیوانہ وار ٭ دوڑتے کرتے ہوئے جی کو نثار ٭ پھرتے
میرے نام کو لیتے ہوئے ٭ جان میری راہ میں دیتے ہوئے ٭ فرض ہے آخر کو یہی جو کہ لو ٭ خاتمہ
اسباب پر اپنا کرو ٭ اور ایک نکتہ مؤخر لانے میں حج کے یہہ بھی ہے کہ جب نماز سے یک نیاز پیدا ہوا اور
زکوٰۃ دے کر مال فرکی کیا اور صوم سے تمام بدن مصفا ہوا تب ارادہ حج کیا جائے کہ طواف خانہ یار ہے
طہارت تمام درکار ہے ٭ سے لیاقت وہاں جانے کی کہاں ہے ٭ صفائی جا کدر کیا کیا یہاں ہے وَمِنَ
النَّاسِ مَنْ يُّعْجِبُكَ قَوْلُهٗ اور بعضے لوگوں میں سے وہ ہے کہ خوش آتی ہے تجھ کو بات اسکی سبب نزول کا
اسکے یہہ ہے کہ اخنس ثقفی بڑا لسان تھا تقریر فصیح اور شکل ملیح رکھتا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت
شریف میں حاضر ہوا اور مضمون اس کلام کا عرض کیا کہ حلقہ بیعت اسلام کا بیچ گوش ارادت کے ڈالوں اور غاشیہ
خدمت سید انام کا اوپر دوش اطاعت کے رکھوں اور ان باتوں کو مقید ساتھ قسم کے کیا حضرت صلی اللہ علیہ و
سلم کو یہہ باتیں خوش آئیں جب رخصت ہوا تو شہر سے باہر جا کر کھیتوں کو مسلمانوں کے جلا دیا اور مواشی کو قتل
کیا حق تعالیٰ نے یہہ آیت نازل کی کہ بعضے لوگوں میں سے وہ ہے کہ خوش لگتی ہے تجھ کو اے محمد صلی اللہ علیہ
وسلم اسکی بات کہ وہ کہتا ہے فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا بیچ مصالح زندگی کے وَيُشْهِدُ اللّٰهَ عَلٰى مَا فِيْ قَلْبِهٖ
وَهُوَ اَلَدُّ الْخِصَامِ اور گواہ کرتا ہے اللہ کو اوپر اس چیز کے کہ بیچ دل اسکے ہے کہ دل اور زبان میری ایک ہے
اور حال یہہ ہے کہ وہ بڑا جھگڑالو ہے جھگڑنے والوں سے خصام جمع خصم کی ہے یعنی
یا جمع خصم کی جیسے کرام جمع کریم کی اور یا خصام مصدر ہے بمعنی مخاصمت کفار اور اضافت الد کی طرف خصام کے
بمعنی فی ہے ای اَلَدُّ فِي الْمُخَاصَمَةِ وَاِذَا تَوَلّٰى سَعٰى فِي الْاَرْضِ لِيُفْسِدَ فِيْهَا وَيُهْلِكَ الْحَرْثَ وَالنَّسْلَ اور جب پھر جا

درگاہ شعری سے ابی محمد کو خوش کرتا ہے بیچ زمین کے تو کہ فساد کرے بیچ اسکے اور ہلاک کرے کھیتیوں کو
اور جانوروں کو اور یا یہہ معنی ہیں کہ جب حاکم ہوتا ہے تو یہہ امور کرتا ہے اس تقدیر پر یہہ آیت خاص کسی کے شان میں
نہیں بلکہ بیچ حق سب منافقوں کے ہے وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْفَسَادَ اور اللہ نہیں دوست رکھتا فساد کو وَاِذَا
قِيْلَ لَهُ اتَّقِ اللّٰهَ اَخَذَتْهُ الْعِزَّةُ بِالْاِثْمِ فَحَسْبُهٗ جَهَنَّمُ وَلَبِئْسَ الْمِهَادُ اور جب کہا جاتا ہے واسطے اُس منافق کے
ڈر اللہ سے پکڑتی ہے اُسکو حمیت جاہلیت کی ساتھ ارتکاب گناہ کے پس کفایت ہے اُسکو جہنم کہ گھر گنواہے اُسکا
دوزخ میں اور البتہ برا ہے وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِيْ نَفْسَهُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ اور بعضے لوگوں میں سے وہ ہے کہ
بیچتا ہے جان اپنی کو واسطے ڈھونڈھنے رضامندی اللہ کے سبب نزول کا اسکے یہہ ہے کہ زبیر بن عوام
اور مقداد بن اسود رضی مکہ سے مدینے کو چلے اور خبیب رض کو کہ جنگ رجیع میں کفار مکہ نے گرفتار کرکر سولی پر کھینچا تھا
سولی سے اتار کر ساتھ لیا سوار قریش کے پیچھے اُن کے دوڑے اُنھوں نے خبیب کو تو گھوڑے پر سے
پھینک دیا زمین نے اُسے نگل لیا اسواسطے اُسے بلیع الارض کہتے ہیں اور دونوں بہادر کفار کے
لڑنے کو تیار ہوئے آخر کار کفار تاب نہ لائے بھاگ گئے حق تعالی نے اُن کے حق میں یہہ آیت نازل
فرمائی اور بعضے کہتے ہیں کہ یہہ آیت بیچ شان صہیب رومی کے ہے کہ سو برس کی عمر تھی اور بڑے تیر انداز تھے مکے
سے ہجرت مدینے کو اُنھوں نے کی راہ میں کفار مکہ نے گھیر لیا اور بعضے ہمراہیوں کو اُن کے شہید کیا یہہ بلندی پر
چڑھ گئے اور کمان ہاتھ میں لیکر کہنے لگے کہ سو تیر ترکش میں رکھتا ہوں ایک ایک تیر سے ایک ایک شخص کو
گرا دونگا جاؤ اگر سلامتی اپنی چاہتے ہو تو میں ہرگز کلمہ اسلام سے نہیں پھرونگا مجھے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پاس
جانے دو اور مال میرا جو مکے میں ہے فلانی جگہہ وہ لے لو کفار نے بطمع مال اُنکو چھوڑ دیا اور اگر اُسی مکان میں کہ نشان
بتایا تھا مال پایا اس یہہ راہی مدینے ہوئے قبل اُنکے پہنچنے کے یہہ آیت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی
امیر المومنین عمر رض نے استقبال اُنکا کیا اور بشارت ساتھ اس مژدے کے دی اور بعضے کہتے ہیں کہ یہہ آیت بیچ
عام مومنین کے ہے کہ اپنے تئیں صرف کرتے ہیں ساتھ رضائے الہی کے اور بعضے کہتے ہیں کہ یہہ آیت بیچ شان
امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ کے آئی ہے کہ شب غار میں فراش سید ابرار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سوئے تھے
اور جان اپنی فدائی جناب نبوی کی تھی وَاللّٰهُ رَءُوْفٌ بِالْعِبَادِ اور اللہ شفقت کرنیوالا ہے ساتھ بندوں کے
کہ طلب رضا اُسکی میں جان اپنی فدا کرتے ہیں يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِي السِّلْمِ كَآفَّةً اے لوگو جو ایمان لائے
ہو داخل ہو بیچ اسلام کے سِلم بکسر سین اور بفتح سین دونوں درست ہیں آیات سابقہ میں صور عبادات حج بتفصیل
بیان فرمائی اور آیت ثم افیضوا من حیث افاض الناس میں منع ہونا آدمیوں کا توقف میں ارشاد فرمایا
پھر آیت فمن الناس من یقول میں ساتھ معطوف اُسکے کے تقسیم حاضران کی اور طالبان دنیا اور آخرت کے مذکور
کی پھر آیت ومن الناس من یعجبک قولہ فی الحیوۃ الدنیا میں ساتھ معطوف اُسکے کے کہ آیت ومن الناس من یشری
نفسہ ابتغاء مرضات اللہ ہے تقسیم دوسری منافقوں اور مخلصوں کی بیان کی پھر یہہ آیت یا ایہا الذین آمنوا

ادخلوا فی السلم کافۃ ارشاد فرمایا پس اس آیت کا اگرچہ شان عبد اللہ ابن سلام کے نزول کہئے چنانچہ اکثر تفاسیر میں
لکھا ہے کہ عبد اللہ بن سلام اور اصحاب ان کے بعد قبول دین اسلام کے احکام شرائع توریت بھی ملحوظ رکھتے تھے
اور تعظیم شنبے کی کرتے گوشت اور شیر شتر کا نہیں کھاتے تھے حق تعالی نے ان کو فرمایا کہ داخل ہو اسلام میں کامل
یعنی بعضے چیز اسکی بعضے اور دین کی مت کرو تو خصوص اسکے حق میں اور بعموم متناول ہے سب مومنان مخلص کو
پس ربط اسکا آیت پہلی سے ہو گیا کہ ومن الناس من یشری نفسہ ابتغاء ہے کہ قسم دوم ہے القسم دوم کی
وہ ان غیب تھا یہاں خطاب ہے التفات غیب سے طرف خطاب کے ہے اور اگر خطاب اس آیت کا بیچ حق
منافقوں کے کہئے کہ منافق ایمان بظاہر رکھتے تھے دل میں تصدیق نہ تھی انکے حق میں ارشاد فرمایا کہ داخل ہو اسلام
میں سارے یعنے جیسا زبان سے اقرار کرتے ہو ویسی تصدیق دل سے بھی کرو تو ربط اس آیت کا ومن الناس من
یعجبک قولہ سے ہے کہ قسم اول ہے تقسیم دوم سے اور اگر اس آیت کا خطاب بیچ حق اہل کتاب کے کہئے
اور معنی کلام کی یوں ٹھہرئیے کہ یا ایہا الذین آمنوا بالکتاب و رسول دخلوا فی السلم و امنوا بمحمد و القرآن او یہہ حملہ بعد تمام
ذکر عبادات مومنان انتقال ہوئے ذکر کافران ہے کشاف میں لکھا ہے کہ پڑھا ہے اعمش نے سلم بفتح سین
اور لام ولا تتبعوا خطوات الشیطن اور مت پیروی کرو قدموں شیطان کی اور احکام منسوخہ پر قیام مکرو انہ لکم عدو
مبین تحقیق شیطان واسطے تمہارے دشمن ہے ظاہر متزلزل کرنے والا ہے وسوسے ڈالکر تمہارے
خاطر فان زللتم من بعد ما جاءتکم البینت فاعلموا ان اللہ عزیز حکیم پس اگر لغزش میں آؤ تم جادہ شرع اور احکام
قرآن سے پیچھے اسکے کہ آئیں تمہارے پاس دلیلیں اور احکام حلال اور حرام پس جانو تم یہہ کہ اللہ قادر اور غالب ہے اوپر
عذاب کرنے مخالفوں کے اور حکم کار ہے انتقام نہ لیگا مگر حق نقل ہے کہ ایک قاری نے وقت تلاوت بجائے
ان اللہ عزیز حکیم کے ان اللہ غفور الرحیم پڑھا ایک اعرابی نے کہ ہرگز قرآن نہ پڑھا تھا سنکر کہا کہ وقت حالت
اتباع عداوت کے کن اور بیان مغفرت انکے ہیں غفور الرحیم کہنا کہ دلیر کرتا ہے اسی طرح نہیں اور شکا م تخویف اور زجر
کے عزیز حکیم کہنا کہ متضمن قوت اور غلبہ ہے مناسب نہیں ہل ینظرون الا ان یاتیہم اللہ فی ظلل من الغمام
آیا انتظار کرتے ہیں یعنے نہیں انتظار کرتے کافر مگر یہہ کہ لاوے ان پاس عذاب اللہ بیچ سایوں کے بادل سفید رقیق
سے چنانچہ قوم شعیب پر یوم الظلہ میں ظلل جمع ظلہ کی جیسے حلل جمع حلہ ہے والملئکۃ و قضی الامر اور اویں فرشتے
کہ موکل ہیں اوپر عذاب کے اور تمام کیا جاوے کام ہلاک ان کے کا یعنے جزا ہر شخص کی ساتھ اسکے پہنچا دی
جاوے والی اللہ ترجع الامور اور طرف خدا کے لیئے طرف جزا اسکی کے پھیرے جاتے ہیں سب کام
یا یہہ کہ آج سلاطینوں کے حکم ہیں قیامت کو سب کے منقطع ہو جاوینگے امر فرمان سوائے ملک رحمان کے اسکا
و الامر یومئذ للہ سل بنی اسرائیل کم اتینہم من ایۃ بینۃ سوال کر یہود مدینہ سے یا مومنان بنی اسرائیل
سے کہ مقصود فرزندان یعقوب سے ہیں کتنی عطا کیں ہم نے آبا انکے کو نشانیاں روشن اور سعادت نیک بیچ
شان محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے یا معجزات ہویدا ہوں عصا اور ید بیضا اور امثال اسکے مثل من و سلوی اور جانب

ع

پیغمبر صلی اللہ میں یا جو کوئی صلاحیت خطاب کی رکھے وَمَنْ يُّبَدِّلْ نِعْمَةَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُ فَاِنَّ اللّٰهَ
شَدِيْدُ الْعِقَابِ اور جو کوئی بدل ڈالے یہود سے نعمت اللہ کی کو کہ نعمت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم ہے پیچھے
اسکے کہ آئی اسکے پاس توراۃ پس تحقیق اللہ تعالی سخت عقوبت کرنے والا ہے اسکو دنیا میں ساتھ قتل اور جلا کے
اور آخرت میں ساتھ عذاب نے منتہی کے زُيِّنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا زینت دی گئی ہے واسطے ان لوگوں کے
کہ کافر ہوئے زندگانی دنیا کی سے تاکہ اسپر فریفتہ ہوں اور مغرور ہوں وَيَسْخَرُوْنَ مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اور ٹھٹھا کرتے
ہیں ان لوگوں سے کہ ایمان لائے ہیں سبب نزول کا اس کے یہہ ہے کہ دولتمند قریش کے فقیر اصحابوں پر جیسے
بلال اور عمار تھے ہنستے تھے اور کہتے تھے کہ دیکھو محمد ان کنگالوں سے انتظام جہان کا کیا چاہتا ہے اور بنیاد اشراف
عرب کی اکھیڑا چاہتا ہے اگر دعوی اسکا سچ ہوتا تو اشراف اور سادات عرب اسکے تابع ہوتے حق تعالی نے
فرمایا وَالَّذِيْنَ اتَّقَوْا فَوْقَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اور جو لوگ کہ پرہیز کرتے ہیں شرک اور عصیان سے یعنے یہہ درویش اور
گدا جنسے ٹھٹھا کرتے ہیں اوپر ہیں ان کے از روئے مرتبے کے جو ٹھٹھا کرتے ہیں دن قیامت کے یعنے درجات
مومنوں کے عالی ہونگے فردوس بریں میں اور کافر پڑے ہونگے بیچ درک اسفل سجین کے وَاللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ
يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ اور اللہ روزی دیتا ہے جسے چاہے بغیر اندازے اور حساب کے سو الٰہی رزق عطا کر
مجھے بغیر حساب تو ہی ہے باسط و رزاق و معطی وہاب اللہم ارزقنا بغیر حساب كَانَ النَّاسُ اُمَّةً
وَّاحِدَةً تھے لوگ امت ایک یعنے آدم اور اولاد آدم ایک ملت پر تھی بعد اسکے مختلف ہوئے فَبَعَثَ
اللّٰهُ النَّبِيّٖنَ پس بھیجے اللہ نے پیغمبر علیہم السلام بحر مواج میں لکھا ہے کہ آغاز اسلام میں زمانہ آدم علیہ السلام
سے تا زمانہ بعثت نوح ع کے مابین وفات حضرت آدم اور بعثت نوح ع دس قرن تھے تمام لوگ گروہ وحد
متصف بصفت اسلام تھے پھر مختلف ہوئے چنانچہ روایت ہے ابن عباس سے انہ کان بین آدم و بین نوح
عشرۃ قرون علی شریعۃ من الحق فاختلفوا یا بعد نجات اہل کشتی کے تا زمان صالح تک سب اسلام پر تھے پھر
مختلف ہو گئے بعضے مسلمان رہے بعضے کافر ہو گئے پس حق تعالی نے انبیا مبعوث کئے اور زمان صالح علیہ السلام
سے زمانہ ابراہیم علیہ السلام تک متفق بکفر تھے اور بعضے کہتے ہیں کہ بیچ زمانہ ابراہیم علیہ السلام کے سب جہان متفق
اوپر کفر کے تھا امت واحد پس بھیجے اللہ تعالی نے پیغمبر کشاف میں لکھا ہے کہ کان الناس امۃ واحدۃ متفقین علی
دین الاسلام فاختلفوا فبعث اللہ النبیین تھے لوگ امت واحدہ مجتمع اوپر دین اسلام کے پس اختلاف کیا پس مبعوث
کئے اللہ تعالی نے نبی یہہ معنی موافق ہیں پہلی روایت بحر مواج کے اور اسکو وجہ لکھا ہے اور دلیل اوپر مقدر کرنے
فاختلفوا کے اور آیت شریفہ ہے کہ اس میں ظاہر ہے چنانچہ فرمایا ہے وما کان الناس الا امۃ واحدۃ فاختلفوا
اور مذہب بعضے کا کرکے کشاف میں یہہ بھی لکھا ہے کہ تقدیر کلام کی یوں ہے کان الناس امۃ واحدۃ
کفارا فبعث اللہ النبیین فاختلفوا علیہم یعنے تھے لوگ امت واحدہ حالت کفر پر پس بھیجے اللہ تعالی نے نبی
پس اختلاف کیا انہوں نے اوپر ان کے اور بعضے تفسیروں میں لکھا ہے کہ اجتماع عالم اوپر کفر کے کبھی کسی زمانے میں نہیں

ہوا مگر یہہ بعض سے جو مروی ہے محمول اوپر اجماع اکثر کے اور مصروف اوپر اتفاق اغلب کے ہے مُبَشِّرِیْنَ وَمُنْذِرِیْنَ
خوشخبری دینے والے اہل طاعت کو ساتھ ثواب کے اور ڈرانے والے ارباب معصیت کو ساتھ عقاب کے
وَاَنْزَلَ مَعَهُمُ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِيَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ فِيْمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ اور اتاری ساتھ اُنکے کتاب کہ احکام شرائع اُنکے
اُس کتاب میں لکھے تھے ساتھ حق کے تو کہ حکم کریں کتاب سے درمیان لوگوں کے بیچ اُس چیز کے کہ اختلاف کرتے ہیں
بیچ اُسکے کتاب سے جنس کتاب مراد ہے یا ہر نبی پر ایک کتاب اور لیحکم کی تفسیر میں کشاف میں لکھا ہے کہ
لیحکم اللہ او الکتاب او النبی المنزل علیہ وَمَا اخْتَلَفَ فِيْهِ اِلَّا الَّذِيْنَ اُوْتُوْهُ اور نہیں اختلاف کیا بیچ حق کے یا بیچ کتاب کے
یا بیچ امر دین کے مگر اُن لوگوں نے کہ دیئی گئی تھی وہ کتاب یعنے یہود اور نصاریٰ کہ تحریف اور تبدیل کرتے تھے
مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ بَغْيًا بَيْنَهُمْ پیچھے اسکے سے کہ آئے اُن کے پاس معجزات روشن اور خلاف الکتاب
دیندار کے تھا بلکہ بواسطہ سرکشی اور حسد کے کہ کائن تھا درمیان اُن کے فَهَدَى اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا پس راہ دکھلائی
اللہ نے اُن لوگوں کو کہ ایمان لائے ہیں لِمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِهٖ ساتھ اُس چیز کے کہ اختلاف کیا تھا
بیچ اُسکے حق سے ساتھ حکم اپنے کے یعنے ساتھ علم اور ارادہ اور امر اپنے کے بحر مواج میں لکھا ہے کہ من الحق بیان
ما ہے اور لام جنس کا ہے اسواسطے کہ یہہ ساتھ مسلمانوں کے ایک حق میں مخالف نہ تھے بلکہ بہت سے حقوق
میں اختلاف رکھتے تھے نماز نے رکوع پڑھتے تھے اور نماز میں طرف مشرق کے متوجہ ہوتے تھے اور روزہ بعضے
دن کو بعضے شب کو بھی رکھتے تھے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بعضے یہودی کہتے تھے بعضے نصاریٰ کہتے تھے
اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ابن اللہ کہتے تھے اور شان قرآن شریف میں اور نبی آخر الزمان میں بے ادبی کرتے
تھے حق تعالیٰ نے ہدایت کی کہ نماز میں رکوع ٹھہرایا اور قبلہ طرف کعبہ ابراہیمی کے سمجھایا اور روزہ صبح صادق سے تا غروب
بتلایا اور ابراہیم اور عیسیٰ علیہ السلام کی افراط اور تفریط کرنے سے بچایا اور قرآن پر اور نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم پر
ساتھ ایمان لانے کے مشرف فرمایا وَاللّٰهُ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ اور اللہ راہ دکھاتا ہے جسے چاہتے
طرف راہ سیدھی کے روز خندق جو کفار یک دل ہوئے اور منافقون نے اپنا تعلق اظہار کیا اور ضعفائے مسلمین
متردد ہوئے اور خطر عظیم پیدا ہوا تو واسطے تقویت مسلمانوں کے حق تعالیٰ نے یہہ آیت نازل فرمائی اَمْ حَسِبْتُمْ
اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ آیا گمان کیا تم نے اے مہاجر کہ ترک خانمان کیا اور محنت فاقہ اور غربت کی اختیار کی ہے
وَلَمَّا يَاْتِكُمْ مَّثَلُ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ اور ابھی نہیں آئی تمہارے تئیں مانند محنت اُن لوگوں کے جو گذرے
پہلے تم سے پیغمبر اور صدیق اور تابعین اُن کے حاصل یہہ ہے کہ اے مسلمانو سہل نہ جانو بہشت میں جانا ابھی وہ
مصیبتیں تم پر نہیں آئی ہیں جو دوستان خدا پر قبل تم سے گذری تھیں مَسَّتْهُمُ الْبَاْسَآءُ وَالضَّرَّآءُ لگا انکو فقر اور مرض
یا سختی اور ناکامی یا تنگی تشنگی اور گرسنگی لکھا ہے کہ درمیان طائف اور مکہ کے ستر ہزار پیغمبر الجوع الجوع کہہ کے مرگئے ہے
حدیث میں ہے کہ صعب تر بلا وہی متوجہ انبیا ہوئی ہے غرض جسپر انعام ہوا ہے اُسپر آلام زیادہ ہے فرمایا
صلی اللہ علیہ وسلم نے ما اُوذی نبی مثل ما اوذیت نہیں ایذا دیا گیا کوئی نبی مثل اس چیز کے کہ میں ایذا دیا گیا ہوں

پس انبیا اور مؤمنین نے ساتھ محنت کے گذارا کیا وَزُلْزِلُوْا حَتّٰی یَقُوْلَ الرَّسُوْلُ اور ہلائی گئی یہاں تک
بلا اور محنت سے کہ کہا پیغمبر نے ان کے وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ مَتٰی نَصْرُ اللّٰهِ اور ان لوگوں نے کہ ایمان لائے تھے ہمراہ
یعنی کہا باتفاق کب ہوگی مدد اللہ کی ہمارے اوپر اور کب فتح یاب ہونگے ہم دشمنوں پر غرض عرض کرتے تھے
جناب الٰہی میں کہ شتاب یاری فرماوے اور اس بلا سے چھڑا دے نہ یہہ کہ بسبب تنگ کے کہتے تھے پس حق
تعالیٰ نے اپنے رسول پر پیغام بھیجا اَلَآ اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِیْبٌ آگاہ ہو تحقیق مدد اللہ تعالیٰ کی نزدیک ہے مسلمانوں کے
یَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَا یُنْفِقُوْنَ سوال کرتے ہیں تجھ سے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ کیا خرچ کریں سبب نزول اس
آیت کا یہہ ہے کہ عمرو بن جموح رضی نے کہ مرد بزرگ اور دولتمند تھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا
کہ مال رکھتا ہوں کیا نفقہ کروں یہہ آیت نازل ہوئی چنانچہ کشاف میں ابن عباس سے روایت لکھی ہے اور حکم
تخصیص مصارف صدقہ کا کہ اسمیں ہے منسوخ ہے ساتھ اس آیت کے کہ سورہ توبہ میں آتی اور کشاف میں
لکھا ہے کہ وعن الحسن ہی فی التطوع اور سوال نفقے کا تھا اور بیان مصارف نفقہ کیا اسواسطے کہ مہتم بہ تھا اسکا معلوم
کرنا کہ نفقہ اسوقت معتد بہ ہوتا ہے کہ اپنے محل میں واقع ہو اور محل دینے کا والدین سے بہتر اور نہیں ہے بعد اسکے
اور قرابت والے لوگ ہیں کہ صلہ رحم ہیں والصلۃ متعلقۃ بالعرش تقول من وصلنی وصله الله ومن قطعنی قطعه الله
اسیواسطے فرمایا حق تعالیٰ نے کہ قُلْ مَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ خَیْرٍ فَلِلْوَالِدَیْنِ وَالْاَقْرَبِیْنَ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم خرچ
کرو تم مال سے پس واسطے ماباپ کے اور قرابت والوں کے وَالْیَتٰمٰی اور بے پدروں خورد سالوں کے کہ قادر نہوں اوپر
اکتساب نفقات کے وَالْمَسٰکِیْنِ اور درویشوں کے کہ چارہ معاش کا نہیں جانتے وَابْنِ السَّبِیْلِ اور
مسافروں کے سمجھ لیجئے کہ وابن السبیل کو بصیغہ مفرد ذکر فرمایا اسمیں ایک نکتہ ہے اور وہ یہہ ہے کہ مسافر گر رفیقوں
کے ساتھ ہوگا تو اغلب یہہ ہے کہ بے توشہ نہوگا چوروں سے لٹیروں سے مال اسباب امن میں ہوگا کہ
ہمراہی حامی مددگار اسکے ہونگے وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَیْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِیْمٌ اور جو کروگے تم بھلائی سے پس تحقیق
اللہ ساتھ اسکے ہے جاننے والا جزا اسکی تمھیں دیگا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الْقِتَالُ وَهُوَ کُرْهٌ لَّکُمْ لکھی گئی اوپر
تمھارے لڑائی اور وہ مکروہ ہے واسطے تمھارے اور شاق ہے اوپر نفس تمھارے کے اور یہہ کراہیت نہ مخالف
فرمان خدا سے ہے بلکہ بمقتضائے بشریت ہے کہ بالف مال و ہلاک نفس البتہ کارہ ہوتا ہے سمجھ لیجئے کہ پہلے
آیت ام حسبتم میں آنا مخاطبوں کا بہشت میں ساتھ حال گذشتگان کے متعلق کیا کہ بہشت ساتھ ایسے محنتوں کے
ملتی ہے پھر مصارف نفقے کے بیان فرمائے کہ یہہ عمل بھی سبب مثوبات عظیمہ ہے پھر یہہ آیت فرمائی
کہ قتال با کفار اور جہاد با عدائے کردگار تمپر لازم ہے اور حال یہہ ہے کہ تمپر دشواری ہے یعنے خداوند دشواری
ہے یا قتال نفس دشواری بوجہ مبالغہ جیسے زید عدل حاصل یہہ ہوا کہ محنتیں یہاں کی اختیار کرو تو وہاں
عیش پایدار کرو شعر راحت اسے ڈھونڈھو کے بیخود ہو تجھ کھوے گا تب تو پائیگا تو وَعَسٰۤی اَنْ تَکْرَهُوْا
شَیْئًا وَّهُوَ خَیْرٌ لَّکُمْ اور شاید کہ مکروہ رکھو تم ایک چیز کو بہ نفرت طبع اور حال آنکہ وہ بہتر ہو واسطے تمھارے جیسے



غزا کہ مکروہ جانتے ہو اور نیک ہے واسطے تمہارے دنیا میں بھی بجہت فتح یابی اور حصول غنائم اور مقہور اعدائے
دین اور آخرت میں بھی بواسطہ آیت شہادت اور نعیم مخلد اور درجات علیین وَعَسٰٓى اَنْ تُحِبُّوْا شَيْـًٔا وَّهُوَ
شَرٌّ لَّكُمْ اور شاید کہ دوست رکھو تم ایک چیز کو از روئے کسالت نفس کہ وہ بجا نہ لانا جہاد کا ہے اور حال آنکہ وہ
بری ہو واسطے تمہارے دنیا میں بسبب تحمل ایذا کے غلبہ اعدا سے اور آخرت میں بجہت حرمان کے ثواب غزا سے
اور بعد درجہ شہدا سے وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ اور خدا جانتا ہے مصلحت تمہاری اور تم نہیں جانتے ۞
يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيْهِ سوال کرتے ہیں تم سے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم مہینے حرام سے
لڑنے سے بیچ اس کے کشاف میں لکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد اللہ بن جحش کو ساتھ
اور اصحابوں کے جمادی الآخر میں دو مہینے پہلے غزوہ بدر سے بطن نخلہ کو بھیجا درمیان اس کے اور قافلہ قریش کے
کہ طائف سے آتا تھا لڑائی ہوئی عمرو بن عبد اللہ الحضرمی اور تین آدمی ساتھ اس کے کفار سے قتل ہوئے شام
کے وقت چاند رجب کا دکھلائی دیا معلوم نہ ہوا کہ وہ دن سلخ جمادی الآخری کا تھا یا غرہ رجب کا جب یہہ
خبر مشہور ہوئی کفار طعن کرنے لگے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے یاروں کو کہہ دیا کہ حلال ہے خون
ریزی اور فتنہ انگیزی کرو بیچ ماہ رجب کے اور حال آنکہ اس چاند میں حرام ہیں یہہ باتیں مسلمانوں نے حضرت سے
عرض کیا یہہ آیت نازل ہوئی یعنی اس سوال کا جواب فرمایا حق تعالیٰ نے کہ قُلْ قِتَالٌ فِيْهِ كَبِيْرٌ کہیو
محمد صلی اللہ علیہ وسلم لڑنا بیچ اس کے بڑا گناہ ہے اس وقت میں قتال ماہ حرام میں حرام تھا پھر حکم اس آیت کا منسوخ ہوا
ساتھ آیۃ سیف کے وَصَدٌّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَكُفْرٌۢ بِهٖ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اور بند کرنا آدمیوں کو راہ اللہ کی سے یعنی
ایمان سے اور کفر کرنا ساتھ اللہ کے اور کفر کرنا ساتھ مسجد حرام کے یا بند کرنا آدمیوں کو ...... مسجد حرام سے یا نماز
پڑھنے سے بیچ اس کے بعضوں نے کہا ہے کہ واو وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ میں قسم کی ہے وَاِخْرَاجُ اَهْلِهٖ مِنْهُ اَكْبَرُ
عِنْدَ اللّٰهِ اور نکال دینا اہل مسجد حرام کا یعنی پیغمبر علیہ السلام اور اصحاب ان کے کا مسجد حرام سے بلکہ مکہ سے
کہ متصل ہے اوپر مسجد کے بہت بڑا ہے نزدیک خدا کے قتال رجب سے اور عقوبت اس کی زیادہ تر ہے ۞
وَالْفِتْنَةُ اَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ اور کفر بڑا ہے قتل سے کہا ہے کہ مراد قتل سے عمرو بن عبد اللہ حضرمی کا ہے
چنانچہ بحر مواج میں لکھا ہے کہ زبردستی کرنی مسلمانوں پر اور بالاکراہ ان کو دین سے پھر مرتد کرنا کہ کافر کرتے تھے
بڑا ہے بیچ رتبے برائی گناہ عصیان کے قتل عمرو بن عبد اللہ حضرمی سے کہ عبد اللہ ابن جحش وغیرہ اہل اسلام
کے ہاتھ سے واقع ہوا تھا لام القتل بین عہد کا ہے وَلَا يَزَالُوْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ حَتّٰى يَرُدُّوْكُمْ عَنْ دِيْنِكُمْ
اِنِ اسْتَطَاعُوْا اور نہ ٹلینگے مشرک تعصب اور عناد اور عناد کرتے جاویں گے تم سے اے مسلمانو یہاں تک
کہ پھیر دیں تم کو دین تمہارے سے کہ اسلام ہے اگر کر سکیں اور قادر ہوں وَمَنْ يَّرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ اور جو
کوئی ...... پھر جاوے تم سے دین اپنے سے اور مرتد ہو جاوے فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ پس مر جاوے اور
حال آنکہ وہ کافر ہو یعنی حالت ارتداد میں مر جاوے فَاُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ پس یہہ

لوگ کھوئے گئے عمل اُنکے بیچ دنیا کے اور آخرت کے کہ دنیا مین ایمان نہ رہا فقیلہ جدا ہوا مال گیا میراث منع
ہوئی اور عاقبت مین مستحق ثواب نہ رہے وَاُولٰئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ اور یہہ لوگ رہنے والے ہین
دوزخ کے وہ بیچ اُسکے ہمیشہ رہنے والے ہین سمجھنا چاہیے کہ کھوئے جانا عمل کا اور زائل ہونا ثواب کا نزدیک
امام اعظم رح بمجرد ارتداد کے ہوتا ہے اگرچہ پھر اسلام لے آوے لیکن ثواب عمل کا پھر نہین آتا اور نزدیک
امام شافعی بمجرد ارتداد اعمال حبط نہین ہوتے جب تک کہ حالت ارتداد مین نہ مرے اگر مرتد ہوگیا پھر اسلام
لایا تو ثواب اعمال گذشتہ کا پاویگا اور اگر اسلام نہ لایا اور اُسی حالت پر نعوذ باللہ منہا مرگیا تو ثواب اعمال کا
نہ پاویگا اور تمسک اُنکا یہی آیت ہے اسواسطے کہ اسمین موت حالت کفر پر شرط ہے جب یہہ ثابت
ہوا تو جزائے ابطال اعمال اور زوال ثواب اُسپر مرتب ہوا اور امام اعظم رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ اس کلام مین دو
شرطین ہین دو جزا ہین ہر جزا اپنے شرط پر مترتب ہے ابطال اعمال مترتب ہے ارتداد پر اور خلود
نار مترتب ہے موت حالت کفر پر اور دلیل اُنکی یہہ آیت شریفہ ہے وَمَنْ يَّكْفُرْ بِالْاِيْمَانِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهٗ یعنی
صریح حق تعالی نے فرمایا ہے کہ جو شخص کفر کرے ساتھ ایمان کے یعنے مرتد ہوجاوے پس تحقیق حبط ہوجاتے
ہین عمل اُسکے اسمین کچھہ قید موت کی نہین ہے مطلق ارتداد موجب ابطال اعمال ہے پس حبط ہونا عمل کا کہ
مطلق آیا ہے مقید بموت کیونکر ہوا اطلاق اور قید جمع نہین ہوتی اور مطلق محمول اوپر مقید کے نہین ہوتا
اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ نہ تحقیق وہ لوگ کہ ایمان لائے ہین بخدا اور رسول اور
جنھون نے وطن چھوڑا اور محنت کی لڑے کافرون سے بیچ راہ خدا کے یعنے عبد اللہ بن جحش اور یاران اُسکے اُولٰئِكَ
يَرْجُوْنَ رَحْمَتَ اللّٰهِ یہہ لوگ امیدوار ہین مہربانی اللہ کی کے وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ اور اللہ بخشنے والا اسلئے اونکا
اور مجاہد ہونگا اور مہاجر ہونگا ہے اور اُنپر مہربان ہے معلوم کیجے کہ تینتیسوین آیت آیات مسائل سے کہ جس سے
مسئلہ حرمت گناہ خمر کا اور میسر وغیرہما کا نکلتا ہے وہ یہہ ہے يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ پوچھتے ہین تجھہ
سے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم شراب سے اور جوئے سے قصہ اسکا یون ہے کہ جب نازل ہوئی آیت
وَمِنْ ثَمَرٰتِ النَّخِيْلِ وَالْاَعْنَابِ تَتَّخِذُوْنَ مِنْهُ سَكَرًا وَّرِزْقًا حَسَنًا تو مسلمان شراب پیا کرتے تھے اور یہہ واسطے
اُنکے حلال تھی پھر بعد مدت کے حضرت عمر ابن الخطاب نے اور معاذ بن جبل وغیرہما رضی اللہ عنہم نے آن حضرت صلی
اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتوی دو بیچ شراب کے کہ زائل کرنے
والی عقل کی ہے اور بیچ جوئے کے سبب ضایع ہونے مال کا ہے یہہ پس فرمایا حق تعالی نے قُلْ
فِيْهِمَا اِثْمٌ كَبِيْرٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ بیچ اُن دونون کے گناہ بڑا ہے اور فائدے ہین
واسطے لوگون کے منافع خمر کے یا بدنی ہین جیسے ہضم طعام اور اشتعال حرارت غریزی اور یا خلقی ہین جیسے تواضع
متکبران اور سخاوت ممسکان اور جرات بددلان اور یا مالی ہین جیسے منفعت بیچ شرا مین اور فائدہ جوئے کا تو بیچ
ہے اور بر درویشون کے کہ رسم جاہلیت تھے جو کوئی کچھہ جیتا جوئے سے وہ مساکین کو تقسیم کرتا تھا بعد

نزول اس آیت کے بعضے صحابہ نے چھوڑ دیا پینا اس کا اور بعضے پیتے تھے بعد اسکے ایکروز عبد الرحمن بن عوف نے
دعوت کی ایک جماعت صحابہ کی امامت کی قل یا ایہا الکافرون نماز مین پڑھی لا اعبد کی جگہہ اعبد بغیر لا کے پڑھ گئے
پھر یہہ آیت نازل ہوئی کہ لا تقربوا الصلوٰۃ وانتم سکاریٰ بعد اسکے صحابہ نے وقت نماز کے اسکا پینا چھوڑ دیا تھا
بعضون نے سوقت طلوع شمس سے زوال تک وقت پینے کا اسکے مقرر رکھا تا آنکہ عتبان بن مالک نے ایکروز
جمع کرکے لوگون کو محفل نشاط کی اور بادہ خواری لگی جب مدہوش ہوئے سب سعد بن وقاص نے حالت مستی
مین شعر ہجو انصار کی پڑھا انصار لوگ اسکو مارا اور زخمی کئے اور ایذا پہنچائے سعد انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور انصار
مذکور سے گلہ گو ہوئے حضرت عمر رضہ نے دعا کی کہ اللہم بین لنا فی الخمر بیانا شافیا پھر دعا انکی قبول ہوئی اور یہہ آیت حرمت خمر مین نازل
ہوئی انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطان فاجتنبوہ الخ کہ سورہ مائدہ مین آویگی انشاء اللہ
تعالی صحابہ نے کہا سبحان اللہ کیا مہربانی فرمائی حق تعالی نے اوپر بندون کے کہ شراب یکبارہ حرام نکی درجہ
بدرجہ حکم فرمایا تو کہ نہ شاق ہو لوگون پر پہلے حلال تھی تو عادی تھے پھر فرمایا کہ اسمین اثم ہے نہ حرمت پھر حرام فرمائی
وقت نماز کے نہ اور وقت پھر حرام مطلق کی پس اس آیت شریفہ سے اثم اسکا ثابت ہے اور حرمت اسکی
آیت جو سورۂ مائدہ مین آویگی اس سے ثابت ہوئی ہے سوال جب اسکا پینا اثم ہوا تو ہر اثم حرام ہے پھر
احتیاج طرف آیت مائدہ کے کیا ہے جواب پہلے حلال تھی پھر اثم جو اسکا بیان فرمایا منافع تو لوگ سمجھے
کہ حرام نہین ہے یہہ مگر اثم اس بات مین تضیع وقت اور مال کا اور فوت صلوٰۃ کا ہے اور یہہ کہ شرب اسکا سبب زوال
عقل کا ہے اسواسطے احتیاج اس آیت کی ہوئی سوال منافع خمر سے شفاء بیماری ہے اور حال آنکہ انحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا ہے ان اللہ لم یجعل شفاءکم فیما حرم علیکم پس کیونکر توفیق ہو درمیان آیت اور حدیث کے جواب
یہہ نفع اسکا جب تک تھا کہ پینا اس کا اثم تھا بسبب عوارض کے نہ حرام محض اور جب نازل ہوئی آیت سورہ
مائدہ کی تو حرمت اسکی نے دور کردیا منفعت اسکے کو کہ للناس تھی اور معلوم کرلیا ہے آپنے کہ حدیث محرمات
مین واقع ہے پس تخالف آیت اور حدیث مین کہان واقع ہوا سمجھ لیجے کہ نزدیک امام ابو حنیفہ رح کے شیرہ
انگور خام کا جب آگ مین پکاوین اور جوش آکر کف اسکی اوپر کی دور ہو پھر مدہوشی لائے وہ تو حرام ہے اسکا
نام شراب ہے اور صاحبین کے نزدیک جوش آکر کف دور ہو یا نہو خمر ہے امیر المومنین حضرت علی مرتضی رضہ
نے فرمایا ہے کہ اگر ایک قطرہ خمر کا کنوین مین پڑے اور اسپر منار بناوین تو واسطے بانگ نماز کے قدم اس
منار پر نرکھون اور اگر دریا مین پڑے اور دریا خشک ہو کر گھاس اسپر اوگے تو چارپایونکو نچراؤن کہ عین خمر حرام
قطعی ہے الغرض پلید محض جیسے خون خوک اور بول سگ حلال کہنے والا اسکا کافر ہے تھوڑی بہت حرام ہے
اور باقی تحقیق خمر کی اور میسر کی سورہ مائدہ مین لکھی جاویگی انشاء اللہ تعالی وَاِثْمُهُمَآ اَكْبَرُ مِنْ نَّفْعِهِمَا اور
گناہ شراب اور جوئے کا بہت بڑا ہے فائدہ ان کے سے ویسئلونک ماذا ینفقون اور پوچھتے ہین تجھہ سے
اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کتنا خرچ کرین عمرو بن جموح نے اول بار سوال نفقے کا کیا تھا تو جواب مصارف نفقہ مین

نازل ہوا تھا پھر سوال کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم جانتے ہیں کہ صدقہ دیا چاہئے لیکن نہیں جانتے ہیں کہ کتنا دیا چاہئے جواب آیا کہ قُلِ الْعَفْوَ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ حاجت سے یعنی جو اہل و عیال کے خرچ سے زیادہ ہو وہ اللہ کی راہ میں دو اور حکم اس آیت کا منسوخ ہے ساتھ آیت زکوٰۃ کے کہ سورۂ توبہ میں ہے آوے گی بحر مواجمین میں لکھا ہے کہ ما مبتدا ہے اور ذا معنی الذی ہے اور ینفقون صلہ اسکا ہے ضمیر موصول کی محذوف ہے ای ما الذین ینفقونہ یا ما محل نصب میں ہے مفعول ینفقون کا معنی ای شیٔ ینفقون ۞ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ فِی الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ جیسا بیان نفقے کا فرمایا اسی طرح بیان کرتا ہے حق تعالی واسطے تمہارے نشانیاں مہربانی اپنے کی تو کہ تم فکر کرو بیچ کاموں اس جہان کے اور اس جہان کے یعنی دل اس جہان میں نہ باندھو اور اس جہان کو ہاتھ سے نکھو ملا حسین واعظ نے لکھا ہے کہ سلمی نے کہا ہے کہ تفکر بیچ دنیا اور آخرت کے یہہ ہے کہ سمجھے آدمی یہہ دونو قاطعان راہ میں فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے الدنیا حرام علی اہل الآخرۃ والآخرت علی اہل الدنیا وہما حرامان علی اہل اللہ دنیا حرام ہے طالب عقبیٰ کو اور عقبیٰ حرام ہے طالب دنیا پر اور یہہ دونوں حرام ہیں طالب مولی پر قطعہ عقبیٰ میں وہ نہ مانگتا ہو جب کچھ نہ دنیا کی ہوس پھر اسکو ہو کب کچھ نہ تو اسکو ملے تو سمجھے کو نہیں بلا ۞ سمجھی ہے بخشی کو تیرا رافت سب کچھ نقل ہے کہ ایک بزرگ کا انتقال ہونے لگا بہشت انکے استقبال کو آئی مکان مہک گیا خوش بو سے لوگ خوش ہوے وہ روئے پوچھا کہ سبب گریہ کیا ہے حق تعالی نے یہہ عنایت کی کہ بہشت کو تمہارے لینے کو بھیجا کہا اسواسطے روتا ہوں کہ بہشت آئی جسکا میں طالب ہوں اسنے جلوہ نہ دکھایا اور ندا ہوئی غیب سے کہ تو کیا چاہتا ہے عرض کیا انھوں نے کہ میں تجھے چاہتا ہوں پس تجلی واقع ہوئی اور جان نکل گئی واہ عجب موت پائی الہی ایسا ہی مرنا مجھے بھی دیجیو ۞ تیرے مشاہدہ میں جان تن سے جائے میری ۞ الہی موت بھی آوے تو ایسی آئے میری ۞ وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْيَتٰمٰى اور سوال کرتے ہیں اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تجھ کو یتیموں سے یعنی کس طرح سے معیشت ساتھ یتیموں کے کریں سبب نزول اس آیت کا یہہ ہے کہ جو تاکید تہدید کھانے مال یتیموں کے میں ساتھ نزول اس آیت کے وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ وارد ہے وہ لوگ کہ انکا کاروبار کرتے تھے اور ان کے معاملات میں تصرف کرتے تھے کنارہ کش ہونے لگے یہہ بات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سمع مبارک میں پہنچی حق تعالی نے فرمایا قُلْ اِصْلَاحٌ لَّهُمْ خَيْرٌ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سنوارنا اور محافظت کرنی ۞ یتیموں کے مال کی واسطے ان کے بہتر ہے اجتناب کرنے سے بحر مواجمین میں لکھا ہے کہ جب یہہ آیت نازل ہوئی اِنَّ الَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْيَتٰمٰى ظُلْمًا اِنَّمَا يَاْكُلُوْنَ فِیْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا عبد اللہ بن رواحہ انصاری نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر عرض کیا کہ یا رسول اللہ خلاحدہ آٹا خمیر کرنا اور سالن پکانا دشوار ہے کس طرح معاملہ کریں حق تعالی نے یہہ آیت نازل فرمائی اور بعضوں نے کہا ہے کہ بعضے لوگ کھانا یتیموں کا جدا پکانے لگے اور ان کے بچھونے پر بیٹھنے سے اجتناب کرنے لگے کسی طرح سے مخالطت ساتھ انکے روا نہ رکھنے

لگے اعراض کلی ان سے کرنے لگے حق تعالی نے فرمایا وَاِنْ تُخَالِطُوْهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ اور اگر ملا لو تم اُن کو اور طعام اپنا ساتھ
طعام ان کے کے خلط کرو پس بھائی تمھارے ہین بیچ دین کے معاملہ برادرانہ ساتھ ان کے رکھو خرچ اور وزن
انکی جنس کا حساب مین رکھو اور زیادتی اور کمی کھانے کی مت خیال کرو وَاللّٰهُ يَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ
اور اللہ جانتا ہے بگاڑنے والون اور تباہ کرنے والون کو انکے مال کے سنوارنے والون سے وَلَوْ شَاءَ اللّٰهُ لَاَعْنَتَكُمْ
اور اگر چاہتا اللہ البتہ محنت اور رنج دیتا تم کو اور تنگ کرتا تم کو ساتھ اسباب کے کہ مخالطت ساتھ یتیمون کے
حرام کر دیتا اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ تحقیق اللہ تعالی غالب ہے حکمت والا جو کرتا ہے ساتھ حکمت کے کرتا ہے
سوال يَسْئَلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ قُلْ مَا اَنْفَقْتُمْ اور يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ اور يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ ان تینون آیتون
کے درمیان بجہت تباعد معنی فصل کیا اور واو عطف کا درمیان نہ لایا۔ اور يَسْئَلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ قُلِ الْعَفْوَ
اور يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْيَتٰمٰى اور يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ ان تینونمین بھی ویسا ہی تباعد معنی ہے پس انمین کیون
وصل کیا ساتھ واو عاطفہ کے وہی فصل جو پہلے آیات ثلثہ مین تھا یہان بھی کرتے جواب لکھا ہے تفسیر مین
کہ سوال تینون پہلے کہ مفصولہ مین انمین سے آخر کا سوال کہ يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ ہے یہہ اور تینون
سوال پچھلے کہ موصولہ مین ایک وقت مین واقع ہوئے ہین اتحاد وقت کا درمیان ان کے موجب وصل ہے
اور تینون سوال پہلے اوقات مختلفہ مین وارد ہوئے ہین اتحاد زمانی بھی انمین مفقود ہی سبب فصل ہے معلوم
کیجے کہ جو چوبیسوین آیت آیات مسائل سے کہ جس مسئلہ عدم جواز نکاح مشرکین اور مشرکات کا ساتھ مومنین اور مومنات کے
نکلتا ہے وہ یہہ ہے وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكٰتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ اور مت نکاح مین لاؤ عورتین شرک والیون کو یہانتک
کہ ایمان لاوین سبب نزول اس آیت کا یہہ ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مرثد غنوی کو کہ بڑا بہادر دلاور
مردانہ تھا مکے کو بھیجا تاکہ ضعفائی اہل اسلام کو کفار سے مخفی کر کے لے آوے جب مکے مین پہنچا تو ایک عورت نے
مشرکہ عناق نام نے کہ تعلق باطن ساتھ اسکے رکھتی تھی اسکے پاس آکر کہا کہ خلوت کرو اور فریاد کرونگی تجھے ایذا
دلواؤنگی اسنے کہا حرام مین تجھہ سے کرون یہہ محال ہے اسنے کہا نکاح کر اسنے کہا نکاح بغیر اجازت پیغمبر کے صلی
اللہ علیہ وسلم کرون میری کیا مجال ہے پس مرثد نے بعد مراجعت کے احوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے
عرض کیا حق تعالی نے یہہ آیت نازل کی اور انہین روزون مین عبد اللہ بن رواحہ نے ایک طمانچہ اپنے لونڈی کو مارا تھا
وہ لونڈی پیغمبر خدا کے پاس دادخواہ ہوئی حضرت نے مہربانی فرماکر عبد اللہ سے اُس کا احوال پوچھا عبد اللہ نے
عرض کیا کہ نماز پڑھتی ہے روزہ رکھتی ہے تصدیق آپ کے رسالت کا کرتی ہے لیکن نافرمان ہے حضرت نے
فرمایا کہ یہہ مومنہ ہے اس سے نیکی کر عبد اللہ نے اُسے آزاد کر کر نکاح کر لیا لوگ طعنہ کرنے لگے کہ ابن رواحہ نے کنیز سیاہ
سے نکاح کیا اور عورت حسین خوبصورت مشرک دیتے تھے اسنے نہ قبول کیا حق تعالی نے یہہ آیت بھیجی وَلَاَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّنْ
مُّشْرِكَةٍ وَّلَوْ اَعْجَبَتْكُمْ اور البتہ لونڈی ایماندار بہتر ہے عورت آزاد مشرکہ سے اگرچہ تعجب مین لاوے تم کو وہ عورت حسن اور جمال اپنے سے وَلَا
تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى يُؤْمِنُوْا اور مت نکاح کرو تم عورات مومنات کا ساتھ مردون مشرک کے یہانتک کہ ایمان لاوین وَلَعَبْدٌ

مؤمن خیر من مشرک و لو اعجبکم اور البتہ غلام ایمان والا بہتر ہے عورت کافر آزاد مشرک لانیوالے سے
اور اگرچہ خوش آئے تم کو وہ مشرک بواسطہ صورت یا ثروت اولئک یدعون الی النار یہہ مشرک والے اور شرک
والسان بلاتی مین تم کو طرف آگ کے یعنے طرف کفر کے کہ ارتکاب اسکا سبب ہے دوزخ جانے کا واللہ
یدعوا الی الجنۃ والمغفرۃ باذنہ اور اللہ بلاتا ہے تم کو بالسنہ رسل طرف جنت کے اور بخشش کے
یعنے وہ اعمال تم کو تعلیم فرماتا ہے کہ جنکے ادا کئے سے بخشے جاؤ تم اور بہشت مین پہنچو ساتھہ قضا اور ارادت اسکے
کے ویبین ایاتہ للناس لعلہم یتذکرون اور بیان فرماتا ہے نشانیان اپنی اور ظاہر کرتا ہے احکام اپنے حلال
اور حرام سے واسطے آدمیون کے توکہ نصیحت پکڑین وہ حاصل یہہ ہے کہ نکاح مومنین کا زن مشرکہ سے جبتک
کہ ایمان نلاوے حرام ہے لیکن اشکال یہہ ہے کہ جائز رکھا فقہانے نکاح مین لانا زن کتابیہ کا باوجودیکہ شرک
انکا قرآن سے ثابت ہے کہ قالت الیہود عزیر ابن اللہ وقالت النصاری المسیح ابن اللہ تفسیر بیضاوی مین
لکھا ہے کہ حرمت اگرچہ شامل تھی کتابیہ کو بھی لیکن خاص کردیا اس آیت نے والمحصنات من الذین اوتوا الکتاب
کہ سورہ مائدہ مین ہے پس جائز ہوگیا نکاح انکا اس سے اور کشاف مین لکھا ہے کہ یہہ حکم منسوخ ہے ساتھہ آیت سورہ
مائدہ کے اور عدم جواز نکاح مومنا انکا ساتھہ مشرکین کے آیت ولا تنکحوا المشرکین سے ثابت ہے اور تفسیر احمدی مین
لکھا ہے کہ ولا تنکحوا المشرکین مین لا تنکحوا بالضم ہے باب افعال سے خاصتہ نہ بالفتح ثلاثی مجرد سے بخلاف ولا تنکحوا
المشرکات کے کہ اس مین دونو قرأتین ہین معلوم کرلیجے کہ ہشتیون آیت آیات مسائل سے کہ جس سے مسئلہ حرمت
مباشرت کا ساتھہ زنان حائضہ کے اور حرمت لواطت کرنے کا ان سے نکلتا ہے وہ یہہ ہے ویسئلونک
عن المحیض اور سوال کرتے ہین تجھہ کو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم حیض سے نزول کا اسکے یہہ ہے کہ یہود
حالت حیض مین اپنی جورو سے جدے ہوجاتے تھے اور نگاہ انکی طرف نہین کرتے تھے کھانا طعام انکے
ساتھہ حرام جانتے تھے اور کرنا کلام ان سے منع سمجھتے تھے اور نصاری برعکس اسکے کرتے تھے کہ حالت حیض
مین کلام طعام وطی جماع سب مباح جانتے تھے ثابت بن ابو حداح رح نے حضرت سے پوچھا کہ عورت اپنی سے
حالت حیض مین کیا معاملہ کرین ہم جواب آیا کہ قل ہو اذی کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ حیض ناپاکی ہے کراہت
طبع اور نفرت دل اس مین ہوتی ہے فاعتزلوا النساء فی المحیض پس چھوڑدو عورتون کو حالت حیض مین یعنے
مجامعت سے بچو اور مکالمت مواکلت مخالطت شوق سے کرو پھر حق تعالی اپنے واسطے تاکید کے فرمایا ولا
تقربوہن اور مت پاس جاؤ ان کے یعنے مباشرت نکرو حتی یطہرن یہانتک کہ پاک ہون یطہرن بسکون طا
اور ضم ہا امام حفص کی قرأت ہے یعنے جب خون آنا منقطع ہو بعد اکثر ایام حیض اگرچہ غسل نکیا ہو مجامعت روا ہے اور اگر
انقطاع دم کا ہوا قبل مدت حیض مین تو قبل غسل کے وطی ناروا ہے یہہ قول امام اعظم کا ہے اور جب غسل کرے
بعد انقطاع دم تب وطی کرے یہہ مذہب امام شافعی کا ہے فاذا تطہرن فأتوہن من حیث امرکم اللہ پس جب نہالین
بعد انقطاع دم پس جاؤ ان کے پاس اس جگہ سے کہ حکم کیا اللہ نے یعنی فرج ہے نہ غیر ان اللہ یحب التوابین

ویحب المتطہرین تحقیق حق تعالیٰ دوست رکھتا ہے توبہ کرنے والوں کو گناہوں سے اور دوست رکھتا ہے پاکوں کو
سمجھئے کہ آدمی بیچ مخالطت حائض کے افراط اور تفریط کرتے ہیں ترسا کچھ حیض غیر حیض میں فرق نہیں کرتے
وہی جماع خلط ہوتا تھا حالت حیض میں بھی کرتے تھے اور یہود اور مغان بکلی تارک تھے کچھ آمیزش کسی امر میں
ان کے ساتھ نہ رکھتے تھے حق تعالیٰ نے مسلمانوں کو راہ میانہ روی کا عنایت فرمایا مضاجعت اور مواکلہ اور مشاربت
اور معانقہ جائز رکھا اور مس کرنا ناف سے تا زانو حرام کیا چنانچہ یہی قول امام ابی حنیفہ اور ابی یوسف کا ہے اور امام
محمد مس غیر فرج روا رکھتے ہیں اور مدت حیض کی اقل تین روز ہیں اور اکثر دس دن اور مسائل حیض کے کتب فقہ
میں بتفصیل مذکور ہیں یہاں بیان کرنا موجب طوالت کتاب ہے لہذا محرر نہ ہوئے نساؤکم حرث لکم بی بیاں
تمہاری کھیتیاں ہیں واسطے تمہارے یہود کہا کرتے تھے کہ اگر پیٹھ کی طرف سے مجامعت کرے تو فرزند احول
پیدا ہوتا ہے لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا جواب حق تعالیٰ نے نازل کیا کہ بی بیاں
تمہاری کھیتیاں ہیں کہ ان سے اشجار اطفال اور نبات بنات پیدا ہوتے ہیں فاتوا حرثکم انی شئتم پس
جاؤ کھیت اپنے میں جس طرح سے چاہو یعنے جماع کرو ساتھ ان کے جس نہج سے کہ چاہو لٹا کے بٹھلا کے اٹھا کے
الٹا کے تلٹا کے موضع حرث میں نہ محل فرث میں یعنے مقام جماع میں جماع کرو کہ قبل ہے نہ محل سرگین میں
لواطت کرو کہ دبر ہے سمجھ لیجے کہ انی کی دو معنی آتی ہیں من این کی چنانچہ اس آیت میں انی لک ہذا اور کیف کی چنانچہ
اس آیت میں انی یکون لی غلام یہاں من این نہیں ہو سکتا اسواسطے کہ اس میں صفت تعمیم مکان ہے اس آیت
کی معنی ہو جاوینگی کہ جس مکان سے چاہو قبل سے یا دبر سے چنانچہ اہل روافض کہتے ہیں اور یہ معنی اس آیت
کی درست نہیں اسواسطے کہ حق تعالیٰ نے فرمایا کہ بی بیاں تمہاری کھیتیاں ہیں ان سے اولاد پیدا ہوگی تمہاری تم
اپنے کھیت کو جوتو بو جیسے چاہو اور اولاد نہیں پیدا کرتی مگر جماع سے لواطت سے اولاد کہاں ہوتی ہے اس کھیت
وہ ٹھہرا کہ جو منبت تخم اولاد ہو نہ وہ کہ جس میں تخم ضائع جاوے پس کسی طور سے یہ معنی انی کی بنتی ہے نہیں پس یہاں
انی بمعنی کیف ہے جیسا کہ مذہب ہمارا اہل سنت جماعت کا ہے یعنے کیف شئتم قائما او قاعدا او مضطجعا چنانچہ اول
تقریر آئے ہیں وقدموا لانفسکم اور پہلے بھیجو واسطے جانوں اپنی کے خلوص نیت سے اور اعمال نیک سے کہ اتباع
اوامر اور اجتناب نواہی ہے جماع حلال ہے اسے کرو اور لواطت حرام ہے اس سے بچو یا یہ کہ مقدم کرو نفسوں اپنے
پر جماع سے طہارت اور دعا اور طلب ولد صالح کہ موجب تقویت دین اور سبب تکثیر امت سید المرسلین ہوے
واتقوا اللہ واعلموا انکم ملقوہ اور ڈرو اللہ سے بیچ مخالفت امر کے اور مباشرت نہی کے جماع کا امر کیا ہے وہ
کرو لواطت کی نہی کی ہے وہ نہ کرو اور جانو یہ کہ ملنے والے ہو تم اس سے جو پہلے بھیجا ہے اچھا یا برا اچھا
تو اچھے درجے بہشت میں ملیں گے برا ہے تو برے درجے دوزخ میں ملیں گے یا ملاقوہ کی ضمیر طرف اللہ کے ہے
یعنے ملوگے اللہ سے بے پردہ دیدار پروردگار سے مشرف ہوگے یا مراد ملاقات سے عرض بندگان ہے بخدا
عزوجل چنانچہ اور آیت شریفہ میں وارد ہے وعرضوا علی ربک صفا وبشر المؤمنین اور خوش خبری دے اے محمد صلے

اللہ علیہ وسلم ایمان والوں کو ساتھ بہشت اور رویت کے معلوم کیجے کہ چھتیسوں آیت آیات مسائل سے کہ جس سے مسئلہ قسم معصیت پر نکھانے کا اور بہت قسمیں کھانے کا اور تقسیم اقسام کا اور وجوب کفارت کا نکلتا ہے وہ یہہ ہے وَلَا تَجْعَلُوا اللّٰهَ عُرْضَةً لِأَيْمَانِكُمْ اور نہ کرو اللہ کے نام کو نشانہ دست آویز اور بہانہ واسطے قسموں اپنی کے عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ اپنے بہنوئی سے کہ بشر بن نعمان تھے ناخوش ہو گئے اور قسم کھائی اسم اعظم الٰہی کی کہ اس سے بات نکروںگا اور اسکے حق میں کچھ نیکی نکروںگا اور اسکے اور کسی اور کے درمیان جو جھگڑا ہوگا تو صلح مصالحت نکروںگا حق تعالیٰ نے یہہ آیت نازل کی کہ مت کرو نام خدا کو مانع اَنْ تَبَرُّوْا وَتَتَّقُوْا اس سے کہ نیکی کرو ساتھ اقربا اور احبا کے اور پرہیزگاری کرو مروت یاروں دوستداروں کے سے اور ان سے قطع کلام کرو وَتُصْلِحُوْا بَيْنَ النَّاسِ اور صلح کرو درمیان لوگوں کے وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ اور اللہ تعالیٰ سننے والا ہے جو دل میں قسم کھانے والوں کے ہوتا ہے عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے بعد استماع اس آیت شریفہ کے جو دل میں ٹھہرایا تھا بشر بن نعمان کے ساتھ عدم نیکوئی سے چھوڑ دیا اور بشیر سے بمقام رحمت اور شفقت پیش آیا لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْ أَيْمَانِكُمْ نہیں پکڑتا تم کو اللہ ساتھ لغو کے بیچ قسموں تمہاری کے کہا ہے صاحب کشاف نے لا یؤاخذکم اللہ ای لا یعاقبکم بلغو الیمین اور دوسری معنی کہتے ہیں کہ لا یلزمکم الکفارۃ بلغو الیمین لغو بقول امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ وہ ہے کہ بمظنہ راستی پر قسم کھائی جاوے اور وہ جھوٹھ نکل آوے اور بقول امام شافعی لغو وہ ہے کہ بے اختیار کسی شخص کی زبان پر قسم بطور عادت جاری ہو ہر بات میں کہے واللہ آؤنگا واللہ جاؤنگا واللہ بیٹھونگا اور ایسے اس قسم میں قصد قسم کھانیکا نہو خیر ہر تقدیر میں لغو کی کفارت نہیں ہے اور حق تعالیٰ اس پر مواخذہ نفرماویگا وَلٰكِنْ يُؤَاخِذُكُمْ بِمَا كَسَبَتْ قُلُوْبُكُمْ اور لیکن پکڑتا ہے تم کو ساتھ اس چیز کے کہ کمائے ہیں دل تمہارے یعنی جو عمدا قسم کھاؤ اور ارادہ کر کر دل میں ایک کام کا اور خلاف اسکے کرو تو حانث ہوکے کفارت لازم آئیگی اور بیان کفارت کا سورہ مائدہ میں آویگا انشاء اللہ تعالیٰ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا ہے بندوں کو ساتھ قسم لغو کے اور بردباری سوگند عمدا میں بھی شتابی عذاب کر کر نہیں فرماتا سمجھ لیجے کہ اختلاف ہے بیچ یمین غموس کے غمس کے معنی لغت میں نیچے لیجانا اور غوطہ کھانا ہے اور اصطلاح اہل شرع میں یمین غموس وہ ہے کہ ایک شخص نے زمانہ گذشتہ میں کام کیا ہو اور قصدا جان بوجھہ کے قسم کھائی جھوٹھی کہ میں نے نہیں کیا یا بالعکس پس بقول امام اعظم اور ایک روایت میں امام احمد کے ہے کہ اس پر کفارت نہیں ہے کہ اسکا گناہ بڑا ہے کفارت سے نہیں بدلا جاتا اور بقول امام شافعی اور ساتھ ایک روایت امام احمد کے کفارت ادا کرے اور اگر قسم کھائی کہ زمانہ آئندہ میں یہہ کام کرونگا اور خلاف اسکے کرے یا بالعکس تو حانث ہوگا اور کفارت لازم آویگا بالاجماع معلوم کیجے کہ بیان سے آیات متعددہ بیان طلاق اور عدت میں شروع ہووینگی اور ستائیسویں آیت آیات مسائل میں کہ جس سے مسئلہ ایلا کا نکلتا ہے وہ یہہ ہے لِلَّذِيْنَ يُؤْلُوْنَ مِنْ نِّسَائِهِمْ واسطے ان لوگوں کے کہ قسم کھاتے ہیں بی بیوں اپنی سے جدا ہونیکی سمجھ لیجے کہ کوئی مسئلہ کلام اللہ میں ایسا نہ

مشروح مفصل نہین ہے جیسا مسئلہ طلاق کا اور عدت کا ہے کہ طلاق باحکامہ و اقسامہ رجعی یا بائن مغلظ
ایلا وغیرہم اور ایسے ہی عدت باحکامہا و اقسامہا ذکر فرمائی ہے اور تمام یہہ دو سورتون مین بیان کیا ہے ایک
تو یہان سورہ بقرہ مین دوسری سورہ طلاق مین کہ آخر قرآن مین آویگی انشاء اللہ تعالی اور یہان اللہ الٰہی نے
ساتھہ مسئلہ ایلا کے کہ فرمایا الذین یؤلون من نسائہم لکھا ہے امام زاہدی نے اور حسینی والے نے کہ سبب
نزول کا اسکے یہہ ہے کہ جاہلیت مین جس مرد کو اپنی جورو سے میل ہوتا تھا اور غیرت رکھتا تھا کہ اگر اسکو
چھوڑونگا تو اور سے نکاح کر لیگی تو قسم کھا لیتا تھا کہ اتنے روزون اُس سے مباشرت نکرونگا پس اتنی مدت وہ
بیچاری پابستہ دلخستہ بیٹھی رہتی تھی نہ بیوہ ہوتی ہے نہ سہاگن حق تعالی کو ناپسند آئی یہہ بات اور یہہ آیت
نازل کی اور تطبیق اس آیت کی آیت سابق سے یہہ ہے کہ اُسمین مذکور یمین کا فرمایا تھا اس مین حکم ایک صفت
یمین کا کہا پس کلام از باب ذکر خاص بعد عام واقع ہوا حاصل معنی یہہ ہوا کہ حق تعالی نے فرمایا واسطے ملاحظہ احوال اولی
لوگون کے کہ ایسی قسم کہاتے ہین تربص اربعۃ اشہر انتظار کرنا چار مہینے کا فان فاؤ فان اللہ غفور رحیم
پس اگر پھر آوے سوگند کہانے والا طرف جورو اپنی کے اور مباشرت کرے پس تحقیق حق سبحانہ تعالی
بخشنے والا ہے گناہ شکنندگان قسم کا اور مہربان ہے کہ مباح کو مخالف قسم کیا اور کفارت مقرر فرمائی سمجھہ لیجے
کہ شریعت مین یہہ ہے کہ اگر ایلا والا چار مہینے کے اندر رجوع کرے تو حانث ہوتا ہے کفارت لازم آتی ہے اور
نکاح ثابت رہتا ہے چنانچہ مذہب امام اعظم کا ہے اور ایک قول امام احمد کا بھی یہی ہے اور بقول امام شافعی
ہے اور مالک اور بروایت مشہور امام احمد کے حانث نہین ہوتا اور اگر مدت چار مہینے کی گذر گئی اور وطی نکیا اپنے بغیر
عذر کے تو طلاق بائن واقع ہوتا ہے نزدیک امام اعظم کے نہ نزدیک آئمہ ثلثہ کے کہ اُن کے نزدیک موقوف
ہے چاہے طلاق دے چاہے ندے اور سرکشی کرے اگر ایلا والا تو حاکم کو چاہیے کہ طلاق دلواوے یہہ ہے
قول امام مالک اور احمد اور شافعی کا ہے اور امام احمد سے اور شافعی سے یہہ بھی روایت ہے کہ تنگی کیجاے
اُسپر تا کہ طلاق دیوے وان عزموا الطلاق فان اللہ سمیع علیم اور اگر قصد کرین طلاق کا پس حق تعالی سننے
والا ہے کلام طلاق دینے والے کا جاننے والا ہے قصد اُسکا اختلاف ہے بیچ اسکے کہ اگر قسم کھائی کسی نے بغیر
اسم اللہ کے تو ایلا والا ہو گیا نزدیک امام اعظم کے برابر ہے کہ قصد ضرر پہنچانے کا اپنی جورو سے کیا یا ازالہ
ایذا دور کرنے کا اُس سے کیا کہ دودھ پلانے والی ہے یا بیمار ہے یا قصد اپنے جان کے ضرر دفع کرنیکا کیا اور
بقول امام مالک کے مولی نہین ہوتا مگر بحالت غضب مین قسم کھاتی یا ارادہ ضرر رسانی کا ہو زوجہ کے اور اگر
نیکی اور سازگاری کا یا اور نفع زوجہ کا ہو قصد تو مولی نہین ہوتا اور بقول امام محمد قصد ضرر ..... زوجہ ہے
مولی ہوتا ہے فقط اور امام شافعی کے دو قول مین صحیح تر اُن سے قول موافق امام اعظم ہے اور اگر بنام خدا قسم
کھا کر چار مہینے کے اندر وطی کرے تو کفارت باتفاق لازم ہوتی ہے مگر قول قدیم شافعی مین اور کسی نے
وطی کرنا ترک کیا اپنی زوجہ سے بغیر قسم کے چار مہینے سے زیادہ تو بقول امام اعظم اور شافعی مولی نہین ہوتا

اور بقول امام مالک اور ایک روایت احمد کی میں ہوتا ہے اور اختلاف ہے مدت ایلای بندہ میں بقول مالک
دو مہینے میں آزاد ہو جورو اسکی یا لونڈی ہو اور امام شافعی کے نزدیک چار مہینے ہیں مطلق اور نزدیک امام اعظم کے
اعتبار مدت ایلا میں عورت پر ہے اور اگر جورو آزاد ہے چار مہینے ہیں اور اگر لونڈی ہے دو مہینے ہیں خاوند کوئی ہو غلام ہو
یا میاں ہو اور امام احمد سے دو روایتیں ہیں ایک موافق امام مالک کے دوسری مطابق امام اعظم کے اور اختلاف
ہے ایلائے کافر میں بقول آئمہ ثلثہ صحیح ہے اور بقول امام مالک صحیح نہیں اور فائدہ صحت ایلا کا اسوقت ظاہر
ہوتا ہے کہ اسلام لاوے اما اگر درمیان چار مہینے کے وطی کیا کفارت لازم آئی والا مولی ہوا معلوم کیجے کہ آٹھ تیسوین
آیت آیات مسائل سے کہ جس سے مسئلہ عدت مطلقہ کا اور بیان رجعت کا اور طلاق کے نکلتا ہے وہ یہ ہے

وَالْمُطَلَّقٰتُ يَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍ اور طلاق والیاں انتظار کریں ساتھ جانوں اپنی کے تین قروء تک
اور قروء لفظ مشترک ہے حائض ہونے کو زن کے اور پاک ہونے کو دونو کہتے ہیں لیکن یہاں قروء نزدیک
امام اعظم کے حیض ہے اور نزدیک امام مالک اور شافعی کے طہر ہے اور امام محمد سے دو روایتیں ہیں اور فائدہ
اختلاف کا ظاہر ہوتا ہے اسوقت کہ عورت کو حیض تیسرا شروع ہو کہ امام اعظم کے نزدیک مدت عدت
کی پوری ہو جاتی ہے اور نزدیک امام مالک اور شافعی بعد انقضائے حیض ثالثہ کے جو پھر طہر ہو تب پوری ہوتی ہے
اور متفق ہیں ائمہ کہ عدت زن حاملہ کی مطلق بوضع حمل ہے طلاق داده ہو یا خاوند مر گیا ہو اور ایسی ہی بہ اتفاق عدت
اس عورت کی کہ جسے حیض ہوتا ہو سبب بوڑھاپی کے حیض منقطع ہو گیا ہو تین مہینے ہیں اور اسیطرح سے حیض
ہوتا ہے عدت اسکی تین قروء ہیں بالاتفاق لیکن معنوں میں قروء کے اختلاف ہے چنانچہ پیچھے مذکور ہوا ہے مگر بقول
داؤد تین مہینے ہیں اور اگر کوئی عورت رانڈ ہو جاوے رستے میں حج کے تو بقول امام اعظم مدت عدت کی وہیں اقامت
کر کے پوری کرے بیچ شہر کے ہو یا قریب شہر کے اور بقول ائمہ ثلثہ کے اگر خوف ہو فوت ہونے کا حج کے تو عدت توڑنا
جائز ہے یعنی عدت میں نکل کر سفر اختیار کرے اور حج ادا کرے اور اگر خاوند گم جاوے تو بقول امام اعظم اور بقول جدید
راجح امام شافعی اور ایک روایتیں امام احمد کے حلال نہیں ہے اسکو اور کسی سے نکاح کرنا اس مدت تک کہ غالبا
اسکی امید زندگی کی ہو اور حد اس مدت کی نزدیک امام اعظم کے ایک سو بیس برس ہیں اور امام شافعی اور احمد
کے نزدیک نوے برس ہیں اور بروایت جدیدہ امام شافعی کے خاوند کے مال میں سے نفقہ پایا کرے ہمیشہ
اور اگر دشوار ہو نفقہ اسکے مال میں سے پانا تو فسخ کرے نکاح بنا بر روایت ظاہر دو قول امام شافعی کے سے اور بقول
امام مالک اور مختار ہے متاخرین اصحاب ان کے کا اور یہی روایت قوی ہے کہ حضرت عمر رضؓ نے کیا ہے اور
انکار نہیں کیا کسی نے صحابہ سے اور نزدیک امام احمد کے بروایت آخری یہ ہے کہ توقف کرے مدت چار
سال کہ اکثر مدت حمل کی ہے اور چار مہینے اور دس روز کہ مدت عدت وفات زوج اسکی کی ہے پھر حلال
ہے اسے ازدواج اور سے اور اختلاف ہے گم ہوئے میں پس بقول جدید امام شافعی مفقود وہ ہے کہ معلوم نہو
کہاں گیا اور قطع ہو جاوے خبر اسکی اور غالب گمان ہووے کہ مر گیا اور بقول امام مالک اور بقول قدیم شافعی

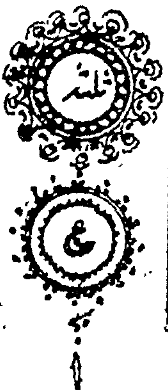
کہ ایک ہاتھ میں آگ دوسرے میں پانی لیکر اٹھیں کسی نے سبب پوچھا فرمایا کہ بہشت کے جلانے کو اور دوزخ کے
بجھانے کو تاکہ دنیا میں عبادت خاص واسطے اللہ کے ہو اب لوگ دوزخ کے خوف سے اور بہشت کی امید سے
عبادت کرتے ہیں اللہ کے واسطے کم کرتے ہیں قطعہ جان و تن برہ خدا شہادت وہ ہے۔ تو اسکے ہی دل
میں ہو سعادت وہ ہے۔ نزاکت وہ ہو کوشش ہو جسمیں عادت وہ ہے۔ نیت میں خلوص ہو عبادت وہ
ہے۔ وَاللّٰهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ اور اللہ غالب ہے کہ عزیز کرتا ہے مردوں کو اور فضیلت دیتا ہے عورتوں پر حکمت
والا ہے جو حکم کرتا ہے بندگان پر ساتھ حکمت کے کرتا ہے سمجھہ لیجئے کہ آدمی چار قسم میں ایک تو نامرد ہیں کہ طالب
دنیا میں ایک کم مرد ہیں کہ طالب عقبی ہیں ایک جوانمرد ہیں کہ طالب عقبی اور مولی ہیں ایک فرد ہیں کہ صرف
طالب مولی ہیں دنیا و آخرت کو بھلائے بیٹھے ہیں مطلع کونین سے کام کیا رکھا ہے۔ نقشہ ترا دل میں
جما رکھا ہے نہ دنیا کی ہوس ہے اور نہ خواہش جسمیں عقبی کی ہے۔ نقوش ماسوی دل سے مٹانا اسکو
کہتے ہیں۔ معلوم کیجئے کہ انتالیسویں آیت اور چالیسویں آیت آیات مسائل سے کہ جس سے مسئلہ طلاق رجعی
اور خلع اور غلیظ کا نکلتا ہے اور یہہ دو آیتیں ہیں یعلمون تک اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ طلاق شرعی کہ جسمیں رجعت
ہے دو بار ہے سمجھہ لیجئے کہ عرب میں ایام جاہلیت میں عدد طلاق کی مقرر نہ تھی اگر فرضاً دس بار طلاق دیتے
تو پھر رجوع کر لیتے تھے چنانچہ پیچھے مذکور ہوا ہے ایک روز حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس
ایک عورت آئی اور جور شوہر اپنے کی کہ ہمیشہ طلاق دیتا تھا اور اسکے ضرر کے واسطے پھر مراجعت کرتا تھا بیان
کئی یہہ احوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سماعت میں پہنچا حق تعالی نے یہہ آیت نازل کی کہ طلاق رجعی
دو بار ہے یہی توجیہہ مذکور ہے حسینی میں زاہدی میں بیضاوی میں تلویح میں اور موافق ہے مذہب امام اعظم کے اور
شافعی کے اور ایک اور توجیہہ یہہ ہے کہ موافق ہے مذہب امام ابو حنیفہ کے فقط چنانچہ اختیار
کیا ہے اسکو فخر الاسلام نے اور یہہ مدارک اور کشاف میں لکھی ہے کہ طلاق معنی تطلیق ہے جیسے سلام معنی
تسلیم یعنے تطلیق شرعی تطلیق ہے بعد تطلیق کے اور تفریق کے نہ جمع کے جس طرح ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ
اے کرۃ بعد کرۃ نہ کرتین اثنتین مرۃ واحدۃ اسیواسطے الطلاق مرتان کہا الطلاق اثنان نکہا تم کلامہ اور بعد
دو طلاق کے فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ پس بند کرنا ہے یعنے اپنے پاس رکھنا ہے ساتھ رجعت
کے یا نکال دینا ہے ساتھ نیکی کے یعنے عدت تک چھوڑ دے پھر بعد عدت کے اگر چاہے آپ نکاح تازہ کر
چاہے بار دیگر طلاق دے سمجھہ لیجئے کہ مشروع طلاق میں یہہ ہے کہ جب کسی سے چاہے کہ طلاق اپنی عورت کو
دے تو بیچ اسی طہر کے کہ جماع نکیا ہو ایک طلاق کہے اور اگر دوسری طلاق مطلوب ہو تو دوسری طہر میں
کہے لیکن جمع کرنا درمیان دو طلاق کے یا تین طلاق کے بدعت ہے اور مکروہ اور اگر طلاق مذکور سے طلاق رجعی
مراد ہے کہ جو لائق رجعت ہیں سے مفہوم ہوتا ہے تو معنے یہہ ہو وینگے کہ طلاق رجعی دو طلاق ہیں چنانچہ متصل
تین کے یہہ معنی لکھی گئی ہیں اور جب تین ہوں تو محل رجعت کا نہیں رہتا اور بائن معنی مرتان سے تثنیہ ہی مراد ہے

اور اگر دوسری معنی مراد لیجے تو مِمَّا سے غرض تکرار ہی وَلَا يَحِلُّ لَكُمْ أَنْ تَأْخُذُوْا اور نہین حلال واسطے تمہارے
ای مردو یہہ کہ لے لو مِمَّآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اُس چیز سے کہ دیا ہی تم نے جوروں اپنی کو شَيْـًٔا کچھہ چیز مال
طلاق مین طلب کر کر إِلَّآ أَنْ يَّخَافَآ أَلَّا يُقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ مگر یہہ کہ ڈرین دونو یہہ کہ نہ قائم رکھین گے حدین اللہ
کی یہہ جملہ معترضہ ہی بیان حکم خلع مین درمیان معطوف اور معطوف علیہ کے روایت ہی کہ جمیلہ بنت عبد
اللہ ابی بن سلول منافق کی کہ نہایت جمیلہ تھی اور منکوحہ ثابت بن شماس انصاری کی تھی اپنے خاوند سے
بکمال ناخوش رہتی تھی اور خاوند اُسے بہت چاہتا تھا ایکروز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حضور مین آکر اُس جمیلہ نے
اپنے خاوند کی کہ ثابت تھا شکایت کی اور جیسی جمیلہ حسن مین جمیلہ تھی ویسا ہی ثابت محبت مین اسکے ثابت
تھا اُس نے حضرت سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ تمام مخلوق مین تمہارے برابر کسی کو دوست نہین رکھتا مین
اور بعد آپ کے جمیلہ کے برابر مجھے کوئی دنیا مین دوست نہین جمیلہ نے عرض کیا کہ یہہ سچ کہتا ہی لیکن ایکدن
مین خیمہ اٹھا کر دیکھتی تھی مین ایک گروہ مین لوگون کے یہہ ثابت جاتا ہی رنگ اسکا سب سے سیاہ
اور قد سب سے کوتاہ تھا جب سے یہہ مجھے ایسا معلوم ہوا ہی کہ کسی طرح زشتی اسکی دل سے میرے زائل نہین
ہوتی اُسکے حق مین یہہ آیت نازل ہوئی اور حکم خلع کا فرمایا ثابت نے ایک باغ مہر مین جمیلہ کو دیا تھا وہ باغ اُس
سے طلب کرنے لگا جمیلہ راضی ہو گئی بلکہ اُس نے چاہا کہ سوا باغ کے کچھہ اور بھی اگر لے تو دے لیکن جب
ثابت نے دیکھا کہ باغ پھر ہاتھہ آتا ہی خلع پر راضی ہو گیا لکھا ہی کہ اول خلع اسلام مین ثابت اور جمیلہ ہی کا
واقع ہوا ہی اب سمجھہ لیجئے کہ یہان ایک خدشہ واقع ہی وہ یہہ ہی کہ اگر خطاب لا یحل لکم کا ازواج کے طرف
ہی تو خطاب ان خفتم کا کہ متصل اسکے ہی مطابق نہین ہوتا کہ وہ حکام کو ہی اور اگر یہہ بھی حکام کو کہئے تو
خطاب تاخذوا مما آتیتموہن کا موافق نہین بیٹھتا اسواسطے کہ حکام دلوانے والے ہین لینے والے تو نہین جواب
اسکا یہہ ہی کہ خطاب لکم کا اور ان تاخذوا کا اور آتیتم کا ازواج کو ہی اور خطاب ان خفتم کا حکام کو اور اس
طرح سے کلام واحد مین ایک خطاب کسی کو اور ایک کسیکو ہوتا ہی چنانچہ اس آیتون مین یوسف اعرض عن ہذا
واستغفری لذنبک اور وان کنتم فی ریب مین وبشر الذین تک اور یہہ بھی ہو سکتا ہی کہ خطاب سب حکام
کو کہئے اور ان کو بواسطہ سببیت اور حکم منسوب طرف اُن کے ٹھہرائیے فَاِنْ خِفْتُمْ پس اگر ڈرو تم ای حکام
کہ امر اخذ کا اور اعطا کا تمہارے ہاتھہ مین ہی اَلَّا يُقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا فِيْمَا افْتَدَتْ بِهٖ یہہ کہ قائم
رکھین گے خاوند اور جورو حدین اور احکام اللہ کے تو پس نہین گناہ اوپر دونون کے بیچ اُس چیز کے کہ بدلا دے ساتھہ
شوہر کے اور سبب اُس بدلے کے اپنے تئین اپنے شوہر سے چھوڑا لے جیسے ثابت کی جورو نے کیا تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ
فَلَا تَعْتَدُوْهَا یہہ امور مذکورہ اور احکام مسطورہ کہ طلاق اور رجعت اور خلع ہی انداز ہائے الٰہی مین واسطے
مصلحت بندگان کے مقرر فرمائے پس مت گذرو ان حدود سے اور تجاوز ان سے نکرو وَمَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ
اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ اور جو کوئی تجاوز کرے انداز ہائے الٰہی سے پس وہ لوگ وہی ہین ستم کرنے

والے نفسون کے ہین یہان سمجھ لیجیے کہ معتزلہ تمسک کرتے ہین ساتھ اس آیت کے کہ جسنے تجاوز حد الٰہی سے کیا کچھ حکم
الٰہی مین کم کیا یا زیادہ کیا وہ ظالم ہے اور ظالم بمعنی کافر کلام اللہ مین آتا ہے پس مرتکب گناہ کبیرہ کا کافر ہوا جواب
انکا یہہ ہے کہ کلام اللہ مین ظالم کو مقابل مومن کے وارد ہے وہ بمعنی کافر ہے سب مقام پر مفسرین ظالم کو بمعنی
کافر نہین ٹھہراتے پس یہان بمعنی کافر ممنوع ہے اور تمسک انکا باطل ہے سمجھ لیجیے کہ خلع بیچنا زن کو ہے عوض
مین مہر کے یا غیر مہر کے اور حکم اسکا مستمر ہے بالاجماع مگر عبد اللہ المزنی کے نزدیک حکم اسکا منسوخ ہے لیکن قول
عبد اللہ کا غیر معتبر ہے اور متفق ہین ائمہ اسپر کہ جو زن کہ شوہر اسکا مکروہ رکھے ساتھ نظر بد اگر نفسکے یا ناخوشی رکھے
ساتھ اسکے جائز ہے اس عورت کو کہ خلع کرے ساتھ اسکے اور اگر کچھہ خبر مخالفت کی ہو تو بھی خلع کرنا بغیر سبب
کے جائز ہے ساتھ کراہت لیکن زہری اور عطا اور داؤد کہتے ہین کہ خلع کرنا اس حالت مین صحیح نہین اور خلع طلاق
بائن ہے نزدیک امام اعظم اور امام مالک کے اور ایک روایت مین امام احمد کے اور صحیح قول جدید راجح امام شافعی
کا مثل قول ائمہ ثلثہ ہے اور ظاہر تر روایت امام احمد سے یہہ ہے کہ خلع فسخ ہے ناقص نہین کرتا عدد طلاق کو یعنی
بعد خلع کے اگر پھر نکاح کرلے تو زن مالک تین طلاق ہے اور خلع طلاق نہین ہی قول قدیم قول شافعی کا ہے اور
اختیار کیا اس کو بہت اصحابون ان کے نے شرط یہ کہ لفظ خلع کا کچھہ جز نہین ہے کہ طلاق ہو اور اما ... خلع
کرنا زیادت مبلغ مہر مسمی سے یا نہین پس بقول امام مالک اور امام شافعی مکروہ نہین اور اگر ناسازگاری مرد کی طرف
سے ہو تو مکروہ ہے لیکن خلع صحیح ہے بکراہت اور امام احمد کے نزدیک زیادت مہر مسمی سے مطلق مکروہ ہے
اور اگر کیا تو صحیح ہے چنانچہ اختلاف الائمہ مین مذکور ہے فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنْ بَعْدُ پس اگر طلاق دے
مرد بعد طلاق ثانی کے تیسرا طلاق عورت آپنی کو پس وہ عورت نہین حلال ہوتی واسطے اسکے پیچھے طلاق ثلثہ
کے عطف اسکا الطلاق مرتان پر ہے حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ یہان تک کہ ملے خاوند سے سوا اسکے یعنی
نکاح مین آوے شوہر دوسرے کے اور وہ شوہر دوسرا مباشرت اسکی سے محفوظ ہوا اور یہہ اس سے ثابت
ہوا چنانچہ حدیث عسیلہ کی کہ مشہور ہے مؤید اس معنی کی ہے کہ دختر عبد الرحمن قرظی کہ مطلقہ ثلثہ تھی ایک
اور شوہر کے عقد نکاح مین آئی پھر اسنے چاہا کہ شوہر اول سے آشتی کرے قبل مباشرت شوہر دوسرے کے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لا حتی تذوقی من عسیلته ویذوق هو من عسیلتك فَاِنْ طَلَّقَهَا پس اگر
طلاق دے شوہر دوسرا الطوع و رغبت نہ ساتھہ کرہ کے بعد مباشرت کے اسکو فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَآ پس نہین گناہ
اوپر شوہر اول کے اور اس مطلقہ کے اَنْ يَّتَرَاجَعَآ اِنْ ظَنَّآ اَنْ يُّقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ یہہ کہ رجوع کرین آپس مین ساتھ نکاح
جدید کے بعد مدت عدت شوہر ثانی کے اگر جانین کہ قائم رکھین گے احکام الٰہی کو اور حق ایک دوسرے کا بیچ
اپنے وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ يُبَيِّنُهَا لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ اور یہہ باتین کہ پیچھے مذکور ہوین تحریم اور تحلیل سے اندازہ احکام الٰہی
ہین کہ حق تعالی بیان فرماتا ہے انکو واسطے ان لوگون کے کہ جانتے ہین سمجھ لیجیے کہ اس آیت سے وطی کرنا شوہر
دوسرے کا ÷ نہین نکلتا مگر حدیث مشہور سے کہ عسیلہ کی ہے ثابت ہے لیکن بعضے مفسرین نکاح مذکور سے

وطی

وطی مراد رکھتے ہین اور عقد نکاح زوج سے مستفاد کرتے ہین اس طرح سے اثبات وطی کا بھی کتاب سے
ہوسکتا ہے لیکن یہہ تاویل بہت بعید ہے اولی یہی ہے کہ نکاح کو حمل اوپر عقد کے کرین اور تسمیہ زوج باعتبار
مآل کے جانئین اور قید دخول اور اشتراط وطی حدیث مشہورہ مذکورہ سے سمجھین کہ کتب اصول فقہ مین
مسطور ہے معلوم کیجے کہ اکتالیسوین آیت آیات مسائل سے کہ جس سے مسئلہ رجعت کا بیچ عدت کے طلاق رجعی
مین نکلتا ہے وہ یہہ ہے اور یہہ مضمون اکثر آیاتون مین وارد ہے چنانچہ سابق ہی مذکور ہو چکا ہے وَإِذَا طَلَّقْتُمُ
النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ اور جب طلاق دو تم عورتون کو پس پہنچے لگین مدت عدت اپنی کو فَأَمْسِكُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ
پس بند کر رکھو انکو ساتھہ اچھی طرح کے یعنی مراجعت کرو ساتھہ ان کے اور نگاہ رکھو انہین بطریق صلاح نہ بوجہ
اضرار کے أَوْ سَرِّحُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ یا چھوڑ دو انکو ساتھہ اچھی طرح کے تاکہ مدت عدت کی منقضی ہو جاوے اور مالک
نفس اپنے کے ہون ثابت ابن یسار رض نے اپنی بی بی کو طلاق دی جب مدت عدت تین روز باقی رہے
رجعت کی ساتھہ اسکے پھر طلاق دی اسیطرح نو مہینے مین تین مرتبہ طلاق دی اور تین بار رجعت
کی حق تعالی نے اس آیت شریف مین اثبات سے نہی فرمائی وَلَا تُمْسِكُوهُنَّ ضِرَارًا لِّتَعْتَدُوا اور مت بند رکھو تم انکو اور مراجعت
نکرو ساتھہ ان کے از روی ایذا دینے کے اور رنج پہنچانے کے تو کہ ستم کرو ان پر ساتھہ درازی مدت عدت کے
وَمَن يَفْعَلْ ذَٰلِكَ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهُ اور جو کوئی یہہ کریگا کہ مسلمان کو ضرر پہنچاوے پس تحقیق ستم کیا اس نے
اوپر نفس اپنے کے کہ غیر کو آزار پہنچا کر اپنے نفس کو معرض غضب الہی مین ڈالا اور طوق مقتضائے شریعت اپنی
جان کو پہنا کر رحمت نامتناہی سے نکالا اس آزار دہندہ کسیکو ملعون کیجیے لیے جی کو وَلَا تَتَّخِذُوا آيَاتِ اللَّهِ
هُزُوًا اور مت پکڑو احکام الہی کو ٹھٹھا یعنی سہل جانکر اعراض مت کرو اور ہنسی سمجھہ کر سستی مت کرو بیچ عمل کے بعضے
کہتے ہین کہ یہہ آیت بیچ شان ایک جماعت کے نازل ہوئی ہے کہ وہ کہتے تھے نکاح اور طلاق ٹھٹھے بازی
اور کھیل ہے وَاذْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ اور یاد کرو تم نعمت الہی کو کہ فائض ہے اوپر تمہارے خصوصا نکاح کے
حق مین کہ سنت انبیاء و امم سابقہ مین زیادہ ایک عورت سے بیچ نکاح کے لانا ایک وقت مین روا نہ تھا مگر بعید
اور یہان شریعت محمدیہ مین علیہ الصلوۃ والتسلیمات چار بی بیان اکٹھی جائز ہین اور لونڈیون کا کچھہ شمار ہی نہین
اور پہلی شریعتون مین بعد طلاق کے مراجعت جائز نتھی اور اسمین روا ہے اور جب تک زن مطلقہ زندہ
ہوتی تھی مرد کو درست نہ تھا اور قبیلہ کرنا اور یہان حلال ہے چنانچہ زاہدی مین اور حسینی مین مذکور ہے اور تفسیر
احمدی مین منقول ان سے مسطور ہے وَمَا أَنزَلَ عَلَيْكُم مِّنَ الْكِتَابِ وَالْحِكْمَةِ اور یاد کرو اس چیز کو کہ اتاری اوپر
تمہارے کتاب اور حکمت اور احکام اور حدود اسکی سے يَعِظُكُم بِهِ نصیحت کرتا ہے تم کو خدا ساتھہ قرآن کے
اور منع کرتا ہے ضرر پہنچانے سے اور ایذا دہی سے وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ اور ڈرو تم اللہ
سے بیچ مخالفت احکام کے اور جانو تم کہ تحقیق خدا ساتھہ ہر چیز کے اعمال تمہارے سے یا مصالح روزگار
تمہارے سے دانا ہے معلوم کیجے کہ بیالیسوین آیت آیات مسائل سے کہ جسمین مسئلہ نکاح بعد العدت کا ہے



وہ یہہ ہے وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ اور جب طلاق دو تم عورتون کو پس پہنچ جاوین انتہائے مدت عدت
اپنی کو فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ پس مت منع کرو انکو اور باز رکھو ان أَنْ يَنْكِحْنَ أَزْوَاجَهُنَّ یہہ کہ نکاح کرین پہلے خاوندون اپنے سے
یہہ خطاب نہی کا عام ہے سب لوگونکو کسی کو نچاہئے کہ منع کرے لکھا ہے تفسیر حسینی مین کہ معقل بن یسار نے اپنی بہن
اپنی عبد اللہ عاصم رضہ کے نکاح مین دی تھی عبد اللہ نے اُسے طلاق دی اور ہنوز عدت تمام ہوئی تھی کہ پشیمان
ہوا چاہا کہ رجوع کرے معقل نے نچھوڑا اور کہا کہ پہلے مین نے نکاح کر دیا تھا تو نے چھوڑ دی اب پھر چاہتا ہے لیکن
قسم خدا کی ہرگز نہ دونگا حق تعالی نے یہہ آیت نازل کی کہ مانع مت ہو عورتون کو رجوع سے طرف ازواج ان کے
کے إِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوفِ جب رضامند ہوون آپس مین ساتھہ نکاح حلال کے اور مہر جائز کے اور قبول حسن
معاشرت کے ذَٰلِكَ یہہ نہی کہ کہی تھی يُوعَظُ بِهِ نصیحت کیا جاتا ہے ساتھہ اسکے مَنْ كَانَ مِنْكُمْ يُؤْمِنُ
بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ جو کوئی کہ ہے تم مین سے بوجہ اخلاص ایمان لاتا ساتھہ اللہ کے اور دن آخر کے
کہ آخری دن ہے سب ذَٰلِكُمْ أَزْكَىٰ لَكُمْ وَأَطْهَرُ یہہ باز رہنا تمہارا باز رکھنے عورتون کے سے اور
ضرر دینے سے پاکیزہ تر ہے واسطے تمہارے از روے معاش اسواسطے کہ یہہ میان بی بی آپسمین جانے پہچانے
ہین رجوع ان مین انسب ہے نکاح اور غیر کے ساتھہ کرنے سے کہ وہ جان پہچان نہین اور بہت پاک ہے یہہ
بات اس سے کہ حرام کا اندیشہ آوے اور فجور کا خطرہ دل مین سماوے وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ اور اللہ
جانتا ہے کہ میان بی بی آپس مین خواہان ایک دوسرے کے ہین اور تم نہین جانتے یہہ جملہ حال ہے اور یا
یہہ معنی ہین کہ خدا جانتا ہے منافع اور مضار خفیہ ہر کام کے کہ تم کرتے ہو اور تم امور مخفی نہین جانتے معلوم ہے
کہ تفسیر بیسون آیت آیات مسائل سے کہ جس سے مسئلہ رضاع اور وجوب نفقے اور کسوت وغیرہ کا نکلتا ہے وہ
یہہ ہے وَالْوَالِدَاتُ اور مائین یعنے وہ عورتین جننے والیان کہ جدائی ہو گئی ہو ان کے شوہرون سے ساتھہ طلاق
کے اور بچہ بھی رہ گیا ہو خواہ طلاق سے پہلے پیدا ہوا ہو خواہ بعد طلاق کے حکم لگا یہہ ہے کہ وہ يُرْضِعْنَ
أَوْلَادَهُنَّ دودھہ پلاوین اولاد اپنی کو حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ دو برس پورے لِمَنْ أَرَادَ أَنْ يُتِمَّ الرَّضَاعَةَ واسطے
اسکے کہ ارادہ کرتے یہہ کہ تمام کرے دودھہ پلانا فرزند کو کاملین صفت مؤکدہ ہے حولین کی تاکہ اطلاق حولین
محتمل کم پر نہو جیسا کہ تلک عشرۃ کاملۃ ہے اور جار مجرور متعلق یرضعن کے ہین اور ہو سکتا ہے کہ لمن اراد خبر مبتدا
محذوف کی ہو اے ہذا الحکم لمن اراد ان یتم الرضاعۃ دون من اراد النقصان والزیادۃ اور یہہ جملہ جواب
مین سوال مقدر کے واقع ہے کسی نے کہا کہ دو سال کامل کس کے حق مین ہین پس جواب مین کہا لمن اراد ان یتم الرضاعۃ
اور یہہ حکم یعنے واجب دودھہ پلانا دو سال پورے واسطے باپ کے ہے کہ نہین چاہتا تمام رضاع کو اور مدت
رضاع کی مین اختلاف ہے ائمہ کا امام شافعی کے نزدیک دو برس کامل ہین سب فرزندون کے حق مین چنانچہ
اوپر آیت مین ہے وفصالہ فی عامین اور بعضے کہتے ہین کہ پوری مدت رضاع کی اُسکے حق مین کہ مدت حمل کی
جسکے چھہ مہینے ہوون دو برس پورے ہین اور جو سات مہینے پیدا ہوا ہو بائیس مہینے مین اور جو نو مہینے مین پیدا

۲۱
ہوا ہو اکیس مہینے ہیں اور جو دس مہینے پیٹ میں رہا ہو مدت دودھ کی اسکے بیس مہینے ہیں چنانچہ آیت
شریفہ میں وارد ہے وحملہ وفصالہ ثلثون شہرا اور بعضے تیس مہینے یعنے اڑہائی برس مدت رضاع کی کہتے ہیں چنانچہ
مذہب امام اعظم کا یہی ہے اور تمسک انکا یہی آیت ہے وحملہ وفصالہ ثلثون شہرا کہ سورہ احقاف میں
وارد ہے اور حمل کی معنی اٹھانا ہاتھ میں واسطے دودھ پلانے کے کہتے ہیں وعلی المولود لہ اور اوپر اس
شخص کے کہ لڑکا اسکا ہے یعنے اوپر باپ کے کہ ولادت اسکی جہت سے واقع ہوئی ہے رزقہن وکسوتہن بالمعروف
کھلانا ہے دودھ پلانے والیوں کا اور پہنانا ہے انکا حسب طلاق سے جدا ہوں میں ساتھ انصاف اور عدل کے
کہ محبوب شرع اور مرغوب طبع ہو سمجھ لیجے کہ اسی تقدیر پر والدات مذکورہ سے مطلقات مراد لیں تھیں اور
امہات اطفال کہ منکوحات ہیں واگذاشت کیں تھیں کہ استیجار مادران اطفال کا اوپر رضاع کے روا نہیں اور
اگر طلاق سے اجنبیہ ہو جاویں تو اجرت لیکر دودھ پلانا درست ہے چنانچہ مذہب امام اعظم کا یہی ہے اور علاوہ
اسکے یہہ ہے کہ کلام بیچ مطلقات کے ہے کہ پہلے ذکر مطلقات کا واسطے وجوب عدت کے کیا پھر ذکر
مطلقات رجعیہ کا واسطے بیان حکم رجعت کے لائے پھر ذکر مختلعات کہ مطلقات بمال ہیں فرمایا پھر حکم مطلقات
ثلثہ کا اظہار کیا پھر حکم مطلقات کا بیچ ہنگام رجعت کے قرب انقضائے عدت میں مذکور کیا پھر حکم مطلقات کا بعد انقضائے
عدت کے ارشاد فرمایا پھر اس آیت میں مذکور مطلقات کا کہ اولاد شیرخوارہ رکھتی ہیں مناسب سیاق کلام کے
آیا اور بعضے والدات مذکورہ سے منکوحات مراد لیتے ہیں اور تطبیق الفاظ کو معانی سے ساتھ دو طرح کے دیتے
ہیں یا تو امر رضاع کا واسطے استحباب کے جانتے ہیں اسواسطے کہ منکوحات پر دودھ پلانا فرزندوں کا اپنے واجب
نہیں ہے وجہ یہہ ہے کہ اسمیں کفایت مال کی ہے اور قیام اولاد کا ہے اور یہہ بات باپ پر واجب ہے نہ ماں پر
کہ اپنا مال خرچ کرکے پرورش اولاد کی کرے یا امر رضاع کا واسطے وجوب ہی کے کہتے ہیں لیکن محمول اوپر تقدیر
خوف ہلاک فرزند کے سمجھتے ہیں کسی صورت یعنی ان صورتوں میں سے یا دائی دودھ پلانے والی نہیں ملتی یا
دائی ملتی ہے لیکن بچہ دودھ اسکے پستان سے نہیں لیتا اسوقت میں واجب ہے ماں کو دودھ پلانا باقی رہا
یہاں ایک سوال جواب طلب وہ یہہ ہے کہ مراد مولود لہ سے باپ ہے اگر علی الاباء کہتے تو مقصود صریح ظاہر
تھا تعبیر کرنے میں اس سے ساتھ قول علی المولود لہ کے کیا فائدہ ہے جواب اسکا یہہ ہے کہ اختیار کرنے میں لفظ
مولود لہ کے بہت فائدے اور نکتے ہیں ایک تو بیان علت لزوم نفقہ ہے ساتھ ایک تعلق خاص کے کہ
وہ لڑکا منتسب ہے طرف اسکے واسطے اختصاص کے دوسرے تحقق نسبت نسب ہے فرزند کی طرف باپ کے
نہ ماں کے تیسرے ساتھ لام لہ کے اشارہ ہے طرف حق ملک اور تصرف کے پدر کو ہنگام احتیاج میں بیچ مال
پسر کے چنانچہ وارد ہے انت ومالک لابیک لا تکلف نفس الا وسعہا نہیں تکلیف دیا جاتا کوئی
نفس مگر طاقت اپنے کا یعنی جس کسیکو توانائی ہے حق تعالی نے اتنی اسکو تکلیف فرمائی ہے لا تضار
والدۃ بولدہا چاہئے کہ ضرر دے کوئی ماں ساتھ بچے شیرخوارہ اپنے کے کہ اپنے سینے سے بچے کو جدا کر کر باپ کے حوالے

کرے یا چاہیے کہ نہ ضرر دی جاوے ماں بسبب فرزند کے کہ اُسے رضاع میں اکراہ کریں بالعد قبول رضاع القہر
اور کسوت لے سے تو دین اعتبار فعل معلوم اور مجہول دونو روا ہیں وَلَا مَوْلُوْدٌ لَّهٗ بِوَلَدِهٖ اور چاہیے کہ ضرر نہ پہنچاوے مولود
لہ یعنی باپ ساتھ بچے اپنے کے کہ اُسے ایام شیرخوارگی میں ماں سے جدا کرے اور چاہیے کہ ضرر نہ پہنچایا جاوے
باپ کو واسطے فرزند کے کہ اُس سے زیادہ کھانے پینے سے طلب کریں وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذٰلِكَ اور اوپر وارث
مولود کے ہے جو مولود کہ مر گیا ہو مثل اسکے کہ اوپر مولود لہ کے تھا نفقہ اور کسوت بعدم اضرار عطف اسکا اوپر
علی المولود لہ کے ہے حاصل یہ ہے کہ نفقہ اور کسوت دودھ پلانے والیونکا اچھی طرح سے باپ پر ہے اور جو باپ
مر گیا ہو تو وارث جو مالک ہوا اسپر ہے اور بعضے وارث مذکور سے وارث صبی کے مراد رکھتے ہیں یعنے اُسی شخص
کہ بعد مرنے صبی کے وارث اُس کے ہوویں اسپر واجب ہے جو باپ پر واجب تھا اور اگر وارث بہت ہوویں
نفقے کو اوپر اندازہ میراث کے قسمت کر لیں مثلاً اگر ماں ہے اور جد ہے تو نفقہ اور کسوت دائی کا ایک حصہ ماں پر دو حصے
جد پر فَاِنْ اَرَادَا فِصَالًا پس اگر چاہیں ماں باپ دودھ چھڑانا دو برس سے پہلے عَنْ تَرَاضٍ مِّنْهُمَا وَتَشَاوُرٍ رضامندی
سے آپس میں اور مشورت سے فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا پس نہیں گناہ اوپر ماں باپ کے اس جہت سے وَاِنْ اَرَدْتُّمْ اَنْ
تَسْتَرْضِعُوْٓا اَوْلَادَكُمْ اور اگر ارادہ کرو تم ای آبا یا وہ کوئی جو محتاج ہو ماں سے رضاع یہ ہے کہ دودھ پلواؤ دائی سے
اولاد اپنی کو خواہ ماں کو دودھ پلانے سے منع کرو خواہ نکرو فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ پس نہیں گناہ اوپر تمھارے دائی
رکھنے میں اِذَا سَلَّمْتُمْ مَّآ اٰتَيْتُمْ بِالْمَعْرُوْفِ جب سونپ دو تم دائیوں کو جو کچھ کہ دینا کہا ہے ساتھ نکوئی کے اور
خوش خوئی کے وَاتَّقُوا اللّٰهَ اور ڈرو اللہ سے حق تلفی نکرو اور مزدوری کسی مزدور کی نہ دبا رکھو وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ بِمَا
تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ اور جانو تم کہ تحقیق اللہ ساتھ اُس چیز کے کہ کرتے ہو تم رضاع اور فصال اور استرضاع سے دیکھنے والا ہے
معلوم کیجے کہ جو الیسوین آیت آیات مسائل سے کہ جس سے مسئلہ عدت کا عورتوں کے جنکا خاوند مر جاوے نکلتا ہے
وہ یہ ہے وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا اور جو شخص مر جاتے ہیں تم میں سے اور چھوڑ جاتے ہیں جوروان
اپنی کو يَّتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا چاہیے کہ انتظار دین بیچ جانوں اپنیوں کو چار مہینے اور دس
راتیں اگر حاملہ نہوں اور اگر حاملہ ہوں تو عدت انکی وضع حمل ہے اور عدت لونڈیوں کی دو مہینے پانچ راتیں ہیں
میں عرب میں تاریخ کا شمار رات سے ہے اسواسطے یہاں بھی مدت عدت کی ساتھ راتوں کے بیان فرمائی اور
تذکیر لفظ عشر واسطے تانیث لیالی کے لائے کہ لیل مؤنث سماعی ہے اور دن راتوں میں داخل ہیں اور بعضے تقدیر
کرتے ہیں کہ اربعۃ اشہر وعشرۃ ایام چار مہینے اور دس دن میں چنانچہ کشاف والے نے اول ہی معنی لکھے ہیں دس دن
بجاے دس شب مقرر رکھے ہیں اور اول حذف مضاف کہا ہے کہ وازواج الذین یتوفون منکم جن عورتوں کے شوہر چلے جاویں
اور وہ رانڈیں ہو جاویں چاہیے انکو کہ مدت عدت کی کہ مذکور ہوئی پوری کریں اور اتنی مدت گھر سے باہر نہ نکلیں
اور اپنے آپ کو نہ آراستہ کریں لباس پوشاک بیچ سے گوٹہ کناری لگے سے اور نہ مزین کریں زیور سے کنگھی سرمہ
لگا کر مہندی رچا کر جوڑا باندھ کر خوشبو لگا کر فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ پس جب پہنچیں رانڈیں انتہا کو مدت عدت

اپنی کو

اپنی کو فلا جناح علیکم پس نہیں ہے گناہ اوپر تمہارے اے اماموں اور مسلمانو چنانچہ کشاف والے نے لکھا ہے اور یا اے وارثو اور اولیاے ازواج اور یا اے حکام چنانچہ لکھا ہے بحر مواج میں فیما فعلن فی انفسہن بیچ اس چیز کے کہ کرتی ہیں وہ عورتیں رانڈیں بیچ حق جانوں اپنے کے پیغام نکاح سے یا آراستگی سے یا مثل اس کی ایسا ہے کہ شوہر ڈھونڈھ لائے موافق طبع کے بالمعروف ساتھ اچھی طرح کے یعنی موافق شرع کے سمجھ لیجے کہ بعد عدت خاوند کے یہ امور مسطور عورت کو منع نہیں جو واسطے نکاح شرعی کے کرے اگر منع ہوتے تو اولیا اور حکام کو زجر کرنا لازم ہوتا باقی رہا یہاں ایک خدشہ وہ یہ ہے کہ فعلن صیغہ ماضی کا ہے اور اس مقام پر نشست معنی مضارع کی چاہئی ہے وجہہ کیا ہے جواب اسکا یہ ہے کہ یہاں بڑی بلاغت کلام ہے فعلن جو معنی یفعلن کے آیا ہے اس لحاظ سے کہ یہ امر نکاح بیچ طبیعت عورات کے متیقن الوقوع ہے تعبیر مستقبل کو بصیغہ ماضی کیا ہے حسینی میں لکھا ہے کہ مراد بالمعروف سے صیغہ ایجاب وقبول ہے اور حضور شہود عدول واللہ بما تعملون خبیر اور اللہ ساتھ اس چیز کے کہ کرتے ہو تم اے مردو اور عورتو خبردار ہے معلوم کیجے کہ بیانیہ آیت آیات مسائل سے کہ جس سے مسئلہ جواز کنایہ کے ساتھ پیغام نکاح کے بیچ عدت میں نکلتا ہے وہ یہ ہے ولا جناح علیکم اور نہیں گناہ اوپر تمہارے اے راغبان نکاح فیما عرضتم بہ من خطبۃ النساء بیچ اس چیز کے کہ پردہ کیا ہے تم نے ساتھ اسکے اور اشارہ کنایت میں خبر دی پیغام نکاح عورتوں کے سے یعنی پیغام اس کلام سے ادا کیا کہ آگاہ ہو گئیں رغبت نکاح تمہارے سے مثلاً از مسطور ہے کسی عورت سے عدت میں کہا کہ بعد عدت کے مجھے خبر کیجو یا مجھے تجھ سی عورت چاہیے یا تو بغیر شوہر کے رہ سکیگی اور تصریح ساتھ نکاح کے نکرے پس اس کنایت کرنے میں کچھ گناہ نہیں اور صراحتہ پیغام نکاح دینا عدت میں کہ ایشان ازین ہنگام موجب ایذا والام ہے اچھا نہیں بلکہ لازم الاحتراز ہے بعضوں نے کہا ہے کہ مراد اس سے منگنی ہے اور ابن عباس نے کہا ہے کہ تعریض یعنی کنایہ پیغام نکاح میں یہ ہے کہ کہے میں ارادہ رکھتا ہوں کہ بیاہ کروں اور سعید بن جبیر نے کہا ہے کہ کہے میں راغب ہوں طرف تیرے او اکننتم فی انفسکم یا چھپا رکھو تم اس اندیشے کو بیچ دلوں اپنے کے اور ان سے ظاہر نکرو علم اللہ انکم ستذکرونہن جانتا ہے اللہ ساتھ علم قدیم اپنے کے یہ کہ تم نزدیک ہے کہ ذکر کرو گے ان عورتوں سے ساتھ تزوج کے بعد تزوج کے ولکن لا تواعدوہن سرا اور لیکن مت وعدہ دو ان کو اس عمل کا کہ چھپا ہوا ہوئے یعنی مباشرت کا حاصل یہ ہے کہ کثرت مجامعت کا وعدہ نکرو اور سر سے مراد کنایہ عن نکاح کی ساتھ ذکر حسب نسب مناقب شمائل حسن جمال اور نیکوئی خصال ہی کے کرو بحر مواج میں لکھا ہے کہ سر سے یعنی جماع ہے الا ان تقولوا قولا معروفا مگر یہ کہ کہو تم ان کو بات نیک ساتھ رمز اور اشارت کے نہ تصریح عبارت سے چنانچہ کہے کوئی کہ میں قوی تن ہوں یا کہے کہ عورت نے نہیں کیا جس کا وہ میں ہوں جائز ہے اور یہ استثنا منقطع ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ یہ استثنا محذوف سے ہے ساتھ اس تقدیر کے لیس لکم الا ان تقولوا قولا معروفا ولا تعزموا عقدۃ النکاح اور مت قصد کرو تم عقد نکاح عورات کا حتی یبلغ الکتب اجلہ یہاں تک



کہ پہنچ کتاب وقت اپنے کو یعنے جو کچھ کہ لکھا ہے خدا نے اور فرض کیا ہے عدت سے مدت اسکی پوری ہو جائے وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ فَاحْذَرُوْهُ اور جانو کہ تحقیق اللہ جانتا ہے جو کچھ کہ بیچ دلوں تمہارے کے ہے ارادہ اُس کام کے سے کہ جائز نہیں ہے پس ڈرو اُس سے اور جو عقاب اُس کے ہے وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ اور جانو کہ تحقیق خدا بخشنے والا ہے گناہ ڈرنا ہے عقوبت اُس کے سے اور بردبار ہے کہ عذاب دینے میں جلدی نہیں کرتا معلوم کیجے کہ چھیالیسویں آیت آیات مسائل سے کہ جس سے مسئلہ وجوب مہر اور عدم اسکے کا اور بیان متعہ کا بیچ طلاق غیر مدخول بہا کے نکلتا ہے وہ یہہ ہے لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِنْ طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ مَا لَمْ تَمَسُّوْهُنَّ اور نہیں گناہ اوپر تمہارے اگر طلاق دو تم عورتوں کو جب تک کہ نہیں ہاتھ لگایا انہیں حضرت امام اعظم خلوت صحیحہ کو موجب مس کا جانتے ہیں ساتھ شرط عدم مانع کے اور امام شافعی مس سے کنایت طرف جماع کے پہچانتے ہیں یہ بواسطہ خلوت التزام مہر نہیں کرتے اَوْ تَفْرِضُوْا لَهُنَّ اور ڈر نہیں اوپر تمہارے طلاق دینے میں عورتوں کو بیچ کے جب تک کہ نہیں فرض کیا واسطے اُن کے فَرِيْضَةً مہر مقرر پس طلاق دو وَّمَتِّعُوْهُنَّ اور فائدہ انہوں کو یعنے کچھ چیز دو لکھا ہے کہ ایک مرد انصاری نے نکاح کیا تھا اور وقت نکاح کے نام مہر کا نلیا تھا اور قبل دخول کے طلاق دی تھی یہہ آیت نازل ہوئی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا متعہا ولو بقلنسوتک غرض یہہ ہے کہ متعہ دیا جاہیے اور وہ موافق حال طلاق دینے والے کے ہے عَلَى الْمُوْسِعِ قَدَرُهٗ وَعَلَى الْمُقْتِرِ قَدَرُهٗ اوپر مرد تونگر کشائش والے کے اور اندازہ طاقت اُسکی کے ہے اور اوپر مرد درویش تنگدست کے مقدار دسترس اُسکی اور تصریح کی ہے اُسکی ساتھ میں کپڑوں کے پیراہن دامنی چادر اور براندازہ حال مالدار اور فقیر کے اور لکھا ہے زاہدی میں کہ کہا ہے ابن عباس نے اعلی اُس کا خادم ہے اور ادنی ثوب ہے اور حسینی نے لکھا ہے مروی ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ اعلی اُسکا ازار ہے اور ادنی مقنعہ اور ملبوس کپڑے زیادہ نصف مہر مثل سے نہوں اور امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک متعہ کرتہ اور چادر ہے اور ورع ہے بشرطیکہ نصف مہر مثل اسکا اقل اُس سے ہو تو قبل دے لیکن کم پانچ درہم سے ندے کہ اقل مہر کے دس درہم ہیں اور نقصان اسکے نصف میں نکیا جائیے اور امام شافعی کے نزدیک مفوض اوپر رائے حاکم شرع کے ہے جو حاکم کہے وہ متعہ دے مَتَاعًا بِالْمَعْرُوْفِ فائدہ دینا ساتھ اچھی طرح کے موافق شرع اور عرف کے مفعول مطلق واقع ہوا ہے متاعًا تاکید متعوہن کی معنی تسلی دینے کلام معنی تکلیم اور سلام معنی تسلیم حَقًّا عَلَى الْمُحْسِنِيْنَ حق ہوا اوپر نیکی کرنے والوں کے حقا یا توصفت ہے متاعا کی یعنے متعہ واجب یا مصدر ہے فعل محذوف کا یعنے خدا نے واجب کیا متعہ واجب کرنا کرکے اور اطلاق محسنین کا شوہروں پر کہ اُنپر متعہ واجب ہے قبیل وقوع فعل کے باعتبار مآل کے ہے جیسے من قتل قتیلا فلہ سلبہ وَاِنْ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ اور اگر طلاق دو ان کو پہلے اس سے کہ ہاتھ لگاؤ ان کو وَقَدْ فَرَضْتُمْ لَهُنَّ فَرِيْضَةً اور تحقیق مقرر کر لیا ہے تم نے واسطے ان کے مہر فَنِصْفُ مَا فَرَضْتُمْ پس اوپر تمہارے ہے آدھا اُس چیز کا جو مقرر کیا ہے تم نے مہر سے پہلے نزول اس آیت کے سے جو شخص اپنی عورت کو قبل دخول

طلاق دیتا تھا مہر سے کچھ اوپر اسکے لازم ہوتا تھا بلکہ متعہ دیتا تھا چنانچہ سورہ احزاب میں فمتعوہن وسرحوہن وارد ہے
جب یہہ آیت نازل ہوئی تو حکم اسکا منسوخ ہوگیا اور نصف مہر لازم ہوا الا ان یعفون مگر یہہ کہ معاف
کردیں وہ عورتیں کہ اہل عفو ہوں عقل اور بلوغت رکھتی ہوں او یعفو الذی بیدہ عقدۃ النکاح یا معاف کرے
وہ شخص کہ بیچ ہاتھ اسکے ہے عقد نکاح امام شافعی کا قول قدیم یہہ ہے کہ مراد اس سے ولی ہے اُس لڑکی کا
کہ باکرہ اور نابالغہ ہو اور حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خاوند ہے کہ اسکے اختیار میں ہے چاہے تفضل
کرے اور سارا مہر ادا کرے اور مؤید اس قول کے بقیہ آیت ہے کہ وان تعفوا اقرب للتقوی اور یہہ کہ معاف
کرو تم کہ شوہر ہو اور تمام مہر دو و یہہ اعطا نزدیکتر ہے واسطے پرہیزگاری کے یہہ جملہ معترضہ ہے واسطے فضیلت
عفو کے اور یہاں اقرب من التقوی لکھنا حال انکہ اقرب بفہم تھا کہ مقصود بیان قرب عفو ہے تقوی سے کہ قرب
تقوی اعفو سے مستلزم قرب عفو تقوی اسے ہے پس یہہ عبارت اختیار کی نہ برعکس اسکے تاکہ مقصود کنایۃً سمجھا
جائے نہ صراحتہ کہ کنایات ابلغ تر ہے صریح سے اور تلویح ادخل تر ہے تصریح سے اور یہہ خطاب ازواج اور زوجات
کو شامل ہے اور ان تعفوا کہ صیغہ جمع مذکر ہے بر سبیل تغلیب واقع ہے اور عفو ازواج کا یہہ ہے کہ زیادہ نصف سے
کہ مہر دیا ہو طلب نکریں اور عفو زوجات کا یہہ ہے کہ آدھا کہ مہر واجب ہوا ہے تلین حق دینا شوہروں سے ساقط
کریں یہہ بات قریب تر ہے تقوی سے اور تقوی کا بیان یہاں بطریق اجمال سن لیجے کہ یاد رکھنا اسکا ضرور ہے
تقوی کے تین مرتبہ مقرر کئے ہیں مرتبہ اول یہہ ہے کہ اپنے آپ کو عذاب جاوید سے بچاوے اور یہہ ادنی مرتبہ
ہے تقوی کا کہ سبب دور رکھنے نفس اپنے کے انواع شرک سے حاصل ہوتا ہے اسی معنو میں ہے آیت شریفہ
والزمہم کلمۃ التقوی اور مرتبہ دوسرا اپنے آپ کو گناہوں سے دور رکھنا ہے اسی معنو میں ہے ولو ان اہل القری
آمنوا واتقوا اور اصطلاح اہل شرع میں اس مرتبہ کا تقوی نام ہے اور مرتبہ تیسرا یہہ ہے کہ شبہات سے بھی
اپنے آپ کو بچاوے اور بعضے مناجات کہ منجر بارتکاب گناہ ہوں اُن کے پاس بھی نجاوے اور باطن
اپنے کو میل ماسوی اللہ سے چھڑاوے اور بالکلیہ طرف معبود حقیقی کے توجہ بجمیع اعضا و جوارح لاوے اس مرتبہ
کو تقوی حقیقی اور مرتبہ ولایت کہتے ہیں اور اسی مرتبہ کی اشارت ہے واتقوا اللہ حق تقاتہ کہ کلام اللہ میں وارد ہے
اب تھوڑی سی علامات اور شرائط متقیوں کی کہ احادیث صحیحہ میں اور آثار صحابہ و تابعین میں وارد
ہوئی ہیں تا معنی تقوی کی ذہن نشین ہو جاویں ابن حاتم نے معاذ بن جبل سے روایت کی ہے کہ آدمیوں کو قیامت
کے دن میدان فراخ میں بٹھاویں گے پھر ایک ندا کرنے والا آواز کریگا کہ متقی کہاں ہیں سنتے ہی یہہ ندا متقی اُٹھینگے
اور سایہ پروردگار میں انکے متصل مقام تجلی الہی میں جا بیٹھینگے کہ شان اُس تجلی کی ایک لحظہ اُن سے مستور اور محتجب
نہو گی لوگوں نے پوچھا کہ متقی کون سے لوگ ہیں معاذ بن جبل نے فرمایا کہ وہ ہیں جو انواع شرک سے اور بت پرستی
سے اپنے تئیں بچاتے ہیں اور عبادت خالص واسطے خدا کے بجالاتے ہیں امام احمد اور ترمذی اور سوا اُنکے
محدثین معتبر نے عطیہ سعدی سے کہ صحابی ہیں روایت کی ہے کہ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

اگر بندہ اس درجہ کو نہیں پہنچتا کہ متقیوں سے گنا جاوے حالانکہ چھوڑ دے ان چیزوں کو کہ کچھ خطرہ شرعی جن میں نہو
اس خوف سے کہ وقوع حرام سے ایک روز حضرت ابو ہریرہ سے پوچھا کسی نے کہ معنی تقوی کرنے والوں کی
کیا ہیں کہا انھوں نے کہ کبھی راہ پر خار میں گیا ہے تو کہا اس سے گیا ہوں کہا کیا کیا تھا تو نے کہا جہاں کانٹا دیکھا
میں نے وہاں سے کنارہ پکڑ کر صاف رستے میں چلنے لگا کہا یہی حقیقت تقوی کی ہے جب مقدمات دین
میں ایسے ہی احتیاط کرے گا تو متقی ہوگا اس حکایت کو ابن ابی الدنیا نے کتاب التقوی میں روایت کی
ہے اور یہہ بھی اسی کتاب میں لکھا ہے حضرت حسن بصری رح سے کہ ما زالت التقوی بالمتقین حتی ترکوا کثیرا من
الحلال مخافۃ الحرام اور عبد اللہ بن مبارک سے بھی روایت کی ہے کہ کہا اگر شخص سو گناہوں سے بچے اور ایک
گناہ سے نہ پرہیز کرے متقیوں سے نہیں اور عون بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ تمام تقوی یہہ ہے کہ تنبیہ
آدمی ہو جائے شر انکا التقوی ہو اور دولت انکر التفا کرے جیسی حافظ صحت اور خائف مرض ہوتا ہے یا اپنے درات
اگلے زمانہ میں کرتا امام مالک سے روایت کی ہے کہ وہب بن کیسان نے کہا کہ عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے ایک
شخص کے پاس بطریق پند یہہ عبارت لکھی ہے اما بعد فان لاہل التقوی علامات یعرفون بہا ویعرفونہا من انفسہم
صبر علی البلاء ورضی بالقضاء وشکر للنعماء وذل لحکم القرآن اور ابن مبارک سے روایت ہے کہ حضرت داؤد نے
حضرت سلیمان علیہما السلام کو فرمایا کہ اوپر تقوی آدمی کے تین علامات سے استدلال ہو سکتا ہے اول حسن توکل اسکا
اوپر خدا کے بیچ جو پیش آئے دوسرے حسن رضا جو عنایت فرماوے تیسرے حسن زہد جو چیز فوت ہو سعد معری
نے کہا ہے کہ ایک شخص نے حضرت عیسی علیہ السلام کے پاس آکر کہا کہ مجھے بتاؤ کیونکر متقی ہووں فرمایا
کہ یہہ امر نہایت آسان ہے ساتھ تمام دل اپنے کے محبت خدا کی بجالا اور بقدر قوت اور طاقت اپنی کے اللہ کے
واسطے عمل کر اور ابنای جنس اپنے پر ایسی رحمت کر کر جیسی اپنے جان پر کرتا ہے کہا ابنای جنس کون ہیں فرمایا کہ سب بنی
آدم اور جس چیز کو کہ تو دوست نہیں رکھتا کہ ساتھ تیرے کریں وہ چیز تو کسی کے ساتھ مت کر جب یہہ کام کئے تو نے
تو حق تقوی کا بجا لایا اسہم بن منجاب نے کہا کہ تقوی یہہ ہے کہ زبان تیری ہمیشہ ذکر خدا سے تر ہے عون بن
عبد اللہ نے کہا ہے کہ تقوی کی ابتدا حسن نیت ہے اور اللہ سے توفیق اور بندہ کو درمیان اس ابتدا اور
انتہا کے مہلکے اور شبہات بہت پیش آتے ہیں نفس ایک طرف سے اینچتا ہے جانب کو کھینچتا ہے شیطان
کہ دشمن مکار ہے ایک آن غفلت نہیں رکھتا محمد بن یوسف فریابی نے کہا کہ میں نے ایک روز سفیان ثوری کو کہا
کہ نام تمھارا لوگوں میں ایسا مشہور ہے کہ سب سفیان ثوری کہتے ہیں اور تمھیں دیکھا میں نے کہ تمام رات سوتے ہو
فرمایا انھوں نے کہ خاموش ہو مدار اس امر کا اوپر تقوی کے ہے روایت ہے ایک حکماء عصر سے نزدیک عبد
الملک بن مروان کے آیا تب عبد الملک نے اس سے پوچھا کہ وصف متقی کا کیا ہے اس حکیم نے کہا متقی وہ شخص ہے
کہ خدا کو اوپر خلق کے اور دنیا کو اوپر آخرت کے اختیار کر کر مطالب اور مطامع سے ہاتھ دھو بیٹھا ہے اور دیدہ
دل سے پھر اشیاء عالیہ پر روح نظر کر کر متوجہ طرف اس مراتب کے رہتا ہے آدمی سوتے ہیں اور وہ عشق ترقی میں بیدار

ہے

ہے شفا اسکی قرآن اور دوا اسکی سخن حکمت اور پند ہے دنیا کو عوض اسکے مین نہین پسند کرتا اور کچھ لذت
ہوا اسکی نہین جانتا حاضران مجلس نے کہ اکثر تابعین تھے بات اسکی پسند کی اور قتادہ سے مروی ہے کہ جب
حق تعالی نے بہشت کو پیدا کیا ارشاد کیا کہ کچھ کہہ بہشت نے کہا طوبی للمتقین مالک بن دینار سے مروی ہے
کہ تمام قیامت شادی کتخدائی متقیان ہے ابو الدردا سے کسی نے پوچھا کہ سب شعر کہتے ہین تم کیون نہین کہتے
انھون نے کہا کہ مین بھی شعر کہتا ہون لیکن قابل نہین ہے کہ مجلس شعرا مین پڑھون اسنے کہا کچھ تو مجھے سنا
پھر دو بیتین پڑھین شعر یرید المرء ان یعطی مناہ ؛ ویابی اللہ الا ما ارادا ؛ یقول المرء فائدتی وذخری ؛ وتقوی اللہ
افضل ما استفادا ؛ یعنے چاہتا ہے آدمی کہ دے جاوے آرزو اسکی اور خدا نہین دیتا مگر اس قدر کہ آپ
چاہتا ہے آدمی کہتا ہے کہ ہر چیز مین میرا فائدہ اور پس انداز میرا اور حال یہ کہ تقوی خدا بہتر فائدہ ہے ابن ابی حاتم نے
معاذ بن جبل سے روایت کی ہے کہ مدار کار زو بار بہشت اور چار فرقہ کے ہے اول متقی دوسرے شکر گذار
تیسرے ڈرنے والے چوتھے اصحاب یمین ابن ابی شیبہ نے اور ابو نعیم نے حلیۃ الاولیا مین میمون بن مہران
سے روایت کی ہے کہ کوئی شخص متقیون کے مرتبے کو نہین پہنچتا یہان تک کہ ساتھ نفس اپنے کے روز
محاسبہ نہین کرتا مانند اس محاسبہ کے کہ ساتھ شریک اپنے کے کرتا ہے تا کہ سمجھے کہ کھانا میرا کہان
سے ہے اور پہنا میرا کس جگہہ سے ہے حلال سے ہے یا حرام سے ولا تنسوا الفضل بینکم اور مت بھولو
بھلائی بزرگی درمیان اپنے یعنے ترک تفضل مت کرو ایسین مرد اندیشہ کرے کہ عورت نکاح مین میرے آکر
محبوس ہوئی اور وصال میرے سے محروم اور مایوس ہوئی ان سے تمام مہر دیکر شادان کرون اور
اور عورت تفکر کرے کہ یہہ مرد مجھہ تک نہین پہنچا اور وصل میرے سے بہرہ مند نہین ہوا اولی یہہ ہے کہ اس
سے کچھ نہ لون ان اللہ بما تعملون بصیر تحقیق اللہ ساتھ اس چیز کے کہ کرتے ہو تم خوار اور فضل سے دیکھنے
والا ہے معلوم کیجے کہ سینتالیسوین آیت آیات مسائل سے کہ جس سے مسئلہ فرضیت صلوۃ خمسہ کا اور قیام
کا بیچ ان کے نکلتا ہے وہ یہہ ہے حافظوا علی الصلوات والصلوۃ الوسطی محافظت کرو اوپر سب نمازون کے
جو فرض ہین ساتھ وقتون انکے کے اور حدود اور حقوق ان کے اور نماز بیچ والی کے سمجھ لیجے کہ جا بجا قرآن
شریف مین تاکید اقامت صلوۃ ہے اور یہان امر محافظت ہے اور اقامت بیچ لغت کے ماخوذ قیام سے
ہے یعنے سیدھا کھڑا کرنا اور قاعدہ ہے کہ جب چیز کو سیدھا کھڑا کرو تو ہر جز اجزا اسکے سے اوپر موضع مناسب
کے کہ موضع طبیعی اسکا ہے راست اور درست بیٹھتا ہے پس معنی اقامت صلوۃ کی بھی یہی ہوئی کہ نماز کو ہر
خلل اور کجی سے محافظت کرو خواہ وہ کجی اور خلل دلکا کام ہو خواہ زبانکا خواہ جوارح اور اعضا کا اور یہہ محافظت بیچ فرضون
ہو یا بیچ شرائط کے یا سنن کے یا مستحبات کے لہذا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ اقامت صلوۃ
اتمام رکوع اور سجود اور تلاوت اور خشوع اور اقبال اوپر اسکے اور بیچ اسکے ہے اور قتادہ نے کہا ہے کہ اقامت
صلوۃ محافظت صلوۃ ہے اور محافظت اوپر اوقات نماز کے ہے اور ادا رکوع اور سجود کے ہے اور صوفیہ

نزدیک محافظت صلوٰۃ کے اور اقامت صلوٰۃ کے سوائے ادائے ارکان اور آداب نماز کے یہ بھی ہے
کہ اسرار ہر ایک کا دریافت کرے اور قصد کرے کہ اپنے آپ کو ساتھ اُس سر کے متحقق کرے اور دریافت کرنا
اسرار نماز کا بقصد تحقیق ساتھ اُس اسرار کے مختلف ہے باختلاف مراتب اور استعداد مصلی کے جو مناسب بحال
مبتدی ہے وہ یہاں تحریر ہوتا ہے فرمایا ہے غزالی نے کہ طہارت نجاست حکمی سے کہ حدیث اصغر اور اکبر ہے اور نجاست
حقیقی سے کہ بول اور براز اور خون اور رِم وغیرہم ہے اسواسطے نماز میں مقرر کی ہے تا کہ دلالت کرے اور تحصیل
طہارت کے علائق دنیوی سے کہ سب حادث اور نوپیدا ہیں اور نوع خبث سے خالی نہیں تا کہ وقت توجہ حق کے
مناسبت ساتھ اُس جناب منزہ کے حاصل ہو اور قابلیت حضور کی بیچ جناب مقدس کے اور قیام بخدمت اُس کے
میسر آوے جیسے حضور بادشاہان میں بدون تقدیم حجامت اور غسل اور استعمال عطریات اور تنظیف جامہ اور بدن
نہیں جاتے اور قیام انکی خدمت میں نہیں کرتے اور توجہ ظاہری طرف قبلے کے کہ زمین اُس بقعہ پاک کی
منشاء جسمیت آدمی ہے اسواسطے کہ تمام زمین اُسی بقعہ سے منبسط ہوئی ہے دلالت کرتی ہے اور یہ اسلئے ہے تا کہ باطن
کو بھی متوجہ بجناب حق کہ منشاء وجود آدمی ہے کیا چاہیے کیا اور تکبیر تحریمہ ساتھ رفع یدین کے اشارہ ہے کہ مصلی
کہتا ہے میں نے دونوں عالم سے ہاتھ اٹھائے اور جناب حق تعالیٰ کو جمیع اکوان سے بزرگتر جانا اور مؤید اس اعتقاد کے
دعائے استفتاح ہے کہ اوپر زبان کے جاری کرتا ہے اور کھڑے ہونا دلالت کرتا ہے اوپر استقامت کے
بیچ اس راہ کے اور قرأت فاتحہ کی کہ متضمن ثنائے زبانی ہے اور زبان ترجمان دل ہے دال ہے اوپر اسکے
کہ دل بھی بالکلیہ طرف اُس کے مائل ہے اور اس سورت میں الفاظ خطاب کے مثل ایاک نعبد اور ایاک نستعین
ہیں اور تخصیص بعبادت اور استعانت دلالت کرتی ہے اوپر اسکے کہ بسبب کمال توجہ اور میل کے رتبہ مشاہدہ کا
اور مخاطبے کا پایا میں نے اور سوال ہدایت کا اور فرار راہ اہل غضب اور ضلالت کے سے دلالت کرتا ہے اوپر اسکے
کہ حب اور بغض اور میل دور نفرت میں سب تابع جناب مقدس تیرے کا ہے پھر رکوع دلالت کرتا ہے
کہ بسبب مشاہدہ عظمت الٰہی کے پشت میری خم ہوئی پھر قومہ دلالت کرتا ہے کہ اس انکسار میں استقامت
کی میں نے پھر سجود کہ بکمال تذلل ہے بعد انکسار کے اشارہ اور بکمال تقرب کے کرتا ہے اسواسطے کہ تقرب
بقدر پستی کے میسر ہے کہ اجزا انسان کو یہاں تک پست کرے کہ ساتھ اصل خاکی اپنے کے پیوست کرے اور
سجدہ دوسرا دلالت کرتا ہے اوپر دفع تکبر کے بحصول قرب پھر قعود اشارہ کرتا ہے بحصول اعزاز اور اکرام اس
جناب سے کہ مجھ کو قبول فرما کر پروانگی بیٹھنے کی دی پھر سلام دلالت کرتا ہے اوپر رجوع کے اس سفر باطنی سے
پس جس قدر محافظت نماز کی اور لحاظ ان اسرار کا جانبے ہر موضع کو فرمایا ہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
نہیں قبول فرماتا ہے اللہ نماز بندے کی جب تک کہ نہ شاہد ہو دے بیچ نماز کے دل اُسکا جیسا شاہد ہوتا ہے
بدن اُسکا اور تحقیق آدمی ہمیشہ نماز پڑھتا ہے اور نہیں لکھا جاتا دسواں حصہ اُسکا سبب دل غافل ہوتا ہے اور
حدیث میں ہے جب کھڑا ہوتا ہے مصلی نماز کو اٹھا لیتا ہے اللہ حجاب درمیان سے اپنے اور اسکے اور

مونہہ اُسکا بوجہ اللہ ہوتا ہے اور حدیث میں ہے کہ بندہ جب نماز کو کھڑا ہوتا ہے تو روبرو رحمن کے ہوتا ہے
جب اور کہیں طرف التفات کرتا ہے تو حق تعالی فرماتا ہے کس کی طرف متوجہ ہوتا ہے تو اے ابن آدم کیا کوئی
مجھہ سے بھی بہتر ہے میری طرف متوجہ ہو حضرت جنید بغدادی نے فرمایا ہے کہ ہر چیز کی ایک صفوت ہے
اور صفوت خلوت کی تکبیر اولی ہے اور کہا ہے بعضے اہل قلوب نے کہ النیة ما اللہ من اللہ ہے شاہدة للہ
خالصة للہ صادرة من اللہ اور جب ہاتھہ اُٹھاوے دُنیا اور آخرت کو پس پشت ڈالدے اور دل سے ماسوی
اللہ نکال دے چنانچہ حدیث میں وارد ہے نماز پڑھہ الشیخ کہ جو دور کرنے ہوا تیری اور خواہش تیری عوارف
المعارف میں لکھا ہے کہ جب بندہ وضو کرتا ہے واسطے نماز کے بھاگتا ہے اُس سے شیطان بیچ کنارہ زمین
کے ڈر کر کہ اُسنے تیاری کی دربار پروردگار کے جانے کی جب اُسنے اللہ اکبر اللہ اکبر کہا پردہ ہوگیا درمیان اُسکے
اور شیطان کے اتنا کہ اُسے دیکھتا ہے نہیں اور توجہ فرمائی طرف اُسکے ملک جبار نے جب اُسنے تکبیر اولی کہی
اُسنے دیکھا کہ کوئی چیز اُسکے دل میں بڑی بزرگ نہیں ہے مجھہ سے کہا سچ کہتا ہے تو میں ہی اکبر ہوں سچ
دل پر سے کے جب کہتا ہے تو تا آخر حدیث اور سر اللہ اکبر میں بحسب رکن یہہ ہے کہ غفلت سے نکلے
یا ترقی کرے پس اللہ اکبر کو ساتھہ لحاظ کبریائی اُسکے کے اس طرح سے کہے کہ آپ نہ رہے عوارف میں لکھا ہے حدیث
سے کہ نماز میں چار ہیئت اور چھہ ذکر ہیں قیام رکوع سجود قعود تلاوت قرآن تسبیح حمد استغفار دعا درود یہہ دس
چیزیں اور بر دس قسم ملائکہ کے منقسم ہیں ہر ہر قسم کے فرشتے دس دس ہزار ہیں پس مصلی دو رکعت نماز میں لاکھہ
فرشتوں کی عبادت کرتا ہے کہا ہے بعضے کبرا نے کہ نماز اصل جمیع عبادت بدنی ہے اسواسطے کہ مشتمل ہے اوپر
طہارت اور استقبال قبلے کے اور اوپر ذکر اور تسبیح اور تہلیل اور شہادتین اور درود اور دعا کے کہ اصول عبادات
زبانی ہیں اور مشتمل ہے اوپر معنی صوم کے کہ عبارت حبس نفس سے ہے مشتہیات سے بلکہ نماز میں نسبت
صوم کے زیادتیاں بہت ہیں اسواسطے کہ آنکھہ کو بھی التفات غیر سے نگاہ رکھتا ہے اور زبان کو بھی سوا ذکر نام اُسکے
کے اور تلاوت کلام اُسکے کے بند کرتا ہے اور پاؤن کو بھی حرکت سے طرف مقصد دوسرے کے ٹھہراتا ہے
اور ہاتھون کو بھی داد و ستد سے کھینچتا ہے علی ہذا القیاس قوت خیالیہ اور فکریہ کو بھی محرومات سے
بچاتا ہے اور یہہ معنی صوم میں تحقیق نہیں اور اوپر معانی حج کے بھی مشتمل ہے کہ تکبیر تحریمہ اسکی بجائے احرام ہے
اور استقبال قبلہ کا بجائے طواف اور قیام بجائے وقوف عرفات ہے اور رکوع اور سجود اور حرکات
دوریہ رکعات مثل سعی کے ہے کہ درمیان صفا اور مروہ کے بجالاتے ہیں اور اوپر معانی زکوٰۃ کے بھی شامل ہے
اسواسطے کہ بذل مال برائے ستر عورت اور تحصیل آلات طہارت اسمیں واجب ہے اور وقت گویا ہے اوقات
میں سے خالی منافع سے کر کے مصروف بحکم خدا رکھنا مثل جدا کرنے مال کے ہے واسطے مصارف الٰہی کے اور
متضمن عبادات جمادات کو بھی ہے کہ بیٹھنا ہے اور عبادات چرندہ کو بھی ہے کہ رکوع ہے اور عبادات
جانوران پرندہ کو بھی ہے کہ ذکر اور تلاوت اسماء الٰہی ہے بالحان خوش سے ہر مرغ لیتا ہے نام

قعدات تہری اللہ تعالیٰ تمبرا اور شامل ہے عبادات حشرات کو بھی کہ سجود ہے اور عبادات اشجار
و نباتات کو بھی کہ قیام ہے اور عبادات جمع فرق ملائکہ کو بھی اس قیام سے اور عبادت کروبئین کو بھی استغراق
بمشاہدہ ہے پس نماز ان سب عبادات کو شامل ہے اسواسطے مرتبہ اسکا جمیع عبادات سے بلند تر ہے
کہ یہہ ہیئت جامعہ عبادات بدنی اور نفسی ہے لہذا حدیث شریف وارد ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم سے پوچھا کہ کونسا عمل اعمال سے افضل ہے فرمایا الصلوٰۃ لوقتہا نماز وقت پر پڑھنا وقت فجر نماز کا
صبح صادق سے طلوع آفتاب تک ہے اور مستحب نصف اخیر ہے اور وقت نماز ظہر کا زوال آفتاب سے
مثلین تک نزدیک امام اعظم کے اور نزدیک صاحبین کے ایک مثل تک اور یہ مثل اور مثلین تک پہنچنا
سایہ کا ہے سوا سایہ اصلی کے اور وقت عصر کا بعد خروج وقت ظہر کے سے علی اختلاف المذہبین غروب
شمس تک اور وقت مغرب کا غروب شمس سے تا غیبوبت شفق کہ سفیدی بعد سرخی کے ہے یہی
مذہب امام اعظم کا ہے موافق قول حضرت ابوبکر اور عمر اور معاذ بن جبل اور عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہم کے اور صاحبین
کے نزدیک شفق عبارت سرخی سے ہے اور یہہ قول ابن عمر اور ابن عباس کا ہے اور وقت عشا کا اور وتر
کا بعد غروب شفق سے علی الاختلاف تا صبح صادق ہے مگر یہہ کہ تقدم وتر کی عشا پر جائز نہیں بسبب وجوب
ترتیب کے فروض خمسہ میں اب سمجھئے کہ صلوٰۃ خمس اس آیت سے کیونکر نکلتے ہیں حافظوا علی الصلوٰۃ میں کہ صیغہ
جمع کا ہے استعمال جمع کا تین پر بھی آتا ہے جائز ہے کہ تین ہی ہوں تشریح اس مقام کی یوں ہے کہ صلوٰۃ
وسطیٰ کا عطف اوپر جمع کے ہے اور عطف مقتضی مغایرت کا ہوتا ہے پس وسطیٰ مل کر ساتھ جمع کے کہ خود
مغائر جمع ہے چاہئے کہ پانچ سے کم نہو اسواسطے کہ اگر تین نمازیں جمع سے لیکر چوتھی وسطیٰ اسمیں ملا کر چار
ٹھہرائیے تو یہہ عدد قابلیت ہی نہیں رکھتی وسطیٰ کی اور اگر اس سے کم لیجے تو مقرون بجمع نہیں ہوتی
وسطیٰ پس یہہ آیت دلیل ہے کہ عدد نمازہاے فرضی کی پانچ سے کم نہیں باقی رہا یہاں ایک سوال جواب
طلب وہ یہہ ہے کہ عطف ہر چند مقتضی مغایرت کا ہے لیکن اقتضاے اسکا نہیں کرتا کہ معطوف جمع کا
داخل ہے جمع کے نہو اس واسطے کہ بہت جگہہ اس طرح وارد ہے جیسے اس آیت میں من کان عدواللہ
وملٰئکتہ ورسلہ وجبریل اور اللھم صل علی محمد وآلہ وصحبہ کہ جبریل ملائکہ میں داخل ہیں اور اصحاب آل میں یہاں بھی
اسیطرح ہو کہ حافظوا علی الصلوٰۃ والصلوٰۃ الوسطیٰ صلوٰۃ وسطیٰ کو داخل صلوات میں کہئے بلکہ وسطیٰ مؤنث اوسط
کی ہے اور اوسط افعل التفضیل ہے اور افعل التفضیل کی جو اضافت طرف جمع کے کرتے ہیں تو بعض
اُس کل سے مراد لیتے ہیں جیسے افضل القوم اور اکمل الناس اس طرح پر عطف وسطیٰ کا اوپر تین کے بھی ہو سکتا ہے
چنانچہ کہتے ہیں کہ ہولاء الثلثہ واوسطہم پس اس نوع سے یہہ آیت دلیل نہیں ہے کہ عدد صلوٰۃ

کی پانچ سے کم نہوں جواب اسکا یہہ ہے کہ یہہ اعتراض جب وارد ہوتا کہ ﴿وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى﴾ وسطی جمع مذکور کی ہوتی
اور اُس میں داخل ہوتی جیسے جبرئیل ملئکہ میں اور اصحاب آل میں داخل ہیں بخلاف یہاں کے کہ صلوٰۃ وسطی
داخل ہی نہیں ہے بیچ صلوات کے یہہ اور ہی نماز ہے کہ واو عاطفہ لا کر ان نمازوں میں ملا دیا ہے اور اضافت
افعل التفضیل کا جواب یہہ ہے کہ وسطی کی اضافت طرف جمع کے کہ صلوٰۃ مفروضہ میں سب ہے اسواسطے
کہ سب افراد مفروضات کے متصف بتوسط کہاں ہو سکتے ہیں جو وسطی ہے بنسبت مفروضات کے اشد
توسط ہوا اور صلوٰۃ وسطی نماز درمیان والی کو کہتے ہیں اور درمیان کی چیز افضل ہوتی ہے پس فاضلتر نماز یا
نماز وسطی ہے اسیواسطے محافظت میں خصوصیت اسکا مذکور فرمایا اور اختلاف ہے ائمہ میں کہ وسطی کون
سی نماز ہے کہا ہے حضرت عمر اور حضرت علی اور حضرت عائشہ اور حضرت ام سلمہ اور حضرت حفصہ
اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہم نے اور سوا ان کے اکابر صحابہ نے کہ نماز عصر کی ہے اور امام اعظم کا بھی
یہی قول ہے بموجب حدیث شریف کے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم الاحزاب میں
شغلونا علی الصلوٰۃ الوسطی صلوٰۃ العصر اور وسطی واسطے اسکے فرمایا کہ دو نمازیں دن کی ایکطرف اسکے ہیں کہ ایک
میں قصر ہے دوسرے میں نہیں اور دو نمازیں رات کی دوسری طرف اسکے ہیں اسیطرح کی کہ شام اور
عشا کی ہیں ایک میں قصر ہے دوسرے میں نہیں اور فضل اس نماز کو اسواسطے ہے کہ وقت
ادا میں اسکے شغل آدمیوں کو تجارت کا اور کسب معاش کا اور بازار جانے کا اور ملنے جلنے کا ہوتا ہے لہذا
تاکید اسکی فرمائی اور حدیث میں آیا ہے کہ من ترک صلوٰۃ العصر فقد حبط عملہ اور بعضے کہتے ہیں صلوٰۃ مغرب
کی ہے چنانچہ ابن عباس اور ابن زبیر سے روایت ہے اور وجہ وسطی ہونے کی اسکے یہہ ہے کہ یہہ
نماز درمیان میں ہے دو دن کی نمازونکے کہ ظہر اور عصر ہیں اور دو رات کی نمازونکے کہ عشا اور فجر ہیں یا یہہ وجہ ہے
کہ نماز فرض کی یا چار رکعات ہیں یا دو اور یہہ درمیان میں ہے چار اور دو کے تین رکعات یا یہہ وجہ ہے
کہ درمیان دو نماز سریہ کی کہ ظہر اور عصر ہے اور دو نماز جہریہ کی کہ عشا اور فجر ہے واقع ہے اور بعضے
کہتے ہیں نماز عشا کی ہے اسواسطے کہ درمیان وترین کے واقع ہے تین رکعات مغرب کے ادھر میں
اور تین رکعات وتر ادھر میں یا یہہ وجہ ہے کہ درمیان دو نماز جہریہ کے واقع ہے ادھر مغرب ہے ادھر
فجر ہے یا درمیان ایسے نمازوں کے واقع ہے کہ جنمیں قصر نہیں ایک طرف مغرب ہے دوسری
طرف فجر ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ نماز فجر کی ہے چنانچہ انس بن مالک اور معاذ بن جبل اور جابر اور ابو امامہ
رضی اللہ عنہم نے کہا ہے کہ صلوٰۃ وسطی یہی ہے کہ درمیان سواد لیل اور بیاض نہار کے واقع ہے یا درمیان
دو نماز لیلی کے اور دو نہاری کے ہے یا درمیان ایسے نمازوں کے ہے کہ جنمیں قصر واقع ہے عشا اور ظہر اور بعضے

کہتے ہین کہ نماز ظہر کی ہے چنانچہ ابن عمر اور زید بن ثابت سے روایت ہے اور وجہ وسطی ہونے کی یہہ ہے
کہ اُسے وسط نہار مین پڑھتے ہین یا درمیان ہے دو صلوۃ نہاریہ کی کہ ادھر فجر ہے اُدھر عصر ہے اور بعضے کہتے
ہین کہ صلوۃ وسطی غیر معین ہے مثل شب قدر کے تاکہ محافظت سب نمازون کی کرین روایت ہے حضرت
عائشہ سے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے نماز وسطی اور عصر اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وسطی اُن چارون
نمازون مین سے ایک ہے کہ عصر کو اور اُسکے واسطے فضل کے بیان فرمایا پس نماز وسطی درمیان اُنہین پانچ نمازون کے
ہے جیسے اسم اعظم اسماء الہی مین اور شب قدر لیالی مین اور ساعت اجابت روز جمعہ مین اور کیمیا کی بوٹی نباتات
مین اور سنگ پارس احجار مین کہ بمقتضائے حکمت اُس حکیم مطلق نے علی العموم فاش نہین فرمایا پس آدمی کو
چاہئے کہ بمقتضائے اختلاف روایات ہر نماز کو وسطی سمجھکر محافظت وقت کی اور شرائط اور ارکان اور
واجبات اور سنن اور مستحبات اُسکے کیا کرتا ہے اور بہزار خشوع اور خضوع اور تذلل و انکسار اور عجز اور افتقار ادا کرے
وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ اور کھڑے ہو بیچ نماز کے واسطے خدا کے چپکے یعنے اس حالت مین کہ چپکی لگ جاوے خوف الہی سے
اور دیدہ بادشاہی سے تمسک کیا ہے صاحب ہدایہ نے اسی آیت کو اوپر فرضیت قیام نماز کے چنانچہ
کہا ہے والقیام لقولہ تعالی وقوموا للہ قانتین اور قانتین کی معنی تفسیر احمدی والے نے مصلین کے لکھی ہین
یعنے درحالیکہ دراز کرنے والے ہون قیام کے یعنی بعضون نے کہا ہے درحالیکہ زاری کرنے والے ہون
بعضون نے کہا ہے درحالیکہ ڈرنے والے ہون بعضے کہتے ہین مطیعین کی معنی ہین بعضے کہتے ہین قانتین
کی معنی ذاکرین کی ہین چنانچہ کشاف والے نے ذاکرین کی معنی کہے ہین اور بحر مواجہین لکھا ہے کہ یحیی بن یحیی نے
باسناد صحیح زید بن ارقم سے روایت کی ہے کہ اُنہون نے کہا ہم کلام کیا کرتے تھے نماز مین لوگون سے جب
یہہ آیت نازل ہوئی قوموا للہ قانتین امر کیا ہمین ساتھ سکوت کے اور نہی فرمائی کلام سے اور صاحب اتقان
نے عکرمہ سے روایت لکھی ہے پس اس صورت مین کہ قانتین بمعنی ساکتین کی کہئے تو حرمت تکلم کی نماز مین
اس آیت سے نکلتی ہے بعضے کہتے ہین قنوت سے مراد دعائے قنوت ہے بیچ صلوۃ صبح کے چنانچہ
بیضاوی مین اسی سبب سے روایت ہے اس قول پر تائید واسطے اُن کے ہے جو دعائے قنوت نماز فجر
مین واجب کہتے ہین لیکن اشارہ طرف نماز وتر کے خوب ہو سکتا ہے کہ پانچون نمازین پہلے بیان فرمائی
پھر ارشاد کیا کہ کھڑے ہو بیچ نماز وتر کے تعداد ان جائیکہ دعائے قنوت پڑھنے والے ہو معلوم کیجے کہ
اٹھائیسوین آیت آیات مسائل سے کہ جس سے مسئلہ سقوط قیام اور سقوط توجہ الی الکعبہ وقت خوف کے
نکلتا ہے وہ یہہ ہے فَاِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا اَوْ رُكْبَانًا پس اگر ڈرو تم کسی دشمن سے آدمی کشندہ سے یا جانور درندہ
گزندہ سے پس نہین فرض اوپر تمہارے قیام اور توجہ بقبلہ بلکہ ہو تم مختار درمیان اسکے کہ نماز پڑھو پیادہ یا سوار
مرکب پر فرادی ساتھ اشارہ کے جس سمت کو کہ میسر ہو قبلہ کی طرف رو ہو یا پشت ہو چنانچہ مدارک مین ہے
اور یہی ہدایہ مین ہے کہ اگر خوف شدید ہو تو نماز پڑھو سوار فرادی جسطرف چاہو بامامی رکوع اور سجود جب

قادر ہو طرف توجہ قبلہ کے بدلیل آیت مذکورہ کہ ساقط ہو گئی توجہ الی الکعبہ بضرورت اور لاعلم محمد سے ہے
کہ پڑھے بجماعت اور اختلاف ہے حال مسابقت اور مشی میں پس نزدیک ہمارے نہیں جائز اور نزدیک
شافعیہ کے جائز ہے ہمارے نزدیک رجالاً کی معنی قائمین علی الرجل میں اور امام شافعی کے نزدیک ماشین
علی الرجل میں چنانچہ ملا جیون نے تفسیر احمدی میں لکھا ہے اور حاصل تفسیر حسینی والے کا یہہ ہے کہ پڑھو نماز حال
خوف میں پیدل راہ چلتے ہوئے اگر ٹھہر نہ سکو یعنے امکان نہ ہو قیام کا ایک مکان میں بقول امام اعظم اور بقول
شافعی حالت مشی میں باوجود خوف نماز پڑھو ٹھہرنا ممکن ہو یا نہ ہو اور سوار نماز پڑھو جنگ میں جس طرح ہو سکے
رو بقبلہ یا پشت بکعبہ اور رجال جمع راجل کی ہے جیسے قیام جمع قائم کی اور نیام جمع نائم کی اور رجالاً منصوب
ہے ساتھہ حال ہونے کے اور رکباناً کا عطف ہے اوپر اسکے فَاِذَا اَمِنْتُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَمَا عَلَّمَكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا
تَعْلَمُوْنَ پس جب امن میں آؤ پس یاد کرو تم اللہ کو اکثر مفسرین ذکر سے مراد نماز لیتے ہیں یعنے نماز پڑھو جیسا
سکھایا ہے تمکو بعضوں نے کہا ہے مراد ذکر سے شکر ہے یعنے جب امن ہو تو شکر ادا کرو اللہ کا جیسے
تمہیں تعلیم کر دئے ہیں آداب اور شرائط اسکے جو کچھہ نہ تھے تم جانتے اس جملہ شرطیہ کا عطف اوپر شرطیہ
پہلے کے ہے کہ فان خفتم ہے اور خوف نسبت امن کے اندک ہے اسواسطے ان خفتم میں ان کا استعمال کیا
اور جو امن نسبت خوف کے بیشتر تھا اسی جہت سے فاذا امنتم میں اذا لائے اور حاصل بعضوں کا یہہ ہے کہ
جب خوف زائل ہو تم سے تو نماز پڑھو جس طرح تعلیم کی ہے تمکو اور تم نہیں جانتے تھے کیفیت اسکی یعنے
نماز امن جیسے پہلے پڑھتے تھے خوف سے حالت امن میں کھڑے ہو کر متوجہ طرف قبلہ کے باقی رہا
یہاں ایک خدشہ وہ یہہ ہے کہ تعلیم اس چیز کی ہوتی ہے کہ معلوم ہوئے پس علمکم سے نکلتا تھا کہ قبل
تعلیم کے نہیں جانتے تھے پھر ما لم تکونوا تعلمون کے لانے کا کیا فائدہ ہوا جواب اسکا یہہ ہے کہ فائدہ
اسکا تتمیم ہے اور تتمیم اسے کہتے ہیں کہ کلام میں فضلہ لے آویں واسطے دفع ابہام ماسبق کے چنانچہ یہاں
ما لم تکونوا تعلمون ارشاد کر کر تصریح کر دی ساتھہ نجانتے انکے پیش از تعلیم اور تشریح فرما دی ساتھہ عجز
انکے کے قبل از تلقین اور پھر رجوع کی یہاں سے طرف مسائل عدت اور طلاق کے معلوم کیجے کہ انچاسوین
آیت آیات مسائل سے کہ جسمے مسئلہ نسا و وصیت نفقہ کا عدت والیوں کے نکلتا ہے وہ یہہ ہے وَالَّذِيْنَ
يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ اور جو لوگ کہ مر جاتے تھے میں تم میں سے وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا اور چھوڑ جاتے ہیں جوروین عرب میں
پہلے رسم تھی کہ جو عورتیں رانڈ ہو جاتی تھیں تو ایک برس تک لباس کہنہ میں بے تزئین اور تجمل اپنے کے
گھر میں بیٹھی رہتی تھیں اگر شہر والیاں ہوتی تھیں تو شہر میں وارث شوہر کے انکے واسطے مکان علاحدہ
بنا دیتے تھے اس میں سال تمام کرتی تھیں اور اگر جنگل والیاں ہوتی تھیں تو خیمہ علاحدہ میں بسر کرتی تھیں اور ایک

برس تک باہر اُس سے نہین نکلتی تھین اور نفقہ اولیاے شوہر سے لیتی تھین اور جب گھر سے باہر نکلتین
تو نفقہ ساقط ہو جاتا تھا جب آنحضرت صلعم مدینہ منورہ مین تشریف لائے ایک مرد طایفی مر گیا اور اسکی عورت
اور پسر اور ماباپ رہ گئے آنحضرت نے ترکہ پسر اور والدین پر تقسیم کر دیا اور جورو کو کچھہ نہ دلوایا مگر حکم فرمایا کہ ایک سال
ترکے مین سے نفقہ اُسے پہنچاوین یہہ آیت نازل ہوئی اور حکم صادر ہوا کہ جو تم مین سے مر جاوین اور جوروین انکی
رہ جاوین وَصِیَّۃً لِّاَزْوَاجِهِمْ وصیت کر جاوین واسطے بیبیوں اپنی کے وصیت منصوب علی المصدر ہے
بفعل محذوف ای یوصون وصیۃ اور بعضون نے برفع پڑھا ہے اور مبتدا خبر محذوف کا کہا ہے ای
فعلیہم وصیۃ مَّتَاعًا اِلَی الْحَوْلِ غَیْرَ اِخْرَاجٍ فائدہ دینا ساتھہ نفقے اور کسوت کے اور مسکن کے ترکہ شوہر سے ایک
برس تک نہ نکالدینا مسکن مقرر سے اور اگر خود نکل جاوے قبل انقضائے سال کے نفقہ اور کسوت انکا نہین ہے
فَاِنْ خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْکُمْ پس اگر نکل جاوین بعد ایک برس کے یا درمیان ہی مین برس کے نکل جاوین لیکن
بسبب عذر کے کہ سوا باہر نکلنے کے چارہ نہو پس نہین گناہ اوپر تمہارے ای اولیاے شوہر فِیْمَا فَعَلْنَ
فِیْ اَنْفُسِهِنَّ بیچ اس چیز کے کہ کیا انھون نے بیچ جانون اپنی کے آراستگی اور زینت یعنی لباس اور زیور سے
اور طلب شوہر سے مِنْ مَّعْرُوْفٍ اُس چیز سے کہ موافق شرع اور مطابق طبع ہے وَاللّٰهُ عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ اور اللہ غالب
ہے انتقام لیتا ہے جو کوئی مخالفت امر اسکی کرے اور حکمت والا ہے جو فرماتا ہے اُسمین حکمت ہوتی ہے
حکم اس آیت کا ترکہ شوہر سے عورت کو دینا اور ایک برس تک عدت مین بیٹھنا ہے منسوخ ہے ساتھہ آیت
میراث کے کہ پہلے مذکور ہوئی ہے کہ چار مہینے اور دس روز عدت کے ہین اگر یہان کوئی سوال کرے کہ یہہ آیت
جسے منسوخ کہتے ہو پیچھے ہے اور آیت ناسخ جسے ٹھہراتے ہو وہ پہلے مذکور ہے جسمین اربعۃ اشہر وعشرا ہے
پس کیونکر ہو سکے کہ منسوخ ابھی آئی نہین کہ ناسخ پہلے ہی آگئی جواب اسکا یہہ ہے کہ کتاب مصحف مین منسوخ
بعد ناسخ کے ہے اور نزول مین تقدیم منسوخ کی اوپر ناسخ کے ہے اور اعتبار ناسخ اور منسوخ ہونے مین نزول کا
ہے نہ کتابت کا معلوم کیجے کہ چھٹواں آیت آیات مسائل سے کہ جس سے مسئلہ وجوب نفقہ عدت مطلقات
کا نکلتا ہے وہ یہہ ہے وَلِلْمُطَلَّقٰتِ مَتَاعٌۢ بِالْمَعْرُوْفِ اور واسطے طلاق والیون کے فائدہ دینا ہے ساتھہ اچھی طرح حکم
معمول شرع اور مقبول طبع ہے عطف اس آیت کا اوپر آیت وَالَّذِیْنَ یُتَوَفَّوْنَ مِنْکُمْ کے ہے اُس مین بیان نفقہ
عدت وفات تھا لیکن وہ حکم منسوخ ہے اب اور اسمین بیان نفقہ عدت مطلقات ہے اور یہہ حکم غیر منسوخ ہے
بالاتفاق اور متاع کی معنی نفقے کی ہین اور یہی مختار ہے صاحب مدارک کا پس معنی آیت کی یہہ ہین کہ واجب
ہے نفقہ مطلقات کا ازواج پر جب تک وہ عدت مین ہون اور مدت عدت کی چار مہینے دس دن ہین
برابر ہے کہ طلاق رجعی دیا ہو یا باین یا سوا اسکے اور طلاق دیا ہو اور خلاف ہے امام شافعی کا طلاق باین مین

اور بعضون نے کہا ہے کہ متاع سے مراد متعہ ہے جیسی آیت متعوہن علی الموسع قدرہ وعلی المقتر قدرہ متاعا
بالمعروف سے مفہوم ہوتا ہے بایں معنی یہہ آیت بیان متعہ مستحبہ مین ہے کہ یہہ حق تمام مطلقات کے
ثابت ہے اور اگلی آیت حقا علی المتقین لزوم اعتقاد مین ہے والا استحباب مین لزوم کہان اور یا یہہ غرض ان
مطلقات کے ہے کہ ماسبق مین مذکور نہین پھر تقدیر آیت ومتعوہن الخ بیان وجوب متعہ مین تھی اور یہہ بیان
استحباب متعہ مین نزدیک ہمارے حنفیہ کے ہے اور امام شافعی کی ہے اور امام شافعی کے نزدیک مراد
مطلقات سے اعم ہے اور آیت محمول اوپر وجوب کے ہے جب کہ ایک دو قول انکے کا ہے لہذا کہا ہے
صاحب بیضاوی نے مناسب ترجیح متعہ واسطے تمام مطلقات کے بعد وجوب متعہ کے واسطے ایک کے
ان مطلقات سے کہ وہ مطلقہ غیر مدخول بہا ہے تفسیر احمدی والے نے لکھا ہے کہ نہین پوشیدہ رجحان توجیہ
متعہ کا اور ضعف توجیہ نقصہ لہذا اختیار کیا ہے اسکو صاحب کشاف نے اور نہین ذکر کیا اسکا امام زاہد نے
اور فخر الاسلام نے اور صاحب ہدایہ نے باوجود دیکہ حنفی تھے یہہ تمہ مسائل عدت اور طلاق کا ہے کہ سورہ بقرہ مین
مذکور ہین اور باقی مسائل اسکے سورہ طلاق مین آوینگے انشاء اللہ تعالی حقا علی المتقین لازم ہوا اعتقاد کرنا
اسکا اوپر پرہیزگارون کے یا لازم کیا اللہ نے لازم کرنا کر اوپر مومنین کے بعضے اسکو متصل یہہ اوامر اور نواہی
ماسبق جانتے ہین متعلق بیان استحباب متعہ کا نہین پہچانتے ہین اس تقدیر پر اشکال مذکور وارد نہین ہوتا اور
احتیاج اوپر لزوم اعتقاد کے حل کرنے کی طرف نہین پڑتی حاصل معنی کا اوپر تقدیر اول کے یہہ ہے کہ ثابت
ہے یہہ قول ثابت ہونا کر اوپر پرہیزگارون اور خدا ترسون کے کہ واجب کو واجب جانتے ہین اور مستحب کو مستحب
اور حدود خدا سے تجاوز نہین کرتے اور اپنے تئین بد اعتقادی مین نہین ڈالتے اور بتوجیہ ثانی یہہ معنی ہونگی
کہ ثابت ہین سب اوامر اور نواہی مذکورہ اور تمام تکلیفات مسطورہ ثابت ہونا کر اوپر مومنین کے کذلک
یبین اللہ لکم آیاتہ لعلکم تعقلون اسیطرح جیسے یہہ احکام بیان فرمائے روشن کرتا ہے اللہ واسطے تمہارے
احکام اپنے جن جسمین تم محتاج ہو تو کہ سمجھو تم اور قبول مین ان کے عقل کو کام فرماؤ اور چھوڑ باطلہ توہم کو معلوم کیجے کہ
اگلی دین آیت آیات مسائل سے کہ جس سے مسئلہ عدم فرار کا وبا اور طاعون سے نکلتا ہے وہ یہہ ہے الم
تر الی الذین خرجوا من دیارھم آیا نہین دیکھا تو نے یا نہین جانا تو نے اور بنگاہ تعجب نہین نظر کی طرف
ان لوگون کے کہ نکلے گھرون اپنے سے وھم الوف اور وہ ہزارون تھے حذر الموت ڈر موت کے
سے پہلے آیت نسل بنی اسرائیل مین حکایت اور شکایت بنی اسرائیل کی تھی اور اس آیتین حکایت اور
شکایت انہین کی ہے اور درمیانین دونو کلام کے اتصال معنوی ہے حاصل معنوی ہے کہ حاصل دونو کا
شناعت احوال و قباحت اعمال بنی اسرائیل ہے اور جملے معترضے درمیان کلام مین مناسب مناسب

موقع موقع پر واقع ہین اور بیان خطاب مخاطب غیر معین کو ہے کہ جس نے یہہ قصہ سنا ہے اور بورے لوگونکی
زبانی یا اخبار یہود و نصاری کہ اخبار گذشتگان پڑہتے تھے ان سے معلوم کر رکھی ہے یہہ کہانی اس وجہہ
استفہام واسطے تقریر کے ہے کہ مخاطب اقرار کرے اور اگر خطاب اُن لوگون کو ہے کہ نہین جانتے یہہ قصہ
تو تقریر استفہام واسطے تعجب کے ہے کہ سننا اور جاننا اس قصہ مشہور کا ایک امر عجیب ہے اور ہم الوف حال
ہے اور حذر الموت مفعول لہ ہے خبر جواب کا بعضے مفسرین نے قصہ اسکا یون بیان فرمایا ہے کہ قریہ
داوردان مین کہ جو ای واسطہ مین واقع ہے طاعون ظاہر ہوئے بعضے جو نکل گئے وہان سے اکثر ان مین سلامت رہے
اور جو لوگ وہان رہے اغلب انمین سے مر گئے پھر دوسرے برس وبا نے ہجوم کیا تمام لوگ اس دیہہ کے کہ
ہزار تھے یا چالیس ہزار تھے یا ستر ہزار تھے یکبارگی سب کے سب دیہہ سے نکل گئے مرنے سے ڈر کر جب
وادی مین درمیان دو پہاڑ کے پہنچے فقال لهم الله موتوا پس کہا واسطے ان کے اللہ نے مر جاؤ معالم مین
لکھا ہے کہ دو فرشتے بھیجے اللہ نے ایک نے اعلاے وادی مین دوسرے نے اسفل وادی مین کھڑے ہو کر ندا کی
کہ مر جاؤ سب کے سب یکبارگی مر گئے لوگ اطراف اور جوانب سے دفن کرنے کو آئے پس عاجز ہو گئے بسبب
کثرت مردون کے دفن کرنے سے آخر الامر ایک دیوار گرد ان کے کھینچ کر چلے گئے مدت گذر گئی انکو مرے ہوئے
اور سوا استخوان کے انکا کچھہ باقی نرہا ثم احیاهم پھر زندہ کیا ان کو اللہ نے اور صورت اسکی یون ہوئی تھی کہ
یکروز حزقیل بن بوزی کہ تیسرے خلیفہ تھے موسی علیہ السلام کے اوپر اس مکان کے گذرے اور تو وہ استخوانکا
مشاہدہ کیا کہا الہی عجیبا اثر ہیبت کا انکو دکہایا ہے بنظر رحمت کی طرف ان کے حال پر فرما خطاب جناب الہی
سے پہنچا کہ فلان کلمہ تا کہ زندہ کرو مین انکو حزقیل نے وہ کلمہ کہا حق تعالی نے ان کو زندہ کیا ان اللہ لذو
فضل علی الناس تحقیق اللہ تعالی البتہ صاحب فضل اور رحمت کا ہے اوپر بندون کے ولکن اکثر
الناس لا یشکرون اور لیکن بہت آدمی نہین شکر کرتے خصوصاً بنی اسرائیل کہ انبیا کے معجزے دیکھتے تھے اور
متابعت نہین کرتے تھے بعضے مفسرین نے قصہ اسکا اس طرح بیان کیا ہے کہ یہہ قوم بنی اسرائیل سے
تھی بادشاہ نے انہین جہاد کو بھیجا تھا یہہ بھاگ گئے خوف قتل سے پس مار ڈالا ان کو اللہ نے آٹھہ روز
پھر زندہ کیا انکو اور الوف کے معنی بعضے متابعون کی کہتے ہین اور الف کی جمع جانتے ہین جیسے قاعدہ کی
جمع قعود اور جالس کی جمع جلوس اور یہہ معنی کہتے ہین کہ وہ آپس مین الفت کرنے والے تھے اور موتوا بعضے مین
کنایت ہے مارنے سے اور اشارہ بلغناہ ہلاکت پہچانے سے اور اماتہ الٰہی کہا تعبیر کنایہ کیا کہ ابلغ ہے
صریح سے اور یہہ مارنا اور ہلاکت کرنا تنبیہ ہے واسطے ان لوگون کے کہ موت سے بھاگتے ہین تا کہ
سمجھین کہ مرگ سب جگہہ پہنچتی ہے کہین جائے بند نہین اور بھاگنا اس سے مطلق سودمند نہین

چنانچہ اور جگہہ حق تعالے فرماتا ہے اینما تکونوا یدرککم الموت جہان تم ہوؤ گے پہنچیگی تمکو موت اور تحمل
وثنا ہی غازیون کو اور دلاوری کے میدان جنگ مین اور مجاہدون کو اور شجاعت کے عرصہ مصاف مین
تاکہ معلوم کرین کہ موت آنے والی ہے جہان ہوگے اگر بکار خدا آوے تو بہتر ہے اور جو برائی خدا مرے تو
خوشتر ہے مطلع بیت دلا در مجاوری جو مرنا ہو تو ایسا ہو وہ گذرے لاش پر جنسے گذرنا ہو تو ایسا ہو
سمجھہ لیجے کہ وبا سے بھاگنا اور جنگ کفار سے بھاگنا دونو منع ہین چنانچہ موید اسکی حدیث شریف ہے کہ
فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے الفار من الطاعون کالفار من الزحف بھاگنے والا وبا سے مثل بھاگنے والے
کے ہے حرب سے پس اے مسلمانو غیرت پکڑو وقاتلوا فی سبیل اللہ اور کارزار کرو بیچ راہ خدا کے واسطے
آشکارا کرنے دین کبریا کے واعلموا ان اللہ سمیع علیم اور جانو یہہ کہ خدا تعالی سننے والا ہے قول تخلفان
جہاد کا کہ عذر ناپسندیدہ پیش کرتے ہین جاننے والا ہے ما فی الضمیر کو ان کے سو گنہ سے باز رہین
بندگان یہہ ہے تعلیم جگہہ جگہہ جو کہا ہے کہ ہون سمیع وعلیم من ذا الذی یقرض اللہ کون ہے وہ
شخص کہ بخلوص نیت قرض دے خدا کو یعنے بندگان درماندہ خدا کو کہ قرض مانگین قرضا حسنا قرض نیک
یعنے قرض دینے مین تعجیل کرے یا منت نرکھے یا طلب عوض کی نہو حدیث صحیح مین وارد ہے کہ ثواب
قرض دینے کا صدقہ سے زیادہ ہے اور بعضے مفسرین نے کہا ہے کہ مراد قرض سے صدقہ ہے کہ نہیں
دی اسکو جو وقت فی سبیل اللہ واقع ہو ساتھہ قرض کے لزوم جزا مین کہ دینے سے عطا عوض اسکا لازم ہے
پس اس تقدیر پر قرض حسنہ وہ ہے کہ خالص برائے خدا ہو یا مال حلال سے تصدق کرے عاصم رحمہ اللہ
علیہ مین کو حمل اور معنی استفہام کے کرتا ہے یعنے ہی کوئی کہ قرض دے فیضاعفہ پس حق تعالے دو چند
کرے اور دوگنا کرے اجر اسکا لہ اضعافا کثیرۃ واسطے اس شخص کے مین زیادتیون پر زیادتیان
بہت یہان مبہم چھوڑا ہے حق تعالی نے تاکہ اضعاف کثیرہ کو زیادہ جتنی شمار سے تصور کرے جب یہہ آیت
نازل ہوئی یہود ساتھہ طعن کے کہنے لگے کہ مگر حق تعالی کچھہ چیز نہین رکھتا کہ ہم سے قرض طلب کرتا ہے اور
مسلمانون نے جو وعدہ الہی یقین لانیوالے تھے معاملے مین اسے قرض کے مبادرت شروع کی اول
ابو الدحداح انصاری رضی اللہ عنہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور کہا یا رسول اللہ خدا تعالی یہہ قرض کسواسطے
طلب کرتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چاہتا ہے کہ تمھارے تئین بواسطے اسکے بہشت
مین لیجائے ابو الدحداح نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے دو باغ خرمون کے ہین بہتر ان دونون باغون مین
سے جو ہے سو دئے اگر بقرض خدا دون مین تم ضامن ہیر سے بہشت کے ہوتے ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ مین ضامن ہوتا ہون کہ حق تعالی دو چند اس سے بیچ ریاض بہشت کے تجھے کرامت فرماویگا

عرض کیا اُسنے کہ اے سید عالم صلعم ساتھ اِس شرط کے کہ فرزند میرے اور ماں اُنکی میرے ساتھ بہشت مین ہون آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسے ہی ہوگا پس ہاتھ مبارک آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پکڑ کر اُس باغ کو راہ خدا
تصدق کیا اور اُسوقت دروازے پر بستان خرمہ کے آیا اور کہا اے ام الدحداح اِس باغ سے نکلو کہ مین نے اُسکو صدقہ کیا مین نے
اِس شرط پر کہ دو چند اسکا لونگا جنت مین اور تو اور فرزند تیرے ساتھ میرے ہون ام الدحداح نے کہا خوب
سودا ہے کہ کیا تو نے بارک اللہ لک فیما اشتریت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حق مین اُسکے
کم من عذق رداح ودار فیاح فی الجنۃ لابی الدحداح واللہ یقبض ویبسط اور حق تعالے بند کرتا ہے روزی ساتھ حکم
اور حکمت اپنی کے اوپر بعضون کے اور صلاح اُنکی ہوتی ہے اور کشادہ کرتا ہے رزق کو اوپر بعضون کے ساتھ
تدبیر اور قسمت اپنی کے اور مصلحت اور منفعت اُن کی اُسمین ہوتی ہے پڑھا ہے یبسط کو ساتھ سین کے
حفص نے اور ابو بکر وغیرہ نے ساتھ صاد کے اور رسم کتابت مین ساتھ صاد کے ہے اور معنی دونون کی
ایک ہین یہ آیت تنبیہ ہے اوپر اِسکے کہ صدقہ دینا اور مال مصارف خیر مین خرچ کرنا موجب فقر کا نہین
ہوتا اور جب مال جانیوالا ہوتا ہے امساک اور بخیلی سے نہین رہتا کیا ہے جو آدمی دے کم نہین ہوتا
اور جو جاوے غنیمت رکھہ کہ نہین آویگا مصرعہ راہ الٰہی مین تن و مال صرف نہ کرو نصیحت کا یہی بس ہے
حرف ۞ والیہ ترجعون اور طرف اللہ کے پھر جاؤ گے تم یعنے طرف حسابگاہ الٰہی کے عبور ہوتا ہے اور ظہور
جزا اور سزا وہان ضرور ہوتا ہے پس چاہئے کہ مال کو اُس جگہہ خرچ کرو کہ حسابگاہ مین شرمندہ نہو جہاد مین
اور حج مین اور طلب علم مین اور سوای اُن کے امور خیر مین صرف کرو کہ وہان موجب سرخروئی کا ہو اور قابض
اور باسط کی معنون مین لکھتے ہین کہ لیتا ہے مال اغنیا سے تاکہ جانین کہ لینے والا اللہ ہے اور منت اپنی اوپر فقرا کے
نہ رکھین اور کشادہ کرتا ہے روزی اوپر فقرا کے تاکہ وہ اللہ سے دیکھین کہ باسط وہی ہے اور منت اغنیا کی
نہ کھینچین ایک عارف نے کہا ہے کہ اللہ قابض اور باسط ہے کسیکو ساتھ قبض کے زندان خودی مین گرفتار
کرتا ہے کسی کو ساتھ بسط کے خودی سے نکالکر اپنا محرم اسرار کرتا ہے ف کسی کو قابض کے پرتو نے
کیا ہے پابند دام غفلت ۞ ظہور باسط سے اور کسی کو چھوڑا ہے سب سے بجام الفت ۞ ایک بزرگ نے فرمایا ہے
کہ الٰہی جب اپنے آپ کو دیکھتا ہون مین کہتا ہون کہ مجھہ سے زار تر کون ہے اور جب طرف تیرے نظر
کرتا ہون کہتا ہون کہ مجھہ سے بزرگتر کون ہے شعر آپ کو دیکھہ پست ہوتا ہون ۞ آپ کو دیکھہ مست ہوتا ہون
سالک پر جب تجلی قابض کی وارد ہوتی ہے بند ہو جاتا ہے مقام مین اور خفقان رفع ہو جاتا ہے انبساط
اور فرح ظہور کرتی ہے یہان سمجھہ لیجے کہ قبض کئی قسم ہے کہ سالک کو پیش آتا ہے اول بسبب ارتکاب
مکروہات شرعیہ کے ہوتا ہے یا بجہت ترک سنن نبویہ کے ہوتا ہے یا خلاف امر پیر راہبر کے جو

مسترشد سے صادر ہوا اس سبب سے قبض باطن مین آجاتا ہے اسی طرح کا قبض توبہ اور استغفار سے دفع ہو جاتا ہے
اور طریقہ دفع کا اسکے یون جناب مرشد ہمارے نے تعلیم فرمایا ہے کہ جب قبض باطن مین او سکو غسل
کیجو اور دوگانہ ادا کر کے استغفار اور زاری جناب باری مین کرنا فیض نسبت باطن وارد ہو کر رافع قبض ہو جاویگا
لیکن قبض کہ نسبت تجلی قابض کے وارد ہوتا ہے دفع اسکا بدون تجلی باسط کے ممکن نہین اسکے واسطے
بھی یہی تضرع اور زاری ہے کہ موجب رستگاری ہے ؎ ابھی حظون مین غم دوسرا سے ای رفیق
اگر تکا ادھر التفات واقع ہو ۞ الم تر الی الملا من بنی اسرائیل ۔ کیا نہین دیکھا تو نے ای محمد صلی اللہ
علیہ وسلم یعنے نہین جانا تو نے اور علم تیرا نہین ہوا ساتھ خبر سردارون فرزندان یعقوب کے نام انکا اسرائیل ہے
اور یعقوب اسواسطے کہتے ہین کہ حضرت عیص اور یہہ ملکے پیٹ سے توام پیدا ہوئے تھے حضرت عیص
اول ہوئے تھے پھر حضرت یعقوب ان کو مسمی بہ یعقوب کیا اسواسطے کہ عقب حضرت عیص کے پیدا
ہوئے اور معنی یعقوب کے لغت عبرانی مین پس آئندہ کے ہین اور یہی نام انکا جاری رہا یہانتک
کہ قریب بجوانی پہنچے ایکدن حضرت اسحاق کہ باپ ان کے تھے خلوتخانہ مین تھے ان کو دروازے پر
خلوتخانہ کے بٹھایا تھا تاکہ نامحرم اسوقت خاص مین نہ آوے اور مناجات الٰہی مین تشویش نہ لاوے
ناگاہ دو فرشتے مقرب درگاہ الٰہی بصورت آدمی کے ہو کر واسطے زیارت حضرت اسحاق کے آئے اور چاہا
کہ خلوت خانے مین جاوین انھون نے ان کو منع کیا اور ہاتھ پاؤن پر گرا نگے وہین روکا اس عرصے مین
حضرت اسحاق خلوتخانہ سے باہر آئے دیکھا کہ انھون نے دو فرشتون مقرب کو روکا ہے اور عذر انکا
کیا ہے ان فرشتون نے حضرت یعقوب کو تحسین اور آفرین کہی اور کہا کہ حق خدمت کا یون ہی
بجا لایا جاوے اور حضرت اسحاق سے پوچھا کہ اس بیٹے کا تمھارے کیا نام ہے آپنے فرمایا یعقوب
فرشتون نے کہا کہ ہمارے طرف سے اسکا نام اسرائیل مقرر کرو کہ ہماری زبان مین اسرا مرد برگزیدہ
کو کہتے ہین اور ایل خدا کو یہہ فرزند تمھارا مرد برگزیدۂ خدا ہے کہ اصلا پاس کسی کا نہین کرتا سوا خدا کے جب
سے انکا نام اسرائیل جاری ہوا اسواسطے یہہ نام مشابہ ہے فرشتون کے نام سے جیسے جبرائیل اور
میکائیل اور جا بجا کلام اللہ مین خطاب ساتھ اس نام کے ہے چنانچہ پیچھے بھی کئی جگہ مذکور ہوا ہے اور
یا بنی یعقوب نہین فرمایا ہے اشعار ہے اوپر اسکے کہ تم بیٹے اس مرد خدا کے ہو کہ برگزیدہ الٰہی تھا
اور ادائے حق فرمان پدر اپنے مین پروا کسی کی نہین کرتا تھا اور پاس کسی چیز کا نہین رکھتا تھا تمھین
بھی چاہیے کہ بحکم الولد سر لابیہ وفا کرنے مین ساتھ عہد خدا کے اور بجا لانے مین فرمان کبریا کے پروا
دنیا کے جانے کی اور زوال جاہ اور ریاست سے نڈرو اور اگر ایسا نہین تصور کروگے خلاف طریقہ

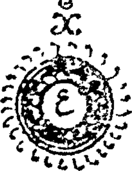
تمہارے کا ہوویگا اور صحت نسب تمہاری مین خلل ٹہرے گا حاکم نے ابن عباس سے روایت کی ہے
کہ انبیا مذکورین اور مشہورین سب بنی اسرائیل سے تھے مگر دس شخص حضرت آدم حضرت نوح حضرت ہود
حضرت صالح حضرت لوط حضرت شعیب حضرت ابراہیم حضرت اسمٰعیل حضرت یعقوب حضرت محمد
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیہم السلام اور یہہ بھی نقل کی ہے کہ کوئی شخص پیغمبرون سے نہین ہے کہ واسطے
اسکے قرآن مین دو نام ذکر کئے ہون مگر حضرت یعقوب اور حضرت عیسیٰ کہ حضرت یعقوب کو اسرائیل بھی
کہا ہے اور حضرت عیسیٰ کو مسیح بھی فرمایا ہے انتہی لیکن یہہ استقرا ناقص ہے اسواسطے کہ حضرت
یونس کے تئین ذوالنون بھی فرمایا ہے مگر یہہ کہئے کہ ذی النون قبیل علامات اور القاب کے سے ہے نام
نہین اور بیان انشعاب اولاد حضرت یعقوب کا یہہ ہے کہ باپ انکے حضرت اسحاق ساتھہ دختر حضرت
لوط کے کتخدا تھے اس قبیلے سے انکے دو بیٹے توام پیدا ہوئے تھے جب وفات حضرت اسحاق کی قریب
پہنچی دونو بیٹون کو اپنے مسجد مین سجادہ نشین کیا اور مال اپنا بھی درمیان دونون کے نصف نصف بانٹ
دیا اور حضرت اسحاق حضرت عیص کو بہت دوست رکھتے تھے اور زوجہ انکی حضرت یعقوب کو دوست
زیادہ رکھتی تھی ایک دن حضرت اسحاق نے آخر عمر اپنی مین فرمایا کہ وقت خاص میرے مین حاضر ہو اور
آواز کر تو کہ مین تیرے واسطے دعا کرون یہہ بات زوجہ نے انکی سن لی حضرت یعقوب کو لباس حضرت
عیص کا پہنا کر بھیجا اور کہہ دیا کہ آواز اپنی کو ساتھ آواز حضرت عیص کے بدل کر کہیو کہ مین حاضر ہون واسطے سمع
دعائے موعود فرماؤ اور حضرت اسحاق کو آخر عمر مین ضعف بصارت کا طاری ہوا تھا جو حضرت یعقوب آیا
یہہ اس شکل اور لباس سے حضور مین حضرت اسحاق کے حاضر ہوئے حضرت اسحاق نے واسطے انکے دعا کی
اور مضمون دعا کا یہہ ہے کہ حق تعالیٰ نبوت کو اولاد تیری مین جاری رکھے بعد دیر کے حضرت عیص آئے
اور طلب دعا کی کی حضرت اسحاق نے فرمایا کہ وقت خاص مین آیا تھا تو دعا کی ہے مین نے حضرت عیص
نے عرض کیا کہ مجھے خبر نہین بعد تحقیق کے معلوم ہوا کہ حضرت یعقوب آئے تھے مشرف ببرکت دعا ہوئے
حضرت اسحاق نے واسطے حضرت عیص کے اور دعا فرمائی کہ حق تعالیٰ بادشاہ ہون کے بیچ نسل تیری
سے کرے جب حضرت اسحاق کی وفات نزدیک پہنچی دونو بیٹون کو وصیت فرمائی لیکن مسجد
اور سجادہ حوالے حضرت یعقوب کے کیا حضرت عیص مکدر ہوئے بعد واقعہ حضرت اسحاق کے تمام مال پر حضرت
عیص متصرف ہوے اور سب آدمیون نے رجوع طرف عیص کے کئی اور حضرت یعقوب فقیر اور بیمار
رہ گئے ماموں نے حضرت یعقوب کے جو حال اس وضع پر دیکھا حضرت یعقوب کو کہا کہ یہان بود و باش
تمہاری مناسب نہین میرے بھائی کے پاس جاؤ اسکی بیٹیان بہت ہین اور مرد مالدار ہے تمہارا بیاہ کر دیگا

ایک اپنی لڑکی سے معاش کی طرف سے فارغ البال ہو جاؤ گے جب حضرت یعقوب اپنے ماموں پاس پہنچے
کہ انکا نام لایان تھا وہ انکے قدوم سے بہت خوش ہوئے اور انکی اکا بھائی کا احوال پوچھا اُنہوں نے سب ماجرا
بیان کیا لایان نے کہا کہ بدسلوکی بھائی کے سے مت ڈر کہ تو فرزند میرا ہے تمام امورات خانگی اپنے ان کے سپرد کئے
اور ساتھ دختر کلان اپنی کے تزویج کیا چار بیٹے اُس لڑکی سے پیدا ہوئے روبیل اور شمعون اور لاوی اور یہودا پھر وہ
لڑکی فوت ہوگئی لایان نے لڑکی دوسری اپنے سے انکی شادی کی دو لڑکے اُس سے ہوئے پھر وہ مر گئی بعد اسکے
لایان نے تیسری لڑکی اپنی ان کے نکاح میں دی دو پسر اور ایک دختر اُس سے وجود میں آئے پھر وہ بھی مر گئی پیچھے اسکے
لایان نے چوتھی بیٹی اپنی سے انہیں تزویج کیا اُس کا نام راحیل تھا حضرت یوسف اور بن یامین اُس سے پیدا ہوئے
اُس وقت میں عمر حضرت یعقوب کی چالیس کو پہنچی تھی اُنپر وحی آئی کہ ہم نے تجھے پیغمبر کیا جا طرف کنعان کے اور وہاں کے
لوگوں کو طرف دین آبا اپنے کے دعوت کر حضرت یعقوب نے یہہ ماجرا لایان سے اظہار کیا لایان سجدہ شکر کا بجا لایا اور کہا کہ
ہر چند فراق تیرا اور فراق دختر کا مجھ پر بکمال شاق ہے لیکن رضامندی تیری ہے اب جو چاہئے مال میرے میں سے لے
حضرت یعقوب نے فرمایا کہ مجھے کچھ مال کی احتیاج نہیں لیکن بیٹے اور اولاد میری کو میرے ساتھ رخصت کرو لایان نے
اپنی بیٹی کو معہ فرزندان رخصت فرمایا اور پانچ سو راس گوسفند اور پانچ سو راس گاو اور پانچ سو راس شتر اور پانچ سو
راس اسپ اور پانچ سو راس استر اور غلام بہت سے انکی خدمت کو اور نگاہبانی جانوروں کے کو اور نقد اور پوشاک بہت سا
انکو دیا جب یہہ متوجہ کنعان کے ہوئے حضرت عیص کو خبر پہنچی اوّل جوش و خروش بہت کیا اور مقابلے اور مقاتلے
کو اُٹھے آخر بحسن سلوک پیش آئے اور ساتھ حضرت یعقوب کے ملاقات شائستہ کی اور ساتھ ادب تمام کے
ان سے التماس دعا کی کہ حق تعالیٰ نے ساتھ نبوت کے تمہیں بزرگی کرامت فرمائی ہے مجھ پر واسطے میرے دعا کرو کہ نسل
میری سے بھی پیغمبر پیدا ہو حضرت یعقوب نے فرمایا کہ پشت تمہاری سے ایوب پیغمبر پیدا ہوگا اور ذوالقرنین بادشاہ
نیک بخت مالک مشرق اور مغرب ہوگا پھر حضرت عیص اور حضرت یعقوب آپس میں رخصت ہوئے حضرت
یعقوب نے قصد شہر کنعان کا کیا کنعان میں راحیل سے حضرت یوسف علیہ السلام اور بن یامین پیدا ہوئے اور حضرت
یوسف دو سالہ تھے کہ راحیل نے قضا کی لایان نے یہہ خبر فوت کی سنکر پانچویں بیٹی اپنی کہ سب بیٹیوں میں چھوٹی تھی
بہت سا مال دیکر انکی خدمت میں بھیجی حضرت یوسف کو اُسی نے پرورش کیا تمام فرزند حضرت یعقوب کے بارہ تھے ہر بیٹے سے
سبط اعظم پیدا ہوئے تھے جنہیں بنی اسرائیل تمام بارہ سبط ہیں انہیں کی شکایت حکایت چلی آتی ہے اور یہاں حق
تعالیٰ فرماتا ہے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو یہہ حکایت ان کی حکایات سے کہ مشتمل شکایت ہے انکی شکایا سے

کہ کیا نہیں معلوم تجھے قصہ سرداران بنی اسرائیل کا مِنْ بَعْدِ مُوسٰی بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام سے اِذْ قَالُوْا لِنَبِيٍّ
لَّهُمُ ابْعَثْ لَنَا جب کہا اُن سرداروں نے واسطے نبی اپنے کے کہ انکا تھا حسینی نے لکھا ہے کہ بقول صحیح وہ

یعنی اشمویل تھے کہ بعد یسع علیہ السلام کے بنی اسرائیل پر مبعوث ہوئے تھے بعضے کہتے ہیں کہ وہ نبی یوشع تھے
بعضے کہتے ہیں شمعون تھے ہر تقدیر کہا پیغمبر اپنے کو کہ بحکم الٰہی اٹھا واسطے ہمارے اور معین فرما درمیان ہمارے مَلِكًا
نُقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بادشاہ کہ اعانت اسکی سے لڑیں ہم ساتھ جالوت اور قوم اسکی کے کہ عمالقہ سے تھے بقیہ قوم
عاد ہمیشہ سے بت پرستی شعار انکا تھا اور تمرک کاروبار اور بنی اسرائیل ان کے ہاتھ سے بہت عاجز آئے تھے اور انکا
بادشاہ اور کارفرما نہ رہا تھا اسواسطے پیغمبر اپنے سے استدعا کی تا کہ ہمراہ ہو کر اسکے ان سے جہاد کریں قَالَ هَلْ عَسَيْتُمْ
کہا اس پیغمبر نے آیا نزدیک ہو تم اِنْ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ اَلَّا تُقَاتِلُوْا کہ اگر فرض کیا جاوے اوپر تمہارے کرنا ساتھ دشمنان
دین کے یہہ کہ نہ مقاتلہ کرو قَالُوْا وَمَا لَنَآ اَلَّا نُقَاتِلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ کہا انھوں نے اور کیا ہے ہمکو وجہ یہہ کہ لڑیں نہ
ہم بیچ راہ خدا کے وَقَدْ اُخْرِجْنَا مِنْ دِيَارِنَا وَاَبْنَآئِنَا اور تحقیق نکالے گئے ہیں ہم گھروں اپنے سے اور فرزندوں اپنے سے
یعنے انکے مساکن سے دور کیا ہے ہمیں اور ابنا سے مہجور کیا ہے لکھا ہے کہ اپنے لوگ انکے سے چار سو چالیس آدمی قید کر کے جالوت
لے گیا تھا اور کتنے گروہوں کو ان کے گھروں سے نکال دیا تھا اسواسطے یہہ حرص مبالغہ کرتے تھے فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ
الْقِتَالُ پس جب فرض کیا گیا اوپر ان کے جنگ دشمنوں سے تَوَلَّوْا اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ ط پھر گئے مگر تھوڑے انمیں سے
قائم اوپر قتال کے رہے وہ تین سو تیرہ آدمی تھے وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ اور اللہ تعالیٰ دانا ہے ساتھ ستمگاروں کے کہ جہاد
سے تخلف کیا اور جب پیغمبر نے ان کے اوپر انکی حجت پکڑی انھوں نے بر سبیل تاکید جواب دیا پھر نبی نے حق تعالیٰ سے
استدعا کی کہ بادشاہ اس قوم کے واسطے معین ہو حق تعالیٰ نے عصا اور شیشہ تیل سے بھرا بھیجا اور فرمایا کہ جو کوئی
پیغمبر کے گھر آوے اور یہہ روغن اسکے آنے سے جوش مارے اور عصا اسکے قد سے برابر ہو وہ اس قوم کا بادشاہ
ہے اس پیغمبر نے یہہ خبر قوم کو پہنچائی ہر ایک سرداروں بنی اسرائیل سے ان کے گھر آتا تھا کسی کے واسطے نہ روغن
جوش کھاتا تھا نہ کسی کے قد کے عصا برابر آتا تھا ایک روز ایک دہقان یا دباغ کہ شاؤل نام تھا بواسطہ طول قامت اسکو طالوت
کہتے تھے جب وہ آیا اسوقت روغن نے بھی جوش کھایا اور عصا بھی اسکے قدم کے برابر آیا بحر مواج میں لکھا ہے کہ طالوت
خر بند تھا گدھا اسکا گم گیا تھا ڈھونڈھنے کو نکلا تھا جب پیغمبر کے دروازے پر آیا تو واسطے دعا مانگنے کے کہ گدھا
مل جاوے پیغمبر پاس حاضر ہوا تھا اس پیغمبر نے اسکا طول قد دیکھ کر عصا کو ناپا تو برابر نکلا اور تیل کو دیکھا تو جوش مار رہا تھا
وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ اور کہا واسطے ان کے نبی ان کے نے اِنَّ اللّٰهَ قَدْ بَعَثَ لَكُمْ طَالُوْتَ مَلِكًا تحقیق اللہ نے
تحقیق اٹھایا ہے واسطے تمہارے طالوت کو بادشاہ اور فرمان فرما قَالُوْٓا اَنّٰى يَكُوْنُ لَهُ الْمُلْكُ عَلَيْنَا کہا اسرائیلیوں نے
از روئی استبعاد کیونکر ہوگا اسکو یعنے طالوت کو بادشاہی اوپر ہمارے وَنَحْنُ اَحَقُّ بِالْمُلْكِ مِنْهُ اور حال آنکہ ہم سزاوار
تر ہیں ساتھ بادشاہی کے کہ سبط یہودا کے سے ہیں اور وہ سبط بن یامین کے سے ہے کہ ان میں نہ نبوت تھی نہ
مملکت اکثر دفعہ ہی لکھا ہے بحر مواج میں کہ یہودا کی اولاد میں بادشاہت چلی آتی تھی اور لاوی کی اولاد میں نبوت

اور بن یامین کی اولاد میں دونو چیزیں نہ تھیں وَلَمْ يُؤْتَ سَعَةً مِّنَ الْمَالِ اور نہیں دیا گیا فراخی مال و نہ اس سے
یعنے اگر نسبت نسب کے سے عاری تھا تو مال ہی رکھتا ہوتا کہ خزانوں سے تیاری لشکر کی اور بہت اسباب جنگ کا کرتا
قَالَ کہا پیغمبر نے جواب کے میں اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰهُ عَلَيْكُمْ تحقیق اللہ نے پسند کیا اس کو اوپر تمہارے وَزَادَهٗ
بَسْطَةً فِي الْعِلْمِ وَالْجِسْمِ اور افزوں کیا اور زیادہ دیا اس کو پھیلاؤ اور کشادگی علم حرب میں اور بدن میں کہتے ہیں
کہ دانا با امور سپاہ اور تدبیر ممالک تھا اور مرد صاحب جمال اور سر گردن اہل زمانہ سے بلند تر رکھتا تھا وَاللّٰهُ يُؤْتِي
مُلْكَهٗ مَنْ يَّشَآءُ اور اللہ مالک الملک ہے علی الاطلاق دیتا ہے ملک اپنا جسے چاہتا ہے اور جانتا ہے اسکو
کہ صلاحیت ملک داری کی رکھتا ہے ۔ ملک وہ ملک شان اللہ ہے نہ کار مخلوق سے خوب آگاہ ہے
وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ اور اللہ کشائش عطا کرے زمام اقتدار قبضہ اختیار اسکے میں ہے دانا ہے مستحق کو خوب جانتا ہے
پھر بنی اسرائیل نے موافق عادت اپنی کے حجت کی اور پیغمبر اپنے سے کہا کہ ہمیں پادشاہی پر طالوت کے کیا اور
بھی دلیل اور علامت چاہئے تاکہ دل ہمارے فرمانبرداری پر اسکے راغب ہوں پیغمبر نے اللہ سے درخواست کی حق تعالیٰ
نے علامت بادشاہی پر اسکے اعلام فرمایا وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ اور کہا ان کو پیغمبر ان کے نے اِنَّ اٰيَةَ مُلْكِهٖٓ اَنْ
يَّاْتِيَكُمُ التَّابُوْتُ تحقیق نشانی بادشاہی طالوت کی یہ ہے کہ آوے اوپر تمہارے صندوق لکھا ہے کہ تصاویر
انبیا اسمیں کھنچی تھیں اور طول صندوق کا تین گز اور عرض دو گز کا تھا بعضوں نے کہا ہے کہ چالیس گز کا طول تھا چوب
شمشاد سے بنا تھا فِيْهِ سَكِيْنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ بیچ اسکے تسکین ہے پروردگار تمہارے سے بعضے کہتے ہیں
سکینہ ایک جانور تھا مقدار گربہ کے دونو آنکھیں اسکی مانند مشعل کے چمکتی تھیں کسیکو دیکھنے کی اسکے قوت نہ تھی امیر
المؤمنین علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ منہ اسکا مشابہ انسان کے تھا اور دو بازو رکھتا تھا جنگ میں مانو
نکل کر مانند ہوا کے تند سکے روئے اعدا پر جست کر کے صف لشکر کو برہم درہم کر دیتا تھا اسی واسطے بنی اسرائیل اس
صندوق کو اپنے لشکر کے آگے رکھتے تھے وَبَقِيَّةٌ مِّمَّا تَرَكَ اٰلُ مُوْسٰى وَاٰلُ هٰرُوْنَ دوسری اس صندوق میں
بقیہ ہے اس چیز سے کہ چھوڑ گئے ہیں آل موسی اور آل ہرون اور آل لغت میں نفس شخص کو کہتے ہیں چنانچہ اور
مقام پر حق تعالیٰ نے فرمایا ہے اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰٓى اٰدَمَ وَنُوْحًا وَّاٰلَ اِبْرٰهِيْمَ اور حدیث میں وارد ہے من مزامیر آل
داؤد کہ مراد ذات داؤد ہے علیہ السلام اب سمجھ لیجے کہ بقیہ موسی اور ہارون کا اسمیں کیا تھا لکھا ہے مفسرین نے
کہ نعلین موسی علیہ السلام کی تھیں اور عمامہ ہارون علیہ السلام کا اور خاتم سلیمان علیہ السلام اور کچھ ترنجبین کا تھا کہ جنگل
میں انپر اترا تھا اور ریزہ الواح تھے اور اس صندوق کو عمالقہ ان سے چھین کر اپنی ولایت کو لیگیا تھا لیکن جہاں
رکھتا تھا اس موضع پر آفت آتی تھی آخر مزبلے میں دفن کر دیا تھا حق تعالیٰ نے فرشتوں کو حکم فرمایا کہ وہ صندوق
نکال کر اس پیغمبر کے حوالہ کرو چنانچہ فرمایا ہے تَحْمِلُهُ الْمَلٰٓئِكَةُ اٹھا لاوینگے اس صندوق کو فرشتے اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ



لَآيَةً لَّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ تحقیق بیچ پہنچنے صندوق کے ساتھ تمھارے البتہ حجت ہے واسطے تمھارے اور
صدق قول پیغمبر کے بیچ بادشاہی طالوت کے اگر ہو تم ایمان والے پس بنی اسرائیل بعد پہنچنے تابوت کے بحکم طالوت کے ہوئے اور تیاری
مقابلے جالوت کی کی ستر ہزار آدمی ہمراہ طالوت کے لکھا ہے کہ ہوا نہایت گرم تھی فَلَمَّا فَصَلَ طَالُوْتُ بِالْجُنُوْدِ پس ہنگام
میں جدا ہوا طالوت لشکر ان پیغمبر شہر ایلیا سے ساتھ لشکروں اپنے کے واسطے لڑائی جالوت کے قَالَ کہا طالوت نے باعلام پیغمبر کے
یا بالہام ربانی کہ اے قوم إِنَّ اللّٰهَ مُبْتَلِيْكُمْ بِنَهَرٍ تحقیق اللہ آزمانیوالا ہے تم کو بیچ اس ہوا گرم کے ساتھ
ایک نہر پانی کے درمیان اردن اور فلسطین کے ظاہر ہوگی تا کہ مطیع اور عاصی آپس میں جدا ہو جاویں فَمَنْ شَرِبَ مِنْهُ
فَلَيْسَ مِنِّيْ پس جو کوئی پیئے گا اس نہر سے پانی پس نہیں ہے مجھ سے اور مذہب میرے سے وَمَنْ لَّمْ يَطْعَمْهُ فَإِنَّهٗ مِنِّيْ
اور جو کوئی نہ چکھے اور نہ پیئے پانی اس نہر سے پس تحقیق وہ مجھ سے ہے یعنے پیرو میرا ہے اور ہمراہ میرے ہے یہاں طعام معنی شراب
ہے اور لغت میں یا معنی آیا ہے چنانچہ اور جگہ بھی کلام اللہ وارد ہے فیما طعموا إِلَّا مَنِ اغْتَرَفَ مگر جو کوئی اٹھا
لیوے غُرْفَةً بِيَدِهٖ چلو پانی ساتھ ہاتھ اپنے کے لکھا ہے کہ حق تعالی نے ساتھ قدرت کاملہ اپنی کے نہر پانی کی
راہ میں ظاہر کی جب لشکر اس ہوائے گرم میں پیاسا ہو کر وہاں پہنچا فَشَرِبُوْا مِنْهُ پس پی گئے اس نہر میں سے پانی زیادہ چلو سے
إِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ مگر تھوڑے لوگ ان میں سے کہ تین سو تیرہ آدمی تھے جنھوں نے ایک ہی چلو پر اکتفا کی اور متابعت
کی حکم بادشاہ کی حق تعالی نے تشنگی انکی دفع کری اور سیراب ہو گئے اور جنہوں نے زیادہ چلو سے پیا انکے حلق خشک ہو گئے اور پیاس
نے ایسا غلبہ کیا کہ ہر چند پانی پیتے تھے پیاس نہیں بجھتی تھی پانی پیتے پیتے پیٹ پھول گئے کنارے نہر کے رہ گئے طاقت آگے
بڑھنے کی واسطے مقابلے کے نہ رہی ؎ شعر ؎ کہنے سے آقا کے کری جو عدول ؎ اسکا یہی حال ہے اے ذی عقول ؎ بعضے
عارفوں نے اس آیت شریفہ میں نکتہ بیان فرمایا ہے وہ یہہ ہے کہ قوم طالوت سے اشارہ طرف سالکان راہ الہی کے ہے
اور جالوت نفس ہے اور لشکر اسکا خصائل رزائل اسکے ہیں کہ ہوا اور ہوس اور طمع دنیا اور بخل اور حسد اور تکبر اور کینہ
اور غرور ہے اور نہر جو آب مال اور متاع دنیوی ہے پس جب سالک متوجہ بقتال نفس ہوتا ہے نہر کہ عبارت مال
و متاع دنیا سے ہے راہ میں پیش آتی ہے جس نے قدر ضرورت سے زیادہ میل کیا طرف دنیا کے استسقائے حرص میں
گرفتار ہوا ہر چند زیادہ جمع کرتا ہے تشنگی انکی جمع کرنے میں زیادہ بڑھتی ہے اطمینان خاطر نہیں ہوتا اسواسطے کہ ؎ شعر ؎ پیٹ
اہل حرص کا نہ بھرا کبھی نہر لگا دیکھ ؎ دریا میں ہو کے کاسہ تہی ہے حباب کا ؎ اور ایسا شخص بدولت ہوس و متاع دنیا کے
رہ گیا دولت نہر سے محروم ہوا اور جس نے قدر ضرورت تھوڑی اس دنیا سے لیا اور خورش اور پوشش مالا بدی پر خورسند ہوا
حق تعالی نے اسے مستغنی کیا اور مشرف بنظر ہو کر مستجاب ہوا سمجھ لیجئے کہ مال طامع کا وہ تھا اور حال قانع کا یہہ ہے چنانچہ مولانا روم نے
فرمایا ہے ؎ کاسۂ چشم حریصاں پر نشد ؎ تا صدف قانع نشد پر در نشد ؎ فَلَمَّا جَاوَزَهٗ هُوَ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
مَعَهٗ پس جب پار اترا اس نہر سے طالوت اور وہ لوگ کہ ایمان لائے تھے اور اسکے قول تصدیق کئے تھے ساتھ

اسکے

اُسکے قَالُوْا لَا طَاقَةَ لَنَا الْیَوْمَ کہنے لگے وہ لوگ جنہون نے خلاف حکم کیا تھا نہین ہے طاقت ہمین آج کے دن ہمہ
جملہ لا طاقة لنا الیوم مقولہ قالوا کا ہے اور یہہ قول بعض کا ہے قول بعض کو نسبت طرف کل کے کیا ہے بِجَالُوْتَ
وَجُنُوْدِہٖ ساتھہ جالوت کے اور لشکرون اسکے کے لکھا ہے کہ لشکر اسکا چھیاسٹھ ہزار کا ڈلہ باندھے ہوئے تیر اور چار ہزار بار
اترے جب انہون نے لشکر جالوت پر نگاہ کی تین ہزار چھہ سو ستر آدمی بیدل ہو کر ڈرنے کہنے لگے کہ ہم طاقت
حرب جالوت کی نہین رکھتے قَالَ الَّذِیْنَ یَظُنُّوْنَ اَنَّہُمْ مُّلٰقُوا اللّٰہِ کہا ان لوگون نے کہ یقین جانتے تھے
ہمہ کہ وہ ملاقات کرنیوالے ہین ساتھہ اللہ کے یعنے دیکھنے والے ہین جزاء الٰہی کے اور یہہ باقی تین سو تیرہ دلاوران میدان جنگ
تھے کہ لقاء الٰہی کی امنگ رکھتے تھے کَمْ مِّنْ فِئَةٍ قَلِیْلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً کَثِیْرَةً بِاِذْنِ اللّٰہِ بہت ہوا ہے کہ جماعت تھوڑی
مومنان صابر کی غالب آئی ہے گروہ بہت کفار کے پر ساتھہ نصرت اور مددگاری اور حکم پاک کے وَاللّٰہُ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ اور
اللہ ساتھہ صبر کرنیوالون کے ہے تائید دیتے ہین اور قوت بخشتے ہین جب خائفون نے لڑنے سے کنارہ کیا اور مخالفون نے اور کنارے
نہر کے اتار کیا طالوت نے گروہ اندک سے مقابلہ مین لشکر جالوت کے صف کھینچی بعضے مفسرین نے لکھا ہے کہ لشکر جالوت مین
اٹھہ لاکھہ آدمی سپاہی چست چالاک تیغ تیر خنجر سے درست تھا اور جالوت خود بعقیدہ عظیم الجثہ اور شدید القوت
تھا حسینی والے نے نقل کی ہے کہ اسلحہ جالوت ہزار رطل لوہا تھا اسکے خود اسکے سر کا تین سو رطل کا تھا وَلَمَّا
بَرَزُوْا اور اسوقت کہ مومنین ظاہر ہوئے اور صف سیدھی کھینچی واسطے قتال کے لِجَالُوْتَ وَجُنُوْدِہٖ قَالُوْا واسطے
جالوت کے اور لشکرون اسکے کہا مومنین نے رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَیْنَا صَبْرًا اے پروردگار ہمارے ڈال دے اوپر ہمارے صبر
وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا اور ثابت اور لگا رکھہ ساتھہ پایداری کے پاؤن ہمارے کو میدان حرب مین وَانْصُرْنَا اور یاری دے ہمارے
تئین عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ اوپر قوم کافرون کے سمجھنا چاہئے کہ صبر کے تئین ساتھہ دل کے واسطے ازالہ ضعف اور تحمل کے
اوپر اذیتون کے ہوتے ہین اور واسطے دور ہونے اضطرار اور خفقان کے اور حاصل ہونے آرام اور اطمینان کے استعمال کرتے
ہین تشبیہ دی اور پھر اثبات اقدام کی جو کہ مدار جنگ مین ہے پس حق تعالی نے دعا انکی قبول فرمائی اور صبر اور
اثبات قدم اور نصرت بخشی فَہَزَمُوْہُمْ بِاِذْنِ اللّٰہِ پس شکست دی مومنون نے کافرون کو ساتھہ حکم اللہ کے
اور توفیق اسکی کے وَقَتَلَ دَاوٗدُ جَالُوْتَ اور مار ڈالا داؤد علیہ السلام نے جالوت کو ساتھہ سنگ فلاخن کے لکھا ہے
کہ ایک پتھر فلاخن کا انہون نے اوپر خود اسکے کے مارا سر اسکا ٹوٹ گیا مغز نکل آیا لشکر اسکا شکست کھا گیا اور طالوت نے
شرط کی تھی کہ جو کوئی جالوت کو مار لیگا اپنی بیٹی اسکے نکاح مین دونگا اور بادشاہی مین شریک کرونگا چنانچہ ایسا ہی کیا
کہ دختر اپنی حضرت داؤد علیہ السلام کو دی اور آدھی مملکت انکے حوالے کی بعد اسکے تمام مملکت حضرت داؤد علیہ السلام
کو پہنچی بحر مواج مین لکھا ہے کہ داؤد علیہ السلام لشکر طالوت کے ساتھہ جاتے تھے راہ مین کوہ مین جو پہنچے ایک پتھر سے آواز سنا کہ مجھے
لے مین تیرے کام کا ہون دشمن کو تیرے زخم پہنچاونگا حضرت داؤد نے اسکو اٹھا لیا پھر دوسرے پتھر نے بھی آواز کیا اسے بھی لیا

پھر تیسرے پتھر نے بھی یہی ندا کی اُسے بھی اُٹھا لیا جب مقابلہ لشکروں کا ہوا حضرت داؤد نے اگر طالوت کے تئیں کہا
کہ اگر حکم دو تو میں مقابل جالوت کے ہوں گا طالوت نے کہا کہ طاقت تجھ میں اسقدر نہیں ہے میں اُسے ماروں گا انہوں نے کہا کہ اگر میں
ماروں تو مجھے کیا دو گے طالوت نے کہا کہ اپنی لڑکی تجھ کو دوں گا اور آدھے ملک میں شریک کروں گا حضرت
داؤد تینوں پتھر فلاخن میں رکھ کر مقابل جالوت کے ہوئے جالوت نے کہا کہ پتھر کتوں پر مارتے ہیں مجھ غصہ سے جنگ کے تئیں پتھر سے کیونکر
کرے گا حضرت داؤد نے فرمایا کہ تو بھی کتا ہے کتے کو پتھر ہی سے مارا جاتا ہے آخرش سنگ فلاخن پیشانی پر مار کر
گرا دیا لشکر اُس کا ہزیمت کھا گیا کہ وہ عمالیق میں یا لیسب آہن نعال اسپان اور آہن اسلحہ مردان کو وہ عمالیق نے کھینچ
یا بند کر دیا ان تین سو تیرہ مومنین نے ساتھ استغنی کے سب کو مارا اور غنائم لشکر مظفر اور منصور پھرے وَاٰتٰىهُ
اللّٰهُ الْمُلْكَ وَالْحِكْمَةَ اور عطا کی حق تعالیٰ نے داؤد علیہ السلام کو بعد قتل جالوت کے بادشاہی اور نبوت حضرت ابن
عباس سے مروی ہے کہ جہاں قرآن میں حکمت وارد ہے مقصود علم حلال و حرام ہے بعضوں نے کہا ہے کہ حکمت جاننا
ہے چیزوں کا جیسا چاہئے اور کام کرنے سے انجام سمجھ کر بعضے کہتے ہیں حکمت علم ہے کہ منفعت اُس کی مخصوص ساتھ
بعض اشخاص کے نہیں اور فائدہ اُس کا ساتھ بعض اوقات کے مقرر نہیں ہے بعضے کہتے ہیں حکمت کلام ہے موافق حق کے
اور مصنوع میں الزبور اور بعضے کہتے ہیں حکمت صنعت نرم کرنے آہن کی ہے کہ حلقے زرہ کے بآسانی درست ہوں
وَعَلَّمَهٗ مِمَّا يَشَآءُ اور سکھایا اُس کو جو کچھ چاہا یعنی صنعت زرہ کی جو علم کہ درکار ہوتا ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ زرہ بنانا بعضے کہتے
ہیں زبان مرغوں کی اور بعضے کہتے ہیں علم تالیف نغمات وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ اگر نہ ہوتا رکھنا اللہ تعالیٰ لوگوں کو
بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ بعضوں کو بعضوں سے یعنی اگر دفع نہ کرتا خدائے شر کو بسبب مومنان جہاد کنندہ کے لَفَسَدَتِ
الْاَرْضُ ہر آئینہ تباہ ہو جاتی زمین بسبب ظلمت کفر کے وَلٰكِنَّ اللّٰهَ ذُوْ فَضْلٍ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ اور لیکن اللہ تعالیٰ صاحب
فضل اور رحمت کا ہے اوپر عالمیان کے تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ یہ قصہ کہ جس میں معجزات و نصیحت
ہیں نشانیاں ہیں قدرت الٰہی کی کہ پڑھتے ہیں ہم اوپر تیرے یعنی جبریل اوپر تیرے پڑھتا ہے ساتھ فرمان ہمارے تلک اشارہ
ہے طرف آیات قرآنی کے کہ بیچ شانی الٰہی کے اور قصص اور امثال اور شرائع اور احکام کے کہ بیچ اُس کے مذکور ہیں یا
اشارہ ہے طرف آیات معجزات انبیا کے چنانچہ معجزات داؤد کے اور اُس پیغمبر کے کہ جس نے خبر دی تھی کہ ان آیات
ملکہ کذا اور اُس پیغمبر کے کہ ساتھ دعا اُس کے الوف اصوات زندہ ہوئے تھے اور بعد جدا ہونے استخوان کے حیات باقی
تھی اور مانند معجزات عیسیٰ اور موسیٰ اور ابراہیم اور آدم علیہم السلام کے کہ پہلے مذکور ہوئے ہیں بِالْحَقِّ ساتھ راستی کے
بروجہ کہ مطابق واقع ہے اور اہل کتاب مسلم رکھتے ہیں وَاِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ اور تحقیق تو ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
البتہ پیغمبروں سے ہے لمن المرسلین کی معنی یا لمن اصحاب الکتب ہیں یا من المرسلین المذکورین فی ہذہ السورۃ من آدم
الی داؤد ہیں یا من الانبیاء والمرسلین المذکورین فی القرآن ہیں یا انک لمن جنس المرسلین ہیں اور یہ جملہ مذیل ہے ماکیت

واسطے رد انکار منکران رسالت کے واقع ہوا ہے تِلْكَ الرُّسُلُ یہہ پیغمبران مذکورہ او روجوہ مسطورہ کے فَضَّلْنَا
بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ زیادتی دی ہم نے بعض انکے کو بخصائص اور فضائل و بر بعض کے تلک مرفوع المحل ہے اور
ابتدا کے الرسل صفت ہے فضلنا بعضهم علی بعض خبر ہے مِنْهُمْ مَنْ كَلَّمَ اللّٰهُ بعضے انمین سے وہ ہین کہ باتین کین
ان سے اللہ نے بیواسطہ چنانچہ حضرت آدم علیہ السلام کو کہا یا آدم اسکن انت وزوجک الجنة اور حضرت موسیٰ علیہ السلام
کو فرمایا انی انا ربک اور پیغمبر ہمارے کو علیہ افضل الصلوٰة واکمل التحیات ارشاد کیا جو کچھ چاہا چنانچہ مشعر ہے اور یہ
آیت فاوحی الی عبده ما اوحی وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ اور بلند کیا بعضے انکے کو مرتبوں مین تفاوت انمین اسواسطے ہے
کہ بعضے انکے مبعوث ہیں ایک فرقہ آدمیان پر اور بعضے عالم مردان اور بعضے تمام زمرۂ انسان اور بعضے مجموع انس وجان جیسے
پیغمبر ہمارے علیہ صلوات اللہ الملک المنان اور دوسری یہہ ہے کہ بعضوں کو خواہش پیغمبری دی بعضوں کو سیدا ہین
نبوت عطا کی اور نزدیک بعضے مفسرین کے مراد رفع بعضهم سے ادریس علیہ السلام ہین کہ حق تعالیٰ نے انکو رتبہ عالیہ
کرامت فرمایا چنانچہ ارشاد کیا ورفعناه مکانا علیا اور تحقیق اس مقام کی یہہ ہے کہ یہہ اشارہ طرف پیغمبر ہمارے کے ہے چنانچہ
صاحب کشاف نے لکھا ہے کہ ظاہر یہہ ہے کہ وہ پیغمبر ہمارے ہین کہ اوپر تمام انبیا کے برفع درجات اعلیٰ سے ہین فضیلت دی
ہے انکو حق تعالیٰ نے اوپر تمام پیغمبروں کے ساتھہ خصائص بے پایان کے اور فضائل بیکران کے چنانچہ آیات واحادیث سے
ظاہر و باہر ہے ؎ محمد ہستند کونین صاحب تاج لولاکا ٭ کہ چہلے قدیہ ہے کساحت وزیبا خلعت اسری کا ٭ نہ سینہ
وہم نہ پہنچے پایۂ اسرار کو اسکے ٭ نہ ہو رودہ جہان تاج ہے جس شہ کے سر اپا کا ٭ مقام عالی اسکا آئے کیونکر فہم مین جسکے نشان
ہے مقصد قاب قوسین ایک ادنی کا ٭ قد اسکا کس روش ہو سایہ افگن باغ امکا ہین ٭ کہ نور انبیا ہے ظل طل جس
سرور عنا کا ٭ خطاب خلع نعلین آیا موسیٰ کو جہان ارفت ٭ پہرے پہنے ہوئے وہان کفش بندہ میر مولا کا ٭
اور خصائص اور فضائل آپ کے بہت ہین کہ کتب مطولات مین مذکور ہین از انجملہ چند خاصہ آپ ہی ہین ہین اور کسی نہ
انبیا مین ہین نہ ملائکہ مین اور کتنی فضیلتین کہ پیغمبران اولو العزم پر ثابت مین تحریر ہوئے ہین خاصہ پہلا روح انکی
خلقت مین سب سے سابق ہے اور بدن مبارک لاحق متاخر بظہور کہ نحن الآخرون السابقون خاصہ دوسرا حق تعالیٰ نے
روز میثاق مین عہد تمام انبیاؤن علیہم السلام سے لیا کہ اگر زمانہ آپ کا پاوین آپ پر ایمان لاوین اور نصرت دین مصطفوی کی
کرین چنانچہ فرمایا ہے حق تعالیٰ نے واذ اخذ اللہ میثاق النبیین لما آتیتکم من کتاب وحکمة ثم جاءکم رسول مصدق لما معکم
لتؤمنن به ولتنصرنه اگر فرضا انبیاؤن سے کوئی ایک بھی زمانہ آپکا پاتا واجب تھا کہ متابعت آپ کی کرتا چنانچہ فرمایا ہے
آپ نے لو کان موسیٰ حیا لما وسعه الا اتباعی خاصہ تیسرا حق تعالیٰ نے ہر پیغمبر کو قرآن شریف مین ساتھہ نام کے یاد فرمایا ہے
اور آپ کو ساتھہ وصف کے چنانچہ یا آدم اسکن انت اور یا نوح اہبط بسلام منا اور یا ابراہیم اعرض عن ہذا اور یا موسیٰ انی
اصطفیتک اور یا داؤد انا جعلناک اور یا زکریا انا نبشرک اور یا یحییٰ خذ الکتاب اور یا عیسیٰ ابن مریم اذکر نعمتی

نوبت خطاب کی آپ پر آئی فرمایا یا ایہا النبی اور یا ایہا الرسول اور اگر نام مبارک آپکا بھی فرمایا تو بطریق تلاوت مع مقرون
بصفت رسالت اور ذکر نبوت جیسے کہ وما محمد الا رسول اور محمد الرسول اللہ اور وآمنوا بما نزل علی محمد اور ماکان محمد ابا احد
من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین نقل ہے کہ قیامت کو سب امتوں کو ان کے انبیاؤں کے نام پر بلاوینگے
کہ یا امت نوح یا امت ابراہیم یا امت موسی اور آپکی امت کو محمد کہا جاوے گا بلکہ خطاب آپکا یا اولیائی خاصہ چوتھا
امم سابقہ اپنے پیغمبروں کو نام لیکر پکارتے تھے اور اس امت کو جائز نہیں کہ نام لیکر آپ کو بلاوین لا تجعلوا دعاء
الرسول بینکم کدعاء بعضکم بعضا خاصہ پانچواں مخصوص فرمایا حق تعالی نے آپ کو بجوامع الکلم کہ اونکو جوامع الکلم کہتے
کلام قلیل اللفظ کثیر المعنی خاصہ چھٹا اموال غنائم کو اوپر آپکے حلال کیا اور امم سابقہ پر حرام تھا اگلے پیغمبروں کے مالوں
یوں حکم تھا کہ جو مال غنیمت لاتے تھے روبرو اپنے پیغمبر کے رکھتے تھے آتش آسمان سے آکر جلا دیتی تھی لہذا آپ نے فرمایا
احلت لی الغنائم خاصہ ساتواں تمامی بساط زمین کو مسجد اور معبد واسطے آپکے کیا اور خاک کو پاک کرنے میں حکم پانی کا
دیا بخلاف پہلے امتوں کے کہ اس دولت سے محروم ہیں مسجد اور معبد ان کے معین تھے قدمگاہ انبیا ان کی اور تیمم کی ہرگز
رخصت نتھی چنانچہ فرمایا ہے آپ نے جعلت لی الارض مسجدا وترابہا طہورا خاصہ آٹھواں مبعوث کیا آپکو حق تعالی نے
اوپر کافہ خلائق کے جن وانس سے اور پہلے انبیا سب بطائفہ مخصوص مبعوث ہوتے تھے بعضے روایتوں میں ہے کہ حضرت
نوح علیہ السلام بھی اوپر کافہ برایا کے مبعوث تھے بقدر بہرہ ملاکت تمام روی زمین لیکن بر تقدیر تسلیم اوپر انس ہی کے
تھے نہ جن کے اور آپ سب پر چنانچہ فرمایا ہے بعثت الی الخلق کافۃ خاصہ نواں انبیاؤں کو ساتھ وجود مبارک
آپکے ختم فرمایا کہ بعد آپکے کوئی پیغمبر نہ پیدا ہوگا چنانچہ فرمایا ہے آپ نے ختم بی النبیون اور حضرت عیسی علی نبینا
علیہ السلام کا اترنا آخر زمانہ میں واسطے اظہار شریعت غیر نہیں ہوسکتا بلکہ اسی شریعت کو اجرا کرینگے اور مثل ایک عالم کے
ہونگے علمائے امت محمدیہ سے علی مصدرہا الصلوۃ والتسلیمات خاصہ دسواں حق تعالی نے آپکو رحمت عالمین
فرمایا کہ وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین اور اس خاصے میں لطائف بہت مندرج ہیں انشاء اللہ تعالی التفسیر میں اس
آیت کے تحریر ہونگے خاصہ گیارھواں مختار فرمایا حق تعالی نے آپکو اوپر تمام پیغمبروں کے دس چیزوں میں اول یہہ ہے
کہ پہلے انبیا جب اس جہان سے رحلت فرماتے تھے بساط ان کے بہت جاتے تھے اور ازواج ان کی نکاح میں غیروں کے
آتی تھیں اور ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی بساط تا قیامت مبسوط اور شریعت مضبوط اور دین مربوط تا بہ
انقطاع دنیا رہیگا اور ازواج آپکے کہ امہات المؤمنین ہیں دوسری یہہ ہے کہ سب انبیا طالب رضائے خدا تھے
چنانچہ حضرت موسی علیہ السلام نے فرمایا وجعلت الیک رب لترضی اور حضرت حق سبحانہ وتعالی نے فرمایا طالب
رضائے مقدس ہوئے ہیں علیہ الصلوۃ والسلام ولسوف یعطیک ربک فترضی تیسری یہہ ہے کہ سب انبیا نے حق کی قسم
کھائی ہے اور اللہ تعالی نے آپکی ہی قسم کھائی ہے کہ فرمایا ہے لعمرک چوتھی یہہ ہے کہ موسی اور ہارون علیہما السلام

کو فرمایا فقولا له قولا لینا تا سبب اُسکے تدارک غلظت اُسکا کرے اور اُنکو کہا واغلظ علیہم تا دلالت رافت اُنکی کی کرے
پانچوین یہہ ہے کہ تعلیم اِس طرح سے آپکے علم کی فرمائی ہے کہ کسی انبیا کی نہین کہ قرآن مین سب انبیا کو بنام علامت
یاد کیا ہے اور آپکو بنام کرامت چھٹی یہہ ہے کہ کسی پیغمبر کی امت کو خطاب بیواسطہ نہین فرمایا حق تعالی نے اور
اگر جو کچھہ ارشاد کرنا بھی منظور ہوا تو اُس پیغمبر کو خطاب فرما کر کہا کہ تم یون کہدو چنانچہ قوم نوح علیہ السلام نے جب کہا
انا لنریک فی ضلال مبین تو حق تعالی نے طرف حضرت نوح کے خطاب فرمایا کہ جواب مین اُنکے کہہ کہ یا قوم لیس
بی ضلالة ولکنی اسیطرح جس نے جس پیغمبر کے جناب مین کچھہ الفاظ بے ادبانہ از راہ طعن کہے اُس پیغمبر نے اُسکا جواب
بتعلیم الٰہی دیا ہے اور جب نوبت نبوت کی ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے پہنچی تو حق تعالی نے جواب
طاعن کو آپ سے کے آپ فرمایا چنانچہ ابو البختری بن ہشام نے جب آپکو کہا ما اظنک الا ضالا تو حق سبحانہ نے
قسم کھا کر نفی ضلالت اپنے حبیب سے فرمائی کہ والنجم اذا ہوی ما ضل صاحبکم وما غوی اور دوسرے جاہل نے جب آپ کو مجنون کہا
تو حق تعالی نے قسم کھا کر سخن اُس خبطی جاہل کا باطل کیا کہ ن والقلم وما یسطرون ما انت بنعمة ربک بمجنون پھر
کسی نے جب آپ کو شاعر کاہن کہا اس کے جواب مین فرمایا کہ وما ہو بقول شاعر اور ولا بقول کاہن پھر کسی نے جو ساحر کہا
تو اُسکے رد قول مین ارشاد کیا کہ ان ہذا الا سحر یوثر اور وہ ولید بن مغیرہ تھا حق تعالی نے ساتھ دس ذلت کے اُسکی
نکوہش فرمائی ولا تطع کل حلاف مہین ہماز مشاء بنمیم مناع للخیر معتد اثیم عتل بعد ذلک زنیم پھر ایک نے آپکو
مقطوع النسل اور ابتر کہا حق تعالی نے سورۂ کوثر نازل کیا اور دشمن کو آپکے ابتر کہا اور نظیر اسکی کلام اللہ مین بہت
ہین ساتوین یہہ ہے کہ سب انبیا بعد دعا کے مشرف بعطا ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم قبل سوال کے مخصوص
ساتھ اِس کمال کے ہوئے وقت قسمت نحن قسمنا بینہم کے جو خیر عوالم عرشی فرشی ملکی ملکوتی سے بہتر اور جو بہتر
تھی آپ کو کرامت فرمائی تفصیل اِس اجمال کی یہہ ہے کہ حق تعالی نے جہات سے جہت کعبہ کی کو انتخاب کر کر
وقت سے وقت محمدی فرمائی کہ فول وجہک شطر المسجد الحرام اور صفات سے صفت اپنی انتخاب کر کر آپکو رحمت
کی الا ان محمد العطی عطا من لا یخشی الفاقہ اور عبادات سے جہاد کو انتخاب کر کر آپکو عنایت کیا وجاہد الکفار والمنافقین واغلظ
علیہم اور سماوات سے قصر قبول اور حرم وصول کو انتخاب کر کر آپکو بخشا عسی ان یبعثک ربک مقاما محمودا اور نامون
سے نام مبارک محمد صلی اللہ علیہ وسلم انتخاب کر کر دیا وما محمد الا رسول اور جانون سے جام عشق و محبت دیا یحبہم
ویحبونہ اور روزون سے روز جمعہ یا ایہا الذین آمنوا اذا نودی للصلوة من یوم الجمعة اور راتون سے شب قدر لیلة القدر خیر
من الف شہر اور مہینون سے رمضان شہر رمضان الذی انزل فیہ القرآن اور شہرون سے مکہ معظمہ لتنذر ام القری ومن
حولہا اور بوڑھے لوگون سے ابوبکر رضی اللہ عنہ والذی جاء بالصدق وصدق بہ اور کہول عمر رض یا ایہا النبی حسبک اللہ
ومن اتبعک من المؤمنین اور اغنیا سے عثمان رض امن ہو قانت اناء اللیل ساجدا وقائما اور صفیا سے علی مرتضی

یبتغون فضلاً من اللہ ورضواناً اور بنات سے فاطمہ رضؓ فاطمۃ بضعۃ منی اور ذریات سے حسنین رضؓ سیدی شباب
اہل الجنۃ الحسن والحسین اور آیات بینات سے قرآن شریف کو انتخاب کرکر انکو دیا کتاب انزل الیک مبارک اور
ملل و ادیان سے دین خلیل کو ملت ابیکم ابراہیم اور پہاڑون سے صفا و مروہ کو ان الصفا والمروۃ من شعائر اللہ اور
مکانات سے مساجد کو وان المساجد للہ فلا تدعوا مع اللہ احدا اور عالم ایمان سے تقوی کے ولباس التقوی ذلک خیر
اور جہان عرفان سے توحید کو والہکم الہ واحد اور باغون سے بہشت کو اعدت للمتقین اور گلستانون سے فردوس کو
کانت لہم جنات الفردوس نزلا اور علویات سے عرش کو فکان قاب قوسین او ادنی اور سفلیات سے حرم کو حرما
امنا ویتخطف الناس من حولہم اور عورات سے نو عورتون کو یانساء النبی لستن کاحد من النساء اور اخوان سے صحابہ کو
فاصبحتم بنعمتہ اخوانا اور گھاسون سے جو کو الشعیر قوت الانبیاء اور دواؤن سے شہد کو فیہ شفاء للناس اور خوابون سے
خواب صالح کو لقد صدق اللہ رسولہ الرؤیا بالحق اور پانی سے چار انہار بہشت کو فیہا انہار من ماء غیر آسن وانہار
من لبن لم یتغیر طعمہ اور کردارون سے نماز کو ان الصلوۃ تنہی عن الفحشاء والمنکر اور گفتارون سے ذکر لا الہ الا اللہ کو واذکروا
اللہ ذکرا کثیرا اور قولوا قولا سدیدا یصلح لکم اعمالکم اور بنی آدم سے اس امت کو انتخاب کرکر انکو دیا کنتم خیر امت اخرجت
للناس اور ہژدہ ہزار عالم سے آپکو انتخاب کرکر من امت والو کو عنایت فرمایا لقد من اللہ علی المومنین اذ بعث
فیہم رسولا غزل امام کل انبیا محمد رسول برحق ہے کبریا کا ٭ درود بیحد سلام بیعد ہو اسپہ نازل سدا خدا کا ٭ نبی اعلے
رسول اکرم صفی اصفی شفیع عالم ٭ زکی ازکی رفیق و ہمدم ہمارا ایمان اور وہان جزا کا ٭ وہ سب سے ارفع وہ سب سے
افضل وہ سب سے اعلا وہ سب سے اکمل ٭ وہ سب سے اکرم وہ سب سے اجمل وہ تاج ہے فرق انبیا کا ٭ کرے بانگشت
شق قمر کو بلائے ہاتھون مین وہ حجر کو ٭ لٹائے للہ مال و زر کو وہی ہے بس فخر اسخیا کا ٭ ہر آفت اب دلمین کر قو
خطر الکہ بڑین مین تیرے تو ہے کیا ٭ یقین ہے مرہ کہ ہوگا شفیع وہان تجھہ سے پر خطا کا ٭ آٹھوین یہہ ہے کہ سب
انبیا کے حق تعالی نے تقصیرات ذلات قرآن شریف مین پہلے ذکر فرماکر عطا اپنی ارشاد کئی ہے چنانچہ حضرت
آدم علیہ السلام کے حق مین وعصی آدم ربہ فغوی کہکر فرمایا ثم اجتباہ ربہ فتاب علیہ وہدی اور حضرت موسی ع
کے حق مین کہکر فوکزہ موسی فقضی علیہ ذکر مغفرت کا فرمایا فغفر لہ انہ ہو الغفور الرحیم اور حضرت یونس علیہ السلام کے
حق مین کہا وذا النون اذ ذہب مغاضبا پھر عذر خواہی ان کی فرمائی فنادی فی الظلمات ان لا الہ الا انت سبحانک
انی کنت من الظالمین پھر قبول توبہ اور اجابت دعا انکی اسیر متضرع کی فاستجبنا لہ ونجیناہ من الغم اور حضرت داؤد
علیہ السلام کے حق مین کہا وظن داؤد انما فتناہ فاستغفر ربہ پھر فرمایا فغفرنا لہ ذلک اسیطرح اور انبیا کے حق مین
قیاس کیجے لیکن جب نوبت ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی آئی پہلے ذکر عفو کا فرمایا پھر مذکور زلت کا عفی اللہ
عنک لم اذنت لہم پھر ذکر زلت کا تعبیر فرماکے خطائے ماتقدم اور ماتاخر کو تحت مغفرت داخل فرمایا لیغفر لک

اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر نوین یہہ ہے کہ مراتب نبوت کے پانچ ہین اوّل صفوت ہے کہ حضرت آدم کو عنایت
ہوا ان اللہ اصطفی آدم دوسرا خلت ہے کہ حضرت ابراہیم کو دیا واتخذ اللہ ابراہیم خلیلا تیسرا قربت ہے کہ حضرت
موسیٰ کو بخشا وقربناہ نجیا چوتھا مرتبہ اظہار نعمت ہے کہ حضرت عیسیٰ کو کرامت فرمایا واذکر نعمتی علیک وعلی
والدتک پانچوان مرتبہ محبت ہے کہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وعلی جمیع الانبیاء وسلم کو ساتھ اسکے مخصوص فرمایا
کہ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ چنانچہ روایت ہے ابن عباس رضی اللہ سے کہ ایکدن چند صحابہ بیٹھے تھے اور
آپسمین کہتے تھے کہ حضرت آدم کو حضرت حق تعالیٰ نے مرتبہ اصطفیٰ عنایت فرمایا اور حضرت ابراہیم کو خلت سے سرفراز
کیا اور حضرت موسیٰ کو نجی کہا اور حضرت عیسیٰ کو روح اللہ ٹھہرایا اس عرصے مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم گھر سے
باہر تشریف لائے اور فرمایا کہ کلام تمھارا مین نے سنا سچ ہے کہ آدم صفی اللہ ہین اور ابراہیم خلیل اللہ اور موسیٰ نجی اللہ
اور عیسیٰ روح اللہ لیکن سمجھ لو کہ مین حبیب اللہ ہون ولا فخر اور صفوت آدم کی مخروج بعصیت ہوئی وعصی آدم ربہ فغوی اور خلت
ابراہیم کی مخلوط بحاجت ابنی والذی اطمع ان یغفر لی خطیئتی اور قربت موسیٰ کی معذرت لیے ملی رب انی
ظلمت نفسی فاغفر لی اور نعمت عیسیٰ کی مقرون بہ تہدید و توبیخ قیامت ہوئی ءانت قلت للناس اتخذونی
وامی الٰہین من دون اللہ اور محبت میری مشحون بشفاعت ہوئی عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا دسوین یہہ
ہے کہ وجود تمام انبیا کا آب وگل سے تھا اور پیغمبر ہمارے کا جان ودل سے زہرۃ الریاض مین لکھا ہے کہ جب
حق تعالیٰ نے قضیہ وجود محمدی صلی اللہ علیہ وسلم مرتب فرمایا سر مبارک کو کہ سراپا پردۂ سلطان عقل ہے
برکت سے تزئین دیا اور چشم نرگسین کو کہ دو روزن نور گذار اس قصر کے ہین حیا سے پیدا کیا اور کانون کو کہ
دو پادکانہ اسکی شان رفیع الشان کے ہین غیرت سے بنایا اور زبان گوہرفشان کو ذکر سے ظاہر کیا اور دو لب
جان بخش کو تسبیح سے تخلیق فرمایا اور چہرۂ رنگ مہر کو رضا سے ترکیب کیا اور سینۂ کینہ کو اخلاص سے اور دل
مقبل کو رحمت سے اور فواد بادواد کو شفقت سے اور دو کتف گرامی کو سخاوت سے اور شعرات سنبل صفا کو
نبات جنت سے اور آب دہان باہر بان کو شہد جنت سے مرتب اور مزین فرماکر اس گلدستۂ گلستان حسن وملاحت
کو اور اس سرو نورستہ کوہستان وجود وسماحت کو آراستہ وپیراستہ کر کے اس چار بازار عالم کون مین بھیجا تاکہ قدر اس نعمت عظمیٰ
اور سعادت کبریٰ کی جانکر شکر اس انعام کا بجالاوین غزل کر ہو شکر اس خدا کے جسنے کئے سین الشی جناب پیدا
کہ جن کے باعث ہوا ہے ہم پر خطا سے راہ صواب پیدا انہ امام کل اغنیا محمد قیام ارض وسما محمد نہ گر یہ ہے
سجدے کو جن کے ہر دن جبین نو آفتاب پیدا نہ نمود عالم کے وہ سبب ہین وجود آدم کے ہین وہ باعث
ہوئے وہ تو ہوتا ماہی سے لے کے تا ماہتاب پیدا نہ کرین نہ مشکل کشائی گروہ تو روئے مقصود پر ہمارے
نقاب پر ہو نقاب پیدا حجاب پر ہو حجاب پیدا نہ و سیلہ ہم سے ہے نہ عاصیو نکے اگر وہ ہووین تو ہم یہ ہیان وہان نہ

عتاب نہ ہو عتاب پیدا عذاب نہ ہو عذاب پیدا نہ کرم سے اُن کے یقین ہے شیطان بہ ترغ کچھ شک نہ لا
سکیگا نہ کر لگا گر ہیبت سوال آخر تو ہو نگے لاکھوں جواب پیدا نہ گناہ ہیں حجاب رافت اگرچہ تُو بیٹے نہ کر
ہم ہے نہ کہ گردیئے ہیں خدا نے ایسے شفیع روز حساب پیدا نہ خاصہ بارھواں حق تعالی نے فضیلت دی
انکی امت کو اوپر تمام اُمم کے دس چیزوں میں اول خیریت میں کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تامرون بالمعروف
وتنہون عن المنکر دوسری اجماع کو اس امت کے حجت قاطع کیا اور یہہ بات اور امتوں میں نتھی تیسری ضلالت
اور گمراہی سے محفوظ رکھا چنانچہ فرمایا ہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لا تجتمع امتی علی الضلالۃ چوتھی اس امت
کو گواہ امم سابقہ کا ٹھہرایا قیامت کے دن وکذالک جعلناکم امۃ وسطا لتکونوا شہداء علی الناس پانچویں اس
امت کو تمام امتوں سے قیامت کے دن زیادہ کیا کہ فرمایا آپ نے صلی اللہ علیہ وسلم انا اکثر الانبیاء تبعا یوم القیامۃ
چھٹی تین حصے یہہ امت ہو گی بہشت میں ایک حصہ اُمم سابقہ چنانچہ فرمایا ہے انی لارجو ان تکونوا ثلثا اہل الجنۃ
ساتواں اس امت کو بقحط عام ہلاک نہیں فرمایا آٹھواں اس امت کو تمام غرق نکریگا نواں دشمن غیر اس امت
کے اس امت پر مسلط نہوگا دسویں تکالیف امم سابقہ کی اس امت سے اٹھا دیں. ویضع عنہم اصرہم خاصہ تیرھواں
سید روز قیامت پیغمبر ہمارے ہونگے اور یہہ خاصہ سات امر میں ظہور فرماویگا اول جو شخص کہ پہلے سر خاک لحد سے
نکالیگا وہ آپ ہی ہوں گے چنانچہ فرمایا ہے انا اول من تنشق الارض دوم مرتبہ شفاعت کا مخصوص آپ کو
ہوگا اور علما کہتے ہیں کہ آپ کی سات قسم شفاعت ہوگی ایک شفاعت عظمی ہے درمیان اہل موقف
کے چنانچہ حدیث میں ہے کہ خلائق سب انبیا سے ناامید ہو کر ملتجی آپکے ہونگے اور آپ شفاعت سب کی کریں گے
دوسری یہہ ہے کہ شفاعت سے آپکے بہت لوگ بیحساب و عذاب بہشت کو جاوینگے اور بدولت تمنا
ولقاے الہی مشرف ہونگے تیسری جو لوگ کہ مستوجب دخول دوزخ ہوں گے آپکی شفاعت سے باہر آوینگے چوتھی جو
لوگ کہ بسبب معاصی کے دوزخ میں داخل ہوئے ہونگے وہ بھی آپکی شفاعت سے دوزخ سے نکل آوینگے
پانچواں جو لوگ کہ بفضل الہی بہشت میں داخل ہوئے ہونگے آپکی شفاعت سے اُن کے درجات بلند ہونگے
چھٹی شفاعت آپکی بعضے کفار کے حق میں بھی واسطے تخفیف عذاب کے مقبول ہوگی چنانچہ ابیطالب کے
حق میں ساتویں شفاعت آپ کی مجاوران مدینہ کے حق میں چنانچہ فرمایا ہے من استطاع ان یموت بالمدینۃ
فلیمت بہا فانا اشفع لمن یموت بہا سیوم لواء حمد قیامت کے دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں ہوگا
چنانچہ فرمایا ہے لواء الحمد یومئذ بیدی اور دوسری روایت وارد ہے کہ انا سید ولد آدم یوم القیامۃ
ولا فخر وبیدی لواء الحمد ولا فخر وما من نبی یومئذ آدم فمن سواہ الا ہو تحت لوائی اور رسل سایہ میں اس لوا کی ہونگے
نقل ہے کہ وہ لوا ہزار سالہ راہ بلند ہوگی اور اسمیں تین سطریں مکتوب ہونگے پہلی

سطر

سطر بسم اللہ الرحمن الرحیم دوسری سطر الحمد للہ رب العالمین تیسری سطر لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ حلت لہا
لوا کو فضاے عرصات میں حاضر کرینگے ندا کرینگے الا ندا کرنیگا کہ ایہا النبی الامی العربی القرشی المکی الحرمی التہامی محمد بن
عبد اللہ خاتم النبیین وسید المرسلین وامام المتقین ورسول رب العالمین پھر پیغمبر ہمارے صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لاوینگے
اور اس لوا کو دست مبارک میں لینگے پھر تمام انبیا حضرت آدم سے عیسی تک علیہم السلام ساتھ تمام صدیقوں کے
اور شہدا اور صلحا اور عرفا کے جوالی اُس لوا کے مجتمع ہونگے پھر واسطے ہر ایک کے ان فرقے والوں سے حلہ اور تاج حاضر
ہوگا اور واسطے جناب مقدس سلطان انبیا صلی اللہ علیہ وسلم کے تاج لوائے الکرم فرق ہمایون پر رکھینگے اور لباس حریر
خضر بدن مبارک کو پہناوینگے اور ستر ہزار لوا آگے آگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جلو میں لیجاوینگے
اور لوا الحمد آپ جناب امیر المومنین علی مرتضی رضی اللہ عنہ کو عنایت فرماوینگے سو روز محشر کیوں نہ کل عالم
کا وہ سردار ہو جنکا ایسا ہو علم الٰہی علم بردار ہو اور وجہ تسمیہ کی لوا احمد کے یہ ہے چنانچہ تفسیر بحر العلوم
وغیرہ میں لکھا ہے کہ وقت روح ڈالنے جسم آدم میں حضرت آدم کو عطسہ آیا تو الحمد للہ کہا جواب یرحمک
ربک تعالیٰ اسم نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم جبین مبین آدم میں متحرک تھا اس طرح جیسے مروارید کوہ مروارید
گھس میں حضرت آدم نے کہا الٰہی یہ آواز کیا ہے خطاب آیا کہ نور فرزند تیرے کا ہے کہ پیغمبر آخر الزمان
ہوگا حضرت آدم کے دل میں تمناے مشاہدہ نور محمد علیہ الصلوٰۃ منتقل ہوئی اس نور نے پیشانی سے سر انگشت
سبحہ میں انتقال کر کر جلوہ دکھایا حضرت آدم نے خواہش اطہار میں نور سید ابرار مشاہدہ کیا فی الحال انگشت سبحہ
اٹھا کر مبادرت شہادتین کی کہ اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ اور یہ سنت ورثا
اولاد اپنے کے تا قیامت چھوڑی اور برکت انتقال اس نور پاک کے سے کہ یمین آدم واقع ہوا تھا یمین اور یمن اور برکت
اور سعادت قرین یمین ہوئی جو اولاد ان کی کہ جانب یمین متمکن تھی سعادتمند ملقب بہ اصحاب یمین ہوئی اور
جو جانب شمال تھی محروم اس سے رہی القصہ حضرت حق تعالیٰ نے فرمایا کہ اے آدم جسکا اشتیاق سے مشغول ہیں
اما ہے تجھکو تحفہ دیتے ہیں اب اس فرزند ارجمند کو کیا تحفہ دیگا تو حضرت آدم نے عرض کیا کہ الٰہی میرے پاس سوا
الحمد للہ کے نہیں جب روح میرے بدن میں تو نے ڈالی ہے زبان سے جاری کیا تو ثواب اس حمد کا اس فرزند
دولتمند کو دیتا ہوں حق تعالیٰ نے اس ثواب حمد کو لوا بنائی اور مسمی لوا الحمد کر کر حوالے سلطان انبیا صلی
اللہ علیہ وسلم کے فرمائی چہارم اول سب سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی بہشت میں جاوینگے چنانچہ فرمایا ہے
انا اول من یقرع باب الجنۃ نقل ہے کہ جب آپ دروازہ بہشت کا کھٹکھٹاوینگے خازن بہشت پوچھیگا کہ کون
ہے آپ فرماوینگے میں ہوں محمد صلی اللہ علیہ وسلم خازن کہیگا کہ فرمان الٰہی ہے کہ دروازہ بہشت کا کسی کے
واسطے نہ کھولوں گا پہلے تم سے پھر آپکے واسطے دروازہ کھول دیگا آپ بہشت میں رونق افزا ہونگے اور امت آپکی

کی پہلے سب امم سے بہشت میں جاویگی الحمد للہ علی کل حال پنجم مالک حوض کوثر آپ ہی ہونگے چنانچہ فرمایا ہے
اللہ نے انا اعطیناک الکوثر اور تفصیل اسکی موجب تطویل ہے کتب سیر میں اظہر من الشمس ہے ششم مقام محمود ہے کہ مالک
اُسکے آپ ہی ہونگے عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا اور مفسرین اس مقام پر بہت لکھتے ہیں انشاء اللہ تعالیٰ
تفسیر میں اس آیت کے بیان ہوگا ہفتم وسیلہ ہے کہ آپ ہی کو عنایت ہوگا اور وسیلہ عبارت ایک درجہ سے
ہے کہ اعلائے درجات بہشت ہے ابوہریرہ رضہ نے روایت کی ہے کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سلوا اللہ
لی الوسیلہ طلب کرو حق تعالیٰ سے واسطے میرے وسیلہ عرض کیا لوگوں نے کہ وسیلہ کیا ہے فرمایا بڑا درجہ ہے بہشت میں
کہ اُس درجے کو کوئی نہیں پہنچیگا مگر ایک مرد اور امید رکھتا ہوں میں کہ وہ مرد میں ہی ہوں سمجھ لیجیے کہ یہاں امید بجہت حسن ادب
ہے ورنہ وہ آپ ہی متعین ہیں ساتھ اُس مقام کے یہہ تیرہ خاصے آپکے یہاں لکھے گئے بجہت اختصار کے والا
اور بہت خاصے ہیں کہ یہہ دفتر گنجائش تحریر کی نہیں رکھتا اب بعضے فضائل آپکے کہ اوپر انبیائے کرام کے ہیں تحریر ہوتے
ہیں غور سے سنئے اور تفضیل آپ کی اوپر حضرت آدم علیہ السلام کے بہت وجہ سے ہے اُن میں سے اکیس وجہیں
تحریر ہوتی ہیں وجہ اول یہہ ہے کہ حضرت آدم آب و گل سے بنے اور آپ جان و دل سے اور اس دعوے کے
پانچ دلیلیں ہیں پہلی دلیل یہہ ہے کہ حضرت آدم کا سایہ تھا اور آپ کا نہ تھا اور یہہ خصوصیت علامت جان و دل ہے
نہ صفات آب و گل دوسری دلیل یہہ ہے کہ شب تار میں نور آپ کا ایسا روشن ہوتا تھا کہ احتیاج چراغ کی نہ تھی
تیسری یہہ دلیل ہے کہ عروج آپ کا اطباق سموات پر بقوت جان و دل تھا نہ بشوکت آب و گل چوتھی
دلیل یہہ ہے کہ پس پشت راست چپ مساوی دیکھتے تھے یہہ بھی علامت جان و دل سے ہے پانچوین
دلیل یہہ ہے کہ خواب اور بیداری میں ادراک آپ کا برابر تھا کہ تنام عینی ولا ینام قلبی یہہ بھی علامت جان و
دل سے ہے وجہ دوم یہہ ہے تخمیر طینت آدم علیہ السلام اگرچہ بید قدرت الٰہی چالیس ہزار سال میں مرتب
ہوا کہ خمرت طینة آدم بیدی اربعین صباحا لیکن نور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا تین سو پچاس ہزار برس قبل
خلقت آدم سے نور احدیت اپنے سے پیدا کیا کہ انا من نور اللہ والمؤمنین من نوری وجہ سیوم یہہ ہے کہ حضرت
آدم کو آب جنت سے پیدا کیا اور قالب محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کو آب رحمت سے کہ وما ارسلناک الا
رحمة للعالمین وجہ چہارم یہہ ہے کہ حضرت آدم کے حق میں فرمایا ونفخت فیہ من روحی اور اپنے حبیب کے حق میں
ارشاد کیا وکذالک اوحینا الیک روحا من امرنا روح آدم میں بدن ترتیب پایا ہے اور روح محمد بدن روح
نشوونما میں آئی ہے وجہ پنجم یہہ ہے کہ آدم علیہ السلام کو اسما تعلیم کئے وعلم آدم الاسماء کلہا اور آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم کو حقائق و دقائق اپنے کلام کے سکھلائے الرحمن علم القرآن وجہ ششم یہہ ہے کہ آدم کو قبلہ
فرشتوں کا فرمایا اسجدوا لآدم اور آنحضرت کو مقتداء فرشتگان اور امام پیغمبران کیا اور سب کرامت کی بالغہ

آنحضرت

آنحضرت نے فرمایا سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا وجہ ہفتم یہ ہے کہ آدم علیہ السلام کو روز اول یک سجدہ تھا
اور آنحضرت صلعم کو روز آخر مقام محمود اور حوض مورود اور تخصیص شفاعت ہو دا اور لواے محمود ہوگا وجہ ہشتم یہ ہے کہ آدم
کا تخت علی تخت اعناق ملائکہ پر رکھا اور سب کو تحت تخت لائے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا روز قیامت
کو علم ہوگا کہ سب انبیا و اولیا سایے میں اسکے ہونگے آدم ومن دونہ تحت لوائی وجہ نہم یہ ہے کہ آدم کو آسمانوں
سے گذار کر بہشت میں لے گئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بہشت دکھا کر مقام قدس پر خرامان کیا دنی فتدلی
فکان قاب قوسین او ادنی وجہ دہم یہ ہے کہ شیطان نے ورغلا کر حضرت آدم کو زلت میں ڈالا فوسوس لہما
الشیطان اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نصرت پائے کہ شیطان آپکا اسلام لایا اسلم شیطانی علی یدی وجہ
یازدہم یہ ہے کہ آدم مبتلا بزلت ہوئے اور آوازہ عصیانکا ان کے عالم میں پہنچایا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا
نے صدور گناہ غلغلہ مغفرت اقطار و اکناف عالم میں منتشر فرمایا لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر
وجہ دوازدہم یہ ہے کہ آدم کو عتاب پہلے ہوا پھر عفو وعصی آدم ربہ فغوی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عفو پہلے
پھر عتاب عفی اللہ عنک لم اذنت لہم وجہ سیزدہم یہ ہے کہ آدم کو یک زلت بہشت سے نکالا اور آپکی امت
گناہگار کو باوجود ہزار صغائر و کبائر جنت میں داخل کرینگے قل یا عبادی الذین اسرفوا علی انفسہم لا تقنطوا من رحمۃ اللہ
وجہ چہاردہم یہ ہے کہ آدم کو یک زلت برہنہ کیا ینزع عنہما لباسہما لیریہما سواتہما اور جاکر ان گنہ گار آپکے عیب او
ہزاروں گناہوں کے پردہ پوشی کرتا ہے اور رسوا نہیں فرماتا ما اصابکم من مصیبۃ فبما کسبت ایدیکم ویعفوا عن کثیر وجہ
پانزدہم یہ ہے کہ آدم کو دو سو برس رولا کر توبہ قبول او رآپکے امت کی گناہ دو صد سالہ بیکدم بخشی کہ الندم توبۃ وجہ
شانزدہم یہ ہے کہ آدم کو یک لغزش حرم کعبہ میں بھیجا اور وہاں توبہ قبول فرمادیں اور برکت آپکی سے گنہگاران امت
کو حاجت گھر سے نکلنے کی قبول توبہ میں نہیں متی قلت اساءت اقول غفرت وجہ ہفدہم یہ ہے کہ آدم علیہ السلام کو در
قالب بشر کیا اور روز میثاق میں سبکو اس مئی پشتوں سے نکالا واذ اخذ ربک من بنی آدم من ظہورہم ذریتہم اور آن حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو ابو الارواح گردانا اور تمام اہل فلاح کو نور ان کے سے پیدا کیا کہ انا من اللہ والمومنون منی وجہ ہژدہم
ہے کہ زمان آدم میں قالب غالب اگر جان کو عالم پاک سے طرف ولایت خاک کے کھینچ لایا اہبطوا منہا جمیعا اور
دور خوش طور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے میں جان غالب قالب پر ہوگی ولایت خاک سے عالم پاک پر لے
گئی دنی فتدلی فکان قاب قوسین او ادنی وجہ نوزدہم یہ ہے کہ وقت آدم میں فرشتہ نورانی دیو ظلمانی ہوا
ابی واستکبر وکان من الکافرین اور زمان سعادت نشان سید دو جہان میں دیو ظلمانی فرشتہ نورانی ہوا اسلم
شیطان علی یدی اور فضیلت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور حضرت ادریس کے بہت وجہ سے ہے انمیں
سے پانچ وجہیں تحریر ہوتی ہیں وجہ اول یہ ہے کہ ادریس علیہ السلام کو آسمان چہارم پر لے گئے اور وہیں چھوڑا اور پیغمبر

ہمارے کو آسمانوں پر لیگئے اور وہاں متمکن نفرمایا بلکہ بلند تر اُس سے تا بہ مقام اوادنی پہنچایا وجہ دوم یہہ ہے کہ حضرت
ادریس کو بہشت میں لیگئے انھوں نے دیکھہ کر پسند کی وہیں رہگئے اور پیغمبر ہمارے صلی اللہ علیہ وسلم کو بہشت میں داخل کیا گوشہ
چشم بھی آپ نے ملاحظہ نفرمایا مازاغ البصر وماطغی وجہ سیوم یہہ ہے کہ ادریس علیہ السلام کو معرفت سیر کواکب کی دی
اور پیغمبر ہمارے کا قدم مبارک فرق کواکب پر رکھا وجہ چہارم یہہ ہے کہ ادریس علیہ السلام کو علم خیاطت کا دیا اور نبی
ہمارے کو علم معرفت اور نور محبت عطا کیا وجہ پنجم یہہ ہے کہ ادریس کو فن کتابت اور معرفت لوح و قلم دی حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو لوح و قلم سے گذار کر کتابت سے مخاطب کر پہنچایا اور فضیلت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اوپر
حضرت نوح کے بھی بہت وجوہ سے ہے لیکن اُن میں چھہ وجہیں بیان کی جاتے ہیں وجہ اول یہہ ہے کہ نوح ؑ کو
کشتی دی کہ بر روے آب رواں تھی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو براق عنایت کیا کہ ہوا پر دواں تھا وجہ دوسری
یہہ ہے کہ نوح علیہ السلام کو نجات بخشی یا طوفان سے کشتی میں تلقین بسم اللہ مجریہا و مرسیہا اور حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کو لطف الٰہی اور فضل نامتناہی سفر معراج میں دستگیر ہوا کہ سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا وجہ تیسری یہہ ہے
کہ نوح علیہ السلام کو سفینہ دیکر اُن کو اور اُن کے اہل کو غرق طوفان سے نگاہ رکھا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو
سکینہ و رحمت دیکر آپکو اور آپ کے امت کو حرق نیران سے بچایا وجہ چوتھی یہہ ہے کہ وہ سفینہ حضرت نوح کو سبب
نجات ہوا اور یہہ سکینہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو موجب علو درجات ہوا وجہ پانچویں یہہ ہے کہ اگر کشتی نوح
علیہ السلام پانی پر تیرتی تو کچھہ امر نادر نہیں عجب تر یہہ ہے کہ عکرمہ رضی اللہ عنہ نے وقت قبول ایمان معجزہ طلب
کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا چاہتا ہے عرض کیا کہ وہ سل اُس کنارے سے پانی پر تیر آوے اِس کنارہ
تک آپ نے اُس پتھر کو بلایا پانی پر تیرتا ہوا آپ کی طرف چلا آیا وجہ چھٹی یہہ ہے کہ نوح علیہ السلام نے واسطے قوم
اپنے کے عذاب چاہا کہ رب لا تذر علی الارض من الکافرین دیارا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے قوم کی
ہدایت طلب کی کہ اللہم اہد قومی فانہم لا یعلمون تا بسطے دشمنوں کے عذر خواہی کی کہ یہہ نہیں جانتے اگر یہہ پتھر میرے
دانتوں پر مارتے ہیں تو بسبب کم فہمی ہیں اُن کے ورے سبحان اللہ جو دشمن سے یہہ معاملہ ظاہر ہووے وہ دوست سے کیا
جانئے کیا کرے ہے دشمنوں سے بھی یہہ کرتا ہو جو محبوب سلوک نہ دوستوں سے کرے کیا جانے کس اسلوب
سلوک نہ اور فضیلت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اوپر خلیل الرحمن علیہ السلام کے بھی بوجوہ کثیرہ ہے لیکن
بیس وجہیں یہاں ظاہر ہوتی ہیں وجہ اول یہہ ہے کہ ابراہیم علیہ السلام کو خلت عطا کی کہ واتخذ اللہ ابراہیم خلیلا
اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو محبوبیت سے سرفراز کیا قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ اور نکتہ عجیب اسمیں یہہ
ہے کہ وہاں ابراہیم علیہ السلام کو خلیل کہا یہاں چاکران محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حبیب فرمایا وجہ دوسری یہہ ہے
کہ خلیل نے جو کیا برضائے الٰہی کیا یا ابراہیم قد صدقت الرؤیا اور یہاں ملک تعالیٰ و تقدس نے جو کیا برضائے حبیب کیا

کہ دنیا میں فرمایا فلنولینک قبلۃ ترضٰہا اور عقبٰی میں ارشاد کیا ولسوف یعطیک ربک فترضٰی وجہ تیسری یہہ ہے
کہ خلیل الرحمان کو امام عوام انام کیا انی جاعلک للناس اماما اور حبیب اللہ کو شب معراج میں بیت المقدس میں امام
انبیا کا اور بیت المعمور میں امام ملائکہ کا فرمایا وجہ چوتھی یہہ ہے کہ خلیل علیہ السلام کو قوت یقین دی اور حبیب کے
صلی اللہ علیہ وسلم کو قوت بالمعین کہ فرمایا لی مع اللہ وقت لا یسعنی فیہ ملک مقرب ولا نبی مرسل مراد ملک
مقرب سے جبرئیل ہیں علیہ السلام اور نبی مرسل سے ابراہیم علیہما السلام وجہ پانچوان یہہ ہے کہ خلیل علیہ السلام کو وہان پہنچایا کہ جبرئیل
نے کہا ہل لک حاجۃ اور حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو اس مقام پر ترقی بخشی کہ جبرئیل نے کہا لو دنوت انملۃ لاحترقت
وجہ چھٹی یہہ ہے کہ اوپر خلیل علیہ السلام کے آتش نمرود کو برد و سلام کیا کہ یا نار کونی بردا و سلاما علی ابراہیم اور واسطے امت
حبیب اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آتش دوزخ کو برد و سلام فرماویگا کہ جز یا مومن فان نورک اطفاء لہبی اور کیا تعجب ہے
کہ بقدم خلیل آتش نمرود لعین افسردہ ہوئی تعجب یہہ ہے کہ آتش افروختہ غضب الہی بقدم امت محمدیہ علیہ الصلوٰۃ
والسلام بجھ جاوے اور نار کثیر یہہ ہے کہ وہان جب تک خطاب نہ آیا یا نار کونی بردا و سلاما گرد ہوئے اور
یہان بمجرد پانون رکھنے عاصیان امت مصطفویہ کے بغیر اسکے کہ فرمان متوجہ ہو تمام منطفی ہو جاوے گی چنانچہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان المومن اذا وضع قدمہ علی الصراط تجمد النار تحت قدمہ کما تجمد الماء علی
الطبق یعنے جو بندہ مومن وقت مرور برزخ دوزخ کے قدم پل صراط پر رکھے آتش دوزخ زیر قدم محترم اسکے کے ایسی
افسردہ و یخ بستہ ہو کہ جیسی زمستان ہر وہ میں جربی اور طبق کے وجہ ساتوین یہہ ہے کہ ابراہیم علیہ السلام کی
نظر اوپر آفتاب اور ماہ اور تارون کے تھی کہ فلما جن علیہ اللیل رای کوکبا اور قدم مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کا اوپر تارک آفتاب اور ماہ اور ستارون کے ہوا کہ وہو بالافق الاعلی وجہ آٹھوین یہہ ہے کہ ابراہیم علیہ
بواسطہ نظر اقرین دوست ہوئے وکذلک نری ابراہیم ملکوت السموات والارض اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
بواسطہ تقرب دوست پہنچے دنی فتدلی فکان قاب قوسین او ادنی وجہ نوان یہہ ہے کہ خلیل علیہ السلام نے درخواست
کی کہ ولا تخزنی یوم القیامۃ اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بے خواست ارشاد ہوا یوم لا یخزی اللہ النبی وجہ دسوین
یہہ ہے کہ خلیل علیہ السلام نے درماندہ ہو کر کہا حسبی اللہ اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وقت درماندگی اللہ
سبحانہ نے کہا حسبک اللہ وجہ گیارھوین یہہ ہے کہ خلیل علیہ السلام نے کہا کہ مین خود جاتا ہون انی ذاہب
الی ربی سیہدین اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ نے آپ اپنی طرف بلایا سبحان الذی اسری بعبدہ
لیلاً وجہ بارھوین یہہ ہے کہ خلیل علیہ السلام نے ہدایت چاہی سیہدین اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ناخواستہ
ہدایت فرمائی ویہدیک صراطا مستقیما وجہ تیرھوین یہہ ہے کہ خلیل علیہ السلام نے کہا الہی پیچھلون کو
یہہ کہ ثنا میری کرین واجعل لی لسان صدق فی الآخرین اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ نے فرمایا کہ ہمنے

تو نہ تھا کہ تماشیر ی کہتے تھے و رفعنا لک ذکرک وجہ چودھوین یہہ ہے کہ خلیل علیہ السلام نے اُس رات کو ملکوت اُنہین دکھایا پالکت عاصیان چاہے کہ کہا اللہم اہلکہم اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس شب کو ملاقات کبریا مشرف ہوکے رحمت اور مغفرت گناہگارون کی درخواست کی کہ کہا واعف عنا واغفر لنا وارحمنا وجہ پندرہوین یہہ ہے کہ خلیل علیہ السلام منادی حج اور کعبہ اور بیابان تھے واذن فی الناس بالحج اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم منادی ایمان اور احسان اور عرفان ربنا اننا سمعنا منادیا ینادی للایمان وجہ سولھوین یہہ ہے کہ خلیل نے کہا مین مطیع کو چاہتا ہون نہ عاصی کو فمن تبعنی فانہ منی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا کہ مین پہلے عاصیون کو چاہتا ہون شفاعتی لاہل الکبائر من امتی وجہ سترھوین یہہ ہے کہ خلیل علیہ السلام کو خطاب عتاب آمیز آیا کہ اولم تؤمن اور یہ احبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو سعادت انگیز آئی کہ امن الرسول بما انزل الیہ من ربہ وجہ اٹھارہوین یہہ ہے کہ واسطے پسر خلیل کے کہ پیغمبر تھا ایک گوسفند فدیہ بھیجا اور واسطے پدر حبیب اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سو گوسفند باوجودیکہ باین مرتبہ نہ تھے فرمائی فرمائی وجہ انیسوین یہہ ہے کہ خلیل علیہ السلام نے کہا مجھے سب عالم سے حق سبحانہ بس ہے فانہم عدو لی الا رب العالمین اور اللہ نے فرمایا کہ مجھے کونین سے حبیب میرا بس ہے لولاک لما اظہرت الربوبیۃ اور وجہ بیسوین یہہ ہے کہ روایت ہے قیامت کے دن عوض ہر ایک مرد ان امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہود اور ترسایون کو تسلیم کرین گے اور کہین گے ہذا فداءک من النار سو نار نمرود ہوئی باغ خلیل حق پہ ٭ سُنکے اس ذکر کو یہان کس کو اچنبھا ہوگا ٭ مجرمون کے لئے وہان امت پیغمبر کی ٭ شعلۂ آتش دوزخ گل حمرا ہوگا ٭ حشر کو فدیہ اس امت کے ہر ایک مجرم کا ٭ یا یہودی ہو یا کوئی ترسا ہوگا ٭ یہان لفرزند خلیل ایک ہوا کبش فدا ٭ خیر یہ وہان احسن تقویم سے اپنا ہوگا ٭ اور فضیلت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اوپر حضرت یوسف کے بھی بوجوہ متعددہ ہے انمین سات وجہین مکتوب ہوتی ہین وجہ اول یہہ ہے کہ یوسف علیہ السلام کو تاویل احادیث اور تعبیر خواب الہام فرمائے وکذلک یجتبیک ربک ویعلمک من تاویل الاحادیث اور غلامان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تحصیل مواریث اور تفسیر کتاب الکریم کی تعلیم دی اور ثم اورثنا الکتاب الذین اصطفینا من عبادنا وجہ دوسری یہہ ہے کہ یوسف علیہ السلام کو تخت بخت اور قصر مصر مسلم سلطنت اور رسم حکومت دیا وکذلک مکنا لیوسف فی الارض یتبوا منہا حیث یشاء اور نجا کساران امت محمدیہ کو اورنگ بخت ہشت کے درمیان قصر مصر جنت کے کہ ملک موبد اور دولت مخلد ہے عطا کیا اذا رایت ثم رایت نعیما وملکا کبیرا وجہ تیسری یہہ ہے کہ یوسف علیہ السلام کو جمال دیا کہ ہیچ اشتیاق ظہور اسکے عورات لا یمات مصر نے ہاتھ کاٹے وقطعن ایدیہن وقلن حاش للہ ما ہذا بشرا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کمال عنایت کیا کہ واسطے استغراق نور اسکے اہل مؤمنات مدینہ نے زنار توڑے ورایت الناس یدخلون فی دین اللہ

افواجًا وجہ چوتھی یہہ ہے کہ حضرت یوسف کو کلید خزائن زمین عطا کین اجعلنی علی خزائن الارض اور حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کو مفتاح کنوز رحمت اور خزائن رموز مغفرت دین وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین وجہ پانچوین یہہ ہے
کہ بھائیون نے زمان حشمت یوسف مین صاع زرین متاع بن یامین مین دھری قالوا نفقد صواع الملک اور عہد
سعادت عہد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مین متاع بانتفاع نور یقین صدور ملازمان حضرت سید المرسلین مین رکھی
افمن شرح اللہ صدرہ للاسلام فہو علی نور من ربہ وجہ چھٹی یہہ ہے کہ یوسف علیہ السلام کو نور وہ عطا کیا کہ جسکے
دیکھنے سے گرسنگان مصر کی بھوک بھاگ جاتی تھی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسی لوا عنایت ہوگی
کہ محنت کشیدگان قیامت کی جب نظر اسپر پڑیگی بلا اور محنت وہان کی مبدل بعافیت ہوگی وجہ ساتوین
یہہ ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام نے جو روز وصال حضرت یعقوب علیہ السلام کو بالای تخت بٹھایا ورفع
ابویہ علی العرش اور تمام خلائق مصر کو بلایا اور سبکو کہ حلقہ غلامی کا گردن مین رکھتے تھے آزاد کیا اور جب دن قیامت کا ہوگا
تو سب مسلمان بمقتضائے ان اللہ اشتری من المؤمنین انفسہم واموالہم بان لہم الجنۃ بندگان الٰہی ہونگے حاضر کیے جاوینگے
اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اوپر بساط قرب کے تخت شفاعت پر بٹھا کر حق سبحانہ عاصیان گرفتار اور گنہگاران
تبہ روزگار کو منظر سید الابرار گذار کر آتش دوزخ سے آزاد فرماویگا اور مژدہ درجات جنات سے سرافراز کریگا نظم زقوم
ہو سیر وا برکت سے محمد کے ٭ ہر خار بنے گل بشوکت سے محمد کے ٭ امید ہے رحمت کو رحمت سے بدل دیوے
میدان قیامت مین امت سے محمد کے ٭ کیا دور ہے کر دیوے اللہ اس امت پر ٭ دوزخ کو حرام اس دن حرمت
سے محمد کے ٭ امید ہے جنت مین حوران تراحت رو ٭ مل ملکے کرین عشرت ملت سے محمد کے ٭ عشق انکا رکھا جس نے
دل مین کہ نجھے دیکھا ٭ دوزخ سے نجات اللہ الفت سے محمد کے ٭ اور فضیلت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی اوپر حضرت موسی علیہ السلام کے بھی بوجوہ بیشمار ہے ان مین سے بیس وجہین ظاہر ہوتی ہین وجہ اول یہہ ہے
کہ موسی علیہ السلام کو کلیم اللہ کیا وکلم اللہ موسی تکلیما اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حرم راز مین ندیم فرمایا فاوحی
الی عبدہ ما اوحی وجہ دوسری یہہ ہے کہ موسی علیہ السلام کو ید بیضا دیا واضمم یدک فی جیبک تخرج بیضاء اور
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دین بیضا مرحمت کیا اتیتکم بالملۃ الحنیفیۃ السمحۃ البیضاء ید بیضا موسوی قصر
فرعون کو روشن کرتا تھا اور دین بیضائے مصطفوی ساحت قصر الٰہی روشن کرتا ہے افمن شرح اللہ صدرہ للاسلام
فہو علی نور من ربہ وجہ تیسری یہہ ہے کہ موسی علیہ السلام کو عصا دیا کہ سحر چند ہزار ساحران نابود فرماوین تلقف
ما یافکون اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو شفاعت دی کہ لاکھون عاصیون کے گناہون کو یکدم ندم محو کرین شفاعتی
لاہل الکبائر من امتی وجہ چوتھی یہہ ہے کہ موسی علیہ السلام کو بادشاہی اور پیشوائی بنی اسرائیل کی دی اور حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کو خدمتگار مانند جبرئیل کے اور غاشیہ بردار مثل اسرافیل کے دیا اور خود بنفس رب جلیل جل جلالہ ہوا و صم

پانچوین یہہ ہے کہ موسیٰ علیہ السلام آپ سے گئے ولما جاء موسیٰ لمیقاتنا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بلوائے گئے تو
سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلا وجہ چھٹی یہہ ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے کوہ طور پر کلام سنا وکلم اللہ موسیٰ تکلیما
اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کرسی نور پر دیدار پاک دیکھا دنی فتدلی فکان قاب قوسین او ادنی وجہ ساتوین
یہہ ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے چالیس شبانہ روز آب و نان نہ لیا بعد اس کے کلام کیا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو
بے رتبہ خوبی قدس سے بات وہان بسر فرمایا اور دولت وصال سے مشرف کیا ابیت عند ربی وہو یطعمنی
ویسقین وجہ آٹھوین یہہ ہے کہ موسیٰ علیہ السلام کو چالیس روز انتظار مین رکھا اور چالیس لے اٹھین لگایا جب طور
ان سے کلام کیا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بچھونے پر سوتے تھے کہ جبرئیل کے ہاتھ براق بھیجکر بلایا اور طرفۃ
العین مین وہان پہنچایا کہ فہم بشر اور وہم ملک جو لکھ لوح اسکے کو نہین پہنچتا وجہ نوین یہہ ہے کہ موسیٰ علیہ السلام
نے ملتمس عرض کیا کہ ارنی انظر الیک خطاب آیا کہ انظر الی الجبل اشارت بعد نگاہ نے بعد کلام ان کے کیا کم
بلیس سر نکالے تھا اور حضرت صلعم کو وہ قدم گاہ دی کہ جبرئیل نے کہا لو دنوت انملۃ لاحترقت وجہ دسوین یہہ ہے
کہ موسیٰ کو بیچ وادی مقدس کے امر بخلع نعلین آیا فاخلع نعلیک اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اوپر فرق فلک اطلس
نہی خلع نعلین کی آئی کہ یا محمد لا تخلع نعلیک وجہ گیارھوین یہہ ہے کہ جب قرب موسیٰ کو یاد فرمایا موسیٰ کی
ستائش کی ولما جاء موسیٰ لمیقاتنا اور جب قرب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم یاد فرمایا اپنی ستائش کی سبحان
الذی اسریٰ بعبدہ لیلا یہہ دلیل ہے بقائے موسویت کی صفات موسویہ مین اور فنائے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
کی صفات احدیت جل و علا مین وجہ بارھوین یہہ ہے کہ موسیٰ کو بنام علامت یاد کیا جاء موسیٰ اور حضرت صلی
اللہ علیہ وسلم کو بنام کرامت بعبدہ لیلا وجہ تیرھوین یہہ ہے کہ موسیٰ کو آیا کہا اور حضرت کو بردہ فرمایا یعنی وہ
آپ سے بصفت خود اور حضرت کو لے گئے بصفت حق یہان عجب نکتہ ہے کہ جو آپ جاوے بار پاوے
یا نہ پاوے کہ اور جو بلایا جاوے وہ ممکن نہین کہ دخل نہ پاوے کچھ لیجے کہ آئندہ طالب ہے اور بردہ مطلوب اور وہ
مرید اور یہہ مراد اور وہ محب اور یہہ محبوب وجہ چودھوین یہہ ہے کہ حضرت موسیٰ اثر تجلی کا کوہ طور پر دیکھ کر اپنی
صفت سے فانی ہوئے وخر موسیٰ صعقا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کل مقلبات انبیا کے اور عجائبات
ملکوت اور ملا اعلیٰ کے بلکہ انوار جمال و جلال حق مشاہدہ کئے اور جگہہ اپنی سے نہ ہلے یہہ بھی دلیل ہے بقائے
موسیٰ کی بیچ صفت اپنی کے اور فنائے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیچ صفات حق تعالیٰ وجہ پندرھوین یہہ ہے کہ
موسیٰ علیہ السلام نے دیدار چاہا رب ارنی انظر الیک نہ دیکھا یا لن ترانی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آنکھین
بند کین مازاغ البصر وما طغیٰ اس پر تماشا ہے انکے کا کیا الم تر الی ربک وجہ سولھوین یہہ ہے کہ موسیٰ علیہ
السلام کو وہ مرتبہ کرامت کیا کہ امت ان کی دریا سے اتری اور دامن خشک ان کا تر نہوا واذ فرقنا بکم البحر اور

حضرت

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فردائے قیامت وہ پایہ عالی مرحمت ہوگا کہ امت انکی اوپر دوزخ کے گذرے گی
اور بعد من ترا لکا خشک نہ ہوگا جز یا مؤمن فان نورک اطفا لہبی وجہ سترھوین یہہ ہے کہ موسی علیہ السلام دو بار
مناجات جناب الہی مین کرتے تھے اور امت محمدیہ کی خاکسار ہر پانچ بار مناجات کرتے مین المصلی یناجی
ربہ وجہ اٹھارھوین یہہ ہے کہ واسطے موسی کے اور قوم ان کے من وسلوی بھیجا وانزلنا علیکم المن والسلوی
اور واسطے امت محمدیہ کے ایمان اور سکینہ اتارے ہو الذی انزل السکینۃ فی قلوب المؤمنین وجہ انیسوین
یہہ ہے کہ واسطے امت موسی کے پتھر سے بارہ چشمے جاری کئے فانفجرت منہ اثنتا عشرۃ عینا اور
واسطے اصحاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بنان انگشتہا حبیب الرحمان سے فوارے حیات بخش بہائے الفجر الماء من بین
اصابعہ س ه پتھر سے جو ہوئین نہرین جاری تو عجب کیا ہے ؂ انگشت سے دریا کا بہنا یہ اچنبھا ہے ؂ وجہ
بیسوین یہہ ہے کہ حضرت موسی علیہ السلام چالیس روز قوم سے باہر رہتے تھے قوم گوسالہ پرست ہو گئے تھے اور
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بارہ سو تیس برس انتقال ہوئے ہین کہ قوم سے روپوش ہوئے ہین اور ہر روز اعلائے اعلام شریعت
محمدی اور لوائے ملت احمدی پیچ ترقی اور تزاید کے ہے الحمد للہ اور فضیلت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اوپر
حضرت داؤد کے بھی بوجوہ متعددہ ہے تین وجہین انمین محرر ہوتی ہین وجہ اول یہہ ہے کہ حق تعالی نے داؤد ع
کو خلیفہ اپنا کیا انا جعلناک خلیفۃ فی الارض اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ مرتبہ دیا کہ انھون نے اللہ کو خلیفہ اپنا
کہا اللہ خلیفتی من بعدی وجہ دوسری یہہ ہے کہ داؤد علیہ السلام کے ہاتھ مین لوہا نرم کیا والنا لہ الحدید اور حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے دست حق پرست مین قلوب محکم با قساوت کو کہ فہی کالحجارۃ او اشد قسوۃ نشان سکا ہے
موم سے نرم تر کیا فبما رحمۃ من اللہ لنت لہم وجہ تیسری یہہ ہے کہ داؤد علیہ السلام کو نغمہ اور نوا دیا کہ مرغان ہوا
اور ماہیان دریا اور وحوش صحرا ساتھ نغمہ سرائی انکے فریفتہ ہوتے تھے اور بہارہ معاونت انکے مین
مبادرت کرتے تھے کہ یا جبال اوبی معہ والطیر اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو صیت اور آوازہ دیا کہ منور عالم
کا نام ہمہ نہ آدم کا نشان تھا کہ کوس دولت واحتشام اور نقارہ عظمت اور احترام انکا اوپر طارم عالم وجود کے بجا کر اول
ماخلق اللہ نوری اور خس وخاشاک ظلمات جہالت میدان نور فشان معرفت کے بہمن مقدم شریف انکے
کے دور کی کہ ان اللہ تعالی خلق خلقہ فی ظلمۃ ثم رش علیہم من نوری اور فضیلت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اوپر حضرت
سلیمان علیہ السلام کے بھی بہت وجوہ سے ہے ان مین سے دس وجہین بیان ہوتے ہین وجہ اول یہہ ہے کہ سلیمان
علیہ السلام کے لئے باد کو مسخر کی ولسلیمان الریح غدوہا شہر ورواحہا شہر اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ملائکہ مسخر ہوئے
یمددکم ربکم بخمسۃ الاف من الملئکۃ مسومین وجہ دوسری یہہ ہے کہ تخت سلیمان کا ہر رات اور ہر دن ایک
مہینے کا راہ جاتا تھا غدوہا شہر ورواحہا شہر اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا براق ایک آن مین فرش سے

ساتھ عرش گیا وجہ تیسری یہہ ہے کہ سلیمان علیہ السلام کو مرغ سایہ کرتے تھے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حق سبحانہ
ظل خلیل اپنے میں پرورش فرماتا تھا الم تر الی ربک کیف مد الظل بلکہ خدمتگاروں کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
اپنے میں مقام دیگا سبعۃ یظلہم اللہ فی ظلہ یوم لا ظل الا ظلہ الحدیث وجہ چوتھی یہہ ہے کہ سلیمان علیہ السلام کو سلطنت
روئے زمین کی دی رب ہب لی ملکا لا ینبغی لاحد من بعدی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سایہ لواء میں مملکت
عقبیٰ کی عطا ہوگی ولواء الحمد بیدی وجہ پانچوان یہہ ہے کہ سلیمان علیہ السلام کی جن و شیاطین فرمانبردار کئے اور
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ملیکہ مقربین نے وجہ چھٹی یہہ ہے کہ تمام دنیا سلیمان علیہ السلام کو بعاریت دی اور ملک ان
امت محمدیہ کو علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ بہشت میں برابر دس حصے اس مملکت کے دے گے واذا رایت ثم رایت نعیما
وملکا کبیرا وجہ ساتوین یہہ ہے کہ واسطے سلیمان کے ایکروز آفتاب پھرایا اور واسطے ایک ملازم آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے بھی کہ علی بن ابیطالب ہیں کرم اللہ وجہہ آفتاب پھرایا چنانچہ قصہ اسکا مفصل حدیثوں میں وارد ہے
وجہ آٹھوین یہہ ہے کہ سلیمان علیہ السلام کو انگشتری مملکت دی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم نبوت وجہ
نوین یہہ ہے کہ سلیمان علیہ السلام کو کرسی دی کہ شیطان کا دخل ہوا والقینا علی کرسیہ جسدا اور حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کو آیۃ الکرسی عنایت کی کہ شیاطین بھاگیں استخرجت آیۃ الکرسی من کنوز تحت العرش وجہ دسوین
یہہ ہے کہ مرغ حضرت سلیمان سے باتین کرتے تھے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سوسمار اور آہو اور شتر اور
طیور اور وحوش ہم کلام ہوئے چنانچہ شرح اسکی کتابوں میں باب معجزات میں مبین ہے اور فضیلت حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی اوپر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بھی بوجوہ متکثرہ ہے سات وجہیں ان میں سے نقل کی جاتی
ہین وجہ اول یہہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان چہارم پر لے گئے اور وہین رکھا اور امت کو انکی ضائع چھوڑا بل رفعہ
اللہ الیہ اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فوق العرش پہنچایا اور پھر وہان سے لائے تا کہ امت کو دولت وصال سے محروم
نکرین اور خلعت رحمت اور مغفرت سے سرفراز فرماوین وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین وجہ دوسری یہہ ہے
کہ عیسیٰ علیہ السلام کو بن باپ کے پیدا کیا ان مثل عیسیٰ عند اللہ کمثل آدم اور نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کو بیواسطہ نور احدیت
اپنی سے نکالا کہ انا من نور اللہ والمؤمنون منی وجہ تیسری یہہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام بدن مردہ کو دم سے زندہ کرتے
تھے واحی الموتی باذنی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جاہلان مردہ دل کو بدم کرم زندہ و فرخندہ فرماتے تھے او من کان میتا
فاحییناہ وجہ چوتھی یہہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کو وہ یقین دیا کہ جسکے سبب پانی پر جاتے تھے اور حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کو اس سے زیادہ یقین عنایت کیا کہ بروئے ہوا خرامان ہوئے وجہ پانچوین یہہ ہے کہ واسطے عیسیٰ ع
کے مائدہ آسمان سے اترا کہ جسمین طعامہا گوناگون تھے ربنا انزل علینا مائدۃ اور واسطے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مائدہ
پر فائدہ قرآن نازل ہوا کہ علم اولین و آخرین جسمین لا رطب ولا یابس الا فی کتاب مبین وجہ چھٹی یہہ ہے کہ مائدہ

عیسیٰ سبب عذاب قوم ہوا فانی اعذبہ عذابا لا اعذبہ احدا من العالمین اور مائدہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم موجب
رحمت مؤید ہوا و ننزل من القرآن ما ہو شفاء ورحمۃ للمؤمنین وجہ ساتوین یہہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام مامور بمتابعت
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہین اور دلیل اسکی یہہ ہے کہ آخر زمان مین نزول فرماوینگے اور موافق شریعت نبوی کے
کام کرینگے اور مثل ایک عالم کے ہونگے علمائے امت مصطفویہ سے علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحیۃ اور حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم ہمارے مامور نہین ہین انکی متابعت پر لو کان موسیٰ حیا لما وسعہ الا اتباعی اور یہی حال سب انبیا کا ہے جو کوئی
نبی آپکے وقت مین ہوتا متابعت آپ کی کرتا جب یہہ خصائص اور فضائل افضل انبیا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ
مسطور ہوئے معلوم کر لیئے تو سمجھ لیجئے کہ رفع بعضہم درجات مین مراد بعض سے پیغمبر ہمارے ہے صلی اللہ علیہ وسلم ہین کہ
پاس درجات بلند اور مقامات ارجمند فیروزمند ہین وَآتَيْنَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنَاتِ اور دیئے ہم نے عیسیٰ ابن
مریم کو معجزات جیسے تکلم مہد اور احیاء موتی اور بینائی کور اور شفائے ابرص وَأَيَّدْنَاهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ اور قوت دی ہم نے
انکے تئین ساتھ جان پاک کے کہ جبرئیل علیہ السلام ہین تفسیر اسکی پہلے مذکور کر آئے ہین وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا اقْتَتَلَ
الَّذِينَ مِنْ بَعْدِهِمْ اور اگر چاہتا اللہ تعالیٰ نہ لڑتے اور نہ اختلاف کرتے وہ لوگ جو پیچھے انبیا سے تھے مِنْ
بَعْدِ مَا جَاءَتْهُمُ الْبَيِّنَاتُ بعد اسکے کہ آئین ان کے پاس نشانیان روشن اوپر نبوت اور پیغمبری انکے یعنے باتفاق
ایمان لاتے اور اختلاف اور اقتتال مین نہ پڑتے وَلَكِنِ اخْتَلَفُوا اور لیکن اختلاف کیا درمیان اپنے ایک
دوسرے نے پس بعضے امتین سے وہ تھے کہ ایمان لاۓ اوپر دین پیغمبر اپنے کے اور ثابت رہے فَمِنْهُمْ مَنْ آمَنَ
پس بعضے امتین سے وہ تھے کہ ایمان لاۓ اوپر دین پیغمبر اپنے کے اور ثابت رہے اوپر وَمِنْهُمْ مَنْ كَفَرَ اور بعضے
امتین سے وہ تھے کہ کافر ہوے وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا اقْتَتَلُوا اور اگر چاہتا اللہ سبحانہ نہ اختلاف کرتے اختلاف کو
بلفظ اقتتال ذکر فرمایا ذکر سبب سے ارادہ مسبب کا کیا کہ وقوع قتال سبب خلاف ہے اور تکرار یہان واسطے تاکید کے
ہی باقی رہا یہان لیک خدشہ وہ یہہ ہے کہ جملہ مؤکدہ مین جہت کمال اتصال کے واو نہین لاتے یہان جملہ مؤکدہ مین
واو کیون لائے جواب اسکا یہہ ہے کہ اس مقام پر ترکیب اس طرح ہے کہ جیسے جاءنی زید وذہب عمرو وذہب
عمرو معطوف کو تاکید کیا ہے تاکید کو بوجہ عطف نہین لائے وَلَكِنَّ اللَّهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيدُ اور لیکن خدا کرتا ہے جو
چاہتا ہے یعنے ایجاد کرتا ہے جو کچھ چاہتا ہے اتفاق اور اختلاف سے اور اقتتال اور ائتلاف سے يَا أَيُّهَا الَّذِينَ
آمَنُوا أَنْفِقُوا مِمَّا رَزَقْنَاكُمْ اے لوگو جو ایمان لائے ہو خرچ کرو اس چیز سے کہ دی ہے ہم نے تمکو سمجھ لیجے کہ خرچ کرنا مال کا
شریعت مین ساتھ ہفت نوع کے عبادت ہے اول ادائے زکوٰۃ مفروضہ کہ زر و سیم سے بشرط بلوغ حد نصاب
کہ چاندی مین پنجاہ و دو و نیم تولے ہے اور سونے مین ساڑھے سات تولے ہے اور گذرنے ایک برس کے چالیسوان
حصہ الگ کا دینا واجب ہے اور مواشی مین اور اموال تجارت مین اور محصول مین دسوان حصہ جیسا کتب فقہ مین مسطور

ہی واجب ہوتا ہی دوسرا صدقہ فطر ہی کہ نصف صاع جو عبارت چہار رطل سے ہی اور وہ دو سیر
شاہجہانی ہوتا ہی گیہون یا آٹا یا ستو دیتی اور اگر خرما یا جو ہووین تو ایک صاع دے اور یہہ واجب ہوتا ہی
صبح یوم فطر سے اور تقدیم تاخیر اسمین جائز ہی اور جواب اسکا صاحب نصاب پر ہی اپنی ذات سے اور فرزندان
صغیر سے اور لونڈی غلام اپنے سے بچے دے اور زوجہ اور پسر کبیر سے لازم نہین تیسرا خیرات ہی کہ عبارت ہی دینے
سائلون کے سے اور ضیافت مہمانو نکے سے اور اعانت یتیمون کے سے اور ضعیفون کے سے اور قرضدارون کے سے ادا
قدر زکوۃ کے چوتھا وقف ہی جیسے بنانا مسجد کا اور مدرسے کا اور پل کا اور کنوے کا اور مہمان سرا کا پانچوان مصرف حج
ہی خواہ اپنے واسطے خواہ اور مسلمان کے واسطے سامان درست کرنا سواری اور خرچ راہ وغیرہ چھٹا مصرف جہاد ہی
کہ یکدرم اُسمین صرف کرنا برابر سات سو درم کے ہوتا ہی ثواب مین ساتوان اور آگے نفقات واجبہ ہی اور وہ
نفقہ زوجہ کا اور اولاد صغار کا ہی اور سوا اسکے اور محارم کا بھی ہی بشرط طاقت اس شخص کے ہی اور احتیاج انکے
کی یہہ سات قسمین ہین نفقے کی جب یہہ سمجھ لین تو معلوم کیجے کہ آیات سابقہ مین قصہ حضرت داؤد کا اور طالوت کا
اور ذکر قتال اور شجاعت کا بیان فرمایا تھا بیان انفاق مال کا مذکور کیا کہ جیسی شجاعت جلائل اوصاف سے تھی ویسی ہی
سخاوت بھی مکارم اخلاق سے ہی لیکن بجہت تباین مقام کے فصل کیا واو عاطف لاکر وصل کلام مین نفرمایا
اور امر کیا کہ نفقہ دو مِّن قَبْلِ أَن يَأْتِيَ يَوْمٌ پہلے اس سے کہ آوے وہ دن کہ ہول اور ہیبت اسکے سے لَّا
بَيْعٌ فِيهِ وَلَا خُلَّةٌ نہین خرید فروخت بیچ اُس دن کے کہ کوئی کسی کا عذاب مول لے یا بیچ ڈالے اور کسیکے ساتھ اور نہ
یارانہ کہ کوئی کسیکی حمایت کرے وَّلَا شَفَاعَةٌ اور نہ سفارش کہ کوئی کسیکی سفارش کرکر عذاب سے بچاوے ؞
وَالْكٰفِرُوْنَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ اور کافر یعنی جو لوگ کہ کفران نعمت کرتے ہین اور مال کو مصارف واجبہ مین خرچ نہین
کرتے وہی ظالم ہین کہ اپنے نفس پر ستم کرتے ہین کہ مال بمشقت حاصل کرتے ہین اور اُس سے بہرہ مند نہین ہوتے
کشاف مین لکھا ہی کہ تارکان صدقات واجبہ کو کافر کہنا اور یہہ وجہہ تغلیظ کے آیا ہی لیکن یہہ سخن محل نظر
ہی اسواسطے کہ مسلمان کو کافر کہنا چاہیے اور ایسی تغلیظ مسلمان کے حق مین نہ بیان فرمائی مگر یہہ کہا جاتا ہی کہ
کافرون سے یہان مراد کفران نعمت کرنیوالے ہین چنانچہ پہلے ترجمے مین ہم لکھہ آئے ہین معلوم کیجے کہ یہ دون آیت آیات
مسائل سے کہ جس سے مسئلہ توحید کا اور صفات اسکے کا نکلتا ہی وہ یہہ ہی اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اللہ
نہین کوئی معبود بحق لائق پرستش کے بجز وہ برین کام خلق کے تین مگر وہی کہ استحقاق عبادت اسکو ہی اللہ
مبتدا ہی اور لا اسم جنس کا ہی چاہتا ہی اسم اور خبر کو الہ اسم اسکا ہی اور موجود خبر اسکی محذوف ہی
اور یہہ جملہ خبر مبتدا کی ہی اور آیت سابقہ مین امر بانفاق تھا اور آگے آیت مثل الذین ینفقون تا آخر متضمن
فضل انفاق اور لوازم اسکے کی آوینگی یہہ جملہ درمیان مین اور چند جملے اور درمیان دو کلام متصل کے بوجہ اعتراض مذکور

فرمائے اور ہر ایک کو بہ اعتبار نکتے کے لائے ذکر اس جملہ معترضہ کا واسطہ ثنائے خدائے عزوجل کے ہے اور ذکر
اور معترضا لکا اور نکتون کے واسطے ہے باقی رہے یہان کئی خدشے جواب طلب اُنمین سے ایک یہہ ہے
کہ خبر لا کی موجود نکالی ہے اور یہہ معتمد عدم امکان الہ آخر کو نہین ہے اسطرح سے کہ اسکے یہہ معنی ہوئے نہین
کوئی الہ موجود مگر اللہ بس ایسے یہہ معلوم ہوا کہ موجود نہین ہے الہ دوسرا اور ہوے تو ہو سکتا ہے ممکن ہے ہونا اسکا
اور یہہ باطل ہے اور اگر موجود خبر نکالو ممکن نکالو تو خدشہ دوسرا لاحق ہوتا ہے وہ یہہ ہے کہ دلالت نہین کرتا او پر
وجود مستثنی کے اسواسطے کہ یہہ معنی ہونگے کہ نہین کوئی اللہ ممکن سوا اللہ کے اس سے یہہ معلوم ہوتا ہے کہ ممکن نہین واجب
ہے یہہ بھی باطل محض ہے جواب اسکا یہہ ہے کہ اختیار کرتے ہین ہم شق اول کو یعنے خبر اسکی موجود نکالتے ہین
جیسے کہ مشہور ہے اور منع کرتے ہین بطلان ثانی اسکے کو اور عدم امکان الہ آخر اگرچہ واجبات عقائد ہمارے سے ہے
لیکن یہہ ضرور نہین کہ جو عقائد ہین وہ سب اسی کلمے سے نکلین جائز ہے کہ یہان اکتفا فرمایا ہو اور اسقدر دلالت کے
کہ نہین کوئی بیچ وجود کے الہ سواے اسکے کہ یہہ عمدہ مقاصد سے ہے اور اگر کوئی کہے کہ حاجت خبر نکالنے کی کیا ہے
لغت بنی تمیم مین لا کے خبر کا ثبوت ہی نہین چنانچہ ابن حاجب نے لکھا ہے تو جواب مین اسکے کہتے ہین ہم کہ یہہ غیر
معتمد ہے نزدیک محققین کے اور تحقیق اس مقام کی اور یہہ خدشے اور جواب مفصل رسالہ تہلیلیہ مین حضرت
مجدد الف ثانی نے لکھے ہین یہان فرمائے ہین اور ارشاد کیا ہے کہ جیسے حیران ہین عقلا بیچ ذات اور صفات اللہ کے
بسبب حجابوں انوار عظمت کے ویسے ہی بیچ لفظ اللہ مین جو عکس اُن انوار کا اور شعشعان اور لمعان اُنکا پڑتا ہے
حیران ہو گئے ہین دیدہاے مستقرین پس اختلاف کیا ہے کہ یہہ سریانی ہے یا عبرانی اسم ہے یا صفت مشتق ہے
یا غیر مشتق علم ہے یا غیر علم بعضوں نے کہا ہے اصل اسکی الٰہ تھی ہمزہ حذف کرکے عوض اسکے الف لام لے
آئے اسواسطے کہتے ہین یا اللہ حالت ندا مین ہمزہ قطعی جانکر حذف نہین کرتے یہان ایک سوال وارد ہوتا ہے
وہ یہہ ہے کہ عجب شان ہے اس ہمزہ کی کہ قطعی ہو جاتا ہے ندا مین اور وصلی ہو جاتا ہے غیر ندا مین جواب
اسکا یہہ ہے کہ تجویز کرتے ہین الف لام کو عوضی ندا مین اسواسطے کہ الف لام تعریف کی حاجت نہین ہوتی
کہ تعریف بحرف ندا مستغنی ہے تعریف الف لام سے پس قائم مقام ہمزہ اصلی کی جانکر قطعی ٹھہراتے ہین اور غیر ندا
مین جو خلو معانی تعریف سے بالکلیہ نہین تو وصلی بتلاتے ہین فافہم اور بعضوں نے اصل اسکے الالٰہ نکالی ہے چنانچہ پہلے
معنی بسم اللہ مین مذکور آئے الحی زندہ ہے پہلے سب کے زندگانیوں سے اور زندہ رہیگا بعد فنا ہونے
سب کے ہمیشہ یہہ بیان ہے صفت الٰہی کا اور جواب ہے اُس شخص کا کہ سنکہ اللہ لا الٰہ الا ہو پوچھا کہ اوصاف اسکے
کیا ہین فرمایا الحی الآیۃ اور ذکر بار بار اسم کا رد ہے اُن لوگونکا کہ پرستش اصنام کی کرتے ہین اور عبادات جمادات
بیجان بیتمیز مین دم بھرتے ہین القیوم قائم رہنے والا ہے ذات و صفات اپنے مین یا قیوم ہے اقامت امور

تمام لوگ میں اور حفظ مخلوقات میں بہہ اسم رد ہے اُن لوگون کا کہ زندہ ناپایندہ کو پوجتے ہیں جیسے حضرت عیسی
اور حضرت عزیر کو الہ جانتے ہیں بعضے کتب تفسیر میں لکھا ہے کہ اسم اعظم الحی القیوم تین سورہ میں بیچ کلام اللہ کے
مذکور ہے ایک تو سورہ بقرہ میں اس مقام پر دوسری آغاز سورہ آل عمران میں الم اللہ لا الہ الا ہو الحی القیوم تیسری
سورہ طہ میں وعنت الوجوہ للحی القیوم لَا تَأْخُذُهُ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ نہیں پکڑتی اسکو اونگھ اور نہ نیند کہ مبطل ادراک
حواس ظاہر ہے بہہ جملہ تاکید جملہ سابقہ کی ہے اسواسطے کہ جو منزہ اونگھنے سے سونے سے ہوگا وہ مرنے سے فنا ہونے
سے بطریق اولی پاک ہوگا بعضون نے کہا ہے کہ سنہ گرانی کو کہتے ہیں جو سر میں ہو اور نعاس ثقل کو کہتے ہیں
جو چشم میں ہو اور نوم گرانی کو کہتے ہیں کہ دل میں ہو چنانچہ مدارک میں ہے لَهُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ
واسطے اسکے ہے جو کچھ بیچ آسمانون کے ہے مبدعات علویہ سے اور جو کچھ بیچ زمین کے ہے کائنات سفلیہ سے
بہہ جملہ معللہ ہے لا تاخذہ سنۃ ولا نوم کا اسواسطے کہ جب سب کچھ ملک اور تصرف میں اسکے ہوا تو اونگھنا اور
سونا اسے نالائق ہے کہ بہہ موجب غفلت میں اور غفلت میں قیام تصرف نہیں ہوتا چنانچہ حدیث شریف میں ہے
ان اللہ لا ینام ولا ینبغی ان ینام اور ہو سکتا ہے کہ جملہ الا الہ الا ہو الحی القیوم اور جملہ لا تاخذہ سنۃ ولا نوم اور جملہ ما فی
السموات وما فی الارض ہر ایک مرفوع ساتھ خبر ہونے مبتدا کے ہو بحر مواج میں لکھا ہے کہ روایت ہے کہ قوم
حضرت موسی کے نے جناب ارنا اللہ جہرۃ کہا تھا ویسا ہی بہہ بھی کہا تھا کہ آیا سوتا ہے پروردگار ہمارا فرمان ہوا کہ اے
موسی دو شیشے ہاتھ میں لے حضرت موسی نے دو شیشے دونو ہاتھون میں لیے اکو نیند آگئی دونو شیشے گر کر ٹوٹ
گئے تنبیہ ہوئی اکو کہ اللہ منزہ ہے خواب سے اور مقدس ہے اونگھنے سے اسواسطے کہ وہ اگر سو جاوے عالم
کو کون نگاہ میں رکھے شعر خیال غفلت اودھر سے اگر تمہارا ہوا نہ الہی معاملہ زیر و زبر ہمارا ہو مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ
عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ کون ہے جو سفارش کرے انبیا اور ملئکہ وغیرہم سے نزدیک اسکے روز قیامت میں کسیکو
مگر باجازت اسکی یہہ استفہام ہے واسطے انکار کے اور بہہ جملہ بر سبیل جملہ سابقہ ہے کہ جو ایسا ہو کہ تمام آسمان
زمین و مافیہا کا مالک ہو اسکے روبرو کسکو طاقت شفاعت کی بدون حکم اسکے ہو اور بہہ جملہ ردی دعوے
مشرکان کا کہ اصنام کو شفعا اپنا جانتے ہیں چنانچہ کہتے ہیں ہؤلاء شفعاءنا عند اللہ یہہ مضمون بحر مواج میں اور زاہدی میں
ہے اور ملا جیون نے اقوال کہہ کے لکھا ہے کہ لازم آتی ہے اس سے جواز شفاعت انبیا و اولیا بعد اذن واسطے
مومنین کے پس یہہ آیت رد ہے اور معتزلہ کے کہ انکار شفاعت کا کرتے ہیں اہل کبائر کے حق میں سمجھ لیجے کہ شفاعت
یعنے سفارش دنیا میں کئی طرح سے مشہور ہے ایک تو شفاعت بالوجاہت ہے کہ کوئی امیر وزیر کسی
تقصیر وار کی تقصیر بادشاہ سے سفارش کر کر معاف کروا دے اور بادشاہ ہر چند سمجھے کہ قصور اس شخص
لائق قتل کے یا زدوکوب کے ہوا ہے لیکن امیر یا وزیر کے کہنے سے معاف فرما دے اور انکی وجاہت کے

سبب سے گناہ اسکا بخش دے یہہ سمجھ کر کہ یہہ رکن سلطنت ہے آزردگی اسکی موجب تباہی مملکت ہے خاطر
اسکی ضرور ہے دوسری شفاعت بالحب ہے کہ محبوب بادشاہ کا کسی گنہگار کی سفارش بادشاہ سے
کرکر گناہ بخشوا دے اور بادشاہ صرف بیجا جانے کہ کام اس شخص نے قابل تعزیر کے کیا ہے لیکن بپاس خاطر محبوب کے
معاف فرمائے یہہ سمجھ کر کہ درگذرنا گناہ سے ایک شخص کے اگرچہ خلاف آئین سلطنت کے ہے لیکن بہتر ہے
اس رنج سے کہ محبوب کے روٹھ جانے سے ہوگا کہ یہہ بڑی آفت ہے سو خفگی یار کی ہے آفت جان کے
رافت نہ وہ رنجیدہ ہووے اور جو کچھ ہو سو ہو نہ پس یہہ دونون قسم کی شفاعتین جناب حضرت مالک الملک
مین نہین ہو سکتین اسواسطے کہ نہ کسیکے بگاڑ دینے سے اسکا ملک بگڑے اور نہ کسی کے روٹھے سے اسے رنج
پہنچے تیسری شفاعت بالاذن ہے کہ خود بادشاہ کی مرضی ہے کسی گنہگار کے حق مین کہ اسکا گناہ معاف
کرون لیکن بہانہ چاہتا ہے کہ ظاہر اسلطنت مین خلل نہ واقع ہووے پس کوئی وزیر یا امیر مرضی بادشاہ کی دریافت
کرکر سفارش مین اسکے کچھ بصد آداب عرض کرے اور بادشاہ قبول فرمائے یہہ قسم شفاعت سزاوار جناب کبریا ہے
چنانچہ اس آیت شریفہ مین بھی قسم شفاعت کی بیان فرمائی ہے اور وہ جو بعضے منکرین شفاعت کے کج فہمی سے یعنے
اس آیت کریمہ کے نہ سمجھ کر اور سوا اسکے اور آیتین کہ بطریق عموم وارد ہین اور آیات عدم قبول شفاعت کی کہ اکثر وہ
کفار کے حق مین وارد ہین اور یا مراد ان سے قبول شفاعت ہے نہ نفس شفاعت عقیدہ باطلہ اپنے پر استدلال
لاتے ہین یہہ نہین سمجھتے کہ درمیان تحقیق شفاعت کے جناب پیغمبر اور برگزیدگان حق مین اور اس آیت اور آیات
مین اصلا تعارض نہین ہے کیونکہ ظاہر ہے کہ شفاعت اور قبول شفاعت سوا اذن اللہ کے دوسرے کے اختیار مین
نہین لیکن ان اکابر ممدوحہ کے حق مین اذن شفاعت کا وار دنیا مین متحقق ہے اور برزخ مین بھی تا روز قیامت
باقی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے حق مین اور برگزیدگان حق کے حق مین خبر دی ہے کہ یہہ اکابر
دنیا مین اور آخرت مین شفاعت اور نیکی کرینگے اور خبر دینا حضرت کا محمول ہے اسپر کہ حق تعالی نے انکو اعلام
فرمائی کہ یہہ کبرا ماذون شفاعت ہین اور انکو دار برزخ اور آخرت مین احتیاج اذن جدید نہین اور حضرت نے جو فرمایا ہے
بوحی فرمایا ہے وما ینطق عن الہوی ان ہو وحی یوحی اپنے خواہش سے نہین کرتے کلام وحی سے کرتے ہین وہ
باتین تمام صحیح بخاری مین ہے حدثنا محمد بن سنان قال حدثنا ہشیم حدثنا سیار ہو ابو الحکم قال حدثنا یزید الفقیر حدثنا جابر
بن عبد اللہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعطیت خمسا لم یعطہن احد من الانبیاء قبلی نصرت بالرعب مسیرة
شہر وجعلت لی الارض طہورا فایما رجل من امتی ادرکتہ الصلوة فلیصل واحلت لی الغنائم وکان النبی یبعث الی
الامة خاصة وبعثت الی الناس کافة واعطیت الشفاعة انتہی ہے صحیح مسلم مین لکھا ہے اور نووی مین بیچ شرح
اس حدیث کے مذکور ہے کہ المراد منہا الشفاعة العامة لان الشفاعة الخاصة جعلت لغیرہ ایضا اور قاضی

عیاض نے کہا ہے کہ المراد بہا الشفاعۃ ۔ لا اثر دسنن ابن ماجہ مین ہے عن عثمان ابن عفان رضی اللہ عنہ قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یشفع یوم القیمۃ ثلثۃ الانبیاء ثم العلماء ثم الشہداء عاصیون کی جو شفاعت یہہ ہین ماذون
خدا انبیا یعنے وہ ہین پہر علما پہر شہدا یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْہِمْ جانتا ہے حق تعالی جو کچھہ آگے اہل آسمان اور زمین کے
ہے امورات اس جہان کے سے وَمَا خَلْفَہُمْ اور جو کچھہ پیچھے ان کے ہے معاملات اس جہان کے سے یہہ جملہ
دوسری تذئیل ہے مفہوم کلام سابقہ کی سمجھہ لیجے کہ صفت حیات لازم ہے اور قدرت اور علم ملزوم مین
پس لہ ما فی السموت وما فی الارض من ذی الذی یشفع عندہ الا باذنہ مین کمال قدرت بیان فرمائی اور یعلم ما بین ایدیہم
وما خلفہم مین علم ارشاد کیا مذکوران دونو ملزومیون کے سے لازم الکا کہ جملہ الحی القیوم ہے متحقق ہو گیا وَلَا یُحِیْطُوْنَ
بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِہٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ اور نہین گہیر سکتے مخلوقات ساتھہ کسی چیز کے معلومات اسکے سے مگر ساتھہ اسکے
جو وہ چاہے حاصل یہہ ہے کہ کوئی مخلوق چاہے کہ احاطہ علم خالق کرے نہین کر سکتا مگر جس قدر وہ چاہے اسقدر محیط
ہو سکتا ہے وَسِعَ کُرْسِیُّہُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ سما لیا ہے کرسی اسکے نے آسمانون کو اور جو امین ہے اسکو اور
زمین کو اور جو اسمین ہے کرسی نام فلک ہشتم کا ہے کہ محل ثوابت انجم کا ہے سوا ہفت کواکب سیارہ کے دائر
مین اور سات فلک دوار کے اور اضافت کرسی کی طرف خدا واسطے تعظیم مضاف کے ہے جیسے بیت
اللہ اور ناقۃ اللہ بعضے مفسرین کرسی کو بمعنی علم کے کہتے ہین کہ کرسی نشستگاہ علما کی ہوتی ہے اس اعتبار سے
درمیان کرسی کے اور علم کے علاقہ جانتے ہین اور بعضے کرسی سے ملک مراد لیتے ہین اور بعضے عرش عظیم اور
اس جملہ کو بیچ بیان عظمت اور قدرت الہی کے کہتے ہین وَلَا یَئُوْدُہٗ حِفْظُہُمَا اور نہین تھکاتی اسکو
نگہبانی ان دونو چیزون کی یعنے آسمان کی اور زمین کی اس جملہ کا عطف اوپر جملہ سابقہ کے ہے یا حال ہے وَھُوَ
الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ اور وہی ہے برتر اوہام سے اور بزرگتر اندیشہ افہام سے یا برتر ہے صفت نقص اور زوال سے
اور موصوف ہے ساتھہ عظمت اور کمال کے یہہ جملہ متضمن ہے صفات سلبیہ اور ثبوتیہ کو بطریق لف ونشر
سمجھہ لیجے کہ یہہ آیت شریفہ کہ مسمی بہ آیۃ الکرسی ہے مشتمل اوپر توحید الہی کے اور تعظیم اور تمجید اور صفات باری کے
اور کوئی مدلول اعظم اس سے نہین اور شرف عالم نہین ہوتا مگر بشرف معلوم پس یہہ آیت ہوئی اعظم آیات
و سور کلام اللہ کی اسی واسطے اسکے حق مین بہ احادیث صحاح وارد ہے کہ جو کوئی اس آیت کو بعد ہر نماز مفروضہ
کے پڑھے درمیان اسکے اور درمیان بہشت کے سوا موت کے حائل نہین ہوتا اور نہین مواظبت کرتا اوپر
اسکے مگر صدیق اور عابد اور جو کوئی وقت خواب کے پڑھے امن مین رکھتا ہے اسے اللہ اور ہمسایہ اسکے کو اور ہمسایہ
کے ہمسایہ کو اور گہر ونکو جو گرد اگرد اسکے ہین اور جس گہر مین یہہ آیت پڑھی جاوے تیس راتین شیطان وہان نہین
آتا اور چالیس شب ساحرونکا دخل نہین ہوتا اور فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سید بشر آدم ہین اور سید عرب

محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور بہین فخر اور سید فرس سلمان اور سید روم صہیب اور سید حبشہ بلال اور سید جبال طور سینا اور سید
ایام جمعہ اور سید کلام قرآن اور سید قرآن سورہ بقرہ اور سید بقرہ آیت الکرسی اور فرمایا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے کہ جو کوئی پڑھے آیت الکرسی وقت خواب کے حق تعالی مبعوث کرتا ہے طرف اسکے فرشتہ کہ نگہبانی کرے
صبح تک اور فرمایا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی پڑھے دو آیتین شام کو محفوظ رکھتا ہے بلیات سے
سبب اسکے صبح تک اور صبح کو پڑھے تو شام تک ایک آیت الکرسی دوسری حم الیہ المصیر تک اور فرمایا ہے آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے اعظم آیت قرآن مین آیت الکرسی ہے جو کوئی پڑھے اسکو بھیجتا ہے
اللہ طرف اسکے فرشتہ کہ لکھتا ہے واسطے اسکے حسنات اور محو کرتا ہے سیئات جس وقت سے پڑھے دوسرے دن کے
اسوقت تک یہہ سب روایات تفاسیر اور احادیث مین ہین چنانچہ ملا جیون نے سب نقل کئین ہین اور صاحب
تفسیر احمدی اور حسینی والے نے نقل کیا ہے کہ اس آیت کی زبان ہے کہ تقدیس کرتی ہے حق سبحانہ تعالی کے نزدیک
ساق عرش کے اور حدیث مین آیا ہے کہ جو کوئی پڑھے آیت الکرسی بعد ہر نماز مفروضہ کے ایکبار اسے عطا کرتا ہے
حق تعالی دل شکر کرنے والونکا اور عمل صدیقون کا اور ثواب انبیا ؑ کا اور کشادہ کرتا ہے واسطے اسکے رحمت
اور مانع نہین ہوتی کچھہ چیز اسکو دخول جنت سے مگر ملک الموت اگر قبض روح کرے اور جو کوئی کہ مداومت کرے
اوپر اسکے فرمایا ہے حق تعالی اسنے کہ وہ نبی ہوگا یا صدیق یا ایسا شخص کہ راضی ہون مین اس سے یا ایسا آدمی کہ ارادہ
کرے شہید ہونیکا فی سبیل اللہ روایت کی ہے یہہ حافظ یعقوب بن صفیان نے اور مثل اسکے احادیث
اور آثار فضائل مین اس آیت شریفہ کے کتب اور اوراد مین بسیار وارد مین تفصیل انکی موجب تطویل ہے لہذا اختصار
اور اقتصار اسی قدر پر کر کر تحریر ایک نکتہ عجیبہ کیا جاتا ہے وہ یہہ ہے کہ آیت الکرسی بمنزلہ دل کے اس سورہ کے
ہے اور فی الواقع بعد تامل کے دریافت ہوتا ہے کہ جمیع مطالب اس سورۂ بقرہ کے گرد اگرد اسی آیت کے دور
کر رہے مین اور جو اس سورہ کا کہ بمنزلہ جان ہے وہ لفظ الحی القیوم ہے وہ اسی آیت مین واقع ہے اور تمام آیات
سورت شیون و مظاہر اسی کلمے کے مین جیسے کہ تمام اعضاے انسانی شیون و مظاہر جان پاک کے مین تفصیل اس مقام
کی ایسی تطویل ہے کہ یہہ تفسیر تحمل گنجایش اسکی نہین رکھتی لیکن بحکم مالا یدرک کلہ لا یترک کلہ بطریق نمونہ کچھہ
لکھنا ضرور ہے غور سے سنئے جس چیز کا کہ افاضہ اس سورہ مین منظور ہے وہ حیات اور قیومیت پاکیزہ ہے
کہ اوپر لگا رنگ ظہور کے عالم مین جلوہ گر ہو رہی ہے اول حیات ہر ہر فرد انسانی ہے کہ ساتھہ کنتم امواتا
فاحیاکم کے اشارہ فرمایا ہے پھر حیات اور قیام تمام نوع انسان کا ہے ساتھہ ایجاد ابو الآبا کے اور عطا کرنے منصب
خلافت کے انکو اور استقرار اور تمکین انکے کی اوپر زمین کے کہ واذ قال ربک للملائکۃ انی جاعل فی الارض خلیفہ تا آخر قصہ
شرح اسکی ہے پھر حیات اور قیام ایک خاندان ہے خاندانون اس نوع کے سے کہ مانند اس خاندان کے

کوئی خاندان عظمت اور وجاہت مین عند اللہ اور پائدار مین دوسرا تا وقت نزول اس سورہ کے موجود ہوا تھا
ابتدائے شرح اس حیات اور قیام کی نے آغاز رکوع یا بنی اسرائیل اول سے تا انجام یا بنی اسرائیل ثانی کے
کا آخر سیپارہ مین واقع ہے ابتدا دکھنی اور تمام قاموں حیات کے سبب کہ بیچ اس خاندان عالیشان کے ظہور
فرمایا ہے اول اس قسم کو بیان کیا کہ عہد فرعون مین جو قصد ازالہ حیات کا اس خاندان کے کیا تھا ساتھ ذبح ابنا کے اور
ابقائے نسا کے پھر حیات قلوب اس خاندان کی کا ساتھ دینے تورات کے بوصف اسکے کہ حامل اس خاندان کے
ساتھ گوسالہ پرستی کے فکر ازالہ اس حیات کا کرتے تھے ارشاد ہوا اور طریقہ دفع مضرت گوسالہ پرستی کا بھی کہ
بصورت قتل اور بعضے احیائے خاندان تھا مانند عضو متآکل کے ضمن مین اسکے فرمایا پھر جماعت دیگر نے کہ نسلے اور بانہ سوال رویت
کا کرکر حیات اپنی برباد کی تھی ساتھ دعائے موسی علیہ السلام کے خلعت حیات سر نو پہنی پھر تمام بنی اسرائیل جو
سبب نافرمانی کے حضرت موسی کہ صحرائے لق و دق مین گرفتار ہوگئے تھے قریب تھا کہ مر جاوین جناب غیب سے
اول اسباب حیات اور قیام ان کے سے سایہ ابر کا نمودار کیا اور من و سلوی نازل کیا پھر وادی بے نشان
آبادی دیا پھر چشمے آب رواں کے پتھر سے بہا تا صورت حیات انکی برہم ہو اور جب اس خاندان مین ایک
فرقہ بسبب ہتک حرمت سبت مستحق ازالہ حیات انسانیہ ہو کر حرم حیات خسیسہ حیوانیہ عوض مین خلعت حیات
طیبہ انسانیہ کے پہن کر مسخ ہو گیا عنایت الہی نے شر اسکی کو سرایت ان سے باز رکھا اور اس قصہ کو واسطے اور ونکے
عبرت کیا تا کہ آئندہ حیات اور قیام اس خاندان کا ساتھ امثال ان معاصی کے مختل نہو پھر قصہ بقرہ مین حیات عجیبہ
غیبیہ نمودار فرما کہ دستور العمل واسطے ان کے ارشاد کیا اور باوصف ان سب باتون کے قوۃ قلب کی انکے
اور تقاتل اور تشاجر انکا اور بسبب نفاق فیما بین کے نقض عہود و مواثیق الہی کرنا اور بیچ فکر ازالہ قیام اس خاندان کے ہونا
اور ظہور عنایات الہی بیچ دفع ان کے ارشاد ہوا تا آخر کلام متحیر ہوا ساتھ بیان حرص انکے کے اوپر حیات کے اور فرار ہونے
باوجود اسکے کہ اسباب حیات کو جڑ سے اکھیڑتے تھے اور دواعی موت کے ہر طرف سے اوپر اپنے جمع کر
تھے پس فعل انکا مناقض خواہش انکے کا تھا اور عجب تر یہ ہے کہ باوجود حرص کے اوپر حیات کے اور قیام خاندان
اپنے کے ساتھ اس فرشتے کے کہ اوپر اس کام کے موکل ہے اور حیات اور قیام پر خاندان با مداد اور اعانت
اسکے ہی دشمنی رکھتے تھے چنانچہ آیت قل من کان عدوا لجبریل مین مذکور ہے اور بطریق تتمہ اس کلام کے
اشتغال اس فرقے کا ساتھ سحر اور دیگر کلمات کفر کے کہ مزیل حیات غیبیہ الہیہ ہین معرض بیان مین آیا تا آنکہ قصہ اس
خاندان کا تمام ہوا من بعد بیان حی و قائمی خاندان دوسرے یعنی اسمعیل سے شروع فرمائی اور ابتدا اسکی آیت و
اذ ابتلی ابراہیم ربہ بکلمات سے آغاز کئی اول قیام خاندان اسماعیلی کا ساتھ بنائے خانہ کعبہ معظم کے اور
بقا اس خانہ تجلی آشیانہ کے بیچ اس بقعہ مبارکہ کے ارشاد ہوا پھر امر باستقبال اس خانے کے بیچ عبادات اور تعظیم و

حرمت اسکے کی کہ سبب قیام کا اُس خاندان کے تھا اشعار فرمایا اور جب بیان حی اور قائمی ان دونو خاندان عمدہ کے
سے فراغت پائی چند قسمیں حیات سے کہ بظاہر منافی حیات کی معلوم ہوتی ہیں اور حقیقت میں خلاصہ قیام حیات ہیں
بطریق تنبیہ ادا فرمائیں از انجملہ شہادت فی سبیل اللہ کہ بمقتضائے ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات بل
احیاء ولکن لا تشعرون بہترین انواع حیات ہے لہذا اوپر اسباب اس نوع حیات کے تشجیع فرمائے اور دلیر گردانا
اور ساتھ صبر کے اوپر مصائب کے وعدہ اجر جزیل کا کیا اور بشارت عمدہ کا عنایت فرمایا اور از انجملہ قصاص
قصاص کہ بظاہر سلب حیات ہے قاتل سے اور حقیقت میں ایک عالم کی زندگی کا سبب ہے اور انہیں سے
ہے حیات معنوی ہر میت کے ساتھ الفاظ وصیت اسکے کی نفی تبدیل اور تغیر اور انہیں سے ہے حیات
روح کے ساتھ گرسنہ اور تشنہ رکھنے کی بیچ صوم میں اور انہیں سے ہے حیات دین کی ساتھ جہاد اور قتال کے
کہ با اعدائے دین ہو کہ آیت وقاتلوا فی سبیل اللہ میں تا آخر قصہ مذکور ہے اور ان میں سے ہے حی اور قائمی ملت کی
ساتھ اقامت شعائر حج کے ایام حج میں بیچ اس مکان کے کہ بناء اس خاندان عالی کا ہے پھر حی اور قائمی بیچ خانہ
کے ساتھ بیان آداب نکاح کے اور منع کے قریب ہونے سے حالت حیض میں کہ موجب انقطاع حیات
جنین وفاسدہ ہے اور منع اتلاف حقوق زوجیت کے سے ساتھ بہانہ قسم کے کہ اسکو عرف شرع میں
ایلاء کہتے ہیں اور پرورش یتیموں کی اور کیفیت انفاق کی اوپر اقارب کے بھی ضمن خانہ داری میں مذکور ہوئے پھر جب
ساتھ انفساخ عقد نکاح کے اور برہمی خانہ داری کے واقع ہو کہ اسکو عرف شرع میں طلاق کہتے ہیں تو واسطے بقائے
آثار نکاح کے اور قائم رکھنے حقوق خانہ داری کی محافظت عدت کی اور دینا متعہ کا اور ارضاع اولاد کی تقیید قائمی تا حی
اور قائمی اُس عقد کی بالکلیہ برہم نہ ہو اور یہ مضامین تا آیتہ الم تر الی الذین خرجوا من دیارہم ممتد ہیں اور جو ان سب سے فراغت
ہوئے چند قصہ عجیبہ جنس ورود حیات غلبہ سے نفی اسباب ظاہر ارشاد فرمائے تا کہ معنی حی اور قیوم
کی قبل نزول اس کلمہ کے اور بعد نزول اسکے کے اذہان سامعان استقرار پذیر ہوں وہ جو قبل نزول اس کلمہ کے ہیں
وہ دو قصے ہیں پہلا قصہ حیات ایک جماعت کے کا ہے بنی اسرائیل سے کہ وبا سے بھاگ کر مر گئے
تھے پھر دعا سے حضرت حزقیل کے زندہ ہوئے دوسرا قصہ حضرت شمویل اور طالوت کا ہے کہ بعد زوال قیام
خاندان بنی اسرائیل کے اعادہ قیام خاندان مسطورہ کا ہوا اور حضرت داؤد کے ہاتھ میں تابوت سکینہ آکر قیومیت
اتم اور اقرنی ظہور کیا اور جو بعد نزول اس کلمہ کے ہیں وہ چند قصے ہیں اول قصہ نمرود کا ساتھ حضرت ابراہیم
علیہ السلام کے ہے کہ احیا اور اماتت الٰہی کو نہ سمجھا اور اپنے آپ کو حی بحیثیت قرار دیا دوسرا قصہ حضرت
عزیر کا ہے کہ حیات اور قیام شہر ویران کا مستبعد جانتے تھے تا آنکہ وہ مرے اور سواری اپنی کی اعادہ حیات
اور قیام کا ساتھ حق الیقین کے معلوم کیا تیسرا قصہ ابراہیم علیہ السلام کا ہے کہ کیفیت احیائے موتی میں توقف

رکھتے تھے یہانتک کہ ساتھ عین الیقین کے کیفیت انکی دیرم عالم سر بریدہ و پراگندہ سکے دیکھ لے اور یہہ مضمون تا آیت مثل الذین ینفقون ختم ہوئے پھر نوبت ذکر حی اور قائمی اموال کے شروع ہوئی اور وہ چیز کہ موجب حی اور قائمی اموال کے اذہان میں لوگونکے ہے رباخواری سے اور حقیقت میں موجب اتلاف اموال ہے عنداللہ مفصل ارشاد ہوا اور بالعکس اسکے انفاق اور صدقہ ہے فی سبیل اللہ کہ اذہان مردم میں موجب تلف اموال ہے اور عنداللہ سبب حیات اور تضاعف اسکا ہے تفصیلوار بیان ہوا اور واسطے حی اور قائمی اموال کے اور معاملات مشروعہ میں مبایعات اور مدائنات سے دستور العمل ہے باب کتابت اور استشہاد کے عنایت کر کر سورۂ بقرہ کو ختم فرمایا پس معلوم ہوا کہ مطالب اس سورہ کی سب شرح اور بسط حی اور قیوم کے ہین اور یہہ کلمہ بمنزلہ جان کے ہے اس سورت مین اور آیت الکرسی بمنزلہ دل کے ہے اور تمام یہہ سورہ بمنزلہ اعضا اور جوارح کے ہے واللہ اعلم اور واسطے مہمات دینی اور دنیوی کے اور ترقی صوری اور معنوی کے اور برآنے حاجاتکے اور آسان ہونے مشکلات کے عمل اس آیت شریفہ کا کمال مجرب ہے لیکن اجازت مرشد شرط ہے اور کتمان اس عمل مین ضرور ہے کہ سر عظیم ہے اور طریقہ اسکا یہہ ہے کہ اول اور آخر درود تین تین بار پڑھ کر شروع کرے اس آیت شریفہ مین دس وقف مین جب اللہ لا الہ الا ہو کہے خنصر دست راست کو بند کرے جب الحی القیوم کہے تو بنصر کو دست راست کے بند کرے جب لا تاخذہ سنۃ ولا نوم کہے تو وسطی کو اور جب لہ ما فی السموات وما فی الارض کہے تو سبابہ کو اور جب من ذا الذی یشفع عندہ الا باذنہ کہے تو ابہام کو بند کرے اور جب یعلم ما بین ایدیہم وما خلفہم کہے تو خنصر دست چپ کو بند کرے اور جب ولا یحیطون بشیء من علمہ الا بما شاء کہے تو بنصر کو اور جب وسع کرسیہ السموات والارض کہے تو وسطی کو اور جب ولا یؤدہ حفظہما کہے تو سبابہ کو اور جب وہو العلی العظیم کہے تو ابہام دست چپ کو بند کرے پھر دس بار وہو العلی العظیم کو تکرار کرے اور ایک ایک انگلی کھولتا جاوے ابہام سے دست چپ کے شروع کرے خنصر تک پھر ابہام دست راست سے اسکے خنصر تک بعد اس کے ساتھ اشارہ ابہام مین کے آیت والہکم الہ واحد لا الہ الا ہو الرحمن الرحیم اور آیت الم اللہ لا الہ الا ہو الحی القیوم اور آیت لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین ہر ایک کو تین بار کہے بعد اسکے اللہم یا وہاب ساتھ اشارہ ابہام کے پانچ بار کہے اور دست راست کی انگلیان بند کرتا جاوے خنصر سے بند کرنا شروع کرے پھر پانچ بار باشارہ ابہام دست چپ کے اور دست چپ کے انگلیان اسیطرح بند کرے اسی طرح یا فتاح یا رزاق یا غنی یا کافی یا بدوح یا حفیظ یا لطیف یہہ ساتون اس عمل مین لاوے بعد اسکے بعظمۃ ہذہ الآیات وہذہ المقطعات کہہ کر حاجت اپنے دل مین تصور کرے بعد اسکے بعض کفاً اتنا کہکر انگلیان دست راست کی کھولے ہر ہر حرف ہر ایک انگلی کھولتا جاوے اور اسیطرح حمعسق حمایۃ اتنا کہکر انگلیان دست چپ کی کھولے بعد اسکے پس وہ تکرار کرے ساتھ ان عقد کے کہ

ایضاً

آیت الکرسی کے وقفون مین عمل مین لایا تھا تیسوین مرتبہ یٰسٓ والقرآن الحکیم سارا کہے اور انگلیان ہاتھون کی اسی طرح بند رکھکر دس بار سلام قولاً من رب الرحیم وعنت الوجوہ للحی القیوم یا حی یا قیوم یا حافظ یا ناصر یا معین برحمتک استغیث کہے پانچ بار ساتھ اشارے ابہام دست راست کے اور پانچ بار ساتھ اشارے ابہام دست چپ کے بعد اسکے انگلیان اپنی قطع پر ہون کر لا اکراہ فی الدین قد تبین الرشد من الغی فمن یکفر بالطاغوت ویؤمن باللہ فقد استمسک بالعروۃ الوثقی لا انفصام لہا واللہ سمیع علیم اللہ ولی الذین آمنوا یخرجہم من الظلمات الی النور والذین کفروا اولیاؤہم الطاغوت یخرجونہم من النور الی الظلمات اولئک اصحاب النار ہم فیہا خالدون تحصنت بذی الملک والملکوت واعتصمت بذی العزۃ والجبروت وتوکلت علی الحی الذی لا یموت دخلت فی حذر اللہ وحفظ اللہ وعظمۃ اللہ وکنف اللہ وکہف اللہ وجوار اللہ پڑھے پھر کہیعص کفاتنا کہکر انگلیان دست راست کی بطریق مذکور کھولے اور حمعسق حمایتنا کہکر انگلیان دست چپ کی کھولکر دونو ہاتھ جمع کرکر انگلیان فسیکفیکہم اللہ وہو السمیع العلیم باب نا تبارک حیطاننا یٰس سقفنا لا الہ الا اللہ حصارنا محمد رسول اللہ قفل وتسماره وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد وآلہ اجمعین پڑھکر جو مطلب ہو عرض کرے جناب الٰہی سے پھر ہاتھ منہہ پر پھیرے امید ہے کہ مقرون باجابت ہووے مجرب مشائخ ہے لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ نہین زبردستی بیچ قبول کرنے دین اسلام کے لانے عرب کے یعنے زبردستی نکرے کسی کو یہود اور نصاری اور مجوس اور صابئین سے اسلام لانے پر بشرط قبول جزیہ اور بعضے مفسرین کہتے ہین کہ حکم اس آیت کا ساتھ آیت وجاہد الکفار والمنافقین واغلظ علیہم کے منسوخ ہے چنانچہ کشاف مین مذکور ہے اور بعضے کہتے ہین کہ یہہ اہل کتاب کے حق مین ہے خاص کر انھون نے اپنے نفسون پر جزیہ ہی مقرر کر لیا تھا روایت ہے کہ ابو الحصین انصاری کہ قبیلہ بنی سالم بن عوف سے تھا دو بیٹے رکھتا تھا قبل بعثت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سے دونو نصرانی ہوگئے تھے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینے مین تشریف لائے یہہ زبردستی کرنے لگا انپر کہ قبول کرین دین پیغمبر اور قسم کھائی اپنے کہ واللہ نہین چھوڑونگا مین جب تک اسلام نلاوین یہہ جھگڑا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا انصاری نے کہا یا رسول اللہ آیا داخل ہو بعض میرا آگ مین اور مین دیکھون یہہ آیت اسکے شان مین نازل ہوئی چنانچہ کشاف مین مذکور ہے اور بحر مواج مین اسکا قصہ کہا نہین مسطور اور حسینی مین یہہ قصہ اس طرح لکھا ہے کہ ایک ترسا آیا تھا مدینے مین شام سے اسکے دونو لڑکے دین ترسائی اختیار کرکر اسکے ساتھ شام کو چلے ابو الحصین نے آنحضرت سے اجازت چاہی کہ جاکر باکراہ دین اسلام پر انہین لاوے یہہ آیت نازل ہوئی کہ کسے کو اکراہ نکرو اور زبردستی طرف دین کے لاکر معاملہ اجبار مین نہ ڈالو کام دین کا بہ اختیار مکلف اور رضا اسکے مین چھوڑدو باقی رہا یہان ایک خدشہ وہ یہہ ہے کہ قتال مشرکون سے کرنا یہہ بھی تو اکراہ فی الدین سے ہے کہ جہاد کرنا تیغ اور برچھی لگاکر واسطے قبول دین کے ہے اور معنی اکراہ کی یہی ہین اور

جب قتال ثابت ہوا منع اکراہ سے کیونکر ہوگا جواب اسکا یہہ ہے کہ قتال اُس اکراہ سے کہ منع ہی نہین ہے
اس واسطے کہ جس قتال مین ابتداء کافرون سے ہے وہ تو دفع ہے اور جسمین ابتدا مسلمانون سے ہے بعد دعوت کے وہ سزا
کفر ہے اور اکراہ تو اسیرون کے ذمیون کے اور عاجزون کے حق مین ہے نہ کہ محاربون سرکارون کے حق مین اور اگر کوئی
کہے کہ رفع طور جو بالاے سر قوم موسیٰ علیہ السلام فرمایا تھا وہ بھی تو اکراہ فی الدین تھا
نفی اکراہ کی کیونکر ہو سکے تو جواب اسکے کہتے ہین ہم کہ رفع طور کار خدا سے ہے
اور کار خدا منزہ چون و چرا سے ہے چنانچہ بحر مواج مین یہہ اعتراض اور جواب
مسطور ہے قَدْ تَبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ تحقیق روشن ہوئی راہ راست گمراہی سے اور نکوئی تباہی سے یعنے کفر
ایمان سے اور حق باطل سے متمیز ہوا معرفت ذات اور صفات کی ہویدا ہوئی اور دلائل ایمان اور القان کے واضح و روشن ہوے
اب کار دین باختیار مکلفات چھوڑ دیجے کہ عاقل ساتھ عقل اپنے دریافت کر کر راہ راست اختیار کر لیگا فَمَنْ يَكْفُرْ
بِالطَّاغُوتِ پس جو کوئی کافر ہوں ساتھ معبودان باطلہ کے خواہ شیطان ہو خواہ بت ہوں خواہ ساحر ہوں وَيُؤْمِنْ
بِاللَّهِ اور ایمان لائے ساتھ اللہ کے فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَىٰ پس تحقیق ہاتھ مارا ساتھ دست آویز محکم کے اور
پکڑ رکھی گرہ مضبوط کہ اُسے شکست نہین عروۃ الوثقیٰ قبول مضمون لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہے یا مراد اس سے قرآن ہے
یا سنت سید الانام ہے علیہ الصلوٰۃ والسلام مقامات خواجہ خواجگان قطب الانس و جان خواجہ بہاؤ الدین نقشبندی
رضی اللہ عنہ مین لکھا ہے کہ اس طریقے مین ہمارا طاغوت ماسوا حق ہے کفر ساتھ اسکے اور ایمان ساتھ حق ہر قدم مین
شرط راہ الٰہی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بدترین الٰہ باطلہ کہ زمین مین پرستش کرتے ہین لوگ
انکی ہوا انکی ہے افرایت من اتخذ الٰہہ ہواہ آیا نہین دیکھا تو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم انکو کہ جنہون نے مقرر کیا ہے
خدا ہوا اپنی کو اور حدیث شریف مین وارد ہے کہ لعن عبد الدنیا و عبد الدراہم لعنت کیا گیا ہے بندہ دنیا کا
اور بندہ دراہم کا اور صوفیہ کہتے ہین کہ چیزیکہ در بند آنی بندۂ آنی جس چیز کے ساتھ تعلق قلبی ہو اُسیکا بندہ ہے
پس چاہیے کہ قطع تعلقات ماسوی اللہ کر کے توجہ دل بجانب معبود مطلق رکھے اور ہر لحظہ اور لمحہ نگرانی اور التفات
دل طرف غیب الغیب کے ہو یہان تک کہ وہ حضور اور نگرانی احاطہ جہات ستہ کو کر کر سراپا کو گھیر لے نسبت نقشبندی
عبارت اسی سے ہے اور یہی ہے عروۃ الوثقیٰ لَا انْفِصَامَ لَهَا نہین انقطاع اور انفصال واسطے اسکے وَاللَّهُ
سَمِيعٌ عَلِيمٌ اور اللہ سننے والا ہے قول اُس شخص کا کہ متوصل ساتھ عروۃ الوثقیٰ کے ہے اور جاننے والا ہے
نیت مستمسک عروۃ الوثقیٰ کی سمجھ لیجے کہ یہان ایک خدشہ ہے وہ یہہ ہے کہ کفر بالطاغوت کو مقدم
لائے اور ایمان بخدا موخر وجہ کیا ہے جواب اسکا یہہ ہے کہ اثبات معبود مستحق باتفاق ہے کہ لئن سألتهم
من خلق السموات والارض ليقولن الله اسکا مصداق ہے خلاف اس گروہ کا کہ باشتراک قائل ہین پس نفی الٰہ باطلہ

کے اثبات معبود برحق ہے اَللّٰہُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یُخْرِجُھُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ اللہ دوستدار ہے یا متولی کار ہے
ان لوگوں کا کہ ایمان لائے ہیں نکالتا ہے انکو تاریکی کفر اور ضلالت سے طرف روشنی ایمان اور ہدایت کے یا انکار سے
طرف معرفت کے یا شک سے طرف یقین کے یا ظلمت نفس سے طرف نور دل کے یا صفات بشریت سے
طرف اخلاق ربوبیت کے یا سیئات سے طرف حسنات کے اور اگر کوئی یہاں خدشہ کرے کہ ظلمات کو جمع لائے
اور نور کو مفرد وجہ کیا ہے تو کہتے ہیں ہم کہ نور سے نور ایمان مراد ہے اور ایمان ایک ہے اسواسطے بصیغہ مفرد لائے
اور اضافت ظلمات کی طرف کفر کے ہے کہ ہزاروں اقسام رکھتا ہے اس جہت سے بصیغہ جمع ذکر فرمایا لیکن اور ایک
شبہ یہاں وارد ہوتا ہے وہ یہہ ہے کہ مومنان اصلی جیسے پیغمبر علیہم السلام اور اطفال کہ فطرت اسلام پر پیدا
ہوں اور اُسی پر فرض ان کے حق میں خروج ظلمات سے کیونکر ہوگا قبل دخول کے خروج غیر ممکن ہے جواب
اسکا یہہ ہے کہ ان کے حق میں ثبات اور برقرار اسلام کے اور نگاہ رکھنا ظلمات سے کہا جاتا ہے اور تفسیر
ایمان کی آغاز سورہ بقرہ میں بیچ معانی یؤمنون بالغیب کے مسطور ہوئی ہے مگر بعضے تحقیقات کہ وہاں بیان نہیں ہوئے
اور اظہار اسکا موجب فوائد کثیرہ ہے یہاں تحریر ہوتی ہیں سمجھ لیجے کہ ایمان بیچ عرف شرع کے عبارت تصدیق
سے ہے یعنی گرویدہ ہونے کی اور باور کرنے سے ان چیزوں کے کہ یقین معلوم ہیں کہ دین محمدی سے ہیں صلی اللہ علیہ
وسلم اسواسطے کہ ایمان کو قرآن مجید میں جابجا کام دل کا فرمایا ہے چنانچہ کہیں فرماتا ہے قلبہ مطمئن بالایمان اور کہیں
ارشاد کیا ہے کتب فی قلوبہم الایمان اور کسی مقام پر کہا ہے ولما یدخل الایمان فی قلوبہم اور ظاہر ہے کہ کام
دل کا بھی تصدیق ہے اور بس اور ایمان کو مقرون بعمل صالح بھی فرمایا ہے چنانچہ ان الذین آمنوا وعملوا الصالحات
اور مقرون بمعاصی بھی کیا ہے جیسے اس آیتمیں وان طائفتان من المؤمنین اقتتلوا اور اس آیتمیں والذین آمنوا ولم یہاجروا
پس معلوم ہوا کہ نہ عمل نیک کو ایمان میں دخل ہے اور نہ اعمال بد برہم زنندہ ایمان ہیں اور اقرار محض کو بے تصدیق
کے مذمت فرمائی ہے چنانچہ اس آیتمیں ومن الناس من یقول آمنا باللہ وبالیوم الآخر وما ہم بمؤمنین پس معلوم ہوا کہ
اقرار محض حکایت ایمان ہے اگر حکایت ساتھ محکی عنہ کے مطابق ہوئے فبہا والا خداع اور ریا کے سوا نہیں ہے اور
محکی عنہ نہیں ہے مگر تصدیق اور تحقیق اس مقام کی یہہ ہے کہ چنانچہ ہر چیز کے تین نحو وجود کے ہیں وجود عینی وجود
ذہنی وجود لفظی اسیطرح ایمان کے بھی یہہ تین نحو وجود کے متحقق ہیں اور قاعدہ مقرر ہے کہ وجود عینی ہر چیز کا اصل
ہے اور باقی وجودات فرع اور تابع اس وجود کے ہیں پس وجود عینی ایمان کا نور ہے کہ دل میں حاصل ہوتا ہے بسبب
رفع حجاب کے کہ درمیان اسکے اور درمیان حق کے ہیں اور یہی نور ہے کہ آیت مثل نورہ کمشکوٰۃ فیہا مصباح میں
مثل اسکے کی مثال فرمائی ہے اور اس آیت اللہ ولی الذین آمنوا یخرجہم من الظلمات الی النور میں سبب اسکا مذکور
کیا ہے اور یہہ نور مانند سب انوار محسوسہ کے قابل قوت اور ضعف اور اشتداد اور انتقاص ہے چنانچہ آیت

اذا تلیت علیہم آیاتہ زادتہم ایمانا میں اور آیات کثیرہ مین ارشاد فرمایا ہے اور طریقہ زیادتی اُسکے کا یہہ ہے حجب
حجاب مرتفع ہوا نور زیادہ ہوا ایمان نے قوت پکڑی یہان تک کہ اوج کمال ہینے کو پہنچا اور اُس نور نے منبسط اور
فراخ ہوکر جمیع قویٰ اور اعضا کو احاطہ کیا پس اوّل انشراح صدر کا حاصل ہوتا ہے اور اوپر حقائق اشیا کے مطلع ہوتا ہے
اور غیوب الغیب اور مدارکہ اُسکے کے متجلی ہوتا ہے اور ہر چیز کو موضع اُسکے مین پہچانتا ہے اور صدق انبیا علیہم السلام
بیچ ہر چیز کے کہ فرمایا ہے اُنھون نے اکثر فرمایا ہے ابھون نے اجمالا اور تفصیلا وجدانی ہوجاتا ہے بقدر نور کے
اور بقدر انشراح صدر کے اور ارادہ دل کا بہی ہوتا ہے کہ جو فرمایا ہے امر الٰہی سے وہ بجالایا جاے اور جو نہی کی ہے اُس سے
اجتناب کیا جاے اس حال مین انوار اخلاق فاضلہ کے اور ملکات حمیدہ کے اور اعمال صالحہ متبرکہ کے ساتھ نور معرفت کے
باہم ہوکر ظرف چراغان شبستان ظلمانی طبیعت بہیمہ اور شہویہ مین روشن کرتے ہین چنانچہ اسی معنی مین اشارہ بآیات
قرآنی فرمایا ہے کہ نورہم یسعی بین ایدیہم وبایمانہم اور نور علی نور یہدی اللہ لنورہ من یشاء اور وجود ذہنی ایمان کا مقتضی
رکھتا ہے اول ملاحظہ اجمالی اُس معارف متجلیہ کا اور غیوب منکشفہ بوجہ کلی کہ مفاد کلمہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ
ہے اور اُس ملاحظہ کو تصدیق اجمالی اور گرویدن اور باور کردن کہتے ہین دوسرا ملاحظہ تفصیلی ہر ہر فرد کا افراد غیوب
متجلیہ اور حقائق منکشفہ سے ساتھ ربط کے کہ فیما بین رکھتا ہے اُس ملاحظے کو تصدیق تفصیلی کہتے ہین اور وجود لفظی
ایمان کا بیچ اصطلاح شارع کی شہادتین کا نام ہے پس ظاہر ہے کہ وجود لفظی ہر چیز کا بدون تحقق حقیقت اُس چیز کے
اصلا فائدہ نہین رکھتا والا تشنے کو نام آب سیراب کرے اور گرسنہ کو نام نان تسلی بخشے مگر یہہ کہ تعبیر ما فی
الضمیر سے جو بدون واسطہ نطق اور تلفظ کے عالم بشریت مین امکان نہین ناچار تلفظ کو ساتھ کلمہ شہادتین کے دخل
عظیم دیا ہے حکم ایمان شخص مین کہ فرمایا ہے امرت ان اقاتل الناس حتی یقولوا لا الٰہ الا اللہ فاذا قالوا عصموا منی
دماءہم واموالہم الا بحقہا وحسابہم علی اللہ اور اسی تحقیق سے معلوم ہوی کیفیت زیادتی اور کمی ایمان کی اور قوت اور ضعف
اُسکا اور یہی واضح ہوا کہ جو حدیث مین وارد ہے لا یزنی الزانی حین یزنی وہو مومن اور الحیاء من الایمان اور لا یومن
احدکم حتی یأمن جارہ بوائقہ اور لا یومن احدکم حتی یحب لاخیہ ما یحب لنفسہ یہہ سب محمول ہین اوپر کمال ایمان کے
بیچ وجود عینی اُسکے کے اور جس نے نفی زیادت اور نقصان کی کی ہے ایمان مین مراد اُسکی مرتبہ اوّل ہے وجود ذہنی
ایمان کے مین پس نزاع اور خلاف کچھ کسی کا اسمین نہین ہے اور ایمان دو قسم ہے ایمان تقلیدی ہے اور ایمان
تحقیقی اور ایمان تحقیقی بھی دو قسم ہے استدلالی اور کشفی اور ہر ایک ان دو قسم سے یا انجام رکھتا ہے کہ اُس
حد سے تجاوز نہین کرتا یا انجام نہین رکھتا جو انجام رکھتا ہے اُسے علم الیقین کہتے ہین اور جو انجام نہین رکھتا وہ بھی
دو قسم ہے یا مشاہدہ ہے کہ مسمی بعین الیقین ہے یا شہود ذاتی ہے کہ مسمی بحق الیقین ہے والذین کفروا

اولیاءہم الطاغوت یخرجونہم من النور الی الظلمٰت اور جو لوگ کہ کافر ہوئے دوست اُن کے شیطان ہین

رکھے گئے ہیں مگر شیطان سے مراد اعم ہے طاغوت سے جسکی عبادت کیجاوے سوا خدا کے
اور ضمیر جمع اون کی جو مذکور ہے طرف طاغوت کے باعتبار جنس معنی جمع ہے سمجھ مترجم منوا ہے اللہ ولی
الذین آمنوا کے صیغہ ماضی کا ہے دلالت کرتا ہے اور تحقیق ایمان نے خروج طرف ایمان کے [illegible]
اور [illegible] بعد تحقیق کفر کے خروج طرف کفر کے حاصل نہیں ہوتا اسی واسطے بعضے ائمہ مفسرین نے [illegible]
کے لئے امنوا کو معنی ارادوا ان یؤمنوا اور کفروا کو معنی صمموا علی الکفر لیا ہے اخراج کفر سے طرف ایمان کے بعد تحقیق ایمان کے
اور اخراج ایمان سے طرف کفر کے بعد تحقیق کفر کے نہیں ٹھہرتا ہے اور بعضوں نے اخراج کو معنی اثبات لیا ہے [illegible]
سمجھے مذکور ہوا ہے اور بعضوں نے امنوا اور کفروا کو فی علم اللہ لیا ہے اور مترجم کو بعضی جہاں بعضوں نے مراد الذین امنوا سے مومنان
با تعلق قرآن اور الذین کفروا سے کافران [illegible] لیے ہیں اور ترجمہ مترجم کا صیغہ مضارع کا ہے بطریق [illegible]
پر ترجمہ تفسیر ہے باعتبار معنی کی مراد ہے میں اولئک اصحاب النار ہم فیہا خالدون یعنی وہ لوگ [illegible] ساتھ
[illegible] کے رہنے والے آگ کے ہیں وہ اوس میں ہمیشہ رہنے والے ہیں یہہ جملہ جواب سوال کا
واقع ہوا ہے [illegible] مدت کافروں کی [illegible] لیا گیا [illegible] ارشاد ہوا [illegible]
[illegible] الم تر الی الذی حاج ابراھیم فی ربہ آیا نہیں دیکھا تو نے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم طرف اوس شخص کے
کہ جھگڑا ابراہیم سے بیچ پروردگار اوسکے [illegible] جھگڑنے والا نمرود تھا اور رویت اس کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کو بغیر رویت [illegible] اور تقدیر کلام کی یوں ہے [illegible] مذکور تھا [illegible] لوگوں کا
ایمان [illegible] اس شخص کا [illegible]
عناد کے جھگڑا ابراہیم سے بیچ دین پروردگار اوسکے یعنی اثبات ربوبیت اوسکے کے یا وحدانیت اوسکے سے [illegible]
[illegible] ابراہیم کو [illegible] ان آتاہ
اللہ الملک اس واسطے کہ دی اوسکو اللہ نے بادشاہی [illegible] اسکو بادشاہت [illegible]
[illegible] سلطنت [illegible] دعوی خدائی کا [illegible] نمرود [illegible]
ہے کہ مالک تمام دنیا کا چار شخص کو اللہ نے عنایت کیا ہے دو مسلمانوں کو حضرت سلیمان اور حضرت سکندر
ذوالقرنین تھے اور دو کافروں کو نمرود اور بخت نصر [illegible] جب نمرود کے [illegible] قبضہ تصرف میں آئی [illegible]
[illegible]
حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بتوں کو توڑا اور [illegible] دولت سلطنت کے [illegible] نمرود نے
[illegible] خداؤں کو [illegible] خدا کون ہے [illegible]
اذ قال ابراھیم جسوقت کہا حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ السلام نے جواب سخن نمرود میں ربی الذی

يُحْيِي وَيُمِيتُ پروردگار میرا وہ ہے کہ قدرت کاملہ اپنے سے زندہ کرتا ہے اور عدم سے وجود مین لاتا ہے اور مارتا ہے
اور منزل بقا سے بادیہ فنا کو بھیجتا ہے بعضے کہتے ہین کہ حضرت ابراہیم نے جب بتون کو توڑا نمرود نے انکو قید کیا
بعد چند روز کے مجلس مین بلا کر بنا مناظرہ شروع کی زمانہ نمرود مین قحط شدید ہوا لوگ غلہ خریدنے کو اسکے پاس
جاتے تھے جو کوئی اُسے سجدہ کرتا تھا اُس کو غلہ دیتا تھا جب حضرت ابراہیم کی نوبت آئی آپ نے سجدہ نکیا اُس
لعین نے کہا کہ سجدہ کرو اور غلہ لو آپ نے فرمایا کہ مین بغیر پروردگار اپنے کے کسی کو سجدہ نہین کرتا اُسنے کہا کہ
پروردگار تمھارا کون ہے کہا رَبِّيَ الَّذِي يُحْيِي وَيُمِيتُ قَالَ أَنَا أُحْيِي وَأُمِيتُ کہا نمرود لعین نے مین جلاتا ہون
اور مارتا ہون پس ایک قیدی واجب القتل کو کہ رشتہ امید زندگی کا اُسکے منقطع تھا بلا کر آزاد کیا اور کہا کہ یہہ ہے
دیکھو لو مردہ کو جلایا مین نے اور دوسرے بیگناہ کو مروا ڈالا اور کہا کہ یہہ ہے کہ زندہ کو مارا مین نے حماقت اُس نادان لعین
کی سو جو کہ اپنے اعتقاد مین احیا اور امات ساتھہ عفو اور قتل کے جانی یہہ سمجھا کہ احیا اور امات خلق موت و
حیات ہے بیچ اجساد کے کہ خاصہ قادر مختار ہے یا جان بوجھہ کر حضار مجلس کو ملتبس کیا پھر نوع حضرت ابراہیم علیہ
السلام نے جو سخن باطل اُسکا سُنا طرف اور دلیل روشن کے انتقال فرمایا چنانچہ حق تعالی فرماتا ہے قَالَ إِبْرَاهِيمُ
کہا ابراہیم نے اے نمرود جواب باطل پایا تو نے اب ایک بات کہتا ہون مین کہ خاموش کردے تجھے وہ یہہ ہے
کہ فَإِنَّ اللَّهَ يَأْتِي بِالشَّمْسِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَأْتِ بِهَا مِنَ الْمَغْرِبِ تحقیق اللہ تعالی لاتا ہے سورج کو ہر روز مشرق سے
پس تو نے لا اُسکو مغرب سے فَبُهِتَ الَّذِي كَفَرَ پس مبہوت ہوا وہ جو کافر تھا یعنے نمرود اور چپ ہو رہا
کہ جگہہ دم مارنے کی نرہی مفسرین نے لکھا ہے کہ اول ظالم جبار کہ جہان مین پیدا ہوا ہے اور تمام عالم تحت تصرف مین لا کر
دیہیم خسروی سر پر رکھہ کر اپنے تئین الہ عالم جانتا ہے وہی نمرود تھا اور بادشاہت مین اُسکے استدراج عجیبہ غریبہ
نے ظہور کیا تھا چنانچہ جو شہر کہ تخت گاہ اُسکا تھا اُس مین جانور موذی حتی کہ مچھر اور مکھی نہین دخل پاتی تھی اور اُسنے
مملکت مین ایک شہر کے دروازے پر حوض بنایا تھا ہر برس مین ایکروز معین اہل مملکت اپنے کے ضیافت کرتا تھا نانا
بلواتا تھا راگ سنواتا تھا اور خلق کو کہہ دیتا تھا کہ مشروبات سے جو جسکو میسر آوے اور لاوے اس حوض مین
ڈالے کوئی پانی کوئی دودھہ کوئی شربت کوئی کچھہ لاتا تھا اور اُس حوض مین ڈالتا تھا سب چیزین مل جل کر ایک
نسخہ عجیبہ بن جاتا تھا بعد طعام وسرود کے ساقیونکو حکم کرتا تھا کہ جو جس چیز کے ڈالا ہے وہی اُسکے واسطے نکال
دو ساقی اُس حوض سے پیالے جن جنکے قسمت پر پڑتے تھے جو جس چیز نے ڈالا ہوتا تھا وے اُسکے واسطے
نکلتا تھا نہ آمیزش حق غیر اور ایک شہر کے دروازہ پر طلسم بنائے تھے جو کوئی کہین سے مسافر وارد ہوتا تھا وہ طلسم
بہ آواز بلند پکارتے تھے سب شہر والے کو خبر ہو جاتی تھی دربان سنکر اُس غریب سے باز پرس کرتے تھے کہ کہان سے
آیا ہے تو اور کہا کو جاوے گا مقصود تیرا کیا ہے اور مطلوب تیرا کس جگہہ ہے اور ایک شہر کے دروازے پر ایک

طبل رکھتا تھا اُس سے احوال چور کا دریافت ہوتا تھا جس کسی کی کچھ چیز گم ہو جاتی تھی وہ اُسے ڈنکا مارتا تھا آواز اُسمین سے
نکلتا تھا کہ چور کا تیرے نام یہہ ہے اور چیز گم ہوئی تیری اُس جگہہ ہے وہ وہان جا کر لے لیتا تھا اور ایک شہر کے
دروازے پر طلسم بصورت زن تعبیہ کیا تھا کہ اُس سے خبر عجائب کی معلوم ہوتی تھی ایک دن معین تھا برس مین
یا مہینے مین کہ جو شخص گم جاتا اور مکان اُسکا معلوم ہوتا تو اُس سے اُسدن اگر پوچھتے تھے وہ مکان اور حال اُسکا بتا
دیتے تھے القصہ اِس طرح کے طلسمات نمرود کو بہت یاد تھے باوجود اُسکے مقابلے مین حضرت ابراہیم علیہ السلام کے
متحیر رہگیا اور ملزم ہوا اور سفہا کا دستور ہے کہ جو حجت سے عاجز آتے ہین تو عقوبت کی طرف میل کرتے مین
پس آگ جلائی اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو منجنیق مین بٹھا کہ آگ مین ڈالا حضرت حق سبحانہ نے نار گلزار کر دی قصہ
اسکا آگے آویگا انشاء اللہ تعالیٰ شعر لطیف محبوب کا گر پرتو افگن ہو جائے ٭ آتش ہجر بھی کیون وصل کا گلشن ہو جائے ٭ بعد اسکے
نمرود مردود کا احوال سُننے کہ بھڑائی اور تباہی اُسکی یہانتک پہنچی کہ مالیخولیا ہو گیا پراگندہ دماغ نے غلبہ کیا کہنے
لگا کہ ملک تمام زمین لیا مین نے اب آسمان پر چڑھ کر سلطنت ملاء اعلےٰ لیتے چار کرگس گرسنہ کو چارون پاون
تخت کے سے باندھکر تخت پر بیٹھ کر گوشت اُٹھا کرگس بھوکے تھے بیچارے ہوا اُسکے گوشت مین ہوا پر اُڑا لے تخت
اُس مجہول پر ہوا کا ہوا ہو لیچلے جب بلندی پر پہنچا کمان کھینچ کر تیر آسمان کو پھینکا تیر اُس کا باستدراج خون آلودہ
روبرو اُسکے گرا پھر گوشت کو نیچے لٹکایا کرگس گرسنہ لاچار متوجہ زمین کے ہو وہ مردود زمین پر اُترکر اور لاف زنی کرنے
لگا القصہ جب تکبر اور غرور اسکا حد سے متجاوز ہوا بفرمانِ الٰہی لشکر پشہ نے ظہور کیا کثرت ہجوم اسکا ایسا تھا ٭
آفتاب چھپ گیا آخر پشہ اُسکے لشکر پر گر کر تاراج کر دیا گوشت کھا گئے خون پی گئے سوا استخوان کے کچھ جسم سے
کسی لشکر والے کا اُسکے باقی نہ رہا آپ اکیلا یہہ بھاگ کر شہر مین گھسا اور محل مین جا چھپا ناگاہ ایک مچھر لنگڑا اسکے
ناک مین گھس گیا اُس نے حال اسکا یہانتک پریشان کیا کہ کسی صورت آرام نہ تھا سبحان اللہ چار سو برس اُسے
استدراج عنایت کیا کہ نسبت اُسکی لوہین جانورون کے سمائی یہانتک کہ شہر تختگاہ اُسکے مین مچھر نہین
مار سکتا تھا پھر ایکدم مین جب گرفت کی تو ایک لنگڑے نے زندگی سے تنگ کیا اور معاملہ یہانتک اُسکا تنگ
کیا کہ جو دام گر کر اپنے سر پر آپ جوتیان لگواتین جب تک کہ کفش زنی ہوتی تھی کچھہ صورت افاقہ کی نظر
آتی تھی چار سو برس اسیطرح حالتین ضمنیار رہا لیکن اُس مردود نے شرم کو ندامت نہ آئی جب اجل پہنچی خاک پر
لوٹتا تھا اور سر زمین سے پٹکتا تھا حتی کہ واصل بجہنم ہوا سمجھیے کہ یہہ قصہ تنبیہ ہے واسطے سرکشون کے
کہ عاقبت ظالم کون شرمساری ہے اور نہایت سرکشی خواری ہے وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ
اور اللہ نہین راہ دکھاتا بطریق احتجاج قوم ظالمون کو اور نہین نکالتا مہلکے سے گروہ ستمگارون کو اَوْ كَالَّذِيْ
مَرَّ عَلٰی قَرْيَةٍ یا مانند اُس شخص کے کہ گذرا اوپر ایک گاؤن کے بحر مواجمین لکھا ہے کہ او حرف عطف ہے لو

کاف زائد ہے اور عطف الذی حاج ابراہیم ربہ پر ہے یعنے نہیں دیکھا تو نے حال اسکا کہ مباحثہ کیا جسنے ابراہیم سے
یا حال اس شخص کا کہ گذرا ایک گانوں پر وَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلَىٰ عُرُوشِهَا اور وہ گانو گرا ہوا تھا اوپر چھتوں اپنے کے
یعنے پہلے چھتیں گریں تھیں پھر دیواریں تحریر مواجین لکھا ہے جملہ حال ہے قریہ سے اور خاویۃ بمعنے خالیۃ ہے اور علےٰ
بمعنے مع ہے یا اپنی ہی حالت مع عروشہا یعنے لم یبق فیہا رعیۃ ولا امیر حال یہہ ہے کہ وہ گانو خالی تھا ساتھ
چھتوں اپنے کے کوئی سردار اور رعیت باقی نہ رہا تھا یہاں سمجھ لیجئے کہ وہ کونسا گانو تھا اور گذرنے والا کون تھا بعضے کہتے
ہیں کہ کنارے دجلہ کے ہرقلہ نام ایک قریہ تھا اور بعضے کہتے ہیں کہ وہ گانو تھا جسمیں وبا پڑی تھی آدمی اسکے
ترس مرگ سے نکل گئے تھے سب کے سب مر گئے تھے بعد چند مدت کے بدعاء پیغمبر زندہ ہوئے تھے بعضے کہتے ہیں کہ بیت
المقدس تھا کہ بخت نصر نے اُسے خراب کیا تھا ستر ہزار آدمیوں کو قتل کیا تھا اور باقی کو قید کر کر ہلاک کیا تھا اور
گذرنے والے میں بھی اختلاف ہے بعضے کہتے ہیں کہ کافر تھا اور دلیلیں انکی کئی ہیں ایک یہہ ہے کہ بعید جانا اسنے
زندہ کرنا بعد موت کے چنانچہ کہا کیونکر جلاوے گا اللہ بعد موت کے دوسری حدوث یقین ہے بار کہ فلما تبین لہ قال اعلم ان
اللہ علی کل شیء قدیر سے ظاہر ہے تیسری سلک نمرود میں واقع ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ وہ خضر علیہ السلام تھے
اور بعضے کہتے ہیں کہ ارمیا علیہ السلام تھے لیکن صحیح یہہ ہے نزدیک مفسرین کے کہ حضرت عزیر تھے علی نبینا و
علیہ السلام اور یہہ قصہ سلک نمرود میں نہیں ہے ذیل ابراہیم علیہ السلام میں واقع ہے اور جملہ اعلم ان اللہ
علی کل شیء قدیر اخبار ہے نوع علم سے کہ مقرون بہ اطمینان قلب ہے اور ثبوت حدوث اطمینان منافی
ایمان تحقیقی نہیں ہوتا چنانچہ حضرت ابراہیم کے قصے میں ولیکن لیطمئن قلبی وارد ہے غرض حضرت عزیر علیہ السلام
کہ حافظ توریت تھے بخت نصر بعد خرابی بیت المقدس کے انکو اسیر کر کر بابل میں لے گیا تھا حق تعالیٰ نے قید
کفر سے انکو مخلصی دی وہ پھر بیت المقدس کو چلے راہ میں ایک گانوں میں پہنچے کہ دو فرسخ شہر ایلیا سے تھا
ویران پڑا ہوا درخت میوں سے لدے کھڑے جھوم رہے تھے اسمیں انکو ہوا وہاں کی پسند آئی بیٹھ گئے انجیر توڑ
کر کچھ کھائے کچھ زنبیل میں رکھے اور انگور توڑ کر کچھ نچوڑ کر عرق نوش فرمایا کچھ افشردہ انکا مشک میں بھر لیا اور
دراز گوش کہ جس پر سوار تھے اُسے سامنے باندھ کر تکیہ دیوار سے لگا کر اس دیہہ ویران کو جو نہایت خراب
دیکھا فکر کی أَنَّىٰ يُحْيِي هَٰذِهِ اللَّهُ بَعْدَ مَوْتِهَا کہا کیونکر اور کس طرح جلاویگا یعنے آباد کریگا اس گانو کو
اللہ بعد موت اسکے یعنے پیچھے خرابی اسکے یا اہل اسکے کے اور یہہ کہنا انکا بطریق استبعاد نہ تھا بلکہ
طلب اطلاع تھا بکیفیت احیا سو اللہ فاعل یحیی کا ہے اور ہذہ مفعول ہے پس تقدیم مفعول کی اوپر فاعل کے
کسواسطے فرمائی جواب اسوال اس قدر ہے کہ منشا انکار لیتا ہے کافر کے لئے لہذا استعجاب ہے مؤمن کے واسطے
اس سبب سے تاخیر فاعل کی اور تقدیم مفعول کی مناسب ہوئی القصہ جب حضرت عزیر نے یہہ بات کہی

فَاَمَاتَهُ اللّٰهُ مِائَةَ عَامٍ پس مار ڈالا انکو حق تعالی نے بیچ وقت اس تامل اور تفکر کے سو برس اور گدھے کو
ان کے بھی ثُمَّ بَعَثَهٗ پھر زندہ کیا ان کو جس شکل اور صورت پر کہ پہلے تھے لکھا ہے بعضے مفسرین نے کہ عمر
حضرت عزیر کی چالیس برس کی تھی کہ یہہ واقعہ پیش آیا حق تعالی نے انکو اور ان کے کھانے پینے کو اور دراز گوش کو نظر خلق سے
چھپا دیا جب ستر برس ان کے مرگ کو گذرے بخت نصر ہلاک ہو گیا حق تعالی نے کوشک فارسی کو بادشاہ
کیا تیس برس کے عرصے میں اسنے ولایت بیت المقدس کی آباد کی اور یہہ گانو جیسا پہلے آباد تھا اس سے زیادہ
ہوا پس حضرت عزیر کو اللہ نے زندہ کیا وقت چاشت کے مارا تھا اور جس روز کہ جلایا غروب آفتاب نہوا
تھا یہہ آنکھیں ملتے ہوئے جیسے کوئی سوتا ہوا اٹھتا ہے چونکے تھے کہ فرشتے نے بحکم الہی ان کے پاس آکر
قَالَ كَمْ لَبِثْتَ کہا انکو یہاں کتنی دیر رہا تو یعنے کتنے مدت مرا رہا تو یا کتنی مدت سوتا رہا تو بعضوں نے
امات کی معنی انام کے لئے ہیں قَالَ کہا عزیر علیہ السلام نے لَبِثْتُ يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ دیر کی میں نے یہاں ایک دن
یا تھوڑے دن سے جب لحاظ کیا حضرت عزیر نے کہ وقت چاشت کے سویا تھا اور قبل غروب کے اٹھا تو خیال
کیا کہ ایک دن سویا اور او معنی میں بل ہے بلکہ کم دن سے اور یہہ لفظ یا معنی اور جگہہ بھی کلام اللہ میں واقع ہے چنانچہ
الف او یزیدون ای بل یزیدون قَالَ بَلْ لَّبِثْتَ مِائَةَ عَامٍ کہا اس فرشتے نے ایسا نہیں ہے
جو گمان کرتا ہے تو بلکہ دیر کی تو نے بیچ اس حال کے یہاں سو برس اور ان سو برس میں تو مردہ تھا حضرت
عزیر نے جو ہوش میں آکر نظر کی اوضاع اس گانو کی اور بیچ پریشانی حیران رہگئے پھر فرشتے نے دوسرے بار کہا فَانْظُرْ اِلٰى
طَعَامِكَ وَشَرَابِكَ پس نظر کر طرف کھانے اپنے کے یعنے انجیر کے کہ زنبیل میں رکھے تھے اور پینے اپنے کے یعنے
افشردہ انگور کا کہ مشک میں بھرا تھا لَمْ يَتَسَنَّهْ نہیں سڑا یتسنہ معنی تغیر کی میں ہے ہا اسمیں اصلی ہے یا
سکتہ کی ہے اور جو کوئی ہاے سکتہ کہتے ہیں وہ لم یتسن باسقاط ہا بھی پڑھتے ہیں اور یہہ جملہ حال طعامک
وشرابک سے ہے اور افراد ضمیر کی باوجود تعدد ذو الحال تباویل کل واحد ہے وَانْظُرْ اِلٰى حِمَارِكَ اور دیکھ طرف
دراز گوش اپنے کے کہ استخوان باقی رہ گئے ہیں اور اجزا متفرق ہو گئے ہیں پھر خطاب ہوا کہ تجھے بعد مرگ کے زندہ
کیا ہے ہم نے تا آثار قدرت ہماری کی اپنے میں دیکھ وَلِنَجْعَلَكَ اٰيَةً لِّلنَّاسِ اور تو کہ کریں ہم تجھ کو نشانی اور حجت
واسطے لوگوں کے کہ حشر اجساد میں شک لائے ہیں وَانْظُرْ اِلَى الْعِظَامِ اور نگاہ کر طرف ہڈیوں چار پائے کے تو
دیکھے تو بقدرت نے علت كَيْفَ نُنْشِزُهَا ثُمَّ نَكْسُوْهَا لَحْمًا کس طرح جوڑ اٹھاتے ہیں ہم انکو بعضے کو اوپر بعضے کے متصل کے
میں پھر انکے گوشت حضرت عزیر نے استخوان حمار اپنے کو جو دیکھا نہ اسپی کہ اسی گوشت اور پوست اور اجزا متفرق
جمع ہو بقدرت کاملہ الہی سب جمع ہو گئے اور وہی صورت پہلی بن گئی پھر جان پڑ گئی دراز گوش کھڑا ہو گیا نعرہ مارتا
ہوا بعضے روایات میں ہے کہ اول انکے سر میں جان پڑی انھوں نے پیچھے سر دیکھا کہ استخوان حرکت کر گئی آپس میں

اپنے مقام پر آرہے اور بعضے مفسرین نے لکھا ہے کہ حضرت عزیر زندہ ہوکر دراز گوش پر سوار ہوکر اپنے گھر گئے
بیٹی انکی معمر ہوگئی تھی اور یہہ وہی چہل سالہ تھے انکو کسی نے نہ پہچانا انھون نے ہر چند کہا کہ مین عزیر ہون نہ مانا آخر کو صدق
دعوے پر دلیل طلب کئی انکو توراۃ حفظ تھی جب پڑھی یقین کیا کہ یہہ عزیر ہی ہین اسواسطے کہ کتاب توراۃ سوا
انکے کسی کو حفظ نہ تھی بعضے لوگ کہ عزیر ابن اللہ کہنے لگے گمراہ ہوئے بعضے ابن اللہ کہنے لگے مردود درگاہ ہوئے
فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُ پس جب ظاہر ہوا عزیر کو اثر قدرت الٰہی بیچ احیاے موتی کے بطریق معائنہ قَالَ أَعْلَمُ کہا جانتا ہون
مین اب بمشاہدہ و عیان جب کہ سمجھتا تھا مین پہلے باستدلال و بیان أَنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ تحقیق اللہ اوپر
ہر چیز کے جلانے اور مارنے سے قادر ہے اور بعضے کہتے ہین کہ اعلم بصیغہ امر ہے خطاب اپنے نفس کو کیا ہے یا فرشتے نے
انکو امر کیا یا سب خطاب اللہ کی طرف سے ہین اول سے یہانتک بیواسطہ فرشتہ یا بواسطہ فرشتہ وَإِذْ قَالَ
إِبْرَاهِيمُ اور یاد کر اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم جب کہا ابراہیم نے یہہ دوسرا جملہ معترضہ ہے بیان کمال قدرت خدا اور
اظہار احیاے موتی مین رَبِّ أَرِنِي اے پروردگار میرے دکھا مجھے قدرت کاملہ اپنی كَيْفَ تُحْيِي الْمَوْتَىٰ ١٠
کیونکر زندہ کرتا ہے تو مردون کو یہہ سوال حضرت ابراہیم علیہ السلام کا تھا واسطے شہود کیفیت احیا کے نہ بسبب شک
قدرت احیاے موتی کے قَالَ أَوَلَمْ تُؤْمِنْ فرمایا حق تعالیٰ نے کیا تو نہین ایمان لایا کہ مین مردونکو جلاتا ہون یہان
استفہام واسطے ایجاب کے ہے یعنے ایمان رکھتا ہے تو اوپر قدرت کاملہ میری کے کہ احیاے موتی ہے اور اماتت احیا ہے
کہ نمرود کو کہا تھا ربی الذی یحیی ویمیت قَالَ بَلَىٰ عرض کیا ابراہیم نے بلی ایمان رکھتا ہون مین کہ تو قادر ہے
وَلَٰكِنْ لِيَطْمَئِنَّ قَلْبِي اور لیکن طلب کرتا ہون مین مشاہدہ اور جانتا ہون مین معائنہ تاکہ آرام پاوے دل میرا سمجھ لیجئے کہ یہان
کئی خدشے ہین انکو بطور سوال و جواب لکھتا ہون سوال ائمہ اصول فقہ خبر متواتر کو موجب علم یقین جانتے ہین اور خبر
مشہور کو سبب علم طمانیت اس سے صریح معلوم ہوتا ہے کہ علم طمانیت فروتر ہے علم
یقین سے اور اس آیت شریفہ سے ثابت ہوتا ہے کہ طمانیت فوق یقین ہے جواب
طمانیت کہ اصول فقہ مین مذکور ہے طمانیت ظن ہے اور آرام پانا گمان سے ہے اور نہ
یہان اطمینان اوپر یقین کے ہے کہ فوق یقین ہے سوال امیر المومنین علی مرتضیٰ
رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ لو کشف الغطاء ما ازددت یقینا یعنے اگر دور کیا جاوے پردہ یقین میرا نہ زیادہ ہو یقین
علمی میرا مشاہدہ عینی پر فضل رکھتا ہے پس جب ولی کو یہہ مرتبہ میسر ہو حضرت خلیل اللہ کے حق مین کہ اجلہ انبیا سے
ہین انتفاے اطمینان کیونکر متصور ہو جواب بدلیل عقل کمال یقین اسکا نام ہے کہ کشف غطا اور حصول مشاہدہ سے
نہ بڑھے لیکن بعد حصول کمال یقین اگر خواہش مشاہدہ مطلوب کرے اور حصول مشاہدہ سے کہ برترین دلائل ہے آرام
دل طلب دلائل سے چاہے کہ اطمینان عبارت اس سے ہے کیا مضائقہ ہے حضرت محی الدین ابن عربی نے

فتوحات مکیہ مین لکھا ہے کہ احیاے خلق متنوع ہے کسی کو ابتداءً وجود مین لایا کسی کو بسبب مخلوق کے موجود کیا حضرت
ابراہیم نے سمجھا کہ احیاے موتی اور وجود دنیا بھی متنوع ہوگا عرض کیا کہ مجھے دکھا کس نوع سے زندہ فرماتا ہے تو تا دل میرا
حصول سے اس علم کے آرام پذیر ہو بحر مواج مین لکھا ہے کہ جسدنون محاجہ نمرود مردود بحضرت ابراہیم علیہ السلام واقع
ہوا تو بعضون نے کہا ہے کہ حمار مردہ کو آپ نے دیکھا کہ بعضے سباع گوشت اسکا کھاتے ہین اور بعضے طیور بوستان
اسکی نوح رہے مین اور بعضون نے کہا ہے کہ کوئی آدمی مرا ہوا تھا آدھا دریا مین آدھا خشکی مین پڑا تھا ایک طرف سے
خشکی کے جانور گوشت اسکا کھاتے تھے دوسری طرف سے تری کے حیوانات تناول کرتے تھے اور بعضون نے کہا ہے کہ
ابلیس لعین نے کنارے دریا کے ایک مردار پڑا دیکھ کر کہ جانور دریا کے اور صحرا کے اسے چیر پھاڑ کر ٹکڑے ٹکڑے کر کر چابتے
تھے اپنے دل مین کہا کہ عجب حیلہ گمراہ کرنیکا لوگونکے ہاتھ آیا ہے کو نہ نظرونکو فریب دونگا کہ یہ اجزاے متفرق
اور پلنگ اور مچھلی اور نہنگ کے پیٹو مین سے کون جمع کر سکتا ہے اللہ تعالی نے حضرت ابراہیم کو وہان
بھیجا کہ دیکھو ابلیس نے کیا جال ضلال کا بچھایا ہے آپ جب وہان پہنچے شیطان نے حیران ہوکر شمہ اپنا اظہار
کیا حضرت ابراہیم نے فرمایا محل تحیر کیا ہے جوان اعضا کو کتم عدم سے فضاے صحراے وجود مین لایا تھا وہ جمع کرنے پر اجزاے
متفرق کے بھی قادر ہے ع کوزہ گر توڑ کر کوزہ پھر بناوے تو اسے قادر ہے ٭ جس نے پہلے بنایا ہے قدرت
اس سے پھر کیا عجیب و نادر ہے ٭ پھر حضرت ابراہیم نے جناب الہی مین عرض کیا کہ زندہ ہونے پر اس مردے کے
ایمان رکھتا ہون اور جمع ہونا ان اجزاے متفرق کا یقین جانتا ہون لیکن یہ صورت عجیبہ کہ عین ایمان میرا ہے
اگر مشاہدہ کرون حجت عظیم ہو دکھا مجھے کہ کیونکر جلاتا ہے تو تاکہ یہ دشمن لعین شرمندہ ہو اور دل میرا اطمینان
تام پاوے قَالَ فرمایا حق تعالی نے کہ اگر اس حال کے مشاہدے کی آرزو رکھتا ہے تو فَخُذْ اَرْبَعَةً مِّنَ الطَّيْرِ پس
پکڑ لے چار جانورون سے وہ چار جانور کبوتر اور خروس اور زاغ اور طاوس تھے بعضون نے کبوتر کی جگہہ بط بعضون نے کرگس کہا ہے
فَصُرْهُنَّ اِلَيْكَ پس جمع کر انکو طرف اپنے اور ہاتھ مین لیکر شکل صورت انکی خوب تامل کرکے پہچان رکھ اور ذوق
ہر ایک کے بنظر دقیق معلوم کرلے تا بعد زندہ ہونے کے تجھے شبہ نہو یا مجتمع کر اجزاے ابدان انکے بعد ٹکڑے کرنیکے
اور سر انکے اپنے ہاتھ مین رکھ ثُمَّ اجْعَلْ عَلٰى كُلِّ جَبَلٍ پھر وضع کر اوپر ہر پہاڑ کے کہ ممکن ہو اور جزو اجزاے انکے
سے جس جس پہاڑ پر رکھ سکے کیونکہ قسمت ان اجزا کی اوپر جمیع جبال کے متعذر ہے پس یہان اراد عام بارادہ
خاص ہے مِّنْهُنَّ جُزْءًا اور مرغون پارہ پارہ کئے ہوئے باہم آمیختہ سے ٹکڑا حاصل یہ ہے کہ جو پہاڑ تیرے
نزدیک ہون انپر ان مرغون کا ٹکڑا ٹکڑا متفرق الحال پھینک دے ثُمَّ ادْعُهُنَّ پھر بلا انکو نام لے لے کر سنکر وہ
يَأْتِيْنَكَ سَعْيًا آوینگے تیرے پاس دوڑتے وَاعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ اور جان از روی یقین کہ بتحقیق
اللہ غالب ہے جو چاہے وہ کرے مردے کو زندہ کرتا ہے زندے کو مارتا ہے حکیم ہے مارنا اور جلانا اسکا دونو بحکمت ہے

اور دونون مین اظہار قدرت ہے القصہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مرغونکو ذبح کیا اور انکا گوشت پوست ہڈی پسلی
رگ ریشہ پر بازو سب کو ٹکڑے ٹکڑے قیمہ قیمہ کر ملا جلا کے ہاون دستے مین کوٹ کر کوفتے سے بنا کر چار
پہاڑ پر یا سات پہاڑ پر پھینک دئے اور سر ان چارون جانورون کے اپنے ہاتھ مین رکھے پھر آواز کیا کہ ای کبوتر
ای طاوس ای زاغ ای خروس آؤ اپنے اپنے سر کے طرف پس بفرمان الہی اجزا ہر ایک جانور کے
دوسرے سے جدا ہو کر آپس مین مل گئے اور بدن ہر ایک کا درست ہو کر طرف سر اپنے کے دوڑنے لگا اوپر زمین کے
اور یہ صورت ابلغ ہے حجت مین اور دور ہے شبہہ سے اسواسطے کہ اگر زمین پر نہ دوڑتے تو توہم ہوتا کہ شاید
پاؤن انکے درست نہین ہوئے یا یہ مرغان پرندہ نہین اور ہی ہین دوسرا ادراک قوت باصرہ کیفیت مرغ مین زمین پر
چلنے مین زیادہ تر ہے ہوا پھر اوڑنے سے غرض ابدان جانوران پیش آئے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دوڑ دوڑ
کر پرواز کر کے سرون اپنے سے متصل ہوئے پس چارون کے چارون جیسے تھے ویسے ہی زندہ ہو کر حضرت ابراہیم ع
کے ہاتھ سے اوڑ کر بالائے کوہ یا فضا کو چلے جاتے تھے پھر آپ نے بلایا بہ نشاط تمام اوڑ آئے سمجھ لیجے کہ اس آیت مین بھی یا
اللہ ولی الذین آمنوا یخرجہم من الظلمات الی النور کی ہے کہ کسطرح سے نکالا اللہ نے حضرت ابراہیم کو ظلمات عروض
وساوس سے طرف نور اطمینان کے یعنی عرفان کے اس آیت شریفہ سے یہ نکتہ نکلا ہے کہ جو کوئی چاہے نفس اپنے
کو بحیات ابدی زندہ کرے پہلے قواے بدنی کو تیغ ریاضت سے بسمل کرے اور بعض کو ساتھ بعض کے آمیزش
دے تا صولت انکی تنک ہو کر منقاد فرمانبردار شریعت غرا کی ہون بطریق کمال اطاعت دوڑنے آوین بعضے
محققون نے کہا ہے کہ ذبح طیور اربعہ مین اشارہ ہے طرف اسکے کہ کبوتر کو کہ مدام لوگون سے انس و موانست ہے تمام یعنی
رشتہ الفت خلق توڑ اور خروس کو کہ منشا شہوت ہے ذبح کر یعنی خواہش اور شہوت چھوڑ اور زاغ کو
کہ منبع حرص ہے قتل کر یعنی مال اسباب دنیوی نہ جمع کر نہ جوڑ اور طاوس کو کہ مجمع زینت ہے سر بریدہ کر یعنی
زیور آرایش دنیوی چھوڑ پس جو کوئی ان چار صفتون کو بہ تیغ مجاہدہ ذبح کرے حیات جاودانی پاوے بعضون نے
کہا ہے کہ چار طبع ارکان اربع سے آدمی مین ظاہر ہوئے ہین ذبح کرنا انکا شمشیر مخالفت سے لازم ہے اول
صولت کبر ہے کہ نتیجہ آتش ہے دوسرا نتیجہ شہوت ہے کہ ناشی ہوا ہے تیسری لگاوٹ حرص ہے کہ عادت
آب ہے چوتھی تیرگی امساک ہے کہ صفت خاک ہے حکیم ثنائی رحمۃ اللہ علیہ نے اشارہ بایں معنی فرمایا ہے
جہان مضمون ان ابیات کا لکھا ہے قطعہ چار مین مرغ چار طبع بدن ٭ پھر دین سب کی تو اڑا گردن ٭ پھر
با ایمان و عشق و عقل و دلیل ٭ زندہ چارونکو کر بہ رنگ خلیل ٭ سمجھ لیجے کہ بعد تصفیہ قلب اور تزکیہ نفس کے معاملہ
سالک کا ساتھ اربع عناصر کے طرح ہے فنا انکی کہ عبارت دور ہونے خصائل رذایل انکے سے ہے کمال
دشوار ہے اگر جذب عنایت تجلی تائید فرماوے اور عروج سالک کا دائرہ ولایت علیا کہ ولایت ملا اعلی ہے

واقع ہو تو عناصر ثلثہ سوائے عنصر خاک فنا ہو جاتے ہیں پھر وہاں سے اگر کشش محبوب حقیقی دستگیری کرے اور سیر
و سلوک سالک دائرہ کمالات نبوت میں واقع ہو تو وہاں فنائے لطیفہ خاک میسر آتی ہے اور یہہ مقام بالاصالت
انبیائے کرام کا ہے علیہم السلام اور بہ تبعیت اور وراثت انبیا جسکو حق تعالیٰ چاہے نصیب فرماوے اولیائے امت محمدیہ سے
علیہ من الصلوٰۃ افضلہا ومن التسلیمات اتمہا واکملہا ذٰلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم پس جس
بندے کا عروج یہانتک واقع ہو کہ کمال ایمان اور اطمینان اور ایقان اور احسان حاصل ہوا اسواسطے کہ موانع مرتفع
ہوئے اور حجاب اٹھ گئے حجب نورانی اور ظلمانی کہ مصداق ان للہ تعالیٰ سبعین الف حجاب من نور
وظلمۃ ستر ہزار کہ عبارت کثرت سے ہے کچھہ حجاب نورانی دائرہ ولایت صغریٰ میں کہ دائرہ ظلال ہے
اور کچھہ دائرہ ولایت کبریٰ میں کہ دائرہ اسماء و صفات واجبی ہے دور ہوئے اور ضمن میں اسکے کہ تصفیہ قلب کا
اور تزکیہ نفس کا ہوا کچھہ حجب ظلمانی بھی مرتفع ہوئے باقی تمام حجاب ظلمانی بیچ سیر و سلوک دائرہ ولایت
علیا اور کمالات نبوت کے اٹھ گئے رعونت اور تکبر کہ خاصہ آتش تھا جل گیا اور شہوت اور آرزو کہ خاصہ ہوا تھا
اڑ گیا اور حرص اور آز کہ خاصہ آب تھا بہ گیا اور خست اور دنائت کہ خاصہ خاک تھا خاک ہو گیا پس حجب حجاب
سب اٹھ گئے کہ فنا انکی عبارت اسی سے ہے اور ان خصائل رذائل کے جگہہ حمائد متحقق اور متاصل ہوئے کہ بقا اسکو
کہتے ہیں اگرچہ یہہ معاملہ ولایتی فنا و بقا ہے کہ فنا و بقا اصطلاح اہل ولایات ہے لیکن حقیقت فنا و بقا ان
حاصل ہوتی ہے پس مراتب اربعہ کہ عبارت کمال ایمان واطمینان وایقان واحسان سے ہیں شہود و عیان
حاصل ہوئے چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام پر بعد فنا و بقا کے ظہور اربعہ طاہری بیچ کمال متجلی ہو گئے تھے مَثَلُ الَّذِينَ
نمونہ نفقہ کرنے کا ان لوگوں کے کہ نہ واسطے شائبہ غرض اور داعیہ عرض یُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ خرچ کرتے ہیں
مال اپنے کو بیچ راہ خدا کے چنانچہ جہاد میں اور طلب علم میں اور دفع حوائج محتاجین میں اور امورات خیر اور مقامات
نیک میں كَمَثَلِ حَبَّةٍ جیسی مثال ایک دانے کی ہے کہ اچھی زمین میں بوویں اور وہ دانہ أَنْبَتَتْ
سَبْعَ سَنَابِلَ فِي كُلِّ سُنْبُلَةٍ مِائَةُ حَبَّةٍ اگاوے سات بال بیچ ہر بال کے سو دانے یعنے ایک دانے سے
سات سو دانے حاصل ہوں اور اسناد اگانے کی طرف دانے کے مجازی ہے کہ طرف سبب کے واقع ہے اور حقیقت میں
اگانیوالا اللہ ہے وَاللَّهُ يُضَاعِفُ لِمَنْ يَشَاءُ اور اللہ تعالیٰ دونا کرتا ہے واسطے جسکے کہ چاہتا ہے نفقہ دینے
والوں میں سے موافق نیت ان کے وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ اور اللہ کشائش والا ہے کہ ایک کو سات سو کرتا ہے
بلکہ دو چند کرتا ہے اس سے اور جاننے والا ہے نیت صدقہ دینے والے کی یہہ جملہ جو آمین ہے يَا أَيُّهَا الَّذِينَ
آمَنُوا أَنْفِقُوا مِمَّا رَزَقْنَاكُمْ سے جو پہلے مذکور ہوا ہے کہ سننے والے اسے سنکر کہا کیا شان ہے نفقہ دینے
والوں کی ارشاد ہوا مثل حبۃ اہ اور در میان جملہ معترضہ نفید مفید واقع ہوئے اور غرض اس تمثیل سے ترغیب ہے

لوگون کو کہ جو ایک کا سات سو ہو جاتا ہے مشغول الصدقات ہون مد خرچ کر مال کو نہ ای رفت ؛ اے نفس ہو علی
دنیا ؛ صرف راہِ خدا مین کر کہ تجھے ؛ سات سو ایک کے عوض دیگا ؛ اور جو چاہیگا تو دو چند اسکے ؛ تجھ کو بخشیگا
فضل سے مولی ؛ اور نہین ہے دو چند پر بھی حصر ؛ دیگا بیحد بھی واسع الاعطا ؛ امام ثعلبی نے ضحاک رضی اللہ
عنہ سے روایت کی ہے کہ جو کوئی ایک درم مال اپنے مین سے صرف کریگا حق تعالی دنیا مین وہ درم اسے دیگا صرف
کرنے سے مال اسکا کم نہین ہوگا چنانچہ اور روایت مین بھی آیا ہے کہ ما نقص مال من صدقة اور ہزار درم آخرت مین
عنایت کریگا اضعافاً مضاعفة بڑھا یگا روایت کی ہے سیوطی نے بیچ حماسیات اپنی کے منقول صحاح سے کہ ثواب
صدقہ کا پانچ قسم ہے ایک یہہ ہے کہ ایک کے عوض دس پاویگا وہ صدقہ صحیح الجسم کو دینا ہے دوسری
یہہ ہے کہ ایک کے عوض نود پاویگا وہ اندھے اور اپاہج کو دینا ہے تیسری یہہ ہے کہ ایک کے عوض نو سو پاویگا
وہ ذوی القرابت اور محتاج کو دینا ہے چوتھی یہہ ہے کہ ایک کے عوض لاکھ پاویگا وہ مان باپ کو دینا ہے پانچوین یہہ
ہے کہ ایک کے بدلے نو لاکھ پاویگا وہ عالم اور فقیہ کو دینا ہے شان نزول مین اس آیت کے بحر مواج مین لکھا ہے کہ غزوہ
تبوک مین لشکر اسلام پر سختی یہانتک آئی کہ ایک خرمہ دو آدمیون کو کھانے کو ملتا تھا بعضے اوقات ایک
خرمے کو گروہ کا گروہ چوس کے رہتا تھا اور سواری کی یہہ قلت ہوئی کہ ایک ایک شتر پر دس دس آدمی نوبت
بہ نوبت سوار ہوتے تھے اور پانی کی تنگی تھی کہ اونٹ کو نحر کر کر رگ سینے اسکے نچوڑ کر لب تر کرتے تھے ہوا گرم تھی
جب تشنگی سے ہلاک ہونے لگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے انگشتان مبارک سے پانی فوارہ کیطرح جاری
ہوا سب نے پیا اور مرکب کو پلایا اور ذخیرہ کیا امیر المومنین عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا جو کوئی اسباب رکھتا ہو
مین اسے اسباب تیار کر دون اور جو خرچ رکھتا ہو اسے خرچ دون آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا من جہز جیش
العسرة فلہ الجنة جو کوئی ساختگی لشکر عسرت کی کرے پس واسطے اسکے جنت ہے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے
سو اونٹ رسنے میخ جھول پالان سے درست کر کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نذر گذرانی پھر آپ نے فرمایا من
جہز جیش العسرة فلہ الجنة انھون نے دو سو اونٹ اور تیار کر کر حضور مین تسلیم کئے پھر آپ نے تیسرے بار کلام کو
مکرر فرمایا انھون نے تین سو شتر اور حاضر کئے اور ایک روایت مین ہے کہ ہزار دینار اور لا کر نذر کی آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے کمال مہربانی فرمائی اور انکی تعریف لوگون کی اور ارشاد کیا کہ ما ضر عثمان ما عمل بعد الیوم اور تفسیر مغنی مین
لکھا ہے کہ ہزار اونٹ اور ہزار دینار پیش لائے اور عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ چار ہزار دینار صرف کو لائے اور نذر گذرانے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے تجہیز لشکر کے حق تعالی نے یہہ آیت ان دونون کی شان مین نازل فرمائی
اور جو ایک کی سات سو تک پائی بلکہ مضاعف سمجھا اور بعضے کہتے ہین کہ امیر المومنین عثمان رضی اللہ عنہ نے
ایک کنوا خراب تھا اسے اپنے مال سے خرید کر کر درست کیا پھر براہ الٰہی وقف کر دیا حق تعالی نے عمل انکا

قبول

قبول کیا اور یہہ آیت اُن کے حق مین نازل فرمائی اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وہ لوگ کہ خرچ
کرتے مین مال اپنے بیچ راہ خدا کے ثُمَّ لَا یُتْبِعُوْنَ مَآ اَنْفَقُوْا مَنًّا پھر پیچھے نہین لاتے اُس چیز کے کہ نفقہ کرتے
منت یعنے احسان کسی پر نہین رکھتے صدقہ دینے مین کہ اُسپر احسان بتاتے ہون یا اور سے کہین کہ فلان
شخص ہمارا ممنون احسان ہے ہم نے اُس سے یہہ سلوک کیا اور یہہ کچھہ دیا وَّلَآ اَذًى اور نہ ایذا یعنے بعد نفقہ
دینے کے کسی فقیر کو آزار نہین دیتے قولاً اور فعلاً لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ واسطے اُنکے ہے ثواب صدقہ دینے
اُنکے کا نزدیک پروردگار اُن کے وَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ اور نہین ڈر اوپر اُنکے ثواب کم ہونے کا
اور نہ وہ غمگین ہونگے فوت ثواب سے قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ بات نیک اور وعدہ اچھا کہ پسند شریعت اور قبول
طبیعت ہو سائل سے کرنا چنانچہ کہنا انتظار اور عیب ستر نفرمائیے اور عذر میرا قبول کیجے یا اب دسترس نہین رکھتا
مین کہ حق آپکے آپکا بجالاؤن اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تعالی اس تقصیر کو بتوفیر بدل کرونگا یا آپ نے مجھہ پر کرم فرمایا یہہ آپکا
گھر ہے پھر تشریف لائیے خدمت بجالاؤنگا علی ہذا القیاس اِسطرح کا کلام کہ موجب ملال درویش نہو وَّمَغْفِرَةٌ اور
عفو کرنا اور بخش دینا اُس رنجش اور آزار کا کہ سائل سے بتکرار سوال اور تشدد مقال فقیر مین واقع ہوا ہو اور دعا کرنا واسطے
اُسکے بہ آمرزش خدا خَیْرٌ مِّنْ صَدَقَةٍ یَّتْبَعُهَآ اَذًى بہتر ہے واسطے سائل کے بیچ نفع کے اُس صدقے سے کہ پیچھے
اُسکے ہو ایذا یعنے ایسا قول یا فعل واقع ہو کہ موجب آزار اور رنجش فقیر ہو چنانچہ سبب اُنکے شرم جانا ہے تنگ
اب خلق ہو جا وَاللّٰهُ غَنِیٌّ حَلِیْمٌ اور اللہ تعالی اُنسے بے پروا ہے صدقے سے اُنکے لوگون کے کہ سبب نفقات کے ٹھہر
خوش جاتا تاکہ منت اور آزار کے مکدر کرتے مین تحمل والا ہے جلدی عقوبت منان و موذی مین نہین فرماتا
یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ اے لوگو جو ایمان لائے ہو مت باطل کرو ثواب صدقے اپنے کو
بِالْمَنِّ ساتھہ منت رکھنے کے اوپر درویش کے کہ اللہ سبحانہ کا ہے تمام مال اور تم نہین ہو مگر حمال پس احسان جتانا
مال کا ہے وَالْاَذٰى اور نہ تباہ کرو صدقے کو ساتھہ ایذا دینے درویش کے بگدائی سرزنش کرو یا ترش رو ہوکر دو یا چین
بجبین ڈالکر خیرات کرو كَالَّذِیْ مانند ابطال اُس شخص کے کہ طریق اخلاص سے منحرف ہوکر یُنْفِقُ مَالَهٗ
رِئَآءَ النَّاسِ خرچ کرتا ہے مال اپنے کو واسطے دکھانے لوگون کے وَلَا یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ حقیقتاً
مین نہین ایمان لاتے ساتھہ اللہ کے اور دن قیامت کے اسواسطے کہ اگر ایمان اللہ پر رکھتے صدقہ اُسکے واسطے دیتے
نہ واسطے اوروں کے اور اگر اعتقاد رکھتے اوپر روز جزا کے تو عمل واسطے وہان کے ثواب کے کرتے نہ واسطے ریا کے
فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ صَفْوَانٍ پس نمونہ صدقہ اُس منافق مرد کا مانند مثال سل کے ہے کہ خوارہ اور ہموارہ ہو عَلَیْهِ
تُرَابٌ اوپر اُسکے مٹی ہو فَاَصَابَهٗ وَابِلٌ پس پہنچی اُس سل کو باران بزرگ قطرہ فَتَرَكَهٗ صَلْدًا پس چھوڑ
دے اُسکو صاف یعنے خاک اُسکی پانی سے بہہ گئی پتھر صاف رہ جاتا ہے سمجھیے کہ سل مثل منافق کے ہے اور خاک

جو اُس پر نمودار ہے وہ نفقے اُسکے ہیں جو ریا میں جب باران عدل سحاب جناب ربانی سے برسا آثار تمام نفقوں کا اُسکے
محو ہو کر سنگ سا حاصل رہ جاوینگے اور تمام اعمال اہل ریا کے یہی حال رکھتے ہیں پس مومنوں کو چاہئے کہ جو عمل کریں اللہ
واسطے کریں کسی کے دکھانے کو یا اپنے اچھے کہلانے کو نگاہ میں نہ رکھیں شعر خدا کے واسطے جو ہو ثواب اُسی میں
ہے حاصل ہے ٭ والا حانک ہیں سب کام اور سب انکا عامل ہے ٭ لَا يَقْدِرُونَ عَلَىٰ شَيْءٍ مِّمَّا كَسَبُوا
نہیں قدرت پاوینگے یہہ نفقہ کرنیوالے ریائی اوپر ثواب کسی چیز کے اُس سے جو تصدق کیا ہے ریا وَاللَّهُ لَا يَهْدِي
الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ اور اللہ تعالیٰ نہیں راہ دکھاتا یعنی عزم ہدایت دلمیں نہیں ڈالتا قوم کافروں کے ٭ وَمَثَلُ
الَّذِينَ اور مثال نفقہ کرنے کی اُن لوگوں کے کہ بہ اعتقاد اور اخلاص يُنفِقُونَ أَمْوَالَهُمُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللَّهِ
خرچ کرتے ہیں اموال اپنے کو واسطے چاہنے رضامندی خدا کے وَتَثْبِيتًا مِّنْ أَنفُسِهِمْ اور واسطے ثبات و یقین کے
کہ صادر ہو نفوس انکے سے ساتھ پانے ثواب صدقوں کے كَمَثَلِ جَنَّةٍ بِرَبْوَةٍ ٭ مانند مثال میوہ جات باغ کے ہے
کہ واقع ہو موضع بلند کہ تابش آفتاب کی جلد پہنچے اور ہوا بہت سی لگے اور ابر سے تر و تکبر ہوا اور آفت سیلاب سے دور اسی زمین
ایسا باغ ہو اَصَابَهَا وَابِلٌ پہنچا اُسکو باران بزرگ قطرہ فَآتَتْ أُكُلَهَا ضِعْفَيْنِ پس لایا میوہ اپنا دونا
جو اور باغ دو برس میں میوہ لاتے تھے وہ اُس قدر ایک برس میں لایا فَإِن لَّمْ يُصِبْهَا وَابِلٌ فَطَلٌّ پس اگر نہ پہنچا اُس
باغ کو مینہہ موسل دھار بڑے بڑے بوندونکا پس پہار اور شبنم کافی ہے یعنی اثر پانا انکا اُسے ضایع نہیں کرتا مینہہ تھوڑا ہو
یا بہت ہو پہل لاتا ہے مقصود اِس مثال سے حصول جزائے مخلصان ہے کہ جو کچھ واسطے خوشنودی خدا کے
تصدق کرینگے ثواب اُسکا پائینگے خواہ صدقہ تھوڑا ہو خواہ بہت وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ اور اللہ ساتھ
اُس چیز کے کہ کرتے ہو تم یعنی درویشوں کو جو دیتے ہو تم صدقہ برائے خدا یا از روئے ریا بینا ہے مناسب ہر ایک کے
جزا دیگا أَيَوَدُّ أَحَدُكُمْ أَن تَكُونَ لَهُ جَنَّةٌ یہہ تمثیل دوسری واسطے صدقہ اہل ریا کے ارشاد ہوئی کہ آیا چاہتا ہے
ایک کوئی تم میں سے یہہ کہ ہووے واسطے اُس کے باغ یہاں استفہام انکاری ہے یعنی نہیں چاہتا مِّن نَّخِيلٍ
وَأَعْنَابٍ کھجوروں سے اور انگوروں سے تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ بہتے ہوں نیچے درختوں اُس باغ کے نہریں
پانی کے لَهُ فِيهَا مِن كُلِّ الثَّمَرَاتِ واسطے مالک باغ کے ہو بیچ اُسکے سب میووں سے وَأَصَابَهُ
الْكِبَرُ اور حال اُسکا یہہ کہ پہنچے صاحب باغ کو بڑھاپا وَلَهُ ذُرِّيَّةٌ ضُعَفَاءُ اور واسطے اُسکے اِس پیری میں اولاد ہو
ناتوان اور خوردسالہ اور معیشت باپ کے اولاد کی بھی گلستان ہو فَأَصَابَهَا إِعْصَارٌ فِيهِ نَارٌ پس پہنچا اُس
گلستان کو بگولا ہوا گرم کا بیچ اُسکے آگ تھی فَاحْتَرَقَتْ پس جل گیا باغ بواسطہ باد سموم آ گیا صاحب
باغ متحیر اور ہموم سمجھ لیجئے کہ یہہ مثال عمل منافق ریا والے کی ہے کہ باغ ریا کو صدقہ سے تیار کیا اور یکبار
سموم عدل الٰہی کے جھونکے نے اُسکو جلا دیا نہ اشجار اُسکے سے ثمر اور شاداب ہوا اور نہ انہار اُسکے سے

ہو سبز اور سیراب ہو کشت تیرا سبز ہے تو کیا برق ساحت آویگی ہ کر کے عمل اعمال کا انکے باغ باغ جلا دیگی
كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ اسطرح بیان فرماتا ہے حق تعالی واسطے تمھارے نشانیان
الطاف و احسان اپنے کی تو کہ تم فکر کرو اور کسی عبادتمین ساتھہ اس معبود واحد کے شریک کسی کو نکرو باقی رہے
یہان کئی خدشے خواب طلب سو وہ بطور سوال و جواب کے لکھے جاتے ہین سوال بوستان خرما و انگور مین سب
میوے کیونکر حاصل ہون جواب اسکا تین طور پر دیا جاتا ہے ایک تو یہہ کہ ثمرات سے مراد منافع ہین
نہ میوے دوسرے ہم کہتے ہین کہ سب ثمرات اس بوستان کے نہ تمام میوے جہان کے تیسرے ہو سکتا ہے کہ
سب قسم کے میوے ہون فرضاً اور تعین خرمہ و انگور واسطے بزرگی کے ہو سوال من کل الثمرات مین من تبعیضیہ مناسب
مقام نہین ہے کہ اور اگر زاید کہین تو زائدہ ہونا من کا بقول اخفش ضعیف ہے پس یہہ کس معنون مین ہے جواب
ہو سکتا ہے کہ من ابتدائیہ ہو بتقدیر رزقنا من کل الثمرات اور بیانیہ بھی ہو سکتا ہے بتقدیر له فیها منافع من کل الثمرات
اور حمل اوپر زیادتی کے بھی بنتا ہے اور بقول صحیح کے شاذ کہا جاتا ہے اسواسطے کہ جو کلام قبل وضع قاعدہ نحو کے ہو اگر وہ
مخالف قاعدہ کل نحویون کے ہو یا جمہور کے ہو اسے شاذ کہتے اور جو کلام بعد وضع قواعد نحو ہو اور مخالف کل کے
ہو تو وہ ممتنع ہے اور اگر مخالف جمہور کے ہو تو ضعیف ہے معلوم کیجے کہ ترتیبوین آیت آیات مسائل سے کہ جس سے
مسئلہ زکوۃ تجارت اور عشر خراج اور خمس معادن نکلتا ہے وہ یہہ ہے يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ
مَا كَسَبْتُمْ اے لوگو جو ایمان لائے ہو خرچ کرو بیچ راہ خدا کے پاکیزہ سے اس چیز کے کہ کسب کیا ہے تم نے
سوداگری سے یا اور صنعت حرفت سے وَمِمَّآ اَخْرَجْنَا لَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ اور اس چیز سے کہ نکالا ہے ہم نے
واسطے تمھارے زمین سے غلے میوے لکھا ہے کہ اغنیائے انصار واسطے فقرائے مہاجرین کے موسم خرمے مین اچھے
اچھے خرمے مسجد مین نبوی کے کونے مین چھپا چھپا کر رکھہ جاتے تھے اکروز ایک مالدار دو سو صاع خرمے ردی ناکارہ
ظاہر لایا اور درمیان اول اچھے خرمون کے ملا گیا ارشاد ہوا کہ وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ اور مت قصد
کرو خبیث کا کہ بری اور ردی کی دو اس مین سے کہ خرچ کرتے ہو وَلَسْتُمْ بِاٰخِذِيْهِ اور حال آنکہ نہین ہو تم لینے والے اسکے
اگر تمکو دین تمھارے حقوق مین اِلَّآ اَنْ تُغْمِضُوْا فِيْهِ مگر یہہ کہ آنکھہ چرا جاؤ بات ٹل جائے دینے مین اسکے
وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ اور جانو کہ اللہ بے پروا ہے اس شخص سے کہ تصدق بمال خبیث کرے اور تعریف
کیا گیا ہے ساتھہ اسکے کہ مال طیب سے صدقہ قبول فرماتا ہے سمجھنا چاہیے کہ مراد طیب سے وہ مال جید ہے کہ
محبوب الطبع ہو چنانچہ آیت لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ سے ظاہر ہے اور مراد خبیث سے مال مکروہ الطبع
ہے چنانچہ میوہ گندہ اور غلہ افگندہ اور یہی مختار عند الاکثر ہے یا طیب سے مراد حلال ہے اور خبیث سے حرام کما
علیہ النص بہ القاضی اور تصریح کی ہے صاحب مدارک نے کہ انفقوا من طیبات ما کسبتم دلیل وجوب زکوٰۃ ہے

اموال تجارت مین کہ کسب ہمارا تجارت ہے اور طریقہ ادا کا اسکے اور مسائل متعلقات اسکے تمام کتب فقہ مین
مسطور ہین اور تخریج کی امام زاہدی نے کہ مما اخرجنا لکم من الارض دلیل وجوب عشر ہے اور کلام بعض مفسرین سے
نکلتا کہ ما اخرجنا حبوب اور اثمار اور معادن وغیرہا ہین اسوقت مین یہہ آیت شامل ہے عشر خراج اور خمس معادن
سب کو کہ مسائل انکے فقہ مین مفصل مسطور ہین معلوم کیجے کہ جو نہوین آیت آیات مسائل سے کہ جس سے مسئلہ فضل
انفاق کا اعمہ اس سے کہ فرض ہو یا نفل نکلتا ہے اور فضل علم اور عمل بھی ظاہر ہوتا ہے وہ یہہ ہے اَلشَّیْطٰنُ
یَعِدُکُمُ الْفَقْرَ وَیَاْمُرُکُمْ بِالْفَحْشَآءِ شیطان وعید دیتا ہے تمکو تفقر دینے مین فقر کا اور ڈراتا ہے
کہ مال خرچ کیا اور کنگال ہوئے اور حکم کرتا ہے تم کو ساتھ بخل اور امساک اور منع صدقے کے وَاللّٰہُ یَعِدُکُمْ مَّغْفِرَۃً
مِّنْہُ وَفَضْلًا اور اللہ تعالی وعدہ فرماتا ہے تم کو اوپر صدقہ دینے کے بخشش کا تمہارے گناہو نکے روز قیامت مین اور زیادتی
روزی دینے کا دنیا مین پس چاہئے کہ شیطان کے وسوسہ ڈالنے سے صدقہ دینا موقوف نکرو وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ
اور اللہ کشائش والا ہے جو کوئی اسکے راہ مین صدقہ دیتا ہے روزی اسکی کشادہ کرتا ہے جاننے والا ہے کہ یہہ میرے
واسطے دینے مین یا اور کے اور ہے جاننے والا ہے مستحقونکو وسعت اور فضل اور مغفرت کے یُؤْتِی الْحِکْمَۃَ مَنْ یَّشَآءُ
دیتا ہے حکمت انفاق کی جسے چاہتا ہے تاکہ جانین کہ کیا دیا چاہئے اور کسے دیا چاہئے یا عطا کرتا ہے دانش
کہ درمیان الہام رحمانی اور خطرہ شیطانی کے تمیز کرے اور وعید شیطانی سے نہ ڈرے اور وعدہ رحمانی پر امیدوار
رہے وَمَنْ یُّؤْتَ الْحِکْمَۃَ فَقَدْ اُوْتِیَ خَیْرًا کَثِیْرًا اور جو کوئی دیا گیا حکمت پس تحقیق دیا گیا بھلائی بہت
سمجھنا چاہئے کہ حق تعالی نے مال ومتاع دنیا کو اندک فرمایا کہ قل متاع الدنیا قلیل اور دانش کو ساتھ خیر کثیر کے موصوف
کیا کہ فقد اوتی خیرا کثیرا پس عالم کو چاہئے کہ ملازم خدمت اغنیا ہو وے اور رتبہ علم کو کہ متضمن خیر کثیر ہے ساتھ طلب
متاع قلیل کے نکھو وے شعر عالم بہ دنیا کو چھوڑا اور پس قفا رو نکو تو دیکھ نہ کون ہے فوق السماء اور کون ہے تحت
السماک وَمَا یَذَّکَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ اور نہین پند پذیر ہوتے ساتھ اس نصیحت کے مگر صاحب عقل کے باقی ر
یہان ایک سوال جو اہل معانی کیا کرتے ہین سوال کتب علم معانی مین قاعدہ بیان یون کرتے ہین کہ اصل استعمال
نفی اور استثنا کا وہان ہے کہ جہان سامع منکر قصر کا بوجہ اصرار ہو اور اصل استعمال انما کا یہہ ہے کہ سامع منکر قصر کا بوجہ
اصرار نہو پس یہان جو قصر کیا ہے نصیحت قبول کرنے کو اوپر ارباب عقول کے اس قصر کا منکر کوئی عاقل نہین
اس جگہہ استعمال اس کلمہ کا کس معنی سے ہے اور علاوہ اسکے یہہ ہے کہ یہان نفی اور استثنا کا استعمال کیا ہے
اور دوسرے مقام پر انما فرمایا ہے کہ انما یتذکر اولوا الالباب ہے پس جمع حکم واحد مین ما ولا اور انما کیونکر ہو سکتی ہے
جواب مقصود اس کلام سے مفہوم ظاہر اسکا کہ قصر ہی نہین ہے بلکہ مقصود یہان تعریض مذمت کفار سے ہے
اس طرح سے کہ نصیحت قبول نہین کرتے اولوا الالباب سے نہین ہین اور فرق مذکور ما ولا اور انما مین بیچ قصد

قصر کے ہے پس لازم نہین کہ جو حکم صورت قصد قصر مین ہو صورت قصد تعریض مین بھی ہو سمجھ لیجے کہ تحقیق
تمام کیا ہے امام فخر الاسلام بزدوی نے ساتھ اس آیت کے اوپر اسکے کہ عمل داخل ہے فقہ مین اسواسطے کہ حکمۃ
لغت مین اتفاق علم و عمل کو کہتے ہین اور تفسیر کئی ہے حضرت ابن عباس نے کہ حکمت علم شریعت اور حلال
اور حرام ہے اور بیچ کلام الٰہی کے کہ فرمایا ہے یُؤتی الحکمۃ من یشاء پس دلالت کرتا ہے کہ عمل داخل ہے بیچ ان کے یہ فقہ کے حکمۃ
اور حکمۃ فرمایا ہے اُدعُ الی سبیل ربک بالحکمۃ والموعظۃ الحسنۃ اور اشارہ کیا ہے طرف اسکے صاحب مدارک
نے کہ کہا ہے حکمت علم قرآن اور سنت اور علم نافع موصل الی رضاء اللہ ہے اور عمل کرنا ساتھ اسکے ہے اور حکیم عند اللہ
عالم عامل ہے اور حکمت کو درمیان مسائل انفاق کے ذکر فرمایا اسمین نکتہ یہ ہے کہ دلالت کرے اوپر اسکے کہ زکوٰۃ
فی العلم بھی واجب ہے غنی کو اور درس کہنا اس کا ضرور ہے کہ علم نے نفع خزانہ مدفون ہے یا یہ ہے کہ علم مسائل
انفاق کا اور فرائض کا اور عمل کرنا انپر واجب ہے اوپر تمام مسلمانوں کے معلوم کیجے کہ پانچوین آیت آیات مسائل
کہ جس سے مسئلہ فضائل نفقے کا اور نذر کا نکلتا ہے وہ یہ ہے وَمَا اَنفَقتُم مِّن نَّفَقَۃٍ اور جو کچھ خرچ کرو تم اے مسلمانو
نفقے سے تھوڑا یا بہت ظاہر یا پنہان بطریق فرض یا تطوع اخلاص سے یا ریا سے خدا کے واسطے یا غیر کے
اَو نَذَرتُم مِّن نَّذرٍ یا منت مانو تم کچھ منت معین یا غیر معین سے طاعتین یا معصیت مین فَاِنَّ اللہَ
یَعلَمُہٗ پس تحقیق اللہ تعالے جانتا ہے اسکو اور فراموش نہ فرمایگا وَمَا لِلظّٰلِمِینَ مِن اَنصَارٍ اور نہین ہے واسطے
ظالمونکے کہ نفقہ ریا کرتے ہین یا نذر معصیت مین مانتے ہین یا منت طاعت مین مان کر وفا نہین کرتے مدد دینے
والون سے بیچ آخرت کے کہ عذاب سے چھڑاوے انکو اس آیت سے وجوب ایفائے نذر غیر معاصی مین نکلتا ہے بیچ نحو
مین لکھا ہے کہ من زاید ہے اور معنی یہ ہین کہ نہین ہین واسطے ظالمون کے یاری دینے والے کہ عذاب الٰہی سے آخرت مین
بچاوین معلوم کیجے کہ چھٹوین آیت آیات مسائل سے کہ جس سے مسئلہ ظاہر خیرات دینے کا اور چھپا کے دینے
کا نکلتا ہے وہ یہ ہے اِن تُبدُوا الصَّدَقٰتِ فَنِعِمَّا ہِیَ اگر تم ظاہر کرو خیرات کو وقت دینے کے پس
اچھا ہے یہ کہ اور لوگونکو رغبت ہووے گی وَاِن تُخفُوہَا وَتُؤتُوہَا الفُقَرَاءَ فَہُوَ خَیرٌ لَّکُم اور اگر چھپاؤ تم صدقے کو اور
دو اسکو درویشون کو حقیقہ پس یہ چھپانا بہت اچھا ہے واسطے تمھارے اسواسطے کہ صدقہ ریا اور سمعہ سے پاک
ہوگا اور فقیر لینے کی ذلت سے بچینگے بعضے علمانے صدقہ مخفی کو عام کہا ہے فرائض مین ہو یا نوافل مین کیونکہ صحابہ رضہ
انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ اخفا کے مبالغہ تمام رکھتے تھے ہر طرح کے صدقے مین اور بعضے کہتے ہین کہ اخفا
متعلق ساتھ نوافل کے ہے اور فرائض مین اولی ظاہر دینا ہے تا گمان ترک کا کوئی نکرے اور دوسرے
اور لوگ غنیا دیکھ کر رغبت کرین صدقے دینے پر اور اس مین دلیل مسارعت بامر خدا بھی ہے لیکن صدقہ نفل
مین ہر طرح اخفا اولی ہے چنانچہ حضرت ابن عباس سے منقول ہے کہ صدقہ نفل چھپا کے دینا ستر حصے بہتر ہے

ظاہر دینے سے اور صدقہ فریضہ ظاہر دینا بہتر ہے پس درجہ چھپا کے دینے سے وَيُكَفِّرُ عَنْكُمْ مِنْ سَيِّئَاتِكُمْ اور دور کریگا تم سے بعضے گناہ تمہارے یعنے سوا ظلم کے وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ اور اللہ تعالیٰ ساتھ اس چیز کے کہ کرتے ہو تم ظاہر خیرات یا چھپا کے خبر رکھنے والا ہے جزا دیگا موافق اعمال تمہارے کے یکفر اور نکفر ساتھ یا و نون کے دونو قرأتین آئی ہین لَيْسَ عَلَيْكَ هُدٰىهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَاءُ نہین اوپر تیرے محبوب تم ہدایت کرنا یہود کا بلکہ اوپر تیرے دعوت ہدایت کی ہے فقط اور لیکن خدا ہدایت کرتا ہے ساتھ عنایت اپنی کے طرف ایمان کے جسے چاہے روایت ہے کہ اسماء بنت امیر المومنین ابوبکر رضی اللہ عنہ سے ان کی ماں کہ مشرکہ تھی کچھ مانگنے آئی تھی اسماء نے بحجت کفر ندیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آکر عرض کیا یہ آیت نازل ہوئی پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صدقہ دو سب ادیان والون کو ہدایت اللہ کی طرف سے ہے جسے چاہے کرے اور بعضے کہتے ہین کہ ماں اسماء کی مدینہ آئی اور کچھ تحفے اسماء کے واسطے لائی اسما نے بحجت کفر اسکے لینے مین توقف کیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا حضرت جبرئیل یہ آیت لائے روایت اولی ساتھ ذکر صدقہ کے موافق ہے اور روایت ثانیہ غیر مطابق اور بعضے کہتے ہین کہ آغاز اسلام مین مسلمان فقراء اہل کتاب کو خیرات دیا کرتے تھے بعد قوت اسلام کے دینا موقوف کیا تھا واسطے تجویز صدقہ کے اور کفار کے یہ ارشاد ہوا سمجھنا چاہیے کہ اتفاق علما صدقہ نفل دینا غیر مسلم کو جائز ہے لیکن زکوٰۃ دینا نہین درست بحر مواہب ہے کہ کتے بلی کو کھلانا جب روا ہوا تو آدمی محتاج کو کیونکر روا نہو حدیث مین ہے کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہر جگر تشنہ مین اجر ہے یعنی پانی دینے کا اور سیراب کرنیکا ثابت ہے غرض جس کو نفع پہنچے بہتر ہے وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ فَلِاَنْفُسِكُمْ اور جو کچھ خرچ کرو تم مال سے پس واسطے جانون تمہارے کے ہے کہ ثواب اس کا معین ملیگا خواہ کافر کو دو خواہ مسلمان کو وَمَا تُنْفِقُوْنَ اِلَّا ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللّٰهِ اور نہ خرچ کروگے تم کہ مسلمان ہو مگر واسطے طلب ثواب اور خوشنودی الٰہی کی وجہ کے معنی ثواب کے ہین چنانچہ اور آیت مین وارد ہے کہ مَا اٰتَيْتُمْ مِنْ زَكٰوةٍ تُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ يُّوَفَّ اِلَيْكُمْ اور جو کچھ خرچ کرو تم مال اپنے سے پورا پہنچایا جاویگا ثواب اسکا طرف تمہاری وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ اور تم نہ ظلم کئے جاؤگے یعنے ثواب مین سے تمہارے پس تم کچھ کم نکرینگے لِلْفُقَرَاءِ الَّذِيْنَ اُحْصِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ یہ صدقہ اور نفقہ تمہارا واسطے درویشون کے ہے جو بند کئے گئے ہین بیچ راہ خدا کے کہ گوشہ نشین ہو کر طاعت الٰہی مین مصروف ہین یا جہاد مالوف ہین لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ضَرْبًا فِي الْاَرْضِ نہین کر سکتے بواسطہ دوام طاعت کے یا اشتغال غزا کے سیر کرنا بیچ زمین کے واسطے تجارات اور طلب رزق کے یہ اصحاب صفہ تھے کہ مہاجران قریش سے چار سو آدمی مانند بلال اور عمار اور ابن مسعود وغیرہم کے کہ خدا کے واسطے دنیا چھوڑ کر رشتہ الفت خویش اقربا توڑ کر گھر بار سے منہ موڑ کر مدینہ منورہ آ رہے تھے رات کو سونے کی جگہ نتھی مسجد نبوی کے کونے مین پڑ رہتے تھے

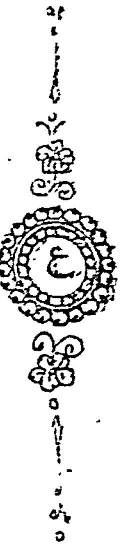
ربع

اور تمام دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت مبارک مین بسر کرتے تھے قوت انکا خرمے (رضی اللہ عنہم)
تھے کہ جنکو دھو کر کوٹ کر پانی سے تر کر کے شدت گرسنگی مین کھاتے تھے اور لباس انکا حضرت گھوڑون کے
پڑے ہوئے انکو باٹ کر کر عورت چھپاتے تھے سوال کرنے کسی سے نجاتے تھے اسی سبب سے ارشاد ہوا یَحْسَبُهُمُ
الْجَاهِلُ أَغْنِيَاءَ مِنَ التَّعَفُّفِ جانتا ہے انکو مرد نادان کہ نہ خبر ہے احوال سے تونگر نے سوالی سے اور
استغنائے خلق سے تَعْرِفُهُم بِسِيمَاهُمْ پہچانتا ہے تو اے محبوب میرا انکو ساتھ چہرون انکے کے نشانی
اور علامت عشق خدا کی انمین ظاہر ہے مثل لب خشک چشم تر مین زنگت ہے زعفرانی نہ چہرہ پہ اثر انکے ہے
عشق کی نشانی لَا يَسْأَلُونَ النَّاسَ إِلْحَافًا نہین سوال کرتے لوگون سے لپٹ کر نہ الحاح و زاری سے نہ بغیر
اسکے اسواسطے کہ موصوف ساتھ نے سوالی کے ہین اور نہ مانگنا انکا یہہ بھی شفقت اور رحمت انکی ہے کہ
مبادا کوئی سوال رد کرے اور گناہ مین پڑے وَمَا تُنفِقُوا مِنْ خَيْرٍ فَإِنَّ اللَّهَ بِهِ عَلِيمٌ اور جو کچھ خرچ کرو گے تم مال اچھے
سے اوپر اصحاب صفہ کے اور سوائے انکے اور مستحقون پر پس تحقیق خدا ساتھ اس کے دانا ہے جانتا ہے کہ جسے
دیا اور کیون دیا الَّذِينَ يُنفِقُونَ أَمْوَالَهُم جو لوگ کہ خرچ کرتے ہین بیچ راہ خدا کے مالون اپنون کو بِاللَّيْلِ
وَالنَّهَارِ سِرًّا وَعَلَانِيَةً رات کو اور دن کو چھپے اور ظاہر غرض اس سے استغراق اوقات اور انواع ہے اعطا
صدقہ سبب نزول کا اس آیت کے یہہ ہے کہ امیر المؤمنین ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے چالیس ہزار دینار صدقہ
دیئے تھے دس ہزار ظاہر دس ہزار رات کو دس ہزار دن کو حق تعالی نے صدقہ انکا قبول فرمایا اور یہہ آیت انکی
شان مین نازل کی چنانچہ کشاف مین مذکور ہے اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین
علی مرتضی کرم اللہ وجہہ کے پاس چار درہم تھے ایک آپ نے ظاہر دیا ایک چھپا کے ایک رات کو ایک دن کو حق تعالے نے
یہہ آیت نازل کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا کہ اس طرح سے صدقہ تم نے کیون دیا انھون نے
عرض کیا کہ طریقہ صدقہ کا اس چہار طرح کے سوا پانچوین طرح مین نہ دیکھا اس لئے جمع مین اسکے التزام کیا مین نے کہ کاش کوئی
کسی نوع سے قبول ہو جاوے فَلَهُمْ أَجْرُهُمْ عِندَ رَبِّهِمْ پس واسطے انکے ہے کہ جو اس چار طرح کا صدقہ دیتے
ہین ثواب صدقات انکا نزدیک پروردگار انکے کے وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ اور نہین ڈر اوپر انکے
اور وہ نہ اندوہگین ہونگے معلوم کیجے کہ مناسبت اس آیت کی آیات سابق سے کہ جس سے مثلا حرمت ربا کا اور غضب
اسکا نکلتا ہے وہ یہہ ہے الَّذِينَ يَأْكُلُونَ الرِّبَا جو لوگ کہ کھاتے ہین سود یعنی نفع زائد محض خالی عوض سے
لَا يَقُومُونَ إِلَّا كَمَا يَقُومُ الَّذِي يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطَانُ مِنَ الْمَسِّ نہ اٹھینگے وہ قبرون سے بعد موت کے مگر جیسا کہ کھڑا
ہوتا ہے وہ شخص کہ باولا کرتا ہے اسکو شیطان آسیب سے عرب والون کے زعم مین یہہ تھا کہ جب جن آدمی کو مس کرتا ہے
عقل اسکی ٹھکانے نہین رہتی دماغ مین خبط آجاتا ہے حق تعالے نے موافق عرف اور عادت انکے کے سمجھایا کہ

قیامت کو دیوانون کی طرح سے کھڑے ہونگے بیساختہ ہوش و ہواس باختہ اور مس کے معنی لغت مین جنون کے بھی آئے ہین
ذٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَالُوا إِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبٰوا یہہ سراسیمہ ظاہر ہونا انکا عذاب الٰہی ہے اسواسطے ہے کہ
اُنھون نے کہا سوا اسکے نہین کہ بیچنا مانند سود کے ہے کفار ایک درم کو ساتھہ دو درم کے بیچتے تھے اور کہتے تھے کہ یہہ
نہین ہے بیع ہے فرق درمیان ربا اور بیع کی نہین کرتے تھے وَأَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا اور حال انکہ حلال
کیا ہے اللہ نے بیچنا اور حرام کیا ہے سود فَمَنْ جَاءَهُ مَوْعِظَةٌ مِنْ رَبِّهِ فَانْتَهٰى فَلَهُ مَا سَلَفَ پس جو کوئی کہ آئی اسکے پاس
نصیحت پروردگار اسکے سے کہ نہی سود سے ہے پس باز رہا اور حکم خدا کا بجا لایا پس واسطے اسکے ہے جو پہلے لیا یعنی قبل حرمت کے
جو سود لیا وہ اس سے نہ پھیرا جاویگا یا مراد فله ما سلف سے یہہ ہے کہ گناہان گذشتہ مغفور ہوئے وَأَمْرُهُ إِلَى اللّٰهِ اور کام
اسکا یعنی آئندہ مین البتہ بارادہ الٰہی ہے چاہے توبہ پر ثابت رکھے چاہے نرکھے وَمَنْ عَادَ فَأُولٰئِكَ أَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ
فِيْهَا خٰلِدُوْنَ اور جو کوئی بازگشت کرے طرف خلت ربا کے بعد اسکے کہ خدا نے حرام فرمایا پس وہ گروہ اصحاب دوزخ کے
وہ ہین اس آتش کے ہمیشہ رہنے والے مین سمجھنا چاہیے کہ ربا لغت مین بمعنی فضل ہے اور مطلق فضل حرام نہین ہے اسواسطے
کہ مقصود ربح اُٹھانے بیع کے سے فضل ہوتا ہے اگر مطلق فضل حرام ہو بیع موقوف ہو جاوے پس فضل معتد مراد ہے
کہ مجہول ہے اور محتاج بیان رسول ہے صلی اللہ علیہ وسلم لہذا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے الحنطة بالحنطة
والشعيرة بالشعير والتمر بالتمر والملح بالملح والفضة بالفضة والذهب بالذهب مثلا بمثل يدا بيد والفضل ربوا پس یہہ
چھہ چیزین حدیث مین وارد ہین گیہون جو خرمہ نمک چاندی سونا اور مسائل اسکے کتب فقہ مین اور وجوہ اختلاف
ائمہ مفصل مسطور ہین ہر مسلمان کو لازم ہے کہ دیکھہ کر اس سے بچے کہ حرام قطعی ہے حدیث مین وارد ہے کہ لعن اللہ
الرابي والربي والكاتب والشاهد اور تفسیر ابن مسعود رضی اللہ عنہ مین روایت کی ہے کہ کھانے والا ربا اور
کھلانے والا اور کاتب اور شاہد ملعون ہین اوپر زبان محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اور حدیث مین وارد ہے جو قصد اہلاک کرتا ہے
اللہ تعالیٰ ساتھہ ایک قوم کے ہلاکت کا ظاہر کرتا ہے بیچ ان کے ربا معاذ اللہ چنانچہ بحر مواج مین یہہ روایتین لکھی ہین
يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا مٹاتا ہے اللہ مال ربا کو یعنی ہر چند سود لے اور سود خور مال جمع کرے لیکن مال نقصان اور
خسران ہے یا غیر محل مین خرچ ہوتا ہے یا حادثہ مین تباہ ہو جاتا ہے اور اگر رہتا بھی ہے تو وارث اسکے اس سے
متمتع نہین ہوتے مال نامبارک ہے اور اگر اور اچھے مال مین ملے تو برکت اسکی بھی کھوتا ہے حضرت ابن عباس سے
مروی ہے کہ اگر سود کے مال مین سے صدقہ دے یا راہ حج مین خرچ کرے یا غزا مین قبول نہین ہوتا یہہ کمال نقصان ہے
وَيُرْبِي الصَّدَقٰتِ اور بڑھاتا ہے اللہ تعالیٰ خیرات کو یعنی ہر چند کم ہو ثواب اسکا زیادہ عنایت فرماتا ہے
یہانتک کہ صدقہ ایک خرمے کے عوض مقدار پہاڑ کے دیتا ہے سمجھنا چاہیے کہ ذکر صدقات کا بعد ذکر سود کے قبیل
ذکر ضد بعد ضد کے ہے کہ خوبی شے کی ضد اسکے سے معلوم ہوتی ہے حسن صدقہ قباحت ربا سے ظاہر ہوتا ہے

اور قباحت ربا جس صدقہ روشن ہوتی ہے کہ ہر چند مال سود کا ظاہر بڑھتا جاتا ہے لیکن آخر کار کم ہوتے ہوتے
نابود ہو جاتا ہے اور صدقہ دینے سے مال اگرچہ ظاہر میں کم ہوتا ہے لیکن واقع میں سبب افزونی کمال ہے دنیا میں عوض
اسکا اللہ دیتا ہے چنانچہ حدیث شریف میں وارد ہے کہ نہیں نقصان مال صدقہ سے اور نہیں ناقص کرتی مال کو
زکوٰۃ ہرگز اور آخرت میں اضعاف مضاعف عنایت فرماتا ہے شعر مال خیرات کر کہ سے چون کوہ اللہ
ایسے ہی مال کا کو وہ کرے کوہ سے گاہ ٭ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ اَثِيْمٍ اور اللہ تعالیٰ نہیں دوست رکھتا
ہر کفر کرنے والے گنہگار کو کہ اوپر ارتکاب ربا کے مصر ہو اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ تحقیق وہ لوگ جو
ایمان لائے اور عمل کیے اچھے کہ بموجب اوامر اور نواہی الٰہی کے بجالائے وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ اور قائم رکھا نماز اور
دیا زکوٰۃ مال کو لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ واسطے انکے ہے ثواب انکا نزدیک پروردگار انکے کے روز قیامت
وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ اور نہیں ڈر اوپر ان کے اس چیز سے کہ آگے ہے انکو اور نہ وہ غمگین ہونگے
اس چیز سے کہ پیچھے چھوڑ گئے معلوم کیجے کہ اٹھاویں اور انسٹھویں آیتیں آیات مسائل سے کہ جس سے مسئلہ ترک
ربا کا بیچ قرض کے نکلتا ہے وہ یہہ ہیں کہ متصل ارشاد فرماتے ہیں يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ اے لوگو کہ ایمان لائے
ہو ڈرو اللہ سے وَذَرُوْا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبٰوٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ اور دست بردار ہو جو کچھ باقی رہا ہے سود سے اگر ہو تم
ایمان لانے والے حرمت ربا پر اور منقاد حکم خدا پر سبب نزول میں اس آیت کے لکھا ہے کہ بنی عمرو ثقفی اور بنی مغیرہ مخزومی
آپس میں معاملہ ساتھ ربا کے رکھتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن ساتھ حرمت ربا کے فتویٰ
دیا بنی عمرو نے اس شرط پر کہ سود انکا اوروں پر ثابت رہے اور ان کا سود اصل سے موضوع ہو جائے صلح کی پس طلب ربا میں
بنی مغیرہ سے سخت مواخذہ کیا بنی مغیرہ نے قصہ اپنا عتاب بن اسید سے کہ حاکم مکہ کا تھا کہا کہ کیا بدبختی ہماری ہے
کہ ربا سب آدمیوں سے وضع کر لیں اور ہم ہنوز اسی بلا میں گرفتار ہیں عتاب نے کہ حاکم مکے کا تھا یہہ سب ماجرا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو لکھا حق تعالیٰ نے یہہ آیت نازل فرمائی کہ سود سے دست بردار ہو فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَاْذَنُوْا
بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ پس اگر نکرو تم اور بقیہ سود سے ہاتھ نہ کھینچو پس خبردار ہو جاو ساتھ لڑائی کرنیکے خدا سے اور
رسول اسکے سے یا آگاہ کرو ایک دوسرے کو اور تیار ہو ساتھ جنگ خدا کے کہ آتش ہے اور ساتھ حرب رسول کے کہ شمشیر ہے
وَاِنْ تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوْسُ اَمْوَالِكُمْ اور اگر توبہ کرو سود لینے سے پس واسطے تمھارے ہے اصل مال تمھارا لَا تَظْلِمُوْنَ نہ ظلم
کرو تم وَلَا تُظْلَمُوْنَ اور نہ ظلم کیے جاو تم یعنے تم ظلم نکرو مدیونوں پر زیادتی لینے میں راس مال سے اور نہ تم پر ظلم کرے
مدیون کہ اصل مال میں کم دے بعد نزول اس آیت کے بنی عمرو نے کہا کہ ہمیں طاقت حرب خدا اور رسول کی نہیں ہے سود
چھوڑ کر سرمایہ پر راضی ہوئے اور مغیرہ نے بسبب افلاس اور تنگدستی کے چاہا کہ ادا اصل مال میں بھی مہلت ہو جاوے حق تعالیٰ نے ساتھ
مہلت دینے دیندار تنگدست کے حکم فرمایا اور آیت یہہ اگلی نازل فرمائی اور معلوم کیجے کہ ساٹھویں آیت آیات مسائل سے

کہ جس سے مسئلہ مہلت دینے و تنگدست کا نکلتا ہے وہ یہ ہے وَاِنْ كَانَ ذُوْ عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ اِلٰى مَيْسَرَةٍ یعنی
اگر ہو قرضدار افلاس والا تنگدست پس حکم اسکا مہلت دینی ہے وقت تونگری اور فراغت کے تک وَاَنْ
تَصَدَّقُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اور اگر خیرات کرو قرضدار مفلس کو بہتر ہے واسطے تمہارے اگر ہو تم جانتے یعنے اگر اس
مال سے بعض یا کل بخش دو تو بہتر ہے واسطے تمہارے ثواب میں مہلت دینے سے یا لینے سے وَاتَّقُوْا يَوْمًا تُرْجَعُوْنَ
فِيْهِ اِلَى اللّٰهِ اور ڈرو عذاب اس دن کے سے کہ تم سب پھیرے جاؤ گے بیچ اس دن کے طرف حساب خدا کے اور جزا کے
کہ مقدر کیا ہے ثواب اور عتاب سے ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ پھر پورا دیا جاویگا ہر نفس کو جو کمایا ہے یعنے جزا
اعمال کی جو نیک و بد کئے ہیں وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ اور وہ نہ ستم کئے جاوینگے یعنے اگر عمل نیک کئے ہیں تو ثواب
ان کے میں نقصان نکرینگے اور اگر عمل بد کئے ہیں تو زیادہ ان اعمال سے عذاب نہ دینگے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے کہ آخرین آیات قرآنی باعتبار نزول کے یہی آیت ہے کہ نو ساعت پہلے وفات شریف آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے نازل ہوئی ہے اور بعضے کہتے ہیں اکیس روز پہلے انتقال شریف کے نازل ہوئی ہے لیکن اکثر مفسرین کے نزدیک
مرجح یہہ قول ہے کہ سات دن پہلے ارتحال جناب نبوی کے علیہ افضل الصلوٰۃ نزول اسی آیت کا واقع ہوا ہے معلوم رہے
کہ اکتھوین آیت آیات مسائل سے کہ جسے آیت مداینہ کہتے ہیں اور اطول آیات قرآنی ہے اور بہت مسائل اس
سے نکلتی ہیں چنانچہ مسئلہ بیع سلم کا اور کتابت سکہ کا اور ایلا کا اور گواہ کرنیکا وہ یہہ ہے يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا
تَدَايَنْتُمْ بِدَيْنٍ اے لوگو جو ایمان لائے ہو جب معاملہ کرو تم آپس میں ساتھ قرض کے یعنے کسی کے ہاتھ کچھ چیز بیچو یا خریدو
اور مبلغ اسکے قیمت کی قرض ٹھہراؤ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ایک وقت مقرر معین تک کہ فلانے مہینے میں فلانے
تاریخ ادا کرینگے فَاكْتُبُوْهُ پس لکھ رکھو اسکو بیچ کاغذ کے اس طرح سے کہ وصف معاملہ کا اور نام دونو معاملہ کرنے
والوں کے اور مبلغ حق کے اور مدت وعدہ کی مہینہ تاریخ اس میں ہو تاوقت حاجت کے اسے دیکھ لو وَلْيَكْتُبْ بَّيْنَكُمْ
كَاتِبٌۢ بِالْعَدْلِ اور چاہیئے کہ لکھے درمیان تمہارے لکھنے والا ساتھ انصاف کے کم اور زیادتی نکرے مال میں
اور مدت وعدہ میں وَلَا يَاْبَ كَاتِبٌ اور چاہیئے کہ نہ انکار کرے کوئی لکھنے والا تنکیر کاتب کے بعد نفی کی فائدہ
عموم کرتی ہے اور یہہ کتابت ہے بالقول الصحیح طرف فرض کتابت کے اور بعضے روایتیں فرض عین ہے بشرط عدم کاتب
اور بعضے کہتے ہیں فرض تھا منسوخ ہو گیا ساتھ قول وَلَا يُضَآرَّ كَاتِبٌ کے اب مستحب اور اولی ہے کہ جسے لکھنا آتا
ہو وہ ابا نہ کرے جب التماس کریں اَنْ يَّكْتُبَ كَمَا عَلَّمَهُ اللّٰهُ فَلْيَكْتُبْ یہہ کہ لکھے کاغذ معاملہ کا جیسا سکھایا ہے
اسکو اللہ نے یعنے موافق شریعت کے فَلْيَكْتُبْ پس چاہیئے کہ لکھ دے یہاں ایک سوال وارد ہوتا ہے وہ یہہ
ہے سوال وَلْيَكْتُبْ بَّيْنَكُمْ كَاتِبٌ پہلے فرمایا تھا پھر فَلْيَكْتُبْ لائے تکرار لازم آیا جواب امر اول راجع طرف تمہید ہو
ہے یعنے جب آپس میں ایک دوسرے سے مداینہ کریں تو لکھے کاتب درمیان انکے ان کے امر سے ساتھ انصاف کے



یعنے

یعنی اے معاملہ کرنے والو تم امر کرو اور وہ لکھنے اور امر دوسرا طرف کاتبون کے ہے یعنے جب
بہم التماس کرین تو چاہئے کہ کاتب انکار کرے لکھ دے ولیملل الذی علیہ الحق
اور چاہیے کہ مطالب کہے کاتب سے وہ شخص کہ اوپر اُسکے ہے قرض اور زبان سے اپنے
اقرار کرے ولیتق اللہ ربہ اور چاہیے کہ ڈرے مطالب کہنے والا اللہ سے کہ پروردگار
اُسکا ہے ولا یبخس منہ شیئا اور نہ کم کرے وقت اقرار کے اُس حق سے کہ ذمے اُسکے
ہے کچھ چیز اور معاملہ جیسا ہے ویسا ہی لکھوا دے کچھ جھوٹ نہ ملاوے فان
کان الذی علیہ الحق سفیہا پس اگر ہو وہ شخص کہ اوپر اُسکے حق ہے بیوقوف جاہل
یعنے بالغ دیوانا اور مدہوش او ضعیفا یا عاجز ناتوان جیسے بچہ خوردسال یا بوڑھا عمر رسیدہ او لا
یستطیع ان یمل ھو یا یہہ کہ مطلق توانائی نہین رکھتا اسکی کہ مطلب کہے وہ بسبب گونگاپنے کے یا بواسطہ مرض کے
لکنت زبان مین ہے یا وہ زبان جو متعارف قوم ہے نہین جانتا فلیملل ولیہ بالعدل پس چاہئے کہ مطلب کہے والی اُسکا
ساتھ انصاف کے نہ کم و زیادہ واستشہدوا شہیدین من رجالکم اور شاہد کرلو اوپر معاملے کے دو گواہ
مردون اپنے سے یعنے مسلمان بالغ آزاد فان لم یکونا رجلین پس اگر نہون دو مرد گواہ اتفاق زمانے سے فرجل
وامرأتان پس ایک مرد اور دو عورتین گواہ ہون ان سے اور دو عورتین اسواسطے مقرر فرمائین ممن ترضون من
الشھداء ان تضل احدٰھما فتذکر احدٰھما الاخرٰی اگر بھول جاوے ایک اُن دو عورتون مین سے جو گواہ مین پس یاد دلاوے ایک
عورت دونون عورتون مین کی دوسری عورت کو سمجھ لیجیے کہ جہت غلبہ رطوبت صفت نسیان کی عورتون کے مزاج
غالب ہے اسواسطے دو عورتین قائم مقام ایک مرد کے چاہین کہ ایک بھولے تو دوسری بتادے اور گواہی فقط عورتون کی بغیر
مردون کے بکارت اور ولادت اور عیوب نسا مین بیچ مواضع مستور کے معتبر ہے اور ساتھ مردون کے حدود و قصاص مین
تو مطلق مسموع نہین ہے اور سوا اسکے حقوق مالی اور غیر مالی مین مثل نکاح اور طلاق اور عتاق اور وکالت وغیرہ مین
معمول ہے ولا یأب الشھداء اذا ما دعوا اور نہ انکار کرین گواہ جب بلائے جاوین واسطے گواہی دینے کے
ولا تسئموا ان تکتبوہ صغیرا او کبیرا اور مت کاہلی کرو اور نہ ملول ہوا اس سے کہ لکھو اُس حق کو یعنے قرض کو کاغذ
مین درانحالیکہ قرض چھوٹا ہو یا بڑا یعنے تھوڑا ہو یا بہت یا خط صغیرہ ہو یا کبیرہ یعنے مختصر یا مطول الی اجلہ
اُسکو وقت تلک اُسکے کہ مقرر ہوا ساتھ اقرار مدیون کے ذالکم اقسط عند اللہ یہہ لکھنا قرض کا تمھارے تئین بہت
انصاف والا ہے نزدیک اللہ کے واقوم للشھادۃ اور سیدھا کرنیوالا ہے واسطے گواہی کے کہ کتاب مین
مذکور شدہ ہوگا ہے وادنی الا ترتابوا اور بہت نزدیک ہے یہہ کہ نہ شک مین پڑو تم مقدار حق مین اور مدت مین اُسکے
اور تعین شہود مین جب رجوع کرو تم طرف کتاب کے الا ان تکون تجارۃ حاضرۃ مگر یہہ کہ ہو معاملہ سوداگری کا

ہاتھوں ہاتھ تُدِیْرُوْنَهَا بَیْنَكُمْ کہ پھیر لیتے ہو اسکو درمیان اپنے حاصل یہہ ہے کہ جب معاملہ دست بدست اور نقد بہ نقد ہو
فَلَیْسَ عَلَیْكُمْ جُنَاحٌ اَلَّا تَكْتُبُوْهَا پس نہیں ہے اوپر تمہارے گناہ یہہ کہ نہ لکھو اسکو وَاَشْهِدُوْٓا اِذَا تَبَایَعْتُمْ
اور شاہد کرو جب خرید فروخت کرو تم ساتھ نقد کے حکم اس آیت کا منسوخ ہے ساتھ آیت فَاِنْ اَمِنَ بَعْضُكُمْ بَعْضًا کے
وَلَا یُضَآرَّ كَاتِبٌ وَّلَا شَهِیْدٌ ۬ اور نہ رنج پہنچایا جاوے لکھنے والا اور نہ گواہ یعنے کسی کاتب سے زبردستی نہ لکھواؤ
اور نہ کسی سے بزور شاہدی لواؤ یہہ معنے جب ہیں کہ یضار کو فعل معروف کہو جیسی کہ قرات حضرت امیر المومنین عمر رض
کی ہے تو یہہ معنی ہوئی کہ چاہیے کاتب نہ ایذا پہنچاوے کسیکو کا خلاف درست لکھے خیانت کتابت میں نکرے اور گواہ بھی
سچ بولیں گواہی نہ چھپاویں وقت طلب کے ادھر ادھر نہ پھیریں وَاِنْ تَفْعَلُوْا فَاِنَّهٗ فُسُوْقٌۢ بِكُمْ اور اگر کرو
تم اے معاملہ کرنیوالو یہہ چیزیں جو منع کئیں ہیں ہمنے تمکو احزار کتابت اور شہید کے سے پس تحقیق وہ فعل منع کیا گیا
گنہگاری ہوگا لاحق ساتھ تمہارے وَاتَّقُوا اللّٰهَ اور ڈرو اللہ سے خلاف فرمان الہی نکرو وَیُعَلِّمُكُمُ اللّٰهُ اور سکھاتا
ہے تمکو خدا تعالی شرائع اسلام اور لوازم تقوی اور مصالح کارہائے دنیا و عقبی وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ اور اللہ تعالی
ساتھ ہر چیز کے دانا ہے اعمال تمہارے جانتا ہے سزا اور جزا موافق انکے دیگا معلوم کیجیے کہ باسٹھوین آیت آیا
مسائل نئے کہ جس سے مسئلہ رہن اور عدم اسکا عند فقدان کاتب نکلتا ہے اور بیان ادائے شہادت کا ہے
وہ یہہ ہے وَاِنْ كُنْتُمْ عَلٰی سَفَرٍ اور اگر ہو تم بیچ سفر کے علی یہاں بمعنی فی ہے وَّلَمْ تَجِدُوْا كَاتِبًا اور نہ پاؤ تم لکھنے
والا یعنے ایسا شخص کہ حقوق تمہارے لکھے یا لکھنے والا تو ہے یعنے دوات قلم کاغذ موجود نہیں فَرِهٰنٌ مَّقْبُوْضَةٌ
پس گروی ہے قبضہ کی ہوئی یعنے واسطے خاطر جمعی اور زوال تردد تمہاری کے یہہ ہے کہ کچھہ چیز اسکی اپنے مال کے عوض
میں گروی رکھہ لو سمجھہ لیجیے کہ گروی رکھنا مشروع ہے مطلقا قید سفر اور حضر کی نہیں ہے یہاں بقید سفر واسطے
عدم کتابت کے فرمایا ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ رہن مخصوص بسفر ہے فَاِنْ اَمِنَ بَعْضُكُمْ بَعْضًا پس اگر امین سمجھے
بعض تمہارا بعض کو اور اسکی خیانت سے بے طمع رکھے فَلْیُؤَدِّ الَّذِی اؤْتُمِنَ اَمَانَتَهٗ پس چاہیئے کہ ادا کرے وہ شخص کہ
امین جانا گیا ہے یعنے مدیون امانت اُس امین کے کو یعنے قرض اسکا ادا کرے کسی کا ملی درمیان نلاوے سمجھہ لیجیے کہ قرض
اگرچہ مضمون امانت سے نہیں ہے لیکن یہاں واسطے رعایت لفظ اؤتمن کے امانت ارشاد ہوا اور یہہ کمال خوبی عبادت ہے کہ ایراد الفاظ
بوجہ مشاکلت ہے وَلْیَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهٗ اور چاہیے کہ ڈرے پروردگار اپنے سے اور امانت میں خیانت نکرے وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ
اور مت چھپاؤ گواہی کو کہ چھپانا اسکا گناہ کبیرہ ہے وَمَنْ یَّكْتُمْهَا فَاِنَّهٗٓ اٰثِمٌ قَلْبُهٗ ط اور جو کوئی چھپاویگا گواہی کو پس
تحقیق وہ گنہگار ہے دل اسکا سمجھہ لیجیے کہ یہاں اضافت اثم کی طرف قلب کے فرمائی ہے گواہی چھپانے کو گناہ دلکا ارشاد
کیا ہے اسمین تنبیہ ہے اور وعید شدید کی اسواسطے کہ جو گناہ متعلق بدل ہووے وہ سخت تر ہوتا ہے اُس گناہ سے کہ متعلق باعضا
ظاہرہ ہو اور ظاہر ہے کہ دل بادشاہ ہے تمام بدنکا جب بادشاہ برباد ہووے تو رعایا خاک آرام پاوے اسیواسطے صوفیہ تصفیہ

دل مشہور رہتے ہین کہ صفا اُسکی موجب صفائی تمام بدن ہے اور کدورت اسکی سبب تکدر تمام جسم اور یہی
مقام مورد اسرار ربانی اور مہبط انوار سبحانی ہے بیت دل عجب چیز ہے جو ہو شفاف تو چہرہ یار دیکھ لو ہو
صاف وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ اور اللہ تعالی ساتھ اُس چیز کے کہ کرتے ہو تم دانا ہے اظہار شہادت کو اور کتمان گواہی کو جاننے
والا ہے اسواسطے کہ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ واسطے خدا کے ہے جو کچھ بیچ آسمانوں کے ہے کیا ستارے
اور کیا فرشتے اور جو کچھ بیچ زمین کے ہے کیا معاون کیا سوالید یا ما فی السموات سے مراد عوالم روحانی ہے اور اصول لطائف خمسہ
عالم امر کہ آثار ظلال افعال واجبی ہین اور ما فی الارض سے مراد عوالم جسمانی ہے کہ مظاہر عکوس افعال سبحانی ہے وَاِنْ
تُبْدُوْا مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اور اگر ظاہر کرو تم جو کچھ بیچ جیون تمھارو کے ہے قصد اور نیت بد اَوْ تُخْفُوْهُ یا چھپاؤ اسکو
يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ حساب لیویگا تم سے ساتھ اسکے اللہ تعالی کہ دانائے ضمائر اور مطلع سرائر ہے لکھا ہے کہ حق سبحا
قیامت کے دن اعمال بندون کے سب اُنپر ظاہر کردیگا کیا کفار زبان اور کیا کردار اعضا اور کیا اندیشہ دل فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ پس بخشیگا جسے چاہے ساتھ فضل کے اور عذاب کریگا جسے چاہے ساتھ عدل کے
وَاللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اور اللہ تعالی اوپر ہر چیز کے قدرت والا ہے چاہے بخشے چاہے عذاب کرے سمجھ لیجئے کہ نزد
بعضون کے یہہ آیت ساتھ آیت لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا کے منسوخ ہے اور بعضے کہتے ہین محکم ہے اسواسطے کہ قول
اصح اصولیون کا یہہ ہے کہ نسخ آیات احکام مین ہوتا ہے نہ اخبار مین اور یہہ خبر ہے پس منسوخ نہین بتقدیر یہہ آیت
ترشحون ہے آیات مسائل سے اور اس سے مسئلہ محاسبہ عزم قلوب بذنوب نکلتا ہے سوال ما فی انفسکم
شامل ہے کفر اور معصیت کو پس کفر پر یغفر لمن یشاء کیونکر مترتب ہو کہ قابل مغفرت ہی نہین ہے جواب کافر یغفر لمن
یشاء مین داخل ہی نہین ہین اسواسطے کہ اُنکے حق مین غفران ثابت نہین ہے چنانچہ اور جگہہ فرماتا ہے حق تعالے
ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر ما دون ذالک لمن یشاء پس جواز ثبوت غفران مختص بمومن فاسق ہے
اور ثبوت عذاب بحق کافر اور بسبیل وجوب کے اور بحق مومن فاسق اور بسبیل جواز کے باقی رہا یہان تشریح اور
توضیح عزم قلوب بذنوب کی کہ کس پر محاسبہ ہے اور کسپر نہین معلوم کیجے کہ خیالات فاسدہ دل کے کئی طرح کے ہین ایک
تو یہہ ہے کہ خیال بد آیا اور کیا اقرار اور تمکن پذیر نہین اُسے خطرہ کہتے ہین یہہ بغیر اختیار آدمی کے آتا ہے اور قوت ایمان
سے دفع ہو جاتا ہے اسپر مواخذہ نہین ہے اسواسطے کہ یہہ امر اختیاری نہین اضطراری ہے اگر اسپر مواخذہ کرین
تکلیف ما لا یطاق لازم آوے کہ عقل کے نزدیک کبھی جائز نہین دوسری حدیث نفس ہے کہ جسے فکر کہتے ہین امم
پیشینون پر اسکا مواخذہ تھا لیکن امت محمدیہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر معاف فرمایا چنانچہ حدیث شریف مین وارد ہے
کہ فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ حق تعالی نے معاف فرمایا امت میری سے مواخذہ حدیث نفس کا جبتک کہ نہ
عمل کرین اور نہ کہین چنانچہ بحر مواج مین ہے تیسری قسم عزم ہے کہ خیال بدی کا دل مین آیا اور قصد فعل اُسکا دل مین ٹھہرایا

اِس مین اختلاف علما کا ہے بعضے کہتے ہین یہہ داخل حدیث نفس ہے اُسپر بھی مواخذہ نہین ہے بدلیل آیت
ولقد ہمت بہ وہم بہا عزم گناہ نہین ہے اور اثم جریمہ نہین اِسواسطے کہ اگر عزم گناہ گناہ ہوتا تو یوسف پیغمبر علیہ السلام سے سرزد
ہوتا کہ انبیا معصوم ہین اور صحیح یہہ ہے کہ عزم سیئہ پر مواخذہ اُس سیئہ کا نہین بلکہ یہہ عزم گناہ علاحدہ ہے مواخذہ اُسپر جدا ہے
اور قاعدہ ہے کہ مواخذہ عمل پر ہے خواہ تن کا ہو خواہ دل کا ہو اور عزم عمل دل کا ہے جب حدیث نفس ساتھہ عمل دل کے ملی گناہ
ہوگیا اگرچہ عمل تن کا نہو مواخذہ ثابت ہوا اور عمل دل پر مواخذہ بہت آیات کلام اللہ سے ثابت ہے چنانچہ ولکن یؤاخذکم
بما کسبت قلوبکم اور ظاہر ہے کہ کفر مجرد عمل دل ہے اور اُسپر آدمی ماخوذ ہے اور تصدیق محض یقین دل ہے اُسپر ماجور ہے اور
بلا شبہ انبیا معصوم ہین گناہ سے چنانچہ حق تعالی نے خود ارشاد فرمایا ہے قصے مین حضرت آدم کے کہ فنسی ولم نجد لہ
عزما نفی گناہ کی فرمائی ہے اور حضرت یوسف ع کے قصے مین جو ولقد ہمت بہ وہم بہا وارد ہے اُسکی یہہ معنی نہین کہ ارادہ
گناہ کا کیا حضرت یوسف نے اور عزم دفع اُسکا کیا حضرت یوسف نے ساتھہ زلیخا کے پس خلاصہ کلام یہہ ہے کہ آدمی عزم
بالجزم پر البتہ ماخوذ ہوگا اور خطرات اور تفکرات پر مواخذہ نہین کہ خارج طاقت بشری سے ہین آیت لا یکلف اللہ
نفسا الا وسعہا سے اور حدیث مسطور سے ظاہر ہے لکھا ہے کہ جب یہہ آیت نازل ہوئی صحابہ کرام مضمون اِس آیت کے
تامل کر کر متالم ہوئے اور حضرت امیر المومنین ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق اور معاذ بن جبل وغیرہم کے پاس
اکثر الناس گیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کرو ان سب نے جا کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ تکلیف دی ہمین
ایسے کام کی کہ قوت اُسکی نہین رکھتے ہم بلکہ ایسی خبر پہنچی ہم پر کہ طاقت استماع اُسکے کی نہین رکھتے ہم حضرت صلے
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خیر ہے اور وہ کون سا عمل ہے اُنھون نے عرض کیا یا رسول اللہ دل ہمارا اختیار مین
نہین کبھی خطرہ معاصی کا جی مین آتا ہے کبھی فکر مناہی کا خاطر مین سماتا ہے حالانکہ اُسے ہم برا جانتے ہین قوت سے
فعل مین نہین لاتے ہین اور حق سبحانہ فرماتا ہے یحاسبکم بہ اللہ اگر ہمین اُسپر محاسبہ کریگا سخت دشوار ہوگا ہم پر پیغمبر
خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم وہ کہتے ہو جو بنی اسرائیل نے کہا تھا سمعنا وعصینا اور بہت بلا مین پڑگئے قول پر
متفرع ہوئے نہین کہو تم سمعنا واطعنا کلام حضرت صلعم کا سنکر دل اصحاب کرام کے نے اطمینان پایا اور کہنے لگے سمعنا قولہ
واطعنا امرہ برکت اِس کہنے کے سے حق تعالی نے دشواری اُنکی مبدل بہ آسانی فرمائی اور سبکباری تمام امت کے
واسطے یہہ آیتین نازل کین کہ آمن الرسول سے تا آخر سورہ مین اور اِس مین فقرہ لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا کا مفہوم سبکباری کے
آمن الرسول بما انزل الیہ من ربہ ایمان لایا پیغمبر صلعم ساتھہ اُس چیز کے کہ اتاری گئی ہے طرف اُسکے پروردگار
اُسکے سے وہ کیا ہے آیات قرآن اور احکام دین اور حقوق شرع والمؤمنون اور ایمان لائے مسلمان امت اُسکی کے
لکن ایمان پیغمبر کا بہ تحمل و تبلیغ ہے اور ایمان اہل امت کا بہ اقرار و تصدیق اور امت کو ساتھہ پیغمبر کے جمع کیا واسطے
تعظیم و تکریم امت کے کل آمن باللہ ہر ایک نے اور تابعون اُسکے سے ایمان لایا ساتھہ اللہ کے

کہ واحد لاشریک ہے ازلی ابدی ہے وَمَلٰٓئِکَتِہٖ اور ساتھ فرشتوں اسکے کے کہ مقربان بارگاہ الٰہی ہیں اور مخلوق اسکے
ہیں وحی لاتے ہیں اللہ کی اوپر رسولوں کے وَکُتُبِہٖ اور ساتھ کتابوں اسکی کے کہ جو اللہ نے نازل کئی ہیں سب حق ہیں اور
کلام الٰہی ہیں غیر مخلوق وَرُسُلِہٖ اور ساتھ رسولوں اسکے کے کہ سب پاک اور معصوم ہیں مورد وحی ہیں کہ وحی
اللہ کی طرف سے اترتی ہے اور وہ اوروں کو سکھاتے ہیں اور راہ سیدھی بتاتے ہیں لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ
اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِہٖ اور کہتے ہیں نبی اور مومنین نہیں فرق کرتے ہم اصلًا تو ہیں درمیان کسی کے رسولوں اسکے سے
بلکہ سب پر ایمان لاتے ہیں ہم بخلاف یہود اور نصاریٰ کے کہ جو کسی پر ایمان لاتے ہیں اور کسی کے منکر ہیں وَقَالُوْا
سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا اور کہا مومنوں نے سنا ہم نے قول اللہ تعالیٰ کا اور مانا ہم نے فرمان اسکا پس بطریق التفات غیب سے
طرف خطاب کے اگر کہا غُفْرَانَکَ رَبَّنَا وَاِلَیْکَ الْمَصِیْرُ بخشش مانگتے ہیں ہم تیری اے پروردگار ہمارے اور طرف تیرے
بازگشت ہے سب کی سمجھ لیجے کہ اگر اس قول کو کہ سبب نزول میں مذکور ہوا ہے اعتبار کریں تو یہہ آیت مدنی ہے اور
اہل حدیث متفق ہیں کہ یہہ دونوں آیتیں مکی ہیں اور واسطے شب معراج میں نازل ہوئی ہیں چنانچہ صحیح مسلم میں بروایت ابن مسعود
رضی اللہ عنہ آیا ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو شب معراج میں تین چیزیں حق تعالیٰ نے عطا فرمائیں نماز پنجگانہ اور خواتیم
سورۂ بقرہ اور بخشش گناہان امت بشرطیکہ شرک نہ لاویں اور بیان یہہ ہیں وارد ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم معراج میں مشرف بقرب الٰہی ہوے حق تعالیٰ نے وصف میں آپکے فرمایا اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْہِ مِنْ رَّبِّہٖ پیغمبر خدا نے
مناجات کئی کہ الٰہی مجھے شربت اس کرامت کا بغیر مومنان امت کے گوارا نہیں حق تعالیٰ نے فرمایا کہ
وَالْمُؤْمِنُوْنَ کُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰہِ الاٰیۃ پھر حق تعالیٰ نے پوچھا کہ امت تمہاری قبول احکام میں کیا کہتی ہے پیغمبر خدا نے عرض
کیا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا الاٰیۃ جناب باری کی طرف سے خطاب ہوا کہ میں نے بھی آسان فرمایا اسپر لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا
معلوم کیجے کہ چوتھی آیت آیات مسائل سے کہ جس سے یہہ مسئلہ کہ حق سبحانہ بندوں پر تکلیف مالایطاق نہیں فرماتا
نکلتا ہے وہ یہہ ہے یعنی نہیں تکلیف دیتا خدا سبحانہ کسی جان کو اور نہیں فرماتا کسی کو کچھ کام اِلَّا وُسْعَہَا مگر بقدر طاقت
اسکے کے کہ حرج بندوں کو نہیں دیتا اور عجز اور ناتوانی انکی قبول فرماتا ہے سمجھ لیجے کہ بعضے جو اس آیت کو بیچ حکم مواخذہ
خطرے کہ وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِیْٓ اَنْفُسِکُمْ اَوْ تُخْفُوْہُ سے نکلتا تھا ناسخ کہتے ہیں چنانچہ پہلے لکھہ آئے ہم اس میں اشکال
قوی وارد ہوتا ہے وہ یہہ ہے کہ نسخ اس چیز میں ہوتا ہے کہ جسکا پہلے تحقق ثابت ہو اور مواخذہ خطرات پر یہہ
تکلیف مالایطاق ہے عند العقل ممتنع ہے پس جو چیز کہ بحکم عقل ممتنع ہو کسی زمانہ میں جائز نہیں ہوتی پس یہہ ثابت ہی
نہیں ہے منسوخ کیونکر کہیے قبل ثبوت کے مرتفع کس طرح سے ٹھہرائیے اور اگر کہیے کہ آیت وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِیْٓ اَنْفُسِکُمْ
سے حدیث نفس مراد ہے اور مواخذہ اسپر پہلے امت واحد تھا اس امت سے اٹھادیا تو یہہ بھی بات نہیں بنتی
اسواسطے کہ حدیث نفس وسع میں داخل ہے لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَہَا کیونکر ناسخ ہو اسکا ناسخ اسکی تو حدیث

ہے ان اللہ تجاوز عن امتی ما حدثت بہ انفسہا ما لم تعمل بہ او تتکلم حل اس اشکال کا یہہ ہے کہ مراد ان تبدوا ما فی انفسکم
او تخفوہ سے حدیث نفس ہے خطرہ کہ طاقت بشری سے باہر نہیں ہے اور وسع کبھی بمعنی طاقت کے
آتا ہے اور کبھی مقابل حرج کے یہاں مقابل حرج کے ہے اور ظاہر ہے کہ احتراز کرنے میں حدیث نفس کی بڑا حرج
ہے پہلے لوگوں پر تھا اس امت سے معاف فرمایا ساتھ آیت لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا باقی رہا یہاں
ایک سوال جواب طلب وہ یہہ ہے جو پہلے مسطور ہوا کہ آیت وان تبدوا ما فی انفسکم اخبار خبر ہے اور اخبار میں
نسخ نہیں ہوتا جواب اسکا یہہ ہے کہ خبر محاسبہ خواطر سے متضمن ہے حکم وجوب تحرز کو اس سے اور جو خبر متضمن ہو
بیان حکم کو جیسے کتب علیکم الصیام اور کل مسکر حرام نسخ اسمیں واقع ہوتا ہے لہا ما کسبت واسطے اُسی کے
ہے جو کمایا اُسنے نیکیوں سے وعلیہا ما اکتسبت اور اوپر اسکے ہے جو کمایا اُسنے برائیوں سے سمجھنا چاہیے کہ لام واسطے
نفع کے اور علی واسطے ضرر کے کلام عرب میں بہت آیا ہے یہاں بھی اسی معنی میں واقع ہے اور ذکر کسبت کا نیکی میں
اور اکتسبت کا بدی میں وال کمال الطاف پروردگار پر ہے کہ منفعت نیکی کی متعلق کسب کے اور زیان بدی کا
متعلق باکتساب فرمایا کہ صیغہ مبالغہ ہے پس شب معراج میں پیغمبر خدا نے بالہام الہی دعا آغاز کی کہ ربنا لا تؤاخذنا
ان نسینا او اخطانا اے پروردگار ہمارے مت پکڑ ہم کو عقوبت میں اگر بھول گئے ہم اور عمل نیک فوت ہوا ہم سے
یا چوک گئے ہم اور بے قصد گناہ سرزد ہو گیا ربنا ولا تحمل علینا اصرا اے پروردگار ہمارے اور مت رکھ اوپر ہمارے
بوجھ کما حملتہ علی الذین من قبلنا جیسا کہ رکھا اُس بوجھ کو اوپر اُن لوگوں کے کہ پہلے ہم سے تھے یعنی یہود اور نصاری
کہ تکلیف شاقہ اُنپر واقع ہوئی تھی ربنا ولا تحملنا ما لا طاقۃ لنا بہ اے پروردگار ہمارے اور مت اٹھوا ہم سے
وہ چیز کہ نہیں طاقت واسطے ہمارے ساتھ اُسکے سمجھنا چاہیے کہ جن مفسرین کے نزدیک یہہ آیت ناسخ ہے اور ناسخ آیت محاسبہ
کی ہے اُنکے نزدیک مراد ما لا طاقت سے وساوس اور خطرات ہیں اور جو کہتے ہیں اُنکے نزدیک مراد اس سے ارتکاب
عصیان ہے بواسطہ غلبہ شہوت نفس یا شماتت اعدا یا جو چیز اللہ سے غافل کرے اور قید یا [illegible] بیماری سے چھڑاوے
بعضوں نے کہا ہے کہ ما لا طاقۃ لنا مراد پھسلنا قدم کا ہے صراط مستقیم سے واعف عنا اور معاف کر ہم سے خطا اور
فراموشی ہماری واغفر لنا اور بخشش کر واسطے ہمارے گناہ ہماری وارحمنا اور رحم فرما ہمپر ساتھ قبول طاعت کے انت
مولنا تو دوست کارساز اور مددگار ہمارا ہے فانصرنا علی القوم الکفرین مدد دے ہم کو اور فتح مند کر ہم کو اوپر قوم
کافروں کے لکھا ہے کہ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ جب یہہ سورہ ختم کرتے تھے آمین کہتے تھے اور حدیث میں وارد ہے کہ
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم یہہ دعا شب معراج میں جو پڑھتے تھے ملائکہ آمین کہتے تھے اور حق تعالی قبول فرماتا تھا خاتمہ میں
اس سورہ کے صفت تشابہ الاطراف ہے اور وہ اُسے کہتے ہیں کہ ختم کیا جاوے کلام ساتھ اُن چیزوں کے کہ مناسب ہوں
ساتھ ابتدا کے پس آغاز سورہ بقرہ میں مذکور مومنوں اور کافروں کا تھا ختم بھی اسکو مذکر مومنین اور کافرین کیا سمجھنا چاہیے

ع [illegible]

حکم لا یکلف اللہ نفساً الا وسعہا میں تکلیف بقدر وسع ذکر فرمائی اور حکم لہا ما کسبت وعلیہا ما اکتسبت میں وعدہ نفع
کسب کا اور وعید زیان اکتساب کا ارشاد کر کر بطور ترغیب چند دعائیں متضمن مطالب ضروریہ کے تلقین فرمائیں
اول دعا ربنا لا تؤاخذنا ان نسینا او اخطانا سکھائی اور اسمین یہ مضمون عظیم سے مطلع فرمایا وہ کیا ہے کہ وقت نسیان کے کام
یاد رکھنا اور خطا سے بچنا امر دشوار ہے اور ان دونو پر بحیث تقصیر مواخذہ ہے چنانچہ حضرت آدم علیہ السلام کو باوجود
عذر نسیان کہ فنسی ولم نجد لہ عزماً سے ظاہر ہے تخت نعمات بہشت سے اتار کر تختہ زمین پر بٹھا دیا اور قتل خطا
مین آدمی ماخوذ بکفارت اور دیت ہوتا ہے اور یہ قتل صید بخطا کے ہنگام احرام میں ماخوذ بجزا ہے پس یہ بہت سخت کام تھا
اور مشکل مقام تھا یہاں تضرع اور زاری جناب باری میں کرنا ضرور تھا سو خود اس ہمارے مالک نے ہمیں تعلیم کر دیا کہ عاجز
کرو میری جناب میں معاف فرماؤ نگا کہتے ہیں ۔ یارب خطا و نسیان ہم سے معاف فرما ۔ رنج مواخذہ سے ان میں ہم
صاف فرما ۔ پھر دعا دوسری تلقین فرمائی ربنا ولا تحمل علینا اصراً کما حملتہ علی الذین من قبلنا اور اسمین کمال
الطاف اپنے سے آگاہ فرمایا کہ دعا دفع تکالیف شاقہ کی جو پہلے لوگوں پر تھیں میری جناب میں کرو میں مجیب الدعوات ۔
ہوں ۔ یارب وہ بوجھ ہم پہ مت رکھ ۔ پہلے لوگوں پہ جو رکھا تھا ۔ پھر دعا تیسری تلقین فرمائی ربنا ولا تحملنا
ما لا طاقۃ لنا بہ اور اسمین تنبیہ فرمائی کہ تحمل ما لا یطاق اشد شدائد سے ہے واسطے دفع اسکے کے دعا کرو تا قبول
فرماؤں ۔ الٰہی فوق طاقت ہم کو مت تکلیف فرما تو ۔ نوازش لطف رحمت مہر رافت اپنی دکھلا تو ۔ پھر
تلقین فرمایا کہ خواہش عفو اور غفران کی کرو واعف عنا واغفر لنا پھر دعا کی جامع انواع خیر مانع اسباب شر کہ وارحمنا انت
مولانا ہے سکھا کر ساتھ تلقین دعائے نصرت بلاد کے اوپر دشمنوں کے سورہ ختم فرمائی کہ فانصرنا علی القوم الکافرین
۔ رحم کر مولا ہمارے دفع کر اعدائے دین ۔ تو ہی ناصر اپنا فانصرنا بالقوم کافرین ۔ آمین سبحان اللہ عجب حسن مقطع اس سورہ
کا ہے کہ متضمن دعائے مقصد اقصٰے ہے وہ کیا ہے مقہوری اعدا ہے باقی رہے چند لطائف مطلع اسکے کے
اور وہ اکثر مطالع سور کو شامل ہیں وہ یہاں لکھ کر سورہ تمام کیجے اور صورت حسن خاتمہ اپنے کی اور سب مسلمانوں کی جناب الٰہی سے
مانگئے ۔ یارب حمیا گناہ تفضل کے ذیل سے ۔ اعمال وزن فضل کے کرنا توکیل سے ۔ کر حسن خاتمہ میرا اور مومنین کا
قرآن کے طفیل و نبی کے طفیل سے ۔ بیان لطائف مقطعات اوائل سور سمجھ لیجے بیست و نہ سورتیں ہیں کہ ابتدا
جنکی ساتھ حروف مقطعات کے ہے از انجملہ سورہ بقرہ ہے کہ مسطور ہوئی اور سورہ آل عمران ہے کہ شروع ہوگی
اور وہ حروف باسقاط مکررات چودہ ہیں الف لام میم صاد را کاف ہا یا عین طا سین حا قاف نون کہ نص حکیم قاطع لہ سر
جامع ان حروف کا ہے اور لانیمن ان چودہ حروف کے ان انتیس سورہ میں اس قدر دقائق اور نکات مرعی ہیں کہ
عربیت دان ماہر کو رعایت انکی ممکن نہیں از انجملہ یہ ہے کہ مقطعات غیر مکرر چودہ ٹھہرائے ہیں اور ضمن میں انکے
چودہ ہی حروف لائے ہیں کہ نصف حروف ہجا ہیں اگر الف کو ہمزہ حرف شمار کریں ہے بیست و نہ سورہ سے کہ

عدد حروف ہجا ہین اور وارد کرنے مین آدھی حروف کو عدد مسمیات مین اشارہ ہے کہ درمیان الف اور ہمزہ کے
مشارکت ہے فرق درمیان انکے سکون و تحرک ہے اور از انجملہ یہہ ہے کہ وارد کرنے مین ان حروف کے اشارہ ہے
بجمیع اقسام حروف کہ نصف نصف ہر قسم کے لائے ہین مثل حروف دو قسم ہین مہموسہ اور مجہورہ مہموسہ کہ دس ہین
ان مین سے پانچ حا ہا صاد سین کاف کہ نصف حقیقی انکی ہین لائے اور مجہورہ کا بھی نصف اقل لائے ل ن ی ق ط ع ر م
اور دو قسم حروف کی کہ شدیدہ اور رخوہ ہے شدیدہ آٹھ حرف ہین ء ج د ط ت ب ق ک نصف ان
حروف کا کہ ا ق ط ک ہے مقطعات مین مذکور ہے اور بیس حروف باقی کہ رخوہ ہین دس ان مین سے لائے ح م س ع ل ی
ن ص ر ہ اور دو قسم حرف کہ مطبقہ اور منفتحہ ہین مطبقہ چار ہین ص ض ط ظ نصف انکا ص اور ط لائے اور باقی
حروف کہ منفتحہ ہین نصف انکا بارہ لائے اور حروف قلقلہ کے پانچ ہین قطب جد نصف اقل اسکا ق ط لائے تا اشارہ
ہو کہ قلیل ہین یہہ حرف کلام عرب مین اور دو حرف لین کے و ی تھے ی لائے کہ ثقل مین کم ہے واو اور حروف مستعلیہ
سات تھے ق ص ط کہ نصف اقل ہے اختیار کئے اور حروف منخفضہ کہ اکیس ہین نصف اکثر اسکا لائے گیارہ اور حروف
بدل کہ گیارہ ہین بموافق مذہب سیبویہ کے ا ج د ط و م ی ت ہ ن ٩ انمین سے نو حرف لائے اور ان حروف مین سے
کہ مثل اپنے مین مدغم ہوتے ہین اور قریب المخرج مین مدغم نہین ہوتے وہ پندرہ ہین پانچ ء ع ط م ی نصف اقل لائے خ ء ض ف
ذ ش ز و کو ترک کیا اور ان حروف سے کہ دونون مین مدغم ہوتے ہین مثل اپنے مین بھی اور قریب المخرج مین
بھی وہ تیرہ باقی ہین نصف اکثر انکا لائے ح ق ک ر س ل ن تا کہ اشارہ ہو کہ انکے حال پر اکثر جاتا ہے اور ان چار حروف
سے کہ قریب المخرج مین ادغام نہین قبول کرتے اور قریب المخرج انکا انمین ادغام قبول کرتا ہے کہ م ش ر ف ہین
نصف انکا ر لائے اور حروف حلقیہ سے دو ثلث لائے تا اشارہ ہو کہ یہہ بہت کلام عرب مین واقع ہوتے ہین اور زائد عشرہ سے
کہ سالتمونیہا ہین سات حرف لائے تا اشارہ ہو کہ ابنیہ مزید باعی سے تجاوز نہین کرتے اور وہ بھی اسم ہے مین مثل
استفعال اور افعیلال کے پہر ان حروف کو کاہے مفرد لائے مثل ص ق ن کے اور کبھی دو گانہ مثل حم یس طس طہ کے اور
کبھی سہ گانہ مثل الم الر طسم کے اور کبھی چہار گانہ مثل المص المر کے اور کاہے پنجگانہ مانند کہیعص حمعسق کے اور مقطعات
کو تین جگہہ مفرد لائے ص ق ن تا اشارہ ہو کہ حروف مفرد تین قسم ہین اسم فعل حرف اسم مین مانند کاف خطاب کے
اور فعل مین مانند ق اور ل کے کہ صیغہ امر ہے وقی یقی اور ولی یلی سے اور حرف مین مانند باے جر اور کاف تشبیہ کے
اور چار جگہہ دو گانہ لائے طہ طس یس حم تا اشارہ ہو کہ ترکیب دوگانی کبھی حرف مین ہوتی ہے بغیر حذف کے
مثل مِن اور بَل کے اور گاہے فعل مین ہوتی ہے بحذف مثل قُل کے اور کبھی اسم مین ہوتی ہے بغیر حذف مثل
مَن کے اور بحذف ہے مثل دم کے نو جگہہ مین تا اشارہ ہو کہ ترکیب ہر ایک کے اقسام ثلثہ اسم فعل حرف مین
وجہ پر واقع ہوتے ہین ساتھہ ضمہ فتح کسرہ کے پس اسما مین من اذ ذو فعل مین قل لم خف حرف مین اَن مُن مُذ اور لیت

سے گا کو تین جگہ آئے الم الر طسم یا اشارہ ہو کہ یہہ ترکیب اسم ثلاثی ہے فعل حرف میں واقع ہوئی ہے اور تیرہ جگہ ہیں سو ان میں
اشارہ ہے کلمہ اصول آیات مستعملہ شعرا میں دس تک واسطے اسم کے مثل فالس فرس کنف عضد جرعب اہل فعل
صرع عق اور تین واسطے فعل ماضی کے [illegible] اور ترکیب [illegible] شرف اور [illegible] آئے المص اور [illegible] ترکیب
خماسی کی [illegible] آئے کہیعص حمعسق یا اشارہ ہو کہ مرادات ترکیب رباعی اور خماسی سے دو قسم ہے اصلی مثال
جعفر اور سفرجل کے اور ملحق مثل فردو اور اگر مجتعل کے اور اسی واسطے کہ ان حروف کو اور سورے کے تفریق کیا ایک جا قرآن
میں نا دانستہ واللہ اعلم سورہ آل عمران اس سورہ میں دو سو آیتیں ہیں اور تین ہزار چار سو ستی کلمے ہیں اور چودہ ہزار پانچ سو [illegible]
حروف ہیں اور ربط اس سورہ کا ساتھ سورہ بقرہ کے یہہ ہے کہ ان دونوں کا شروع ساتھ الم کے ہے اور ابتداء میں
ہر ایک کے مذکور کتاب کا اور مدح کا اور مومنوں کا اور کافروں کا ہے اور ختم بھی ان دونوں کا اوپر مذکور مومنوں کے اور دعائے مومنوں
اور ذکر عذاب و جہاد کی ساتھ دشمنوں کے ہے اور یہہ بھی ہے کہ سورہ بقرہ میں مذکور خلقت آدم علیہ السلام کا تھا کہ بن
ماں باپ کے پیدا ہوئے اس سورہ میں ذکر عیسی علیہ السلام کا ہے کہ بغیر باپ کے پیدا ہوئے اور واسطے اس سورہ کی اوپر ان حروف کے
میں الم [illegible] اور یہہ سورہ مدنی ہے سبب نزول کا اس کے یہہ ہے کہ ستر سوار یا ساٹھ سوار ترسایوں کے کہ چودہ
آدمی شریف تھے باقی تابع ان کے حضور میں حاضر ہوئے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد ملاقات کے دعوت
اسلام کی تب انہوں نے کہا کہ ہم پہلے سے ایمان رکھتے ہیں اب کیا ہمیں تلقین کرتے ہو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ تم جھوٹ کہتے ہو اسلام سے باز رکھتی ہیں تم کو تین چیزیں ایک تو نسبت زن و فرزندی کی بجناب الٰہی کہ منزہ
و مقدس ہے [illegible] کرتے ہو دوسری عبادت صلیب کی بجا لاتے ہو تیسری سور پلید کو کہ گوشت اس کا طبعاً خبیث ناپاک ہے
کھاتے ہو انہوں نے کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم حضرت عیسی کے حق میں کیا کہتے ہو حضرت نے فرمایا کہ عیسی
بندے اور پیغمبر برگزیدہ و پسندیدہ خدا ہیں انہوں نے کہا کہ یہہ بات ٹھیک ہو اور نسبت بندگی کی طرف عیسی کے مکروہ
استنکاف یعنی ننگ و عار اس شخص سے رکھتے ہیں پیغمبر خدا نے فرمایا کہ یہہ محض جھوٹھ ہے بندہ ہرگز بندگی
سے ننگ و عار نہیں رکھتا اور لاف فرزندی نہیں مارتا اسی وقت یہہ آیت نازل ہوئی لن یستنکف المسیح
ان یکون عبداللہ ولا الملئکۃ المقربون اور جھوٹ ان کا ظاہر ہو گیا پھر انہوں نے کہا کہ اگر عیسی بیٹے اللہ کے نہ تھے تو ان کا
باپ کس طرح سے تھا [illegible] حق تعالی نے یہہ سورت نازل فرمائی حضرت جبرئیل نے [illegible] اس سورہ سے تا بہ آیت
ان مثل عیسی عند اللہ کمثل آدم [illegible] بسم اللہ الرحمن الرحیم الم اللہ [illegible] مطلع الانوار مطلع ہے اس سورہ
کا [illegible] اور بقائے [illegible] اور نور محبت رحمانی عیاں ہے الف سے اشارہ ہے [illegible]
اشارہ طرف آلائے عمیم الٰہی کے ہے اور لام سے طرف لطف کریم کے اور میم سے طرف محبت قدیم اس کے کہ برکت
آلائے الٰہی کی دنیا میں سب کو شامل ہے اور نعمت لقا اس کے عقبی میں بندگان خاص کو واصل ہے

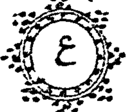
اور فیض محبت اسکے کا دونوں جہان میں خاص اسی کو حاصل ہے وہی لائق پرستش کے ہے لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ نہیں کوئی معبود
مستحق عبادت کے مگر وہ سمجھنا چاہیے کہ نصاریٰ نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اگر مناظرہ کیا تھا قصہ اُنکا اسباب
نزول میں گذرا ہے وہ تین قسم تھے بعضے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ کہتے تھے بعضے ابن اللہ بعضے ثالث ثلثہ
کے قائل تھے حق سبحانہ نے اس آیت میں توحید اپنی بیان فرمائی اور رد ان کے اعتقادات کا کیا کہ اللہ یعنی وہ ذات پاک
کہ جامع جمیع صفات کاملہ کی ہے اور منزہ تمام نقصان اور زوال سے ہے لائق پرستش کے وہی ہے یکتا ہے
پاک ہے زن و فرزند سے اور خویش و پیوند سے اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ زندہ ہے کہ حیات ہر زندہ کی اسی سے ہے اور باعث
قیام ہر ایک اس سے ہے روایت ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام یاحی یاقیوم کہہ کر مردہ کو زندہ کرتے تھے
سمجھنا چاہیے کہ جو شخص دعوت اس اسم اعظم کی بجا لاوے اس سے ایسے ہی تاثیرات عجیبہ ظاہر ہونگے لیکن دعوت اسماء الٰہی
کو شرائط ہیں از انجملہ اکل حلال اور صدق مقال ہے نَزَّلَ عَلَیْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ اتاری اوپر تیرے
کتاب یعنی قرآن ساتھ درستی کے بیچ اخبار کے اور راستی کے بیچ دلالات کے مُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیْهِ درحالیکہ سچا کرنے
والی ہے یہہ کتاب ان کتابوں کو کہ آگے اسکے ہیں یعنی توریت اور انجیل اور زبور اور سوا ان کے صحیفے باقی رہا یہاں ایک
خدشہ وہ یہہ ہے کہ بین یدیہ سے پیشی مکانی نکلتی ہے اور یہاں پیشی زمانہ مراد ہے یہہ کیونکر ہو جواب اسکا یہہ
کہ پیشی نزول میں مکان مستلزم پیشی زمانے ہے وَاَنْزَلَ التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِیْلَ مِنْ قَبْلُ اور اتاری توریت اور انجیل پہلے
تجھ سے یا پہلے نزول قرآن سے هُدًى لِّلنَّاسِ راہ دکھانے والی واسطے بنی اسرائیل کے بطریق حق اور ان دونوں
کتابوں میں نفی معبودیت ماسوا اللہ کے مذکور ہے اور اس نفی سے جھوٹ یہود کا کہ حضرت عزیر کو بیٹا اللہ کا کہتے
ہیں اور جھوٹ نصاریٰ کا کہ حضرت عیسیٰ کو بعضے ان کے بیٹا اللہ کا کہتے اور بعضے اللہ کہتے ہیں اور بعضے ایک
تین میں کا کہتے ہیں بعضے جانتے ہیں کہ الوہیت بٹی ہوئی ہے تین شخص میں کہ اللہ ہے اور جبرئیل ہے اور
عیسیٰ ہے ثابت ہوتا ہے وَاَنْزَلَ الْفُرْقَانَ اور اتاریں سب کتابیں کہ فرق کرنے والی ہیں درمیان جھوٹ
اور سچ کے مثل صحیفوں کی کہ حضرت آدم اور حضرت ابراہیم پر اور سوا ان کے انبیاء پر علیہم الصلوٰۃ والسلام نازل
ہوئی کہ ان سب میں بیان توحید باری ہے اور نفی معبودیت غیر اللہ ہے ذکر انزل الفرقان کا بعد ذکر قرآن اور توریت
اور انجیل تعمیم بعد تخصیص ہے اور تفسیر کبیر میں لکھا ہے کہ فرقان معجزے ہیں کہ ان سے دعویٰ جھوٹا سچا ظاہر ہو جاتا ہے
اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِاٰیٰتِ اللّٰهِ تحقیق وہ لوگ جو کافر ہوئے ساتھ نشانیوں قدرت الٰہی کے اور آیات
قرآنی کے اور معجزوں کے لَهُمْ عَذَابٌ شَدِیْدٌ واسطے ان کے ہے عذاب سخت اور عقوبت صعب یہہ
وعید ہے نصاریٰ کے حق میں بسبب کفر کے کہ ساتھ دین الٰہی کے رکھتے ہیں کہ عیسیٰ کو اللہ اور ابن اللہ کہتے ہیں ؎
وَاللّٰهُ عَزِیْزٌ ذُو انْتِقَامٍ اور اللہ تعالیٰ غالب ہے اور قادر ہے عذاب کرنے پر کافروں کے بدلا لینے والا ۞

کافروں سے اِنَّ اللّٰهَ لَا يَخْفٰى عَلَيْهِ شَيْءٌ تحقیق اللہ تعالیٰ نہیں چھپی اوپر اسکے کوئی چیز سارے جہان سے فِي الْاَرْضِ وَ
لَا فِي السَّمَآءِ بیچ زمین کے اور نہ بیچ آسمان کے بلکہ علم اسکا گھیرا ہے سب پر سمجھنا چاہیے کہ یہہ آیت بھی رد ہے اعتقاد نصاریٰ
کی کہ عیسیٰ کو الٰہ کہتے ہیں کہ علم عیسیٰ کا سارے جہان پر محیط نہیں ہے کچھہ غیب کی باتیں وحی سے معلوم ہوتی تھیں پس
لائق خدائی کے نہیں خدا وہ ہے کہ اس سے کچھہ چیز چھپی نہیں هُوَ الَّذِيْ يُصَوِّرُكُمْ فِي الْاَرْحَامِ كَيْفَ يَشَآءُ وہ کہ علم
جسکا محیط ہے سب پر وہ ہے کہ صورتیں بناتا ہے تمہاری بیچ رحموں ماؤں تمہاری کے جس طرح سے کہ چاہتا ہے
دراز کوتاہ مرد عورت کالے گورے ناقص کامل خوبصورت بدشکل نیکبخت کمبخت اور عیسیٰ علیہ السلام کو یہہ قدرت کہاں
ہے تو شکل بیچ رحم مریم میں اللہ نے بنائی تب پیدا ہوئے پس مصور اور خالق سب کا اللہ ہے لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ
نہیں کوئی معبود مگر وہ مکرر اس آیت کا واسطے رد زعم نصاریٰ کے کہ ثالث ثلثہ کے قائل تھے الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ وہ کہ غالب
ہے حکمت والا ہے اپنے بنانے میں هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وہی ہے کہ جسنے اتاری اوپر تیرے اے محمد صلعم
کتاب قرآن شریف مِنْهُ اٰيٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ بعضے اسکی نشانیاں روشن ہیں اور آیتیں مفصل ہیں یعنی انکے لفظوں
معنوں میں کچھہ اشکال نہیں ہے هُنَّ اُمُّ الْكِتٰبِ وہ آیتیں اصل کتاب ہیں وَاُخَرُ مُتَشٰبِهٰتٌ اور دوسری
آیتیں آپسمیں متشابہ ہیں ایک دوسرے کی ظاہر میں سمجھنا چاہیے کہ آیات متشابہات وہ ہیں کہ جنکے کئی کئی معنی ہیں کچھہ
صحیح کچھہ غلط کسی کے سمجھہ میں کچھہ آتی ہیں کسی کے سمجھہ میں کچھہ بخلاف آیات محکمات کے کہ انکی ایک ہی معنی ہوتی
ہیں اور شیخ ابو منصور ماتریدی نے کہا ہے کہ عقل سے بیان آیت محکم کا ہو سکتا ہے اور متشابہ کا بغیر نقل کے
نہیں ہو سکتا جیسے ید اللہ قرآن میں واقع ہے اور وجہ اللہ اور سوا ان کے صفت اسکی اور جراحت اور احاطہ اور استوی
عرش پر یہہ سب متشابہات ہیں کہ انکی معنوں میں عقل حیران ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ متشابہات حروف مقطعات ہیں کہ اول
سورتوں کے وارد ہیں یہود اور نصاریٰ ان کے عددوں پر مدت اسلام کی سمجھتے تھے لیکن مقطعات غیر مکررہ عددوں میں
تفاوت بہت رکھتے ہیں چنانچہ الم کے اکہتر عدد ہیں اور المص کے ایک سو اکسٹھہ اور الر کے دو سو اکتیس اور
المر کے دو سو اکہتر اس سبب سے انپر مشتبہ ہوئی مدت کہنے لگے کہ ہم اسپر ایمان نہیں لاتے حق تعالیٰ نے فرمایا
کہ فَاَمَّا الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ زَيْغٌ پس وہ لوگ کہ بہت تقلید اور تعصب کے بیچ دلوں انکے کجی اور بنا ہی ہے شک
بکلام الٰہی ہے فَيَتَّبِعُوْنَ پس پیروی کرتے ہیں مَا تَشَابَهَ اس چیز کی کہ شبہ والی ہے لفظ اسکے اشتباہ
ہیں اسکے مشکل ہیں مِنْهُ قرآن شریف میں سے ابْتِغَآءَ الْفِتْنَةِ واسطے چاہنے فتنے کے کہ شرک ہے یا جھگڑا
قرآن شریف کا ہے یا گمراہ کرنا جاہلوں کا ہے چنانچہ یہود کہتے تھے کہ یہہ حساب مختلف ہمیں شبہ ہے غرض
انکی یہہ تھی کہ جاہلوں کو اپنے قوم کے شک میں ڈالیں وَابْتِغَآءَ تَاْوِيْلِهٖ اور دوسری پیروی کرتے ہیں متشابہ کی
واسطے چاہنے تاویل اسکے کی کہ موافق اپنے مدعا کے پھیر دیں مخالف دلائل عقلیہ کے ہو واسطے فتنہ انگیزی کی چنانچہ معتزلہ کا

رویت کا کرتے ہیں اور اس آیت کو کہ الی ربہا ناظرہ ہے تاویل سے نظر کرتے ہیں اور مجسمہ کہ قائل تجسیم الٰہی ہیں
ایسی آیتوں سے کہ ید اللہ اور وجہ اللہ اور فی جنب اللہ میں اللہ منزہ مقدس کو جسمانی کہتے ہیں اسی طرح اور جھوٹے
فرقوں نے اپنے موافق اپنی اپنی خواہش کے معنی آیات متشابہات کے ٹھہرائے ہیں اور اپنے اپنے اُنکو دستاویز بناتے ہیں اور مثلثہ
کہ فرقہ نصاریٰ ہے ایسی آیتوں سے کہ جنمیں بظاہر صیغہ جمع کا ہے جیسے انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون اور انا لموسعون اور نحن
الوارثون اور سوا اُن کے میں تمسک کرکے ثالث ثلثہ کے قائل ہوئے ہیں معاذ اللہ وما یعلم تاویلہ الا
اللہ اور نہیں جانتا حقیقت اسکی جو کچھ کہ متشابہ ہے مگر خدا عزوجل یہاں وقف لازم اور وقف ضروری اور وقف
منزل ہے پس چاہیے کہ الا اللہ پر وقف کرے تا راسخان علم کہ آگے مذکور ہونگے حقیقت متشابہات کی جاننے میں
داخل ہوں کہ سوا اللہ سبحانہ کے کوئی حقیقت اسکی نہیں جانتا یہہ حاصل تفسیر حسینی کا تھا جو مسطور ہوا اور تحقیق اسکی بعد
تمام آیت کے بیان ہوگی انشاء اللہ تعالی والراسخون فی العلم اور ثابت قدم یعنے مضبوط لوگ بیچ علم کے
مسلمان عالم باعمل ہیں یقولون آمنا بہ کل من عند ربنا کہتے ہیں ایمان لائے ہم ساتھ متشابہ کے سب محکمات
اور متشابہات نزدیک پروردگار ہمارے کے سے ہے وما یذکر الا اولوا الالباب اور نہیں نصیحت پکڑتے ساتھ
ان حرفوں کے جو بیان ہوئیں مگر صاحب عقل کے سمجھ لیجیے کہ علمائے راسخین حقیقت آیات متشابہات کی جانتے ہیں یا نہیں
اسمیں اختلاف ہے بعضے کہتے کہ نہیں جانتے اور وہ الا اللہ پر وقف کرتے ہیں اور واو والراسخون کا استیناف کا
ٹھہرا کر راسخون کو مبتدا اور یقولون کو خبر کہتے ہیں لیکن اس قول پر ایک اعتراض وارد ہوتا ہے وہ یہہ ہے سوال
وضع کلام کی واسطے افہام کے ہوتی ہے جب مراد اس متشابہ کی کسی کے فہم میں نہ آئی فائدہ نزول اسکے کیا ہوا جواب
متشابہات اسرار الٰہی اور رموز غائی ہیں کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہیں پس مقصود سمجھنا پیغمبر کا ہے
وہ سمجھتے تھے اور انکے غیر کے سمجھنے سے خلاف وضع کلام کی نہیں ہوتی اور بعضے کہتے ہیں کہ والراسخون میں
واو عاطفہ ہے الراسخون معطوف اور الا اللہ معطوف علیہ ہے علم تاویل متشابہات کا علمائے راسخون کو ثابت
ہے اور اگر کوئی کہے کہ اہل سلف تاویل متشابہات میں مشغول نہیں ہوئے تو کہتے ہیں ہم اور وہ الا اللہ پر وقف نہیں
کرتے اُس زمانہ میں مخالفین نہ تھے احتیاج رد کرنے کی کیا ہے بخلاف اس زمانے کے کہ مخالف بہت ہیں
لازم ہے کہ متوجہ تاویل ہوں اور رد تمسک مخالفوں کا کریں اور بعضے کتب اصول فقہ میں لکھا ہے کہ یہہ اختلاف
غیر لفظی ہے کہ باعتبار ظاہر ہے حقیقت میں کچھ اختلاف نہیں ہے اس واسطے کہ متشابہ دو طرح کا ہوتا ہے لفظی
اور غیر لفظی اور دونو طرح میں قول تمام امت کا ایک ہے کہ سب کا اتفاق ہے اس بات پر کہ علمائے راسخین کو متشابہ کا
علم غیبی نہیں ہے اور اسپر بھی اتفاق ہے سب کا کہ تاویل بطریق ظن اور اجتہاد کے ممتنع نہیں باقی رہی تفسیر راسخین کی سو
اُسکا بیان یہہ ہے کہ علما کا اختلاف ہے بعضے کہتے ہیں کہ راسخ وہ ہے جو ثابت اوپر علم کے ہو عمل موافق

عمل کرے لغزش سے کجی سے بچے اور بعضے کہتے ہیں راسخ وہ ہے جو ثابت اور علم کے ہو عمل موافق علم کے
کرے لغزش سے کجی سے بچے اور بعضے کہتے ہیں راسخ وہ ہے کہ حکایت اسکی راست ہو اور روایت اسکی درست
ہو محارم سے پرہیز کرے حق بات دست آویز کرے اور بعضے کہتے ہیں راسخ وہ ہے کہ متقی ہو معاصی سے
اور زاہد ہو لیکن خدا اور بعضے کہتے ہیں کہ راسخ وہ ہے جو پرہیز کرے کار دنیا سے اور ساتھ خلق کے متواضع ہو
اور ساتھ نفس کے مجاہد ہو اور تحقیق اس مقام کی یہ ہے کہ راسخ وہ ہے کہ ظاہر جسکا محکوم باحکام صورت شریعت
ہو اور باطن جسکا منور بانوار حقیقت شریعت ہو پس علمائے راسخین وہ ہیں کہ جن کے شان میں العلماء ورثة
الانبیاء وارد ہے حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی قدسنا اللہ تعالیٰ باسرارہ السامی نے مکتوبات کی
دوسری جلد کی اٹھارہویں مکتوب میں لکھا ہے کہ علم شریعت کی ایک صورت ہے ایک حقیقت صورت
اسکی نصیب علمائے ظواہر ہے شکر اللہ تعالیٰ سعیہم کہ تعلق ساتھ محکمات کتاب اور سنت کے رکھتی ہے اور حقیقت
اسکی نصیب علماء راسخین ہے رضی اللہ تعالیٰ عنہم کہ متعلق ساتھ متشابہات کتاب اور سنت کے ہے اور محکمات
اگرچہ امہات کتاب ہیں لیکن نتائج اور ثمرات انکے متشابہات ہیں کہ مقاصد کتاب ہیں امہات سوا
وسائل کے نہیں لب کتاب متشابہات ہیں اور محکمات کتاب قشر ہیں اس لب کے متشابہات میں معما
رمز اور اشارے انکے بیان اصل کرتے ہیں اور حقیقت اس معاملے کی سے نشان دیتے ہیں علماء راسخین قشر اور لب کو
جمع کر کر مجموع صورت اور حقیقت شریعت کو دریافت کرتے ہیں ان بزرگواروں نے شریعت کو مثل ایک شخص کے
تصور کیا ہے کہ قشر اور لب اسکا صورت اور حقیقت سے ہو علم شرائع اور احکام کو صورت شریعت کی جانتے ہیں
اور علم حقائق اور اسرار کو حقیقت شریعت کی پہچانی ہے اور بعضے بصورت شریعت گرفتار ہیں اور حقیقت
شریعت سے انکار کرتے ہیں اور سر اور مقصد اپنا سوا مدا برا نزدیک نہیں جانتے اور بعضے دوسرے ہر چند
گرفتار حقیقت شریعت ہیں لیکن اس حقیقت کو حقیقت شریعت نہیں جانتے بلکہ شریعت کو صورت ہی
میں حصر قصر سمجھتے ہیں اور قشر گمان کرتے ہیں اور لب کو ورا اسکے تصور کرتے ہیں انہوں نے بھی حقیقت اس حقیقت
کی سے آگاہی نہیں پائی اور متشابہات سے نصیب انکے نہیں ہو پس علماء راسخین ہی وارث انبیا ہیں
ہے حقیقت کے جعلنا اللہ سبحانہ من محبیہم ومقتفی آثارہم اور کہتے ہیں وہ علماء راسخین رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا
اے پروردگار ہمارے مت پھیر کر دلوں ہمارے کو دین سچے سے بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا پیچھے اس سے کہ راہ سیدھی
دکھائی ہم کو وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اور بخش ہمارے تئیں اپنے پاس سے رحمت یعنی نعمت ثبات
کی اور ایمان کے یا نعمت دخول جنانکی اور حصول رضوانکی یا ہر رحمت اور نعمت اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ تحقیق
تو ہی ہے دینے والا ہر عطیہ کا سوا تیرے کون ہے کہ نعمت دے اور رحمت کرے بحر مواج میں لکھا ہے کہ عبد اللہ بن سلام

اور اصحاب اُسکے رضی اللہ عنہم جب مسلمان ہوئے احوال ہارون انہون کا کہ جو اس نعمت سے محروم تھے یاد کیا واسطے ثبات اس نعمت کے جناب میں اللہ کے دعا کی اور رحمت الٰہی پناہ ڈھونڈھی یہہ آیت بیچ حکایت مقال اُنکے کے نازل ہوئی رَبَّنَآ اِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ یہہ بھی داخل ہے مقولہ راسخون مین یعنی اے پروردگار ہمارے تحقیق تو اکٹھا کرنیوالا ہے سب لوگونکا بعد موت کے اُسدن کہ نہین کچھہ شک بیچ آنے اُسکے کے بحر مواج مین امام کی معنی فی کی لکھے ہین یعنی بیچ اُسدن کے اور جینی مین جواب محذوف نکالا ہے یعنی واسطے حساب کے سنجھ لیجئے کے لعد موت حق سبحانہ تعالیٰ سب کو جلاوے گا واسطے حساب کے کہ جو دنیا مین اُنہون نے عمل کئے ہونگے اور اُسدن حکم کریگا درمیان ان کے جس چیز مین یہہ اختلاف کرتے تھے اور بیان کریگا حق اور باطل انکا اور ظاہر کریگا جھوٹ جھوٹون کا اور سچ سچون کا اور رد فرماویگا تاویلات باطلہ بدمذہب والون کی اور اُن لوگون کی کہ کفر اختیار کیا ہے اور شرک مین قدم دھرا ہے بتونکو سجدہ کیا ہے یا بیل یعنی چاند سورج لنگا جمنا آگ یا اُنکو پوجا ہے یا عیسی کو ابن اللہ کہا ہے یا الٰہ سمجھا ہے یا ثالث ثلثہ مقرر کیا ہے یا اور کسی پیر شہید امام امام زاد کو اللہ کے خاص کاموں مین دخل دیا ہے یا کسی جن پری بھوت جنات کو اپنا مشکل کشا سمجھا ہے ان سب کو وہ مالک الملک وحدہ لا شریک جھوٹا کریگا اور یہہ شرمندہ ہوجاوینگے اور ان سے کچھہ جواب نہ بن آویگا پھر ان سے بدلا لیگا اور شرک کو بہجاویگا اور نیک کامون موحدون مخلصون اپنونکو جزائے نیک دیگا اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ تحقیق اللہ تعالیٰ نہین خلاف کرتا وعدہ کو پس یقین سمجھو کہ بعد مرنے کے سب کو اٹھا کر جمع کریگا اور حساب لیگا جسے چاہیگا عذاب کریگا جسے چاہیگا معاف فرماویگا بعضون کو ہمیشہ دوزخ مین رکھیگا بعضون کو کچھہ عذاب کرکر بخشیگا بعضون کو بیحساب بہشت مین پہنچاویگا شعر اُن مین مجھہ کو بھی داخل بفضل ہے وہاب بہشت کو جو چلے جائینگے بغیر حساب ٭ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا تحقیق جو لوگ کہ کافر ہوئے یہودی بنی قریظہ اور یا بنی النضیر یا کفار قریش کہ جناب مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ نے ادبا حقارت آمیز کہتے تھے کہ درویش ہین اور ستاتے تھے اور اپنا فخر ساتھہ مال اور اولاد کے سمجھتے تھے حق تعالیٰ نے رد اُنکا بیچ سخن ہین ارشاد فرمایا لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ وَلَآ اَوْلَادُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا نہ کفایت کرینگے اُن سے مال اُنکے کہ جن پر نازان ہین اور نہ اولاد اُنکی کہ جسپر شادان ہین عذاب الٰہی سے کچھہ یعنی ذرا بھی نہ دنیا مین عذاب سے بچا سکینگے نہ آخرت مین چھڑا سکینگے وَاُولٰۗىِٕكَ هُمْ وَقُوْدُ النَّارِ اور یہہ لوگ وہی ہین ایندھن آگ کے کہ دوزخ مین ہمیشہ جلینگے اور عادت اُن مشرکون کی یا یہود و نصاریٰ کی بیچ جھٹلانے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ مانند عادت لوگون تابعداروں فرعون کے ہے بیچ تکذیب موسیٰ علیہ السلام کے وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ اور مانند عادت اُن لوگون کے جو پہلے ان فرعونیون سے تھے جیسے عاد اور ثمود كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا جھٹلایا انہون نے نشانیون ہماری کو فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ



بِذُنُوبِهِمْ پس پکڑا اُن کو اللہ تعالیٰ نے ساتھ گناہ اُن کے کے کہ تکذیب اور انکار کرتے تھے وَاللّٰهُ
شَدِيدُ الْعِقَابِ اور اللہ سخت عذاب کرنیوالا ہے اوپر کافروں کے قُلْ لِّلَّذِينَ كَفَرُوا کہہ اے محمد صلے اللہ
علیہ وسلم واسطے اُن لوگوں کے کہ کافر ہوئے یہود اور شماتت کرتے تھے مابین واقعہ احد میں سَتُغْلَبُونَ شتاب
مغلوب ہوگے تم دنیا میں کہ فتح مند ہونگے مسلمان وَتُحْشَرُونَ إِلَىٰ جَهَنَّمَ وَبِئْسَ الْمِهَادُ اور جمع کئے جاوگے آخرت میں طرف
دوزخ کے اور برا بچھونا ہے دوزخ بچھونا معالم میں روایت لکھی ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واقعہ بدر میں
جو بہتوں کو مارا اور بہتوں کو اسیر کیا شکست کافروں کی ہوئی فتح اہل اسلام کی تو اہل کتاب کہنے لگے یہہ وہی نبی
موعود ہے کہ کتب ہمارے میں احوال جسکا موجود ہے مظفر باعدا ہوتا ہے اور مؤید بخدا اسپر ایمان لایا چاہئے بعضوں
نے صلاح دی کہ شتابی نکرو اور دوسری فتح کے منتظر رہو بعد چند روز کے جنگ احد واقع ہوا اسمیں فتح اہل اسلام
کی جو نہوئی سب متردد ہوگئے اور طعن کرنے لگے کہ اگر مؤید انکا خدا ہوتا تو مغلوب نہوتے دشمنونپر ہمیشہ غالب
اور فتحیاب رہتے اور کہنے لگے کہ لڑائی بدر کی ساتھ آدمیوں صاحب رائے اور کارآزمودہ جنگ کے واقع نہیں ہوئی تھی
اس سبب سے فتح پائے تھے اگر ہم سے مقابلہ ہو ہزیمت پاویں حق تعالیٰ نے یہہ آیت خاص انکے حق میں نازل فرمائی
کہ قل للذین کفروا قَدْ كَانَ لَكُمْ آيَةٌ فِي فِئَتَيْنِ الْتَقَتَا تحقیق ہے واسطے تمہارے نشانی اور علامت درستی
اور نبوت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ لڑائی دوگروہ کے کہ آپسمیں اکٹھے ہوئے اور معرکہ جنگ میں مجتمع
ہوکر ایک دوسرے سے حرب کرنے لگے جنگ بدر میں فِئَةٌ تُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ایک گروہ لڑتا تھا بیچ
راہ خدا سبحانہ کے کہ لشکر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا تین سو تیرہ آدمی تھے ہفتاد و ہفت مہاجر اور دو سو
چھتیس انصار وَأُخْرَىٰ كَافِرَةٌ اور گروہ دوسرا کافر تھا لشکر ابوجہل کا ساڑھے نوسو آدمی يَرَوْنَهُمْ مِثْلَيْهِمْ رَأْيَ
الْعَيْنِ دیکھتے تھے وہ کافر مسلمانوں کو دو برابر اپنے دیکھنا آنکھ کا یعنے کافروں کو لشکر اہل اسلام اپنے سے دونا
نظر آیا یا یہہ معنی ہیں کہ دیکھتے تھے مسلمان کافروں کو دو چند اپنے سے اگرچہ حقیقت میں وہ سہ چند تھے اور حق تعالیٰ
نے کافروں کو انکی نظر میں دو چند اسواسطے کیا کہ وعدہ فرمایا تھا کہ ایک مسلمان کو دو کافروں پر غلبہ دونگا مائۃ صابرۃ
يغلبوا مائتين پس مسلمان وعدہ الٰہی پر دلیر ہوکر مستعد بجنگ ہوں یا یہہ معنی ہیں کہ دیکھتے تھے مسلمان انکو
دو چند عدد اپنی کے اس تقدیر پر اجتماع ضمیر فاعل اور مفعول ہے اور یہہ خصائص افعال قلوب کے سے ہے ؁
وَاللَّهُ يُؤَيِّدُ بِنَصْرِهِ مَنْ يَشَاءُ اور اللہ تعالیٰ قوت دیتا ہے ساتھ مدد اپنی کے جسے چاہے إِنَّ فِي ذَٰلِكَ
لَعِبْرَةً لِأُولِي الْأَبْصَارِ تحقیق ہے اس تھوڑے دکھائین بہت کے اور بہت دکھائین تھوڑے کے
البتہ نصیحت ہے واسطے صاحب بیناؤں کے مراد بینائی سے یہاں بینائی دل ہے کہ بصیرت جس سے عبارت
ہے زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوَاتِ زینت دی گئی ہے واسطے مشرکوں کے محبت خواہشوں کی اور دوستی

آرزو کون نفس کے انکی زین فعل مجہول ہے اور فاعل اسکا اللہ ہے کہ خالق افعال ہے اور تزیین واسطے امتحان بندون کے
ہے اور بعضے کہتے ہین کہ تزیین شیطان ہے کہ آراستہ کرتا ہے انکی نگاہون مین مشتہیات انکے بیان مشتہیات کو شہوات فرمایا جیسے
معلوم کو علم اور مخلوق کو خلق کہتے ہین مِنَ النِّسَآءِ عورتون سے کہ مذہرین دام شیطان ہین وَالْبَنِيْنَ اور بیٹون سے
کہ محبوب طبائع والدین ہین وَالْقَنَاطِيْرِ الْمُقَنْطَرَةِ اور خزانے اکٹھے ہوئے قناطیر جمع ہے قنطار کی اور عبارت ہے بہت مال سے
اور قنطار مین اختلاف ہے بعضے کہتے ہین کہ قنطار بڑی پوست گاو ہی دینار و درم سے اور بعضے کہتے ہین کہ قنطار قدر دیت
کمر ہے اور بعضے کہتے ہین کہ قنطار آٹھ ہزار مثقال زر ہے اور بعضے کہتے ہین اسی ہزار درم نقرہ ہے مِنَ الذَّهَبِ
وَالْفِضَّةِ سونے سے اور چاندی سے وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ اور گھوڑے نشان کیے ہوئے عطف ہے اوپر قناطیر کے بعضون نے کہا ہے
کہ مراد مسومہ سے گھوڑے آراستہ خوش شکل مرغوب ہین بعضے کہتے ہین اسپ ابلق مراد ہین کہ اہل عرب کو بھاتے ہین وَالْاَنْعَامِ وَالْحَرْثِ
اور چارپائے اونٹ گاو گوسفند اور کھیتی ذٰلِكَ مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا یہ جو بیان کیا نظر کفار مین آراستہ کیے گئے فائدہ
ہے زندگانی دنیا کا وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الْمَاٰبِ اور اللہ سبحانہ کہ معبود بحق ہے نزدیک اسکے ہے اچھی جگہہ پھر
جانیکی سمجھ لیجے کہ حسن مآب وہ رب الارباب ہے شعر کس لیے پھرتا جابجا تو بصد اضطراب ہے پاس اسکے جا
کہ عنده حسن المآب ہے قُلْ اَؤُنَبِّئُكُمْ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیا خبر دون مین تمھارے تئین اے درویشان صحابہ
بِخَيْرٍ مِّنْ ذٰلِكُمْ ساتھہ بہتر کے متاع دنیا سے سمجھ لیجے کہ خیر مذکور عبارت ہے حسن مآب مسطور سے کہ لِلَّذِيْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ
جنات بیان اسکا ہی باقی رہنے یہان کئی خدشے کہ جنکو مفسرین بیان کیا کرتے ہین وہ بطور سوال و جواب کے لکھے جاتے ہین سوال
متاع دنیا ذکر فرماکر حسن مآب ارشاد کیا کہ بہتر ہے متاع دنیا سے پھر آگاہ کرنے سے کہ مضمون ءَاُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرٍ مِّنْ ذٰلِكُمْ ہے
کیا خبر حاصل ہوئی جواب واللہ عنده حسن المآب مین خبر اس خیر سے کہ بہتر ہے متاع دنیا سے بر سبیل اجمال ہے اور یہان
تعیین اور تفصیل اسکی ہے سوال اؤنبئکم بخیر من ذلکم سے تعیین حسن مآب مذکور کی مقصود ہے اور مضمون معہود حسن مآب
خیر کو بلام عہد ذکر کیا ہوتا نکرہ کیون لائے جواب مقام عہد مین واسطے افادہ تعظیم کے تنکیر مناسب ہو لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا
عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتٌ واسطے ان لوگون کے کہ پرہیزگاری کرتے ہین شرک سے کہ عامہ مسلمان ہین یا پرہیز معاصی کرنے مین کہ خاص
لوگ ہین یا پرہیز متاع دنیا سے کرتے ہین چنانچہ اصحاب صفہ نزدیک پروردگار ان کے بہشتین ہین کہ تھوڑی سی
جگہہ وہان کی بہتر ہے دنیا سے اور جو دنیا مین ہے اس سے چنانچہ حدیث شریفین وارد ہے بہرحال صفت ان بہشتون کے
فرماتا ہے حق تعالی تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ چلتی ہین نیچے مکانون اسکے کے یا نیچے درختون اسکے کے نہرین خٰلِدِيْنَ
فِيْهَا ہمیشہ رہین گے بہشتی بیچ اسکے سمجھ لیجے کہ ذکر خلود کا اسواسطے فرمایا کہ نعمت دخول کی بسبب خوف انقطاع کے
منغص ہو وَاَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ اور بی بیان جنس حور کی سے اور انسان کی سے پاک کیے ہوئے قاذورات سے کہ عورات
دنیا کو ہوتا ہے یا پاکیزہ خلق اور خلق مین وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اور رضامندی ہے اللہ تعالی کی طرف سے کہ بہشت اور نعمت

بہشت سے بہتر ہی ہے ع اُسکی رکاوٹ دوزخ سے بھی بدتر آفت ہے ؛ اور رضائے یار نظر مین عین
ریاض جنت ہے ؛ رضوان اکبر اور ضم دونو آئے ہین اور تنکیر رضوانکی واسطے تعظیم کے ہے یعنی رضوان عظیم من اللہ
وَاللّٰہُ بَصِیْرٌ بِالْعِبَادِ اور اللہ تعالی دیکھنے والا ہے ساتھ بندون کے اور احوال بندون کے اَلَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ
رَبَّنَا اِنَّنَا اٰمَنَّا متقی لوگ کہ نازل منازل بہشتین ہونگے وہ ہین جو کمال نیازمندی سے کہتے ہین اے پروردگار
ہمارے تحقیق ہم ایمان لائے حکم پر تیرے فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا پس بخش واسطے ہمارے گناہ ہمارے شعر خطا کو خطا بخش تا لک
بخشش کرم سے فرما کریم مرے ؛ تر اسیر بند ہوا ہون مجھہ پر تو رحم کر اے رحیم مرے ؛ وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ اور بچا ہمکو
قیامت کے دن عذاب دوزخ کے سے یہہ احوال گفتار انکا تھا کہ اس آیت شریفہ مین حق تعالی نے بیان فرمایا
اب احوال کردار انکا ارشاد کرتا ہے کہ اَلصّٰبِرِیْنَ اور صفت متقیون کی کیا ہے کہ صبر کرنیوالے ہین اوپر
ادائے فرائض اور سنن کے یا اوپر ترک محرمات اور شبہات کے یا وقت آفات اور بلیات کے اور یا یہہ معنی ہین کہ
مراد ہماری متقین سے وہ لوگ ہین کہ صبر کرنیوالے ہین وَالصّٰدِقِیْنَ اور سچے ہین بیچ قول کے اور فعل کے اور نیت کے
وَالْقٰنِتِیْنَ اور فرمانبرداری کرنیوالے ہین خدا کے حکمونکی ظاہر اور چھپی وَالْمُنْفِقِیْنَ اور خرچ کرنیوالے مال حلال کے اوپر
مستحقون کے برائے خدا نہ بجہت ریا وَالْمُسْتَغْفِرِیْنَ بِالْاَسْحَارِ اور بخشش مانگنے والے ہین بیچ پچھلی کے کہ وقت اجابت
دعا کا ہے یا نماز تہجد پڑھنے والے ہین ثلث آخر شب مین چنانچہ سعد بن جبیر اور مجاہد اور ضحاک اور قتادہ رضی اللہ عنہم نے
کہا ہے المستغفرین ای المصلین بالاسحار یا ادا کرنیوالے ہین نماز صبح کی بجماعت چنانچہ زید بن اسلم نے کہا ہے اور جعفر
بن محمد صادق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ من صلی باللیل ثم استغفر سبعین مرۃ فی السحر کتب من المستغفرین بالاسحار
سمجھنا چاہیے کہ محققین کے نزدیک متقی وہ لوگ ہین جو صبر کرنیوالے ہین بوجھہ اٹھانے مین ریاضت کے اور سچے ہین بیچ
راہ ارادت کے اور فرمانبردار ہین بیچ سلوک الی اللہ اور سیر فی اللہ کے نے قصور و فتور اور خرچ کرنیوالے ہین صفات اور
ذات اپنی کو محبت الٰہی مین اور استغفار کرنیوالے ہین ذنوب قلوب سے کہ التفات اور توجہ ہے بغیر حق سبحانہ اول
انکا بموجب اس شعر کے ہے شعر نہین ممکن کہ خطرا غیر کا دل مین کبھی آئے ؛ اسکے یاد مین سب کچھہ بھلانا اسکو نہین
باقی رہا یہان ایک خدشہ وہ یہہ ہے کہ اگر مراد صبر سے اوپر ترک محرمات اور شبہات کے لیتے ہو تو استغفار کرنیوالے
ساتھ صبر کرنیوالون کے کیونکر جمع ہونگے کہ استغفار صدور گناہ پر ہوتا ہے جب مرتکب گناہ کے نہوے تو استغفار کس لیئے
کرینگے جواب اسکا یہہ ہے کہ صابران ترک معصیت بعد توبہ کے استغفار گناہان ماتقدم کا کرتے ہین یا استغفار بجہت
ترقی ہے اور بعضے کہتے ہین کہ استغفار انکا واسطے ذنوب کے نہین ہے بلکہ استغفار خلل اور تقصیرات سے ہے کہ واقع
ہوتے ہین بیچ طاعات کے اور بعضے علمائے مفسرین نے کہا ہے کہ اس آیت شریفہ مین متقیون کے پانچ طائفے بیان فرمائے ہین کہ مقتدا
ان کے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہین اور اصحاب کرام انکے اول طائفہ صابرین ہے کہ طاعت انکی صبر ہے سیدنا

طائفے کے پیغمبر ہمارے ہیں علیہ الصلوٰۃ والسلام کہ اور جفائے اعدا کے صبر فرماتے تھے دوسرا طائفہ صادقین کا ہے کہ سردار
اُنکے امیر المومنین ابوبکر صدیق ہیں رضی اللہ عنہ تیسرا طائفہ قانتین کا ہے کہ امام اُنکے امیر المومنین عمر فاروق ہیں رضی
اللہ عنہ چوتھا طائفہ منفقین کا ہے کہ سرگروہ اُنکے امیر المومنین عثمان ہیں رضی اللہ عنہ پانچواں طائفہ مستغفرین بالاسحار کا ہے
کہ پیشوا اُنکے امیر المومنین علی مرتضی ہیں کرم اللہ وجہہ یہ مراتب خمسہ بالترتیب حق تعالی نے ارشاد فرمائے اسباب
نزول میں ہے کہ دو شخص رؤسائے شام سے مدینہ منورہ میں آئے اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ بزرگتر کلمہ اور
شہادت کلام الٰہی میں کون سی ہے جواب میں آیت نازل ہوئی کہ شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ گواہی دی اللہ نے
یا حکم کیا یا اعلام فرمایا یا بیان کیا ہے کہ وہ ہے خدا حق کہ از روئے تحقیق نہیں کوئی معبود بحق لائق پرستش کے مگر وہ
وَالْمَلٰٓئِكَةُ اور گواہی دی فرشتوں نے بھی اسی طرح سے وَاُولُوا الْعِلْمِ اور علم والوں نے کہ مومنان اہل کتاب ہیں یا جمیع
مہاجر اور انصار ہیں یا علمائے امت سید الابرار ہیں قَآئِمًۢا بِالْقِسْطِ دران حالیکہ ہر ایک علما کا ٹھہرا ہے ساتھ انصاف کے
سمجھیے کہ شاہدی اللہ کی نصب دلائل ہے توحید اور گواہی ملائکہ کی اقرار بوحدانیت ہے اور شہادت علما کی ایمان
لانا اُسپر اور حجت پکڑنا ساتھ اُس کے ہے فضیلت علما کی اسی آیت سے معلوم کیجے کہ شہادت انکی مقترن ہے ساتھ
شہادت حق کے لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ تکرار اس جملے کا واسطے تاکید اور مزید اہتمام کے ہے بیچ اثبات
وحدانیت کے اور نفی شرک کے یعنی نہیں کوئی معبود مگر وہ کہ غالب ہے حکمت والا ابحاث علمی کے توحید کسی
موحد کی اور وصف کسی واصف کا اُسے نہیں پہنچتا مگر توحید امر کہ مامور بکلمۂ توحید ہیں اور حکیم ہے جاننے والا گواہی موحدان
کی حضرت ابن عباس نے تفسیر میں اس آیت کے فرمایا کہ شہد لنفسہ واستشہد من خلقہ گواہی دی اللہ نے اوپر یگانگی
اپنے کے اور فرمایا بندوں کو کہ گواہی دیں ساتھ یگانگی اُسکی کے جیسے حمد لنفسہ واستحمد من خلقہ اور اسی طرح سے
تنزیہ کی اپنی ذات مبارک کی اور چاہا کہ ہم تنزیہ کریں اُسکی چنانچہ فرمایا سبحان اللہ اور اسمیں نکتہ یہ ہے
کہ شہادت اور حمد اور تسبیح عباد سے خلاف درخواست اُسکے واقع ہو اور قَآئِمًا بِالْقِسْطِ میں نصب علی الحال ہے
یا علی المدح اور صفت اللہ تعالی کی ہے نہ صفت اولو العلم کی اگر صفت اولو العلم کی ہوتی تو قائمین ہوتا مگر ہر واحد
اہل علم سے ہو سکتی ہے چنانچہ پہلے لکھ آئے ہیں ہم اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ تحقیق دین پسندیدہ نزدیک
اللہ تعالی کے اسلام ہے نہ یہودیت اور نہ نصرانیت وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اور نہیں خلاف کیا انہیں
کہ دین اسلام حق ہے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیغمبر برحق ہیں ان لوگوں نے کہ دی گئی کتاب توراۃ
اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ مگر پیچھے اسکے کہ آیا اُن کے پاس علم تحقیق امر یعنی قرآن شریف نازل ہوا کہ
موافق ہے اور سچا کرنے والا ہے انکی کتاب کا اُسوقت یہ خلاف آغاز کرنے لگے بَغْيًۢا بَيْنَهُمْ از روئے حسد کے
یا جور کے کہ درمیان انکے ہے یا سرکشی کے یا میل ریاست کے اور بزرگی قوم کے وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ

سَرِيْعُ الْحِسَابِ اور جو کوئی کہ کفر کرے ساتھ نشانیوں اللہ کے کہ قرآن اور معجزات پیغمبر آخر زمان ہیں پس تحقیق اللہ تعالیٰ
جلدی لینے والا حساب کا ہے بعد موت کے حساب اُنکے لیکر اُن کے کفر اور انکار کی پہنچاویگا فَاِنْ حَآجُّوْكَ پس اگر جھگڑیں
تجھ سے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہود دین کے مقدمے میں یا نصاریٰ بواسطہ عیسیٰ علیہ السلام بعد اقامت حجت کے فَقُلْ اَسْلَمْتُ
وَجْهِيَ لِلّٰهِ پس کہہ جو میں ہوں مطیع کیا میں نے منہہ اپنا یعنی ذات اپنی اور قول اور فعل و ارادہ اور نیت اور جان اور
دل واسطے اللہ تعالیٰ کے وَمَنِ اتَّبَعَنِ ط اور جنہوں نے پیروی کی میری انہوں نے بھی ہے وَقُلْ لِّلَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَالْاُمِّيّٖنَ
ءَاَسْلَمْتُمْ اور کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم واسطے اُن لوگوں کے کہ دئے گئے ہیں کتاب جیسی یہود اور نصاریٰ اور اَن
پڑھوں کو کہ کتاب نہیں رکھتے جیسے مشرکان عرب کیا اسلام لائے تم جیسے کہ اسلام لائے ہم یہاں استفہام معنی امر ہے یعنی اسلام لاؤ
تم فَاِنْ اَسْلَمُوْا فَقَدِ اهْتَدَوْا پس اگر اسلام لاویں اور اللہ کا حکم مانیں پس تحقیق راہ پائی اور گمراہی سے چھوٹے
مقصود کو پہنچے دنیا میں قتل سے بچے آخرت میں عذاب دائمی سے دوزخ کے نجات پائی وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْكَ
الْبَلٰغُ اور اگر پھر جاویں اور اسلام نہ لاویں تو کچھ تجھے ضرر نہیں ہے اس واسطے کہ سوا اسکے نہیں کہ اوپر تیرے پہنچانا ہے
پیغام کا اور بتانا ہے احکام کا پس وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ اور اللہ دیکھنے والا ہے ساتھ بندوں کے تصدیق اور تکذیب
انکی دیکھتا ہے اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ تحقیق وہ لوگ کہ کفر کرتے ہیں ساتھ نشانیوں اللہ کے کہ قرآن
اور نبی آخر زمان ہیں یا ساتھ دلائل روشن کے کہ اوپر وحدانیت حق تعالیٰ کے انکی کتابوں میں واقع ہیں وَيَقْتُلُوْنَ النَّبِيّٖنَ بِغَيْرِ
حَقٍّ اور مار ڈالتے ہیں پیغمبروں کو ناحق سمجھنا چاہیے کہ قتل نبی کا بحق ہوتا ہے نہیں یہاں واسطے تاکید کے بغیر حق فرمایا کہ وہ خود
بھی جانتے ہیں کہ بغیر حق کے مارتے ہیں اور یہہ صورت قبیح تر ہے اس سے کہ حق سمجھکر قتل کریں روایت ہے کہ پیغمبر خدا صلے
اللہ علیہ وسلم نے یہہ آیت پڑھکر فرمایا کہ بنی اسرائیل نے تینتالیس پیغمبر کو ایک ساعت میں اول روز قتل کیا پھر بارہ سو
آدمی زاہد عابد منع کرنے لگے آخر روز انکو بھی قتل کیا چاہئے حق تعالیٰ فرماتا ہے وَيَقْتُلُوْنَ الَّذِيْنَ يَاْمُرُوْنَ بِالْقِسْطِ
مِنَ النَّاسِ اور مار ڈالتے ہیں اُن لوگوں کو بھی جو حکم کرتے ہیں ساتھ عدل اور انصاف کے آدمیوں سے سوا انبیا کے
فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ پس خبر دے انکو ساتھ عذاب دردناک کے یعنی وعید دے بجائے بشارت اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ
حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ یہہ لوگ وہ ہیں کہ نیست و نابود ہوئے عمل انکے کہ کہتے ہیں ہم احکام توریت پر چلتے
ہیں اور شریعت موسیٰ پر عمل کرتے ہیں بیچ دنیا کے کہ کوئی انکو اچھا نہیں کہتا اور بیچ آخرت کے کہ ثواب انپر مترتب نہوگا
وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ اور نہیں واسطے انکے مدد دینے والا کہ قیامت کو عذاب سے چھڑاوے مِنْ نّٰصِرِيْنَ میں مِنْ زائدہ ہے
اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ کیا نہ دیکھا تو نے طرف اُن لوگوں کی کہ دئے گئے ایک حصہ کتاب توریت سے
یعنی توریت سے یعنی تھوڑی سی چیز توریت سے جانتے ہیں يُدْعَوْنَ اِلٰى كِتٰبِ اللّٰهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ
بلائے جاتے ہیں طرف کتاب اللہ کے یعنی توریت کے تو کہ حکم کرے توریت درمیان انکے اُس چیز میں کہ یہہ اختلاف کرتے ہیں

اور انکو حصہ کتاب سے نکالے بحر مواحب میں لکھا ہے کہ تنکیر نصیبا کی واسطے تعظیم کے ہے بمعنی نصیبا عظیما اسواسطے کہ بہت مقدار
عمدہ ہو وہ ہے کہ حفظ الفاظ اور فہم معانی توراۃ میں رنج بہت اٹھاتے تھے اور حفظ الفاظ اور درک معنی اسکی میں نصب
و ہ فرد تھے باوجود اسکے حکم توراۃ سے پھر گئے اور روگردانی کی چنانچہ حق تعالی فرماتا ہے ثُمَّ يَتَوَلّٰى فَرِيْقٌ
مِّنْهُمْ وَهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ۝ پھر پھر جاتا ہے ایک فرقہ انمیں سے اور وہ ہمیشہ سے منہہ پھیرنیوالے ہیں حق سے لکھا ہے کہ
یکروز مدرسہ میں پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم ایک جماعت یہود کو دعوت اسلام کی فرمائی نعمان بن ابی اوفی نے کہا کہ اے محمد صلے اللہ
علیہ وسلم ہم سے ادین کے علما کی حضور میں مناظرہ کریں گے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ جزو توراۃ کا جسمیں نعت
اور صفت میری لکھی ہے لا کر مجلس میں حاضر کرو یہ سنتے ہی قول سے پھر گئے اور توراۃ نہ لائے حق تعالی نے احوال انکا اس
آیت شریفہ میں بیان فرمایا اور بحر مواحب میں اور زاہدی میں لکھا ہے کہ ایک یہودی سے زنا واقع ہوا قصہ اسکا محکمے میں گئے اور حکم
توراۃ کا زانی کے حق میں محض رجم تھا انہنے رشوت علما کو دی تاکہ حکم بدل ڈالیں علما یہود نے رجوع طرف پیغمبر خدا صلے اللہ
علیہ وسلم کے کی جو شاید انکی شریعت میں کچھ اور حکم ہو آسان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی حکم رجم کا فرمایا انہوں نے قبول
نکیا اور کہا یہ ظلم ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ توراۃ میں بھی یہی حکم ہے لاؤ دیکھو تو انہوں نے توراۃ لا کے عرض
کیا اور بعضوں نے کہا ہے کہ توراۃ لائے اور ابن صوریا کہ بڑا عالم انکا تھا پڑھی جہاں حکم رجم کا تھا وہاں سے اعراض کر گیا عبد اللہ
بن سلام رضی اللہ عنہ نے کہ دانائے توریت تھے اور اسلام سے مشرف ہوئے تھے کہا کہ اے ابن صوریا حکم رجم کا کیوں چھپاتا ہے اور اپنا
باطل میں کیوں کوشش کرتا ہے ہاتھ سے اسکے کتاب چھین کر آیت حکم رجم کا مجلس میں پڑھ دیا ابن صوریا اور جماعت یہود
سب شرمندہ ہوئے اور حق ظاہر ہوا حق تعالے نے انکے حق میں یہہ آیت نازل فرمائی باقی رہا یہاں ایک خدشہ کہ مفسرین
لکھتے ہیں سے وہ یہہ ہے کہ تولی اور اعراض دونوں ایک ہیں فائدہ دو عبارتوں لانیکا کیا ہے جواب اسکا یہہ ہے کہ ثم یتولی
بصیغہ تجدد خبار ہے یہہ پھر جانا انکا اور یہہ کہ بعد بلانے کے طرف کتاب کے واقع ہوا اور وہم معرضون خبار اعراض ہے حق اور
صواب سے کہ پہلے ہی انکا اس اعراض انکا جو بعد دعوت کتاب کے ہے وہ حادث اور مجدد ہے اور اعراض حق و صواب سے جو انمیں
ہے بڑا ہے ثابت اور مستمر ہے چنانچہ لفظ ہم سے ظاہر ہے ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّآ اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ
یہہ اعراض حکم شرع سے انکو اسواسطے ہے کہ انہوں نے کہا ہرگز نہ لگیگی آگ ہمکو دوزخ کی مگر گنتی دن گنے ہوئے کہ سات یا چالیس دن
وَغَرَّهُمْ فِيْ دِيْنِهِمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ اور فریب دیا ہے انکو بیچ دین انکے کے ان باتوں نے کہ تھے باندھ لیتے چنانچہ
کہتے تھے عذاب سہل ہو جاویگا باپ دادا شفاعت کریں گے فَكَيْفَ اِذَا جَمَعْنٰهُمْ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ
پس کیونکر ہوگا حال انکا جب اکٹھا کریں گے ہم انکو واسطے حساب کے اس دن کہ نہیں شک بیچ آنے اس دن کے وَوُفِّيَتْ
كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ اور پوری دی جاویگی ہر نفس کو جزا اسکی جو کچھ کمایا ہے اور وہ نہ ظلم کئے جاوینگے
ساتھ نقصان حسنات اور زیادت سیئات کے عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے کہ غزوہ احزاب میں کہ خندق کھودتے

تھے سنگ سخت نمود ہوا اور ہر چند توڑتے تھے ٹوٹتا نہ تھا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر کی آپ نے وہاں جا کے اپنے دست مبارک
سے ایک ضرب کی کہ وہ پتھر ٹوٹا اور اُس برق درمیان سے سنگ و آہن کے ظاہر ہوئی کہ روشنی میں اُسکی کنگرے ایوان
کسریٰ کے نظر آئے پھر بار دوم ضرب کی اُس سے بھی چمکار ایسا نمود ہوا کہ عمارات یمن کی حاضران مجلس نے دیکھیں پس تیسری
بار جو ضرب فرمائی ایسا لمعہ پیدا ہوا کہ قصور روم ظاہر ہو گئے صحابہ نے نہایت متعجب ہو کر اللہ اکبر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ قریب ہے امت میری مدائن پر ظفر پائے اور یمن کو تصرف میں لائے اور روم اور قسطنطنیہ میں اعلام اسلام کا رہے مسلمان
سنکر بہت خوش ہوئے اور شکر الٰہی بجا لائے اور منافق استہزا کرنے لگے اور طعن کی راہ سے کہنے لگے کہ عجب معاملہ ہے
ہر مرد خوف سے جنگ مشرکان عرب کے خندق کھودتا ہے طاقت مقابلے کی لشکر اعدا سے نہیں رکھتا اور یاروں کو
بشارت فتح روم اور فارس اور یمن کی دیتا ہے حق تعالیٰ نے یہہ آیت نازل فرمائی کہ قُلِ اللّٰهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي
الْمُلْكَ مَنْ تَشَاءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَاءُ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم یا اللہ مالک ملک کے دیتا ہے ملک جسے چاہے
اور چھین لیتا ہے ملک جس سے چاہے یعنی تو مالک ملک کا ہے اگر کوئی ملک یمن و فارس اور روم کا اہل اسکے
سے چھین کر اہل اسلام کو دے تو کون منع کر سکتا ہے اللّٰہم منادی ہے حرف ندا حذف ہے میم مشدد عوض
اُسکے ہے بعضے مفسرین کہتے ہیں کہ مراد اس سے سلطنت ظاہری ہے اور بعضے محققین کہتے ہیں کہ مملکت باطنی ہے
بحر مواج میں لکھا ہے کہ ملک سے مراد ملک نبوت یا ملک قناعت اور یا بندوں کے لینا مناسب مورد آیت نہیں ہے
لیکن بعضے مفسرین نے لکھا ہے کہ ملک توفیق ہے جسکو عطا کیا عزیز دونوں جہان کا ہوا امام احمد نے کہا ہے کہ ملک قبول ہے یا
ہے کہ دل سب کا بقبضۂ اقتدار اسکے ہو جسے چاہے مقبول قلوب فرماوے اور نظر عنایت صاحب دلوں کی سے مشرف
کرے اور جسے چاہے درویشوں کے دلوں سے گرادے اور مردود ابدی فرماوے وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ اور عزت دیتا ہے
جسے چاہے ساتھ اسلام اور ایمان یقینی کے مثل پیغمبر اور متابعان پیغمبر کے اور ذلت دیتا ہے جسے چاہے ساتھ کفر اور بد دینی کے مانند ابوجہل
وغیرہ کے یا مراد اس سے عزت اس امت کی ہے ساتھ فتح عرب و عجم کے اور ذلت اہل فارس اور روم وغیرہ کی ہے یا عزت
مومنین کی ساتھ فتح کے ہے یہود اور نصاریٰ پر اور ذلت یہود اور نصاریٰ کی ہے ساتھ ضرب اور قتل کے یا عزت شرف قناعت
ہے اور ذلت بسبب حرص کے استغنائے قناعت فقیر کو صدر نشین عزت کرتا ہے اور استیلائے حرص تونگر کو صف نعال میں
بخاک مذلت ڈالتا ہے نقل ہے کہ سلطان محمود غزنوی امام مقری غزنوی کی خدمت حاضر ہوا کہ وہ درویش صاحب کمال
تھے اور صف نعال میں مؤدب کھڑا ہو کر آیت تعز من تشاء وتذل من تشاء کی معنی پوچھی اسمیں کیا نکتہ ہے انہوں نے کہا کہ روشن تر
وجہ یہی دیکھ لے کہ تجھ سے بادشاہ کو مجھ سے گدائے گلیم پوش کی حضور میں لاکر صف نعال میں کھڑا کیا اور مجھ سے فقیر کو تجھ
سے سلطان عالی شان پر ملک قناعت سے عزت بخشی ؎ رافت جو قناعت استغنا ہے ⁂ منصور نظر من تاج ہے
اور حرص میں کوئی پھنسا ہے ⁂ مقہور تذل من تشاء ہے ⁂ بِيَدِكَ الْخَيْرُ ہاتھ تیرے کے ہے بھلائی الخیر مبتدا ہے اور

بیدک خیر ہے اور الف لام استغراق کا ہے یعنے سب خیر بدست قدرت اور تصرف اور امر تیری ہی ہے اگرچہ شر بھی
جیسے چھین لینا ملک کا اور ذلیل کرنا کسی کا اُسی کے تصرفات سے ہے لیکن یہاں تخصیص خیر کی بتقضائے
مقام ہے کہ سبب نزول سے معلوم ہوا ہے کہ کلام واسطے بشارت اہل ایمان کے واقع ہوا ہے ساتھ وعدہ فتح اقالیم اور کثرت غنائم کے
یا اکتفا کیا احد الضدین پر کہ اس سے ضد دوسری معلوم ہوتی ہے چنانچہ سرابیل تقیکم الحر بارعایت کی ادبکی خطاب میں چنانچہ ابراہیم
علیہ السلام نے فرمایا واذا مرضت فہو یشفین سمجھ لیجئے کہ حقیقت یہہ ہے کہ شر خالص عالم میں نہیں ہے بلکہ یہہ امر نسبتی ہے
کہ نسبت بعض کے ہیں خیر چنانچہ مولانا روم نے مثنوی میں کہا ہے ؎ بد بہ نسبت باشد این را ہم بدان ٭ پس بدی مطلق
نباشد در جہان ٭ زہر ماران مار را باشد حیات ٭ نسبتش با دیگران باشد ممات ٭ پا خیر وجود ہے اور شر عدم
اور عدم کو ساتھ وجود کے آمیزش نہیں اسی واسطے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بعضے ادعیہ ماثورہ میں فرمایا کہ الخیر بیدیک
والشر لیس الیک ؎ خاصہ ہے وجود کا خیرات ٭ خاصہ ہے عدم کا نقصانات ٭ پس اسی سے ہے خیر و کمال
اور ہے سلب اُس شر نقص و زوال ٭ اسی باعث رسول عربی نے ٭ واقف رازہائے نطق نے ٭ کہا الخیر کلہ بیدیک
للکن الشر لا یعود الیک ٭ انک علی کل شیء قدیر ٭ تحقیق تو ہر چیز کے قدرت والا ہے جسے چاہے ملک
دے جسے چاہے چھین لے جسے چاہے عزت دے جسے چاہے ذلت عزیز کو ذلیل کرنا اور ذلیل کو عزیز فرمانا متعلق ہے ساتھ رضا
تیری کے اور پیدائش خیر اور شر کی وابستہ ہے ساتھ قضا تیری کے ؎ الہی گرچہ از نیک بختیم ٭ عزیزم کن عزیزم کن عزیزم ٭
تولج اللیل فی النہار بٹھاتا ہے رات کو بیچ دن کے یعنے وقت کم ہونے ایام سردی سے تا زمان کمال گرمی کے اجزا رات کے
دن میں داخل کرتا ہے جس قدر رات گھٹاتا ہے اُس قدر روز بڑھاتا ہے وتولج النہار فی اللیل اور بٹھاتا ہے دن کو
بیچ رات کے یعنے کم ہونے موسم گرما سے تا کمال ایام سرما اجزا دن کے راتمیں ڈالتا ہے جتنا دن گھٹتا جاتا ہے اتنی رات بڑھتا
جاتا ہے یہہ جملہ بیان کمال قدرت الٰہی میں ہے اور تاکید ہے جملہ سابقہ کی کہ جو قادر ہو ڈالنے میں رات کو بیچ دن کے اور دن کو بیچ رات
اور بدل کرنے میں ظلمت کو ساتھ نور کے اور نور کو ساتھ ظلمت کے پس کیونکر نہ بدل سکے وہ عزت کو ساتھ ذلت کے اور ذلت
کو ساتھ عزت کے سمجھ لیجئے کہ دو مقام پر کلام اللہ میں تقدیم نہار کی اوپر لیل کے وارد ہے ایک تو والضحی واللیل اذا سجی میں
دوسری والنہار اذا جلہا واللیل اذا یغشہا میں اور باقی جمیع مواضع میں خلاف اسکے ہے اور یہاں مقدم کیا ہے
لیل کو اوپر نہار کے اسواسطے کہ ظلمت اصل ہے اور نور عارض وتخرج الحی من المیت اور نکالتا ہے زندے کو مردے سے
جیسے آدم علیہ السلام کو مٹی سے اور طیور کو بیضے سے اور تمام حیوانات کو نطفے سے اور زمین سے اور نباتات کو دانے سے وتخرج المیت
من الحی اور نکالتا ہے مردے کو زندے سے جیسے انڈے مرغ سے اور دانے نباتات سے اور نطفہ حیوانات سے یا نکالتا ہے
خبیث سے طیب اور طیب سے خبیث اور کافر سے مومن اور مومن سے کافر اور نادان سے دانا اور دانا سے نادان یا جاہل سے
عالم اور عالم سے جاہل اور طالح سے صالح اور صالح سے طالح وترزق من تشاء بغیر حساب اور رزق دیتا ہے جسے

چاہیے بیشمار یعنی اس قدر کہ خلق عدد اور مقدار اسکا نہیں جانتے یا بغیر حساب بیچ آخرت کے لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ
اَوْلِيَاۤءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ چاہیے کہ نہ پکڑیں مسلمان کافروں کو دوست سوا مسلمانوں کے یعنی دوست اور متولی کار
مؤمنوں کے مؤمن چاہییں نہ کہ دوستان خدا ہیں نہ کافر کہ دشمنان خدا ہیں سمجھ لیجے کہ بعضے انصار بعضے یہود سے یارانہ رکھتا تھا
حق تعالیٰ نے اس سے نہی فرمائی اور از روئے تہدید ارشاد کیا کہ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَلَيْسَ مِنَ اللّٰهِ فِيْ شَيْءٍ اور جو کوئی کرے
یہہ دوستی ساتھ دشمنوں کے پس نہیں وہ شخص دین خدا سے بیچ کسی چیز کے یعنی دین حق کچھہ نہیں رکھتا اِلَّاۤ اَنْ تَتَّقُوْا
مِنْهُمْ تُقٰىةً مگر یہہ کہ بچو تم ان سے یعنی ضرر کافروں کے سے بچنا کر سمجھہ لیجے کہ تقیہ کہ ابتدائے اسلام میں قبل استحکام امور
دین کے تھا اب رخصت تقیہ کی سوا دار الحرب کے نہیں وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ اور ڈراتا ہے تم کو اللہ تعالیٰ بیچار کتاب
سنابق کے عذاب ذات الٰہی سے یعنی اس عذاب سے کہ صادر ہو محض صفت قہاریہ الٰہیہ سے بیواسطہ غیر اور تفسیر عبارت
ہے ذات حضرت کی سے اور عقوبت اور ہویت اسکی سے وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ اور طرف حضرت الٰہی کے ہے پھر جانا سب کا قُلْ
اِنْ تُخْفُوْا مَا فِيْ صُدُوْرِكُمْ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اگر چھپاؤ تم جو کچھہ کہ بیچ سینوں تمہارے کے ہے از دوستی کفار سے
اَوْ تُبْدُوْهُ یا ظاہر کرو اسکو یعنی ما فی الضمیر اپنے کو يَعْلَمْهُ اللّٰهُ جانتا ہے اسکو اللہ تعالیٰ وَيَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ
وَمَا فِي الْاَرْضِ اور جانتا ہے جو کچھہ بیچ آسمانوں کے ہے اور جو کچھہ بیچ زمین کے ہے وَاللّٰهُ اور خدا تعالیٰ کہ علم ذاتی
اسکا ان سب پر محیط ہے عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اوپر ہر چیز کے قدرت والا ہے پس جو کچھہ تم کرتے ہو وہ جانتا ہے
بدلا اسکا دیگا ڈرو اس سے اور نا فرمانی اسکی مت کرو يَوْمَ تَجِدُ كُلُّ نَفْسٍ اسدنکو یاد کرو پاویگا ہر نفس عمل کرنیوالے
سے مَا عَمِلَتْ مِنْ خَيْرٍ مُّحْضَرًا جو کچھہ کیا ہے بھلائی سے حاضر کیا ہوا نزدیک اپنے یعنی صحیفے حسنات کے وَمَا
عَمِلَتْ مِنْ سُوْٓءٍ اور جو کچھہ کیا ہے برائی سے تَوَدُّ لَوْ اَنَّ بَيْنَهَا وَبَيْنَهٗۤ اَمَدًۢا بَعِيْدًا چاہیگا وہ نفس یہہ کہ
کہ درمیان اس نفس کے اور درمیان اس برائی کے ہو دوری یعنی کہیگا کہ مطلق نہ دیکھے عمل بد وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ
اور ڈراتا ہے تمکو اللہ ذات مبارک اپنی سے تکرار اسکا واسطے تحذیر کے ہے اور تاکید اور تغلیظ کے بیچ وعید کے یا وہاں امر
دنیا کے واسطے ہے اور یہاں امر آخرت کے واسطے فتوحات مکیہ میں لکھا ہے کہ خدا ڈراتا ہے اس سے کہ فکر اسکی ذات میں کرو
ما للتراب و رب الارباب رباعی دیکھیں سے ہے وہ اس لقا سے ہے ورا ٭ جو جلوہ نما ہے اس ادا سے بھی رہا ٭ جو دید
میں وہم میں گمان میں آوے ٭ وہ اس سے ورا ہے بلکہ ورا سے بھی ورا ٭ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌۢ بِالْعِبَادِ اور اللہ تعالیٰ شفقت کرتا ہے
ساتھہ بندوں کے کہ مبالغہ فرماتا ہے بیچ تحذیر ان کے بیچ نظم توجیہہ رأفت موضع تحذیر میں ٭ ستر ہے یہہ رفعت آ
پھرے تقریر میں ٭ یعنی پہلے بندوں کو ڈرا ٭ پھر دکھایا راہ انہیں سوئے رجا ٭ تاکہ رحمت کے بھی ہوں امیدوار
مرنہ جاویں خوف سے سب ایکبار ٭ جان لیں یہہ بھی کہ وہ ہے مہربان ٭ لطف فرماویگا ہم پر ناگہان ٭ مہربانی
فرمائیگا وہ ہے رؤف ٭ نا امید اس سے ہی جو ہے بیوقوف ٭ ہمکو خود اسنے کہا ہے شاد باد ٭ کہہ کے وَاللّٰهُ رَءُوْفٌۢ بِالْعِبَاد

قُلْ اِنْ کُنْتُمْ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اگر ہو تم اے یہود اور نصاریٰ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ چاہتے اللہ کو سمجھ لیجے کہ اہل کتاب کہا کرتے تھے نحن ابناء اللہ و احباؤہ حق تعالیٰ نے یہہ آیت نازل فرمائی کہ اگر تم دوست رکھتے ہو اللہ کو فَاتَّبِعُوْنِیْ پس اتباعت کرو میری عیسیٰ کو بندہ خدا کا اور رسول اسکا کہو اور خدا اور پسر خدا کا مت کہو شریک مت ہو یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ تو چاہیگا تمکو اللہ تعالیٰ وَیَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ اور بخشے واسطے تمھارے گناہ تمھارے وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ اور اللہ بخشنے والا ہے ان لوگوں کو کہ میری پیروی کرتے ہیں مضبوط ہیں مہربان ہے اونپر ساتھ رحمت خاصہ کے بعضے مفسرین نے لکھا ہے کہ یہہ خطاب قریش کو ہے کہا کرتے تھے ہم بتوں کو واسطے خدا کے دوست رکھتے ہیں اور انکی شفاعت کے نزدیک خدا کے ہمارے امیدوار ہیں انھوں کو کہا کہ اگر اللہ کو دوست رکھتے ہو محبت میرے کو مانو قُلْ اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَالرَّسُوْلَ کہہ فرمانبرداری کرو اللہ کی بیچ اوامر اور نواہی کے اور محمد رسول اللہ کی بیچ احکام شرع کے فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الْکٰفِرِیْنَ پس اگر پھر جاؤ تم فرمانبرداری خدا اور رسول کے پس تحقیق اللہ تعالیٰ نہیں چاہتا کافروں کو وضع مظہر کی موضع مضمر میں دلالت کرتی ہے کہ تولی اطاعت خدا اور رسول سے کفر ہے اِنَّ اللّٰہَ اصْطَفٰۤی اٰدَمَ تحقیق اللہ نے برگزیدہ کیا آدم کو ساتھ تعلیم اسما کے اور سجدہ ملائکہ کے اور ابوت انبیا اور اصفیا کے وَنُوْحًا اور نوح کو ساتھ درازی عمر کے اور ترتیب سفینے کے اور نسخ شریعت متقدمہ کے وَاٰلَ اِبْرٰہِیْمَ اور نفس ابراہیم کو ساتھ خلت کے اور نجات آتش نمرود کے اور امامت آدمیوں کے اور بنائے خانہ کعبہ کے یا آل ابراہیم کو کہ کئی ہزار انبیا ان کی آل میں سے مبعوث ہوئے خصوص خاتم انبیا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو انہیں کی آل میں سے پیدا کیا کہ افضل سب موجودات کے اور اعظم تمام مخلوقات ہیں وَاٰلَ عِمْرٰنَ اور آل عمران کو کہ موسیٰ اور ہارون ہیں ساتھ رسالت اور تکلیم کے بعضے کہتے ہیں کہ ابن عمران پدر مریم تھے پس آل عمران مریم اور عیسیٰ بھی ہوئے کہ برگزیدہ کیا انکو حق تعالیٰ نے ساتھ قدس اور طہارت کے اور ساتھ کتاب اور رسالت کے عَلَی الْعٰلَمِیْنَ اوپر عالموں کے ان کے زمانوں کے ذُرِّیَّۃً بَعْضُہَا مِنْۢ بَعْضٍ اولاد ہے بعضے ان کے بعضوں سے مراد فرزندان سندیدہ ہیں آباء برگزیدہ سے ذریہ حال ہے آل ابراہیم سے اور آل عمران سے یا تمیز ہے یعنے اس حیثیت سے کہ ہر واحد دونوں آلوں سے ذریہ ہے وَاللّٰہُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ اور اللہ سننے والا ہے اقوال باطلہ یہود کے کہ کہتے ہیں نحن ابناء اللہ و احباؤہ اور مزخرفات نصاریٰ کے کہ نبیرۂ عمران کو ابن اللہ کہتے ہیں جاننے والا ہے اغراض فاسدہ ان کی کو اس واہیات کے بکتے ہیں سمجھ لیجے کہ یہود اصطفائے عیسیٰ کے اور نصاریٰ اصطفائے موسیٰ کے منکر ہیں اور موسیٰ اور عیسیٰ دونوں آل عمران ہیں کہ موسیٰ پسر عمران ہے اور عیسیٰ پسر مریم بنت ابن عمران ہے حق تعالیٰ نے ان دونوں کی برگزیدگی بیان کی اور بطلان دونوں فرقوں کا ارشاد فرمایا اِذْ قَالَتِ امْرَاَتُ عِمْرٰنَ یاد کر اے حبیب میرے صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت کہا بی بی عمران کی نے کہ نام اسکا بی بی حنّہ تھا جب حاملہ ہوئی رَبِّ اِنِّیْ نَذَرْتُ لَکَ مَا فِیْ بَطْنِیْ مُحَرَّرًا اے پروردگار میرے تحقیق میں نے نیاز کیا واسطے تیرے جو کچھ بیچ پیٹ میرے کے ہے

آزاد کیا

آزاد کیا قید تعلقات دنیا سے تا خاص تجھی کو پرستش کرے اور خدمت مسجد تیری کیا کرے اسوقت میں خدمت
بیت المقدس کی بزرگ جانتے تھے اور فرزندوں کو واسطے اس کام کے نذر کرتے تھے اور شریعت انکی میں ادا کرنا
اس نذر کا کہ والدین کرتے تھے اولاد پر فرض تھا یہ سنکر حنہ سے عمران نے کہا ویحک یہ کیا ہے کہ کیا تو نے
شاید تیرے پیٹ میں بیٹی ہو پھر وہ خدمت مسجد کی کیونکر بجا لائیگی حنہ کی زبان سے جاری ہوا فَتَقَبَّلْ مِنِّي ۚ إِنَّكَ
أَنتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ پس قبول فرما مجھ سے جو کچھ میں نے نذر کیا ہے تحقیق تو ہی تو سننے والا باتکا کہ نذر کے حق میں
کہی ہے میں نے جاننے والا قصد میرے کا کہ سوا رضا تیری کے نہیں چاہا میں نے سمجھ لیجے کہ پہلی آیتیں برگزیدگی آل عمران کی اور
کی اور اس آیتیں قصہ آل عمران کا فرمایا اور عمران میں اختلاف ہے کہ کون سے عمران ہیں اگر عمران باپ حضرت موسی کے لیجے
تو مراد عالمین سے عالمین زمانہ ان کے ہیں جیسے ترجمہ میں گذرا ہے اور اگر عمران سے عمران کے لیجئے تو درمیان ان عمران کے
اور حضرت موسی کے باپ کے عمران تھے بقول ابن عباس رضی اللہ عنہ اٹھارہ سو برس کا فاصلہ ہے پس
عالمین سے مراد عام ہے اور آل کی آٹھ معنی آتی ہیں تابعون کی خوشبونی فرزند کی الخانہ کی اہل دین کی سراب کی چوب خیمہ کی
فَلَمَّا وَضَعَتْهَا پس جب جنا اس کو ضمیر طرف نذر کے ہے یا عاید طرف ما فی بطنی کے ہے بتاویل النسمہ یا باعتبار تانیث
حال قَالَتْ رَبِّ إِنِّي وَضَعْتُهَا أُنثَىٰ کہا عذر اور حسرت سے اے پروردگار میرے تحقیق میں جنی اسکو لڑکی ؛
وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا وَضَعَتْ اور اللہ تعالی جانتا ہے جو کچھ جنا کر کی قرأت میں وضعت ہے بصیغہ متکلم وَلَيْسَ
الذَّكَرُ كَالْأُنثَىٰ کہا حنہ نے اور نہیں مرد کہ مانگا تھا میں نے واسطے خدمت مسجد کے مثل عورت کے کہ دی تو نے وَإِنِّي
سَمَّيْتُهَا مَرْيَمَ اور تحقیق میں نے نام رکھا اسکا مریم معنی مریم کی انکی زبان میں [illegible] اللہ کی ہیں یعنے لونڈی خدا کی ؛
وَإِنِّي أُعِيذُهَا بِكَ اور تحقیق میں نے پناہ دی اسکو ساتھ تیرے وَذُرِّيَّتَهَا اور اولاد اسکی کو مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ
وسوسہ دیو سرکش رانده ہوئے کے سے یا سے شیطان رجیم کے سے برکت دعا کی حنہ سے حق تعالی نے مریم اور عیسی کو
مس شیطان سے محفوظ رکھا چنانچہ حدیث شریف میں ہے کہ جو شخص پیدا ہوتا ہے شیطان اسے مس کرتا ہے وقت ولادت
کے اسواسطے وہ روتا ہے مگر مریم اور عیسی کو نہیں مس کیا فَتَقَبَّلَهَا رَبُّهَا بِقَبُولٍ حَسَنٍ پس قبول کیا مریم کو پروردگار اسکے نے
ساتھ قبول اچھے کے واسطے خدمت خانہ کے وَأَنبَتَهَا نَبَاتًا حَسَنًا اور اگایا اسکو یعنے نشو ونما ویا نشو ونما نیک
کہ پرورش فرمائی ساتھ صلاح اور عصمت کے لکھا ہے کہ جب نو برس کی ہوئیں عبادت میں سب پر غالب ہوگئیں سمجھ
لیجے کہ جب حضرت مریم پیدا ہوئیں تو انکی ماں نے انہیں بیت المقدس لیجا کر وہاں کے احبار سے کہا کہ لو یہ نذر کی گئی
کیلئے خدا سبحانہ کی ہے بزرگوار نے ان کے قبول کرنے میں رغبت کی ہر ایک یہ چاہتا تھا کہ میں پالوں اور اپنے سر پر
بوجھ اسکے پرورش کا لوں آخر قرعہ ڈالا انہوں نے ذکریا علیہ السلام پر حضرت زکریا بکفالت مریم مقرر ہوئے وَكَفَّلَهَا زَكَرِيَّا
اور سونپ دی حق تعالی نے مریم زکریا کو اور کفلها مخفف بھی قرأت ہے اس تقدیر پر فاعل زکریا ہے یعنے زکریا نے

تربیت اُنکی اور اپنے لی پس زکریا مریم کو اپنے گھر لے گئے اور اُن کے دودھ پلانے کو دائی مقرر کی جب آکر دن بڑے
نکلیں مسجد میں لا رکھی اور بالاخانہ بنا کر اُسمیں رکھا جب خبرگیری اُنکی سے فارغ ہوتے تھے تو بالاخانے کو مقفل کر کنجی
اپنے پاس رکھتے تھے اور حفاظت میں اُنکے نہایت کوشش کرتے تھے یہاں تک کہ حضرت مریم بڑی ہوئیں اور
انوار ولایت کے اور صفحات احوال اُنکے کے لائح ہوئے كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ وَجَدَ عِنْدَهَا
رِزْقًا جب جاتا اوپر مریم کے ذکریا بالاخانے میں پاتا نزدیک اُسکے رزق جاڑے کا میوہ گرمی میں اور گرمی کا جاڑے میں
جب کئی بار یہہ معاملہ دیکھا قَالَ يَا مَرْيَمُ أَنَّى لَكِ هَٰذَا کہا زکریا نے اے مریم کہاں سے آیا واسطے تیرے
یہہ میوہ خلاف موسم کے قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ کہا مریم نے یہہ رزق کہ دیکھتا ہے تو نزدیک سے
اللہ کے ہے إِنَّ اللَّهَ يَرْزُقُ مَنْ يَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ تحقیق اللہ تعالیٰ رزق دیتا ہے جسے چاہے بے شمار از رحمت کرتا
یا بغیر استحقاق مرزوق بحر مواج میں لکھا ہے کہ ہنگام قحط میں ایکدن حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو خبر پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کے گرسنگی کی پہنچی یہہ ہٹ کر چھیں اور دو قرص نان اور پارہ گوشت طبق میں رکھ حضور نبوی میں بھیجیں
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم وہ خوان کا خوان لئے ہوئے حضرت فاطمہ کے گھر چلے آئے فاطمہ نے جو خوان کھولا تو
نان اور گوشت سے بھرا دیکھا تعجب کیا پیغمبر خدا نے فرمایا کہ اے بیٹی میری جانتی ہے کہ یہہ طعام کہاں سے آیا ہے فاطمہ
نے عرض کیا یہہ نزدیک اللہ کے سے ہے تحقیق اللہ رزق دیتا ہے جسے چاہتا ہے بے شمار یعنی وہی جواب دیا
جو مریم نے زکریا کو دیا تھا پیغمبر خدا نے کہا الحمد للہ شکر ہے اُس خدا کو کہ کیا تجھے مشابہ سیدۃ النساء بنی اسرائیل کے
پھر پیغمبر خدا نے امیر المومنین علی اور حسن اور حسین اور جمیع اہل بیت کو بلایا رضی اللہ عنہم اجمعین سب اُس طعام سے سیر ہوئے
اور وہ جس قدر تھا اتنا ہی رہا بعد اسکے حضرت فاطمہ نے ہمسایوں کو بانٹ دیا هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهُ
اُس جگہہ کہ ذکریا نے میوہ تازہ دیکھے باوجود بڑھاپے کے شوق اُنکو فرزند کا ہوا پکارا زکریا نے پروردگار اپنے کو
اُسی بالاخانے پر ہنالک عبارت حال سے ہے یا مکان سے یعنی نزدیک اُس حال کے یا اُس جگہہ کے پکارا
قَالَ رَبِّ هَبْ لِي مِنْ لَدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً کہا اے پروردگار میرے بخش واسطے میرے نزدیک اپنے سے
اولاد پاکیزہ آلائش گناہ سے إِنَّكَ سَمِيعُ الدُّعَاءِ تحقیق تو کرم سے سنتا ہے دعا اور اجابت کرتا ہے اُسکی
فَنَادَتْهُ الْمَلَائِكَةُ پس پکارا اُسکو فرشتوں نے کہتے ہیں کہ ندا کرنے والے فقط جبرئیل تھے واسطے تعظیم کے
بصیغہ جمع لائے ہیں وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي فِي الْمِحْرَابِ اور حال آنکہ زکریا علیہ السلام کھڑے نماز پڑھتے تھے بیچ
محراب کے یعنی بالاخانے کے کہ مریم کو جہاں رکھا تھا اور پکارا یہہ تھا کہ أَنَّ اللَّهَ يُبَشِّرُكَ بِيَحْيَىٰ تحقیق اللہ
تعالیٰ بشارت دیتا ہے تجھکو ساتھہ فرزند کے کہ نام اُسکا یحییٰ ہے سمجھہ لیجے کہ یحییٰ اشتقاق ہے حیات سے یا ماخوذ ہے
حیات سے کہ نام پدر کا اُن سے زندہ ہوا یا دین پدر نے زندگی پائی روایت ہے کہ یحییٰ علیہ السلام کی عصمت

یہانتک تھی کہ کبھی شہوت اور ہوا عقل پر اسکے غالب نہین ہوئی اور جب تک عقل مغلوب نہین ہوتی
گناہ نہین سرزد ہوتا اور یہہ پیغمبر تھے یکتا علم مین ورع مین صلاحیت مین بعضون نے کہا ہے کہ یحیی کی اور عیسے
کی ما دونون بہنین تھین امام زاہدی نے کہا ہے کہ حدیث مین آیا ہے جب حاملہ ہوئین ما یحیی کی ساتھہ یحیی کے
اور عیسی کی ساتھہ عیسی کے تو ایکروز ایک موضع مین دونون مقابل بیٹھی تھین پس سجدہ کیا یحیی نے پیٹ
مین ما کے طرف عیسی کے پھر ام یحیی نے بھی یہی عمل کیا ساتھہ ام عیسی کے اور کہا کہ بشارت ہو تجھے کہ تیرے
پیٹ مین جو ہے وہ افضل ہے اس سے جو میرے پیٹ مین ہے اس وقت مین سجدہ تحیت کا مشروع تھا واسطے
عظما کے مُصَدِّقًا بِكَلِمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ درآنحالیکہ یہہ فرزند ماننے والا ہے اور ایمان لانیوالا ہے ساتھہ عیسی کے
کہ کلمہ ہے اللہ سے لکھا ہے کہ اول حضرت عیسی پر ایمان حضرت یحیی ہی لائے تھے اور صفت یحیی کی یہہ ہے
کہ وَسَيِّدًا وَّحَصُوْرًا اور سردار ہے علم مین حلم مین تقوی مین طہارت مین اور بند ہے عورتون سے یا باز رکھنے والا ہے
اپنے نفس کو لہو اور لعب سے امام شافعی اس آیت سے نکالتے ہین کہ خلوت واسطے عبادت کے بہتر ہے نکاح سے
کہ اللہ تعالی نے صفت یحیی مین حصور فرمایا ہے اور امام اعظم صاحب کے طرف سے جواب یہہ ہو سکتا ہے
کہ مدح ساتھہ ایک چیز کے منافی فضیلت غیر کی نہین ہوتی چنانچہ کوئی علم ظاہری تعریف کرے تو فضل اسکا
عالم باطن پر نہین ثابت ہوتا مدح اغنیاء مستلزم فضل فقر نہین ہوتی قتادہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ واللہ سید
تھے وہ علم مین اور عبادت مین اور ورع مین اور تمام پیغمبرون مین یحیی کو مخصوص بنام سید فرمایا اسواسطے کہ ہمیشہ سید رہے
وہ اپنے نفس پر کہ ان سے کبھی زلت نہین ہوئی بخلاف اور پیغمبرون کے چنانچہ حدیث مین ہے اور اسطرح
ہمارے پیغمبر سے بھی ہرگز نہین ہوئی وما ینطق عن الہوی ان ہو الا وحی یوحی وَنَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ اور نبی ہے صالحون سے
کہ باپ دادا اسکے صالحین مین جب زکریا علیہ السلام کو لئے فرزند کی بشارت دی قَالَ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ
لِيْ غُلٰمٌ کہا زکریا نے اے پروردگار میرے کیونکر ہوگا واسطے میرے لڑکا وَّقَدْ بَلَغَنِيَ الْكِبَرُ اور تحقیق پہنچا ہے
مجھکو بڑھاپا وَامْرَاَتِيْ عَاقِرٌ اور بی بی میری ایشاع بانجھہ ہے پس ہمین جوان کریگا یا اسی بڑھاپے مین اولاد
دیگا قَالَ كَذٰلِكَ اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ کہا اللہ نے یا جبرئیل نے بامر اللہ اسیطرح اللہ کرتا ہے جو چاہتا ہے
موافق عادت کے اور خلاف عادت کے یعنی اسی پیری مین اولاد دیگا تمہین قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِّيْٓ اٰيَةً کہا زکریا نے
اے پروردگار میرے مقرر کر واسطے میرے نشانی کہ جس سے بیٹا ہونا حمل ایشاع سے معلوم ہو قَالَ اٰيَتُكَ اَلَّا
تُكَلِّمَ النَّاسَ کہا جبرئیل علیہ السلام نے کہ حق سبحانہ فرماتا ہے کہ نشانی تیری یہہ ہے کہ نہ بول سکے لوگون سے
ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ اِلَّا رَمْزًا تین دن رات مگر اشارت سے چشم و ابرو کے وَاذْكُرْ رَّبَّكَ كَثِيْرًا اور یاد کر پروردگار اپنے
کو بہت وَّسَبِّحْ بِالْعَشِيِّ وَالْاِبْكَارِ اور تسبیح کہہ سکی شام کو اور صبح کو باقی قصہ زکریا علیہ السلام کا سورہ مریم مین آویگا

انکے واسطے اللہ تعالیٰ وَاِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ اور یاد کر اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اُس وقت کو کہ کہا فرشتوں نے یا جبرئیل نے
اور جبرئیل کو بجمع یاد کیا اس واسطے کہ یہہ تنہا کبھی آیا نہ گیا ہے چنانچہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہے فَاِنَّهٗ یَسْلُكُ مِنْۢ بَیْنِ
یَدَیْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ رَصَدًا الْعِلْم یٰمَرْیَمُ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰىكِ اے مریم تحقیق اللہ تعالیٰ نے برگزیدہ کیا تجھ کو واسطے عبادت کے
یا قبول کیا تجھ کو ساتھ خدمت کے یا پرورش فرمائی تیری ساتھ عصمت کے وَطَهَّرَكِ اور پاک کیا تجھ کو
شرک سے یا اُن قاذورات سے کہ عورتوں کو ہوتی ہیں مثل حیض اور نفاس کے یا خصائل ذمیمہ سے اور عادات
قبیحہ سے وَاصْطَفٰىكِ عَلٰى نِسَآءِ الْعٰلَمِیْنَ تکرار واسطے تاکید کے ہے یعنی دوسری مرتبہ برگزیدہ کیا تجھ کو اوپر عورتوں
جہانوں کے کہ تجھے بغیر شوہر کے فرزند دیا اور ساتھ نفخہ جبرئیل کے مخصوص کیا یٰمَرْیَمُ اقْنُتِیْ لِرَبِّكِ وَاسْجُدِیْ وَ
ارْكَعِیْ مَعَ الرّٰكِعِیْنَ اے مریم فرمانبرداری کیا کر واسطے پروردگار اپنے کے اور سجدہ کیا کر اور رکوع کیا کر ساتھ
رکوع کرنے والوں کے سمجھ لیجے کہ حضرت مریم کو حکم تھا کہ نماز بجماعت پڑھیں ساتھ احبار بیت المقدس کے ۞
ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَیْبِ نُوْحِیْهِ اِلَیْكَ یہہ چیزیں کہ ان آیات شریفہ میں مریم اور زکریا اور یحییٰ کے بیان میں
مذکور ہیں اخبار غیب سے ہیں کہ واسطے اظہار معجزے تیرے کے وحی کرتے ہیں ہم اسکو طرف تیرے وَمَا كُنْتَ
لَدَیْهِمْ اور نہ تھا تو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم نزدیک احبار بیت المقدس کے اِذْ یُلْقُوْنَ اَقْلَامَهُمْ جب ڈالتے
تھے قلمون اپنے کو واسطے قرعہ کے جو کے اروں میں تا کہ جانیں اَیُّهُمْ یَكْفُلُ مَرْیَمَ کون اُنمیں سے پالے مریم کو ۞
وَمَا كُنْتَ لَدَیْهِمْ اِذْ یَخْتَصِمُوْنَ اور نہ تھا تو پاس انکے جب جھگڑتے تھے واسطے پالنے مریم کے سمجھ لیجے کہ
جب مریم کو انکی ماں بیت المقدس میں لا کر نذر کر گئیں تو سب بزرگ وہاں کے آپسمیں جھگڑنے لگے ہر ایک چاہتا
تھا کہ میں پالوں آخر کو قرعہ ڈالا اس طرح سے کہ ہر ایک نے اپنے اپنے لکھنے کی قلم کہ جس سے توریت لکھا کرتے
تھے جا کر کنارہ نہروں کے دریا میں ڈالے اور کہا کہ جس کی قلم پانی پر تیرے وہی پالے حضرت زکریا کی قلم تیرنے لگی
انہوں نے مریم کو واسطے پرورش کے لیا اِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ یٰمَرْیَمُ اِنَّ اللّٰهَ یُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ دوسرے یاد کر
اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو وقت کہا فرشتوں نے یا جبرئیل نے اے مریم تحقیق اللہ تعالیٰ خوشخبری دیتا ہے
تجھ کو ساتھ ایک بات کے اپنی طرف سے مراد اس سے حضرت عیسیٰ ہیں اور انکو کلمہ اسواسطے کہا کہ ساتھ
کلمہ کن کے پیدا ہوئے نے پدر اور اگرچہ تمام عالم بنی آدم بواسطہ اسی کلمے کے پیدا ہوا لیکن یہہ سبب متعارف
کہ ماں باپ ہوں مفقود ہے اس جہت سے انکی حق میں ظہور کلمہ اتم اور اکمل ہے اسْمُهُ الْمَسِیْحُ عِیْسَى ابْنُ
مَرْیَمَ نام اسکا مسیح عیسیٰ بیٹا مریم کا ہے سمجھ لیجے کہ مسیح لقب ہے اور عیسیٰ اسم اور ابن مریم کنیت اور
تقدیم لقب کی اسم پر واسطے تعظیم کے ہے اور مسیح زبان عبرانی میں مسیحا کے معنی میں ہے یعنی مبارک اور بعضے
کہتے ہیں کہ مسیح مشتق سیاحت سے ہے واسطے کثرت سیاحت کے مسیح انکو کہا بعضے کہتے ہیں کہ فعیل معنی فاعل ہے

یہان بخلاف دجال کے کہ مسیح بمعنی ممسوح ہے وہان اس ممسوح احد العینین وَجِیْهًا فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ آبرو والا
بیچ دنیا کے اور آخرت کے سمجھ لیجے کہ وجاہت دنیا کی بہ اعتبار طاعت کے ہے یا نبوت کے ہے یا بن باپ کے
پیدا ہونے کے ہے یا آسمان پر جانے کے ہے یا واسطے نصرت دین محمدی کے بیچ آخر زمان کے یا قتل دجال
ہے اور وجاہت آخرت کی بہ اعتبار شفاعت ہے یا علو درجات وَمِنَ الْمُقَرَّبِیْنَ اور مقربین سے بکرامت
خدا وَیُکَلِّمُ النَّاسَ فِی الْمَهْدِ اور باتین کریگا یہہ فرزند لوگون سے بیچ گود تیری کے کہ بمنزلہ جھولے کے ہے یا
جھولنے کے دنون مین بیچ جھولے کے یعنے بچپن مین وَکَهْلًا اور اوسوقت کہ ادھیڑ ہوگا یعنے باتین کریگا حالت
کہولت مین تبلیغ شریعت وَمِنَ الصّٰلِحِیْنَ اور انبیاؤن سے ہے صالح اسم انبیا ہے چنانچہ حق تعالی فرماتا ہے
کل من الصالحین قَالَتْ رَبِّ کہا مریم نے ازروی استفہام یا بطریق استعظام اے پروردگار میرے
اَنّٰی یَکُوْنُ لِیْ وَلَدٌ کس طرح ہوگا واسطے میرے بچا وَلَمْ یَمْسَسْنِیْ بَشَرٌ اور حال یہہ ہے کہ نہین ہاتھ
لگایا مجھکو کسی آدمی نے اور یہہ خلاف عادت ہے کہ بغیر شوہر کے عورت سے بچا ہو قَالَ کَذٰلِکِ اللّٰهُ یَخْلُقُ
مَا یَشَآءُ کہا جبرئیل علیہ السلام نے اسی طرح کہ تو ہے بغیر مس کئے مرد کے اللہ پیدا کرتا ہے جو چاہتا ہے
اِذَا قَضٰۤی اَمْرًا فَاِنَّمَا یَقُوْلُ لَهٗ کُنْ فَیَکُوْنُ جب مقرر کرتا ہے کچھ کام کو پس سوا اسکے نہین کہ کہتا ہے واسطے
اوس امر کے کہ علم مین اوسکے ہے ہو پس ہوجاتا ہے زاہد مین لکھا ہے کہ جہان کہین کلام اللہ مین یہہ آیت ہے
ارادہ کیا ہے ساتھہ اوسکے خلق عیسی کا یا ایجاد قیامت کا نہ غیر اور مفسرین نے لکھا ہے کہ یہہ لفظ اخبار ہے
سرعت تکوین اشیا سے ساتھہ تکوین کے یعنے ایک پل مین پیدا کرتا خلق کا اوسپر کچھ دشوار نہین ہے سالک
وہ قادر ہے اشیا کے پیدا کرنے پر ساتھہ اسباب اور مواد کے ونہا ہی وہ قدرت والا ہے کہ بے اسباب
اور مواد کے پیدا کرے سو اسباب ومواد پر ہی کیا حصر ہے آدم بنائے ہے سو قصہ وَیُعَلِّمُهُ الْکِتٰبَ
اور سکھاویگا اللہ اوسکو لکھنا وَالْحِکْمَةَ اور علم حلال اور حرام کا کہ حکمت شریعت ہے وَالتَّوْرٰىةَ اور تعلیم فرماویگا
اوسکو توریت وَالْاِنْجِیْلَ اور انجیل تخصیص ان دو کتابون کی واسطے فضیلت کے ہے وَرَسُوْلًا اِلٰی بَنِیْۤ
اِسْرَآءِیْلَ اور کریگا اوسکو پیغمبر طرف فرزندان یعقوب کے لکھا ہے کہ اول انبیائے بنی اسرائیل سے یوسف تھے
اور آخر عیسی علیہما السلام پس کلام کرینگے عیسی علیہ السلام ساتھہ بنی اسرائیل کے اَنِّیْ قَدْ جِئْتُکُمْ بِاٰیَةٍ مِّنْ رَّبِّکُمْ
یہہ کہ تحقیق مین تحقیق آیا ہون مین تمہارے پاس ساتھہ ایک نشانی کے پروردگار تمہارے سے اور وہ نشانی گواہی میری
پیغمبری ہے سمجھہ لیجے کہ مراد نشانی سے جنس ہے نہ فرد اسواسطے کہ نشانیان پانچ مذکور ہین اول نشانی اَنِّیْۤ
اَخْلُقُ لَکُمْ مِّنَ الطِّیْنِ کَهَیْـَٔةِ الطَّیْرِ فَاَنْفُخُ فِیْهِ فَیَکُوْنُ طَیْرًا بِاِذْنِ اللّٰهِ یہہ کہ تحقیق مین بناتا ہون واسطے تمہارے مٹی سے
مانند شکل مرغ کے پس پھونکتا ہون بیچ اوسکے پس ہوجاتا ہے وہ مٹی کا پتلا بنا ہوا جانور زندہ آواز کنندہ ساتھہ حکم

خدا کے سمجھ لیجے کہ حکم دریہہ مٹی کے بناتے تھے اور اسمین پھونکتے تھے زندہ ہوکر آسمان کو اڑ جاتے تھے اور
جب نظر سے لوگون کے غائب ہو جاتے تھے تو مر کر زمین پر گر پڑتے تھے اور دوسری نشانی یہہ ہے وَاُبْرِئُ الْاَكْمَهَ
اور چنگا کرتا ہون پیٹ کے اندھے کو اور تیسری نشانی یہہ ہے وَالْاَبْرَصَ اور اچھا کرتا ہون داغ سفید والے کو اور
چوتھی نشانی یہہ ہے وَاُحْيِ الْمَوْتٰى اور زندہ کرتا ہون مردے کو بِاِذْنِ اللّٰهِ ساتھ حکم اللہ کے تکرار اس کلمہ کا
واسطے دفع توہم الوہیت کے ہے اسواسطے کہ مردے کا جلانا اللہ ہی کا کام ہے مفسرین نے لکھا ہے کہ عیسیٰ ع
نے چار مردے جلائے ایک اُنمین سے سام بن نوح تھا کہ قریب چار ہزار برس کے اسکی موتکو گذرے تھے
اور نشانی پانچوین یہہ ہے وَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا تَاْكُلُوْنَ وَمَا تَدَّخِرُوْنَ فِيْ بُيُوْتِكُمْ اور خبر دیتا ہون تم کو ساتھ اس چیز کے
کہ کھاتے ہو تم اور جو کچھ ذخیرہ کرتے ہو تم بیچ گھرون اپنے کے اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ تحقیق بیچ اسکے یعنے بیچ ان پانچ معجزے
لَاٰيَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ البتہ نشانی ہے واسطے تمہارے اور دلالت اوپر صدق مدعا میرے کے اگر ہو تم ایمان والے
اس معجزے پر اور میرے پیغمبری پر وَمُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ اور آیا مین پاس تمہارے سچا کرنیوالا واسطے
اس چیز کے کہ آگے میرے ہے توراۃ موسیٰ علیہ السلام سے اور مین تقریر کرنیوالا اشتباہات اسکا ہون وَلِاُحِلَّ
لَكُمْ بَعْضَ الَّذِيْ حُرِّمَ عَلَيْكُمْ اور دوسرے اسواسطے آیا ہون تو کہ حلال کرون مین واسطے تمہارے بعضے وہ چیز کہ شریعت
موسیٰ مین حرام کی گئی ہے اوپر تمہارے جیسے چربی اونٹ کی اور گائے کی اور بعضے مرغ اور مچھلی اور تعظیم شنبے کی
اٹھادون وَجِئْتُكُمْ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ اور آیا ہون تمہارے پاس ساتھ نشانی کے پروردگار تمہارے سے مراد آیت
سے معجزات اور دلائل ہین اور لفظ واحد کے لانے مین تنبیہ ہے اسپر کہ تمام معجزات اور دلائل حکم ایک آیت کا
رکھتے ہین فَاتَّقُوا اللّٰهَ پس ڈرو اللہ سے بیچ مخالفت میرے کے وَاَطِيْعُوْنِ اور کہا مانو میرا دعوت حق مین اِنَّ
اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ تحقیق اللہ پروردگار میرا اور پروردگار تمہارا ہے پس عبادت کرو اسکو هٰذَا
صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ یہہ ہے راہ سیدھی پہنچانیوالی منزل مقصود کو سمجھ لیجے کہ جب جبرئیل نے بی بی مریم کو بشارت
دی اللہ کی طرف سے بیٹے کی اور بی بی مریم نے کہا کہ کیونکر ہوگا بیٹا کہ مجھے مس کسی مرد نے نہین کیا تو جبرئیل نے کہا کہ
اسیطرح خدا پیدا کرتا ہے جو چاہتا ہے پھر جبرئیل نے ان کے گریبان مین پھونکا کہ یہہ حاملہ ہوگئین حضرت زکریا نے
جو آکے دیکھا جنش بچے کی انکے پیٹ مین معلوم کی ڈرے اور اپنی بی بی سے آکر کہا کہ بڑی بدنامی ہے مریم حاملہ
ہوگئی انکی بی بی نے کہا اُسے یہان لے آؤ حضرت زکریا مریم کو اپنے گھر لے گئے جب مریم اور بی بی حضرت
زکریا کی ایک جگہہ بیٹھین تو زکریا کی بی بی نے مریم سے کہا کہ فرزند میرے پیٹ کا فرزند تیرے پیٹ کے کو
سجدہ کرتا ہے تو بہتر ہے عورتون مین اور حمل تیرا افضل حملون سے ہے تجھہ پر اتہام خطا ہے پھر اس بات کی
حضرت زکریا کو خبر کئی حضرت زکریا نے کہا کہ سوا میرے اور کوئی اس پاس نہین جاتا تھا مین ڈرتا ہون کہ

تہمت مجھ پر نہ آئے القصہ جب مریم کو درد زہ ہوا تو خلق سے دور چلی گئین اور مارے شرم کے کہتی تھین کہ
کاشکے پہلے اس سے مر جاتی بحر مواج مین لکھا ہے کہ حضرت یوسف بن یعقوب بن ماثان چچا کی بیٹی مریم کی تھی
اور بھائی کی بیٹی عمران کی جب حضرت یوسف کو خبر حمل مریم کی پہنچی چاہا کہ مار ڈالین فرشتے نے آکر کہا کہ مریم
بغیر شوہر غیب سے حاملہ ہوئی ہے اور روح پاک اس مین پھونکی ہے اُسے نگاہ رکھ پھر بھی یہہ اس ارادہ سے باز
نہ آئے تا آنکہ حضرت عیسیٰ زیر درخت خرمائے خشک پیدا ہوئے جبرئیل نے کہا کہ اس درخت خشک کو ہلاؤ
میوہ تر گرے گا ایسا ہی ہوا پھر حضرت یوسف نے بی بی مریم کو چھپا رکھا جب چالیس روز گذرے اور عجائبات
قدرت خدا مشاہدہ کئے تو قوم مین لے آئی لوگون نے دیکھ کر کہا کہ اے مریم باپ تیرا بدکار نہ تھا اور مان تیری بھی
مطلق بدکارہ نہ تھی تو نے یہہ کیا کیا بی بی مریم نے اشارت طرف بچے کے کی کہ اس سے پوچھ لو حضرت عیسیٰ
گویا ہوئے کہ انی عبد اللہ آتانی الکتاب وجعلنی نبیا وجعلنی مبارکا اینما کنت واوصانی بالصلوۃ والزکوۃ ما دمت حیا
الی قولہ ویوم ابعث حیا پھر جب ہو گئے سن کر بعد اسکے تیس برس کی عمر مین تبلیغ وحی فرمائی یعنی ویکلم الناس فی المہد
وکہلا کی اسی سے عبارت ہے لکھا ہے کہ اس زمانہ مین کوئی خوش نویس ان جیسا نہ تھا اور علم انکو ایسا تھا کہ جب
مکتب جاتے تھے انکو پڑھنے کے واسطے بٹھایا معلم نے کہا بسم تو انھون نے کہا اللہ اُسنے کہا الرحمن تو انھون نے کہا
الرحیم غرض جو وہ پڑھاتا اُس سے آگے عبارت پڑھ دیتے جب معلم نے کہا ابجد تو انھون نے کہا معنی ابجد کی کیا ہین
معلم نے کہا مین نہین جانتا حضرت عیسیٰ نے کہا کہ الف آلاء خدا اور با بہائی خدا اور جیم جلال خدا اور دال دوام خدا
ہے معلم نے حیران ہو کر کہا کہ جو مجھ سے زیادہ ہو اُسے کیا پڑھاؤن بی بی مریم نے کہا معلم سے کہ عیسیٰ کو مکتب
مین بٹھلائے تو رکھو اُسنے کہا بہتر حضرت عیسیٰ وہان بیٹھے رہتے تھے اور جو لڑکے کھا آتے تھے وہ بتا دیتے تھے
اور جو مائین انکی اُنکے واسطے ذخیرہ کرتی تھین وہ بتا دیتے تھے پھر جب کلان سال ہوئے تو اور معجزے ظاہر ہوئے
چنانچہ پیچھے مذکور ہین وہ سب ظاہر ہونے لگے اور تیس برس کی عمر مین دعوت خلق کو فرمانے لگے فلما احس
عیسیٰ منہم الکفر پس جب دیکھا حضرت عیسیٰ نے یہود سے کفر سمجھتے تھے کہ کفر انکا یہہ تھا کہ جب دعوت
کرنے لگے حضرت عیسیٰ علی نبینا وعلیہ السلام تو مشورہ کیا یہودون نے کہ انکو مار ڈالین یہہ ولایت شام سے
مصر کو چلے گئے کنارہ دریائے نیل کے ایک جماعت صیادون کی دیکھی کہ مچھلیان پکڑتے تھے انھون
نے کہا کہ آؤ اس سے بہتر صیادی کرین صیادون نے کہا کہ وہ کیا ہے فرمایا حضرت عیسیٰ نے کہ دام توجہ
کا لجہ توحید مین ڈالین کہ یہہ شکار ماہی ہے اور وہ شکار کمال ہے ؎ پس کنارہ جو ہو کیون بہانہ ہو
ماہی دام مین نہ لاؤ اے صیاد و عرفان الٰہی دام مین ؂ معالم مین لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ نے کہا کہ آؤ ہم تم مل کر
صید کرین صیادون نے کہا تم کون ہو انھون نے کہا مین عیسیٰ بیٹا مریم کا بندہ اللہ کا اور رسول خدا کا ہون

وہ ایمان لائے اُس پر بعد اسکے عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ السلام نے قَالَ مَنْ اَنْصَارِیْ کہا کون ہے مدد دینے والا
مجھ کو تم میں سے اِلَی اللّٰہِ طرف کار خدا کے تا وقتیکہ نصرت الٰہی پہنچے قَالَ الْحَوَارِیُّوْنَ کہا حواریوں نے
یعنی صبّاغوں نے کہ ایمان لائے تھے سمجھنا چاہیے کہ حواریوں عرب میں سفید چیز والے کو کہتے ہیں جیسے سفید
کپڑا یا سفید میدہ کہ اور کچھ اس میں ملا ہو اسواسطے دھوبیوں کو کہتے ہیں اور یہاں مراد مسلمان ہیں کہ صاف
سُتھرے دھوئے ڈھلے ہوئے ہیں شرک سے ہیں اور با اخلاص خدا و رسول پر ایمان لا کر روشن اور نورانی ہوئے
ہیں اُنہوں نے جواب عیسیٰ علیہ السلام میں کہا کہ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰہِ ہم ہیں مدد دینے والے دین خدا کے اٰمَنَّا
بِاللّٰہِ ایمان لائے ہم ساتھ اللہ کے وَاشْهَدْ بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ اور گواہ رہ عیسیٰ علیہ السلام شاہد رہ ساتھ اسکے
کہ ہم مطیع ہیں دین خدا کے پھر دعا کی اُنہوں نے رَبَّنَا اٰمَنَّا بِمَا اَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ اے پروردگار ہمارے ایمان
لائے ہم ساتھ اُس چیز کے کہ نازل کی تو نے یعنی انجیل اور پیروی کی ہم نے رسول کی یعنی عیسیٰ کی فَاكْتُبْنَا
مَعَ الشّٰهِدِيْنَ پس لکھ ہم کو ساتھ قلم کرم عمیم کے بیچ جریدہ احسان قدیم کے ساتھ گواہوں کے یعنی جمع کر ہم کو
اُن لوگوں کے کہ شاہد ہیں وحدانیت پر تیرے اور تصدیق کی ہے پیغمبروں کی تیرے مراد شاہدین سے امت
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور معنی دعائے حواریوں کی یہ ہیں کہ ہمیں اور امت محمدیہ کو جمع کر کہ برکت پیغمبر آخر زمانے
امت انکی افضل تمام امتوں کی ہے اور وہ پیغمبر نور اول ہیں کہ آخر ظہور آویں گے سبب ہے کہ بحکم نحن الآخرون السابقون
حصول ایشان شہید اول ہیں سو سب رسولوں میں جو ہوئے خوب تر ۱۲ امت اُنکی کیوں نہ ہو محبوب تر
وَمَكَرُوْا اور مکر کیا اُنہوں نے کہ عیسیٰ علیہ السلام سے کفر کیا تھا سمجھنا چاہیے کہ مکر اُنہوں نے اس طرح سے کیا کہ لوگوں کو
ورغلا کر بھیجا کہ عیسیٰ علیہ السلام جہاں ہوں فریب سے مار ڈالو اُنہوں نے اگر حضرت عیسیٰ کو پکڑ کر قید کیا رات کو
حجرے میں بند کر کے تمام رات گرد اسکے چوکی دیتے رہے صبح کو ٹھہر اپنے کو کہ یہودا نام تھا کہا کہ حجرے
میں جا کر عیسیٰ کو نکال لا وہ جو اندر گیا حضرت عیسیٰ کو نہ پایا کہ حق تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ کو اُنکو آسمان پر پہنچا لیا
تھا یہ تمام حجرہ ڈھونڈھ کر جب باہر نکلنے لگا تو حق سبحانہ نے اسکی شکل مشابہ عیسیٰ کے کر دی جب باہر آیا لوگوں
نے مار ڈالا ہر چند کہتا رہا کہ میں یہودا ہوں عیسیٰ مجھے نہیں ملے مگر کسی نے نہ مانا دار پر کھینچ کر تیر باران کیا وَمَكَرَ اللّٰهُ
اور جزا مکر کی دی اللہ نے کہ اُنہوں نے اپنے یار اور سردار کو کس خواری اور ذلت سے مارا وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ اور خدا
بہتر جزا دینے والوں کا ہے مکر کرنیوالوں کو اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسٰٓى اِنِّيْ مُتَوَفِّيْكَ یاد کر اے محمد صلی اللہ
علیہ وسلم جس وقت کہا اللہ نے اے عیسیٰ تحقیق میں لینے والا ہوں تجھ کو بیچ دنیا کے وَرَافِعُكَ اِلَيَّ اور اٹھانے
والا ہوں طرف اپنے یعنی محل آسمان مقر ملائکہ وَمُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اور پاک کرنیوالا ہوں تجھ کو اور نجات دینے والا
ہوں تجھ کو اُن لوگوں سے کہ کافر ہوئے یعنی قصے اور مکر ان کے سے جو کافر ہوئے تجھ سے وَجَاعِلُ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْكَ

ثلث

ع

اور کرنے والا ہون اُن لوگون کو کہ پیروی کرین تیری یعنے امت تیری سے فَوْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى يَوْمِ
الْقِيٰمَةِ اوپر اُن لوگون کے جو کافر ہوئے دن قیامت تک یعنے زبردست کرونگا تیری امت کو یہود پر
تا قیامت سمجھ لیجے کہ ترسا یہود پر غالب رہین گے قیامت تک ثُمَّ اِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ پھر طرف میری ہے بازگشت
تمہارے سب کی یعنے عیسیٰ کی اور متابعین اور منکرین اسکے کی فَاَحْكُمُ بَيْنَكُمْ فِيْمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ پس حکم
کرونگا ساتھ راستی کے درمیان تمہارے بیچ اُس چیز کے کہ تھے تم بیچ اسکے اختلاف کرتے سمجھ لیجے کہ یہود موسیٰ
کے معتقد ہین اور عیسیٰ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے منکر ہین اور نصاریٰ عیسیٰ کی تصدیق کرتے تھے اور محمد صلی اللہ
علیہ وسلم پر نہین ایمان لاتے اور ثالث ثلثہ کے قائل ہین اور مومنین کہتے ہین کہ اللہ ایک ہے اور موسیٰ اور عیسیٰ
اور حبیب اللہ صلی اللہ علیہم سب فرستادہ خدا ہین ساتھ حق کے پس حق تعالیٰ نے فرمایا کہ موافق ان گروہونکے
حکم فرماؤنگا فَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَاُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا پس جو لوگ کہ کافر ہوئے ہین یعنے یہود اور نصاریٰ پس
عذاب کرونگا ان کو انواع عقوبت عذاب سخت فِي الدُّنْيَا بیچ دنیا کے ساتھ قتل کے اور اسیر کرنے کے
اور بردہ بنانے کے اور جزیہ دلوانے کے وَالْاٰخِرَةِ اور بیچ آخرت کے ساتھ طرح طرح کے عذابونکے اور ہمیشہ رکھنے بیچ
دوزخ کے وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ اور نہین واسطے ان کافرون کے مدد دینے والون سے بیچ موقوف کرنے عذاب
یا کم کرنے کے وَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور جو لوگ کہ ایمان لائے یعنے امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور عمل
کئے اچھے فَيُوَفِّيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ پس پورا دونگا انکو ثواب انکا یا پورا دونگا انکو اجر انکی بیچ دنیا کے ساتھ نیکنامی کے
اور آخرت مین ساتھ درجات جنات کے اور دیدار پروردگار کے وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ اور خدا نہین دوست رکھتا
ظالمون کو ذٰلِكَ نَتْلُوْهُ عَلَيْكَ مِنَ الْاٰيٰتِ یہہ باتین جو پیچھے مذکور ہوئین قصے انبیاؤن کے پڑھتے ہین ہم او
اوپر تیرے علامات نبوت سے اور دلالات رسالت سے وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ اور ذکر حکمت والے کے سے سمجھ
لیجے کہ ذلک اشارہ طرف قصہ یحییٰ اور زکریا اور عیسیٰ اور مریم کے ہے اور مراد آیات سے معجزات ہین اور ذکر
الحکیم سے قرآن مجید ہی لکھا ہے کہ بعد بیان قصہ عیسیٰ علیہ السلام کے نصاریٰ بیوقوف اعتراض کرنے لگے کہ ای محمد
صلی اللہ علیہ وسلم تم کیون عیسیٰ کو گالیان دیتے ہو اور بندگی کا نام اوپر رکھتے ہو پیغمبر خدا نے فرمایا کہ عیاذاً باللہ جو نام
عبد اللہ کے سے عیسیٰ کو گالی ہو وہ بندہ ہی خدا کا بھیجا ہوا اور کلمہ ہے القا کیا ہوا نصاریٰ یہہ سنکر اور پر غضب
ہوئے اور کہنے لگے کہ کوئی انسان بن باپ کے پیدا ہوا ہے حق تعالیٰ نے یہہ آیت نازل فرمائی کہ اِنَّ
مَثَلَ عِيْسٰى عِنْدَ اللّٰهِ كَمَثَلِ اٰدَمَ تحقیق مثال یعنے صفت اور شان عیسیٰ کی بیچ پیدائش کے نزدیک اللہ
تعالیٰ کے یعنے بیچ علم اور قدرت اسکی کے کہ انسان کو بن باپ پیدا کرنا مانند صفت آدم کے ہے اور تم سچ جانتے ہو اور سکو
کہ آدم بن مان باپ کے پیدا ہوا تھا اور حال آنکہ اسکو اللہ کا بیٹا نہین کہتے ہو پس جو شخص بغیر باپ کے پیدا ہو وہ کیونکر

اللہ کا بیٹا ہوا جب بغیر ان باپ و للا خدا کا بیٹا ہوا ماں و الا کس طور سے خدا کا بیٹا ہو سمجھ لیجے کہ یہہ تشبیہ حضرت
عیسیٰ کی ساتھ حضرت آدم کے ایک طرف سے ہی کہ بے پدر ہوئے بعد اس تشبیہ کے بیان فرماتا ہے
اللہ تعالیٰ پیدایش حضرت آدم علیہ السلام کی خَلَقَهٗ مِنْ تُرَابٍ پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے قالب اُنکے کو مٹی سے
ثُمَّ قَالَ لَهٗ پھر کہا اُس قالب کو کہ حکم میرے سے كُنْ ہو زندہ ساتھ روح کے فَيَكُوْنُ پس ہو گیا
وہ پتلا خاک کا آدم زندہ سمجھ لیجے کہ تنبیہ فرماتا ہے حق سبحانہ کہ جیسے خاک کو کہا ہم نے آدم ہو ہو گئی ویسے ہی
باؤ کو حکم کیا ہم نے کہ عیسیٰ ہو ہو گئی اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُنْ مِّنَ الْمُمْتَرِيْنَ یہہ خبر جو حضرت عیسیٰ کی ہی
درست اور حق ہے پروردگار تیرے سے پس مت ہو تو شک لانیوالوں سے سمجھ لیجے کہ یہہ تاکید ہی واسطے
زیادتی یقین کے اور ثبات کے اور براے اور صحیح یہہ ہی کہ پھر یہہ خطاب اگرچہ بظاہر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی
لیکن مقصود خطاب سے امت کے لوگ ہیں یعنی ای مسلمانو تم مت ہو ان لوگوں سے جو تشبیہ لاتے ہیں بیچ
عیسیٰ کے کہ مثل آدم کے ہی اور گمان نکرو مانند نصاریٰ کے کہ مسیح ابن اللہ کہتے ہیں اور ثالث ثلثہ کے قائل ہیں
کہ جھوٹے ہیں اور گمراہی میں پڑے ہیں فَمَنْ حَاۤجَّكَ فِيْهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَاۤءَكَ مِنَ الْعِلْمِ پس جو کوئی جھگڑے تجھ سے بیچ
حق عیسیٰ کے پیچھے اُسکے کہ آیا تیرے پاس علم سے عیسیٰ کے کہ بندہ بھیجا گیا اللہ کا ہی فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ
اَبْنَاۤءَنَا وَاَبْنَاۤءَكُمْ پس کہہ اُنکو کہ آؤ واسطے مباہلے کے بلاویں ہم بیٹوں اپنے کو اور بیٹوں تمہارے کو وَنِسَاۤءَنَا
وَنِسَاۤءَكُمْ اور بی بیوں اپنی کو اور بی بیوں تمہاری کو وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَكُمْ اور جانوں اپنے کو اور جانوں تمہاری کو مرادی
بی بیوں کو اور تردی کو تمہارو کو یا مراد انفسنا سے مسلمان ہیں چنانکہ سب اور ہر حکم المؤمنون کنفس واحدۃ کے مقام
اتحاد میں ہیں چنانچہ اور جگہہ بھی کلام اللہ میں انفس بمعنی اہل دین آیا ہے کہ عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ ای اہل دینکم ثُمَّ نَبْتَهِلْ
فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ پھر التجا کریں یا جہد کریں تضرع میں اور دعا میں یا طلب لعنت کریں اوپر ایک
دوسرے کے پس کر دیویں ہم لعنت اللہ کی اوپر جھوٹوں کے یعنے کہیں اللّٰہم من کان کاذبا منا فالعنہ سمجھ لیجے کہ جب
یہہ آیت نازل ہوئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نصاریٰ کو بلا کر کہا کہ جسقدر ہم دلائل وحدانیت خدا پر
لاتے ہیں تم عناد اور فساد اور منازعت میں سرگرم ہوتے ہو اور حضرت عیسیٰ کو خدا اور بیٹا خدا کا اور ایک تین
میں کا کہنے سے باز نہیں آتے آؤ مباہلہ کریں تاکہ جھوٹا سچا معلوم ہو جاوے اور حق باطل آشکارا ہو جاوے نصاریٰ
اسبات پر راضی ہوئے اور مکان اور وقت مقرر کیا دوسرے روز پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم موافق وعدے کے
اُسی وقت اُسی مکان کو چلے داہنے طرف امام حسن بائیں طرف امام حسین پیچھے حضرت فاطمہ زہرا اور
حضرت علی مرتضیٰ کو لیکر روانہ ہوئے اور ان سب کو فرمایا کہ میں دعا کروں گا تم آمین کہیو ترسایوں نے دیکھ کر
ہیبت کھائی اور عالموں نے اُن کے کہا کہ اے یارو دیکھو اس شخص سے ہرگز مباہلہ نکیجو یقین جانو کہ اگر اسنے بد

دعا کی ایک ترسا بھی زمین پر باقی نرہیگا عام لوگون نے ترساؤن کے کہا اپنے علما سے کہ تم کیون روپوشی کرتے ہو حق
ظاہر ہو جاویگا علما نے کہا کہ تم نہین سمجھتے یہہ وقت خاتم الانبیا کے پیدا ہونیکا ہے ہم ڈرتے ہین کہ کہین
وہی نہون بعضے علامتین انمین ہم نبوت کی پاتے ہین اور بعضے علامتون مین ہمین تامل ہے اس واسطے توقف
کرتے ہین ہم کہ مبادا یہہ وہی پیغمبر ہون تو ہم سب برباد ہو جاوینگے بہتر اسی مین ہے کہ صلح کرو آخر الامر صلح
ٹھہری ہر سال دو ہزار حلہ ہزار رجب مین ہزار صفر مین اور تیس زرہ بتیس سب اور بعضون نے کہا ہے تین اور
بھی مقرر ہوے اور صلح نامہ اسی طور پر لکھا گیا اور اپنے اپنے مکانون پر آئے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ اگر ترسا صلح نکرتے ایک اس فرقے مین سے باقی نرہتا پھر کوئی تا قیامت ترسا کی جنس سے پیدا نہوتا اِنَّ
هٰذَا لَهُوَ الْقَصَصُ الْحَقُّ تحقیق یہہ قصے کہ مذکور ہوئے ہر آئینہ وہ ہے بیان سچا یعنے قصہ عیسی علیہ السلام کا
اور سوا اسکے اور وکا کہ مقصود ان سے اثبات توحید اور نفی شریک درست اور راست ہین وَمَا مِنْ اِلٰهٍ
اِلَّا اللّٰهُ اور نہین کوئی معبود لائق پرستش کے مگر اللہ کہ استحقاق عبودیت اسکو ثابت ہے وَاِنَّ اللّٰهَ
لَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ اور تحقیق اللہ تعالی البتہ وہی ہے غالب حکمت والا فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ
بِالْمُفْسِدِيْنَ پس اگر پھر جاوین ترسا اور مباہلے سے منہہ پھراوین پس تحقیق اللہ تعالی جاننے والا ہے مفسدون کو
سمجھہ لیجے کہ وضع مظہر بجائے مضمر دلیل ہے اوپر اسکے کہ فساد اعراض ہے طریق توحید سے بیت توحید سے
جو کوئی پھرا ہے مفسد گمراہ ہو گیا ہے ۞ قُلْ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اے اہل
کتاب سمجھہ لیجے کہ مراد اہل کتاب سے ترسا ہین اور قتادہ نے کہا ہے کہ یہود مدینہ کے بھی اسمین داخل ہین اور
کیا کہو یہہ کہو کہ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍۢ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ آؤ طرف ایک بات کے برابر ہے درمیان ہمارے اور درمیان تمھارے
یعنے ایسی بات کہ ہم اور تم سب اسمین یکسان ہین اور مراد اس بات سے تین چیزین ہین ایک ان مین سے یہہ ہے کہ
اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ یہہ کہ نہ عبادت کرین ہم مگر اللہ کی اسمین تعریض یہود اور نصاری کی ہے کہ عبادت
عزیر اور عیسی کی کرتے تھے اور دوسری یہہ ہے کہ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْئًا اور نہ شریک لاوین ساتھہ اسکے کچھہ اور
شرک ان دونون گروہ کا ظاہر ہے اور تیسری یہہ ہے کہ وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ
اور نہ پکڑین بعضے ہمارے بعضون کو پروردگار سوا اللہ کے سمجھہ لیجے کہ نصارے احبار اپنو کو سجدہ کرتے تھے اور
کہتے تھے کہ بکمال ریاضت سے اثر حلول لاہوت کا انکی ذات ۞ مین ظاہر ہے یہہ پروردگار جاننا انکا
تھا اور یہود اطاعت احبار اپنے کی کرتے تھے تحلیل تحریم مین یہہ اتخاد ارباب تھا ان مین فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا
اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ پس اگر پھر جاوین اہل کتاب اس کلمہ عدل سے پس کہو تم اے پیغمبر اور اصحاب پیغمبر انکو
کہ گواہ رہو تم ساتھہ اسکے کہ ہم مسلمان ہین يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تُحَآجُّوْنَ فِيْۤ اِبْرٰهِيْمَ اے یہود اور نصارے کیون

جھگڑتے ہو تم بیچ دین ابراہیم کے سمجھنا چاہیے کہ مدعا یہود کا یہہ تھا کہ ابراہیم یہودی تھے اور ترسا کہتے تھے نصرانی تھے
حق تعالی نے فرمایا کہ کیون ناحق دین ابراہیم مین مجادلہ کرتے ہو اور اسکو یہود اور ترسا ٹھہراتے ہو وَمَآ اُنْزِلَتِ التَّوْرٰىةُ
اور حال یہہ ہے کہ نہین اتاری گئی توراۃ کہ یہود اوپر شریعت اسکے عمل کرین وَالْاِنْجِیْلُ اور نہ انجیل کہ نصارے
حکم اسکا کران رکھین اِلَّا مِنْۢ بَعْدِهٖ مگر بعد زمانہ ابراہیم کے سے سمجھنا چاہیے کہ ابراہیم علیہ السلام پہلے موسی سے تھے ہزار
برس اور دو ہزار برس قبل عیسی سے تھے پس ان دونون پیغمبرون سے جب وہ پہلے ہوئے اور شریعت اور امت
انکی مقدم ہوئی تو اسناد یہودیت کی اور نصرانیت کی انکی طرف کس طرح لیجاوے کہ یہودیت موسوی مین
اور ترسائی یعنے نصارائی امت عیسوی اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ کیا پس نہین سمجھتے اور سوچ ایسی باتین نہین کرتے ھٰٓاَنْتُمْ
ھٰٓؤُلَاۗءِ حَاجَجْتُمْ فِيْمَا لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ ہان تم وہ شخص ہو کہ جھگڑے تم بیچ اُس چیز کے کہ واسطے تمھارے ساتھ اسکے
علم ہے یعنے نعت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی توراۃ اور انجیل مین تم نے پڑھی اور اسکو تغیر دیا فَلِمَ تُحَاۗجُّوْنَ
فِيْمَا لَيْسَ لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ پس کیون جھگڑتے ہو تم بیچ اُس چیز کے جو نہین ہے واسطے تمھارے ساتھ اسکے علم یعنے
قصہ ابراہیم علیہ السلام کا تمھاری کتابون مین نہین ہے کہ وہ یہودی تھے یا نصرانی وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ اور
خدا جانتا ہے کہ ابراہیم تمھارے کسی کے دین پر نہ تھا اور تم نہین جانتے حقیقت حال اسکی کی مَا كَانَ اِبْرٰهِيْمُ
يَهُوْدِيًّا وَّلَا نَصْرَانِيًّا وَّلٰكِنْ كَانَ حَنِيْفًا مُّسْلِمًا نہ تھا ابراہیم علیہ السلام یہودی اور نصرانی اور لیکن تھا ایک موحد منحرف
عقائد باطلہ سے فرمانبردار وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اور نہ تھا شرک والون سے سمجھنا چاہیے کہ یہہ تعریض اہل کتاب کو ہے کہ شرک
رکھتے ہین ساتھ اعتقاد کرنے الوہیت عیسی اور عزیر کے اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِاِبْرٰهِيْمَ لَلَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ تحقیق نزدیک تر
لوگون کے ساتھ دین ابراہیم کے البتہ وہ شخص ہین کہ پیروی کرتے تھے اسکی اسکے زمانہ مین وَهٰذَا النَّبِيُّ وَالَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا اور یہہ نبی ہے کہ ملت اسکی پر ہے اور وہ لوگ جو ایمان لائے ہین سمجھنا چاہیے کہ بعضے اہل کتاب مسلمانون سے
جھگڑتے تھے کہ ہم ساتھ ملت ابراہیم کے سزاوار تر ہین کہ وہ یہودی اور ترسا تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جوابا
کہ مین منسوب بملت ابراہیم ہون یہہ آیت نازل ہوئی اور اصح یہہ ہے کہ یہہ آیت موافق قول نجاشی کے اتری ہے
اور قصہ اسکا مختصر یہہ ہے کہ جعفر بن ابیطالب رضی اللہ عنہ ساتھ جماعت مسلمانون کے مکے سے حبش کو
ہجرت کر گئے تھے قریشون نے عمرو بن عاص اور عبد اللہ بن ربیعہ کو تحفے دیکر نجاشی پاس بھیجا تا کہ مسلمانونکو
پکڑ کر ان کے حوالہ کرے نجاشی نے مجلس کی اور جعفر رض کا ساتھ عمرو اور عبد اللہ کے مناظرہ ٹھہرایا آخر الامر
مناظرے مین عمرو اور عبد اللہ نے الزام کھایا نجاشی نے انکو کہا کہ تمھین قسم ہے اُس خدا کی کہ جسنے عیسی پر انجیل
نازل فرمائی ہے سچ کہیو کہ درمیان عیسی کے اور قیامت کے کوئی نبی ہوگا انھون نے کہا کہ ہوگا ہم نے اپنی کتاب
مین پڑھا ہے کہ عیسی نے بشارت دی ہے اسکے پیدا ہونے کی اور کہا ہے کہ جو کوئی اسپر ایمان لایا مجھپر لایا

اور جسنے اُس سے کفر کیا مجھہ سے کفر کیا پھر نجاشی نے جعفر رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوکر کہا کہ تم کچھہ کلام جو تمھارے پیغمبر پر نازل ہوا ہے پڑھو اُنھون نے پڑھا وَاِذَا سَمِعُوا مَآ اُنزِلَ اِلَى الرَّسُولِ تَرٰىٓ اَعْيُنَهُمْ تَفِيضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوا مِنَ الْحَقِّ سنتے ہی سب کے سب رو پڑے نجاشی نے کہا کچھہ اور پڑھو اُنھون نے سورہ بنی اسرائیل اور سورہ طٰہٰ پڑھی نجاشی نے کہا کہ بیشک یہہ کلام الٰہی ہے کیا طاقت ہے کسی کی کہ ایسا بناسکے اہل طاعت جو وہان بیٹھے تھے حیران رہ گئے القصہ نجاشی ایمان لایا اور بتیس عالمون راہبون اپنون کو حضور نبوی مین بھیجا وہ مدینے مین پہنچکر مشرف باسلام ہوئے اور یہان نجاشی نے کہا جعفر رض کو کہ مت ڈرو کوئی حزب ابراہیم پر غالب نہین ہوگا عمرو بن عاص نے کہا کہ حزب ابراہیم کون مین نجاشی نے کہا یہہ گروہ کہ دیکھتے ہو تم اور پیغمبر جو اُنکے پاس سے آیا ہے عمرو کو یہہ بات ناخوش آئی اور دعوی کیا کہ ابراہیم سے تھا ہم حزب ابراہیم مین حق تعالی نے موافق قول نجاشی کے کہ حبشہ مین کہا تھا مدینہ مین یہہ آیت نازل فرمائی کہ سزاوار تر ساتھہ ابراہیم کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ہین اور اصحاب اُنکے ہین وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ اور اللہ تعالی دوست اور کارساز ہے مسلمانونکا لکھا ہے کہ بعد چند مدت کے جبرئیل نے آکر خبر وفات کی نجاشی کے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو سنائی آپنے یہان مدینہ منورہ مین اصحاب سے فرمایا کہ اے یارو نجاشی ایمان لایا تھا اور تم سے احسان کیا تھا اُسنے اب وہ مر گیا ہے آو اُسکے جنازے کی نماز پڑھین پھر آپنے اُسکے جنازہ کی نماز پڑھی اور اگر کوئی کہے کہ وہ حبشہ مین موا تھا اور پیغمبر خدا مدینے مین تھے نماز بغیر حضور جنازے کیونکر پڑھی تو جواب اسکا یہہ ہے کہ پیغمبر خدا کو بطریق معجزہ حجاب درمیان سے اٹھہ گئے ہونگے یا یہہ خصائص پیغمبر سے ہے وَدَّتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَوْ يُضِلُّوْنَكُمْ اور دوست رکھا ایک گروہ نے یہود سے کاش کہ گمراہ کردین تم کو سمجھئے کہ یہہ خطاب ساتھہ حذیفہ اور عمار رض کے ہے کہ یہود اُنکو اپنے دین کی طرف ترغیب دیتے تھے چنانچہ قصہ اسکا سورہ بقرہ مین گذرا ہے اور چاہتے تھے کہ راہ راست سے پھیر دین وَمَا يُضِلُّوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ اور نہین گمراہ کرتے مگر جانون اپنی کو کہ وبال گمراہی کا اُنہین پر عاید ہے اور نہین سمجھتے کہ زیان آپ اپنے پر لاتے ہین يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَاَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ اے گروہ یہود اور نصاری کیون کفر کرتے ہو تم ساتھہ نشانیون اللہ کے کہ قرآن اور نعت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور حال یہہ ہے کہ تم شاہدی دیتے ہو کہ توراۃ اور انجیل حق ہین اور دونون کتابون مین نعت اُنکی موجود ہے يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَلْبِسُوْنَ الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ اے اہل کتاب کیون ملاتے ہو سچ کو ساتھہ جھوٹھہ کے تورات کی آیات کو تحریف کرتے ہو یا چھپاتے ہو اُس اقرار کو جو قبل بعثت کے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کرتے تھے ساتھہ انکار کے کہ بعد بعثت کے رکھتے ہو وَتَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اور کیون چھپاتے ہو حق کو کہ وصف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اور حال یہہ ہے کہ تم جانتے ہو کہ یہہ حق ہے یا یہہ جانتے ہو کہ ہم حسد سے چھپاتے ہین بعضون نے

کہا ہے کہ یہہ معنی ہین کہ چھپاتے ہو اور جانتے ہو چھپا نرہیگا اس واسطے کہ جو چراغ الٰہی ہے پھونک سے کسی بجھانے
والے کے کب بجھتا ہے شعر ٭ تند باد گر جہان لے تلے ٭ شمع خورشید کو بجھا نہ سکے ٭ وَقَالَتْ طَّائِفَةٌ
مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ ٭ اور کہا ایک جماعت نے اہل کتاب سے سمجھ لیجے کہ یہود سے بارہ آدمی تھے کہ انھون نے
آپسمین مشورہ کر کے مقرر کیا کہ آؤ اوّل روز تو اُسپر ایمان لاوین اور آخر روز پھر جاوین اور کہین کہ ہم نے اپنی کتابمین
دیکھا اور علما سے تحقیق کیا تو معلوم ہوا کہ پیغمبر موعود یہہ نہین ہین شاید اس حیلہ سے مسلمان اپنے دین سے پھر جاوین
تردد مین اگر حق تعالی نے مومنونکو اس مکر سے آگاہ فرمایا اور یہہ آیت نازل کی کہ آپسمین ان بارہ آدمیون نے یہہ
مشورہ کیا ہے کہ اٰمِنُوْا بِالَّذِیْٓ اُنْزِلَ عَلَى الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَجْهَ النَّهَارِ وَاكْفُرُوْٓا اٰخِرَهٗ ایمان لاؤ ساتھ اُس چیز کے
کہ اُتاری گئی ہے اوپر اُن لوگون کے کہ ایمان لائے ہین یعنے قرآن اوّل دن کے اور کافر ہوجاؤ آخر دن کے یعنے انکار
کرو آخر روز اسکا جو اوّل روز اقرار کیا تھا لَعَلَّهُمْ یَرْجِعُوْنَ شاید کہ وہ مسلمان بسبب انکار تمھارے کے بعد اقرار کے
واقع ہونیکے شک مین پڑکر پھر جاوین دین اپنے سے سمجھ لیجے کہ یہودون نے خیبر کے مدینے کے یہودون سے باہم یہہ مشورہ کیا
پھر جب خیبر والون نے سمجھ لیا کہ ہمارا فریب اہل اسلام پر ظاہر ہوگیا تو یہود مدینہ کو وصیت کی کہ وَلَا تُؤْمِنُوْٓا اِلَّا لِمَنْ
تَبِعَ دِیْنَكُمْ اور مت تصدیق کرو مگر واسطے اُس شخص کے کہ پیروی کرے دین تمھارے کی کہ یہود ہے
قُلْ اِنَّ الْهُدٰى هُدَى اللّٰهِ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تحقیق دین حق دین خدا ہے کہ اسلام ہے سمجھ لیجے
کہ یہہ جملہ معترضہ درمیان سخن یہود کے بیچ رد قول اُنکے کے ارشاد کر کر پھر تتمہ اُنکے سخن کا بیان فرمایا کہ کہا اُنھون نے
کہ تصدیق مت کرو تم سوا ہم دینون اپنے کے اور باور نکرو اَنْ یُّؤْتٰٓى اَحَدٌ مِّثْلَ مَآ اُوْتِیْتُمْ یہہ کہ دیا جاوے کوئی شخص مثل
اُسکے کہ دئے گئے ہو تم علم اور فضل اور حکمت سے اَوْ یُحَآجُّوْكُمْ عِنْدَ رَبِّكُمْ یا یہہ مسلمان جھگڑا کرین تم سے نزدیک
پروردگار تمھارے کے اسواسطے کہ دین تمھارا درست تر ہے اور حجت تمھاری قوی تر اور روشن تر ہے سمجھ لیجے کہ سخن
یہود کا یہان تمام ہوا اب حق تعالی فرماتا ہے پیغمبر خدا کو اُن کے رد جواب مین کہ قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰهِ کہہ
تحقیق برتری اور بہتری یا افزونی علم اور حکمت مین بیچ ہاتھ اللہ کے ہے یعنے تصرف مین اُسکے ہے یُؤْتِیْهِ
مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ دیتا ہے جسے چاہے اور اللہ کشائش والا ہے دانا ہے اہل استحقاق کو جانتا ہے
اور اُنہین پر فضل عطا فرماتا ہے یَّخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ یَّشَآءُ خاص کرتا ہے ساتھ رحمت اپنی کے کہ اسلام
ہے یا قرآن ہے یا نبوت ہے جسے چاہے وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ اور اللہ صاحب فضل بزرگ کا ہے
اوپر مومنونکے وَمِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مَنْ اِنْ تَاْمَنْهُ بِقِنْطَارٍ یُّؤَدِّهٖٓ اِلَیْكَ اور بعضے اہل کتاب مین سے وہ ہے کہ اگر امانت دے
اُسکو ایک قنطار ادا کرے اُس کو طرف تیرے سمجھ لیجے کہ قنطار لغت مین اُس قدر مال کو کہتے ہین کہ پوست
بھر کر گائے کا ہو لوہ یہان کنایہ طرف خزانے کے ہے اور اشارہ طرف عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے ہے

کہ ایک قرشی نے ایک ہزار دو سو اوقیہ زر کے انکو امانت سپرد کئیے تھے اُنھون نے ادا کئیے اور اوقیہ
بضم اوّل اور کسر قاف چالیس درم کو کہتے ہین وَمِنْهُمْ مَنْ اِنْ تَاْمَنْهُ بِدِيْنَارٍ لَّا يُؤَدِّهٖٓ اِلَيْكَ اِلَّا مَا دُمْتَ عَلَيْهِ
قَآئِمًا اور بعضے اُن مین سے وہ شخص ہے کہ اگر امانت دے اُس کو ایک دینار نہ ادا کرے اُسکو طرف
تیری مگر جب تلک کہ رہے تو اوپر اُسکے کھڑا ہمت تقاضا سمجھے لیجئے کہ یہہ اشارہ طرف فنحاص بن عازورا کے
ہے کہ ایک انبار اُسے کسی شخص نے امانت دیا تھا اُس نے خیانت کی اور بعضے مفسرین نے لکھا ہے کہ
قسم اوّل عبارت نصارے سے ہے کہ یہہ مشہور دیانت مین تھے اور قسم ثانی عبارت یہود سے ہے کہ
یہہ منسوب بخیانت تھے ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لَيْسَ عَلَيْنَا فِي الْاُمِّيّٖنَ سَبِيْلٌ یہہ خیانت امانتون
یہود کے ∴ اسواسطے ہے کہ کہا اُنھون نے نہین اوپر ہمارے بیچ اَن پڑھون کے کچھہ راہ یعنے گناہ اور عقوبت
آخرت مین سمجھہ لیجے کہ معتقد یہود کا یہہ تھا کہ جو کوئی توراۃ نجانتے وہ اُمّی ہے اور مال اُمّی کا اوپر اپنے حلال جانتے
تھے اور کہتے تھے کہ توراۃ نے روا رکھا ہے ہمین کہ ساتھہ مخالفون دین کے خیانت کرین ہم
وَيَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ اور کہتے ہین یہ باتین اوپر اللہ تعالی کے جھوٹھہ اسواسطے کہ کوئی
دین اور ملت نہین ہے کہ جسمین ادائے امانت کا حکم نہو اور حال یہہ ہے کہ وہ جانتے ہین کہ خیانت حرام ہے
بَلٰى مَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ وَاتَّقٰى فَاِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ نہین ایسا کہ تم اعتقاد کرتے ہو بلکہ تم سے عہد
لیا ہے کہ خیانت نکرو اور حکم یہہ ہے کہ جو کوئی پورا کرے قول اپنے کو کہ اللہ نے ساتھہ اُسکے مقرر فرمایا ہے
بیچ توراۃ کے ساتھہ ادائے امانت اور ترک خیانت کے اور پرہیزگاری کرے حلال و حرام مین پس اللہ
تعالی دوست رکھتا ہے پرہیزگارون کو اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ تحقیق وہ لوگ کہ مول لیتے ہین
بسبب عہد اللہ کے یعنے عوض اُس عہد کے کہ اللہ سے باندھا ہے وہ کیا ہے ایمان ہے بہ محمد رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وَاَيْمَانِهِمْ اور قسم اپنی سے کہ جھوٹھی جھوٹھی تغیر کرکے وصف و نعت پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کے کھاتے ہین ثَمَنًا قَلِيْلًا مول تھوڑا سمجھہ لیجے کہ کئی صاع جو اور کئی گز کرباس کعب بن
اشرف سے لیکر نعت انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تحریف کی تھی اور اسنے اپنے اقرار جھوٹھی قسمین
عوام کے روبرو کھاتے تھے اُن کے حق مین ارشاد ہوا کہ اُولٰٓئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ یہہ گروہ توڑنے
والے عہد کے اور کھانے والے جھوٹھی قسمون کے نہین حصہ واسطے اُن کے بیچ آخرت کے ثواب سے
وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ اور نہ بولیگا اُن سے اللہ ایسا سخن کہ جس سے وہ خوش ہون وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اور نہین
دیکھیگا نظر رحمت سے طرف اُن کے دن قیامت کے وَلَا يُزَكِّيْهِمْ اور نہ پاک کریگا انکو لوث گناہ
سے وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ اور واسطے اُنکے عذاب ہے درد دینے والا وَاِنَّ مِنْهُمْ لَفَرِيْقًا اور

تحقیق بعضے اُن یہود میں سے ایک فرقہ ہے مانند کعب اور ابو یاسر اور حیی کے کہ ناراستی سے یَلْوٗنَ
اَلْسِنَتَهُمْ بِالْكِتٰبِ موڑتے ہیں زبانوں اپنی کو ساتھ پڑھنے کتاب کے لِتَحْسَبُوْهُ مِنَ الْكِتٰبِ تو کہ جانو
تم اُسکو کہ یہہ پڑھتے ہیں کتاب توراۃ سے وَمَا هُوَ مِنَ الْكِتٰبِ اور حال یہہ ہے کہ نہیں وہ کتاب اور اُنسے
وَیَقُوْلُوْنَ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَمَا هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ اور کہتے ہیں وہ جھوٹے مفتری وہ نزدیک اللہ کے
سے ہے یعنے کلام خدا کا ہے اور حال یہہ ہے کہ نہیں وہ نزدیک خدا کے سے وَیَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ
الْكَذِبَ وَهُمْ یَعْلَمُوْنَ اور کہتے ہیں وہ اوپر خدا کے جھوٹھ کہ اُسکا کلام ہے نہیں اور اُسکا کلام کہتے ہیں اور حال
یہہ ہے کہ وہ جانتے ہیں کہ جھوٹھ کہتے ہیں سمجھئے لیجئے کہ بعد بیان تحریف یہود کے ذکر افترائے نصارٰی کا فرماتا ہے
کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حق میں کہتے ہیں کہ اُنھوں نے دعوی الوہیت کا کیا اور امت اپنی کو اپنی عبادت
فرمائی پس رد قول میں اُنکے حق تعالیٰ ارشاد کرتا ہے کہ مَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ یُّؤْتِیَهُ اللّٰهُ الْكِتٰبَ ہرگز نہ تھا
اور نہ ہوگا اور نہ ہے سزاوار واسطے کسی بشر کے عیسیٰ ہو یا اور کوئی ہو یہہ کہ دیوے اُسکو اللہ تعالیٰ الکتاب وَالْحُكْمَ
وَالنُّبُوَّةَ اور حکمت اور نبوت ثُمَّ یَقُوْلَ لِلنَّاسِ كُوْنُوْا عِبَادًا لِّیْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ پھر کہے واسطے لوگوں کے
ہو جاؤ تم بندے واسطے میرے سوا اللہ کے وَلٰكِنْ كُوْنُوْا رَبّٰنِیّٖنَ اور لیکن کہے کہ ہو جاؤ تم اللہ کے لوگ
سچے دین میں اور اچھے آئین میں بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُوْنَ الْكِتٰبَ اس واسطے کہ ہو تم اخلاص سے سکھاتے ہو
کتاب کہ اللہ کی طرف سے اُتری ہے اوروں کو وَبِمَا كُنْتُمْ تَدْرُسُوْنَ اور اس واسطے کہ ہو تم پڑھتے کتاب
سمجھئے لیجئے کہ اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ ربانی وہ شخص ہے کہ علم پڑھے اور پڑھاوے نقل ہے کہ محمد بن
الحنفیہ نے دفن کے روز عبد اللہ بن عباس رضہ کے کہا کہ آج مر گیا ربانی اس امت کا اور بعضے اہل معرفت
نے کہا ہے کہ ربانیین مردان خدا ہیں تجرید تفرید والے قدم میدان توکل میں گڑائے ہوئے کونین سے ہاتھ اٹھائے
ہوئے بلکہ اپنی آپ کو گمائے ہوئے سوا ایک دوست کے سب کو بھلائے ہوئے صفات انسانیہ
سے منہہ پھیرے ہوئے توجہ اور التفات طرف ذات مولی کے لائے ہوئے سہ یاد اُسکے میں اپنا
جی لگا بیٹھے ہیں ٭ سب کچھہ چھوڑ دوست کی بھلا بیٹھے ہیں ٭ جسنے کہ قدم رہ محبت میں رکھا ٭ رافت دو
جہان سے ہاتھ اُٹھا بیٹھے ہیں ٭ لطائف قشیریہ میں لکھا ہے کہ ربانیین دانا ہیں بخدا اور بردبار براہ مولیٰ قائم
باللہ اور فانی ماسوی اللہ سے ہیں سننا اُنکا حق سے ہے اور کہنا اُنکا ساتھہ حق کے ہے جو اُس سے
سنتے ہیں وہ اُس سے کہتے ہیں وَلَا یَاْمُرَكُمْ اَنْ تَتَّخِذُوا الْمَلٰٓىِٕكَةَ وَالنَّبِیّٖنَ اَرْبَابًا اور نہیں لائق ہے پیغمبر کو
کہ حکم کرے تم کو یہہ پکڑو فرشتوں کو اور پیغمبروں کو رب سمجھئے لیجئے کہ تخصیص فرشتوں کی اور نبیوں کی اس واسطے ہے کہ عرب
فرشتوں کو پوجتے تھے اور یہود اور نصارے پیغمبروں کو کہ عیسیٰ اور عزیر ہیں باقی رہا اختلاف قرائین کا سو

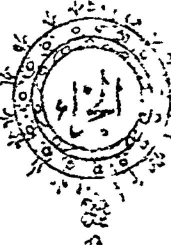
اسکا بیان یہہ ہے کہ ولا یامرکم مین ر کا زبر اور پیش دونو قراتین مین اگر پیش پڑہئے تو عطف اسکا یقول پر ہے
کہ بعد لکن کے محذوف ہے اے لکن یقول کونوا ربانین اور لا یہان زائد نہین ہے یعنے کوئی پیغمبر آدمیونکو
نکہے کہ کونو عبادا لی من دون اللہ لیکن کہے کہ ربانی ہو تعلیم اور نکہے کہ پکڑو فرشتون کو اور پیغمبرونکو معبود اور اگر زبر پڑھئے
تو عطف ہے اسکا اوپر ثم یقول کے اور لا زائد ہے جیسا کہ ما منعک ان لا تسجد مین اور لا اقسم مین اے ثم یقول
و یامرکم ان تتخذوا الملائکۃ والنبیین اربابا ایامرکم بالکفر بعد اذ انتم مسلمون کیا حکم کریگا وہ پیغمبر تمہارے تئین
ساتھہ چھپانے حق کے اور شرک لانے کے پیچھے اسکے کہ ہو تم مسلمان واذ اخذ اللہ میثاق النبیین اور یاد کر اے
محمد صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت لیا اللہ نے عہد پیغمبرونکا اور امتین عہد لینے مین تابع پیغمبرون کے ہین پس انبیا سے
جب عہد لیا تو امتون سے بطریق اولی ہوا اور بحر مواجین لکھا ہے کہ اضافت میثاق مین کہ طرف پیغمبرونکے
ہے کئی وجہ ہین ایک تو یہہ ہے کہ عہد طرف عہد کرنے والون کے ہو جاوے دوسری عہد طرف عہد
لوانے والونکے ہو کہ پیغمبر امت سے عہد لوانے والے ہین تیسری عہد بنی اسرائیل کا مراد ہو کہ یہہ اولاد پیغمبرونکی
ہین بر تقدیر حذف مضاف کا ہے اے اخذ اللہ میثاق اولاد النبیین کہ بنی اسرائیل ہین سمجھہ لیجے کہ ظاہر عہد
ہے یہہ کہ حق تعالی نے پیغمبرون سے اور امتون سے پیغمبرون کے لیا کہ جب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا
ہون تو ایمان اسپر لائیو پس مضمون عہد کا بیان فرماتا ہے کہ لما اتیتکم من کتب وحکمۃ البتہ جو کچہہ دیا مین تم
کو کتاب سننے اور فہم سے یعنے کتاب اتارون اور سمجھہ بھی اسکی دون ثم جاءکم رسول مصدق لما معکم پھر
آوے تمہارے پیغمبر میری طرف سے کہ وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہین سچا کرنیوالا اس چیز کو جو ساتھ
تمہارے ہے کتاب اور حکمت سے لتؤمنن بہ ولتنصرنہ البتہ ایمان لائیو تم ساتھہ اسکے اور البتہ مدد
دیجیو اسکو ساتھہ اپنے تن کے اگر تمہارے زمانہ مین آوے والا صفتین اور خوبیان اسکی لوگونکو بیان کیجیو اور نصیحت
کیجو کہ جبکے زمانہ مین آوے وہ اسپر ایمان لاوے اور مددگاری مین اسکی حق بجا لاوے قال کہا اللہ تعالی انے
پیغمبرونکو بعد اس کلام کے ءاقررتم واخذتم علی ذالکم اصری کیا اقرار کیا تم نے اور لیا تم نے اوپر اسکے کہا
مین نے بھاری عہد میرا اس طرح سے کہ یاد کرو قالوا اقررنا کہا پیغمبرون نے اقرار کیا ہم نے اور عہد قبول کیا
ہم نے قال فاشہدوا کہا اللہ تعالی نے پس شاہد رہو بعضے اوپر اقرار بعضے کے یا ملائکہ کو فرمایا کہ تم شاہد
رہو اقرار انبیا پر وانا معکم من الشاہدین اور مین ساتھہ تمہارے گواہون سے ہون اس اقرار پر فمن تولی بعد
ذالک فاولئک ہم الفاسقون پس جو شخص کہ پھر جائے اسپر ایمان لانے سے اور اسکی مدد کرنے سے پیچھے اس
عہد و پیمان کے پس وہ لوگ پھرے ہوئے ہین بدکار نکلے ہوئے دائرہ ایمان سے یا مقام عہد و پیمان سے
افغیر دین اللہ یبغون کیا پیمان شکن پس غیر دین اللہ کے چاہتے ہین دین دوسرے کو اور قرات تبغون ساتھہ

خطاب کے بھی آئی ہے لیکن حفص کی قرأت یبغون ہے ساتھ غیب کے وَلَهُ أَسْلَمَ مَن فِي السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ
اور واسطے خدا کے مطیع ہوئی وہ چیز جو بیچ آسمانوں کے ہے اور بیچ زمین کے ہے طَوْعًا وَّكَرْهًا خوشی سے
رغبت سے اور ناخوشی سے نفرت سے یعنے چاہیں نچاہیں سر دائرہ حکم سے اللہ کے باہر نہیں نکال سکتے
اور بعضوں نے لکھا ہے کہ اہل آسمان تابع فرمان ہیں ساتھ رغبت کے اور اہل زمین بعضے رغبت بعضے بکراہیت
سمجھ لیجے کہ اہل زمین سے جو مومنان صادق کہ اہل اسلام کے گھر پیدا ہوئے یا خود اسلام لائے دلائل اس دین کے
معلوم کر کر اور حقیت اس دین کی سمجھ کر وہ رغبت والے ہیں اور جو کافر مسلمانوں کی زبردستی سے ایمان لائے
اور جو غلام اہل اسلام کے اپنے مالکوں کے خاطر سے دین قبول کرتے ہیں وہ کراہیت والے ہیں وَإِلَيْهِ يُرْجَعُونَ
اور طرف اس کے پھر جائیں گے اور ترجعون بھی ساتھ خطاب کے قرأت ہے قُلْ آمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَا أُنزِلَ عَلَيْنَا
کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ ایمان لائے ہم اور متابعت کرنے والے ہمارے ساتھ اللہ کے اور ساتھ اس
چیز کے کہ اتاری گئی اوپر ہمارے یعنے قرآن شریف وَمَا أُنزِلَ عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ وَالْأَسْبَاطِ
اور وہ چیز کہ اتاری گئی اوپر ابراہیم کے اور اسمعیل کے اور اسحاق کے اور یعقوب کے اور اولاد اسکے کے سمجھ لیجے کہ کتاب
انکی وہی صحیفے ابراہیم کے تھے اسی پر عمل ان سب کا تھا وَمَا أُوتِيَ مُوسَىٰ وَعِيسَىٰ وَالنَّبِيُّونَ مِن رَّبِّهِمْ اور جو دی
گئی موسی کو توراۃ ہے اور عیسی کو انجیل ہے اور سب نبی مانند شیث اور ادریس اور داؤد اور حیقون اور شعیا
اور شعیب کے پروردگار ان کے سے سمجھ لیجے کہ بعد ذکر موسی اور عیسی کے مذکور نبیین کا ذکر عام بعد خاص ہے لَا نُفَرِّقُ
بَيْنَ أَحَدٍ مِّنْهُمْ وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ نہیں جدائی ڈالتے ہم درمیان ایک کے انمیں سے کہ بعضے پر ایمان
لائیں اور بعضے پر نہ لائیں مانند یہود اور نصاریٰ کے اور ہم واسطے اسکے فرمانبردار ہیں بیچ امر اور نہی کے باقی رہا اس آیت
شریفہ میں ایک سوال کہ اہل تفسیر کرتے ہیں وہ یہہ ہے سوال سورہ بقرہ میں یہہ آیت مذکور ہے وہاں
وما انزل الینا وما انزل الی ابراہیم ہے اور یہاں وما انزل علینا وما انزل علی ابراہیم ہے نکتہ اسمیں کیا ہے جواب
یہاں لفظ قل کا اول آیت میں مذکور ہے اور یہہ خطاب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو ہے اور وحی وارد ہوتی
پیغمبروں پر پس انزل علینا بمنزلہ ورد علینا ہے علی اپنے محل پر واقع ہے اور وہاں بقرہ میں کہ قولوا وارد ہے
اور یہہ خطاب مومنوں کو ہے اور ورود وحی مومنین پر نہیں بلکہ وصول اور بلوغ وحی ہے طرف ان کے
پس انزل الینا بمنزلہ وصل الینا ہے الی اپنے محل پر واقع ہے لیکن اس جواب پر ایک اور خدشہ واقع ہوتا ہے
وہ یہہ ہے سوال عکس اسکا بہت مقام پر کلام اللہ میں وارد ہے چنانچہ بلغ ما انزل الیک میں اور ما انزل الی
ابراہیم میں لنؤمنوا بالذی انزل علی الذین آمنوا میں جواب سورہ بقرہ میں انزل الینا میں اور یہاں انزل علینا میں الی
اور علی اپنے یعنے اصلی میں واقع ہے اور مقامونپر ایک دوسرے کے معنوں میں مستعمل ہوا بوجہ مجاز تو کیا مضائقہ

ہی اِس طرح سے کلام عرب میں بہت آتا ہی وَمَنْ يَبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي
الْآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِينَ اور جو کوئی چاہے سوا اسلام کے دین دوسرا پس ہرگز نہیں قبول کیا جاویگا اُس سے اور وہ
بواسطے ترک اسلام کے بیچ آخرت کے ٹوٹا پانے والوں سے ہی سمجھنا لیجے کہ یہہ آیت تہدید واسطے اُن سب کے
ہی جو طالب غیر دین اسلام میں اور اُن لوگوں کی شان میں کہ بعد وصول شرف اسلام مرتد ہو جاویں حق تعالے
فرماتا ہی كَيْفَ يَهْدِي اللَّهُ قَوْمًا كَفَرُوا بَعْدَ إِيمَانِهِمْ کیونکر ہدایت کرے اللہ یہاں استفہام بمعنی نفی ہی
یعنے نراہ دکھاوے اللہ اُس قوم کو کہ کافر ہوئے بعد ایمان اپنے کے وَشَهِدُوا أَنَّ الرَّسُولَ حَقٌّ وَجَاءَهُمُ
الْبَيِّنَاتُ اور گواہی دی یہہ کہ پیغمبر خدا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم سچ ہی اور قول اُسکا صادق ہی اور آئیں
اُن کے پاس دلیلیں روشن کہ قرآن شریف اور معجزات ہیں وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ اور اللہ نہیں راہ
دکھاتا قوم ستم کرنیوالوں کو کہ ایمان کی جگہہ کفر رکھا ہی باقی رہا یہاں ایک خدشہ کہ مفسرین لکھتے ہیں وہ یہہ ہی
سوال اِس آیت شریفہ سے معلوم ہوتا ہی نفی ہدایت مرتدوں اور ظالموں کی علی الاطلاق اور حال آنکہ بہت
ایمان لائے ہیں اور ہزاروں ظالم ظلم سے باز رہے ہیں اور لاکھوں کافر مسلمان ہوئے ہیں جواب یہہ آیت خاص
ایک گروہ کی شان میں نازل ہوئی ہی کہ بعد اسلام لانے کے مرتد ہو گئے تھے اور اہل مکہ سے مل گئے تھے حق
تعالے نے اُن کو ہدایت نفرمائی اور حالت کفر ہی پر مرے تفسیر حسینی میں لکھا ہی کہ وہ بارہ آدمی تھے جنکے حق
میں یہہ آیت نازل ہوئی حارث بن سوید اور طعمہ بن ابی رداق اور مقیس بن ضبابہ وغیرہم اور بعضے کہتے ہیں
کہ یہہ آیت یہود کی شان میں اُتری ہی کہ حق تعالے نے علم ازلی اپنے میں حالت ارتداد پر مرنا انکا معلوم کرکر فرمایا ہی
اور ارتداد انکا یہہ تھا کہ قبل بعثت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ نعت اور صفت آپکی دیکھکر ایمان رکھتے تھے
جب آپ مبعوث ہوئے تو پھر گئے معاذ اللہ ایسے لوگوں کو اللہ نہیں ہدایت فرماتا أُولَٰئِكَ جَزَاؤُهُمْ أَنَّ
عَلَيْهِمْ لَعْنَةَ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ یہہ لوگ سزا انکی یہہ ہی کہ اوپر اُن کے لعنت ہی اللہ کی اور فرشتوں
کی اور آدمیوں کی سب کی سمجھ لیجے کہ لعنت اللہ کی دور ہونا رحمت سے ہی اور لعنت فرشتوں کی بیزاری ہی
انکی اُن سے اور لعنت آدمیوں کی مذمت کرنا ہی خَالِدِينَ فِيهَا لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْظَرُونَ ہمیشہ
رہیں گے بیچ اُسکے یعنے لعنت کے یا اثر لعنت کے کہ عقوبت ہی نہ ہلکا کیا جاویگا اُن سے عذاب دوزخ کا
اور نہ وہ مہلت دئے جاوینگے واسطے رجوع کے طرف دنیا کے یا بیچ تاخیر عذاب کے ایکوقت سے دوسرے وقت تک
إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا مِنْ بَعْدِ ذَٰلِكَ وَأَصْلَحُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ مگر وہ لوگ کہ پھر آئے طرف اللہ کے پیچھے اُسکے
کہ مرتد ہوئے تھے اور صلاحیت میں لائے اُس چیز کو کہ جسمیں فساد کیا تھا پس تحقیق اللہ تعالے بخشنے والا مہربان ہی توبہ
کرنیوالوں پر سمجھ لیجے کہ یہہ آیتیں حارث بن سوید انکے بھائی نے ایک امین کی ہاتھ حارث کے پاس لکھ بھیجیں

حارث نے کہا بعد پڑھنے کے کہ میں نے ہرگز تجھ سے جھوٹھ نہیں سُنا اور بھائی میرا بھی رسول خدا پر افترا نہیں
کریگا اور رسول خدا بھی اللہ پر جھوٹھ نہیں باندھنے کے اور اللہ تعالیٰ سب سے سچا ہے پس میں کیوں نا امید ہووں
پس توبہ کر آیا ہوا طرف مدینہ منورہ کے روانہ ہوا اور وقت رجوع کے اُن گیارہ آدمیوں سے کہ عثمان کا یار تھا
تھا احوال کہا انھوں نے توبہ سے ابا کیا اور جواب دیا کہ ہم اتنے ٹھہرے ہیں منتظر انتظار مغلوب ہونے اُن کے کا کرتے ہیں
اگر مطلوب ہمارا حاصل ہوا تو فہو المراد والا ہم بھی دین اسلام قبول کر لیوں گے توبہ ہماری بھی قبول ہو جاویگی حق تعالیٰ
نے انکی شان میں فرمایا اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا بَعْدَ اِیْمَانِهِمْ ثُمَّ ازْدَادُوْا کُفْرًا لَّنْ تُقْبَلَ تَوْبَتُهُمْ تحقیق وہ لوگ جو کافر
ہوئے پیچھے ایمان اپنے کے پھر زیادہ ہوئے کفر میں یعنے ثابت رہے کفر پر ساتھ آیت توبہ کے بھی کافر ہوئے
ہرگز نہ قبول کی جاویگی توبہ انکی وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الضَّآلُّوْنَ اور یہہ لوگ کہ قائم رہنے کفر پر وہ ہیں گمراہ طریق ہدایت سے
سمجھ لیجے کہ یہاں ایک بڑا خدشہ واقع ہوتا ہے وُہ یہہ ہے کہ آدمی ہزار طرح سے مرتد ہو جاوے لیکن جب تائب
ہوگا توبہ اسکی قبول ہے اور اس آیت سے نفی قبول توبہ مرتد نکلتی ہے یہہ کیونکر کہئے جواب دفع اس خدشے
کا شان نزول میں آیت کے مذکور ہوا ہے کہ یہہ آیت خاص ایک گروہ کی شان میں نازل ہوئی اور بحر مواج میں
لکھا ہے کہ یہہ آیت یہود کی شان میں آئی ہے کہ بعد ایمان لانے موسیٰ اور توریت پر عیسیٰ اور انجیل سے کفر کیا اور
پھر زیادہ ہوئے کفر میں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور قرآن شریف پر بھی ایمان نہ لائے باوجود پہلے اپنی کتابوں میں
نعت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی دیکھ کر ایمان رکھتے تھے جب آپ پیدا ہوئے پھر گئے اور ریاست کی
محبت کے سبب سے کفر اختیار کیا اور طرح طرح کی ایذائیں دین اور فساد مچائے حق تعالیٰ نے انکو مردود اور مطرود کیا
اور ورطہ دوام کفر میں ڈالا ہرگز وہ متوجہ طرف ایمان کے نہونگے اور نفی قبول توبہ سے ہے انتفاء قبول توبہ
ثبوت توبہ نہیں ہو اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَمَاتُوْا وَهُمْ كُفَّارٌ فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْ اَحَدِهِمْ مِّلْءُ الْاَرْضِ ذَهَبًا وَّلَوِ افْتَدٰى بِهٖ
تحقیق وہ لوگ جو کافر ہوئے اور مر گئے اور وہ کافر رہے یعنے کفر پر مرے پس ہرگز نہ قبول کیا جاویگا کسے ایک
اُن میں سے پر زمین کے سونا اور اگرچہ بدلا دے ساتھ اسکے یعنے کافر اگر اس قدر سونا دے کہ زمین مشرق سے
مغرب تک بھر جاوے واسطے دفع عذاب دوزخ کے بے فائدہ ہے قبول نہوگا اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ
وَّمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ یہہ لوگ کہ کافر ہیں واسطے اُن کے ہے عذاب درد دینے والا اور نہیں واسطے
اُن کے کوئی شخص مددگار ہونیوالوں سے کہ عذاب اُن سے دفع کرے بحر مواج میں لکھا ہے کہ وما لہم من ناصرین میں
من زائدہ ہے یعنے نہیں واسطے اُن کے مدد دینے والے سمجھ لیجے کہ ناصرین جمع قلت ہے اور جمع قلت
کے لانے میں یہہ نکتہ ہے کہ واسطے کافروں کے تھوڑے بھی مددگار نہونگے لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا
مِمَّا تُحِبُّوْنَ ہرگز نہ پہنچوگے تم نیکی کو تو کہ بسبب اُس نیکی کے بہشت میں جاؤ یہاں تک کہ خرچ کرو اور صدقہ دو





اُس چیز سے کہ دوست رکھتے ہو تم نظم لن تنالوا البر حتی تنفقوا ۔ سُن لے اے رفیق عمل کر اسپہ تو یہہ یعنے اُس شے سے
جو ہووے دوستتر ۔ واسطے اللہ کے خیرات کر ۔ مال سے اسباب سے اجناس سے ۔ صرف راہِ حق کر اپنے
پاس سے ۔ نقد ہو تو نقد دے اے باخبر ۔ جنس ہو تو جنس دے زر ہو تو زر ۔ ہو گر نہ ان اشیا سے تیرے پاس کچھ
نقی ہو کچھ نقدی نہ کچھ اجناس ہو ۔ صرف تن کو تو بطاعت اُسکے کر ۔ جتنی ہو طاقت عبادت اُسکی کر ۔ دلکو
بت حبّ خدا میں صرف کر ۔ الفت کونین کا حک حرف کر ۔ جانکو اُسکے رضا پر چھوڑ دے ۔ کام اپنے سب
خدا پر چھوڑ دے ۔ آرزو و خواہش اپنی سب بھلا ۔ تجھہ سے خوش ہووے گا رافت ست خدا ۔ خواہشیں جب
اپنی سب چھوڑیگا تو ۔ رشتۂ حبّ سب سے جب توڑیگا تو ۔ ہت ملیگا تجھہ سے وہ مولی ترا ۔ اُسکا تو اور ہوگا
وہ پیارا ترا ۔ سمجھنا چاہیے کہ نظم اس آیت کی ساتھہ ماقبل کے یہہ ہے کہ آیت ماقبل میں ارشاد کیا کہ اگر کافر بھری زمین
کے سونا دیں ہرگز مقبول نہوگا اور اس آیت میں مؤمنوں کو رغبت دلوائی ساتھہ نفقہ کرنے کے سبحان اللہ دشمنوں نے
جو چیز قبول ہی نہیں دوستوں سے خواہش ہے اُسکی کہ کریں وہ ماقبول فرماویں سبب بعد نزول اس آیت کے
ابو طلحہ انصاری رضے اللہ تعالی عنہ پیغمبر خدا کی مجلس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرا
باغ نہایت خوب ہے اور مجھے کمال مرغوب ہے اُسکو خدا کی راہ میں دیتا ہوں میں جہاں چاہو وہاں صرف
کرو پیغمبر خدا نے درمیان اقربا اُسکے کے تقسیم کردیا وَمَا تُنْفِقُوا مِنْ شَيْءٍ فَإِنَّ اللّٰهَ بِهِ عَلِيمٌ اور جو خرچ کروگے تم کسی چیز سے
خواہ تھوڑی ہو خواہ بہت خواہ اموال محبوب سے خواہ اشیائے مردود سے پس تحقیق اللہ تعالی ساتھہ اُسکے دانا ہے
موافق نیتوں تمہاری کے تمہیں اجر دیگا كُلُّ الطَّعَامِ كَانَ حِلًّا لِبَنِي إِسْرَائِيلَ تمام انواع طعام تھے حلال واسطے بنی اسرائیل
کے سمجھنا چاہیے کہ جب یہہ آیت نازل ہوئی کہ فبظلم من الذین ہادوا حرمنا علیہم طیبات احلت لہم یعنے شومی ظلم و معصیت
یہودوں کے سے کھانے پاک حلال مثل گوشت مچھلی اور گائے اور بکری وغیرہم کے اوپر اُن کے حرام کئے ہم نے یہود یہہ
آیت سنکر کہنے لگے کہ واہ یہہ تو قدیم سے حرام تھی حق تعالی نے رد قول اُنکے میں فرمایا کہ سب کھانے اولاد یعقوب
پر حلال تھے إِلَّا مَا حَرَّمَ إِسْرَائِيلُ عَلَى نَفْسِهِ مگر جو حرام کیا تھا یعقوب نے اوپر جان اپنی کے سمجھنا چاہیے کہ جب حضرت
یعقوب علیہ السلام مریض ہووے تو اللہ تعالی کی نذر مانی کہ اگر میں اس مرض سے اچھا چنگا ہوؤں تو جو چیز کھانے پینے
کی مجھے بہت مرغوب ہے وہی ترک کروں جب حق تعالی نے اُنہیں اُس بیماری سے شفا بخشی تو انھوں نے گوشت
اور دودھہ اونٹ کا کھانے پینے میں بہت مرغوب الطبع تھا چھوڑ دیا یہود بھی اُنکی متابعت سے اس سے پرہیز
کرنے لگے اور کہنے لگے کہ بحکم تورات یہہ حرام ہے حق تعالی نے فرمایا کہ یوں نہیں ہے بلکہ یعقوب نے بسبب نذر کے
اوپر اپنے حرام کیا تھا مِنْ قَبْلِ أَنْ تُنَزَّلَ التَّوْرَاةُ پہلے اس سے کہ اُتاری جاوے تورات اور اگر یہہ نہیں مانتے
تو قُلْ فَأْتُوا بِالتَّوْرَاةِ فَاتْلُوهَا إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پس لاؤ تم تورات صحیح کو پس پڑھو اُسکو

یعنی جن آیتوں میں یہہ چیزیں حرام لکھی ہیں پڑھو اُنکو اگر ہو تم سچے سمجھہ لیجے کہ ہوتے دیہنے تورات لانے سے انکار کیا یہہ بہتان انکا سب خاص و عام پر
ظاہر ہوگیا فَمَنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰهِ الْکَذِبَ مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ جو کوئی بہتان باندھے لیوے اوپر اللہ کے جہوٹہ
بیچ حلال و حرام کے پیچھے اسکے کہ جان لیا کہ تحریم اسرائیل سے ہے نہ خداوند جلیل سے پس یہہ لوگ وہ ہیں ظالم اور کوئی ظلم بے
انصافی سے بدتر نہیں ہے قُلْ صَدَقَ اللّٰهُ فَاتَّبِعُوْا مِلَّةَ اِبْرٰهِیْمَ حَنِیْفًا کہہ اے محمد صلّی اللہ علیہ وسلّم سچ کہا اللہ
تعالیٰ نے معاملہ جیسا تھا ویسا بیان فرمادیا اور یہود جہوٹے ہیں پس متابعت کرو دین ابراہیم کی کہ مستقیم ہے اور دین
اسلام کے اور پھیرا ہوا دینے سے حنیفا بیان حال ابراہیم ہے اور معنی اسکی خالص کی ہیں وَمَا کَانَ مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ اور تھا
ابراہیم شرک کرنیوالوں سے اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ تحقیق کہ اول گھر اوپر زمین کے مقرر کیا گیا اور بنا گیا واسطے
آدمیوں کے تا زیارت اسکی کریں لَلَّذِیْ بِبَکَّةَ مُبٰرَکًا وَّهُدًی لِّلْعٰلَمِیْنَ وہ گہر ہے کہ بیچ مکّے کے واقع ہے برکت والا
اور ہدایت واسطے عالموں کے یا راہ دکھانے والا ہے مسلمانوں کو طرف بہشت کے سمجھہ لیجے کہ بکہ اور مکہ دونوں مرادف
ہیں نام اُس شہر کے کہ جسمیں خانہ کعبہ واقع ہے حضرت امیرالمومنین علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا کہ کیا آگے
اسکے گھر واسطے عبادت کے بھی بنائے فرمایا کہ نہیں پہلے اس سے بھی عبادت خانے تھے لیکن یہہ اوّل وہ گھر ہے کہ حق تعالیٰ نے
مبارک کیا اور برآمد ہونیکے اور زیارت اسکی کو سبب رحمت اور ہدایت کا گردانا چنانچہ خود مبارکا وہدی للعلمین
فرمایا ہے اور برکت اس گھر کی یہاں تک ہے کہ نظر کرنا طرف اسکے نے طواف و نماز برابر عبادت یکسالہ ہے کہ عمر
صحیحین میں واقع ہے بحر مواجین لکھا ہے کہ مسجد حرام اوّل مسجد ہے کہ بنا بیت المقدس کی چالیس برس بعد اسکے واقع ہوئی ہے
اور بعضوں نے کہا ہے کہ آدم علیہ السّلام نے زمین پر آکے اوّل گھر یہی بنایا ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ یہہ گھر یاقوت
سرخ کا تھا آسمان سے اترا طواف آدم کے واسطے پھر طوفان نوح میں حق تعالیٰ نے اٹھوا کر آسمان چہارم پر رکھا اسکو
بیت المعمور کہتے ہیں کہ طواف گاہ ملائکہ ہے پھر کعبہ اسکی جگہہ بنایا گیا پس کعبہ معظمہ الشان مقابل بیت المعمور کے ہے کہ اگر کچھہ
چیز بیت المعمور سے گراویں تو جہت پر کعبہ شریف کے گرے فِیْهِ اٰیٰتٌ بَیِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبْرٰهِیْمَ بیچ اس گھر کے ہیں حرم
کے نشانیان ہیں ظاہر ایک انمین سے مقام ابراہیم ہے اور وہ پتھر ہے کہ اثر قدم حضرت ابراہیم کا اسپر ہے اور اسمین
بھی نشانی فقط نہیں ہے بلکہ کئی معجزے اسمین ظاہر ہیں ایک تو نرم ہونا اسکا دوسرے دہنسنا پاؤنکا تا کعب تیسرے
باقی رہنا نقش پاکا اس مدّت دراز تک چوتھے محفوظ رہنا اسکا باوجود ازدحام کے اور ایک نشانی یہہ ہے کہ
وَمَنْ دَخَلَهٗ کَانَ اٰمِنًا اور جو کوئی داخل ہوا اس گھر میں ہوتا ہے امن میں قتل اور غارت سے یعنی جو گنہگار
پکڑنے والا ساتھہ اس خانہ مبارک کے پناہ کا ہے جب تک وہ اس گھر میں ہے دست تعرض اس سے کوتاہ ہے اور
کہا ہے کہ جو شخص داخل ہو حرم میں واسطے ادائے حج اور عمرہ کے امن ہوتا ہے عقوبات اور مکافات جزا سے
کہ قبل حج کے مرتکب اسکا ہوا ہے اسواسطے کہ بقول صحیح وہ مغفور ہے ابو النجم صوفی نے کہا ہے کہ ایک رات کعبہ کا

طواف

طواف کرتا تھا میں اور وقت صاف رکھتا تھا میں عرض کیا میں نے کہ الٰہی تو نے فرمایا ہے ومن دخلہ کان آمنا
داخل حرم کس چیز سے امن میں ہے ہاتف غیب نے آواز دیا کہ آمنا من النار سمجھ لیجے کہ جنھوں نے مقام ابراہیم کو ایک
آیت گنا ہے اور امن کعبہ و داخل حرم کو دوسری آیت وہ کہتے ہیں کہ مجموع آیات بینات سے بیان دو ذکر فرمائیں
ہیں اور باقی کو چھوڑ دیں ہیں تا کہ دلالت کریں کہ آیتیں بہت ہیں مذکور انکا حد و شمار سے متجاوز ہے اور مفسرین
نے بعضے ان آیات سے ذکر کیں ہیں میل قلوب کی طرف کعبہ کے اور خاص ہونا اسکا مسلمانوں کا قبلہ
اور جو قصد کرے اسکے خراب کرنیکا وہ مخذول ہوتا ہے اور کوئی پرندہ اوپر چھت کعبہ کے نہیں بیٹھتا اور گرد
کعبہ کے طواف کنندہ نہیں رہتا اور جو کوئی اسپر نظر کرتا ہے البتہ اشکبار ہوتا ہے اور اولیا شب جمعہ کو
گرد اسکے حاضر ہوتے ہیں اور روحانیاں اور جنیاں ساتھ طواف اسکے کے مائل ہوتے ہیں علی ہذا القیاس
اور بہت آیات ہیں سو کسی کے وصف میں تھک جائیں کو شمار سے ہم ۔ پہ کہہ سکیں گے نہ ایک حصہ
بھی ہزار سے ہم ۔ بعضے عارفوں نے لکھا ہے کہ مراد مکے سے سینہ السالک کا ہے اور اول گھر جو اسمیں بنا ہے وہ
دل ہے کہ واسطے منظوریت بمصداق ولکن ینظر الی قلوبکم کے موضوع ہوا اور تمام اعضاء واجزائے وجود برکت
دل کے سے راہ حق پاتے ہیں اس واسطے کہ جب اشعۂ لوامع نظرات تجلیات ربانی اوپر دل کے جلوہ گر ہوتے
ہیں تو انوار اسکے تمام وجود میں سرایت کر جاتے ہیں اور دل جب بصفت سعت کہ لکن یسعنی قلب عبدی ہے
متصف ہوتا ہے تو سامعہ اور باصرہ بھی کچھ اور کے اور ہی ہو جاتے ہیں رباعی سنتے ہیں اسی سے دیکھتے
ہیں تو وہی ۔ عمر اسکے نہ وہم میں بھی رہتا ہے کوئی ۔ دکھلائی ہے یعنی سو طرح کے جلوے ۔ نے بسمع رفت
اور نے بصر بھی ۔ اور اس خانہ دل میں علامات روشن ہیں کہ طالب سب ان کے سراغ مطلوب پاتا ہے
از انجملہ مقام ابراہیم ہے کہ مقام تسلیم ہے شیخ شبلی رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ مقام ابراہیم مقام خلت ہے اور یہی
تحقیق حضرت مجدد الف ثانی اور متبعوں انکے کی ہے جو کوئی اس مقام میں داخل ہوا تمام فتنوں سے نجات
پائی اور امن ہوا اور سب سے بڑا فتنہ فراق یار ہے سو اس سے وہ بیغم ہوا اسطرح سے کہ پہلے سالک پر انوار
اور استتار دونو ہی گاہے تجلی برقی ہوتی تھی گاہے نہ ہوتی تھی اب واسطے تسلی کے تجلی دائمی نصیب ہوئی اور
اور نسبت یارانہ کاملا نظم درمیان ما و او یارانہ الست ۔ گرچہ من شیدایم و جانانہ الست ۔ ربط ہا دارم من آزودے
زمن ۔ چون خلیل اللہ منت لشد سخن ۔ وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا اور واسطے خدا کے ہے اوپر
آدمیوں کے حج کرنا خانہ کعبے کا جو کوئی پا سکے طرف اسکے راہ حج ساتھ زبر اور زیر جیم کے دونو کی معنی زیارت بیت
اللہ کے کرنے کے ہیں سمجھ لیجے کہ استطاع متضمن زاد اور راحلہ اور صحت کے ہے اور امن طریق بھی شرط ہے یہی
مذہب امام اعظم کا ہے اور امام شافعی کے نزدیک زاد و راحلہ ہے اور امام مالک کے قول پر صحت بدن اور

قدرت اور مشی کے ہے ومن کفر فان اللہ غنی عن العلمین اور جو کوئی کافر ہوا اور نہ گرویدہ ہوا بفرض صحیح پس تحقیق
اللہ سبحانہ نے پروا ہے عالمون سے قل یا اہل الکتب لم تکفرون بایات اللہ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
اے اہل کتاب مراد کتاب سے توراۃ ہے کیون کفر کرتے ہو ساتھہ نشانیون اللہ کے کہ بیچ وجوب حج کے بھی
ہین واللہ شہید علی ما تعملون اور خدا شاہد ہے اوپر اس چیز کے کہ کرتے ہو تم حق چھپانے سے اور کفر کرنے سے
ساتھہ نشانیون اللہ کے قل یا اہل الکتب لم تصدون عن سبیل اللہ من امن کہہ اے اہل توراۃ کیون بند کرتے
ہو تم راہ اللہ کے سے اس شخص کو کہ ایمان لایا ہے مراد اس سے عمار یاسر ہین کہ یہود انکو اپنے دین کی طرف
کھینچتے تھے تبغونها عوجا چاہتے ہو واسطے اس راہ راست کے کجی یہود سمجھاتے تھے کہ یہود مسلمانون کو کہتے
تھے کہ تمھارے دین مین کجی ہے جس شخص کی کہ تم متابعت کرتے ہو یہہ وہ پیغمبر موعود نہین ہے اور نعت اور صفت
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بھرائے ہوئے سناتے تھے حق تعالی نے ارشاد کیا کہ چاہتے ہو تم واسطے دین اسلام
کے کجی وانتم شہداء اور حال یہہ ہے کہ تم گواہ ہو وصیت ابراہیم اور یعقوب علیہ السلام سے جانا ہے تم نے
کہ راہ راست اور دین درست اسلام ہے وما اللہ بغافل عما تعملون اور نہین اللہ تعالی غافل اس چیز سے کہ کرتے
ہو تم یا ایها الذین امنوا ان تطیعوا اے لوگو جو ایمان لائے ہو اگر کہا مانو گے تم یہہ خطاب جماعت انصار کو ہے
رضی اللہ عنہم فریقا من الذین اوتوا الکتاب ایک فرقہ کا ان لوگون سے کہ دئیے گئے مین کتاب یعنی یہود کہ
شاس بن قیس اور اصحاب اسکے ہین یردوکم بعد ایمانکم کافرین پھیر دینگے تم کو پیچھے ایمان تمھارے کے کافر
یعنی اگر متابعت شاس اور اصحاب اسکے کی کروگے تو تمھین مرتد کر دینگے سمجھنا چاہیے کہ یہہ شاس یہودی حسودی نہایت تھا
عیب جوئی بدگوئی مسلمانون کی کرتا تھا اور چاہتا تھا کہ مجمع انصار مین تفرقہ ڈالے اور یہہ دو قبیلے تھے اوس اور خزرج
اور جاہلیت مین درمیان انکے حرب اور قتال دائم قائم تھا جب مسلمان ہوئے وہ دشمنی مبدل بدوستی ہو گئی
شاس نے بجہت حسد چاہا کہ وہی طریق عداوت کا درمیان ان دونون فرقون کے تازہ ہو ایک شخص کو سکھا دیا کہ مجلس
مین جوانون اوس اور خزرج کے بیٹھے اور پچھلے قصے ان کے ذکر کرے اور انہین عداوت ڈالے اس شخص نے جا کر
فساد مچایا اور قصیدہ کہ ایام جاہلیت مین سنتے ہجو مین خزرج کے کہا تھا پڑھا القصہ آپس مین فساد برپا ہوا یہان تک
کہ مجادلے سے کام گذر کر مقاتلے کو پہنچا اور دونون فرقے اوس اور خزرج صفین باندھہ کر لڑنے لگے اسوقت جبرئیل نازل
ہوئے اور یہہ آیتین لائے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ان کے معرکہ مین تشریف لے گئے اور درمیان دونون صفون کے
کھڑے ہو کر فرمایا کہ باوجود اسکے کہ مین تم مین موجود ہون تم رسوم جاہلیت سے باز نہین رہتے حق تعالی نے تمھین
مشرف باسلام فرمایا ہے طریقہ دینداری کا سست چھوڑو سنو کہ حق تعالی کیا فرماتا ہے پس یہہ آیتین پڑھین سنتے ہی
انھون نے توبہ کر کر ہتھیار اتارے اور رو رو کر آپس مین مل گئے اور سمجھہ لیا کہ اگر یہود کا کہا مانتے ایمان جاتا رہتا کافر ہو جاتے



پس حق تعالیٰ انکو اس وجہ سے خطاب فرماتا ہے وکیف تکفرون وانتم تتلی علیکم ایٰت اللہ وفیکم رسولہ
اور کیونکر کفر کروگے تم اور حال یہ ہے کہ پڑھی جاتی ہیں اوپر تمہارے آیتیں اللہ کی اور درمیان تمہارے پیغمبر اسکا ہے
ومن یعتصم باللہ فقد ھدی الی صراط مستقیم اور جو کوئی محکم پکڑے اللہ کو یعنی دین حق کو یا کتاب اللہ کو
پس تحقیق راہ دکھایا گیا طرف راہ سیدھی کے یایھا الذین اٰمنوا اتقوا اللہ حق تقاتہ اے لوگو جو ایمان لائے
ہو اوس اور خزرج سے ڈرو اللہ سے حق ڈرنے کا سمجھ لیجے کہ نزدیک اکثر علما کے یہہ آیت منسوخ ہے
اسواسطے کہ تقوی الٰہ کہ جو حق تقوی کا ہے کسی سے نہیں ہو سکتا پس عنایت الٰہی نے بار اس مشقت کا
اس امت سے اٹھالیا اور ناسخ اس آیت کی دوسری آیت یہی ہے کہ فاتقوا اللہ ما استطعتم پرہیزگاری کرو
اسقدر کہ مقدور تمہارا ہے ولا تموتن الا وانتم مسلمون اور ہرگز نہ مرو تم مگر تم مسلمان ہو سمجھ لیجے کہ لفظ نہی کا موت پر
واقع ہے لیکن حقیقت میں امر ہے باقامت اسلام یا مسلمانی پر رہو واعتصموا بحبل اللہ جمیعا اور محکم پکڑو تم اے
انصار رسی اللہ کی اکٹھے یعنی سب تم سمجھ لیجے کہ حبل اللہ یہاں قرآن شریف ہے یا موافقت پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کی ہے کہ اعتصام بدل متابعت سید انام صراط مستقیم اور دین اسلام ہے قطعہ سمجھ گا یہاں تو حضرت
معبود کو کوئی ⁂ تو وہاں بانگانہ جنت موعود کو کوئی ⁂ یہ سچ ہے کہ بے متابعت سید رسل پہونچے کبھی منزل مقصود کو
ولا تفرقوا اور مت متفرق ہو تم خدمت اسکی سے ⁂ خدمت انکی اپنی عظمت جانئے ⁂ عظمت کو انکی منت
جانئے ⁂ واذکروا نعمت اللہ علیکم اور یاد کرو تم نعمت خدا کی جو اوپر تمہارے افاضہ کئی ہے وہ کیا ہے
اسلام ہے اور قرآن ہے اور بعد ہجرت اقامت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے بیچ تمہارے میں اذ کنتم
اعداء فالف بین قلوبکم اسکو یاد رکھئے جو جس وقت تھے تم آپس میں دشمن کہ ہمیشہ حرب کرتے رہتے تھے
پس الفت ڈالی درمیان دلوں تمہارے کے بسبب برکت اسلام کے اور بمعیت خدمت سید انام کے فاصبحتم
بنعمتہ اخوانا پس ہو گئے تم ساتھ نعمت اسکی کے بھائی آپس میں وکنتم علی شفا حفرۃ من النار فانقذکم منہا
اور تھے تم بواسطہ ضلالت اور جہالت کے اوپر کنارے ایک گڑھے کے آگ دوزخ سے یعنی قریب گرنے
کے تھے دوزخ میں اگر اس حالت میں مر جاتے تو دوزخ میں جاتے پس چھڑایا تم کو اللہ نے اس سے منہا کی ضمیر حفرۃ کی طرف
ہے یا نار کی طرف کذلک یبین اللہ اسطرح بیان کرتا ہے حال تمہارا نفرت قدیمی اور الفت جدید سے
اللہ روشن کرتا ہے لکم ایٰتہ لعلکم تھتدون واسطے تمہارے نشانیاں وحدانیت اپنی کی تاکہ تم راہ
پاؤ اور ثابت رہو اوپر طریقہ ہدایت کے ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر اور ہر آئینہ چاہئے کہ ہو تم میں سے
ایک جماعت کہ وہ بلاویں آدمیوں کو طرف بھلائی کے سمجھ لیجے کہ مراد بھلائی سے اسلام ہے یا نفقہ دینا ہے
اور بعضوں نے کہا ہے کہ بلانے والے موذن ہیں کہ لوگوں کو طرف نماز کے بلاتے ہیں ویامرون بالمعروف وینھون

عَنِ الْمُنْكَرِ اور حکم کرے ساتھ اچھی چیز کے اور باز رکھیں نامعقول سے سمجھ لیجے کہ معروف وہ ہے جو موافق کتاب
اور سنت کے ہو اور منکر وہ ہے جو مخالف قرآن اور حدیث کے ہو اور نزدیک محققوں کے معروف
خدمت حق ہے اور منکر صحبت نفس اور نزدیک عارفوں کے یاد الٰہی معروف ہے اور غفلت منکر اور
بلانے والے اولیاء اللہ میں اور نزدیک عاشقوں کے معروف نسیان ماسوا محبوب ہے اور منکر خطرہ غیر سے
نہیں ممکن کہ خطرہ غیر کا دل میں کبھی وے آوے ٭ کسی کے یاد میں سب کچھ بھلانا انہیں کو کہتے ہیں ٭ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ
اور یہہ لوگ بلاتے والے طرف بھلائی کے اور امر کرنے والے اچھے چیز کے اور منع کرنیوالے نامعقول سے
وہ ہیں چھٹکارا پانے والے وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ تَفَرَّقُوْا اور مت ہو تم اے مسلمانو مانند ان لوگوں کے کہ متفرق
ہوئے ساتھ عداوت کے جیسے یہود اور نصاریٰ کہ درمیان ہر ایک کے بہت فرقے پیدا ہوئے یہود میں
مثل عنانیہ اور سامریہ اور موشکافیہ اور نصاریٰ میں مانند ملکانیہ اور نسطوریہ اور ماریہ اور یعقوبیہ کے کہ ہر فرقہ دوسرے
فرقہ کا دشمن ہے وَاخْتَلَفُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ اور اختلاف کرنے لگے بیچ دین اپنے کے پیچھے اس سے کہ آئیں
ان کے پاس دلیلیں روشن بیچ کتابوں ان کی کے سمجھ لیجے کہ یہود نے اختلاف کیا اپنے دین میں پانچ سو برس
بعد موت حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اور نصاریٰ نے تین سو برس بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے جانے سے
وَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ يَّوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ اور یہہ لوگ بگاڑنے والے دین کے واسطے انکے
ہے عذاب بڑا اس دن کہ سفید ہونگے کتنے منہہ اور سیاہ ہونگے کتنے منہہ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اسْوَدَّتْ وُجُوْهُهُمْ
پس جو لوگ کہ کالے ہوئے منہہ ان کے فرماوے گا حق تعالیٰ ان کو از راہ توبیخ کہ اَكَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ کیا
کافر ہوئے تم پیچھے ایمان اپنے کے سمجھ لیجے کہ مراد اس سے اہل کتاب ہیں کہ پیچھے ایمان ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ و
سلم سے انکار کر کر کافر ہوئے یا منافق ہیں کہ زبان سے اقرار کر کر دل سے انکار کیا یا کفار ہیں کہ روز میثاق میں ربوبیت
الٰہی کا اقرار کر کر دنیا میں کفر اختیار کیا یا مرتد ہیں کہ بعد سعادت ایمان کے شقاوت کفر میں پڑے یا خوارج روافض ہیں
کہ راہ سنت چھوڑ کر بدعت میں پھنسے فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ پس چکھو تم عذاب دوزخ کا بسبب اس کے
کہ تھے تم بعد ایمان کے کفر کرتے وَاَمَّا الَّذِيْنَ ابْيَضَّتْ وُجُوْهُهُمْ اور وہ لوگ جو سفید ہوئے منہہ انکے یعنی مومنان
اہل سنت فَفِيْ رَحْمَةِ اللّٰهِ پس بیچ رحمت اللہ تعالیٰ کے ہونگے یعنی بیچ بہشت کے یا رحمت وصال میں
کہ مشہود جمال الٰہی ہے ٭ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ وہ بیچ اسکے ہمیشہ رہنے والے ہیں تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ ٭
یہہ کہ گذریں اس سورہ میں اخبار اور احکام سے نشانیاں ہیں اللہ کی بیچ خوش خبری کے اور ڈراتی ہیں اور وعدہ کی اور
وعید کی نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ پڑھتے ہیں ہم انکو بواسطہ وحی اوپر تیرے ساتھ سچ کے وَمَا اللّٰهُ يُرِيْدُ
ظُلْمًا لِّلْعٰلَمِيْنَ ٭ اور نہیں خدا تعالیٰ ارادہ کرتا ظلم کا اپنی طرف سے اوپر عالموں کے یعنی کسی پر ظلم نہیں کرتا اور

بغیر گناہ کے عقوبت نہیں فرماتا عالمین سے مراد جن وانس ہیں وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ اور واسطے اللہ کے ہے جو کچھ
بیچ آسمانوں ہے ستاروں اور فرشتوں سے وَمَا فِي الْاَرْضِ اور جو کچھ بیچ زمین کے ہے کان اور موالید سے
وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ اور طرف خدا کے پھیرے جاتے ہیں سب کام كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ
لِلنَّاسِ ہو تم بہتر امت جو نکالے گئے ہیں واسطے لوگوں کے یعنی تم بہترین امت ہو پہلے سے علم الٰہی میں
یا لوح محفوظ میں یا کتب انبیا میں یا روز میثاق میں کہ بیچ جواب الست بربکم کے جلدی کی تھی سمجھ لیجے کہ خیریت
اس امت کی اس واسطے ہے کہ افضل پیغمبران محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان رکھتے ہے جیسے افضل
پیمبروں کے ہیں جو پیمبر افضل امم ہوں ہم امتی انہوں کے ہیں اور حق تعالی نے اس امت کے لوگوں کو تین صفتوں کے
ساتھ امتیاز بخشا ہے ان کو بیان فرماتا ہے تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ پہلی یہ ہے کہ حکم کرتے ہو ساتھ بھلائی کے
سمجھ لیجے کہ بھلائی وہ ہے کہ جو شرع میں مستحسن ہے وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ اور دوسری منع کرتے ہو برائی سے
کہ جو شرع میں برائی ہے وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ اور تیسری ایمان لاتے ہو سچے اعتقاد سے ساتھ خدا کے سمجھ
لیجے کہ ایمان لانا خدا پر متضمن سب ایمانیات پر ہے کہ ایمان لانا تو ثابت ہوتا ہے رحمان پر جو ایمان لائے سب کتابوں پر قرآن
وَلَوْ اٰمَنَ اَهْلُ الْكِتٰبِ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ اور اگر ایمان لاتے اہل کتاب قرآن پر کہ اترا ہے پیغمبر آخر زمان پر البتہ بہتر ہوتے
واسطے ان کے وہ تصدیق اور اقرار کفر انکار سے مِنْهُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ وَاَكْثَرُهُمُ الْفٰسِقُوْنَ بعضے انمیں سے ایمان لائے
ہیں جیسے عبد اللہ بن سلام اور اصحاب انکے اور اکثر ان میں سے فاسق ہیں لَنْ يَّضُرُّوْكُمْ اِلَّا اَذًى ہرگز نہ ضرر
پہنچاویں گے تم کو مگر یہ تھوڑا سا کہ کفر کی طرف بلاویں گے یا بہتان تم پر لگاویں گے یا قول سے ڈراویں گے
وَاِنْ يُّقَاتِلُوْكُمْ يُوَلُّوْكُمُ الْاَدْبَارَ اور اگر لڑائی کریں گے تم سے پھیر دیویں گے تم کو پیٹھ اور شکست کھاویں گے
ثُمَّ لَا يُنْصَرُوْنَ پھر نہ مدد دیے جاویں گے نہ مخلوق سے نہ خالق سے ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ اَيْنَ مَا ثُقِفُوْا اِلَّا بِحَبْلٍ
مِّنَ اللّٰهِ وَحَبْلٍ مِّنَ النَّاسِ ماری گئی اوپر ان کے علامت خواری جزیہ دینے کی جہاں پائے جاویں مگر ساتھ
پناہ کے اللہ سے اور پناہ کی لوگوں سے یہاں استثنا منقطع ہے یعنی خواری لازم ہے انکی ذات کو مگر چھٹکارا ہے
ساتھ عہد الٰہی کے کہ قبول جزیہ ہے اور ساتھ عہد مسلمانوں کے کہ بعد لینے جزیے کے ہے وَبَاۤءُوْ
بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ اور پھر لئے ہو ساتھ غضب کے اللہ سے یعنی سزاوار غضب الٰہی ہوئے وَضُرِبَتْ
عَلَيْهِمُ الْمَسْكَنَةُ اور ماری گئی اوپر ان کے نشانی فقر کی ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ
یہ خواری اور فقری اور آنا غضب الٰہی میں اس واسطے ہے کہ تھے وہ از روئے عناد کفر کرتے ساتھ نشانیوں
اللہ کے کہ قرآن ہے اور احکام توراۃ یا بہاے پیغمبر کے معجزات وَيَقْتُلُوْنَ الْاَنْۢبِيَاۤءَ بِغَيْرِ حَقٍّ اور مار
ڈالتے تھے پیغمبروں کو ناحق سمجھ لیجے کہ اگرچہ مارنا انبیا کا ناحق ہی ہوتا ہے لیکن یہاں ان کے اعتقاد کے موافق ارشاد

کیا کہ اُن کے نزدیک بھی ناحق تھا اور ناحق مارنا بہت بُرا ہے اور قتل انبیاء یہود مدینہ سے واقع ہوا تھا لیکن رضامندی
اُنکی بھی ہوتی اس سبب سے اُنکو بھی قاتلوں سے کہنا ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ یہہ کفر اور قتل اسواسطے
ہے کہ وہ نافرمانی کرتے تھے اور تھے حد سے تجاوز کرتے لکھا ہے کہ جب عبد اللہ بن سلام اور اُن کے جتنے
ثعلبہ اور اسد اور اسید اور سوا اُن کے مشرف باسلام ہوئے یہود طعن کرنے لگے کہ ہمارے قوم کے اشرار نے
خلاف اپنے اسلاف کے کیا اور ہم سے راہ مخالف کا لیا حق تعالیٰ نے یہہ آیت نازل فرمائی کہ لَيْسُوْا سَوَآءً
نہیں ہیں مسلمان اہل کتاب برابر کافروں کے مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اُمَّةٌ قَآئِمَةٌ بعضے اہل کتاب سے ایک
جماعت ہے قائم دین اسلام پر کہ عبد اللہ بن سلام اور اصحاب اُسکے ہیں يَّتْلُوْنَ اٰيٰتِ اللّٰهِ اٰنَآءَ الَّيْلِ
وَهُمْ يَسْجُدُوْنَ پڑھتے ہیں قرآن اوقات رات کے میں یا درمیان مغرب اور عشا کے اور وہ سجدہ
کرتے ہیں یعنی نماز پڑھتے ہیں اُسوقت اور مشہور تر نماز عشا ہے کہ مخصوص ساتھ اِس امت کے ہے سمجھ لیجئے کہ پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایکدن عشا کی نماز کو دیر کی لوگ منتظر بیٹھے تھے آپ نے نکل کر حجرہ مبارک سے فرمایا کہ
سمجھ لو کسی دین میں کوئی گروہ اسوقت خدا کو یاد نہیں کرتا سوا تمہارے يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اور صفت
امت قائمہ کی فرمایا ہے حق تعالیٰ کہ ایمان لاتے ہیں ساتھ خدا کے اور دن قیامت کے وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ
وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُسَارِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ اور حکم کرتے ہیں خلق کو ساتھ بھلائی کے کہ تصدیق محمد صلی اللہ علیہ
وسلم کی ہے یا سب مامورات شرع اور منع کرتے ہیں بُرائی سے کہ تکذیب پیغمبر کی ہے یا تمام منہیات شرع
کی اور جلدی کرتے ہیں بیچ بھلائیوں کے اور بانٹنے میں خیرات کے وَاُولٰٓئِكَ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ اور یہہ لوگ
ہیں یعنی امت قائمہ موصوف بصفات مذکورہ صالحوں سے وَمَا يَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ يُّكْفَرُوْهُ اور جو
کچھ کرینگے بھلائی سے پس ہرگز نکئے جاوینگے ناقدری اُسکی یعنی ثواب اعمال میں نقصان نہوگا اور عمل
اُس امت قائمہ کا ضایع نکرینگے سمجھ لیجئے کہ نقصان ثواب کو یہاں کفران فرمایا ہے جیسے توفیہ ثواب
کو شکر اس آیت میں وکان سعیکم مشکورا وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالْمُتَّقِيْنَ اور خدائے تعالیٰ جانتا ہے پرہیزگاروں کو
یعنی ان کے احوال سے آگاہ ہے اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ وَلَآ اَوْلَادُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْــًٔا
تحقیق وہ لوگ جو کافر ہوے ساتھ قرآن کے اور نبی آخرزمان کے وہ کعب بن اشرف اور یار اُسکے تھے
ہرگز نہ کفایت کرینگے اُن سے مال اُن کے کہ رشوت میں علماء کو دیتے ہیں یا آپ لیتے بیچ قوم سے
لیتے ہیں اور نہ اولاد اُن کی کہ اُسپر گھمنڈ کرتے ہیں عذاب اللہ کے سے کچھ وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ
هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ اور یہہ لوگ کافر رہنے والے دوزخ کے آگ کے ہیں اور وہ بیچ اُس کے
ہمیشہ رہنے والے ہیں مَثَلُ مَا يُنْفِقُوْنَ فِيْ هٰذِهِ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا مثال اُسکی جو خرچ کرتے ہیں یہود بیچ

اس زندگانی دنیا کے سمجھنا چاہئے کہ یہان مراد ہو وہ ہین کہ عالمون کو اپنے رشوت دیتے تھے یا ابوسفیان اور اصحاب
اُسکے ہین کہ حرب احد مین کفار کے لشکر کی مدد خرچ کی تھی یا مشرک ہین کہ عید وبتون پر اپنے چڑھاتے
تھے یا منافق ہین کہ ریا اور دکھانے واسطے نفقہ کرتے تھے کَمَثَلِ رِيحٍ فِيهَا صِرٌّ أَصَابَتْ حَرْثَ قَوْمٍ ظَلَمُوا
أَنفُسَهُمْ فَأَهْلَكَتْهُ مانند مثال اُس باؤ کے ہے کہ ہووے بیچ اُسکے سردی سخت پہنچی کھیتی
ایک قوم کی کو کہ ساتھ شرک اور معاصی کے ظلم کیا انھون نے جانون اپنے کو پس ہلاک کیا اُس
باؤ نے کھیتی اُسکے کو وَمَا ظَلَمَهُمُ اللَّهُ وَلَٰكِنْ أَنفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ اور نہین ظلم کیا اُن کھیتی والون کو ساتھ برباد
کر کھیتی کے خدای تعالے نے اور لیکن وہ ہین کہ جانون پر اپنے ظلم کرتے ہین ایسے عمل کرتے ہین جو سبب
عذاب کے ہون سمجھنا چاہئے کہ حق تعالے نے تشبیہ دی اُس مال کو کہ بے موقع نفقہ کرتے ہین عدم انتفاع
مین اُس کھیتی سے کہ پالا مارے ہوئے کہ کسی کو اُس سے نفع نہین پہنچے کہا ہے بعضون نے کہ نفقہ ناسندیدہ
انکا اُن کے ہلاک کرنے مین ایسا ہے جیسی باؤ مہلک کھیتی کے جلانے مین يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا
تَتَّخِذُوا بِطَانَةً مِّن دُونِكُمْ اے لوگو جو ایمان لائے ہو مت پکڑو دوست دلی سوا اپنے سے کہ مسلمان
ہین اپنی جنس تمہارے سمجھنا چاہئے کہ بعضے صحابہ منافقون سے دوستی رکھتے تھے اور یہود دل سے آشنائی
حق تعالے نے منع فرمایا اُن کے ہمنشینی سے کہ سگانے ہین لگانے نہون کے لَا يَأْلُونَكُمْ خَبَالًا نہین
کمی کرتے تم سے تباہ کرنے مین وَدُّوا مَا عَنِتُّمْ دوست رکھتے ہین یہہ کہ ایذا مین پڑو تم قَدْ بَدَتِ
الْبَغْضَاءُ مِنْ أَفْوَاهِهِمْ تحقیق ظاہر ہوئی ناخوشی یعنے علامت ناخوشی منھون اُن کے سے سمجھنا
چاہئے کہ ہو وہ ہمیشہ عیب جوئی مسلمانون کی کرتے تھے اور منافق پیغمبر کی جناب مین باتین فتنہ انگیز کہتے تھے
وَمَا تُخْفِي صُدُورُهُمْ أَكْبَرُ اور جو کچھ چھپاتے ہین سینے اُن کے عداوت اور بغض سے بہت بڑا ہے
اُس سے کہ زبان پر لاتے ہین قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْآيَاتِ إِن كُنتُمْ تَعْقِلُونَ تحقیق بیان کیا ہم نے واسطے
تمہارے نشانیون کو آشناؤن اور بیگانون کے اگر ہو تم از روے انصاف کے سمجھتے مواقع
نفع کے کہ دوستان جانی ہین اور موارد ضرر کے کہ دشمنان نہانی ہین سے دوست ہین تین
قسم ایک رافت جانی ہین اور زبانی ونا نے یار جانی سے جس کا کہہ احوال کہ تیرا دوست ہے
وہ در ہر حال اور زبانی جو مین انھون سے تو صرف رکھنا ظاہری ہے گفتگو اور جو ثالث قسم اُسکو
نان دے کے بس ہال اے فہم بیان هَا أَنتُمْ أُولَاءِ خبردار ہو تم وہ لوگ ہو سمجھنا چاہئے کہ ہا حرف
تنبیہ کا ہے اور خطاب یارون کے کہ اغیارون سے یاریان کرتے ہین پس بیان خطا کا فرماتا ہے یعنون کہ
تُحِبُّونَهُمْ وَلَا يُحِبُّونَكُمْ دوست رکھتے ہو تم انکو اور چاہتے ہو کہ اچھی خبر کو وہ پہنچین کہ اسلام ہے اور

نہین دوست رکھتے وہ تم کو اور چاہتے ہین کہ بری سے بری چیز کو تم پہنچے کہ کفر ہے سو بدی وہ تم سے
کرین جنکے خیرخواہ ہو تم ۞ ہزار حیف کہ پھر ان کے محو چاہ ہو تم ۞ وَتُؤْمِنُوْنَ بِالْكِتٰبِ كُلِّهٖ اور ایمان رکھتے ہو تم
ساتھ کتاب ساری کے بخلاف ان کے کہ یہہ بعض کتاب پر اپنے ایمان رکھتے ہین اور بعض کے
منکر چنانچہ نعت پیغمبر آخرزمان پر کہ ان کی کتاب مین لکھی ہے ایمان نہین لاتے وَاِذَا لَقُوْكُمْ قَالُوْٓا اٰمَنَّا اور
جب ملاقات کرتے ہین تم سے کہتے ہین ایمان لائے ہم بھی مثل تمہارے وَاِذَا خَلَوْا عَضُّوْا عَلَيْكُمُ
الْاَنَامِلَ مِنَ الْغَيْظِ اور جب اکیلے ہوتے ہین اور آپس مین ہم خلوت کرتے ہین کاٹتے ہین
اوپر دشمنی تمہاری کے انگلیان نہایت غصے اور کینے سے قُلْ مُوْتُوْا بِغَيْظِكُمْ کہہ اے محمد صلے
اللہ علیہ وسلم ان کینے والون کو کہ مر جاؤ تم ساتھ غصے اپنے کے سمجھنا چاہیے کہ یہہ امر واسطے توبیخ کے
ہے اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ تحقیق خدا تعالے جانتا ہے سینہ والے کینے کو سمجھنا چاہیے کہ امر دعائے
بد کا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو فرمایا ہے پس حاصل معنون کا یہہ ہے کہ خدا مارے تم کو مگر اسی حسد کینہ غصے
رشک پر اِنْ تَمْسَسْكُمْ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ اگر لگے تمھین یعنی پہونچے تمھین بھلائی جیسی فتح مندی اور مال
غنیمت کا چنانچہ جنگ بدر مین ملا تھا ناخوش اور دل تنگ کرتی ہے ان کو وَاِنْ تُصِبْكُمْ سَيِّئَةٌ يَّفْرَحُوْا
بِهَا اور اگر پہنچے تم کو برائی یعنی غم الم مصیبت خواری جیسی جنگ احد مین اتفاق ہوا تھا خوشدل اور فرحناک
ہوتے ہین ساتھ اسکے اور یہہ علامت کمال عداوت کی ہے کہ غم سے کسی کے شاد ہونا اور شادی
سے غمناک ہونا ۞ غم سے شادان اور شادی سے غمین جو کوئی ہو ۞ دشمن اسنے پھر زیادہ کون ہے ٹک
سوچ تو ۞ وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا لَا يَضُرُّكُمْ كَيْدُهُمْ شَيْـًٔا اور اگر صبر کرو تم اے مومنو اور جفائے یہود کے
یا کید منافقین کے یا آزار کفار کے اور پرہیز کرو ملنے جلنے دشمنون کے سے نہ ضرر کرے تم کو مکر اور حیلہ ان کا کچھ
اِنَّ اللّٰهَ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ تحقیق اللہ ساتھ اس چیز کے کہ کرتے ہین گھیرنے والا ہے ساتھ علم کے
وَاِذْ غَدَوْتَ مِنْ اَهْلِكَ اور یاد کر اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح کو نکلا تو مکان عائشہ رضی
اللہ عنہا کہ اہل تیری ہے سمجھنا چاہیے کہ وہ دن بعضے کہتے ہین کہ احزاب کا یا بدر کا تھا اور صحیح تر اور مشہور
تر روز احد کا تھا کہ ساتوین شوال کی تیسرے برس ہجرت کے واقع ہوا تھا اور قصہ اسکا مختصر
یہہ ہے کہ ابوسفیان نے لشکر جمع کر کر ارادہ مدینے کا کیا تین ہزار سوار اور پیادہ اور سات سو زرہ
پوش اور دو سو گھوڑے ہمراہ لے کر کوہ احد کے پاس آکر ڈیرا کیا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
چاہا کہ مدینے سے نہ نکلین اور شہر ہی مین ان سے لڑین بعضے اصحابون نے کہ حرب بدر مین حاضر نہ تھے
حضرت کو سمجھایا کہ نکل کر لڑنے حضرت ہزار جوان لیکر مہاجر اور انصار سے واسطے قتال انکے کے متوجہ



ہوئے راہ سے عبداللہ بن سلول نے تین سو منافقوں کو لے لشکر اسلام کو پیٹھ دے مراجعت کی تھی
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سات سو آدمیوں سے مقابلہ لشکر اعدا کا کیا اس دن کے صبح کو حق تعالے
نے ارشاد کیا ہے کہ جب اہل اپنے سے باہر آیا تو تبوئ المؤمنین مقاعد للقتال جگہہ دیتا ہے مسلمانوں
جگہہ بیٹھنے کی واسطے لڑائی کے اور یہہ صورت اس طرح سے تھی کہ میمنہ لشکر پر زبیر ابن عوام کو دیا تھا اور میسرہ
مقداد بن اسود کو اور قلب سید الشہدا حمزہ کو سپرد کیا تھا اور امیر المومنین علی مرتضی کو اپنی ملازمت شریفہ
میں متعین فرمایا تھا اور عبداللہ بن جبیر کو پچاس آدمی تیرانداز دیکر رخنہ کوہ میں کہ بطرف احد تھا مقرر کیا تھا کہ
وہاں سے جنبش نکریں واللہ سمیع علیم اور اللہ سننے والا ہے قول تمہارا کہ مدینے کے توقف میں اور
نکلنے میں کہتے تھے اور جاننے والا ہے نیتیں تمہاری ساتھہ علم قدیم کے اذ همت طائفتن منکم جب
قصد کیا تھا دو فرقوں نے تم میں سے کہ مسلمان ہو بنو حارثہ اوس سے اور بنو سلمہ خزرج سے ان تفشلا یہہ
نامردی کریں اور پھر جاویں لڑائی سے جو وقت ابن ابی پھرا تھا واللہ ولیهما و حال ہے یعنے کس طرح سے بھاگتے
اور پھرتے اور حال یہہ ہے کہ اللہ یار اور مددگار تھا ان دونوں فرقوں کا وعلی اللہ فلیتوکل المؤمنون اور اوپر
خدا کے نہ اوپر غیر اسکے کے پس چاہئے کہ توکل کریں ایمان والے لوگ اللہ نصرت دے ولقد نصرکم اللہ ببدر
اور تحقیق نصرت اور مدد دی تم کو اللہ نے بیچ اس جگہہ کے کہ اس کو بدر کہتے ہیں اور وہ چاہ ہے منسوب بہ بدر بن
کلدہ وانتم اذلۃ اور حال آنکہ تم تھے ذلیل دشمنوں کے آنکھوں میں بسبب کمی کے فاتقوا اللہ پس ڈرو اللہ سے
اور بہت ترا لشکر تمکو لگا دیکھہ کر ہراسان ہو اور منافقوں کے پھرنے سے وحشت نکرو لعلکم تشکرون تا
کہ توفیق پاؤ تم اور شکر کرو تم تو کہ نعمت اور نصرت اوپر تمہارے زیادہ ہو سمجھہ لیجے کہ بعد نصرت مسلمانوں کے کہ جو
بدر میں ہوئی تھی خبر دیتا ہے اللہ اور فرماتا ہے کہ یاد کر اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اذ تقول للمؤمنین
جو وقت کہتا تھا تو واسطے مسلمانوں کے اسوقت کہ درماندہ تھے الن یکفیکم ان یمدکم ربکم کیا نہ کفایت
کریگا تم کو یہہ کہ مدد کریگا تم کو پروردگار تمہارا سے نے بثلثۃ الاف من الملئکۃ منزلین ساتھہ تین ہزار اسو
فرشتوں سے اتارے ہوئی عالم بالا سے اور بعضے کہتے ہیں کہ وعدہ تین ہزار فرشتے اتارنے کا احد کے دن کیا تھا بشرط صبر اور
تقوی کے چنانچہ فرماتا ہے بلی ایجاب ہے بعد نفی سے یعنے مدد کفی تمہاری ان تصبروا وتتقوا اگر صبر کرو تم
لڑائی میں دشمنی کے اور پرہیزگاری کرو تم یعنے بچو پیغمبر کے کہنا نہ ماننے سے جو مقدمہ میں لڑائی کے کہیں سمجھہ لیجے
کہ صحیح اور راست یہہ ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم بدر کے دن حق تعالی سے مدد مانگتے تھے حق تعالی نے پہلے ہزار فرشتے
بھیجے پھر تین ہزار کو نوبت پہنچی پھر آخر پانچ ہزار اتارے چنانچہ فرماتا ہے ویاتوکم من فورهم اور آویں تم پر دشمن تمہارے جوش
اور خشمناکی سے کہ انکو ہے یا فورا آویں دیر نکریں هذا یمددکم ربکم بخمسۃ الاف من الملئکۃ مسومین

یہہ ہے کہ مدد کرتا ہے تم کو پروردگار تمہارا ساتھ پانچ ہزار سوار کے فرشتون نشانی والون سمجھہ لیجے کہ عادت
تشمرہ ہے بہادرون کی کہ لڑائی مین کچھہ نشانی اپنی بر بال پنے مرکب پر رکھتے مین پس فرشتے جو اترے تھے اس
روز انکی نشانی یہہ تھی کہ سفید بند ھے شملے درمیان دو مونڈھون کے چھوڑتے تھے یا صوف سرخ پیشانی پر اور
دمین گھوڑونکی بندھی تھین وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰی لَکُمْ اور نہین کیا اس امداد کو
یا اس اتارنے فرشتون کے گویا اس کیتی کو اللہ نے مگر خوشخبری واسطے تمہارے ساتھہ جلدی فتح پانیکے
وَلِتَطْمَئِنَّ قُلُوْبُکُمْ بِہٖ اور تو کہ آرام کرین دل تمہارے ساتھہ وعدہ نصرت کے وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ
الْعَزِیْزِ الْحَکِیْمِ اور نہین مدد مگر نزدیک اللہ غالب حکمت والے سے کہ کبھی کسی سے مغلوب نہین ہوتا اور
فتح دینا اور شکست کھلانا دونو اسکے متضمن حکمت ہے اور بدر کے لڑائی مین تمہین فتح مند کیا لِیَقْطَعَ طَرَفًا
مِّنَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا تو کہ کاٹ ڈالے ایک ٹکڑے کو اور ہلاک کرے ایک گروہ بڑے کو ان لوگون سے
کہ کافر ہوئے سمجھہ لیجے کہ اس واقعہ مین واقعی یہہ ہے کہ شکست عظیم بڑے بڑے رئیسون کو قریش کے پہونچی ستر مارے
گئے اور ستر قید ہوئے اَوْ یَکْبِتَهُمْ فَیَنْقَلِبُوْا خَآئِبِیْنَ یا یہہ کہ خوار اور نگونسار کرے انکو پس پھر جاوین اور شکست
کھاوین نامراد اور بے بہرہ اور بے امید فتح سے سمجھہ لیجے کہ بدر کے لڑائی کا مذکور جنگ احد کے بیان مین اسواسطے ارشاد
کیا کہ صحابہ صبر اور شکر دونو بجا لاوین احد کے لڑائی کی ہزیمت پر صبر کرین اور بدر کے جنگ کی فتح اور غنیمت پر
شکر کرین اور قصہ حرب احد کا مجمل یہہ ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سات سو آدمیون سے صفین باندھکر
کوہ احد کو پشت پر لے اور تیس کو بسار پر چھوڑ منہہ طرف مدینہ کے کر مقابلہ کیا علمبردار لشکر اعدا کے بہت کشتہ
ہوئے اور فوج بیچ کھوگھٹ کھایا لشکر اسلام کا اسپر گرا اور لوٹ مین مشغول ہوا اور وہ تیر انداز کہ محافظت
رخنہ کوہ پر مقرر کئے تھے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو مبالغہ فرمایا تھا کہ ہم غالب ہون یا مغلوب تم اس مقام
سے نہ ہلیو وہ بھی مال غنیمت کے ہوس مین وہان سے دوڑے ہرچند عبد اللہ بن جبیر نے منع کیا کسی نے
نہ مانا مگر دس آدمیون سے بھی کچھہ کم ان کے ساتھہ رہ گئے اور باقی سب لوٹ نے مال کے چلے گئے حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی شامت نا فرمانی کے سبب سے لشکر اسلام نے شکست کھائی کہ خالد بن
ولید اور عکرمہ ابن ابی جہل نے کہ ہزیمت کھائی تھی دیکھا کہ رخنہ کوہ خالی ہے ایک جماعت کفار ہمراہ لیکر عبد اللہ
بن جبیر دوڑے اور انکو اور ان کے ہمراہیون کو شہید کیا پھر لشکر اسلام پر آئے وہ فتح کہ لشکر
اسلام کی ہوئی تھی شکست سے بدل گئی معاملہ منعکس ہو گیا کفارون نے اپنے غلبے کی خبر سنکر رجعت
کی اور جمع ہوکر مسلمانونکو گھیر لیا سید الشہدا حضرت امیر حمزہ کو کتنے اصحابون سمیت شہید کیا بعضے مسلمان
ہٹ گئے اور بعضے حضرت کی رکاب سعادت مین قائم رہے القصہ یہانتک نوبت پہنچی کہ دردرج

لعل آبدار وندان سید مختار سنگ بدگوہران کفار سے آزردہ ہوا نظم دُر وندان سہیل آسا نے سنگ کو رنگ
لعل کا بخشا نہ سنگ ہوئے تپان اُسکے ای رافت سنگدم مین عقیق رنگ ہوا نہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو
نہایت ایذا پہنچی اور حضرت امیر حمزہ رضہ کی شہادت کا سنگ اور زیادہ تر اندوہ ہوا بعضے صحابہ اپکو کوہ احد کی طرف
لائے کفار ناپکار ہزیمت کر کے کی جانب روانہ ہوئے انکی خاطر شریف مین گذرا کہ نفرین اہل ضلال کے نشانہ
حال پر لگاوین حق تعالی نے یہہ آیت نازل فرمائی لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ نہین واسطے تیرے اسکام سے
کہ نفرین کفار کی ہے کچھ چیز یعنی تیرے اسکام سے کچھ فائدہ نہین أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ مگر یہہ کہ خدا تعالی
توبہ دے انکو او بمعنی الا ہے اور بعضے کہتے ہین کہ واو عطف کا یتوب کے عطف لیقطع پر ہے اور حاصل
معنونکا یہہ ہے کہ خدا تعالی نصرت دے تمکو ساتھ ایک کے ان چار چیزون سے یا شکستہ ہووے رکن دولت انکا بقتل صنادید
قریش یا ہزیمت پاوین وہ لشکر اسلام سے یا یہہ کہ توبہ دے انکو تاکہ جو مسلمان ہون أَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُونَ
یا عذاب کرے انکو جو اپنے کفر پر قائم رہین پس تحقیق وہ ظالم ہین کہ عبادت کرتے ہین بے محل وَلِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ
وَمَا فِي الْأَرْضِ اور واسطے اللہ کے ہے جو کچھ بیچ آسمانون کے ہے اور جو کچھ بیچ زمین کے ہے يَغْفِرُ لِمَنْ يَشَاءُ
وَيُعَذِّبُ مَنْ يَشَاءُ بخشتا ہے جسے چاہے اور عذاب کرتا ہے جسے چاہے وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ اور اللہ بخشنے والا ہے
دوستون اپنون کو مہربان ہے بندون پر يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا الرِّبَا أَضْعَافًا مُضَاعَفَةً لوگو جو ایمان لائے
ہو مت کھاؤ تم مال سود کا دونا دونا کیا ہوا لکھا ہے کہ اضعاف درہم مین ہے اور مضاعف اجل مین لوگ
ایام جاہلیت مین مال اپنا ربا پر دیتے تھے وقت معین تک پھر درہم اور اجل مین بڑھاتے بڑھاتے مدیون کو تھوڑے
روز مین تباہ کر دیتے تھے حق تعالی نے منع فرمایا اُس سے وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ اور ڈرو اللہ سے وہ بات
کہ جسکو منع کیا ہے توکہ تم چھٹکارا پاؤ وَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِي أُعِدَّتْ لِلْكَافِرِينَ اور ڈرو اس آگ سے یعنی پرہیز کرو اسکام
کہ پھین آگ مین ڈالے وہ آگ کہ تیار کی گئی ہے واسطے کافرون کے سمجھ لیجئے کہ آگ دوزخکی واسطے کافرون کے ہے
بالذات اور عاصی گنہگارونکے واسطے بالعرض ہے یا یہہ کہ کافرونکے واسطے آگ تعذیب کی ہے اور مومنان فاسق
کیواسطے تادیب کی وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ اور فرمانبرداری کرو اللہ کی جو حکم فرماوے اور رسول کی
جو ارشاد کرے توکہ تم رحم کئے جاؤ اور عذاب مین نہ پڑو وَسَارِعُوا إِلَى مَغْفِرَةٍ مِنْ رَبِّكُمْ اور جلدی کرو طرف اس چیز
کے کہ سبب بخشش کی ہو تمہارے پروردگار کیطرف سمجھ لیجئے کہ مسارعت طرف مغفرت کے اقامت لازم مقام ملزوم
مین ہے اور یہہ واسطے شوق دلانے اپنے بندون کے ہے طرف اسباب بخشش کے اور وہ کلمہ شہادت ہے یا ادائے فرائض
ہے یا تکبیر اولی ہے بجماعت یا صف اول مین کھڑا ہونا ہے نماز جماعت مین یا اخلاص ہے یا ہجرت ہے قبل از فتح مکہ یا متابعت
سنت ہے یا استغفار ہے یا جہاد ہے کہ مقتضائے مقام ہے اسواسطے کہ یہہ آیت خلال قصہ احد مین نازل ہوئی ہے

اور محقق کہتے ہیں کہ یہہ جلدی التقدم کل نہیں بلکہ بپائے دل ہے جبتک آپ سے نجات محبوب کو نپائے بیت ان
پانون سے پہنچنگے راہ نہ پایان کو جو جان سے جاویگا پاویگا وہ جانان کو نہ بحر الحقائق مین لکھاہے کہ دوڑ اس راہ
مین ساتھہ قدم تقوی کے کہ تزکیہ نفس ہے اخلاق حیوانی سے اور سوا ان قدمون کے جانا مقام قرب مین اور محبت
وصال مین محال محال ہے نظم جو اپنی ہوا و آرزو کھو ویگا نہ اور عیش و طرب نہ تخم غم دل بکشت جان بو ویگا نہ بارنج و تعب
رکھیگا نہ دل بند دلکی خواہش کچھہ اور نہ غیر از جانان نہ دور او محبت مین روان ہو ویگا نہ رافت ہر ذہب و جنتہ عرضہا
السموات والارض اور جلدی کرو طرف اس عمل کے کہ پہنچاوے تمہین جنت کو کہ چوڑائی اسکی آسمان اور زمین ہے
سمجھہ لیجئے کہ صفت عرض بہشت کی اسواسطے فرمائی کہ طول اسکا وہم بشر مین نہین سماتا تفسیر کبیر مین لکھاہے کہ اگر
آسمانون اور زمینونکو طبقہ طبقہ کیجے اور ہر طبقہ برابر برابر رکھہ کر پھیلائے تو عرض بہشت کا ہو اعدت للمتقین
تیار کی ہے واسطے پرہیز کرنیوالون کے شرک سے الذین ینفقون فی السراء والضراء جو لوگ کہ خرچ کرتے ہین بیچ
آسانی کے اور سختی کے یا بیچ تونگری کے اور درویشی کے یا بیچ صحت کے اور مرض کے یا بیچ گرانی کے اور ارزانی کے سمجھہ لیجئے
کہ مراد اس سے تمام احوال ہے کہ انسان کسی حال مین خالی مضرت سے یا مسرت سے نہین ہوتا والکاظمین الغیظ اور
اور بند کرنیوالے غصے کو باوجود قدرت کے نقل ہے کہ کسی نے حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ کے منہہ پر طمانچہ مارا امام نے
کہا کہ مین بھی طمانچہ تجھے مار سکتا ہون لیکن نہین مارتا اور قدرت رکھتا ہون کہ خلیفہ سے شکایت کرون لیکن
نہین کرتا اور قادر ہون کہ جناب الہی مین جفا تیری عرض کرون لیکن نہین کرتا اور ہو سکیگا کہ قیامت مین اسکا
عوض لون لیکن نہ لونگا بلکہ اگر مین بخشا جاونگا تو تجھے بخشواونگا اور بن تیرے قدم بہشت مین نہ دہرونگا حدیث مین
وارد ہے کہ لیس الشدید بالصراعۃ انما الشدید الذی یملک نفسہ عند الغضب یعنے نہین پہلوان ساتھہ کشتی کے کہ پہلوان
دوسرے کو پچھاڑ سکے سوا اسکے نہین کہ پہلوان وہ ہے جو مالک ہو نفس اپنے کا وقت غصے کے کہ قادر ہو اور نکرے بیت
صف شکنی سے نہین کچھہ پہلوان خود شکنی چاہئے رافت یہان والعافین عن الناس اور معاف کرنیوالے لوگون
سے یا بندگان از جرائم گان سے واللہ یحب المحسنین اور خدا دوست رکھتا ہے احسان کرنیوالون کو سمجھہ لیجئے کہ بہتر
قسمون احسانکے سے یہہ ہے کہ نیکی کرے بدلے برائی کے جسنے بدی کی ہو اس سے نیکی کرے تیسیر مین ہے
کہ حضرت امام حسین رض کے گھر کئی مہمان آئے تھے آپنے انکے واسطے کھانا منگوایا خادم کاسہ آش گرم لایا ہیبت اور
رعب امام کے سے پانون نے اسکے لغزش کھائی وہ کاسہ آش گر پڑا سر مبارک پر امام کے آپنے از راہ تادیب بنظر
طریق تعذیب اسکی طرف دیکھا اسنے پڑہا الکاظمین الغیظ آپنے فرمایا کہ غصہ میرا فرو ہو گیا اسنے کہا العافین عن الناس
آپنے فرمایا مین نے معاف کیا اسنے عرض کیا واللہ یحب المحسنین آپنے فرمایا مین نے اپنے ملک سے تجھے آزاد کیا
نظم ہو سکے رافت تو بھلائی توکر دیکھہ کسی سے نہ برائی توکر نہ تجھسے برائی بھی کرے گر کوئی بد مین نیکی ہی توکر اسکے بھی

نیکی سے پاویگا نہ ہرگز خلل نہ یاد رکھہ اسباب کو اور کر عمل نہ وَالَّذِينَ اور وہ لوگ سمجھہ لیجئے کہ یہہ معطوف ہے الذین ینفقون پر اور مضمون کلام کا یہہ ہے کہ متقی دو گروہ ہین ایک تو نفقہ دینے والے اور حلم اور عفو اور احسان ولے ہین دوسرے تائب غیر مصر ہین انکا بیان یہہ ہے کہ شامت نفس اپنے سے اِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ جب کرین بڑا گناہ یا ظلم کرین اوپر نفسون اپنے کے ساتھہ مباشرت معاصی کے سمجھہ لیجئے کہ بعضے کہتے ہین فاحشہ کام برا ہے اور ظلم کلام بد یا فاحشہ کبائر ہین اور ظلم صغائر یا فاحشہ خطا ہے اور ظلم عمد یا فاحشہ زنا ہے اور ظلم مقدمے زنا کے جیسے دیکھنا اور یا ماتھہ لگانا اور لپٹنا اور بوسہ لینا غرض پھر تقدیر بعد فاحشہ اور ظلم کے ذَكَرُوا اللَّهَ یاد کرین اللہ کو یعنے عقوبت خدا کو یا عتاب اسکے کو ساتھہ سوز ندامت کے کہ کیون ہمنے یہہ فعل کیا یا متذکر ہون وعدہ مغفرت کے کہ موقوف ساتھہ استغفار کے ہے فَاسْتَغْفَرُوا لِذُنُوبِهِمْ پس بخشش پاوینگے واسطے گناہون اپنے کے وَمَنْ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا اللَّهُ اور کون شخص بخشتا ہے گناہون کو یہہ استفہام بمعنی نفی ہے یعنے کوئی نہین بخشتا گناہون کو بندون کے مگر اللہ وَلَمْ يُصِرُّوا عَلَىٰ مَا فَعَلُوا وَهُمْ يَعْلَمُونَ اور نہ استادگی کرین اوپر اس گناہ کے بعد استغفار کے کہ کیا اور وہ جانتے ہین کہ عقوبت استادگی کی اوپر گناہ کے زیادہ ہے عذاب گناہ سے شان نزول مین اس آیت کے لکھا ہے کہ ایک شخص خرما فروش تھا اسکے پاس ایک عورت خوبصورت خرمے خریدنے کو آئی اسنے اچھے خرمے دینے کے بہلانے سے اسے گوشہ مین لیجاکر اس سے طلب ہم آغوشی کی اور بوسہ لیا بعد بوسے کے اس عورت نے کہا کہ اتق اللہ ڈر اللہ سے اور دامن پاک میرا آلودہ بلوث حرام مت کر وہ اپنے حرکت سے پشیمان ہوکر حضور نبوی مین حاضر ہوا اور قصہ عرض کیا آپنے فرمایا کہ مین تمہارے درمیان ہون اور تم ایسے کام کرتے ہو پس حق تعالی نے تاکید امیدواری مغفرت مین یہہ آیت نازل فرمائی اور بعضے کہتے ہین کہ ابو الیسر کے شان مین ہے یا بہلول نباش کے یا ثعلبہ انصاری کے حق مین اتری ہے کہ بعد گناہ کے توبہ اور استغفار کیا أُولَٰئِكَ وہ گروہ متقیون کی کہ مذکور ہوئے دو قسم کے تھے جَزَاؤُهُمْ مَغْفِرَةٌ مِنْ رَبِّهِمْ بدلا انکا بخشش ہے پروردگار انکے سے وَجَنَّاتٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا اور بہشتین ہین کہ چلتی ہین نیچے مکانون یا درختون اسکے کے نہرین ہمیشہ رہنے والے ہین بیچ اسکے وَنِعْمَ أَجْرُ الْعَامِلِينَ اور اچھا ہے ثواب ثواب عمل کرنیوالونکا کہ مغفرت ہے اور بہشت قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِكُمْ سُنَنٌ تحقیق گذرین ہین پہلے تم سے راہین یعنے واقعی درمیان جہان کے شادی اور غم سے اور راحت اور محنت سے یا راہین سترعیتون کی یعنے امتین کہ بسبب تکذیب پیغمبرون کے ہلاک ہوئین ہین فَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ پس جاؤ اور سیر کرو بیچ زمین کے اور دیکھو عاد کا بلاد اور ثمود کا شہر اور لوط کا جنگل فَانْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِينَ پس دیکھو عبرت کی نگاہ سے کہ نافرمانی کے باعث کیونکر ہوا آخر کام جھٹلانیوالونکا هَٰذَا کلام کہ قصے مین احد اور بدر کے گذرا یا یہہ شرح کہ پہلے امتونکی اور واقعات زمانے کی کوئی بَيَانٌ لِلنَّاسِ

سبب ظاہر کرنے سخن حق کا ہے واسطے عام لوگون کے وَهُدًى وَّمَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ اور ہدایت اور نصیحت ہے
واسطے پرہیزگارون کے لکھا ہے کہ حرب احد مین غلبہ کافرونکا دیکھ کر مسلمان ہراسان ہوئے حق تعالی نے
اُنکے تسلی کے واسطے یہہ آیت بھیجی کہ وَلَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اور مت سستی کرو اور مت غم کھاؤ
زخمی ہونیکا یا مصیبت پانیکا یا مال غنیمت نہ ہاتھ آنیکا اور حال اسکا تم ہی ہو بلند یعنے غالب بحسب مکان یا از روے
محاربہ کہ بدر مین فتح یاب ہوئے یا یہہ کہ تمھارے مردے جنتی ہین اور انکے دوزخی یا یہہ بشارت ہے مومنون کو
کہ تم غالب اور فتح یاب ہوگے اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ اگر ہو تم ایمان والے وعدہ حق پر کہ فرمایا ہے ان جندنا لہم الغالبون
اِنْ يَّمْسَسْكُمْ قَرْحٌ اگر لگے ہین تمکو زخم فَقَدْ مَسَّ الْقَوْمَ قَرْحٌ مِّثْلُهٗ پس تحقیق لگے ہین قوم کفار کو بھی زخم مانند زخم
تمھارے یعنے جنگ بدر مین وَتِلْكَ الْاَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ اور یہہ دن کہ مدار زندگانی کی ہے اور انکے باری
باری سے پھیرتے ہین ہم انکو درمیان لوگون کے کوئی دن خوشی کا آتا ہے کوئی غم کا کوئی عشرت کا کوئی عسرت کا
نظم کبھی عیش و عشرت کبھی رنج و درد کبھی رنگ سرخ اور کبھی رنگ زرد کبھی فرح و جرح و کبھی فرح و چنگ
زمانے کے یہہ دیکھ کر رنگ ڈھنگ تو سمجھ لے کہ کرتا ہے ہر سخن وہی وہی ہے وہی ہے وہی ہے وہی ہے وہی ہے
اور یہہ مداولہ اسواسطے ہے کہ پند پذیر ہون وَلِيَعْلَمَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اور توکہ دیکھے اللہ صبر ان لوگونکا کہ ایمان
لائے ہین وَيَتَّخِذَ مِنْكُمْ شُهَدَآءَ اور توکہ پکڑے تم مین سے گواہ یعنے گواہ ایک دوسرے کے ہون کہ کون معرکہ
جہاد مین قائم رہا اور کون بھاگا کسنے جان فدا کی اور کسنے جی چرایا وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ اور اللہ نہین
دوست رکھتا ظالمون کو کہ مشرک ہین وَلِيُمَحِّصَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اور توکہ خالص کرے اللہ ان لوگو
جو ایمان لائے ہین یہہ فائدہ دوسرا ہے مداولہ کا سمجھ لیجئے کہ بلا اور مصیبت اور رنج اور مشقت کہ مسلمانونکو پہنچتی
ہی گناہ انکے گھٹاتی ہے وَيَمْحَقَ الْكٰفِرِيْنَ اور مٹا ڈالے کافرونکو اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ کیا گمان کیا تم نے
یہہ کہ داخل ہو بہشت مین وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ جٰهَدُوْا مِنْكُمْ اور ابھی نہین دیکھا اللہ نے ان لوگون کو
کہ جہاد کرتے ہین تم مین سے وَيَعْلَمَ الصّٰبِرِيْنَ اور نہین دیکھا صبر کرنیوالونکو اور فرمانے رسول کے یا ٹھہرنے
والون کو وقت آنے مصیبتون کے سمجھ لیجئے کہ بے محنت مجاہدہ راحت مشاہدہ کو نہین پہنچتا کوئی مطلع جانان
دے تا کہ پائے جانان کو کھوئے سر دیکھ سر عرفان کو وَلَقَدْ كُنْتُمْ اور تحقیق تھے تم کہ اشتیاق مین اللہ کے
تَمَنَّوْنَ الْمَوْتَ آرزو کرتے موت کی یعنے شہادت کی مِنْ قَبْلِ اَنْ تَلْقَوْهُ پہلے اس سے کہ ملاقات کرو یعنے
مشاہدہ کرو اسباب اسکے کو کہ حرب ہے فَقَدْ رَاَيْتُمُوْهُ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ پس تحقیق دیکھ لیا تمنے اسکو
طلب کرتے تھے لڑائی کفار کے سے اور حال اسکا تم دیکھتے ہو یارون اور بھائیون اپنون کو کہ مارے گئے یا
نظر کرتے ہو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ انکو اکیلا لڑائی مین چھوڑ کر اپنی جان بچانے مین کوشش کرتے ہو

ع

لکھا ہے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب زخم کھا کر کشتوں میں پنہاں ہوئے ابلیس لعین نے آواز کیا کہ الا
ان محمدا قد قتل آگاہ ہو تحقیق محمد صلی اللہ علیہ وسلم مارے گئے یہہ سنکر ضعفائے اسلام نے چاہا کہ عبد اللہ ابی کی
طرف رجوع کریں کہ وہ ابو سفیان سے خط امان لیوے اور بعضے لوگ بھاگ گئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے انکو ملامت فرمائی انھوں نے عذر کیا کہ آپکے شہادت کی خبر سنکر ہم ہراسان ہوئے اور نہایت خوف
سے نہ ٹھہر سکے حق تعالی انکے دفع عذر میں یہہ آیت نازل فرمائی کہ وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ اور نہیں ہے محمد صلے اللہ
علیہ وسلم مگر بھیجا گیا میری طرف سے قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ و تحقیق گذرے ہیں پہلے اس سے پیغمبر
اَفَائِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ پس اگر مر جاوے یہہ پیغمبر یا مارا جاوے کیا پھر جاؤگے تم اوپر ایڑیوں تمھاری کے
یعنے ترک جہاد کا کرو تم یا مرتد ہو جاؤ وَمَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَيْهِ اور جو کوئی پھر جاوے اوپر دونوں ایڑیوں اپنی کے
ساتھ ترک کرنے جہاد کے یا ارتداد کے فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْئًا پس ہرگز نہ ضرر پہنچاوے وہ پھر نیولے اپنے پھر
جانے سے اللہ کو کچھ کہ ورود مضار اور منافع کا اوپر اسکے روا نہیں وَسَيَجْزِي اللّٰهُ الشّٰكِرِيْنَ اور شتاب
جزا دیگا خدا تعالی شکر کرنیوالوں کو وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تَمُوْتَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ اور نہیں لائق کسی نفس کو
یہہ کہ مر جاوے مگر ساتھ حکم اللہ کے اور لکھا ہے خدا نے یہہ حکم لوح محفوظ میں كِتٰبًا مُّؤَجَّلًا لکھا کر زمانہ
اسکا مقرر کیا گیا کوئی پہلے اس سے نہ مرے اور نہ وہ زمانہ گذرے سمجھ لیجئے کہ اس آیت میں حرص دلاتا ہے
مسلمانوں کو اوپر جہاد کے اور دلیر کرتا ہے مومنوں کو لڑائی میں اوپر اہل عناد کے اسواسطے کہ جس کسی نے
سمجھا کہ عمر زیادہ کم نہیں ہوتی ہے اسکا وقت معین مقرر ہے وہ دلیر ہوگا معرکہ جنگ میں رباعی تقدیر خدا
پہ جو تکیہ کرے وہ جنگ و حوادثوں میں کاہیکو ڈرے جبکہ کہ نہیں ہے موت رافت یہہ سمجھ کاٹے سے نہ وہ
کٹے نہ مارے سے مرے وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا اور جو کوئی چاہے عوض اس جہاد کے کہ کرتا ہے ثواب
دنیا کا دینگے ہم اسکو دنیا سے جو کچھ کہ مقدر کیا ہے ہمنے وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الْاٰخِرَةِ نُؤْتِهٖ مِنْهَا اور جو کوئی چاہے
بدلے اعمال اپنے کے ثواب آخرت کا دینگے ہم اسکو آخرت سے جو کچھ کہ چاہے بیچ بہشت کے وَسَنَجْزِي الشّٰكِرِيْنَ
اور شتاب جزا دینگے ہم شکر کرنیوالونکو اوپر نعمت جہاد کے وَكَاَيِّنْ مِّنْ نَّبِيٍّ قٰتَلَ مَعَهٗ رِبِّيُّوْنَ كَثِيْرٌ اور کتنے پیغمبر
سے تھے یعنے بہت پیغمبر ایسے کہ بیچ راہ حق کے لڑے ساتھ ہوئے انکے خدا کے لوگ بہت سمجھ لیجئے کہ ربی بمعنے
ربانی ہے یعنے خدا کے لوگ جیسے اولیا اور فقہا اور علما اور اتقیا یا خود پیغمبر اور ربی نام سپاہ کا بھی ہے کہ ہزار
سے زیادہ ہو اور عین المعانی میں دس ہزار لکھے ہیں فَمَا وَهَنُوْا پس نہ سست ہوئے یہہ پیغمبر اور اصحاب
انکے لِمَآ اَصَابَهُمْ واسطے اسکے جو پہنچا انکو محنتوں سے فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بیچ راہ اللہ کے جہاد کفار میں
وَمَا ضَعُفُوْا وَمَا اسْتَكَانُوْا اور نہ ضعیف ہوئے بہت لڑائیوں سے اور نہ گڑگڑائے دشمنوں سے سمجھ لیجئے کہ یہہ

تعریض منہ ہوون کی کہ التجا ابن ابی سے کر کر خط امان طلب کرتے تھے ابو سفیان سے وَاللّٰہُ یُحِبُّ الصّٰبِرِیْنَ
اور اللہ تعالی دوست رکھتا ہی صبر کرنیوالون کو اوپر جہاد کے وَمَا کَانَ قَوْلَھُمْ اور نہین تھی بات ان حق والے
لوگون کی بعد قتل پیغمبر انکے کے اگر واقع ہو اِلَّآ اَنْ قَالُوْا مگر یہہ کہ کہا انھون نے رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا اے پروردگار
ہمارے بخش واسطے ہمارے گناہ ہماری وَاِسْرَافَنَا فِیْٓ اَمْرِنَا اور زیادتی ہماری بیچ کام ہمارے کے
وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا اور ثابت رکھہ قدم ہمارے بیچ وقت لڑائی دشمنون دین کے وَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ
اور مدد دے ہمکو اوپر قوم کافرون کے فَاٰتٰىھُمُ اللّٰہُ ثَوَابَ الدُّنْیَا پس دیا انکو اللہ نے باعث برکت دعائے یا استغفار کی
یا بسبب صبر کرنیکے اوپر مقابلے کفار کے ثواب دنیا کا کہ فتح پانا دشمن پر ہی اور مال غنیمت کا ہی وَحُسْنَ
ثَوَابِ الْاٰخِرَۃِ اور خوبی ثواب آخرت کی کہ نعمتین بہشت کی ہین اور دیدار پروردگار کا وَاللّٰہُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ
اور اللہ دوست رکھتا ہی احسان کرنیوالون کو یعنے صابرون کو سمجھ لیجیے کہ ثواب دنیا اور آخرت کا محققون کے
نزدیک دو لون سے دھیان اٹھا کر ایک اللہ کیطرف لو لگانا ہی سوا شوق دنیا کا نہ عقبی کی ہوس ہی ہمکو
پس چلیے اپنا تو وصل اسکا ہی بس ہی ہمکو یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تُطِیْعُوا الَّذِیْنَ کَفَرُوْا اے لوگو جو ایمان لائے ہو
اگر کہا مانوگے تم ان لوگو نکا جو کافر ہوئے سمجھ لیجیے کہ یہہ آیت اس گروہ کے حق مین نازل ہوئی ہی جنھون نے
ابو سفیان سے طلب امان کی کی تھی کشاف مین لکھا ہی کہ منافقون نے مومنون کو کہا کہ پیغمبر کشتہ
ہوئے اور کفار نے غلبہ پایا اب لازم ہی تمھین کہ اپنے دین کیطرف رجوع کرو حق تعالی نے فرمایا کہ اگر منافقون
کے کہنے پر عمل کروگے تو یَرُدُّوْکُمْ عَلٰٓی اَعْقَابِکُمْ فَتَنْقَلِبُوْا خٰسِرِیْنَ پھیر دینگے تمکو اوپر ایڑیون تمھاری کے یعنے
کفر پر پس پھر جاؤگے تم زیان پانیوالے دونو جہان مین پس دشمنو نکا کہنا مانو بَلِ اللّٰہُ مَوْلٰىکُمْ بلکہ جانو کہ
اللہ یار اور مددگار اور دوست اور کارساز تمھارا ہی پس کفار سے دوستی مت کرو اور مدد سوا حق کے
غیر سے نچاہو وَھُوَ خَیْرُ النّٰصِرِیْنَ اور اللہ بہتر مدد کرنیوالو نکا ہی سَنُلْقِیْ فِیْ قُلُوْبِ الَّذِیْنَ کَفَرُوا الرُّعْبَ
شتاب ڈالینگے ہم بیچ دلون ان لوگو نکے جو کافر ہوئے ترس اور ڈر سمجھ لیجیے کہ حق تعالی نے روز احد مین بھی
ڈر کفار کے دلمین ڈالا تھا کہ باوجود فتح اور غلبے کے بے جہت قتال ترک کر کر پھر گئے اور یہہ رعب ڈالنا کفار کے
دلمین کیون تھا بِمَآ اَشْرَکُوْا بِاللّٰہِ بسبب اسکے کہ شریک لائے تھے ساتھ اللہ کے مَا لَمْ یُنَزِّلْ بِہٖ سُلْطٰنًا
وہ چیز کہ نہین اتاری اللہ نے واسطے اسکے کوئی دلیل وَمَاْوٰىھُمُ النَّارُ اور جگہہ انکی آگ دوزخ کی ہی وہ
وَبِئْسَ مَثْوَی الظّٰلِمِیْنَ اور بری ہی جگہہ رہنے ظالمون کی بیچ دوزخ کے وَلَقَدْ صَدَقَکُمُ اللّٰہُ وَعْدَہٗٓ اور تحقیق سچا
کیا تم سے اللہ نے وعدہ اپنا فتح کا کہ مشروط بصبر تھا جبتک صبر کیا تھا تم مظفر رہے جب صبر چھوڑا شکست کھائی
صحیح حاکم مین ابن عباس رضی اللہ سے نقل کی ہی کہ جنگ احد مین خدا تعالی نے جیسی نصرت کہ پیغمبر کیطرف ...



ویسے کسی مقام پر نہین کی بعضے لوگون نے اس بات کا انکار کیا ابن عباس نے فرمایا کہ مین کتاب اللہ سے
کہتا ہون کہ فرمایا ہے کہ وعدۂ نصرت میرا ساتھ تمہارے سچا ہوا اذ تحسونہم باذنہ جسوقت کہ مارتے تھے تم
کافرون کو ساتھ حکم خدا کے یا معونت اسکے کے دن فتح تمہارے کا تھا حتی اذا فشلتم یہانتک کہ جسوقت نامردی کی تمنے
وتنازعتم فی الامر اور جھگڑا کیا تمنے بیچ کام حرب کے وعصیتم اور نافرمانی کی تمنے عبد اللہ ابن جبیر کی کہ امیر تھا تمہارا
اور مقام اپنا چھوڑا پس مغلوب ہو گئے تم من بعد ما اراکم ما تحبون پیچھے اس سے کہ دکھایا تمہارے تئین جو چاہتے
تھے تم نصرت اور غنیمت سے منکم من یرید الدنیا بعض تم مین سے وہ کہ ارادہ کرتا تھا دنیا کا یعنے لوٹ اور نام آوری کا اور وہ
طائفہ وہ تھا جیسے جو دائرہ حکم سے پانون نکال کر غنیمت کیواسطے دوڑا ومنکم من یرید الاخرۃ اور بعض تم مین سے
وہ تھا کہ ارادہ کرتا تھا ثواب آخرت کا اور سعادت اور شہادت کا اور وہ گروہ وہ تھا کہ حکم پیغمبر پر ثابت رہا اور شربت
شہادت کا چکھا ثم صرفکم عنہم لیبتلیکم پھر باز رکھا تمہیں خدا نے اور منہ تمہارا پھیر دیا انسے یعنے قتل
کافرونکے سے بعد غلبے تمہارے کے اسیر تو کہ آزماوے تمکو یعنے معاملہ آزمائش والونکا کرے تو کہ صبر تمہارا ظاہر ہو جاوے
ولقد عفا عنکم اور تحقیق معاف کیا تم سے کہ برابر مخالفت کے سے تم سب کو نہ ہلاک کیا واللہ ذو فضل علی
المؤمنین اور اللہ تعالی صاحب فضل کا ہے اوپر ایمان والون کے سمجھ لیجئے کہ یہہ بھی اسکے فضلون سے ایک
فضل تھا کہ تم سب کو ہلاک نہ فرمایا اذ تصعدون جسوقت کہ چڑھے جاتے تھے تم پہاڑ پر بیچ شکست کے ولا تلوون
علی احد اور نہ مڑ کر دیکھتے ہوتے تھے تم اوپر کسی آدمیون سے یا نہ دیکھتے تھے تم کسی ایک کو کہ وہ رسول صلے اللہ علیہ
وسلم تھے والرسول یدعوکم فی اخریکم اور پیغمبر پکارتا تھا تمکو بیچ پچھاڑی تمہاری کے سمجھ لیجئے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ
وسلم فرماتے تھے کہ الی عباد اللہ الی عباد اللہ انا رسول اللہ من یکر فلہ الجنۃ او طرف میرے ای بندگان خدا اور
طرف میرے ای بندگان خدا مین ہون فرستادہ خدا جو شخص کہ باز رہیگا بھاگنے سے پس واسطے اسکے جنت ہے
فاثابکم غما بغم پس دوبارہ دیا تمکو غم ساتھ غم کے سمجھ لیجئے کہ غم پہلا شکست کا تھا دوسرا خبر وفات کا پیغمبر کے
کہ اس غم مین شکست اور موت اقربا و نکی سب بھول گئے اور یہہ مکافات دی تمکو تو کہ صبر نہ چھوڑو مصیبت اور بلا
مین اور دوسرے لکیلا تحزنوا علی ما فاتکم تو کہ نہ غم کھاؤ اوپر اس چیز کے کہ جو گئی تم سے فتح اور غنیمت سے
ولا ما اصابکم اور نہ اندوہگین ہو جو پہنچی تمکو قتل اور جرح اور ہزیمت سے واللہ خبیر بما تعملون اور اللہ تعالی خبردار ہے
ساتھ اس چیز کے کہ کرتے ہو تم ثم انزل علیکم من بعد الغم امنۃ نعاسا یغشی طائفۃ منکم پھر اتارا اللہ نے اوپر تمہارے
پیچھے غم کے امن چین اور وہ کیا تھا اونگھ تھی کہ ڈھک لیتی تھی ایک گروہ کو تم مین سے کہ مومنان حقیقی تھے سمجھ لیجئے کہ تفسیر
حسینی مین بیان ہے منقول ہے کہ یہہ خواب سب ساتھ آدمیون پر طاری ہوا تھا حضرت صدیق حضرت فاروق حضرت علی
حضرت طلحہ حضرت سعد بن ابی وقاص مہاجرین مین سے تھے اور حارث بن صمہ اور سہیل بن حنیف انصار مین سے اور بعضون نے

زبیر کو داخل کیا ہی رضی اللہ عنہم اور فائدہ اونگھنے کا تازہ ہونا قوت کا اور دور ہونا کلال ملال کا تھا تفسیر بیضاوی مین
حضرت طلحہ سے روایت ہی کہ دبا لیا ہمکو اونگھ نے بیچ لڑائی مین یہانتک کہ گر پڑتی تھی تلوار ہاتھ سے ایک کے ہم مین
سے پس پکڑتا تھا اُسے پھر گر پڑتی تھی پھر پکڑتا تھا وَطَآئِفَةٌ قَدْ اَهَمَّتْهُمْ اَنْفُسُهُمْ اور ایک گروہ دوسرا تھا جیسے معتب
بن قشیر اور اصحاب اُسکے منافق کہ تحقیق فکر مین ڈالا تھا انکو جانون اُنکی نے يَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ ظَنَّ
الْجَاهِلِيَّةِ گمان کرتے تھے ساتھہ اللہ کے سوا حق کے ناروا اور ناسزا گمان جاہلیت کا کہ معاملہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم
کا بخوبی تمام نہوگا يَقُوْلُوْنَ هَلْ لَّنَا مِنَ الْاَمْرِ مِنْ شَيْءٍ کہتے تھے آیا ہی واسطے ہمارے بر سبیل انکار یعنے نہین واسطے
ہمارے کام فتح کے ہی کہ وعدہ کیا تھا کچھہ چیز یعنے طمع غلبے کی ہم رکھتے تھے ابو سفیان کے لشکر پر سو میسر نہوا اور ایک
قول یہہ ہی کہ ابن ابی کے تئین کہا کہ مارے گئے بنو خزرج اسنے جواب مین کہا کہ ہل لنا من الامر شئی یعنے ہمارے تئین
انکے کام مین کچھہ اختیار نہین ہی ہمنے کہا تھا مدینے سے باہر مت جاؤ ہماری بات نمانی قُلْ اِنَّ الْاَمْرَ كُلَّهٗ لِلّٰهِ
کہہ کہ تحقیق کام سب فتح اور شکست کا واسطے خدا کے ہی اور فرمان اُسکے پڑہا ہی ابو عمرو اور یعقوب نے کلہ
ساتھہ پیش لام کے چنانچہ بیضاوی مین لکھا ہی يُخْفُوْنَ فِيْۤ اَنْفُسِهِمْ مَّا لَا يُبْدُوْنَ لَكَ چھپاتے ہین
منافق بیچ جانون اپنے کے شکست شبہون سے وہ چیز کہ نہین ظاہر کرتے واسطے تیرے دہشت کے سبب سے مسلمانونکی
تلوارون سے یا اس ڈر سے کہ پردہ فاش نہووے اعمال شنیعہ اور نیات فاسدہ اُنکے ظاہر نہون يَقُوْلُوْنَ لَوْ كَانَ
لَنَا مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ کہتے ہین خلوت مین ایک دوسرے سے اگر ہوتا واسطے ہمارے کام اپنے سے کچھہ بہرہ اور نصیبہ یا اگر دین
ہمارا برحق ہوتا مَّا قُتِلْنَا هٰهُنَا نہ مارے جاتے ہم یہان یعنے ساتھہ ہمارے نہ کشتہ ہوتے اور شکست ہم نکھاتے قُلْ لَّوْ كُنْتُمْ فِيْ بُيُوْتِكُمْ کہہ اگر
ہوتے تم بیچ گھرون اپنے کے اور نہ جاتے باہر نکلنا ہمارے ساتھہ لَبَرَزَ الَّذِيْنَ البتہ نکلتے ہوتے تم مین سے وہ لوگ کہ بیچ ازل کے
كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ اِلٰى مَضَاجِعِهِمْ لکھا گیا ہی اوپر انکے مارے جانا طرف جاگہہ پڑنے اپنے کے تفسیر بیضاوی مین لکھا ہی
الی مضاجعہم کی تفسیر مین الی مصارعہم پس خطاب ساتھہ مسلمانون کے فرماتا ہی کہ بعد اس غم والم کے کہ رکھتے ہو اس واسطے اور اراد امر ابتلا
تا کہ انکے وصدر پر مضبوط رہو وَلِيَبْتَلِيَ اللّٰهُ مَا فِيْ صُدُوْرِكُمْ اور تو کہ آزماوے اور ظاہر کرے خدا اُس چیز کو جو بیچ سینون تمہارے کے
ہی اُن سینون سے وَلِيُمَحِّصَ مَا فِيْ قُلُوْبِكُمْ اور تو کہ خالص کر لیوے اس چیز کو جو بیچ دلون تمہارے کے ہی نیتون اور ارادون سے وَاللّٰهُ
عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ اور اللہ تعالی جانتا ہی سینے والی چیز کو جو پوشیدہ اور نہان ہی سمجھہ لیجئے کہ اس آیت شریفہ مین جو تمام
قرآن مجید مین حروف ہین سب موجود ہین حامل اس آیت کو آیت قطب کہتے ہین کہ ورد رکھنے والا اسکا مرتبہ قطبیت پاتا ہی
اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَلَّوْا مِنْكُمْ تحقیق وہ لوگ کہ پیٹھہ دی تم مین سے اور ہزیمت کھا کر چلے يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ اُس دن کہ ملے دو گروہ
یعنے مسلمان اور کافر لڑائی مین اِنَّمَا اسْتَزَلَّهُمُ الشَّيْطٰنُ سوا اسکے نہین کہ لغزش دی انکو شیطان نے یا شیطان نے طلب کی اُنسے لغزش
پس مانا انھون نے کہا اُسکا بِبَعْضِ مَا كَسَبُوْا بسبب شامت بعض اُس چیز کے کہ کی تھی یعنے مخالفت حکم پیغمبر کے



ولقد

وَلَقَدْ عَفَا اللّٰهُ عَنْهُمْ اور تحقیق معاف کیا اللہ نے انسے یہہ گناہ بسبب توبہ اور عذر انکے کے اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ حَلِیْمٌ
تحقیق اللہ بخشنیوالا تحمل کرنیوالا ہے جلدی نہین فرماتا عذاب کرنے مین گنہگارونکے یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا
لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِیْنَ كَفَرُوْا اے لوگو جو ایمان لائے ہو مت ہو مانند اُن لوگون کے کہ کافر ہوے یعنے منافق
وَقَالُوْا لِاِخْوَانِهِمْ اور کہنے لگے واسطے بھائیو کنکے ہوے مرے ہوے اپنون کے اِذَا ضَرَبُوْا فِی الْاَرْضِ جسوقت چلے بیچ زمین
کے واسطے تجارت کے اور مرے اَوْ كَانُوْا غُزًّى یا ہوے لڑنیوالے اور جہاد کرنیوالے اور کشتہ ہوے لَّوْ كَانُوْا
عِنْدَنَا اگر ہوتے ہمارے پاس اور سفر و غزا کو نجاتے مَا مَاتُوْا نمرتے اُس سفر مین وَمَا قُتِلُوْا اور نہ مارے
جاتے اُس لڑائی مین پس تم اے مومنون مخالفت انکی کرو اس قول مین لِیَجْعَلَ اللّٰهُ تو کہ کرے اللہ تعالیٰ یہہ
ذٰلِكَ اس مخالفت تمہارے کو ساتھ گمان انکے کے کہ اگر ساتھ ہمارے ہوتے تلف نہوتے حَسْرَةً فِیْ قُلُوْبِهِمْ
پچھتاوا بیچ دلون انکے کے وَاللّٰهُ یُحْیٖ وَیُمِیْتُ اور اللہ تعالیٰ جلاتا ہے نہ باپ اور بھائی اور وہ مارتا ہے نہ سفر
کی تنہائی اور لڑائی وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ اور اللہ تعالیٰ ساتھ اُس چیز کے کہ کرتے ہو تم اے مسلمانو صبر و ثبات
دیکھتا ہے وَلَئِنْ قُتِلْتُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اور اگر مارے جاؤ تم بیچ راہ اللہ کے اَوْ مُتُّمْ یا مر جاؤ تم خشنودی خدا ابیچ
پر لَمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَحْمَةٌ البتہ بخشش ہے اللہ کی طرف سے اور رحمت اسکی خَیْرٌ مِّمَّا یَجْمَعُوْنَ بہتر اُس چیز سے
کہ جمع کرتے ہین کافر مال اسباب دنیا کے سے بیت وہ زر اخوش ہو بہت سی ہے یہہ زر سے بہتر حذف کو جو
جانان ہے گھر سے بہتر وَلَئِنْ مُّتُّمْ اور اگر مر جاؤ تم اے مسلمانو بخشنودی خدا اَوْ قُتِلْتُمْ یا مارے جاؤ لڑائی
مین کافرون کے لَاِلَی اللّٰهِ تُحْشَرُوْنَ البتہ طرف اللہ کے کہ معبود تمہارا ہے اکٹھے کئے جاؤگے سمجھ لیجیے کہ معنی اس
آیت کی مژدہ رسان عاشقان ہین یعنے جو مر جاؤ تم اے طالبو مخالفت نفس و ہوا مین یا شہادت پاؤ بہ تیغ ریاضت
شوق لقائے کبریا مین تو محشور ہوؤگے ساتھ اسکے کہ جسکی طلب کی ہے اور مسرور ہوؤگے ملاقات اسکی سے کہ جسکے
واسطے جان دی ہے بیت جس مرگ مین ہو وصال دلبر وہ مرگ ہے زندگی سے خوشتر فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ
لِنْتَ لَهُمْ پس ساتھ رحمت کے کہ تجھے پہنچی اللہ سے نرم ہوا تو واسطے انکے جنون نے ہزیمت پائی اور شکست کھائی
تھی جنگ احد مین سمجھ لیجیے کہ نزول اس آیت کا اُس وقت ہوا تھا جب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے لڑائی سے
آتے ہوئے اہل ہزیمت کو غصہ نفرمایا بلکہ دلاسا تسلی بخش خوبی دلجوئی کرنے لگے حق تعالیٰ نے یہہ آیت نازل فرمائی
کہ یہہ نرمی تیری بسبب رحمت ہمارے کی تھی وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا اور اگر ہوتا تو سخت کہنے والا غَلِیْظَ الْقَلْبِ سخت دل
نامہربان لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ البتہ اصحاب تیرے بھاگ جاتے اور پراگندہ ہوتے گرد تیرے سے اور ساتھ تیرے
نرہتے فَاعْفُ عَنْهُمْ پس معاف کر انسے تقصیر کہ خدمت مین تیرے کئی وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ اور بخشش مانگ مجھ سے
واسطے انکے اس قصور سے کہ ادا سے حق مین ہمارے کیا وَشَاوِرْهُمْ فِی الْاَمْرِ اور مشورت کر انسے بیچ اسکام کے

یہ حق تعالیٰ کی طرف سے جسمیں حکم جزم صادر نہیں ہوا بعضے کہتے ہیں کہ مشورت مخصوص تھی امور محاربہ کی و لڑائی
لشکر کی فَاِذَا عَزَمْتَ پس جب قصد مقرر کرے بعد مشورت کے فَتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ پس بھروسا کر اوپر اللہ کے نہ اوپر مشورے کے
اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُتَوَکِّلِیْنَ تحقیق اللہ دوست رکھتا ہے توکل کرنیوالوں کو سمجھ لیجیے کہ متوکل حقیقی وہ ہے کہ سوا خدا کے
نہ کسی سے ڈرے اور نہ امید رکھے بیت ز آفت غم کے عشق میں جو دل دو نیم ہے امید ہے کسی سے اسے اور نہ بیم ہے
اِنْ یَّنْصُرْکُمُ اللّٰہُ اور مدد کرے تمہاری اللہ جیسے کہ حرب بدر میں واقع ہوئی فَلَا غَالِبَ لَکُمْ پس نہیں کوئی غالب
آنیوالا اوپر تمہارے وَاِنْ یَّخْذُلْکُمْ اور اگر چھوڑ دے تمکو جیسا کہ جنگ احد میں واقع ہوا فَمَنْ ذَا الَّذِیْ یَنْصُرُکُمْ مِّنْ بَعْدِہٖ
پس کون ہے وہ شخص جو مدد کرے تمہاری پیچھے چھوڑ دینے کے وَعَلَی اللّٰہِ فَلْیَتَوَکَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ اور اوپر کرم اللہ کے پس چاہیے
کہ توکل کریں ایمان والے وَمَا کَانَ لِنَبِیٍّ اَنْ یَّغُلَّ اور نہیں لائق کسی نبی کو یہ کہ خیانت کرے غنیمت میں سمجھ لیجیے
کہ اصحاب بعضے جو پہلوان بہادروں میں سے تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے چاہتے تھے کہ مال غنیمت میں سے
ہمیں حصہ بہ نسبت اور ضعیفوں کے زیادہ عنایت فرماویں یہ آیت نازل ہوئی کہ خیانت پیغمبر کو غنیمت بانٹنے
میں روا نہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ اموال غنیمت میں سے کچھ چیز گم ہوگئی تھی بعضے سیاہ باطن بسبب نفاق کے
نسبت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کرتے تھے حق تعالیٰ نے اپنے حبیب کے ذمہ سے بلکہ عموماً تمام انبیا کے
خیانت دور فرمائی کہ کوئی پیغمبر خیانت نہیں کرتا وَمَنْ یَّغْلُلْ اور جو کوئی خیانت کرے غنیمت میں تو
یَاْتِ بِمَا غَلَّ لے آویگا اس چیز کو کہ خیانت کی ہے یا پاویگا گناہ اس چیز کا کہ جسمیں خیانت کی ہے
یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ دن قیامت کے اور فضیحت ہوگا روبرو اس جماعت کے اگرچہ ایک تار ہو سمجھ لیجیے کہ حدیث میں
آیا ہے کہ ایک شخص بعد قسمت غنیمت کے ایک رسن کہنہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پاس لایا جو پہلے تقسیم سے اٹھائی
تھی آپ نے قبول نہ کی اور فرمایا کہ رکھ تو قیامت کو لائیو ثُمَّ تُوَفّٰی کُلُّ نَفْسٍ مَّا کَسَبَتْ پھر پورا دیا جاویگا اسدن ہر جی
کو بدلا اسکا جو کچھ کمایا ہے نیکی سے اور بدی سے وَہُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ اور وہ نہ ظلم کئے جاوینگے وقت جزا کے
اَفَمَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَ اللّٰہِ کیا پس جس شخص نے پیروی کی خوشنودی خدا کی بیچ ترک کے خیانت ہو یا ہو کَمَنْ بَآءَ
بِسَخَطٍ مِّنَ اللّٰہِ ہوویگا مانند اس شخص کے کہ پھر آیا ساتھ غضب اللہ کے بسبب خیانت کے وَمَاْوٰىہُ جَہَنَّمُ اور جگہ
اسکی دوزخ ہے وَبِئْسَ الْمَصِیْرُ اور بری ہے جگہ پھر جانیکی دوزخ معاذ اللہ ہُمْ دَرَجٰتٌ یہ لوگ یعنے
انبیا اور اہل امانت صاحب درجوں کے ہیں یا انکو ہیں بیچ اس جہان کے مرتبے عِنْدَ اللّٰہِ نزدیک خدا کے
وَاللّٰہُ بَصِیْرٌۢ بِمَا یَعْمَلُوْنَ اور اللہ تعالیٰ دیکھنے والا ہے ساتھ اس چیز کے کہ کرتے ہیں لوگ امانت داری اور خیانت
گداری سے لَقَدْ مَنَّ اللّٰہُ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ تحقیق احسان کیا ہے اللہ نے اوپر مسلمانوں کے اِذْ بَعَثَ فِیْہِمْ
رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِہِمْ جس وقت بھیجا درمیان انکے پیغمبر انہیں میں سے یعنے آدمیوں سے یَتْلُوْا عَلَیْہِمْ اٰیٰتِہٖ پڑھتا ہے

اور اُنکے آیتین قرآنکی یا نشانیان توحید کی وَیُزَکِّیْھِمْ اور پاک کرتا ہے انکو اوناس مقتضیات طبعیہ سے
بر شمات بنا بیع احکام شرعیہ یا اصطلاح مین لاتا ہے کام انکے یا گواہی دیتا ہے اوپر پاکی انکے سکے وَیُعَلِّمُھُمُ
الْکِتٰبَ اور سکھاتا ہے انکو قرآن یا معارف شرعیہ وَالْحِکْمَةَ اور حدیث یا معارف عقلیہ وَاِنْ کَانُوْا مِنْ قَبْلُ
لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ اور تحقیق تھے سب آدمی پہلے بھیجنے پیغمبر سے بیچ گمراہی ظاہر کے نہ حق جانتے تھے نہ باطل
پہچانتے تھے اَوَلَمَّآ اَصَابَتْکُمْ کیا جسوقت پہنچی تمکو مُّصِیْبَةٌ مصیبت شکست سے اور قتل سے اور حال یہہ ہے
قَدْ اَصَبْتُمْ مِّثْلَیْھَا تحقیق پہنچا یا تھا تمنے دو برابر اُسکے کہ اُنھون نے جنگ احد مین ستر آدمی تم مین سے شہید کئے
اور تُم نے جنگ بدر مین ستر آدمی اُنمین سے مارے اور ستر کو قید کر کر لے آئے با وجود اُسکے قُلْتُمْ کہتے ہو تم اَنّٰی ھٰذَا یا تمنے
غمگین ہو کر کہان سے ہوا یہہ اور ہم مسلمان ہین اور پیغمبر خدا ہمارے درمیان ہین قُلْ ھُوَ کہہ اے محمد صلی اللہ
علیہ وسلم یہہ جو تمکو پیش آیا مِنْ عِنْدِ اَنْفُسِکُمْ نزدیک جانون تمھارے سے ہے کہ نافرمانی کئی اور مدینے سے باہر
آئے یا ترک مرکز کر بیٹھے بطلب غنیمت لائے اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ تحقیق اللہ تعالی اوپر ہر چیز کے
فتح اور غنیمت قتل اور ہزیمت سے قادر ہے وَمَآ اَصَابَکُمْ اور جو کچھ پہنچا تمکو ناگوار طبیعتون تمھارے کا یَوْمَ
الْتَقَی الْجَمْعٰنِ اُسدن کہ ملی دو جماعتین اور ابو سفیان سپاہ مومنین سے مقابلہ کر کر فَبِاِذْنِ اللّٰہِ پس
ساتھ حکم اللہ کے تھا اور قضا و قدر اُسکے وَلِیَعْلَمَ الْمُؤْمِنِیْنَ اور توکہ دیکھے اللہ ثابت رہنا مسلمانون کا لڑائی
مین اور ظاہر کر دے وَلِیَعْلَمَ الَّذِیْنَ نَافَقُوْا اور توکہ ظاہر کر دے دشمنی ان لوگوکی کہ منافق ہوئے وَقِیْلَ لَھُمْ
تَعَالَوْا اور کہا گیا واسطے ابن ابی اور اصحاب اُسکے کے جسوقت پھر سب وہ راہ مدینہ منورہ سے کہ آؤ اور لڑائی
سے مت پھرو اور تکوشش تمام قَاتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ لڑو کافرون سے بیچ راہ خدا کے اَوِ ادْفَعُوْا یا دفع کرو شر
انکا کہ ارادہ قتل کا اور لوٹ کا مدینے والون کے رکھتے ہین قَالُوْا لَوْ نَعْلَمُ قِتَالًا لَّااتَّبَعْنٰکُمْ کہنے لگے اگر ہم ڈھب قتل
جانتے لڑائیکا البتہ ساتھ چلتے تمھارے یا اگر جانتے ہم کہ وہان لڑائی ہوگی البتہ ساتھ چلتے لیکن لڑائی اور بگاڑ
نہین ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اقرباؤن سے صلح اور ملاپ کر لینگے ھُمْ لِلْکُفْرِ یَوْمَئِذٍ اَقْرَبُ مِنْھُمْ
لِلْاِیْمَانِ یہہ منافق طرف کفر کے اُسدن کہ یہہ باتین کرتے تھے نزدیک تر تھے انہین سے طرف ایمان کے یا ساتھ
اہل کفر کے نزدیک تر تھے مدد کرنے مین یا اہل ایمان یَقُوْلُوْنَ بِاَفْوَاھِھِمْ کہتے ہین ساتھ منہہ اپنے کے مَّا لَیْسَ
فِیْ قُلُوْبِھِمْ جو کچھ نہین ہے بیچ دلون انکے کے یا یہہ کہ زبان سے کہتے ہین کہ ملاپ ہو جاویگا اور دلمین جانتے ہین
کہ لڑائی واقع ہوگی وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِمَا یَکْتُمُوْنَ اور اللہ خوب جانتا ہے جو کچھ چھپاتے ہین منافق مکر اور فریب
اور حسد اور عداوت سے اَلَّذِیْنَ قَالُوْا یہہ منافق وہ ہین کہ جہل سے یا واسطے فریب دینے جاہلون کے کہا لِاِخْوَانِھِمْ
واسطے بھائیون اپنے کے یا امثال اور اقربا اور ہم جنسون اپنے کے کہ جنگ احد مین شہید ہوئے تھے وَقَعَدُوْا اور جا

یہہ ہے کہ یہہ کہنے والے بیٹھہ رہے تھے گھرونمین اپنے بیچ کر مرنے مارنے سے لَوْ اَطَاعُوْنَا اگر کہا مانتے وُہ بھائی ہمارے
ہمارا گھرونمین بیٹھے رہنے مین اور نکلنے مین بیچ لڑائی کے مَا قُتِلُوْا نہ مارے جاتے جیسے کہ ہم نہین مارے گئے قُلْ
کہہ اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کہ اگر اختیار موت کا تمھارے ہاتھہ مین ہے فَادْرَءُوْا عَنْ اَنْفُسِكُمُ الْمَوْتَ اِنْ
كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ پس ہٹا دو جانون اپنے سے موت کو اگر ہو تم سچے کہ ڈر دافع قدر ہے کشاف مین لکھا ہے کہ جب ان
منافقون نے یہہ بات کہی ستر آدمی اُنمین سے مر گئے تھے وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا اور مت
گمان کر اُن لوگون کو کہ مارے گئے ہین بیچ راہ اللہ کے مردے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا اصحابون کو کہ بھائی تمھارے جو جنگ احد مین شہید ہوئے ہین حق تعالی نے جانین انکی مرغان
سبز بال کے پیٹھو نمین ڈالین ہین کہ ہوا بہشت کی کھائین طوبی کی شاخون پر آشیانے بنائے جو بیار فردوس سے
سیراب ہون اور قنادیل زرین سایہ عرش مین لٹکائین ہین کہ اگر چاہین تو واسطے استراحت کے خوابگاہ وہان
مقرر کرین اور وُہ کہتے ہین کہ الٰہی کون خبر دے ہمارے بھائیون آشناؤن کو اس دولت کی کہ ہمنے پائی ہے تاکہ
رغبت اُنکی طرف جہاد کرنیکے زیادہ ہو حق تعالی نے انکی تعریف حال مین یہہ آیت نازل فرمائی یا پدر جابر
انصاری رضی اللہ عنہما جب شہید ہوئے حق تعالی سے چاہا کہ مین پھر زندہ ہوؤن تا شربت شہادت بار
دیگر چکھون فرمان ہوا کہ حکم ازلی یون نہین ہے کہ رجوع مرنے سے طرف جینے کے ممنوع ہے عرض کیا
کہ اس سعادت حال اور نعمت بے زوال سے کہ مجھے عنایت فرمائی ہے میرے یارون کو آگاہ کر یہہ آیت نازل
ہوئی کہ شہیدونکو مردے مت جان بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ بلکہ جیتے ہین نزدیک پروردگار اپنے کے سمجھ لیجے
کہ حیات انکی اس معنون سے ہے کہ ہر برس ثواب غزوہ کا انکو پہنچتا ہے یا بدن انکے خاک نہین کھاتی یا غسل
نہین دیتے انکو جیسے اور مردونکو دیتے ہین یا جواب سلام کا دیتے ہین یہہ زیارت کرنیوالون اپنون کو مثل
زندون کے يُرْزَقُوْنَ فَرِحِيْنَ بِمَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ رزق دیئے جاتے ہین آپ میوون بہشت کے سے بیچ اس
حالت کے کہ خوش ہین ساتھہ اس چیز کے کہ دیا ہے انکو اللہ نے فضل اپنے سے اور وُہ دولت خوشنودی حق ہے
کہ کوئی عطا فرحت رسان زیادہ اس سے متصور نہین تفسیر کبیر مین لکھا ہے کہ آفتاب انوار الٰہی جلوہ گر ہو کر ذرہ ذرہ انکے کو
منور کرتا ہے یرزقون اشارہ طرف اسکے ہے پس جب منبع نور اور مصدر رحمت سے ناظر ہوتے ہین فرحین عبارت اس سے ہے واقعی
کوئی خوشی زیادہ تر وصال مطلوب سے اور کوئی سرور فزون تر دیدار جمال محبوب سے متصور نہین سلک فرح عاشق
جمال جانان ہے دیدہ جانان کمال ایمان ہے وَيَسْتَبْشِرُوْنَ بِالَّذِيْنَ لَمْ يَلْحَقُوْا بِهِمْ اور مسرور ہوتے ہین ساتھہ خوشخبری کے
یا شادی کرتے ہین ساتھہ ان لوگونکے کہ ہنوز نہین ملے ساتھہ انکے مِّنْ خَلْفِهِمْ پیچھے انکے سے اور امید رکھتے ہین کہ بہشت
مین ساتھہ انکے پہنچین اور بیچ کرامت کے ساتھہ انکے شریک ہون یا خوشی انکو اس سبب سے ہے کہ احوال آخرت کا انکے معلوم کر کر



یقین جانے اَلَّا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ یہہ کہ نہین کچھہ ڈر اوپر اُنکے اُس چیز سے کہ پیش آئی ہین وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ اور
نہ غمگین ہونگے اوپر مفارقت دنیا کے جو کچھہ چھوڑ جاوین یَسْتَبْشِرُوْنَ بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ اور شادمانی کرتے ہین ساتھہ
رحمت کے کہ فائض ہوئی ہے اللہ کیطرف سے اُنپر یعنے ثواب اعمال کی وَفَضْلٍ اور بہ زیادتی کے اوپر اُس نعمت کے
جسقدر کہ مستحق ہون وَّاَنَّ اللّٰهَ لَا یُضِیْعُ اَجْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ اور دوسری خوشی رکھتے ہین شہید ساتھہ اسکے کہ اللہ تعالی
نہین ضایع کرتا ثواب ایمان والو موحدون اور مجاہدون کا اَلَّذِیْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ جن لوگون نے کہ صدق
دل سے اجابت کیئی واسطے فرمان خدا کے اور رسول اسکے کے اُسوقت کہ نکلنیکا مدینہ سے حکم کیا سمجھہ لیجیے
کہ قصہ اسکا یون ہے کہ جب ابوسفیان احد سے پھرا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم آخر اُس دن کہ ہفتہ تھا ستر ہوین
تاریخ شوال کی مدینہ مین تشریف لائے صبح کو اتوار کے فرمایا کہ لشکر والے احد کے پیچھے دشمنونکے جاوین اور جو کوئی
معرکہ احد مین نتھا وہ آپ بھی نہ جاوے صحابہ نے اطاعت امر کی کئی اور باوجود اسکے کہ ضعیف اور زخم خوردہ تھے
اُنکے پیچھے چلے پیر کی رات حمراء اسد منزل کر کر آگ بہت جلائی کہ ہیبت اور دہشت انکی قبائل عرب پر ظاہر ہو اور سمجھین
کہ عجز اور انکسار نہین ہے انکو حق تعالی نے اس آیت مین تعریف فرماتا ہے انکی کہ حکم خدا اور رسول کا قبول کیا
مِنْ بَعْدِ مَآ اَصَابَهُمُ الْقَرْحُ پیچھے اسکے کہ پہنچے انکو زخم لِلَّذِیْنَ اَحْسَنُوْا مِنْهُمْ واسطے ان لوگون کے کہ نیکی کرتے ہین
اُنمین سے بوفائے عہد وَاتَّقَوْا اور ڈرتے ہین غضب خدا سے بہ مخالفت امر پیغمبر اَجْرٌ عَظِیْمٌ ثواب ہے بڑا
یعنے بہشت سمجھہ لیجیے کہ لکھا ہے کہ ابوسفیان نے بعد رجوع کے شرمندہ ہوکر بعزم استیصال لشکر اسلام عود ٹھہرایا
ناگاہ خبر پہنچی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حمراء اسد مین سے ہراسان ہوکر پھر جانب مکہ پھرا اور قافلہ تجار کا
مدینہ کو جاتا تھا یا اعراب بادیہ لوگون کو اُس قافلہ کے خوب سمجھایا کہ محمد جس جگہہ مین ہماری طرف سے اُنہین ڈرا دیو کہ
ابوسفیان نے لشکر آراستہ کر کر تمہارے قتال اور جدال کو بازگشت کی ہے بلکہ مکر تمہارے ستانے کو باندھی ہے
جب قافلہ حمراء اسد مین پہنچا اور اہل اسلام سے ملاقات ہوئی تو موافق کہنے ابوسفیان کے ڈرایا لیکن عنایت
ازلی شامل حال مسلمانونکی تھی مطلق ہراسان نہوئے بلکہ تصدیق زیادہ ہوئی اور توکل پر رہے کچھہ خوف
نہ کھایا اَلَّذِیْنَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ قبول کرنیوالے حکم خدا اور رسول کا وہ لوگ ہین کہ واسطے ڈرانیکے کہا انکو
لوگون نے یعنے تجار نے یا اعراب نے اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ یہہ لوگ یعنے ابوسفیان اور اصحاب اسکے تحقیق
جمع ہوئے ہین واسطے قتال تمہارے فَاخْشَوْهُمْ پس ڈرو تم اُنسے کہ تمہین طاقت مقابلہ کی انکے ساتھہ نہین
فَزَادَهُمْ اِیْمَانًا پس زیادہ کیا اس بات نے مسلمانونکا ایمان یعنے تصدیق اور یقین اور توکل وَّقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ
وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ اور کہا مسلمانون نے کفایت ہے ہمکو اللہ تعالی مدد کرنیوالا اور اچھا کارساز ہے سمجھہ لیجیے کہ نزدیک
بعضون کے یہہ آیت کہ گذری اور بعد اسکے کہ ہے غزوہ بدر صغری مین نازل ہوئین ہین لکھا ہے کہ ابوسفیان نے

روز احد پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پیغام کیا تھا کہ سال آئندہ لڑائی موضع بدر مین کرینگے آپ نے قبول کیا
تھا جب وعدے کے دن قریب آئے پشیمان ہو کر نعیم بن مسعود کو مدینے مین بھیجا کہ لشکر اسلام کو ڈراوے اور اسطرح
جا کر سمجھاوے کہ کوئی مسلمان حرب کے واسطے بدر مین نہ آوے نعیم نے مدینے مین اگرچہ خوف دلایا اور کثرت
لشکر کفار کی اور ہتھیارونکی کہی اور اتفاق انکا بتایا لیکن سوا جواب حسبنا اللہ ونعم الوکیل کے نہ سنا اور
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ساتھ محاربون احد کے اور سوا انکے اور لوگون کو لیکر سنہ سو آدمیون سے بدر کو
گئے آٹھ روز وہان رہے بازار لگا لوگونکو تجارتمین منفعت بہت ہوئی کفار ڈرسے اہل اسلام کے وہان نہ آئے
حق تعالی نے یہہ آیتین نازل فرمائین اسی تقدیر پر لفظ ناس کا کہ پچھلی آیت مین گذرا ہے جسکی معنے تجار کی
لکھی ہین یہان نعیم سے عبارت ہے اور ناس دوسرا دونون تقدیر پر عبارت ابو سفیان اور اتباع اسکے سے ہے
اب سنئے تتمہ حال مومنون کا ہے کہ فَانْقَلَبُوْا پس پھر آئے بقول اول حمراء اسد سے اور بقول ثانی موضع
بدر سے بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ ساتھ عافیت کے یا ثواب کے اللہ کیطرف سے اور زیادتی حرمت کی یا افزونی مال تجار
کی لَّمْ يَمْسَسْهُمْ سُوْٓءٌ نہ لگے انکو برائی قتل کی اور جرح کی اور ہزیمت کی بلکہ سلامت آئے اور بکرامت پھرے
وَّاتَّبَعُوْا رِضْوَانَ اللّٰهِ اور پیروی کی رضامندی اللہ کی ساتھ فرمانبرداری رسول کے وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَظِيْمٍ اور
اللہ صاحب فضل بڑے کا ہے دفع کرتا ہے شر مشرکونکا مومنون سے اِنَّمَا ذٰلِكُمُ الشَّيْطٰنُ يُخَوِّفُ اَوْلِيَآءَهٗ
سوا اسکے نہین کہ یہہ شیطان ہے کہ ڈراتا ہے تمکو دوستون اپنے سے یعنے جو کچھ اعراب یا اہل قافلہ یا نعیم
کہتے ہین وہ شیطان کے سکھائے ہوئے ہین کہ منافقونکو ہراس مین ڈالکر لشکر پیغمبر سے نکالین اور صورت شکست
کی مسلمانون پر لاوین فَلَا تَخَافُوْهُمْ وَخَافُوْنِ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ پس تم اے مسلمانو مت ڈرو دوستون سے
شیطان کے اور ڈرو مجھ سے بیچ مخالفت حکم میرے کے اگر ہو تم ایمان رکھنے والے وعدے اور وعید میرے پر وَلَا
يَحْزُنْكَ الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِي الْكُفْرِ اور چاہیے کہ نہ غمگین کرین تمکو وہ لوگ کہ جلدی کرتے ہین بیچ
مدد کرنے اہل کفر کے مانند ابن ابی اور تابع اسکے کہ جنگ احد مین تخلف کر کر تمہین چھوڑ گئے اِنَّهُمْ لَنْ يَّضُرُّوا اللّٰهَ
شَيْـًٔا تحقیق وہ ہرگز نہ ضرر کرین اللہ کو یعنے دوستان خدا کو کچھ بسبب مسارعت کے بیچ کفر کے يُرِيْدُ اللّٰهُ اَلَّا
يَجْعَلَ لَهُمْ حَظًّا فِي الْاٰخِرَةِ ارادہ کرتا ہے خدا یہہ کہ نکرے یعنے ندیوے واسطے انکے کچھ حصہ بیچ آخرت کے وَلَهُمْ عَذَابٌ
عَظِيْمٌ اور واسطے انکے ہے عذاب بڑا یعنے بہت اور ہمیشہ اِنَّ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الْكُفْرَ بِالْاِيْمَانِ تحقیق جن لوگون نے
مول لیا کفر بدلے ایمان کے لَنْ يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَيْـًٔا ہرگز نہ ضرر کرینگے اللہ کو کچھ بسبب خرید کفر کے بلکہ ضرر انکا انہین کی
طرف پھرتا ہے وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ اور واسطے انکے عذاب ہے درد دینے والا وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اور نہ گمان کرین وہ
لوگ کہ کافر ہوئے ہین یہود اور نصاری اور مشرکون اور منافقون نے اَنَّمَا نُمْلِيْ لَهُمْ یہہ کہ جو ڈھیل دیتے ہین ہم انکو بیچ دراز کرنے

اِثْمًا تو کہ زیادہ کریں گناہوں کتئیں اور دین باطل پر اپنے ثابت رہیں وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ اور واسطے انکے ہے
عذاب ذلیل کرنیوالا مَا كَانَ اللّٰهُ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلٰى مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ نہیں ہے اوپر اسکے اللہ سبحانہ کہ چھوڑ دیوے
ایمان والوں کو اوپر اس حالت کے کہ ہو تم ای منافقو اوپر اسکے کہ طعنہ زن ہو ایمان والوں پر چھپے چھپے اور
استہزا کرتے ہو ظاہر بلکہ حکمت الٰہی مقتضی حال تمہارے کہ محک امتحان پر مارتی ہے حَتّٰى يَمِيْزَ الْخَبِيْثَ
مِنَ الطَّيِّبِ یہانتک کہ جدائی کردے ناپاک کو کہ آلودہ گی نفاق کی ہے پاک سے یعنے مومن مخلص سے سمجھ لیجے
کہ یہہ تمیز یا جہاد ہے کہ منافق مقابلے میں اعدائے دین کیطرح دبتے تھے چنانچہ روز احد میں اور یا ساتھ ظاہر
کرنے اسرار دلہائے منافقین ہے کہ وحی پیغمبر پر حق تعالی نازل کر کر صحابہ کو آگاہ فرماتا ہے اب معلوم
کرلو کہ دل کا بھید منافقونکے یہہ تھا کہ جو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے حق تعالی نے تمام
امت میری دکھادی ہے جیسے حضرت آدم کو سب ذریات انکی بتادی تھی میں سب جانتا ہوں کہ کس کے
دلمیں ایمان ہے اور کسکے نہیں اور کون اسلام قبول کریگا اور کون نہیں تو منافق آپسمیں کہنے لگے کہ دیکھو
ایسی دعوے بلند محمد صلی اللہ علیہ وسلم کرتے ہیں اور ہمارے دلوں سے خبر نہیں رکھتے کہ ہم میں سے کون سا
مخلص ہے اور کون سا منافق یہہ آیت نازل ہوئی وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ اور نہیں ہے اللہ کہ خبردار
کرے تمکو ای منافقو اوپر غیب کے کہ کون مومن ہے اور کون کافر وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِيْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَآءُ اور لیکن
اللہ پسند کرتا ہے پیغمبروں اپنے میں سے جسے چاہتا ہے اور اسے چھپی باتوں سے آگاہ کردیتا ہے فَاٰمِنُوْا
بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ پس ایمان لاؤ ساتھ اللہ کے کہ منفرد ہے ساتھ علم غیب کے اور ساتھ رسولوں اسکے کہ بندے
برگزیدے خدا کے ہیں سمجھ لیجئے کہ خطاب طرف مومنوں کے ہے اور ہوسکتا ہے کہ طرف کفار کے یا منافقونکے ہو
وَاِنْ تُؤْمِنُوْا وَتَتَّقُوْا اور اگر ایمان لاؤ تم اسطرح پر اور پرہیزگاری کرو نافرمانی سے یا شرک سے یا نفاق سے فَلَكُمْ اَجْرٌ عَظِيْمٌ
پس واسطے تمہارے ہے ثواب بڑا وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ اور نہ گمان کریں وہ لوگ کہ دوں ہمتی سے يَبْخَلُوْنَ
بِمَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ بخیلی کرتے ہیں ساتھ اس چیز کے کہ دیا ہے انکو اللہ نے مال منال دنیا کے سے اور کرم اپنے سے
هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ کہ وہ بخل بہتر ہے واسطے انکے یہہ بات یوں نہیں ہے بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ بلکہ وہ بخل برائی واسطے
انکے کہ دنیا میں برکت مال کی کھوتا ہے اور آخرت میں سبب عذاب کا ہوتا ہے سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ شتاب ہے
کہ طوق پہنائی جاوینگے ساتھ اسکے کہ بخل کیا ہے ساتھ اسکے مال سے اور زکوٰۃ دینے سے يَوْمَ الْقِيٰمَةِ دن
قیامت کے حدیث شریف میں وارد ہے کہ جسے حق تعالی نے مال دیا اور اسنے بخیلی سے زکوٰۃ نہ نکالی قیامت
کے دن اسکے مال کو سانپ کی صورت بناکر اسکے گردن میں لگائیں کہ وہ دونو جانب منھ سے اسکا کاٹیگا اور کہیگا کہ میں
وہ مال ہوں تیرا کہ جس پر دنیا میں تو لاف زن تھا اور وہ خزانہ ہوں تیرا کہ جسپر فخر کرتا تھا اور لکھا ہے کہ اس سانپ کے سر پر بال

ہو گئے تیزی تندی زہر کے سے اور دو نقطے سیاہ نیچے آنکھوں اُسکے کے ہونگے کہ بدقسم سانپ کی سب قسموں سے
بدتر ہوتی ہے مثنوی نہ جمع کر سے تجھکو دے یگا در محشر یہہ مال مار ہو اور گنج اژدہا ہو وَلِلّٰہِ مِیْرَاثُ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ اور واسطے اللہ کے ہے جو کچھ چھوڑ جاتے ہیں آسمانوں والے اور زمین والے سمجھ لیجئے کہ سب اہل
آسمان اور زمین مرجاوینگے اور تمام بے دعویٰ مدعیان اور بے نزع ستازعان سے واحد لاشریک کو رہ جاویگا لمن
الملک الیوم للہ الواحد القہار محققوں نے کہا ہے کہ میراث حقیقت میں اُسے کہتے ہیں کہ ایک نئی چیز ملک میں
آوے کہ قبل اسکے ملک ہو پس یہاں میراث مجاز افرمایا ہے کہ للہ ملک السموات والارض اللہ کے واسطے ہے
ملک آسمانوں کا اور زمین کا تصرف میں اور وں کے عاریتہ ہے جب یہہ مرجاوینگے جسکی عاریت ہے اسکو پہنچیگی
اس بات میں عجب اشارت ہے کہ بخیل کا نفس الامر میں مال نہیں ہے مال سب اللہ کا ہے پس مال غیر میں بخل
کرنا نہایت بدبختی ہے نظم بخل یہہ سر بسر خاک چہ معنی وارد کرنا اتنا بھی نہ ادراک چہ معنی وارد ملک جو ہی
جو تیرے پاس ہے دے دررہ حق غیر کے مال میں امساک چہ معنی وارد وَاللّٰہُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ اور اللہ تعالیٰ ساتھ
اُس چیز کے کہ کرتے ہو تم نفاق سے اور امساک مال سے خبردار ہے جیسا کروگے ویسا پاؤگے لَقَدْ سَمِعَ اللّٰہُ
قَوْلَ الَّذِیْنَ قَالُوْا اِنَّ اللّٰہَ فَقِیْرٌ وَّنَحْنُ اَغْنِیَاءُ تحقیق سنا اللہ تعالیٰ نے کہنا اُن لوگوں کا کہ کہتے ہیں تحقیق اللہ فقیر ہے
اور ہم دولتمند ہیں سمجھ لیجئے کہ جب آیت واقرضوا اللہ قرضاً حسنا نازل ہوئی یہود نے کہا خدا احتاج ہے کہ ہم سے
مانگتا ہے اور یہہ کہنا اعتقاد سے نہ تھا ٹھٹھے بازی سے تھا حق تعالیٰ نے یہہ آیت بھیجی اور اُنکے رد و تہدید فرمایا یہہ
سَنَکْتُبُ مَا قَالُوْا جلد لکھتے ہیں ہم یعنی کراماً کاتبین کو فرماتے ہیں کہ لکھیں جو کہا اُنھوں نے نسبت فقر کی ہمارے
طرف کرتی اور نسبت دولتمندی اپنے طرف وَقَتْلَہُمُ الْاَنْبِیَاءَ بِغَیْرِ حَقٍّ اور مار ڈالنا انکا پیغمبروں کو ناحق یعنے
یہہ بھی لکھتے ہیں کہ اُنکے اسلاف سے یہہ حرکت بری ہوئی وَّنَقُوْلُ اور کہینگے ہم وقت مارنیکے یا وقت اٹھانے قبور کے
ذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِیْقِ چکھو تم عذاب جلنے کا ذٰلِکَ بِمَا قَدَّمَتْ اَیْدِیْکُمْ یہہ عذاب مقتضی ہے بدلے اس چیز کے
کہ آگے بھیجا یا ہاتھوں تمہارے نے سمجھ لیجئے کہ ذکر ہاتھ کا واسطے تحقیق فعل کے ہے وگرنہ فاعل وہ ہیں اور افعال
انکے قتل انبیا اور عبادت گوسالہ اور مثل اسکے تھے وَاَنَّ اللّٰہَ لَیْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِیْدِ اور تحقیق نہیں اللہ ظلم کرنیوالا
اوپر بندوں اپنے کے جو مستحق عذاب کے ہیں انکو ازروے عدل معذب کرتا ہے اَلَّذِیْنَ قَالُوْا اِنَّ اللّٰہَ عَہِدَ اِلَیْنَا
دوسری سنا کہنا اُن لوگوں کا کہ کہا تحقیق اللہ نے عہد کیا ہے طرف ہمارے یعنے امر کیا ہے اَلَّا نُؤْمِنَ لِرَسُوْلٍ
یہہ کہ نہ ایمان لاویں ہم اور نہ مانے ہم کسی پیغمبر کو حَتّٰی یَاْتِیَنَا بِقُرْبَانٍ یہانتک کہ لاوے ہمارے پاس قربانی تَاْکُلُہُ
النَّارُ کہ کہا جاوے اسکو آگ سمجھ لیجئے کہ پہلے دین بنی اسرائیل میں کھانا قربانی کا حلال نہ تھا قربانی کو ان چھت کے گھر میں
رکھ دیتے تھے اور پیغمبر اس زمانے کا درمیان گھر کے کھڑا ہو کر مناجات بیچ جناب واہب عطیات کے کرتا تھا اور برسے



بڑے رئیس بنی اسرائیل کے باہر گھر کے سر جھکائے ہوئے متوجہ ہوتے تھے کہ آگ سفید بے دودھ آسمان سے ساتھ
آواز مہیب کے اُتر کر اُس قربانی کو جلا دیتے تھے پس یہود کہتے تھے کہ توریت مین لکھا ہی کہ سوا اُس پیغمبر کے
کہ جو قربانی اس طور پر کرے ایمان نہ لاؤ پس حق تعالیٰ نے اُنکے الزام دینے کے واسطے فرمایا کہ قُلْ قَدْ جَآءَكُمْ رُسُلٌ
مِّنْ قَبْلِيْ بِالْبَيِّنٰتِ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تحقیق آئے تھے تمھارے پاس پیغمبر پہلے ہمارے
میرے ساتھ معجزوں روشن کے مانند عیسیٰ علیہ السلام کے وَبِالَّذِيْ قُلْتُمْ اور دوسرے لئے تھے ساتھ
اس چیز کے کہ کہا تم نے یعنی قربانی موافق مدعا تمھارے کے کرنیوالے مثل ذکریا اور یحییٰ کے علیہم السلام فَلِمَ
قَتَلْتُمُوْهُمْ پس کیوں مار ڈالا تم نے انکو یعنے ذکریا کو کہ اس قربانی والے تھے اور یحییٰ بیٹے اُنکے کو اِنْ كُنْتُمْ
صٰدِقِيْنَ اگر ہو تم سچے کہ متابعت پیغمبر صاحب قربانی کی چاہیئے فَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقَدْ كُذِّبَ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ
پس اگر جھٹلاویں تجھکو اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ملول مت ہو پس تحقیق جھٹلائے گئے پیغمبر بہت
پہلے تجھ سے ایسے پیغمبر کہ وہ جَآءُوْ بِالْبَيِّنٰتِ آئے تھے ساتھ معجزوں روشن کے وَالزُّبُرِ اور چھوٹے
کتابوں کے وَالْكِتٰبِ الْمُنِيْرِ اور کتاب روشن کرنیوالے حلال اور حرام کے كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ
ہر جان چکھنے والی ہے موت شتاب ہی کہ سب تم جھٹلانیوالو اور سچا جاننے والو یہہ شربت چکھوگے وَاِنَّمَا
تُوَفَّوْنَ اُجُوْرَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اور سوا اسکے نہیں کہ پورا دئیے جاؤگے تم بدلے اعمال اپنے کے دن قیامت کے
فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ پس جو کوئی دور کیا گیا آگ دوزخ کے سے وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ اور داخل کیا گیا بہشت میں فَقَدْ فَازَ
پس تحقیق پہنچا مراد کو وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ اور نہیں زندگانی دنیا کی مگر فائدہ اُٹھانا ناپائدار
سمجھ لیجئے کہ زندگانی دنیا کو ساتھ اس متاع کے تشبیہ فرمائی کہ جسکا خریدنے والا غرور میں آوے مراد یہہ ہی
کہ زندگانی دنیا کی لوگوں کو فریب دیتی ہی اگر کچھ بھی حقیقت اسکی معلوم کرلیں تو جانیں کہ ہیچ ہی پس
یہہ دنیا ہیچ ہی راقت غرور ہیچ میں مت آ نہ یہہ دنیا ہیچ ہی ہرگز تو اسکے پیچ میں مت آ لَتُبْلَوُنَّ فِيْٓ
اَمْوَالِكُمْ البتہ آزمائے جاؤگے تم بیچ مالوں اپنے کے سمجھ لیجئے کہ بعد ہجرت کرنے مسلمانوں کے مکہ سے طرف مدینہ کے
مشرک مکے کے مال اسباب انکا جو مکے میں رہ گیا تھا اُسپر تصرف کرنے لگے اور جو مسلمان راہ میں مل جاتا اُسے لوٹنے
مارنے لگے حق تعالیٰ نے یہہ آیت نازل کی کہ تم مبتلا ہوگئے اے مسلمانو بیچ مال اپنے کے نقصان ہونے میں اور ضائع جانے میں
وَاَنْفُسِكُمْ اور بیچ جانوں اپنے کے جہاد کرنے میں اور مرض پانے میں وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اور البتہ سنوگے
اُن لوگوں سے کہ دئیے گئے ہیں کتاب مِنْ قَبْلِكُمْ پہلے تم سے یعنے یہود اور نصاریٰ سے وَمِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْٓا اور دوسرا
سنوگے اُن لوگوں سے کہ شرک کرتے ہیں اَذًى كَثِيْرًا ایذا بہت یعنے باتیں کہ موجب رنج اور ایذا کے خاطر کے ہوں پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کے اور تمھارے وَاِنْ تَصْبِرُوْا اور اگر صبر کرو تم اوپر ایذا اس گروہ کے وَتَتَّقُوْا اور پرہیزگاری کرو یعنے

عوض آپ نہ لو اللہ ہی پر چھوڑ دو فَاِنَّ ذٰلِکَ پس تحقیق یہہ صبر اور تقویٰ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ہمت کے کاموں کے سے ہے
یعنے جو کام کہ متعلق بدین اسلام ہین وَاِذْ اَخَذَ اللّٰہُ مِیْثَاقَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ اور یاد کر جس وقت لیا اللہ نے عہد
اور پیمان اُن لوگونکا کہ دیئے گئے ہین کتاب توریت اور انجیل یعنے علمای بنی اسرائیل کے اور مضمون عہد کا یہہ ہے کہ
لَتُبَیِّنُنَّہٗ لِلنَّاسِ البتہ بیان کرو تم اُس کتاب کو کہ بیچ شان محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ہے واسطے لوگون کے
وَلَا تَکْتُمُوْنَہٗ اور نہ چھپاؤ اسکو سمجھ لیجئے کہ تبین اور تکتمون دونو صیغے مخاطب کے ہین حفص کی قرات مین اور
قرات مین یہہ دونو صیغے غائب کے ہین تبین اور تکتمون یعنے بیان کرین اور نہ چھپاوین فَنَبَذُوْہُ وَرَآءَ ظُہُوْرِہِمْ
پس پھینک دیا اُس کتاب کو یا اُس پیمان کو پیچھے پیٹھوں اپنے کے سمجھ لیجئے کہ یہہ کلمہ مثل ہے عدم التفات پر
وَاشْتَرَوْا بِہٖ ثَمَنًا قَلِیْلًا اور مول لیا بدلے اسکے مول تھوڑا رشوت تھی جو بہر مال عوام اور بے وقوفون سے لیتے تھے
فَبِئْسَ مَا یَشْتَرُوْنَ پس بری چیز جو مول لیتے ہین یعنے نعیم جاودانی دیکر حظ فانی لیتے ہین بیت پڑے بآتش
حسرت بکور جلتے ہین جو لوگ دین سے دنیا کو بس بدلتے ہین لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ یَفْرَحُوْنَ مت گمان کر اے
محمد صلی اللہ علیہ وسلم اُن لوگون کو کہ خوش ہوتے ہین بِمَآ اَتَوْا ساتھ اُس چیز کے کہ کرتے ہین یعنے چھپاتے ہین
نعت نبی وَّیُحِبُّوْنَ اَنْ یُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ یَفْعَلُوْا اور چاہتے ہین یہہ کہ تعریف کئے جاوین ساتھ اُس چیز کے کہ نہین
کی سمجھ لیجئے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کچھ یہود سے پوچھا انھون نے جواب اسکا جو واقعی تھا اُسے چھپا کر
اسے تقریر بنا کر چھوڑی کی کہ گویا سچ خبر دی اور اسپر اپنی تعریف چاہی یہہ آیت نازل ہوئی اور یا یہہ آیت منافقون
کے شان مین آئی ہے کہ لڑائی مین آپکے ساتھ سے طرح دیکر عذر بیان کرنے لگے اور متوقع تحسین کے ہوئے فَلَا تَحْسَبَنَّہُمْ
بِمَفَازَۃٍ مِّنَ الْعَذَابِ پس مت گمان کر ای رسول اور ای ہوشمند انکو بیچ خلاصی کے عذاب قیامت سے یا عذاب دنیا سے
مثل قتل اور جلا اور ذلت اور قبول جزیہ کے وَلَہُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ اور واسطے انکے ہے عذاب درد دینے والا دن قیامت کے
وَلِلّٰہِ مُلْکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اور واسطے اللہ کے ہے پادشاہی آسمانونکی اور زمین کی وَاللّٰہُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ
اور اللہ اوپر ہر چیز کے ثواب دینے مین ابرار کے اور عذاب کرنے مین اشرار کے قادر ہے لکھا ہے کہ قریش نے یہود سے پوچھا
کہ معجزے موسی عم کے کیا تھے انھون نے مثل عصا اور ید بیضا کے بیان کئے پھر اگر نصاری سے معجزے حضرت عیسیٰ کے
پوچھے انھون نے مثل احیائے موتی اور ابرائے مرض برص بیان کئے پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پاس آکر
کہا کہ ہم معجزات عیسی اور موسی سے خبردار ہو کر تمھارے معجزے دیکھنے آئے ہین اگر کوہ صفا کو سونیکا بنا دو تو
علامت معبود تمھارے کی جانین ہم حق تعالی نے یہہ آیت نازل فرمائی کہ اگر تم طالب نشانیون وحدانیت کے ہو تو دیکھو
اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ تحقیق بیچ پیدائش آسمانونکے اور جو انمین ہے اور زمین کے اور جو اسمین ہے وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ
وَالنَّہَارِ اور آنے جانے رات کے اور دن کے یا بیچ مختلف ہونے رات اور دن کے نور اور ظلمت مین یا نقصان اور زیادت مین

لَاٰیٰتٍ ہر آئینہ نشانیان ہین اوپر وجود صانع کے اور وحدت اُسکے کے اور کمال علم اور قدرت اسکے کے لِاُولِی الْاَلْبَابِ واسطے عقل والون کے بیت نشان وحدت حق جسکی عقل صافی ہی ہر ایک ذرہ دبر برگ گواہی ہی
الَّذِیْنَ یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ قِیَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِہِمْ صاحب عقل کے وہ لوگ ہین جو یاد کرتے ہین اللہ کو وقت کھڑے ہونے کے اور بیٹھنے کے اور اوپر وقت تکیہ کرنے کروٹون اپنے کے سمجھ لیجئے کہ مراد اس سے ہمیشہ ذکر کرنا ہی اور محبت مذکور مین آئین پھر تاہی من احب شیئًا اکثر ذکرہ بیت کیسے دلکو جو وابستگی کسی سے ہو نہ ہو تو کسطرح وہ فراموش اُسکے جیسے ہو نہ ہو یا مراد ذکر سے نماز ہی کہ کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے تینو ہیئت سے جائز ہی بحسب طاقت یا ذکر بمعنی شکر ہی یعنے شکر ادا کرتے ہین اللہ کا اوپر کھڑے ہوئے کے قدرت کے اور بیٹھنے کی نعمت کے اور لیٹنے کی راحت کے اور محققون نے کہا ہی کہ مراد یہان ذکر سے ذکر دل کا ہی نہ زبان کا اسواسطے کہ دوام ذکر لسانی ممکن نہین اور ذکر قلبی ہر دم ہر لحظہ بے قصور و فتور جاری رہتا ہی پس مراد ذکر کرنیوالون سے اہل دل ہین کہ ساتھ جان کے مشغول ہین کھڑے ہین تو اسکی یاد مین کھڑے ہین اور بیٹھے ہین تو اسکی دہیان مین بیٹھے ہین اور لیٹے ہین تو اسکے خیال مین لیٹے ہین یا قائم ہین استانہ خدمت پر اور بیٹھے ہین فراش محبت پر اور لیٹے ہین بساط الفت پر بیت
از اسکہ لبساہی دلمین ہر آن نہ بیٹھے لیٹتے کھڑے بیتر ادھیان وَیَتَفَکَّرُوْنَ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اور اندیشہ کرتے ہین از روے استدلال کے بیچ پیدائش آسمانون کے اور زمین کے تاکہ وہ اندیشہ انکو راہ دکھاوے طرف رب العالمین کے پھر حجاب بعد اور دوری کے نظر سے اُٹھا کر غیب سے بحضور اکرار و مشاہدہ بزبان حال کہتے ہین رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ ھٰذَا بَاطِلًا ای پروردگار ہمارے نہین پیدا کیا تو نے اس مخلوق کو کہ آسمان اور زمین ہی بیفائدہ سُبْحٰنَکَ پاکی ہی تجھکو اس سے کہ کچھہ چیز بیفائدہ پیدا کرے فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ پس بچالے ہمکو ساتھہ مہربانی اپنی کے عذاب آگ دوزخ کے سے رَبَّنَآ اِنَّکَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ اَخْزَیْتَہٗ ای پروردگار ہمارے تحقیق تو عدل سے جسکو داخل کرے آگ مین اور وہان وہ ہمیشہ رہے پس تحقیق رسوا کیا اسکو ساتھہ عقوبت کے وَمَا لِلظّٰلِمِیْنَ اور نہین ہی واسطے ظالمون کے جیسے مشرک اور یہود اور نصاری اور مثل انکے مِنْ اَنْصَارٍ مددد دینے والے کہ عذاب سے چھڑاوین رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِیًا ای صلاح لانیوالے کام ہمارے تحقیق ہمنے سُنا آواز پکارنیوالے کا کہ ظاہر یُّنَادِیْ لِلْاِیْمَانِ پکارتا تھا خلق کو طرف ایمان کے سمجھ لیجئے کہ پکارنیوالے پیغمبر ہین صلعم اور یا قرآن مجید ہی کہ عام تر ہی اسواسطے کہ بہت لوگون نے دعوت پیغمبر کی نہین پائی اور قرآن کو سب سُنتے ہین کہ بزبان بیان پکارتا ہی اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّکُمْ یہہ کہ ایمان لاؤ ساتھہ پروردگار اپنے کے فَاٰمَنَّا پس اجابت کی ہمنے پکارنیوالے کی اور ایمان لائے ہم رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا ای پیدا کرنیوالے ہمارے پس بخشش واسطے ہمارے گناہ ہمارے سمجھ لیجئے کہ مراد اس سے گناہ کبیرہ ہی یا مطلق گناہ پہلی دکھیرہ عَنَّا سَیِّاٰتِنَا اور دور کر ہمسے تقصیرائیان ہمارے اور چھپا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ اور مار

ہمکو ساتھ نیکون کے رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰی رُسُلِکَ اے تدبیر کرنیوالے کام ہمارے کے اور دے ہمکو جو وعدہ کیا تو نے
ہم سے اوپر رسولوں اپنے کے کہ نعمتیں جاودانی ہیں یا جو پیغمبرونکی زبانی وعدہ فرمایا ہے فتح مند کیا مسلمانوں کے
یا بخشش بڑی طلب کرتے ہیں ہم جو انبیاؤں کو کہا ہے کہ بخشش مومنونکی چاہو چنانچہ حضرت نوح عم نے کہا ولمن
دخل بیتی مومنا وللمومنین اور ہمارے پیغمبر کو امر فرمایا کہ واستغفر لذنبک وللمومنین وَلَا تُخْزِنَا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اور مت
رسوا کر ہمکو دن قیامت کے اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ تحقیق تو نہیں خلاف کرتا وعدہ اپنے کو سمجھ لیجئے کہ بعضے مفسرین نے
نقل کیا ہے کہ دعائیں پانچوں کہ بیچ ان آیتوں کے مذکور ہیں پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور چاروں یاروں آپ کے
سے واقع ہیں جناب پیغمبر خدا نے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مرتبہ شہود میں دعا فرمائی ربنا ما خلقت ہذا باطلاً
اور حضرت ابوبکر رض نے مقام خوف میں کہا ربنا انک من تدخل النار فقد اخزیتہ اور حضرت عمر رض نے تصدیق تحقیق
اپنے سے خبر دی کہ ربنا اننا سمعنا منادیا ینادی اور حضرت عثمان و علی مرتضی رضی اللہ عنہما نے پچھلے وعدوں کے انجاز
میں عرض کیا ربنا واتنا ما وعدتنا پھر جناب مجیب الدعوات سے مژدہ اجابت کا یوں صادر ہوا کہ فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ
پس قبول کیا دعاؤں انکے کو پروردگار انکے نے اس طرح سے کہ ارشاد فرمایا اَنِّیْ لَآ اُضِیْعُ یہہ کہ نہیں ضایع کرتا میں
عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْکُمْ عمل کسی عمل کرنیوالیکا تم میں سے مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى مرد سے یا عورت سے بَعْضُكُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ بعضے
تمہارے بعضے دوسروں سے حاصل کلام کا یہہ ہے کہ تمہیں ثواب میں ایک حکم ہے جو کوئی عمل کریگا ثواب پاویگا
کچھ مرد عورت پر موقوف نہیں کوئی ہو حضرت ام سلمہ رض سے روایت ہے کہ میں نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سوال
کیا کہ ہجرت کرنے میں مردوں کے مناقب بہت وارد ہیں اور عورتیں ہجرت کرنیوالیاں اس سے بے نصیب ہیں یہہ آیت
شریفہ نازل ہوئی کہ میں عمل کسی عمل کرنیوالے کا ضایع نہیں کرتا مرد سے یا عورت سے فَالَّذِیْنَ هَاجَرُوْا پس جن لوگوں نے
ہجرت کی چھوڑا یا وطن چھوڑا وَاُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ اور نکالے گئے گھروں اپنے سے یعنے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم
اور وہ لوگ کہ جنکو مشرکوں نے مکے سے نکالا وَاُوْذُوْا فِیْ سَبِیْلِیْ اور ایذا دیئے گئے بیچ راہ طاعت میرے کے مراد اس سے
پہلے مسلمان ہیں جیسے بلال کہ زبان کفار سے ملال رہے اور صہیب کہ کچھے نقصان اموال رہے وَقٰتَلُوْا وَقُتِلُوْا
اور لڑے کفار سے اور شہید ہوئے جہاد میں یہہ عام مہاجرین لَاُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ البتہ دور کرونگا میں ان سے
برائیاں انکی وَلَاُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ اور البتہ داخل کرونگا میں انکو بہشتوں میں کہ چلتی ہیں
نیچے درختوں یا نیچے محلوں انکے کے نہریں اور بدلا دونگا میں انکو ثَوَابًا ثواب دینا کر مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ نزدیک
اللہ تعالی کے سے سمجھ لیجئے کہ وضع مظہر کی موضع مضمر میں دلیل ہے اوپر تعظیم ثواب دینے والے کے اور اضافت
ثواب کی طرف اپنے فرمائی اور اپنا وہ نام ذکر کیا کہ دلالت اوپر ذات مجموعہ صفات کے کرتا ہے یہہ نشان ہے تعظیم
ثواب عظیم الشان کا سبب یہ ہے کہ خدا سب سے بڑا ہے اسکا ہے فائق تو دیویگا ثواب ایسا ہے جو اسکے ہی لائق وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِ

اور اللہ تعالیٰ نزدیک انکے ہے اچھا ثواب اہل تفسیر لکھتے ہین کہ مشرکان مکہ معظمہ ساتھ فراخی اور عشرت کے
رہتے تھے اور فقراء مومنان ساتھ تنگی اور عسرت کے اوقات کاٹتے تھے انکے جمعین کدورت کہ بیت لتعجب ہے جو بت
پوجین ہین انکو ناز و نعمت ہے ہمین اس حق پرستی مین بلا اور رنج و محنت ہے مہ حق تعالیٰ نے واسطے تسلی انکے
کے ساتھ پیغمبر اپنے کے خطاب فرمایا اور مراد درویش امت کے ہین لَا يَغُرَّنَّكَ تَقَلُّبُ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي الْبِلَادِ
چاہئے کہ نہ فریب دین دل لے تجھکو جانا آنا کافرونکا بیچ شہرونکے واسطے تجارت کے کیونکہ یہہ آمد و رفت انکی مَتَاعٌ
قَلِيلٌ فائدہ ہے تھوڑا جلد جاتا رہیگا ثُمَّ مَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ پھر بعد موت کے آخرت مین جگہہ رہنے انکے کی دوزخ
ہے وَبِئْسَ الْمِهَادُ اور برا ہے بچھونا دوزخ لَٰكِنِ الَّذِينَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لیکن وہ لوگ کہ ڈرے ہین عقاب پروردگار
اپنے سے اور فائدہ دنیا کے پر مغرور نہین ہوئے لَهُمْ جَنَّاتٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ واسطے انکے بہشتین ہین
اس روش کی کہ جاری ہین نیچے درختون یا مکانون انکے کے نہرین پانی کی دودھ کی شراب کی شہد کی
خَالِدِينَ فِيهَا ہمیشہ رہنے والے بیچ اسکے نُزُلًا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ بیچ اس حالت کے کہ یہہ بہشتین مہمانی ہین نزدیک
اللہ کے سے سمجھ لیجئے کہ نزل اسے کہتے ہین جو اچھی نفیس چیزین ہیت منزل مہمان مین حاضر کرین واسطے اسکے
بزرگی کے اسے زبان ہندی مین مہمانی کہتے ہین بیت اتقا والون کو جنت مہمانی چاہئے ہمسے ستونکو لقاے
یار جانی چاہئے وَمَا عِنْدَ اللَّهِ خَيْرٌ لِلْأَبْرَارِ اور جو کچھ نزدیک اللہ تعالیٰ کے ہے الطاف خفیہ سے بہتر ہے واسطے نیکی
کرنیوالون کے فایدے دنیا فانی سے وَإِنَّ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ لَمَنْ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ اور تحقیق بعضے اہل کتاب سے وہ شخص
ہے کہ ایمان لاتا ہے ساتھ اللہ کے وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْكُمْ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِمْ اور ساتھ اس چیز کے کہ اتاری گئی
طرف تمھارے کہ قرآن شریف ہے اور ساتھ اس چیز کے کہ اتاری گئی ہے طرف انکے کہ توریت ہے اور یا انجیل سمجھ
لیجئے کہ مراد ابن سلام ہے اور اصحاب اسکے یا نجاشی اور اتباع اسکے خَاشِعِينَ لِلَّهِ بیچ اس حالت کے کہ ڈرانیوالے
ہین یا عاجزی کرنیوالے ہین واسطے خدا کے لَا يَشْتَرُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ ثَمَنًا قَلِيلًا نہین مول لیتے بدلے نشانیون
اللہ کے کہ احکام توریت مین یا نعت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم مول تھوڑا مثل علمائے یہود کے کہ رشوت خوار تھے
أُولَٰئِكَ لَهُمْ أَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ یہہ لوگ ڈرنے والے دیندار واسطے انکے ہے ذخیرہ رکھا ثواب انکا نزدیک پروردگار
انکے کے إِنَّ اللَّهَ سَرِيعُ الْحِسَابِ تحقیق خدا تعالیٰ جلدی لینے والا ہے حساب آسانی سے اور شتابی سے حساب
مومنونکا کریگا يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اصْبِرُوا اے لوگو کہ ایمان لائے ہو صبر کرو اوپر ادائے فرائض کے یا اوپر جہاد
کفار کے یا اوپر فرمانداری احکام شرعیہ کے سمجھ لیجئے کہ یہہ معنی اخیر کی خوب تر ہین کہ شامل ہین سب طاعتونکو
وَصَابِرُوا اور شکیبائی کرو لڑائی مین دشمنون سے اور پانو مضبوط رکھو میدان جنگ مین یا بقائی رکھو ایک دوسرے کو
بیچ لڑائی کے وَرَابِطُوا اور تیار رہو جنگ اعداء خدا کو یا مقید رکھو اپنے تئین بیچ عبادت کے سمجھ لیجئے کہ مرابطہ یہہ ہے

کہ مجاہدین گھوڑے اور ہتھیار اپنے تیار رکھیں کہ اید اکفار کی مسلمانوں پر نہ آنے دیں اور بعضے کہتے ہیں کہ مرابطہ انتظار
کرنا نماز کا ہی بعد نماز کے وَاتَّقُوا اللّٰهَ اور ڈرو خدا سے اور پرہیزگاری کرو لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ توکہ تم چھٹکارا پاؤ
بیت اتقا میں ہی فلاح دوجہاں یادرکھو اسکو تم ای مومناں ۞ بعضے محققوں نے اس آیت شریفہ کی یہہ
معنی کہی ہیں کہ ای مومنو صبر کرو اور مجاہدہ نفسوں کے ساتھ بچنے ہولے شیطانی کے اور بجالانے طاعت رحمانی
کے اور ثابت مضبوط قدم کاری بچے بجائے بچھے تھمائے رہو ساتھ تسلیم کے بلامیں اور رضا کے احکام قضامیں
اور تیار رہو واسطے توڑنے تعلقات ماسوائے اللہ کے اور پرہیزگاری کرو خطروں اور وسواسوں سے جو سوا خدا کے
اور دلمیں آتے ہیں اور ہمیشہ توجہ اور دھیان اپنا طرف اللہ کے رکھو توکہ چھٹکارا پاؤ تم حجابوں سے جو درمیان تمہارے
اور اللہ کے ہیں اور مرتبہ شہود اور مشاہدہ کا اور حضور اور احسان کا حاصل ہو بیت ہر گھڑی ہر دم نظر آنے
لگے ۞ سامھنے جلوے وہ دکھلانے لگے ۞ سورہ نسا ۞ مدنی ہی ایکسو چھتر آیتیں ہیں ایکہزار توسو پینتالیس
کلمے ہیں سولہ ہزار تیس حرف ہیں فواصل اسکی لو نا ہیں اور ربط اس سورہ کا ساتھ سورہ آل عمران
کے یہہ ہی کہ ختم اسکا ساتھ امر اتقا کے ہی اور شروع اسکا بھی بامر تقوی ہی

سورۃ النساء مدنیۃ وھی | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | مائۃ و ست و سبعین آیۃ

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ ای لوگو ڈرو اور پرہیز کرو غصے اور عذاب پروردگار اپنے سے جن نے
ساتھ محض قدرت اپنی کے پیدا کیا تمکو باوجود اختلاف رنگوں کے اور شکلوں کے اور زبانوں کے مِّنْ نَّفْسٍ
وَّاحِدَةٍ ایک تن سے کہ وہ آدم ہی وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا اور پیدا کیا اس ایک تن تنہا سے جوڑا اسکا کہ حوا ہی
اور اصح یہہ ہی کہ حوا کو آدم کی بائیں پسلی سے پیدا کیا وَبَثَّ مِنْهُمَا اور پھیلائے اور ظاہر کئے آدم اور حوا سے
بواسطے توالد اور تناسل کے رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَآءً مرد بہت اور عورتیں بسیار وَاتَّقُوا اللّٰهَ اور ڈرو مخالفت امر
خدا سے الَّذِيْ وہ خدا کہ تم وقت مہربانی اور مدد چاہنے کے ایک دوسرے تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ حاجت
مانگتے ہو اور قسم دیتے ہو ساتھ اسکے وَالْاَرْحَامَ اور ڈرو قطع رحموں سے آپسمیں ساتھ ایک دوسرے کے پیوند
مہر کرو اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا ۞ تحقیق اللہ ہی اوپر تمہارے تھا اور ہوگا اور نگہبان سب اقوال افعال تمہارے
جانتا ہی سمجھ لیجئے کہ جو کوئی اللہ کو نگہبان اپنا جانے اسے چاہئے کہ بیٹھنے اٹھنے میں احتیاط رکھے کہ اللہ دیکھتا ہی
کچھ ایسا کام صادر ہو جسمیں شرمندگی اپنی اس جناب میں ہو نظم جب یہہ سمجھا کہ نگہبان ہی خدا دیکھتا ہی سب برا اور
بھلا پھر بھلا کیوں کر برائی کیجئے ہو سکے جتنی بھلائی کیجئے وَاٰتُوا الْيَتٰمٰٓى اَمْوَالَهُمْ اور دو یتیموں کو ای ولیو وصیو انکے
مال انکے جو بسبب وصیت اور ولایت کے تصرف میں لائے ہو لکھا ہی کہ اولیا یتیموں کے مال میں تصرف نالائق کرتے تھے
جیسی اپنی بکری دبلی یتیموں کے بکریوں میں ملا کے پھر موٹی بکری ایک پکڑ لے اور کہا کہ یہہ بکری ہی عوض میں بکری کے حق تعالی

نے ارشاد کیا وَلَا تَتَبَدَّلُوا الْخَبِيثَ بِالطَّيِّبِ اور مت بدلو مال ناپاک کو یتیم کے ساتھ مال پاک اپنے کے یعنے نہ لو اچھے
مال کو یتیم کے کہ تمھارے حق مین وہ ناپاک ہی عوض مین اپنے برے مال کے کہ تمھارے نزدیک وہ پاک ہی تھ
وَلَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَهُمْ إِلَىٰ أَمْوَالِكُمْ اور مت کھاؤ مال اُنکے ملا کر ساتھ مالون اپنے کے إِنَّهُ كَانَ حُوبًا كَبِيرًا تحقیق یہہ
کھانا مال یتیم کا یا بدل کرنا یا خیانت کرنی اسمین گناہ ہی بڑا یہہ آیۃ شریفہ نازل ہوئی ہی ایک غطفانی کے شان مین
کہ اسکا بھائی مرگیا تھا ایک بیٹا چھوڑ کر وہ چچا اپنے کے سبب اُسکے مال پر متصرف ہوا جب وہ لڑکا بالغ ہوا اپنا مال
مانگنے لگا چچا نے دینے مین تاخیر کی یہہ قصہ محکمے مین پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے آیا یہہ آیت نازل ہوئی اُس
غطفانی نے نعوذ باللہ من الحوب الکبیر پڑھکر تمام مال اُس بھتیجے کا حوالہ کیا وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَىٰ اور اگر
ڈرتے ہو تم یا جانتے ہو تم یہہ کہ نہ انصاف کروگے تم بیچ مال یتیمونکے سمجھ لیجیے کہ صحیح بخاری مین حضرت عائشہ صدیقہ رض
سے نقل کیا ہی کہ یہہ آیت اُسکے شان مین اُتری ہی جسنے ایک یتیمہ کو اپنے گود مین پالا تھا اور اُسکے مال پر متصرف
ہوا تھا چاہتا تھا کہ اُسے قید نکاح مین لاؤن اور حق خدمت اور تعیین مہر جیسا کہ چاہیے نکرون اور طرح طرح کی محنت مین
ڈالون خلاف مرضی اسکے کرون یہہ آیت نازل ہوئی کہ اگر جانتے ہو تم کہ تعیین مہر یتیمون مین اور اداے مال مین
اُنکے انصاف نکروگے فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ پس نکاح کرو تم جو خوش آئی تمکو عورتون سے مَثْنَىٰ وَثُلَاثَ
وَرُبَاعَ دو دو اور تین تین اور چار چار نکاح کرنیوالا مختار ہی اُن عدد مذکورہ سے جتنی چاہے کرے فَإِنْ خِفْتُمْ
أَلَّا تَعْدِلُوا پس اگر ڈرو تم یہہ کہ نہ عدل کروگے اِن عورتون مین فَوَاحِدَةً پس اختیار کرو ایک عورت کو أَوْ مَا
مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ یا اُس چیز کو کہ مالک ہین اُسکے داہنے ہاتھ تمھارے یعنے تمھارا جنمین ساتھ ملکیت کے تصرف
ہی وہ کون ہین لونڈیان ہین اُنمین نہ کچھ قید عدد کی ہی نہ حصر رکھیگی ذَٰلِكَ أَدْنَىٰ أَلَّا تَعُولُوا یہہ اختیار
کرنا ایک زن آزاد کا یا لونڈی کا بہت نزدیک ہی اس سے کہ نہ بے انصافی کرو وَآتُوا النِّسَاءَ اور دو تم اُن
عورتونکو کہ قید نکاح مین لائے ہو صَدُقَاتِهِنَّ مہر اُنکا بیچ استحالت کے کہ ہی وہ نِحْلَةً ہدیہ اور عطیہ کہ اللہ تعالے
کے طرف سے بخشا گیا ہی اُنکو فَإِنْ طِبْنَ لَكُمْ پس اگر وہ عورتین خوشنحو ہون اور بخشدین واسطے تمھارے
عَنْ شَيْءٍ مِنْهُ نَفْسًا کچھ چیز سے اُس مہر مین سے جہت نفس سے یعنے خوشی نفس سے اور رغبت دل سے
فَكُلُوهُ هَنِيئًا مَرِيئًا پس کھاؤ اس چیز کو سہتا پچتا اور کام مین لاؤ اسکو سازگار خوشگوار تفسیر مدارک مین لکھا ہی
کہ ہنی وہ جسمین گناہ نہو اور مری وہ ہی کہ جس سے درد اور رنج نہ پہنچے وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَاءَ أَمْوَالَكُمْ اور نہ دو بے
وقوفون کم عقلونکو مال اپنے سمجھ لیجئے کہ یہہ خطاب ساتھ اولیاے یتیمون کے ہی اور اضافت مال کی طرف اُنکے
واسطے تصرف اُنکے کے ہی اُس مال مین بحق ولایت الَّتِي جَعَلَ اللَّهُ لَكُمْ قِيَامًا وہ مال جو کئے ہین خدا نے واسطے
تمھارے سبب قائم رکھنے معیشت دنیا کے اور واسطے حاصل ہونے امور دین کے مثل حج جہاد زکوۃ صدقات

نفقات ضیافات کے اور سوا انکے طرح طرح کی خیرات کی وَّارْزُقُوْهُمْ اور کھلاؤ بیوقوفون کو یعنے انکے کھانیکے
واسطے ہر روز کچھ مقرر کردو فِيْهَا اُس مال مین سے قدر احتیاج انکے کے وَاكْسُوْهُمْ اور پہناؤ کپڑے انکو
بقدر حال وَقُوْلُوْا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا اور کہو بعد کھلانے پہنانیکے واسطے انکے بات اچھی مثلاً اگر یتیم ہو تو کہو
یہہ مال تیرا ہی ہے ہم خزانچی تیرے ہین جب تو بڑا ہوگا تیرے حوالے کرینگے اور عورتون کو بھی وعدہ کرو کہ
دل انکا خوش رہے وَابْتَلُوا الْيَتٰمٰى اور آزمایا کرو یتیمونکو اگر مرد ہون تو ساتھ عقل تمیز کے بیچنے مین خریدنے مین
مال کے اور اگر عورتین ہون تو امور خانے مین عقل انکی دریافت کرو حَتّٰٓى اِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ یہانتک کہ جب
پہنچین حد نکاح کو یعنے بالغ ہون فَاِنْ اٰنَسْتُمْ مِّنْهُمْ رُشْدًا پس اگر پاؤ تم بعد بلوغ کے انمین سے ہشیاری
دین دنیا کے کام مین فَادْفَعُوْٓا اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ پس حوالہ کرو تم طرف انکے مال انکے جو تمہارے پاس تھے
وَلَا تَاْكُلُوْهَآ اور مت کھاؤ اے وصیو مال یتیمونکے اور ضایع نکرو اِسْرَافًا از روے زیادتی کے حد سے یعنے
زیادہ اس سے جو قاضی نے مقرر کیا ہے وَّبِدَارًا اور دوسرے نہ ضایع کرو مال یتیمونکے از روے جلدی کے
اَنْ يَّكْبَرُوْا خوف اس بات کے سے کہ بڑے ہو جاوین یعنے شتابی یتیمون کے مال کھانے مین نکرو خوف کرکر
اسکا کہ بڑے ہو کر یہہ ہم سے لیوینگے وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا اور جو کوئی ہو وصی اور ولی بے احتیاج فَلْيَسْتَعْفِفْ
پس چاہئے کہ مال یتیم سے بچے وَمَنْ كَانَ اور جو کوئی ہو ان لوگون مین سے کہ مال یتیم کا جنکے ہاتھ مین ہے
فَقِيْرًا درویش محتاج فَلْيَاْكُلْ بِالْمَعْرُوْفِ پس چاہئے کہ کھاوے مال یتیم سے ساتھ انصاف کے یعنے
بقدر حاجت کھانے پینے کے یا بمقدار اجرت سعی اپنے کے فَاِذَا دَفَعْتُمْ اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ پس جب حوالے کرو طرف
یتیمونکے مال انکے فَاَشْهِدُوْا عَلَيْهِمْ پس گواہ پکڑ لو اوپر اقرار انکے کے ساتھ قبض مال انکے تا کہ پھر کبھی جھگڑا نہو
وَكَفٰى بِاللّٰهِ حَسِيْبًا اور کفایت کرتا ہے اللہ تعالی گواہ اوپر بندون کے یا جزا دینے والا اوپر اعمال انکے کے یا حساب
کرنیوالا بیچ روز جزا کے سمجھ لیجئے کہ عرب والون کی ایام جاہلیت مین عادت تھی کہ عورتون کو اور لڑکون کو میراث
نہین دیتے تھے اور کہتے تھے کہ میراث کا مال وہ لے جو دشمنون سے قتال کر سکے جب حضرت مدینہ مین
تشریف لائے وہی قانون جاری تھا یہانتک کہ ام کحی نے آپ سے اگر عرض کیا کہ اوس بن صامت اسلام قبول
کرکر موا ہے اوس سے تین لڑکیان رکھتی ہون اور وہ مال بہت چھوڑ گیا ہے پیچھے زاد بھائی اسکے اسپر
متصرف ہین مجھے اور لڑکیون کو محروم رکھتے ہین حضرت نے انکو بلا کر پوچھا انھون نے چاہا کہ وہی قانون
جاہلیت جاری رہے اور طریق بیداد جو چلا آتا ہے آبا اجداد سے نہ بدلے حق تعالی نے یہہ آیت نازل
فرمائی لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ واسطے مردون کے بڑے ہون یا چھوٹے حصہ ہے
اس چیز سے کہ چھوڑ گئے ہین ماں باپ اور قرابتی وَلِلنِّسَاۗءِ نَصِيْبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ اور واسطے

عورتون کے بہی حصہ ہے اُس چیز سے کہ چھوڑ گئے ہین مان باپ اور قرابتی مِمَّا قَلَّ مِنْهُ اَوْ كَثُرَ اُس
چیز سے کہ تھوڑا مال گذاشتہ سے یا بہت ہو حق تعالی نے مقرر فرمایا ہے واسطے انکے نَصِيبًا مَفْرُوضًا
حصہ باندازہ پیدا کیا ہوا وَاِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ اُولُوا الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنُ اور جب حاضر ہون بیچ وقت بانٹنے میراث
کے قرابت والے جنکا میراث مین حق نہین اور یتیم کہ بیگانے ہین اور فقیر فَارْزُقُوْهُمْ مِّنْهُ پس دو انکو کچھہ اُسمین سے
جو بانٹا جاتا ہے تاکہ دل انکے خوش ہون سمجھہ لیجئے کہ مراد اس سے حاضران مجلس ہین بانٹنے کے وقت
انکو بھی بطریق صدقہ کچھہ دیا چاہئے اور کہا ہے مفسرین نے کہ یہہ امر بر سبیل وجوب تھا جب آیت میراث
اور وصایا کی نازل ہوئی منسوخ ہو گیا وَقُوْلُوْا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا اور کہو اس جماعت کو یعنے قرابت والون
اور یتیمون اور فقیرونکو بات اچھی کہ جس سے وہ خوش ہون وَلْيَخْشَ الَّذِيْنَ لَوْ تَرَكُوْا مِنْ خَلْفِهِمْ اور چاہئے کہ
ڈرین وہ لوگ جو چھوڑ جاوین پیچھے مرنے اپنے سے ذُرِّيَّةً ضِعٰفًا اولاد عاجز ناتوان خَافُوْا عَلَيْهِمْ ڈرین
اوپر انکے بینوائی سے اور ضایع ہونے سے یعنے وارثون کو چاہئے کہ ضعیفون اقرباؤن پر اور یتیمون پر اور
فقیرون پر نظر مجلس قسمت مین نظر رحمت شفقت کی کرین اور خیال کرین کہ اگر انکی اولاد ایسی عاجز ہو کر ایسے
مقام پر آئی تو اُسپر یہہ رحم کرین یا نکرین پس جو اپنی اولاد پر نکر سکین وہ انپر بھی نکرین کہ بیت جو اپنی جان ہے
نروا رکھو دوستو نہ وہ چاہئے کہ اور یہہ بھی مت روا رکھو فَلْيَتَّقُوا اللّٰهَ پس چاہئے کہ ڈرین عذاب خدا سے
وَلْيَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا اور چاہئے کہ کہین ساتھہ حاضران مجلس قسمت کے بات محکم درست و راست یعنے عذر بہ
خوشخوئی اور وعدہ بہ نیکوئی اِنَّ الَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْيَتٰمٰى ظُلْمًا تحقیق وہ لوگ کہ جرات کر کے کھاتے
اور ضایع کرتے ہین مال یتیمون کے جہت ظلم و ستم سے اِنَّمَا يَاْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا سوا اسکے نہین کہ کھاتے ہین بیچ
پیٹون اپنے کے آگ انوار مین ابی بردہ سے نقل کیا ہے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالی
ایک قوم کو روز قیامت مین اٹھاویگا قبرون سے اور انکے منہہ سے شعلے نکلینگے اصحابون نے پوچھا کہ وہ کون سے
لوگ ہین فرمایا کہ نہین دیکھا تمنے جو حق تعالی فرماتا ہے انما یاکلون فی بطونہم نارا اور تفسیر کبیر مین مذکور ہے
کہ قیامت کے دن یتیمون کے مال کھانے والے عرصات مین آوینگے اور آگ انکے پیٹ مین بھری ہوگی شعلے مارتے
ہوئے دہوان منہہ سے اور ناک سے اور کانون سے اور آنکھون سے نکلیگا اس علامت سے سب پہچان لینگے
کہ یہہ کھانیوالے مال یتیمون کے ہین سمجھہ لیجئے کہ بموجب ان روایتون کے حمل آگ کھانیکا ظاہر پر مناسب تر ہے
وَسَيَصْلَوْنَ سَعِيْرًا اور شتاب جاوینگے یہہ کھانیوالے مال یتیمون کے دوزخ مین سمجھہ لیجئے کہ یصلون بصیغہ معلوم
اور مجہول دونو قرائتین ہین امام حفص کی قرات بصیغہ معلوم ہے اور جنکی قرات بصیغہ مجہول ہے وہ یہہ معنی کہتے ہین کہ ڈالے جاوینگے آگ مین
يُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ فِيْٓ اَوْلَادِكُمْ امر فرماتا ہے تمکو اللہ تعالے بیچ کام اولاد تمھارے مقدار میراث بانٹنے یا فرض کرتا ہے ساتھہ حکم

اپنے کے بیچ حق فرزندوں تمھارے کے سہام میراث کی اس طرح ہے کہ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ واسطے مرد کے ہے مانند حصہ دو
عورتوں کے فَإِنْ كُنَّ نِسَاءً پس اگر ہوویں اولاد میت کی عورتیں خالص کہ انکے ساتھ مرد نہو فَوْقَ
اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ زیادہ دو سے یا دو پس واسطے انکے ہیں دو تہائیاں اس چیز کے جو چھوڑ
گیا مرنیوالا وَإِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ اور اگر ہووے وارث ایک ہی بیٹی پس واسطے اسکے ہے
آدھا متروکہ میت سے وَلِأَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا السُّدُسُ اور واسطے ماں باپ اس میت کیواسطے ہر ایک کے ہے
ان دونوں میں سے چھٹا حصہ مِمَّا تَرَكَ اس چیز سے کہ چھوڑ گیا ہے وفات پانیوالا إِنْ كَانَ لَهُ وَلَدٌ
اگر ہو واسطے وفات پانیکے اولاد بیٹا یا بیٹی فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ وَلَدٌ وَوَرِثَهُ أَبَوَاهُ فَلِأُمِّهِ الثُّلُثُ پس اگر نہووے
وفات پانیوالے کے اولاد اور وارث اسکے ہوویں ہی ماں باپ اسکے پس واسطے ماں اسکے کے ہے تیسرا
حصہ مال سے اور باقی کا مال سب کا سب باپ کا ہے فَإِنْ كَانَ لَهُ إِخْوَةٌ پس اگر ہوں واسطے وفات پانیوالے
کے بھائی سگے ماں باپ سے یا ماں سے سگے باپ سے سوتیلے یا بعضے باپ سے سگے بعضے ماں سے ایسی بہنیں
فَلِأُمِّهِ السُّدُسُ پس واسطے ماں میت کی ہے چھٹا حصہ متروکہ کا اور پھر جو باپ ہو تو باقی اسکا ہے نہ بھائی
بہن کا اور یہہ حصے وارثوں کے جو فرض ہوئے ہیں انکو پہنچتے ہیں مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصِي بِهَا أَوْ دَيْنٍ پیچھے وصیت کے
جو وصیت کر جاویں ساتھ اسکے میت یا پیچھے ادا کرنے قرض کے جو ذمہ میں میت کے ہو اور یوصی بصیغہ مجہول بھی
قرات آئی ہے یعنے وصیت کیا گیا ہے ساتھ اسکے آبَاؤُكُمْ وَأَبْنَاؤُكُمْ باپ تمھارے اور بیٹے تمھارے لَا تَدْرُونَ
أَيُّهُمْ أَقْرَبُ لَكُمْ نَفْعًا نہیں جانتے تم کہ کون انمیں سے نزدیک تر اور بکار آئندہ تر ہے واسطے تمھارے
نفع میں یعنے تم نہیں جانتے کہ اصول اور فروع ورثہ سے کونسا ہے تمکو زیادہ تر نفع پہنچانیوالا دنیا میں ساتھ نفقہ
کے اور آخرت میں ساتھ شفاعت کے اور حق تعالی احوال وارث اور مورث کا جانتا ہے پس قطع کئے سہام
مواریث کے اور فرض کئے فَرِيضَةً فرض کرنا مِنَ اللَّهِ ثابت طرف اللہ تعالی کے سے إِنَّ اللَّهَ كَانَ
عَلِيمًا حَكِيمًا تحقیق اللہ تعالی ہے جاننے والا مرتبہ ہر ایک وارث کا حکم کرنیوالا مقدار کا حصول انکے کے
وَلَكُمْ اور واسطے تمھارے ہے ای شوہرو نِصْفُ مَا تَرَكَ أَزْوَاجُكُمْ آدھا اس چیز کا کہ چھوڑ گئے ہیں بیبیاں
تمھاری إِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُنَّ وَلَدٌ اگر نہو واسطے ان بیبیوں کے اولاد ایک یا زیادہ تمسے یا اور سے بیٹا یا بیٹی
اپنی یا بیٹی پوتی پڑپوتی کی کیتی ہی نیچے اترتے جائے فَإِنْ كَانَ لَهُنَّ وَلَدٌ پس اگر ہو واسطے انکے اولاد
کسی وجہ سے ہو فَلَكُمُ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْنَ پس واسطے تمھارے ہے چوتھائی اس چیز سے کہ چھوڑ گئیں بیبیاں
تمھاری اور یہہ حصہ آدھا یا چوتھائی پہنچتا ہے تمھیں مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصِينَ بِهَا پیچھے وصیت کے جو بیبیاں تمھاری
وصیت کر جاویں ساتھ اسکے أَوْ دَيْنٍ یا پیچھے ادا کرنے قرض کے جو انپر ہو وَلَهُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْتُمْ اور واسطے

بی بیوں کے

بی بیون کے ہے چوتھائی اُس چیز کی کہ چھوڑ جاؤ تم خواہ ایک بی بی ہو خواہ زیادہ ہون سب چوتھائی مین
شریک ہووین اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّكُمْ وَلَدٌ اگر نہو واسطے تمھارے اولاد خواہ ایک خواہ زیادہ خواہ لڑکا خواہ لڑکی خواہ
اِسنے خواہ اَورسے فَاِنْ كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا تَرَكْتُمْ پس اگر ہو واسطے تمھارے اولاد جسطرح سے کہ ہو
پس واسطے بی بیون کے ہے آٹھوان حصہ اُس مال مین سے کہ چھوڑ جاؤ تم مِّنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوْصُوْنَ بِهَآ اَوْ دَيْنٍ
پیچھے وصیت کے کہ وصیت کر جاؤ ساتھ اُسکے یا پیچھے ادا کرنے قرض کے جو تمپر ہو وَاِنْ كَانَ رَجُلٌ يُّوْرَثُ كَلٰلَةً
اور اگر ہو وہ مرد کہ میراث کئے جاتے ہین اُسکے کلالہ یعنے اولاد اور والدین نرکھتا ہو اَوِ امْرَاَةٌ یا عورت ہو کلالہ
وَّلَهٗ اَخٌ اَوْ اُخْتٌ اور واسطے اُس مرد کے اور عورت بھی اِس حکم مین داخل ہے بھائی مادری یا بہن مادری
ہو یعنے مان دونون کی ایک ہو اور باپ دو ہون فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ پس واسطے ہر ایک کے اِن دونو
بھائی بہن مین سے چھٹا حصہ ہے میراث کلالہ سے اور مذکر اِس صورت مین ساتھ مونث کے یکسان ہے
فَاِنْ كَانُوْٓا اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ پس اگر ہون اولاد مادری زیادہ اِس سے کہ ایک بھائی ہو یا ایک بہن ہو فَهُمْ
پس وہ سب کے سب مرد ہون یا عورتین ہون یا ملے جلے عورت مرد ہون شُرَكَآءُ فِي الثُّلُثِ ساجھی ہین
برابر بیچ تہائی کے نہ مرد کو زیادتی نہ عورت کو کمی اور یہہ میراث انکو پہنچتی ہے مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصٰى بِهَآ
پیچھے جاری کرنے وصیت کے کہ وقت مرنیکے وصیت کیا جاتا ہے ساتھ اُسکے اَوْ دَيْنٍ غَيْرَ مُضَآرٍّ یا پیچھے ادا
کرنے قرض کے دران حالیکہ میت نہ ضرر پہنچانیوالا ہو وارثون کو وصیت مین اور قرض مین سمجھ لیجئے کہ ضرر
وارثون کا وصیت مین یہہ ہے کہ تہائی مال سے زیادہ وصیت کرے اور ضرر وارثونکا قرض مین یہہ ہے کہ
جسکا قرض واقع مین ہو اُسکا اپنے ذمے مین نمان مرے وَصِيَّةً مِّنَ اللّٰهِ مقرر کیا گیا اللہ کیطرف سے
وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَلِيْمٌ اور اللہ تعالی جاننے والا ہے نیتین تمھاری نفع ضرر مین تحمل کرنیوالا ہے گناہگارون کو
عذاب دینے مین جلدی نہین کرتا ہے اور توبہ سے گناہ بخشتا ہے تِلْكَ یہہ احکام کہ پہلے گذرے امور
یتامی مین اور مہمات نکاح مین اور قسمت مواریث مین حُدُوْدُ اللّٰهِ حدین ہین حکم خدا کے کہ اُس سے تجاوز
نچاہیے وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اور جو کوئی کہا مانے اللہ کا اور رسول اُسکا ان حکمونمین يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ
مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ داخل کریگا اُسکو اللہ تعالی بہشتونمین چلتے ہین نیچے اُسکے نہرین خٰلِدِيْنَ فِيْهَا دران حالیکہ
داخل ہون بیچ ان بہشتون کے ہمیشہ وَذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ اور یہہ داخل ہونا مطیعون کا بہشت مین ایسا
کہ ہمیشہ رہین مراد پانا ہے بڑا وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اور جو کوئی نافرمانی کرے اللہ کی اور رسول اُسکے کی
مانند عیینہ بن حصین فزاری کے کہ ساتھ میراث دینے عورتون کے اور لڑکون کے راضی نہوا اور کہنے لگا کہ مین میراث اُسکو دونگا جو پشت
مرکب پر مقاتلہ کریگا حق تعالی نے یہہ آیت بھیجی کہ جو کوئی کہا نمانے اللہ اور رسول کا وَيَتَعَدَّ حُدُوْدَهٗ اور گذر جاوے



حدون اسکے سے کہ حلال اور حرام اور میراث اور تمام احکام مین مقرر ہوئے ہین يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيهَا
اللہ تعالی داخل کریگا اسکو آگ مین دران حالیکہ ہمیشہ رہنے والا ہوگا بیچ اسکے سمجھ لیجیے کہ مذہب صحیح یہہ ہے کہ
خلود بجہت استحلال محرمات ہے وَلَهُ عَذَابٌ مُّهِينٌ اور واسطے اُس عاصی مستحل کے عذاب ہی ذلیل کرنے والا
وَاللَّاتِي يَأْتِينَ الْفَاحِشَةَ اور وہ عورتین کہ بجہت متابعت ہوائے نفس کے آتی ہین بے حیائیون کو اور مرتکب برے
کام کے ہوتی ہین مِنْ نِسَائِكُمْ بی بیون تمہاری سے مراد اس سے محصنات ہین یعنے خاوندوالیان فَاسْتَشْهِدُوا
عَلَيْهِنَّ پس تم اے صاحب احکام شریعت شاہد مانگو اوپر کام برے ان عورتون کے أَرْبَعَةً مِّنْكُمْ چار مرد
عاقل بالغ اپنے مین سے یعنے مسلمانون مین سے تا اُسپر گواہی دین فَإِنْ شَهِدُوا فَأَمْسِكُوهُنَّ فِي الْبُيُوتِ
پس اگر چار آدمی زنا پر گواہی دے دین پس بند رکھو ان عورتون کو بیچ گھرون کے سمجھ لیجیے کہ اصح اقوال یہہ ہے
کہ اول اسلام مین حکم عقوبت زنان زناکار کا یہی تھا کہ گھرون مین بند کرین حَتَّىٰ يَتَوَفَّاهُنَّ الْمَوْتُ یہانتک
کہ اٹھالیوے انکو موت یا ملک الموت أَوْ يَجْعَلَ اللَّهُ لَهُنَّ سَبِيلًا یا پیدا کرے اللہ تعالی واسطے انکے کچھ راہ کہ جس سے
مخلصی پائین پھر یہہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لے لو مجھ سے قد جعل اللہ لهن سبيلا تحقیق مقرر
کردی اللہ نے واسطے انکے راہ صحابہ متوجہ ہوے کہ وہ کونسی راہ ہے فرمایا کہ جس نے خاوند دیکھا ہو اسکو سو کوڑے
اور جس نے دیکھا ہو اسکو سنگسار کرنا ہے پس امساک بیوت موقوف ہوا اور اشہاد اور استشہاد باقی رہا نہ
وَاللَّذَانِ يَأْتِيَانِهَا مِنْكُمْ اور جو مرد اور زن غیر محصن آوین دونون بیحیائی کو تم سے کہ مسلمانان آزاد ہو فَآذُوهُمَا
پس ایذا دو انکو ساتھ زبان کے اور سرزنش اور ملامت کرو ابن عباس رضنے فرمایا کہ ہاتھ سے بھی ایذا دی چاہیے
فَإِنْ تَابَا وَأَصْلَحَا پس اگر توبہ کرین اُس فاحشہ سے اور نیکی پر آوین فَأَعْرِضُوا عَنْهُمَا پس منہہ پھیر لو تم ان سے
اور دست بردار ہو انکے ایذا سے یہہ حکم بھی منسوخ ہے ساتھ حکم کوڑے لگانیکے إِنَّ اللَّهَ كَانَ تَوَّابًا رَّحِيمًا تحقیق
اللہ ہے توبہ قبول کرنیوالا بندون سے مہربان اوپر توبہ کرنیوالون کے إِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللَّهِ سوا اسکے نہین کہ توبہ
قبول کرنا اوپر اللہ کے ہے نہ بطریق وجوب بلکہ موافق وعدے کے کہ خلاف اسمین متصور نہین اور وعدہ
قبول توبہ کا لِلَّذِينَ يَعْمَلُونَ السُّوءَ بِجَهَالَةٍ واسطے ان لوگون کے ہے کہ کرتے ہین برائی ساتھ نادانی کے
ثُمَّ يَتُوبُونَ مِنْ قَرِيبٍ پھر توبہ کرتے ہین جلدی سے سمجھ لیجیے کہ جلدی عبارت ہے پہلے حضور موت سے یا پہلے
دیکھنے سے ملک الموت کے یا زمان صحت سے یا پہلے اس سے کہ دوستی گناہ کی دلمین کھب جاوے اور اصح اقوال کا یہہ ہے
کہ پہلے مرگ سے سب زمانہ قریب ہے اگرچہ لحظہ ہو تفسیر مین لکھا ہے کہ جو کوئی ایکدم پہلے موت سے توبہ کرتا ہے فرشتے اسکو
کہتے ہین بطریق استحسان کہ کیا جلد آیا تو اور کیا خوب شتابی کی تو نے اور مؤید اس قول کا ہے وہ جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا ہے کہ ان اللہ یقبل توبة عبده مالم یتغیر عقله بندے کی قبول حق کرتا ہے توبہ جبتک دم واپسین نہووے اسکا نہ بزرگون نے

فرمایا ہی کہ آدمی کو وقت مرنے کا اپنے معلوم ہی پس چاہئے کہ ہر ایک دم کو دم آخر سمجھ کر توبہ سے غافل نرہے
بیت ہر دم وہ نیکیون رافت باور دو ندم ہوئے عمر اپنے کا جو سمجھے ہوے کہ نادم ہوئے فَاُولٰئِکَ پس یہی
لوگ کہ اللہ سے توفیق پاکر توبہ کرتے ہین یَتُوْبُ اللّٰہُ عَلَیْہِمْ توبہ قبول کرتا ہی اللہ تعالی اور پھرتا ہی
ساتھ مغفرت کے اوپر انکے وَکَانَ اللّٰہُ عَلِیْمًا حَکِیْمًا اور ہی اللہ تعالی جاننے والا توبہ کرنیوالون کی توبہ کا حکم
کرنیوالا کہ توبہ کرنیوالونکو عقوبت ہوگی وَلَیْسَتِ التَّوْبَۃُ لِلَّذِیْنَ یَعْمَلُوْنَ السَّیِّاٰتِ اور نہین قبول توبہ واسطے
ان لوگون کے کہ بطریق اصرار کرتے جاتے ہین برائیان حَتّٰی اِذَا حَضَرَ اَحَدَہُمُ الْمَوْتُ یہانتک کہ جب حاضر ہوتی
ہی ایک کو انہین سے موت قَالَ اِنِّیْ تُبْتُ الْاٰنَ کہتا ہی تحقیق مین نے توبہ کی اب سمجھ لیجئے کہ یہہ منافقون
کے توبہ کا بیان ہی اور توبہ انکی اسلام ہی بحسب باطن پس یہہ اسلام لانا انکا وقت معاینہ مرگ کے مقبول
نہین وَلَا الَّذِیْنَ یَمُوْتُوْنَ وَہُمْ کُفَّارٌ اور نہ توبہ مقبول ہی واسطے ان لوگون کے جو مرجاتے ہین اور حال انکا
وہ کافر ہین یعنی کسی کافر اور منافق سے وقت قبض روح کے ایمان مقبول نہین اسواسطے کہ یہہ ایمان یاس
ہی کہ سود نہین رکھتا فَلَمْ یَکُ یَنْفَعُہُمْ اِیْمَانُہُمْ لَمَّا رَاَوْا بَاْسَنَا یعنی پس نتھا کہ نفع کرتا انکو ایمان انکا جب دیکھا
انہون نے عذاب ہمارا اُولٰئِکَ یہہ گروہ کہ منافق ہین اور یہہ جو کفر پر مرے ہین اَعْتَدْنَا لَہُمْ عَذَابًا اَلِیْمًا
تیار کیا ہی ہمنے واسطے انکے آخرت مین عذاب درد دینے والا کہ تخفیف اور انقطاع نہین رکھتا سمجھ لیجئے
کہ رسم تھی جاہلیت مین کہ جو کوئی مرجاتا تھا اور جورو انکی رہ جاتی تھی تو بیٹا اس میت کا جو اور جورو سے ہوتا تھا
یا اور کوئی اقرباؤن اسکے سے جو استحقاق میراث کا رکھتا تھا وقت مصیبت کے کپڑا سر پر اس عورت کے ڈال دیتا تھا
اور اس عمل سے اسکو اپنے تصرف مین لاتا تھا یا تو اسی مہر پر میت کے نکاح مین لاتا تھا یا کسی سے نکاح باندھ کر
اسکا مہر معجل اسکا آپ لے لیتا تھا یا اسے نکلنے ندیتا تھا قید رکھتا ہی یہانتک کہ جو میراث کہ میت سے اسے پہنچی ہوتی
تھی آپ لے لیتا تھا یا وہ مرجاتی اور اسباب مال اسکا اسکے پاس رہ جاتا اور اگر وہ عورت چادر ڈالنے کے پہلے ہی
اپنے اہل مین چلی جاتی تو وارثونکو میت کے اسپر دسترس ہوتا تھا اور اسلام مین بھی اسی قانون کی رعایت کرتے
تھے یہانتک کہ ابو قیس انصاری مرگئے جورو انکی کبیشہ نام رہ گئی بیٹا ابو قیس کا کہ اور جورو سے تھا ہی طور چاہنے
لگا کبیشہ نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے یہہ احوال عرض کیا حضرت نے فرمایا کہ صبر کر کر اپنے گھر بیٹھ دیکھ کہ جناب
الٰہی سے کیا حکم آتا ہی کبیشہ اپنے گھر جا بیٹھی پھر اور عورات مدینہ کے جو اسی بلا مین مبتلا تھین خدمت نبوی مین
حاضر ہوکر عرض کرنے لگین کہ ہم سب بمثل کبیشہ کے اسی دام آلام مین قید ہین حق تعالی نے یہہ آیت نازل کی یَآ اَیُّہَا
الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا یَحِلُّ لَکُمْ اَنْ تَرِثُوا النِّسَآءَ کَرْہًا اے لوگو جو ایمان لائے ہو نہین حلال واسطے تمھارے یہہ کہ وارث
ہو جاؤ عورتونکے زبردستی سمجھ لیجئے کہ اگر کوئی کہے کہ اس آیت سے یہہ نکلا کہ میراث لو بکراہت اور لو تو لو بطوع و رغبت تو جواب

اس خدشے کا یہہ ہے کہ تخصیص شی کی ساتھ ذکر کے دلالت نفی ماعدا پر نہین کرتی جیسی اور آیت مین ہے ولا
تقتلوا اولادکم خشیۃ املاق یعنے اور مت مار ڈالو اولاد اپنی کو ڈر افلاس کے سے کیونکہ قتل ور افلاس کا ہو
تب بھی تو جائز نہین ہے ولا تعضلوھن لتذھبوا ببعض ما اتیتموھن اور مت منع کرو انکو تو کہ لے
لیوین یعنے وہ چیز کہ دی ہے تمنے انکو مہر سے کہا ہے کہ یہہ خطاب ان مردون کو ہے جو اپنی عورتون کو بند کرتے ہین
گھرو مین واسطے اسکے کہ اپنے مہر سے دست بردار ہون الا ان یاتین بفاحشۃ مبینۃ مگر یہہ کہ آوین ساتھ بیحیائی
ظاہر کے یعنے جب جورو صحبت سے خاوند کے نفرت کرے تو مرد کو روا ہے کہ اس سے خلع چاہے اور کہا ہے کہ فاحشہ
بمعنی زنا ہے اور حد اسکی ایام جاہلیت مین تا ابتداے اسلام کے سترداد صداق راتب تھی اور اب یہہ حکم منسوخ ہے
وعاشروھن بالمعروف اور صحبت رکھو ان عورتون سے کہ مرتکب فواحش نہین ہوئے ہین ساتھ اچھی طرح کے یعنے
نیکی کرو انکے ساتھ کہنے مین کرنے مین کھلانے مین پہنانے مین رکھنے مین مکان کے پاس کھاو انکو احکام اور آداب
شریعت کے کہ اس سے بہتر اور کوئی نیکی نہین فان کرھتموھن فعسی ان تکرھوا شیئا پس اگر ناپسند رکھو انکو تو
صبر کرو انپر پس شاید یہہ کہ مکروہ رکھو تم کسی چیز کو ویجعل اللہ فیہ خیرا کثیرا اور کرے اللہ تعالی تمہارے واسطے
بیچ اس چیز مکروہ کے بھلائی بہت یعنے ثواب بڑا عنایت کرے تمکو تحمل کرنے پر اس ناپسند چیز کے وان اردتم
استبدال زوج مکان زوج اور اگر چاہو تم بواسطے کراہت کے صحبت زوجات کے بن واقع ہونے بدخوئی اور بے حیائی کے
انسے بدل لینا ایک جورو کا جگہہ جورو دوسری کے واتیتم احدٰھن اور دیا تمنے ایک کو انمین سے کہ جسکے طلاق کا
ارادہ رکھتے ہو قنطارا ڈھیر انبوہ مہر کی بہت سے فلا تاخذوا منہ شیئا پس مت لو اس مین کچھہ نہ تھوڑا نہ بہت اتاخذونہ
بہتانا واثما مبینا کیا لوگے اسکو بہتان کر اور گناہ ظاہر کر سمجھہ لیجئے کہ بہتان جھوٹ بات کو کہتے ہین اور بعضونکے
نزدیک معنی بہتان کی یہان یہہ ہین کہ شوہر نے مہر کا مقرر کیا اور اسپر گواہ کئے پھر جب اسکو چھوڑنے لگا تو گویا
مدعا یہہ ہے کہ مہر فرض نہین کیا اور یہہ بہتان صریح ہے وکیف تاخذونہ وقد افضی بعضکم الی بعض
اور کیونکر کس جہت سے کس وجہ سے لوگے مال کو عورتون سے اور حال یہہ ہے کہ تحقیق ملے مین یعنے تمہارے
طرف بعضی کی افضی کنایت ہے مباشرت سے واخذن منکم میثاقا غلیظا اور لیا ہے ان عورتون نے تم
وقت عہد کے قول گاڑھا کہ کلمہ نکاح ہے یعنے ایجاب اور قبول حدیث مین ہے کہ استحللتم فروجھن بکلمۃ اللہ سمجھہ لیجئے
کہ بعضے جاہل زمان جاہلیت مین جورون سے اپنے باپون کے نکاح کر لیتے تھے اللہ تعالی نے منع فرمایا اور یہہ آیت
نازل کی ولا تنکحوا ما نکح اباؤکم من النساء الا ما قد سلف اور مت نکاح کرو یعنے نہ نکاح مین لاؤ انکو جو نکاح کیا باپو
تمہارون نے بیویون سے مگر وہ جو تحقیق گذرا پہلے حرام ہونے سے کہ وہ معاف ہے انہ کان فاحشۃ ومقتا تحقیق نکاح زن
پدر کے تھا پہلے ہی سے اور ہی بعد حرمت کے بے حیائی اور ناخوشی الہی اور مبغوضی مومنان کی یہہ عمل نزدیک اشراف

عرب کے



عرب کے مکروہ اور ناپسند تھا اور جو لڑکا کہ زن پدر سے پیدا ہوتا تھا اسکو مقت کہتے تھے یعنے دشمن رکھا گیا وَ
سَآءَ سَبِيْلًا ٭ اور بری ہے راہ سمجھ لیجئے کہ مراتب قبح تین ہیں ایک قبح عقلی ہے فاحشۃ اشارت طرف اسکے ہے
دوسری قبح شرعی ہے کہ مقت کنایت طرف اسکے ہے تیسری قبح عرفی ہے کہ وساء سبیلا راہ دکھانیوالا طرف
اسکے ہے حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ اُمَّهٰتُكُمْ حرام کی گئیں اوپر تمھارے مائیں تمھاری اور اسمین داخل ہین نانیان اور
دادیان اور جو عورات کہ تمھاری جڑ ہین وَبَنٰتُكُمْ اور بیٹیان تمھاری اور اسمین داخل ہین نواسیان اور
پوتیان ایک درجہ مین ہون یا زیادہ یعنے وہ عورتین جو تمسے جنی ہین تمھاری وَاَخَوٰتُكُمْ اور بہنین تمھاری
سگی ہون ماں باپ سے یا سوتیلی ہون ماں سے یا باپ سے وَعَمّٰتُكُمْ اور پھوپھیان تمھاری ایسی ہی سگی ہون یا سوتیلی
یعنے جو باپ سے اوپر ملی ہین لیکن بشرطیکہ بیواسطہ ملی ہین اور بواسطہ ملنے والیان حلال ہین جیسی پھوپھی کی بیٹیان
وَخٰلٰتُكُمْ اور خالائین تمھاری سگی ہون یا سوتیلی یعنے جو ماں سے اوپر ملی ہین اس شرط پر کہ بغیر واسطے کے
ملی ہین کیونکہ واسطے سے ملنے والیان حلال ہین جیسی خالاؤن کی بیٹیان وَبَنٰتُ الْاَخِ اور بیٹیان بھائیونکی
جنہین بھتیجیان کہتے ہین جسطرح سے کہ نانا بھائی کا ثابت ہوگا ماں باپ سے ہو یا فقط ماں سے یا اکیلے باپ سے اور
بھتیجیونکی اولاد کی بیٹیان اور اولاد کی اولاد کی بیٹیان تا آخر یہی حکم رکھتی ہین وَبَنٰتُ الْاُخْتِ اور بیٹیان
بہنون کی بھانجیان انکو بھی مثل بھتیجیون کے سمجھ لو وَاُمَّهٰتُكُمُ الّٰتِيْۤ اَرْضَعْنَكُمْ اور مائین تمھاری جنھون نے
دودھ پلایا تمکو یہان دائے کو ماں کہا واسطے حرمت کے وَاَخَوٰتُكُمْ مِّنَ الرَّضَاعَةِ اور بہنین تمھاری دودھ سے
یعنے دودھ شریک ہین سمجھ لیجئے کہ دودھ کے دو نلائے فرمائے ماں اور بہن اشارت کی کہ ساتون ناتے
اسمین بھی حرام ہین جو پہلے مذکور ہین اور حکم دودھ کا نزدیک امام اعظم اور امام مالک رحمہما اللہ کے ہر طرح
ثابت ہے تھوڑا پئے یا بہت اور نزدیک امام شافعی اور احمد رحمہما اللہ کے کم پانچ بار متفرق پینے سے ثابت نہین
اور دودھ پینا وہ معتبر ہے جو اس عمر مین پیئے بڑی عمر کا پینا اعتبار نہین رکھتا وَاُمَّهٰتُ نِسَآئِكُمْ اور مائین
بی بیون تمھاری یعنے جو بی بیون تمھاری کی ماں ہو یا دادی یا نانی یا اور اوپر اسکے اور یہی حکم دودھ کا ہے
وَرَبَآئِبُكُمُ الّٰتِيْ فِيْ حُجُوْرِكُمْ اور بیٹیان جورون تمھاری کی جو بیچ گود تمھارے کے ہین پرورش پائی اور متولد ہوئی ہین
مِّنْ نِّسَآئِكُمُ الّٰتِيْ دَخَلْتُمْ بِهِنَّ بی بیون تمھاری سے جو صحبت کی ہے تمنے ساتھ انکے فَاِنْ لَّمْ تَكُوْنُوْا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ
فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ پس اگر نہین ہوئے تم داخل ساتھ انکے پس نہین گناہ اوپر تمھارے نکاح ربایب مین سمجھ لیجئے
کہ سسرالکے چار ناتے فرمائے عورت کو مرد کی جڑ اور شاخ اور مرد کو عورت کی جڑ اور شاخ مگر شاخ جب حرام ہے
کہ نکاح کے بعد صحبت بھی کی ہو اور جڑ فقط نکاح سے حرام ہے اور اگر مرد کی سسرال کا ناتا یا دودھ کا اپنے لونڈی
سے ہو تو اسکی صحبت بھی حرام ہے یون ملاکہ مین [illegible] وَحَلَآئِلُ اَبْنَآئِكُمُ الَّذِيْنَ مِنْ اَصْلَابِكُمْ

اور جورُوین بیٹون تمھارے کی وُے بیٹے جو پشتون تمھاری سے ہین یعنے لے پالک کو بیٹا نہ سمجھو وُہ کسی حکم مین بیٹا نہین سمجھ لیجئے کہ زید بن حارث حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا لے پالک تھا اُسنے زینب کو طلاق دی پھر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اُسکو عقد نکاح مین لیا مشرک طعن کرنے لگے کہ اپنے بیٹے کی جورو آپ کرلی حق تعالی نے یہہ آیت نازل کی یعنے جورو اُس بیٹے کی حرام ہے جو پشت سے ہو نہ کہ لے پالک کی وَاَنْ تَجْمَعُوْا بَيْنَ الْاُخْتَيْنِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ اور حرام ہے یہہ کہ اکٹھا کرو تم درمیان دو بہنون کے ایک نکاح مین مگر جو کچھ گذرا یعنے پہلے نہی اور تحریم سے کہ وُہ معاف ہے بعضے مفسرین نے کہا ہے کہ مراد ما قد سلف سے حضرت یعقوب ؑ ہین کہ اُنھون نے جمع کیا تھا دو بہنون کو یہودا کی مان اور یوسف ؑ کی مان کو اُنکے دین مین حلال تھا سمجھ لیجئے کہ جمع کرنا دو بہنون کا منع فرمایا اس اشارت سے معلوم ہوا کہ سالوتن نالو تکا جمع کرنا حرام ہے اور سسرال کے نالوتین جمع کرنا حرام ہے اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا تحقیق اللہ تعالی بخشنے والا ہے ایمان والونکا کہ ایام جاہلیت مین مرتکب اس عمل کے ہوئے ہین مہربان ہے اُنپر کہ اسلام مین یہہ عمل کیا پھر توبہ کی سا وُہ بخشے اکرم کے ہے ندامت سے جرم صد سالہ جو غفران ہو تو ایسا ہو جو رحمت ہو تو ایسی ہو وَّالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ اور حرام کی گئین اوپر تمھارے بیاہی ہوئین عورتونمین سے اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ مگر جنکے مالک ہو جاوین داہنے ہاتھ تمھارے یعنے جن کو کافرون کے ملک مین سے چھین لاوین خاوندون اُنکے سے سمجھ لیجئے کہ ابو سعد خذری ؓ نے نقل کیے ہین کہ جنگ حنین ہین کہ اوطاس مال غنیمت میں وُہ مجاہدون کے ہاتھ آیا اور بیاہی ہوئی عورتین بہت آئین ایسی کہ ہم حسب نسب اُنکے پہچانتے تھے لیکن حرمت خاوندوالی عورتونکی ہم سمجھتے تھے سو حل حرمت مین ہم اُنکے متردد تھے اگرچہ ہمارے قبضۂ ملکیت مین آگئین تھین یہہ حال ہمنے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یہہ آیت نازل ہوئی کہ عورتین کفار کی اگرچہ بیاہیان خاوندوالیان ہون لیکن جو بسبب اور اسیری کے ملک مین تمھارے ہون تو تصرف انمین حلال ہے اِس شرط پر کہ اخراج اُنکا دار الحرب سے بے ازواج اُنکے ہو یہہ قول امام اعظم کا ہے اور باقی ائمہ مجرد سبی کے حلال جانتے ہین كِتٰبَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ لکھہ دیا اللہ تعالی نے یا کتاب مصدر سوکد ہے یعنے لکھا خدا نے لکھنا کر اوپر تمھارے محرمات مین وَاُحِلَّ لَكُمْ اور حلال کیا گیا واسطے تمھارے یا حلال کیا واسطے تمھارے اَحل مین دو قرائتین ہین امام حفص کی قرات بصیغہ مجہول ہے اور اورون کی بصیغہ معلوم مَّا وَرَآءَ ذٰلِكُمْ جو کچھ کہ سوا اس محرمات مذکورہ کے ہے اور حدیث سے بھی محرمات ثابت ہین جیسے نکاح عورت کا چچا اور ماموں اور بھتیجی اور بھانجی اُسکے سے اور نکاح مطلقہ ثلثہ کا بے تحلیل اور نکاح معتدہ کا اور نکاح پانچوان اور نکاح ملاعنہ کا اور نکاح امتہ بآزاد چنانچہ کتب فقہ مین بتفصیل مذکور ہے اور جو حق تعالی نے حلال حرام بیان فرما دیا پس چاہیئے تمکو اَنْ تَبْتَغُوْا بِاَمْوَالِكُمْ یہہ کہ طلب کرو تم عورتونکو کہ غیر محرمات ہین یعنے نکاح مین



لاؤ اور مہر ٹھہراؤ ساتھ مالوں اپنے کے مُحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ دران حال کہ ساتھ اس نکاح کے قید مین رکھنے والے
ہو نہ پانی ڈالنے والے یعنے نہ بدکاری کرنیوالے سمجھ لیجئے کہ جو عورتیں حرام فرمائیں انکے سوا سب حلال ہین
لیکن چار شرط سے پہلے شرط یہہ ہے کہ طلب کرو یعنے زبان سے ایجاب قبول درمیان آوے دوسری
یہہ کہ مال دینا قبول کرو یعنی مہر تیسری یہہ کہ قید مین لانیکے طرح ہو مستی لگانے کی نہو ہمیشہ کو وہ عورت اس
مرد کی ہو جاوے اسکے چھوڑے کے بغیر نہ چھوٹے حاصل یہہ ہے کہ مدت کا ذکر نہ آوے کہ مہینے تک یا برس تک
جیسے متعہ مین ہوتا ہے کہ وہ محرم ہے چوتھی شرط سورۂ مائدہ مین فرمائی ہے اور یہان بھی لونڈیونکے نکاح مین
آگے آویگی کہ چھپی یاری نہو یعنے لوگ شاہد ہوں کم سے کم دو مرد یا ایک مرد دو عورت فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ
فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ فَرِيْضَةً پس جو مال کہ فائدہ اٹھایا تمنے بدلے اسکے عورتون مین سے بسبب نکاح کے پس دو انکو
مہر انکا موافق مقرر کے کیونکہ مہر مقابلے مین فائدہ کے ہے سمجھ لیجئے کہ اگر بعد نکاح کے عورت سے صحبت اور خلوت واقع
ہو تو مہر سارا دے اور جو پہلے ہی صحبت خلوت سے مرد چھوڑ دے تو آدھا مہر دے اور اگر عورت ایسا کام کرے کہ جس سے
نکاح ٹوٹ جاوے تو سب مہر اتر جاتا ہے وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا تَرٰضَيْتُمْ بِهٖ مِنْۢ بَعْدِ الْفَرِيْضَةِ اور نہین گناہ اوپر
تمہارے بیچ اس چیز کے کہ رضامند ہوا یکدوسرے ساتھ اسکے پیچھے مقرر کرنیکے یعنے بعد مہر مقرر کرنیکے جو دونون میان
بی بی اپنی خوشی سے بڑھاوین یا گھٹاوین وہ بھی معتبر ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ تراضی نفقات مین ہے یا
صحبت اور مفارقت مین اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا تحقیق اللہ تعالی ہے جاننے والا بھلائیاں بندوں کی
محکم کار مہمات نکاح مین انکے وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ مِنْكُمْ طَوْلًا اَنْ يَّنْكِحَ الْمُحْصَنٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ اور جو کوئی نہ سکے تم سے توانائی
اور تونگری یہہ کہ نکاح کرے بی بیون ایمان والیون کو فَمِنْ مَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ مِّنْ فَتَيٰتِكُمُ الْمُؤْمِنٰتِ پس
چاہیے کہ کرے اس چیز سے کہ مالک ہوئے ہین داہنے ہاتھ تمہارے لونڈیان تمہاری ایمان والیون سے
وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِاِيْمَانِكُمْ اور اللہ خوب جانتا ہے ایمان تمہارے کو بَعْضُكُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ بعضے تمہارے بعضے سے
ہین یعنے سب مشترک ہو ایمان مین یا تم آپس مین مشترک ہو نسب مین کہ باپ تمہارے سب کے حضرت آدم
علیہ السلام ہین فَانْكِحُوْهُنَّ بِاِذْنِ اَهْلِهِنَّ پس نکاح کرو انکو ساتھ حکم مالکون انکے کے کیونکہ یہہ مملوک اورون کی ہین
وَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ اور دو ان لونڈیون کو جنسے نکاح کیا ہے مہر انکا ساتھ اچھی طرح کے سمجھ
لیجے کہ مہر دینا لونڈیونکا مالک کے اذن سے چاہیئے مُحْصَنٰتٍ غَيْرَ مُسٰفِحٰتٍ اس حالت مین کہ یہہ لونڈیان
قید مین رکھنے والی ہون شرمگاہ اپنی کو نہ بدکاری کرنیوالی ہون ظاہر وَّلَا مُتَّخِذٰتِ اَخْدَانٍ اور نہ پکڑنیوالی
یار چھپے فَاِذَآ اُحْصِنَّ فَاِنْ اَتَيْنَ بِفَاحِشَةٍ پس جب نکاح مین آوین پس اگر کرین بیحیائی بدکاری فَعَلَيْهِنَّ نِصْفُ
مَا عَلَى الْمُحْصَنٰتِ مِنَ الْعَذَابِ پس اوپر انکے ہے لازم آدھا اس چیز سے کہ اوپر بی بیون شوہر رکھنے والیونکے ہے

عذاب سے یعنے بی بی بے شوہر کو سو کوڑے ہین ایسے ہی پچاس۔ کہ اور حد غلام اور لونڈی کی خواہ بیاہی ہون خواہ نہون پچاس کوڑون سے زیادہ نہین ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ الْعَنَتَ مِنْكُمْ یہہ نکاح لونڈیون سے واسطے اُس شخص کے ہی کہ ڈرتا ہی بدکاری سے تم مین سے کہ مجرد ہو جورو نہین رکھتا ہو وَاَنْ تَصْبِرُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اور اگر صبر کرو تم نکاح کرنے سے لونڈیون کے بہتر ہی واسطے تمھارے کہ اولاد تمھاری داغ غلامی سے بچیگی وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ اور اللہ تعالی بخشنے والا ہی اُسکا کہ صبر نہین کرسکتا لونڈیون کی نکاح سے مہربان ہی کہ رخصت دی بندونکو اسمین يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُبَيِّنَ لَكُمْ ارادہ کرتا ہی اللہ تعالی یہہ کہ بیان فرمائے واسطے تمھارے احکام حلال اور حرام کے وَيَهْدِيَكُمْ سُنَنَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ اور ہدایت کرے راہین اُن لوگون کی جو تھے پہلے تم سے یعنے حضرت ابراہیم اور اسمعیل علیہما السلام یا اور پہلے لوگ وَيَتُوْبَ عَلَيْكُمْ اور پھر آوے اوپر تمھارے ساتھ بخشنے گناہونکے اور سہل کرنے احکامون کے وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہی وَاللّٰهُ يُرِيْدُ اَنْ يَّتُوْبَ عَلَيْكُمْ اور اللہ چاہتا ہی یہہ کہ پھر آوے اوپر تمھارے یعنے توبہ دیتے تمکو یا وہ چیز سکھاوے کہ سبب تمھاری توبہ کی ہو وَيُرِيْدُ الَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الشَّهَوٰتِ اَنْ تَمِيْلُوْا مَيْلًا عَظِيْمًا اور ارادہ کرتے ہین وہ لوگ کہ پیروی کرتے ہین خواہشونکی یہہ کہ جھک جاؤ تم سیدھی راہ سے جھک جانا بڑا جب آیۂ تحریم کی بہن بھائی کی اولاد کی اتری یہود وانے چاہا کہ مسلمانونکو بہکا کر دین سے پھراوین کہنے لگے کہ پھپی خالا کی بیٹیان حلال ہین باوجودیکہ خالائین اور بیٹیان حرام ہین پھر بہن حرام ہی تو اُسکی بیٹی کیون حرام ہو وہ بھی چاہئے کہ حلال ہو یہہ آیت نازل ہوئی کہ حق تعالے چاہتا ہی کہ تمھین توبہ عنایت فرماوے اور یہود چاہتے ہین کہ تمھین دین سے پھراوین يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّخَفِّفَ عَنْكُمْ ارادہ کرتا ہی اللہ یہہ کہ ہلکا کرے تم سے احکام نکاح مین یا اثقال عبادات مین وَخُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِيْفًا اور پیدا کیا ہی انسان ناتوان اوپر عاجز بار تکلیف اُٹھانے سے اسواسطے اُسپر سبک کیا واہ مہربانی ہی اُس مالک کی کہ بندے کو صفت ضعف سے یاد کیا اگر طاعت مین تقصیر واقع ہو تو عذر ساتھ ضعف اپنے کے کرے اور دوسری جگہہ ظلومًا جہولًا جو ارشاد فرمایا ہی وہ بھی اسی شفقت پر دال ہی کہ ضعفا اور جہال سے تصور نہ واقع ہونا محال ہی۔ شعر: ناتوان خلقت ہین ہین اور جہل اپنا ہی ندیم عفو تقصیرات فرما فضل سے تو یا کریم يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ ای لوگو جو ایمان لائے ہو مت کھاؤ تم مال اپنے آپسمین ساتھ ناحق کے کہ شرع مین حلال نہین ہین جیسے چھین کر لینا اور جبر کر لینا اور سود لینا اور جوئے مین جیتنا اور خیانت کرنا ہی یا جھوٹی قسم کھا کر یا جھوٹی گواہی دیکر یا جھوٹے دعوے کر کر یا بیع فاسد کر کر لینا ہی ان سب طرحکے مال مت کھاؤ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ مگر یہہ کہ ہووے سوداگری رضامندی تمھاری سے جیسے آپسمین لین دین رکھتے وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ اور مت مارو آپسمین اپنون کو یعنے مسلمانونکو کہ حقیقت مین سب مسلمان ایک ہین یا مت



ہلاک

ہلاک کرو اپنے نفسوں کو جیسے بت پرست بتوں پر جان اپنی قربان کرتے ہیں یا جیسے زنان ہند اپنے خاوندوں
پر ستیاں ہوتی ہیں یا ایسا کام نکرو کہ جسمیں تم مارے جاؤ یا اپنے نفس کو مت ہلاک کرو گناہ کر کر یا حرام کھا کر یا اور
ایسا عمل کر کر کہ موجب غضب کا ہو خدا تعالیٰ کے اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيمًا تحقیق اللہ ہے ساتھ تمھارے اے
مسلمانو مہربان جو امر اور نہی فرماتا ہے مہربانی سے فرماتا ہے وَمَنْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ عُدْوَانًا وَظُلْمًا فَسَوْفَ
نُصْلِيهِ نَارًا اور جو کوئی کرے یہہ چیزین کہ منع کیں ہین از روئے تعدی کے اور ستم کے پس شتاب داخل کرینگے
ہم اسکو آگ دوزخ کے بیچ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيرًا اور ہے یہہ آگ مین ڈالنا اوپر اللہ کے آسان اِنْ تَجْتَنِبُوا
كَبَائِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ اگر پہلو تہی کرو اور بچو تم گناہوں بڑے سے کہ منع کئے جاتے ہو اُس سے
دور کرینگے ہم تم سے گناہ چھوٹے تمھارے ایک نماز سے دوسری نماز تک ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک ایک رمضان
سے دوسرے رمضان تک وَنُدْخِلْكُمْ مُدْخَلًا كَرِيمًا اور داخل کرینگے ہم تمکو جگہہ عزت کے مین کہ بہشت ہے حاصل ہے
یہہ کہ جو کبیروں سے بچیگا صغیری اُسکے بخشے جاوینگے بطریق جواز نہ بسبیل وجوب کیونکہ وہ مالک ہے اگر
چاہے کبیرونکو بخشے اور صغیروں پر عذاب کرے اور صغیرونکو بخشے کبیروں پر عذاب کرے اب سمجھہ لیجئے کہ کبیری
کونسے ہین بعضے کہتے ہین کہ جس سے نہی واقع ہوئی ہے وہ کبیرہ ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ جس کے حق مین دخول
نار یا غضب یا لعن یا عذاب یا نکال آیا ہے وہ کبیرہ ہے جیسے یدخلہ النار اور غضب علیہم ولعنہم اور ولہم عذاب الیم فرمایا ہے
اور باقی سب گناہ صغیری ہین اور بعضوں نے کہا ہے کہ جسپر حد شرع مین مقرر ہے یا وعید صریح واقع ہے یا دلیل
قطعی سے حرمت ثابت ہے وہ کبیرہ ہے اور راستی آیت کی بطور صوفیہ صافیہ وجودیہ یہہ ہین کہ فرمایا اگر پرہیز کروگے
تم کبیروں سے کہ اثبات اور اقرار بوجود غیر ہے تو عفو کرینگے ہم سیئات تمھاری کہ تلوینات ظہور نفس اور قلب مین
محو کر کر مرتبہ تمکین کو پہنچاوینگے اور داخل کرینگے مدخل کریم مین کہ مرتبہ جمع ہے کما فی تاویلات الکاشی شعر غیر حق
نظروں سے جب زائل ہوا ۔ تفرقے سے جمع مین داخل ہوا ۔ اور تفرقہ عبارت غیر سے ہے اور جمع ارتفاع غیریت
اور شہود وحدت اور کثرت سے ہے شعر عالم تمام نظر و نکین آئینہ خانہ ہے ۔ ہر آئینہ مین جلوہ نما وو یگانہ ہے ۔ لوایح
مین ہے کہ تفرقہ پراگندگی دل ہے بواسطہ تعلق امور متعددہ اور جمعیت ان سب سے چھوٹ کر محو ہوتا ہے بمشاہدہ
واحد شعر چھوڑ کر سب کو ایک پر رکھہ دھیان ۔ تفرقہ دلکا سب سے ہے ایمان ۔ اور معنی آیت کی بطرز صوفیہ مجددیہ
یہہ ہین کہ اگر پرہیز کروگے تم کبایر سے کہ خطرات غیر ہین عفو کرینگے ہم سیئات تمھارے یعنی تلوینات قلب محو کر کر تمکو
پہنچاوینگے کہ مرتبہ حضور ہے اسکو شہود اور مشاہدہ اور مرتبہ احسان اور مقام جمع کہتے ہین واللہ اعلم بالصواب سمجھہ لیجئے کہ حضرت
ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ مرد شرف جہاد رکھتے ہین اور عورتین اس ثواب سے محروم ہین
اور مرد باوجود غنیمتیں لینگے اور اموال کسب کرینگے میراث مین دونا حصہ پاتے ہین اور عورتین باوصف ضعف اور کثرت

احتیاج کے آدھا حصہ مردوں سے پاتی ہیں افسوس ہے کہ ہم بھی رجولیت میں اگر دخل رکھتیں تو ثواب جہاد و حصہ
میراث سے فائدہ اٹھاتیں یہ آیت نازل ہوئی وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللّٰهُ بِهٖ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ اور مت آرزو کرو
اُس چیز کی کہ بزرگی دی ہے اللہ نے ساتھ اُسکے بعضے تمہارے کو کہ مرد ہیں اوپر بعض کے کہ عورتیں ہیں لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ
مِّمَّا اكْتَسَبُوْا واسطے مردوں کے ہے حصہ مقرر ثواب اُس چیز کے سے کہ کماتے ہیں مثل جہاد اور اعمال خیر
وَلِلنِّسَآءِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبْنَ واسطے عورتوں کے ہے حصہ مقرر ثواب اُس چیز کے سے کہ کسب کرتے ہیں مانند عفت
اور اطاعت ازواج کے پس ہر ایک کا حصہ اللہ تعالیٰ نے ٹھہرا دیا ہے دوسرے کا حصہ کیوں مانگیں وَاسْأَلُوا
اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ اور سوال کرو اللہ سے فضل اُسکے سے تا مراد تمہاری بر آوے اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا تحقیق اللہ
ساتھ ہر چیز کے دانا ہے جو جسکو چاہے وہی اُسکو دیتا ہے شعر افلاس و تونگری پہ غم کر نہ سرور نہ دانا ہے وہ
مصلحت کا تیرے تجھ سے تو سمجھ لیجئے کہ زمان جاہلیت میں تھے مالک کو میراث میں وارثوں کے ساتھ داخل کرتے
تھے اُس سے نہی فرمائی اور ارشاد کیا کہ وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْاَقْرَبُوْنَ اور واسطے ہر ایک
شخص کے مقرر کئے ہیں ہمنے وارث کہ اپنا حصہ لیں اُس چیز سے کہ چھوڑ گئے ہیں ماں باپ اور قرابتی سمجھ لیجئے کہ
دوسری یہ بھی رسم تھی کہ آپس میں قسم کھا کر عہد کیا کرتے تھے کہ تیری میراث میں لوں اور میری میراث تو لے اور تیرا
دوست میرا دوست ہے اور تیرا دشمن میرا دشمن اور چھٹا حصہ میراث میں سے اُسے دیتے تھے جب آیت میراث
کی نازل ہوئی ایک صحابی نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ ہم میں یہ مقرر ہے آپ آیت جو میراث
کی آئی ہے اسمیں اس حصے کا کچھ بیان نہیں ہے یہ آیت اُتری وَالَّذِيْنَ عَقَدَتْ اَيْمَانُكُمْ فَاٰتُوْهُمْ نَصِيْبَهُمْ
اور جن لوگوں کو گرہ باندھا ہے ہاتھ تمہارے نے پس دو تم اُنہیں حصہ اُنکا کہ چھٹا میراث سے ہے حکم اس آیت کا آیۂ
اولی الارحام سے منسوخ ہے اور اسناد گرہ باندھنے کی ساتھ ہاتھ کے بطریق مجاز ہے اور اس اسناد کا سبب یہ
ہے کہ ہاتھ پکڑ کر یہ بات مقرر کیا کرتے تھے اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدًا تحقیق اللہ ہے اوپر ہر چیز کے
حاضر سب عہد اور پیمان جانتا ہے لکھا ہے کہ حبیبہ زوجہ سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ نے یا جمیلہ زوجہ ثابت بن قیس
نے بدخوئی اختیار کی اپنے خاوند سے طمانچہ اسکے منہ پر مارا وہ اپنے باپ کو لیکر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خدمت
میں حاضر ہو کر یہ احوال کہا حضرت نے حکم قصاص کا شوہر پر کیا وہ باپ کو لئے ہوئے قصاص لینے کو مسجد کے دروازے
طرف چلی حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی کہ اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ مرد قائم رہنے والے ہیں یعنے حاکم ہیں
اوپر عورتوں کے اور اُنکے امور معیشت کیلئے قائم ہیں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنکو پکارا کہ پھر آؤ میں نے کچھ چاہا
اللہ نے کچھ کیا جو اللہ نے چاہا وہی بہتر ہے اور اس سے فضل مردوں کا عورتوں پر نکلتا ہے کہ یہ حاکم ہیں وہ محکوم
بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ سبب اُس چیز کے کہ بزرگی اور زیادتی دی اللہ نے بعض اُنکے کو کہ مرد ہیں



اوپر

اوپر بعضون کے کہ عورتین ہین سمجھ لیجئے کہ فضل مردونکا بسبب کمال علم اور عقل اور فہم کے ہی اور کمال صوم اور صلوٰۃ
اور جہاد اور جمعہ اور جماعت اور اذان اور خطبہ اور اعتکاف اور نماز عید اور نماز جنازہ اور شہادت بحدود و قصاص
اور زیادت میراث کے ہی اور بڑا فضل انکا یہ ہی کہ انبیا اور امام انہین ہین وَبِمَا أَنفَقُوا مِنْ أَمْوَالِهِمْ اور دوسری
فضیلت دی مردونکو عورتون پر بسبب اسکے کہ خرچ کرتے ہین عورتون پر مالون اپنے سے مہر مین کیا اور نفقہ مین کیا
فَالصَّالِحَاتُ قَانِتَاتٌ حَافِظَاتٌ لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللَّهُ پس نیکبخت عورتین فرمان بردار ہین خداکی اپنے
شوہرون کی نگاہ رکھنے والیان ہین بیچ غائبانہ کے شوہرون کے پس عفت عصمت سے رہتے ہین ساتھ اسکے کہ نگاہ رکھا
ہی اللہ نے وَاللَّاتِي تَخَافُونَ نُشُوزَهُنَّ فَعِظُوهُنَّ اور جو عورتین کہ ڈرتے ہو تم بدخوئی اور نافرمانی انکی سے
پس نصیحت کرو انکو ایسے کلمات سے کہ دل انکا نرم ہو جاوے یا تعلیم کرو انکو تعظیم شوہرونکی وَاهْجُرُوهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ اور
چھوڑ دو انکو بیچ خوابگاہ کے یعنی انکے ساتھ مت سو یا انکی طرف سے کروٹ لے لو وَاضْرِبُوهُنَّ اور مارو انکو
ایسا کہ کوئی عضو نہ ٹوٹے یعنی تھوڑی ایذا دو بعضون نے کہا ہی کہ خوف نشوز مین وعظ ہی اور ظہور نشوز مین
ہجر ہی اور تکرار نشوز مین ضرب ہی فَإِنْ أَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوا عَلَيْهِنَّ سَبِيلًا پس اگر کہا مان لین تمہارا اور
جس سے تم ناخوش ہوتے ہو باز آوین پس مت ڈھونڈھو اوپر انکے راہ ایذا کی إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيًّا كَبِيرًا
تحقیق اللہ ہی برتر اس سے کہ ظلم پر انکے راضی ہو بزرگتر ہی اس سے کہ مظلوم کو فروگذاشت کرے وَإِنْ خِفْتُمْ
شِقَاقَ بَيْنِهِمَا اور اگر ڈرو تم اے حاکمون شرع کے یا اے وارثو جورو اور خاوند کے خلاف اور ناساز
کاری سے درمیان بی بی کے فَابْعَثُوا حَكَمًا مِّنْ أَهْلِهِ وَحَكَمًا مِّنْ أَهْلِهَا پس مقرر کرو واسطے تحقیق نشوز کے ایک
منصف کہ حکم کرے مرد کے لوگون مین سے کہ مرد کے دل کی بات معلوم کرے کہ بی بی سے رغبت ہی یا نفرت
اور ایک منصف عورت کے لوگون مین سے تا اسکے جی کی بات دریافت کرے کہ صحبت چاہتی ہی یا فرقت
إِن يُرِيدَا إِصْلَاحًا يُوَفِّقِ اللَّهُ بَيْنَهُمَا اگر ارادہ کرین یہ دونو منصف صلح کروانا میان بی بی مین توفیق دیگا
اللہ تعالی درمیان بی بی کے إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا خَبِيرًا تحقیق اللہ ہی جاننے والا مصالح زوجین کا خبردار
مقاصد حکمین سے وَاعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا اور عبادت کرو اللہ کو اور مت شریک لاؤ ساتھ اسکے
کسی چیز کو صنم وغیرہ سے وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَبِذِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينِ اور احسان کرو ساتھ
مان باپ کے احسان کرنا قول اور فعل سے اور ساتھ قرابت والون کے صلہ رحمی سے اور ساتھ یتیمون کے دلنوازی
اور کارسازی سے اور ساتھ مسکینونکے صدقہ اور زکواۃ سے وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَالْجَارِ الْجُنُبِ اور ساتھ
ہمسایہ قرابت والیکے شفقت اور رحمت سے اور ساتھ ہمسایہ اجنبی کے یا ہمسایہ کافر کے ساتھ رافت اور مروت کے
اور حد ہمسایگی چالیس گھر تک مقرر کی ہی اور مطلقا حق ہمسایونکا یہ ہی کہ ارادہ نیکی کا اور دفع ضرر کا انسے رکھو

حدیث مسلم مین ہے لا یدخل الجنۃ عبد من لا یأمن جارہ بوائقہ سمجھ لیجیے کہ جب ہمسایہ بیرونی مستحق احسان کے
ہوے تو ہمسایہ درونی کہ قلب ہے بطریق اولی سزاوار احسان کے ہوا اور اُس سے احسان کرنا یہہ ہے
کہ خطرات ماسوا سے پاک کر کر متوجہ بخدا رکھے اور بمرتبہ احسان پہنچاے کہ جسکی تفسیر مین کانک تراہ حدیث
نبوی مین واقع ہے اسکو اس طائفہ علیہ نقشبندیہ مین حضور کہتے ہین اور کم ہونے کو خطرات کے جمعیت
شعور دلکو جمعیت ہو اور ہووے حضور دائم پھر تو حاصل ہے پھر کیا کیا سرور والصاحب بالجنب وابن السبیل
اور نیکی کرو ساتھ صحبت رکھنے والے کروٹ کے یعنے ہمنشین اور صحبت کے اور ساتھ مسافرون اور مہمانون کے
سمجھ لیجیے کہ مراد صاحب جنب اور ہمنشین سے زن ہے اپنے شوہر کی یا رفیق سفر ہے یا ہم سبق ہے یا ہم
طبق ہے یا ہم بزم ہے یا ہم کسب ہے یا پیر بھائی ہے کہ ہم مجلس ذکر اور مراقبہ ہے اور اُس سے احسان
کرنا حق صحبت کی رعایت کرنا ہے وما ملکت ایمانکم اور جسکے مالک ہوے ہین داہنے ہاتھ تمھارے
یعنے اُنسے نیکی کرو جو دست تصرف مین تمھارے ہین لونڈی غلام ان اللہ لا یحب من کان مختالا فخورا تحقیق
اللہ نہین دوست رکھتا اُس شخص کو کہ ہے تکبر کرنیوالا ماں باپ سے اقربا سے ہمسایون سے ہمراہیون سے
لونڈی غلام سے اترانے والا کہ حق اللہ کا ادا کرتا ہے نہ احسان اُن سب سے لکھا ہے کہ بعضے یہود انصار کو نصیحت
کرتے تھے کہ اپنا مال پیغمبر کو اور یاران مہاجر کو اُنکے مت دو کہ چند مدت مین یہہ محتاج ہو کر عاجز ہو جاوین اور مآل کار
اُنکا معلوم نہین کہ کیا ہو یہہ آیت نازل ہوئی الذین یبخلون ویأمرون الناس بالبخل ویکتمون ما
اٰتٰہم اللہ من فضلہ درست نہین رکھتا خدا اُن لوگونکو کہ بخل کرتے ہین اور حکم کرتے ہین آدمیون کو ساتھ
بخیلی کے اور چھپاتے ہین خلق سے وہ چیز کہ دی ہے انکو اللہ نے فضل اپنے سے نعمت یا نعت حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کہ توریت مین لکھی ہے واعتدنا للکفرین عذابا مہینا اور تیار کیا ہے ہمنے واسطے یہود کے کہ عطاء الٰہی
یا نعت حضرت رسالت پناہی کو چھپاتے ہین عذاب خوار کرنیوالا کہ عذاب دوزخ سے ہے والذین ینفقون
اموالہم رئاء الناس اور واسطے اُن لوگون کے بھی کہ خرچ کرتے ہین مال اپنے دکھانیکو لوگونکے یہہ آیت کفار مکہ کے
حق مین ہے کہ پیغمبر کے دشمنی مین لشکر جمع کرتے تھے اور مال خرچ کرتے تھے یا منافقون کے حق مین کہ ریا اور
سمعہ مین مال دیتے تھے یا یہود کے حق مین ہے بجہت اغراض نفقہ کرتے تھے ولا یؤمنون باللہ ولا
بالیوم الاخر اور نہین ایمان لاتے ساتھ اللہ کے اور نہ ساتھ دن پچھلے کے کہ قیامت ہے ومن یکن الشیطن
لہ قرینا فساء قرینا اور جو کوئی کہ ہووے شیطان واسطے اُسکے ہمنشین پس بُرا ہے ہمنشین اور جو
یہان دنیا مین ہمنشین ہے تو آخرت مین بھی ساتھ ہوگا فرمایا ہے اللہ تعالی نے فبئس القرین بیت اس ہمنشین کو چھوڑ کہ بد
ہمنشین ہے شیطان لا فنا ترا بئس القرین ہے وماذا علیہم لو اٰمنوا باللہ والیوم الاخر وانفقوا مما رزقہم اللہ

اور کیا زیان ہے اوپر کافرون کے اگر ایمان لاوین ساتھ اللہ کے اور دن قیامت کے اور خرچ کرین براہ خدا
بے شائبہ ریا اُس چیز سے کہ دی ہے اللہ نے انکو وَكَانَ اللّٰهُ بِهِمْ عَلِيمًا اور ہے اللہ ساتھ انکے اور اقوال افعال
احوال انکے کے جاننے والا خبر رکھنا اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ تحقیق اللہ نہین ظلم کرتا برابر ذرہ کے ذرہ ہیونٹی
چیونٹی کو کہتے ہین کہ بہت غور نظر آوے اور مشہور ذرہ وہ ہے کہ شعاع آفتاب سے روزن در مین چمکتا ہے اور جو ہاتھ مین لو
تو کچھ معلوم نہین ہوتا یہہ مبالغہ ہے نفی ظلم مین وَاِنْ تَكُ حَسَنَةً يُّضٰعِفْهَا وَيُؤْتِ مِنْ لَّدُنْهُ اَجْرًا عَظِيمًا اور
اگر ہو نیکی عملنامے مین مسلمان کی برابر ذرہ کے دوگنا کریگا ثواب اُسکے کو اور دیگا زیادہ ثواب عمل اسکے سے اپنے
پاس سے ساتھ فضل اور رحمت اپنی کے ثواب بڑا فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيدٍ پس کیونکر ہوگا حال کافرون
ظالمون کا جب لاوینگے ہم ہر امت گذشتہ سے ایک گواہی دینے والا وہ پیغمبر انکا ہوگا کہ اقوال افعال پر اپنے
امت کے گواہی دیگا وَجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰؤُلَاءِ شَهِيدًا اور لاوینگے ہم تجھکو ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم اوپر اس گروہ
امت تیری کے گواہ کہ مومنون کے ایمان پر گواہی دے قطعہ واہ جیسے شفیع حضرت ہین ویسے ہی وہ شہید امت مین
یون کرینگے ادا شہادت کو کہ زبان واکرین شفاعت کو يَوْمَئِذٍ يَّوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوْا وَعَصَوُا الرَّسُوْلَ لَوْ
تُسَوّٰى بِهِمُ الْاَرْضُ اُس دن کہ گواہی انبیا کی جسدن واقع ہوگی اور وہ دن قیامت کا ہے آرزو کرینگے وہ
لوگ کہ کافر ہوے ساتھ اللہ کے اور نافرمانی پیغمبر کی کاش کہ برابر کیجاوے ساتھ انکے زمین یعنے خاک مین اگر جاوین
اور پھر نہ اُٹھین یا خاک ہوکر زمین کے برابر ہوجاوین وَلَا يَكْتُمُونَ اللّٰهَ حَدِيثًا اور نہ چھپاوینگے یعنے قدرت
چھپانیکی نہ رکھینگے اللہ سے ایک بات کی يٰۤاَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكٰرٰى اے لوگو جو ایمان
لائے ہو خدا اور رسول پر مت نزدیک جاؤ نماز کے اور حال یہہ ہے کہ تم مست ہو شراب سے اور مسکرات سے یہہ
نہی نماز سے نہین کیونکہ وہ فرض عین ہے بلکہ نہی شراب پینے سے ہے کہ آداب فرض کے مانع ہے ایکدن
چند اصحاب عبد الرحمن بن عوف رضہ کے گھر مین شراب پیکر بیٹھے تھے کہ اذان ہوئی مغرب کی سب نماز کو اٹھے
امام نے قلیا پڑھی بیہوشی مین حرف لا چارون جگہہ چھوٹ گیا یہہ آیت نازل ہوئی کہ غلبہ سکر مین نماز کے
نزدیک مت جاؤ حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ یہانتک کہ جانو اُس چیز کو کہ نماز مین پڑھتے ہو محققون نے کہا ہے کہ یہہ
خطاب ایمان شہودی والون کو ہے کہ نزدیک مت جاؤ نماز قربت کے مسجد جامع دل مین حالت مستی مین غفلت
اور شہوت کے یہانتک کہ مستی سے ہوشیار ہو اور جانو کہ کیا کہتے ہو اور کس سے کہتے ہو قطعہ تاکہ ہے مستی مین
اس مستی کے تو نہ غفلت و شہوت کی پیتا ہے صہو نہ مت نماز قرب کے نزدیک ہو نہ المصلی وان یناجی ربہ وَلَا
جُنُبًا اِلَّا عَابِرِيْ سَبِيلٍ اور مت نزدیک جاؤ نماز کے دران حالیکہ جنب ہو مگر گذرنیوالے راہ کے کہ مسافر ہو اور تمہارے ساتھ
پانی نہو تو تیمم سے نماز پڑھو اور کسی طرح سے حالت جنابت مین نماز پڑھنا درست نہین حَتّٰى تَغْتَسِلُوْا یہانتک کہ نہاؤ

بعضوں نے کہا ہے کہ مراد صلوٰۃ سے موضع صلوٰۃ ہے یعنے مسجد مین نہ آؤ مگر یہہ کہ گذرنیوالے راہ کے ہو ضرورت کے واسطے جیسی فرول رہی
وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ اور اگر ہو تم بیمار کہ استعمال آب سے خوف
ہلاکت یا زیادت مرض ہے یا ہو تم بیچ سفر کے یا آوے کوئی ایک تم مین سے جا ضرور سے اور محدث ہوا ہو سبب نکلنے کچھ
شئی کے مکان بول یا براز سے یا صحبت کرو عورتون سے مراد اس سے مباشرت فاحشہ ہے کہ عضو مخصوص مرد کا ساتھ
عضو مخصوص زن کے لگے بن آڑ کے وہ ناقض وضو ہے نزدیک امام اعظم رح کے اور امام شافعی کہتے ہین کہ کوئی جگہہ
مرد کی کسی جگہہ سے زن نامحرم بالغہ کے لگ جاوے وضو دونونکا ٹوٹ جاتا ہے اور امام مالک اور احمد کے نزدیک
مس بشہوت شکنندہ وضو ہے والا الغرض ہر طرح سے جو جنب ہو یا بیمار یا مسافر یا محدث خروج نجاست سے یا لمس سے
فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا پس نہ پاؤ تم پانی کو پس قصد کرو خاک پاک کا لکھا ہے کہ غزوہ بنی المصطلق
مین شام کو لشکر اسلام بیابان بے آب مین اترا یہہ ارادہ کر کر کہ صبح کو کوچ کر کر پانی پر پہنچ کر نماز فجر پڑھینگے اتفاقاً ہار حضرت
ام المومنین عائشہ رض کا گم گیا کوچ مین دیر ہوئی وقت نماز صبح کا آن پہنچا لوگ بعضے جنب بعضے محدث تھے متر
ہوے امیر المومنین ابوبکر صدیق سے کہا وہ خیمہ عائشہ مین آئے دیکھا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم گود مین
سر رکھے ہوئے حضرت عائشہ کے آرام فرماتے ہین حضرت ابوبکر نے انکو غصہ کیا حضرت خواب سے بیدار ہوے
اور یہہ احوال پر ملال صحابہ کا معلوم کر کر متوجہ عالم غیب ہوے یہہ آیت نازل ہوئی کہ جو پانی نہ پاؤ تم پس قصد
کرو خاک پاک کا اور ہاتھ اس پر مارو فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ پس مسح کرو ہاتھ اپنے کو ساتھ تمام
منہون اپنے کے کہنیون تک اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا غَفُوْرًا تحقیق اللہ ہے معاف کرنیوالا بخشنے والا
اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يَشْتَرُوْنَ الضَّلٰلَةَ کیا نہین دیکھا تونے طرف ان لوگونکے کہ دیے
گئے ہین ایک حصہ کتاب توریت سے مول لیتے ہین گمراہی کو یعنے بدل لیتے ہین ہدایت کو گمراہی سے ہدایت
انکی یہہ تھی کہ نعت حضرت کی جانتے تھے اور ضلالت یہہ تھی کہ انکار کرتے تھے وَيُرِيْدُوْنَ اَنْ تَضِلُّوا السَّبِيْلَ
ارادہ کرتے ہین یہہ لوگ کہ بہک جاؤ تم ای مومنو راہ سے وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِاَعْدَآئِكُمْ اور اللہ خوب جانتا ہے
دشمن تمہارون کو کہ یہود ہین وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَلِيًّا وَّكَفٰى بِاللّٰهِ نَصِيْرًا اور کفایت ہے اللہ دوست تمہارا اور
کفایت ہے اللہ مددگار تمہارا دشمنون پر مِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ بعضے لوگ
جو یہودی ہین بدل ڈالتے ہین کلمون کو جگہہ ان کے سے مراد اس سے نعت پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی
ہے کہ یا تاویل کلمات توریت کی اپنے طبیعت کے موافق یا آیت رجم کا چھپاتا ہے یا کلام پیغمبر کا تغیر
دیتا ہے لکھا ہے کہ بعضے یہود حضرت کی خدمت مین آکر کلام سن جاتے تھے اور بدل کر کہتے تھے سو حقتعالی نے
انکا پردہ فاش کیا کہ تحریف کلمات پیغمبر کی کرتے ہین وَيَقُوْلُوْنَ سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا اور کہتے ہین سنا ہمنے قول اسکا

اور نہ مانا ہمنے امر تیرا عصینا پکار کر کہتے تھے عناد سے بعضون نے کہاہے کہ ظاہر باطن عصینا کہتے تھے اور یہی
کہ زبان مقال سے سمعنا کہتے تھے اور لسان حال سے عصینا واسمع غیر مسمع اور کہتے تھے سن اس حالتمین
کہ نہ سنا جائیو کہ یہہ کلمہ ذو وجہین ہے مدح اور ذم دو نکلتے ہین مدح تو یہہ ہے کہ اسماع گالی دینا ہے پس
یہہ معنی ہوئی کہ سن درانحالیکہ گالی دیا گیا نہ ہو جو اور ذم یہہ ہے کہ اسماع سنانا ہے پس یہہ معنی ہوئی
کہ سن درانحالیکہ غیر سنا گیا ہو یعنے بہرا ہو دمعنی مدح کو پردہ نفاق کر کر ارادہ معنی ذم کا رکھتے تھے وراعنا
اور کہتے تھے راعنا یہہ کلمہ بھی دو معنی رکھتا ہے مدح کے اور ذم کے مدح یہہ ہے کہ مراعات سے کہے یعنے نگاہ
رکھہ ہمکو اور ہماری طرف دیکھہ اور ذم یہہ کہ رعونت سے کہے پس یہود لغت رعونت کی کرتے تھے اور بعضون نے
کہاہے کہ یہود باشباع کہتے تھے راعینا یعنے ای چرواہے ہمارے اپکو نسبت بکریون کے چرواہے کی کرتے
تھے لیّاً بألسنتهم پیچ دیکر سخن کو ساتھہ زبان اپنی کے یعنے جو فعل کہ مراعات سے ہے لغت عرب مین اُسے
رعونت کی طرف پھیرتے تھے یا ہجو کا ارادہ کر کر باشباع راعینا کہتے ہین وطعنا فی الدین اور طعنہ دیکر بیچ
دین کے یعنے وہ کیا دین ہے کہ جسکا نبی چرواہا ہو اور حال آنکہ حضرت موسی نے شبانی پر اقرار کرتے تھے ولو انهم

قالوا سمعنا واطعنا واسمع وانظرنا لكان خيرا لهم واقوم

اور اگر وہ کہتے سنا ہم نے سخن تیرا اور مانا ہم نے امر تیرا اور سن سخن ہمارا اور دیکھہ ہمکو تو
البتہ یہہ گفتار ہوتی بہتر واسطے اُنکے ذم سے بیدا نام کے اور طعن سے دین اسلام اور راست تر ہوتا یہہ سخن انکا

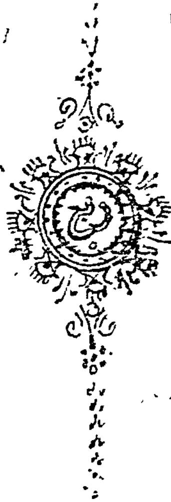
ولكن لعنهم الله بكفرهم فلا يؤمنون الا قليلا اور لیکن لعنت کی ہے انکو اللہ نے بسبب کفر انکے کے
پس نہین ایمان لاتے مگر تھوڑا کہ ضعیف اور غیر معتبر ہے کہ بعضی کتب اور رسل پر ایمان لاتے ہین اور بعضی پر
نہین لاتے یا نہین ایمان لاتے مگر تھوڑے ان مین سے جیسے عبد اللہ بن سلام اور اصحاب اُنکے رضی اللہ
عنہم لکھا ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے علمائے یہود کو مانند ابن صوریا اور کعب بن اسد کے بلاکر
فرمایا کہ خدا سے ڈرو اور اسلام لاؤ مین قسم کھاتا ہون خدا کی کہ تم جانتے ہو کہ یہہ کلام اور احکام جو مین
جناب الہی کیطرف سے لایا ہون حق ہین اور تمھین توریت مین میرے احوال سے خبر دی ہے اور مجھہ پر ایمان
لانے پر وعدہ لیا ہے انہون نے عناد سے کہا کہ ہم نہین تمھین جانتے ہین نہ تمھاری لغت کو نہ قرآن کو حق تعالی نے
یہہ آیت نازل کی يا ايها الذين اوتوا الكتب امنوا بما نزلنا مصدقا لما معكم من قبل ان نطمس وجوها
فنردها على ادبارها ای لوگو جو دئے گئے ہو کتاب توریت ایمان لاؤ ساتھہ اُس چیز کے کہ اُتاری ہے ہمنے
اپنے بندہ پر اور وہ قرآن ہے درانحالیکہ سچا کرنیوالا ہے واسطے اُس چیز کے جو ساتھہ تمھارے ہے یعنے توریت پہلے اس سے
کہ مٹا ڈالین ہم منہو نکو کہ نشان آنکھہ بھوان ناک [illegible] پس پھیر دین ہم اول منہو نکو اوپر پیٹھون

انکی کے یعنے منہہ کو پس سر کے نکال کر دین یا آنکھہ ناک وغیرہ ادھر سے مٹا ادھر لگا دین تفسیر مین ہے کہ ہاتھہ پاؤن پیٹ
پیٹھہ سب اپنے جگہہ ہونگے اور منہہ لٹکے سر کے پیچھے ہونگے اور یہہ سب بحال زشتی اور رسوائی کے ہے اَوْ نَلْعَنَهُمْ
كَمَا لَعَنَّا اَصْحٰبَ السَّبْتِ یا لعنت کرین ہم انکو یا مسخ کرین ہم انکو جیسا کہ لعنت کیا ہمنے یا مسخ کیا ہمنے
یا ہفتے والون کو کہ ہمارے مخالف فرمان کے ہفتے کے دن شکار ماہی کرتے تھے وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا اور ہے
کام یا وعید اللہ کا کیا گیا اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَاۗءُ تحقیق اللہ نہین بخشتا یہہ کہ
شریک لایا جاوے ساتھہ اسکے وجود مین اور عبادت مین اور بخشتا ہے اس گناہ کو کہ سوا اسکے ہے جسے چاہتا
ہے فضل و احسان نہ بوسیلہ عبادت و عرفان امام زاہدی نے کہا ہے کہ بخشتا ہے قبل عذاب کے جسے چاہتا ہے
اور بعد عذاب سب گناہگارونکو بخشیگا وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدِ افْتَرٰٓى اِثْمًا عَظِيْمًا اور جو کوئی شریک لاوے
ساتھہ اللہ کے پس تحقیق باندھہ لیا اسنے جھوٹ بڑا کہ سبب اسکے عذاب بڑا ہوگا جو مضمون اس آیت کے سے
کہ شرک غفور نہین گوسالہ پرستون اور عزیر پرستونکو کہ یہود تھے وعید اور تہدید شدید حاصل ہوئی تو منکر ہوگئے
کہ ہم مشرک نہین بلکہ ہم مقرب اللہ کے ہین ہمارے باپ انبیا ہوئے ہین اسواسطے ہم مکرم ہین حق تعالی نے انکی مدح نہ
پسند کی اور فرمایا اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يُزَكُّوْنَ اَنْفُسَهُمْ کیا نہین دیکھا تونے طرف ان لوگونکے کہ تکبر سے پاک کہتے ہین جانون
اپنے کو کہ نحن ابناء اللہ واحباؤہ چنانچہ منقول ہے کہ بحری بن عمرو و نعمان بن اوفی اور مرحب بن زید اپنے لڑکونکو
حضور نبوی مین لائے اور کہا کہ ان بچون پر کچھہ گناہ ہے آپنے فرمایا کہ نہ یہہ بے گناہ ہین انہون نے قسم خدا موسی کی کھاکر
کہا کہ ہم بھی بے گناہ مثل انکے ہین کیونکہ گناہ رات کی ہماری دنکو بخش دیتے ہین اور گناہ دنکی ہماری رات کو
حق تعالی نے فرمایا کہ تمھارا اپنے آپکو پاکیزہ کہنا اعتبار نہین رکھتا بَلِ اللّٰهُ يُزَكِّيْ مَنْ يَّشَاۗءُ بلکہ اللہ ہی پاک کرتا
ہے جسے چاہتا ہے اور لائق اسکے جانتا ہے وَلَا يُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا اور یہہ لوگ کہ اپنے آپکو پاک کرنے سے کہتے ہین ظلم
کئے جاوینگے ایک تاگے کے برابر کہ درمیان خرمے کے ہوتا ہے غرض یہہ ہے کہ اپنا کیا پاوینگے کچھہ ظلم نہوگا اُنْظُرْ كَيْفَ
يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ دیکھہ ان یہودونکو کہ عناد سے کیونکر باندھتے ہین اوپر اللہ کے جھوٹ کہ کہتے ہین دن
رات کی گناہ ہماری بخشتا ہے وَكَفٰى بِهٖٓ اِثْمًا مُّبِيْنًا اور کفایت ہے یہہ جھوٹ انکا گناہ ظاہر کہ کسی پر چھپا نہین ستا
لکھا ہے کہ بنی النضیر کے یہودونکو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بموجب حکم الہی کے انکے گھر و لشے نکال دیا تھا وہ مدد
چاہنے کو قریش پاس آئے بیس آدمی تھے اشراف قوم انکے کے ابو سفیان وغیرہ نے کہ قریش تھے انسے پوچھا کہ
بتاؤ ہماری راہ اچھی کہ مسلمانون کی انہون نے خوش آمد سے کہا کہ تمھاری راہ اچھی ہے ابو سفیان نے کہا کہ تمھارے
کہنے پر اعتقاد نہین جبتک قسم نہ کھاؤ اور ہمارے بتونکو سجدہ نکرو انھون نے وہی کیا حق تعالی نے انکے حال سے خبر دی اَلَمْ
تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يُؤْمِنُوْنَ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ کیا نہین دیکھا تونے طرف ان لوگونکے کہ دیئے گئے ہین

ع

ایک حصہ کتاب توراۃ سے کہ بواسطہ عداوت مسلمان ایمان لاتے ہین اوپر جبت کے اور طاغوت کے یہہ دونون بت ہین
قریش کے یا جبت سحر ہے کہ یہود معتقد اسکے تھے اور طاغوت شیطان کہ اسکی متابعت کرتے تھے اور صوفی کہتے
ہین کہ جبت نفس امارہ ہے اور طاغوت خواہش اسکی وَيَقُولُونَ لِلَّذِينَ كَفَرُوا هٰؤُلَاءِ أَهْدَىٰ مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا
سَبِيلًا اور کہتے ہین یہود واسطے ان لوگون کے کہ کافر ہوئے یہہ کفار قریش بہت بہتر ہوئے ہین اُن لوگون سے
کہ ایمان لائے ہین یعنے پیغمبر اور اصحاب انکے از روئے راہ کے أُولَٰئِكَ الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللَّهُ وہ لوگ کہ لعنت کی
ہے اللہ نے انکو وَمَن يَلْعَنِ اللَّهُ فَلَن تَجِدَ لَهُ نَصِيرًا اور جس کو لعنت کرے اللہ پس ہرگز نپاویگا تو واسطے اسکے مدد
دینے والا کہ عذاب اس سے دفع کرے أَمْ لَهُمْ نَصِيبٌ مِّنَ الْمُلْكِ کیا واسطے یہودون کے حصہ ہے پادشاہی سے یہہ استفہام
انکاری ہے یعنے نہین ہے یہودونکو گمان تھا کہ پادشاہت اور نبوت کے لائق ہم ہین اس سبب متابعت عرب کی سے
عار رکھتے تھے کہ آخر یہہ منصب ہمین ملیگا سو حق تعالی نے فرمایا کہ انکو حصہ بادشاہت سے نہین اور اگر بالفرض ہو بھی
فَإِذًا لَّا يُؤْتُونَ النَّاسَ نَقِيرًا پس اسوقت نہ دیوینگے وہ لوگونکو یا پیغمبر اور اصحاب کو شگاف برابر کھجور کے یہہ مبالغہ ہے
بخل مین انکے کہ بادشاہی مین کسی فقیر کو نقیر نہ دینگے تو درویشی مین کیا دینگے أَمْ يَحْسُدُونَ النَّاسَ عَلَىٰ مَا آتَاهُمُ اللَّهُ
مِن فَضْلِهِ بلکہ حسد کرتے ہین لوگونکا یعنے قبائل عرب کے اوپر اس چیز کے کہ دیا ہے انکو اللہ نے فضل اپنے سے وہ پیغمبر کا پیدا کرنا ہے
انہین بعضون نے کہا ہے کہ مراد ناس سے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم ہین اور عرب والے جمع کو واحد پر اطلاق
کرتے ہین کہ جامع ہوئے خصائل نیک کو کہ وہ نہ پائے جاوین مگر بہت لوگومین چنانچہ حق تعالی نے فرمایا ہے ان ابراہیم
کان امۃ اور فضل سے مراد نبوت ہے اور قرآن اور اعزاز دین اور بعضون نے کہا ہے کہ فضل یہہ ہے کہ حق تعالی
نے چار بی بیون سے زیادہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر مباح کرین یہود اسپر حسد کرتے تھے اور طعن کرتے تھے کہ اگر
یہہ پیغمبر ہوتے تو اتنی بی بیان کیون کرتے حق تعالی نے فرمایا کہ اگر حسد انکا نبوت اور کتاب کے سبب ہے تو چاہئے اور
پیغمبرون پر بھی حسد کرین کہ یہہ اعطا مخصوص کچھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی پر نہین فَقَدْ آتَيْنَا آلَ إِبْرَاهِيمَ
الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَآتَيْنَاهُم مُّلْكًا عَظِيمًا پس تحقیق دی ہمنے آل ابراہیم کو کہ موسی اور داؤد اور عیسی ہین علیہم السلام
کتاب یعنے توریت اور زبور اور انجیل اور علم حلال اور حرام اور مدد دی ہمنے انکو باوجود نبوت کے پادشاہی بڑی چنانچہ
یوسف اور داؤد اور سلیمان علیہم السلام کو اور بعضون نے کہا کہ ملک عظیم کثرت ازواج ہے جیسے حضرت داؤد کی
سو جوروین تھین اور حضرت سلیمان کی ہزار اور اس باب مین یہود کی تعریض ہے کہ اگر حسد تمہارا پیغمبر آخر الزمان
صلے اللہ علیہ وسلم پر بسبب کثرت ازواج تو داؤد اور سلیمان پر چاہئے کہ زیادہ حسد کرو اور تیسیر مین ہے کہ مراد آل
ابراہیم سے ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم ہین اور کتاب سے قرآن ہے اور حکمت شرائع اور ملک عظیم ہے دوام شریعت
تا قیامت ہے یا تائید فرشتونکی ہے فَمِنْهُم مَّنْ آمَنَ بِهِ وَمِنْهُم مَّن صَدَّ عَنْهُ پس بعضے یہود مین سے وہ شخص ہے

کہ ایمان لایا ساتھ حدیث آل ابراہیم کے یا ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اور بعض انمین سے وہ شخص ہے کہ باز رہا
جو انبیاء سے ازواج کے مقدمہ مین اور باور نکیا اُسے یا رو گردانی متابعت پیغمبر سے وَكَفٰى بِجَهَنَّمَ سَعِيْرًا اور
کفایت ہے دوزخ جلانے والا کافرونکو اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا سَوْفَ نُصْلِيْهِمْ نَارًا تحقیق وہ لوگ جو کافر ہوئے ساتھ دلیلو
وحدانیت ہماریکے یا آیتون قرآن کے یا معجزات پیغمبر کے شتاب داخل کرینگے ہم انکو آگ مین كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُوْدُهُمْ
بَدَّلْنٰهُمْ جُلُوْدًا غَيْرَهَا لِيَذُوْقُوا الْعَذَابَ پس گل جاوینگے چمڑے انکے بدل دیوینگے ہم انکو چمڑے سوا اُسکے تو کہ چکھین
عذاب کو اور چکھنا عذاب کا دائمی ہوگا اور تبدیل چمڑے کی ہر ساعت مین سو بار حسن بصری رضی اللہ عنہ سے
منقول ہے کہ دن رات مین ستر ہزار بار چمڑا بدلیگا یا اُسی چمڑے کی سوختگی دور کر کر حالت اصلی پر کر دینگے اور پھر
پھر کر جلاوینگے اور یہہ بدلنا یا حالت اصلی پر کرنا اسواسطے ہے کہ پوست تازہ پر زیادہ معلوم کرین اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَزِيْزًا
حَكِيْمًا تحقیق اللہ ہے غالب کہ کوئی اُسکو کفار کے عذاب دینے سے منع نکر سکیگا دانا عذاب دینے پر دوزخیونکے
موافق حکمت کے وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا
اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور عمل کئے نیک شتاب داخل کرینگے ہم انکو بہشتونمین کہ چلتے ہین نیچے درختون یا محلون
انکے نہرین در انحال کہ مدام ہونگے یہہ مسلمان بیچ انکے ہمیشہ زمانے بے انتہا تک لَهُمْ فِيْهَآ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ
وَّنُدْخِلُهُمْ ظِلًّا ظَلِيْلًا واسطے مومنونکے بیچ بہشتونکے بی بیان ہونگی پاکیزہ حیض نفاس سے بلکہ سب پلید
مکروہ چیزون سے اور داخل کرینگے ہم انکو سایہ پائندہ مین کہ آفتاب لُو سے دور نکر سکے عرب مین حرارت بہت ہے
سایے کو بڑی راحت سمجھتے ہین پس ظل ظلیل آرام کے واسطے کافی ہے اور وہ خدشہ بھی اس نکتہ سے دفع ہو گیا
جو کہتے ہین بہشت مین آفتاب نہین ہے کہ حرارت اسکی ایذا پہنچاویگی پھر سایہ کا فائدہ کیا ہے اور محقق کہتے
ہین کہ ظل ظلیل اشارہ بحمایت الٰہی ہے کہ سر پر بہشتون کے ہمیشہ رہیگا اظل عنایت ازلی کو نہ زوال ہے نہ نقصان
نی اُسے نہ اُسے انتقال ہے اِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓى اَهْلِهَا تحقیق اللہ حکم کرتا ہے تمکو یہہ کہ پہنچاؤ
امانتون کو طرف صاحبون انکے کے پیغمبر خدا صلے اللہ وسلم نے فتح مکہ کے دن فرمایا کہ کنجی کعبہ شریف کی عثمان بن طلحہ
سے لاؤ عثمان کی مان سلافہ تھی اُسکے پاس کنجی رہتی تھی عثمان نے مانگی اُسنے نہ دی اور کہا کہ عبد الدار کے وقت سے
یہہ ہمین ارث مین پہنچی ہے حضرت نے مسجد حرام مین بیٹھکر انتظار بہت کھینچا جب کنجی کے آنے مین دیر ہوئی ابوبکر
اور عمر کو سلافہ کے گھر بھیجا عمر نے آواز بلند سے پکارا کہ اے عثمان جلد کنجی لا پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم منتظر ہین عثمان
بہزار شدت اپنی مان سے کنجی لیکر حضرت کے پاس آیا آپنے ہاتھ دراز کیا کنجی لینے کو عباس رضی اللہ عنہ نے اوٹھکر
عرض کیا کہ یا رسول اللہ سقایہ زمزم میرے سپرد ہے یہہ بھی میرے تفویض ہو عثمان نے کنجی نہ دی پھر حضرت نے
مانگی وہ دینے لگا پھر عباس نے یہی کہا پھر اُسنے نہ دی پھر حضرت نے فرمایا کہ تو اگر خدا اور رسول پر ایمان رکھتا ہے تو کنجی دے



اسنے آپکے حوالہ کی آپ حرم سے نکلے کنجی لئے ہوئے حضرت مرتضیٰ علی نے مانگی جبرئیل آئے اور یہہ آیت لائی
کہ خدائے امر کرتا ہے تمکو یہہ کہ پہنچاؤ امانتون طرف اہل اسکے کے آپنے عثمان کو بلاکر کنجی عنایت کی اسنے اپنے
بھائی شیبہ کو دی ابتک وہ شیبہ کی اولاد مین چلی آتی ہے اور اگرچہ یہہ آیت مخصوص اس امانت پر اتری ہے لیکن
سب امانتین اس حکم مین داخل ہین اور امانت جو ذکر مین بعد ظل کے یہہ اشارہ ہے کہ ظل جیسے امانت آفتاب کی
اور اسکے نکلتے ہی محو ہو جاتا ہے ویسے ہی وجود مجازی اپنے کو کہ امانت وجود حقیقی ہے حوالے کرو یعنے اپنے
اپکو نیست و نابود کردو بیت آپ کو گم کر تو بشوق خدا ٭ جسکی امانت اسے دے دلا وَاِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ اَنْ
تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ اور دوسرے امر کرتا ہے تمکو اللہ جب حکم کرو تم درمیان آدمیون کے یہہ کہ حکم کرو ساتھ انصاف کے
اِنَّ اللّٰهَ نِعِمَّا يَعِظُكُمْ بِهٖ تحقیق اللہ خوب چیز ہے جو نصیحت کرتا ہے تمکو ساتھ اسکے یعنے ادائے امانات اور
انصاف بحکومات اِنَّ اللّٰهَ كَانَ سَمِيْعًا بَصِيْرًا تحقیق اللہ ہی سننے والا قول عثمان کا کہ اسنے کہا لو امانت کو دیکھنے والا
تمہاری کنجی حوالہ کرنیکا اسکے يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ اے لوگو جو ایمان لائے ہو
فرمانبرداری کرو اللہ کی فرضون مین اور فرمانبرداری کرو رسول کی سنتون مین اور اطاعت کرو صاحبون حکم کی تم
مین سے یعنے امراء اسلام کی لکھا ہے کہ حضرت نے خالد ابن ولید کو امیر لشکر کا کر بھیجا اور عمار یاسر کو ساتھ کر دیا
لوگ وہان کے بھاگ گئے ایک شخص رہ گیا وہ عمار کے پاس آیا اور کہا کہ مین مسلمان ہون سب لوگ میرے
قبیلے کے بھاگ گئے ہین مین اکیلا رہ گیا ہون جو امن دو تو رہون نہین تو مین بھی اپنے اہل و عیال کو لیکر چلا جاؤن
عمار نے کہا تجھکو امن ہے صبح کو خالد نے لشکر کو حکم کیا کہ اس قوم کو تاراج کرو لشکر والون نے جو اگر دیکھا تو وہان کوئی
تھا پھر ایک شخص تھا اسکو اہل و عیال سمیت پکڑ لائے عمار نے کہا کہ اسکو مین نے امن دی ہے خالد نے کہا کہ بے
مشورہ امیر لشکر کے امن دینا ادب سے دور ہے یہہ قصہ حضرت پاس آیا آپنے فرمایا کہ عمار کے کہنے سے اسکو امن ہے
لیکن چاہیئے کہ کوئی بن اجازت امیر کے امن دے اور یہہ آیت نازل ہوئی کہ اطاعت کرو امیر لشکر کی امام ثعلبی نے کہا ہے
کہ اولو الامر ابوبکر اور عمر ہین کہ اقتدوا باللذین من بعدی ابوبکر و عمر انکی شان مین وارد ہے ابوبکر وراق نے کہا ہے کہ
خلفائے اربعہ ہین اور بعضون نے سب صحابہ کو کہا ہے اور بعضون نے فقہا اور علما کو کہا ہے اور بعضون نے اولو الامر پانچ
لکھے ہین ایک پادشاہ حق مین رعیت کے دوسری باپ حق مین بیٹے کے تیسری شوہر حق مین زن کے چوتھی مالک
حق مین لونڈی غلام کے پانچوین عالم حق مین جاہلون کے اور صوفیہ کہتے ہین کہ اولو الامر مشائخ طریقت ہین کہ سالکان
راہ الٰہی کی تربیت کرتے ہین فرمانبرداری انکی لازم ہے بیت منزل مقصود کو چاہیے اگر پہنچا دلا ٭ سر خط فرمان سے
مت پھیر و العفو کے پھر فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ پس اگر
جھگڑو تم بیچ کسی چیز کے امور دین سے پس پھیر دو اسکو طرف کتاب خدا کے اور طرف رسول کے زندگانی مین انکے اور طرف



سنت رسول کے بعد وفات انکے کے اگر ہو تم دل کے اخلاص سے ایمان لانے والے ساتھ اللہ کے اور دن قیامت کے کیونکہ ایمان بخدا و
قیامت بھی چاہتا ہے کہ جس بات میں تمھیں کچھ شبہ ہووے سے خدا و رسول کی طرف رجوع کرو ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ
تَاْوِيْلًا ۝ یہہ خدا اور رسول کی طرف رجوع بہتر ہے تمکو اور نیک تر ہے از روئے عاقبت کے لکھا ہے کہ ایک
یہودی میں اور منافق میں جھگڑا تھا یہودی کہتا تھا کہ محکمہ نبوت میں چل منافق کہتا تھا کعب بن اشرف کے پاس
چل آخر کو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس دونو آئے سوافق مدعا یہودی حکم صادر ہوا جب دونو وہانسے نکلے
منافق نے ہاتھ یہودی کا پکڑ کر کہا کہ میں حکم پیغمبر پر راضی نہیں حضرت عمر نے کہا کہ تم دونو کھڑے رہو میں انفصال
تمھارا خوب کر دیتا ہوں یہہ دونوں کھڑے ہوئے حضرت عمر گھر میں جاکر شمشیر برہنہ لیکر آئے اور سر منافق
کا اوڑا دیا اور کہا کہ جو حکم پر ایسے قاضی کے راضی ہو سزا اسکی یہی ہے اسیدن حضرت نے فاروق انکو لقب دیا اور اللہ نے
یہہ آیت اتاری اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يَزْعُمُوْنَ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَحَاكَمُوْٓا اِلَى
الطَّاغُوْتِ وَقَدْ اُمِرُوْٓا اَنْ يَّكْفُرُوْا بِهٖ ۭ آیا نہیں دیکھا تو نے طرف ان لوگوں کے کہ دعویٰ کرتے ہیں
یہہ کہ وہ ایمان لائے ساتھ اس چیز کے کہ اتاری گئی ہے طرف تیرے یعنے قرآن اور ساتھ اس چیز کے کہ اتاری گئی
پہلے تجھہ سے یعنے اور پیغمبروں کی کتاب ارادہ کرتے ہیں یہہ کہ حکم لیجاویں طرف سرکشوں کے یعنے کعب بن اشرف کے
کہ بڑا طاغی باغی ہے اور حال انکہ تحقیق امر کئے گئے ہیں یہہ کہ کفر کریں ساتھ حکم طاغوت کے وَيُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ
يُّضِلَّھُمْ ضَلٰلًۢا بَعِيْدًا ۝ اور ارادہ کرتا ہے شیطان یہہ کہ گمراہ کرے انکو جو طاغوت کیطرف مائل ہیں گمراہی دور
کہ ہرگز اس سے سیدھی راہ کو نہ پھریں وَاِذَا قِيْلَ لَھُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَاِلَى الرَّسُوْلِ رَاَيْتَ الْمُنٰفِقِيْنَ يَصُدُّوْنَ
عَنْكَ صُدُوْدًا ۝ اور جب کہا جاوے واسطے منافقوں کے آؤ تم طرف اس حکم کے کہ اتارا ہے اللہ نے کتاب اپنی میں
اور طرف اس حکم کے کہ فرماتا ہے رسول دیکھتا ہے تو منافقوں کو کہ عناد سے ہٹ رہتے ہیں تجھہ سے ہٹ رہنا
فَكَيْفَ اِذَآ اَصَابَتْھُمْ مُّصِيْبَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ پس کیونکر ہوگا جب پہنچیگی انکو مصیبت ہٹ رہنے کی اور اعراض
یا مصیبت قتل کی اس منافق کو حضرت فاروق کے ہاتھہ سے بسبب اسکے کہ آگے پہنچایا ہے ہاتھوں انکے نے یعنے
طاغوت کا حکم ماننا ثُمَّ جَاۗءُوْكَ يَحْلِفُوْنَ ڰ بِاللّٰهِ پھر آتے ہیں تیرے پاس عذر کرتے ہوئے قسمیں کھاتے ہیں ساتھ
اللہ کے اور مضمون قسم کا انکے یہہ ہے کہ اِنْ اَرَدْنَآ اِلَّآ اِحْسَانًا وَّتَوْفِيْقًا ۝ نہیں چاہا تھا ہمنے تمھاری مجلس حکم سے
عدول کر کر یا عمر کے پاس جاکر مکر بھلا کرنا اور موافقت کرنا یعنے بین الخصمین الفت موافقت ہو اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ
يَعْلَمُ اللّٰهُ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ یہہ لوگ منافق اور جھوٹے قسم کھانیوالے وہ ہیں کہ جانتا ہے اللہ جو کچھ کہ بیچ دلوں
انکے کے ہے نفاق سے فَاَعْرِضْ عَنْھُمْ وَعِظْھُمْ وَقُلْ لَّھُمْ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ قَوْلًۢا بَلِيْغًا پس منہہ پھیرلے انسے یعنے عذر انکا
مت قبول کر اور نصیحت کر انکو کہ جلوت میں نفاق اور دروغ چھوڑیں اور کہہ واسطے انکے خلوت میں بیچ حق نفسوں

ناپاک اُنکے بات کہ اثر کرنیوالی ہو اُنکے دلونمین اور وہ تہدید بقتل ہے یا اور ایذا پہنچی ہے اگر توبہ نکرین وَمَآ
اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ اور نہین بھیجا ہمنے کوئی پیغمبر اپنے بندون پر مگر واسطے اسکے
کہ فرمانبرداری کیا جاوے ساتھ حکم اللہ کے وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ
لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا اور اگر یہہ منافق جسوقت کہ ظلم کرتے ہین جانون اپنے کو ساتھ انکار حکم تیرے کے
یا ساتھ ماننے حکم طاغوت کے آوین تیرے پاس پس بخشش مانگین اللہ سے اور بخشش مانگے واسطے اُنکے
رسول البتہ پاوینگے اللہ کو توبہ قبول کرنیوالا مہربان معالم مین لکھا ہے کہ زبیر اور حاطب بن ابی بلتعہ مین
جھگڑا تھا پانی پر کہ ایک نہر سے دونو اپنے کھیتون کو دیتے تھے حضرت کے پاس یہہ قصہ آیا آپنے فرمایا کہ اے
زبیر اپنے کھیت کو پانی دے پھر چھوڑ دے ہمسایہ کو حاطب غصے ہوا اور بے ادبی سے ایسا کلام کیا کہ جس سے
نکلتا تھا کہ آپ طرفداری کرتے ہین زبیر کی یہہ آیت نازل ہوئی فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ
بَيْنَهُمْ پس نہین ہے حقیقت ایمان کی جیسا گمان کرتے ہین یہہ قسم ہے پروردگار تیرے کی نہین ایمان لاوینگے
یہہ ایمان حقیقی یہانتک کہ حکم کرین تجھکو بیچ اُس چیز کے کہ جھگڑا پڑے درمیان اُنکے اور تو حکم کرے ثُمَّ لَا
يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا پھر نہ پاوین بیچ نفسون اپنے کے تنگ یا دلونمین اپنے تنگی
اُس چیز سے کہ حکم کرے تو اگرچہ مخالف طبع کا اُنکے ہو اور مان لیوین فرمان تیرے کو مان لینا کر ظاہر باطن مین بے
اعراض اور مخالفت کے لکھا ہے کہ زبیر اور حاطب محکمہ نبوت سے نکلے مقداد رضی اللہ عنہ اُنسے ملے اور پوچھا کہ کنکے واسطے
حکم ہوا حاطب نے کہا اپنے پھپھی زاد کے واسطے اور منہ پھونکوتا دیا اور تیوری بدلی ایک یہودی وہان حاضر تھا اُسنے
کہا مارے انکو اللہ یہہ عجب لوگ ہین کہ گواہی رسالت کی جبکہ دیتے ہین اُسکے حکم کو متہم کرتے ہین قسم خدا کی موسیٰ کے
وقت مین بنی اسرائیل نے گناہ کیا تھا اور موسیٰ نے حکم فرمایا تھا کہ توبہ تمہاری قبول نہین جبتک کہ ایک دوسرے کو
مار ڈالو انہون نے حکم مان کر ایک دوسرے کے قتل مین مشغول ہوئے تھے یہانتک کہ ستر ہزار آدمی مارے گئے تھے اور
اپنے پیغمبر کو متہم نکیا تھا ثابت ابن قیس اور عمار یاسر اور ابن مسعود نے جو یہہ بات سنی کہا قسم خدا کی اگر محمد صلی اللہ
علیہ وسلم فرماوین کہ اپنے آپکو مار ڈالو مار ڈالین ہم حق تعالیٰ نے فرمایا وَلَوْ اَنَّا كَتَبْنَا عَلَيْهِمْ اَنِ اقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ
اَوِ اخْرُجُوْا مِنْ دِيَارِكُمْ مَّا فَعَلُوْهُ اِلَّا قَلِيْلٌ مِّنْهُمْ اور اگر فرض کرتے ہم اوپر اُنکے کہ دعوی ایمان کا کرتے ہین یہہ کہ مار ڈالو جانون
اپنے کو جیسے بنی اسرائیل نے جانین ماری تھین یا نکلو گھرون اپنے سے جیسے بنی اسرائیل نکلے تھے نکرتے یہہ
مگر تھوڑے اُنمین سے مثل ثابت اور عمار اور ابن مسعود کے رضی اللہ عنہم وَلَوْ اَنَّهُمْ فَعَلُوْا مَا يُوْعَظُوْنَ بِهٖ لَكَانَ
خَيْرًا لَّهُمْ اور اگر یہہ منافق کرین جو کچھہ نصیحت دیئے جاتے ہین ساتھ اُسکے البتہ ہوتا بہتر واسطے اُنکے وَاَشَدَّ
تَثْبِيْتًا اور زیادہ تر ہوتا از روے تصدیق کے اور ثابت رہنے ایمان اُنکے کے وَّاِذًا لَّاٰتَيْنٰهُمْ مِّنْ لَّدُنَّآ اَجْرًا عَظِيْمًا

اور اسوقت البتہ دیتے ہم انکو اپنے پاس سے ثواب بڑا کہ نعمتیں بہشت کی ہین وَلَهَدَيْنَاهُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِيمًا
اور البتہ دکھاتے ہم انکو راہ سیدھی کہ اس سے مقصود کو پہنچکر بہشت مین داخل ہوتے کہ ثوبانؓ مولی حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے ایکدن حضرتؐ کے پاس آئے رنگ رو متغیر تھا آپ نے پوچھا ای ثوبان ماغیر لونک کس چیز نے تغیر کیا
رنگ تیرا کہ چہرہ سرخ تیرا زرد ہو گیا ہے عرض کیا کہ جبتک آپکے جمال باکمال کی زیارت نہین کرتا بیقرار رہتا ہون
اب یہہ اندیشہ ہے کہ جو اجل میری آئی اور مرگیا تو آپ کو کہان دیکھونگا اگر مین دوزخ مین گیا تو آپ کہان اور
مین کہان اور جو بہشت مین گیا تو مرتبہ آپکا بلند میرا پست ہوگا تو بھی دیدار سے محروم رہونگا اور بعضون نے کہا ہے
کہ عبد اللہ انصاری نے یہہ اگر عرض کی حق تعالی نے یہہ آیت نازل کی اور شکستہ دلان فراق کو مژدہ وصال سے
مسرت بخشی وَمَن يُطِعِ اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَأُولَٰئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِم مِّنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ
وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولَٰئِكَ رَفِيقًا ۝ اور جو کوئی فرمانبرداری کرے اللہ کی امر اور نہی مین
اور رسول کے احکام اور حدود مین پس یہہ لوگ دن قیامت کے ساتھ ان لوگون کے ہین کہ انعام کیا ہے اللہ نے اوپر انکے
پیغمبرون سے اور صدیقون سے کہ سب سے پہلے تصدیق انبیا کی ہے اور شہیدون سے کہ براہ خدا جان دی ہے وہ
شہداء احد ہین یا عام ہین سب شہید اور صالحون سے اور اچھے ہین یہہ لوگ رفیق لفظ رفیق کا واحد اور جمع
اطلاق کرتے ہین یا ہر ایک انمین سے اچھا رفیق ہے معالم مین ہے کہ مراد نبیین سے ہمارے پیغمبر ہین اور صدیقین
سے ابو بکر اور شہداء سے عمر اور عثمان اور علی اور صالحین سے تمام صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین اور حاصل آیت
کا یہہ ہے کہ جو کوئی آج کے دوست رکھتا ہے فردائے قیامت وہ اسکے ساتھ ہوگا المرء مع من احب نظم جسکو جو
چاہیے اسکے ہے وہ سات نہ دن قیامت کے یعنے بعد ممات نہ ولمین حب خدا وحب رسول نہ جسکے ہووے وہ مرد
ہے مقبول نہ رہتا ہے یہان بھی وصل سے مسرور نہ وہان بھی بعد از وصال ہے پرنور نہ یا الہی محبت اپنی دے
اور محبت رسول کی اپنے نہ اسی الفت مین مجھکو رکھہ یہان وہان نہ دین و دنیا مین حوزم و شادان ذَٰلِكَ
الْفَضْلُ مِنَ اللَّهِ یہہ فضل ہے اللہ کیطرف سے وَكَفَىٰ بِاللَّهِ عَلِيمًا اور کفایت ہے اللہ جاننے والا مقصدون اور
نیتون کو يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا خُذُوا حِذْرَكُمْ ای لوگو جو ایمان لائے ہو پکڑو صلاح اپنے کو یعنے تیار ہو حرب کے
واسطے فَانفِرُوا ثُبَاتٍ أَوِ انفِرُوا جَمِيعًا ۝ پس نکلو دشمنون کے قتال کو متفرق کئی طرف سے یا نکلو اکٹھے ایک
طرف سے وَإِنَّ مِنكُمْ لَمَن لَّيُبَطِّئَنَّ اور تحقیق بعضے تم سے وہ شخص ہین کہ دیر کرتے ہین نکلنے مین جہاد کو مراد
اس سے ابی ابن سلول اور اصحاب اسکے ہین کہ روز احد مین تخلف کیا تھا فَإِنْ أَصَابَتْكُم مُّصِيبَةٌ قَالَ قَدْ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيَّ إِذْ
لَمْ أَكُن مَّعَهُمْ شَهِيدًا ۝ پس اگر پہنچے ای مسلمانون تمکو مصیبت جیسے قتل اور ہزیمت کہے وہ دیر کرنے والا
منافق تحقیق احسان کیا اللہ نے اوپر میرے جسوقت کہ نہوا مین ساتھ مسلمانون کے حاضر ہوکر قتال مین

ع

وَلَئِنْ اَصَابَكُمْ فَضْلٌ مِّنَ اللّٰهِ لَيَقُوْلَنَّ كَاَنْ لَّمْ تَكُنْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهٗ مَوَدَّةٌ اور اگر پہنچے تمکو فضل اللہ کی
طرف سے جیسے فتح اور غنیمت البتہ کہتا ہے گویا کہ نہتی درمیان تمہارے اور درمیان اُسکے دوستی یعنے لینے
آپکو دور ڈال کر گویا تمھیں دیکھا ہے نہیں اور تمھاری صحبت میں کبھی آیا ہے نہیں اور کہتا ہے یٰلَیْتَنِیْ
كُنْتُ مَعَهُمْ فَاَفُوْزَ فَوْزًا عَظِیْمًا اے کاشکے میں ہوتا اس جنگ میں ساتھ مسلمانوں کے پس فیروزی پاتا
میں فیروزی بڑی یعنے غنیمت سے بڑا حصہ لیتا میں فَلْيُقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ يَشْرُوْنَ الْحَيٰوةَ
الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ پس چاہیئے کہ لڑیں بیچ راہ اللہ کے دشمنان دین سے وہ لوگ کہ بیچتے ہیں زندگانی دنیا کو کہ فانی
ہے بدلے آخرت کے کہ سرا جاودانی ہے وَمَنْ يُّقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيُقْتَلْ اَوْ يَغْلِبْ فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ اَجْرًا
عَظِيْمًا اور جو کوئی لڑے بیچ راہ دین اللہ کے پس مارا جاوے اور درجہ شہادت کا پاوے یا غالب آوے دشمن پر
فتح پاوے پس شتاب دینگے ہم اسکو آخرت میں ثواب بڑا وَمَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ
اور کیا ہے تمکو اے اہل اسلام کہ جہاد نہیں کرتے بیچ راہ اللہ کے اور واسطے بیچاروں کے کہ دست کفار میں گرفتار میں
وہ کتنے شخص تھے کہ مکہ میں اسلام لائے تھے اور اُنکے قرابتی انکو ہجرت سے منع کرتے تھے مِنَ الرِّجَالِ مردوں سے
مثل سلمہ بن ہشام اور ولید بن ابو ولید اور عباس بن ابی اور ربیع بن ابی ربیعہ اور ابو جندل بن سہیل وغیرہم کے
وَالنِّسَآءِ اور عورتوں سے مثل ام شریک وغیرہا کے وَالْوِلْدَانِ اور لڑکوں سے ابن عباس رض نے کہا کہ نساء اور
ولدان میں میں اور میری ماں تھی الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ اَهْلُهَا اور یہہ
مستضعفین وہ لوگ ہیں جو کہتے ہیں تضرع سے یعنے دعا کرتے ہیں اے پروردگار ہمارے نکال ہمکو اس شہر مکہ سے کہ
ظالم ہیں رہنے والے اسکے بسبب شرک کے کہ بڑا ظلم ہے ان الشرک لظلم عظیم وَاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا وَّاجْعَلْ لَّنَا
مِنْ لَّدُنْكَ نَصِيْرًا اور اگر واسطے ہمارے نزدیک اپنے سے دوست اور کر واسطے ہمارے نزدیک اپنے سے مددگار کہ
دشمنوں کا شر ہمسے دفع کرے حق تعالی نے دعا انکی قبول کی بعضوں کو مکہ سے نکالا اور بعضے جو وہاں رہگئے
فتح مکہ کے دن اُنکے مہمات کا سر انجام ہوا حضرت نے عتاب بن اسید کو حکومت مکے کی دی وہ یار اور مددگار
اُن بیچاروں کا رہا اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ جو لوگ کہ ایمان لائے ہیں خدا و رسول پر لڑتے ہیں
بیچ راہ اللہ کے وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ الطَّاغُوْتِ اور جو لوگ کہ کافر ہوئے لڑتے ہیں بیچ راہ بتوں کے
فَقَاتِلُوْٓا اَوْلِيَآءَ الشَّيْطٰنِ پس لڑو اور مارو اے دوستو حق کے دوستوں اور فرمان برداروں کو شیطان کے اور
مکر اور فریب اسکے سے مت ڈرو اِنَّ كَيْدَ الشَّيْطٰنِ كَانَ ضَعِيْفًا تحقیق مکر شیطان کا ہے سست بے قوت کہ
نہیں رکھتا دلیل اور حجت اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ قِيْلَ لَهُمْ كُفُّوْٓا اَيْدِيَكُمْ کیا نہیں دیکھا تونے طرف اُن لوگوں کے
کہ کہا گیا انکو بند رکھو ہاتھوں اپنے کو جہاد سے وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ اور قائم رکھو نماز کو اور زکوٰۃ مستحقوں

کو اور عبد الرحمن بن عوف اور سعد بن وقاص اور مقداد بن اسود وغیرہم رضی اللہ عنہم تھے کہ حضرت سے اجازت
چاہتے تھے کہ اہل شرک سے حرب کریں کہ انکی ایذا سے بتنگ آئے ہین سو انکو بحکم الٰہی کہا گیا کہ ابھی جہاد مکرو
نماز پڑھو زکوۃ دو جب حکم الٰہی آویگا تب جہاد بھی کیجو فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ إِذَا فَرِيقٌ مِّنْهُمْ يَخْشَوْنَ
النَّاسَ كَخَشْيَةِ اللَّهِ أَوْ أَشَدَّ خَشْيَةً پس جب مدینے مین آئے اور لکھا گیا اور جواب ہوا اوپر انکے لڑنا کافر
ناگہان ایک فرقہ انمین سے ڈرتا ہی جنگ مشرکون سے جیسا ڈر چاہئے اللہ سے یا زیادہ ڈرنا سمجھ لیجئے
کہ یہہ ڈر ضعف بشریت سے نہ کراہت امر خدا سے وَقَالُوا رَبَّنَا لِمَ كَتَبْتَ عَلَيْنَا الْقِتَالَ اور کہتے ہین ای پروردگار
ہمارے کیون واجب کیا اوپر ہمارے لڑنا کفار کا لَوْلَا أَخَّرْتَنَا إِلَىٰ أَجَلٍ قَرِيبٍ کیون ڈھیل دی ہمکو تا اجل کہ نزدیک
ہی سب کے سمجھ لیجئے کہ یہہ سوال اگر منافقون سے صادر ہوا ہی تو کچھ عیب نہین اور اگر مومنون سے وقوع مین
آیا ہی تو خوف سے کہا ہوگا پھر توبہ کرلی ہوگی اور بعضے کہتے ہین کہ بعضے لوگ نزول آیت قتال کے منافق ہوگئے
اور جہاد سے پھر گئے یہہ انکی شان مین ہی اور اصح یہہ ہی کہ سوال تو بمنائے تخفف تکلیف پر محمول ہی نہ
انکار قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيلٌ کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ فائدہ لینا دنیا کا تھوڑا ہی بہت وابستہ دل
متاع سے دنیا کے مت کرو یہہ جب آخرت مین نہایت قلیل ہی وَالْآخِرَةُ خَيْرٌ لِّمَنِ اتَّقَىٰ اور آخرت بہتر ہی دنیا سے
واسطے اسکے کہ پرہیزگاری کرتا ہی شرک سے یا سب گناہون سے وَلَا تُظْلَمُونَ فَتِيلًا اور نہ ظلم کئے جاؤگے تم
مجاہد دینے ثواب تمھارے جہاد کا کم نکرینگے مقدار تاگے کے کہ دانہ خرمہ پر ہی پس امیدوار ثواب کے رہو اور موت سے
مت ڈرو کہ اس سے کہین چھٹکارا نہین أَيْنَمَا تَكُونُوا يُدْرِككُّمُ الْمَوْتُ وَلَوْ كُنتُمْ فِي بُرُوجٍ مُّشَيَّدَةٍ جہان کہین
ہو تم خواہ مکے مین خواہ مدینے مین پالیویگی تمکو موت اور اگرچہ ہو تم بیچ قلعون محکم کے یا محلون بلند کے یا برجون
دوازدہ گانہ فلک کے حاصل یہہ ہی کہ کسی حالت مین کسی جگہہ موت سے رہائی نہین نظم بر حذر کے دل اپنا مکو
کو نہو مرگ سے غافل ایک آن نہو یا ہنگام رہائی تو اس سے گر بروج مشید مین چھپے نہ ہفت آسمان و قعر
زمین ہو سب کا سب ایک نہی اسکے تئین نہ تو جہان ہو وہین یہہ جاویگی نہ مہلت ایکدم نہ پھر دکھاوے گی
وَإِن تُصِبْهُمْ حَسَنَةٌ يَقُولُوا هَٰذِهِ مِنْ عِندِ اللَّهِ اور اگر پہنچتی ہی منافقون کو بھلائی جیسے نعمتیں یا ارزانی
فتح جیسی جنگ بدر ہوئی تھی کہتے ہین یہہ نزدیک اللہ کے سے وَإِن تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَقُولُوا هَٰذِهِ مِنْ عِندِكَ
اور اگر پہنچتی ہی انکو برائی جیسی تنگی اور قحط یا شکست جیسی جنگ احد مین ہوئی کہتے ہین یہہ نزدیک تیرے سے ہی
ای محمد اور بتدبیر تیری سے ہی کہ درست نہ پڑی اور انوار مین ہی کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکے سے ہجرت
کرکر مدینے مین تشریف لائے اس سال میوہ کم ہوا اور غلے کی گرانی ہوئی منافق اور یہود کہنے لگے کہ پیغمبر کے قدوم
سے یہہ نحستی آئی حق تعالی نے انکو جھٹلایا اور یہہ فرمایا کہ قُلْ كُلٌّ مِّنْ عِندِ اللَّهِ کہہ کہ سب قبض اور بسط اور

گرانی اور ارزانی اور غنیمت اور ہزیمت نزدیک خدا کے سے ہی اور ارادہ سکے سے فَمَالِ هٰٓؤُلَآءِ الْقَوْمِ
لَا يَكَادُوْنَ يَفْقَهُوْنَ حَدِيْثًا پس کیا ہی واسطے اس قوم منافق اور یہود کے نہین نزدیک کہ سمجھین بات کو
کہ مشتمل ہی انکے نصیحت پر یا نہین پاتے بات کو بہائم کے طرح کہ سنتے ہین سمجھتے نہین اور نافہمی انکی سے ہی کہ
کہتے ہین مَآ اَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ وَمَآ اَصَابَكَ مِنْ سَيِّئَةٍ فَمِنْ نَّفْسِكَ جو پہنچتا ہی تجھکو غنیمت اور فتح سے پس
فضل خدا سے ہی اور جو پہنچتا ہی تجھکو ہزیمت اور قتل اصحاب سے پس نفس تیرے سے ہی اور بعضون نے یہہ معنی
کہی ہین کہ ای انسان جو پہنچتا ہی تجھکو بھلائی سے وہ کرم خدا سے ہی اور جو پہنچتا ہی تجھکو برائی سے وہ شامت
گناہ تیرے سے ہی سمجھہ لیجئے تشریح اس معنی کی یہہ ہی کہ حقائق ممکنات کے عدمات ہین اور وجود جو انمین آیا ہی پرتو
ہی اسما و وجود و صفات واجبی جل سلطانہ کا اور عدم کا خاصہ شر اور نقص ہی کیونکہ مقابل وجود کے ہی اور
وجود کا خاصہ خیر اور کمال ہی پس جو برائی کہ اس سے صادر ہوتی ہی ناشی ہی عدم سے کہ حقیقت اسکی ہی
اور جو بھلائی کہ اس سے سرزد ہوتی ہی ناشی ہے وجود سے کہ ظل اسما و صفات حق سبحانہ ہی لہذا فرمایا
ما اصابك من حسنة فمن الله وما اصابك من سيئة فمن نفسك وَاَرْسَلْنٰكَ لِلنَّاسِ رَسُوْلًا
اور بھیجا ہی ہمنے تجھکو واسطے سب آدمیون کے پیغام پہنچانیوالا یہہ کہ اسناد برائی اور بھلائی کی تیرے طرف کرین
وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا اور کفایت ہی خدا شاہدی دینے والا اوپر تیری رسالت پر شعر جب خدا شاہد ہو پھر کسکی شہادت
چاہئے نہ پھر نہ برہان چاہئے اور پھر نہ حجت چاہئے مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ جو کوئی کہا مانے رسول کا
پس تحقیق کہا مانا اللہ کا رسول طاعت خدا کو فرماتا ہی بامر خدا پس فرمانبرداری اسکی فرمانبرداری اللہ کی
ہوئی بحر الحقائق مین ہی کہ حضرت بوصف فنا فی اللہ اور بقا باللہ موصوف تھے اور جو قائم باللہ ہو البتہ خلیفۃ اللہ ہو
پس خلافت حضرت کو ثابت ہی ہر معاملے مین کہ خلق سے کرتے تھے وما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمی و خلیفہ
تھے ہر معاملے کہ خلق ساتھہ انکے کرتے تھے ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ پس طاعت اسنے خلیفہ
کی اللہ طاعت مستخلف کی ہی بیت جسنے طاعت انکی کی اسنے طاعت اللہ کی مونہ اسنے پھرا جو حق سے پھرا
وہ بات یہہ ہی سیدھی راہ کی وَمَنْ تَوَلّٰى فَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا اور جو کوئی پھر جاوے فرمان تیرے سے
پس نہین بھیجا ہمنے تجھکو اوپر انکے نگہبان کہ انکو گناہ کرنے سے بچاوے بعضے علما اسکو ساتھہ آیت سیف کے
منسوخ کہتے ہین وَيَقُوْلُوْنَ طَاعَةٌ اور کہتے ہین منافق تیرے حضور مین کام ہمارا فرمان برداری ہی نہ
فَاِذَا بَرَزُوْا مِنْ عِنْدِكَ بَيَّتَ طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ غَيْرَ الَّذِيْ تَقُوْلُ پس جب باہر نکلتے ہین تیرے پاس سے
مصلحت کرتے ہین رات کو ایک گروہ انمین سے سوا اس چیز کے کہ کہتا ہی تو وَاللّٰهُ يَكْتُبُ مَا يُبَيِّتُوْنَ اور
اللہ لکھتا ہی لوح محفوظ مین یا کراما کاتبین لکھتے ہین اللہ کے حکم سے جو جو یہہ مصلحت اور تدبیر کرتے ہین رات کو

فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ پس منہہ پھیر لے عتاب انکے سے کہ اظہار اسلام کے سبب حکم قتل کا انپر جاری نہین وَتَوَكَّلْ
عَلَى اللّٰهِ ؕ اور توکل کر اوپر اللہ کے اور کام اپنا سب خدا پر چھوڑ دے وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا اور کفایت ہی اللہ کام
جاننے والا بندونکا اور برلانے والا حاجتونکا اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ کیا پس نہین سمجھتے یہہ منافق قرآن کو
اور تامل اور تفکر اسمین نہین کرتے تو کہ فصاحت بلاغت اعجاز سے ایجاز دریافت کرین کہ یہہ کلام الٰہی
وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا ط اور اگر ہوتا قرآن نزدیک غیر اللہ کے سے یعنے مخلوق
کا کلام ہوتا جیسے زعم کافرون منافقونکا ہی البتہ پاتے عقل فہم والے بیچ اسکے اختلاف بہت تناقض مضمون
اور تفاوت نظم مین کیونکہ کلام بشر کا خالی خلل سے نہین ہوتا خواہ معنوی مین خواہ لفظو مین وَاِذَا جَآءَهُمْ
اَمْرٌ مِّنَ الْاَمْنِ اور جب آتی ہی منافقون کے پاس کوئی بات امن کی مثل فتح اہل لشکر اسلام اَوِ الْخَوْفِ
یا ڈر کی مثل شکست سریہ اہل اسلام اَذَاعُوْا بِهٖ افشا کرتے ہین اسکو قبل تحقیق سے اور اس افشا مین ضرر
اور فساد ہی کیونکہ خبر نیک مین فتنہ ہی دشمن قصد جنگ کا اہل اسلام کے کرتے ہین اور خبر بد مین
ضعف مسلمانونکا اور موجب پریشانی کا انکے ہی وَلَوْ رَدُّوْهُ اِلَى الرَّسُوْلِ وَاِلٰٓى اُولِى الْاَمْرِ مِنْهُمْ
اور اگر پھیرتے اس خبر کو طرف پیغمبر کے کہ صلاح مبارک مین انکے آوے تو ظاہر کرین یا طرف حکم کے منہ دینے
جیسے اکابر صحابہ یا امراء سرایا لَعَلِمَهُ الَّذِيْنَ يَسْتَنْۢبِطُوْنَهٗ مِنْهُمْ البتہ جان لیتے اسکو وہ لوگ کہ تحقیق کرتے
ہین خبر کو پیغمبر اور اولوا الامر مین سے کہ کس خبر کو ظاہر کیا چاہیئے اور کون سی کو چھپایا چاہیئے وَلَوْلَا فَضْلُ
اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ لَاتَّبَعْتُمُ الشَّيْطٰنَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝ اور اگر نہوتا فضل اللہ کا اوپر تمہارے ساتھ بھیجنے
رسولون کے اور مہربانی اسکی ساتھ نازل کرنے قرآن کے البتہ پیروی کرتے شیطان کی مگر تھوڑے سے بچے
رہتے وسوسہ شیطانی سے مدد عصمت ربانی سے جیسے ورقہ بن نوفل اور قیس بن ساعد اور بحیرا راہب
اور زید بن عمر اور سیف بن ذی یزن اور یوسف بن ذو النون اور امثال الخ کہ قبل بعثت نبی آخر الزمان کے
اور نزول قرآن کے محض موہبت الٰہی سے براہ راست پر رہے فَقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ پس لڑ بیچ راہ رضا
خدا کے لکھا ہی کہ جب جنگ بدر کا آپنے قصد کیا نعیم بن مسعود نے لوگون کو لشکر ابو سفیان سے ڈرایا بعضے
صحابہ بددل ہوئے حضرت نے فرمایا کہ جو سب جمع ہون تو ہم چلین یہہ آیت نازل ہوئی کہ اگر اور لوگ تخلف
کرین تو تو اکیلے جا کر مقابلہ کر لَا تُكَلَّفُ اِلَّا نَفْسَكَ وَحَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ نہین تکلیف دی جاتی تجھکو جہاد کی
مگر جان تیرے کو پس مخالفت سے اورون کے مت غمناک ہو اور رغبت دلا مسلمانونکو قتل پر مشرکونکے
کہ تجھپر رغبت دلانا ہی نہ تکلیف عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّكُفَّ بَاْسَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا نزدیک ہی کہ اللہ یہہ کہ بند
کرے مسلمانون سے لڑائی ان لوگون کی کہ کافر ہوئے یعنے قریش یا یہہ کہ رعب انکے دلمین ڈالے جیسے

بدر صغریٰ میں واقع ہوا کہ ابو سفیان ڈر کر موضع بدر میں نہ آیا چنانچہ سورہ آل عمران میں گذرا وَاللّٰهُ اَشَدُّ بَاْسًا
وَّاَشَدُّ تَنْكِيْلًا ۝ اور اللہ سخت تر ہے ہیبت میں قریش سے اور سخت تر ہے عذاب میں انکے مَنْ يَّشْفَعْ
شَفَاعَةً حَسَنَةً يَّكُنْ لَّهٗ نَصِيْبٌ مِّنْهَا جو کوئی سفارش کرے سفارش اچھی کہ حق ثابت ہو اور کسیکو نفع پہنچے
اور ضرر دفع ہو گا واسطے سفارش کرنیوالے کے حصے ثواب اسکے سے وَمَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً سَيِّئَةً يَّكُنْ لَّهٗ كِفْلٌ
مِّنْهَا اور جو کوئی سفارش کرے سفارش بری کہ حق فوت ہو اور کسی کو ضرر پہنچے اور نفع سے باز رکھے ہوگا واسطے
اسکے حصہ وبال اسکے سے وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ مُّقِيْتًا ۝ اور اللہ اوپر ہر چیز کے خبردار وَاِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ
فَحَيُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَا اور جب تحیت دیئے جاؤ ساتھ سلام کے پس تحیت کرو تم ساتھ بہتر کے اس تحیت سے
اگر وہ السلام علیکم کہے تو تم اسکے جواب میں کہو وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ اور جو وہ بھی رحمۃ اللہ کہے تو تم برکاتہ زیادہ
کرو اَوْ رُدُّوْهَا یا پھیر دو اسی تحیت کو یعنی جواب میں السلام علیکم کے وعلیکم السلام کہو اسقدر فرض ہے اور اول جو کہا
وہ اولیٰ ہے اور یہہ مسلمان کی جواب میں ہے اور کافر کے جواب سلام میں علیک ہے اِنَّ اللّٰهَ كَانَ
عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ حَسِيْبًا تحقیق اللہ ہے اوپر ہر چیز کے حساب لینے والا پس تم سے اوپر سلام اور جواب سلام کے
حساب کریگا اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اللہ ہے بے شبہ نہیں کوئی مستحق عبادت کے مگر وہ لَيَجْمَعَنَّكُمْ اِلٰى يَوْمِ
الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيْهِ البتہ جمع کریگا تمکو طرف دن قیامت کے نہیں شک بیچ اسدن کے یا بیچ جمع کے نہ
وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ حَدِيْثًا اور کون شخص بہت سچا ہے اللہ سے بات میں یعنے کوئی نہیں کیونکہ کذب کو
وعدے اور قول میں اللہ کے دخل نہیں ہے اس سبب سے اصدق ہے اور اپنا اللہ نہ کذب کو اسکے قول میں نہیں [illegible]
کہ بعضے لوگوں نے مکے سے ہجرت کی جب کچھ اور نکلے پشیمان ہو کر پھر گئے اور پیغام اسلام کا اپنے مدینے میں کہلا
بھیجا مسلمانوں کو انکے حق میں اختلاف ہوا بعضوں نے کہا مومن ہیں بعضوں نے کہا منافق ہیں حق تعالیٰ
نے یہہ آیت نازل کی فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنٰفِقِيْنَ فِئَتَيْنِ پس کیا ہے واسطے تمہارے بیچ شان منافقوں کے
کہ متفرق ہوئے ہو دو فرقے اور بعضوں نے کہا ہے کہ کتنے مہاجر بہانہ کر کے مدینے کی ہوا ہمکو موافق نہیں حضرت سے
اجازت لی دیہات کیطرف گئے وہاں سے مکے گئے مشرکوں میں مل گئے صحابہ کو انکے اسلام میں تردد ہوا یہہ آیت
اتری کیوں تم دو فرقے ہوئے ہو انکے کفر پر اتفاق کیوں نہیں کرتے وَاللّٰهُ اَرْكَسَهُمْ بِمَا كَسَبُوْا اور حال یہہ ہے
کہ اللہ نے رد کیا انکو ساتھ حکم کفر اور قتل اور اسیر کرنیکے سبب اس چیز کے جو عمل کیا انھوں نے کہ مسلمانوں سے
پھر کر کافروں سے ملے اَتُرِيْدُوْنَ اَنْ تَهْدُوْا مَنْ اَضَلَّ اللّٰهُ ۝ کیا ارادہ کرتے ہو تم یہہ کہ راہ پر لاؤ اسکو کہ گمراہ
کیا اللہ نے وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ سَبِيْلًا اور جسکو گمراہ کرے اللہ پس ہرگز نہ پاویگا تو واسطے اسکے راہ طرف
حق کے وَدُّوْا لَوْ تَكْفُرُوْنَ كَمَا كَفَرُوْا فَتَكُوْنُوْنَ سَوَآءً فَلَا تَتَّخِذُوْا مِنْهُمْ اَوْلِيَآءَ حَتّٰى يُهَاجِرُوْا

فِي سَبِيلِ اللّٰهِ دوست رکھتے ہین یہہ پھرے ہوئے دین سے کاش کہ ہوجاؤ تم کافر جیسے کہ کافر ہوئے وہ پس
ہوجاؤ تم برابر ایکدوسرے کے گمراہی مین پس مت پکڑو تم انہین دوست یہانتک کہ ایمان لاوین اور ثابت ہوجاوے
ایمان انکا ساتھ اسکے کہ ہجرت کرین بیچ راہ خدا کے بن ریاکے اور بن نفاق کے فَاِنْ تَوَلَّوْا فَخُذُوْهُمْ وَ
اقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ پس اگر پھر جاوین ایمان اور ہجرت سے پس پکڑو انکو اور قید کرو اور مار ڈالو انکو جہان پاؤ
تم انکو حل مین اور حرم مین وَلَا تَتَّخِذُوْا مِنْهُمْ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا اور مت پکڑو انمین سے دوست اور نہ مددینے
والا بلکہ پکڑو اور قتل کرو اِلَّا الَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ اِلٰى قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ مگر جو لوگ کہ جاملین طرف اس قوم
کہ درمیان تمہارے اور درمیان انکے عہد ہے وہ قبیلہ خزاعہ تھا یا بنی بکر یا بنی اسلم کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے انسے مقرر فرمایا تھا کہ جو تمہارے جوار مین آوے وہ ہمارے جوار مین ہووے اَوْ جَآءُوْكُمْ حَصِرَتْ صُدُوْرُهُمْ اَنْ
يُّقَاتِلُوْكُمْ اَوْ يُقَاتِلُوْا قَوْمَهُمْ یا آوین تمہارے پاس حال آنکہ رک گئے ہین سینے انکے اس سے کہ لڑین تم سے یا لڑین
قوم اپنی سے کہ کافر ہین وہ بنی مدلج تھے کہ حضرت سے عہد کیا تھا کہ تم سے نہ لڑینگے اور قریش سے بھی عہد کیا نہ لڑنیکا
وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَسَلَّطَهُمْ عَلَيْكُمْ فَلَقٰتَلُوْكُمْ اور اگر چاہتا اللہ البتہ مسلط کرتا انکو اوپر تمہارے اور تمہارا خوف انکے
دل سے دور کرتا پس البتہ لڑتے تم سے فَاِنِ اعْتَزَلُوْكُمْ فَلَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ وَاَلْقَوْا اِلَيْكُمُ السَّلَمَ پس اگر ایک
طرف ہوجاوین تم سے پس نہ لڑین تم سے اور ڈالین طرف تمہارے صلح اور امن چاہین فَمَا جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ
عَلَيْهِمْ سَبِيْلًا پس نہین کیا اللہ نے واسطے تمہارے اوپر انکے راہ مارنے اور لوٹنے کا حکم اس آیت کا ساتھ آیت
فاذا انسلخ الاشہر الحرام کے منسوخ ہے سَتَجِدُوْنَ اٰخَرِيْنَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّاْمَنُوْكُمْ وَيَاْمَنُوْا قَوْمَهُمْ شتاب پاؤگے تم
اور لوگونکو یعنے بنی غطفان اور بنی اسد کو کہ مدینے مین آکر اسلام ظاہر کرینگے ارادہ کرینگے کہ امن مین ہون تم سے اور
جب مدینہ سے جاوینگے کافر ہوجاوینگے اور ارادہ کرینگے کہ امن مین ہون قوم اپنی سے كُلَّمَا رُدُّوْٓا اِلَى
الْفِتْنَةِ اُرْكِسُوْا فِيْهَا جب کہ پھیرے جاوین طرف کفر کے یا قتال اہل اسلام کے روکتے جاوین بیچ فتنہ کے
فَاِنْ لَّمْ يَعْتَزِلُوْكُمْ وَيُلْقُوْٓا اِلَيْكُمُ السَّلَمَ وَيَكُفُّوْٓا اَيْدِيَهُمْ پس اگر نہ کنارہ پکڑین قتال تمہارے سے اور نہ ڈالین
طرف تمہارے صلح اور طلب امن کو اور نہ بند کرین ہاتھون اپنے کو لڑائی تمہاری سے فَخُذُوْهُمْ وَاقْتُلُوْهُمْ
حَيْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ پس پکڑو انکو اور مار ڈالو انکو جہان پاؤ انکو وَاُولٰٓئِكُمْ جَعَلْنَا لَكُمْ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا اور
یہہ لوگ دیا ہے ہمنے واسطے تمہارے اوپر انکے غلبہ ظاہر اور حجت روشن کہ کفر اور عذر اور مکر انکا ہے
وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ اَنْ يَّقْتُلَ مُؤْمِنًا اِلَّا خَطَـًٔا اور نہین لائق واسطے کسی مسلمان کے یہہ کہ مار ڈالے مسلمانکو
بغیر حق کے مگر انجانے سے وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَـًٔا فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ وَّدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰٓى اَهْلِهٖٓ اِلَّآ اَنْ يَّصَّدَّقُوْا
اور جو کوئی مار ڈالے مسلمان کو انجانے سے پس اوپر اسکے آزاد کرنا ہے ایک گردن مسلمان کا اور خونبہا ہے

ع

اور کیا گیا طرف وارثون مقتول کے کہ بانٹ لین آپسمین مثل میراث کے مگر یہہ کہ خیرات کردین وارث مقتول کے
قاتل پر اور معاف کردین خون بہا نزول اس آیت کا عباس ابن ربیعہ کے شان مین ہی کہ اقربا سے چھپ کر اسلام
لایا تھا ایک رات کو بھاگ کر مکہ سے مدینے کو چلا مان اسکی فراق مین رونے لگی ابوجہل اور حارث کہ
برادران مادری عباس کے تھے مان کا رونا سنکر عباس کے پیچھے گئے اور قریب مدینے سے پکڑ لائے ہاتھ
پانون باندھکر دھوپ مین ڈال دیا حارث بن زید ایکدن ادھر گذرا کہنے لگا ای عباس یہہ کیون ایذا
اٹھاتا ہی اسلام سے گذر اور خوش رہ اسنے ایذا کے دفع کے واسطے جو اس سے کہلوایا کہا پھر دوسرے
بار حارث نے آکر ملامت کی کہ اگر اسلام حق تھا تو تو کیون پھرا اور جو باطل تھا تو پہلے کیون اختیار کیا تھا
عباس غصے ہوا اور قسم کھائی کہ جب میرا دسترس ہوگا تجھے قتل کرونگا پھر عباس نے ہجرت کر کر تجدید اسلام
کی اور حارث بھی مدینے مین آکر اسلام لایا عباس اسکی بیعت اسلام کے وقت حاضر نتھا ایکدن محلہ قبا مین
اکیلا حارث کو جو عباس نے پایا مار ڈالا صحابہ نے عباس کو ملامت کی مسلمان کو ناحق قتل کیا تو نے
قیامت کو کیا جواب دیگا عباس پشیمان ہوکر حضرت کی خدمت مین آیا اور سب قصہ عرض کیا اور کہا
کہ مین اسکے اسلام لانے سے آگاہ نتھا انجانے مین مجھ سے یہہ امر واقع ہوا جو اسکی سزا ہو مین حاضر ہون
یہہ آیت اتری اور حکم قتل خطا کا ظاہر ہوا فَاِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ عَدُوٍّ لَّكُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ پس اگر ہووے
مقتول اس قوم سے کہ دشمن ہین واسطے تمہارے یعنے کافر اور حال یہہ ہی کہ قاتل مسلمان ہی پس اوپر
قاتل کے ہی آزاد کرنا ایک گردن مسلمان کا لونڈی ہو یا غلام کہ جوان ہو اور مسلمان اور خون بہا اسکے
وارثون کو نہ دے وَاِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ فَدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰٓى اَهْلِهٖ وَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ
اور اگر ہووے مقتول اس قوم سے کہ وہ کافر ہین درمیان تمہارے اور درمیان انکے عہد ہی یا ذمی حکم اسکا
کفارت اور دیت مین حکم مسلمان کا ہی پس قاتل پر خون بہا ہی اور کیا طرف اہل اس مقتول کے آزاد کرنا ایک
گردن مسلمان کا فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ تَوْبَةً مِّنَ اللّٰهِ پس اگر نپاوے مقدور آزاد کرنیکا پس
روزے رکھنے ہین دو مہینے کی پے درپے توبہ اللہ کیطرف سے اور توفیق اسکے سے وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا اور ہی اللہ
جاننے والا احوال قاتل اور مقتول کا حکم کرنیوالا دیت اور کفارت کا سمجھ لیجئے کہ قتل خطا کا خون بہا سو اونٹ
ہین پانچ قسم کے بیس ایکسالہ نر بیس ایکسالہ مادہ بیس دوسالہ اور بیس سہ سالہ اور بیس چارسالہ اور خون بہا
قتل خطا کا زر سے ہزار دینار ہین اور نقرہ سے دس ہزار درم اور خون بہا زنکا آدھا ہی مرد سے اور مسلم اور
ذمی اسمین برابر ہی اور خون بہا غلام کا قیمت اسکی دینا ہی اسکے مالک کو اور دس درم کم دے اگر
دس ہزار درم کو قیمت پہنچ جاوے یا زیادہ دس ہزار سے اور لونڈی مین بھی دس کم دے اگر پانچ ہزار کو

قیمت بیچ جاوے لکھا ہی کہ مقیس نے اپنے بھائی ہشام کو محلہ بنی النجار مین کشتہ پایا حضرت سے اگر کہا آپ نے
زہیر فہری کو اسکے ساتھ کر کے بنی النجار کے سردارون پاس بھیجا کہ ہشام کے قاتل کو اگر جانتے ہو تو مقیس کے حوالہ
کرو والا دیت بموجب شریعت کے دو بنی النجار نے یہہ پیغام سنکر سو اونٹ مقیس کو دئیے وہ لیکر مدینہ کو چلا راہ
مین زہیر کو مار ڈالا اور کہا کہ ایک جان کے قصاص مین ایک جان کو مارا مین نے اور دیت مجھے نفع مین ملی
اور مکہ کو چلا گیا یہہ آیت نازل ہوئی وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيهَا اور جو کوئی مار ڈالے
مسلمان کو جانکر اور حلال جانے اسکا قتل پس سزا اسکی دوزخ ہی درانحالیکہ ہمیشہ رہیگا بیچ اسکے وَغَضِبَ
اللَّهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهُ وَأَعَدَّ لَهُ عَذَابًا عَظِيمًا اور غصے ہوا خدا اوپر اسکے اور لعنت کی اسکو اور تیار کر رکھا
واسطے اسکے عذاب بڑا سبب کرنے اس گناہ کے لکھا ہی کہ قوم کفار مین مرداس فدک کی نام ایک شخص مسلمان تھا
جب لشکر اسلام کا حضرت نے اس قوم پر بھیجا وہ قوم بھاگ گئی وہ جو ایک مسلمان تھا وہ رہ گیا اور اپنے مواشی کو
لیکر لا اله الا اللہ کہتا ہوا پہاڑ سے اترکر مسلمانون نے السلام علیکم کہکر آملا مسلمانون نے جانا کہ یہہ کافر ہی ڈرکر سلام
علیک کی ہی اسامۃ بن زید نے اسے مار ڈالا اور اسکے مواشی کو لوٹ لیا یہہ خبر حضرت کو پہنچی آپ غمگین ہوئے
اور کہا کہ ای اسامہ اسے مارا تو نے کہ جو شرک سے بیزار تھا اور وحدانیت کا اللہ کے اقرار کرتا تھا اسامہ نے بہت
پشیمان ہوکر کہا یا رسول اللہ میرے واسطے بخشش مانگو آپنے تین بار فرمایا فکیف قتلت من قال لا اله الا اللہ
اور ایک روایت مین ہی کہ اسامہ نے کہا یا رسول اللہ مرداس نے کلمہ میری تلوار کے ڈر سے پڑھا تھا آپ نے
فرمایا تو نے دل اسکا چیر کر دیکھا تھا کہ سچ کہتا تھا یا جھوٹ حق تعالی نے یہہ آیت نازل کی کہ يَا أَيُّهَا
الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا ضَرَبْتُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَتَبَيَّنُوا وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ أَلْقَى إِلَيْكُمُ السَّلَامَ لَسْتَ مُؤْمِنًا
ای لوگو جو ایمان لائے ہو جسوقت سفر کرو تم بیچ راہ حق کے یعنے جہاد کو جاؤ پس تحقیق کرلو اور مت کہو واسطے اس
شخص کے جو ڈالے طرف تمھارے سلام علیک نہین ہی تو مسلمان بلکہ ڈر سے ہمارے تو نے یہہ کلمہ کہا ہی
تَبْتَغُونَ عَرَضَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا چاہتے ہو تم ای مجاہدو اسباب زندگانی دنیا کا مراد اس سے غنیمت اور مواشی
مرداس کے ہیں اور اگر تم غنیمت کے طالب ہو فَعِنْدَ اللَّهِ مَغَانِمُ كَثِيرَةٌ پس نزدیک اللہ کے ہین غنیمتین بہت
تمھین دیگا مسلمان کو مال کے واسطے مت مارو كَذَلِكَ كُنْتُمْ مِنْ قَبْلُ اسیطرح تھے تم پہلے اس سے
یعنے اول کہ اسلام مین داخل ہوئے تھے جان اور مال کے امن کے واسطے کلمہ شہادت کو وسیلہ پکڑا تھا فَمَنَّ
اللَّهُ عَلَيْكُمْ فَتَبَيَّنُوا پس احسان کیا اللہ نے اوپر تمھارے کہ استقامت دی تمھین دین مین پس تحقیق
کرلو اور قتل مین آدمی کے جلدی مت کرو گمان بد کرکے کہ بال ہزار کافر کے چھوڑنے کا کمتر ہی ایک مسلمان کے
مارنے سے إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا تحقیق اللہ ہی ساتھ اس چیز کے کہ کرتے ہو تم خبردار

لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ
نہین برابر ہوتے بیٹھہ رہنے والے مسلمانون سے سوا ضرروالونکے کہ اندھے لنگڑے بیمار ہین اور جہاد کرنیوالے بیچ راہ اللہ کے ساتھ مالون
اپنے کے کہ جہاد کا اسباب بناوین اور مجاہدونکو خرچ دین اور جانون اپنے کے کہ آپ میدان جنگ مین جاوین یعنے جو لوگ
آرام پکڑکر گھر مین بیٹھہ رہین وہ ان جانبازونکی کب برابری کرتے ہین زید بن ثابت نے کہا کہ یہہ آیت نازل ہوئی اور اسمین لفظ غیر اولی
الضرر کا نتھا ام مکتوم نے کہا یا رسول اللہ میرا حال کیا ہوگا کہ اندھا ہون جہاد کو نہین جا سکتا اسوقت من المومنین غیر اولی الضرر نازل ہوا
فَضَّلَ اللَّهُ الْمُجَاهِدِينَ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ عَلَى الْقَاعِدِينَ دَرَجَةً بزرگی دی اللہ نے جہاد کرنیوالونکو ساتھہ مالون اپنے کے اور
جانون اپنے کے اوپر بیٹھنے والون کے بے عذر درجے مین وَكُلًّا وَعَدَ اللَّهُ الْحُسْنَىٰ اور ہر ایک کو وعدہ دیا اللہ نے
اچھا کہ جنت ہے یعنے جو بیٹھے ہین عذر سے اور شوق جہاد کا انکے دل مین ہے اور جو جہاد کو جاتے ہین ان سبکو
جنت کا وعدہ ہے لیکن تفاوت مرتبون مین موافق عمل کے ہوگا وَفَضَّلَ اللَّهُ الْمُجَاهِدِينَ عَلَى الْقَاعِدِينَ أَجْرًا
عَظِيمًا اور بزرگی دی اللہ نے جہاد کرنیوالون کو اوپر بیٹھنے والون بے عذر کے ثواب بڑا کہ وہ دَرَجَاتٍ
مِنْهُ درجے بلند ہین خدا سے آخرت مین لکھا ہے کہ ستر درجے فضل ہے ہر درجہ ستر ہزار برس دوڑنے اسپ
تیز رو کا ہے وَمَغْفِرَةً وَرَحْمَةً اور بخشش ہے اور مہربانی ہے وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا اور ہے اللہ بخشنے والا
مہربان اپنر زیادہ کرنے مین درجے انکے حدیث مین آیا ہے کہ بعضے مسلمان جیسے قیس بن فاکہہ اور قیس بن
ولید اور مثل انکے باوجود قدرت کے مکے سے مدینے کو ہجرت کر کر نہ آئے جب قریش بدر کو آئے وہ بھی ہمراہ
کفار کے جنگ گاہ مین حاضر ہوئے اور مسلمانون کی تلوار سے مارے گئے حق تعالیٰ نے انکی شان مین یہہ آیت نازل کی
إِنَّ الَّذِينَ تَوَفَّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ ظَالِمِي أَنْفُسِهِمْ تحقیق وہ لوگ کہ قبض کرتے ہین جان انکی فرشتے درانحالیکہ وہ ظلم
کرنیوالے ہین جانون اپنے کو ساتھہ ترک ہجرت کے کہ اسوقت فرض تھی اور ساتھہ موافقت کفار کے کہ ممنوع تھی
قَالُوا فِيمَ كُنْتُمْ کہتے ہین فرشتے غصے سے انکو کس دین مین تھے تم اور کس فرقہ کے ساتھہ تھے مشرکون کے
یا موحدون کے قَالُوا كُنَّا مُسْتَضْعَفِينَ فِي الْأَرْضِ کہتے ہین تھے ہم ضعیف اور عاجز بیچ زمین مکے کے اور کفار
غالب تھے قَالُوا أَلَمْ تَكُنْ أَرْضُ اللَّهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوا فِيهَا کہتے ہین فرشتے انکے جواب مین کو کیا نتھی زمین اللہ کی
کشادہ پس وطن چھوڑ جاتے تم بیچ اسکے یعنے یہان سے نکلکر اور جگہہ چلے گئے ہوتے جیسے مہاجرون نے حبشہ
اور مدینے کی طرف کیا فَأُولَٰئِكَ مَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ پس یہہ لوگ ترک کرنیوالے ہجرت کے جگہہ انکی ہے دوزخ وَسَاءَتْ
مَصِيرًا اور بری جگہہ ہے پھر جانیکی انھونکے دوزخ اور یہہ عذاب ترک کرنیوالون کو ہجرت کے مقرر ہے إِلَّا
الْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ لَا يَسْتَطِيعُونَ حِيلَةً وَلَا يَهْتَدُونَ سَبِيلًا مگر وہ لوگ کہ واقع مین
ضعیف اور عاجز ہین مردون سے اور عورتون سے اور لڑکون سے نہین کر سکتے بہانا اور نہین پاتے راہ باہر نکلنے کی

یا نہین پہچانتے راہ مدینے کی فَاُولٰٓئِکَ عَسَی اللّٰہُ اَنْ یَّعْفُوَ عَنْھُمْ پس یہہ لوگ شاید خدا یہہ کہ معاف کرے اُنسے
لفظ عفو کا ایماء کرتا ہی کہ ترک ہجرت امر خطیر تھا یہانتک کہ ضعفا بھی اس سے ایمن نہین ہو سکے وَکَانَ
اللّٰہُ عَفُوًّا غَفُوْرًا اور ہی اللہ معاف کرنیوالا معذورونکو بخشنے والا گناہ اُنکی وَمَنْ یُّھَاجِرْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ
یَجِدْ فِی الْاَرْضِ مُرٰغَمًا کَثِیْرًا وَّسَعَۃً اور جو کوئی وطن چھوڑ جاوے بیچ راہ اللہ کے پاوے بیچ زمین کے جگہہ بہت
اور کشادگی روزی مین یا فراخ اظہار دین مین اور اعلاے کلمہ مین عمرو بن دینار نے عکرمہ سے روایت کی ہی
مکے مین بہت شخص اسلام لائے تھے اور طاقت ہجرت کی نہین رکھتے تھے جب آیت تہدید کی ترک ہجرت
پر نازل ہوی اور نوشتہ اسکا مستضعفان مکے کو پہنچا جندع بن ہمزہ نے بیٹون کو کہا کہ مین اگرچہ بیمار اور پیر
ہون لیکن مستضعفون سے نہین ہون نکل سکتا ہون اور راہ مدینہ کی جانتا ہون ڈرتا ہون کہ اگر مر جاؤن
تو ترک ہجرت کے سبب ایمان مین خلل نہ آوے مجھے چارپائی پر ڈالے ہوے لے چلو بیٹے لے چلے جب منزل تنعیم
مین اترا آثار موت کے ظاہر ہوے جندع نے اپنا دست راست چپ پر رکھا اور کہا خدایا یہہ ہاتھ تیرا ہی
اور یہہ تیرے رسول کا بیعت کرتا ہون مین تجھ سے جیسی کی بیعت کی ہی رسول تیرے نے تجھ سے یہہ کہکر مر گیا
یہہ خبر مدینے مین پہنچی بعضے صحابہ نے کہا کہ اگر آن پہنچتا یہان تو اسلام اسکا کامل تر ہوتا حق تعالی نے یہہ آیت نازل کی
وَمَنْ یَّخْرُجْ مِنْۢ بَیْتِہٖ مُھَاجِرًا اِلَی اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ ثُمَّ یُدْرِکْہُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُہٗ عَلَی اللّٰہِ ۞ اور جو کوئی نکلے
گھر اپنے سے وطن چھوڑ کر طرف اللہ اور رسول اسکے کے یعنے واسطے اللہ اور رسول کے پھر پالیوے اسکو موت
راہ مین اور ہجرت گاہ تک نہ پہنچنے پائے پس تحقیق ثابت ہوا ثواب اسکا اوپر اللہ کے وَکَانَ اللّٰہُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا
اور ہی اللہ بخشنے والا گناہ تاخیر کا کہ ہجرت مین ہوئی مہربان ثواب دینے مین بسبب نیک نیتی کے ۞
وَاِذَا ضَرَبْتُمْ فِی الْاَرْضِ فَلَیْسَ عَلَیْکُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوۃِ اور جسوقت سفر کرو تم بیچ زمین کے پس
نہین اوپر تمھارے گناہ یہہ کہ کوتاہ کرو تم نماز سے کہ چار رکعت کی دو رکعت پڑھو اِنْ خِفْتُمْ اَنْ یَّفْتِنَکُمُ الَّذِیْنَ
کَفَرُوْا اگر ڈرو تم یہہ کہ مار ڈالینگے تمکو وہ لوگ جو کافر ہوے یہہ شرط باعتبار غالب کے ہی کیونکہ اسوقت مدینہ کے
گرد دشمن بہت تھے اور اب بغیر ڈر کے بھی قصر ہی اِنَّ الْکٰفِرِیْنَ کَانُوْا لَکُمْ عَدُوًّا مُّبِیْنًا تحقیق کافر
ہین واسطے تمھارے دشمن ظاہر وَاِذَا کُنْتَ فِیْھِمْ فَاَقَمْتَ لَھُمُ الصَّلٰوۃَ فَلْتَقُمْ طَآئِفَۃٌ مِّنْھُمْ مَّعَکَ وَلْیَاْخُذُوْٓا
اَسْلِحَتَھُمْ اور جسوقت کہ ہووے تو درمیان انکے دشمن کے خوف کے وقت پس قائم کرے تو واسطے انکے نماز لشکر
اپنے کو دو قسم کریں چاہیئے کہ کھڑی ہووے ایک جماعت انمین سے ساتھ تیرے اور نماز پڑھے اور چاہیئے کہ لیوین
ہتھیار اپنے فَاِذَا سَجَدُوْا فَلْیَکُوْنُوْا مِنْ وَّرَآئِکُمْ پس جسوقت سجدہ کر لین نماز پڑھنے والے پس چاہیئے کہ ہو جاوین
وے پیچھے تمھارے مقابل دشمن کے یعنے جب یہہ ایک رکعت پڑھ لین تو دشمن کے سامھنے کھڑے ہو جاوین

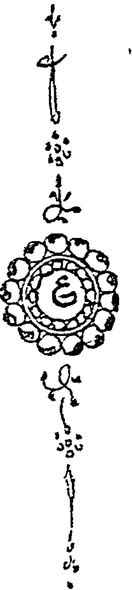
ع

وَلْتَاْتِ طَآئِفَةٌ اُخْرٰى لَمْ يُصَلُّوْا فَلْيُصَلُّوْا مَعَكَ وَلْيَاْخُذُوْا حِذْرَهُمْ وَاَسْلِحَتَهُمْ اور چاہئے کہ آوے
جماعت دوسری کہ اُنھون نے نہین نماز پڑھی اور نگہبانی کرتی تھی پس نماز پڑھین ساتھ تیرے
ایک رکعت دوسری اور چاہئے کہ لے لیوین ساتھ اپنے آلت بچاؤ کے اپنے دشمن سے جیسی ڈھال اور خود
اور زرہ اور ہتیار اپنے جنگ کے جیسی تلوار نیزہ تیر کمان وَدَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ تَغْفُلُوْنَ عَنْ اَسْلِحَتِكُمْ وَاَمْتِعَتِكُمْ
دوست رکھتے ہین وہ لوگ کہ کافر ہوئے کاش غافل ہو تم ہتیارون اپنے سے اور اسباب اپنے سے فَيَمِيْلُوْنَ
عَلَيْكُمْ مَّيْلَةً وَّاحِدَةً پس جھک آوین اوپر تمھارے جھک آنا یکبارگی اور جو پاوین لیجاوین لکھا ہے کہ پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک غزوہ مین تشریف لے گئے تھے وہان مشرک صف باندھے قتال کو کھڑے تھے آپ نے
بھی حکم فرمایا کہ لشکر اسلام صف باندھکر مقابل ہو وقت نماز پیشین کا آیا اور سوار لشکر کفار کے درمیان سپاہ
مومنون کے اور قبلے کے حایل تھے حضرت نے صحابہ ساتھ نماز جماعت کی پڑھی کفار رکوع سجدہ انکا دیکھتے رہے
جب مسلمان نماز سے فارغ ہوئے کفار نے ارمان کیا کہ نماز مین انپر کیون نہ جاگرے ہم ایک کافر نے کہا کہ اور بھی
نماز کا وقت انکے آتا ہے اسوقت انپر حملہ کریو ابھی وقت عصر کا نہین آیا تھا کہ حق تعالے نے یہہ آیت بھیجکر نماز خوف
انکو تعلیم کردی اور کیفیت اسکی کتب فقہ مین بتفصیل مذکور ہے وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِنْ كَانَ بِكُمْ اَذًى مِّنْ مَّطَرٍ اور نہین
گناہ اوپر تمھارے اگر ہووے تمکو ایذا مینہہ سے کہ بوجھل کردے ہتیارون کو اَوْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى یا ہو تم بیمار اور
ناطاقت ہتیار اٹھانے سے اَنْ تَضَعُوْٓا اَسْلِحَتَكُمْ یہہ کہ رکھو ہتیارون اپنے کو وَخُذُوْا حِذْرَكُمْ اور ہر طرح لے لو آلات
بچاؤ اپنے کی تو کہ دشمن تمپر نہ دوڑے اِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا ٥ تحقیق اللہ نے تیار کیا ہے
واسطے کافرون کے عذاب رسوا کرنیوالا فَاِذَا قَضَيْتُمُ الصَّلٰوةَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِيٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِكُمْ پس جسوقت
کر چکو تم نماز خوف کو پس یاد کرو اللہ کو حالت قیام مین کہ تلوار مارو اور حالت قعود مین کہ تیر لگاؤ اور اوپر کروٹون
اپنے کے جب زخمی ہو کر گرو غرض ہر حال یاد حق سے غافل نہ ہو بیت ذکر سے محبوب کے رافت زبان کو نہ تاکر
کیا کھڑے کیا بیٹھے کیا لیٹے خدا کو یاد کر بعضون نے کہا ہے کہ ذکر بمعنی خوف ہے یعنے ڈرو اللہ سے قیامًا
یعنے وقت تصرف کے امور مین وقعودًا یعنے وقت کھانے پینے کے اور لوگون مین بیٹھنے کے وعلی جنوبہم یعنے وقت
سونے کے نظم لا تخافوا مژدہ ہے اس خوف کا جو ڈر احق سے ہوا ڈر خدا سے رافتا ہر دم ہر آن جب تلک
ہے دم مین دم اور جا بدن جان فَاِذَا اطْمَاْنَنْتُمْ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ پس جسوقت آرام پاؤ تم اور خوف سے بے غم ہو پس سیدھی
کرو نماز کو ساتھ ادا کرنے ارکان اور شرائط کے اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا ٥ تحقیق نماز ہے اوپر
مومنون کے فرض وقت مقرر کئے ہوئے یعنے وقت اسکے مقرر کردے گئے ہین اُنسے باہر نکرو وَلَا تَهِنُوْا فِي ابْتِغَآءِ الْقَوْمِ
اور مت سستی کرو بیچ ڈھونڈھنے کافرونکے اور لڑنے انکے یہہ آیت غزوہ حمراء الاسد مین نازل ہوئی ہے بعد

جنگ احد کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہا کہ ابو سفیان کے پیچھے چلیں صحابہ زخموں سے متالم تھے حق تعالیٰ نے
فرمایا اِنْ تَكُونُوا تَأْلَمُونَ فَإِنَّهُمْ يَأْلَمُونَ كَمَا تَأْلَمُونَ اگر ہو تم اے مسلمانو دردمند زخموں سے پس تحقیق کافر بھی دردمند
ہیں زخم خوردہ جیسے کہ دردمند ہو تم وَتَرْجُونَ مِنَ اللَّهِ مَا لَا يَرْجُونَ اور امید رکھتے ہو تم باوجود الم کے اللہ سے جو کچھ
کہ نہیں امید رکھتے وہ ثواب آخرت سے اور نعمت دنیا سے وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا اور ہے جاننے والا دل کی
بات کا تمہارے حکم کار امر اور نہی میں لکھا ہے کہ طعمہ بن ابیرق چھید قتادہ کے گھر لگا کر زرہ اسکی کہ برتن میں
آٹے کے رکھے تھے چورا کر اپنے گھر لایا اُس برتن میں سوراخ تھا آٹا گرتا آیا پھر ایک یہودی کے گھر کہ زید بن السمین
اُسکا نام تھا امانت رکھی آیا صبح کو قتادہ آٹے کی نشان سے طعمہ کے گھر گیا زرہ مانگنے کو طعمہ منکر ہوا آخر اس آٹے کی
نشان سے یہودی کے گھر چلا گیا اُسے پکڑا کہ زرہ میری دے اُسنے کہا کہ طعمہ امانت سپرد کر گیا ہے اور لوگوں نے
بھی گواہی دی یہہ قصہ حضرت کے پاس پہنچا تو طرفدار قوم طعمہ کی بھی نہیں چاہتے تھے کہ طعمہ رسوا ہو اور یہودی
سچا ہو اور مسلمان لڑنے کو مستعد ہوئے اور حضرت کی بھی مرضی تھی کہ یہودی پر خیانت ثابت ہو اور مسلمان بچے
رہیں آپنے یہودی کو غصہ کیا اور چاہا کہ ہاتھ کاٹنے کا حکم کریں اُسیوقت یہہ آیت نازل ہوئی إِنَّا أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ
الْكِتَابَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَا أَرَاكَ اللَّهُ تحقیق اُتارا ہمنے طرف تیرے قرآن ساتھ حق کے تو کہ حکم کرے تو درمیان
لوگوں کے ساتھ اُس چیز کے کہ دکھلاتا ہے تجکو اللہ ساتھ وحی کے وَلَا تَكُنْ لِلْخَائِنِينَ خَصِيمًا اور مت ہو تو واسطے
خیانت کرنیوالوں کے جھگڑنیوالا اور دشمنی کرنیوالا اُس شخص کا کہ بیگناہ ہے وَاسْتَغْفِرِ اللَّهَ اور بخشش مانگ اللہ سے
اُس قصد سے کہ یہودی کے عذاب کا کیا تھا إِنَّ اللَّهَ كَانَ غَفُورًا رَحِيمًا تحقیق اللہ ہے بخشنے والا اُس شخص کو
کہ آمرزش چاہے مہربان اوپر اُسکے وَلَا تُجَادِلْ عَنِ الَّذِينَ يَخْتَانُونَ أَنْفُسَهُمْ اور مت جھگڑ تو اُن لوگوں کی طرف سے
کہ خیانت کرتے ہیں جانوں اپنے کو یعنے قوم طعمہ کی إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ خَوَّانًا أَثِيمًا تحقیق اللہ نہیں دوست
رکھتا اُس شخص کو کہ ہے خیانت کرنیوالا گنہگار یعنے خیانت میں مصر ہو اور گناہ میں مستغرق
يَسْتَخْفُونَ مِنَ النَّاسِ وَلَا يَسْتَخْفُونَ مِنَ اللَّهِ وَهُوَ مَعَهُمْ شرم کرتے ہیں اور چھپاتے ہیں لوگوں سے اور نہیں شرم
کرتے اللہ سے اور حال یہہ ہے کہ خدا ساتھ اُنکے ہے اور چھپی باتیں سب جانتا ہے پس لائق ہے کہ اُس سے
شرم کریں اور نہیں کرتے إِذْ يُبَيِّتُونَ مَا لَا يَرْضَىٰ مِنَ الْقَوْلِ جسوقت مصلحت کرتے ہیں راتکو اُس چیز کی کہ
نہیں پسند کرتا اللہ بات جھوٹی سے بنی ظفر الیمین مشورت کرتے تھے کہ طعمہ جھوٹی قسم کھالے حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم باور کر لینگے کیونکہ مسلمان ہے اور یہودی کی بات کہ کافر ہے نہیں مانینگے وَكَانَ اللَّهُ بِمَا يَعْمَلُونَ
مُحِيطًا اور ہے اللہ ساتھ اُس چیز کے کہ کرتے ہیں تدبیر سے گھیرنیوالا ساتھ علم کے اور کوئی چیز اُسکے احاطہ علم سے باہر نہیں
هَا أَنْتُمْ هَٰؤُلَاءِ جَادَلْتُمْ عَنْهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا خبردار ہو تم وہ لوگ ہو کہ جھگڑتے ہو تم انکی طرف سے بیچ زندگانی دنیا کے

یعنے ای گروہ بنی ظفر جاہلیت کے سبب دفع کرتے ہو خیانت خاین کی ساتھ جدال کے دنیا مین فمن یجادل اللہ
عنھم یوم القیمۃ ام من یکون علیھم وکیلا ہ پس جو کوئی شخص جھگڑیگا اللہ سے دفع خیانت مین انکی طرف سے دن
قیامت کے یا کون شخص ہوگا اوپر انکے نگہبان کہ عذاب کرنیکو نہ چھوڑے یا حمایت کرنیوالا کہ عذاب اُنسے دور کرے ومن یعمل
سوء او یظلم نفسہ ثم یستغفر اللہ یجد اللہ غفورا رحیما ہ اور جو کوئی عمل کرے برا کہ ضرر اسکا غیر کو پہنچے یا ظلم کر
اوپر جان اپنے کے پھر بخشش مانگے اللہ سے توبہ کر کر پاویگا اللہ کو بخشنے والا گناہ اُسکے کا مہربان اپنے فضل سے اس
آیت مین ارغبت دلوائی ہی طعمہ اور قوم اُسکے کو ساتھ توبہ اور استغفار کے ومن یکسب اثما فانما یکسبہ علی نفسہ
اور جو کوئی کماوے گناہ اور چاہے کہ بیگناہ کو تہمت لگاوے پس سوا اسکے نہین ہی کہ کماتا ہی اُس عمل کو اوپر جان
اپنے کے کیونکہ ضرر اُس عمل کا اُسکے جان سے دوسرے کی طرف نہین جاتا وکان اللہ علیما حکیما اور ہی اللہ جاننے
والا چور کو زرہ کے حکم کرنیوالا عوض مین اسکے ہاتھ کاٹنے کا ومن یکسب خطیئۃ او اثما ثم یرم بہ بریا فقد احتمل
بھتانا و اثما مبینا اور جو کوئی کماوے کچھ گناہ صغیرہ کہ خطاءً ہو یا گناہ کبیرہ کہ عمداً ہو پھر تہمت لگاوے ساتھ اسکے
بیگناہ کو جیسی طعمہ نے زید پر تہمت لگائی تھی پس تحقیق اُٹھالیا اُسنے بہتان اور گناہ ظاہر ولولا فضل اللہ علیک ورحمتہ
اور اگر نہوتا فضل خدا کا اوپر تیرے اور رحمت اُسکی فضل یہہ تھا کہ وحی بھیجکر حقیقت ظاہر کردی اور رحمت یہہ کہ قصد عذاب
زید سے اور تصدیق طعمہ سے پھرا دیا لھمت طائفۃ منھم ان یضلوک البتہ قصد کیا تھا ایک جماعت نے بنی ظفر سے
یہہ کہ بہکاوین تجھکو حکم راست سے وما یضلون الا انفسھم اور نہین بہکاوینگے مگر جانوں اپنے کو کیونکہ وبال اُسکا
اُنہین کے طرف پھریگا وما یضرونک من شیء اور نہین ضرر پہنچاوینگے تجھکو کچھ بہت کیونکہ تو بیچ پناہ مین حق کے
تربیت مین ہی رب مطلق کے وانزل اللہ علیک الکتب والحکمۃ وعلمک ما لم تکن تعلم اور اتارا اللہ نے اوپر
تیرے قرآن اور احکام حلال وحرام اور سکھا دیا تجھکو جو کچھ نتھا تو جانتا اچھی چیزین بعضوں نے کہا ہی کہ علم عرفان الٰہی
ہی نظم حق تعالیٰ کی ربوبیت دیکھ نفس کی اپنے عبودیت دیکھ رافنا جان یہی ہی عرفان کہتے ہین اسکو کمال ایمان
بحر الحقائق مین ہی کہ حق تعالیٰ نے شب اسری مین علم ما کان اور ما یکون آپ پر کھول دیا چنانچہ حدیث معراج مین ہی
کہ زیر عرش تھا مین کہ قطرہ حلق مین میرے ڈالا علم اولین اور آخرین مجھہ پر کھل گیا وکان فضل اللہ علیک عظیما اور ہی فضل
اللہ کا اوپر تیرے بڑا کہ نبوت عطا کی اور نبوت سے بڑا کوئی فضل نہین لا خیر فی کثیر من نجوىھم نہین بھلائی بیچ
بہت مصلحتوں اُنکے کے کہ قوم طعمہ کی جھٹانیکے واسطے طعمہ کی کرتے ہین الا من امر بصدقۃ او معروف مگر جو
کوئی حکم کرے ساتھ خیرات دینے کے یا اچھی بات کے امر معروف وہ ہی جو شرع مین نیک ہو بعضوں نے کہا ہی کہ
مراد امر معروف سے یہان قرض دینا ہی اور بیچاروں کی مدد کرنا ہی او اصلاح بین الناس یا ساتھ صلح کر دینے
کے درمیان لوگوں کے ومن یفعل ذلک ابتغاء مرضات اللہ فسوف نؤتیہ اجرا عظیما اور جو کوئی کرے یہہ جو مذکور ہوا

واسطے ڈھونڈھے رضامندی اللہ کے پس شتاب دینگے ہم اسکو ثواب بڑا وَمَن يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِن بَعْدِ مَا
تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَىٰ وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ اور جو کوئی برخلاف کرے رسول کے پیچھے اسکے کہ ظاہر ہوگی واسطے
اسکے راہ سیدھی اور پیروی کرے سوا راہ مسلمانوں کے اعتقاد اور عمل میں یہہ آیت طعمہ کے شان میں ہے کہ قطع ید کے خوف سے
بھاگ کر مکہ کو گیا اور مرتد ہوگیا وہان ایک شخص کے گھر کو سوراخ دیا دیوار گر پڑی دب گیا دوسرے دن دیوار کے نیچے سے
نکالا چاہا کہ مار ڈالیں لوگوں نے کہا کہ یہہ مدینے سے بھاگ کر یہان پناہ پکڑنیکو آیا ہے مارنا مناسب نہیں آخر مکہ سے
نکال دیا تجار قضاعہ کے ساتھ شام کو گیا ایک منزل میں جو اترا لوگونکو غافل دیکھکر کچھہ اسباب چرا کر بھاگا آخر پکڑا
کر سنگسار کیا مدت تک جو اوپر گذرتا تھا ایک پتھر اسپر مارتا تھا ایک ٹیلہ پتھرونکا اسکے مدفن پر ہوگیا اور ایک
قول یہہ ہے کہ جدہ سے دریا میں بیٹھا ایک دینار کا کشتی میں چرایا لوگوں نے معلوم کرکر دریا میں پھینک دیا یہہ عذاب
دنیا کا تھا اور عذاب آخرت کا حق تعالی فرماتا ہے نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّىٰ متوجہ کرینگے ہم اسکو آخرت میں جدھر متوجہ
ہوا ہے وہ دنیا میں یعنے یہان کفر اور ارتداد اختیار کیا تھا وہان بھی کافرون مرتدون میں اٹھاوینگے ہم وَنُصْلِهِ
جَهَنَّمَ اور داخل کرینگے ہم اسکو دوزخ میں وَسَاءَتْ مَصِيرًا اور بری ہے جگہہ پھر جانیکی دوزخ إِنَّ اللَّهَ لَا
يَغْفِرُ أَن يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَٰلِكَ لِمَن يَشَاءُ تحقیق اللہ نہیں بخشتا یہہ کہ شریک لایا جاوے ساتھہ اسکے
اور بخشتا ہے جو سوا اسکے ہے واسطے جسکے کہ چاہتا ہے لکھا ہے کہ پیر مرد تھا اسنے آنحضرت سے عرض کیا کہ یا رسول
اللہ گناہوں میں غرق ہوں لیکن جب سے اللہ کو پہچانا ہے شریک اسکا نہیں لایا ہوں اور گناہوں سے شرمندہ ہوکر
توبہ کرتا ہوا آپ پاس آیا ہوں میرا کیا حال ہوگا اسکی شان میں یہہ آیت نازل ہوئی کہ سوا شرک کے سب گناہ کی
بخشش کی ہے وَمَن يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا بَعِيدًا اور جو کوئی شریک لاوے ساتھہ اللہ کے پس تحقیق
گمراہ ہوا ہے گمراہی دور یعنے نہایت گمراہی پس حال مشرکونکا فرماتا ہے إِن يَدْعُونَ مِن دُونِهِ إِلَّا إِنَاثًا
نہیں پکارتے یعنے نہیں عبادت کرتے سوا اللہ کے مگر عورتوں کی سمجھہ لیجئے کہ بتونکو عورتیں کہتے تھے نام انکی
تانیث کے سبب جیسے لات اور منات اور عزی اور جس قبیلے کا بت ہوتا تھا اسکو کہتے تھے فلانے کی انثی
اور تفسیر میں ہے کہ عورتوں کی شکل بتوں کو تراشتے تھے اور یا مراد اناث سے فرشتے ہیں کہ انکو پوجتے
تھے اور خدا کی بیٹیاں کہتے تھے وَإِن يَدْعُونَ إِلَّا شَيْطَانًا مَّرِيدًا لَّعَنَهُ اللَّهُ اور نہیں عبادت کرتے مگر شیطان
سرکش کی کہ لعنت کی ہے اسکو اللہ نے کیونکہ شیطان بہکاتا ہے مشرکوں کو کہ انکی عبادت کرو وَقَالَ
لَأَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِكَ نَصِيبًا مَّفْرُوضًا اور کہا شیطان نے البتہ پکڑونگا میں تیرے بندوں سے حصہ مقرر کیا گیا کہتے
بعث النار کہتے ہیں حدیث میں ہے کہ ہزار آدمیوں میں نو سو ننانوے بعث النار ہونگے وَلَأُضِلَّنَّهُمْ وَ
لَأُمَنِّيَنَّهُمْ اور البتہ گمراہ کرونگا میں انکو راہ حق سے اور آرزوئیں ڈالونگا میں انکو جھوٹے جیسے طول حیات یا تاخیر توبہ



یا انکار قیامت یا انکار دخول بہشت یا ارتکاب ذنوب وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ اٰذَانَ الْاَنْعَامِ اور البتہ حکم کرونگا
مین انکو پس البتہ چیرینگے کان جانورون کے اور جو خدا نے حلال کیا ہے اُسے حرام کرینگے یہہ اشارہ بحیرہ
اور سائبہ اور وصیلہ وغیرہ پر ہے کہ عرب والے کیا کرتے تھے سورہ مائدہ مین مذکور ہوگا وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ
اور البتہ حکم کرونگا مین انکو پس پھیر ڈالینگے پیدایش اللہ کی صورت مین یا صفت مین جیسے خوجہ کرنا اور تیز کرنا
دانتونکا اور لواطت اور سحق اور گدوانا رخ اور سب ہاتھ اور پانونکا یا مراد فطرت الہی کا تغیر ہے یعنے اسلام کا یا قوی
کا اور جوارح کا استعمال بد کا مومنین ہے وَمَنْ يَّتَّخِذِ الشَّيْطٰنَ وَلِيًّا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِيْنًا
اور جو کوئی پکڑے شیطانکو دوست سوا اللہ کے اور اسکا کہا مانے پس تحقیق ٹوٹا پایا ظاہر کہ عمر ہاتھ سے گئی اور فائدہ
نہ ملا یا ٹوٹا یہہ ہے کہ بہشت ہاتھ سے گئی اور دوزخ ملی يَعِدُهُمْ وَيُمَنِّيْهِمْ وعدہ دیتا ہے انکو شیطان اُس چیز کا
کہ وفا نکرے اور آرزو مین ڈالتا ہے انکو ایسے چیز کے کہ نہ پائے وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا اور نہین وعدہ دیتا
انکو شیطان مگر فریب اور مکر یعنے نفع ظاہر کرتا ہے اس چیز مین کہ ضرر سے بھری ہے اُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ یہہ
لوگ کہ بتونکو پوجتے ہین اور شیطان کا کہا مانتے ہین جگہہ انکی دوزخ ہے وَلَا يَجِدُوْنَ عَنْهَا مَحِيْصًا اور نپاوینگے
دوزخ سے گریز کی جگہہ کہ جہان بھاگ جاوین وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ
مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا اور جو لوگ کہ ایمان لائے اور عمل کئے اچھے شتاب داخل کرینگے ہم انکو
بہشتونمین کہ چلتے ہین نیچے درختون انکے کے نہرین ہمیشہ رہنے والے ہونگے بیچ اسکے ہمیشہ بے انقطاع ابدا تاکید ہے
وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا وعدہ کیا اللہ نے سچ وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِيْلًا اور کون بہت سچا ہے اللہ سے بات مین
لکھا ہے کہ یہود اور نصاری مسلمانون سے اپنی بڑائی کرنے لگے کہ پیغمبر ہمارا پہلے تمہارے پیغمبر سے ہوا اور
کتاب ہماری تمہارے کتاب سے پہلے اتری اور بہشت مین نہ جاویگا مگر یہودی اور نصرانی مسلمانون نے جواب دیا
کہ ہمارا پیغمبر خاتم انبیا ہے اور کتاب ہماری ناسخ کتب تمہارے کی ہے ہم سزاوار تر بہشت کے ہین یہہ آیت
اتری لَيْسَ بِاَمَانِيِّكُمْ وَلَآ اَمَانِيِّ اَهْلِ الْكِتٰبِ نہین ہے موافق آرزوون تمہارے کی اے مسلمانون اور نہ موافق آرزوون
اہل کتاب کے کہ کہتے ہین نہین داخل ہوگا بہشت مین مگر وہ شخص کہ ہوگا یہودی یا نصرانی یعنے ثواب ملنا اور بہشت مین
جانا آرزوون سے نہین حاصل ہوتا اگر اسکی محبت ہے محنت کر اور عمل نیک بجا لا بیت ریاضت سے ریاض جنت
فردوس ملتا ہے بآب دیدہ وخون جگر یہہ پھول کھلتا ہے مَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا يُّجْزَ بِهٖ جو کوئی عمل کرے برا جزا دیا
جاویگا ساتھ اسکے جلدی یا دیر مین یا بعد [illegible] عمل کے بدوالون کو لکھا ہے کہ جب یہہ آیت نازل ہوئی اصحاب
غمگین ہوئے امیر المومنین ابوبکر صدیق رض نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیف الفلاح بعد هذه الاية کیونکر چھٹکارا ہے
بعد نزول اس آیت کے کیونکہ کوئی شخص عمل بد سے خالی نہین پس تحمل اسکی سزا کا کب ہے حضرت نے فرمایا کہ بیمار نہین

ہوئے تم اور مصیبت اور بلا نہین آئی ہے فرمایا یہی سزا ہے تیسیر مین ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
بعد اسکے فرمایا کہ ای ابوبکر تجھکو اور اصحاب اور مسلمانون کو سزائے گناہ دنیامین دینگے کہ ملاقی ہو خدا سے
بیگناہ اور اورون کی گناہونکی جزا جمع کرینگے اور قیامت کو دینگے اور حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے
کہ عمل سوء شرک ہے اس دلیل سے کہ حق تعالی فرماتا ہے وَلَا يَجِدْ لَهُ مِنْ دُونِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا اور نپاویگا
عامل سوء واسطے نفس اپنے کے سوا اللہ کے دوست کہ مدد اسے پہنچاوے اور نہ یار کہ عذاب سے چھڑاوے
وَمَنْ يَعْمَلْ مِنَ الصَّالِحَاتِ مِنْ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَىٰ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَأُولٰئِكَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُونَ نَقِيرًا اور جو کوئی
بجالاوے بعضے اعمال صالح سے کیونکہ سب عمل نیک کرنے کی کسیکو طاقت نہین ہے مرد سے ہو یا عورت سے
درانحال کہ وہ ہو ایمان والا پس یہہ لوگ داخل ہونگے بہشت مین یا داخل کئے جاوینگے بہشت مین یدخلون
بھی قراءت ہے بصیغہ مجہول اور نہ ظلم کئے جاوینگے ثواب عمل اپنے مین کھجور کے تاکے کے برابر یعنی کچھ ثواب
انکا کم ہوگا وَمَنْ أَحْسَنُ دِينًا مِمَّنْ أَسْلَمَ وَجْهَهُ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ اور کون شخص بہتر ہے ازروے دین کے اس
شخص سے کہ خالص کرے جان اپنی کو واسطے اللہ کے یا مطیع کرے منہہ کو واسطے سجود خدا کے اور حال انکہ
وہ ہے نیکی کرنیوالا اور بدی چھوڑنیوالا وَاتَّبَعَ مِلَّةَ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا اور پیروی کی دین ابراہیم کی درانحال کہ
ابراہیم یا یہہ پیروی کرنیوالا جھکا ہے سب دینون سے طرف دین اسلام کے وَاتَّخَذَ اللّٰهُ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا اور پکڑا
خدا نے ابراہیم کو دوست لکھا ہے کہ حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ السلام کے وقت مین قحط پڑا لوگ ہمیشہ سے
خوان خلیل سے بہرہ مند تھے شدت جوع سے اور بھی رجوع لائے انھون نے جو تھا سب تصرف کیا جب
غلہ نرہا تو مصر مین ایک دوست تھا انکا معتبر اسکے پاس کتنے اونٹ بھیجے کہ مصر سے طعام شام کو لاوین
اسنے انکا پیغام سنکر کہا کہ میرے ولایت مین بھی قحط ہے اگر انکے کھانے کو درکار ہوتا بھیج دیتا وہ
فقرا کے بانٹنے کو منگواتے ہین غلہ نہ دیا اور قیمت پر بھی نہ ملا وہان سے اونٹ خالی لائے راہ مین ساربانون
نے کہا کہ خالی اونٹ لیجانے سے شرم آتی ہے محتاج راہ دیکھتے ہونگے کہ غلہ آتا ہے ریت تھیلیون مین بھر
لے آئے حضرت ابراہیم یہہ حال دیکھکر مسجد کو چلے گئے بی بی سارہ زوجہ انکی جو سوئے سے اٹھین تھیلے
بھرے دیکھکر خوش ہووین ایک کا منہہ کھولا تو اسمین سفید آٹا تھا نکالکر گوندھکر پکایا عیال اطفال کو
اور درویشون کو کھلایا جب حضرت ابراہیم گھر مین آئے بوئی نان دماغ مین پہنچی پوچھا کہ کہان سے یہہ طعام آیا
سارہ نے کہا دوست مصری کے پاس سے انھون نے کہا کہ نہین یہہ دوست حقیقی کے پاس سے آیا کہ اللہ ہے
اللہ نے اس سبب سے انکو دوست پکڑا وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ اور واسطے اللہ کے ہے جو
کچھہ بیچ آسمانون کے ہے اور جو کچھہ بیچ زمین کے ہے پس جسکو چاہے ساتھ دوستی کے قبول فرمائے

وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيطًا اور اللہ ہی ساتھ ہر چیز کے احاطہ کرنیوالا ساتھ علم اور قدرت کے وَيَسْتَفْتُونَكَ
فِي النِّسَاءِ اور فتوی پوچھتے ہین تجھ سے بیچ حق میراث عورتون کے یعنے بیٹیون کے چنانچہ تفسیر مین رکوع
یوصیکم اللہ کے گذرا کہ عتبہ بن حصین کہتا تھا ہم میراث نہ دینگے مگر اسکو کہ لڑائی مین جاوے اور غنیمت لاوے قُلِ اللّٰهُ
يُفْتِيكُمْ فِيهِنَّ کہہ اللہ فتوی دیتا ہے تمکو یعنے حکم اپنا بیان کرتا ہے بیچ حق انکے وَمَا يُتْلَىٰ عَلَيْكُمْ فِي
الْكِتَابِ اور دوسرے فتوی دیتا ہے وہ جو پڑھا جاتا ہے اوپر تمہارے بیچ قرآن کے فِي يَتَامَى النِّسَاءِ الّٰتِي
لَا تُؤْتُونَهُنَّ بیچ شان یتیم عورتون کے وہ عورتین کہ نہین دیتے تم انکو مَا كُتِبَ لَهُنَّ جو کچھ فرض کیا گیا ہے واسطے
انکے میراث سے وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ اور رغبت کرتے ہو یہہ کہ نکاح کرو انکو اگر خوبصورت ہون اور مال انکا
کھالو وَالْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الْوِلْدَانِ اور فتوی دیتا ہے قرآن بیچ حق ناتوانون کے لوگون سے کہ انکو میراث نہین دیتے
ہو وَأَنْ تَقُومُوا لِلْيَتَامَىٰ بِالْقِسْطِ اور حکم کرتا ہے قرآن یہہ کہ قائم رہو تم واسطے یتیمون کے بیچ مہر اور میراث انکے
کے ساتھ انصاف کے وَمَا تَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ فَإِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِهِ عَلِيمًا اور جو کچھ کرو گے تم بھلائی سے بیچ حق یتیمون اور
لڑکون کے اور سوا انکے اور کے پس تحقیق اللہ ہے ساتھ اسکے جانتے والا جزا اسکی دیگا لکھا ہے کہ ایک شخص
بہانہ ڈھونڈھتا تھا کہ اپنے زن کو طلاق دے اور زن اسکی بسبب اولاد کے راضی نہین ہوتی تھی اور کہتی تھی
تو جہان چاہئے جا لیکن طلاق مت دے بعضون نے کہا ہے کہ محمد بن مسلمہ کی بیٹی تھی رافع بن خدیج اسکا
خاوند تھا چاہتا تھا کہ طلاق دوے یہہ کہتی تھی کہ مین نے اپنے نوبت بھی تیرے اور جورون کو بخشی لیکن جدا کر
حق تعالی نے یہہ آیت نازل کی وَإِنِ امْرَأَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوزًا أَوْ إِعْرَاضًا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا أَنْ
يُصْلِحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا اور اگر عورت ڈرے خاوند اپنے سے لڑنے سے یا منہہ پھیرنے سے پس نہین گناہ اوپر ان
دونون کے یہہ کہ صلح کر لیوین دونون درمیان اپنے کچھ صلح اسطرح سے کہ زن کچھ مہر اپنا بخش دے یا اپنی نوبت
اور جورو اسکی کو بخش دے اور مرد بھی حقوق خدمت کی نگاہ رکھے اور اپنے سے جدا نکرے وَالصُّلْحُ خَيْرٌ
اور صلح بہتر ہے خصومت سے اور مفارقت سے لکھا ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سودہ بنت
زمعہ کو راضی ہو اللہ انسے طلاق دیا وہ راہ مین آپ کے آبیٹھین جب آپ نکلے انھون نے عرض کیا کہ یا رسول
اللہ رجوع کرو طرف میرے واللہ مجھے خواہش مرد کی نہین لیکن مین یہہ چاہتی ہون کہ قیامت کو آپکے ازواج
مین اٹھون اور دن اپنے نوبت کا مین نے عائشہ رضی اللہ عنہا کو بخشا حضرت نے انسے رجعت فرمائی اور
نوبت کے روز حجرہ عائشہ مین تشریف رکھتے تھے یہہ آیت انکے قصہ مین نازل ہوئی وَأُحْضِرَتِ الْأَنْفُسُ الشُّحَّ
اور حاضر کئے گئے ہین جانین بخیلی پر وَإِنْ تُحْسِنُوا وَتَتَّقُوا فَإِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا اور اگر احسان
کرو تم بیچ زندگانی کے اور پرہیز کرو تم بدخوئی سے اور خفگی سے پس تحقیق اللہ ہے ساتھ اس چیز کے کہ کرتے

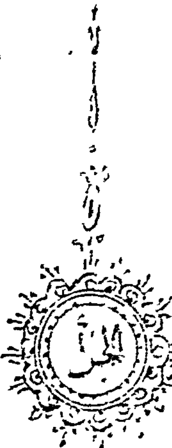
ہو تم احسان اور خصومت سے خبردار وَلَن تَسْتَطِيعُوا أَن تَعْدِلُوا بَيْنَ النِّسَاءِ اور ہرگز نہ کر سکو گے تم اے
لوگو کہ ایک زن سے زیادہ رکھتے ہو یہہ کہ عدل کرو درمیان عورتوں کے اس واسطے کہ عدل وہ ہے کہ ہرگز ایک
جانب میل نہ واقع ہو اور وہ مشکل ہے لہذا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا باوجودیکہ درمیان ازواج
طاہرات کے عدل کمال ملحوظ رکھتے تھے خدایا برابری اس چیز میں میں کرتا ہوں کہ جسکا میں مالک ہوں جیسے صحبت
اور نفقہ اور جسکا تو مالک ہے اس چیز میں مجھے مواخذہ مت کیجیو کہ میرے اختیار سے باہر ہے جیسی دوستی
بعضی بی بی کی چنانچہ عائشہ کی کہ سب ازواج پر غالب تھی وَلَوْ حَرَصْتُمْ فَلَا تَمِيلُوا كُلَّ الْمَيْلِ اور اگر حرص کرو تم
عدل کرنے پر اور قادر نہو اسپر پس مت جھک جاؤ تمام جھک جانا طرف اسکے کہ مرغوب ہے صحبت اور نفقے میں
یعنے میل قلب کو ساتھ میل فعل کے ملا نہ کرو اور اگر ایسا کرو گے فَتَذَرُوهَا كَالْمُعَلَّقَةِ پس چھوڑ دو اس
دوسری کو جیسی لٹکتی ہوئی یعنے ایسی عورت نہ مطلقہ ہو گی نہ خاوند والی وَإِن تُصْلِحُوا وَتَتَّقُوا فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ
غَفُورًا رَّحِيمًا اور اگر صلاح میں لاؤ اس چیز کو کہ خرابی کی معاملے میں بی بیوں کے زمانہ گذشتہ میں اور پرہیزگاری
کرو ایسے کاموں سے زمانہ آئندہ میں پس تحقیق اللہ ہے بخشنے والا گناہاں گذشتہ کا اور مہربان ہے اوپر
توفیق دینے کے زمانہ آئندہ میں وَإِن يَتَفَرَّقَا يُغْنِ اللَّهُ كُلًّا مِّن سَعَتِهِ اور اگر جدے ہو جاویں شوہر و زن دونو غنی کر دیگا
اللہ ہر ایک کو کشایش اپنی سے وَكَانَ اللَّهُ وَاسِعًا حَكِيمًا اور ہے اللہ کشایش کرنیوالا اوپر بندوں کے حکمت
والا بیچ افعال احکام کے وَلِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ اور واسطے اللہ کے ہے جو کچھ بیچ آسمانوں کے ہے
اور جو کچھ بیچ زمین کے ہے وَلَقَدْ وَصَّيْنَا الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِن قَبْلِكُمْ وَإِيَّاكُمْ أَنِ اتَّقُوا اللَّهَ اور البتہ تحقیق وصیت کیا ہمنے
اور فرمایا اُن لوگوں کو جو دیے گئے ہیں کتاب پہلے تم سے اور تمکو بھی وصیت کرتے ہیں ہم اور فرماتے ہیں یہہ
کہ پرہیزگاری کرو اللہ کی یعنے بچو شرک سے وَإِن تَكْفُرُوا فَإِنَّ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ اور اگر کفر کرو پس
تحقیق واسطے اللہ کے ہے جو کچھ کہ بیچ آسمانوں کے ہے اور جو کچھ کہ بیچ زمین کے ہے سب مخلوق اور مملوک
اُسکے ہیں پس کفر اور معصیت سے تمہارے اسکو کچھ ضرر نہیں جیسے ایمان اور طاعت سے تمہارے اسکو کچھ نفع
نہیں وَكَانَ اللَّهُ غَنِيًّا حَمِيدًا اور ہے اللہ بے پروا مخلوق سے اگر اسکا حکم نمانیں تعریف کیا گیا حمد اسکی کہیں
یا نکہیں سوا خود وہ محمود ہے حمد اسکی کہیں یا نہ کہیں مثلا انکی حمد ہے تعریف کریں یا نکریں وَلِلَّهِ مَا فِي
السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ اور واسطے اللہ کے ہے جو کچھ بیچ آسمانوں کے ہے اور جو کچھ بیچ زمین کے ہے
وَكَفَىٰ بِاللَّهِ وَكِيلًا اور کفایت ہے اللہ کارساز بندوں کا إِن يَشَأْ يُذْهِبْكُمْ أَيُّهَا النَّاسُ وَيَأْتِ بِآخَرِينَ اگر چاہے
خدا لیجاوے اور فانی کرے تمکو اے لوگو اور لے آوے اور پیدا کرے اوروں کو کہ فرمانبردار ہوں جب یہہ آیت نازل ہوئی
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دست مبارک اپنا پشت سلمان فارسی پر مارا اور فرمایا وہ لوگ اسکی قوم میں سے

فارس والے وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى ذٰلِكَ قَدِيْرًا اور ہے اللہ اوپر نیست اور ہست کرنیکے قادر مَنْ كَانَ يُرِيْدُ ثَوَابَ
الدُّنْيَا فَعِنْدَ اللّٰهِ ثَوَابُ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ جو کوئی چاہتا ہے ثواب دنیا کا اپنے عمل سے مثلاً جہاد کرنیوالا
کہ غرض غنیمت لینی ہو پس نزدیک اللہ کے ہے ثواب دنیا کا کہ خسیس ہے اور ثواب آخرت کا کہ شریف
ہے پس خسیس کو طلب کر کر شریف کو کیوں چھوڑے اور جو کوئی شریف کو چاہیگا تو خسیس تو خود آجاویگا
کہ تابع اسکے ہے مثلاً جو کوئی اللہ واسطے جہاد کریگا ثواب آخرت کا اسکو اتنا ملیگا کہ دنیا اسکے آگے کچھ چیز نہیں
اور دنیا کی غنیمت بھی اسکے ہاتھ آویگی پس اصل کو پکڑئیے فرع خود بخود مل جائیگی وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًا بَصِيْرًا اور ہے
اللہ سننے والا گفتار کا دیکھنے والا کردار کا يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ بِالْقِسْطِ اے لوگو جو ایمان لائے ہو
ہو جاؤ قائم رہنے والے ساتھ انصاف کے شُهَدَآءَ لِلّٰهِ وَلَوْ عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ گواہی دینے والے سچی واسطے اللہ کے اور
اگرچہ اوپر نفسوں تمھارے کے ہو گواہی اپنے نفس پر یہہ ہے کہ جسکا حق اسکے ذمہ میں ہو بیان کر دے لکھا ہے
کہ ایک انصاری نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص کا حق میرے باپ پر ہے اور میں شاہد
ہوں اسکا لیکن افلاس کے سبب سے باپ کے گواہی نہیں دیتا یہہ آیت نازل ہوئی کہ گواہی کو مت چھپاؤ اگر
تمھارے نفسوں پر ہو اَوِ الْوَالِدَيْنِ یا ماں باپ پر تمھارے وَالْاَقْرَبِيْنَ اور قرابت والوں پر تمھارے
اِنْ يَّكُنْ غَنِيًّا اَوْ فَقِيْرًا فَاللّٰهُ اَوْلٰى بِهِمَا اگر ہووے وہ شخص غنی یا فقیر یعنی غنی کا غنا کے سبب احترام مت کرو اور
فقیر پر افلاس کے باعث رحم نکرو پس اللہ بہت مہربان ہے ساتھ ان دونوں کے اگر وہ جانتا کہ شہادت انکی
حق میں بری ہے حکم نفرماتا فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوٰٓى اَنْ تَعْدِلُوْا پس مت پیروی کرو خواہش نفس کی یہہ کہ میل کرو
حق سے وَاِنْ تَلْوٗٓا اَوْ تُعْرِضُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا اور اگر پیچ دو زبانوں کو گواہی راست سے یا اعراض
کرو گواہی دینے میں اور چھپاؤ پس تحقیق اللہ ہے ساتھ اس چیز کے کہ کرتے ہو تم عدل اور میل سے خبردار اور سزا
جزا دیگا يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اے لوگو جو ایمان لائے ہو خطاب مسلمانوں کو ہے یا منافقوں کو یا مومنان اہل
کتاب کو کہ کہتے تھے کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم تمپر ایمان لائے اور قرآن پر اور موسی اور عزیر اور
توریت پر اور کسی پیغمبر اور کتاب کو ہم نہیں مانتے مسلمانوں کو فرمایا کہ دل اور زبان سے تم ایمان لائے اٰمِنُوْا
ثابت رہو اسپر اور منافقوں کو کہا کہ ایمان لائے ہو بزبان ایمان لاؤ بدل اور مومنان اہل کتاب کو کہا کہ ایمان
لائے ہو بعضے کتب اور رسل پر ایمان لاؤ سب پر بعضے کہتے ہیں خطاب ہے کافروں کو کہ ایمان لائے ہو لات
اور عزی پر ایمان لاؤ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ساتھ اللہ کے اور رسول اسکے کے کہ محمد ہیں صلی اللہ علیہ وسلم وَالْكِتٰبِ الَّذِيْ
نَزَّلَ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ اور ایمان لاؤ ساتھ اس کتاب کے جو نازل کی ہے
اوپر پیغمبر اپنے کے یعنی قرآن اور اس کتاب کے جو اتاری ہے پہلے قرآن سے سمجھ لیجئے کہ معنی اس آیت کی مخصوص نہیں

کہے ہین کہ ای لوگو جو ایمان لائے ہو دیکھکر دلیل اور برہان ایمان لاؤ بر سبیل کشف اور عیان یا ایمان لائے ہو لاؤ
تصدیق ایمان لاؤ بطریق تحقیق حضرت خواجہ خواجگان مرہم دلہائے دردمند خواجہ بہاؤ الدین نقشبندی
قدس سرہ سے منقول ہی کہ فرماتے تھے یا ایہا الذین آمنوا آمنوا اشارہ ہی کہ ہر پل نفی اپنے وجود کی اور اثبات
واجب الوجود کا کیا چاہئے **نظم** اتنی نیت کر اپنے کہ ہست نہ نفی و اثبات ہی نہی ای مست نہ ہوکے بیخود رہ
حق کر سیر نہ کہ خودی سے ہی اور خدا سے بیر نہ حضرت سید الطائفہ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے معنی مین
یا ایہا الذین آمنوا آمنوا کے فرمایا کہ پچاس برس سے ایمان بیچ ایمان کے لایا ہوئین اور ہنوز ایمان تازہ کرتے
مین ہون **نظم** ایکدم بے حق گذرتا ہی گناہ نہ ہوتا مشغول اپنین ہی کفر راہ نہ خود پرستی کفر ای رافت سمجھ نہ
اپنی ہستی کفر ای رافت سمجھ نہ چھوڑ ہستی کو کہ ہی ایمان ہی نہ خود سر رہ تو حق کا ہی عرفان ہی نہ تیرا لم پایا
اللہ کا نہ ایک یہہ نکتہ ہی بس اس راہ کا وَمَنْ يَكْفُرْ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَقَدْ
ضَلَّ ضَلٰلًا بَعِيْدًا ۝ اور جو کوئی کفر کرے ساتھ اللہ کے اور فرشتون اسکے اور کتابون اسکے اور پیغمبرون
اسکے اور دن قیامت کے پس تحقیق گمراہ ہوا گمراہی نہایت دور مقصود سے اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تحقیق وہ لوگ
جو ایمان لائے موسی علیہ السلام پر پہلے ہو ثُمَّ كَفَرُوْا پھر کافر ہوئے بچھیرا لو چکر ثُمَّ اٰمَنُوْا پھر ایمان لائے
اور توبہ کی ثُمَّ كَفَرُوْا پھر کافر ہوئے ساتھ عیسی علیہ السلام کے اور انکے مارنے کا قصد کیا ثُمَّ ازْدَادُوْا كُفْرًا
لَّمْ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ سَبِيْلًا ۝ پھر زیادہ ہوئے کفر مین ساتھ انکار نبی آخر زمان صلے اللہ علیہ وسلم
کے ہرگز نہین اللہ کے بخشے انکو کیونکہ اعتبار ہر کام کا خاتمہ پر ہی اور اللہ جانتا ہی کہ انکا خاتمہ کفر پر ہی اور نہ یہہ
کہ راہ دکھلاوے انکو وہ راہ کہ طرف حق کے ہی بَشِّرِ الْمُنٰفِقِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۝ بشارت دے منافقونکو
ساتھ اسکے کہ واسطے انکے ہی عذاب درد دینے والا لفظ بشارت کا اوپر تحکم ہی یا خبر کر بجائے بشارت
الَّذِيْنَ يَتَّخِذُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ منافق وہ لوگ ہین کہ پکڑتے ہین کافرونکو دوست سوا
مسلمانون کے اَيَبْتَغُوْنَ عِنْدَهُمُ الْعِزَّةَ فَاِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ۝ آیا چاہتے ہین نزدیک کافرونکے دوستی
انکی سے عزت پس تحقیق عزت واسطے اللہ کے ہی سب اور جسکو عزت پہنچتی ہی اسی سے پہنچتی ہی اور وہ دوستونکو
اپنے عزت دیتا ہی ولِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتٰبِ اور تحقیق خدا نے اتارا اوپر تمہارے
ای مسلمانون بیچ قرآن کے سمجھ لیجیے کہ مکہ مین حق تعالی نے آیت نازل کی تھی کہ ساتھ خوض کرنیوالون اور
ہنسنے والون قرآن کے نشست و برخاست مت رکھو اور وہ آیت یہہ ہی کہ واذا رایت الذین یخوضون الآیۃ
سو یہان مدینے مین اسکا مذکور فرماتا ہی اور یاد دلواتا ہی کہ خدا نے قرآن مین اتارا تھا اَنْ اِذَا سَمِعْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ
يُكْفَرُ بِهَا وَيُسْتَهْزَاُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖٓ یہہ کہ جب سنو تم آیتونکو اللہ کے قرآن مجید سے

کہ کفر کیا جاتا ہے ساتھ انکے پس مت بیٹھو ساتھ کافرون ٹھٹھہ کرنیوالون کے یہانتک کہ بحث کرین اور شروع
کرین بیچ بات کے سوا ٹھٹھے کے اِنَّکُم اِذًا مِّثلُھُم تحقیق تم اُسوقت کہ بیٹھوگے انکے پاس مانند انکے ہوگے گناہ
مین کیونکہ اُٹھ جانے پر قادر ہو پھر باوجود قدرت کے انکی صحبت پر راضی ہوا اِنَّ اللّٰہَ جَامِعُ المُنٰفِقِینَ وَالکٰفِرِینَ فِی
جَھَنَّمَ جَمِیعًا تحقیق اللہ جمع کرنیوالا ہے منافقونکو اور کافرون کو بیچ دوزخ کے سب کو اِلَّذِینَ یَتَرَبَّصُونَ
بِکُم فَاِن کَانَ لَکُم فَتحٌ مِّنَ اللّٰہِ قَالُوا اَلَم نَکُن مَّعَکُم وہ لوگ کہ انتظار کرتے ہین ساتھ تمھارے خرابی کا
پس اگر واقع ہووے واسطے تمھارے فتح اللہ کیطرف سے کہتے ہین منافق کیا نتھے ہم ساتھ تمھارے ہمین بھی حصہ
غنیمت سے دو وَاِن کَانَ لِلکٰفِرِینَ نَصِیبٌ قَالُوا اَلَم نَستَحوِذ عَلَیکُم وَنَمنَعکُم مِّنَ المُؤمِنِینَ اور اگر ہووے واسطے
کافرون کے کچھ نصیب حرب سے یعنی مسلمانون پر غلبہ کرنا کہتے ہین منافق کافرون کو کیا نہ غالب آئے تھے ہم اوپر
تمھارے یعنی چاہتے تو مار ڈالتے لیکن نہ مارا ہمنے اور باز رکھا ہمنے تمکو مسلمانون سے کیونکہ ہمنے سستی کی اور
مدد مسلمانونکی نکی تم بچ گئے اب ہمین بھی لوٹ مین شریک کرو فَاللّٰہُ یَحکُمُ بَینَکُم یَومَ القِیٰمَۃِ پس
اللہ حکم کریگا اے مسلمانو درمیان تمھارے اور منافقون کے دن قیامت کے کہ سوا اسکے کسیکو دعوے حکومت کا
نہوگا وَلَن یَّجعَلَ اللّٰہُ لِلکٰفِرِینَ عَلَی المُؤمِنِینَ سَبِیلًا اور ہرگز نکریگا اللہ واسطے کافرونکے اوپر مسلمانون کے دن قیامت
کے حجت کہ جس سے مسلمانونکو الزام دیوین یا دنیا مین نکریگا انکو اوپر مسلمانون کے دسترس اِنَّ المُنٰفِقِینَ
یُخٰدِعُونَ اللّٰہَ وَھُوَ خَادِعُھُم تحقیق منافق فریب دیتے ہین دوستان خدا کو اسلام ظاہر کر کر اور کفر چھپا
اور اللہ جزا دینے والا ہے انکو فریب کرنے کی اسطرح سے کہ قیامت کو انکو بھی نور دیگا جیسے مسلمانونکو دیگا
جب صراط پر قدم رکھینگے نور مسلمانونکا باقی رہیگا اور انکا بجھ جاویگا اندھیرے مین لغزش کھا کھا دوزخ مین گرینگے
وَاِذَا قَامُوا اِلَی الصَّلٰوۃِ قَامُوا کُسَالٰی اور جسوقت کھڑے ہوتے ہین منافق واسطے نماز کے کھڑے ہوتے ہین کاہلی سے
جیسے کوئی کچھ کام کراہیت سے کرے اور جو کوئی صحابہ دیکھتا ہے تو پڑھتے ہین نہین تو ترک کرتے ہین یُرَآءُونَ
النَّاسَ وَلَا یَذکُرُونَ اللّٰہَ اِلَّا قَلِیلًا دکھلاتے ہین لوگون کو تاکہ جانین کہ ہم بھی مومن ہین اور نہین یاد کرتے خدا کو
مگر تھوڑا اور وہ بھی مسلمان لوگون کے سامنے نہ خلوت مین یا ذکر زبان سے کرتے ہین بسبب نسبت ذکر دل کے وہ تھوڑا
ہے یا ذکر انکا تھوڑا اسواسطے کہا کہ غیر خالص ہے طمع دنیا کے ساتھ ملا ہے اور دنیا اور جو دنیا مین ہے اندک ہے
اور ذکر اللہ کا سب سے بڑا ہے وَلَذِکرُ اللّٰہِ اَکبَرُ اور منافق ذکر اللہ کا کرتے ہین اور ریا کرتے ہین مُّذَبذَبِینَ بَینَ ذٰلِکَ
دھوکے مین ہین درمیان کفر اور اسلام کے لَآ اِلٰی ھٰٓؤُلَآءِ وَلَآ اِلٰی ھٰٓؤُلَآءِ نہ طرف مسلمانون کے اور نہ طرف
کافرون کے وَمَن یُّضلِلِ اللّٰہُ فَلَن تَجِدَ لَہٗ سَبِیلًا اور جسکو گمراہ کرے اللہ پس ہرگز نپاویگا تو واسطے اسکے راہ طرف حق
اور صواب کے یٰٓاَیُّھَا الَّذِینَ اٰمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الکٰفِرِینَ اَولِیَآءَ مِن دُونِ المُؤمِنِینَ اے لوگو جو ایمان لائے ہو

مت پکڑو کافرونکو دوست سوا مسلمانوں کے یہہ خدا کے دشمنوں کو دوست پکڑنا منافقونکا کام ہی اَتُرِیْدُوْنَ
اَنْ تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ عَلَيْكُمْ سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ۔ کیا چاہتے ہو تم یہہ کہ کرو تم واسطے اللہ کے اوپر عذاب اپنے کے حجت
ظاہر اور وہ دوستی کافرونکی ہی کہ موجب عذاب ہی اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ فِي الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ تحقیق
منافق بیچ طبقے نیچے کے ہین دوزخ سے پس عذاب انپر کافرون سے زیادہ ہی اسواسطے کہ یہہ دل سے کافر ہین
اور کفر کو مکر و فریب ساتھہ مسلمانوں کے جمع کیا ہی کشف الاسرار مین لکھا ہی کہ جب منافقون کو حکم
ہوگا کہ دوزخ مین ڈالو درکۂ اول مین لیجاوینگے وہان کی آگ کہیگی کہ مین انکو نہین جلاتی کیونکہ حکم میرا زبان پر ہی
اور یہہ زبان سے کلمہ پڑھتے تھے اگرچہ دلمین انکے نتھا پھر درکۂ دوم مین لیجاوینگے وہان بھی یہی حال ہوگا یہان
تک کہ درکۂ ہفتم مین لیجاوینگے وہانکی آگ کہیگی کہ لاؤ حکم میرا دل پر ہی نہ زبان پر وہ دلمین انکے دیکھیگی تو
سوا شرک سے نپاویگی پس جلاویگی ایسا کہ ابد الاباد تک صورت مخلصی کی نہ دکھاویگی وَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ نَصِيْرًا اور ہرگز
نہ پاویگا تو واسطے انکے مدد دینے والا کہ انکو اس درکہ سے نکالے اور سب منافق اسی عذاب مین ہونگے اِلَّا الَّذِيْنَ
تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا وَاعْتَصَمُوْا بِاللّٰهِ وَاَخْلَصُوْا دِيْنَهُمْ لِلّٰهِ ۔ مگر وہ لوگ کہ توبہ کی نفاق سے اور اصلاح
مین لائے فساد اپنے کو اور چنگل مارا ساتھہ دین خدا کے اور سنت پیغمبر کے اور خالص کیا دین اپنے کو واسطے
اللہ کے یعنے طاعت عبادت واسطے رضائے الٰہی کے کی ہی فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ پس یہہ لوگ کہ ساتھہ توبہ
اور اصلاح اور اعتصام اور اخلاص کے موصوف ہین ساتھہ مسلمانوں کے ہین یہان بھی وہان بھی وَسَوْفَ
يُؤْتِ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ اَجْرًا عَظِيْمًا ۔ اور شتاب دیویگا اللہ مومنونکو ثواب بڑا اور یہہ بھی انکے شریک ہونگے
مَا يَفْعَلُ اللّٰهُ بِعَذَابِكُمْ کیا کریگا اللہ ساتھہ عذاب تمہارے یعنے تمکو کیون عذاب کریگا اِنْ شَكَرْتُمْ اگر شکر
کروگے تم اسکا ساتھہ فرمانبرداری کے وَاٰمَنْتُمْ اور ایمان لاؤگے تم ساتھہ وحدانیت اسکی کے یا ایمان لاؤگے
تم ساتھہ اسکے کہ نجات تمہاری اسکے فضل پر ہی نہ شکر پر وَكَانَ اللّٰهُ شَاكِرًا عَلِيْمًا اور ہی اللہ ثواب دینے والا شکر
کرنیوالونکو حقوق شکر کا ۔ نظم ۔ شکر بر آن حق کا کر رافت ۔۔ ان شکرتم کو پڑھہ کے بھول تو مت ۔۔ شکر ہی دافع عذاب
خدا ۔۔ جبکہ ایمان سے ہم یہہ ہوا ۔۔ کیونکہ ہی نص مین پڑھہ کے دیکھہ لو تم ۔۔ ان شکرتم کے ساتھہ آمنتم ۔۔ شکر ایمان
جنمین ہون یہہ دو ۔۔ کیون نہ دوزخ سے ہو نجات انکو ۔۔ کہ ہی اللہ شاکر اور علیم ۔۔ اجر دیگا انہین بفضل عمیم ۔۔
یا الٰہی کڑوڑ شکر میرے ۔۔ تیری درگاہ مین مین سو جان سے ۔۔ بلکہ کرتا ہون شکر مین اتنا ۔۔ کہ نہ جسکا ہی
حد نہ ہی احصا ۔۔ بدلے ہر ایک تیرے نعمت کے ۔۔ جو کہ تونے عطا کی ہی مجھے لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْٓءِ مِنَ
الْقَوْلِ اِلَّا مَنْ ظُلِمَ نہین دوست رکھتا اللہ پکار کر کہنا بری بات سے مگر جو کوئی ظلم کیا جاوے کیونکہ اسکو درست ہی کہ ظالم کو برا کہے
اور شکایت اسکی ظاہر کرے لکھا ہی کہ ایک شخص ہو کا ایک قوم پر گذرا طعام مانگا کینے اسکو ندیا جہان وہ کیا انہنے



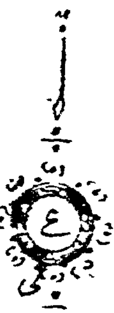
اُس قوم کی شکایت کی اوربیمروتی کی حکایت کی صحابہ نے منع کیا یہہ آیت نازل ہوئی کہ مظلوم کو شکایت ظالم
کی جایز ہی وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًا عَلِيْمًا اور ہی اللہ سُننے والا بات مظلوم کی جاننے والا ظلم ظالم کا اِنْ تُبْدُوْا خَيْرًا
اَوْ تُخْفُوْهُ اَوْ تَعْفُوْا عَنْ سُوْٓءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا قَدِيْرًا اگر ظاہر کرو تم بھلائی کو یا چھپاؤ تم اُسکو یا درگذرو
بُرائی سے کہ شکایت اُسکی نکرو اہو پس خدا ہی بخشنے والا عاصیونکا باوجود اسکے کہ قدرت رکھتا ہی بدلا لینے
کی قادر ہی اوپر عذاب کرنے ظالمون کے اور ثواب دینے عفو کرنیوالون کے اس آیت مین تحریض مظلومونکی ہی
عفو پر تو کہ متخلق باخلاق الٰہی ہون اور باوجود اسکے کہ ظالم کو بُرا کہنے کی رخصت رکھتے ہین معاف کرین اِنَّ
الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ تحقیق وہ لوگ کہ کفر کرتے ہین ساتھ اللہ کے اور پیغمبرون اسکے کے وَيُرِيْدُوْنَ
اَنْ يُّفَرِّقُوْا بَيْنَ اللّٰهِ وَرُسُلِهٖ اور ارادہ کرتے ہین یہہ کہ جدائی ڈالین درمیان اللہ کے اور رسولون اسکے کے بطرح
کہ ایمان اللہ پر لاوین اور اسکے پیغمبرونکو نہ مانین وَيَقُوْلُوْنَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَّنَكْفُرُ بِبَعْضٍ اور کہتے ہین ایمان لاتے
ہین ہم ساتھ بعضونکے اور کفر کرتے ہین ہم ساتھ بعضون کے مراد اس سے یہود ہین کہ کہتے ہین ایمان لاتے ہین ہم
موسی اور عزیر پر اور کافر ہوتے ہین ساتھ عیسی اور محمد کے علیہما الصلواۃ والسلام وَيُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَّخِذُوْا بَيْنَ
ذٰلِكَ سَبِيْلًا اور چاہتے ہین یہہ کہ پکڑلین درمیان کفر اور ایمان کے راہ حال آنکہ ایمان تمام نہین ہوتا ساتھ خدا کے
جبتک کہ تصدیق پیغمبرونکی نکرو اُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ حَقًّا یہہ لوگ کہ درمیان کفر اور ایمان کے راہ طلب
کرتے ہین کافر تحقیق وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا اور تیار کیا ہی ہمنے واسطے کافرونکے عذاب خوار کرنے والا
وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَلَمْ يُفَرِّقُوْا بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ اور جو لوگ کہ ایمان لائے ساتھ اللہ کے
اور سب رسولون اسکے کے اور نہ جدائی ڈالی درمیان کسیکے اُنمین سے یعنے ایمان سبکے بلکہ سب پر ایمان لائے ہو
اُولٰٓئِكَ سَوْفَ يُؤْتِيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ یہہ لوگ کہ مومنان حقیقی ہین شتاب دیگا اللہ اُنکو ثواب اُنکا اور نوبتہم ہون بھی قرأت
ہی یعنے دینگے ہم اُنکو ثواب اُنکا کہ وعدہ کیا ہی وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا اور ہی اللہ بخشنے والا سیئات اُنکی
مہربان ساتھ دو گنی کرنے حسنات اُنکی کے لکھا ہی کہ سردار یہود کے مثل کعب بن اشرف وغیرہ کے پیغمبر خدا
صلے اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور کہا کہ اگر تم دعوے پیغمبری مین سچے ہو تو یکبارگی کتاب لے آؤ جیسے موسی لائے
تھے یہہ آیت اُتری يَسْـَٔلُكَ اَهْلُ الْكِتٰبِ اَنْ تُنَزِّلَ عَلَيْهِمْ كِتٰبًا مِّنَ السَّمَآءِ فَقَدْ سَاَلُوْا مُوْسٰٓى اَكْبَرَ مِنْ ذٰلِكَ
سوال کرتے ہین تجھسے اہل کتاب یہہ کہ اُتار لاوے اوپر اُنکے ایک کتاب آسمان سے یکبارگی توریت کی طرح
کتاب بخط سماوی لکھی ہوئی جیسے الواح موسی علیہ السلام یا ایسی کتاب کہ ہم ظاہر اُترتی ہوئی آسمان سے
دیکھین یا ہمارے ہر ایک کے نام پر کتاب لاکہ اسمین لکھا ہو کہ تو پیغمبر خدا ہی یہہ سوال اُنکا از روے تعنت کے تھا
اسواسطے قبول نہوا حق تعالی نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تسلی فرمائی کہ تم آزردہ نہو لیسے ایسے سوال

امت والے کیا ہی۔ کرتے ہیں پس تحقیق سوال کیا تھا موسی سے بڑا اس سے یعنی بنی اسرائیل نے وہ قوم ہیں کہ موسی
سے اس سوال سے بھی بڑا سوال کیا تھا جب کلام اللہ کا سنا فقالوا ارنا اللہ جهرة پس کہنے لگے دکھلاو
ہمکو اللہ کو ظاہر اور آشکار فاخذتهم الصاعقة بظلمهم پس پکڑا انکو صاعقہ نے یعنی آگ آسمان سے آکر جلا گئی
بسبب ظلم انکے کے کہ سوال محال کیا تھا اللہ کے رویت دیدار میں چاہی تھی ثم اتخذوا العجل من بعد ما جاءتهم
البینت فعفونا عن ذلک پھر پکڑا انکو سالے کو ساتھ خدائی کے پیچھے اس سے کہ آئیں تھیں انکے پاس دلیلیں یعنے
معجزے موسی کے پس معاف کیا ہمنے انسے یہہ گناہ بسبب توبہ کرنیکے وآتینا موسی سلطانا مبینا اور دیا
ہمنے موسی کو غلبہ ظاہر اینپر کہ موسی نے فرمایا مارو گوسالہ پرستوں کو اور انھوں نے فرمانبرداری کی ورفعنا فوقهم
الطور بمیثاقهم اور اٹھایا ہمنے اوپر انکے پہاڑ کو واسطے قول لینے کے انسے اور انھوں نے قول کر کے ہمسے توڑا
وقلنا لهم ادخلوا الباب سجدا اور کہا ہمنے انکو ساتھ زبان یوشع علیہ السلام کے داخل ہو دروازے میں شہر
اریحا کے سجدہ کرتے ہوئے اور انھوں نے اس حکم کو نمانا وقلنا لهم لا تعدوا فی السبت واخذنا منهم میثاقا
غلیظا اور کہا ہمنے واسطے انکے مت تعدی کرو بیچ سنیچر کے یعنے مچھلیاں مت پکڑو انھوں نے یہہ بھی
نہ مانا اور لیا ہمنے انسے بیچ اس حکم کے قول گاڑھا فبما نقضهم میثاقهم وکفرهم بایت اللہ وقتلهم
الانبیاء بغیر حق وقولهم قلوبنا غلف پس بسبب توڑنے انکے قول اپنے کو کیا ہمنے انکو
جو کچھ کیا یعنے مسخ اور طرح طرح کے عذابوں سے اور دوسرے بسبب کفر کرنے انکے ساتھ آیات کے یا
قرآن کے اور بسبب مارنے انکے پیغمبروں کو ساتھ ناحق کے اور یہہ بسبب کہنے انکے کہ دل ہمارے ظرف
علم کے ہیں یعنے عقل سے پر ہیں محتاج کسی کے علم کے نہیں یا دل ہمارے پردوں میں ہیں بات محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کی نہیں سمجھتے اور ایسا نہیں ہے جو یہہ کہتے ہیں بل طبع اللہ علیها بکفرهم فلا یؤمنون الا قلیلا
بلکہ مہر کی ہے اللہ نے اوپر دلوں انکے کے بسبب کفر کرنے انکے کے پس نہیں ایمان لاتے مگر تھوڑے مثل
عبد اللہ بن سلام اور اصحاب انکے کے یا ایمان تھوڑا غیر معتبر وبکفرهم وقولهم علی مریم بهتانا عظیما
اور بسبب کفر کرنے انکے کے ساتھ عیسی کے اور کہنے انکے کے اوپر مریم کے بہتان بڑا کہ نسبت زنا کی کرتے
تھے وقولهم انا قتلنا المسیح عیسی ابن مریم رسول اللہ اور بسبب کہنے انکے کے کہ تحقیق ہمنے مار ڈالا مسیح
عیسی بیٹے مریم کے کو کہ پیغمبر اللہ کا تھا رسول اللہ مقولہ اللہ کا ہے نہ قول یہود کا وما قتلوه وما صلبوه ولکن
شبه لهم اور نہ مارا اسکو اور نہ سولی دی اسکو اور لیکن اشتباہ ڈالا گیا ہے واسطے انکے سمجھ لیجیے کہ انکے
سردار کی شکل مشابہ حضرت عیسی کے ہوگئی تھی اسکو سولی پر چڑھا دیا چنانچہ سورۂ آل عمران میں گذرا وان الذین
اختلفوا فیه لفی شک منه اور تحقیق جن لوگوں نے کہ اختلاف کیا بیچ شان عیسی علیہ السلام کے البتہ بیچ

شک کے بیچ قتل اُسکے سے کیونکہ جب اپنے سردار کو دار پر چڑھا دیا عیسی سمجھ کر پھر سردار کو ڈھونڈھنے لگے جب
کچھ پتا اُسکا نہ پایا تو متردد ہوئے کہ یہہ عیسی ہے پس سردار ہمارا کہاں ہے یا شبہ میں عیسی کے جو مارا تھا پھر غور سے
مقتول کو دیکھنے گئے نگاہ کر کر کہنے لگے الوجہ وجہ عیسی والبدن بدن صاحبنا بیت منہ ہی عیسی کا بدن اسکا
ہے اپنے یار کا تو بعد سولی کے عجب نقش ہے اس سردار کا مَا لَهُمْ بِهِ مِنْ عِلْمٍ إِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ نہیں ہے واسطے
یہود کے ساتھ عیسی کے اور قتل اُسکے کے کچھ علم مگر پیروی کرنا گمان کی وَمَا قَتَلُوهُ يَقِينًا بَلْ رَفَعَهُ اللَّهُ
إِلَيْهِ نہیں مارا عیسی کو بہ یقین بلکہ اُٹھا لیا اُسکو اللہ نے طرف محل کرامت اپنے کے وَكَانَ اللَّهُ عَزِيزًا حَكِيمًا
اور ہے اللہ غالب بیچ رفع عیسی اور انتقام یہود کے حکم کرنے والا ساتھ لعن یہود کے یا حکمت
والا بیچ ابہام عیسی وَإِنْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ اور نہیں کوئی اہل کتاب سے مگر البتہ ایمان
لاویگا ساتھ عیسی کے پہلے موت اپنے سے اور وہ وقت نزع کا ہے جسکو ایمان یاس کہتے ہیں وہ کچھ فائدہ
نہیں ہے یا ایمان لاوینگے سب اوپر عیسی کے جب وہ آسمان سے اُتر کر دجال کو مارینگے تو سب اہل کتاب اُنکو
جانینگے یہہ پیغمبر ہیں اور وہ دین اسلام جاری کرینگے تمام عالم میں کوئی دین رہیگا سوا اسلام کے چالیس
برس زمین پر وہ رہینگے اور حکم شریعت مصطفوی پر کرینگے پھر وفات پاوینگے مسلمان اُنکے جنازے کی نماز
پڑھینگے اور روضہ مبارک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم میں دفن کرینگے وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكُونُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا
اور دن قیامت کے ہوگا عیسی اوپر اہل کتاب کے گواہ یعنے گواہی دیگا کہ یہود مجھے جھٹلاتے تھے اور نصاری ابن اللہ کہتے
تھے فَبِظُلْمٍ مِنَ الَّذِينَ هَادُوا حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ طَيِّبَاتٍ أُحِلَّتْ لَهُمْ پس بسبب ظلم کے کہ واقع ہوا اُن لوگوں سے
کہ یہودی ہوئے حرام کیں ہمنے اوپر اُنکے پاکیزہ چیزیں جو حلال کی گئی تھیں واسطے اُنکے پرندوں اور تمام حیوانات سے
تفصیل اسکی سورہ انعام میں آویگی وَبِصَدِّهِمْ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ كَثِيرًا اور بسبب بند کرنے اُنکے کے راہ اللہ کی سے
بہت لوگوں کو کہ حکم توریت کا پھرا کر اور نعت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی چھپا کر لوگوں کو راہ راست سے باز رکھتے ہیں
یا یوں لوگوں کو بہکاتے ہیں کہ ایسا ایمان نہ لاؤ پیغمبر موعود یہہ نہیں ہیں وَأَخْذِهِمُ الرِّبَا وَقَدْ نُهُوا عَنْهُ اور بسبب
لینے اُنکے سود کو اور حال آنکہ منع کئے گئے ہیں اُس سے توریت میں وَأَكْلِهِمْ أَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ اور
بسبب کھانے اُنکے مال لوگوں کا ساتھ جھوٹ کے باطل سے رشوت اور غضب اور تمام طرق حرام داخل ہیں وَ
أَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ مِنْهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا اور تیار کیا ہمنے واسطے کافروں کے بنی اسرائیل سے عذاب درد دینے والا
لَكِنِ الرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ مِنْهُمْ لیکن مضبوط لوگ بیچ علم کے بنی اسرائیل سے جیسے عبد اللہ بن سلام اور اصحاب اُنکے
وَالْمُؤْمِنُونَ اور مسلمان مہاجر اور انصار سے يُؤْمِنُونَ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ وَمَا أُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ایمان لاتے ہیں ساتھ
اُس چیز کے کہ اُتاری گئی طرف تیرے یعنے قرآن اور ساتھ اُس چیز کے کہ نازل کی گئی پہلے تجھ سے یعنے اور کتابیں نبیوں کی

وَالْمُقِیْمِیْنَ الصَّلٰوۃَ اور ایمان لائے ہین ساتھہ قائم کرنیوالون نماز کے کہ پیغمبر ہین کیونکہ نماز سب کی شرعیتون مین مقرر تھی وَالْمُؤْتُوْنَ الزَّکٰوۃَ وَالْمُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ اور دینے والون زکوۃ کے اور ایمان لانے والون ساتھہ خدا کے اور دن جزا کے اُولٰٓئِکَ سَنُؤْتِیْهِمْ اَجْرًا عَظِیْمًا یہہ لوگ شتاب دینگے ہم انکو ثواب بڑا کہ دولت رضا اور سعادت لقا ہی اِنَّآ اَوْحَیْنَآ اِلَیْکَ کَمَآ اَوْحَیْنَآ اِلٰی نُوْحٍ وَّالنَّبِیّٖنَ مِنْۢ بَعْدِهٖ تحقیق ہمنے وحی بھیجی طرف تیرے جیسی وحی بھیجی ہمنے طرف نوح کے اور پیغمبرون کے پیچھے نوح سے مثل ہود اور صالح اور شعیب کے علی نبینا وعلیہم الصلوۃ والسلام سمجھہ لیجئے کہ نوح آدم ثانی اور شیخ مرسلین ہین اور اول اُنہین نے ڈرایا ہی مشرکونکو اور پہلے مشرکونکو اور پہلی امت کو ہلاک اُنہین نے دعا کر کر کیا ہی اور بعضے کہتے ہین کہ اہل کتاب کہتے تھے کہ یکبار اللہ کیطرف لاؤ تو ہم ایمان لاوین یہہ انکے جواب مین آیا کہ تجھہ پر اسطرح وحی بھیجی ہمنے جیسے نوح وغیرہ پر وَاَوْحَیْنَآ اِلٰٓی اِبْرٰهِیْمَ وَاِسْمٰعِیْلَ وَاِسْحٰقَ وَیَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَعِیْسٰی وَاَیُّوْبَ وَیُوْنُسَ وَهٰرُوْنَ وَسُلَیْمٰنَ اور وحی بھیجی ہمنے طرف ابراہیم کے اور اسمعیل کے اور اسحاق کے اور یعقوب کے اور فرزندان یعقوب کے اور عیسی کے اور ایوب کے اور یونس کے اور ہارون کے اور سلیمان کے تخصیص ان پیغمبرونکی باوجودیکہ من بعد نوح مین داخل تھے واسطے تفضیل اور تعظیم کے ہی کہ ابراہیم اول اولو العزم ہین اور عیسی صاحب شرع ناسخ شرایع سابق اور باقی اشرف انبیا ہین وَاٰتَیْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا اور عطا کی ہمنے داؤد کو زبور کہ بھری تھی ثنائے الٰہی سے اور خالی تھی او امر اور نواہی سے اور شریعت توریت کی تھی وَرُسُلًا قَدْ قَصَصْنٰهُمْ عَلَیْکَ مِنْ قَبْلُ اور بھیجے ہمنے پیغمبر کہ بیچ قرآن کے تحقیق بیان کیا ہمنے انکو اوپر تیرے پہلے اس سے مثل یوسف اور زکریا اور یحیی اور الیاس اور الیسع اور عزیر وغیرہم کے وَرُسُلًا لَّمْ نَقْصُصْهُمْ عَلَیْکَ اور پیغمبر کہ نہین بیان کیا ہمنے اوپر تیرے وَکَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰی تَکْلِیْمًا اور باتین کہین اللہ نے موسی سے باتین کرنا بیواسطہ اور یہہ نہایت مرتبہ وحی کا ہی سمجھہ لیجئے کہ موسی سے کلام کوہ طور پر کیا اور ہمارے پیغمبر سے عرفہ لوز پر بیت فاوحی الی عبدہ پڑھہ کے جان تو پیغمبر کی رافت تو قدر اور شان تو اور موسی کے کلام سے سب بنی اسرائیل آگاہ ہوئے اور ہمارے پیغمبر کے کلام سے کسی نے اطلاع نپائی رُسُلًا مُّبَشِّرِیْنَ وَمُنْذِرِیْنَ لِئَلَّا یَکُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَی اللّٰهِ حُجَّةٌۢ بَعْدَ الرُّسُلِ بھیجے ہمنے رسول خوشخبری دینے والے مسلمانونکو اور ڈرانیوالے کافرون اور منافقون کو توکہ نہو واسطے لوگون کے اوپر اللہ کے الزام پیچھے بھیجے رسولون کے یعنے نکہین کہ ہمپر پیغمبر نہین آیا تھا کہ ہمین اسلام مین ڈالتا اور کفر سے نکالتا وَکَانَ اللّٰهُ عَزِیْزًا حَکِیْمًا اور ہی اللہ غالب جیسے چاہے ویسے پیغمبر بھیجے حکمت والا کہ امر نبوت مین رعایت حکمت ہی لکھا ہی کہ کئی سردار قریش کے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم پاس آکر کہنے لگے کہ ہمنے اپنے عالمون سے تمھاری نبوت اور کتاب کا پوچھا اُنھون نے کہا کہ ہم انکو نہین جانتے اور نہ ہماری کتاب مین انکا احوال ہی اُسوقت کئی یہود آئے حضرت نے فرمایا واللہ تم نہین جانتے کہ مین پیغمبر خدا ہون

اُنھوں نے کہا کہ ہم نہیں جانتے اور نکو ئی گواہ رکھتے ہیں یہہ آیت نازل ہوئی کہ یہہ گواہی نہیں دیتے لٰکِنِ اللّٰہُ
یَشْھَدُ بِمَآ اَنْزَلَ اِلَیْکَ اَنْزَلَہٗ بِعِلْمِہٖ لیکن اللہ شاہدی دیتا ہی ساتھ اس چیز کے کہ اُتارا ہی طرف تیرے کہ
قرآن ہی اور معجزہ دال نبوت پر تیرے اُتارا ہی اسکو ساتھ علم اپنے کے کہ مثل اُسکے کوئی اہل بلاغت نہیں
لاسکتا ہی عاجز ہی عقل عقلا کی وَالْمَلٰٓئِکَۃُ یَشْھَدُوْنَ اور فرشتے شاہدی دیتے ہیں اوپر نبوت تیری کے وَکَفٰی
بِاللّٰہِ شَھِیْدًا اور کفایت ہی اللہ شاہدی دینے والا اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ قَدْ ضَلُّوْا ضَلٰلًا بَعِیْدًا
تحقیق وہ لوگ کہ کافر ہوئے ساتھ نبوت تیری کے یعنے یہود اور باز رہے راہ اللہ کی سے یا باز رکھا لوگونکو راہ اللہ کی
سے نعت پیغمبر کی چھپاکر تحقیق گمراہ ہوئے گمراہی دور کہ خود گمراہ ہوے اور اوروںکو گمراہ کیا سو کیوں نہ گمراہی نہایت ہو
پھر اُسکی رافت نہ جمع ہو جسمیں کہ یہہ دونو ہوں ضلال و اضلال اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَظَلَمُوْا لَمْ یَکُنِ اللّٰہُ لِیَغْفِرَ لَھُمْ وَلَا
لِیَھْدِیَھُمْ طَرِیْقًا تحقیق جو لوگ کہ کافر ہوئے یعنے چھپایا حق کو کہ نبوت ہی اور ظلم کیا پیغمبر پر انکار نبوت کا کر کر
یا لوگوں پر راہ حق سے باز رکھکر نہیں ہی اللہ کہ بخشے انکو اور نہ ہدایت کریگا انکو راہ اِلَّا طَرِیْقَ جَھَنَّمَ خٰلِدِیْنَ
فِیْھَآ اَبَدًا مگر راہ دوزخکی اور دوزخمیں جاکر ہمیشہ رہینگے بیچ اُسکے ہمیشہ وَکَانَ ذٰلِکَ عَلَی اللّٰہِ یَسِیْرًا اور ہی
یہہ دوزخمیں پہچانا اور ہمیشہ رکھنا اوپر اللہ کے آسان یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ قَدْ جَآءَکُمُ الرَّسُوْلُ بِالْحَقِّ مِنْ رَّبِّکُمْ
فَاٰمِنُوْا خَیْرًا لَّکُمْ ای لوگو تحقیق آیا تمھارے پاس پیغمبر ساتھ حق کے کہ کلمہ شہادت ہی یا قرآن پروردگار تمھارے کے
سے پس ایمان لاؤ بہتر ہوگا واسطے تمھارے وَاِنْ تَکْفُرُوْا فَاِنَّ لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط اور اگر کفر کروگے
پس تحقیق واسطے اللہ کے ہی جو کچھہ کہ بیچ آسمانوں کے ہی اور زمین کے پھر تمھارے کفر سے اسکو زیان ہی ایسے ہی
تمھارے ایمان سے اُسے کچھہ نفع نہیں وَکَانَ اللّٰہُ عَلِیْمًا حَکِیْمًا اور ہی اللہ جاننے والا احوال تمھارا حکم کرنیوالا تمھارے
حق میں یٰٓاَھْلَ الْکِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِیْ دِیْنِکُمْ وَلَا تَقُوْلُوْا عَلَی اللّٰہِ اِلَّا الْحَقَّ ای یہود اور نصاری مت زیادہ گوئی کرو
تم بیچ دین تمھارے کے اور مت کہو تم اوپر اللہ مگر بات سچ یہود حضرت عزیر کو ابن اللہ کہتے تھے اور نصاری حضرت عیسی کو
سو منع فرمایا کہ اتنا غلو مت کرو کہ عیسی اور عزیر اللہ کے بیٹے نہیں ہیں اِنَّمَا الْمَسِیْحُ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ وَکَلِمَتُہٗ
سوا اسکے نہیں کہ مسیح عیسی بیٹا مریم کا رسول خدا کا ہی اور حکم اُسکا ہی مراد کلمے سے بشارت ہی اُسکے پیدا
ہونے کی بغیر باپ کے اَلْقٰھَآ اِلٰی مَرْیَمَ وَرُوْحٌ مِّنْہُ ڈال دیا اسکو طرف مریم کے یعنے بشارت دی مریم کو اور عیسی
روح اللہ کیطرف سے ہی کہ وجود میں آئی بیواسطے اسباب کے فَاٰمِنُوْا بِاللّٰہِ وَرُسُلِہٖ پس ایمان لاؤ تم ساتھہ خدا کے
اور پیغمبروں اسکے کے وَلَا تَقُوْلُوْا ثَلٰثَۃٌ اور مت کہو کہ خدا تین ہیں یہہ نصاری کو ارشاد فرمایا انکا اعتقاد تھا
کہ خدا تین ہیں اللہ اور عیسی اور مریم اِنْتَھُوْا خَیْرًا لَّکُمْ باز رہو تین کہنے سے بہتر ہوگا واسطے تمھارے اِنَّمَا اللّٰہُ
اِلٰہٌ وَّاحِدٌ سوا اسکے نہیں کہ اللہ مستحق عبادت کے اکیلا ہی سُبْحٰنَہٗٓ اَنْ یَّکُوْنَ لَہٗ وَلَدٌ ط پاکی ہی



اسکی اس سے کہ ہو واسطے اسکے اولاد لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ واسطے اسکے ہی جو کچھ بیچ آسمانونکے اور
جو کچھ بیچ زمین کے ہی اور سب مخلوق اسکے ہین اور مخلوق مثل خالق کے نہی ہوتا اور فرزند مثل باپ کے ہوتا ہی
پس اسکا زمین اور آسمان مین کوئی فرزند نہین وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا اور کفایت ہی اللہ تدبیر کرنیوالا بندون
کے کامونکی سمجھ لیجئے کہ اس آیت مین اللہ کی بے پرواہی کا بیان ہی کہ اُسے کچھ فرزند کی حاجت نہین
کیونکہ بیٹا واسطے کفایت مہمات پدر کے چاہیے اور اللہ تعالی آپ حافظ نگہبان اپنے مخلوق کا ہی کسی یار
مددگار کی اُسے احتیاج نہین حدیث مین وارد ہی کہ نصاری نے کہا کیون عیسی کو عیب لگاتے ہو آپ نے
فرمایا کیا عیب کہا کہ تم اسکو بندہ اللہ کا کہتے ہو آپ نے فرمایا بندگی مین عیب نہین یہہ آیت نازل ہوئی
لَنْ يَّسْتَنْكِفَ الْمَسِيْحُ اَنْ يَّكُوْنَ عَبْدًا لِّلّٰهِ ہرگز نہ انکار کریگا نہ عیب جانیگا عیسی اس سے کہ ہو بندہ واسطے اللہ کے
وَلَا الْمَلٰٓئِكَةُ الْمُقَرَّبُوْنَ اور نہ فرشتے مقرب کہ حاملان عرش ہین یا کروبیان کہ حوالی عرش مین ہین یعنی وہ بھی انکار نہ
بندگی سے نہین کرتے یہہ رد ہی انکا جو فرشتون کو بنات اللہ کہتے ہین وَمَنْ يَّسْتَنْكِفْ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَيَسْتَكْبِرْ
فَسَيَحْشُرُهُمْ اِلَيْهِ جَمِيْعًا اور جو کوئی انکار کریگا اور ننگ رکھیگا عبادت اسکی سے اور سرکشی کریگا پس شتاب اکٹھا کریگا
انکو طرف اپنے سب کو واسطے جزا دینے کے فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُوَفِّيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ وَيَزِيْدُهُمْ
مِّنْ فَضْلِهٖ پس جو لوگ کہ ایمان لائے اور عمل کئے اچھے پس پورا دیگا انکو ثواب انکا اور زیادہ کریگا انکو فضل
اپنے سے وَاَمَّا الَّذِيْنَ اسْتَنْكَفُوْا وَاسْتَكْبَرُوْا فَيُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا اور جن لوگون نے انکار کیا اور تکبر کیا پس عذاب
کریگا انکو عذاب درد دینے والا وَلَا يَجِدُوْنَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا اور نہ پاوینگے واسطے اپنے
سوا اللہ کے کوئی دوستدار اور نہ مددگار يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ اے لوگو تحقیق آئی
ہی تمھارے پاس دلیل پروردگار تمھارے سے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین یا معجزات یا دین اسلام
وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ نُوْرًا مُّبِيْنًا اور اتاری ہمنے طرف تمھارے روشنی ظاہر کہ قرآن ہی فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ
وَاعْتَصَمُوْا بِهٖ فَسَيُدْخِلُهُمْ فِيْ رَحْمَةٍ مِّنْهُ وَفَضْلٍ وَّيَهْدِيْهِمْ اِلَيْهِ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا پس جو لوگ
کہ ایمان لائے ساتھ اللہ کے اور محکم پکڑا کتاب اسکی کو یا پناہ پکڑی ساتھ اسکے وسوسہ شیطان سے
پس شتاب داخل کریگا انکو بیچ رحمت کے اپنی طرف سے اور فضل کے اور دکھلادیگا ان کو طرف
اپنے راہ سیدھی کہ اسلام اور طاعت ہی دنیا مین اور انعام اور جنت ہی عقبی مین جابر انصاری
رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ کہا مین بیمار ہوا اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کو تشریف
لائے مین نے عرض کیا کہ مین کلالہ ہون یعنے ماباپ اور اولاد نہین رکھتا اور میرا مال ہی کئی بہنین مین میری
کیون کر تقسیم کرون یہہ آیت اتری يَسْتَفْتُوْنَكَ فتوے پوچھتے ہین تجھ سے میراث کلالہ مین

قُلِ اللّٰہُ یُفْتِیْکُمْ فِی الْکَلٰلَۃِ کہہ اللہ فتویٰ دیتا ہے تمکو بیچ میراث کلالہ کے اِنِ امْرُؤٌ ھَلَکَ لَیْسَ لَہٗ وَلَدٌ وَّلَہٗ اُخْتٌ فَلَھَا نِصْفُ مَا تَرَکَ اگر کوئی مرد ہلاک ہو جاوے نہو واسطے اُسکے اولاد بیٹا کیونکہ بیٹی کے ہونے سے بہن میراث سے نہین نکلتی اور واسطے اُسکے ہو ایک بہن پس واسطے اُسکے آدھا ہے اُس مال کا کہ چھوڑ گیا وَھُوَ یَرِثُھَآ اِنْ لَّمْ یَکُنْ لَّھَا وَلَدٌ اور مرد وارث ہوتا ہے اُس بہن کا اگر نہو واسطے اُسکے اولاد سمجھ لیجئے کہ اگر سب مال کا وارث ہونا مراد ہے تو اولاد عام ہے بیٹا ہو یا بیٹی اور نہین تو مراد بیٹا ہے فَاِنْ کَانَتَا اثْنَتَیْنِ فَلَھُمَا الثُّلُثٰنِ مِمَّا تَرَکَ پس اگر ہووین دو بہنین اُس مرد کی پس واسطے اُن دونون کے دو تہائیان اُس مال سے کہ چھوڑ گیا مرد وَاِنْ کَانُوْٓا اِخْوَۃً رِّجَالًا وَّنِسَآءً فَلِلذَّکَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَیَیْنِ اور اگر ہووین وہ وارث اُسکے بھائی بہنین مرد اور عورتین پس واسطے مرد کے ہے مال میراث سے برابر حصہ دو عورتونکے یُبَیِّنُ اللّٰہُ لَکُمْ اَنْ تَضِلُّوْا بیان کرتا ہے اللہ احکام میراث کے واسطے تمہارے تو کہ ایسا نہو کہ گمراہ ہو جاؤ وَاللّٰہُ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ اور اللہ ساتھ ہر چیز کے جو بندون کے واسطے زندگی اور موت مین بہتر ہے جاننے والا ہے سمجھ لیجئے کہ میراث مین کلالہ کے سگے بھائی بہن کو حکم بیٹا بیٹی کا ہے اور سوتیلے ہون تو سوتیلون کو بھی حکم ہے اور جو اکیلی بہن ہو تو آدھا اور جو دو ہون تو دو تہائی اور جو بھائی بہن ملے جلے ہون تو بھائی کو دوہرا حصہ اور بہن کو اکہرا اور جو نرے بھائی ہون تو وارث ہین کچھ حصہ معین نہین عصبہ ہین اور اگر بیٹی اور بہن ہو تو بیٹی حصہ دار ہے اور بہن عصبہ یعنی جو حصہ دارون سے بچے سو وہ لیوے سورہ مائدہ مدنی ہے مگر ایک آیت الیوم اکملت لکم دینکم ایک سو بیس آیتین دو ہزار چار کلمے ہین گیارہ ہزار سات سو بیس حرف ہین تو اصل اسکے لزمدید مین ربط اسکا ساتھ سورۃ نساکے یہہ ہے کہ سورۃ نسا مین ذکر تحریم طیبات اور ظالمون اور توڑنے والون عہد سے کیا تھا اس سورۃ مائدہ مین ذکر تحلیل بہایم واسطے وفا کرنے والون عہد کے ارشاد فرمایا اور یہہ بھی ہے کہ اول نسا مین ذکر نفقہ تھا اول مائدہ مین امر بوفائے عہد کیا ہے

سورۃ المائدۃ مدنیۃ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وھی مائۃ وعشرون آیۃ

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ اے لوگو جو ایمان لائے ہو پورا کرو عہدون کو کہ آپسمین کرتے ہو ساتھ عقدون کے مثل عقد نکاح اور عقد شرکت اور عقد بیع کے سمجھ لیجئے کہ جب آدمی ایمان لایا سب احکام قبول کئے سو حق تعالےٰ احکام فرماتا ہے اُحِلَّتْ لَکُمْ بَھِیْمَۃُ الْاَنْعَامِ حلال کئے گئے واسطے تمہارے چارپائے چرنے والے نہ پھاڑنیوالے جیسے اونٹ گائے بھیڑ بکری اور جنگلی جانور جیسے ہرن پاڑہ نیلگائے گورخر اِلَّا مَا یُتْلٰی عَلَیْکُمْ مگر جو پڑھے جاوینگے اوپر تمہارے اسی سورت مین کہ آگے آیت آویگی حرمت علیکم المیتۃ تا آخر وہ حرام ہین غَیْرَ مُحِلِّی الصَّیْدِ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ نہ حلال جاننے والے ہو شکار کو اور حال انکہ تم احرام باندھو واسطے حج کے یا عمرے کے یعنی حلال ہین سب

الغام ہین مگر وحشی جانورونکو شکار کرنا حالت احرام مین حرام ہی اِنَّ اللّٰہَ یَحْکُمُ مَا یُرِیْدُ تحقیق اللہ حکم
کرتا ہی حلال اور حرام مین جو کچھ چاہتا ہی یٰٓاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحِلُّوْا شَعَآئِرَ اللّٰہِ وَلَا الشَّہْرَ الْحَرَامَ ای لوگو جو ایمان
لائے ہو مت بیحرمتی کرو نشانیون اللہ کی کو یعنے مناسک حج کو کہ نشانہای دین حق ہین اور نہ مہینے حرام کو
یعنے اُسمین حلال مت جانو قتال کو لکھا ہی کہ حطم کندی ایک شخص تھا شریح اُسکا نام تھا عرب مین بے
باک مشہور تھا وہ حضرت کی خدمت مین آیا اور کہا کہ آپ امت کو کس چیز کی دعوت کرتے ہو آپ نے فرمایا کہ
خدا کو ایک جانین اور میری رسالت مانین اور نماز پڑھین اور زکوۃ دین اُسنے کہا کہ اچھی بات ہی یہہ مین
اپنے یارون سے مشورہ کر لون پھر اگر ایمان لاؤنگا پھر اُٹھ گیا اور اونٹ اور مواشی مدینے کے لوٹ کر لے گیا اور آپ نے
اُسکے آنے سے پہلے فرمایا تھا کہ آج ایک شخص کافر آویگا اور غادر جاویگا پھر حضرت جب عمرہ قضا کو تشریف لے گئے
تنعیم مین پہنچ کر آواز تلبیہ حجاج یمامہ کی سُنی دیکھا تو حطم کندی وہی اونٹ جو مدینے سے لوٹ کر لے گیا تھا قلادے
گردنونمین اُنکے ڈالے ہوئے ہدیہ کعبہ کے واسطے بنائے ہوئے لئے جاتا تھا صحابہ نے چاہا کہ اُس سے چھین لین حضرت
نے فرمایا کہ قلادہ کعبہ کے واسطے اُسنے ڈالے ہین تمھین چھیننا لائق نہین یہہ آیت نازل ہوئی کہ بیحرمتی مت کرو
مناسک حج کو اور حلال مت جانو ماہ حرام مین قتال کو وَلَا الْہَدْیَ اور نہ اُن جانورونکو کہ نامزد کعبہ کے ہون
وَلَا الْقَلَآئِدَ اور نہ پٹے والون کو یعنے جن جانورون کے گلے مین پٹہ ڈالکر کعبہ کو لیجاوین وَلَآ آٰمِّیْنَ الْبَیْتَ
الْحَرَامَ اور نہ قصد کرنیوالون گھر حرمت والے کو کہ مکہ معظمہ ہی یَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنْ رَّبِّہِمْ وَرِضْوَانًا چاہتے ہین
قصد کرنیوالے زیارت کعبہ شریفہ کے زیادتی ثواب کی پروردگار اپنے سے یا نفع تجارت کا اور رضامندی خدا
کی یہہ مسلمانونکا احوال ہی اور کافر زیادتی روزی کی اور اصلاح معیشت دنیا کی فقط چاہتے ہین تبیان
مین لکھا ہی کہ رضوان حج ہی وَاِذَا حَلَلْتُمْ فَاصْطَادُوْا اور جب حلال ہو تم یعنے احرام کھولو پس شکار کرو اگر چاہو
سمجھ لیجئے کہ یہہ امر واسطے اباحت کے ہی اور امر کئی قسم ہی واسطے وجوب کے جیسے اقیموا الصلوۃ اور واسطے
ندب کے جیسے فکاتبوہم اور واسطے تادیب کے جیسے کل مما یلیک اور واسطے ارشاد کے جیسے استشہدوا اور واسطے
اباحت کے جیسے یہان واصطادوا اور واسطے تہدید کے جیسے اعملوا ما شئتم اور واسطے انذار کے جیسے قل تمتعوا
فان مصیرکم الی النار اور واسطے امتنان کے جیسے کلوا مما رزقکم اللہ اور واسطے اکرام کے جیسے ادخلوہا بسلام
آمنین اور واسطے تسخیر کے جیسے کونوا قردۃ خاسئین اور واسطے تعجیز کے جیسے فاتوا بسورۃ اور واسطے اہانت
کے جیسے کونوا حجارۃ اور واسطے تسویہ کے جیسے اصبروا او لا تصبروا سواء اور واسطے دعا کے جیسے اللہم اغفر لی اور
واسطے التماس کے جیسے افعل واسطے مساوی کے اور واسطے تمنی کے جیسے الا ایہا الشباب ارجعی اور واسطے ترجی کے
جیسے الا ایہا اللیل الا انجلی اور واسطے احتقار کے جیسے بل القوا اور واسطے تکوین کے جیسے کن فیکون اور واسطے

تحقیر کے جیسے فاضع بحالت شیت چنانچہ مسلم میں لکھا ہے وَلَا یَجْرِمَنَّکُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ اَنْ صَدُّوْکُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ
اَنْ تَعْتَدُوْا اور نہ باعث ہو تمکو دشمنی قوم کفار قریش کی اسواسطے کہ بند کیا تھا تمکو حدیبیہ میں طواف مسجد حرام سے
یہہ کہ حد سے نکل جاؤ تم اور بدلا اسکا چاہو سمجھ لیجئے کہ حکم اس آیت کا یہاں تک منسوخ ہے مگر شکار کرنا
احرام سے نکل کر روا ہے اور کافر کو ہدی اور قلادے سے امان نہیں وَتَعَاوَنُوْا عَلَی الْبِرِّ وَالتَّقْوٰی اور مددگاری
کرو آپسمیں اوپر بھلائی کے کہ امر ہے اور پرہیزگاری کے کہ نہی ہے یعنے امر بجالاؤ اور نہی سے بچو وَلَا تَعَاوَنُوْا
عَلَی الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ اور مت مددگاری کرو اوپر گناہ کے اور تعدی کے وَاتَّقُوا اللّٰہَ اور ڈرو نافرمانی خدا سے
اِنَّ اللّٰہَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ تحقیق اللہ سخت عذاب کرنیوالا ہے نافرمانوں کو حُرِّمَتْ عَلَیْکُمُ الْمَیْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِیْرِ وَمَا اُهِلَّ
لِغَیْرِ اللّٰہِ بِہٖ حرام کیا گیا اوپر تمھارے مردار کہ بن ذبح مرا ہو اور لہو بہتا اور گوشت سور کا اسمیں سب اجزا اسکے داخل
ہیں اور جو چیز کہ پکارا جاوے سوا اللہ کے وقت ذبح کے یعنے اوروں کے نام پر ذبح کرتے ہیں تفصیل اسکی
سورہ بقرہ میں مذکور ہوئی وَالْمُنْخَنِقَةُ اور حرام کیا گیا اوپر تمھارے گلا گھونٹے ہوئے جانور کافر گلا گھونٹ کر مارتے ہیں
اور انکو کھاتے تھے وَالْمَوْقُوْذَةُ اور لاٹھی پتھر مارے جانور کہ مر گئے ہوں وَالْمُتَرَدِّیَةُ اور اوپر سے گر کر مرے ہوئے
یا کوئے میں گر کر مرے ہوئے وَالنَّطِیْحَةُ اور سینگ مارنے سے جانور مرے ہوئے وَمَآ اَکَلَ السَّبُعُ اِلَّا مَا
ذَکَّیْتُمْ اور جو کھا گیا درندہ اور مر گیا مگر جو ذبح کر لو تم انمیں سے جیسے کو اتنی زندگی بھی کافی ہے کہ آنکھ یا دم میں حرکت ہو
وَمَا ذُبِحَ عَلَی النُّصُبِ اور جو ذبح کی جاوے اوپر پتھروں منصوب کے کہ گرد بیت اللہ کے تین سو ساٹھ تھے جاہلیت میں
لوگ انکی تعظیم کرتے تھے بعضوں نے کہا ہے کہ نصب سے مراد اصنام ہیں اس تقدیر پر علی بمعنے لام ہے یعنے حرام
ہے بتوں کے واسطے ذبح کرنا وَاَنْ تَسْتَقْسِمُوْا بِالْاَزْلَامِ اور یہہ کہ قسمت معلوم کرو ساتھ تیروں کے سمجھ لیجئے کہ تین تیر تھے
بے پر و پیکان ایک پر امرنی ربی لکھا تھا ایک پر نہانی ربی ایک بن لکھا تھا مجاور ہبل پاس رہتے تھے جب کچھ کسیکو
کام ہوتا تو مجاور ہبل پاس ہدیہ پہنچاتا وہ خریطے میں ہاتھ ڈالکر ایک تیر نکالتا اگر امرنی ربی والا نکلتا تو وہ کام کرتا اور نہانی
ربی والا نکلتا تو اس سال اس کام سے باز رہتا اور خالی نکلتا تو پھر خریطے میں ہاتھ ڈالکر اور نکالتا اور ان تیروں کو
ازلام اور اقداح کہتے تھے اور بعضوں نے کہا ہے کہ اونٹ کو ذبح کر کر ازلام پر قسمت کرتے تھے اور بہت ازلام تھے ہر
ہر چیز کے جدے جدے نکاح کے جدے ختان کے جدے ایسے ہر کام کے جدے جدے سو حق تعالی نے فرمایا کہ یہہ قسمت
بھی حرام ہے مت کرو ذٰلِکُمْ فِسْقٌ یہہ قسمت معلوم کرنا فسق ہے اور دائرہ اسلام سے نکلنا ہے کیونکہ اللہ
افترا ہے اَلْیَوْمَ یَئِسَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنْ دِیْنِکُمْ آج کے دن کہ روز جمعہ اور عرفہ میں ناامید ہوئے وہ لوگ کہ کافر ہوئے
پھرانے دین تمھارے سے یا تمھارے رجوع کرنے سے طرف دین انکے کے فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ پس مت ڈرو
انسے اور ڈرو مجھ سے لکھا ہے کہ حجۃ الوداع میں عرفہ کے دن یہہ آیت نازل ہوئی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ناقہ عضبا پر سوار تھے

بعد اسکے اکاسی روز دنیا مین رہے صحابہ اس آیت کے اُترنے سے خوش ہوئے کہ دین تمام ہوا اور امیر المومنین ابوبکر
صدیق روئے لوگون نے سبب پوچھا انھون نے کہا کہ پیغمبر کا انتقال اس عالم سے قریب ہے کیونکہ
جو واسطے عالم دنیا مین تھے وہ کام پورا ہو چکا کہ حق تعالی نے فرمایا اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ آج کے دن پورا کیا
مین نے واسطے تمھارے دین تمھارا کہ کوئی حکم اسکا منسوخ نہو گا وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِىْ اور تمام کی مین نے اوپر تمھارے
نعمت اپنی کہ حج کرو پیغمبر کوئی مشرک تمھارے ساتھ شریک نہو گا وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا اور پسند کیا مین نے
واسطے تمھارے اسلام کو دین پاکیزہ سب دینون سے سمجھ لیجئے کہ بعد نزول اس آیت کے کوئی آیت احکام مین
سوا آیت کلالہ کے نہین نازل ہوئی فَمَنِ اضْطُرَّ فِىْ مَخْمَصَةٍ غَيْرَ مُتَجَانِفٍ لِّاِثْمٍ پس جو کوئی بے بس ہو بیچ بھوک کے
کھانا نہ ملنے کے سبب اور ان حرام چیزون مین سے جو مذکور ہوئین کھالیوے در انحال کہ نہ جھکنے والا ہو طرف
گناہ کے یعنے لذت کے لئے نکھاوے اور نہ زیادہ سد رمق سے فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ پس تحقیق اللہ بخشنے والا ہے
یہہ گناہ مہربان ہے اسپر کہ بقدر کھانے کی رخصت فرمائی لکھا ہے کہ عدی بن حاتم اور زید الخیل طائی نے کہ حضرت نے
اسکا نام زید الخیر رکھا تھا حضرت سے آکر عرض کیا کہ ہم کتونکا اور مرغونکا شکار کھیلتے ہین بعضے جانور جو کتے مارتے ہین تو ہم
دوڑ کر انکو زندہ پاکر ذبح کر لیتے ہین اور بعضے ہم سے پہلے ہی کتے تلف کر دیتے ہین اور حق تعالی نے مردار کو حرام کہا ہے
پھر ہمین حکم کیا ہے یہہ آیت اتری يَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَآ اُحِلَّ لَهُمْ قُلْ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ سوال کرتے ہین تجھسے
کھانو مین سے کیا حلال کیا گیا ہے واسطے انکے کہہ حلال کی گئی ہین واسطے تمھارے پاکیزہ چیزین کہ بنام خدا ذبح ہون
وَمَا عَلَّمْتُمْ مِّنَ الْجَوَارِحِ اور حلال ہے شکار اس چیز کا کہ سکھلاؤ تم زخم دینے والون کو خواہ سباع مین سے ہو جیسے
کتا اور چیتا خواہ طیور مین سے ہو جیسے باز اور شکرہ مُكَلِّبِيْنَ تُعَلِّمُوْنَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللّٰهُ اس حالت مین کہ شکار
کرنیوالے سکھلاتے ہو تم انکو اس چیز سے کہ سکھلایا ہے تمکو اللہ نے سمجھ لیجیے کہ کتے کی پانچ شرطین ہین اول یہہ کہ آموختہ
ہو یعنے کہین پکڑ لو پکڑ لے اور کہین چھوڑ تو چھوڑ دے دوسری یہہ کہ جہان بھیجے وہان سے پھرے نہین تیسری یہہ کہ شریک
نہوے پاس اسکے ایسا جانور کہ شکار اسکا نہ کھایا جائے چوتھی یہہ کہ زخم سے مارا ہو پانچوین یہہ کہ اس شکار سے آپ نکھاوے
ایسا کتا بسم اللہ اکبر کہکر جو چھوڑ دو تو اسکا شکار کھانا درست ہے اور انمین سے ایکبات بھی نہ پائی جائے تو درست نہین
جیسے کہ فتاوے خلاصہ مین لکھا ہے فَكُلُوْا مِمَّآ اَمْسَكْنَ عَلَيْكُمْ پس کھاؤ پاک اور حلال اس چیز سے کہ پکڑ رکھین
جانور شکاری نے اوپر تمھارے وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ اور یاد کرو تم نام اللہ کا اوپر اسکے یعنے وقت چھوڑنے جانور کے
شکاریکے بسم اللہ اللہ اکبر کہکر شکار پر چھوڑو اور لفظ بسم اللہ بھی کافی ہے سمجھ لیجئے کہ یہہ شرطین مرغان شکاری مین نہین ہین
کیونکہ انکی تعلیم مشکل ہے وَاتَّقُوا اللّٰهَ اور ڈرو اللہ سے حرام کھانے مین اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ تحقیق اللہ جلد لینے
والا ہے حساب حلال اور حرام سے پوچھیگا اَلْيَوْمَ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ وَطَعَامُ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حِلٌّ لَّكُمْ

آج کے دن یعنے بیچ دن نزول اِس آیت کے حلال کی گئیں واسطے تمھارے پاکیزہ چیزین یعنے جو بنام خدا ذبح ہوئی
ہون یہودی نے کی ہون یا نصرانی نے اور جو مجوسی ہو یا اَور دین کا ہو وہ نام خدا کا لیکر ذبح کرے تو وہ حلال نہین
اور کھانا اِن لوگون کا کہ دی گئی ہین کتاب یعنے یہود اور نصاریٰ کا حلال ہے واسطے تمھارے وطعامکم حل لھم اور کھانا
تمھارا حلال ہے واسطے اُنکے بیچ دین اُنکے کے کیونکہ تم بنام خدا ذبح کرتے ہو والمحصنٰت من المؤمنٰت اور حلال ہین
واسطے تمھارے عورتین آزاد پاکدامن مسلمانیون سے آزاد واسطے اولویت کے کہا نہین تو لونڈیان مسلمانیان
بھی حلال ہین اور پاکدامن سے یہہ غرض ہے کہ جو عورت بدکار تھی اور توبہ کی تو نکاح مین آوے درست ہے
اور جو پہلے نکاح مین تھی پھر بدکار ہوگئی تو نکاح نہین ٹوٹا پر جو کوئی بدکار ہو اور اپنے کسب پر قائم رہے تو نکاح
اُسکا درست نہین والمحصنٰت من الذین اوتوا الکتٰب من قبلکم اور پاکدامنین اُن لوگون سے کہ دئے گئے ہین کتاب
پہلے تم سے سمجھ لیجئے کہ امام اعظم کے نزدیک محصنات عفایف ہین حرا اور لونڈی کتابی کی برابر ہین نکاح مین اور
امام شافعی کے نزدیک محصنات آزاد ہین پس لونڈی کتابیہ کو حرام کہتے ہین اذا اٰتیتموھن اجورھن محصنین
غیر مسٰفحین ولا متخذی اخدان جب دو تم اُنکو مہر اُنکی درالحال کہ نکاح مین لانیوالے ہو نہ بدکاری کرنیوالے ہو ظاہر اور
نہ پکڑنے والے ہو چھپی آشنائی سے ومن یکفر بالایمان فقد حبط عملہ وھو فی الاٰخرۃ من الخٰسرین اور جو کوئی کفر کرے
ساتھ واجبات ایمان اور شرایع اسلام کے کہ حلال و حرام ہے پس تحقیق کھوئے گئے عمل اُسکے اور وہ بیچ آخرت کے
ٹوٹا پانیوالون سے ہے سمجھ لیجئے کہ مسلمان کے حق مین زن یہودیہ اور نصرانیہ اگرچہ اپنے مذہب پر ہو نکاح درست ہے
اور اَور دین والی جب تک ایمان نلاوے نکاح کرنا اُس سے درست نہین یٰایھا الذین اٰمنوا اذا قمتم الی الصلوۃ فاغسلوا وجوھکم
اے لوگو جو ایمان لائے ہو جب کھڑے ہو تم واسطے نماز کے اور بیوضو ہو پس دھو مونہون اپنے کو حد مونہہ کی سر بالون سے کہ اکثر
لوگون کے ہوتے ہین اسفل ذقن تک طول مین اور نرمہ گوش سے نرمہ گوش دوسرے تک ہے عرض مین وایدیکم الی المرافق
اور ہاتھون کو کہنیون تک وامسحوا برءوسکم اور مسح کرو سرون اپنے کو امام مالک کے نزدیک تمام سر کا مسح اور امام
اعظم کے نزدیک چوتھائی سر کا جدھر سے چاہو اور امام شافعی کے نزدیک جسپر اطلاق مسح ہو سکے اُسقدر فرض ہے
وارجلکم الی الکعبین اور دھو پانون اپنے کو ٹخنون تک ارجلکم منصوب ہے اور عطف اُسکا وجوھکم پر ہے اور بعضے قراءت مین
کہ مجرور واقع ہے جر جوار ہے اور کہنیان اور ٹخنین دھونے مین داخل ہین کیونکہ الی واسطے انتہاء غایت کے آتا ہے
اور جو غایت جنس مغیا کے ہو تو اُسمین داخل ہوتی ہے جیسے یہان اور جو غیر ہو تو نہین داخل ہوتے جیسے فاتموا الصیام
الی اللیل مین وان کنتم جنبا فاطھروا اور اگر ہو تم ناپاک پس نہاؤ وان کنتم مرضٰی او علی سفر او جاء احد منکم
من الغائط او لٰمستم النساء فلم تجدوا ماء اور ہو تم بیمار اور استعمال پانی کا تمکو مضر کرے یا ہو تم اوپر سفر کے یا آوے کوئی تم مین سے
جا ضرور سے یا صحبت کرو تم عورتون سے پس نپاؤ تم پانی کو اور شکلین پانچ پانی نپانے کی ہین مین نظم پانی ہو یک میل دور اور یا تم

بڑھنے کا ڈر نہ یا ہو شدت کا سردی جاڑے یا جاویگا مرنہ یا یقین زحمت کا ہو یا خوف حیوان ہو یا بشر نہ یا ہو خوف تشنگی
نفس و یار و جانور نہ یا ہو ڈول و رسن یا از بہائے مثل آب نہ ہو گران یا جائے وہ جیسا کہ خلف امام یا صواب نہ پھر ہوں جیسے
کہ عیدین اور جنازہ جز ولی نہ سارے ان شکلوں میں ہے رخصت تیمم کرنے کی فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا پس قصد کرو تم
مٹی پاک کا یعنے جو چیز کہ جنس زمین سے ہو سوا کر تیمم اس سے جو جنس زمین سے ہو وے چیز نہ یعنے پچھلنے سے ہو خاکستر
اور برہم ای عزیز فَامْسَحُوا بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُم مِّنْهُ پس ملو منہوں اپنے کو اور ہاتھوں اپنے کو اس سے ساتھ دو
ضرب کے ایک منہ کے ایک ہاتھوں کے واسطے نظم کرکے نیت قصد خاک پاک کے کر لینا ضرب دو کر ایک منہ پر
ایک ہاتھوں پر پھیرا نہ دو نو اعضا کا کہ استیعاب بہ شرطین میں جان نہ اور بھولے پر بھی جائز ہے تیمم اسکو مان
نیت رفع جنابت کرکے پھر غسل بھی نہ کر اسی ڈھب سے تیمم طور اسکا ہی ہے نہ میل ہے اربع ہزار الاکام اشتر قدم نہ ڈھیر
اگر کا گزرے ہی جو بس انگلی کا نہ کم نہ وقت سے پہلے تیمم کرے ہے مذہب میں روا نہ اور برائے اکثر انک فرض بھی جائز ہوا نہ
جو وضو توڑے تیمم کو بھی بس توڑے ہے وہ نہ اور قدرت آب پر زائد اگر حاجت سے ہو نہ جسکو ہو امید پانی کی کرے تاخیر
یا بوقت مستحب یا تا کہ آخر وقت ہو نہ بھولکر پانی تیمم سے اگر پڑھ لے نماز نہ تو بمنزل اگر اعادہ کا نہ پھر کچھ اسکے ساز نہ
ہو گمان تو ڈھونڈ پانی تا بہ یک پرتاب تیر نہ کر وضو و غسل سے زخمی ہوں اندام کثیر نہ تو تیمم کر صحیح اکثر ہوں تو غسل و وضو نہ
کرکے باقی عضو پر زخمے ہیں جو کر مسح تو نہ ہے وضو میں اختلاف اور غسل میں ہے معتبر نہ تا مینا اعضا کا نہ گنتے پھرا فت
یاد کر نہ ہے تیمم سے روا موجود ہو وے گرچہ آب نہ قرات قرآن اس مسجد میں دخل ای با صواب نہ مَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيَجْعَلَ
عَلَيْكُم مِّنْ حَرَجٍ وَلَٰكِن يُرِيدُ لِيُطَهِّرَكُمْ نہیں ارادہ کرتا اللہ تو کہ کرے اوپر تمہارے کچھ تنگی اور لیکن ارادہ کرتا ہے تو کہ
پاک کرے تمکو پلیدی سے یا گناہ سے وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ۝ اور تو کہ پوری کرے نعمت اپنی اوپر
تمہارے تو کہ تم شکر کرو کہ بڑی نعمت تمہیں عنایت کی غسل اور وضو فرض کیا تو کہ پلیدی سے پاک ہوا اور حرج کے
وقت تیمم کی رخصت دی گیا بڑی آسانی کی بیت الٰہی شکر تیرا ہو وے کسی زبان سے بیان نہ دہن میں لال ہے گویا
کہ اس بیان سے زبان نہ بحر الحقائق میں کہا ہے کہ معنے آیت بزبان اہل اشارت یہ ہیں کہ جب اٹھو خواب غفلت سے
واسطے نماز کے کہ معراج تمہارا ہے اور رجوع بمقام قرب ہے پس ہو منہوں اپنے کو کہ ساتھ اسکے توجہ طرف دنیا کے ہو وے ہو دھو
ساتھ پانی توبہ اور استغفار کے اور ہاتھوں کو پاک کرو پکڑنے علائق دو جہان سے اور تعلق ماسوائے رحمان سے اور مسح کرو گردنکا نہ
یعنی سر راہ الٰہی دو اور پاؤں کو قیام انانیت سے دھو اور اگر تمکو جنابت پہنچی ہو التفات ماسوی اللہ سے پس پاک
کرو نفسوں اپنے کو معاصی سے اور دلوں کو رویت طاعات سے اور سروں کو ملاحظہ اغیار سے اور ارواح کو آرام بغیر یار سے
اور سر السر کو لوث وجود سے کہ اس سے زیادہ اور پلیدی نہیں نظم تو پلیدی ہے انکو تو کہو نہ دور کر انا کو طاہر ہو نہ
زاہد پھر یہ طہارت ولی نہ ہو تو شاید نماز کامل نہ وَاذْكُرُوا نِعْمَةَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَمِيثَاقَهُ الَّذِي وَاثَقَكُم بِهِ اور یاد کرو

نعمت اللہ کی کوکہ انعام کی اوپر تمہارے وہ شرائع اسلام اور احکام حلال و حرام ہین اور یاد کرو عہد اسکا وہ جو
قول لیا تم سے ساتھ اسکے مراد اس سے عہد روز الست کا ہی یا وہ میثاق کہ لیلۃ العقبہ مین پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ
وسلم سے کیا تھا کہ سمع اور طاعت پر بیعت کی تھی اِذۡ قُلۡتُمۡ سَمِعۡنَا وَاَطَعۡنَا جسوقت کہا تمنے سُنا ہمنے قول تیرا اور مانا
ہمنے امر تیرا اور بعضون نے کہا ہی کہ مراد اس سے بیعت رضوان ہی کہ کیکر کے درخت کے نیچے واقع ہوئی تھی
حدیبیہ مین تفصیل ان دونو بیعتون کی اپنے اپنے مقام پر مذکور ہوگی وَاتَّقُوا اللّٰہَ اور ڈرو اللہ سے بیچ فراخی نعمت
اور توڑنے عہد اُنکے کے اِنَّ اللّٰہَ عَلِیۡمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوۡرِ تحقیق اللہ جاننے والا ہی چھپی والی بات کو یَاۤ اَیُّھَا
الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا کُوۡنُوۡا قَوّٰمِیۡنَ لِلّٰہِ شُھَدَآءَ بِالۡقِسۡطِ وَلَا یَجۡرِمَنَّکُمۡ شَنَاٰنُ قَوۡمٍ عَلٰۤی اَلَّا تَعۡدِلُوۡا اے لوگو
جو ایمان لائے ہو تم قائم رہنے والے ساتھ حق کے واسطے اللہ کے شاہدی دینے والا ساتھ انصاف کے اور نہ باعث
ہووے تمکو دشمنی کسی قوم کی مشرکون سے اوپر اس بات کے یہہ کہ تم نہ عدل کرو اُنکے حق مین اور اُنسے عہد کر لو اور وہ
اِعۡدِلُوۡا عدل کرو ھُوَ اَقۡرَبُ لِلتَّقۡوٰی کہ عدل بہت نزدیک ہی واسطے پرہیزگاری کے سمجھیے کہ عدل
کفار سے جب اقرب بمرتبہ تقوی ہی تو مومنون سے کیا جائے کہ کیا درجہ رکھتا ہی بہت عدل کرنا تو کہ عادل کا
مرتبہ ہی جناب حق مین بڑا وَاتَّقُوا اللّٰہَ اور ڈرو اللہ سے ظلم کرنے مین اِنَّ اللّٰہَ خَبِیۡرٌۢ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ تحقیق اللہ خبردار
ہی ساتھ اُس چیز کے کہ کرتے ہو عدل اور ظلم سے وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَھُمۡ مَّغۡفِرَۃٌ وَّاَجۡرٌ
عَظِیۡمٌ وعدہ کیا اللہ نے اُن لوگون کو جو ایمان لائے ہین اور کام کئے اچھے اور وہ وعدہ یہہ ہی کہ واسطے اُنکے
بخشش ہی گناہونکی اور ثواب ہی بڑا فضل الٰہی سے وَالَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا وَکَذَّبُوۡا بِاٰیٰتِنَاۤ اُولٰٓئِکَ اَصۡحٰبُ الۡجَحِیۡمِ
اور وہ لوگ جو کافر ہوئے اور جھٹلایا نشانیون ہماری کو یہہ لوگ رہنے والے دوزخ کے ہین لکھا ہی کہ پیغمبر
خدا صلے اللہ علیہ وسلم غزوہ بنی غطفان مین حرب بنی ثعلبہ کو گئے تھے وہ اپنے سردار کو کہ غورث نام تھا اُسکا
پہاڑ پر چڑھ گئے اُسدن مینہ برسا تھا حضرت اپنے لشکر سے جدا ایک درخت کے نیچے کپڑے سکھانے کو
بیٹھے تھے غورث تلوار کھینچ کر آپکے سر پر آیا اور کہا کہ من یمنعک الیوم منی کون ہی کہ حمایت کرے شر سے میرے
آج تمہاری آپنے فرمایا کہ اللہ ملغ اور کافی ہی اُسیوقت جبرئیل نازل ہوئے اور ہاتھ کو غورث کے سینے پر مارا
تلوار اُسکے ہاتھ سے گر پڑی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ تلوار اُٹھا کر فرمایا من یمنعک منی پھر غورث نے کہا
کوئی نہین منع کر سکتا پس کلمہ شہادت پڑھ کر ایمان لایا اور اپنے قوم مین جا کر سبکو دعوت اسلام کی یہہ آیت
نازل ہوئی یٰۤاَیُّھَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اذۡکُرُوۡا نِعۡمَتَ اللّٰہِ عَلَیۡکُمۡ اِذۡ ھَمَّ قَوۡمٌ اَنۡ یَّبۡسُطُوۡۤا اِلَیۡکُمۡ اَیۡدِیَھُمۡ اے لوگو جو ایمان
لائے ہو یاد کرو نعمت اللہ کی کو کہ انعام کی اوپر تمہارے جسوقت کہ قصد کیا ایک جماعت نے یعنی غورث اور یار مددگارون نے
اُسکے یہہ کہ دراز کرین طرف تمہارے ہاتھ اپنے واسطے قتل اور ہلاک کے فَکَفَّ اَیۡدِیَھُمۡ عَنۡکُمۡ پس بند کئے اللہ نے

مانند انکے تم سے اور ضرر انکے سے تمھین بچایا بعضون نے کہا ہے کہ نزول اس آیت کا حرب بنی نضیر مین واقع
ہوا ہے کہ حضرت دیت عامریونکے واسطے وہان گئے تھے سورہ حشر مین اسکا قصہ آویگا وَاتَّقُوا اللّٰهَ اور ڈرو اللہ سے
کفران اس نعمت کا مت کرو وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ ۝ اور اوپر اللہ کے پس چاہئے کہ توکل کرین ایمان والے
بیت کہ اللہ نیکی رسانندہ ہے ۞ بدی اور شر سے رہانندہ ہے وَلَقَدْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيثَاقَ بَنِي اِسْرَآئِيلَ ۞ اور
تحقیق لیا اللہ نے عہد بنی اسرائیل کا موافقت موسیٰ ع مین اور جنگ قوم جبارین مین وَبَعَثْنَا مِنْهُمُ اثْنَيْ عَشَرَ
نَقِيبًا ۚ اور کھڑے کئے ہمنے انمین سے بارہ سردار ایک ایک ہر قوم مین کہ احوال اپنے قوم کا معلوم کرین لکھا ہے
کہ جب فرعون غرق ہوا اور مصر بنی اسرائیل کو خالص ہوئی حق تعالیٰ نے حکم کیا کہ ارض مقدسہ کو جاؤ کہ ایلیا
یا اریحا یا تمام ولایت شام ہے وہان قوم جبارین تھی عمالقہ انکو کہتے تھے بقیہ قوم عاد سے تھے سب زبردست
تھے اور وہان انکے ہزار گانون تھے ہر ایک مین ہزار باغ حضرت موسیٰ نے بارہ ہزار سردار لشکر کے بنائے کہ خبر گیری
اپنے اپنے قوم کی رکھین جب نزدیک وہان کے پہنچے سردارونکو احوال عمالقہ کا معلوم کرنیکے واسطے بھیجا انہون نے
جاکر جبارونمین ایک سے ملاقات کی کہ عوج بن عنق تھا تین ہزار تین سو تین تیس گز کا اسکا قد تھا اور تین ہزار
برس انکے کی عمر تھی اور اورون کے بھی قد بڑے بڑے تھے آٹھ سو گز سے اسی گز تک تھے اور باغونمین ایک ایک خوشہ
انگور کا اسقدر تھا کہ پانچ آدمی نہ اٹھا سکین اور انار ایسے تھے کہ آدھے چھلکے مین پانچ آدمی سما جاوین بعضون نے لکھا ہے
کہ یہہ جو گئے تو انھون نے گھوڑے سمیت ہر ایک کو اٹھاکے اپنی منیفہ مین اور ترس کیا پھر چھوڑ دیا انھون نے کہا
آپسمین کہ انکے بڑائی اور زور کا احوال چلکر اپنے لشکر مین نکہنا کہ لوگ بددل ہوکر فرمان الہی سے عدول کر کر مصر کو
پھر جاوینگے غرض وہان سے آئے اور موسیٰ اور ہارون کو حقیقت حال سے مخفی خبر کی دو سردار تو اپنے
عہد پر رہے کہ یوشع بن نون اولاد یوسف سے اور کالب بن یوقنا اولاد یہودا سے تھا اور باقی پھر گئے لشکر مین جو احوال
دیکھا تھا کہہ دیا لوگ ہراسان ہوئے کہ ہم انسے کیونکر لڑینگے وَقَالَ اللّٰهُ اِنِّي مَعَكُمْ ۚ اور کہا اللہ نے تحقیق مین ساتھ
تمھارے ہون فتح دینے مین دشمنون پر لَئِنْ اَقَمْتُمُ الصَّلٰوةَ وَاٰتَيْتُمُ الزَّكٰوةَ وَاٰمَنْتُمْ بِرُسُلِي وَعَزَّرْتُمُوهُمْ اگر قائم
رکھو تم نماز کو ساتھ شرائط اسکے اور دو تم زکوۃ مستحقون کو اور ایمان لاؤ تم ساتھ پیغمبرون میرے کے اور قوت
دو انکو اور حکم کو انکے بجالاؤ وَاَقْرَضْتُمُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا اور قرض دو تم اللہ کو قرض اچھا یعنے راہ الہی مین
مال خرچ کرو لَاُكَفِّرَنَّ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَلَاُدْخِلَنَّكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ اور البتہ دور کرونگا مین تم سے گناہ
تمھارے اور البتہ داخل کرونگا مین تمکو بہشتونمین کہ چلتے ہین نیچے درختون انکے کے نہرین فَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ
مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيلِ ۝ پس جو کوئی کافر ہوویگا پیچھے اس کے تم مین سے پس تحقیق گمراہ ہوا راہ سیدھی سے
بنی اسرائیل نے یہہ عہد پورا نکیا حق تعالیٰ نے فرمایا فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِيثَاقَهُمْ لَعَنّٰهُمْ پس سبب توڑ دینے انکے کے عہد

اپنے کو لعنت کیا ہمنے انکو یا مسخ کیا ہمنے انکو ذلت جزیہ کی رکھی ہمنے اُنپر وَجَعَلْنَا قُلُوْبَهُمْ قٰسِيَةً اور کردیئے
ہمنے دل انکے سخت کہ ڈرانا و معجزے دیکھنے اثر نہین کرتے يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ بدل ڈالتے ہین کلمون کو
توریت یا نعت حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو جگہہ انکے سے یعنے توریت کے حکمون مین فاسد تاویلین کرتے ہین
یا صفت اُنکی کی بجائے صفت پیغمبر رکھتے ہین وَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ اور بھول گئے حصے اُس چیز سے کہ
نصیحت کئے گئے تھے ساتھہ اسکے توریت مین متابعت پیغمبر آخر زمان سے وَلَا تَزَالُ تَطَّلِعُ عَلٰى خَآئِنَةٍ مِّنْهُمْ اِلَّا قَلِيْلًا
مِّنْهُمْ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاصْفَحْ اور ہمیشہ رہیگا تو کہ خبردار ہوتا اوپر خیانت کے یہودون کے سے مگر تھوڑے انمین سے کہ خیانت نہین
کرتے جیسے عبد اللہ بن سلام اور اصحاب اسکے پس معاف کر انسے اگر توبہ کرین اور ایمان لاوین اور درگذر کر ایذا
انکے سے اگر جزیہ دینا لازم پکڑین بعضون نے کہا ہے کہ مطلق عفو اور صفح ساتھہ آیت سیف کے منسوخ ہے
اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ اور تحقیق اللہ دوست رکھتا ہے احسان کرنیوالون کو وَمِنَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّا نَصٰرٰٓى
اَخَذْنَا مِيْثَاقَهُمْ فَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ اور ان لوگونسے کہ کہتے ہین ہم نصاری ہین لیا ہمنے قول انکا جیسے یہود سے
لیا تھا پس بھول گئے یہہ بھی حصے اُس چیز سے کہ نصیحت دئے گئے تھے انجیل مین ساتھہ اسکے کہ متابعت فارقلیطا
کی کہ احمد مرسل مین کیجو فَاَغْرَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ پس اُٹھائی ہمنے درمیان انکے دشمنی
ظاہر اور بغض دلمین روز قیامت تک وہ یہہ ہے کہ نصاری تین فرقے ہین آپسمین ایک ایک کا دشمن اور بعضون
نے کہا ہے کہ یہودیون اور نصاری مین عداوت ڈالی وَسَوْفَ يُنَبِّئُهُمُ اللّٰهُ بِمَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ اور شتاب خبردار
کریگا انکو اللہ ساتھہ اُس چیز کے کہ تھے وہ کرتے اور وہ خبردار کرنا وقت جزا کے ہوگا يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ قَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلُنَا
يُبَيِّنُ لَكُمْ كَثِيْرًا مِّمَّا كُنْتُمْ تُخْفُوْنَ مِنَ الْكِتٰبِ وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ اے اہل کتاب کے تحقیق آیا تمھارے پاس
رسول ہمارا بیان کرتا ہے واسطے تمھارے بہت اُس چیز سے کہ تھے تم (یعنے یہود و نصاری) چھپاتے کتاب توریت مین سے جیسے آیت
رجم کی اور نعت پیغمبر کی اور کتاب انجیل مین سے جیسی بشارت حضرت عیسی کی ساتھہ احمد صلے اللہ علیہ وسلم کے
اور درگذرتا ہے بہت چھپی باتون سے اور تمھین خبر نہین کرتا انکی کیونکہ کچھہ دین کا کام اُسپر موقوف نہین
نقل ہے کہ ایک یہودی نے حضرت سے آکر پوچھا کہ وہ کثیر کون سے ہین کہ عفو کرتے ہو تم آپنے منہہ پھیر لیا جب
تین بار یہہ معاملہ ہوا اور آپ کچھہ غصے ہوئے اور اُسکی غرض یہہ تھی کہ غصہ کرین تا ترک عفو ظاہر ہو تو آپ کے
نبوت پر یقین لاکر ایمان لایا قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِيْنٌ تحقیق آیا تمھارے پاس اللہ کیطرف سے
نور کہ دور کرنیوالا ضلالت کا ہے اور کتاب روشن کرنیوالی اور خود روشن لکھا ہے کہ نور جناب رسالت مین
صلے اللہ علیہ وسلم اور وجہہ اس نام کی یہہ ہے کہ پہلے سب سے حق تعالی نے نور آپکا پردہ عدم سے باہر لایا پھر تمام عالم اس نور سے
ظاہر فرمایا اوّل ما خلق اللہ نوری وخلق الخلق من نوری اسیواسطے حقیقت محمدی حقیقت الحقائق ہے بیت

انہین سے ہی روشن زمین و زمان نہ زمین و زمان بلکہ نہ آسمان نہ ہوتے وہ تو یہان ہوتا کوئی نہ نہ ہستا کوئی
اور نہ روتا کوئی نہ عدم سے کوئی دیکھتا کب وجود نہ انہین کے سبب سے ہی یہہ سب نمود نہ انہونکا ہی نور اول آیا ظہور نہ
ظہور حق کیا اول انکا ہی نور نہ امیر مہین سرور مرسلین نہ شہ آخرین مفخر اولین نہ جناب محمد علیہ السلام نہ نہ
رسول مجید شفیع انام نہ امام جہان مقتدای رسل نہ قیام زمان رہنمائے سبل نہ يَّهْدِيْ بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهٗ
سُبُلَ السَّلٰمِ ہدایت کرتا ہی ساتھہ اس نور کے یا کتاب کے اللہ اس شخص کو کہ پیروی کرتا ہی رضامندی
اسکی کی ساتھہ طلب کرنے راہون سلامتی کے عذاب سے کہ وہ راہ حق ہی کہ سیدھی جنت کو گئی ہی وَيُخْرِجُهُمْ
مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ بِاِذْنِهٖ اور نکالتا ہی انکو اندھیرون سے کفر کے کہ شک ہی یا جہل طرف روشنی ایمان کے
یا یقین کے یا علم کے ساتھہ حکم اپنے کے وَيَهْدِيْهِمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ اور راہ دکھاتا ہی انکو طرف راہ سیدھی کے کہ نزدیک
تر راہون کا ہی طرف حق کے لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ تحقیق کافر ہوئے وہ لوگ
جو کہتے ہین تحقیق اللہ وہی ہی بیٹا مریم کا یعقوبیہ ایک فرقہ ہی نصاری کا وہ اسکا قایل ہی اور اسی قول سے
انکار رد ظاہر ہی کہ مان مقدم ولد سے ہوتی ہی پس ولد حادث ہوا اور حادث الوہیت کے لائق نہین اور دوسری
مان اکبر ہوتی اور ولد اصغر اصغر اکبر کا الہ کیونکر ہو قُلْ فَمَنْ يَّمْلِكُ مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا اِنْ اَرَادَ اَنْ يُّهْلِكَ الْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ
وَاُمَّهٗ وَمَنْ فِى الْاَرْضِ جَمِيْعًا کہہ پس کون اختیار رکھتا ہی اور منع کرتا ہی ارادہ اللہ سے کسی چیز کا یعنی کوئی
نہین منع کر سکتا اگر چاہے اللہ یہہ کہ ہلاکت کر ڈالے مسیح بیٹے مریم کے کو اور مان اسکی کو اور ان لوگونکو جو بیچ زمین کے ہین
سارے وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا اور واسطے اللہ کے ہی بادشاہی آسمانونکی اور زمین کی اور جو
کچھہ درمیان ان دونون کے ہی يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ پیدا کرتا ہی جو کچھہ چاہتا ہی بڑی قدرت والا ہی بے اصل
اور بے مادہ پیدا کرتا ہی جیسے آسمان زمین اور اصل اور مادہ سے بھی پیدا کرتا ہی جیسے درمیان کی چیزین آسمان
زمین کے اور ایسے اصل سے بھی پیدا کرتا ہی کہ جنس اسکی نہین جیسے آدم کو خاک سے اور ایسے اصل سے بھی پیدا
کرتا ہی کہ جنس اسکی ہی جیسے ولد کو والدین سے اور مرد بے زن سے بھی پیدا کرتا ہی جیسی حوا اور زن بے مرد
بھی پیدا کرتا ہی جیسے عیسی اللہ اللہ عجب شان ہی مولا کی میرے وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اور ہی اللہ اوپر ہر چیز کے
قادر ہی قادر مطلق ہی وہ ہر آن مین مالک بر حق ہی وہ ہر شان مین وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصٰرٰى نَحْنُ اَبْنٰٓؤُا اللّٰهِ
وَاَحِبَّآؤُهٗ اور کہا یہودنے اور نصاری نے ہم بیٹے ہین اللہ کے اور پیارے ہین اسکے سمجھ لیجئے کہ توریت مین خطاب
تھا ابنا یا ابناء احباری یہودنے پڑھا یا ابناء ابکاری اور انجیل مین الی ربی و ربکم نصاری نے پڑھا الی ابی اباکم قُلْ فَلِمَ
يُعَذِّبُكُمْ بِذُنُوْبِكُمْ کہہ پس کیون عذاب کرتا ہی تمکو ساتھہ گناہون تمہارے کے دنیا مین ساتھہ قتل اور قید کے اور
آخرت مین ساتھہ آتش دوزخ کے تمہارے ہی قول پر کہ ایام معدودات ہی چند روز گنتی کے عذاب ہوگا پس اگر تم

بیٹے ہوتے تو باپ بیٹے کو رنج نہیں دیتا اور دوست ہوتے تو دوست بھی دوست کو غم میں نہیں ڈالتا معلوم ہوا
کہ تم نہ پسر ہو نہ دوست بَلْ اَنْتُمْ بَشَرٌ مِّمَّنْ خَلَقَ بلکہ تم آدمی ہو اس چیز سے کہ پیدا کیا اللہ نے مثل اور آدمیوں کے کہ نیکی
بدی کا بدلا ملیگا یَغْفِرُ لِمَنْ یَّشَآءُ وَیُعَذِّبُ مَنْ یَّشَآءُ بخشتا ہے اللہ جسے چاہتا ہے اور وہ مسلمان ہیں
اور عذاب کرتا ہے جسے چاہتا ہے اور وہ کافر ہیں وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَیْنَهُمَا اور واسطے
اللہ کے ہے بادشاہی آسمانوں کی اور زمین کی اور جو کچھ درمیان انکے ہے وَاِلَیْهِ الْمَصِیْرُ اور طرف اسکے ہے
بازگشت سب کی یٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ قَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلُنَا یُبَیِّنُ لَكُمْ عَلٰى فَتْرَةٍ مِّنَ الرُّسُلِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا جَآءَنَا مِنْۢ بَشِیْرٍ
اے یہود اور نصاری تحقیق آیا ہے تمہارے پاس پیغمبر ہمارا بیان کرتا ہے واسطے تمہارے راہ حق پیچھے موقوف
ہو جانے پیغمبروں کے تو کہ کہو تم نہیں آیا ہمارے پاس پیغمبر کوئی خوشخبری دینے والا جنت کی اور نہ ڈرانیوالا عذاب
دوزخ سے فَقَدْ جَآءَكُمْ بَشِیْرٌ وَّنَذِیْرٌ پس تحقیق آیا تمہارے پاس خوشخبری دینے والا اور ڈرانیوالا وَاللّٰهُ عَلٰى
كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اور اللہ اوپر ہر شے کے قادر ہے چاہیئے پیغمبر درپے بھیجے جیسے کہ ایکہزار سات سو برس میں کہ
درمیان موسی اور عیسی کے تھے ہزار پیغمبر بھیجے اور چاہے نہ بھیجے جیسے چھ سو برس میں کہ درمیان عیسی اور رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم وعلی جمیع الانبیا کے تھے چار پیغمبر بھیجے تین بنی اسرائیل سے اور ایک خالد بن سنان عرب سے اور اس
آیت میں حق تعالی نے احسان جتایا اپنا بندوں پر کہ جس زمانے میں وحی آنا آسمان سے موقوف تھا ہمنے پیغمبر بھیجا
بشیر اور نذیر نبیت جہان تاریک تھا ظلمت کدہ تھا سخت کالا تھا منہ کہ وہ پردے سے کیا نکلا کہ سب جاگہہ اجالا ہوا
وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ یٰقَوْمِ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ اِذْ جَعَلَ فِیْكُمْ اَنْۢبِیَآءَ اور یاد کر جب کہا موسی علیہ السلام نے واسطے قوم
اپنے کے اے قوم میری یاد کرو نعمت اللہ کی کو کہ خالص ہے اوپر تمہارے جسوقت کہ کئے بیچ تمہارے پیغمبر تو کہ تمہیں
ہدایت کریں اور کسی امت میں اتنے پیغمبر نہیں ہوئے جتنے تم میں اے بنی اسرائیل وَّجَعَلَكُمْ مُّلُوْكًا اور کیا تمکو
بادشاہ کہ فرعون کو غرق کر کر مصر تمھیں ہوئے متخلص یا تمھیں ملک وسیع دیا کہ اسمیں نہریں جاری ہیں مثل
منازل ملوک کے یا تم مملوک فرعونیوں کے تھے تمہارے نفس کا تمھیں مالک کیا وَّاٰتٰىكُمْ مَّا لَمْ یُؤْتِ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِیْنَ
اور دیا تمکو جو کچھ نہیں دیا کسیکو عالموں سے کہ من اور سلوی تمپر اتارا اور سایہ ابر کا کیا اور دریا کو پھاڑا یٰقَوْمِ ادْخُلُوا
الْاَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ الَّتِیْ كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ اے قوم میری داخل ہو زمین پاک میں جو لکھی ہے اللہ نے واسطے
تمہارے لوح محفوظ میں کہ تمہارے رہنے کی جگہہ ہوگی اس شرط سے کہ قوم جبارین سے جہاد کرو سمجھہ لیجیئے کہ ارض
مقدسہ ولایت شام ہے یا طور اور گرداگرد اسکے ہے یا فلسطین ہے یا اور اصح یہہ ہے کہ اریحا اور ایلیا ہے کہ الحال زمین بیت المقدس کی
ہے سمجھہ لیجیئے کہ بنی اسرائیل نے عمالقے کا احوال سنکر بہت دہشت کھائی تھی کہنے لگے کہ اگر ہمارا کوئی سرگروہ ہو تو مصر کو پھر جاویں
حضرت موسی نے فرمایا کہ لَا تَرْتَدُّوْا عَلٰۤى اَدْبَارِكُمْ فَتَنْقَلِبُوْا خٰسِرِیْنَ ۝ اور مت پھر جاؤ اوپر پیٹھ اپنے کے پس پھر جاؤگے

تو نا پاتیو لے دنیا مین جہاد کے ثواب سے اور آخرت مین دیدار حضرت وہاب سے قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِنَّ فِيْهَا قَوْمًا جَبَّارِيْنَ
کہا انھون نے ای موسی بتحقیق بیچ زمین مقدسہ کے قوم ہے سرکش زبردست انکا ہم سے مقابلہ ہو سکیگا وَاِنَّا
لَنْ نَّدْخُلَهَا حَتّٰى يَخْرُجُوْا مِنْهَا اور بتحقیق ہم ہرگز نہ جاوینگے اس زمین مین لڑنے کو یہانتک کہ نکل جاوین وہ وہان سے فَاِنْ
يَّخْرُجُوْا مِنْهَا فَاِنَّا دٰخِلُوْنَ پس اگر نکلین وہ اس سے پس بتحقیق ہم داخل ہونیوالے ہین قَالَ رَجُلٰنِ مِنَ الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمَا ادْخُلُوْا
عَلَيْهِمُ الْبَابَ کہا بنی اسرائیل کو دو مردون نے ان لوگون سے کہ ڈرتے تھے خدا سے انعام کیا تھا اللہ نے اوپر ان دونو کے
وہ یوشع اور کالب تھے کہ داخل ہو تم اوپر جبارون کے دروازے قریہ کے سے انکے ناگہان اور انکو گلیون مین گھیر لو صحرا مین نہ نکلنے دو
فَاِذَا دَخَلْتُمُوْهُ فَاِنَّكُمْ غٰلِبُوْنَ پس جب داخل ہوئے تم اس طرح سے کہ ہمنے بتادیا پس بتحقیق لہ تمھین غالب ہو
کیونکہ انکے قد بڑے ہین اور دل چھوٹے بیت تن چند نامرد و بیدل ہین وہ نہ بدل ناقص اور قد مین کامل ہین وہ نہ سمجھ لیجیے
کہ یوشع اور کالب نے الہام الٰہی سے بنی اسرائیل کو یہہ بات کہی ہوگی یا حضرت موسی سے دریافت کرکر واللہ اعلم وَعَلَى اللّٰهِ
فَتَوَكَّلُوْٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ اور اوپر اللہ کے توکل کرو اس لڑائی مین اگر ہو تم ایمان والے وعدہ حق پر قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى
اِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَآ اَبَدًا مَّا دَامُوْا فِيْهَا فَاذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَآ اِنَّا هٰهُنَا قٰعِدُوْنَ کہا انھون نے ای موسی
ہم ہرگز نہ داخل ہونگے اس ولایت مین جب تک کہ رہینگے وہ بیچ اسکے تو تو آدمیونکی بات مانتا ہے اور ہمارے
اس کی نہین مانتا پس جا تو اور پروردگار تیرا پس لڑو تم دونون بتحقیق ہم ہین یہان بیٹھے یا مراد رب سے ہارون ہے
کیونکہ رب کی معنے سید کی ہین ہارون حضرت موسی سے عمر مین بڑے تھے اسواسطے سید کہا اور لفظ قاتلا سے بھی
یہی معنی معلوم ہوتی ہین قَالَ رَبِّ اِنِّىْ لَآ اَمْلِكُ اِلَّا نَفْسِىْ وَاَخِىْ فَافْرُقْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ کہا موسی نے
ای پروردگار میرے مین نہین مالک ہون مگر جان اپنے کا اور بھائی اپنے کا پس جدائی ڈال درمیان ہمارے
اور درمیان اس قوم فاسقون کے کہ تیرے فرمان سے نکلے ہین قَالَ فَاِنَّهَا مُحَرَّمَةٌ عَلَيْهِمْ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً ۚ کہا
اللہ نے پس بتحقیق زمین مقدسہ حرام کی گئی ہے اوپر انکے کہ اسمین نجاوین اور نہ مالک ہون وہان کے بسبب نافرمانی کے
چالیس برس تک يَتِيْهُوْنَ فِى الْاَرْضِ سرگردان پھرینگے بیچ زمین کے چھ فرسخ کے جنگل مین پس قوم موسی کی
چالیس برس اسی چھ کوس مین سرگردان رہی صبح کو کوچ کرتے تھے شام کو وہین آ اترتے تھے جہان سے
چلتے تھے بعد چالیس برس کے جو بنی اسرائیل باقی رہ گئے تھے انکو لیکر حضرت موسی نے اریحا فتح کیا پھر
وہان رہے لیکن اصح یہہ ہے کہ حضرت موسی اور حضرت ہارون نے اسی جنگل مین وفات پائی اور
بہت بنی اسرائیل بھی وہین موئے اولاد انکی جوان ہوئی اللہ تعالی نے حضرت یوشع کو پیغمبر کیا
سب نے ان سے بیعت کی وہ گئے ولایت ایلیا اور اریحا کی جاکر فتح کی اور جبارون کو مارا حدیث مین ہے کہ حضرت
موسی نے اپنے قوم کی بددعا کی حکم ہوا کہ چالیس برس تیہ مین سرگردان رہینگے حضرت موسی پشیمان ہوئے خطاب آیا

فَلَا تَاْسَ عَلَى الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ پس مت غم کھا اوپر قوم فاسقون کے اور تبیان مین ہے کہ خطاب پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کو ہے کہ قوم موسی کی سرگردانی پر غم مت کھا کہ سبب فسق کے ملعون موسی کے تھے

وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ ابْنَيْ اٰدَمَ بِالْحَقِّ اور پڑھ اوپر اہل کتاب کے خبر دو بیٹون کی کہ اُنکے صلب سے تھے ہابیل اور قابیل ساتھ حق کے اور قصہ اسکا مختصر یہہ ہے کہ حضرت حوا کے ہر بار بیٹا اور بیٹی توام پیدا ہوتے تھے جب جوان ہوتے تھے تو حضرت آدم ایکبار کا بیٹا دوسرے بار کی بیٹی سے نکاح کر دیتے تھے اقلیما قابیل کے ساتھ پیدا ہوئی تھی اور لیوذا ہابیل کے ساتھ حضرت آدم موافق اپنے شریعت کے اقلیما کا ہابیل کے ساتھ نکاح کرنے لگے اور لیوذا کا قابیل کے ساتھ قابیل نے یہہ حکم نہ مانا اور کہا کہ میری بہن جو رحم مین میرے ساتھ رہی وہ بہت خوبصورت ہے مین ہابیل کو نہین دینگا وہ میرے ہی پاس رہے تو بہتر ہے حضرت آدم نے فرمایا کہ حکم الہی یون ہے میرا اختیار نہین قابیل نے کہا کہ تم ہابیل کو بہت چاہتے ہو مجھہ سے کہ اُسے خوبصورت دیتے ہو اور مجھے بدشکل حضرت آدم نے کہا کہ اگر میری بات تو باور نہین رکھتا تو تم دونو قربانی کرو جنکی قربانی مقبول ہو وہ اقلیما کو لے وہ خبر حق تعالی نے دی کہ اِذْ قَرَّبَا قُرْبَانًا جسوقت نیاز لائے دونو کچھہ نیاز ہابیل نے ایک اچھی گوسفند لاکر پہاڑ پر رکھ دی اس نیت سے کہ اگر میری قربانی مقبول ہو تو اقلیما کو مین نکاح مین لاؤن اور قابیل نے دستہ ضعیف کم دانہ گندم کا وہین لاکر دھرا اس نیت کہ میری نیاز قبول ہو اور نہین تو مین اپنی بہن نچھوڑونگا فَتُقُبِّلَ مِنْ اَحَدِهِمَا پس قبول کی گئی قربانی ایک کی ان دونون مین سے کہ ہابیل تھا اسطرح کہ آتش بے دود آسمان سے اترکر اسکے گوسفند کو کھا گئی وَلَمْ يُتَقَبَّلْ مِنَ الْاٰخَرِ اور نہ قبول کی گئی دوسرے سے کہ قابیل تھا آگ اسکے پاس سے گذری اور نہ کھایا قابیل نے آتش غضب سے جلکر کہا قَالَ کہا ہابیل کو لَاَقْتُلَنَّكَ البتہ مار ڈالونگا مین تجھہ کو کیون تیری قربانی مقبول ہوئی اور میری مردود قَالَ اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ کہا ہابیل نے سوا اسکے نہین کہ قبول کرتا ہے اللہ پرہیزگارون سے کہ قربانی مین نیت خالص رکھتے ہین لَئِنْۢ بَسَطْتَّ اِلَيَّ يَدَكَ لِتَقْتُلَنِيْ مَآ اَنَا بِبَاسِطٍ يَّدِيَ اِلَيْكَ لِاَقْتُلَكَ اگر دراز کریگا تو طرف میرے ہاتھ اپنا تو کہ مار ڈالے مجھکو نہین مین دراز کرنیوالا ہاتھ اپنا طرف تیرے تو کہ مار ڈالون مین تجھکو اِنِّيْٓ اَخَافُ اللّٰهَ رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ تحقیق مین ڈرتا ہون اللہ پروردگار عالمون کے سے باوجود اسکے کہ ہابیل قوی تھا قابیل سے لیکن اللہ سے ڈرکر قتل پر راضی ہو گیا اور ہابیل نے کہا اِنِّيْٓ اُرِيْدُ اَنْ تَبُوْٓاَ بِاِثْمِيْ وَاِثْمِكَ فَتَكُوْنَ مِنْ اَصْحٰبِ النَّارِ تحقیق مین ارادہ کرتا ہون یہہ کہ پھر جاوے تو ساتھ عذاب گناہ قتل میرے کے اور ساتھ بدلے گناہ تیرے کے سبب رد قربانی کے ہو اور یہہ ارادہ ہابیل سے موافق حکم خدا کے تھا پس ہو جاوے تو اون دوگناہون کے سبب رہنے والون دوزخ کے سے وَذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الظّٰلِمِيْنَ اور یہی ہے سزا ظالمونکی کہ ناحق قتل کرتے ہین فَطَوَّعَتْ لَهٗ نَفْسُهٗ قَتْلَ اَخِيْهِ پس رغبت دلائی قابیل کو نفس اسکے نے بیچ مار ڈالنے بھائی اپنے کے اور نہین جانتا تھا کیونکر مارون

ابلیس آدمی کی شکل بن کر ظاہر ہوا ایک مرغ ہاتھ مین لئے ہوئے پس سر اس مرغ کا ایک پتھر پر رکھا اور دوسرا
پتھر اسپر مارا وہ کچل کر مرگیا قابیل نے دیکھا جب رات ہوئی اور ہابیل سوگیا تو سر اسکا ایک پتھر پر رکھا فقتلہ
پس مار ڈالا اسکو دوسرا پتھر اسکے سر پر مار کر فاصبح من الخسرین پس ہوگیا ٹوٹا پانے والون سے دنیا مین اسطرح
کہ جبتک جیا مردود رہا اور آخرت مین ظاہر ہے کہ آدھا عذاب اہل دوزخ کا اکیلے اسکو ہوگا پھر قابیل حیران تھا
کہ کیا کرون چالیس دن اپنی پشت پر لئے پھرا اور ابن عباس نے کہا ہے کہ ایک برس تک اٹھائے پھرا درندے اور پرندے
غلبہ کرتے تھے ہر وقت لاش کو ہابیل کے گرا دیتے تھے پھر اٹھا لیتا تھا جب بہت تنگ آیا فبعث اللہ غرابا یبحث
فی الارض لیریہ کیف یواری سوءۃ اخیہ پس بھیجا اللہ نے ایک کوئے کو کہ کریدتا تھا بیچ زمین کے چونچ سے اور
پاؤن سے اور یا ہوئی تاکہ گڑھا ہوگیا اور وہ کیون کریدتا تھا تو کہ دکھادے قابیل کو کہ کیونکر ڈھانپ دے لاش بھائی
اپنے کی لکھا ہے کہ کوئے نے گڑھا کیا اور ایک کوئے مردہ کو لاکر اسمین دھر ادھر اوپر سے خاک ڈال دی
کہ وہ چھپ گیا قال یویلتی اعجزت ان اکون مثل ھذا الغراب فاواری سوءۃ اخی کہا قابیل نے ای وائے ہے مجھکو
کیا تھا ہوسکا مجھ سے یہ کہ ہون مین اس علیہ ﷺ مانند اس کوئے کے پس ڈھانپ دون مین لاش بھائی
کی گڑھا کھود کر گاڑ دی فاصبح من الندمین پس ہوگیا پشیمانون سے کیونکہ ایک برس اسکو اٹھائے لیا پھرا
اسواسطے پشیمان ہوا کہ ماں باپ اس سے بیزار ہوئے اور تمام بدن اسکا سیاہ ہوگیا اور آواز غیب سے سنتا تھا
کہ کس خایفا ابدا پھر قابیل جسکو دیکھتا تھا ڈرتا تھا کہ مار نہ ڈالے آخر اپنے اندھے بیٹے کے ہات سے مارا گیا من اجل
ذالک پس سبب اس قتل کے کتبنا علی بنی اسرائیل انہ من قتل نفسا بغیر نفس او فساد فی الارض
لکھا ہمنے اور حکم کیا اوپر بنی اسرائیل کے یہ کہ جو کوئی مار ڈالے کسی آدمی کو بغیر بدلے کہ اسنے کسیکو نہ مار ڈالا ہو یا بغیر
فساد کے بیچ زمین کے جیسی راہ لوٹنا ہے یا مرتد ہونا ہے یا زنا کرنا ہے بشرط احصان فکانما قتل الناس جمیعا
پس گویا کہ مار ڈالا لوگون سب کو کیونکہ قتل ایک کا اور سب کا غضب خدا مین برابر ہے یا اس جہت سے حق ہتک کے
حرمت قتل کی ومن احیاھا فکانما احیا الناس جمیعا اور جسنے جلایا اسکو یعنے سبب جلانے کا ہوا اسکی جیسے قصاص
معاف کردیا یا کوئی کسیکو قتل کرتا تھا اسنے چھڑا دیا پس گویا کہ جلادیا اسنے لوگون سب کو غرض اس کلام سے
ڈراتا ہے کہ قتل سے بچو اور رغبت دلاتا ہے کہ حمایت لوگون کی کرو ولقد جاءتھم رسلنا بالبینت اور
تحقیق آئے ہین بنی اسرائیل کے پاس رسول ہمارے ساتھ معجزون روشن کے یا آیتون ظاہر ثم ان کثیرا
منھم بعد ذلک فی الارض لمسرفون پھر تحقیق بہت انہین سے پیچھے پہنچنے رسولون کے اور اتارنے آیتون کے بیچ
زمین کے حد سے نکل جانیوالے ہین اوامر اور نواہی مین لکھا ہے کہ چھٹے برس ہجرت سے کچھ لوگ مدینہ آکر اسلام لائے اور
حضرت صلعم کی خدمت مین رہے ہوا مدینہ کی انکو ناموافق آئی بیمار ہوگئے حضرت نے دودھ اونٹونکا پلوایا وہ اچھے ہوگئے

صبح کو پندرہ اونٹ حضرت کے لیکر اپنے قبیلہ کیطرف چلے یسار حضرت کا غلام تھا کئی آدمی کو لیکر انکے پیچھے گیا راہ مین ملکر لڑائی ہوئی آخر یسار کو انھون پکڑکر ہاتھہ پانؤن کاٹے چشم اور زبان مین کانٹے چبھوئے اور شہید کیا حضرت نے سنکر کرز بن جابر کو بیس سوار ساتھہ کرکر بھیجا ان سب کو وہ پکڑ لایا باندھکر یہہ آیت اتری اِنَّمَا جَزَآءُ الَّذِیْنَ یُحَارِبُوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَیَسْعَوْنَ فِی الْاَرْضِ فَسَادًا سوا اسکے نہین کہ سزا ان لوگونکی کہ لڑتے ہین دوستان خدا سے اور رسول اسکے سے اور دوڑتے ہین بیچ زمین کے فساد کو کہ لوٹتے ہین اور مارتے ہین اَنْ یُّقَتَّلُوْٓا یہہ کہ خوب قتل کئے جاوین اگر کسیکو انھون نے قتل کیا ہو اور مال نہ لیا ہو اَوْ یُصَلَّبُوْٓا یا سولی دئے جاوین اگر کسیکو قتل کیا ہو اور مال لیا ہو اَوْ تُقَطَّعَ اَیْدِیْہِمْ وَاَرْجُلُہُمْ مِّنْ خِلَافٍ یا کاٹے جاوین ہاتھہ انکے اور پانؤن انکے مخالف طرف سے یعنے دست راست اور پائے چپ اگر مال لیا ہو اور قتل نہ کیا ہو اَوْ یُنْفَوْا مِنَ الْاَرْضِ یا کھوئے جاوین زمین سے یعنے قید رکھے جاوین کہ انسے اور مسلمانونکو ضرر نہ پہنچے اگر قتل اور غارت نکیا ہو لیکن پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو کہ دست و پا انکے قطع کرکر سلائیان آنکھونمین کھینچ کر سولی پر چڑہا دیا ذٰلِکَ لَہُمْ خِزْیٌ فِی الدُّنْیَا یہہ حدین جو مذکور ہوئین واسطے انکے رسوائی ہے وَلَہُمْ فِی الْاٰخِرَۃِ عَذَابٌ عَظِیْمٌ اور واسطے انکے بیچ آخرت کے عذاب ہے بڑا کہ گناہ عظیم کیا ہے اِلَّا الَّذِیْنَ تَابُوْا مِنْ قَبْلِ اَنْ تَقْدِرُوْا عَلَیْہِمْ مگر جن لوگون نے کہ توبہ کی پہلے اس سے کہ قدرت پاؤ تم اوپر انکے اگر لڑنیوالا مشرک ہے اور توبہ کی اسلام لاکر خواہ پہلے قدرت کے خواہ بعد سب حدین جو مذکور مین اس سے ساقط ہوگئین نہ اسے مارینگے نہ مال چھینگے اور اگر مسلمان ہے اور پہلے قدرت پانے سے اسپر توبہ کی تو مالک بن انس رضی کہتے ہین کہ اس سے سب حدین ساقط ہوگئین کچھہ اسکو نکہینگے مگر کسیکا مال جو بعینہ اسکے پاس ہوگا تو صاحب مال کو دلوا دینگے اور جو کسیکو مارا ہوگا تو وارث مقتول کے خون کا دعوی کرینگے اور امام شافعی کے نزدیک قبل قدرت پانے کے اوپر اسکے توبہ سے اللہ کی حدود ساقط ہوجاتی ہین اور آدمیونکے حق نہین ساقط ہوتے فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ پس جانو تحقیق اللہ بخشنے والا گناہونکا ہے ساتھہ توبہ کے مہربان ہے توبہ کرنیوالون پر یٰٓاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَابْتَغُوْٓا اِلَیْہِ الْوَسِیْلَۃَ اے لوگو جو ایمان لائے ہو ڈرو اللہ سے اور ڈھونڈھو طرف اسکے وسیلہ کہ جس سے تم مقرب درگاہ الہی ہو سمجھہ لیجئے کہ وسیلہ قرب الہی کا بجالانا اوامر اور نواہی کا ہے لطائف قشیری مین لکھا ہے کہ وسیلہ تجرید اعمال ہے ریا سے اور تفرید احوال ہے عجب سے اور تخلیص انفاس ہے طلب حظوظ سے کشف الاسرار مین ہے کہ وسیلہ عابدونکا ساتھہ فضائل کے اور عالمونکا ساتھہ دلائل کے اور عارفونکا ساتھہ ترک وسائل کے ہے عابد توسل پکڑتا ہے ساتھہ معاملے کے اور عالم ساتھہ مکاشفے کے اور عارف ساتھہ معائنے کے عابد فکر اس آیت مین کرتا ہے الذین یذکرون اللہ قیاما وقعودا عالم نظر اس آیت پر رکھتا ہے اولم ینظروا فی ملکوت السموات والارض عارف عمل اس آیت پر کرتا ہے قل اللہ ثم ذرہم خواجہ عبد اللہ انصاری نے کہا الہی وسیلہ طرف تیرے بھی تو ہی ہے بیت گر کسی نے طلب سے پایا تجھے آیا مین نے طلب بھی ہے تجھہ سے ندیم بار

وَجَاهِدُوا فِي سَبِيلِهِ اور محنت کرو اور جہاد کرو بیچ راہ اُسکے کے اعداء ظاہر اور باطن سے لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ٥ تو کہ
تم چھٹکارا پاؤ سبب اِن اعمال کے غزل سوجہ انکی رافت کلام کرو کار ہو یعنے فرمائیں ہیں چیزیں اپنے چھٹکارے کی
حقیقی ایمن ہے ہو ترک اُن چاروں سے مت کرو کوئی شئ اول ایمان ہے کہ دیتا ہے نجات ہو شرک سے اور کفر سے
ای نیک ذات ہو دوسری تقوی جو عصیان سے بچاتا ہو مرضی اللہ دیتا ہے دکھاتا ہو تیسری ہے جو وسیلے کی طلب ہو
ہمیں رکھا اُسنے یہ سر عجب ہو یعنے کل ناسوت کو کر فنا ہو عالم لاہوت میں ہو جے بقا ہو چوتھی فرمایا جہاد نفس کو ہو یعنے تو
اپنی انانیت کو کھو ہو نفی کر اپنے وجود اور ذات کو ہو حق کو ثابت سوچ تو اس بات کو ہو جب رہا حق اور نہ تو تب ہے مراہ
درمیان سے صاف پردہ اٹھ گیا ہو دیکھکر پھر وا چہرے دیدار یار ہو ہو گیا دونوں جہاں میں سگار ہو رائے دمڑی در وہ بیت پھر ہے ایک
جز خدا کوئی ہیں ایمر و نیک ہو اِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ اَنَّ لَهُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ جَمِيعًا وَّمِثْلَهٗ مَعَهٗ تحقیق وہ لوگ جو کافر ہوئے
بتوں کو پوجا کر اور گوسالہ کی پرستش کر کے اگر ہووے واسطے انکے جو بیچ زمین کے سب مال متاع اور مانند اسکے ساتھ اسکے یعنے جتنا
زمین ہے اتنا ہی اور بھی ہو نقد اور جنس لِيَفْتَدُوا بِهٖ مِنْ عَذَابِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ تو کہ بدلا دیویں اپنے نفس کا ساتھ اسکے
عذاب دن قیامت کے سے مَا تُقُبِّلَ مِنْهُمْ نہ قبول کیا جاویگا اُنسے وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ٥ اور واسطے انکے ہے قیامت کو
عذاب درد دینے والا يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنَ النَّارِ وَمَا هُمْ بِخٰرِجِيْنَ مِنْهَا ارادہ کرینگے یہہ کہ نکل جاویں آگ سے اور نہیں
وہ نکلنے والے اس سے وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ٥ اور واسطے انکے ہے عذاب ہمیشہ کہ دور نہ ہوگا وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْا
اَيْدِيَهُمَا اور چور مرد اور چور عورتیں پس کاٹو ہاتھ اُن دونوں کے سمجھ لیجئے کہ دس درم کے قدر اگر چرایا ہو امام اعظم کے نزدیک
اور ربع دینار امام شافعی کے نزدیک اور تین درم امام مالک کے نزدیک اور زیادہ اس سے جو ہو لیکن اس سے کم پر ہاتھ
کاٹنا نہیں جَزَآءً بِمَا كَسَبَا سزا ہے بدلے اسکے کہ جو کمایا اُن دونوں نے کہ مال مومن میں ترک حرمت کی نَكَالًا مِّنَ اللّٰهِ
عبرت ہے خدا کی طرف سے کہ پھر ایسا کام نکریں وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ اور اللہ غالب ہے اپنے حکم میں حکمت جانتا ہے جسمیں
کہ حکم کرتا ہے فَمَنْ تَابَ مِنْ بَعْدِ ظُلْمِهٖ وَاَصْلَحَ پس جو کوئی توبہ کرے پیچھے ظلم اپنے کے یعنے چوری سے اور صلاح پر
آوے کام اپنے کہ جسکا مال لیا ہو اُسے راضی کرے اور آگے کو پھر نچھوڑ دے فَاِنَّ اللّٰهَ يَتُوْبُ عَلَيْهِ پس تحقیق اللہ
قبول کرتا ہے توبہ اسکی لیکن قطع ید ساقط نہیں ہوتا اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ تحقیق اللہ بخشنے والا انکی گناہ کا ہے مہربان
ہے اوپر اسکے کہ قیامت کو رسوا نکریگا اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کیا نہیں جانا تو نے یہہ
خطاب حضرت کو ہے اور مراد امت ہے یہہ کہ اللہ واسطے اسکے ہے ملک آسمانوں کا اور زمین کا يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ وَيَغْفِرُ
لِمَنْ يَّشَآءُ ط عذاب کرتا ہے جسے چاہتا ہے جیسے چور کا ہاتھ کاٹتا ہے اور بخشتا ہے جسے چاہتا ہے جیسے چور کو بعد توبہ کے
وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ٥ اور اللہ اوپر ہر چیز کے قادر ہے چاہے عذاب کرے چاہے بخشے يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ ای رسول
یہہ بڑائی کا خطاب ہے کہ یاد فرمایا اللہ نے ساتھ لقب کے اور انبیاء کو ساتھ نام کے ذکر کیا ہے جیسے یا آدم انبئہم یا نوح اہبط

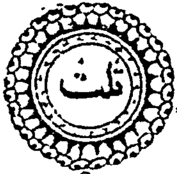
یا ابراہیم اعرض عن ہذا یا موسی انی اصطفیتک یا عیسی ابن مریم أانت قلت اور ہمارے پیغمبر کی جب نوبت خطاب کی آئی
فرمایا یا ایہا النبی اور یا ایہا الرسول لا یحزنک الذین یسارعون فی الکفر من الذین قالوا امنا بافواہہم ولم
تؤمن قلوبہم نہ غمگین کریں تجھکو وہ لوگ کہ بسبب عناد کے جلدی کرتے ہین اور ڈالتے ہین اپنے آپ کو بیچ کفر کے
ان لوگون مین سے کہ کہتے ہین کہ ایمان لائے ہم اور یہہ کہنا ہے ساتھ منہون انکے کے اور نہین ایمان لائے
دل انکے مراد اس سے منافق ہین ومن الذین ھادوا سمعون للکذب اور ان لوگون سے کہ یہودی ہوے
سننے والے ہین قول تیرے کو واسطے جھوٹ کے سمجھ لیجیے کہ یہود کا دستور تھا کہ حضرت کا کلام سنکر باہر نکل کر
کہتے تھے کہ ہمنے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے یہہ سنا اور حالانکہ وہ نہ سنا ہوتا تھا جھوٹ کہتے تھے اور وہ
یہود مدینے کے تھے سمعون لقوم آخرین لم یأتوک سننے والے ہین واسطے اس قوم دوسرے کے کہ نہین
آئے تیرے پاس مراد اس سے یہود خیبر کے ہین کہ یہود مدینہ کے انکو خبرین پہنچاتے تھے سبب نزول اس آیت کا
یہہ ہے کہ خیبر کے اشرافون مین اکابر د اور زن سے زنا ہوا دونون محصن تھے یعنے مرد بھی بیاہا تھا اور زن رکھتا تھا اور
عورت بھی بیاہی تھی خاوند رکھتی تھی اور حد انکے توریت مین رجم تھا یہود نے وہان کے کہا کہ کتاب مین اس شخص کے
کہ یثرب مین پیدا ہوا ہے اگر تازیانہ ہون تو قبول کرو اور رجم سے انکو چھوڑ دو کہ اشراف ہین آخر کئی یہود ان دونو کو
لیکر مدینے مین آئے مدینے کے یہودون نے حضرت سے کہا کہ حد محصن کے زنا کی کیا ہے آپ نے فرمایا کہ تم مانو تو کہون
انہون نے کہا ہمین قبول ہے اس وقت جبرئیل حکم رجم کا لائے آپ نے فرمایا رجم کرو انھون نے نہ مانا اور کہا توریت مین چالیس
تازیانہ سیاہ کر کر مارتے ہین کہ پشت سیاہ ہو جائے اور منہہ سیاہ کر کر الٹا گدھے پر سوار کر کر گرد شہر کے پھراتے ہین
جبرئیل نے حضرت کو کہا کہ یہہ جھوٹ کہتے ہین ابن صوریا توریت کا عالم ہے اسکو بلا کر پوچھ لو رجم ہے حضرت نے
فرمایا کہ فدک مین جوان ہے سادہ روئی سفید پوست یک چشم ابن صوریا نام یہود نے کہا ہان ہے وہ بڑا
عالم توریت کا ہے آپ نے فرمایا اسے بلاؤ وہ کہدے سو مانو یہود نے کہا اچھا ابن صوریا کو بلایا حضرت نے فرمایا
تو ہی ہے ابن صوریا اسنے کہا ہان آپ نے کہا قسم ہے تجھے اس خدا کی جسنے توریت موسی پر نازل کی اور دریا
پھاڑا اور تمکو فرعون سے نجات دی اور من سلوی نازل کیا تمھاری کتاب مین حد زانی محصن کی رجم ہے یا نہین
اسنے کہا کہ مین ڈرتا ہون کہ توریت مجھے نہ جلاوے اگر جھوٹ کہون اور تغیر دون نہین تو اقرار کرتا مین بھلا تم
تو کہو تمھارے یہان کیا ہے آپ نے فرمایا رجم اگر چار شخص گواہی دین زنا پر محصن اور محصنہ کے ابن صوریا نے کہا کہ ہمارے
توریت مین بھی یہی حکم ہے لیکن علما ہمارے ملاحظہ سے اشرافون کے تازیانون پر حکم دیتے ہین پھر حضرت نے فرمایا کہ دونو کو
رجم کرو نزدیک مسجد کے دروازے کے دونو کو رجم کیا اللہ تعالی نے انکا احوال بیان فرمایا کہ یحرفون الکلم من بعد
مواضعہ بدل ڈالتے ہین کلمون کو یعنی رجم ہے پیچھے اس سے کہ اللہ نے وضع کیا انکو بیچ جگہہ انکے کے اور عوض اسکے کے

جلد اور رجم لکھدیے ہین یقولون ان اوتیتم ھذا فخذوہ وان لم توتوہ فاحذروا کہتے ہین یہود خیبر کے اگر دیئے جاؤ تم
یہہ حکم محرف یعنے محمد صلے اللہ علیہ وسلم جو جلد کا حکم کرین پس لیلو اسکو اور قبول کرو اور اگر نہ دیئے جاؤ تم یہہ حکم اور
رجم کا حکم کرین پس بچو اور قبول مت کرو ومن یرد اللہ فتنتہ فلن تملک لہ من اللہ شیئا اور جس شخص کا ارادہ
کرے اللہ گمراہ کرنا یا فضیحت کرنا یا ہلاک کرنا اسکا پس ہرگز نہ مالک ہوگا تو واسطے اسکے اللہ کیطرف سے کچھ
چیز کا کہ دور کرے اس فتنے کو اولئک الذین لم یرد اللہ ان یطہر قلوبہم یہہ لوگ وہ ہین کہ نہ
ارادہ کیا اللہ نے یہہ کہ پاک کرے کفر سے دلون انکے کو لہم فی الدنیا خزی واسطے انکے بیچ دنیا کے
رسوائی ہے ولہم فی الاخرۃ عذاب عظیم اور واسطے انکے بیچ آخرت کے عذاب ہے بڑا کہ ہمیشہ دوزخ مین رہینگے
سمعون للکذب اکلون للسحت یہود بہت سننے والے ہین جھوٹ کو بہت کھانیوالے ہین حرام کو رشوت کو
راہ سے حکم پھیرا ہین فان جاءوک فاحکم بینہم او اعرض عنہم پس اگر آوین مقدمے مین تیرے پاس پس حکم کر درمیان
انکے یا منہہ پھیرلے انسے اس آیت مین حق تعالی نے اختیار دیا حضرت کو حکم کرنے نکرنے مین وان تعرض
عنہم فلن یضروک شیئا اور اگر منہہ پھیرلے تو انسے پس ہرگز نہ ضرر پہنچا وینگے تجھکو کچھ وان حکمت فاحکم بینہم
بالقسط اور اگر حکم کرے تو پس حکم کر درمیان انکے ساتھہ انصاف کے ان اللہ یحب المقسطین تحقیق اللہ دوست
رکھتا ہے انصاف کرنیوالونکو وکیف یحکمونک وعندہم التورٰیۃ فیہا حکم اللہ ثم یتولون من بعد ذلک
اور کیونکر حکم کرین تجھکو اور حال یہہ ہے کہ پاس انکے توریت ہے بیچ اسکے حکم ہے اللہ کا ساتھہ رجم کے پھر پھر جاتے ہین پیچھے اسکے
کہ تو حکم کرتا ہے موافق کتاب انکے کے وما اولئک بالمؤمنین اور نہین یہہ لوگ ایمان لانیوالے اوپر
کتاب پر یا تیرے حکم پر انا انزلنا التورٰیۃ فیہا ھدی ونور تحقیق ہمنے اتاری ہے توریت بیچ اسکے ہدایت
ہے طرف حق کے اور روشنائی ہے کہ شبہہ کے اندھیرے کو دور کرے یحکم بہا النبیون الذین اسلموا
حکم کرتے تھے ساتھہ اسکے پیغمبر بنی اسرائیل کے وہ جو مطیع تھے خدا کے للذین ھادوا والربانیون والاحبار بما استحفظوا
من کتاب اللہ اور واسطے ان لوگونکے کہ یہودی ہوئے اور حکم کرتے ہین خدا کے لوگ اور عالم زاہد ساتھہ اس چیز کے
کہ امر کئے گئے تھے محافظت کو کتاب اللہ کے سے کہ توریت ہے یعنے نگاہ رکھنے کا توریت کے تغیر تبدل سے وکانوا
علیہ شہداء اور تھے اوپر کتاب کے گواہ کہ بیان اسکا بیچ کرین جیسے ابن صوریا فلا تخشوا الناس واخشون پس مت
ڈرو لوگون سے حق بات کہتے ہین اور ڈرو مجھہ سے حکم حق مت چھپاؤ ولا تشتروا بایتی ثمنا قلیلا اور مت
مول لو بدلے حکمون اور آیتون ہمارے کے مول تھوڑا کہ مال رشوت ہے ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک
ہم الکفرون اور جو کوئی نہ حکم کرے ساتھہ اس چیز کے کہ نازل کی اللہ نے پس یہہ لوگ وہی ہین کافر یہہ جو
کو فرمایا کہ توریت مین کچھہ لکھا ہے حکم کچھہ کرتے ہین وکتبنا علیہم فیہا ان النفس بالنفس اور لکھا ہمنے اوپر

ربع

بنی اسرائیل کے بیچ توریت کے یہہ کہ ایک جان ماریں بدلے ایک جان کے اور بنی نضیر اپنے حکم کے خلاف عوض ایک
تن کے دو تن بنی قریظہ کے مارتے ہیں وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ وَالْأَنْفَ بِالْأَنْفِ وَالْأُذُنَ بِالْأُذُنِ وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ وَ
الْجُرُوحَ قِصَاصٌ اور آنکھ بدلے آنکھ کے اور ناک بدلے ناک کے اور کان بدلے کان کے اور دانت بدلے دانت کے اور زخموں کا بدلا
فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهِ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهُ پس جو کوئی خیرات کر دلے ساتھ قصاص کے یعنے معاف کر دے پس وہ کفارت
ہے گناہوں کے واسطے اسکے وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ۝ اور جو کوئی نہ حکم کرے
ساتھ اُس چیز کے کہ نازل کی اللہ نے وہ یہود ہیں کہ عوض میں ایک کے دو کو مارتے ہیں پس یہہ لوگ وہی ہیں ظالم
وَقَفَّيْنَا عَلَىٰ آثَارِهِمْ بِعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ مُصَدِّقًا لِمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرَاةِ اور پیچھے بھیجا ہمنے اوپر نشانیوں پیغمبروں کے
عیسی بن مریم کو درانحال کہ سچا کرنیوالا تھا اُس چیز کو جو اسکے آگے تھی توریت سے وَآتَيْنَاهُ الْإِنْجِيلَ فِيهِ هُدًى
وَنُورٌ اور دی ہمنے اسکو انجیل بیچ اسکے ہدایت طرف توحید کے اور روشنی راہ حق کی ہے وَمُصَدِّقًا لِمَا
بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرَاةِ وَهُدًى وَمَوْعِظَةً لِلْمُتَّقِينَ اور سچا کرنیوالی ہے انجیل اصول دین میں اُس چیز کو جو
آگے اسکے تھی توریت سے اور ہدایت اور نصیحت واسطے پرہیزگاروں کے وَلْيَحْكُمْ أَهْلُ الْإِنْجِيلِ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فِيهِ
اور چاہیے کہ حکم کریں انجیل والے عالم ساتھ اُس چیز کے کہ نازل کی ہے اللہ نے بیچ اسکے مراد اس سے وہ حکم ہیں کہ اسوقت
میں کہ منسوخ نہیں ہوئے تھے وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ اور جو کوئی نہ حکم کرے ساتھ اُس چیز
کہ نازل کی اللہ نے مانند یہود کے کہ حکم انجیل سے عدول کرتے تھے پس یہہ لوگ وہی ہیں فاسق کہ حکم خدا سے یا ایمان سے
انکار کرتے ہیں وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْكِتَابِ وَمُهَيْمِنًا عَلَيْهِ اور نازل کی ہمنے طرف تیرے کتاب
قرآن ساتھ حق کے درانحال کہ سچا کرنیوالی ہے اُس چیز کو کہ آگے اسکے ہے جنس کتب منزلہ سے اور نگہبان اوپر
اُس کتب کے کہ جو کوئی اُن کتابوں میں سے تغیر دے قرآن میں معلوم ہو جاتا ہے یا گواہ صحت پر انکے فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ
بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ پس حکم کر درمیان اہل کتاب کے ساتھ اُس چیز کے کہ نازل کی اللہ نے رجم اور تسویہ سے بیچ قصاص کے
یہہ آیت ناسخ ہے حکم تخییر کو کہ پہلی آیت میں گذرا وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَهُمْ عَمَّا جَاءَكَ مِنَ الْحَقِّ اور مت پیروی
کر خواہشوں انکے کی ہر گز اُس چیز سے کہ آئی ہے تیرے پاس حق سے لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنْكُمْ شِرْعَةً وَمِنْهَاجًا
واسطے ہر ایک فرقے کے کیا ہمنے تم میں سے دین اور راہ کہ نص قرآن اور حدیث نبی آخر زمان سے ثابت ہے وَلَوْ
شَاءَ اللَّهُ لَجَعَلَكُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً وَلَٰكِنْ لِيَبْلُوَكُمْ فِي مَا آتَاكُمْ اور اگر چاہتا اللہ البتہ کرتا تمکو امت ایک اور لیکن تو کہ
آزماوے تمکو بیچ اُس چیز کے کہ آئی ہے تمھارے پاس شریعتوں مختلفہ سے مناسب ہر زمانے کے کہ ماننے والا ظاہر ہو
جاوے فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ پس دوڑ کر لو بھلائیوں کو کہ اتباع شرایع ہے إِلَى اللَّهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيعًا فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ
فِيهِ تَخْتَلِفُونَ طرف خدا کے ہے پھر جانا تمھارا سب کا پس خبر دیگا تمکو وقت جزا دینے کے ساتھ اُس چیز کے کہ تھے تم

بیچ اسکے اختلاف کرتے دین کے کام مین وَاَنِ احْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ اور یہہ کہ حکم کر تو درمیان انکے ساتھہ
اُس چیز کے کہ نازل کی اللہ نے سبب نزول اسکا یہہ ہی کہ علماے یہود نے آپسمین مشورہ کیا کہ حضرت کو چلکر کچھہ
فریب دین کہ شاید اپنی راہ سے پھر جاوین پھر آپکے پاس آکر کہا کہ ہم بڑے اشراف ہین جو ہم ایمان لائے تو اور سب
یہودی ایمان لے آوینگے ہم مین اور قوم مین کچھہ قضیہ خون اور مال کا ہی اگر تم حکم موافق رضا ہمارے کرو تو ہم رسالت
تمھاری مانتے ہین حق تعالی نے حضرت کو انکی بات قبول کرنے سے منع فرمایا اور کہا کہ حکم کر ساتھہ اُس چیز کے کہ
نازل کی اللہ نے وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ وَاحْذَرْهُمْ اَنْ يَّفْتِنُوْكَ عَنْۢ بَعْضِ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكَ اور مت پیروی کر
خواہشون انکے کی اور ڈر انسے یہہ کہ بہکا دیوین تجھکو بعضے اُس چیز سے کہ نازل کی اللہ نے طرف تیرے فَاِنْ
تَوَلَّوْا فَاعْلَمْ اَنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّصِيْبَهُمْ بِبَعْضِ ذُنُوْبِهِمْ پس اگر پھر جاوین حکم اللہ کے سے پس جان تو یہہ کہ ارادہ
کرتا ہی اللہ یہہ کہ پکڑے انکو ساتھہ بعضے گناہون انکے کے دنیا مین اور باقی کے عقبی مین وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ
لَفٰسِقُوْنَ اور تحقیق بہت یہودون مین سے البتہ فاسق ہین بعد نزول اس آیت کے یہودون نے کہا ہم تیرے حکم پر
نہین راضی یہہ آیت اُتری کہ اَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُوْنَ پس حکم جاہلیت کا چاہتے ہین حد زنا اور قصاص مین جو
حکم ہی توریت اور قرآن کے راضی نہین ہوتے وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ حُكْمًا لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ اور کون شخص بہتر ہی اللہ
سے حکم مین واسطے اُس قوم کے کہ یقین لاتے ہین لکھا ہی کہ عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ اور ابن ابی حضرتکے حضور مین
جھگڑنے لگے عبادہ نے کہا کہ میرے یہود بہت مددگار اور دوست ہین لیکن مین نے دوستی خدا اور رسول مین سبکو چھوڑا خدا اور رسول کی
دوستی بس ہی عبد اللہ بن ابی نے کہا کہ حوادث زمانے سے ڈرتا ہون مین یہود کو نہین چھوڑ سکتا یہہ آیت اُتری يٰٓاَيُّهَا
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُوْدَ وَالنَّصٰرٰٓى اَوْلِيَآءَ اے لوگو جو ایمان لائے ہو مت پکڑو یہود اور نصاری کو دوست بَعْضُهُمْ
اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ بعض انکے دوست بعض کے ہین واسطے موافق ہونے انکے کے تمھاری مخالفت مین وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ
مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ اور جو کوئی دوست پکڑے انکو تم مین سے پس تحقیق وہ انہین سے ہی نظم یہود و نصاری کو دوست کر
کہ ہی دوستی انکی بدتر ہی یہہ کیا سخت تہدید واقع ہی جان تو کہ انکا محب انکے ہی درمیان اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي
الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ تحقیق اللہ نہین ہدایت کرتا قوم ظالمونکو کہ دشمنونسے دوستی کرکے اپنے پر ظلم کرتے ہین فَتَرَى الَّذِيْنَ فِيْ
قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ يُّسَارِعُوْنَ فِيْهِمْ يَقُوْلُوْنَ نَخْشٰٓى اَنْ تُصِيْبَنَا دَآئِرَةٌ پس دیکھا تو نے ان لوگونکو کہ بیچ دلون
انکے کے آزار ہی نفاق کا جیسے ابن ابی وغیرہ جلدی کرتے ہین بیچ دوستی یہود کے کہتے ہین ڈرتے ہین ہم یہہ کہ پہنچ جاوے ہمکو گردش
زمانیکی یعنے اسلام مغلوب ہو جاوے اور کفار غالب حق تعالی نے اس اندیشے کو انکے باطل کر کر فرمایا فَعَسَى اللّٰهُ اَنْ
يَّاْتِيَ بِالْفَتْحِ پس شتاب ہی کہ اللہ لے آوے فتح کو پیغمبر کے اور مومنون کے واسطے مراد اس سے فتح مکہ ہی یا
یہود کے مواضع جیسے فدک اور خیبر اَوْ اَمْرٍ مِّنْ عِنْدِهٖ یا بھیجے حکم اپنے پاس سے یہود کے قتل اور اخراج کا



فَيُصْبِحُوا عَلٰى مَا اَسَرُّوا فِيْ اَنْفُسِهِمْ نٰدِمِيْنَ ۔ پس ہوجاوین منافق اوپر اُس چیز کے کہ چھپاتے تھے بیچ دلون اپنے کے دوستی یہود یا شک بیچ کام پیغمبر خدا مین پشیمان وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَهٰٓؤُلَاۗءِ الَّذِيْنَ اَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ اِنَّهُمْ لَمَعَكُمْ اور کہینگے وہ لوگ کہ ایمان لائے ہین کیا ہی وہ لوگ جو قسم کھاتے تھے ساتھ خدا کے سخت قسم اپنی کہ تحقیق یہہ ساتھ تمھارے ہین اور اب پردہ انکا فاش ہوگیا اور معلوم ہوا کہ جھوٹ کہتے تھے حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فَاَصْبَحُوْا خٰسِرِيْنَ نابید ہوئے عمل اُنکے پس ہوگئے ٹوٹا پانیوالے کہ دنیا مین فضیحت ہوئی اور آخرت مین ثواب سے محروم رہے يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَنْ يَّرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ اے لوگو جو ایمان لائے ہو جو کوئی پھر جاویگا تم مین سے دین اپنے سے اس آیت مین اخبار غیب ہے وقوع اسکا بعد وفات حضرت کے ہوا کہ تمام عرب مرتد ہوگئے مگر اہل مکہ اور مدینہ اور سوا انکے جیسے اللہ نے چاہا فَسَوْفَ يَاْتِي اللّٰهُ بِقَوْمٍ يُّحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗٓ پس شتاب لاویگا اللہ ایک قوم کو کہ پیار کرتا ہے انکو اور وہ پیار کرتے ہین اسکو اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اَعِزَّةٍ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ نرمی کرنیوالے ہین اوپر مسلمانون کے سختی کرنیوالے ہین اوپر کافرونکے وہ اہل یمن یا اہل فارس تھے یا اشعری کہ بعد نزول اس آیت کے حضرت نے ابو موسی اشعری کی طرف منھہ کرکے کہا ہم قوم ہذا اور تفسیر مین ابن عباس اور حسن بصری سے ہے کہ ابوبکر صدیق اور اصحاب انکے اور مہاجر اور انصار ہین کہ مرتدونکو مارا انکے حق مین حق تعالی نے فرمایا يُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا يَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَاۗىِٕمٍ جہاد کرینگے بیچ راہ اللہ کے اور نہ ڈرینگے ملامت کرنے سے کسی ملامت کرنے والے کے ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاۗءُ یہہ فضل اللہ کا ہے دیتا ہے اسکو جسکو چاہے وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝ اور اللہ کشایش والا ہے اور خلق اپنے کے جاننے والا ہے اسکو جو مستحق اسکا ہے لکھا ہے کہ عبد اللہ بن سلام اپنے یارون کو لیکر حضرت پاس آئے اور عرض کیا کہ بنی قریظہ اور بنی نضیر ہمارے اپنے ہین لیکن بواسطہ اسلام کے اُنھون نے قسم کھائی ہے کہ ہم سے ایک جگہہ جمع ہون اور رشتہ داری رکھین اور ہمارا مکان دور ہے آپکے اصحاب کی بھی مجلس سے ہم محروم ہین ہم کیا کرین یہہ آیت نازل ہوئی کہ اگر یہود دشمنی کرتے ہین تو کرنے دو اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوا سوا اسکے نہین کہ دوست تمھارا ہے اللہ اور رسول اسکا اور وہ لوگ جو ایمان لائے ہین ابن اسلام نے جب یہہ آیت سنی کہا رضینا باللہ ورسولہ وبالمومنین اولیاء یہہ صفت مومنونکی کی ہے الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ رٰكِعُوْنَ وہ لوگ کہ قائم رکھتے ہین نماز کو اور دیتے ہین زکوۃ کو اور حال انکہ وہ رکوع کرنیوالے ہین اکثر تفسیرون مین لکھا ہے کہ یہہ آیت امیر المومنین علی مرتضی رضی اللہ عنہ کی ثنا مین آئی ہے جب یہہ آیت نازل ہوئی حضرت حجرے سے باہر نکلے مسجد مین لوگون کو دیکھا بعضے رکوع مین تھے بعضے قیام مین تھے اور مسجد کے دروازے پر ایک سائل کھڑا تھا اُس سے آپنے پوچھا کہ تجھے کچھہ چیز کسی نے دی ہے اُسنے کہا ہان یہہ انگوٹھی مجھے اس شخص نے دی ہے اور اشارہ علی مرتضے کیطرف کیا آپنے فرمایا کسوقت اُسنے کہا حالت رکوع مین آپنے یہہ آیت پکار کر پڑھی اور کہا خوشخبری ہو تجھکو

ہے علی کہ تیری شان میں حق تعالیٰ نے یہہ آیت نازل کی ومن یتول اللہ ورسولہ والذین امنوا فان حزب
اللہ ہم الغالبون ۰ اور جو کوئی دوست پکڑے اللہ کو اور رسول اسکے کو اور ان لوگوں کو جو ایمان لائے ہیں پس
تحقیق گروہ اللہ کے وہی ہیں غالب حدیث میں ہے کہ رفاعہ بن زید اور سوید بن حارث یہودی اظہار اسلام کرتے
تھے آخر منافق ہوگئے بعضے اصحاب سے اور انسے دوستی تھی حق تعالیٰ نے یہہ آیت اتاری یا ایہا الذین امنوا
لا تتخذوا الذین اتخذوا دینکم ہزوا ولعبا من الذین اوتوا الکتاب من قبلکم والکفار اولیاء
اے لوگو جو ایمان لائے ہو مت پکڑو ان لوگوں کو کہ پکڑتے ہیں وہ دین تمھارے کو ٹھٹھا اور کھیل ان لوگوں میں سے
کہ دیئے گئے ہیں کتاب توریت پہلے تم سے اور کافروں کو دوست واتقوا اللہ ان کنتم مؤمنین اور ڈرو اللہ
جو اسنے منع کیا اس سے باز رہو اگر ہو تم ایمان والے کیونکہ مقتضائے ایمان حقیقی یہہ ہے کہ دشمنان خدا سے دوستی مت کرو
بہت دیتی مت کیجے رافت عدو اللہ سے نہ کیونکہ وارد ہوئی ہے اللہ کی درگاہ سے واذا نادیتم الی الصلوٰۃ
اتخذوہا ہزوا ولعبا اور جب پکارتے ہو تم لوگوں کو طرف نماز کے پکڑتے ہیں اسکو ٹھٹھا اور کھیل سمجھ لیجیے کہ جب
مسلمان اذان سنکر نماز کو اٹھتے تھے تو یہود آپس میں بطریق استہزا کہتے تھے قاموا لا قاموا صلوا لا صلوا اور
ہنستے تھے معالم التنزیل میں ہے کہ ایک ترسا مدینہ میں تھا جب موذن اشہد ان محمدا رسول اللہ کہتا
تو وہ ملعون کہتا جل جائیو جھوٹ کہنے والا ایک رات خدمتگار کے ہاتھ سے اسکے گھر کو آگ لگ گئی وہ مع اہل
وعیال جلکر رہ گیا بیت آتش قہر الٰہی سے نہ جل جاوے وہ کیوں نہ ایسے محبوب خدا سے جو کرے بے ادبی ذالک
بانہم قوم لا یعقلون یہہ ٹھٹھا انکا ساتھ اذان کے واسطے اسکے ہے کہ وہ ایک قوم ہیں کہ نہیں سمجھتے اسبا کو
کہ دین کی کام ٹھٹھا کرنا کیا عذاب لاتا ہے لکھا ہے کہ ابو یاسر بن خطب اور رافع بن ابی رافع کئی یہودیوں کو
لئے ہوئے حضرت کے پاس آئے اور پوچھا کہ تم کس پیغمبر پر مومن سے ایمان رکھتے ہو آپ نے فرمایا کہ ایمان رکھتا ہوں
خدا پر اور جو مجھ پر نازل کیا ہے اور ما انزل الی ابراہیم واسمٰعیل واسحق ساری آیت پڑھدی جب حضرت عیسیٰ کا
نام آیا انہوں نے انکے نبوت کا انکار کیا اور کہا قسم خدا کی نہیں جانتے ہیں تمھارے دین سے بدتر کوئی دین اور
تم سے زیادہ کوئی دین والا دونوں جہاں میں یہہ آیت اتری قل یا اہل الکتب ہل تنقمون منا الا ان
امنا باللہ وما انزل الینا وما انزل من قبل کہہ اے یہود نہیں عیب پکڑتے تم ہم سے مگر یہہ
کہ ایمان لائے ہم ساتھ اللہ کے اور ساتھ اس چیز کے کہ اتاری گئی طرف ہماری یعنے قرآن اور ساتھ اس چیز کے کہ اتاری
گئی پہلے اس سے مثل توریت اور انجیل اور تمام کتابوں کے وان اکثرکم فاسقون اور یہہ اسواسطے ہے کہ
اکثر تمھارے فاسق ہیں قل ہل انبئکم بشر من ذالک مثوبۃ عند اللہ کہہ کہ کیا خبر دوں میں تمکو ساتھ
بدتر کے اس جزا میں نزدیک اللہ کے یعنے تم کہتے ہو کہ تمھارا دین سب دینوں سے بدتر ہے اور تم سب

دین والون سے بے نصیب زیادہ ہو اس سے مین بدتر دین والا جزا مین نزدیک اللہ کے بتا دون مَنْ لَّعَنَهُ
اللّٰهُ وَغَضِبَ عَلَيْهِ وہ شخص ہے کہ لعنت کی اسکو اللہ نے اور غضب ہوا اوپر اسکے اور وہ یہود ہین کہ اللہ نے
اپنی رحمت سے دور کر کر غضب مین ڈالا ہے وَجَعَلَ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ اور کئے انمین سے بندر صورت مسخ کرکے جیسے
اصحاب سبت وَالْخَنَازِيْرَ اور سور جیسے منکر مائدہ عیسیٰ کے وَعَبَدَ الطَّاغُوْتَ اور وہ شخص کہ بندگی کی اُن
کی جیسے گوسالہ پرست یا مراد کعب بن اشرف ہے یا وہ ہے کہ معصیت مین فرمانبردار شیطان ہے اُولٰٓئِكَ شَرٌّ
مَّكَانًا وَّاَضَلُّ عَنْ سَوَاۗءِ السَّبِيْلِ یہہ لوگ بدتر مین جگہہ مین یعنے قیامت کو بری جگہہ مین ہونگے اور بہت
بہکے ہوئے ہین راہ سیدھی سے وَاِذَا جَاۗءُوْكُمْ قَالُوْٓا اٰمَنَّا وَقَدْ دَّخَلُوْا بِالْكُفْرِ وَهُمْ قَدْ خَرَجُوْا بِهٖ اور جب
آتے ہین تمھارے پاس منافق یہود وغیرہ کہتے ہین ایمان لائے ہم اور تحقیق داخل ہوئے ہین ساتھ کفر کے اور وہ تحقیق
نکل گئے ہین ساتھ اسکے یعنے کفر اُنکے ساتھ ہے دخول اور خروج مین وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا يَكْتُمُوْنَ اور اللہ
خوب جانتا ہے ساتھ اُس چیز کے کہ ہین وہ چھپاتے کفر اور نفاق سے وَتَرٰى كَثِيْرًا مِّنْهُمْ يُسَارِعُوْنَ فِي الْاِثْمِ
وَالْعُدْوَانِ وَاَكْلِهِمُ السُّحْتَ اور دیکھا تو نے بہت منافقون اور یہودیون سے جلدی کرتے ہین بیچ گناہ کے اور تعدی کے
اور بیچ کھانے اُنکے کے رشوت اور ربا کو لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ البتہ برا ہے جو تھے وہ کرتے لَوْلَا يَنْهٰىهُمُ
الرَّبّٰنِيُّوْنَ وَالْاَحْبَارُ عَنْ قَوْلِهِمُ الْاِثْمَ وَاَكْلِهِمُ السُّحْتَ کیون نہ منع کیا انکو درویشون نے اور عالمون نے
بولنے اُنکے سے جھوٹ کو اور کھانے اُنکے سے رشوت یا ربا کو لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ البتہ برا ہے جو کچھ کرتے ہین
وہ کرتے اور نہی اور منع مین اُنکے دریغ رکھتے ہین لکھا ہے کہ ہجرت سے پہلے مدینے مین یہود کے پاس مال بہت تھا عیش
و عشرت کرتے تھے جب آپ تشریف لائے انھون نے انکار اور عناد کیا حق تعالیٰ نے برکت اُنکے مال کی اُٹھا لی
اسباب معیشت مین نقصان آنے لگا کلام بیہودہ بکنے لگے اُنکے احوال کی حق تعالیٰ خبر دیتا ہے وَقَالَتِ
الْيَهُوْدُ يَدُ اللّٰهِ مَغْلُوْلَةٌ اور کہا یہود نے ہاتھ اللہ کے بند ہین یہہ کنایہ ہے بخل سے یعنے ہمین کچھ نہین دیتا
اور روزی ہم پر تنگ کرتا ہے غُلَّتْ اَيْدِيْهِمْ وَلُعِنُوْا بِمَا قَالُوْا ۘ بند کئے گئے ہین ہاتھ اُنکے خیر سے اور
لعنت کئے گئے سبب اُس چیز کے کہ کہا انھون کلام بیہودہ بَلْ يَدٰهُ مَبْسُوْطَتٰنِ يُنْفِقُ كَيْفَ يَشَاۗءُ بلکہ دونو ہاتھ
اُسکے کشادہ ہین خرچ کرتا ہے جسطرح چاہتا ہے سمجھ لیجئے کہ یہہ آیت متشابہات سے ہے ایمان ہمارا ہے اسپر
اور عقل سے ہمارے ورا ہے جیسا اُسکے لائق ہے ویسا اُسکا ہاتھ ہے اور یہہ کنایہ ہے کمال جود سے
دونون ہاتھون سے دیتا ہے یعنے کثیر الاعطا ہے وَلَيَزِيْدَنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ مَّآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ طُغْيَانًا
وَّكُفْرًا اور البتہ زیادہ کریگا بہت کو یہود مین سے جو کچھ اُتارا گیا طرف تیرے پروردگار تیرے سے نافرمانی
اور کفر یعنے قرآن سنکر نافرمانی اور کفر یہود کا اور زیادہ ہوگا اگرچہ قرآن دافع کفر و طغیان ہے لیکن انکی ان دونو

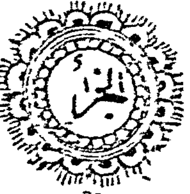
صفتونکو بڑھائیگا جیسے غذای لطیف سے صحیح کو قوت دیتی ہے اور مریض کو سبب افزونی مرض ہوتی ہے
والقینا بینہم العداوۃ والبغضاء الی یوم القیمۃ اور ڈالی ہمنے درمیان انکے یعنی فرقون یہود کے جیسے
قریظہ اور نضیر عداوت اور بغض روز قیامت تک کلما اوقدوا نارا للحرب اطفاھا اللہ ویسعون فی
الارض فسادا جسوقت جلاتے ہین آگ واسطے لڑائی کے ساتھہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بجھا دیتا ہے
اسکو اللہ اسطرح کہ آپسمین انکے پھوٹ پڑجاتی ہے اور دوڑتے ہین بیچ زمین کے فساد کو واللہ لایحب
المفسدین اور اللہ دوست نہین رکھتا فساد کرنیوالونکو ولو ان اھل الکتب امنوا واتقوا لکفرنا عنہم
سیاتہم ولادخلنہم جنت النعیم اور اگر تحقیق اہل کتاب ایمان لاتے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر اور پرہیزگاری
کرتے گناہون سے یا یہودیت اور نصرانیت سے البتہ دور کرتے ہم انسے برائیان اور گناہ انکے اور البتہ داخل
کرتے ہین ہم بہشتون نعمت کے ہین ولو انہم اقاموا التورٰیۃ والانجیل وما انزل الیہم من ربہم
اور اگر وہ قائم رکھتے احکام توریت کو اور انجیل کو یعنے اسپر عمل کرتے اور جو کچھ اتارا گیا ہے طرف انکے پروردگار
انکے سے کہ قرآن ہے اسپر عمل کرتے لاکلوا من فوقہم ومن تحت ارجلہم البتہ کھاتے وہ روزی اپنی کو
اوپر اپنے سے اور نیچے پاؤں اپنے سے یعنے روزی فراخ ہوتی اوپر سے مینہہ برستا نیچے زمین مین روئیدگی
ہوتی یا اسقدر میوہ ہوتا کہ درختون سے اوپر سے بھی توڑتے اور نیچے سے زمین پر گرا ہوا بھی چنتے منہم
امۃ مقتصدۃ بعضے ان یہود ومین سے ایک جماعت ہے بیچ راہ کے میانہ رو چلنے والے یعنے پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم پر ایمان لائے وکثیر منہم ساء ما یعملون اور بہت انہین سے برا ہے جو کچھ کہ کرتے ہین ۵
یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک ای پیغمبر پہنچا تمام خلائق کو جو کچھ اتارا گیا ہے طرف تیری
پروردگار تیرے سے یعنے جو احکام دین کے اترے ہین وان لم تفعل فما بلغت رسالتہ اور اگر نکرے تو
اور تمام احکام کو نہ پہنچاوے پس نہ پہنچایا تونے پیغام اسکا کیونکہ بعضے کا چھپانا ضایع کرنا اسکو جیسے ایک رکن
نماز کا اگر ترک کرے نماز نہین ہوتی واللہ یعصمک من الناس اور اللہ بچاویگا تجھکو لوگون سے کوئی
تجھے نہین مار سکیگا ان اللہ لایھدی القوم الکفرین تحقیق اللہ نہین ہدایت کرتا قوم کافرونکو انس سے
منقول ہے کہ حضرت کی پاسبانی کیا کرتے تھے جب یہہ آیت نازل ہوئی آپنے قبہ ادیم دوختہ سے سر نکال کر فرمایا
کہ ای لوگو باز رہو کہ خدانے مجھے نگاہ رکھا قل یاھل الکتب لستم علی شیء حتی تقیموا التورٰیۃ والانجیل وما انزل
الیکم من ربکم کہہ ای اہل کتاب نہین ہو تم اوپر کسی چیز کے دین سے یہانتک کہ قائم کرو تم حکم توریت کو
اور انجیل کو کہ ایمان لانے کا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر دونو کتابون مین امر ہے اور
قائم کرو اوامر اور نواہی اسکے کو کہ اتارا گیا طرف تمھارے پروردگار تمھارے سے یعنے قرآن

وَلَيَزِيدَنَّ كَثِيرًا مِّنْهُم مَّا أُنزِلَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ طُغْيَانًا وَكُفْرًا ط اور البتہ زیادہ کریگا بہت کو یہود اور ترسا سے
جو کچھ اتارا گیا ہے طرف تیرے پروردگار تیرے سے یعنی سنا قرآن کا سرکشی اور کفر فَلَا تَأْسَ عَلَى الْقَوْمِ
الْكَافِرِينَ ۝ پس مت غم کھا اوپر زیادتی سرکشی کے اوپر کفر قوم کافروں کے إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ هَادُوا
وَالصَّابِئُونَ وَالنَّصَارَىٰ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۝
تحقیق جو لوگ کہ ایمان لائے زبان سے اور جو لوگ کہ یہودی ہوئے اور بیدین اور ترسا جو کوئی
ایمان لائے انہیں سے دل کے اخلاص سے ساتھ اللہ کے اور دن قیامت کے اور کام کرے اچھے پس نہیں
ڈر اوپر انکے عذاب کا اور نہیں وہ کہ غم کھاوین فوت ثواب سے لَقَدْ أَخَذْنَا مِيثَاقَ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَأَرْسَلْنَا
إِلَيْهِمْ رُسُلًا تحقیق لیا ہمنے عہد زبانی انبیا کے بنی اسرائیل کا توحید میں اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے نبوت کے اقرار کرنے میں اور پہنچائے ہمنے طرف انکے پیغمبر اول موسی اور آخر عیسی علیہما السلام كُلَّمَا جَاءَهُمْ
رَسُولٌ بِمَا لَا تَهْوَىٰ أَنفُسُهُمْ فَرِيقًا كَذَّبُوا وَفَرِيقًا يَقْتُلُونَ ۝ جس وقت آئے انکے پاس پیغمبر ساتھ اس
چیز کے کہ نہ چاہتے تھے جی انکے تکالیف شرعیہ سے ایک فرقے کو جھٹلا دیا مانند عیسی اور محمد کے علیہما الصلوۃ
والتسلیمات اور ایک فرقہ کو مار ڈالتے ہیں مثل زکریا اور یحیی اور اشعیا کے علیہما السلام وَحَسِبُوا أَلَّا
تَكُونَ فِتْنَةٌ فَعَمُوا وَصَمُّوا اور گمان کیا بنی اسرائیل نے یہہ کہ نہوگا کچھ فتنہ انکو مارنے اور جھٹلانے پیغمبروں کے
سے پس اندھے ہوئے حق دیکھنے سے اور بہرے ہوئے حق بات سننے سے بعد حضرت موسی علیہ السلام کے
ثُمَّ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ پھر پھرا اللہ نے اوپر انکے توبہ کو حضرت عیسی علیہ السلام کے وقت میں ثُمَّ عَمُوا وَصَمُّوا
پھر اندھے اور بہرے ہوئے كَثِيرٌ مِّنْهُمْ بہت انہیں سے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار کرکے
وَاللَّهُ بَصِيرٌ بِمَا يَعْمَلُونَ اور اللہ دیکھنے والا ہے ساتھ اس چیز کے کہ کرتے ہیں یہہ اور مناسب اسکے سزا دیگا
لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ تحقیق کافر ہوئے وہ لوگ کہ کہتے ہیں تحقیق اللہ وہ ہی مسیح بیٹا
مریم کا وَقَالَ الْمَسِيحُ يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ اعْبُدُوا اللَّهَ رَبِّي وَرَبَّكُمْ اور کہا مسیح نے ای بنی اسرائیل عبادت کرو اللہ کی
کہ پروردگار میرا ہے اور پروردگار تمہارا ہے نظم اپنا سا جانو مجھے کو خوب ہوں نہ بندہ ہوں مخلوق ہوں مربوب ہوں
بندگی رب کی کرو ای جاہلو نہ غافل سنتے بھی نہو ای غافلو نہ بندگی بندے کی کرنا جہل ہے نہ جو کرے یہہ سخت وہ اہل
ہے نہ ہوتا ہے مخلوق بھی خالق کہیں نہ میں ہوں مخلوق خدا خالق نہیں نہ میرا اور تم سب کا وہ خالق
ہے ایک نہ ہم ہیں سب مرزوق اور رازق ہے ایک نہ ہے وہی لائق عبادت کے خدا نہ اور نکوئی
معبود ہی اسکے سوا إِنَّهُ مَن يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَأْوَاهُ النَّارُ تحقیق شان یہہ ہے کہ جو کوئی شریک
لاوے ساتھ اللہ کے پس تحقیق حرام کیا اللہ نے واسطے اسکے بہشت اور جگہہ اسکی دوزخ ہے وَمَا لِلظَّالِمِينَ

مِنْ اَنْصَارٍ اور نہیں واسطے ظالموں کے کہ اللہ کو چھوڑ کر اوروں کی عبادت کرتے ہیں کوئی مدد دینے والا کہ عذاب
اُنسے دفع کرے لَقَدْ کَفَرَ الَّذِیْنَ قَالُوْا اِنَّ اللّٰهَ ثَالِثُ ثَلٰثَةٍ البتہ تحقیق کافر ہوئے وہ لوگ کہ کہتے ہیں تحقیق
اللہ تیسرا ہے تین میں کا سمجھیے کہ مراد تین سے ایک فرقہ ہے نصاری کا انکا یہہ اعتقاد ہے کہ خدائی تین
میں بٹی ہے اللہ اور مریم اور عیسی میں وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اِلٰهٌ وَّاحِدٌ اور حال یہہ ہے کہ نہیں کوئی مستحق
عبادت کے مگر اللہ ایک کہ کوئی شرکت کی دیرہ وحدانیت اسکی کو نہیں پہنچے وَاِنْ لَّمْ یَنْتَهُوْا عَمَّا یَقُوْلُوْنَ
لَیَمَسَّنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ اور نہ باز رہینگے یہہ قوم اس چیز سے کہ کہتے ہیں اور اللہ کو ایک نجانینگے البتہ
لگیگا ان لوگوں کو کہ کافر ہوئے ان ترسائیوں میں سے عذاب دردینے والا اَفَلَا یَتُوْبُوْنَ اِلَى اللّٰهِ وَیَسْتَغْفِرُوْنَهٗ کیا پس
نہیں توبہ کرتے طرف اللہ کے اس قول اپنے سے کہ کہتے ہیں اللہ تیسرا ہے تین میں کا اور نہیں بخشش
مانگتے اس سے اللہ کو ایک جان کر یہہ استفہام معنی امر ہے یعنے چاہئے کہ توبہ کریں اور بخشش مانگیں
وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ اور اللہ بخشنے والا ہے توبہ کرنیوالوں کا مہربان ہے بخشش مانگنے والوں پر مَا الْمَسِیْحُ
ابْنُ مَرْیَمَ اِلَّا رَسُوْلٌ نہیں مسیح بن مریم مگر پیغمبر قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ تحقیق گذرے ہیں پہلے اس سے
پیغمبر اور انکو معجزے دئیے تھے جیسے عیسی کو دیئے اگر عیسی مردا جلاتا تھا تو موسی عصا کو اژدہا کر ڈالتا تھا کہ اسے
بھی نادر ہے اور جو عیسی بن باپ کے پیدا ہوا تو آدم بن ماں باپ کے پیدا ہوا یہہ اس سے عجب تر ہے پس
معجزے پیغمبر و نکے ہیں لیے خدا نہیں کرتے وَاُمُّهٗ صِدِّیْقَةٌ اور ماں اسکی اولیا سے ہے اور سچا کرنیوالی
ہے آیات ربانی کو چنانچہ کہا ہے وصدقت بکلمات ربہا وکتبہ كَانَا یَاْكُلٰنِ الطَّعَامَ تھے دونوں مریم اور عیسی
کہاتے تھے کھانا جیسے اور سب کہاتے ہیں پس جو محتاج غذا کا ہو وہ اللہ نہیں اُنْظُرْ كَیْفَ نُبَیِّنُ لَهُمُ الْاٰیٰتِ
ثُمَّ انْظُرْ اَنّٰى یُؤْفَكُوْنَ دیکھ کیونکہ بیان کرتے ہیں ہم واسطے انکے نشانیاں وحدانیت اپنے کی پھر
دیکھ احوال انکا کہاں سے پلٹائے جاتے ہیں قبول کرنے حق کے سے قُلْ اَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا یَمْلِكُ
لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا کہہ کیا عبادت کرتے ہو تم سوا اللہ کے اس چیز کی کہ نہیں مالک واسطے تمہارے ضرر میں
اور نہ نفع میں یعنے عیسی کو یہہ قدرت نہیں کہ خدا کی طرح سے ضرر تمسے دور کرے اور نفع بخشے وَاللّٰهُ
هُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ اور اللہ وہی ہے سننے والا اچھوتی باتیں تمہارے جاننے والا اعتقاد تمہارے
قُلْ یٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِیْ دِیْنِكُمْ غَیْرَ الْحَقِّ کہہ اے اہل کتاب کے مت زیادتی کرو بیچ دین اپنے کے سوا حق
یعنے اے یہود مبالغہ مذمت عیسی میں مت کرو اور اے نصاری افراط مدح میں عیسی کے مت کرو وَلَا تَتَّبِعُوْٓا
اَهْوَآءَ قَوْمٍ قَدْ ضَلُّوْا مِنْ قَبْلُ وَاَضَلُّوْا كَثِیْرًا وَّضَلُّوْا عَنْ سَوَآءِ السَّبِیْلِ اور مت پیروی کرو خواہشوں کی اس
قوم کے کہ تحقیق گمراہ ہوئے پہلے بعثت پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم سے اور گمراہ کیا بہتوں کو اور ثابت رہے بہکنے پر

ع

راہ سیدھی سے بعد بعثت پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے لُعِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ عَلٰى لِسَانِ دَاوٗدَ وَ
عِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ لعنت کئے گئے وہ لوگ جو کافر ہوئے بنی اسرائیل سے یعنے یہود اوپر زبان داؤد علیہ السلام
کے کہ اہل ایلہ کو انھوں نے کہا اللّٰھم العنھم اور اوپر زبان عیسی علیہ السلام کے کہ انہوں نے اصحاب مائدہ کو بھی کہا
ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ یہہ لعنت انکو سبب اسکے تھی کہ نافرمانی کرتے تھے اور تھے وہ حد سے نکل جاتے
كَانُوْا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُّنْكَرٍ فَعَلُوْهُ تھے وہ کہ ایک دوسرے کو منع نہیں کرتے تھے برے کام سے کہ کرتے تھے اسکو
لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ البتہ برا ہے جو کچھ تھے کرتے اس آیت میں تہدید عظیم ہے برے کام سے منع نکرنے پر
تَرٰى كَثِيْرًا مِّنْهُمْ يَتَوَلَّوْنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا دیکھتا ہے تو بہت کو اہل کتاب میں سے کہ مسلمان کے حسد کے سبب سے دوستی
کرتے ہیں اُن لوگوں سے کہ کافر ہوویں جیسے کعب بن اشرف کہ بعد غزوہ بدر کبر کے مکے کو گیا اور مشرکوں کو مسلمانوں کے
جنگ پر حرص دلائی لَبِئْسَ مَا قَدَّمَتْ لَهُمْ اَنْفُسُهُمْ اَنْ سَخِطَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَفِي الْعَذَابِ هُمْ خٰلِدُوْنَ البتہ برا ہے
جو کچھ کہ آگے بھیجا ہے واسطے انکے جانوں انکی نے اور وہ کیا چیز ہے یہہ کہ ناخوش ہوا اللہ اوپر انکے اور بیچ
عذاب کے وہ ہمیشہ رہنے والے ہیں وَلَوْ كَانُوْا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالنَّبِيِّ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مَا اتَّخَذُوْهُمْ اَوْلِيَآءَ
اور اگر ہوتے یہود کہ ایمان لاتے ساتھ اللہ کے اور پیغمبر اپنے کے اور اس چیز کے کہ نازل کی گئی ہے طرف اس پیغمبر
کے نہ پکڑتے مشرکوں کو دوست کیونکہ موسی کا فرمان اور توریت کا حکم یہہ ہے کہ کافروں کو دوست نہ پکڑو یا مراد
اس سے منافق ہیں کہ اگر یہہ ایمان محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر اور قرآن پر رکھتے اہل کفر دوستی نکرتے وَلٰكِنَّ كَثِيْرًا
مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ اور لیکن بہت یہود اور منافقوں میں سے خارج ہیں دائرہ اسلام سے لَتَجِدَنَّ اَشَدَّ
النَّاسِ عَدَاوَةً لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا الْيَهُوْدَ وَالَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا البتہ پاویگا تو سخت تر لوگوں سے عداوت میں واسطے اُن
لوگوں کے کہ ایمان لائے ہیں یہود کو اور اُن لوگوں کو کہ شرک لائے ہیں یعنے بڑے دشمن مسلمانوں کے یہود اور
مشرک ہیں اسیواسطے مخالفت میں تمھارے موافقت رکھتے ہیں وَلَتَجِدَنَّ اَقْرَبَهُمْ مَّوَدَّةً لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ
قَالُوْٓا اِنَّا نَصٰرٰى اور البتہ پاویگا تو نزدیک تر آدمیوں کا دوستی میں واسطے اُن لوگوں کے کہ ایمان لائے ہیں
اُن لوگوں کو کہ کہتے ہیں کہ ہم نصاری ہیں کیونکہ دل انکے نرم ہیں یہود سے ذٰلِكَ بِاَنَّ مِنْهُمْ قِسِّيْسِيْنَ وَرُهْبَانًا
وَّاَنَّهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ یہہ نزدیک دوستی میں اسواسطے ہے کہ بعضے اُنمیں سے دانایان راست گو ہیں اور عباد
کرنیوالے ہیں اور یہہ کہ وہ نہیں تکبر کرتے حق کے قبول کرنے سے مراد اس سے نجاشی اور اصحاب اسکے ہیں
کیونکہ نصاری مسلمانوں کے قتل میں اور بلاد اسلام کے خراب کرنے میں یہود سے کم نہیں لیکن حبشہ والے نصاری
کہ جعفر ابی طالب سے قرآن سنکر نرم دل ہوگئے تھے اور نجاشی کے ساتھ اکثر ایمان لائے تھے اور بعضوں نے
کہا ہے کہ جب جعفر رض نے حبشہ سے مراجعت کی نجاشی نے ستر آدمی عالم اپنے خدمت نبوی میں بھیجے جب یہہ آپکے



پاس پہنچے آپ نے سورہ یس پڑھی یہہ بہت روئے اور احکام اسلام کے قبول کئے اور کہا آمین کہ قرآن مشابہت تام رکھتا ہی ساتھ اس چیز کے کہ عیسی پر اتری تھی مقصود فالماان انا نصاری سے وہ لوگ ہین واللہ اعلم

وَاِذَا سَمِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَى الرَّسُوْلِ اور جب سنتے ہین یہہ حلما اور عباد جعفر طیار سے یا نبی مختار صلے اللہ علیہ وسلم سے وہ چیز کہ نازل کی گئی ہے طرف پیغمبر کے یعنے قرآن شریف تَرٰٓى اَعْيُنَهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوْا مِنَ الْحَقِّ دیکھتا ہی تو انکھون انکے کو کہ ترمی دلکے سبب بہتے ہین آنسوون سے اس چیز سے کہ پہچانا ہی انہون حق سے يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ کہتے ہین ای پروردگار ہمارے ایمان لائے ہم اس کلام اور اس پیغمبر پر پس لکھہ ہمکو شاہدون سے کہ شاہدی دی حقیقت پر قرآن کے اور نبوت پر نبی آخر الزمان کے یا ہمین داخل کر امت مین محمد الرسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کہ شاہد انبیا کے ہین قیامت کے دن حدیث مین ہی کہ جعفر طیار کے لوگون کو یہود مدینہ نے سرزنش کی کہ کیا جلدی ایمان لائے ہین ہمین مدت ہوئی کہ دعوت کرتے ہین اور ہم ایمان نہین لاتے یا اہل حبشہ کو یا نجاشی کو کہا کہ ایمان لائے تم اسپر کہ نہین دیکھا تمنے اسکو حق تعالے خبر دیتا ہی کہ انہون نے جواب مین کہا وَمَا لَنَا لَا نُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَا جَآءَنَا مِنَ الْحَقِّ اور کیا ہی ہمکو کہ نہ ایمان لاوین ہم ساتھ اللہ کے اور ساتھ اس چیز کے کہ آئی ہی ہمارے پاس حق سے یعنے کتاب اور پیغمبر وَنَطْمَعُ اَنْ يُّدْخِلَنَا رَبُّنَا مَعَ الْقَوْمِ الصّٰلِحِيْنَ ۝ اور حال یہہ ہی کہ طمع رکھتے ہین ہم یہہ کہ داخل کرے ہمکو پروردگار ہمارا ساتھ قوم صالحون کے کہ امت حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہین فَاَثَابَهُمُ اللّٰهُ بِمَا قَالُوْا جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا پس ثواب دیا انکو اللہ نے بدلے اسکے جو کہا انہون نے اخلاص اور اعتقاد سے بہشتین کہ چلتی ہین نیچے درختون اور حویلیون انکے کے نہرین ہمیشہ رہنے والے ہین بیچ اسکے وَذٰلِكَ جَزَآءُ الْمُحْسِنِيْنَ اور یہی ہی بدلا نیکی کرنیوالون کا وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ۝ اور جو لوگ کہ کافر ہوئے اور جھٹلایا انشانیون ہماری کو یہہ لوگ رہنے والے دوزخ کے ہین لکھا ہی کہ ایکدن پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم احوال قیامت کا بیان فرماتے تھے دس آدمی کہ انمین سے ابوبکر اور علی اور ابن مسعود اور مقداد اور ابوذر اور سلمان رضی اللہ عنہم تھے عثمان بن مظعون کے گھر جمع ہوئے اور اتفاق کر کے یہہ بات مقرر کی کہ باقی عمر دنکو صیام رات کو قیام کیجے اور بچھون پر نہ سوئیے اور گوشت اور چربی نہ کھائیے اور صحبت عورتون سے نکیجے کلیم پوش ہو کر بیٹھہ رہیے اور اس عزم کو موکد بقسم کیا یہہ خبر حضرت کو پہنچی آپ نے انکو کہا کہ مین مامور اسکا نہین جو تمنے ٹھہرایا ہی تمپر تمہارے نفس کا حق ہی روزہ بھی رکھو اور افطار بھی کرو اور شب کو سوؤ بھی اور جاگو بھی کہ مین سوتا ہون اور جاگتا ہون روزہ رکھتا ہون اور نہین رکھتا گوشت اور چربی کھاتا ہون عورتون سے صحبت کرتا ہون فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِيْ فَلَيْسَ مِنِّيْ پس جو شخص کہ پھرے سنت میری سے پس نہین

مجھ سے حق تعالیٰ نے یہہ آیت نازل کی یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَیِّبٰتِ مَآ اَحَلَّ اللّٰہُ لَکُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا
اے لوگو جو ایمان لائے ہو مت حرام کرو اپنے پاکیزہ وہ چیزیں کہ حلال کین ہین اللہ نے واسطے تمھارے
اور مت نکل جاؤ حد سے اللہ کے کہ حلال کو حرام کرلو اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ تحقیق اللہ نہین دوست رکھتا
حد سے نکل جانیوالونکو وَکُلُوْا مِمَّا رَزَقَکُمُ اللّٰہُ حَلٰلًا طَیِّبًا اور کھاؤ اُس چیز سے کہ دی ہے تمکو اللہ نے درانحال
کہ حلال پاکیزہ ہو وَّاتَّقُوا اللّٰہَ الَّذِیْٓ اَنْتُمْ بِہٖ مُؤْمِنُوْنَ اور ڈرو اللہ سے حرام کرنے مین حلال کے وہ اللہ کہ ہو تم
ساتھ اُسکے ایمان لائے بعد نزول اس آیت کے اُن دس شخصون نے کہا ہمنے جو قسم کھائی اُسکا کیا علاج کرین یہہ
آیت اُتری کہ لَا یُؤَاخِذُکُمُ اللّٰہُ بِاللَّغْوِ فِیْٓ اَیْمَانِکُمْ نہین پکڑیگا تمکو اللہ ساتھ بے قصور کے بیچ قسمون تمھارے
سمجھ لیجیے کہ امام اعظم کے نزدیک قسم لغو وہ ہے کہ قسم کھاوے ایک چیز پر اس گمان پر کہ ہے اور وہ ہو ویسے مواخذہ
شرع مین نہین اور امام شافعی کے نزدیک بے قصد جو زبان سے نکلے جیسے لا واللہ و بلیٰ واللہ وَلٰکِنْ یُّؤَاخِذُکُمْ
بِمَا عَقَّدْتُّمُ الْاَیْمَانَ اور لیکن پکڑتا ہے تمکو ساتھ اس چیز کے کہ گرہ باندھی تمنے قسمون کی اور یمین معقود
وہ ہے کہ زبان سے قسم کھائی اور دل سے قصد کرے پھر جو ایسی قسم توڑے فَکَفَّارَتُہٗٓ اِطْعَامُ عَشَرَۃِ
مَسٰکِیْنَ پس کفارت اُسکی کھلانا دس مسکینون کا ہے بمذہب امام اعظم نصف صاع جو اور گیہون اور خرما ہے
کہ دو سیر ہوتا ہے پینتالیس پیسے بھر کے سیر سے اٹھارہ ماشے کے پیسے سے اسقدر ہر مسکین کو طعام دے
مِنْ اَوْسَطِ مَا تُطْعِمُوْنَ اَھْلِیْکُمْ اَوْ کِسْوَتُھُمْ درمیان سے اُس چیز کے کہ کھلاتے ہو تم اہل اپنے کو یعنی بہت اچھا
نہ برا یا پہنانا دس مسکینونکا ہے ہر ایک کو ایسی پوشش دے کہ جس سے نماز پڑھی جاے یہہ مذہب امام اعظم کا ہے اور
اورون کے نزدیک ستر عورت کے قدر کفایت کرتا ہے اَوْ تَحْرِیْرُ رَقَبَۃٍ یا آزاد کرنا ایک گردن کا ہے یعنی بندہ
آزاد کرے سالم بے عیب خواہ مومن ہو خواہ کافر یہہ مذہب حنفی ہے اور شافعی کے نزدیک ایمان شرط ہے
فَمَنْ لَّمْ یَجِدْ فَصِیَامُ ثَلٰثَةِ اَیَّامٍ پس جو کوئی نہ پاوے یہہ کفارت تو پس روزے رکھے تین دن کے پے در پے
اور شافعی کے نزدیک تتابع شرط نہین ذٰلِکَ کَفَّارَةُ اَیْمَانِکُمْ اِذَا حَلَفْتُمْ یہہ ہے کفارت قسمون تمھاری
کی جب قسم کھاؤ تم و توڑو وَاحْفَظُوْٓا اَیْمَانَکُمْ اور محافظت کیا کرو قسمون اپنی کی کہ کہا کرو مت توڑا کرو یا کہا ہے
نگرو کَذٰلِکَ یُبَیِّنُ اللّٰہُ لَکُمْ اٰیٰتِہٖ لَعَلَّکُمْ تَشْکُرُوْنَ جیسا کہ کفارہ قسم کا بیان کیا اسیطرح بیان کرتا ہے اللہ واسطے
تمھارے نشانیان اپنے شرع کی تو کہ تم شکر کرو اس بیان کی نعمت پر سمجھ لیجیے کہ خمر کے حق مین چار آیتین
نازل ہوئی ہین اول آیت مکے مین نازل ہوئی ہے وَمِنْ ثَمَرٰتِ النَّخِیْلِ وَالْاَعْنَابِ تَتَّخِذُوْنَ مِنْہُ سَکَرًا وَّرِزْقًا
حسنا اور اُن لوگون مین حلال تھی دوسرے جب عمر فاروق اور معاذ بن جبل نے خمر اور میسر کے حق مین
پوچھا پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم سے تو جواب یہہ آیت آئی کہ قل فیہما اثم کبیر و منافع للناس بعضون نے نظر کرکے

طرف اثم کبیر کے ترک کئے اور بعضوں نے منافع للناس ملاحظہ کر کر پیتے رہے تیسری بھالی میں عبد الرحمن بن
عوف کے نماز شام میں امام قل یا ایہا الکافرون چار جگہہ لا بھول گیا آیۃ آئی لا تقربوا الصلوۃ وانتم سکاری اکثر صحابہ نے
ترک کی چوتھی عتبان بن مالک کے گھر صحابہ کی ضیافت تھی بعد کھانیکے شراب پی سعد بن وقاص نے
حالت مستی میں ہجو انصار میں شعر کہا ایک شخص نے سعد کے سر میں ضرب دی مجلس ساری ابتر ہو گئی
سعد نے حضرت سے اگر قصہ عرض کیا عمر فاروق نے ہاتھ اٹھا کر دعا کی کہ الٰہی بیان کر واسطے ہمارے بیچ خمر کے
بیان شافی یہہ آیۃ حرمت خمر کی نازل ہوئی یَا اَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَیْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ
رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ ای لوگو جو ایمان لائے ہو سوا اسکے نہیں کہ شراب اور جوا اور تھان بتون کی
اور تیر فال کے پلید ہیں کام شیطانکے سے ہیں سمجھ لیجئے کہ شراب میں سب مسکرات داخل ہیں اور جوئے
میں نرد اور لعب وغیرہ فَاجْتَنِبُوْہُ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ پس پرہیز کرو اس سے تو کہ تم چھٹکارا پاؤ اِنَّمَا یُرِیْدُ الشَّیْطٰنُ
اَنْ یُّوْقِعَ بَیْنَکُمُ الْعَدَاوَۃَ وَالْبَغْضَاۗءَ فِی الْخَمْرِ وَالْمَیْسِرِ وَیَصُدَّکُمْ عَنْ ذِکْرِ اللّٰہِ وَعَنِ الصَّلٰوۃِ
سوا اسکے نہیں کہ ارادہ کرتا ہے شیطان یہہ کہ ڈالے درمیان تمھارے عداوت اور بغض بیچ پینے شراب کے
اور کھیلنے جوئے کے اور بند کرے تمکو یاد خدا کے سے اور نماز سے فَہَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَہُوْنَ پس کیا ہو تم باز
رہنے والے یہہ استفہام بمعنی امر ہے یعنے باز رہو تم شراب پینے سے اور جوا کھیلنے سے کہ تحقیق اسکے
عیبوں پر اطلاع کردی حدیث میں ہے کہ جب یہہ آیت نازل ہوئی عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا انتہینا
یا رب باز رہے ہم ای پروردگار ہمارے سمجھ لیجئے کہ اس آیت میں دس دلیلیں ہیں حرمت خمر کی
اول یہہ کہ خمر کو قمار کے ساتھ لائے وہ حرام ہے یہہ بھی حرام ہوئی دوسرے بت پرستی کے ساتھ ملایا کہ
سر حراموں کی ہے پس یہہ بھی حرام ہوئی تیسری اسے رجس یعنے پلید کہا اور جو پلید ہے حرام ہے
چوتھی عمل شیطانکا کہا اور جو عمل شیطانکا ہے حرام ہے پانچوین حکم کیا اس سے دور رہنے کا اور جس سے دور رہنا
فرض ہے وہ حرام ہے چھٹے چھٹکارا بیچ اجتناب اسکے فرمایا اور جسکے اجتناب میں چھٹکارا ہے وہ حرام
ہے ساتوین اسکو سبب عداوت اور بغض کا کہا اور جو درمیان مسلمانون کے سبب عداوت ہو
وہ حرام ہے آٹھوین یہہ باز رکھنے والی یاد خدا سے ہے اور جو یاد خدا سے باز رکھے حرام ہے نوین سبب
منع نماز ہے بیشک حرام ہے دسوین فرمایا کہ باز رہو اس سے یعنے ترک کرو اور جسکا ترک فرض ہے
حرام ہے حدیث میں ہے کہ مدمن الخمر کعابد وثن یعنے مدمن خمر مثل پرستندہ بتان ہے بیت معاذ اللہ
گناہ سخت شراب ہے جان ای رافت نہ خدا اپنے تفضل سے بچاوے ہر مسلمانکو وَاَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ
وَاحْذَرُوْا اور فرمان برداری کرو اللہ کی بیچ نہ پینے شراب کے اور فرمانبرداری کرو رسول کی بیچ امر اور

نہی اسکے کے اور درو مخالفت سے فرمان خدا کے فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا عَلٰى رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ
پس اگر پھر جاؤ تم امر اور نہی سے پس جانو تم یہہ کہ اوپر رسول ہمارے پہچانا ہے ظاہر اور کچھ اسکو ضرر
تمکو ہے جو نمانوگے لکھا ہے کہ جب آیۃ حرمت خمر کی نازل ہوئی بعضے صحابہ نے کہا یا رسول اللہ بعضے
بھائی ہمارے کہ شراب پیتے تھے اور اب شربت اجل نوش کر گئے انکا کیا حال ہوگا یہہ آیت اتری
لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِيْمَا طَعِمُوْٓا نہیں اوپر اُن لوگوں کے جو ایمان لائے اور
عمل کئے اچھے گناہ بیچ اس چیز کے کہ کیا ہے انہوں نے اور اُنپر حرام تھی پھر مر گئے اور زندوں پر بھی
شراب پینے کل پہلے حرمت سے گناہ نہیں اِذَا مَا اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا ثُمَّ اتَّقَوْا وَّ
اَحْسَنُوْا کہ جسوقت پرہیزگاری کریں شرک سے اور ایمان پر ثابت رہیں اور عمل کریں اچھے پھر پرہیز کریں
محرمات سے اور ایمان لاویں انکی حرمت پر پھر ثابت رہیں پرہیزگاری پر اور نیک کام کریں وَاللّٰهُ يُحِبُّ
الْمُحْسِنِيْنَ اور اللہ دوست رکھتا ہے نیک کاروں کو نظم منہہ نہ نیکی سے پھرا یمردویں نہ بولکے واللہ یحب
المحسنین نہ مندرج ہے جب حق احسان میں نہ دوست رکھہ احسان کو ہر آن میں نہ رافتا ہر ایک سے
احسان کر نہ صرف احسان اپنا مال و جان کر نہ لکھا ہے کہ سال حدیبیہ میں شکاری جانوروں نے مسلمانونکے
لشکر میں غلبہ کیا انکے اسباب میں چلے آتے تھے اور یہہ عمرے کا احرام باندھے تھے شکار کو دیکھ کر غمگین ہوتے
تھے یہہ آیت اتری يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَيَبْلُوَنَّكُمُ اللّٰهُ بِشَيْءٍ مِّنَ الصَّيْدِ اے لوگو جو ایمان لائے ہو البتہ
آزماویگا تمکو اللہ ساتھہ ایک چیز کے شکار سے وقت احرام تمھارے کے تَنَالُهٗٓ اَيْدِيْكُمْ وَرِمَاحُكُمْ کہ پہنچتے ہیں
ہاتھہ تمھارے مثل چھوٹے شکار کے اور نیزے تمھارے مانند بڑے شکار کے اور یہہ آزمانا اسواسطے ہے
لِيَعْلَمَ اللّٰهُ مَنْ يَّخَافُهٗ بِالْغَيْبِ تو کہ ظاہر کرے اللہ اُس شخص کو کہ ڈرتا ہے اُس سے بن دیکھے فَمَنِ
اعْتَدٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهٗ عَذَابٌ اَلِيْمٌ پس جو کوئی حد سے نکلے اور شکار کرے پیچھے اس آزمائش کے پس واسطے
اسکے عذاب ہے درد دینے والا يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ ط اے لوگو جو ایمان
لائے ہو مت مار ڈالو شکار کو اور حال انکہ تم احرام میں ہو حج کے یا عمرے کے سمجھہ لیجئے کہ سوا مذہب حنفی کے اور
تینوں مذہبوں میں سگ گزندہ اور گرگ اور مردار خوار اور کوا اور سانپ اور بچھو شکار میں داخل نہیں
انکو مارنا درست ہے وَمَنْ قَتَلَهٗ مِنْكُمْ مُّتَعَمِّدًا اور جو کوئی مار ڈالے شکار کو تم میں سے جان کر کہ احرام میں
ہوں اور شکار مجھہ پر حرام ہے اس سے مراد ابو الیسر رضی اللہ عنہ ہیں کہ سال حدیبیہ میں گورخر نیزے سے
مارا تھا یہہ قصد اگے قید اسکے واسطے ہے والا ہر محرم کہ شکار کرے قصد سے یا خطا سے فَجَزَآءٌ مِّثْلُ مَا قَتَلَ
مِنَ النَّعَمِ پس اُسپر واجب ہے بدلا مثل اسکے جو شکار مارا جانکر چارپایوں سے جیسے اونٹ اور گائی

اور بکری یعنے اُس شکار کے عوض اُن چار پایون مین سے ذبح کرے برابر کے بدلے بڑا چھوٹے کے چھوٹا يَحْكُمُ
بِهٖ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ حکم کرین ساتھ اُسکے دو صاحب عدالت تم مین سے یعنے دو مرد دانا کہہ دین کہ اِس
شکار کے برابر یہہ چارپایہ ہے قیمت مین هَدْيًا بٰلِغَ الْكَعْبَةِ درالحال کہ وہ قربانی پہنچنے والی کعبے کو ہو
یعنے کعبے مین لیجاکے ذبح کرے اَوْ كَفَّارَةٌ طَعَامُ مَسٰكِيْنَ یا اوپر اُسکے ہے کفارہ شکار کرنیکا کھلانا مسکینونکا
اَوْ عَدْلُ ذٰلِكَ صِيَامًا لِّيَذُوْقَ وَبَالَ اَمْرِهٖ یا برابر اُس کھلانیکے روزے رکھنے ہین توکہ چکھے شکار کرنیوالا احرام مین
وبال کام اپنے کا سمجھہ لیجئے کہ اگر محرم شکار مارے تو مثل اُسکے قربانی کرے پھر امام مالک اور شافعی کہتے
ہین کہ خلقت اور ہیئت مین مثل ہو جیسے شترمرغ مارا تو اونٹ ذبح کرے اور گورخر مارا تو گائے اور ہرن مارا
تو بکرا اور امام اعظم کے نزدیک یہہ ہے کہ جہان مارا ہے وہان اُسکی قیمت ٹھہرالے اگر اسقدر قیمت ہے
کہ قربانی خرید کرسکتا ہے تو خریدکر حرم مین پہنچائے یا اُسکا کھانا خریدکر درویشون کو کھلائے ہر مسکین کو
نیم صاع گیہون اور ایک صاع سوا اُسکے یا عوض طعام ہر مسکین کے ایک روزہ رکھہ لے اور نزدیک امام شافعی
کے ہر درویش کو ایک مد طعام دے عَفَا اللّٰهُ عَمَّا سَلَفَ معاف کیا اللہ نے اُس چیز سے کہ گذر گئی یعنے شکار
کرنا ایام جاہلیت کا یا تحریم سے پہلے کا عفو فرمایا وَمَنْ عَادَ فَيَنْتَقِمُ اللّٰهُ مِنْهُ اور جو کوئی پھر کریگا یہہ عمل
پس بدلا لیویگا اللہ اُس سے وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ اور اللہ غالب ہے حکم اپنے مین بدلا لینے والا
ہے اُس سے جو حکم اُسکا نمانے اُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهٗ مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِلسَّيَّارَةِ حلال کیا گیا
واسطے تمھارے شکار دریا کا محل ہو یا محرم اور دریا مین چشمہ اور جھیل اور تالاب اور کنواں داخل ہے
اور حلال کیا گیا واسطے تمھارے کھانا دریا کا کہ مچھلی پانی کی اچھلکر کنارہ پر آرہی اور مرگئی فائدہ ہے
واسطے تمھارے اور مسافرونکے وَحُرِّمَ عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ حُرُمًا اور حرام کیا گیا اوپر تمھارے شکار
جنگل کا جب تک کہ رہو تم احرام مین وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ اور ڈرو اللہ سے وہ اللہ کہ
طرف اُسکے جمع کئے جاؤگے جَعَلَ اللّٰهُ الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ قِيٰمًا لِّلنَّاسِ کیا ہے اللہ نے کعبے کو کہ
گھر حرمت والا ہے باعث قائم رہنے کا واسطے لوگون کے دین دنیا مین دین کا قیام یہہ ہے کہ حج اور مناسک
حج وہان ہین اور دنیا کا یہہ ہے کہ وہان امنی ہے قتل وغیرہ سے وَالشَّهْرَ الْحَرَامَ اور مہینے حرمت والے کو
کہ تیاریان حج کی کرین یا مراد اُس سے سب مہینے حرام مین کہ اُنمین قتل اور غارت سے امن رہتا ہے وَالْهَدْيَ
وَالْقَلَآئِدَ اور قربانیان اور گلے مین پٹے والیان یعنے یہہ بھی تمھارے باعث قیام امور ہین کہ لٹیرون اور چورونسے
ماموں ہین ذٰلِكَ لِتَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَاَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ یہہ جو مذکور
ہوا اسواسطے ہے توکہ تم جانو کہ تحقیق اللہ جانتا ہے جو کچھہ کہ بیچ آسمانون کے اور جو کچھہ کہ بیچ زمین کے ہے اور یہہ کہ

اللہ ساتھ ہر چیز کے جاننے والا ہی جو کچھ مقرر کرتا ہی حلال حرام اپنے علم اور حکمت سے کرتا ہی اِعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰہَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ وَاَنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ جانو تم یہہ کہ اللہ سخت عذاب والا ہی واسطے اسکے کہ جو محرمات کرتا ہی اور یہہ کہ اللہ بخشنے والا مہربان ہی اوپر اس شخص کہ محرمات سے بچتا ہی مَا عَلَی الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ نہیں اوپر رسول کے مگر پہنچانا احکام کا مکلفون کو کہ عذر انکو نرہے وَاللّٰہُ یَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا تَکْتُمُوْنَ ٥ اور اللہ جانتا ہی جو ظاہر کرتے ہو تم اور جو کہ چھپاتے ہو قُلْ لَّا یَسْتَوِی الْخَبِیْثُ وَالطَّیِّبُ وَلَوْ اَعْجَبَکَ کَثْرَۃُ الْخَبِیْثِ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم نہیں برابر ہوتا ہی پلید اور پاک اور اگرچہ خوش لگے تجھکو بہتایت پلید کیونکہ اعتبار اچھے برے کا ہی تھوڑے نہ بہت کا اور یہہ حکم عام ہی پلید آدمیون مین ہو یا مالون مین یا اعمالون مین یا اور چیزونمین فَاتَّقُوا اللّٰہَ یٰۤاُولِی الْاَلْبَابِ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ ۔ پس ڈرو اللہ سے حلال جاننے مین حرام کے اے عقل والو تو کہ تم فلاح پاؤ معالم مین ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہی کہ بعضے لوگ حضرت سے بطریق استہزا بیہودہ باتین پوچھتے تھے کوئی کہتا تھا کہ باپ اُس شخص کا کون ہی کوئی کہتا تھا میرا اونٹ گم گیا ہی کہا ہی یہہ آیت اتری یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْـَٔلُوْا عَنْ اَشْیَآءَ اِنْ تُبْدَ لَکُمْ تَسُؤْکُمْ اے لوگو جو ایمان لائے ہو مت پوچھا کرو ان چیزونسے کہ اگر ظاہر کئے جاوین واسطے تمھارے جواب انکے ناخوش لگے تمکو وَاِنْ تَسْـَٔلُوْا عَنْهَا حِیْنَ یُنَزَّلُ الْقُرْاٰنُ تُبْدَ لَکُمْ اور اگر سوال کروگے ان چیزونسے پیغمبر سے اُسوقت کہ اتارا جاتا ہی قرآن ظاہر کیا جاویگا واسطے تمھارے عَفَا اللّٰہُ عَنْهَا معاف کیا اللہ نے اُنسے یعنی مت پوچھو ان چیزونسے کہ اللہ نے معاف کیا انکو اور بندونکو تکلیف انکی نہین دی لکھا ہی کہ جب آیتہ فرضیت حج کی نازل ہوئی سراقۃ بن مالک نے کہا کیا ہر سال مین فرض ہوا حضرت نے فرمایا لا اور اگر کہتے نعم ہر سال واجب ہو جاتا اور تمھین طاقت اسکے ادا کی نہین پس حضرت نے فرمایا فاترکونی ما ترکتکم اور یہہ آیتہ اتری کہ حق تعالی نے معاف کیا اور اس سوال پر تم مواخذہ نکیا وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ حَلِیْمٌ اور اللہ بخشنے والا ہی کہ معاف کرتا ہی اور بردبار ہی کہ عذاب کرنے جلدی نہین کرتا قَدْ سَاَلَهَا قَوْمٌ مِّنْ قَبْلِکُمْ تحقیق پوچھا تھا چیزونسے ایک قوم نے پہلے تمسے جیسے قوم ثمود نے ناقہ طلب کیا تھا اور حواریون نے مائدہ مانگا تھا ثُمَّ اَصْبَحُوْا بِهَا کٰفِرِیْنَ پھر ہو گئے ساتھ اسکے کافر یعنی بعد دیکھنے معجزونکے ایمان نہ لائے عذاب آلہی کے سزاوار ہوئے لکھا ہی کہ عمرو بن لحی نے عرب کے ساتھ قبیلون تڑون کو دین اسمعیل سے پھر کر بت پرستی پر لگادیا تھا انہین سے ایک قبیلہ قریش کا تھا اور اسنے بت پرستی کے لئے بت بنائے تھے اور بحیرہ اور سائبہ اور وصیلہ اور حامی ٹھہرائے تھے جس اونٹ کو بت کی نیاز کرکے کان چیر دیتے تھے اسے بحیرہ کہتے تھے اور جس جانور کو بت کے نام پر آزاد کرکے سانڈہ کر دیتے تھے کہ جہان چاہے پھرے اور کھاے اور اسکا کھانا حرام گنتے تھے اُسے سائبہ کہتے تھے اور جو شخص مقرر کرتا کہ بچہ نر ہو تو بت کی نیاز ذبح کرون اور مادہ ہو تو مین رکھون پھر



بحیرہ اور مادہ دونون کہتے پیدا ہوتے تو بھی نر آپ رکھتا اسے وصیلہ کہتے تھے اور جس اونٹ کے دس بچے ہوتے لائق سواری کے
اور ایسنکے تو اس اونٹ پر لادنا اور سواری موقوف کرتے تھے اور کسی گھاس اور پانی پر سے نہین منع کرتے تھے
اسکو حامی کہتے تھے عمرو بن لحیی کے زمانہ سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمان کرامت نشان تک سارون
قبیلون مین عرب کے یہ دستور تھا اور جانتے تھے کہ خدا نے یون ہین فرمایا ہے حق تعالی نے انکی بات رد کی اور
یہ آیت نازل کی مَا جَعَلَ اللّٰہُ مِنْ بَحِیْرَۃٍ وَّلَا سَائِبَۃٍ وَّلَا وَصِیْلَۃٍ وَّلَا حَامٍ وَّلٰکِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا یَفْتَرُوْنَ عَلَی
اللّٰہِ الْکَذِبَ ۞ نہین مقرر کیا اللہ نے بحیرہ اور سائبہ اور نہ وصیلہ اور نہ حامی ولیکن جو لوگ کافر ہوے باندھ
لیتے ہین اوپر اللہ کے جھوٹ جیسے عمرو بن لحیی اور اسکے اتباع وَاَکْثَرُھُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ اور اکثر انکے نہین سمجھے
حلال حرام کو اور تحقیق کرنے مین غور نہین کرتے پہلے گمراہون کے قدم پر قدم رکھتے ہین وَاِذَا قِیْلَ لَھُمْ
تَعَالَوْا اِلٰی مَا اَنْزَلَ اللّٰہُ وَاِلَی الرَّسُوْلِ قَالُوْا حَسْبُنَا مَا وَجَدْنَا عَلَیْہِ اٰبَاءَنَا اور جب کہا جاتا ہے واسطے
انکے اے گمراہو آؤ طرف اس چیز کے کہ اتاری ہے اللہ نے حلال اور حرام کے حکم اور آؤ طرف پیغمبر کے بیان کرنیوالے اس
حکم کا تو کہتے ہین کفایت ہے ہمکو جو کچھ کہ پایا ہمنے اوپر اسکے باپون اپنے کو اَوَلَوْ کَانَ اٰبَاؤُھُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ شَیْئًا
وَّلَا یَھْتَدُوْنَ کیا تقلید کرتے ہین اگرچہ تھے باپ انکے نہ جانتے کچھ اور نہ راہ پاتے یعنے وہ جاہل اور گمراہ تھے
انکی پیروی مین نفع نہین پس پیروی اسکی چاہئے جو عالم اور رہنما ہو نظم پیروی جاہل کی کرنا جہل ہے کیونکہ
وہ خود گمراہ و نااہل ہے تو راہ بتلانے کو عالم چاہئے تو حکم پر اللہ کے قائم چاہئے تو سچ کہا ہے مولوی نے رفقا
سوچ اس نکتہ کو با فہم رسا تو دست بر بینا زنی آئی براہ تو دست در کوری زنی افتی بچاہ تو یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا
عَلَیْکُمْ اَنْفُسَکُمْ اے لوگو جو ایمان لائے ہو لازم پکڑو اوپر اپنے محافظت جانون اپنے کی یعنے احکام الٰہی پر قائم رہو
لَا یَضُرُّکُمْ مَّنْ ضَلَّ اِذَا اھْتَدَیْتُمْ نہ ضرر کریگی تمکو گمراہی اس شخص کی کہ گمراہ ہوا جب راہ پاؤ گے تم لکھا ہے کہ
مسلمان کافرون پر حسرت کھاتے ہین اور انکے ایمان کی آرزو کرتے تھے حق تعالی نے فرمایا کہ تم آپ سنبھلے رہو
کافرون کی گمراہی مومنان راہ یافتہ کو خلل نہین پہنچاتی اِلَی اللّٰہِ مَرْجِعُکُمْ جَمِیْعًا فَیُنَبِّئُکُمْ بِمَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۵
طرف اللہ کے ہے بازگشت تمہارے سبکی پس خبر دیگا تمکو ساتھ اسکے جو تھے تم کرتے لکھا ہے کہ عدی اور تمیم نصاری
تجارت کیواسطے شام کو گئے تھے انکے ساتھ مسلمان بدیل نام عمرو عاص کا غلام گیا تھا وہ وہان بیمار ہوا اور
اپنا سب اسباب جنس اور نقد ایک کاغذ پر لکھ کر اپنے اسباب مین رکھ لیا جب بہت شدید ہوا مرض تو تمیم
اور عدی کو وصیت کی کہ میرے گھر پہنچا سب اسباب میرا پہنچانا پھر مر گیا انھون نے سب اسباب اسکا مدینے مین
اسکے گھر دیا لیکن ایک کٹورہ پانیکا سنہری نقش اسپر بنی تھی وہ اس اسباب مین سے نکال لیا بدیل کے
وارثون نے وہ کاغذ لکھا ہوا دیکھا تو سب چیزین موافق لکھے کے پائین لیکن وہ کٹورہ نہ ملا تمیم اور عدی پر دعوی

کیا

لیا اور اس قصے کو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم پاس لے گئے یہہ آیت نازل ہوئی یا ایھا الذین اٰمنوا شہادۃ
بینکم اذا حضر احدکم الموت ۞ ای لوگو جو ایمان لائے ہو گواہی بیچ درمیان تمہارے جب حاضر ہو ایک کسیکو
تم مین سے موت کی نشانی حین الوصیۃ اثنان ذوا عدل منکم او اٰخران من غیرکم وقت وصیت کے
دو شخص ہون صاحب عدل اور انصاف کے تم مین سے مسلمان یا اور دو سوا تمہارے یعنے ذمی اور اب یہہ حکم
منسوخ ہی گواہی ذمی کی مسلمانون پر باجماع درست نہین ان انتم ضربتم فی الارض فاصابتکم مصیبۃ الموت
اگر تم سفر کرو بیچ زمین کے پس پہنچے تمکو مصیبت موت کی یعنے سفر مین اگر علامات موت کی پاؤ تو دو مسلمانون کو وصیت
پر گواہ کرلو تحبسونھما من بعد الصلوٰۃ ۞ بند رکھو ان دونون کو پیچھے نماز عصر کے کہ وہ وقت برکت والا ہی دعا
نیک اور بد اسمین زیادہ قبول ہی فیقسمان باللہ ۞ پس قسم کھاوین دونون ساتھ اللہ کے ان ارتبتم
اگر شک رکھتے ہو تم بیچ انکے اور مضمون قسم کا یہہ ہو کہ لا نشتری بہ ثمنا ۞ نہ مول لینگے ہم بدلے اس قسم
کے کچھ مول یعنے دنیا کی طمع کیواسطے جھوٹی قسم نہین کھانے کی ولو کان ذا قربیٰ اور اگرچہ صاحب قرابت
ولا نکتم شہادۃ اللہ اور نہ چھپاوینگے ہم گواہی اللہ کی کہ اللہ نے ہمین اقامت پر اسکے حکم کیا ہی انا اذا لمن
الاٰثمین تحقیق ہم اسوقت کہ گواہی چھپاوینگے ہم گواہی اللہ کی کہ اللہ نے ہمین اقامت پر اسکے حکم کیا
البتہ ہو جاوینگے گناہگارون سے پس حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے تمیم اور عدی کو بعد نماز عصر کے منبر کے
پاس کھڑا کرکے قسم دی انھون نے قسم کھائی کہ ہمنے بدیل کا مال نہین لیا یہہ قسم ہم سچ کھاتے ہین آپ نے
نے چھوڑ دیا پھر وارثون نے بدیل کے وہ کٹورا ایک سنار کے پاس دیکھا اس سے پوچھا اسنے کہا مینے تمیم اور
عدی سے مول لیا ہی پھر تمیم اور عدی سے جھگڑا کیا انھون نے کہا یہہ ہمنے بدیل سے خرید لیا تھا اور ہمارے شاہد نہین تھے
اسواسطے ہمنے اقرار نہین کیا پھر حضرت کے پاس قصہ آیا یہہ آیت اتری فان عثر علیٰ انھما استحقا اثما
فاٰخران یقومان مقامھما من الذین استحق علیھم الاولیان ۞ پس اگر خبر ہووے اوپر اسبات کے کہ ان دونون
گواہون نے کسب کیا ہی گناہ کا سبب خیانت کے پس اور دو شخص کھڑے ہووین گواہی کو جگہہ ان دونو
خائنون کی ان لوگون مین سے جنکا حق دبایا ہی اوپر انکے کہ احق اور اولیٰ ہین شاہدی دینے مین ان دو بیگانون
کیونکہ لیے نزدیک ہین فیقسمان باللہ لشہادتنا احق من شہادتھما ۞ پس قسم کھاوین
ساتھ اللہ کے اس مضمون سے کہ البتہ گواہی ہمارے کی سچی ہی گواہی ان دونون کے سے کہ
جنھون نے پہلے دی ہی وما اعتدینا انا اذا لمن الظالمین ۞ اور نہین حد سے نکل گئے ہم تحقیق ہم جب ایسا کرینگے
البتہ ہو جاوینگے ظالمون سے کہ جھوٹ کو حق کی جگہہ رکھینگے پھر حضرت نے فرمایا تو کہ عمرو عاص اور مطلب بن وداعہ نے
اور قسم کھائی خدا کی بعد نماز عصر کے کہ یہہ کٹورا بدیل کا تھا اور انھون نے خیانت کی ہی پھر حضرت نے

وارثون کو بدل کے دلوا دیا ذالک ادنیٰ ان یاتوا بالشہادۃ علیٰ وجہہا او یخافوا ان ترد ایمان بعد ایمانہم یہ حکم
جو کیا ہمنے نزدیک تر ہے اس سے کہ لے آوین گواہی اور طرح اُسکے کے یا نزدیک تر ہے اس سے کہ ڈرین یہہ
کہ پھیری جاینگی قسمین اوپر مدعیون کے پیچھے قسمون انکے کے کہ کھائی ہین واتقوا اللہ اور ڈرو اللہ سے
جھوٹی قسم کھانے سے واسمعوا اور سنو خدا کے حکم کو اور قبول کرو واللہ لا یہدی القوم الفسقین
اور اللہ نہین ہدایت کرتا قوم فاسقون کو کہ خیانت کرنیوالے اور گواہی دینے والے جھوٹے ہین یوم یجمع
اللہ الرسل فیقول ماذا اجبتم یاد کرو جسدن کہ اکھٹا کریگا اللہ پیغمبرون کو پس کہیگا انکو کیا چیز اجابت کی گئی
تھی جسے تمھارے قوم نے کیا بات مانی تھی تمھاری جب تم انکو توحید کی دعوت کرتے تھے اور یہہ سوال
منکرونکے توبیخ کیواسطے ہوگا یا واسطے ادائے شہادت انبیاکے ہوگا اوپر مسلمانون کے قالوا لا علم لنا کہینگے
پیغمبر نہین علم ہمکو کسی چیز کا تیرے علم کے آگے انک انت علام الغیوب ٥ تحقیق تو ہی ہے جاننے والا غیبونکا
پس تو جانتا ہے جو قوم نے میری مجھ سے ظاہر کیا اور جو دلمین چھپایا اور جس چیز کی اجابت کی اور جسکا
انکار کیا اذ قال اللہ یعیسی ابن مریم اذکر نعمتی علیک وعلیٰ والدتک یاد کر جسوقت کہیگا اللہ اے عیسیٰ بیٹے مریم کے
یاد کر نعمت میری کہ پہنچائی مین نے اوپر تیرے اور اوپر مان تیری کے اذ ایدتک بروح القدس جسوقت
کہ قوت دی تجھکو ساتھ روح پاک کے کہ جبرئیل ہے یا ساتھ کلام کے کہ جس سے مردے جلاتا تھا یا ساتھ انجیل کے
تکلم الناس فی المہد وکہلا باتین کرتا تھا لوگونسے بیچ جھولے کے اور جوانی کے یعنے باتین تیری بچپن مین اور
جوانی مین ازروے فصاحت یکسان تہین سمجھ لیجئے کہ اس آیت سے اترنا حضرت عیسیٰ کا آسمان سے نکلتا ہے
کیونکہ باتفاق علما قبل اُس کہولت سے وہ آسمان پر گئے ہین اور جس عمر مین گئے ہین اُسمین اترینگے پھر زمین
پر آکر کہولیت کی سن کو پہنچینگے واذ علمتک الکتب والحکمۃ والتوریۃ والانجیل اور یاد کر اے عیسیٰ
جسوقت سکھائی ہمنے تجھکو کتاب یعنے کتابت اور خط اور فہم چیزونکا اور معنے توریت کی اور انجیل کی واذ تخلق
من الطین کہیئۃ الطیر باذنی اور یاد کر جسوقت بناتا تھا تو مٹی سے جیسے صورت جانور کی ساتھ حکم میرے کے
فتنفخ فیہا فتکون طیرا باذنی پس پھونکتا تھا تو بیچ اسکے پس ہو جاتا تھا پرندا زندہ ساتھ حکم میرے کے وتبرئ
الاکمہ والابرص باذنی اور چنگا کرتا تھا مادرزاد اندھے کو اور سفید داغ والے کو ساتھ حکم میرے کے واذ تخرج
الموتیٰ باذنی اور جسوقت نکالتا تھا تو مردونکو قبرونسے زندہ ساتھ حکم میرے کے واذ کففت بنی اسرائیل
عنک اذ جئتہم بالبینت اور یاد کر جسوقت بند کیا مین نے بنی اسرائیل کو یعنے یہودون کو تجھ سے
کہ تیرے قتل کا ارادہ کرتے تھے جب آیا تھا تو انکے پاس ساتھ معجزون روشن کے کہ مذکور ہوے فقال
الذین کفروا منہم ان ہذا الا سحر مبین ٥ پس کہا اُن لوگون نے کہ کافر ہوئے بنی اسرائیل مین سے نہین یہہ



معجزے جو عیسیٰ دکھاتا ہے مگر جادو ظاہر سب پر وَاِذْ اَوْحَیْتُ اِلَی الْحَوَارِیّٖنَ اَنْ اٰمِنُوْا بِیْ وَبِرَسُوْلِیْ قَالُوْٓا
اٰمَنَّا وَاشْهَدْ بِاَنَّنَا مُسْلِمُوْنَ اور یاد کر اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت امر کیا ہمنے طرف
حواریوں کے انکے پیغمبر کی زبانی یہہ کہ ایمان لاؤ ساتھ میرے اور ساتھ پیغمبر میرے کے کہ عیسیٰ ہے کہا انھوں نے ایمان
لائے ہم اور گواہ ہو تو ساتھ اسکے کہ ہم مسلمان ہیں اِذْ قَالَ الْحَوَارِیُّوْنَ یٰعِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ هَلْ یَسْتَطِیْعُ رَبُّكَ
اَنْ یُّنَزِّلَ عَلَیْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ یاد کر جس وقت کہا حواریوں نے اے عیسیٰ بیٹے مریم کے آیا کر سکتا ہے
پروردگار تیرا یہہ کہ اتارے اوپر ہمارے خوان کھانے کا آسمان سے قَالَ اتَّقُوا اللّٰهَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ کہا
عیسیٰ نے ڈرو اللہ سے اور ایسے سوال مت کرو اگر ہو تم ایمان لانیوالے اسکی قدرت پر اور میرے نبوت پر قَالُوْا
کہا انھوں نے عذر لا کر کہ ہم قدرت کاملہ میں اسکے شک نہیں رکھتے لیکن نُرِیْدُ اَنْ نَّاْكُلَ مِنْهَا وَتَطْمَئِنَّ
قُلُوْبُنَا وَنَعْلَمَ اَنْ قَدْ صَدَقْتَنَا وَنَكُوْنَ عَلَیْهَا مِنَ الشّٰهِدِیْنَ ۝ اور ارادہ کرتے ہیں ہم یہہ
کہ کھاویں ہم اس خوان میں سے اور آرام پکڑیں دل ہمارے اور جانیں ہم یہہ کہ تحقیق سچ کہا تو نے ہم سے
کہ جو تم خدا سے مانگو گے دیگا اور ہوویں ہم اوپر اس خوان کے گواہوں سے جب تو ہم سے گواہی مانگے ابن
عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ جب حواریوں نے خوان طعام طلب کیا حضرت عیسیٰ نے کہا تیس روز
روزے رکھو انھوں نے رکھے پھر کہا اے عیسیٰ جسکے واسطے ہم یہہ کام کرتے وہ ہمیں طعام دیتا ہے اللہ سے
ہمارے واسطے خوان مانگ اور سلمان رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ جب حواریوں نے مائدہ کا سوال کیا
حضرت عیسیٰ نے کمبل اوڑھ کر دعا کی چنانچہ حق تعالیٰ نے فرمایا قَالَ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ اللّٰهُمَّ کہا عیسیٰ
بیٹے مریم کے نے یا اللہ سمجھ لیجئے کہ اصل اللہم کی یا اللہ تھی حرف ندا کو حذف کرکے میم آخر میں عوض
اسکے لے آئے اور یہہ کلمہ اللہم بڑا بزرگوار ہے لکھا ہے کہ ستر نام اللہ کے ناموں سے اسکے میم میں رکھے ہیں
بعضوں نے کہا ہے کہ جسنے اللہم کہا گویا اسنے سب ناموں سے اللہ کو یاد کیا اسواسطے حضرت عیسیٰ نے
اول دعا کے یہہ کلمہ پڑھا پھر دعا کی رَبَّنَآ اَنْزِلْ عَلَیْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ تَكُوْنُ لَنَا عِیْدًا لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا
وَاٰیَةً مِّنْكَ وَارْزُقْنَا وَاَنْتَ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ ۝ اے پروردگار ہمارے اتار اوپر ہمارے خوان آسمان سے
کہ ہووے واسطے ہمارے عید اول ہمارے کو اور آخر ہمارے کو یعنی ہمارے زمانہ والے اور پیچھے آنیوالے اس
خوان سے بہرہ یاب ہوں اور وہ خوان ہو نشانی تیری طرف سے اوپر کمال قدرت تیرے کے اور صحت رسالت تیرے
اور روزی دے ہمکو وہ خوان یا توفیق شکر کی اسکے اور تو بہتر دینے والا ہے قَالَ اللّٰهُ اِنِّیْ مُنَزِّلُهَا عَلَیْكُمْ فرمایا
اللہ نے تحقیق میں اتارنے والا ہوں خوان کو اوپر تمہارے واسطے قبول کرنے سوال تمہارے کے فَمَنْ یَّكْفُرْ بَعْدُ مِنْكُمْ فَاِنِّیْٓ
اُعَذِّبُهٗ عَذَابًا لَّآ اُعَذِّبُهٗٓ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِیْنَ پس جو کوئی کفر کریگا پیچھے اترنے خوان کے تم میں سے پس تحقیق میں عذاب کرونگا اسکو

وہ عذاب کہ نہ عذاب کرونگا وہ کسیکو عالمون سے پس حق تعالی نے دو ابر کے ٹکڑے بھیجے آسمین سرخ دسترخوان
تھا حواریون کے سامنے اترا حضرت عیسی نے دعا کی کہ اللھم اجعلنی من الشاکرین پھر دعا کی کہ الٰہی اس خوان کو
رحمت کر نہ عقوبت پھر وضو کیا اور پڑھی اور روئے اور کہکر بسم اللہ خیر الرازقین دسترخوان کھولا اسمین خوان
خوان تھا آراستہ مچھلی بھونی بن چھرے اور کانٹی کے رکھے تھے اور روغن اس سے ٹپکتا تھا اور اسکے سر کی طرف
نمک اور دم کی طرف سرکہ اور گرد اسکے سبزی وغیرہ دھرا تھا اور پانچ نان تھے ایک پر زیتون دوسرے پر شہد
تیسرے پر روغن چوتھے پر پنیر پانچوین پر قدید تھا ایک شخص تھا شمعون نام اسنے پوچھ کر کہا یا روح اللہ یہہ
طعام دنیا کا ہے یا آخرت کا حضرت عیسی نے کہا کہ نہ دنیا کا ہے نہ آخرت کا یہہ کھانا ہے اللہ نے اپنی قدرت سے
پیدا کیا کھاؤ تمنے مانگا تھا اور شکر کرو تو کہ نعمت زیادہ ہو کہا یا روح اللہ اگر اسپر اور بھی معجزہ دکھاؤ تو اور یقین
ہمارا زیادہ ہو حضرت عیسی نے اس ماہی بریان کو کہا زندہ ہو وہ ہلنے لگی فرمایا بحال ہو پھر بریان ہو گئی حواری
ڈر گئے اور اس خوان سے نکھایا حضرت عیسی نے درویشون اور بیمارونکو بلایا اور فرمایا کھاؤ کہ تمھارے واسطے
عطا ہے اوروں کو بلا ہے ایک ہزار تین سو آدمیوں نے وہ کھانا کھایا اور جیسا اس خوان تھا اس سے کچھ کم
نہوا اور جس فقیر نے کھایا تونگر ہو گیا اور جس بیمار نے کھایا شفا پایا پھر وہ خوان آسمان کو چلا گیا دوسرے دن وقت
چاشت کے پھر اترا اغنیا اور فقرا نے کھایا چالیس دن تک اترا کیا حضرت عیسی کو وحی ہوئی کہ یہہ خوان فقرا کے
واسطے ہے نہ اغنیا کے اغنیا یہہ حکم سنکر شک مین پڑے دور جادو بتانے لگے تین اوپر اسی آدمی اور بقول
معالم تین سو تیس شخص مسخ ہو صورت سور کی بن گئے اور بعد تین دن کے مر گئے اور بعضے کہتے ہین کہ اترا
نہین ہے تہدید سنکر مانگنے والون نے نہ مانگا لیکن پیغمبر کی دعا عبث نہین شاید اس دعا کا اثر یہہ ہو کہ امت
عیسی علیہ السلام کی ہمیشہ مالدار رہی اور جو ناشکری کرے تو آخرت مین سب سے زیادہ عذاب پاوے اور اس
آیت مین عبرت ہے کہ مسلمانونکو چاہئے اپنا مدعا خرق عادت کی راہ سے نچاہے کیونکہ شکر گذاری اسکی دشوار ہے
وَاِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ اور یاد کر جب کہیگا اللہ اے عیسی بیٹے مریم کے بعد لیجانیکے آسمان پر یا روز قیامت کو
واسطے توبیخ نصاری کے ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِيْ وَاُمِّيَ اِلٰهَيْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ کیا تو نے کہا تھا لوگون کو کہ پکڑو مجھکو
اور ماں میری کو دو معبود بدون خدا کے کہ مستحق عبادت کے ہے قَالَ سُبْحٰنَكَ مَا يَكُوْنُ لِيْٓ اَنْ اَقُوْلَ مَا لَيْسَ لِيْ بِحَقٍّ
کہیگا عیسی پاکی ہے تجھکو نہین ہے واسطے میرے یہہ کہ کہون وہ چیز کہ نہین واسطے میرے لائق اِنْ كُنْتُ
قُلْتُهٗ فَقَدْ عَلِمْتَهٗ اگر مین نے کہا ہوگا یہہ پس تحقیق جانتا ہوگا تو تَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِيْ وَلَآ اَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِكَ جانتا
تو سب کو جو کچھ جی میرے کے ہے اور نہین جانتا ہون جو کچھ جی تیرے کے ہے یا جو مین نے چھپایا ہے وہ تو جانتا ہے اور
جو تو نے چھپایا ہے وہ مین نہین جانتا اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ بہ تحقیق تو ہی ہے جاننے والا غیبون کا ۂ

مَا قُلْتُ لَهُمْ اِلَّا مَا اَمَرْتَنِیْ بِهٖ نہیں کہا میں نے واسطے اُنکے مگر جو کچھ کہ حکم کیا تو نے مجھکو ساتھ اُسکے توحید سے
اور نہیں کہا میں نے اُنکو مگر اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّیْ وَرَبَّكُمْ یہہ کہ عبادت کرو اللہ کی کہ پروردگار میرا اور پروردگار تمہارا
ہے پس میں نے اپنے اُنکو مربوب اور مخلوق کہا ہے نہ رب اور خالق بیت میں ہوں مربوب اور مخلوق
خدا ہو رب و خالق یک وہی ہے کہ رہا ہے وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَّا دُمْتُ فِيْهِمْ اور تھا میں اوپر اقوال اور
افعال اُنکے کے شاہد یا نگہبان جب تک کہ رہا میں بیچ اُنکے فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِيْ كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ پس جب
اُٹھا لیا تو نے مجھکو آسمان پر تھا تو ہی تو نگہبان اوپر اُنکے وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ اور تو اوپر ہر چیز کے گواہ ہے
اور نگہبان اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ اگر عذاب کریگا تو اُنکو کفر پر پس تحقیق وہ بندے ہیں تیرے وَاِنْ تَغْفِرْ
لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ اور اگر بخش دیوے اُنکو کہ کفر سے توبہ کریں اور ایمان لاویں پس تحقیق تو ہی
ہے غالب ثواب اور عقاب دینے پر حکمت والا جو کرے عفو اور عذاب سے قَالَ اللّٰهُ هٰذَا يَوْمُ يَنْفَعُ الصّٰدِقِيْنَ
صِدْقُهُمْ کہا اللہ نے مراد یہہ ہے کہ کہیگا اللہ لفظ ماضی کا واسطے تحقیق وقوع کے ہے گویا کہ قیامت قائم
ہے اور کہا اللہ نے یہہ دن ہے کہ فائدہ دیویگا سچوں کو سچ اُنکا کہ دنیا میں بولتے تھے لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ
تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا اَبَدًا واسطے سچوں کے بہشتیں ہیں کہ چلتے ہیں نیچے درختوں اُنکے سے نہریں
ہمیشہ رہنے والے بیچ اُنکے ہمیشہ یہہ تاکید ہے کہ بے نہایت ہے زمانہ اُنکے رہنے کا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا
عَنْهُ راضی ہوا اللہ اُنسے ساتھ طاعت کے اور راضی ہوئے وہ خدا سے ساتھ اعطائے کرامت کے ذٰلِكَ
الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ یہہ بہشت میں جانا اور اللہ کا راضی ہونا مراد پانا ہے بڑا لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا
فِيْهِنَّ واسطے اللہ کے ہے پادشاہی آسمانوں کی اور زمین کی اور جو کچھ بیچ اُنکے ہے وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ
قَدِيْرٌ اور وہ اوپر ہر چیز کے قادر ہے سورۃ انعام مکی ہے مگر تین آیتیں قُلْ تَعَالَوْا اور مَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى
اور وما قدروا اللہ درمیان مکے اور مدینے کے نازل ہوئی ہیں ایک سو پینسٹھ آیتیں ہیں اور کلمات ایکہزار
بیالیس ہیں حروف بارہ ہزار ایکسو بیس ہیں فواصل بالترتیب نمر لطہ ہیں اور ربط اس سورۃ کا ساتھ سورۃ
مائدہ کے یہہ ہے کہ اسمیں ذکر اہل کتاب کا اور گفتگو اُنکیکا تھا اسمیں رد گفتگوئے ناپسندیدہ مشرکان فرمایا اور
یہہ بھی ہے کہ ختم سورۂ مائدہ کا بذکر ملک السموات والارض تھا آغاز اس سورۃ انعام کا بذکر ملک السموات
والارض ہوا اور یہہ بھی ہے کہ آخر اسمیں ذکر تعمیم قدرت ہے کہ وهو علی کل شیء قدیر اول اسمیں مذکور سموات
اور ارض اور ظلمات اور نور ہے کہ آثار قدرت ہیں کہ تخصیص بعد تعمیم ہے

سورۃ الانعام مکیۃ وھی — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — مائۃ وخمس وستون آیۃ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَجَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَالنُّوْرَ سب تعریف واسطے خدا کے ہے جسنے

پیدا کیا آسمانوں کو اور زمین کو اور پیدا کیا اندھیروں کو اور اجالے کو یہہ رد ہے قول مجوس کا کہ کہتے ہیں اللہ خالق نور کا ہے
اور شیطان خالق ظلمات کا ہے سو اللہ نے فرمایا کہ دونوں کو میں نے پیدا کیا ہے یا مراد ظلمت اور نور سے رات
اور دن ہے یا جہل اور علم ہے یا معصیت اور طاعت ہے یا دوزخ اور بہشت ہے یا ضلالت اور ہدایت ہے اور
ظلمات کو جمع لائے اسواسطے ضلالتیں بہت ہیں اور نور کو مفرد لائے کیونکہ ہدایت ایک ہے واللہ اعلم بحر الحقائق
میں ہے کہ پیدا کیا آسمان دل اور زمین نفس کو اور گردانا ظلمات نفوس کو صفات بہیمی حیوانی اور اخلاق سبعی
شیطانی سے اور ظاہر کیا نور قلب کو اوصاف ملکی روحانی ربانی سے ثُمَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُونَ
پھر باوجود ان دلیلوں کے وہ لوگ جو کافر ہوئے ساتھ پروردگار اپنے کے برابری دیتے ہیں بتوں کو یا عدول
کرتے ہیں اسکی عبادت سے طرف اور کی عبادت کے هُوَ الَّذِي خَلَقَكُم مِّن طِينٍ ثُمَّ قَضَىٰ أَجَلًا وہ ہے جسنے پیدا کیا
باپ تمھارے کو کہ آدم ہے مٹی سے پھر مقرر کی اجل وَأَجَلٌ مُّسَمًّى عِندَهُ اور ایک اجل مقرر کی ہوئی نزدیک
اسکے ہے کہ اسے کوئی نہیں جانتا ہے وہ قیامت ہے ثُمَّ أَنتُمْ تَمْتَرُونَ پھر تم شک کرتے ہو بعث میں
یعنے بعد ثابت ہونیکے کہ ابتدائے خلق اس سے ہے پھر شک کیوں چاہیئے کہ معاد خلق بھی طرف اسیکے ہے
وَهُوَ اللَّهُ فِي السَّمَاوَاتِ وَفِي الْأَرْضِ اور وہی ہے اللہ بیچ آسمانوں کے مالک اور بیچ زمین کے يَعْلَمُ سِرَّكُمْ وَجَهْرَكُمْ
وَيَعْلَمُ مَا تَكْسِبُونَ جانتا ہے پوشیدہ تمھارا اور آشکار تمھارا یعنے دل کی چھپی بات اور منہہ کا پکار کر
کہنا سب اسکو معلوم ہے اور جانتا ہے جو کچھہ کسب کرتے ہو تم نیکی اور بدی سے پھر اسپر جزا دیگا فتوحات
میں ہے کہ سر اور جہر نسبت باطنی اور ظاہری ہے بحر الحقائق میں ہے کہ مراد سر سے سر خلافت ہے کہ انسان
میں امانت رکھا ہے اور جہر صفات حیوانی اور احوال نفسانی ہے اور حقیقت یہہ ہے کہ نظم آدمی کی شکل
جسمانی سمجھہ ، اور معنی اسکی روحانی سمجھہ ، عالم خلق اسکا جسم خاک ہے ، عالم امر اسکی روح پاک ہے
بسرکم سے ہے اشارہ روح کا ، جہرکم سے جسم کا رتبہ کہا ، نقد النصوص میں ہے کہ انسان آئینہ ہی دورویہ
ایک طرف خصائص ربوبیت کے اسمیں پیدا ہیں دوسری جانب نقائص عبودیت کے ہویدا جب خصائص ربوبیت
دیکھتا ہے تو سب موجودات سے بزرگوار تر ہے اور جب نقائص عبودیت ملاحظہ کرتا ہے تو سب کائنات سے خوار اور
بے اعتبار تر نظم جب دم کہ تیر ادلمین اثر پاتا ہوں ، افلاک سے بھی بلند سر پاتا ہوں ، اور جبکہ بخود نگاہ کرتا ہوں
میں تو پھر ، مٹی سے بھی جان پست تر پاتا ہوں ، پس حق تعالی فرماتا ہے کہ میں خصائص تمھارے پردہ غیب
میں جانتا ہوں اور نقائص تمھارے عالم شہادت میں پہنچاتا ہوں اور جانتا ہوں میں اعمال تمھارے کہ سبب
ترقیات درجات انسانیہ ہیں یا موجب تنزلات درکات حیوانیہ ہیں پس آدمی کو لازم ہے کہ وہ کام کرے جو ترقیات
درجات انسانیہ ہو نہ وہ عمل کرے کہ موجب تنزلات درکات حیوانیہ ہو نظم خواب و خور میں گذار کر سب عمر ، تو بہائم

بھی

بھی نہ بدتر ہو نہ اڑا فتا وہ صفات کر پیدا نہ کہ فرشتے سے بھی بری بسر ہو نہ وَمَا تَاْتِيْهِمْ مِّنْ اٰيَةٍ مِّنْ اٰيٰتِ رَبِّهِمْ
اِلَّا كَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ اور نہین آتی کافرون کے پاس نشانی نشانیون پروردگار انکے سے یعنے قرآن یا
معجزے جیسے شق قمر اور تسبیح حجر اور انقلاع شجر مگر ہوئے ہین اُس سے منہہ پھیر نیولے فَقَدْ كَذَّبُوْا بِالْحَقِّ لَمَّا
جَآءَهُمْ پس بتحقیق جھٹلایا اُنھون نے قرآن کو جب آیا اُنکے پاس فَسَوْفَ يَاْتِيْهِمْ اَنْۢبٰٓؤُا مَا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ
پس البتہ آوینگی اُنکے پاس خبرین اُس چیز کی کہ تھے وہ ساتھ اُسکے ٹھٹھا کرتے ظہور اُن خبرون کا آخرت مین تو
کافرون پر ظاہر ہے اور دنیا مین وقت نزول عذاب کے اُنپر ... ہوگا اَلَمْ يَرَوْا كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ قَرْنٍ
کیا نہین دیکھا اور نہین جانا اُنھون نے کتنے ہلاک کئے ہین ہمنے پہلے اُنسے قرنون سے یعنے گروہ سے کہ اہل قرن ہین قرن
ستر یا اسی برس کا ہوتا ہے کہ اغلب عمر آدمی کی ہے پھر صفت کی اہل قرن کی جنکو ہلاک کیا کہ مَّكَّنّٰهُمْ فِي
الْاَرْضِ مَا لَمْ نُمَكِّنْ لَّكُمْ مقدور دیا ہمنے اُنکو بیچ زمین کے جو کچھ کہ نہ مقدور دیا تمکو کہ عمر بڑی مال بہت
قوت زیادہ بخشی تھی وَاَرْسَلْنَا السَّمَآءَ عَلَيْهِمْ مِّدْرَارًا اور بھیجا تھا ہمنے مینہہ آسمان سے اوپر اُنکے برسنے والا وقت احتیاج
اُنکے کے وَجَعَلْنَا الْاَنْهٰرَ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمْ اور کین ہمنے نہرین کہ چلتی ہین نیچے درختون اور محلون اُنکے کے
فَاَهْلَكْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ وَاَنْشَاْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ قَرْنًا اٰخَرِيْنَ پس ہلاک کیا ہمنے اُنکو ساتھ گناہون اُنکے کے اور
فائدہ نکیا اُنکی قوت اور نعمت نے اور پیدا کیا ہمنے پیچھے ہلاک اُنکے سے گروہ دوسرا اس آیۃ مین کفار قریش کو
تہدید کی ساتھ ہلاک کے اخبار مین ہے کہ نضر بن حارث اور نوفل ابن خویلد اور ابن امیہ مخذومی حضرت کے
پاس آکر کہنے لگے کہ ہم تم پر ایمان نہین لاوینگے جبتک کہ چار فرشتے نامہ لکھا ہوا آسمان سے نہ لاوین اور گواہی
دین کہ یہہ کتاب اللہ کیطرف سے تمھین آئی ہے اور اُسمین یہہ لکھا ہو کہ تم رسول اللہ کے ہو یہہ آیت آئی
وَلَوْ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ كِتٰبًا فِيْ قِرْطَاسٍ فَلَمَسُوْهُ بِاَيْدِيْهِمْ اور اگر اُتارتے ہم اوپر تیرے لکھا ہوا بیچ کاغذ کے پس چھو لیتے
اُسکو ساتھ ہاتھون اپنے کے جب بھی آسمان سے اُترنے کا شبہہ رہتا لَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ
البتہ کہتے وہ لوگ جو کافر ہوئے نہین یہہ کہ تو ہمارے پاس لایا ہے مگر جادو ظاہر سب پر وَقَالُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ
عَلَيْهِ مَلَكٌ اور کہا کافرون نے کیون نہ اُتارا گیا اوپر محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے فرشتہ کہ ہم سے کہہ دیتا کہ
پیغمبر ہین وَلَوْ اَنْزَلْنَا مَلَكًا لَّقُضِيَ الْاَمْرُ اور اگر اُتارتے ہم فرشتے کو البتہ فیصل کیا جاتا کام اُنکا اور ہلاک ہوجاتے
کیونکہ سنت الٰہی یہی پر جاری ہے کہ موافق طلب کے جو فرشتے کو معائنہ کرین تو ہلاکت لازم ہوجاتی ہے ثُمَّ
لَا يُنْظَرُوْنَ پھر نہ ڈھیل کی جاتی بعد نزول فرشتے کے پل بھر اور جب مشرکون نے کہا کہ فرشتہ کیون نہین
ہمارے پاس آتا تو حق تعالیٰ نے ارشاد کیا کہ وَلَوْ جَعَلْنٰهُ مَلَكًا لَّجَعَلْنٰهُ رَجُلًا اور کرتے ہم رسول کو فرشتہ
البتہ کرتے ہم اُسکو بصورت مرد کے جیسی جبرئیل کو دحیہ کلبی کی شکل پر کر دیتے تھے اور بشر کی صورت پر کر دینا اسواسطے ہے

کہ فرشتے کو صورت اصلی پر دیکھنا طاقت بشری سے باہر ہے مگر انبیا قوت قدسی سے مشاہدہ کر سکتے ہیں پس ہم فرشتے
کو آدمی کی شکل پر اتارتے وَلَلَبَسْنَا عَلَيْهِم مَّا يَلْبِسُونَ اور البتہ شبہ ڈالتے ہم اوپر انکے جو شبہ کرتے ہیں اب یعنے اب رسالت بشر
کی مسلم نہیں رکھتے ایسے ہی تب بھی طعنہ کرتے کہ ماھذا الا بشر مثلکم پس واسطے تسلی خاطر حضرت کے کہ کافروں کے کہنے سے
ملال خاطر عاطر پر نہ لاویں فرمایا وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّن قَبْلِكَ فَحَاقَ بِالَّذِينَ سَخِرُوا مِنْهُم مَّا كَانُوا بِهِ
يَسْتَهْزِئُونَ اور تحقیق ٹھٹھا کیا گیا تھا ساتھ پیغمبروں کے پہلے تجھ سے پس گھیر لیا اُن لوگوں کو کہ ٹھٹھا کرتے رسولوں کو
اُس چیز نے کہ تھے ساتھ اسکے ٹھٹھا کرتے اور وہ چیز عذاب الٰہی تھا کہ انکو احاطہ کر لیا قُلْ سِيرُوا فِي الْأَرْضِ ثُمَّ انظُرُوا
كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِينَ کہہ اگر عذاب گذرے لوگوں کا باور نہیں کرتے تو سیر کرو بیچ زمین کے یمن اور شام کو سفر کرو دیار
عاد اور ثمود پر گذر کرو پھر دیکھو عبرت سے کہ کیونکر ہوا آخر کام جھٹلانیوالوں کا قُل لِّمَن مَّا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ
کہہ اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم انکو واسطے کس کے ہے وہ چیز کہ بیچ آسمانوں کے ہے اور زمین کے ہے خلق اور ملک
پھر وہ اگر جواب نہ دیں تو قُل لِّلَّهِ کہہ تو کہ واسطے اللہ کے ہے كَتَبَ عَلَىٰ نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ لکھی اللہ نے اوپر ذات
مبارک اپنی کے محض فضل سے رحمت کہ توبہ قبول کرتا ہے گناہ بخشتا ہے حدیث میں ہے کہ حق تعالیٰ نے کتاب لکھی
اور وہ نزدیک اسکے فوق العرش ہے مضمون اسکا یہ ہے کہ اِنَّ رحمتی غلبت غضبی بتحقیق رحمت میری نے غالب آئی غضب
میرے پر اور ہو سکتا ہے کہ مراد اس سے رحمت ذاتیہ ہو کہ سب چیز کو پہنچی ہے اور وہ دیتا ہے بن مانگے اور بن احتیاج
اور لیاقت کے ہے نظم ہم عدم میں مستحق رافت تھے کب نہ سر بسر یہ محض ہے الطاف رب نہ جان فی بکر ہمکو بینا کر دیا نہ زندہ
دانا توانا کر دیا لَيَجْمَعَنَّكُمْ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا رَيْبَ فِيهِ البتہ اللہ جمع کریگا تمکو طرف دن قیامت کے کہ شک نہیں ہے
بیچ آنے اس دن کے الَّذِينَ خَسِرُوا أَنفُسَهُمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ جو لوگ کہ ٹوٹا دیا جانوں اپنے کو یعنے فطرت اصلیہ اور عقل
سلیم کو کہ سرمایہ انکا تھا ضایع کیا پس وہ نہیں ایمان لاتے وَلَهُ مَا سَكَنَ فِي اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ اور واسطے اللہ کے ہے جو
کچھ بستا ہے بیچ رات کے اور دن کے کہ مالک ہے مکان اور زمان کا اور جو کچھ مکان اور زمان میں ہے اسکا ہے
وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ اور وہی ہے سننے والا جو کفار کہتے ہیں جاننے والا انکے نیتوں کا سبب نزول اس آیت کا یہ ہے
کہ کفار قریش نے کہا اے محمد تجھیں حرص مال کی ہے اور ہم سب اشراف قبائل سے لیکر اتنا جمع کر دیتے ہیں کہ تم تو سب
قوم سے اپنے زیادہ تونگر ہو جاؤ لیکن اس شرط پر کہ اپنے دعوے سے باز آؤ حق تعالیٰ نے فرمایا کہ جو کچھ کہ رات اور دن اور انکے مشتمل رکھتا ہے خدا سے ہے
اگر چاہیگا اپنے پیغمبر کو اسقدر مال دیگا کہ تونگر خلق سے ہو جاوینگا قُلْ أَغَيْرَ اللَّهِ أَتَّخِذُ وَلِيًّا فَاطِرِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ
وَهُوَ يُطْعِمُ وَلَا يُطْعَمُ کہہ کیا سوا اللہ کے پکڑوں میں دوست وہ خدا کہ پیدا کرنیوالا آسمانوں کا اور زمین کا ہے اور وہ کھلاتا ہے
خلق کو اور نہیں کھلایا جاتا وہ بے پرواہ ہے خلق سے اور خلق محتاج ہے اسکی قُلْ إِنِّي أُمِرْتُ أَنْ أَكُونَ أَوَّلَ مَنْ أَسْلَمَ
وَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِينَ کہہ تحقیق میں حکم کیا گیا ہوں یہ کہ ہوں اول وہ شخص جو مسلمان ہوا ہے کیونکہ نبی دین میں

پہلے ہوتا ہے اس سے اور پھر گر مت ہو تو شریک لانیوالونسے قُلْ اِنِّیْۤ اَخَافُ اِنْ عَصَیْتُ رَبِّیْ عَذَابَ یَوْمٍ عَظِیْمٍ
کہہ تحقیق میں ڈرتا ہوں اگر نافرمانی کروں میں پروردگار اپنے کی عذاب دن بڑے سے کہ قیامت ہے مَنْ یُّصْرَفْ
عَنْهُ یَوْمَىِٕذٍ فَقَدْ رَحِمَهٗ وہ شخص کہ پھرا جاوے عذاب اُس سے اور بعضے قرات میں یصرف بصیغہ معلوم ہے یعنے
پھیرے اللہ عذاب اس سے اُسدن پس تحقیق مہربانیکی اوپر اُسکے وَذٰلِكَ الْفَوْزُ الْمُبِیْنُ اور یہہ ہے مہربانی اللہ
کی مراد پانا ظاہر وَاِنْ یَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗۤ اِلَّا هُوَ اور اگر لگاوے تمکو ضرر جیسے فقر اور مرض پس نہیں
کھولنے والا اسکو مگر وہی وَاِنْ یَّمْسَسْكَ بِخَیْرٍ فَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اور اگر لگا دیوے تجھکو بھلائی جیسے
غنا اور صحت پس وہ اوپر ہر چیز کے قادر ہے وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ اور وہی ہے غالب اوپر بندوں اپنے کے
وَهُوَ الْحَكِیْمُ الْخَبِیْرُ اور وہ ہے حکمت والا خبردار چھپی باتوں کا بندونکے لکھا ہے کہ بیوقوف قریش کہنے لگے ای محمد صلعم
ہم کسیکو نہیں دیکھتے کہ تمہاری تصدیق کرے اور ہمنے علمائے یہود اور نصاری سے پوچھہ لیا ہے کہ اُس شخص کی
صفت کتابوں میں لکھی ہے سب نے انکار کیا اب کسیکو لاؤ کہ گواہی دے تمہارے رسالت پر اور قرآن کی حقیقت پر یہہ
آیت اُتری قُلْ اَیُّ شَیْءٍ اَكْبَرُ شَهَادَةً کہہ جواب میں اُنکے کون سی چیز بڑی ہے گواہی میں قُلِ اللّٰهُ شَهِیْدٌۢ
بَیْنِیْ وَبَیْنَكُمْ کہہ اللہ بڑا ہے شہادت میں گواہ درمیان میرے اور تمہارے یعنے گواہ حقیقت پر میرے اور بطلان پر
تمہارے وہ ہے وَاُوْحِیَ اِلَیَّ هٰذَا الْقُرْاٰنُ لِاُنْذِرَكُمْ بِهٖ وَمَنْۢ بَلَغَ اور وحی کیا گیا ہے طرف میرے یہہ قرآن تو کہ
ڈراؤں میں تمکو ساتھہ اُسکے اور جسکو پہنچے عرب اور عجم میں انسان ہو یا جن ہو سب کو ڈراؤں میں ساتھہ قرآن کے
اور اگرچہ قرآن میں بشارتیں بھی ہیں لیکن یہاں اکتفا احد الضدین پر کیا ہے اور مقاتل رحمۃ اللہ نے کہا ہے کہ قرآن
شریف جسکو پہنچا پیغمبر اُسکے نذیر میں نہیں سے ہے محمد کعب قرظی رحمۃ اللہ کا قول کہ من بلغ القرآن فکانما رای محمد
صلے اللہ علیہ وسلم نیت پہنچا قرآن جسکو ایک رافت نہ گویا حضرت کی ہوگئی رویت اَىِٕنَّكُمْ لَتَشْهَدُوْنَ اَنَّ مَعَ
اللّٰهِ اٰلِهَةً اُخْرٰى کیا تم گواہی دیتے ہو یہہ کہ ساتھہ اللہ کے معبود اور ہیں بت قُلْ لَّاۤ اَشْهَدُ کہہ میں نہیں گواہی دیتا
قُلْ اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَّاِنَّنِیْ بَرِیْۤءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ کہہ سوا اسکے نہیں کہ وہ مستحق عبادت کے اکیلا ہے اور
میں اسپر گواہی دیتا ہوں اور تحقیق میں بیزار ہوں اُس چیز سے کہ شریک لاتے ہو تم تمکو اَلَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ الْكِتٰبَ
یَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا یَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ وہ لوگ کہ دی ہے ہمنے انکو کتاب پہچانتے ہیں پیغمبر خدا کو ساتھہ اُس حلیہ
اور صفت کے کہ توریت میں مذکور ہے جیسے کہ پہچانتے ہیں بیٹوں اپنے کو ساتھہ حلیہ اور صفت اُنکے کے لکھا ہے کہ
حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عبداللہ بن سلام سے پوچھا کہ معرفت حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی کہ اللہ نے قرآن میں
فرمائی ہے کہ مثل معرفت فرزندوں کے ہے یہہ کسطرح ہے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہمیں پیغمبر کی رسالت پر
یقین زیادہ ہے صحت نسبت پسر اپنے سے کیونکہ اُسکو توریت سے معلوم کیا ہے اور یہہ معلوم نہیں کہ عورتوں نے

کیا کیا ہے حضرت عمر نے فرمایا کہ خدا توفیق رفیق تیری کرے ای عبد اللہ سچ کہا تو نے اَلَّذِیْنَ خَسِرُوْٓا
اَنْفُسَهُمْ فَهُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ جنھون نے ٹوٹا دیا جانون اپنے کو مشرکون اور اہل کتاب مین سے پس وہ نہین ایمان
لاتے وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰیٰتِهٖ اور کون ہے ظالم تر اُس شخص سے کہ باندھ لیوے
اوپر اللہ کے جھوٹ کہ فرشتون کو اسکی بیٹیان کہے اور بتون کو اسکی درگاہ مین شفیع جانے یا جھٹلا دیوے
آیتون اسکی کہ قرآن ہے اور اسے شعر اور سحر اور کہانت ٹھہرالیوے اِنَّهٗ لَا یُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ تحقیق شان یہہ ہے
کہ نہین فلاح پاتے ظالم یعنے کافر وَیَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِیْعًا ثُمَّ نَقُوْلُ لِلَّذِیْنَ اَشْرَكُوْٓا اَیْنَ شُرَكَآؤُكُمُ الَّذِیْنَ كُنْتُمْ
تَزْعُمُوْنَ اور یاد کر جسدن کہ اکٹھا کرینگے ہم انکو عابد اور معبودون سب کو پھر کہینگے ہم واسطے اون لوگون کے کہ
شریک لاتے تھے کہان ہین شریک تمھارے جنکو تھے تم دعوا کرتے کہ یہہ ہماری شفاعت کرینگے ثُمَّ لَمْ تَكُنْ
فِتْنَتُهُمْ اِلَّآ اَنْ قَالُوْا وَاللّٰهِ رَبِّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِیْنَ پھر نہو ویگا بہانا انکا مگر یہہ کہ کہینگے قسم ہے اللہ کی پروردگار
ہمارا ہے نتھے ہم شریک لانیوالے جھوٹ کہینگے اور اسپر جھوٹی قسم کھاوینگے سمجھ لیجئے کہ قیامت کے دن توحید
والون کے بڑے مقام دیکھکر کافر کہینگے کہ آؤ ہم بھی انکار شرک کا کرین شاید ہم بھی نجات پاوین پس قسم کھاوینگے
کہ ہم مشرک نتھے حق تعالی انکے منہہ پر مہر لگا دیگا اور سب اعضا انکے کفر پر گواہی دینگے اُنْظُرْ كَیْفَ كَذَبُوْا عَلٰٓی
اَنْفُسِهِمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا یَفْتَرُوْنَ دیکھ کیونکر جھوٹ بولا انھون نے اوپر جانون اپنے کے اور کھویا گیا انسے
جو تھے افترا کرتے کہ خدا کا شریک بناتے تھے لکھا ہے کہ ابوسفیان اور ولید اور عتبہ اور شیبہ اور ابی بن خلف
وغیرہ ایک جگہہ مسجد حرام مین جمع ہوکر حضرت کا قرآن شریف سنتے تھے پھر نضر بن حارث سے کہ قصہ خوان تھا
پوچھا کہ کیا ہے جو محمد کہتے ہین اُس لعین نے کہا مین نہین جانتا کیا کہتے ہین مگر سر ہلاتے ہین اور قصے پہلے لوگون کا
بیان کرتے ہین جیسے کہ مین کبھی تمھارے روبرو کہتا ہون یہہ آیت نازل ہوئی وَمِنْهُمْ مَّنْ یَّسْتَمِعُ اِلَیْكَ
اور بعضے اونمین سے وہ ہین کہ کان رکھتے ہین طرف تیرے جب تو قرآن پڑھتا ہے وَجَعَلْنَا عَلٰی قُلُوْبِهِمْ
اَكِنَّةً اَنْ یَّفْقَهُوْهُ وَفِیْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا اور ڈالے ہین ہمنے اوپر دلون انکے کے پردے اس سے کہ سمجھین اسکو اور
بیچ کانون انکے کے بوجھ تو کہ حق بات نہ سنین وَاِنْ یَّرَوْا كُلَّ اٰیَةٍ لَّا یُؤْمِنُوْا بِهَا اور اگر دیکھین ہر معجزہ کہ
تجھ سے طلب کرین نہ ایمان لاوین ساتھ اسکے کہ بڑا عناد رکھتے ہین اور نہایت جھٹلاتے ہین تجھکو حَتّٰٓی اِذَا
جَآءُوْكَ یُجَادِلُوْنَكَ یَقُوْلُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ یہانتک کہ جب آوین تیرے
پاس جھگڑین تجھ سے کہین وہ لوگ جو کافر ہوئے ہین نہین یہہ قرآن مگر کہانیان پہلون کی وَهُمْ یَنْهَوْنَ
عَنْهُ وَیَنْئَوْنَ عَنْهُ اور کافر منع کرتے ہین لوگونکو ایمان لانے سے پیغمبر پر اور دور رہتے ہین اپنے آپ بھی
اُس سے یعنے نہ آپ ایمان لاتے ہین نہ اورون کو لانے دیتے ہین اور بعضے کہتے ہین کہ یہہ آیت بیچ شان ابی طالب کے

ہے اور سعی اسکی یہہ ہین کہ منع کرتے ہین دشمنون کو پیغمبر کے ایذا پہچانے سے اور آپ دین لگنے سے دور رہتے
ہین وَاِنْ یُّہْلِکُوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَہُمْ وَمَا یَشْعُرُوْنَ اور نہین ہلاک کرتے مگر جانون اپنے کو اور نہین سمجھتے کہ ضرر
انکا اوپر انہین جاتا ہے وَلَوْ تَرٰٓی اِذْ وُقِفُوْا عَلَی النَّارِ اور کاش کے دیکھے تو جس وقت کھڑے کئے جاوینگے اوپر
آگ کے اور سختی عذاب سے فریاد کرینگے فَقَالُوْا یٰلَیْتَنَا نُرَدُّ وَلَا نُکَذِّبَ بِاٰیٰتِ رَبِّنَا وَنَکُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ پس کہینگے
ای کاش کے ہم پھیر جاوین طرف دنیا کے اور نہ جھٹلاوین آیتون پر پروردگار اپنے کو اور ہووین ہم ایمان
والون سے بَلْ ایسا نہین ہے کہ یہہ کہتے ہین ہم دنیا مین جاوین اور مسلمان ہون بلکہ کفر پر رہینگے
اور اب جو اقرار توحید کا کرتے ہین اسواسطے ہے کہ بَلْ بَدَا لَہُمْ مَّا کَانُوْا یُخْفُوْنَ مِنْ قَبْلُ ظاہر ہو گیا واسطے
انکے جو کچھ کہ تھے چھپاتے کفر پہلے اس سے دنیا مین آج جو انکے اعضا شاہدی دینے لگے انکے کفر اور عصیان
کی عذر کرتے ہین اور آرزو پھر دنیا مین جانے کی رکھتے ہین وَلَوْ رُدُّوْا لَعَادُوْا لِمَا نُہُوْا عَنْہُ اور اگر پھیر جاوین
طرف دنیا کے البتہ پھر جاوین طرف اُس چیز کے کہ منع کئے گئے تھے اُس سے یعنے شرک اور عصیان سے
وَاِنَّہُمْ لَکٰذِبُوْنَ اور تحقیق وہ البتہ جھوٹے ہین وعدہ مین ایمان کے جب یہہ آیتین بیچ وعدہ ایمان اور
وعید قیامت کے کافرون پر پڑھی گئین بعث اور نشور کے منکر ہوئے وَقَالُوْٓا اِنْ ہِیَ اِلَّا حَیَاتُنَا الدُّنْیَا وَمَا
نَحْنُ بِمَبْعُوْثِیْنَ اور کہا انہون نے نہین یہہ مگر زندگانی ہماری دنیا کی اور نہین ہم اُٹھائے جاوینگے قبرون سے
وَلَوْ تَرٰٓی اِذْ وُقِفُوْا عَلٰی رَبِّہِمْ اور کاش کہ دیکھے تو جس وقت کھڑے کئے جاوینگے کافر اوپر پروردگار اپنے کے
قَالَ اَلَیْسَ ہٰذَا بِالْحَقِّ کہیگا اللہ کیا نہین یہہ بعث اور نشر حق قَالُوْا بَلٰی وَرَبِّنَا کہینگے البتہ ہی سچ ہے قسم
ہے پروردگار ہمارے کی قَالَ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا کُنْتُمْ تَکْفُرُوْنَ ۝ کہیگا اللہ پس چکھو عذاب
بدلے اُس چیز کے کہ جو تھے تم کفر کرتے قَدْ خَسِرَ الَّذِیْنَ کَذَّبُوْا بِلِقَآءِ اللّٰہِ تحقیق ٹوٹا پایا اُن لوگون نے کہ جھٹلایا
دیکھنے اللہ کے کو یا لقاء عذاب اور ثواب کو بعد مرگ کے حَتّٰٓی اِذَا جَآءَتْہُمُ السَّاعَۃُ بَغْتَۃً قَالُوْا یٰحَسْرَتَنَا
عَلٰی مَا فَرَّطْنَا فِیْہَا وَہُمْ یَحْمِلُوْنَ اَوْزَارَہُمْ عَلٰی ظُہُوْرِہِمْ یہانتک کہ جب آئی انکے پاس قیامت ناگہان کہینگے
ای افسوس ہمکو اوپر اسکے کہ تقصیر کی ہمنے بیچ زندگانی دنیا کے اور وہ اُٹھاوینگے بوجھ اپنے گناہون کے اوپر پیٹھو
اپنے کے غرض یہہ ہے کہ گناہ انکے پاس ہو گی جدا اُن سے نہین ہونے کی عالم مین ہے کہ جب مومن قبر سے
نکلے گا ایک خوش شکل خوشبو چیز اسکے سامنے آویگی اور کہے گی کہ تو مجھے پہچانتا ہے یہہ کہیگا نہین جانتا
مین وہ کہیگی کہ مین عمل صالح ہون تیرا آ تو مجھ پر سوار ہو کہ مین بہت دنیا مین تجھ پر سوار رہا ہون اور آیہ
ویوم نحشر المتقین الی الرحمن وفدا اشارہ ساتھ اسی کے ہے اور جو کافر خاک سے سر اٹھاویگا اسکے آگے بھی
ایک چیز آویگی نہایت بدشکل بدبو کہیگی تو مجھے جانتا ہے یہہ کہیگا نہین جانتا مین وہ کہیگی مین عمل ناپاک ہون

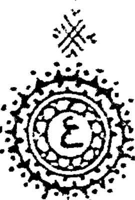
نیز اتو دنیا مین بہت مجھ پر سوار رہا تھا آج مین تجھ پر سوار ہوتا ہون اور آیۃ وہم یحملون اوزارہم عبارت اسی سے
ہے الا ساء ما یزرون خبردار ہو برا بوجھ گناہونکا ہے جو کچھ کہ اٹھاتے ہین وما الحیوۃ الدنیا الا لعب
ولھو اور نہین زندگانی دنیا کی کہ یہہ اسپر مغرور ہین مگر کھیل لڑکونکا اور مشغولی دیوانونکی وللدار الآخرۃ خیر
للذین یتقون اور البتہ گھر آخرت کا بہتر ہے واسطے ان لوگون کے کہ پرہیزگاری کرتے ہین سمجھ لیجئے کہ بہتر ہونا
اسواسطے ہے کہ باقی ہے اور لذتین و مانکی بے زوال ہین افلا تعقلون کیا پس نہین سمجھتے ہو تم اور یعقلون
بھی قرات ہے یعنے نہین سمجھتے ہین کہ دونون گھرومین کون بہتر ہے لکھا ہے کہ اخنس بن شریف نے ملکے ابوجہل
سے پوچھا کہ محمد بن عبد اللہ کی نشانین کیا کہتا ہے اپنے دعوی مین یہہ سچا ہے یا جھوٹا ابوجہل نے کہا کہ سچا
ہے جو ہمکو پہنچاتا ہے آسمانی ہے نہ شیطانی لیکن ہم اگر نبوت پر اسکے اقرار کرینگے تو شرافت لیکت تو آل قصے
رکھتے ہی ہین کہ سب چیزین مسجد حرام کی انکے متعلق ہین اگر نبوت بھی انمین ہوئی تو اور عزت زیادہ ہوگی
اور اشراف قریش اور بقیہ آل لوی محروم رہ جاوینگے اور بعضون نے کہا ہے کہ ابوجہل نا اہل نے بالمشافہ
حضرت سے کہا کہ اے محمد ہمنے کبھی تجھ سے دروغ نہین سنا اور تجھے ہم سچا جانتے ہین لیکن اس دعوی نبوت
مین تجھے جھٹلاتے ہین ہم حق تعالی نے یہہ آیت نازل کی قد نعلم انہ لیحزنک الذی یقولون فانہم
لا یکذبونک ولکن الظالمین بآیات اللہ یجحدون تحقیق جانتے ہین ہم تحقیق غمگین کرتا ہے تجھکو جو
کچھ کہ کہتے ہین بیچ جھٹلانے تیرے کے پس تحقیق وہ نہین جھٹلاتے تجھکو حقیقت مین اور تجھے سچا جانتے ہین اور لیکن
وہ ظالم ہین ساتھ نشانیون اللہ کے کہ انکار کرتے ہین عناد کے سبب پھر واسطے تسلی خاطر حضرت کے فرمایا
ولقد کذبت رسل من قبلک فصبروا علی ما کذبوا واوذوا حتی اتٰہم نصرنا اور تحقیق جھٹلائے گئے پیغمبر
پہلے تجھ سے پس صبر کیا انھون نے اوپر اسکے کہ جھٹلائے گئے اور ایذا دئے گئے یہانتک کہ آئی انکے پاس مدد
ہماری اور وعدہ کیا ہے تمنے صابرون کو مدد پہنچانے کا اور حکم کیا ہے مسلمانون کے غلبہ کا اوپر کافرون کے نہ
ولا مبدل لکلمٰت اللہ اور نہین کوئی بدلنے والا واسطے وعدے اللہ کے اور حکم کے کہ نصرت اہل ایمان فرمایا کہ
ولقد سبقت کلمتنا لعبادنا المرسلین انہم لہم المنصورون وان جندنا لہم الغالبون ولقد جاءک من نبأ
المرسلین اور البتہ تحقیق آئی ہین تیرے پاس یعنے خبرین پیغمبرون کی کہ انکی امتون نے کیا کیا انکو رنج پہنچایا
اور انھون نے صبر کیا پھر آخر غالب ہوئے کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی وان کان کبر علیک اعراضہم
اور اگر ہوا ہے گران اوپر تیرے منہہ پھرانا انکا دین قبول کرنے سے لکھا ہے کہ حضرت کو جو کمال خواہش تھی
ایمان لانے کی قوم کے تو چاہتے تھے کہ جو معجزہ یہہ چاہین وہ حق تعالی ظاہر کرے اور یہہ کسیطرح ایمان لاوین حق تعالی نے
یہہ آیت اتاری کہ اگر تجھ پر گران ہے انکا ایمان سے منہہ پھرانا فان استطعت ان تبتغی نفقا فی الارض او سلما فی







السماء فتاتيهم باية پس اگر طاقت رکھتا ہے تو یہہ کہ ڈھونڈھے سرنگ بیچ زمین کے یا سیڑھی بیچ آسمان کے
پس لے آوے انکے پاس کوئی نشانی یعنے تو اگر یہہ کر سکتا ہے تو کر دیکھ ولو شاء الله لجمعهم على الهدى فلا
تكونن من الجاهلين اور اگر چاہتا اللہ البتہ اکٹھا کرتا انکو اوپر ہدایت کے اور توفیق ایمان کی دیتا پس ہرگز نہ ہو
جاہلوں سے اس مسئلے میں کہ کفر اور ایمان اپنی توفیق دینے نہ دینے میں ہے یہہ خطاب صورت میں حضرت
کو ہے اور معنے میں امت کو انما يستجيب الذين يسمعون سوا اسکے نہیں کہ قبول کرتے ہیں دعوت
تیری کو وہ لوگ کہ سنتے ہیں سمع قبول سے لیکن کافر مثل مردوں کے ہیں وہ کیا سنینگے اور قبول کرینگے
والموتى يبعثهم الله ثم اليه يرجعون اور مردے جلاویگا انکو اللہ اسوقت جانینگے اور جانتا فائدہ نکریگا پھر
طرف اللہ کے پھیرے جاوینگے سب جزا اور سزا دینے کو وقالوا لولا نزل عليه اية من ربه اور کہا رئیسوں
نے قریش کے کیوں نہیں اتاری جاتی اوپر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نشانی پروردگار اسکے سے یعنے جو معجزہ طلب
کرتے ہیں اس سے قل ان الله قادر على ان ينزل اية ولكن اكثرهم لا يعلمون کہہ تحقیق اللہ قادر ہے اوپر
اسکے کہ اتارے نشانی اور لیکن اکثر انکے نہیں جانتے کہ اترنا اسکا موجب بلا کا ہے کیونکہ حکم الٰہی یوں ہے کہ جو معجزہ
طلب کریں اور اللہ ظاہر کرے پھر وہ ایمان نلاویں تو عذاب متصل اسکے آتا ہے جیسے قوم ثمود اور اصحاب مائدہ
کے غارت ہو گئے وما من دابة في الارض ولا طائر يطير بجناحيه اور نہیں کوئی چلنے والا بیچ زمین کے اور
نہ کوئی اڑنے والا بیچ ہوا کے اڑے ساتھ بازوؤں اپنے کے کلمہ بجناحیہ کا تاکید ہے جیسے کہتے ہیں بعضے چیز ہمنے
آنکھہ سے دیکھی اور بعضے کان سے سنی یا سرعت سیر سے کنایہ ہے اور حاصل کلام کا یہہ ہے کہ کوئی چلنے والا
اور اڑنے والا نہیں الا امم امثالكم مگر امتیں ہیں مانند تمہارے پیدائش میں اور مارے جلانے میں یا اللہ
کی ثنا کہتے ہیں کہ ان من شيء الا يسبح بحمده کوئی چیز نہیں مگر تسبیح کہتی ہے ساتھ تعریف اسکی کے سب خلق کا
تو رب ہی اور شان ہے کیا پیارے مرغان بخوش الحانی کرتے ہیں ثنا تیری ما فرطنا في الكتب من شيء
نہیں کمی کی ہمنے بیچ لوح محفوظ کے کوئی شی بلکہ سب اسمیں ہے ثم الى ربهم يحشرون پھر طرف پروردگار
کے اکٹھے کئے جاوینگے یہہ امتیں تو کہ انصاف بعض کا بعض سے لیا جاوے والذين كذبوا باياتنا صم وبكم
في الظلمت اور جن لوگوں نے جھٹلایا نشانیوں ہماری کو بہرے ہیں دلیلیں ربوبیت کی نہیں سنتے اور گونگے
ہیں کہ اقرار وحدانیت کا نہیں کرتے بیچ اندھیروں کفر اور جہل اور عناد اور تقلید کے ہیں من يشا الله يضلله
جسے چاہتا ہے اللہ گمراہ کرتا ہے اسکو یعنے توفیق ہدایت کی نہیں دیتا ومن يشا يجعله على صراط مستقيم
اور جسے چاہتا ہے کرتا ہے اسکو ثابت اوپر راہ سیدھی کے قل ارايتكم ان اتكم عذاب الله او اتتكم الساعة
اغير الله تدعون کہہ انکو کیا دیکھا تمنے اپنے تئیں اگر آوے تمہارے پاس عذاب اللہ کا جیسے پہلے



زمانے کا فروں پر آیا تھا دنیا مین یا آوے تمکو قیامت اور عذاب آخرت کا کیا غیر اللہ کے کو پکاروگے کہ عذاب
تمہین بچا دے اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ اگر ہو تم سچے اس بات مین کہ بتون کو خدا کہتے ہو بَلْ اِيَّاهُ تَدْعُوْنَ فَيَكْشِفُ
مَا تَدْعُوْنَ اِلَيْهِ اِنْ شَآءَ وَتَنْسَوْنَ مَا تُشْرِكُوْنَ ایسا نہین ہے کہ بتون کو پکارو بلکہ اللہ کو پکاروگے اور
اُسی کی جناب مین عاجزی کروگے پس کھول دیگا جو کچھ دنیا مین بلاتے ہو طرف اُسکے اگر چاہے اور بھول
جاؤگے جو کچھ شریک مقرر کرتے ہو ساتھ اُسکے یعنے بتون کو اپنے وَلَقَدْ اَرْسَلْنَآ اِلٰٓى اُمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَاَخَذْنٰهُمْ
بِالْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ لَعَلَّهُمْ يَتَضَرَّعُوْنَ اور البتہ تحقیق بھیجا ہمنے رسولون کو طرف امتون کے
پہلے تجھ سے اور وہ کافر ہوگئے پیغمبرون کو جھٹلانے لگے پس پکڑا ہمنے اُنکو ساتھ فقر کے اور مرض کے تاکہ عاجزی
کرین اور شرک سے بچین اور توبہ اور استغفار بجا لاوین فَلَوْلَآ اِذْ جَآءَهُمْ بَاْسُنَا تَضَرَّعُوْا پس کیون نہ جس وقت آیا اُنکے
پاس عذاب ہمارا عاجزی کی اور بنالہ ہماری جناب مین لائے کہ ہم بلا دفع کر دیتے وَلٰكِنْ قَسَتْ قُلُوْبُهُمْ وَزَيَّنَ
لَهُمُ الشَّيْطٰنُ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ اور لیکن سخت ہوگئے دل اُنکے کہ ترک عاجزی دلکی سختی سے ہے اور زینت دی
واسطے اُنکے شیطان نے جو کچھ تھے وہ کرتے یعنے اپنے عملون پر تکبر کرتے تھے اور تکبر ہلاک کرتا ہے سمجھ لیجیے کہ خود
بینی اور تکبر بہت برا ہے نظم مرد معجب صاحب دین کب ہوا نہ زاہد خود بین خدا بین کب ہوا نہ خود پرستی
بت پرستی ایک ہے نہ غفلت حق اور مستی ایک ہے فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ اَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ
پس جب بھول گئے جو کچھ کہ نصیحت کئے گئے تھے ساتھ فقر اور مرض کے کھول دیئے ہمنے اوپر اُنکے دروازے ہر چیز کے
نعمت اور راحت سے کہ پھر رنج مین تو پند پذیر نہوئے شاید عیش مین ہون حَتّٰٓى اِذَا فَرِحُوْا بِمَآ اُوْتُوْٓا یہان
تک کہ جب خوش ہوئے ساتھ اُس چیز کے کہ دی گئی تھی نعمتون سے اور پھر بھی شکر بجا نہ لائے نعمت مین
ہوئے شاغل منعم سے رہے غافل اَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً فَاِذَا هُمْ مُّبْلِسُوْنَ پکڑا ہمنے انکو ناگہان یکبارگی
پس ناگہان وہ عذاب دیکھ کر پشیمان اور ناامید تھے فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا پس کاٹی گئی جڑ اُس
قوم کی جو ظلم کرتے تھے یعنے دوستون کو اپنے نصرت دی ہمنے اور دشمنون کو ہلاک کیا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ
الْعٰلَمِيْنَ اور سب حمد واسطے خدا کے ہے کہ پروردگار عالمون کا ہے اور پر ہلاک کرنے ظالمون کے سمجھ لیجیے کہ ہلاکت
ظالمون کی سبب خلاصی کا ہے لوگون کے کہ اُنکے ظلم سے چھوٹے اور یہہ بڑی نعمت ہے پس ہلاک کرنیوالا لائق
ثنا کے ہوا قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَخَذَ اللّٰهُ سَمْعَكُمْ وَاَبْصَارَكُمْ وَخَتَمَ عَلٰى قُلُوْبِكُمْ مَّنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِهٖ
کہہ کیا دیکھا تمنے اگر لے لیوے خدا سننا تمہارا اور دیکھنا تمہارا کہ بہرے اندھے ہو جاؤ اور مہر لگاوے اوپر دلو
تمہارے کہ فہم اور ہوش اسمین نرہے کون سا خدا ہے سوا اللہ کے کہ قدرت اور کرم سے لا دیوے تمکو وہ
جو لے لیا ہے اُنْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ دیکھ کہ کسطرح بیان کرتے ہین ہم آیتون کو ایک نہج سے ساتھ

دوسری بحث کے نظم گاہ وعدہ کہے وعید ہے ہو یہان خوف وامید پس پیدا ہے ہو یہان کبھی ترغیب اور کبھی
ترہیب ہو کبھی کہتا ہے قصہ ہائے عجیب ہو کبھی احکام ہین بیان کرتے ہو امر اور نہی ہین عیان کرتے ہو کبھی لاتا ہے
ایسی آیاتین ہو فہم سے بھی ورا ہین جو باتین ہو وہ اُسکا ہے کام البیلا ہو اس لئے ہے کلام البیلا ثُمَّ هُمْ
يَصْدِفُوْنَ پھر کافر اعراض کرتے ہین اُس سے اور حکم نہین مانتے قُلْ اَرَاَيْتَكُمْ اِنْ اَتٰكُمْ عَذَابُ اللّٰهِ بَغْتَةً اَوْ جَهْرَةً
کہہ اے کافرو کیا دیکھا تمنے اگر آوے تمکو عذاب خدا کا ناگہان کہ پہلے سے کچھ نشانی معلوم ہو یا آشکارا کہ
علامتین جسکی پہلے سے ظاہر ہون یا بغتۃ وہ ہے کہ رات کو آوے اور جھرۃ وہ ہے کہ دن کو واقع ہو ہر تقدیر پر
هَلْ يُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ الظّٰلِمُوْنَ نہین ہلاک کئے جاوینگے عذاب سے مگر قوم ظالم کہ شریک ٹھہراتے ہین اللہ کا
وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّا مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ اور نہین بھیجتے ہین ہم پیغمبرون کو مگر بشارت دینے والے ایمان
دارونکو بہشت کی اور ڈرانے والے کافرونکو دوزخ سے فَمَنْ اٰمَنَ وَاَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ پس جو
کوئی ایمان لاوے اور اصلاح کرے کام اپنا ساتھ تقوی طہارت کے پس نہین خوف اوپر اُنکے ہمیشہ کے عذاب سے
اور نہ وہ اندوہ اٹھاوین نہ ملنے ثواب سے وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا يَمَسُّهُمُ الْعَذَابُ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ
اور جن لوگون نے جھٹلایا آیتون ہماری کو لگیگا اُنکو عذاب بسبب اسکے کہ تھے وہ فسق کرتے قُلْ لَّآ اَقُوْلُ لَكُمْ
عِنْدِيْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَلَآ اَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَآ اَقُوْلُ لَكُمْ اِنِّيْ مَلَكٌ کہہ نہین کہتا مین تمکو نزدیک میرے خزانے
اللہ کے ہین کہ جو تم مانگو دون اور نہین جانتا مین غیب کو جبتک وحی نہ آوے تو کہ جو تم پوچھو بتا دون اور نہین
کہتا مین تم سے کہ مین فرشتہ ہون تو کہ تم چاہو قوت ملکی سے کر دون بلکہ مین آدمی ہون اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا
يُوْحٰٓى اِلَيَّ نہین پیروی کرتا مین مگر اُس چیز کی کہ وحی کی گئی طرف میری قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ
کہ تمثیلا کیا برابر ہوتا ہے اندھا اور آنکھون والا یعنے برابر نہین ہوتا گمراہ راہ یافتہ سے اور عالم جاہل سے اَفَلَا
تَتَفَكَّرُوْنَ کیا پس نہین فکر کرتے تو کہ حق اور باطل مین تمیز کرو وَاَنْذِرْ بِهِ الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ اَنْ يُّحْشَرُوْٓا اِلٰى رَبِّهِمْ
اور ڈرا ساتھ اُس چیز کے کہ تجھ پر وحی کی ہے اُن لوگون کو کہ ڈرتے ہین اپنے عملون کے سبب اس سے کہ اکٹھے کئے
جاوینگے طرف پروردگار اپنے کے سمجھ لیجئے کہ انذار قرآن عام ہے سب کے واسطے اور یہان تخصیص ڈرنے والون
کی اس جہت سے ہے کہ دل پند پذیر اور گوش نصیحت شنوا انکا ہے لَيْسَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ وَلِيٌّ وَّلَا شَفِيْعٌ لَّعَلَّهُمْ
يَتَّقُوْنَ نہین واسطے اُنکے سوا اللہ کے دوست کہ متولی امور انکے کا ہو دنیا مین اور نہ شفاعت کرنیوالا کہ عذاب سے
چھڑاوے عقبی مین پس انکو ڈرا تو کہ وہ بچین گناہ سے لکھا ہے کہ سردار قریش کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کہتے تھے کہ تمہاری مجلس مین مفلس اور غلام بہت رہتے ہین جیسے ابن مسعود اور بلال اور مقداد اور عمار اور
سہیل اور مثل انکے رضی اللہ عنہم اگر انکو منع کر دو اپنی مجلس سے تو ہم آکر بیٹھین اور قرآن سنا کرین

آپ نے فرمایا کہ مین مسلمانون کو اپنی صحبت سے منع نہین کر سکتا انھون نے کہا کہ ہمین عار آتی ہے کہ انکے پاس
بیٹھین جب ہم آوین تب یہہ اُٹھ جایا کرین تو ہم البتہ تمھارا حکم مانین حضرت عمر نے کہا یا رسول اللہ یہہ رؤساء عرب
ہین انکا کہا مانو تو شاید کہ ایمان لے آوین آپ نے فرمایا اچھا انھون نے کہا ہمین اس وعدے کو کاغذ پر لکھہ دو آپنے
اسباب لکھنے کا منگوایا اور حضرت مرتضے علی رضی اللہ عنہ کو کتابت کا امر فرمایا یہہ آیت اتری وَلَا تَطْرُدِ الَّذِينَ يَدْعُونَ
رَبَّهُم بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ ط اور مت ہانک مجلس اپنے سے ان لوگونکو کہ پکارتے ہین
پروردگار اپنے کو صبح اور شام یا نماز پڑھتے صبح کی اور شام کی اور عصر کی چاہتے ہین اس دعا اور نماز سے رضا اللہ کی
یا سہیہ اسکا یعنے دیدار اسکا ایک بزرگ سے صفت مرید کی پوچھی کہا یدعون ربہم بالغداوۃ والعشی یریدون وجہہ
سمجھ لیجئے کہ ارادت تین قسم ہے ایک ارادت محض دنیا کی ہے کہ فرمایا یریدون عرض الدنیا اسکی نشانیان
دو ہین دنیا کے زیادتی پر ساتھ نقصان دین کے راضی ہونا اور مفلس مسلمانون سے اعراض کرنا دوسری
ارادت محض آخرت کی ہے کہ فرمایا من اراد الاخرۃ وسعی لہا سعیہا اسکی بھی دو علامتین ہین دنیا کے نقصان
پر واسطے سلامتی دین کے راضی ہونا اور الفت درویشون سے کرنا تیسری ارادت محض حق کی ہے کہ فرمایا
یریدون وجہہ اسکا نشان دونون جہان سے ہاتھ اُٹھانا اور لینے سے اور تمام خلق سے آزاد ہونا ہے بیت
جسکا دید روئے جانان باعث آرام ہے ٭ اسکو رنج وعیش سے کونین کے کیا کام ہے ٭ مَا عَلَيْكَ مِنْ حِسَابِهِم
مِّن شَيْءٍ وَمَا مِنْ حِسَابِكَ عَلَيْهِم مِّن شَيْءٍ نہین اوپر تیرے حساب اعمال انکے سے کچھ اور نہ حساب عمل تیرے لئے
اوپر انکے کچھ فَتَطْرُدَهُمْ فَتَكُونَ مِنَ الظَّالِمِينَ پس مت ہانک تو انکو اپنی مجلس سے کیونکہ جو ہانکیگا انکو پس
ہو جاویگا تو ظالمون سے وَكَذَٰلِكَ فَتَنَّا بَعْضَهُم بِبَعْضٍ لِّيَقُولُوا أَهَٰؤُلَاءِ مَنَّ اللَّهُ عَلَيْهِم مِّن بَيْنِنَا اور جب کہ یہان
تیری مجلس مین اے رسول مقبول آزمایا ہمنے فقراکو ساتھ اغنیا کے اسطرح آزمایا ہمنے بعضے دولتمندون کو
ساتھ بعضے مفلسون کے دین کے امر مین کہ مفلس ضعیف ایمان لے آئے اور دولتمند قوی رہ گئے تو کہتے ہین
دولتمند قوی کیا یہی ہین کہ نعمت ایمان پر احسان کیا ہے اللہ نے اوپر انکے ہم مین سے أَلَيْسَ اللَّهُ بِأَعْلَمَ
بِالشَّاكِرِينَ کیا نہین اللہ جاننے والا شکر کرنیوالون کو یعنے جانتا ہے جو شکر نعمت اسلام پر کرتے ہین
وَإِذَا جَاءَكَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِآيَاتِنَا فَقُلْ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ اور جب آوین تیرے پاس وہ لوگ جو ایمان لاتے
ہین ساتھ نشانیون ہماری کے پس کہہ اسلام اوپر تمھارے ہو مراد اُس سے وہی فقراء صحابہ ہین کہ جنکے
دور کرنے سے نہی فرمائی پھر جب وہ آتے تھے پہلے اُن سے حضرت فرماتے تھے سلام علیکم اور بعضے تفسیرون
مین ہے کہ ایک جماعت نے آپ کی خدمت مین آکر عرض کیا کہ ہمنے بہت گناہ کئے ہین استغفار کسطرح
کرین آپنے انکو کچھ جواب نہ دیا وہ نا امید پھرے اسیوقت یہہ آیت نازل ہوئی کہ جو مسلمان گناہگار کہ

میری یگانگی پر اور تیرے پیغمبری اور قرآن پر ایمان لائے ہین تیری خدمت مین حاضر ہون تو تو اُنسے سلام علیکم
کر کہ بشارت سلامتی کی دنیا مین اور رحمت کی عقبیٰ مین ہے اور پھر کہہ کَتَبَ رَبُّکُمْ عَلٰی نَفْسِہِ الرَّحْمَۃَ لکھی
ہے پروردگار نے اوپر ذات اپنی کے مہربانی یعنے وعدہ رحمت کا فرمایا ہے اور اسکا وعدہ خلاف سے پاک ہے
اَنَّہٗ مَنْ عَمِلَ مِنْکُمْ سُوْٓءًۢا بِجَہَالَۃٍ تحقیق جو کوئی کرے تم مین سے عمل بد ساتھ نادانی کے ثُمَّ تَابَ مِنْۢ بَعْدِہٖ
وَاَصْلَحَ فَاَنَّہٗ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ہ پھر توبہ کرے پیچھے اسکے اور نیکیان کرے یا یہہ ارادہ رکھے کہ پھر وہ گناہ نکرونگا
پس تحقیق اللہ بخشنے والا ہے توبہ کرنیوالون کا مہربان اُنپر مضمون اس آیت کا بیان گناہ کے واسطے شفا
لیکن بشرط پرہیز یعنے توبہ اور استغفار نظم بہر بیماران عصیان را فتادہ کب دوا بہتر ہے استغفار سے تو صل
جانان چاہیے تو رکھ دم بدم ہ کام اپنا نالہائے زار سے وَکَذٰلِکَ نُفَصِّلُ الْاٰیٰتِ وَلِتَسْتَبِیْنَ سَبِیْلُ الْمُجْرِمِیْنَ
اور جسطرح تفصیل کی ہمنے اس سورت مین دلائل توحید اور نبوت کی اسیطرح جدا جدا بیان کرتے ہین ہم آیتون کو
قرآن کے مطیعون اور عاصیون کے وصف مین حق کے ظاہر ہونیکے واسطے اور تو کہ روشن ہو جاوے راہ گنہگارون
کی یعنے حق باطل سے جدا ہو جاوے لکھا ہے کہ قریش جب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو طرف دین
آبا کے بلانے لگے یہہ آیت اُتری قُلْ اِنِّیْ نُہِیْتُ اَنْ اَعْبُدَ الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ کہہ تحقیق مین منع
کیا گیا ہون یہہ کہ عبادت کرون مین انکی کہ عبادت کرتے ہو تم سوا اللہ کے یعنے بتون کی قُلْ لَّآ اَتَّبِعُ اَہْوَآءَکُمْ
قَدْ ضَلَلْتُ اِذًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُہْتَدِیْنَ ہ کہہ نہین پیروی کرتا مین خواہشون تمھارے کی تحقیق گمراہ ہو جاؤنگا مین
اسوقت کہ متابعت تمھارے خواہشون کی کرون اور نہ ہونگا مین راہ پانیوالون سے لکھا ہے کہ نضر بن
حارث وغیرہ نے حضرت سے کہا کہ کہانتک عذاب الٰہی سے ہمین ڈراؤگے جو کچھ عذاب ہمپر ہولے آؤ اور ہمیں
مت ڈراؤ یہہ آیت اُتری قُلْ اِنِّیْ عَلٰی بَیِّنَۃٍ مِّنْ رَّبِّیْ وَکَذَّبْتُمْ بِہٖ ط کہہ تحقیق مین اوپر حجت عقلیہ
اور دلیل روشن کے ہون پروردگار اپنے سے کہ قرآن ہے اور وحی اور جھٹلایا تمنے اس دلیل کو مَا عِنْدِیْ
مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ بِہٖ ط نہین میرے پاس وہ جو شتابی کرتے ہو تم ساتھ اسکے یعنے عذاب اِنِ الْحُکْمُ اِلَّا لِلّٰہِ ط
نہین حکم تعجیل اور تاخیر عذاب مین مگر واسطے اللہ کے یَقُصُّ الْحَقَّ وَہُوَ خَیْرُ الْفٰصِلِیْنَ بیان کرتا ہے اللہ حق کو
اور وہ اچھا فیصل کرنیوالا ہے قُلْ لَّوْ اَنَّ عِنْدِیْ مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ بِہٖ کہہ اگر ہو میرے پاس وہ چیز کہ شتاب مانگتے ہو
اسکو یعنے عذاب لَقُضِیَ الْاَمْرُ بَیْنِیْ وَبَیْنَکُمْ البتہ فیصل کیا جاتا کام درمیان میرے اور درمیان تمھارے
یعنے تمکو جلد ہلاک کر کر چھوٹ جاتا مین وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِالظّٰلِمِیْنَ اور اللہ دانا تر ہے ساتھ ظالمون کے اور
وقت عذاب کرنے اُنکے سے وَعِنْدَہٗ مَفَاتِحُ الْغَیْبِ لَا یَعْلَمُہَآ اِلَّا ہُوَ ط اور نزدیک اُسکے ہین کنجیان
غیب کے خزانون کی یعنے چھپی چیزین اُسکو معلوم ہین جیسے ثواب عقاب خاتمہ عمل کا پورا ہونا اجل کا نہین

جاننا انکو مگر وہ پس جلدی اور دیر عذاب آنے مین اسکے حکمت سے ہے اور تعلق رکھتا اسکے مشیت سے
اور یہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ فرمایا حضرت نے غیب کے پانچ چیزین ہین کہ انہین سوا خدا کے
کوئی نہین جانتا پھر یہہ آیت پڑھی ان اللہ عندہ علم الساعۃ تا آخر تفسیر اسکی سورہ لقمان مین آویگی ۞
ویعلم ما فی البر والبحر اور جانتا ہے اللہ جو کچھ بیچ جنگل کے ہے درخت اور حیوان اور جو کچھ بیچ دریا کے
ہے جواہر اور جانور یا بر عالم شہادت اور بحر عالم غیب ہے وما تسقط من ورقۃ الا یعلمہا اور نہین
گرتا کوئی پتا درخت سے مگر جانتا ہے اللہ اسکو کہ زمین پر آتے آتے کتنے بل کھائے اور کتنے پتے درخت سے
گرے اور کتنے باقی ہین غرض تمام جزئیات پر اسکا علم محیط ہے ولا حبۃ فی ظلمت الارض ولا رطب ولا یابس
الا فی کتب مبین ۝ اور نہین گرتا کوئی دانہ اندھیرون زمین کے اور نہ تر اور نہ خشک مگر بیچ کتاب ۞
بیان کرنے والے کے ہے یعنے لوح محفوظ مین سب لکھا ہے اور مراد رطب اور یابس سے چیزین ہین ۞
جسمانی کیونکہ کوئی جسم رطوبت یا یبوست سے خالی نہین یا رطب عالم روحانی ہے اور یابس عالم ۞
جسمانی وھو الذی یتوفکم باللیل اور وہ ہے خدا جو قبض کرتا ہے تمکو بیچ رات کے یعنے سلا
رکھتا ہے یہان توفی استعارہ ہے مرگ سے واسطے خواب کے سلا رکھنا سونا بھی ہونا فوت ہے ۞
اسلئے النوم اخ الموت ہے ۞ ویعلم ما جرحتم بالنھار اور جانتا ہے جو کمائے تم بیچ دن کے
ثم یبعثکم فیہ لیقضی اجل مسمی پھر اٹھاتا ہے تمکو خواب سے بیچ دن کے جاگنے کو بعث فرمایا توفی کی
رعایت کے واسطے تو کہ پورا کیا جاوے وقت مقرر کیا ہوا یعنے مرگ پہنچے ثم الیہ مرجعکم ثم ینبئکم بما
کنتم تعملون پھر طرف اسکے پھر جانا ہے تمہارا بعد مرگ کے پھر خبر دیگا تمکو قیامت مین ساتھ اس چیز کے
کہ تھے تم کرتے اور خبر کرنا واسطے جزا دینے کے ہوگا وھو القاھر فوق عبادہ ویرسل علیکم حفظۃ
اور وہ ہے غالب اوپر بندون اپنے کے اور بھیجتا ہے اوپر تمہارے فرشتے کہ نگہبان ہین تمہارے ۞
اعمالون کے یعنے لکھتے ہین عمل تو کہ قیامت کے دن سب کے روبرو پڑھین اور حکمت کراما کاتبین کے
بھیجنے مین یہہ ہے کہ آدمی قیامت کے فضیحت ہونے سے اندیشہ کرے اور گناہ سے بچے نظم رفتار روز
قیامت یاد کر نہ بچ گند سے ذلت اس دن کے سے ڈر ۞ جب خطاب اقرا کتابک آویگا ۞ تب نہ کچھ ذرہ
چھپایا جاویگا ۞ نیک و بد سے جو کیا ہوویگا کام ۞ سر پنہان فاش ہوویگا تمام ۞ وہان کی پھر بے حرمتی
ہے سخت بد ۞ بد سے بچ تا ہو نہ حسرت تا ابد ۞ لطف تب ہے جب عمل نامہ مین ایک ۞ فعل بد ہووے
نہ جز اعمال نیک ۞ کام جو ہووے رضائے حق کا ہو ۞ شوق اور دل مین لقائے حق کا ہو ۞ نیت اور ۞
اعمال سب ہون بہر حق ۞ دے خدا اعمال کا ایسا ورق حتی اذا جاء احدکم الموت توفتہ رسلنا وھم لا یفرطون

یہانتک کہ جب آتی ہے ایک کو تم مین سے موت قبض کرتے ہین اُسکو فرشتے بھیجے گئے ہمارے کہ ملک الموت اور ساتھی اُنکے ہین سمجھ لیجئے کہ جو فرشتے ہین ساتھ رحمت کے ساتھ عذاب کے جب ملک الموت روح قبض کرتے ہین مسلمانکی تو رحمت کے فرشتون کو سپرد کرتے ہین اور کافر کی عذاب کے فرشتون کو حوالہ کرتے ہین معارج النبوۃ مین ہے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو آسمان چارم پر عزرائیل کو دیکھا مین نے کرسی پر بیٹھے تھے فرشتے نورانی سبز پوش خوشبو خوشخو خوش شرو دست راست کو کھڑے تھے اور ملائک ظلمانی روسیاہ لباس سیاہ درشت گو بدخو دست چپ کو کھڑے تھے تسبیح کہتے تھے آگ اُنکے مُنہہ سے نکلتی تھی ہاتھون مین حربے آتش کے تھے اور روبرو عزرائیل کے ایک طشت تھا اور ایک جریدہ اور ہاتھ مین لوح تھی پسندیدہ اسی پر نگاہ تھی اور ایک درخت عظیم سامھنے کھڑا تھا طشت مین سے دمبدم کچھ چیز اُٹھا اُٹھا کر گاہی فرشتہائے دست راست کو گاہے ملائکہ دست چپ کو دیتے تھے اُنکے مشاہدے سے مجھے ایک ہراس آیا اور لرزہ اندام مین میرے پڑا جبرئیل سے پوچھا مین نے یہہ کون ہین کہا یہہ عزرائیل ہادم الذات مفرق الجماعات ہین جبرئیل نے بڑھکر انھین میرے احوال سے آگاہ کیا کہ ای عزرائیل یہہ محمد ہین پیغمبر آخر الزمان محبوب سبحان عزرائیل تبسم کرکر میری تعظیم بجالائے اور کہا مرحبا ہو تمکو تم سب پیغمبرو نسے نزدیک اللہ تعالی کے عزیزتر اور بزرگ تر ہو اور امت آپ کی سب امتون سے بہتر ہے اور مین تمھارے امت پر والدین سے زیادہ تر رحیم ہون مین نے کہا ای عزرائیل خوش کیا تونے مجھکو اب اس احوال سے تو آگاہ کر کہا یہہ طشت مثال تمام دنیا ہے اور لوح اجل نامہ ہے اور جریدہ روزنامہ اور درخت نشانی زندگی ہے جانب یمین کے فرشتے رحمت کے ہین جانب یسار کے عذاب کے پتون پر ایک طرف نام بندونکا دوسری طرف سعادت شقاوت لکھی ہے جب کوئی بیمار ہوتا ہے پتہ اُسکے نام کا زرد ہو جاتا ہے جب اُسکی اجل آتی ہے وہ پتہ لوح پر گر پڑتا ہے اور نام اُسکا مٹ جاتا ہے مین اُس سے دریافت کر کر قبض روح کرتا ہون اگر سعید نیک بخت ہوتا ہے تو روح قبض کر کر دست راست کے فرشتون کے حوالے کرتا ہون اور جو بدبخت ہوتا ہے تو دست چپ کے ملائکونکو سپرد کرتا ہون مین نے پوچھا کہ یہہ فرشتے کتنے ہین کہا گنتی اُنکی مین نہین جانتا مگر ہر بندے کی قبض روح کو چھ لاکھ فرشتے رحمت کے چھ لاکھ عذاب کے حاضر ہوتے ہین پھر جیسا مردہ ہوتا ہے ویسے ہی فرشتونکو دیتا ہون ہر روح کے واسطے اسیقدر ملائک نئے نئے آتے ہین اور تا قیامت اسیطرح چلے جاوینگے دوسرے بار نوبت نہین آنے کی پھر مین نے پوچھا ہر روح تمہین قبض کرتے ہو یا اور فرشتے کو بھی اسمین دخل ہے کہا جب سے مجھے یہان بٹھایا ہے مین یہان سے نہین اٹھا لیکن ستر ہزار فرشتے لشکر کش میرے ہین ہر فرشتے کا ستر ہزار فرشتونکا لشکر تابع ہے انکو بھیجتا ہون وہ سارے بدن سے روح کھینچکر

حجرہ مین لاتے ہین پھر مین ہاتھ دراز کرکر قبض کرلیتا ہون پھر مین نے ملک الموت کا ہاتھ پکڑکر کہا کہ ایک بات
میری ہے اگر مانو تو کہون انھون نے کہا جو فرماؤ مجھے قبول ہے مین نے کہا کہ وقت قبض روح کے امت پر
میرے سہولیت کیجو کہ ضعیف و نحیف ہین قابض ارواح نے کہا کہ آپ مطلق اندیشہ نکیجے قسم ہے اُس معبود کی
کہ جسنے خلعت خاتمیت انبیا و رسل تمھاری قامت با استقامت پر چست و درست فرمائی ہے ہر دن رات
ستر ہزار بار حضرت پروردگار واسطے اس امت کے خود خطاب فرماتا ہے کہ اے عزرائیل امت محمدیہ پر آسانی
اور سہولت کر اسیواسطے مین انپر والدین سے زیادہ تر شفیق و رحیم ہون بیت بخوف نزع رہین کیون
محیط غم مین غریق مہ خدا رحیم ملک مہربان نبی ہین شفیق وَهُمْ لَا يُفَرِّطُوْنَ اور فرشتے نہین تقصیر کرتے اور
قبض روح مین تاخیر کرتے ثُمَّ رُدُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ مَوْلٰىهُمُ الْحَقِّ پھر پھیرے جاتے ہین لوگ پیچھے مرنیکے وقت
حکم اور جزا خدا کے کہ مولا ہے انکا اور حق ہے اَلَا لَهُ الْحُكْمُ خبردار ہو کہ واسطے اسیکے ہے حکم اُسدن کہ کسی حاکم کو
مجال حکم کی نہوگی وَهُوَ اَسْرَعُ الْحٰسِبِيْنَ اور وہ جلد تر حساب لینے والونکا ہے لکھا ہے کہ مقدار دوہنے گوسفند
حساب کل کا کرلیگا باوجود کثرت عدد جن اور انس کے اور بہت عملون انکے یہہ دلیل کمال قدرت ہے
قُلْ مَنْ يُّنَجِّيْكُمْ مِّنْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ کہہ کون شخص نجات دیتا ہے تمکو اندھیرون جنگل کے سے اور
دریا کے سے سمجھ لیجئے کہ ظلمات جنگل کی اندھیرات کا اور بخار کا اور غبار کا ہے اور ظلمات دریا کی اندھیر
شب کا اور سحاب کا اور بخار کا ہے اور مراد اس سے سختی کشتیونکی اور جنگلون کی ہے تَدْعُوْنَهٗ تَضَرُّعًا
وَّخُفْيَةً پکارتے ہو تم نجات دینے والے اپنے کو عاجزی سے اور چھپا کر اور کہتے ہو لَئِنْ اَنْجٰىنَا مِنْ هٰذِهٖ
لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ اگر نجات دیگا ہمکو اللہ اس آفت سے البتہ ہونگے ہم شکر کرنیوالے اوپر نعمت نجات کے
قُلِ اللّٰهُ يُنَجِّيْكُمْ مِّنْهَا وَمِنْ كُلِّ كَرْبٍ ثُمَّ اَنْتُمْ تُشْرِكُوْنَ کہہ اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم اللہ نجات دیگا
دیتا ہے تمکو اندھیرون جنگل اور دریا کے سے اور ہر سختی سے پھر تم شرک کرتے ہو اور اپنے قول پر نہین رہتے
قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰٓى اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ کہہ کہ وہ ہے قادر اوپر اسکے کہ بھیجے تمپر عذاب اوپر تمھارے
جیسے طوفان قوم نوح پر آیا اور پتھر قوم لوط پر برسے اَوْ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِكُمْ یا نیچے پاؤن تمھارے سے جیسے فرعون
والے غرق ہوگئے اور قارون زمین مین دہس گیا اَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا یا ملادیوے تمکو باہم گروہ گروہ
ہر گروہ کا مدعا خلاف دوسرے کے تو کہ اس مخالفت سے جنگ ہو وَّيُذِيْقَ بَعْضَكُمْ بَاْسَ بَعْضٍ اور چکھاوے
بعضے تمھارے کو لڑائی بعضے کی اُنْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّهُمْ يَفْقَهُوْنَ دیکھ کسطرح بیان کرتے ہین
ہم اور پھیراتے ہین آیتون کو ساتھ وعدہ و وعید کے تو کہ وہ سمجھین وَكَذَّبَ بِهٖ قَوْمُكَ وَهُوَ الْحَقُّ اور
جھٹلایا عذاب کو یا قرآن کو قوم تیرے نے کہ کفار قریش ہین اور وہ عذاب یا کتاب حق ہے قُلْ لَّسْتُ عَلَيْكُمْ

تو کہہ میں نہیں ہوں اوپر تمہارے داروغہ کہ تمہیں تکذیب سے منع کروں یا تعذیب کر کے جزا دوں
لِكُلِّ نَبَاٍ مُّسْتَقَرٌّ واسطے ہر چیز کے وقت ہے قرار پکڑنے کا یعنے ہر وعدہ اور وعید کے لیئے وقت واقع ہونے کا
یا ہر عمل کی جزا ملیگی وَّسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ اور شتاب ہے کہ جان لوگے تم اسکو وَاِذَا رَاَيْتَ الَّذِيْنَ يَخُوْضُوْنَ
فِيْٓ اٰيٰتِنَا فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖ اور جب وقت دیکھے تو ان لوگوں کو کہ ساتھہ تکذیب اور
استہزا کے جھگڑتے ہیں بیچ آیتوں ہماری کے کہ قرآن ہے پس منہ پھیر لے انسے یہانتک کہ تکرار
کریں بیچ بات کے سوا قرآن کے وَاِمَّا يُنْسِيَنَّكَ الشَّيْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ اور
اگر بھلاوے تجھکو شیطان منہ پھیر انکو انسے یہہ خطاب حضرت کو ہے اور مراد امت ہے پس مت بیٹھہ
پیچھے یاد آنے کے ساتھہ گروہ ظالموں کے کہ جگہہ تصدیق اور تعظیم کے تکذیب اور استہزا کو رکھتے ہیں سبب نزول
اس آیت کا یہہ ہے کہ جب مسلمان مشرکوں کے پاس بیٹھتے تھے وہ قرآن پر ہنسنے لگتے تھے اور
جھٹلانے لگتے تھے حکم ہوا کہ پہلے ہی جو دیکھو کفار قریش کو کہ قرآن کو جھٹلاتے ہیں انکے پاس سے اٹھہ آؤ اہل
اسلام نے کہا یا رسول اللہ ہم طواف بیت اللہ کا کیا چاہیں اور مسجد حرام میں بیٹھا چاہیں اور کافر بھی
وہاں ہمیشہ رہتے ہیں اور قرآن اور مسلمان پر ہنستے ہیں اور ہم انکی نہ مجلس چھوڑ سکتے ہیں نہ انکو خوض سے منع کر سکتے
ہیں اس بات میں ہم گنہگار ہونگے یا نہیں یہہ آیۃ آئی وَمَا عَلَى الَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ وَّلٰكِنْ
ذِكْرٰى اور نہیں اوپر ان لوگوں کے کہ پرہیزگاری کرتے ہیں جھگڑنے سے حساب انکے سے جو جھگڑتے ہیں یعنے
گناہ انکے سے کچھہ اور لیکن نصیحت دیتا ہے جھگڑنیوالوں کو کہ مت جھگڑو قرآن میں اور اسکی برائیاں بیان
کرتے ہیں لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ تو کہ وہ بچیں اس کام سے وَذَرِ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَهُمْ لَعِبًا وَّلَهْوًا اور چھوڑ دے
ان لوگوں کو کہ پکڑتے ہیں دین اپنے کو کھیل اور تماشا جیسی بتوں کی عبادت کرتے ہیں اور بحیرہ اور سائبہ حرام
جانتے ہیں یا یعنے انکا جس دین پر بلاتا ہے اسپر ہنستے ہیں وَّغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا اور فریب دیا ہے
انکو زندگانی دنیا کے نے اس سبب سے حشر اور بعث کا انکار کرتے ہیں وَذَكِّرْ بِهٖٓ اَنْ تُبْسَلَ نَفْسٌ بِمَا كَسَبَتْ اور
نصیحت کر ساتھہ قرآن کے تو کہ نہ سونپا جاوے ساتھہ ہلاکت کے یا نہ رسوا ہووے یا نہ پکڑا جاوے جی ہر کافر کا بسبب
اس چیز کے کہ کیا ہے برائیوں سے لَيْسَ لَهَا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيٌّ وَّلَا شَفِيْعٌ نہیں واسطے اس جی کے سوا اللہ
کے دوست مددگار اور نہ شفاعت کرنیوالا کہ پھیرا وے عذاب نار سے وَاِنْ تَعْدِلْ كُلَّ عَدْلٍ لَّا يُؤْخَذْ
مِنْهَا اور بدلا لیوے وہ جی ہر بدلا کہ ہو تو کہ عذاب سے چھٹے نہ لیا جاویگا اس سے اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اُبْسِلُوْا بِمَا
كَسَبُوْا یہی لوگ ہیں کہ سونپے گئے ہیں فرشتوں کو عذاب کے بسبب انکے جو کمائے ہیں برے فعل لَهُمْ شَرَابٌ
مِّنْ حَمِيْمٍ وَّعَذَابٌ اَلِيْمٌۢ بِمَا كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ واسطے انکے ہے بیچ دوزخ کے پینا گرم پانی کہ اندر بدن انکا

جلاوے اور عذاب ہی دردو دینے والا بسبب اسکے کہ تھے وہ کفر کرتے قُلْ اَنَدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا
يَنْفَعُنَا وَلَا يَضُرُّنَا کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیا عبادت کرین ہم سوا اللہ کے اُس چیز کی کہ نہ نفع دے
ہمکو اور نہ ضرر دے وَنُرَدُّ عَلٰٓى اَعْقَابِنَا بَعْدَ اِذْ هَدٰىنَا اللّٰهُ اور کیا پھیرے جاوین ہم اوپر ایڑیون اپنی کے یعنے
مرتد ہو جاوین اور شرک کرنے لگین پیچھے اسوقت کے کہ ہدایت کیا اللہ نے ساتھ اسلام کے اور جو دین ہم جو ایسے
پھر جاوینگے ہم تو ہو جاوینگے كَالَّذِى اسْتَهْوَتْهُ الشَّيٰطِيْنُ فِى الْاَرْضِ حَيْرَانَ مانند اُس شخص کے
کہ ڈال دیا ہی اسکو شیطان نے بیچ زمین کے سیدھی راہ سے دور سراسیمہ پریشان لَهٗۤ اَصْحٰبٌ يَّدْعُوْنَهٗۤ
اِلَى الْهُدَى ائْتِنَا واسطے اُسکے یار ہین کہ شفقت سے پکارتے ہین اُسکو طرف ہدایت کے کہ چلا آ ہمارے پاس اور
شیطان اپنے طرف بلاتا ہی اور وہ متردد ہی کہ کدھر جاؤن اگر شیطان کا کہا مانے گا ہلاک ہوگا اور جو انکا کہا
سنیگا نجات پاویگا وجہ تمثیل کی یہہ ہی کہ جو مرتد ہوا وہ اسطرح ہی جیسے کسی شخص کو غول بیابانی کاروان
سے اُٹھا لیجاوین اور جنگل خطرناک مین بھٹکاوین رفیق اُسکے مسلمان راہ شریعت پر اُسے بلاتے ہین اور بھوت
اُسکو بیابان ضلالت کے طرف کھینچتے ہین اگر اُسنے اپنے آپ کو کاروان مین پہنچایا یا مسلمانون مین داخل ہوا اور
بھوتون پاس رہ گیا کافر ہوا قُلْ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى کہہ تحقیق دین اللہ کا کہ اسلام ہی وہی دین
سچا اور سیدھا وَاُمِرْنَا لِنُسْلِمَ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ اور حکم کئے گئے ہین ہم کہ مطیع ہووین واسطے پروردگار
عالمون کے وَاَنْ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّقُوْهُ اور یہہ کہ قائم رکھو نماز کو اور ڈرو اللہ سے اسکے ترک کرنے مین
وَهُوَ الَّذِىْۤ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ اور اللہ وہ ہی جو طرف اُسکے اکٹھے کئے جاؤگے دن قیامت کے وَهُوَ الَّذِىْ
خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ اور اللہ وہ ہی کہ جسنے پیدا کیا آسمانون کو اور زمین کو واسطے ظاہر کرنے
حق کے بینت کیونکہ مصنوعات ہی رافت دلیل ہہ قدرت اللہ کی بے قال و قیل وَيَوْمَ يَقُوْلُ كُنْ فَيَكُوْنُ
اور یاد کر اُسدن کو کہ کہیگا اللہ جس چیز کا ہونا چاہیگا پس ہو جاویگی سمجھ لیجئے کہ وہ دن قیامت کا ہی
اُسدن حکم فرمایگا مردونکو کہ زندہ ہو اور اُٹھے ہو وہ ہو جاوینگے قَوْلُهُ الْحَقُّ بات اُسکی سچ ہی وَلَهُ الْمُلْكُ
يَوْمَ يُنْفَخُ فِى الصُّوْرِ اور واسطے اُسکے ہی پادشاہی اُسدن کہ پھونکا جاویگا بیچ صور کے عٰلِمُ الْغَيْبِ
وَالشَّهَادَةِ جاننے والا ہی غیب کا کہ عالم ملکوت ہی اور حاضر کا کہ عالم ناسوت ہی وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ
اور وہ ہی حکمت والا بیچ اُٹھانے اور جمع کرنے خلق کے خبردار طریق بعث اور حشر کا وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ
لِاَبِيْهِ اٰزَرَ اَتَتَّخِذُ اَصْنَامًا اٰلِهَةً ۚ اور یاد کر واسطے اہل مکہ کے قصہ ابراہیم علیہ السلام کا کہ یہہ دعوے
فرزندی اُسکے کا کرتے ہین پس اولی یہہ ہی کہ اُسکی اقتدا کرین توحید مین اور قصہ یہہ ہی جسوقت کہا ابراہیم نے
واسطے باپ اپنے کے آذر کو کیا پکڑتا ہی تو بتونکو آپ تراشے ہین معبود اِنِّىْۤ اَرٰىكَ وَقَوْمَكَ فِىْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝

تحقیق مین دیکھتا ہون تجھکو اور قوم تیری کو بیچ گمراہی ظاہر کے وَكَذٰلِكَ نُرِيْ اِبْرٰهِيْمَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ اور جیسے کہ ابراہیم کو گمراہی قوم کی دیکھائی اسیطرح دکھائی ہمنے ابراہیم کو پادشاہی آسمانونکی اور
زمین کی یعنے عجائب غرائب انکے لکھا ہے کہ ملکوت آسمانون کے چاند سورج ہین اور زمین کے درخت اور
پتھر حق تعالی نے ایک سل پر انکو کھڑا کر کے عرش سے تحت الثری تک سب دکھا دیا تو کہ دلیل پکڑین اوپر
قدرت کاملہ حق کے وَلِيَكُوْنَ مِنَ الْمُوْقِنِيْنَ اور تو کہ ہووین یقین لانیوالون سے علم استدلالی مین معالم
کہ نمرود بن کنعان روے زمین کا پادشاہ تھا بابل مین رہتا تھا ایک رات اسنے خواب دیکھا کہ ستارا روشن
شہر کے افق سے نکلا چاند سورج کی روشنی اسکے سامھنے نابود ہو گئی حکما سے اسکی تعبیر پوچھی انھون نے کہا کہ اس
ولایت بابل مین ایک لڑکا نیک طالع پیدا ہوگا تو اور تیرا لشکر اسکے ہاتھ سے ہلاک ہوگا اور ابھی وہ مولود
بجنسہ حمل مین ہی نہین آیا نمرود نے کہا کہ کوئی مرد اپنی جورو سے خلوت نکرے اور ایک نگہبان ہر ایک کے
واسطے مقرر کیا اور آزر مقرب نمرود کا تھا اسنے نگہبان سے چھپ کر اپنے اہل خانہ سے خلوت کی وہ حاملہ ہو گئی
کاہنون نے کہا نمرود سے کہ امشب وہ لڑکا رحم مین آیا نمرود غصے ہوا اور ہر حاملہ کا ایک نگہبان مقرر کیا کہ جب وقت
ولادت کے اگر لڑکا ہو تو مار ڈالین اور لڑکی ہو تو چھوڑ دین ابراہیم علیہ السلام کی مان پر کچھ اثر حمل کا نتھا وقت
وضع حمل کا پہنچا وہ ڈرین کہ اگر بیٹا ہوا تو نمرود مرد و مخبر ہو گی مار ڈالیگا یہانسے شہر سے نکل کر ایک غار مین جا کر لیٹی
وہان ابراہیم علیہ السلام پیدا ہوئے پھر ایک کپڑے مین انکو لپیٹ کر وہین غار مین رکھکر غار کا منھہ بند کر کے شہر مین
آئی اور آزر سے کہا کہ شہر کے باہر مین گئی تھی لڑکا پیدا ہوا اور مر گیا مین دفن کر کے چلی آئی آزر نے سچ جانا پھر دوسرے روز
یہہ غار کو گئی دیکھا کہ ابراہیم اپنی انگلیان چوستے ہین ایک سے دودھ ایک سے شہد نکلتا ہے خوش ہوئی پھر شہر کو
آئی اور ابراہیم وہان اللہ کی عنایت سے پلتے تھے ایک مہینے مین اسقدر بڑھتے تھے کہ اور کوئی برس مین جب پیدا مہینے کے
ہوئے مقابل جوان پانزدہ سالہ کے ہوئے اور غار سے نکلے اور بعضون نے کہا ہے کہ سات برس غار مین رہے بعضون نے کہا ہے
تیرہ برس بعضون نے کہا ہے سترہ برس پھر تقدیر جب ابراہیم بزرگ ہوئے ادنی نے آزر سے کہا کہ خبر موت کی مین نے تیرے
بیٹے کی جھوٹ کہی تھی وہ جل دیکھہ جوان ہوا ہے پس آزر غار مین آیا اور ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا حسن و جمال لڑکے سے
بہت خوش ہوا اور ادنی سے کہا کہ اسکو غار سے باہر نکال کہ نمرود پاس لیجاؤن مین اور کہا ادنی نے انکو غار سے نکالا نماز
شام کا وقت تھا اونٹ اور گھوڑے اور بکریان جمع تھین ابراہیم نے مان سے پوچھا یہہ کیا ہین اسنے بتایا آپ نے کہا کہ
پروردگار ہوگا جسنے پیدا کیا اور رزق دیتا ہے پھر مان سے کہا کہ کوئی مخلوق بن خالق کے نہین ہے اور خالق نے تربیت سے
مخلوق پرورش پاتی ہے بتا میرا پروردگار کون ہے مان نے کہا مین کہا تیرا پروردگار کون ہے کہا باپ تیرا کہا خدا اسکا
کون ہے کہا نمرود کہا نمرود کا خدا کون ہے کہا مان نے چپ رہ مت کہہ اسمین بڑا خطرہ ہے اور نمرود کے زمانے مین بعضے ستارونکو اور

آفتاب اور ماہتاب کو پوجتے تھے اور بعضے بتون کو اور بعضے نمرود کو ابراہیم علیہ السلام مان کے ساتھ شہر کی طرف چلے
فَلَمَّا جَنَّ عَلَيْهِ اللَّيْلُ رَاٰ كَوْكَبًا پس جب ڈھانپ لیا اوپر اسکے رات نے یعنے رات ہوئی اور اندھیرا ہوگیا دیکھا
ایک تارے کو روشن کہ زہرہ یا مشتری تھا نزدیک کنارے مغرب کے پس بعضے ستارہ پرستون نے اودھر مُنہہ کر کر سجدہ
کیا قَالَ هٰذَا رَبِّي کہا ابراہیم نے کیا یہی ہے پروردگار میرا بطور استفہام یا اُس قوم کے زعم پر فَلَمَّا اَفَلَ قَالَ
لَا اُحِبُّ الْاٰفِلِيْنَ پس جسوقت کہ وہ ستارا چھپ گیا کہا نہین دوست رکھتا مین چھپ جانیوالون کو کیونکہ
پروردگار عالم کو زوال نہین پھر آگے ۔ چلے چودھوین رات تھی کنارے پر آسمان کے چاند نمود ہوا فَلَمَّا رَاَ
الْقَمَرَ بَازِغًا پس جب دیکھا چاند کو درخشندہ اور بعضے قمر پرستون کو طرف اُسکے سجدے مین پڑے ہوئے قَالَ
هٰذَا رَبِّي کہا کیا یہی ہے پروردگار میرا یعنے یہہ نہین فَلَمَّا اَفَلَ پس جب چھپ گیا قَالَ لَئِنْ لَّمْ يَهْدِنِي
رَبِّي لَاَكُوْنَنَّ مِنَ الْقَوْمِ الضَّالِّيْنَ کہا ابراہیم نے اگر نہ ہدایت کریگا مجھکو پروردگار میرا البتہ ہوجاؤنگا مین قوم گمراہونسے
پھر وہانسے چلکر نزدیک شہر کے پہنچے آفتاب طلوع ہونے لگا بعضے لوگ اُسکی طرف سجدہ کرنے لگے فَلَمَّا رَاَ
الشَّمْسَ بَازِغَةً قَالَ هٰذَا رَبِّي هٰذَا اَكْبَرُ پس جب دیکھا سورج کو روشن کہا کیا یہہ ہے پروردگار میرا یعنے
یہہ نہین یہہ سب ستارونسے بڑا ہے جرم مین اور روشنی مین یہہ ہے کہ کہتے ہین آفتاب پرست کہ یہہ پروردگار میرا ہے
یہہ سب سے بڑا فَلَمَّا اَفَلَتْ قَالَ يٰقَوْمِ اِنِّي بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ پس جب چھپ گیا کہا اے قوم میری تحقیق مین
بیزار ہون اُس چیز سے کہ شرک کرتے ہین اِنِّي وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَا اَنَا
مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ تحقیق مین نے متوجہ کیا مُنہہ اپنے کو واسطے اُس شخص کے کہ محض قدرت اپنی سے پیدا کیا
آسمانونکو اور زمین کو در انحال کہ مائل ہون مین سب دینون سے طرف دین توحید کے اور نہین مین شرک لانے
والون سے لکھا ہے کہ جب حضرت ابراہیم شہر مین آئے آذر نے انکو نمرود پاس لے گئے نمرود مردود بدشکل تھا
اور غلام و کنیزک خوش شکل اُسکے تخت کے گرد دست بستہ کھڑے تھے اُنھون نے پوچھا کہ یہہ کون ہے کہا خدا
سب کا کہا یہہ گرد تخت کے کون کھڑے ہین کہا یہہ بندے اسکے ابراہیم نے ہنسکر کہا اے مادر یہہ کیسا خدا ہے کہ
اپنے سے اورون کو خوب صورت پیدا کیا ہے چاہیئے کہ سب سے آپ خوش شکل ہوتا پھر ابراہیم ہمیشہ بتون کی
مذمت کیا کرتے تھے اور اُنکے پوجنے والون کو گالیان دیتے تھے اُنکی قوم اُنسے جھگڑنے لگی چنانچہ حق تعالی
فرماتا ہے وَحَاجَّهٗ قَوْمُهٗ اور جھگڑا کیا اُس سے قوم اُسکے نے بیچ توحید کے قَالَ اَتُحَاجُّوْنِّي فِي اللّٰهِ وَ
قَدْ هَدٰىنِ کہا ابراہیم علیہ السلام نے کیا جھگڑتے ہو تم ہم سے بیچ وحدانیت خدا کے اور چاہتے ہو کہ مجھ پر غلبہ کرو
اور حال یہہ ہے کہ تحقیق اللہ نے راہ دکھائی ہے مجھکو توحید کی پھر اُنھون نے ڈرایا کہ ہمارے معبود پر تو ہنستا ہے وہ
تجھہ پر آفت لاوینگے حضرت ابراہیم نے کہا وَلَا اَخَافُ مَا تُشْرِكُوْنَ بِهٖ اور نہین ڈرتا ہون مین اُن چیزون سے

کہ شریک لائے ہو ساتھ اسکے یعنے بتوں سے تمھارے میں خوف نہین کرتا کہ وہ کچھ ضرر نہیں دے سکتے
اِلَّا اَنْ یَّشَاءَ رَبِّیْ شَیْئًا مگر یہہ کہ چاہے پروردگار میرا کچھ آفت پہنچانا مجھہ پر انکے سبب سے وَسِعَ رَبِّیْ کُلَّ شَیْءٍ
عِلْمًا سما لیا پروردگار میرے نے سب چیز کو علم کی جہت سے اَفَلَا تَتَذَکَّرُوْنَ کیا پس نہین نصیحت پکڑتے
تم اور درمیان عاجز اور قادر کے اور عالم اور جاہل کے تمیز نہین کرتے تم وَکَیْفَ اَخَافُ مَا اَشْرَکْتُمْ وَلَا تَخَافُوْنَ
اَنَّکُمْ اَشْرَکْتُمْ بِاللّٰہِ مَا لَمْ یُنَزِّلْ بِہٖ عَلَیْکُمْ سُلْطَانًا اور کیونکر ڈرون مین اس چیز سے کہ شریک لائے ہو تم اور نہین
ڈرتے ہو تم یہہ کہ شریک مقرر کیا ہے تمنے ساتھہ اللہ کے اس چیز کو کہ نہین اُتاری اللہ نے ساتھہ اسکے اوپر
تمھارے کتاب اور دلیل فَاَیُّ الْفَرِیْقَیْنِ اَحَقُّ بِالْاَمْنِ پس کونسا دونوں فرقوں موحدون اور مشرکون مین سے
لائق تر ہے ساتھہ امن کے بنا دو اِنْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اگر ہو تم جانتے حضرت ابراہیم کو اس سوال کا جواب اللہ تعالے
دیتا ہے کہ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ یَلْبِسُوْا اِیْمَانَہُمْ بِظُلْمٍ اُولٰٓئِکَ لَہُمُ الْاَمْنُ وَہُمْ مُّہْتَدُوْنَ وہ لوگ جو ایمان لائے ہین اور
نہین ملایا انھون نے ایمان اپنے کو ساتھہ شرک کے یہہ لوگ واسطے انکے ہے امن روز قیامت میں ہمیشہ اپنے سے
اور وہ ہین راہ پانیوالے وَتِلْکَ حُجَّتُنَآ اٰتَیْنٰہَآ اِبْرٰہِیْمَ عَلٰی قَوْمِہٖ اور یہہ استدلال ابراہیم کا کواکب کے
چھپنے پر وہان سے یہان تک دلیل ہماری ہے دی ہمنے وہ ابراہیم کو تو کہ حجت پکڑے ساتھ اسکے اوپر قوم
اپنے کے نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ بلند کرتے ہین ہم درجون مین علم اور حکمت کے جسکو کہ چاہتے ہین اِنَّ رَبَّکَ
حَکِیْمٌ عَلِیْمٌ ہ تحقیق پروردگار تیرا حکمت والا ہے اپنی صنعت مین علم والا ہے اپنی خلقت مین وَوَہَبْنَا
لَہٗٓ اِسْحٰقَ وَیَعْقُوْبَ اور دیا ہمنے واسطے ابراہیم کے بیٹا اسکا اسحق کہ باپ پیغمبران بنی اسرائیل کا ہے اور
پوتا اسکا یعقوب کہ اسرائیل ہے کُلًّا ہَدَیْنَا ہر ایک کو ان دونون مین سے ہدایت کی ہمنے وَنُوْحًا ہَدَیْنَا
مِنْ قَبْلُ اور نوح کو ہدایت کی تھی پہلے ابراہیم سے وَمِنْ ذُرِّیَّتِہٖ دَاوٗدَ وَسُلَیْمٰنَ وَاَیُّوْبَ وَیُوْسُفَ وَمُوْسٰی
وَہٰرُوْنَ اور ہدایت کی ہمنے اولاد نوح کے مین سے یا ابراہیم کے مین سے لیکن اول اصح ہے کیونکہ یونس اور لوط
اس آیت مین مذکور ہین اور وہ ذریۃ نوح سے بھی ہین کہ ابراہیم بھی ذریۃ نوح سے ہے داؤد کو کہ اولاد یہودا سے
ہے اور سلیمان کو کہ پسر داؤد ہے اور ایوب کو کہ پسر اموص ہے اولاد عیص بن اسحق سے اور یوسف کو کہ
پسر یعقوب ہے اور موسی اور ہارون کو کہ دونون بیٹے عمران کے ہین اولاد لاوی بن یعقوب سے وَکَذٰلِکَ
نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ ہ اور جیسی کہ ابراہیم کو جزا دی ہے ہمنے ساتھہ رفع درجات کے اسیطرح جزا دیتے ہین ہم احسان
کرنیوالون کو موافق استعداد ہر ایک کے وَزَکَرِیَّا وَیَحْیٰی وَعِیْسٰی وَاِلْیَاسَ اور ہدایت کی ہمنے زکریا کو کہ اولاد سلیمان سے
ہے اور یحیی کو کہ پسر زکریا ہے اور عیسی کو کہ پسر مریم ہے اور الیاس کو کہ اولاد ہارون سے ہے اور جو لوگ کہتے ہین کہ مراد الیاس سے
ادریس ہے وہ نہین بنتا کیونکہ ادریس نوح کے آبا سے ہے نہ اولاد سے اور یہان سے معلوم ہوتا ہے کہ نسبت مان کے

طرف کی بھی سندہی کیونکہ عیسی کو ذریت نوح یا ابراہیم مین گنا حال آنکہ نسبت مادری ہی نہ پدری پس نسبت
سادات کی صحیح ہی جناب پیغمبر سے کُلٌّ مِّنَ الصّٰلِحِیْنَ ہر ایک اُن پیغمبروںمین سے صالحون سے تھے وَاِسْمٰعِیْلَ
وَالْیَسَعَ وَیُوْنُسَ وَلُوْطًا اور ہدایت کی ہمنے اسمعیل کو کہ پسر ابراہیم ہی اور یسع کو کہ پسر اخطوب ہی اور یونس کو
کہ اولاد ہود ابن یعقوب سے ہی اور لوط کو کہ پسر ہارون بن آذر ہی برادرزادہ حضرت ابراہیم کا وَكُلًّا فَضَّلْنَا
عَلَى الْعٰلَمِیْنَ اور ہر ایک کو بزرگی دی ہے ہمنے ساتھ نبوت کے اوپر عالمون کے کہ عالم ملائکہ اور عالم انس اور عالم
جن ہی وَمِنْ اٰبَآئِهِمْ وَذُرِّیّٰتِهِمْ وَاِخْوَانِهِمْ اور ہدایت کی ہے ہمنے بعضون کو باپون انکے سے اور بعضون کو
اولاد انکے سے اور بعضون کو بھائیون انکے سے وَاجْتَبَیْنٰهُمْ وَهَدَیْنٰهُمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ۝ اور کھینچ
لیا ہمنے ان پیغمبرون کو اور ہدایت کی ہے ہمنے انکو طرف راہ سیدھی کے یعنے ثابت رکھا ہے ہمنے راہ راست پر
ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ یَهْدِیْ بِهٖ مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ یہہ دین کہ انبیا اسپر تھے ہدایت اللہ کی ہی راہ دکھاتا
ہی ساتھ اس دین فضل اپنے سے جسے چاہے بندون اپنے سے وَلَوْ اَشْرَكُوْا لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ اور اگر
یہہ پیغمبر شریک کرتے ساتھ اللہ کے باوجود اس فضل اور کمال کے البتہ کھویا جاتا انسے جو کچھ تھے عمل کرتے کیونکہ
کفر اعمال کو کھوتا اور نیست کرتا ہی یہہ آیت بڑے تہدید کی ہی مشرکون کے واسطے اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ الْكِتٰبَ
وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ یہہ گروہ انبیا وہ ہین جو دی ہے ہمنے انکو کتاب اور حکم اور پیغمبری فَاِنْ یَّكْفُرْ بِهَا هٰٓؤُلَآءِ فَقَدْ
وَكَّلْنَا بِهَا قَوْمًا لَّیْسُوْا بِهَا بِكٰفِرِیْنَ پس اگر کفر کرین ساتھ کتاب اور حکم اور نبوت کے یہہ کفار قریش پس تحقیق
مقرر کیا ہے ہمنے ساتھ اسکے وہ گروہ کہ صدق دل سے نہین ہین ساتھ ان چیزون سے کفر کرنے مراد اس سے
پیغمبر اور پیرو انکے ہین یا انصار اور اہل مدینہ ہین اور وقت نزول اس آیت کے وہ ایمان نہین لائے تھے یہہ
بشارت ہی ساتھ ایمان انکے کے اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ هَدَى اللّٰهُ فَبِهُدٰىهُمُ اقْتَدِهْ ۝ یہہ گروہ انبیا وہ لوگ
ہین جنکو ہدایت کی اللہ نے پس ساتھ ہدایت انکی کے پیروی کر تو مراد اس سے وہ چیزین ہین جنمین متفق ہین
توحید اور اصول دین سے نہ فراع مختلف فیہ سمجھ لیجئے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو حکم ہوا کہ اقتدا انبیا کی کرین
اور حال آنکہ آپکو کسی پیغمبر کی اقتدا انکا ہے نہ فروع نہ اصول دین مین کیونکہ شریعت آپکی ناسخ ادیان ہی مگر حکم
انکے احوال کی پیروی کا ہی اور اسمین اشارہ ہی کہ صفات سنیہ اور خصال رضیہ اور محاسن اخلاق اور
مکارم اوصاف سب پیغمبرون کے اکیلے آپ کو عنایت فرمائے لہذا افضل انبیا ہوئے سب رسولون کے
صفات نیک اور خلق حسن جمع کردئے ہین خلق خالق نے اکیلے آپ مین قُلْ لَّآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَیْهِ اَجْرًا کہہ اے محمد
صلے اللہ علیہ وسلم کافرون سے نہین چاہتا مین تم سے اوپر اس پیغام حق پہچانیکے بدلا جیسے پہلے مجھ سے کسی
پیغمبر نے امت سے اجر دعوت ہی نہین چاہا اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٰى لِلْعٰلَمِیْنَ نہین یہہ پیغام پہچانا میرا مگر نصیحت

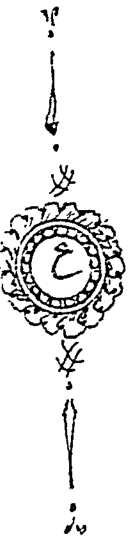


واسطے عالمون کے وَمَا قَدَرُوا اللّٰہَ حَقَّ قَدْرِہٖ اور نہ تعظیم کی یہود نے اللہ کی ہوا فق تعظیم اسکے کے کشف الاسرار مین ہے کہ نہ پہچانا اللہ کو جیساکہ پہچاننا اسکا ہے ہان قدیم کو حادث سے کیا نسبت اور خاک و آب کو رب الارباب سے کیا مناسبت ایک بزرگ سے معرفت الٰہی سے پوچھا کہا کل ما خطر ببالک فھو علی خلاف ذٰلک نظم دیکھین اسے ہی وہ اس لقا سے بھی ورا ہہ ہو جلوہ نما ہے اس ادا سے بھی ورا نہ جو دید مین وہم مین گمان مین آوے نہ وہ اس سے ورا ہے بل ورا سے بھی ورا بعضون نے کہا ہے کہ معنی اس آیت کی یہہ ہین کہ ما وضعوا اللہ حق وضعہ لکھا ہے کہ مالک بن حیف کہ سر حلقہ احبار یہود تھا حضرت کے پاس آیا آپنے فرمایا کہ تجھے قسم دیتا ہون مین اس خدا کی جسنے توریت موسی پر نازل کی ہے توریت مین دیکھا ہے تو نے کہ خدا دانشمند فربہ کو دشمن رکھتا ہے اسنے کہا ہان یہہ خبر توریت مین ہے آپنے فرمایا کہ وہ حبر بے تن پرور خود تو ہی ہے وہ غصے ہوا اور کہا خدا نے کوئی کتاب کسی پر نازل نہین کی آیت آئی کہ نہین وصف کیا انہون نے اللہ کا جیساکہ وصف اسکا چاہیئے اِذْ قَالُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰہُ عَلٰی بَشَرٍ مِّنْ شَیْءٍ جو وقت کہا نہین اتارا اللہ نے اوپر کسی بشر کے کچھہ چیز احکام شرع سے اور اسیطرح صفت انزال کتب اور ارسال رسل کا انکار کیا قُلْ مَنْ اَنْزَلَ الْکِتٰبَ الَّذِیْ جَآءَ بِہٖ مُوْسٰی نُوْرًا وَّ ھُدًی لِّلنَّاسِ تَجْعَلُوْنَہٗ قَرَاطِیْسَ تُبْدُوْنَھَا وَتُخْفُوْنَ کَثِیْرًا کہہ کسنے اتارا ہے کتاب کو وہ جو آیا تھا ساتھہ اسکے موسی در الحال کہ ہے وہ کتاب روشن کرنیوالی اور راہ دکھانیوالی واسطے لوگون کے کرتے ہو تم اسکو ورق ورق پراکندہ ظاہر کرتے ہو تم اسکو موافق خواہش کے اور چھپاتے ہو تم بہت کو اوسمین سے جیسی نعت اور صفت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کی اور آیۃ رجم کی اور سوا اسکے وَعُلِّمْتُمْ مَّا لَمْ تَعْلَمُوْٓا اَنْتُمْ وَلَآ اٰبَآؤُکُمْ اور سکھائے گئے ہو تم اے اہل اسلام زبان پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے جو کچھ کہ نہ جانتے تھے تم اور نہ باپ تمھارے امر اور نہی اور حلال اور حرام قُلِ اللّٰہُ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ خدا نے نازل کی ہے یہہ جواب اسکا ہے کہ توریت کسنے اتاری ثُمَّ ذَرْھُمْ پھر چھوڑ دے یہود یان کو تو کہ ہمیشہ فِیْ خَوْضِھِمْ یَلْعَبُوْنَ بیچ باطل اپنے کے کھیلین شیخ ابو سعید ابو الخیر قدس سرہ نے کہا کلمہ قل اللہ ثم ذرہم میں کہا اللہ بس ماسوی ہوس و انقطع النفس شیخ الاسلام نے کہا کلمہ قل اللہ ثم ذرہم امید طرف اسکی رکھتا ہون اور غیر اسکے کو ترک کرتا ہون نظم اللہ ہی کی ہین جستجو رکھتا ہون نہ دو جگ مین یہہ ایک آرزو رکھتا ہون نہ مطلب ہی تو ہے ماسوا اسکے اور نہ رافت نہ طلب نہ تک و پو رکھتا ہون نہ شیخ شبلی نے بعضے اصحاب اپنے سے کہا علیک باللہ ودع ماسوی نظم رافت تو تعلقات سب کو چھوڑ نہ سر رشتہ جب ماسوی دلسے توڑ نہ ہین تفرقہ دلی کے باعث یہہ سب نہ دل ایک سے لگا کے سب سے منہہ موڑ نہ وَھٰذَا کِتٰبٌ اَنْزَلْنٰہُ مُبٰرَکٌ مُّصَدِّقُ الَّذِیْ بَیْنَ یَدَیْہِ وَلِتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰی وَمَنْ حَوْلَھَا اور یہہ قرآن ایک کتاب ہے

کہ اتارا ہے ہمنے اسکو بہت فائدے اور برکت والی سچی کرنیوالی اُسی چیز کو جو آگے اُسکے ہے کتابون سے
اور تو کہ ڈراوے تو مکی کرنیوالونکو اور انکو جو گرد اُسکے ہین اور بیذر ساتھہ بڑے کے ہے یعنی تو کہ ڈراوے یہہ کتاب
وَالَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَۃِ یُؤْمِنُوْنَ بِہٖ اور جو لوگ کہ ایمان لاے ہین ساتھہ آخرت کے ایمان لاتے ہین ساتھہ
اُسکے یعنے پیغمبر کے یا کتاب کے کیونکہ ایمان جب آخرت پر لایا تو ڈرے وہان کے عذاب سے اور سمجھے گا کہ چھٹکارا سوا اتباع
پیغمبر اور قرآن کے میسر نہین پس ایمان لاتے ہین اوپر اُنکے وَھُمْ عَلٰی صَلَاتِھِمْ یُحَافِظُوْنَ اور وہ کہ نبی اور
کتاب پر ایمان لاتے ہین اوپر نماز اپنے کے محافظت کرتے ہین کیونکہ نماز ایمان کی نشانی ہے اور دین کا ستون
ہے لکھا ہے کہ مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی نے دعوی نبوت کا کیا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے خاطر عاطر
پر زنگ ملال اس دعوی دروغ سے ہوا حق تعالی نے یہہ آیت نازل کی وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰہِ کَذِبًا اَوْ قَالَ
اُوْحِیَ اِلَیَّ وَلَمْ یُوْحَ اِلَیْہِ شَیْءٌ اور کون ہے ظالم تر اُس شخص سے کہ باندھہ لیا ہے اوپر اللہ کے جھوت اور
کہتا ہے کہ مین پیغمبر اُسکا ہون یا کہتا ہے وحی کی طرف میرے اور نہین وحی کی گئی طرف اُسکے سمجھ لیجئے کہ مسیلمہ
جھوٹھی باتین جوڑ کر کہتا تھا کہ یہہ مجھہ پر وحی اُتری اور اسود عنسی کہتا تھا کہ ایک شخص حمار پر سوار میرے پاس آتا ہے
اور باتین القا کرتا ہے وَمَنْ قَالَ سَاُنْزِلُ مِثْلَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰہُ اور کون ہے ظالم تر اُس سے جو کہتا ہے
شتاب نازل کرونگا مین بھی مثل اُس چیز کے کہ نازل کی ہے اللہ نے سمجھ لیجئے کہ یہہ بات کہنے والا
عبد اللہ بن سعد ہے کہ کاتب وحی تھا ایک دن آیت وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ سُلٰلَۃٍ لکھتا تھا ملاحظہ
قدرت الہی کر کر کہ کسطرح علقہ سے مضغہ اور مضغہ سے عظم عظم سے لحم بناتا ہے بعد سننے کلمات ثُمَّ اَنْشَاْنٰہُ
خَلْقًا اٰخَرَ کے بے اختیار تعجب سے اُسکی زبان پر جاری ہوا فَتَبٰرَکَ اللّٰہُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِیْنَ حضرت صلے اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ لکھہ یہی نازل ہوا ہے وہ شک مین پڑھہ کر مرتد ہو گیا اور کہنے لگا کہ اگر محمد صلے اللہ علیہ
وسلم صادق ہین مجھپر بھی وحی آئی ہے جیسی اُنپر اور جو کاذب ہین تو مین مثل اُنکے :: وَلَوْ تَرٰٓی اِذِ
الظّٰلِمُوْنَ فِیْ غَمَرٰتِ الْمَوْتِ وَالْمَلٰٓئِکَۃُ بَاسِطُوْٓا اَیْدِیْھِمْ اور کاش کہ دیکھے تو جب ہون ظالم یعنے کافر بیچ شدتون موت کے
اور فرشتے عذاب کے کھولین ہاتھہ اپنے انکی روح قبض کرنیکو یا اُنکے عذاب کرنیکو اور گرز آتشین اُنکو مارتے
ہون اور کہتے ہون اَخْرِجُوْٓا اَنْفُسَکُمْ نکالو اجانو اپنے کو تون اپنے سے جیسے کوتوال کا پیادہ کسی سے غصہ سے
چیز طلب کرے یا کہتے ہون فرشتے کہ نکالو الفسون اپنے کو عذاب سے اگر نکال سکتے ہو اَلْیَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ
الْھُوْنِ بِمَا کُنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَی اللّٰہِ غَیْرَ الْحَقِّ وَکُنْتُمْ عَنْ اٰیٰتِہٖ تَسْتَکْبِرُوْنَ آج کہ دن کہ وقت
مرنے تمھارے کا ہے ابد الاباد تک جزا دیئے جاؤگے ساتھہ عذاب رسوائی کے سبب اسکے کہ تھے تم کہتے
اوپر اللہ کے سوا حق کے اور تھے تم آیتون اُسکی سے تکبر کرتے و تعظیم نہین کرتے تھے وَلَقَدْ جِئْتُمُوْنَا فُرَادٰی

كَمَا خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ اور البتہ تحقیق آئے تم ہمارے پاس واسطے حساب اور جزا کے اکیلے نظیر مال نہ
فرزند نہ مونس نہ مددگار نہ خادم ہے نہ حشمت ہے نہ ہمدم ہے نہ ہے یار نہ جیسا کہ پیدا کیا تھا ہمنے تمکو رحم مادر مین
سر و پا برہنہ پہلے بار وَتَرَكْتُمْ مَّا خَوَّلْنٰكُمْ وَرَآءَ ظُهُوْرِكُمْ اور چھوڑ دیا تمنے جو دیا تھا ہمنے تمکو دنیا مین اور
اسپر تم ناز کرتے تھے پیچھے پیٹھ اپنے کے نہ آگے بھیجا نہ ساتھ لائے وَمَا نَرٰى مَعَكُمْ شُفَعَآءَكُمُ الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ
اَنَّهُمْ فِيْكُمْ شُرَكٰٓؤُا اور نہین دیکھتے ہم ساتھ تمہارے شفاعت کرنیوالون تمہارے کو جنکو دعوی کرتے
تھے تم یہہ کہ وہ بیچ تربیت تمہارے شریک ہین اللہ کے لَقَدْ تَّقَطَّعَ بَيْنَكُمْ تحقیق کٹ گیا علاقہ تمہارا نہ
وَضَلَّ عَنْكُمْ مَّا كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ اور کھویا گیا تم سے جو کچھ تھے تم دعوی کرتے اِنَّ اللّٰهَ فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوٰى تحقیق
اللہ پھاڑنے والا ہے دانے کا تو کہ اناج پیدا ہوا اور گٹھلی کا تو کہ درخت اوگے يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ نکالتا ہے زندہ
کو یعنی نبات کو کہ نشو و نما حیات کی رکھتی ہے مردہ سے کہ دانہ اور گٹھلی ہے آدمی کو نطفہ سے مرغ کو بیضہ سے
مومن کو کافر سے عاقل کو جاہل سے وَمُخْرِجُ الْمَيِّتِ مِنَ الْحَيِّ اور نکالنے والا ہے مردہ کو کہ تخم یا نطفہ یا بیضہ
ہے زندہ سے کہ نبات یا آدمی یا مرغ ہے ذٰلِكُمُ اللّٰهُ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ یہہ زندہ کرنیوالا اور مارنے والا
اللہ ہے پس کہان سے پھیرے جاتے ہو اُس سے فَالِقُ الْاِصْبَاحِ پھاڑنیوالا ہے صبح کا ظلمت شب سے
یعنی اندھیرا دور کر کر روشنی کر دیتا ہے وَجَعَلَ الَّيْلَ سَكَنًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ حُسْبَانًا اور کیا رات کو
آرام گاہ کہ لوگ بے آرامی سے حرکت کے آرام پکڑین اور کیا سورج اور چاند کو گرد پھرنیوالے لوگ مہینے اور برس انسے
معلوم ہون ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ یہہ جو مذکور ہوا اندازہ ہے عزت والے علم والے کا وَهُوَ الَّذِيْ
جَعَلَ لَكُمُ النُّجُوْمَ لِتَهْتَدُوْا بِهَا فِيْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ اور وہ ہے ایسا اللہ جسنے اپنی بڑی قدرت اور
حکمت سے پیدا کیا واسطے تمہارے ستارونکو تو کہ راہ پاؤ تم ساتھ اُسکے بیچ اندھیرون بیابان کے اور دریا
کے سمجھ لیجئے کہ منافع ستارون کے سوا اسکے اور بہت ہین لیکن یہان یہی منفعت ذکر کی کہ دلیل قدرت
کی اسمین بڑی ظاہر ہے کہ آسمان کے ستارے باوجود اس بعد مسافت کے میان زمین و آسمان رہنما ہون
زمین کے تمہارے قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ تحقیق بیان کین ہمنے نشانیان اپنے قدرت کی واسطے
اُس گروہ کے کہ جانتے ہین اور استدلال کرتے ہین وَهُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ فَمُسْتَقَرٌّ وَّمُسْتَوْدَعٌ
اور وہ ہے اللہ جسنے پیدا کیا تمکو جان ایک سے کہ آدم ہے پس واسطے تمہارے جگہہ رہنے کی اور جگہہ سونپنے
کی کہ رحم مادر اور صلب پدر ہے یا مستقر قبر ہے اور مستودع دنیا اور حقیقت یہہ ہے کہ جہان آدمی قرار نہ پکڑے
وہ مستودع ہے اور قرارگاہ مستقر ہے پس صلب اور رحم اور دنیا اور گور سب مستودع ہین اور بہشت اور دوزخ
مستقر قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّفْقَهُوْنَ تحقیق بیان کین ہمنے علامتین وحدانیت اپنے کی واسطے اس قوم کے

کہ سمجھتے ہین وَهُوَ الَّذِي أَنزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً اور وہی اللہ جسنے اُتارا ابر سے یا جانب آسمان سے پانی
فَأَخْرَجْنَا بِهِ نَبَاتَ كُلِّ شَيْءٍ پس نکالین ہمنے ساتھہ پانی کے بوٹیان سب چیز کی یہان التفات غیبت سے
طرف کلام کے ہے اول مجمل ذکر فرما کر اب مفصل ارشاد فرماتا ہے فَأَخْرَجْنَا مِنْهُ خَضِرًا نُّخْرِجُ مِنْهُ حَبًّا مُّتَرَاكِبًا
پس نکالی ہمنے پانی سے سبزی کہ بیج سے اوگ کر ہے اور شاخ پیدا کرتی ہے نکالتے ہین ہم اُس سبزی سے دانے
ایک پر ایک چڑھے ہوے یعنے خوشے وَمِنَ النَّخْلِ مِن طَلْعِهَا قِنْوَانٌ دَانِيَةٌ اور نکالتے ہین ہم کھجور مین سے گابھے
اُسکے سے خوشے جھکے ہوے وَجَنَّاتٍ مِّنْ أَعْنَابٍ وَالزَّيْتُونَ وَالرُّمَّانَ مُشْتَبِهًا وَغَيْرَ مُتَشَابِهٍ اور نکالتے ہین
ہم باغ انگوروں کے اور درخت زیتون کے اور انار کے یکسان آپسمین بیچ بہتون کے اور غیر یکسان بیچ مزے کہ بعضے
شیرین ہین بعضے ترش بعضے کھٹ میٹھے انظُرُوا إِلَىٰ ثَمَرِهِ إِذَا أَثْمَرَ وَيَنْعِهِ دیکھو طرف پھل ہر درخت کے جب
پھل آوے کہ چھوٹا اور بیمزہ ہوتا ہے اور دیکھو طرف پکنے اُسکے کے کہ جب پختگی کو پہنچتا ہے کیا خوش شکل اور
مزہ دار ہو جاتا ہے إِنَّ فِي ذَٰلِكُمْ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ تحقیق بیچ اسکے کہ مذکور ہوا نشانیان ہین
اوپر وجود قادر حکیم کے واسطے اُس قوم کے کہ ایمان لاتے ہین وَجَعَلُوا لِلَّهِ شُرَكَاءَ الْجِنَّ اور مقرر کرتے ہین
کافر مجوس زعم مین اپنے واسطے اللہ کے شریک جنون کو یعنے کہتے ہین کہ خالق خیر کا اللہ یزدان اور شر کا
شیطان اہرمن ہے وَخَلَقَهُمْ اور حال یہہ ہے کہ اللہ نے پیدا کیا ہے انکو پس کیونکر شیطان نے بلکہ شیطان
کو بھی اُسی نے پیدا کیا ہے اور یہہ احمق مخلوق کو شریک خالق کا ٹھہراتے ہین وَخَرَقُوا لَهُ بَنِينَ وَبَنَاتٍ
بِغَيْرِ عِلْمٍ اور باندھ لیتے ہین بعضے کافر واسطے اللہ کے بیٹے یعنے عزیر اور عیسی اور بیٹیان یعنے فرشتے بغیر
علم کے کہ اپنے کہنے کی بھی حقیقت نہین جانتے سُبْحَانَهُ وَتَعَالَىٰ عَمَّا يَصِفُونَ پاک ہے وہ اور بلند ہے اُس
چیز سے کہ وصف کرتے ہین اُسکو شریک اور فرزند سے بَدِيعُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ پیدا کرنیوالا ہے وہ آسمانون کا
اور زمین کا أَنَّىٰ يَكُونُ لَهُ وَلَدٌ وَلَمْ تَكُن لَّهُ صَاحِبَةٌ کیونکر ہو واسطے اُسکے اولاد اور حال انکہ نہین ہے
واسطے اُسکے جورو اور اولاد جورو اور خاوند دونون کے بہم ہونے سے ہوتی ہے اور کیونکر اُسکی جورو ہو کہ
اُسے جنسیت چاہئے اور اُسکا کوئی جنس ہی نہین وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ اور پیدا کیا ہر چیز کو اور خالق کا مانند نہین
وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ اور وہ ساتھہ ہر شی کے جاننے والا ہے اور سوا اُسکے کسیکو یہہ دانائی نہین پس اُسکا
مثل نہین اور جس کسیکا مثل اور مانند نہو اُسکا ولد اور زوجہ ٹھہرانا حق کہان ہے کیونکہ محال ہے
ذَٰلِكُمُ اللَّهُ رَبُّكُمْ یہی ہے کہ ان صفتونکے ساتھہ موصوف ہے اللہ پروردگار تمہارا لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ نہین مستحق
عبادت کے مگر وہ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ فَاعْبُدُوهُ پیدا کرنیوالا ہے ہر چیز کا پس عبادت کرو اسکی وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ وَكِيلٌ
اور وہ اوپر ہر چیز کے کارساز ہے لَّا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْأَبْصَارَ نہین پاتے اسکو نظرین



اور وہ پاتا ہے نظروں کو سمجھ لیجیے کہ ادراک کنہ شے کے دریافت کرنے کو کہتے ہیں سو اللہ کے کنہ ذات کو
کوئی نہیں پا سکتا اور جو ادراک کے معنی رویت کے لیجیے تو تقدیر کلام کی یہہ ہے کہ نہیں دیکھ سکتیں اسکو
نظریں دنیا میں کیونکہ رویت عقبی نص قرآن اور حدیث سے ثابت ہے وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ اور وہی باریک
بین خبردار بالاسرار لطف وہی باریک بین ہے اور یہاں دان ہونا ہے یکساں ہے سب پیدا و پنہان تو نہ دیکھے
کوئی جو وہ دیکھتا ہے نہ وہ بتلانے سب کے دانست سے سوا ہے قَدْ جَاءَكُمْ بَصَائِرُ مِنْ رَبِّكُمْ تحقیق آئی ہیں
تمہارے پاس نشانیاں روشن پروردگار تمہارے سے فَمَنْ أَبْصَرَ فَلِنَفْسِهِ پس جسنے دیکھ لیا نفع اسکا
واسطے جان اسکے کے ہے وَمَنْ عَمِيَ فَعَلَيْهَا اور جو اندھا ہوا پس ضرر اسکا اوپر جان اسکے کے ہے وَمَا أَنَا
عَلَيْكُمْ بِحَفِيظٍ اور نہیں ہوں میں اوپر تمہارے نگہبان کہ محافظت تمہارے اعمال کی کروں اور اسپر بختیں
جزا دوں مجھپر یہی ہے کہ پہنچا دوں حکم الہی اور پس حکم اس آیت کا منسوخ ہے ساتھ آیت سیف کے نہ
وَكَذَٰلِكَ نُصَرِّفُ الْآيَاتِ وَلِيَقُولُوا دَرَسْتَ اور اسیطرح جیسے آیات گذشتہ میں کیا پھراتے ہیں ہم آیات قرآن
کو خوف سے طرف رجا کے اور وعدہ سے طرف وعید کے تو کہ سننے والے خبردار ہوں اور تو کہ کہیں ملنے والے پڑھا ہے اور
تعلیم الٰہی تو نے اور سے کفار قریش کے زعم میں تھا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم جبیر اور یسار سے کہ دونوں غلام
تھے روم کے بندرے میں آئے سیکھکر کہتے ہیں کہ وحی خدا نے مجھپر بھیجی سو حق تعالی فرماتا ہے کہ میں آیتوں کو اپنے
پھراتا ہوں تا بیان کریں ہم قرآن واسطے اس قوم کے کہ جانتے ہیں کہ یہہ کلام اللہ کا ہے تو کہ تم سمجھ لو کہ یہہ کلام
شعر اور سحر سے باہر ہے وَلِنُبَيِّنَهُ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ اور پھراتے ہیں ہم آیتوں اپنے کو تو کہ بیان کریں ہم قرآن
واسطے اس قوم کے کہ جانتے ہیں کہ یہہ کلام اللہ کا ہے لکھا ہے کہ جہاں کفار عرب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو
طرف دین آبا اپنے کے دعوت کرتے تھے وہاں یہہ آیت اتری اتَّبِعْ مَا أُوحِيَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ پیروی کر
اس چیز کی کہ وحی کی گئی طرف تیرے پروردگار تیرے سے یعنے راہ توحید کی اور جان کہ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ نہیں کوئی
مستحق عبادت کے مگر وہ وَأَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِينَ اور منہہ پھیر لے شریک کرنے والوں سے اور انکے کہنے پر التفات مت کر
وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا أَشْرَكُوا اور اگر چاہتا اللہ کہ یہہ موحد ہوں ہرگز نہ شریک کرتے وَمَا جَعَلْنَاكَ عَلَيْهِمْ حَفِيظًا
اور نہیں کیا ہمنے تجھکو اوپر کافروں کے نگہبان وَمَا أَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيلٍ اور نہیں تو اوپر انکے داروغہ لکھا ہے
کہ جب آیۃ انکم وما تعبدون من دون اللہ حصب جہنم نازل ہوئی کفار قریش کہنے لگے کہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم
ہمارے بتوں کو برا کہو اور نہیں تو ہم تمہارے خدا کو کہینگے یہہ آیت نازل ہوئی پھر حکم اس آیت کا منسوخ ہوا ساتھ
آیت سیف کے وَلَا تَسُبُّوا الَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ فَيَسُبُّوا اللَّهَ عَدْوًا بِغَيْرِ عِلْمٍ اور مت برا کہو ان لوگوں کو
کہ عبادت کرتے ہیں سوا خدا کے پس وہ مقابلے برا کہنے لگینگے اللہ کو ازروے ظلم کے نادانی سے سمجھ لیجیے کہ حق تعالی نے نہی کی

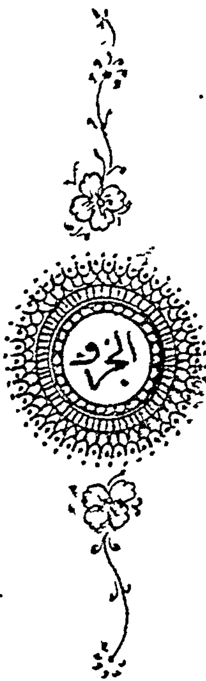
دشنام سے اس شخص کو کہ مستحق دشنام ہے اسواسطے کہ مقابلے مین دشنام تو واقع ہوا اسکو جو کہ لائق دشنام نہین

كَذٰلِكَ زَيَّنَّا لِكُلِّ اُمَّةٍ عَمَلَهُمْ اور جیسا کہ آراستہ کیا اعمال کفار کو اسیطرح زینت دی ہمنے واسطے ہر ایک فرقہ کے عمل انکے کو نیک ہون یا بد کل حزب بما لدیہم فرحون ثُمَّ اِلٰى رَبِّهِمْ مَّرْجِعُهُمْ فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ پھر طرف پروردگار انکے کے ہے بازگشت انکی پس خبر دیگا انکو وقت جزا کے ساتھ اس چیز کے کہ تھے وہ عمل کرتے لکھا ہے کہ اکابر قریش پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہنے لگے کہ تم کہتے ہو موسی نے عصا پتھر پر مارا بارہ چشمے جاری ہوئے اور عیسی نے مردے کو جلایا تم بھی ایسا ہی معجزہ کوئی ہمکو دکھاؤ تو ہم ایمان لاوین حضرت نے فرمایا کہ کیا چاہتے ہو کہا کہ کوہ صفا سونے کا ہو جاوے آپنے کہا کہ اگر ہو گیا تو تم ایمان لاؤ گے انھون نے کہا لاوینگے اور سخت قسمین اسبات پر کھائین سو عالم مین ہے کہ آپ دعا کرنے لگے جبرئیل آئے اور اللہ کا پیغام لائے کہ مین تیری دعا سے اس پہاڑ کو سونے کا کر دونگا لیکن یہہ قاعدہ ہے میرا کہ جو امت اپنے پیغمبر سے معجزہ طلب کرتی ہے اور وہ معجزہ ظاہر ہوتا ہے پھر وہ ایمان لاتی تو خیر اور جو منکر ہوئی تو عذاب متصل لاتا ہون اگر تو چاہے یہہ معجزہ ظاہر کرون لیکن عذاب بھی بعد اسکے آئیگا اور اگر چاہے چھوڑ دے انکو تو کہ توبہ کرین حضرت نے شق دوسری اختیار کی یہہ آیت آئی

وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَئِنْ جَآءَتْهُمْ اٰيَةٌ لَّيُؤْمِنُنَّ بِهَا اور قسم کھائی تھی انھون نے ساتھ اللہ کے سخت تر قسمون اپنے سے البتہ کہ اگر آویگی انکے پاس وہ نشانی جو طلب کی ہے البتہ ایمان لاوینگے وہ ساتھ اسکے قُلْ اِنَّمَا الْاٰيٰتُ عِنْدَ اللّٰهِ ۞ کہہ کہ سوا اسکے نہین کہ نشانیان نبوت کی کہ معجزے ہین نزدیک اللہ کے ہین اور وہ قادر ہے جو کچھ چاہے انمین سے ظاہر کرے وَمَا يُشْعِرُكُمْ اَنَّهَآ اِذَا جَآءَتْ لَا يُؤْمِنُوْنَ اور کیا چیز معلوم کرواتی ہے تمکو اے مسلمانو ساتھ اسکے کہ کافرون سے صادر ہو تحقیق معجزے جب آوینگے انکو اور وہ دیکھینگے نہ ایمان لاوینگے وَنُقَلِّبُ اَفْئِدَتَهُمْ وَاَبْصَارَهُمْ اور پھیر دینگے ہم دلون انکے کو تصدیق سے اور نظرون انکے کو حق دیکھنے سے پس نہین ایمان لاوینگے آخر مین كَمَا لَمْ يُؤْمِنُوْا بِهٖٓ اَوَّلَ مَرَّةٍ جیسا کہ نہ ایمان لائے تھے ساتھ ان معجزون کے جو ظاہر ہوئے تھے پہلے بار جیسے شق قمر وغیرہ وَنَذَرُهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ اور چھوڑ دینگے ہم انکو بیچ سرکشی انکی کے بھٹکتے پھرتے جو معجزہ حضرت رسول سے ہے وہ دور دور پھٹکارے قبول سے

وَلَوْ اَنَّنَا نَزَّلْنَآ اِلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةَ وَكَلَّمَهُمُ الْمَوْتٰى اور اگر ہم اتارتے طرف کافرون کے فرشتے جیسے کہ کہتے ہین وہ لولا انزل علینا الملائکہ اور اگر باتین کرتے انسے مردے جیسے کہ حکم چاہتے ہین کہ فاتوا بآبائنا وَحَشَرْنَا عَلَيْهِمْ كُلَّ شَيْءٍ قُبُلًا اور اگر جمع کرتے ہم اوپر انکے ہر چیز کو کہ دنیا مین ہے مقابل گروہ گروہ تو کہ گواہی دیتے اوپر وحدانیت قادر مطلق کے اور نبوت رسول برحق کے مَا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْٓا اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ يَجْهَلُوْنَ نہ ہوتا کہ وہ ایمان لاوین مگر یہہ کہ وہ چاہے اللہ اور لیکن اکثر کافرون کے جاہل ہین اگر معجزے دکھائے بھی جاوینگے تو بھی ایمان نہین لاینگے

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا شَيٰطِيْنَ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ اور جیسا کہ تیرے لیے دوست ہین دشمن ہین اسیطرح سے



کئے ہمنے واسطے ہر ایک پیغمبر کے دشمن شیطان آدمیوں کے اور جنوں کے شیاطین الانس کافر ہیں کہ ابلیس
کیطرح اللہ کی رحمت سے دور ہیں یُوحِی بَعْضُهُمْ اِلٰی بَعْضٍ جمین ڈالتے ہین وسوسے بعضے شیطان
جن کے طرف بعضے شیطان انس کے یا وسوسے ڈالتے ہین بعضے جن جن کو اور بعض انس انس کو زُخْرُفَ
الْقَوْلِ غُرُوْرًا ملمع کئی ہوئی بات جھوٹی فریب دینے کو وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ مَا فَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُوْنَ
اور اگر چاہتا پروردگار تیرا ایمان انکے کو نکرتے وہ دشمنی پیغمبروں سے پس چھوڑدے انکو اور ان جھوٹی چیزوں کو باندھتے ہین
وَلِتَصْغٰۤى اِلَيْهِ اَفْـِٕدَةُ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ وَلِيَرْضَوْهُ وَلِيَقْتَرِفُوْا مَا هُمْ مُّقْتَرِفُوْنَ اور تو کہ جھکین طرف
اسکے دل ان لوگون کے کہ نہین ایمان لائے آخرت کے اور تو کہ پسند کرین اسکو اور تو کہ کسب کرین گناہ ہون سے جو کچھ کہ
وہ کسب کرنیوالے ہین اَفَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْتَغِيْ حَكَمًا وَّهُوَ الَّذِيْۤ اَنْزَلَ اِلَيْكُمُ الْكِتٰبَ مُفَصَّلًا کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیا پس
غیر اللہ کے چاہون مین حکم کرنیوالا درمیان اپنے اور تمہارے اور وہی ہے جسنے اتاری طرف تمہارے کتاب
مفصل یعنے قرآن کہ اسمین حق اور باطل تفصیل وار ہے وَالَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْلَمُوْنَ اَنَّهٗ مُنَزَّلٌ مِّنْ
رَّبِّكَ بِالْحَقِّ اور جو لوگ کہ دی ہمنے انکو کتاب جیسے علمائے یہود اور نصاری جانتے ہین یہہ کہ قرآن اتارا ہوا
پروردگار تیرے کا ہے ساتھ حق کے فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ پس مت ہو تو شک لانیوالون سے مخاطب پیغمبر
صلی اللہ علیہ وسلم ہین اور مراد امت ہے وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقًا وَّعَدْلًا ۭ اور پوری ہوئی بات پروردگار
تیری راستی مین یعنے اخبار کے اور انصاف مین یعنے احکام کے لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ نہین کوئی بدلنے والا
واسطے اخبار اور احکام اسکے کے جیسے توریت کو بدل دیا اسطرح قرآن شریف کو کوئی نہین بدل سکیگا کہ
اللہ خود نگہبان ہے اسکا کہ فرمایا ہے وانا لہ لحافظون تحقیق ہم واسطے قرآن کے البتہ محافظت کرنیوالے ہین
وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ اور وہی ہے سننے والا سب کی گفتار جاننے والا سب کے اسرار وَاِنْ تُطِعْ اَكْثَرَ مَنْ فِي الْاَرْضِ
اور اگر کہا مانیگا تو اکثر ان لوگونکا کہ بیچ زمین کے ہین کافر اور جاہل یا مراد زمین مکے کی ہے کہ اکثر اہل مکے کا اگر کہا مانیگا تو
يُضِلُّوْكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ گمراہ کردینگے تجھکو راہ اللہ کی سے اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ نہین پیروی
کرتے وہ گروہ مگر گمان کی اور گمان انکا یہہ تھا کہ انکے باپ حق پر تھے اور نہین وہ مگر جھوٹ کہتے ہین اللہ پر کہ اللہ نے
حلال کیا ہے بحیرہ وغیرہ اور یہہ حرام بتاتے ہین اور وہ پاک اور منزہ ہے یہہ شریک اسکا عبادتین ٹھہراتے ہین اور
اسکا فرزند بتاتے ہین اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ مَنْ يَّضِلُّ عَنْ سَبِيْلِهٖ تحقیق پروردگار تیرا وہی خوب جانتا ہے اس شخص کو
کہ گمراہ ہوا ہے راہ اسکی سے وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ اور وہی خوب جانتا ہے راہ پانیوالون کو فَكُلُوْا مِمَّا
ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كُنْتُمْ بِاٰيٰتِهٖ مُؤْمِنِيْنَ پس کھاؤ اس چیز سے کہ یاد کیا گیا ہے نام اللہ کا اوپر اسکے دم ذبح
اگر ہو تم ساتھ آیتون اللہ کے کہ حلال اور حرام مین واقع ہین ایمان لانیوالے وَمَا لَكُمْ اَلَّا تَاْكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ

عَلَيْهِ وَقَدْ فَصَّلَ لَكُمْ مَّا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ اِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ اِلَيْهِ اور کیا ہے واسطے تمھارے یہہ کہ نکھاؤ اُن چیز سے
کہ یاد کیا گیا ہے نام اللہ کا اوپر اسکے وقت ذبح کے اور تحقیق مفصل بیان کر دیا ہے واسطے تمھارے جو کہ حرام کیا ہے
اللہ نے اوپر تمھارے آیۃ حرمت علیکم المیتۃ میں اور حرم بصیغہ مجہول بھی قرأت ہے مگر جو لاچار ہو تم طرف اسکے
یعنے اُن محرمات کے تو ضرورت کے وقت وہ حلال ہیں وَاِنَّ كَثِيْرًا لَّيُضِلُّوْنَ بِاَهْوَآئِهِمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ اور تحقیق بہت
لوگ البتہ گمراہ کرتے ہیں خلق کو حرام بتا کر حلال کو اور حلال بتا کر حرام کو ساتھ خواہشوں اپنی کے بغیر علم کے اور دلیل کے
اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِالْمُعْتَدِيْنَ تحقیق پروردگار تیرا وہ ہے خوب جانتا ہے حد سے نکل جانیوالوں کو وَذَرُوْا ظَاهِرَ
الْاِثْمِ وَبَاطِنَهٗ اور چھوڑ دو ظاہر گناہ کو یعنے گناہ ظاہر اور باطن سے بچو یا گناہ ظاہر نکاح محارم ہے اور گناہ باطن زنا
یا گناہ ظاہر جوارح کا فعل بد اور باطن دل کا وسوسہ ہے یا گناہ ظاہر طلب نعمت دنیا ہے اور گناہ باطن رغبت
نعمت عقبیٰ ہے کیونکہ دونوں غفلت دینے والے ہیں یاد حضرت کبریا سے ہیں یا ظاہر حظوظ نفس ہے اور باطن حظوظ قلب
یا ظاہر میل ہے طرف مشتہیات نفس کے ساتھ جوارح کے اور باطن آرزو نفس ہے ساتھ دل کے یا ظاہر وہ ہے
جو خلق جانے اور باطن وہ ہے جو فقط خدا جانے یا جرم ظاہر وہ ہے کہ اعضا سے ہو اور جرم باطن عقائد فاسدہ اور
ارادہ باطلہ ہیں بحر الحقائق میں ہے کہ جیسا کہ آدمی کا ظاہر ہے بدن جسمانی اور باطن ہے دل روحانی ایسا ہی
گناہ کا بھی ظاہر ہے قول اور فعل موافق طبع کے اور مخالف شرع کے اور باطن ہے صفات حیوانی اور اوصاف
سبعی اور شیطانی پس فرمایا کہ ترک کرو افعال طبع کو ساتھ استعمال اعمال شرع کے اور چھوڑو اخلاق ذمیمہ نفسانی کو
ساتھ پیدا کرنے اخلاق ملکی ربانی کے امام قشیری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ حق تعالی نے جو نعمت ظاہر و باطن عنایت کی
کہ وَاَسْبَغَ عَلَيْكُمْ نِعَمَهٗ ظَاهِرَةً وَّبَاطِنَةً یہاں فرمایا کہ وذروا ظاہر الاثم وباطنہ یعنے شکر نعمت ظاہر و باطن ترک گناہ ظاہر و باطن
ہے ترک گناہ ظاہر میں نجات نفسانی ہے عذاب نیران سے اور ترک گناہ باطن میں خلاصی قلوب ہے عقوبت حرمانی سے
ظاہر و باطن گند سے بچ کہ تا صورت و معنی تیری پاکیزہ ہوں اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْسِبُوْنَ الْاِثْمَ سَيُجْزَوْنَ بِمَا كَانُوْا يَقْتَرِفُوْنَ
تحقیق وہ لوگ کہ کماتے ہیں گناہ ظاہر اور باطن البتہ جزا دئے جاوینگے ساتھ اس چیز کے کہ تھے کسب کرتے لکھا ہے کہ
مشرکان عرب جو مردار کو حلال جانتے تھے کہنے لگے ای محمد صلے اللہ علیہ وسلم گوسفند جو مری ہے اسکا مارنیوالا کون
ہے حضرت نے فرمایا پیدا کرنیوالا اسکا کہنے لگے واعجبا جس چیز کو کہ تمھارے یار ماریں اور کتے اور باز پھاڑ دیں وہ حلال
اور جسکو خدا مارے وہ حرام اور ناپاک اسبات سے وسوسہ ضعفائے اہل اسلام کے دل میں پڑا یہہ حکم آیا وَلَا تَاْكُلُوْا
مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَاِنَّهٗ لَفِسْقٌ اور مت کھاؤ اس چیز سے کہ نہیں یاد کیا گیا نام اللہ کا اوپر اسکے
وقت ذبح کے اور تحقیق کھانا اسکا فسق ہے امام احمد کے نزدیک لحم متروک التسمیہ خواہ عمداً ہو خواہ سہواً
حرام ہے اور مالک اور شافعی کے نزدیک خلاف اسکے ہے کہ ذبیحہ مسلمان حلال ہے گو تسمیہ نہ کہے اور امام اعظم کے



نزدیک اگر عمداً ترک تسمیہ کیا تو حرام اور جو سہوا کیا تو حلال وَإِنَّ الشَّيٰطِينَ لَيُوحُونَ إِلَىٰٓ أَوْلِيَآئِهِمْ لِيُجَادِلُوكُمْ
اور تحقیق شیطان وسوسہ ڈالتے ہین طرف دوستون اپنے کے کہ کافر ہین تو کہ جھگڑین تم سے ای مسلمانو کہ جو آپ
مارتے ہو کھاتے ہو اور جسے خدا مارتا ہی حرام ٹھہراتے ہو وَإِنْ أَطَعْتُمُوهُمْ إِنَّكُمْ لَمُشْرِكُونَ اور اگر ای مسلمانو کہا
مانو تم انکا حلال جانے مین حرام کے تحقیق تم بھی مشرک ہو کیونکہ اللہ کا حکم نہ ماننا غیر کے منع کرنے سے شرک ہی
أَوَمَن كَانَ مَيْتًا فَأَحْيَيْنَٰهُ وَجَعَلْنَا لَهُۥ نُورًا يَمْشِى بِهِۦ فِى ٱلنَّاسِ كَمَن مَّثَلُهُۥ فِى ٱلظُّلُمَٰتِ لَيْسَ بِخَارِجٍ مِّنْهَا
کیا جو شخص تھا مردہ بسبب کفر کے یا جہل کے یا ضلالت کے پس جلایا ہمنے اُسکو ساتھ اسلام کے یا علم کے یا ہدایت کے
اور کی ہمنے واسطے اُسکے روشنی دلیلون کی تو کہ حق اور باطل دیکھے چلتا ہی ساتھ اُس روشنی کے درمیان
لوگون کے راہ راست پر پس ایسا شخص ہی یعنی نہین ہی مانند اُس شخص کے کہ صفت اسکی یہہ ہی کہ بیچ اندھیرون کے
ہی کفر اور جہالت اور ضلالت کے نہین ہی نکلنے والا اُس سے كَذَٰلِكَ زُيِّنَ لِلْكَٰفِرِينَ مَا كَانُوا۟ يَعْمَلُونَ ۝
جس طرح مومنون کے دل مین ایمان کو آراستہ کیا اسطرح سے زینت دی گئی واسطے کافرون کے جو کچھ کہ تھے
وہ کرتے عبادت بتونکی یہہ آیت حضرت حمزہ اور ابو جہل کی شان مین اُتری ہی ابو جہل نے جہل سے حضرت کی
جناب مین بے ادبی کی تھی حضرت حمزہ شکار مین تھے وہان سے آکر یہہ بات سنکر قہرناک اُس ناپاک کے پاس
گئے اور کمان اسکے سر پر ماری اور کلمہ شہادت پڑھا پس زندہ نور اسلام سے حمزہ ہین اور ظلمات کفر مین گرفتار
ابو جہل نااہل ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ یہہ آیہ حضرت عمر اور ابو جہل کے حق مین نازل ہوئی ہی دونون نے ایذا
پیغمبر کی چاہی تھی حضرت نے دعا کی کہ یارب ایک کو ان دونوین سے مشرف باسلام فرما حضرت کی دعا عمر فاروق
کے حق مین قبول ہوئی پس صاحب نور عمر ہین اور بعید ظلمت ابو جہل میت کسیکو نور ایمان سے منور وہ بناتا ہی
کسیکو ظلمت کفر و معاصی مین چھپاتا ہی ۞ محققون نے کہا ہی کہ موت خواہش نفس ہی اور حیات محبت
حق ہی یا موت نکارت ہی اور حیات معرفت بیت مردہ ہی وہ تجھسے جو انجان ہی ؎ زندگی پیارے
تیری پہچان ہی ۞ کشف الاسرار مین ہی کہ حیات معرفت اور ہی اور حیات سرشتیت اور لوگ حیات
بشریت سے زندہ ہین اور دوست حیوۃ معرفت سے ایکدن ہوگا کہ حیات بشریت منقطع ہوگی كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ ٱلْمَوْتِ
اور ہرگز حیات معرفت منقطع ہوگی فَلَنُحْيِيَنَّهُۥ حَيَوٰةً طَيِّبَةً یہی معنی ہین کہ المومن حی فی الدارین بیت دم عرفان سے ہرا
جو کوئی انجان بھرتا ہی ۞ نہ کاٹے سے وہ کٹتا ہی ۞ وہ مارے سے مرتا ہی ۞ شاہ کرمانی قدس سرہ نے یہہ آیہ پڑھی
او من کان میتا فاحیناہ اور کہا کہ نشانیان اس حیات کی تین ہین خلق سے عزلت اور حق خلوت اور دوام فکر
زبان ودل سے ؎ نظم مخلوق سے رافتا کنارہ جو ہو ۞ ہر سو سے پھر کے دل بحق یکسو ہو ۞ رکھ دھیان اسکا جی مین
اور لب پر نام ۞ تا زندہ جاوید دو جگ مین تو ہو وَكَذَٰلِكَ جَعَلْنَا فِى كُلِّ قَرْيَةٍ أَكَٰبِرَ مُجْرِمِيهَا لِيَمْكُرُوا۟ فِيهَا اور جیسے کہ

کے مین بڑے لوگ گنہگار ہین اسیطرح پیدا کئے ہمنے بیچ ہر بستی کے بڑے گنہگار اُس بستی کے تو کہ مکر کرین بیچ اُسکے
اور آدمیون کو ایمان سے پھراتین جیسکہ رئیس مکے کے راہوئین جا بیٹھے تھے جو کوئی آتیوالا احوال حضرت کا
پوچھتا کہتے تھے کہ ساحر اور شاعر اور کاہن ہین وَمَا يَمْكُرُونَ إِلَّا بِأَنْفُسِهِمْ وَمَا يَشْعُرُونَ اور نہین مکر کرتے
کافر مگر ساتھ جانون اپنی کے کیونکہ وبال اُسکا اُنہین پر ہے اور نہین سمجھتے کہ برائی مکر کی صاحب مکر کو پہنچتی ہے
ولا یحیق المکر السیئ الا باہلہ لکھا ہے کہ ابوجہل نا اہل نے اور اتباع اسکے نے کہا کہ بنی عبد مناف جو شرافت
رکھتے ہین وہ ہم بھی رکھتے ہین اب یہہ کہتے ہین کہ ہم مین پیغمبر ہے کہ اسپر وحی اُترتی تھی ہم راضی نہین جب
تک کہ ہمپر بھی وحی نہ آئے یہہ آیت اُتری وَإِذَا جَاءَتْهُمْ آيَةٌ قَالُوا لَنْ نُؤْمِنَ حَتَّى نُؤْتَى مِثْلَ مَا أُوتِيَ
رُسُلُ اللَّهِ اور جب آتی ہے کفار قریش کے پاس کوئی آیہ قرآن کی یا معجزہ اثبات نبوت مین نبی آخر زمان کے کہتے
ہین ہرگز نہین ایمان لاوینگے ہم اس آیت پر یا معجزے پر یہانتک کہ دئے جاوین ہم مانند اسکے جو دئے گئے ہین پیغمبر
خدا کے یعنے جیسی اُنپر وحی اور کتاب اُتری ہے ہمپر بھی اُتری یہہ محل اجابت ہے چنانچہ حدیث مین ہے بین
الجلالین فی الانعام دو نام اللہ کے ہین برابر آئے ہین اور کہین تمام قرآن مین نہین اور مراد رسل اللہ سے
ہمارے پیغمبر ہین تعظیم کی راہ سے جمع فرمایا ہے جیسے یا ایہا الرسل مین شرح تعرف مین ہے کہ اگر حق تعالی تمام
سب انبیا کے اکیلے آپ کو عنایت نکرتا یا ایہا الرسل خطاب نفرماتا تعظیم رافت ہین کمال سارے پیدا تمین کیا
کہئے کہ خوبیان ہین کیا کیا تمین نہ جتنے کہ خدا کے ہین نبی اور ولی ہو سب ہین جو ہے سو ہے وہ تنہا تمین ہو لکھا ہے کہ
ولید بن مغیرہ نے کہا حضرت کو کہ اگر نبوت حق ہے تو مین سزاوار تر ہون کیونکہ تم سے عمر مین بڑا ہون اور مال
زیادہ رکھتا ہون حق تعالی نے فرمایا کہ نبوت عمر اور مال پر نہین بلکہ فضل اور کمال پر ہے اللَّهُ أَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ
رِسَالَتَهُ اللہ تعالی خوب جانتا ہے کہ کس جگہہ رکھے ہے پیغمبری کو سَيُصِيبُ الَّذِينَ أَجْرَمُوا صَغَارٌ عِنْدَ اللَّهِ
وَعَذَابٌ شَدِيدٌ بِمَا كَانُوا يَمْكُرُونَ شتاب پہنچیگی اُن لوگونکو وہ جو گنہگار ہوے ساتھ کفر کے ذلت اور رسوائی نزدیک
اللہ کے سے اور عذاب سخت سبب اسکے کہ تھے مکر کرتے ساتھ مومنون کے فَمَنْ يُرِدِ اللَّهُ أَنْ يَهْدِيَهُ يَشْرَحْ صَدْرَهُ
لِلْإِسْلَامِ پس جسکو چاہتا ہے اللہ یہہ کہ ہدایت کرے اسکو کھول دیتا ہے سینہ اسکا واسطے قبول کرنے اسلام کے
وَمَنْ يُرِدْ أَنْ يُضِلَّهُ يَجْعَلْ صَدْرَهُ ضَيِّقًا حَرَجًا كَأَنَّمَا يَصَّعَّدُ فِي السَّمَاءِ اور جسکو چاہتا ہے اللہ یہہ
کہ گمراہ کرے اسکو کرتا ہے سینے اسکے کو تنگ بند گویا کہ زور سے چڑھتا ہے بیچ آسمان کے یعنے بھاگتا ہے قبول حق سے
اور چاہتا ہے کہ آسمان کو چلا جاوے كَذَلِكَ يَجْعَلُ اللَّهُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ جیسکہ کافرونکے دل تنگ کئے
کرتا ہے اللہ ناپاکی اور لعنت اوپر اُن لوگونکے کہ نہین ایمان لاتے وَهَذَا صِرَاطُ رَبِّكَ مُسْتَقِيمًا اور یہہ اسلام ہے
راہ پروردگار تیرے کی سیدھی قَدْ فَصَّلْنَا الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَذَّكَّرُونَ تحقیق مفصل بیان کین ہمنے آیتین

قرآن کی واسطے اسی قوم کے کہ نصیحت پکڑتے ہین لہم دار السلام عند ربہم وھو ولیہم بما کانوا یعملون
واسطے نصیحت ماننے والون کے ہی گھر سلامتی کا کہ بہشت ہی ذخیرہ نزدیک پروردگار اُنکے کے اور اللہ دوست ہی
اُنکا دنیا مین اور آخرت مین بسبب اُسکے جو تھے کرتے تصدیق قرآن کی اور پیغمبر کی ویوم یحشرھم جمیعا اور یاد کر
اسدن کو کہ جمع کریگا اللہ جن اور انس کو سب کو اور حشر ہونا بھی روایت ہی یعنے اکٹھا کرینگے ہم پھر جمع کر کہیگا
یا معشر الجن قد استکثرتم من الانس ای گروہ جنون کے تحقیق بہت لئیے تُمنے آدمیون سے کہ ورغلا
کر اپنے تابع کئے وقال اولیاؤھم من الانس ربنا استمتع بعضنا ببعض اور کہینگے دوست اُنکے آدمیون سے یعنے وہ
آدمی جو تابع جنون کے ہوئے ای پروردگار ہمارے فائدہ اُٹھایا بعضون ہمارے نے بعضون اُنکے سے فائدہ آدمیونکا
جنون سے یہہ ہی کہ اُنکے نفس کی خواہشون پر رہنموئی کی اور فائدہ جنونکا آدمیون سے یہہ ہی کہ تابع اُنکے ہوئے
وبلغنا اجلنا الذی اجلت لنا اور کہینگے آئی پہنچے ہم وعدے پہنچنے کو جو مقرر کیا تھا تونے واسطے ہمارے یعنے قبرون سے
اُٹھنے کا کہا تھا سو اٹھے اب کیا حال ہوگا ہمارا قال النار مثوٰکم خٰلدین فیہا الا ما شاء اللہ کہیگا اللہ کہ آگ ہی
ٹھکانا تمھارا در انحالیکہ ہمیشہ رہو گے بیچ اُسکے مگر جو چاہا اللہ نے تو آگ سے زمہریر مین ڈالیگا ان ربک حکیم
علیم تحقیق پروردگار تیرا حکمت والا ہی جو کریگا ساتھہ جن اور انس کے حکمت سے کریگا دانا ہی اعمال اور احوال
اُنکا وکذلک نولی بعض الظلمین بعضا بما کانوا یکسبون اور اسیطرح دوست کرتے ہین ہم بعضے ظالمون



کو بعضونکا یا مسلط کرتے ہین ہم بعضے ظالمون کو اوپر بعضون کے یعنے خواہشون پر بعضون کے بعضون کو چھوڑ دیتے ہین
بسبب اُسکے کہ تھے یہہ کسب کرتے گناہون سے پھر دوسرے بار اللہ تعالی فرماویگا دانت کر یا معشر الجن والانس
الم یاتکم رسل منکم ای گروہ جنون کی اور آدمیون کی کیا نہ آتے تھے تمھارے پاس پیغمبر تم مین سے یعنے آتے تھے اور
اگرچہ پیغمبر سوا آدمیون کے نہین ہوئے ہین لیکن جن کے ساتھہ انسان کو جو جمع کیا خطاب صحیح ہوا اور بعضون نے کہا ہی
کہ جنون مین بھی پیغمبر ہوئے ہین اور جمہور اسپر ہین کہ جن کے پیغمبر کو نذیر کہتے ہین اور نہ رسولون کے طرف سے رسول
ہوتے ہین جیسے سات نفر جنون سے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام طرف قوم کے لے گئے تھے چنانچہ حق تعالی
نے فرمایا ہی ولوا الی قومہم منذرین پھر حق تعالی فرماویگا کہ کیا نہین آئے تھے تمھارے پاس پیغمبر دعوت کے
واسطے یقصون علیکم ایتی وینذرونکم لقاء یومکم ھذا بیان کرتے تھے اوپر تمھارے آیتین کتاب
میری کی اور ڈراتے تھے تمکو ملاقات اسدن تمھارے سے کہ روز قیامت ہی قالوا شھدنا علی انفسنا وغرتھم الحیوۃ
الدنیا کہینگے وہ جواب مین گواہی دیتے ہین ہم اوپر جانون اپنی کے یعنے قایل ہین اپنے کفر پر اور لائق ہونے پر عذاب کے
اور حال یہہ ہی کہ فریب دیا تھا اُنکو زندگانی دنیا کی نے بعث اور نشر بھول گئے تھے جب محشر مین لائے اپنی گناہ
پر معترف ہوئے وشھدوا علی انفسہم انہم کانوا کافرین اور گواہی دی اُنھون نے اوپر جانون اپنی کے یہہ کہ تھے

وہ کافر ذٰلِكَ اَنْ لَّمْ يَكُنْ رَّبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرٰى بِظُلْمٍ وَّاَهْلُهَا غٰفِلُوْنَ یہہ بھیجنا رسولوں کا اس واسطے ہے کہ نہیں ہے
پروردگار تیرا ہلاک کرنیوالا بستیوں کا ساتھ ظلم کے اور حال یہہ ہے کہ لوگ اُن بستیوں کے غافل ہوں کہ کوئی
پیغمبر اُنپر نہ آیا ہو اور اُنکو عذاب خدا سے اور قیامت سے نہ ڈرایا ہو سمجھ لیجیے کہ عذاب کسی قوم پر نہیں آیا مگر پہلے
وعید آتی ہے اگر یہہ نہوتا تو وہ حجت نہ پکڑتے اللہ پر کہ لولا ارسلت الینا رسولا فنتبع آیاتک کیوں ہم پاس
رسول نہ بھیجے تو کہ ہم پیروی کرتے وَلِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا اور واسطے ہر ایک کے درجے ہیں ثواب میں اور
عقاب میں اُس چیز سے کہ کیا ہے اُنھوں نے وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُوْنَ اور نہیں پروردگار تیرا بے خبر
اُس چیز سے کہ کرتے ہیں لوگ وَرَبُّكَ الْغَنِيُّ ذُو الرَّحْمَةِ اور پروردگار تیرا بے پرواہ ہے عبادت بندوں کی
سے مہربانی والا ہے اُنپر یا بے نیاز ہے طاعت سے مطیعوں کے رحمت کرنیوالا ہے اوپر گنہگاروں کے اِنْ يَّشَاْ
يُذْهِبْكُمْ وَيَسْتَخْلِفْ مِنْۢ بَعْدِكُمْ مَّا يَشَاۗءُ كَمَآ اَنْشَاَكُمْ مِّنْ ذُرِّيَّةِ قَوْمٍ اٰخَرِيْنَ اگر چاہے لیجاوے تمکو اور
جانشین تمھارا کرے پیچھے تم سے جسکو چاہے بندوں اپنے سے جیسا کہ پیدا کیا تمکو اولاد قوم اور سے کہ باپ
تمھارے تھے یہہ وعید ہے مکے والوں کے حق میں اِنَّ مَا تُوْعَدُوْنَ لَاٰتٍ وَّمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ تحقیق جو وعدہ
دیئے جاتے ہو حشر نشر کا البتہ آنیوالا ہے بیشک اور نہیں تم عاجز کرنیوالے اللہ کو بیچ بعث اور حشر میں قُلْ يٰقَوْمِ
اعْمَلُوْا عَلٰي مَكَانَتِكُمْ اِنِّىْ عَامِلٌ کہہ اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم اے قوم میری مراد اس سے کفار قریش
ہیں عمل کرو اوپر جگہہ اپنی کے یعنے جسقدر ہوسکے اپنا کفر اور عداوت پر رہو تحقیق میں بھی عمل کرنیوالا ہوں اوپر صبر کے
یہہ امر واسطے تہدید کے ہے فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ پس شتاب جانوگے تم مَنْ تَكُوْنُ لَهٗ عَاقِبَةُ الدَّارِ اُس شخصکو
کہ ہوگا واسطے اُسکے آخر اِس گھر کا یعنے انجام اچھا آخر سرائے آخرت کا اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ تحقیق نہیں فلاح
پاتے ظالم یعنے کافر لکھا ہے کہ مشرکان عرب اپنے کھیتوں میں خط کھینچ دیتے تھے آدھا خدا کے واسطے آدھا بتوں کے
واسطے مقرر کرتے تھے اور ایسے ہی چارپایوں میں بھی بعضے اللہ کے بعضے بتوں کے نامزد کر دیتے تھے پھر جو خدا کے
نام کے ہوتے تھے اُنمیں سے درویشوں اور مہمانوں کو دیتے تھے اور جو بتوں کے نام کے ہوتے وہ بتخانہ والوں کو
بانٹتے تھے اور جو حصہ خدا کا بہتر ہوتا تو بتوں کے حصہ سے بدل دیتے تھے اور جو بتوں کا حصہ اچھا ہوتا تو بچا
رکھتے تھے اور جو خدا کے حصے میں مل جاتا تو اُسے نہیں نکال لیتے تھے کہ خدا تونگر ہے اس کی احتیاج نہیں رکھتا
اور جو بتوں کا حصہ کچھ خدا کے حصے میں مل جاتا تو نکال لیتے تھے اور کہتے تھے کہ یہہ فقیر اور محتاج ہیں اُنکا احوال
حق تعالی فرماتا ہے وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ مِمَّا ذَرَاَ مِنَ الْحَرْثِ وَالْاَنْعَامِ نَصِيْبًا فَقَالُوْا هٰذَا لِلّٰهِ بِزَعْمِهِمْ وَهٰذَا
لِشُرَكَاۗىِٕنَا اور مقرر کیا اُنھوں نے واسطے اللہ کے اُس چیز سے کہ پیدا کیا ہے کھیتوں سے ایک حصہ اور ایک
بتوں کے واسطے پس کہا اُنھوں نے یہہ حصہ واسطے اللہ کے ہے ساتھ گمان اپنے کے اور یہہ حصہ واسطے

شریکون ہمارے کے ہے کہ خدا کے پیدا کیے ہیں ہمنے فما کان لشرکائہم فلا یصل الی اللہ پس جو حصہ
کہ ہو واسطے شریکون انکے کے گمان میں پس نہیں پہنچتا طرف اللہ کے وما کان للہ فہو یصل الی شرکائہم ساء ما
یحکمون ۝ اور جو حصہ کہ ہے واسطے اللہ کے پس وہ پہنچتا ہے طرف بتون انکے کے یعنے بہتر حصے کو اللہ کے بتونکو دیتے برا ہے جو
کچھ کہ یہہ حکم کرتے ہیں وکذلک زین لکثیر من المشرکین قتل اولادہم شرکاؤہم اور اسیطرح شیطان نے آراستہ
دی ہے اس بات سے یعنی اسیطرح زینت دی ہے واسطے بہتون کے مشرکون سے مار ڈالنا اولاد اپنے کا شریکون انکے نے
یعنے شیطانون نے یا خادمون نے بتخانے کے اولاد کا مارنا مشرکون کی آنکھون میں بھا دیا ہے لیردوہم ولیلبسوا علیہم
دینہم تو کہ ہلاک کرین انکو یعنے گمراہ کرین اور تو کہ ملا دیوین اور چھپا دیوین اوپر انکے دین انکا کہ کیش اسمعیل ہے ولو
شاء اللہ ما فعلوہ فذرہم وما یفترون ۝ اور اگر چاہتا اللہ نکرتے مشرک یہہ باتین پس چھوڑ دے انکو اور جو
کچھ افترا کرتے ہیں وقالوا ہذہ انعام وحرث حجر لا یطعمہا الا من نشاء بزعمہم اور کہا انھون نے یہہ حصہ بتونکا
ہمارے جانور اور کھیتی ہیں اچھوتے نہیں کھاتا اسکو مگر جسکو چاہین ہم جیسے بتخانے کے ساتھ گمان اپنے کے بیدلیل وانعام
حرمت ظہورہا اور کہا انھون نے جانورون میں سے حرام کی گئی ہیں پشتین انکی لادنے اور سواری سے یعنے بحایر اور سوائب اور
حوامی وانعام لا یذکرون اسم اللہ علیہا افتراء علیہ ۝ اور جانورون میں ہیں تو انکے قربانیکے نہیں یاد کرتے نام اللہ کا
اوپر انکے ملکہ بتون کے نام پر ذبح کرتے ہیں جھوٹ باندھکر اوپر اللہ کے کہ اللہ نے فرمایا ہے سیجزیہم بما کانوا یفترون شتاب جزا
دیگا اللہ انکو بدلے اس چیز کے کہ تھے باندھ لیتے وقالوا ما فی بطون ہذہ الانعام خالصۃ لذکورنا ومحرم علی ازواجنا
اور کہا انھون نے جو کچھ بیچ شکمون ان چارپایونکے ہے یعنے بحیرہ اور سائبہ کے حلال ہے اوپر مردون ہمارے کے اور حرام ہے اوپر جوروون
ہمارے کے اگر زندہ پیدا ہو وان یکن میتۃ فہم فیہ شرکاء ۝ اور اگر ہووے مردار یعنے مرا ہوا پیدا ہو پس وہ بیچ اسکے
شریک ہیں یعنے زن اور مرد اسکے کھانے میں شریک ہون سیجزیہم وصفہم البتہ جزا دیگا اللہ کہنے انکے کی کہ
خدا پر جھوٹ باندھتے ہیں حلال حرام میں انہ حکیم علیم ۝ تحقیق اللہ حکمت والا ہے حلال اور حرام کرنے میں جاننے والا
مصلحت بندون کی حل اور حرمت میں قد خسر الذین قتلوا اولادہم سفہا بغیر علم ۝ تحقیق ٹوٹا پایا ان
لوگون نے کہ مار ڈالا اولاد اپنی کو بیوقوفی سے بغیر علم کے معالم میں ہے کہ ربیعہ اور مضر اور بعضے اور عرب بیٹیون کو زندہ گاڑ دیتے
تھے اس ڈر سے کہ بکچین میں کسیکے قید میں نہ پڑین کیونکہ قید اور لوٹ عرب میں عام تھی یا اس خوف سے کہ اگر یہہ بڑین ہوئین
تو انکے بیاہ میں مال خرچ کرنا پڑیگا سو حق تعالی نے فرمایا کہ یہہ اولاد کو جہل سے مارتے ہیں وحرموا ما رزقہم



اللہ افتراء علی اللہ اور حرام کیا اس چیز کو کہ دی تھی انکو اللہ نے یعنے بحیرہ وغیرہ جھوٹ باندھکر اوپر اللہ کے قد ضلوا
وما کانوا مہتدین ۝ تحقیق گمراہ ہوئے اور نہیں ہیں راہ پانیوالے طرف حق کے وہو الذی انشأ جنت معروشت
وغیر معروشت اور وہ ہے اللہ جسنے پیدا کیا باغ انگور کے ٹٹیون پر چڑھے ہوئے اور بغیر چڑھے ہوئے بعضون نے کہا ہے

کہ معروشات وہ ہین جو لوگون نے بوئے ہوئے ہون اور غیر معروشات وہ ہین جو آپ بخود اوگے ہون جنگل مین وَّالنَّخْلَ وَالزَّرْعَ مُخْتَلِفًا
اُكُلُهٗ اور پیدا کئے درخت کھجور کے اور کھیتیان در الحال کہ مختلف ہین میوے انکے رنگ مین اور مزے مین وَّالزَّيْتُوْنَ وَ
الرُّمَّانَ مُتَشَابِهًا وَّغَيْرَ مُتَشَابِهٍ اور پیدا کیا زیتون کو اور انار کو در الحال کہ یکسان ہین پتے انکے اور غیر یکسان ہین
مزے مین کہ بعضے ترش ہین بعضے شیرین بعضے کھٹ مٹھے كُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖۤ اِذَاۤ اَثْمَرَ وَاٰتُوْا حَقَّهٗ يَوْمَ حَصَادِهٖ کھاؤ پھل ہر ایک
سے جب پھلین اگرچہ خام ہو اور دو حق اسکا دن کاٹنے اسکے کہ یعنی اللہ کی راہ پر صدقہ دو جب کھیتی کاٹو اور باغ کا میوہ
توڑو یہہ مبالغہ فرمایا تو کہ صدقہ دینے مین دیر نکرو اور مراد اس سے صدقہ مندوبہ ہے نہ زکواۃ مفروضہ کیونکہ زکوۃ مدینہ مین فرض
ہوئی ہے اور یہہ آیتہ مکی ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ مراد زکوۃ مفروضہ ہے اور یہہ آیتہ مدنی ہے لکھا ہے کہ ثابت بن قیس
کے کھجورین قریب پانچ سو کے تھین انھون نے ان سب کے پھل اللہ کی راہ پر تصدق کر دئیے یہانتک کہ ایک نہ رہا یہہ آیت آئی
وَلَا تُسْرِفُوْا اور مت حد سے گذرو صدقہ دینے مین بعضے جو ہے سب یکبارگی مت تصدق کرو معالم مین ہے کہ مت منع کرو صدقے
کو یعنی حد سے مت گذرو بخل اور امساک مین امام قشیری نے کہا کہ جو اپنے نفس کیواسطے خرچ کرے وہ اسراف ہے اگرچہ حبّہ کا ہو
ہے اور جو اللہ کیواسطے دے اسراف نہین اگرچہ ہزار خزانہ ہو اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ تحقیق اللہ نہین دوستی رکھتا بیجا
خرچ کرنیوالونکو وَمِنَ الْاَنْعَامِ حَمُوْلَةً وَّفَرْشًا اور پیدا کئے جانورون سے بوجھ اٹھانیوالے جیسے اونٹ اور گائی اور زمین سے
لگے ہوئے جیسے بکری اور مینڈھا یعنی بڑے جانور اور چھوٹے كُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ کھاؤ
اُن چیزون سے کہ رزق دی تمکو اور حلال کیا اللہ نے اور مت پیروی کرو قدمون شیطانونکی یعنی انکی راہ پر مت چلو اور حلال کو حرام
مت کرو انکے کہنے سے اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ تحقیق وہ واسطے تمہارے ہے دشمن ظاہر ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ اور چارپایونمین
سے پیدا کئے آٹھہ زوج سمجھہ لیجیے کہ یہان فرد کو زوج فرمایا ہے کیونکہ زوج اسے کہتے ہین جو اپنے جنس سے مزاوجہ کرے یعنی ملے پس
ذکر زوج انثی کا ہے اور انثی زوجہ ذکر کی پس آٹھہ زوج آٹھہ فرد ہین مِنَ الضَّاْنِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْمَعْزِ اثْنَيْنِ بھیڑ مین سے دو زوج
اور بکریمین سے دو ایک ایک نر اور ایک ایک مادہ قُلْ ءٰٓالذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ اَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ اَرْحَامُ الْاُنْثَيَيْنِ
کہہ کیا دو نرونکو حرام کیا ہے اللہ نے یا دو مادونکو یا اسکو جو مشتمل ہین اوپر اسکے بچہ دان ان دو مادون کے پھر خواہ وہ نر ہو خواہ مادہ
نَبِّئُوْنِيْ بِعِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ خبر دو مجھکو ساتھہ امر معلوم کے جو دلالت کرے اسپر کہ اللہ نے کونسا حرام کیا ہے اگر ہو
تم سچے اس کہنے مین کہ اللہ کیطرف سے تحریم ہے وَمِنَ الْاِبِلِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْبَقَرِ اثْنَيْنِ اور اونٹ سے دو زوج ایک نر
ایک مادہ اور گائی سے دو زوج ایک نر ایک مادہ قُلْ ءٰٓالذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ اَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ اَرْحَامُ
الْاُنْثَيَيْنِ کہہ کیا دو نرون کو حرام کیا ہے اونٹ اور گائی کے یا دو مادونکو یا جسکو کہ گھیر لیا ہے بچہ دان ان دو مادونے
اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ اِذْ وَصّٰىكُمُ اللّٰهُ بِهٰذَا کیا تھے تم حاضر اور مشاہدہ کرنیوالے جسوقت کہ حکم کیا تمکو اللہ نے ساتھہ اس تحریم کے
سبب نزول اس آیت کا یہہ ہے کہ عوف بن مالک نے حضرت کے پاس آکر کہا اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم حلال کیا آپنے اول

چیزون کو کہ ہمارے باپون نے حرام کین تھین آپ نے فرمایا کہ تمھارے باپون کے حرام کرنے سے کوئی چیز حرام نہین ہوتی
عوف نے کہا اللہ نے حرام کی ہین یہہ آیت نازل ہوئی پھر آپ نے فرمایا کہ خدا نے ازواج ثمانیہ واسطے کھانے اور نفع لینے کے
پیدا کیئے ہین پس تم جو بحیرہ اور سائبہ اور وصیلہ اور حام کو حرام کہتے ہو یہہ تحریم نر کی طرف سے ہی یا مادہ کی عوف چپ ہوا
اگر کہتا کہ بسبب نر کے ہی تو سب نر حرام ہوتے اور اگر باعتبار مادہ کے کہتا تو سب مادہ حرمت مین داخل ہوتے اور اگر اشتمال
رحم کے واسطے سے کہتا تو سب نر اور مادہ حرام ہوتے کیونکہ رحم مین یا نر ہوتا ہی یا مادہ پھر حضرت نے فرمایا کہ ای ابن مالک جواب
نہین دیتا اسنے کہا کہ تمہین کچھہ بات کہو کہ مین سنون حضرت نے یہہ آیت پڑھی فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰہِ کَذِبًا لِّیُضِلَّ
النَّاسَ بِغَیْرِ عِلْمٍ پس کون شخص ہی ظالم تر اس سے جو باندھہ لیوے اوپر اللہ کے جھوٹ تو کہ گمراہ کرے لوگون کو بغیر علم مراد اس سے
بڑے انکے ہین جو یہہ باتین مقرر کر گئے ہین یا عمرو بن لحی ہی کہ بانی اس قاعدہ کا تھا حضرت نے فرمایا ہی کہ مین اسکو دوزخ مین
دیکھا دوزخ بدبو اسکے سے رنج مین تھے اِنَّ اللّٰہَ لَا یَھْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ تحقیق اللہ نہین راہ دکھاتا قوم ظالمون کو کہ دین
جاہلیت پر محکم ہین مشرکون نے جب یہہ آیت سنی کہا کہ جانور سب حلال ہو حرام کون سا رہا یہہ آیت اتری قُلْ لَّآ اَجِدُ فِیْمَآ
اُوْحِیَ اِلَیَّ مُحَرَّمًا عَلٰی طَاعِمٍ یَّطْعَمُہٗٓ اِلَّآ اَنْ یَّکُوْنَ مَیْتَۃً کہہ ای محمد صلعم نہین پاتا مین بیچ اس چیز کے کہ وحی
کی گئی ہی طرف میرے حرام کیا گیا اوپر کسی کھانیوالے کے کہ کھاوے اسکو مگر یہہ کہ ہوو مردار اَوْ دَمًا مَّسْفُوْحًا اَوْ لَحْمَ خِنْزِیْرٍ
فَاِنَّہٗ رِجْسٌ اَوْ فِسْقًا اُہِلَّ لِغَیْرِ اللّٰہِ بِہٖ یا لوہو ڈالا ہوا رگون مین یا گوشت سور کا پس تحقیق وہ پلید ہی یا مار گیا ہوا فسق کے
کہ نام پکارا گیا ہو واسطے غیر اللہ کے وقت مارنے اسکے یعنے بنام غیر خدا ذبح کیا ہو اور اسکو فسق اسواسطے کہا کہ اس عمل سے
شخص فاسق ہوتا ہی فَمَنِ اضْطُرَّ غَیْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ رَبَّکَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ پس جو کوئی بیبس ہو نہ چھیننے والا ہو لوگون کا
مال اور نہ حد سے گذرنیوالا ہو کھانے مین زیادہ ضرورت سے پس تحقیق پروردگار تیرا بخشنیوالا ہی اسکا جو ضرورت کیوقت ان حرام چیزون سے
کھاوے مہربان ہی بے بسون پر کہ انکو ان محرمات کی رخصت دی وَعَلَی الَّذِیْنَ ھَادُوْا حَرَّمْنَا کُلَّ ذِیْ ظُفُرٍ اور اوپر ان
لوگون کے کہ یہودی ہو گئے حرام کیا ہمنے ہر جانور ناخن والا جیسے شتر اور باز بعضون نے کہا ہی کہ جسکی منقار اور سم ہی وہ اسمین
داخل ہی اور معالم مین ہی کہ مراد شتر اور شتر مرغ اور بط ہی کہ یہود پر حرام تھے وَمِنَ الْبَقَرِ وَالْغَنَمِ حَرَّمْنَا عَلَیْھِمْ
شُحُوْمَھُمَآ اور گائی اور بکری سے حرام کین ہمنے اوپر انکے چربیان انکی اِلَّا مَا حَمَلَتْ ظُھُوْرُھُمَآ مگر جو اٹھارہے ہون پیٹھین انکی
اَوِ الْحَوَایَآ اَوْ مَا اخْتَلَطَ بِعَظْمٍ یا انتڑیان انکے یا جو لپٹ رہے چربی ساتھہ ہڈی کے ذٰلِکَ جَزَیْنٰھُمْ بِبَغْیِھِمْ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ
یہہ تحریم ان چیزونکی بدلا دیا ہمنے انکو سبب سرکشی انکے کے اور تحقیق ہم البتہ سچے ہین خبر دینے مین ہر چیز کے فَاِنْ کَذَّبُوْکَ
فَقُلْ رَّبُّکُمْ ذُوْ رَحْمَۃٍ وَّاسِعَۃٍ پس اگر جھٹلاوین وہ تجھکو ای محمد صلعم بیچ خبر کے کہ مین نے تجھپر وحی بھیجی ہی پس کہہ
پروردگار تمھارا صاحب رحمت کشادہ کا ہی کہ تمھین چھوڑ رکھا ہی اور ان باتون پر عذاب جلد نہین لاتا وَلَا یُرَدُّ بَاْسُہٗ عَنِ
الْقَوْمِ الْمُجْرِمِیْنَ اور نہین پھیرا جاتا عذاب انکا قوم گنہگارون سے کہ جھٹلانیوالے ہین حاصل کلام یہہ ہی کہ مہلت عذاب سے

ہی چھوٹتا عذاب سے نہین بیت دیکھہ ای رافت یہہ قوم مجرمین کا حال ہے رنج سے انکو نہین اہمال کو اہمال ہے سیقول
الذین اشرکوا لو شاء الله ما اشرکنا ولا اباؤنا ولا حرمنا من شیء شتاب کہینگے وہ لوگ کہ شریک لائے
ہین اس آیت مین ظاہر اعجاز قرآن ہے کہ پہلے خبر دی تہی پیچھے نزول آیت کی مشرکون نے کہا اگر چاہتا اللہ نہ شریک کرتے ہم اور
نہ باپ ہمارے یہہ بات سچ ہے کہ بغیر اللہ کے ارادے ہے لیکن انکا اعتقاد یہہ تہا کہ اسکے کہنے سے ہم شریک لائے
ہین اگر وہ نہ فرماتا نہ شریک لاتے ہم اور نہ حرام کرتے ہم کچہہ شئ بحیرہ اور سائبہ سے غرض یہہ ہے کہ اسی کے فرمانے سے کیا کذلک
کذب الذین من قبلہم حتی ذاقوا باسنا جیسے کہ تیری تکذیب کرتے ہین اسیطرح جھٹلایا ان لوگون نے کہ پہلے انسے تہے یہانتک
نہ چکہا عذاب ہمارا قل ہل عندکم من علم فتخرجوہ لنا کہہ کیا ہے تمہارے پاس کچہہ علم کہ اس سے اپنی باتون پر دلیل لاؤ
پس نکالو اور ظاہر کرو تم اسکو واسطے ہمارے ان تتبعون الا الظن وان انتم الا تخرصون نہین پیروی کرتے تم اپنی بات مین
مگر گمان کی اور نہین تم مگر جہوٹ بولتے قل فللہ الحجۃ البالغۃ کہہ ای محمد کہ اگر تمہارے پاس کوئی دلیل
نہین ہے اسی قول کی پس واسطے اللہ کے دلیل پہنچی ہوئی کمال صحت کو فلو شاء لہدٰکم اجمعین پس اگر چاہتا اللہ ہدایت
کرتا تمہین سب کو قل ہلم شہداءکم الذین یشہدون ان اللہ حرم ہذا کہہ لے آؤ گواہون اپنے کو وہ جو گواہی دیتے ہین
کہ اللہ نے حرام کئے ہین یہہ محرمات تمہارے کہ جانور اور کہیتی وغیرہ ہین فان شہدوا فلا تشہد معہم پس اگر گواہی دیوین
واسطے اپنے پس مت گواہی دے تو ساتہہ انکے یعنے انکی تصدیق تو اسمین مت کر ولا تتبع اہواء الذین کذبوا بایاتنا والذین
لا یؤمنون بالاخرۃ وہم بربہم یعدلون اور مت پیروی کر خواہشون انکے کی کہ جھٹلایا آیتون ہماری کو حلال اور حرام مین اور



مت پیروی کر انکی کہ نہین ایمان لاتے ساتہہ آخرت کے اور وہ ساتہہ پروردگار اپنے کے شریک لاتے ہین ہو انکو قل تعالوا اتل ما
حرم ربکم علیکم کہہ آؤ ای لوگو اور سنو پڑہون مین اوپر تمہارے جو حرام کیا پروردگار تمہارے نے سمجہہ لیجیے کہ یہہ آیۃ اور دو آیتین اسکی
آخر کی محکمات کتاب سے ہین دس حکم مین انمین امر اور نہی وہ کسی شریعت مین منسوخ نہین ہوئے اور انمین سے ہے الا تشرکوا بہ
شیئا یہہ کہ نہ شریک لاؤ تم ساتہہ خدا کے کچہہ وبالوالدین احسانا اور ساتہہ ماں باپ کے احسان کرنا سمجہہ لیجیے کہ گوہر توحید اور
مرجان احسان والدین کو ایک رشتہ مین پرویا اسواسطے کہ مظہر آثار انوار صفت ایجاد حق اور اطوار صفت ربوبیت مطلق وجود والدین ہے
ولا تقتلوا اولادکم من املاق اور مت مار ڈالو اولاد اپنی کو ڈر افلاس کے سبب نحن نرزقکم وایاہم ہم روزی دیتے ہین تمکو اور انکو
جب ہم رزق دینے والے ہین تمہارے اولاد کے پہر تم کیون ناحق قتل کرتے ہو ولا تقربوا الفواحش ما ظہر منہا وما بطن
اور مت نزدیک جاؤ بیحیائیون کے جو کچہہ ظاہر ہے انمین سے اور جو کچہہ چہپا لکہا ہے کہ فواحش زنا ہے عرب والے لوگون نے پنہاں زنا کرتے تہے اور
بعضے اوباش بیباک ظاہر کرتے تہے اسے منع فرمایا اور بعضون نے کہا ہے کہ ظاہر خمر ہے اور باطن زنا یا ظاہر فعل ہے باطن نیت ولا تقتلوا
النفس التی حرم اللہ الا بالحق اور مت مار ڈالو تم جی کو جو حرام کیا ہے اللہ نے مگر ساتہہ حق کے کہ قصاص ہے یا قتل مرتد
ہے یا رجم زانی محصن ہے ذلکم وصکم بہ لعلکم تعقلون یہہ چار نہی اور ایک امر جو مذکور ہوا ہوئی نصیحت کرتا ہے تمکو اللہ

ساتھ اسکے توکہ تم سمجھو کہ راہ سیدھی یہہ ہے وَلَا تَقْرَبُوا مَالَ الْيَتِيمِ إِلَّا بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ حَتَّىٰ يَبْلُغَ أَشُدَّهُ اور مت نزدیک
جاؤ تم مال یتیم کے اور مت تصرف کرو تم اس میں مگر ساتھ اس طرح کے کہ وہ بہت اچھی ہے جیسے تجارت کرو کہ مال زیادہ ہو اور آپ مت
کھاؤ اور نہ کسیکو دو یہانتک کہ پہنچیں وہ یتیم جوانی اپنے کو وَأَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيزَانَ بِالْقِسْطِ اور پورا کرو ناپ کو اور تول کو ساتھ
انصاف کے نہ کم دو نہ زیادہ لو نزول اس آیت کا یہہ ہے صحابہ نے کہا یا رسول اللہ صلعم ہم قادر نہیں ہیں اسپر کہ پلہ ترازو کا بالکل برابر
نہ جھکے یہہ آیت نازل ہوئی لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا نہیں تکلیف دیتے ہم کسی جی کو مگر موافق طاقت اسکے کے یعنی اگر
ناپنے تولنے میں بے قصد تمہارے کچھہ قصور واقع ہو اور تمہارے جی میں منظور انصاف ہو تو اسکو معاف کرینگے ہم وَإِذَا قُلْتُمْ
فَاعْدِلُوا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبَىٰ اور جب کہو تم حکم کرنے میں یا گواہی دینے میں پس انصاف کرو تم اور اگرچہ ہو محکوم لہ یا محکوم علیہ
یا مشہود لہ یا مشہود علیہ صاحب قرابت تمہارا وَبِعَهْدِ اللَّهِ أَوْفُوا اور ساتھ عہد اللہ کے وفا کرو تم یعنی احکام شرع پر چلو اور جو نذر مانو ادا کرو
ذَٰلِكُمْ وَصَّاكُم بِهِ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ یہہ تین امر اور ایک یہی کہ بیان کئی نصیحت کرتا ہے خدا تمکو ساتھ اسکے توکہ نصیحت پکڑو تم
وَأَنَّ هَٰذَا اور یہہ کہ بیان کرتے ہیں ہم حکم دسواں اور وہ یہہ ہے جو مذکور ہوے دلائل توحید اور اثبات نبوت اور احکام شرعیہ اس سورہ
صِرَاطِي مُسْتَقِيمًا راہ میری ہے سیدھی بہشت کو گئی فَاتَّبِعُوهُ پس متابعت کرو اسکی وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَن سَبِيلِهِ
اور مت پیروی کرو راہوں پراگندگی اور دینوں مختلفہ کی پس دور پھینک دینگے وہ تمکو راہ حق سے ذَٰلِكُمْ وَصَّاكُم بِهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ
یہہ متابعت کرنا فرمایا ہے اللہ نے تمکو ساتھ محافظت اسکے کے توکہ تم بچو گمراہی سے عبد اللہ ابن مسعودؓ سے منقول ہے کہ پیغمبر خدا صلعم نے
واسطے سمجھانے کے ایک خط کھینچا پس فرمایا کہ یہہ راہ سیدھی راہ اللہ کی ہے پھر اور خط چپ و راست اسکے کھینچے اور فرمایا کہ یہہ راہیں ہیں
شیطانوں کی کہ ہر راہ پر شیطان لوگوں کو بلاتا ہے پھر یہہ آیت پڑھی وَأَنَّ هَٰذَا صِرَاطِي مُسْتَقِيمًا اور صورت اسکی یہہ ہے راہ سیدھی راہ شریعت
ہے چلو اسپر اور چپ و راست کی راہیں شیطانی ہیں بیچ انکے ہر ایک پر شیطان کھڑا بلاتا ہے کہ ادھر آؤ یہہ راہ سیدھی ہے دیکھو
انکا کہا نمانو اعجاز البیان میں ہے کہ احاطہ اللہ کا ساتھ سب اشیا کے ثابت ہے وَاللّٰہُ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيطٌ اور وہ احاطہ وجودی یا علمی
باختلاف اقوال منتہا ہر راہ اور غایت ہر سالک ہے چنانچہ فرمایا ہے صراط اللہ الذی لہ ما فی السموات وما فی الارض الا الی اللہ تصیر الامور
نظم جس جا کہ قدم دھرا سترا ہی کو تھا جس گوشہ کو دیکھا سیر اما و ہو تھا کہتے ہیں کہ الف جو جانب عنبر ہی ہے ث میں نے تو جا بھر نظر اٹھائی
تو تھا ثُمَّ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ تَمَامًا عَلَى الَّذِي أَحْسَنَ وَتَفْصِيلًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَهُدًى وَرَحْمَةً لَّعَلَّهُم بِلِقَاءِ رَبِّهِمْ يُؤْمِنُونَ
پھر بڑھہ اوپر انکے کہ دی ہمنے موسیٰ کو کتاب توریت واسطے تمام کرنے نعمت اور کرامت کے اوپر اس شخص کے کہ اچھا قائم ہوتا ہے اسکے
احکام پر اور واسطے بیان کرنے ہر چیز کے کہ دین میں کام آوے اور ہدایت اور رحمت توکہ بنی اسرائیل ساتھ ملاقات جزاء پروردگار
اپنے کے ایمان لاویں وَهَٰذَا كِتَابٌ أَنزَلْنَاهُ مُبَارَكٌ فَاتَّبِعُوهُ وَاتَّقُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ اور یہہ قرآن کتاب ہے کہ اتاری ہمنے اسکو
برکت والی پس پیروی کرو اسکی اور بچو مخالفت اسکے سے توکہ تم رحم کئے جاؤ أَن تَقُولُوا إِنَّمَا أُنزِلَ الْكِتَابُ عَلَىٰ طَائِفَتَيْنِ مِن
قَبْلِنَا اور اتارا ہے ہمنے قرآنکو اسواسطے توکہ نکہو تم اے عرب والو کہ سوا اسکے نہیں کہ اتاری گئی تھی کتاب اوپر دو جماعت کے پہلے



ہم سے یعنی یہود اور نصاریٰ وَاِنْ کُنَّا عَنْ دِرَاسَتِہِمْ لَغٰفِلِیْنَ اور تحقیق تھے ہم اُنکے پڑھنے سے غافل یعنے یہود اور نصاریٰ
جو اپنی کتاب پڑھتے تھے تو ہم نہیں سمجھتے تھے کیونکہ زبان ہماری اور تھی اَوْ تَقُوْلُوْا لَوْ اَنَّآ اُنْزِلَ عَلَیْنَا الْکِتٰبُ لَکُنَّآ اَهْدٰی
مِنْهُمْ اور قرآن اسواسطے نازل کیا تو کہ کہو تم کہ اگر اتاری جاتی اوپر ہمارے کتاب جیسے یہود اور نصاریٰ پر اتری تھی البتہ ہوتے ہم راہ پانے
والے زیادہ اُنسے فَقَدْ جَآءَکُمْ بَیِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّکُمْ وَهُدًی وَّرَحْمَةٌ پس تحقیق آئی تمہارے پاس دلیل روشن پروردگار تمہارے سے
یعنے قرآن کہ تمہاری زبان میں اترا اور ہدایت کہ جنسے سنا بعث اسکی کی مقصود کو پہنچا اور رحمت واسطے مومنوں کے یہہ تینوں صفتیں قرآن کی ہیں
اور بعضوں نے کہا ہے نبی آخر زمانکے ہیں اور بینہ بمعنے گواہی یعنے حضرت گواہ امت ہیں اور ہدایت رحمت ہیں واسطے جہانوں کے
فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ کَذَّبَ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ پس کون ہے ظالم تر اس شخص سے کہ جھٹلاوے آیتوں اللہ کی کو وَصَدَفَ عَنْهَا سَنَجْزِی الَّذِیْنَ
یَصْدِفُوْنَ عَنْ اٰیٰتِنَا سُوْٓءَ الْعَذَابِ بِمَا کَانُوْا یَصْدِفُوْنَ اور پھر رہے اُنسے البتہ جزا دینگے ہم اُن لوگوں کو کہ پھر رہتے ہیں
آیتوں ہماری سے برا عذاب باشدت عذاب بسبب اسکے کہ تھے پھر رہتے قرآن سے هَلْ یَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ تَاْتِیَهُمُ الْمَلٰٓئِکَةُ
نہیں انتظار کرتے مکے والے بعد تکذیب قرآن اور پیغمبر کے مگر یہہ کہ آویں انکے پاس فرشتے روح قبض کرنیکو انکی عذاب دینے کو انکے اَوْ یَاْتِیَ
رَبُّکَ یا آوے عذاب پروردگار تیرے کا یا آویں سب آیتیں اسکی مراد ان نشانیوں سے علامتیں قیامت کی ہیں جیسے نکلنا دابۃ
اور دابۃ الارض کا اور اترنا عیسیٰ عم کا اور ظہور حضرت مہدی کا اور ظاہر ہونا یاجوج اور ماجوج کا اور طلوع آفتاب کا مغرب سے
اَوْ یَاْتِیَ بَعْضُ اٰیٰتِ رَبِّکَ یا آویں بعضے نشانیاں پروردگار تیرے کہ واسطے قیامت کے مقرر کی ہیں یَوْمَ یَاْتِیْ بَعْضُ اٰیٰتِ
رَبِّکَ لَا یَنْفَعُ نَفْسًا اِیْمَانُهَا جس دن آوینگی بعضے نشانیاں پروردگار تیرے کی نہ نفع کریگا کسی نفس کو ایمان اسکا کہ
لَمْ تَکُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ کَسَبَتْ فِیْٓ اِیْمَانِهَا خَیْرًا نہ تھا ایمان لایا پہلے اس دن سے یا نہ کمائی تھی بیچ ایمان اپنے کے بھلائی
سمجھ لیجیے کہ اکثر مفسرین نے اس بعضے آیتہ کو طلوع شمس کہا ہے جو جانب مغرب سے ہوگا اور رات اسدن کی بڑی ہوگی لوگ وظیفہ خوان
معلوم کرینگے کہ وظیفہ اور ورد اپنا پڑھ چکینگے اور رات نہیں ختم ہوگی توبہ اور استغفار کرینگے اور سمجھینگے کہ کار عظیم خلوت خانہ غیب
عالم شہادت پر ظہور کیا چاہتا ہے پھر آفتاب جنوب سے نکلیگا اور اسمیں روشنی نہوگی سب لوگ دیکھینگے بیچ آسمان کے اگر پھر مغرب
کیطرف مراجعت کرکر غروب ہو جاویگا اسدن نہ کافر کا ایمان مقبول ہے نہ اس شخص کا کہ ایمان میں نیکی نہیں کمائی اور یہہ دلیل ہے اس
شخص کی کہ عمل کو ایمان میں داخل جانتا ہے جو عمل کو ایمان میں نہیں داخل کرتا ہے وہ تخصیص اس حکم کی کرتا ہے اسدن میں اور بعضو
نے کہا ہے کہ مراد نیکی سے اخلاص ہے یعنے جیسے کافر کا ایمان نفع نہیں کرتا ویسا ہی اسدن منافق کا کلمہ بے اخلاص ع حضرت
حسن بصری رض نے کہا ہے کہ جو کوئی پہلے اس سے کہ طلوع شمس ہو مغرب سے ایمان رکھتا ہو لیکن اوامر ترک کئے ہوں اور نیکیاں چھوڑے ہوں جب
یہہ نشانی دیکھے تب نیکیاں کرنے لگے اسکی نیکیاں مقبول نہیں اور معالم میں ہے کہ اسدن ایمان کافر کا اور توبہ فاسق کی مقبول نہیں چنانچہ حدیث
میں ہے کہ توبہ منقطع نہیں ہوتی ہے یہانتک کہ آفتاب مغرب سے طلوع کرے قُلِ انْتَظِرُوْٓا اِنَّا مُنْتَظِرُوْنَ کہہ اے محمد صلعم منتظر رہو
نشانیوں کے ہم بھی منتظر ہیں جب ظاہر ہوویں وائے ہے اوپر حال تمہارے کے اور واہ ہے اوپر احوال ہمارے کے اِنَّ الَّذِیْنَ فَرَّقُوْا دِیْنَهُمْ

تحقیق جن لوگوں نے ٹکڑے ٹکڑے کیا دین اپنے کو کہ بعضے پیغمبروں اور بعضے کتابوں پر ایمان لائے اور بعضوں سے
کافر ہوئے وَكَانُوا شِيَعًا لَسْتَ مِنْهُمْ فِي شَيْءٍ اور ہوگئے گروہ گروہ جیسے یہود اکہتر فرقے اور نصاری بہتر
فرقے ہوگئے ہیں تو قتال انکے سے بیچ کسی چیز کے یعنے وقت جنگ کا انکے نہیں ہے حکم اس آیت کا منسوخ ہے ساتھ
آیت سیف کے یا مراد اس قول سے بدعت والے ہیں اور معنی آیت کی یہہ ہیں کہ نہیں ہے تو انمین سے بیچ کسی چیز کے کہ
تو انسے بیزار ہے اِنَّمَا اَمْرُهُمْ اِلَى اللّٰهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ سوا اسکے نہیں کہ حکم انکا طرف اللہ کے
ہے چاہے عذاب کرے چاہے توفیق توبہ کی دے پھر خبر دیگا انکو دن قیامت کے ساتھ اس چیز کے کہ تھے کرتے
دنیا میں مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ اَمْثَالِهَا جو کوئی آوے ساتھ بھلائی کے پس واسطے اسکے دس برابر اسکے
ہیں امام زاہدی نے کہا ہے کہ مراد تعیین عدد نہیں بلکہ اظہار تفضل ہے ساتھ زیادتی عنایت کے اور بحر الحقائق میں
ہے کہ جس سے ایک حسنہ ہوا اسکے واسطے ہیں دس حسنہ پہلے اس سے جب وہ اس ایک حسنہ کو پہنچا ہے
ایک حسنہ یہہ کہ اسکو عدم سے وجود میں لائے دوسری خلعت احسن تقویم کی پہنائے تیسری تربیت کی چوتھی رزق
دیا پانچویں پیغمبر بھیجے چھٹی کتاب اتاری ساتویں نیکی بدی بیان کردی آٹھویں توفیق نیکی کی دی نویں اخلاص عنایت
کیا دسویں قبول حسنہ فرمایا جب یہہ دس حسنی وجود میں آئے تب بندوں سے ایک حسنہ صادر ہوا اگر یہہ دس نہوتے
تو نہوتا وَمَنْ جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزٰى اِلَّا مِثْلَهَا وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ اور جو کوئی آوے ساتھ برائی کے پس نہیں
بدلا دیا جاویگا مگر مانند اسکے یعنے ایک کا ایک اور وہ نیکی بدی کرنیوالے نہ ظلم کئے جاوینگے ساتھ نقصان ثواب
اور زیادتی عقاب کے قُلْ اِنَّنِيْ هَدٰىنِيْ رَبِّيْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ کہہ اس قوم کو اے کہ دین ٹکڑے ٹکڑے کیا ہے تحقیق
مجھ کو ہدایت کی مجھکو پروردگار میرے نے طرف راہ سیدھی کے دِيْنًا قِيَمًا مِّلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا دین استوار کہ وہ
ملت ابراہیم علیہ السلام کی ہے درالحال کہ ابراہیم سب دینوں سے مائل تھے طرف دین توحید وَمَا كَانَ مِنَ
الْمُشْرِكِيْنَ اور تھا ابراہیم شرک لانیوالوں سے قُلْ اِنَّ صَلَاتِيْ کہہ تحقیق نماز میری وَنُسُكِيْ اور قربانی میری
یا حج میرا وَمَحْيَايَ اور زندگی میری یعنے وہ عمل کہ میں زندگی میں اسپر ہوں وَمَمَاتِيْ اور موت میری یعنے وہ
چیز کی جسپر مرتا ہوں میں ایمان اور اطاعت سے لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهٗ واسطے اللہ کے ہے کہ پروردگار
عالموں کا ہے نہیں شریک واسطے اسکے یعنے میں عبادتمیں کسیکو اسکا شریک نہیں کرتا جیسے بت پرست کرتے ہیں اور
قربانی اسکے نام پر کرتا ہوں نہ غیر اسکے کے اور حج میں تلبیہ اسکے واسطے کرتا ہوں غیر کو اسکے ساتھ نہیں یاد کرتا بیت
صلوۃ نسکوں وحیات و ممات ہمہ خدا کے لئے سب ہے ای نیک ذات وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ ۝
اور ساتھ اسیکے حکم کیا گیا ہوں میں اور میں اول مسلمانوں کا ہوں کیونکہ پیغمبر مقدم ہوتا ہے اسلام میں امت سے لکھا ہے
کہ جب کفار نے بہت کہا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ ہمارے دین کی طرف رجوع کرو یہہ آیت نازل ہوئی

قُلْ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْغِيْ رَبًّا وَّهُوَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ کہہ کیا سوا اللہ کے ڈھونڈھوں میں پروردگار اور حال آنکہ وہ پروردگار ہے ہر چیز کا یعنی پس ماسوی سب مربوب اور مخلوق اسکے ہوئے اور مربوب ربوبیت کے لائق نہیں ہوتا وَلَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ اِلَّا عَلَيْهَا اور نہیں کماتا کوئی جی کچھ برائی مگر وبال اسکا اوپر اسکے ہے ولید بن مغیرہ کہتا تھا کہ اے سردار و عرب کے میری متابعت کرو گناہ تمہاری میری گردن پر حق تعالی نے فرمایا وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى اور نہیں بوجھ اٹھاتا کوئی بوجھ اٹھانیوالا بوجھ دوسرے کا یعنے ہر ایک اپنے گناہ کا آپ عذاب کھینچیگا ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ مَّرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ پھر طرف پروردگار تمہارے کے ہے بازگشت تمہاری پس خبر دیگا تمکو قیامت کے ساتھ اس چیز کے کہ تھے تم بیچ اسکے اختلاف کرتے دنیا میں دین کے کام میں اور سچ جھوٹ انکا ظاہر ہو جاویگا وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَكُمْ خَلٰٓئِفَ الْاَرْضِ اور اللہ وہ ہے جسنے کیا تمکو اے آدمیو خلیفہ زمین کا بعد قوم جنوں کے یا تمہیں اے امت محمدیہ کیا خلیفہ گذرے ہوئے امتوں کا وَرَفَعَ بَعْضَكُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ لِّيَبْلُوَكُمْ فِيْ مَآ اٰتٰىكُمْ اور بلند کیا بعضے تمہارے کو اوپر بعضوں کے درجوں میں تو کہ آزماوے تمکو بیچ اس چیز کے کہ دی ہے تمکو مال اور جاہ سے تاکہ شکر اغنیا کا ظاہر ہو اور صبر فقرا اِنَّ رَبَّكَ سَرِيْعُ الْعِقَابِ وَاِنَّهٗ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ تحقیق پروردگار تیرا جلد عذاب کرنیوالا ہے ناشکروں کو اور تحقیق وہ بخشنے والا مہربان ہے شکر کرنیوالوں کو سورہ اعراف مکی ہے دو سو چھ یا پانچ آیتیں ہیں تین ہزار تین سو پچیس کلمے میں چودہ ہزار تین سو پندرہ حرف ہیں فواصل اسکی منل ہیں اور نظم اور تطبیق اسکی ساتھ سورہ انعام کے یہہ ہے کہ اسمیں ذکر حجت کا ساتھ کافروں کے و الزام انکے کا تھا اور وعدہ مومنوں کا اور وعید کافروں کی اس سورہ میں نجات مومنوں کی اور تعذیب کافروں کی بیان کی اور یہہ بھی ہے کہ آخر سورہ انعام میں ذکر عقاب کا فروں کا اور غفران اور رحمت کا مومنوں کے حق میں تھا اول اس سورہ اعراف میں ذکر ڈرانیکا کافروں کے اور پند دینے کا مومنوں کے ارشاد کیا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الٓمّٓصٓ یہہ قرآن کا نام ہے یا اس سورہ کا یا ہر حرف اسکا اللہ کے اسموں کی طرف اشارہ ہے کہ اللہ اور لطیف اور ملک اور صبور ہیں یا ہر حرف اسکا طرف صفات اللہ کے کنایت ہے کہ اکرام اور لطف اور مجد اور صدق ہیں یا ایماء ہے طرف الصبور کے یا بعضے حرف اسکے دال طرف اسماء کے اور بعضے طرف افعال کے ہیں اور تقدیر یہہ ہے کہ انا اللہ اعلم و افصل میں اللہ ہوں کہ جانتا ہوں اور بیان کرتا ہوں یا دانا تر سب سے ہوں اور حق کو باطل سے جدا کرتا ہوں یا الف اشارہ بذات احدیت اور لام عبارت ذات یا صفت علم سے ہے اور میم کنایت جامعیت سے ہے کہ حقیقت محمدی ہے اور صاد صورت محمدی ہے علیہ الصلوۃ والسلام یا الف ازل کا ہے اور لام ابدی اور میم ما بین ازل اور ابد اور صاد اشارت باتصال ہر متصل اور انفصال ہر منفصل ہے اور فی الحقیقت یہاں نہ اتصال کی گنجایش ہے نہ انفصال کی نمایش نظم یہہ برون ہے راہ فصل و وصل سے نہ کام یا ہر ہے یہہ فرع و اصل سے نہ فی ہے معنے

ع

س

کی عبارت اس جگہہ نہ کی کنایت کی اشارت اس جگہہ کی پنہان ہی کی عیان ہی کی بیان نہ
کی بھی شک کی وہم ہی کی یہان گمان بات یہہ برتر ہی عقل و وہم سے کیونکہ ہو دریافت فکر و فہم سے نہ
کی تکلم کی ہی نظارا یہان جز خموشی کے نہین چارا یہان رافتا چپ ہو کہ اولی ہی سکوت سمجھے کیا تو رمز
حی لا یموت کِتٰبٌ اُنْزِلَ اِلَیْكَ فَلَا یَكُنْ فِیْ صَدْرِكَ حَرَجٌ مِّنْهُ یہہ کتاب ہی کہ اتاری گئی طرف تیرے پس چاہیئے
کہ نہووے بیچ سینہ تیرے کے تنگی اس سے یعنے اسکے پہنچانے مین دل تنگ ہو اور جھٹلانے سے قوم کے غم نکر کہ
یہہ کتاب تجھ پر اتری ہی لِتُنْذِرَ بِهٖ وَذِكْرٰی لِلْمُؤْمِنِیْنَ تو کہ ڈراوے تو کافرون کو ساتھ اسکے اور نصیحت کے
واسطے مومنون کے اِتَّبِعُوْا مَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ پیروی کرو ای مکلفو اس چیز کی کہ اتاری گئی ہی طرف تمھارے
پروردگار تمھارے سے یعنے متابعت قرآن کی کرو اور اسکے احکامون پر چلو وَلَا تَتَّبِعُوْا مِنْ دُوْنِهٖۤ اَوْلِیَآءَ اور مت
پیروی کرو سوا کتاب خدا کے دوستون کی مراد بت ہین کہ کفار انکو دوست پکڑتے تھے یا شیاطین انس اور جن ہین
کہ خلق کو گمراہی مین ڈالتے ہین قَلِیْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ تھوڑی سی نصیحت پکڑتے ہین جبکہ متابعت غیر حق کی کرتے ہین
وَكَمْ مِّنْ قَرْیَةٍ اَهْلَكْنٰهَا فَجَآءَهَا بَاْسُنَا بَیَاتًا اَوْ هُمْ قَآىٕلُوْنَ اور بہت اہل بستیون کے ہین کفار اور فجار سے کہ حکم ہلاک
کا کیا ہمنے انکے پس آیا انکے پاس عذاب ہمارا رات کو سوتے جیسے قوم لوط علیہ السلام کی یا دوپہر کو سوتے تھے نہ
جیسے قوم شعیب علیہ السلام کی سمجھہ لیجئے کہ تخصیص ان دو وقت کی اسواسطے ہی کہ وقت آرام کے ہین توقع عذاب کی
ان مین نہین پس بلا ناگہانی بری ہوتی ہی بیت بیخبر ہووے اور آجاوے آفت ای رافتا نہ خدا بچاوے ہر ایک
جی کو ایسی آفت سے فَمَا كَانَ دَعْوٰىهُمْ اِذْ جَآءَهُمْ بَاْسُنَاۤ اِلَّاۤ اَنْ قَالُوْۤا اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِیْنَ پس تھا پکارنا انکا جب آیا انکے پاس
عذاب ہمارا مگر یہہ کہ کہنے لگے تحقیق ہم تھے ظالم اوپر نفس اپنے کے کہ رسولون کو جھٹلاتے تھے سمجھہ لیجئے کہ گناہ
کا اقرار کرینگے اور انکے گمان مین یہہ ہوگا کہ خلاصی عذاب سے اقرار کرنیکے سبب ہو جاویگی اور حال انکہ وقت نزول عذاب
توبہ اور استغفار فائدہ نہین دیتا مگر قوم یونس اس حکم سے باہر ہی چنانچہ احوال اسکا آویگا انشاء اللہ تعالی فَلَنَسْـَٔلَنَّ
الَّذِیْنَ اُرْسِلَ اِلَیْهِمْ پس البتہ سوال کرینگے ہم قیامت کو ان لوگون سے کہ بھیجا گیا ہی طرف انکے پیغمبر اور
یہہ سوال قبول رسالت کا ہوگا وَلَنَسْـَٔلَنَّ الْمُرْسَلِیْنَ اور البتہ سوال کرین ہم بھیجے گیون سے یعنے پیغمبرون سے اور یہہ سوال
ادائے رسالت کا ہوگا بیت وہ سوال عنف اور تعذیب ہی نہ یہہ سوال شرف اور تقریب ہی نہ بعضون نے
کہا ہی کہ امتونکو فرمانبرداری انبیا سے پوچھینگے اور انبیاؤن کو مہربانی امم سے سوال کرینگے فَلَنَقُصَّنَّ عَلَیْهِمْ
بِعِلْمٍ وَّمَا كُنَّا غَآىٕبِیْنَ پس البتہ بیان کرینگے ہم اوپر پیغمبرون اور امتون انکی کے اقوال اور افعال انکے ساتھ
علم اپنے کے کہ جان لیا ہی ہمکو ہمنے کہ ہر ایک نے کیا کیا ہی اور کیا آپس مین کہا ہی اور نہتے ہم غایب اور بیخبر
کفار اور کردار انکے سے وَالْوَزْنُ یَوْمَىٕذِ الْحَقُّ اور تولنا اعمال کا ہر شخص کے اسدن حق ہی لکھا ہی نامہ اعمال کو

تو لینگے ترازو مین اُسے ایک ڈنڈی اور دو پلے ہونگے سب لوگ دیکھینگے اظہار معدلت ہے تبیان مین ابن
عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے درازی ڈنڈی کی پچاس ہزار سالہ راہ ہے اور پلہ اسکا ایک نور کا ایک ظلمت کا
ہے نیکیاں پلہ نور مین اور برائیان ظلمت مین تولینگے فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ پس جس کسیکی کہ
بھاری ہوئی تول اسکی پس یہہ لوگ وہی ہین فلاح پانے والے سمجھ لیجے کہ موازین کو اگر جمع موزون کی کہئے تو یہہ
معنے ہوئے کہ عمل تلے ہوئے اُسکے بھاری ہوئے اور جو جمع میزان کی کہئے تو تعدد وزن اور اختلاف موزونات پر
نظر کیجے اور ہر طرح گرانی ترازو کی ساتھہ طاعت کے ہے اور سبکی ساتھہ معصیت کے وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ
الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ بِمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَظْلِمُوْنَ اور جو کوئی کہ ہلکے ہوئے تول اُسکے پس یہہ لوگ وہ ہین جنھون نے
ٹوٹا دیا جان اپنے کو بسبب اسکے کہ تھے ساتھہ آیتون ہماری کے ظلم کرتے کہ سچانے کی جگہہ جھٹلاتے تھے وَلَقَدْ
مَكَّنّٰكُمْ فِي الْاَرْضِ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيْهَا مَعَايِشَ اور تحقیق قدرت دی ہمنے تمکو اے آدمیو بیچ زمین کے کہ رہو اور کھیتی کرو
یا خطاب قریش کو ہے یعنے قدرت دی ہمنے تمکو اے قریشو بیچ زمین کے تو کہ سیر کرو شام اور یمن کو جاڑے گرمی مین
اور پیدا کیا ہمنے واسطے تمھارے بیچ زمین کے اسباب معیشتون کا کہ کسب کرو تجارت کرو قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ تھوڑا شکر
کرتے ہین باوجود تخصیص ان نعمتون کے یا تھوڑے ہین تم مین کہ شکر کرین **بیت** بہت نعمت ہے اور شاکر مین اندک
سپاس حق کرے سو سو مین ہے یک وَلَقَدْ خَلَقْنٰكُمْ ثُمَّ صَوَّرْنٰكُمْ اور تحقیق پیدا کیا ہمنے تمکو پشتون مین باپون کے
پھر صورتین بنائین تمھاری رحمون مین ماؤن کے یا پیدا کیا ہمنے باپ تمھارے آدم کو پھر صورتین بنائین تمھاری اُسکی
پشت مین ثُمَّ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ پھر کہا ہمنے واسطے فرشتونکے سجدہ کا تعظیم کرو آدم
کو پس سجدہ کیا فرشتون نے حکم ہمارے سے مگر ابلیس نے کہ راہ تکبر سے لَمْ يَكُنْ مِّنَ السّٰجِدِيْنَ نہوا سجدہ کرنے
والون سے آدم کو قَالَ مَا مَنَعَكَ اَلَّا تَسْجُدَ اِذْ اَمَرْتُكَ کہا اللہ نے ابلیس کو کس چیز نے منع کیا تجھکو یہہ کہ نہ سجدہ
کیا تونے آدم کو جب حکم کیا مین نے تجھے سجدہ کا اُسکے کو قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ کہا ابلیس نے مین بہتر ہون آدم سے نہ
خَلَقْتَنِيْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ پیدا کیا ہے تونے مجھکو آگ سے کہ جوہر لطیف علوی نورانی ہے اور پیدا کیا ہے
تونے آدم کو کیچڑ سے کہ جسم کثیف سفلی ظلمانی ہے ابلیس نے اس صورت مین غلطی کی کہ فضیلت باعتبار صورت کے
جانے کہ عنصر سے بنی ہے اگر باعتبار فاعل کے کہ لما خلقت بیدی عبارت اُس سے ہے اور باعتبار حقیقت کے کہ ونفخت
فیہ من روحی اشارت اُس سے ہے ملاحظہ کرتا دیکھتا کہ بہتری آدم کو ہے اور قیاس بھی چاہتا ہے کہ خاک بہتر ہو
نار سے کیونکہ آتش خائن ہے کہ جو اُسے دو شمیت کر دیتی ہے اور خاک امین ہے جو سپرد کرو نگاہ رکھتی ہے پس
امین بہتر ہے خائن سے اور آتش متکبر ہے اور خاک متواضع تو اضع بہتر ہے تکبر سے اور خاک نقش قبول کرتی ہے
چنانچہ نقش معرفت قبول کیا کتب فی قلوبہم الایمان اور آگ نقش جلاتی ہے چنانچہ نقش معرفت ابلیس نے جلایا

فقسوعنا امر دبہ بیت خاک کا رتبہ عجب ہے ارجمند ہو پست ہے ظاہر مین باطن مین بلند قال فاھبط منھا
فما یکون لک ان تتکبر فیھا فاخرج انک من الصاغرین کہا اللہ نے ابلیس کو پس اُتر آسمان سے یا بہشت سے
یا مرتبہ بلند سے کہ طاعت کے سبب سے تھا اور پر منزل پست کے بواسطہ معصیت کے کہ تجھ سے ہوئی نہ نہین لائق واسطے تیرے
یہہ کہ تکبر کرے تو بیچ آسمان کے کہ وہ جگہہ فرشتون کی ہے جو ڈرانے والے اطاعت کرنیوالے ہین یا نچاہیئے تجھکو
کہ معصیت کرے بیچ بہشت کے کہ مکان طاعت کرنیوالونکا ہے پس نکل آسمان سے یا بہشت سے تحقیق تو بیچ ذلیلون
سے بنا یع مین ہے کہ نکل صورت ملکی سے اور مت رہ ملائکہ مین پس حق تعالی نے بری شکل کردی اسکی قال انظرنی
الی یوم یبعثون کہا ابلیس نے سبب مسخ ہوگیا اور نا امید ہوا رحمت سے ڈھیل دے مجھکو اسدن تک کہ
قبرون سے اُٹھائے جاوین آدمی قال انک من المنظرین کہا اللہ نے تحقیق ڈھیل دئے گیونسے ہے سمجھہ لیجیئے کہ
ابلیس نے چاہا تھا کہ مین زندہ رہون قیامت تک سو حق تعالی نے اسکی درخواست نہ قبول کی اور نفخہ اولی تک
اُسکو مہلت دی چنانچہ اور جگہہ فرمایا ہے الی یوم الوقت المعلوم ای نفخۃ الاولی حاصل آیتہ کا یہہ ہے کہ تیرا ارادہ
گمراہ کرنے کا ہے لوگون کے پس نفخہ اولی تک کہ بنی آدم زندہ ہین تجھے ڈھیل دی قال فبما اغویتنی لاقعدن لھم
صراطک المستقیم کہا ابلیس نے پس قسم ہے اسکی کہ گمراہ کیا تو نے مجھکو البتہ بیٹھونگا مین واسطے آدمیون کے اوپر
راہ تیری کے کہ سیدھی ہے یعنے دین اسلام کے اور انکو اس راہ سے پھیرا دونگا ثم لاٰتینھم من بین
ایدیھم ومن خلفھم پھر البتہ آونگا مین انکے پاس آگے انکے سے یعنے امر آخرت سے اور کہونگا انکو کہ بعث
اور حشر اور بہشت اور دوزخ نہین ہین اور پیچھے انکے سے یعنے کار دنیا سے اور انکی نظرون مین اسکو زینت دونگا
وعن ایمانھم وعن شمائلھم اور آونگا مین سیدھے انکے سے یعنے طرف حسنات انکی سے اور عجب اور بائین
والونکا اور بائین انکے سے یعنے جہت سیات انکی سے اور انکو دلونمین انکے شیرین کرونگا مین سمجھہ لیجے کہ
شیطان نے کہا ہر طرف سے منع کرونگا مین لوگون کو اللہ کی راہ سے کہا ابن عباس نے اور نہین طاقت یہہ کہ آوے
فوق انکے سے تو کہ نہ حایل ہو درمیان بندے کے اور اللہ کی رحمت کے ولا تجد اکثرھم شاکرین اور نہ پاویگا تو
کہ خدا ہے اکثر بنی آدم کو شکر کرنیوالے یعنے کافر ہونگے کہ منعم کو نہین پہچانینگے قال اخرج منھا مذؤما
مدحورا کہا اللہ نے ابلیس کو نکل بہشت سے یا آسمان سے برے حال سے راندہ ہوا رحمت سے لمن تبعک
منھم لاملئن جھنم منکم اجمعین البتہ جو کوئی پیروی کریگا تیری بنی آدم سے البتہ بھرونگا دوزخ کو تم مین سب
سے یعنے تجھ سے اور تیری متابعت کرنیوالون سے ویا آدم اسکن انت وزوجک الجنۃ فکلا من حیث شئتما
اور کہا مین نے بعد نکالنے ابلیس کے بہشت سے اے آدم رہ تو اور جورو تیری کہ حوا ہے بہشت مین پس کھاؤ میوہ
سے بہشت کے جہان سے کہ چاہو یا جو کچھ کہ چاہو ولا تقربا ھذہ الشجرۃ فتکونا من الظالمین اور مت نزدیک جاؤ جنس اس

درخت کے کہ گندم ہے یا انگور اور مت کھاؤ اگر کھاؤگے پس ہو جاؤگے ظالموں سے اوپر جان اپنی کے فَوَسْوَسَ لَهُمَا
الشَّيْطٰنُ لِيُبْدِيَ لَهُمَا مَا وُورِيَ عَنْهُمَا مِنْ سَوْاٰتِهِمَا پس وسوسہ کیا واسطے حوا اور آدم کے شیطان نے تو کہ
ظاہر کر دیوے واسطے اُنکے جو کچھ کہ چھپایا گیا تھا اُنسے شرم گاہوں اُنکی سے سمجھ لیجیے کہ اہل بہشت کی عورت چھپادی تھی ابلیس نے
سمجھا کہ نافرمانی سے یہہ لباس اُنکا دور ہوجاویگا پس چاہا کہ اُنکو معصیت میں ڈالے تاکہ لباس دور ہوکر فرشتوں میں
رسوا ہوں مار اور طاؤس کی مدد سے بہشت میں آکر اُنکو ورغلانا چنانچہ قصہ اسکا سورہ بقر میں مسطور ہوا ہے وَقَالَ مَا
نَهٰكُمَا رَبُّكُمَا عَنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَا مَلَكَيْنِ اَوْ تَكُوْنَا مِنَ الْخٰلِدِيْنَ اور کہا شیطان نے آدم اور
حوا کو نہیں منع کیا تمکو پروردگار تمہارے نے کھانے اِس درخت کے سے مگر اِس خطرے سے کہ ہوجاؤ تم دونو فرشتے
یا ہوجاؤ تم ہمیشہ رہنے والے بہشت میں یا ایسے زندے کہ مروہی نہیں حضرت آدم نے باوجود اِس وسوسے کے کھانے
میں اُسکے تامل کیا ابلیس نے تلبیس پر اور تدبیر کی وَقَاسَمَهُمَآ اِنِّيْ لَكُمَا لَمِنَ النّٰصِحِيْنَ اور قسم کھائی ابلیس نے آدم
اور حوا کے آگے کہ البتہ میں واسطے تمہارے خیر خواہوں سے ہوں اور شفقت سے کہتا ہوں کہ یہہ کھالو تو کہ مرو آدم علیہ
السلام نے گمان کیا کہ کوئی اللہ کی قسم جھوٹھ نہیں کھاتا اُس قسم سے فریفتہ ہوئے فَدَلّٰهُمَا بِغُرُوْرٍ پس ابلیس
نے کھینچ لیا اُن دونوں کو یعنے مرتبہ بلند سے گرادیا ساتھ فریب کے اور وسوسے کے فَلَمَّا ذَاقَا الشَّجَرَةَ بَدَتْ
لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا پس جب چکھا اُن دونوں نے میوہ اُس درخت سے کہ جس سے منع کیا تھا ظاہر ہوگئیں واسطے
اُنکے شرمگاہیں اُنکی کہ لباس اُن سے گر پڑے ننگے رہ گئے اخبار میں ہے کہ سوا آپس کے اور کسی نے اُنکو ننگا نہیں دیکھا
اور آپس میں ایک دوسرے کو دیکھ کر شرمندہ ہوئے وَطَفِقَا يَخْصِفٰنِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ اور شروع
کیا اُن دونوں نے کہ ڈھانکتے تھے اوپر اپنے اپنے درخت بہشت کے سے اور وہ درخت انجیر کا تھا بقول اشہر اُسکے
پتوں سے اپنا ستر عورت کرکر ادھر اُدھر بھاگتے تھے وَنَادٰىهُمَا رَبُّهُمَآ اَلَمْ اَنْهَكُمَا عَنْ تِلْكُمَا الشَّجَرَةِ اور پکارا
اُنکو پروردگار اُنکے نے کیا نہ منع کیا تھا میں نے تم دونوں کو کھانے اِس درخت کے سے وَاَقُلْ لَّكُمَآ اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمَا
عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ اور نہ کہا تھا میں نے تمکو کہ تحقیق شیطان ہے واسطے تمہارے دشمن ظاہر اور دشمنی اُسکی وقت
مکر نے سجدے کے ظاہر سب فرشتوں پر روشن ہو گئی تھی لکھا ہے کہ وقت بھاگنے کے حق تعالی نے فرمایا کہ اے آدم
مجھ سے بھاگتا ہے تو اُنھوں نے کہا نہیں بلکہ بھاگنا میرا سبب حیا کے ہے مجھ سے پھر اپنے گناہ کا اقرار کیا اور حق تعالی
سے کمال عجز اور نیاز سے قَالَا کہا دونوں نے رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ
اے پروردگار ہمارے ظلم کیا ہمنے اوپر جانوں اپنی کے یہہ نافرمانی کرکے اور اگر نہ بخشیگا تو ہمکو اور نہ رحم کریگا تو ہمپر
البتہ ہو جاوینگے ہم ٹوٹا پانے والوں سے قَالَ اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ کہا حق تعالی نے آدم اور حوا کو اور سانپ اور
طاؤس اور ابلیس کو اترو تم زمین بیچ بعضے تمہارے واسطے بعضوں کے دشمن ہیں آدمی اور شیطان اور مار اور طاؤس سب



تمہین ایکدوسرے دشمن ہین وَلَكُمْ فِي الْأَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَمَتَاعٌ إِلَىٰ حِينٍ اور واسطے تمھارے بیچ زمین کے جاے قرار ہے اور فائدہ ہے ایک مدت تک حضرت آدم علیہ السلام غمگین ہوئے یہہ جان کرکہ پھر بہشت مین نہین آوینگے قَالَ فِيهَا تَحْيَوْنَ وَفِيهَا تَمُوتُونَ وَمِنْهَا تُخْرَجُونَ فرمایا حق تعالی نے بیچ زمین کے جیوگے تم اور بیچ زمین کے مروگے تم اور زمین سے نکالے جاوگے واسطے جزا کے مضمون اس خطاب کے سنے حضرت آدم کی تسلی ہوئی کہ پھر بھی بہشت مین اوینگے يَا بَنِي آدَمَ قَدْ أَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا یہہ خطاب عام ہے ای بیٹو آدم کے تحقیق اتارا ہمنے اوپر تمھارے پہناوا پھر اسکا فائدہ ارشاد فرمایا کہ يُوَارِي سَوْآتِكُمْ وَرِيشًا ڈھانکتا ہے شرمگاہ تمھاری اور دوسری اتارا پہناوا زینت کا اور جاڑے کا سمجھ لیجئے کہ جو شرمگاہ ڈھانکے وہ لباس ہے اور ماوراء اسکے ریش ہے تفسیر امام زاہدی مین ہے کہ لباس روئیکا کپڑا ہے اور ریش ریشم اور کتان اور پشم کا ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ ریش متاع خانہ ہے واللہ اعلم وَلِبَاسُ التَّقْوَىٰ ذَٰلِكَ خَيْرٌ اور پہناوا بچاؤ کا یہہ بہتر ہے یعنے جامہائے حرب جیسے زرہ اور چلتہ کہ اس تیغ اور تیر کا نہ پہنچے یا موٹا کپڑا بہتر ہے مہین سے کہ شکست اور تواضع نکلتی ہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ردا بلند اور ازار غلیظ پہنی ہے رسالہ انواع اللباس مین بیان اسکا بتفصیل لکھہ دیا ہے مین نے جس کسیکو شوق ہوا اسمین دیکھہ لے سمجھہ لیجئے کہ محققون کے نزدیک لباس تقوی اللہ کی یاد ہے کہ اس سبب عیب آدمی کا چھپتا ہے بعضے کہتے طاعت حق ساتر ہر عیب ہے یا لباس تقوی عفت ہے یا حیا یا ترس الہی یا التزام طریقہ نیک اور بحر الحقائق مین ہے کہ لباس دو قسم ہے لباس فتوی اور لباس تقوی لباس فتوی مفوض بامر شریعت ہے اور لباس تقوی متعلق بحکم حقیقت لباس فتوی سے بدن فائدہ اٹھاتا ہے کہ شرمگاہ اسکی چھپاتا ہے اور لباس تقوی سے ہر ایک دل اور روح اور سر اور خفی بہرہ پاتا ہے اور ساتھہ ہر ایک کے ایک ایک چیز چھپاتا ہے بہرۂ دل لباس تقوی سے صدق ہے طلب ہولی اور اس سے پوشیدہ ہوتی ہے سوات دنیا اور ما فیہا اور حظ روح لباس تقوی سے محبت خدا ہے اور اس سے مستور ہوتی ہے سورت تعلق بغیر مولی اور نصیب سر لباس تقوی سے شہود انوار لقا ہے اور اس سے چھپتی ہے رویت ماسوا اور حصہ خفی لباس تقوی سے بقا اسکی ہے بہویت حق اور اس سے پنہان ہوتی ہے سوات ہویتہ خلق یعنے سب تعینات مضمحل اور متلاشی ہوجاتے ہین اور پردہ پندار چہرہ وجود متکبر سے دور ہو جاتا ہے اور مشاہد لمن الملک الیوم غرفہ وحدت اور قہاری سے جلوہ دکھاتا ہے نظم کل شئی ما لکت الا خدا فانی و معدوم ہے سب ماسوا کون ہے اسکے سوا کونین مین دین مین دنیا مین اور بائین ہین ہے احد کہ یگانہ لا شریک کوئی ہے نہ تھا نہ ہوا اسکا شریک ہے وہی اول وہی آخر ولا ہے وہی باطن وہی ظاہر ولا ذٰلِكَ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ یہہ لباس بھیجنا نشانیون رحمت اور فضل اللہ کے سے ہے کہ شرمگاہ آدمیون کی پوشیدہ ہو اور درختون کے پتے باندھنے سے چھوٹین لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُونَ توکہ وہ نصیحت پکڑین اور قدر اس نعمت کی پہچانین يَا بَنِي آدَمَ لَا يَفْتِنَنَّكُمُ الشَّيْطَانُ ای بیٹو آدم کے ڈرتے رہو کہ نہ بہکاوے تمکو شیطان کما أَخْرَجَ أَبَوَيْكُمْ

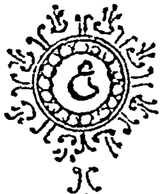
مِنَ الْجَنَّةِ جیسے کہ نکال دیا مان باپ کو تمھارے بہشت سے یَنْزِعُ عَنْهُمَا لِبَاسَهُمَا اتار لیا تھا انسے لباس انکا لِيُرِيَهُمَا
سَوْاٰتِهِمَا تو کہ دکھلاوین انکو شرمگاہ انکی یعنے سبب یہہ تھا کہ ننگے ہوکر بہشت سے گر پڑین پس تم بھی حذر کرو اِنَّهُ يَرٰكُمْ هُوَ
وَقَبِيلُهُ مِنْ حَيْثُ لَا تَرَوْنَهُمْ تحقیق ابلیس دیکھتا ہے تمکو وہ اور کنبا اسکا اسطرح سے کہ نہین دیکھتے تم انکو اسکے بدن
لطیف ہین تمھین نہین نظر آتے اور تمھارے جسم کثیف ہین وہ تمھین دیکھتے ہین پس ایسے دشمنون سے ڈرنا لازم ہے
اِنَّا جَعَلْنَا الشَّيٰطِينَ اَوْلِيَاءَ لِلَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ تحقیق کیا ہے ہمنے شیطانون کو دوست واسطے ان لوگون کے کہ نہین
ایمان لاتے یعنے واسطے جنسیت اور مناسبت کے شیطانون کو دوست کافرون کا کیا ہے وَاِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً اور جس وقت
کرتے ہین کافر عمل بد جیسے بت پرستی اور تحریم بحیرہ وغیرہ کی اور اگر کوئی انکو منع کرے قَالُوا وَجَدْنَا عَلَيْهَا اٰبَاءَنَا وَاللّٰهُ
اَمَرَنَا بِهَا کہتے ہین پایا ہمنے اوپر اسکے باپون اپنے کو اور اللہ نے حکم کیا ہمکو ساتھ اسکے غرض یہہ ہے کہ ہم اپنے باپون کی
تقلید کرتے ہین اور حکم اللہ کا بھی اسیطرح ہے قُلْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَاْمُرُ بِالْفَحْشَاءِ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تحقیق
اللہ تعالی نہین حکم فرماتا ساتھ بیحیائی کے قول اور فعل مین کیونکہ اللہ نیک باتین فرماتا ہے اَتَقُولُونَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ
کیا کہتے ہو اوپر خدا کے جو کچھ نہین جانتے کہ اسنے فرمایا ہے قُلْ اَمَرَ رَبِّي بِالْقِسْطِ کہہ حکم کرتا ہے پروردگار میرا ساتھ
انصاف کے یا ساتھ توحید کے کہ سر انصاف ہے وَاَقِيمُوا وُجُوهَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ اور سیدھا کرو منہون
اپنے کو طرف قبلے کے نزدیک ہر نماز کے مسجد بمعنی زمان سجود یا مکان سجود ہے اور مراد اس سے صلوۃ ہے یا یہہ معنی ہے کہ
توجہ کرو ساتھ عبادت خدا کے جب وقت نماز کا آوے نزدیک ہر مسجد کے کہ ہو دیر نکرو اس جہت سے کہ اپنی مسجد مین چل
پڑھینگے وَادْعُوهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ اور عبادت کرو اللہ کی درانحال کہ خالص کرنیوالے ہو واسطے اسکے دین اور
طاعت کَمَا بَدَاَكُمْ تَعُودُونَ جیسے کہ پہلے پیدا کیا تمکو پھر آؤگے تم طرف اسکے پیچھے تو کہ جزا دیگا تمکو اوپر اعمال تمھارے کے
یا جیسا کہ تمکو خاک سے پیدا کیا ویسا ہی خاک مین پھر لیجاویگا فَرِيقًا هَدٰى وَفَرِيقًا حَقَّ عَلَيْهِمُ الضَّلٰلَةُ ایک فریق
کو ہدایت کی اور ایک گروہ کو ایسا کیا کہ ثابت ہوئی اوپر انکے گمراہی اِنَّهُمُ اتَّخَذُوا الشَّيٰطِينَ اَوْلِيَاءَ مِنْ دُونِ
اللّٰهِ وَيَحْسَبُونَ اَنَّهُمْ مُهْتَدُونَ تحقیق ان گمراہون نے پکڑا شیطانون کو دوست سوا اللہ کے اور گمان کرتے ہین کہ وہ
راہ پانیوالے ہین اور حقیقت مین ایسا نہین يَا بَنِي اٰدَمَ اے بیٹو آدم کے بعضے کہتے ہین یہہ خطاب عام ہے اور اکثر
مفسرین کہتے ہین کہ خاص ہے مسلمانون کو کیونکہ بنی ثقیف اور بعضے اور مشرکان عرب مرد و زن برہنہ طواف کرتے تھے
اور اپنے گناہونکی بخشش اسمین جانتے تھے اور بنی عامر ایام احرام مین حیوان کا کھانا ترک کرتے تھے اور طعام اندک پر
قناعت کرتے تھے اور اسمین تعظیم کعبے کی سمجھتے تھے اہل اسلام نے کہا کہ اس تعظیم کی سزاوار تر ہم ہین حق تعالی
انکو منع کیا اور فرمایا اے مسلمانو خُذُوا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ لو زینت اپنی نزدیک ہر مسجد کے کہ طواف اسکا
کرتے ہو یا نماز اسمین پڑھتے ہو مراد زینت سے لباس بہتر اور پوشاک پاکیزہ تر ہے کہ واسطے نماز کے پہنے بعضو

کہا



کہا ہے زینت کنگھی کرنا ہے داڑھی میں امام قشیری نے کہا ہے کہ مراد زینت سے اسرار ہے نہ آرائش ظواہر اور حقیقت یہہ ہے کہ ظاہر ستر عورت چاہیئے واسطے نماز کے اور باطن دل درکار ہے واسطے نیاز کے **بیت** وہ سجدہ کیا جو با جسام آب و گل ہووے نماز وہ ہے کہ جسمیں نیاز دل ہووے وَّكُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا اور کھاؤ ایام احرام میں گوشت اور چربی اور سب کھانے کی چیزیں اور پیو دودھ اور سب پینے کی چیزیں اور مت حد سے نکل جاؤ کہ حلال کو کہ حرام ٹھہراؤ یا زیادہ بھوک سے کھاؤ **بیت** رافت اللہ نے ارشاد کیا ہے کہ کلو پر یہہ کب ہمکو کہا ہے کہ کلو نا بہ کلو اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ تحقیق اللہ نہیں دوست رکھتا حد سے نکل جانیوالوں کو کہ زیادہ سیری سے کھاتے ہیں قوت القلوب میں ہے کہ ایکدن میں دو بار کھانا بھی اسراف ہے عبد اللہ انصاری نے کہا کہ اگر تمام دنیا کو ایک لقمہ کر کر دہن درویش میں ڈال دیں اسراف نہیں ہے اسراف وہ ہے کہ برضائے حق نہو **بیت** رافت اگر کوئی کہے اسراف میں نیکی نہیں تو در جواب اسکے تو کہہ سکے نیکی میں اسراف ہے قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ الَّتِيْٓ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ وَالطَّيِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِ کہہ کسنے حرام کی ہے زینت کہ اللہ نے مقرر فرمائی ہے یعنے طرح طرح کے پہناوے جو نکالے ہیں محض قدرت اپنی سے واسطے بندوں اپنے کے نباتات میں سے جیسے روئی اور کتان اور حیوانات میں سے جیسے پشم اور ریشم اور معادن میں سے جیسے زرہ اور خود اور کسنے حرام کئیں ہیں پاکیزہ چیزیں رزق سے جیسے تکلف کھانے پینے گوشت گھی پلاؤ نان دودھ دہی یا حلال چیزیں مانند بحیرہ و سائبہ کے قُلْ هِيَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا کہہ یہہ زینت اور طیبات یعنے تکلف پوشاکیں اور پاکیزہ کھانے واسطے ان لوگوں کے ہیں کہ ایمان لائے بیچ زندگانی دنیا کے اور کافر اور فاجر انکی تبعیت سے شریک انکے ہیں دنیا میں اور لیکن نعیم جاودانی مسلمانوں کو ہوگی خَالِصَةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ پاکیزہ اور بے شریک دن قیامت کے كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ جیسے کہ بیان کئے ہمنے یہہ حکم اسیطرح مفصل بیان کرتے ہیں ہم نشانیاں اور احکاموں کو واسطے اس قوم کے کہ جانتے ہیں قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سوا اسکے نہیں کہ حرام کیا پروردگار میرے نے گناہان کبیرہ کو کہ موجب بڑے عذاب کے ہیں مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ جو ظاہر ہیں ان میں جیسے کفر اور چھپے ہیں جیسے نفاق وَالْاِثْمَ وَالْبَغْيَ بِغَيْرِ الْحَقِّ اور حرام کیا ہے گناہ صغیرہ کو جسپر حد مقرر نہیں اور ظلم کو یا سرکشی کو ساتھ ناحق کے یہہ تاکید ہے کیونکہ ظلم اور کبیرہ ساتھ حق کے نہیں ہوتا وَاَنْ تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا اور حرام کیا ہے یہہ کہ شریک لاؤ ساتھ اللہ کے وہ چیز کہ نہیں اتاری اللہ نے واسطے اسکے دلیل وَّاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ اور یہہ کہ کہو ساتھ جھوٹھ کے اوپر اللہ کے جو کچھہ کہ نہیں جانتے جیسے کھیتی اور جانوروں کا حرام ٹھہرانا ہے اور برہنہ بیت الحرام کا طواف بجا لانا ہے وَلِكُلِّ اُمَّةٍ اَجَلٌ اور واسطے ہر امت کے ایک وقت ہے مقرر انکے زندگانی کا یا ہر امت کے واسطے سوا ہونے ایک وقت ہے مقرر عذاب کا فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ پس جب آتا ہے وقت انکا

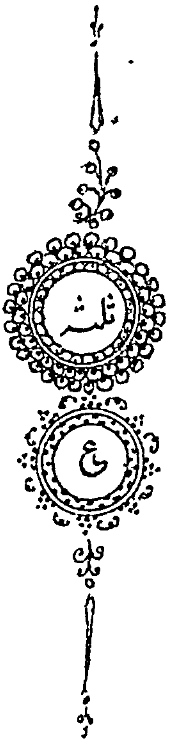
نہ پیچھے رہ جاتے ہین اُس سے ایک ساعت اور نہ آگے چلے جاتے ہین ساعت سے مراد آن ہے نہ ساعت منجمان
یعنی پیش و پس پھر نہین ہوتا جو اجل آئی ہے رافتا بن اُسیدم جان نکل جاتی ہے یَا بَنِیْٓ اٰدَمَ اِمَّا یَاْتِیَنَّکُمْ
رُسُلٌ مِّنْکُمْ اے بیٹو آدم کے اگر آوین تمھارے پاس پیغمبر تم مین سے بعضے کہتے ہین یہہ خطاب خاص ہے مشرکان
عرب کو اور اصح یہہ ہے کہ عام ہے یَقُصُّوْنَ عَلَیْکُمْ اٰیٰتِیْ بیان کرین اوپر تمھارے آیتین کتاب آسمانی کی یا احکام
شریعت کے فَمَنِ اتَّقٰی وَاَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ پس جو کوئی پرہیز کرے شرک سے اور چھپانے
سے اور نیکی کرے پس نہین ڈر اوپر اُنکے اور نہ وہ غمگین ہونگے وَالَّذِیْنَ کَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا وَاسْتَکْبَرُوْا عَنْهَآ اُولٰٓئِکَ اَصْحٰبُ
النَّارِ اور جن لوگون نے جھٹلایا نشانیون ہماری کو اور تکبر کیا اُن سے اور ایمان نہ لائے پس یہہ لوگ رہنے والے
آگ کے ہین هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ وے بیچ اُسکے ہمیشہ رہنے والے ہین فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰهِ کَذِبًا اَوْ
کَذَّبَ بِاٰیٰتِهٖ پس کون شخص ہے ظالم تر اُس شخص سے کہ باندھ لیوے اوپر اللہ کے جھوٹھ کہ زن اور فرزند
اور شریک اُسکا ٹھہراوے یا جھٹلاوے آیتون اُسکی کو کہ اُتاری ہین اُسنے اور اسمین اُنکا ہونا کافی ہے
اُولٰٓئِکَ یَنَالُهُمْ نَصِیْبُهُمْ مِّنَ الْکِتٰبِ یہہ لوگ جھوٹھ باندھنے والے اور جھٹلانے والے پہنچیگا اُنکو حصہ اُنکا لوح محفوظ
سے یعنے جو اُنکی تقدیر مین لکھا ہے عذاب اور رنج وہ پہنچیگا یا جزا پاوینگے جو کچھہ کہ لکھا نامۂ اعمال مین اُنکے حَتّٰی
اِذَا جَآءَتْهُمْ رُسُلُنَا یَتَوَفَّوْنَهُمْ یہان تک کہ جب آوینگے اُنکے پاس بھیجے ہوئے ہمارے کہ ملک الموت اور
لشکر اُنکا ہے قبض کرتے ہونگے روحون اُنکی کو قَالُوْٓا اَیْنَ مَا کُنْتُمْ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ کہینگے فرشتے اُنکو
غصہ سے کہان ہین بت تمھارے کہ تھے تم پوجتے اُنکو سوا اللہ کے اب آوین اور اللہ کا عذاب تم سے دفع
کرین قَالُوْا ضَلُّوْا عَنَّا وَشَهِدُوْا عَلٰٓی اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمْ کَانُوْا کٰفِرِیْنَ کہینگے کافر کھوئے گئے ہم سے اور گواہی دینگے
اوپر جانون اپنی کے یہہ کہ وہ تھے کافر قَالَ ادْخُلُوْا فِیْٓ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِکُمْ مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ فِی النَّارِ
فرماویگا اللہ داخل ہو بیچ اُن اُمتون کے کہ گذرے ہین پہلے تم سے اوپر دین آئین تمھارے جنون سے اور
آدمیون سے اُن مین ملکر بیچ آتش دوزخ کے کُلَّمَا دَخَلَتْ اُمَّةٌ لَّعَنَتْ اُخْتَهَا جب داخل ہوگی ایک جماعت
لعنت کرینگے بہن اپنی کو یعنے جماعت دوسری کو کہ ہم دین اُسکی ہے اور ایک ملت پر ٹھہری ہے جیسے یہود
یہود کو لعنت کرینگے ترسا ترسا کو گبر گبر کو حَتّٰٓی اِذَا ادَّارَکُوْا فِیْهَا جَمِیْعًا قَالَتْ اُخْرٰىهُمْ لِاُوْلٰىهُمْ یہان تک
کہ جب مل جاوینگے بیچ دوزخ کے سب کہینگے پچھلے اُنکے واسطے پہلون اُنکے کے رَبَّنَا هٰٓؤُلَآءِ اَضَلُّوْنَا فَاٰتِهِمْ
عَذَابًا ضِعْفًا مِّنَ النَّارِ اے پروردگار ہمارے اِنھون نے گمراہ کیا تھا ہمکو دے اُنکو عذاب دوگنا ہم سے
آتش دوزخ سے ایک اُنکی گمراہی کا ایک دوسرے گمراہ کرنیکا قَالَ لِکُلٍّ ضِعْفٌ وَّلٰکِنْ لَّا تَعْلَمُوْنَ فرماویگا
اللہ تعالیٰ واسطے ہر ایک کے عذاب دوگنا ہے پہلونکو واسطے گمراہ ہونے اور گمراہ کرنیکے اور پچھلون کو



واسطے گمراہ ہونے اور پیروی کرنے کے اور لیکن نہین جانتے تم اور ایک دوسرے کے عذاب سے خبر نہین رکھتے
تم اور یعلمون ساتھ صیغہ غائب کے بھی قرأت ہے یعنے نہین جانتے وہ وقالت اولٰہم لِاُخرٰہم فما کان لکم
علینا من فضل اور کہینگے اگلے انکے واسطے پچھلون کے پس نہو وے واسطے تمھارے اوپر ہمارے کچھہ زیادتی
عذاب کی فذوقوا العذاب بما کنتم تکسبون پس چکھو عذاب کو بسبب اسکے کہ تھے تم کماتے کفر سے اِنّ
الذین کذبوا بآیاتنا واستکبروا عنہا لا تفتح لہم ابواب السماء تحقیق جن لوگون نے جھٹلایا آیتون ہماری
کو کہ قرآن ہے اور سرکشی کی اُن سے اور فرمانبرداری انکی سے نہ کھولے جاوینگے واسطے اُنکے دروازے
آسمان کے کہ اعمال اُنکے اور روحین اُنکے جاوین بلکہ سجین مین لیجاوینگے کہ نیچے زمین ہفتم کے ہے اور
واسطے اعمال اور ارواح مومنون کے دروازے آسمان کے کھول دیوینگے اور انہین علیین کو پہنچاوینگے کہ بالائے
آسمان ہفتم ہے ولا یدخلون الجنۃ حتی یلج الجمل فی سم الخیاط اور نہین داخل ہونگے یہہ جھٹلانیوالے
اور تکبر کرنیوالے بہشت مین یہان تک کہ داخل ہو جاوے اونٹ بیچ ناکے سوئی کے اور یہہ صورت ہونے
والی نہین پس کافر بھی بہشت مین جانے والے نہین وکذلک نجزی المجرمین ۵ اور اسیطرح جزا دیتے
ہین ہم گنہگارون کو یعنے کافرون کو لہم من جہنم مہاد ومن فوقہم غواش واسطے اُنکے ہے دوزخ
سے بچھونا کہ اسپر لیٹینگے اور اوپر اُنکے سے بالاپوش ہین آگ کے کہ اوڑھینگے زیر و زبر کفار کو دوزخ سے چھٹکارا
نہین ہے آتش کی تو شک ہے نیچے آتش کا بالاپوش ہے وکذلک نجزی الظالمین اور اسیطرح جزا دیتے
ہین ہم کافرون کو والذین آمنوا وعملوا الصالحات لا نکلف نفسا الا وسعہا اور جو لوگ ایمان لائے
اور عمل کئے اچھے مانند تصدیق رسل کے اور فرمانبرداری کتاب کے اور جو اعمال صالحہ بہت تھے سب کا
بجالانا طاقت بشری سے باہر تھا اسواسطے فرمایا نہین تکلیف دیتے ہم کسیکو مگر طاقت اُسکی پر کہ جتنا
اُس سے ہو سکے یہہ جملہ لا نکلف نفسا الا وسعہا درمیان مین مبتداء اور خبر کے معترضہ ہے مبتداء والذین
آمنوا وعملوا الصالحات ہے اور خبر اولٰئک اصحاب الجنۃ یہہ لوگ رہنے والے بہشت کے ہین ہم فیہا
خالدون وہ بیچ اُسکے ہمیشہ رہنے والے ہین ونزعنا ما فی صدورہم من غل تجری من تحتہم الانہار
اور کھینچ لیا ہمنے جو کچھہ کہ تھا بیچ سینون اُنکے کے کینہ اور حسد سے چلتے ہین نیچے مکانون اُنکے کے نہرین واسطے
زیادتی لذت اور سرور اُنکے کے وقالوا اور کہینگے بہشتی اپنے مقام دیکھہ کر الحمد للہ الذی ہدانا
لہذا سب تعریف واسطے اللہ کے ہے جسنے کمال فضل اپنے سے راہ دکھائی ہمکو طرف اسکے یعنے
اس مقام کے یا طرف اس عمل کے کہ جسکے سبب سے یہہ مقام ملا وما کنا لنہتدی لولا ان ہدانا اللہ اور نہتی
ہمکو راہ پاوین اپنی قوت سے اگر نہ راہ دکھاتا ہمکو اللہ یہہ شکر نعمت ہدایت کا ہے کہ بہشتی ادا کرینگے کیونکہ بدون

توفیق الہی کوئی منزل مقصود کو نہیں پہنچتا نظم گر بدرقہ لطف تیرا رہ نہ دکھلائے تو تیری طرف کبھے کہیں کوئی
نہ جائے کس کو یارا ہے یہاں قدم دھرنے کا ہاں چاہیے جسے کہ تو ہی تجھکو پائے لقد جاءت رسل
ربنا بالحق بہشتی کہینگے تحقیق آئے تھے پیغمبر پروردگار ہمارے کے ساتھ حق کے انکی ارشاد سے ہمنے
راہ توحید کی پائی تھی ونودوا ان تلکم الجنۃ اورثتموہا بما کنتم تعملون اور پکارے جاوینگے بہشتی کہ یہہ ہے
بہشت جسکا وعدہ تمہیں دیا تھا دنیا میں وارث کئے ہو تم اسکے سبب ان عملوں کے کہ تھے تم کرتے ونادیٰ
اصحاب الجنۃ اصحاب النار ان قد وجدنا ما وعدنا ربنا حقا فہل وجدتم ما وعد
ربکم حقا پکارینگے رہنے والے بہشت کے رہنے والوں کو دوزخ کے یہہ کہ تحقیق پایا ہمنے جو کچھ وعدہ دیا تھا
ہمکو پروردگار ہمارے نے سچ پس کیا پایا تمنے جو کچھ وعدہ دیا تھا تمکو پروردگار تمہارے نے سچ یعنی ہمیں وعدہ
ثواب کا فرمایا تھا سو ہمنے پایا اور تمہیں وعید عذاب کا تھا سو تمنے پایا قالوا نعم کہینگے ہاں پایا ہمنے جو کچھ
اللہ نے کہا تھا فاذن مؤذن بینہم ان لعنۃ اللہ علی الظالمین پس پکاریگا پکارنے والا یعنی اسرافیل درمیان
بہشتیوں اور دوزخیوں کے یہہ کہ لعنت ہے خدا کی اوپر کافروں کے کہ عبادت کی ہے غیر محل میں الذین
یصدون عن سبیل اللہ ویبغونہا عوجا جو لوگ بند کرتے ہیں لوگوں کو راہ اللہ کی سے اور چاہتے
ہیں واسطے راہ حق کے کجی وہم بالآخرۃ کافرون اور وہ ساتھ آخرت کے کافر ہیں وبینہما حجاب
اور درمیان بہشت اور دوزخ کے ایک پردہ ہوگا یا اہل بہشت اور دوزخ کے فصیل ہوگی جیسی شہر پناہ
کہ دوزخی بہشت میں نہ جا سکیں چنانچہ اور جگہہ فرمایا ہے فضرب بینہم بسور لہ باب اس حجاب کو اعراف
کہتے ہیں امام زاہد نے کہا ہے کہ اعراف مشک کا ٹیلہ ہے وعلی الاعراف رجال یعرفون کلا بسیماہم
اور اوپر اعراف کے مرد ہونگے پہچانینگے وہ ہر ایک بہشتی اور دوزخی کو ساتھ چہرے انکے کے کہ بہشتیوں
کے سفید ہونگے دوزخیوں کے سیاہ اور اس مقام کو اسیواسطے اعراف کہتے ہیں کہ وہاں کے رہنے والے عارف
ہونگے احوال فریقین سے اور وہ انبیا اور شہدا اور کبرائے مومنان ہونگے اور اعراف میں رہنا دلیل انکے
کرامت اور فضل کی ہے کہ وہاں سے اپنے مقام بہشت میں دیکھکر خوش ہونگے اور عذاب دوزخ دیکھکر اسکے
رہائی سے سرور اٹھاوینگے یا ملائکہ بصورت رجال ہونگے واللہ اعلم تفسیر امام ثعلبی میں منقول ہے کہ ابن
عباس نے کہا اعراف موضع بلند ہے صراط سے اور حمزہ اور جعفر طیار رضی اللہ عنہم وہاں بیٹھینگے اور اپنے
دوستوں کو پہچانینگے ساتھ تازگی اور سفید روئی کے اور دشمنوں کو ساتھ تیرگی اور سیاہ روئی کے بعضوں
نے کہا ہے کہ اعراف پر وہ لوگ ہونگے جنکے حسنات اور سیئات برابر ہیں یا والدین میں سے ایک راضی ہے
ایک ناخوش یا موحد مقصر عمل میں اس تقدیر پر اعراف میں انکا رہنا بجہت نقص ثواب ہوگا بہشت میں نہ جانے سے

والبد



واللہ اعلم وَنَادَوْا اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ اَنْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ اور پکارینگے اعراف والے رہنے والون بہشت کے کو یعنے جب بہشت کی طرف نظر کرینگے تو بہشتیون کو کہینگے سلام علیکم یعنے سلامتی ہے اوپر تمھارے یا تحیت اللہ کی ہے جو اوپر تمھارے یا خوش ہے حال تمھارا کہ بسلامت دار السلام کو پہنچے لَمْ يَدْخُلُوْهَا وَهُمْ يَطْمَعُوْنَ اعراف والے ابھی نہین گئے ہونگے بہشت مین اور وہ امید رکھتے ہین کہ داخل ہون ایک قول یہہ ہے کہ آخر ان لوگون کے کہ بہشت جاوینگے یہی ہونگے فتوحات مکی مین ہے کہ میزان حسنات اور سیأت اہل عرفان کی مساوی ہوگی یہہ بہشت کو بھی دیکھینگے اور دوزخ کو بھی دیکھینگے واسطے دخول کے کسی ایک مین ترجیح ہوگی جب خلق کو حکم سجدے کا ہوگا کہ آخری تکلیف ہی دن قیامت کے تو اہل اعراف ہے سجدہ کرینگے میزان حسنات انکی راجح ہوجاویگی بہشت مین داخل ہوجاوینگے وَاِذَا صُرِفَتْ اَبْصَارُهُمْ اور جب پھیرے جاتے ہینگے نظرین انکی تفسیر زاہدی مین ہے کہ حق تعالی فرشتے کو فرماویگا کہ منہہ انکے پھیرا دو تِلْقَاۗءَ اَصْحٰبِ النَّارِ طرف دوزخیون کے قَالُوْا رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ کہتے ہین ای پروردگار ہمارے مت کر ہمکو ساتھہ قوم ظالمون کے یعنے ہمین اور انکو جمع مت کر دوزخ مین وَنَادٰٓى اَصْحٰبُ الْاَعْرَافِ رِجَالًا يَّعْرِفُوْنَهُمْ بِسِيْمٰىهُمْ اور پکارینگے رہنے والے اعراف کے مردونکو کہ پہچانتے ہین انکو ساتھہ چہرون انکے کے کہ سیاہ رو کیری آنکھین ہونگی وہ کافر ہونگے جیسے ولید بن مغیرہ اور ابو جہل نا اہل اور عاص بن وایل اور امثال انکے کہ دنیا مین کہتے تھے خدا ایسے کنگا لون کو مثل بلال اور عمار اور صہیب کے بہشت مین لیجاوے اور ہمین دوزخ مین یہہ کبھی نہین ہونیکا اور قسم کھاتے تھے کہ اللہ تعالی غلامون اور چرواہونکو ہمپر فضل نہ دیگا قَالُوْا مَآ اَغْنٰى عَنْكُمْ جَمْعُكُمْ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُوْنَ کہینگے انکو اعراف والے کہ تم عذاب مین ہو نہ کفایت کیا تم سے جمع مال تمھارے نے یا کثرت مددگار تمھارے نے اور یہہ کہ تھے تم تکبر کرتے یعنے ان چیزون نے تمھارا عذاب دفع نکیا پھر اعراف والے اشارت طرف بلال اور عمار اور صہیب کے طرف کرکر کافرون کو کہینگے اَهٰٓؤُلَاۗءِ الَّذِيْنَ اَقْسَمْتُمْ لَا يَنَالُهُمُ اللّٰهُ بِرَحْمَةٍ آیا یہہ لوگ وہ ہین جن پر دنیا مین قسم کھاتے تھے تم کہ نہ پہنچاویگا انکو اللہ رحمت اور اب بسبب رحمت حق کے بہشت مین ہین اور جب اہل اعراف یہہ باتین کر چکینگے تو حق تعالی انکو اپنے کرم سے فرماویگا اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمْ وَلَآ اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ داخل ہو بہشت مین نہین ڈر اوپر تمھارے اور نہ تم اندوہگین ہوگے ابن عباس رضی اللہ نے کہا کہ جب اعراف والون کو بہشت مین لیجاوینگے دوزخیون کو طلب الفرج بعد الیاس پیدا ہوگی کہینگے الہی ہمارے رشتے بہشت مین ہین ہمین اجازت دے کہ انسے باتین کرین حق تعالی حکم فرماویگا تا کہ بہشتی طرف دوزخیون کے دیکھینگے اور اپنی قرابتوالون کو نہین پہچانینگے کہ خلقت انکی متغیر ہوگئی ہوگی لیکن دوزخی انکو پہچانینگے اور نام لے لے پکارینگے اور کھانا پینا ان کا مانگینگے چنانچہ فرماتا ہے وَنَادٰٓى اَصْحٰبُ النَّارِ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ

ان افیضوا علینا من الماء او مما رزقکم الله اور پکارینگے رہنے والے آگ کے بہشت والون کو یہہ کہ ڈالو اوپر ہمارے
پانی سے یا اُس چیز سے کہ روزی دی ہے تمکو اللہ نے قالوا ان الله حرمهما علی الکافرین کہینگے بہشتی جواب
مین انکے تحقیق اللہ نے حرام کیا کہانے پینے کو بہشت کے اوپر کافرونکے الذین اتخذوا دینهم لهوا و لعبا کہ
جنھون نے پکڑا دین اپنے کو تماشا اور کہیل کیونکہ یہہ اپنے عید کے دن گرد کعبے کے آتے تھے اور تالیان بجاتے
تھے اور کہیلتے تھے وغرتهم الحیوة الدنیا اور فریب دیا انکو زندگانی دنیا کی نے نظم دنیا ہے بلا جس سے
راحت لائی ہے یہہ سر پا لاکھہ آفت شیرین ہے بذوق اثر مین سم ہے ظاہر ہے خوشی بمعنی غم ہے ز اشک
حباب ہے نمودار کچھہ اسکو نہین ثبات ای یار مت اسکے فریب مین تو آنا گر حق کو تجھے ہے منہہ دکھانا نہ
فالیوم ننسٰهم کما نسوا لقاء یومهم هذا وما کانوا بایاتنا یجحدون پس آج بھول جاوینگے ہم انکو بیچ
آگ کے جیسا بھول گئے تھے وہ ملاقات اس دن اپنے کی اور جیسے تھے ساتھہ نشانیون ہماری کے انکار کرتے تھے
ولقد جئناهم بکتاب فصلناه علی علم هدی و رحمة لقوم یؤمنون اور البتہ تحقیق لائے ہم انکو پاس
کتاب کے کہ مفصل بیان کیا ہے ہمنے اسکو اوپر علم کے واسطے ہدایت کے اور رحمت کے واسطے اُس قوم کے کہ ایمان لاتے
ہین هل ینظرون الا تاویله نہین انتظار کرتے کافر مگر ظاہر ہونے حقیقت اسکی کا وعدے اور وعید سے یعنے
منتظر ہین کہ جو وعدہ وعید اللہ نے اس کتاب مین کیا ہے وہ سچ ہوتا ہے یا نہین یوم یاتی تاویله یقول
الذین نسوه من قبل جسدن آویگی حقیقت اسکی یعنے ظاہر ہو جاوینگے وعدے اور وعید کے آثار اور وہ دن قیامت کا ہے
کہینگے وہ لوگ جو بھول گئے تھے اسکو پہلے اس سے دنیا مین قد جاءت رسل ربنا بالحق تحقیق آئے تھے رسول
پروردگار ہمارے کے ساتھہ حق کے اور ہمنے جھٹلایا تھا انکو فهل لنا من شفعاء فیشفعوا لنا پس آیا ہین واسطے ہمارے سفارش
کرنیوالے پس شفاعت کرین واسطے ہمارے آج کے دن او نرد فنعمل غیر الذی کنا نعمل یا پھیر جاوین ہم دنیا مین
پس عمل کرین ہم سوا اسکے کہ تھے عمل کرتے یعنے تصدیق کرین نہ تکذیب اور وحدت کے قایل ہون نہ شرک کے پس انکی کوئی
شفاعت کریگا نہ دنیا مین پھیرے جاوینگے قد خسروا انفسهم تحقیق ٹوٹا دیا انھون نے جانون اپنی کو کہ بتون
کے پوجنے مین عمر کھودی وضل عنهم ما کانوا یفترون اور کھو گیا اُنسے جو کچھہ تھے باندھہ لیتے کہ بت
ہمارے شفاعت کرینگے درگاہ خدا مین ان ربکم الله الذی خلق السموات والارض فی ستة ایام تحقیق پروردگار
تمھارا اللہ ہے جسنے پیدا کیا آسمانونکو اور زمین کو بیچ مقدار چھہ دن رات دنیا کے کیونکہ قبل آسمان زمین کے دن کی مدت
کہ طلوع شمس سے غروب تک معین ہے تھی اور تبیان مین ہے کہ چھہ دن ایام آخرت کے ہین کہ ہر روز برابر ہزار
سال دنیا کے ہے لیکن قول اول اصح اور اشہر ہے اور پیدا کرنے ہین اشیا کو ساتھہ تدریج کے باوجود قدرت کے کہ جملہ
کن موجود کر دینا دلیل اختیار قادر مختار ہے اور اشارہ ہے کہ صبر مامور کار ہے جلدی کار شیطان ہے کارہی العجلة

من

من الشیطان والتانی من الرحمان نظیر کام شیطان کا ہے تعجیل اور شتاب خوئی رحمان صبر ہے اور
احتساب خلق کیے ہیں زمین کئے ہفت آسمان با وجود قدرت ایجاد آن یہہ ہی تعلیم سب تاخیر ہے تجھکو سکھلانی
اسنے تدبیر ہے یعنے عجلت سے پکڑنا کام ہے صبر فرما صبر نیک انجام ہے ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ پھر قرار پکڑا اوپر
عرش کے یہہ متشابہات قرآنی سے ہے ایمان ہمارا ہے اسپر اور حقیقت اسکی اللہ ہی جانتا ہے جیسا وہ بے
کیف ہے ویسا ہی استوا اسکا عرش پر بلا کیف ہے بیت ادراک سے وراہے افہام سے ہے برتر دریافت
سے سوا ہے اوہام سے ہے برتر بعضون نے کہا ہے کہ استوا بمعنی قصد ہے یعنے پھر قصد کیا اوپر پیدا کرنے
عرش کے واللہ اعلم یُغْشِی اللَّیْلَ النَّهَارَ یَطْلُبُهٗ حَثِیْثًا ڈھانک دیتا ہے اللہ رات کو بیچ دن کے واسطے
اکتفا احد الضدین کے عکس اسکا نفرمایا والا ڈھانک دیتا ہے ایسے ہی دن کو بیچ رات کے ڈھونڈھتی ہے
رات دن کو شتاب یعنے جلد جلد اسکے پیچھے آتی ہے وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍ بِاَمْرِهٖ
اور پیدا کیا ہے سورج کو اور چاند کو اور ستارے مسخر کئے گئے ساتھ حکم اسکے کے اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ خبردار ہو
واسطے اسکے ہے پیدا کرنا اور حکم کرنا یعنے جو کچھ ہے اسنے بنایا ہے اور وہی تصرف کرتا ہے تَبٰرَكَ اللّٰهُ
رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ بہت برکت والا ہے اللہ پروردگار عالمون کا اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْیَةً پکارو پروردگار
اپنے کو عاجزی سے اور چھپا کر عاجزی نشانی احتیاج کی ہے اور چھپا کر دعا کرنی دلیل اخلاص کی اور محتاج مخلص کو
امیدواری ہے بیت ناامیدی نہین امید ہے یہان کہ مین محتاج مخلص ای یاران سمجھ لیجئے کہ اس آیۃ
مین صریح امر بذکر خفیہ ہے تفسیر امام نجم الدین مین معنی ہین اس آیت کے لکھا ہے کہ ابو موسی اشعری رضی اللہ عنہ نے
روایت کی ہے کہ صحابہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر مین تھے جب بلندی پر چڑھتے تھے تکبیر تہلیل
باواز بلند کہتے تھے حضرت نے فرمایا یا ایہا الناس اربعوا علی انفسکم لستم تدعون اصم ولا غائبا انکم تدعون سمیعا قریبا یعنے ای لوگو نگاہ
رکھو جانون اپنی کو یعنے نعرہ مت کرو دلمین اپنے اللہ کو یاد کرو نہین ہو تم بلاتے بہرے اور غائب کو تحقیق تم بلاتے
ہو سننے والے کو کہ نزدیک تم سے ساتھ علم قدیم اپنے کے ہے اور آیۃ واذکر ربک فی نفسک تضرعا وخیفۃ ودون الجہر من
القول بالغدو والاصال ولا تکن من الغافلین بھی صریح امر بذکر خفیہ ہے اور سوا اسکے جابجا آیات اور احادیث مین امر بذکر خفیہ آیا ہے
اور کہین امر بذکر جہر صریح نہین آیا اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قبل وحی جو غار حرا مین خلوت کی تھی بقول صحیح
ذکر قلبی کرتے تھے نہ ذکر لسانی واللہ اعلم اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ تحقیق اللہ نہین دوست رکھتا حد سے نکل جانے
والون کو کہ دعا مین آواز بلند کرتے ہین اور فریاد کرتے ہین یا دعا ریا سے ملاتے ہین یا دعائے بد حق مین غیر مستحق کے کرتے
ہین یا اللہ سے وہ مانگتے ہین کہ جسکے لائق نہین ہین جیسے رتبہ انبیا اور صعود وَلَا تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا
وَادْعُوْهُ خَوْفًا وَّطَمَعًا اور مت فساد کرو بیچ زمین کے ساتھ کفر کے یا ظلم کے پیچھے درستی اسکی کے ساتھ ایمان کے یا عدل کے

اور پکارو اللہ کو ڈرسے عذاب کے اور طمع سے ثواب کے اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰہِ قَرِیْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِیْنَ تحقیق رحمت اللہ کی نزدیک
ہے نیکی کرنیوالوں سے سمجھ لیجئے کہ نیک کار اور بدکار سب امیدوار رحمت الٰہی کے ہیں اور محسنین اگرچہ بمعنی مطیعین ہے
لیکن سب مومنین اسمین داخل ہیں بیت مین اگرچہ پر خطا ہون کہ جو کام ہے جا ہے ہون امیدوار رحمت کہ وہ منبع وفا
ہے تذکیر قریب کی کہ بیان رحمت ہے واسطے اللہ کے ہے وَهُوَ الَّذِیْ یُرْسِلُ الرِّیٰحَ بُشْرًاۢ بَیْنَ یَدَیْ رَحْمَتِهٖ
اور اللہ وہ ہے جو کہ بھیجتا ہے باؤنکو خوشخبری دینے والین آگے آنے باران رحمت اسکے کے حَتّٰۤى اِذَاۤ اَقَلَّتْ سَحَابًا
ثِقَالًا سُقْنٰهُ لِبَلَدٍ مَّیِّتٍ فَاَنْزَلْنَا بِهِ الْمَآءَ یہان تک کہ جب اٹھاتے ہین باوین بادل بھاری کو ہانک لیجاتے ہین ہم اس
بادل کو واسطے زندہ کرنے شہر مردے کے پس نازل کرتے ہین ہم پانی کو سمجھ لیجئے کہ باد صبا بادل زمین سے اٹھاتی ہے اور باد شمال سب کو جمع
کرتی اور بادل جنوب برسانے لگتی ہے اور باد دبور بعد تھمنے مینہ کے سب کو متفرق کر دیتی ہے واللہ اعلم فَاَخْرَجْنَا
بِهٖ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ پس نکالتے ہین ہم ساتھ اُس پانی کے ہر طرح کے میوے كَذٰلِكَ نُخْرِجُ الْمَوْتٰى لَعَلَّكُمْ
تَذَكَّرُوْنَ جیسی زمین مردہ کو روئیدگی سے زندہ کرتے ہین ہم ایسے ہی نکالینگے ہم مردے کو قبر سے اور احیائے زمین کو
مثل احیائے اموات ہے بیان کی تو کہ تم نصیحت پکڑو اور قیامت پر ایمان لاؤ وَالْبَلَدُ الطَّیِّبُ یَخْرُجُ نَبَاتُهٗ
بِاِذْنِ رَبِّهٖ اور زمین پاک پتھر اور ریت سے کہ لائق زراعت کے ہو نکلتی ہے کھیتی اسکی ساتھ حکم پروردگار اسکے
وَالَّذِیْ خَبُثَ لَا یَخْرُجُ اِلَّا نَكِدًا اور جو زمین کہ ناپاک اور شور ناک ہے نہین نکلتی کھیتی اسکی مگر تھوری کہ اسمین منفعت
کچھ نہین یہہ مثال مومن اور کافر کی ہے دل مومن کا زمین طیب ہے اور دل کافر کا زمین خبیث پس جب باران مواعظ
کلام الٰہی دل مومن پر برستا ہے اشجار طاعات اور عبادات اُس سے روئیدہ ہوتے ہین اور جب کافر استماع سخن حق کرتا ہے
زمین دل اسکی تخم نصیحت قبول نہین کرتی اور کوئی درخت بارور اُس سے نہین اوگتا بیت بارض شور عبث تخم کاری
گل ہے کہ خار خشک نظر آئے جائے سنبل ہے كَذٰلِكَ نُصَرِّفُ الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یَّشْكُرُوْنَ اسیطرح بیان کرتے
ہین ہم نشانیان واسطے اُس قوم کے کہ شکر کرتے ہین نعمت فہم اور ادراک پر اور بہرہ اعتبار اٹھاتے ہین ان مثالون مین فکر کر
لَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَقَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرُهٗ تحقیق بھیجا ہمنے نوح کو کہ پچاس برس کے تھے طرف
قوم اسکی کے کہ اکثر اولاد قابیل کی تھی بت پوجتے تھے پس کہا نوح نے ای قوم میری عبادت کرو اللہ کی نہین واسطے تمھارے
کوئی معبود سوا اسکے پس اسیکا حکم مانو اور عبادت مین اسکے کسی کو شریک نکرو اِنِّیْۤ اَخَافُ عَلَیْكُمْ عَذَابَ یَوْمٍ عَظِیْمٍ تحقیق
مین ڈرتا ہون اوپر تمھارے عذاب دن بڑے سے کہ روز طوفان یا روز قیامت ہے قَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِهٖۤ اِنَّا لَنَرٰىكَ فِیْ ضَلٰلٍ
مُّبِیْنٍ کہا سرداروں نے قوم اسکی سے تحقیق دیکھتے ہین ہم تجھکو ای نوح بیچ گمراہی ظاہر کے کہ ہمکو اپنے خداؤن کی عبادت سے
پھیر کر ایک خدا کی عبادت پر لاتا ہے قَالَ یٰقَوْمِ لَیْسَ بِیْ ضَلٰلَةٌ وَّلٰكِنِّیْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ کہا نوح نے ای قوم میری
نہین مجھکو گمراہی ولیکن مین بھیجا ہوا ہون پروردگار عالمون کیطرف سے اُبَلِّغُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّیْ وَاَنْصَحُ لَكُمْ وَاَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ



مَالَا تَعْلَمُوْنَ پہنچاتا ہون تمکو پیغام پروردگار اپنے کی طرف سے اور خیرخواہی کرتا ہون تمہاری اور جانتا ہون وحی اللہ کی سے کہ مجھہ پر آئی ہے جو کچھہ تم نہین جانتے قوم نوح نے عذاب قوم کا جو تکذیب پیغمبر کی کرتے ہین نہین سُنا تھا اور نہین جانتے ہین جب نام پیغام اور وحی کا سُنا متعجب ہوئے نوح علیہ السلام نے کہا اَوَعَجِبْتُمْ اَنْ جَاۗءَكُمْ ذِكْرٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَلٰي رَجُلٍ مِّنْكُمْ لِيُنْذِرَكُمْ کیا تعجب کرتے ہو تم یہہ کہ آوے تمہارے پاس نصیحت پروردگار تمہارے کیطرف سے اوپر زبان ایکمرد کے تم مین سے تو کہ ڈراوے تمکو مآل کفر اور عصیان سے وَلِتَتَّقُوْا وَلَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ اور تو کہ بچو تم غضب خدا سے اور تو کہ رحمت کئے جاؤ شرک سے بچنے کے سبب سے فَكَذَّبُوْهُ پس جھٹلایا قوم نوح نے نوح کو اور نوح علیہ السلام نے ہلاک قوم کی دعا کی حق تعالی نے حکم کیا تو کہ کشتی بناکر مومنون کو لیکر سوار ہوگئے پھر طوفان آیا سب کافر ہلاک ہوگئے اور نوح علیہ السلام اور جو انکے ساتھہ کشتی مین تھے سلامت رہے فَاَنْجَيْنٰهُ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ فِي الْفُلْكِ پس نجات دی ہمنے نوح کو غرق ہونے سے اور ان لوگون کو کہ ساتھہ اسکے تھے بیچ کشتی کے وہ سب تھے چالیس مرد اور چالیس زن وَاَغْرَقْنَا الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا اور ڈبودیا ہمنے طوفان مین اُن لوگون کو کہ جھٹلاتے تھے نشانیون ہمارے کو کہ وحدانیت کی ہین یا معجزون کو اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا عَمِيْنَ تحقیق وہ تھے قوم اندھے کہ نشانیان ہماری نہین دیکھتے تھے وَاِلٰي عَادٍ اَخَاهُمْ هُوْدًا اور بھیجا ہمنے طرف عاد کے بھائی انکے ہود کو سمجھہ لیجئے کہ عاد جسکی طرف قبیلہ منسوب ہے وہ پدر چہارم ہود ہے اور عاد بن عوص بن ارم ارفخشد بن سام بن نوح ہے اس قول پر ہود ابن عم قبیلہ عاد ہے اور قبیلہ عاد کے لوگ بڑے بڑے قد والے تھے تمام روے زمین مین مثل انکے قبیلہ عظیم تھا اور مال بہت رکھتے تھے اور بتون کو پوجتے تھے حق تعالی نے ہود کو اونپر بھیجا پس ہود علیہ السلام نے انکو طرف حق کے دعوت کی قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ کہا اے قوم میری عبادت کرو اللہ کی اور اسکے یگانگی کے قایل ہو نہین واسطے تمہارے کوئی معبود سوا اسکے اور بت لائق عبادت کے نہین ہین اَفَلَا تَتَّقُوْنَ کیا پس نہین ڈرتے عذاب خدا سے قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖٓ اِنَّا لَنَرٰىكَ فِيْ سَفَاهَةٍ کہا سرداروں نے جو کافر ہوئے تھے قوم اسکی مین سے کیونکہ بعضے اشراف قوم اسکی مین سے مسلمان بھی تھے جیسے مرثد بن سعد اور تابعین اسکے لیکن کافرون نے کہا تحقیق ہم دیکھتے ہین تجھکو بیچ بیوقوفی کے کہ دین قدیم کو چھوڑ کر دین نیا اختیار کرتا ہے وَّاِنَّا لَنَظُنُّكَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ اور تحقیق ہم البتہ گمان کرتے ہین تجھکو جھوٹھون سے قَالَ يٰقَوْمِ لَيْسَ بِيْ سَفَاهَةٌ وَّلٰكِنِّيْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ کہا ہود نے اے قوم میری نہین مجھکو بیوقوفی ولیکن مین رسول ہون پروردگار عالمون کی طرف اُبَلِّغُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّيْ وَاَنَا لَكُمْ نَاصِحٌ اَمِيْنٌ پہنچاتا ہون مین تمکو پیغام پروردگار اپنے کیطرف سے اور مین واسطے تمہارے خیرخواہ ہون امانت والا سچا اَوَعَجِبْتُمْ اَنْ جَاۗءَكُمْ ذِكْرٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَلٰي رَجُلٍ مِّنْكُمْ لِيُنْذِرَكُمْ کیا تعجب کیا تمنے یہہ کہ آئی تمہارے پاس نصیحت پروردگار تمہارے کی طرف سے اوپر زبان ایکمرد کے تم مین سے تو کہ ڈراوے تمکو عذاب الہی سے وَاذْكُرُوْٓا اِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَاۗءَ مِنْۢ بَعْدِ قَوْمِ نُوْحٍ وَّزَادَكُمْ فِي

الخلق بسطة اور یاد کرو نعمت خدا کو جبوقت کہ کیا تمکو جانشین پیچھے ہلاک قوم نوح کے اور زیادہ کیا تمکو بیچ
پیدائش کے پھیلاو یعنے قد تمھارے لنبے کئے لکھا ہی کہ چھوٹے قد والا انکا ساٹھہ گز کا تھا اور بڑے قد والا سو گز کا
فاذکروا الاء اللہ لعلکم تفلحون پس یاد کرو نعمتون اللہ کی کو تو کہ تم فلاح پاؤ قالوا اجئتنا لنعبد اللہ وحدہ
ونذر ماکان یعبد اباؤنا کہا انھون نے ہود علیہ السلام کو کیا آیا ہی تو ہمارے پاس اسواسطے کہ عبادت کرین
ہم اللہ اکیلے کی اور چھوڑ دیوین جو کچھہ کہ عبادت کرتے تھے باپ ہمارے بتون کی ہم کسی طرح بتون کی عبادت نہین
چھوڑنیکے اور تو جو ہمین عذاب سے ڈراتا ہی فاتنا بما تعدنا ان کنت من الصادقین پس لے آ ہمارے
پاس جو کچھہ کہ تو وعدہ دیتا ہی ہمکو اگر ہی تو سچون سے بیچ عذاب آنے کے قال قد وقع علیکم من ربکم رجس
وغضب کہا ہود علیہ السلام نے کہ تحقیق واقع ہوا اوپر تمھارے پروردگار تمھارے سے عذاب اور غصہ اتجادلوننی فی اسماء کیا جھگڑا کرتے ہو تم مجھہ سے بیچ کاموں ان ناموں کے کہ ہر ایک کا نام رکھہ لیا تھا کسی کو سقیہ
کہتے تھے اس گمان سے کہ مینہہ یہی برساتا ہی کسیکو حافظہ کہتے تھے اس ظن سے کہ سفر مین نگہبانی کرتا ہی ایسے
رازقہ اور سالمہ اور اور یہہ اسم ہی تھے فقط بے مسمی کیونکہ بت پتھر تھے قدرت کچھہ نہین رکھتے تھے پس ہود علیہ
السلام نے کہا کہ تم جھگڑتے ہو مجھہ سے ان چیزون مین کہ جہل کے سبب سمیتموھا انتم واباءکم ما نزل اللہ
بھا من سلطان رکھہ لئے ہین وہ نام تمنے اور باپون تمھارے نے اُتاری نہین اللہ نے ساتھہ جائز ہونے
عبادت انکی کے کچھہ دلیل اور جو حق ظاہر ہو گیا اور تم نہین مانتے فانتظروا انی معکم من المنتظرین پس منتظر
رہو نزول عذاب کے تحقیق مین بھی ساتھہ تمھارے منتظر رہنے والون سے ہون لکھا ہی کہ تین برس مینہہ
نہ برسا قحط پڑا اور اُس زمانے مین دستور تھا کہ جب کچھہ بلا نازل ہوتی تھی تو متوجہ اُس مقام کیطرف ہوتے تھے
جہان اب کعبہ شریفہ ہی اور وہان ٹیلہ ریگ سرخ کا تھا وہین مسلم اور مشرک سب جاتے تھے اور دعا کرتے
تھے مطلب انکا حاصل ہوتا تھا پس قوم عاد سفر کو تیار ہوی قیل ابن عنز اور مرثد بن سعد ستر آدمی اُس قبیلے
کے ساتھہ لیکر مکے کو گئے معاویہ بن بکر کے پاس کہ اولاد عملیق سے تھا اور وہ اُن دنون مکے کا حاکم تھا جا اُترے
مہمانی کھائی اور اجازت چاہی کہ موضع سعین مین جاکر دعا کرین مرثد کہ رؤسا عاد سے تھا اور ہود علیہ السلام
پر ایمان لاچکا تھا کہنے لگا کہ انکی دعا سے مینہہ نہین برسیگا جب تک ہود علیہ السلام کی اطاعت نکرینگے سب نے
معاویہ سے کہا کہ مرثد کو بند کر کر یہین رکھو موضع دعا مین نجانے دو اور قیل ابن عنز قوم کو لئے ہوئے وہان گیا اور دعا
کرنے لگا کہ الہی قوم عاد پر مینہہ برسا جیسا یہہ چاہتے ہین اُسوقت تین ٹکڑے بادل کے ایک سرخ ایک سفید ایک
سیاہ نمود ہوئے اور آواز آئی کہ اے قیل ان تینون مین سے جون سا ٹکڑا چاہے اپنی قوم کے واسطے اختیار
کرلے اُسنے ابر سیاہ لیا کہ بہت برستا ہی اور مکے سے نکلکر اپنے شہر کو چلا جب وہان پہنچا سب عادی خوش ہوئے کہ اور

اپنے گھرون سے نکلے عذاب الہی اُنپر نازل ہوا آٹھ دن رات باد صرصر چلی سب ہلاک ہو گئے ہود علیہ السلام اور جو
اُنپر ایمان لائے تھے سلامت رہے فَاَنْجَيْنٰهُ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا پس نجات دی ہمنے ہود کو اور ان لوگون کو جو
ساتھ اسکے تھے یعنے اُسپر ایمان لائے ساتھ مہربانی کے اپنی طرف سے وَقَطَعْنَا دَابِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا

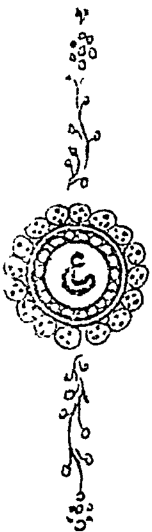


وَمَا كَانُوْا مُؤْمِنِيْنَ اور کاٹ ڈالی ہمنے جڑ اُن لوگون کی کہ جھٹھلاتے تھے نشانیون ہماری کو اور نتھے ایمان والون
سے وَاِلٰى ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا اور بھیجا ہمنے طرف قبیلہ ثمود کے بھائی اُنکے صالح کو سمجھ لیجیے کہ یہہ ایک قبیلہ
عرب مین تھا کہ منسوب ساتھ ثمود بن عاد بن ارم بن سام بن نوح کے تھا بت پرستی کرتا تھا اور درمیان ولایت حجاز
اور شام کے کہ حجر کہ ایک جگہہ تھی وہان رہتا تھا اور حضرت صالح بھی ثمود کی اولاد سے تھے سات واسطون سے
قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ کہا صالح نے ای قوم میری عبادت کرو اللہ لا شریک کی نہین
واسطے تمھارے کوئی معبود مستحق عبادت کے سوا اُسکے قوم ثمود نے کہ بہت تھے اور مال بہت رکھتے تھے اور قوت والے
تھے حضرت صالح کو جھٹھلایا اور کہا کہ کچھہ معجزہ دکھاؤ تو ایمان لاوین اُنھون نے کہا کیا کہا کل ہم بھی اپنے بتون کو آراستہ
کر کر نکالینگے اور تم بھی نکلکر صحرا کو چلیو ہم اپنے بتون سے دعا کرینگے تم اپنے خدا سے کیجو جسکی دعا قبول ہوئے اُسکی
دوسرے متابعت کرینگے دوسرے دن یونہین کیا اُنھون نے بہتیرے بتون سے دعا کی کچھہ نہوا شرمندہ اور رسوا ہوے
جندع بن عمرو نے کہ اشراف قبیلہ ثمود سے تھا اشارہ طرف ایک پتھر کے کر کے کہ صحرا مین اکیلا پڑا تھا کہا ای صالح اس پتھر
سے واسطے ہمارے ناقہ برابر شتر بختی کے نکال دے صالح علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر اللہ میرا اپنی قدرت کاملہ سے ایسا
ہی ناقہ اس پتھر سے پیدا کرے تو تم کیا کرو کہا ہم ایمان لاوین اور عبادت تیرے خدا کی کرین اس شرط پر قسم کھائی صالح علیہ
السلام نے دو رکعت نماز پڑھکر دعا کی وہین پتھر حرکت مین آیا جیسی اونٹنی وقت جننے کے نالہ کرتی اسیطرح آواز کر کر پھٹ گیا
اور ناقہ کلان موافق مدعائے قوم کے نکل آیا اور اسیوقت اُسسے ایک بچہ پیدا ہوا اُسیکے مثل سب نے دیکھا جندع ایمان لایا
اور باقی اشراف قوم ثمود کے انکار کرنے لگے اور گمراہی مین پھنسے رہے پھر وہ ناقہ درمیان قوم کے رہا پھرتا چرتا تھا اور پانی
کنوؤن کا ایکدن درمیان پیتا تھا بعد ظہور اس معجزے کے صالح علیہ السلام نے کہا ای قوم میری قَدْ جَآءَتْكُمْ بَيِّنَةٌ
مِّنْ رَّبِّكُمْ تحقیق آئی تمھارے پاس دلیل روشن پروردگار تمھارے سے بکمال قدرت اُسکی پر اور صحت نبوت میری پر
هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ یہہ ہے اونٹنی اللہ کی اضافت واسطے تخصیص کی کی گئی کہ محض اُسکی قدرت سے صخرہ کاتبہ سے
نکلی لَكُمْ اٰيَةً فَذَرُوْهَا تَاْكُلْ فِيْٓ اَرْضِ اللّٰهِ وَلَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ فَيَاْخُذَكُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ واسطے تمھارے نشانی اور معجزہ پیغمبری
میری کے پس چھوڑ دو اسکو کہ کھاوے گیاہ بیچ زمین خدا کے اور مت ہاتھ لگاؤ اُسکو ساتھ برائی کے پس پکڑیگا تمکو عذاب
درد دینے والا سمجھ لیجیے کہ استحقاق عذاب بواسطہ ضرر ناقہ نہین بلکہ بر بنائے اُنکے کفر پر کہ بعد مشہود معجزے کے انکار
کیا اور کوچین ماری ناقہ کی دلیل کفر اُنکے کی ہے وَاذْكُرُوْٓا اِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَآءَ مِنْۢ بَعْدِ عَادٍ اور یاد کرو تمکو

خدا کی جس وقت کیا تمنے تمکو جانشین بیچ زمین کے پیچھے ہلاک کرنے قوم عاد کے وَبَوَّاَكُمْ فِي الْاَرْضِ تَتَّخِذُوْنَ مِنْ سُهُوْلِهَا
قُصُوْرًا وَّتَنْحِتُوْنَ الْجِبَالَ بُيُوْتًا اور جگہہ دی تمکو بیچ زمین حجر کے بنا لیتے ہو زمین نرم اسکی سے محل گرمیون کے واسطے
اور تراش لیتے ہو پہاڑ کو گھر واسطے جاڑون کے فَاذْكُرُوْٓا اٰلَاۗءَ اللّٰهِ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ پس یاد کرو نعمتین
اللہ کی کہ متمکن کیا زمین پر اور کوہ تراشنے کی قوت دی اور مت پھرو بیچ زمین حجر کے فساد کرتے ہوئے انھون نے صالح
علیہ السلام کے جواب سے اعراض کیا اور مومنون سے کہنے لگے چنانچہ حق تعالی فرماتا ہے قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا مِنْ
قَوْمِهٖ لِلَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِمَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ اَتَعْلَمُوْنَ اَنَّ صٰلِحًا مُّرْسَلٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ط کہا سردارون
نے جو تکبر کرتے تھے قوم صالح علیہ السلام سے واسطے ان لوگون کے جو ناتوان کئے گئے تھے واسطے انکے جو ایمان لائے
تھے کیا تمھین یقین ہے یہہ کہ صالح بھیجا ہوا ہے پروردگار اپنے کی طرف سے اور یہہ بات ٹھٹھے بازی سے کہتے تھے قَالُوْٓا
اِنَّا بِمَآ اُرْسِلَ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ کہا ان ناتوانون نے تحقیق ہم ساتھ اس دین کے کہ بھیجا گیا ہے صالح ایمان لانیوالے
ہین قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا بِالَّذِيْٓ اٰمَنْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ کہا ان لوگون نے کہ تکبر کیا تھا ایمان لانے سے خدا
و پیغمبر پر تحقیق ہم ساتھ اس چیز کے کہ ایمان لائے ہو تم ساتھ اسکے کفر کرنیوالے ہین لکھا ہے کہ تمام لوگ قوم کے ناقے سے تنگ
آئے کہ اپنی نوبت کے دن تمام پانی کنوے کا پی جاتا تھا انکے جانور پیاسے رہتے تھے دوسرے تابستان مین یہہ ظہر وادی کو جاتا
تھا چارپائے تمام قوم کے ڈر کر بطن وادی کو نکل جاتے تھے اور زمستان مین یہہ بطن وادی کو جاتا تھا چارپائے خوف
کھا کر ظہر وادی کو بھاگ جاتے تھے ان باتون سے سب قوم کو ضرر پہنچا تھا آخر عنیزہ اور صدوقہ دو عورتین تھین مواشی
انکے بہت تھے انھون نے قدار بن سالف اور مصدع بن دہر کو کھڑا کیا کہ ناقے کے پاؤن کاٹ ڈالین قصہ اسکا بہ
تفصیل آگے آویگا انشاء اللہ تعالی پس ناقے کا مارنا سبب نزول عذاب کا ہوا انپر چنانچہ حق تعالی فرماتا ہے فَعَقَرُوا
النَّاقَةَ وَعَتَوْا عَنْ اَمْرِ رَبِّهِمْ پس پاؤن کاٹے اونٹنی کے اور سرکشی کی حکم پروردگار اپنے سے وَقَالُوْا يٰصٰلِحُ
ائْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ اور کہا کھلی سے ای صالح لا ہمارے پاس جو وعدہ دیتا ہے تو ہمکو عذاب
کا اگر ہے تو پیغمبرون سے فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ پس پکڑا انکو سبب مارنے ناقے کے
زلزلے نے بعد سننے آواز ہولناک کے پس فجر کو تھے بیچ گھرون اپنے کے اوندھے منہہ مرے ہوئے فَتَوَلّٰى عَنْهُمْ
پس منہہ پھیرا صالح علیہ السلام نے انسے جب انھون نے ناقے کو مارا اور اللہ تعالی نے فرمایا کہ مین قوم ثمود کو ساتھ
صیحہ جبرئیل کے زلزلے مین ہلاک کرونگا وَقَالَ يٰقَوْمِ لَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ رِسَالَةَ رَبِّيْ وَنَصَحْتُ لَكُمْ وَلٰكِنْ لَّا تُحِبُّوْنَ النّٰصِحِيْنَ
اور کہا حیرت سے ای قوم میری تحقیق پہنچا دیا تھا تمکو مین نے پیغام پروردگار اپنے کا اور خیرخواہی کی تھی مین واسطے
تمھارے وقت وعظ کے ولیکن نہین تم دوست رکھتے خیرخواہی کرنیوالون کو کہ تمھین مہربانی سے ایمان کی طرف بلاوین
اور متابعت کرنی نفس اور شیطان کی سے منع کرین وَلُوْطًا اور یاد کر ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم لوط علیہ السلام کو

اذ قال

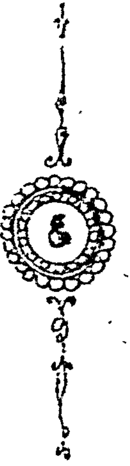
بن آزر بن ناحور کو کہ برادر زادہ ابراہیم علیہ السلام کا تھا لکھا ہے کہ جب ابراہیم علیہ السلام شام کو گئے لوط علیہ السلام
بھی اُنکے ساتھ تھے حق تعالیٰ نے اُنکو پیغمبری دی اور موتفکات کو بھیجا کہ پانچ شہر تھے سدوما اور عاموراور داوما اور صبا بوا
اور سعو واہر شہر مین چار ہزار آدمی تھے لوط علیہ السلام سدوما مین آئے وہ بڑا شہر تھا اور انتیس برس وہان رہے اور
لوگونکو دعوت طرف حق کے کرتے رہے نیکیون کا امر کرتے تھے فواحش سے منع کرتے تھے ایک اُنکی فواحش سے
لواطت تھی کہ حق تعالیٰ نے اس اُمت کو مآل کار اُنکے سے خبر دی اور فرمایا کہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم یاد کر
قصہ لوط علیہ السلام کا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ جسوقت کہا نے
اُسنے واسطے قوم اپنی کے کہ شہر سدوما مین رہتے تھے اور لوط علیہ السلام درمیان اُنہین کے تھے کیا کرتے ہو تم
بیحیائی یعنے لواطت کہ نہین پہلے کیا تم سے اسکو کسی نے عالمون مین سے اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِّنْ دُوْنِ
النِّسَآءِ تحقیق تم لاتے ہو تم مردون کے پاس شہوت سے سوا عورتون کے کہ مباح کین ہین تمپر پس تم راہ حق پر
نہین ہو بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ بلکہ تم قوم ہو حد سے نکل جانیوالے وَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖٓ اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اَخْرِجُوْهُمْ
مِّنْ قَرْيَتِكُمْ اور نتھا جواب قوم لوط کا مگر یہہ کہتے تھے بعضے سدوما کے لوگ بعضون کو نکال دو لوط کو اور
بیٹون اُسکے کو اور اُن لوگون کو جو اُسپر ایمان لائے ہین بستی اپنی سے یعنے سدوما سے اِنَّهُمْ اُنَاسٌ يَّتَطَهَّرُوْنَ
تحقیق وہ ایک لوگ ہین بہت پاک رکھتے ہین آپکو بیحیائیون سے یعنے اس عمل لواطت مین ساتھ ہمارے شفیق
نہین حق تعالیٰ نے جواب اُنکا نہ پسند کیا اور عذاب اُنپر اُتارا چنانچہ تفصیل اسکی آویگی اور جو عذاب آیا فَاَنْجَيْنٰهُ
وَاَهْلَهٗ پس نجات دی ہمنے لوط کو اور لوگون اُسکے کو اِلَّا امْرَاَتَهٗ مگر عورت اُسکی کو کہ واہلہ نام تھا ظاہر اسلام
رکھتی تھی اور دلمین کفر اور کافرون کو انکار پر لوط علیہ السلام کے رغبت دلاتی تھی كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ تھی پیچھے
راہ جانیوالی گھر مین اپنے یعنے لوط علیہ السلام جو وہان سے نکلے وہ ساتھ نہ گئی وہین رہی اور سب قوم کے ساتھ ہلاک
ہوئی وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَّطَرًا اور برسایا ہمنے اوپر کفار قوم لوط کے مینہہ پتھرونکا فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ
الْمُجْرِمِيْنَ پس دیکھ کیونکر ہوا آخر کام گنہگارونکا وَاِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا اور بھیجا ہمنے طرف اولاد مدین کے
کہ پسر ابراہیم خلیل اللہ کا تھا بھائی اُنکے شعیب کو کہ بیٹا ملیک بن یشجر بن مدین تھا قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ
مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ کہا شعیب نے ای قوم میری عبادت کرو اللہ کی نہین واسطے تمھارے کوئی لائق عبادت کے
سوا اسکے قَدْ جَآءَتْكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ تحقیق آئی تمھارے پاس دلیل روشن پروردگار تمھارے سے سمجھئے کہ
معجزہ شعیب علیہ السلام کا قرآن شریف مین کہین مذکور نہین اور نہ ظاہر حدیث مین ہے مگر آیات باہرات مین
کہ معجزات انبیا کے بیان کئے ہین لکھا ہے کہ حضرت شعیب علیہ السلام جب چاہتے تھے کہ کوہ بلند پر چڑھین کوہ پست
ہو جاتا تھا آپ باسانی چڑھ جاتے تھے پھر وہ بلند ہو جاتا تھا اور قوم والے شعیب علیہ السلام کے دو پیمانے رکھتے تھے



ایک کم ایک زیادہ کم سے دیتے تھے زیادہ سے لیتے تھے باوجود کفر کے خیانت کیل اور وزن میں بھی کرتے تھے حضرت
شعیب نے انکو کہا میں تمکو طرف خدا کے بلاتا ہوں اور معجزہ دکھاتا ہوں فَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَاءَهُمْ
پس پورا کرو پیمان اور تول کو اور مت کم کرو لوگوں کو چیزیں انکی یعنے خرید و فروخت میں خیانت نکرو وَلَا تُفْسِدُوْا
فِي الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا اور مت فساد کرو بیچ زمین کے ساتھ کفر اور خیانت کے پیچھے درستی اسکی کے
کہ انبیا کے آنے سے اور کتابوں کے اترنے سے ہوئی ہے ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ یہہ جو میں تمکو کہتا ہوں
بہتر ہے واسطے تمھارے اگر ہو تم ایمان لانیوالے اور قوم شعیب تول ناپ میں خیانت تو کرتے ہی تھے راہ بھی لوٹتے تھے
سو اس سے بھی منع فرمایا وَلَا تَقْعُدُوْا بِكُلِّ صِرَاطٍ تُوْعِدُوْنَ اور مت بیٹھا کرو ہر راہ میں واسطے لوٹنے کے ڈراتے
ہو لوگوں کو لکھا ہے کہ وہ سر راہ بیٹھتے تھے جو شعیب علیہ السلام کے پاس جاتا اسے ڈراتے تھے اور منع کرتے تھے سو
حضرت شعیب نے فرمایا کہ راہوں میں مت بیٹھو کہ طالبان حق کو ڈراتے ہو وَتَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِهٖ
وَتَبْغُوْنَهَا عِوَجًا اور بند کرتے ہو راہ حق کی سے اسکو جو ایمان لاوے ساتھ اللہ کے اور چاہتے ہو واسطے اسکے کجی
وَاذْكُرُوْا اِذْ كُنْتُمْ قَلِيْلًا فَكَثَّرَكُمْ اور یاد کرو نعمت خدا کی کو جس وقت تھے تم تھوڑے پس بہت کیا تمکو اللہ نے کہ برکت
دی تمھارے مال میں اور اولاد میں لکھا ہے کہ مدین بن ابراہیم علیہ السلام نے لوط علیہ السلام کی بیٹی سے نکاح کیا تھا
اس سے اولاد بہت ہوئی اور تونگر ہوئے سو شعیب علیہ السلام نے اس نعمت کو یاد دلوایا اور کہا وَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ
الْمُفْسِدِيْنَ اور دیکھو کیونکر ہوا آخر کام فساد کرنیوالوں کا پہلی امتوں میں سے کہ قوم نوح اور عاد اور ثمود اور ہود اور قوم لوط
تھے پس شعیب علیہ السلام نے مومنوں کو کہا وَاِنْ كَانَ طَآئِفَةٌ مِّنْكُمْ اٰمَنُوْا بِالَّذِيْٓ اُرْسِلْتُ بِهٖ وَطَآئِفَةٌ لَّمْ يُؤْمِنُوْا
اور اگر ہے ایک جماعت تم میں سے ایمان لائی ساتھ اس چیز کے کہ بھیجا گیا ہوں میں ساتھ اسکے اور ایک جماعت نہیں ایمان
لائی سمجھ لیجئے کہ قوم مدین سے بعضے ایمان لائے تھے اور بعضے نہیں ایمان لائے تھے اور کہتے تھے کہ قوت اور ثروت
ہمیں ہے نہ مومنوں کو پس حق ہماری طرف ہے اگر حق مومنوں کیطرف ہوتا تو چاہئے تونگر وہی ہوتے پس شعیب علیہ
السلام نے کہا کہ تم دو گروہ ہوئے ہو فَاصْبِرُوْا حَتّٰى يَحْكُمَ اللّٰهُ بَيْنَنَا پس صبر کرو یہاں تک کہ حکم کرے اللہ درمیان
دو گروہ کے وَهُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ اور اللہ ہے بہتر حکم کرنیوالا ہے مصرعہ حکم میں اسکے راہ قیاس و مداہنہ نہیں قَالَ
الْمَلَاُ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لَنُخْرِجَنَّكَ يٰشُعَيْبُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَكَ مِنْ قَرْيَتِنَآ اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِيْ
مِلَّتِنَا کہا سرداروں انکے نے جو تکبر کرتے تھے اللہ کی عبادت سے قوم شعیب علیہ السلام کی سے پیچھے انکار کرنے دعوت
اسکی سے البتہ نکال دینگے ہم تجھکو اے شعیب اور ان لوگوں کو جو ایمان لائے ہیں ساتھ تیرے بستی اپنی سے یا
پھر آؤگے تم بیچ دین ہمارے کے کہ کفر ہے قَالَ اَوَلَوْ كُنَّا كٰرِهِيْنَ کہا شعیب نے ہمیں کفر کی طرف پھیر لاتے ہو اور اگرچہ
ہوویں ہم ناخوش سمجھ لیجئے کہ حضرت شعیب کافر نتھے کہ عود کرنے کو طرف کفر کے انکو کہا مگر یہہ کہ مومنوں کے ساتھ



مالک پر بسبب تغلیب کہا چنانچہ کشاف والے نے لکھا ہے اسیواسطے حضرت شعیب نے جواب بھی اُسی وتیرے
پر دیا کہ ہم کیونکر تمہارے دین مین پھر آوین کہ ہم ناخوش مین اُس سے پس اگر پھر آوین ہم تمہاری ملت مین اور خدا کا
شریک پیدا کرین اور واقع مین نہین ہے قَدِ افْتَرَيْنَا عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا تحقیق باندھ لیا ہے ہمنے اوپر اللہ کے جھوٹھ
لکھا ہے کہ قوم شعیب والے جانتے تھے کہ اللہ نے امر کیا کہ اس طریق پر رہو اسیواسطے ملت کہتے تھے سو شعیب علیہ
السلام نے کہا کہ عود تمہاری ملت پر کرنا اور اعتقاد کرنا کہ اسپر رہنے کو اللہ نے کہا افترا ہے اللہ پر اِنْ عُدْنَا فِيْ
مِلَّتِكُمْ بَعْدَ اِذْ نَجّٰنَا اللّٰهُ مِنْهَا اگر پھر آوین ہم یعنے قوم والے ہمارے جو ایمان لائے ہین بیچ دین تمہارے پیچھے
اسکے کہ نجات دی اللہ نے ملت تمہاری سے پس جھوٹھ باندھنے والے ہون اللہ پر وَمَا يَكُوْنُ لَنَآ اَنْ نَّعُوْدَ فِيْهَآ اِلَّا
اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّنَا اور نہین لائق ہمکو یہہ کہ پھر آوین ہم بیچ ملت کفر کے مگر جو چاہے اللہ پروردگار ہمارا وَسِعَ رَبُّنَا كُلَّ
شَيْءٍ عِلْمًا سما لیا ہے پروردگار ہمارے نے ہر چیز کو علم مین یعنے اسکے علم نے احاطہ کر لیا ہے سب چیز کو وہ جانتا ہے
آخر کام ہر کسیکا ایمان اور کفر اور ارتداد اور نفاق سے اور تمہارے ڈرانے سے کہ مومنون کو نکال دینگے ہم نہین
ڈرتے عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا اوپر اللہ کے توکل کیا ہمنے اور اپنا سب کام اسکو سونپا پھر شعیب علیہ السلام نے اُن سے
منہہ پھیر کر جناب الٰہی مین دعا کی رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَاَنْتَ خَيْرُ الْفٰتِحِيْنَ اے پروردگار ہمارے
حکم کر درمیان ہمارے اور درمیان قوم ہماری کے ساتھ حق کے اور تو بہتر حکم کرنیوالا ہے وَقَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
مِنْ قَوْمِهٖ لَئِنِ اتَّبَعْتُمْ شُعَيْبًا اِنَّكُمْ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ اور کہا سرداروں نے جو کافر ہوے قوم شعیب علیہ السلام
کی سے اور لوگون سے یعنے جو ایمان لائے تھے اگر پیروی کرو تم شعیب کی بیچ دین اُسکے کے اور اپنی ملت کو چھوڑ دو
تحقیق تم اسوقت ٹوٹا پانیوالے ہو کہ آئین قدیم ترک کر کے دین جدید مین آؤ اور اپنے باپ دادے کے روش سے منہہ پھیراؤ اور
سرداروں کافروں نے قوم کفار اپنے سے بھی کہا کہ جو دین اپنا ترک کروگے زیان مین پڑوگے کیونکہ نفع ہمارا کم بیچنے مین ہے
اور اس سے شعیب منع کرتے ہین پس انکا کہا نا نو اور کفر اور خیانت سے باز رہو فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ پس پکڑا انکو
زلزلے نے سورہ ہود مین مذکور ہے کہ اہل مدین صیحہ سے ہلاک ہوے سو اسکی تطبیق یہہ ہے کہ آواز ہی سے زلزلہ پیدا ہوا
کیونکہ زلزلہ بغیر صیاح اور ریاح کے نہین ہوتا حدیث مین آیا ہے کہ جبرئیل علیہ السلام نے فریاد کی زلزلہ شہر مین پڑا
سب لرزے مین آگئے فَاَصْبَحُوْا فِيْ دَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ پس فجر لُٹے بیچ گھروں اپنے کے اوندھے منہہ مرے ہوے
الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا شُعَيْبًا كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا اَلَّذِيْنَ كَذَّبُوْا شُعَيْبًا كَانُوْا هُمُ الْخٰسِرِيْنَ جنھوں نے جھٹلایا شعیب
کو ہلاک ہوے گویا کہ نہ بسے تھے بیچ اُس شہر کے جنھوں نے جھٹلایا شعیب کو ہوے وہی ٹوٹا پانیوالے دنیا اور عقبی مین
لکھا ہے کہ شعیب علیہ السلام عذاب آتے دیکھ کر اس شہر سے نکلنے لگے فَتَوَلّٰى عَنْهُمْ وَقَالَ يٰقَوْمِ لَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ رِسٰلٰتِ
رَبِّيْ وَنَصَحْتُ لَكُمْ پس منہہ پھیرا کافروں سے اور کہا اے قوم میری تحقیق پہنچایا مین نے تمکو پیغام پروردگار اپنے کا



اور خیر خواہی کی واسطے تمھارے مہربانی سے بعضون نے کہا ہے یہہ خطاب بعد ہلاک اُنکے کے تھا جیسے ہمارے پیغمبر
صلے اللہ علیہ وسلم نے بعد قتل کے کفار بدر کو خطاب فرمایا اور شعیب علیہ السلام نے بعد اظہار حسرت اور افسوس کے
اپنی قوم کی تسلی کر کر کہا فَكَيْفَ اٰسٰى عَلٰى قَوْمٍ كٰفِرِيْنَ پس کیونکر غم کھاؤن اوپر قوم کافرون کے کہ میری تصدیق نکری
سمجھ لیجیے کہ حق تعالی بعد قصے پہلی امتون کے اور ہلاک ہونے اُنکے کے سبب جھٹلانے پیغمبرون کے کفار قریش کو
تہدید کرتا ہے اور فرماتا ہے وَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْ قَرْيَةٍ مِّنْ نَّبِيٍّ اِلَّآ اَخَذْنَآ اَهْلَهَا بِالْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ لَعَلَّهُمْ
يَضَّرَّعُوْنَ اور نہین بھیجا ہمنے بیچ کسی بستی کے کوئی نبی کہ اُسکو جھٹلایا مگر پکڑا ہمنے لوگون اُس بستی کے کو ساتھ فقر کے
اور مرض کے تو کہ وہ عاجزی کرین اور نصیحت قبول کر کر ایمان لیوے پیغمبر پر لاوین تو کہ بلا دفع ہوا اور جب سختی اور زحمت
سے وہ راہ پر نہ آئے تو عتاب اور راحت مین مبتلا کیا ہمنے ثُمَّ بَدَّلْنَا مَكَانَ السَّيِّئَةِ الْحَسَنَةَ حَتّٰى عَفَوْا پھر بدل ڈالی ہمنے
جگہہ برائی کے بھلائی یہان تک کہ زیادہ ہوے مال مین اور رجال مین پھر بھی کفران کرنے لگے وَّقَالُوْا قَدْ مَسَّ اٰبَآءَنَا
الضَّرَّآءُ وَالسَّرَّآءُ اور کہنے لگے کہ یہہ راحت اور نعمت جگہہ زحمت اور نقمت کی عادت دھر اور طبیعت زمانہ سے ہے تحقیق
لگی تھی باپون ہمارے کو شدت اور راحت یعنے زمانہ گذشتہ مین کبھی قحط تھا کبھی فراخی کبھی صحت تھی کبھی بیماری کبھی غم
تھا کبھی شادی کچھہ کفر اور ایمان پر یہہ باتین نہین ہین پس ہم جس طریق پر چلے آئے ہین اُسی پر رہینگے جب ناشکری
پر قائم ہو گئے فَاَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ پس پکڑا ہمنے انکو ناگہان اور وہ نہ جانتے تھے کہ عذاب اُتر نازل
ہوگا یہہ بڑی حسرت ہے اُس سے کہ مقدمات عذاب کے دیکھین اور سمجھہ لین کہ عذاب اُترتا ہے وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰٓى
اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَرَكٰتٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اور اگر لوگ اُن بستیون کے جنپر عذاب آیا یا مکے والے اور گرد
اُسکے کے ایمان لاتے اور پرہیزگاری کرتے شرک اور مخالفت پیغمبر سے البتہ کھولتے ہم اوپر اُنکے برکتین آسمانون سے اور زمین
سے کہ آسمان سے مینہہ برساتے اور زمین سے نبات اُگاتے یا آسمان سے ساتھہ قبول کرنے دعوات کے اور زمین سے ساتھہ بر لانے
حاجات کے وَلٰكِنْ كَذَّبُوْا فَاَخَذْنٰهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ولیکن جھٹلایا اُنھون نے پیغمبرون ہمارے کو پس پکڑا ہمنے اُنکو ساتھہ
اُس چیز کے کہ تھے وہ کسب کرتے کفر اور عصیان سے حقائق سلمی مین ہے کہ اگر بندے ایمان لاتے وعدون پر صبر اور
ڈرتے خلاف کرنے امر صبر سے دلون کو اُنکے ساتھہ نور مشاہدے اپنے کے روشن کرتا مین کہ برکت اسکی عبارت اس سے
ہے اور جوارح اور اعضا کو اُنکی اپنے خدمت سے آراستہ کرتا کہ برکت زمین کی اشارت اُسے ہے جیت جبہ سا سجدہ حق مین
جو تو دم بھر ہوتا بدن آراستہ اور قلب منور ہوتا اَفَاَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰٓى اَنْ يَّاْتِيَهُمْ بَاْسُنَا بَيَاتًا وَّهُمْ نَآئِمُوْنَ پس نڈر
ہو گئے ہین رہنے والے مکے اور گرد اُسکے کے بعد اِسکے کہ کافرون کا عذاب بیان کیا ہمنے یہہ کہ آوے اُنکے پاس عذاب ہمارا
رات کو اور حال اَنکہ وہ سوتے ہون یعنے وقت غفلت اُنکی کے اَوَاَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰٓى اَنْ يَّاْتِيَهُمْ بَاْسُنَا ضُحًى وَّهُمْ يَلْعَبُوْنَ
اور کیا نڈر ہو گئے ہین رہنے والے بستیون کے یہہ کہ آوے اُنکے پاس عذاب ہمارا دن چڑھے اور حال اَنکہ وہ کھیلتے ہون یعنے



دنیا کے کامون مین ہون کہ کھیل غافلون کا ہی حاصل یہہ ہی کہ پیغمبرون کے تین جھٹھا کر عذاب الہی سے نڈر ہو نہ دن نہ
رات أَفَأَمِنُوا مَكْرَ اللَّهِ پس کیا نڈر ہوگئے جھٹھانیوالے پکڑنے اللہ کے سے ناگہان مگر استعارہ ہی پکڑنے سے اِسطرح کہ
بیجانے بندہ فَلَا يَأْمَنُ مَكْرَ اللَّهِ إِلَّا الْقَوْمُ الْخَاسِرُونَ پس نہین نڈر ہوتے مگر اللہ کی سے مگر قوم ٹوٹا پانیوالے کہ بسبب
کفر اور نفاق کے زیان زدہ دوجہان مین ہین أَوَلَمْ يَهْدِ لِلَّذِينَ يَرِثُونَ الْأَرْضَ مِنْ بَعْدِ أَهْلِهَا کیا نہین راہ دکھلائی
اللہ نے واسطے اُن لوگون کے کہ وارث ہوتے ہین زمین کے یعنے رہتے ہین اُسمین پیچھے ہلاک ہونے اہل اُسکی کے مراد اُن سے
پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے کے کفار ہین کہ پہلی امتون کی بستیومین رہتے ہین اور اللہ نے بیان کردیا ہی
أَنْ لَوْ نَشَاءُ أَصَبْنَاهُمْ بِذُنُوبِهِمْ یہہ کہ اگر چاہین ہم پکڑین اُنکو ساتھ جزا گناہون انکی کے یعنے اُنپر بھی عذاب
اُتارین جیسا پہلون پر اُتارا تھا وَنَطْبَعُ عَلَى قُلُوبِهِمْ فَهُمْ لَا يَسْمَعُونَ اور مہر رکھین ہم اوپر دلون اُنکے کے پس
وہ نہین سُنتے کیونکہ دلپر مہر ہی جو دل کھلا ہو تو سُنکر سمجھین **بیت** استماع قول حق کو گوش دل درکار ہی گوش آب
وگل یہان رافت بدن بر بار ہی پس واسطے تسلی خاطر عاطر پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمایا تِلْكَ الْقُرَى
نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ أَنْبَائِهَا یہہ بستیان پہلے اُمتون کی جیسے احقاف اور حجر اور موتفکات اور سوا انکے بیان
کرتے ہین ہم اوپر تیرے بعضے خبرین انکی وَلَقَدْ جَاءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ اور تحقیق آئے تھے اُنکے پاس
پیغمبر اُنکے جیسے ہود اور صالح اور لوط علی نبینا وعلیہم السلام ساتھ معجزون روشن کے یا دلیلون واضح کے فَمَا كَانُوا
لِيُؤْمِنُوا بِمَا كَذَّبُوا مِنْ قَبْلُ پس نتھے کہ ایمان لاوین بعد آنے رسولون کے ساتھ اُس چیز کے کہ جھٹھایا تھا پہلے
آنے رسولون کے سے یعنے ہمیشہ تکذیب پر تھے اور صلاحیت قبول ایمان کی نہین رکھتے تھے بسبب اِسکے کہ کفر مین پکے
تھے اور دلون پر اُنکے مہرین لگین تھین كَذَلِكَ يَطْبَعُ اللَّهُ عَلَى قُلُوبِ الْكَافِرِينَ جیسے مہر کفار گذشتہ کے دلون
پر تھی اِسیطرح مہر رکھتا ہی خدا اوپر دلون کافرون کے مراد اِس سے کفار قریش ہین کہ اللہ جانتا ہی کہ ایمان نہین لاوینگے
وَمَا وَجَدْنَا لِأَكْثَرِهِمْ مِنْ عَهْدٍ اور نہ پایا ہمنے واسطے بہتون کے امم مذکورہ مین سے قائم رہنا اوپر عہد کے کہ روز میثاق
مین کیا تھا یا عہد جو وقت ڈر اور مضرت کے کرتے تھے کہ اگر نجات پاوین تو ایمان لاوین وَإِنْ وَجَدْنَا أَكْثَرَهُمْ لَفَاسِقِينَ اور
تحقیق پایا ہمنے اکثر اُنکے کو البتہ فاسق عہد شکن ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ مُوسَى بِآيَاتِنَا إِلَى فِرْعَوْنَ پھر بھیجا ہمنے پیچھے ان
سب پیغمبرون کے موسی بن عمران کو ساتھ معجزون کے جو عطا کئے تھے ہمنے طرف فرعون کے کہ نام اُسکا قابوس تھا
یا ولید بن مصعب بن ریان فرعون لقب ہی مصر کے بادشاہو نکا جیسے کسری فارس کے بادشاہو نکا اور قیصر روم کے سلطانو نکا
اور خاقان چین کے ملوک کا اور تبع یمن کے شاہو نکا ہی وَمَلَئِهِ فَظَلَمُوا بِهَا اور سردارون قوم اُسکے کے پس ظلم کیا یعنے
کافر ہوئے ساتھ اُن معجزون کے کہ رکھا کفر کو بجائے ایمان فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِينَ پس دیکھہ کیونکر ہوا
آخر کام مفسدونکا کہ ڈوب گئے حضرت موسی علیہ السلام جو مصر سے نکل کر مدین مین شعیب علیہ السلام کی خدمت مین

پہنچے اور حضور انکی بیٹی نکاح مین لائی تو پھر مصر کو آئے راہ مین وادی ایمن مین خلعت پیغمبری سے مشرف ہوئے اور معجزے
عصا اور ید بیضا ہاتھ لگے اور حکم الہی ہوا کہ مصر کو جا اور فرعون کو طرف حق کے بلا اور تکبر اور سرکشی اور دعوا خدائی سے
منع فرما موسی آئے اور بعد مدت کے کہ فرعون سے ملاقات ہوئی دعوت آغاز کی وَقَالَ مُوسَىٰ يَا فِرْعَوْنُ إِنِّي
رَسُولٌ مِّن رَّبِّ الْعَالَمِينَ اور کہا موسی نے ای فرعون تحقیق مین رسول ہون پروردگار عالمون کیطرف سے تجھہ پر اور
تیری قوم پر حَقِيقٌ عَلَىٰ أَن لَّا أَقُولَ عَلَى اللَّهِ إِلَّا الْحَقَّ ثابت ہون اوپر اسبات کے کہ نہین کہتا مین اوپر اللہ کے
مگر سخن راست قَدْ جِئْتُكُم بِبَيِّنَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ فَأَرْسِلْ مَعِيَ بَنِي إِسْرَائِيلَ بیشک تحقیق آیا ہون مین پاس تمھارے ساتھ
دلیلون کے پروردگار تمھارے سے یا ساتھ معجزون کے کہ میری صدق رسالت پر گواہ ہین پس بھیج دے ساتھ میرے اولاد
یعقوب کو اور اُن سے خدمت مت لے تو کہ زمین مقدس مین کہ اُنکے آبا کا وطن ہے چلے جاوین لکھا ہے کہ فرعون
بنی اسرائیل کو غلام اپنا جانتا تھا اور سبب یہہ تھا کہ جب حضرت یعقوب علیہ السلام اپنی اولاد سمیت مصر کو آئے تھے
تو وہین رہے نسل بہت ہوئی پھر جو حضرت یعقوب اور حضرت یوسف اور بھائی انکے اس جہان سے انتقال کر گئے تو وہ
ملک ریان بھی کہ حضرت یوسف کے زمانہ کا فرعون تھا مر گیا بیٹا اسکا ملک مصعب بنی اسرائیل کی بہت حرمت کرتا
تھا جب وہ بھی مر گیا ولید تخت پر بیٹھا کہ فرعون زمانہ موسی کا تھا کہنے لگا انا ربکم الاعلی بنی اسرائیل نے اسکا دعوی قبول
نکیا اُسنے کہا باپ تمھارا میرے دادا کا غلام زر خرید تھا تم سب غلام زادے ہو میرے پس اُنکو غلامی مین لے لیا یہان
تک کہ حضرت موسی مبعوث ہوئے اور انھون نے کہا ای فرعون بنی اسرائیل سے ہاتھ اٹھا قَالَ إِن كُنتَ جِئْتَ بِآيَةٍ فَأْتِ
بِهَا إِن كُنتَ مِنَ الصَّادِقِينَ کہا فرعون نے اگر ہے تو آیا ساتھ معجزے اور حجت کے لے آ اُسکو اگر ہے تو سچون سے
فَأَلْقَىٰ عَصَاهُ فَإِذَا هِيَ ثُعْبَانٌ مُّبِينٌ پس ڈالدیا موسی نے عصا اپنا پس ناگہان وہ اژدہا تھا ظاہر کہ کسی کو شک نتھا روایت
ہے کہ عصا اژدہا ہو گیا منہہ کھولے ایسا بڑا کہ درمیان دو ہونٹ کے اسی گز کا فرق تھا نیچے کا لب زمین پر اور اوپر کا کنگورہ
فرعون کے محل کے اور منہہ تخت کی طرف کئے تھا سب دربار والے فرعون کے بھاگ گئے اور فرعون بھی تخت سے اُتر کر
چھپ گیا اژدہام خلق کا یہان تک ہوا کہ پچیس ہزار آدمی ہلاک ہو گئے فرعون نے کہا ای موسی تجھے قسم ہے اُس خدا کی
کہ جسکا رسول ہے تو عصا کو اپنے ہاتھ مین لے مین تجھہ پر ایمان لاتا ہون اور بنی اسرائیل کو تیرے حوالے کرتا ہون حضرت
موسی نے گردن اژدھے کی پکڑ کر اٹھا لیا عصا ہو گیا فرعون پھر تخت پر آبیٹھا اور کہا اور بھی معجزہ کچھہ رکھتا ہے تو موسی نے کہا
ہان پس ہاتھ اپنے گریبان مین زیر بغل ڈالا وَنَزَعَ يَدَهُ فَإِذَا هِيَ بَيْضَاءُ لِلنَّاظِرِينَ اور نکال لیا ہاتھ اپنا پس
ناگہان وہ سفید تھا واسطے دیکھنے والون کے لکھا ہے کہ موسی علیہ السلام سانولے تھے جب ہاتھ گریبان مین ڈالکر نکالا
اسقدر روشن تھا کہ شعاع اسکی نور آفتاب پر غالب تھی مدارک مین ہے کہ موسی علیہ السلام نے ہاتھ اپنا فرعون کو دکھایا پھر گریبان
مین ڈالکر نکالا اسقدر نورانی ہو گیا کہ درمیان زمین و آسمان کے نور ہو گیا پھر گریبان مین ڈالکر باہر لائے جیسا اول تھا ویسا ہی



ہو گیا فرعون نے یہہ معجزے دیکھہ کر اپنی قوم کے امیرون کو بلایا اور موسی علیہ السلام کے معاملہ مین مشورت کی قَالَ الْمَلَأُ
مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ اِنَّ هٰذَا لَسَاحِرٌ عَلِيْمٌ کہا سردارون نے قوم فرعون کے بے تحقیق یہہ موسی جادوگر ہے بڑا
دانا استاد فن سحر کا کہ چوب کا اژدہا کر دکھاتا ہے اور دست گندم گون کو نورانی بناتا ہے يُرِيْدُ اَنْ يُّخْرِجَكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ
ارادہ کرتا ہے یہہ ساحر یہہ کہ نکال دے تمکو زمین تمہاری سے کہ ولایت مصر ہے اور یہان کی حکومت بنی اسرائیل کو دے
فرعون نے یہہ بات سنکر کہا فَمَاذَا تَأْمُرُوْنَ پس کیا حکم کرتے ہو مجھکو تدبیر اسکی کیا کرون قَالُوْا اَرْجِهْ وَاَخَاهُ وَ
اَرْسِلْ فِي الْمَدَآئِنِ حَاشِرِيْنَ کہا انھون نے قید کر اسکو اور بھائی اسکے ہارون کو یا ڈھیل دے انکے کام مین
شتابی مت کر اور بھیج بیچ شہرون کے اکٹھا کرنیوالے کہ وہ يَأْتُوْكَ بِكُلِّ سَاحِرٍ عَلِيْمٍ لے آوین تیرے پاس ہر جادوگر
دانا کو لکھا ہے کہ جتنے جادوگر حضرت موسی کے قرن مین تھے اتنے کسی قرن مین نتھے غرض فرعون نے لوگون کو بھیجا جادو
گرون کے لینے کو ایک مقام پر دو بھائی تھے بڑے استاد اس فن مین جب ان کو فرعون کا پیغام پہنچا تو وہ اپنے باپ کی
قبر پر گئے اور پکارا جواب آیا کہ کیا کہتے ہو بیٹون نے کہا مصر کے بادشاہ نے ہمین بلایا ہے وہان دو شخص آئے ہین انھونے
بغیر لشکر اور اسلاح کے بادشاہ کو عاجز کر دیا ہے عصا کو ہاتھہ سے ڈال دیتے ہین اژدہا بن جاتا ہے جو سامھنے آتا ہے کھا
لیتا ہے انکے مقابلہ کے واسطے ہمین طلب کیا ہے قبر سے آواز ہوی کہ مصر مین تم پہنچکر معلوم کیجو کہ جب وہ سوتے ہین تب
بھی عصا اژدہا بنا رہتا ہے یا نہین اگر رہتا ہے تو وہ جادو نہین ہے کیونکہ ساحر کا سحر خواب مین نہین چلتا اس سے
مقابلہ مت کیجو کہ کوئی اس سے عالم مین بر نہین آ سکتا القصہ وہ دونو بھائی اپنے شاگردونکو لیکے بارہ ہزار آدمیون سے بعضون
نے کہا ہے ستر ہزار آدمی لیکر مصر کو آئے اور بارگاہ فرعون مین جمع ہوئے وَجَآءَ السَّحَرَةُ فِرْعَوْنَ اور آئے جادوگر فرعون کے
پاس بعد طلب انکے کے اور جب فرعون نے انکو دیکھا قَالُوْا اِنَّ لَنَا لَاَجْرًا اِنْ كُنَّا نَحْنُ الْغَالِبِيْنَ کہا انھون نے تحقیق
واسطے ہمارے کچھہ بدلا ہے اگر ہووین ہم غالب موسی پر قَالَ نَعَمْ وَاِنَّكُمْ لَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ کہا فرعون نے ہان ہے بدلا
اور تحقیق تم البتہ مقربون سے ہوگے جب چاہوگے میرے پاس چلے آوگے لکھا ہے کہ سردار ان سب جادوگرون کے چار تھے دو
وہ دونو بھائی تھے جو باپ کی قبر سے رخصت ہو کے آئے تھے ایک کا نام سابور تھا دوسریکا عادور اور دو حطحط اور مصفی تھے
اور لباب مین ہے کہ ان چارونکا بھی ایک مہتر تھا شمعون اسکا نام تھا جب مصر مین آئے تو سابور اور عادور نے موسی
علیہ السلام کا احوال دریافت کیا کہ جب یہہ سوتے ہین تو عصا انکا اژدہا ہوکر چوکی دیتا ہے دونو کے دلمین دغدغہ پیدا ہوا
لیکن اس خوف کو ظاہر نہ کیا یہان تک کہ فرعون نے موسی علیہ السلام کو بلایا کہ جادوگرون سے مقابلہ کرین رسیان
اور سونٹے لیکر ستر ہزار جادوگر ایکطرف صف باندھکر کھڑے ہوے اور ایکطرف حضرت موسی اور حضرت ہارون
اور فرعون تخت پر خوش بیٹھا اور تمام مصر کے لوگ تماشے کو آئے قَالُوْا يٰمُوْسٰى اِمَّآ اَنْ تُلْقِيَ وَاِمَّآ اَنْ نَّكُوْنَ نَحْنُ الْمُلْقِيْنَ
کہا جادوگرون نے اے موسی یا تو ڈال دے عصا اپنی کو اور یا ہووینگے ہم ڈالنے والے رسیان اور سونٹے اپنے قَالَ اَلْقُوْا

کہا موسیٰ علیہ السلام نے گروہ سے کہ خلق اسباب ہی مخفی ہیں ڈالو فلما القوا سحروا اعین الناس پس جب ڈالا ان جادو
گروں نے جادو کر دیا آنکھوں پر لوگوں کی کہ حقیقت میں کچھ نہ تھا اور نظر آگیا واسترھبوھم وجاءو بسحر عظیم ۞ اور ڈرایا لوگوں
کو اور لائے جادو بڑا لکھا ہے کہ رسیاں بڑی بڑی بٹ کر کالا رنگ لگا کر اور لاٹھیاں لمبی لمبی درمیان سے خالی کر کر
پارہ انہیں بھر کر ڈال دی تھیں گرمی آفتاب کی جو انکو پہنچی سانپوں کی طرح بل کھانے لگیں اور تفسیر عین المعانی میں ہے
کہ زمین تلے سے خالی کر آگ بھر دی تھی جب گرمی آگ کی نیچے سے اور حرارت آفتاب کی اوپر سے لگی تو ہلنے لگیں
لوگوں کو معلوم ہوا کہ سب میدان سانپوں سے بھرا ہے واوحینا الی موسیٰ ان الق عصاک اور وحی کی ہم نے طرف
موسیٰ کے یہہ کہ ڈال دے عصا اپنا پس موسیٰ علیہ السلام نے عصا ڈال دیا اژدہا بن گیا منہہ کھولے فاذا ھی تلقف
ما یافکون پس ناگہاں وہ نگل جاتا تھا جو کچھ کہ باندھ لیتے تھے اور فریب کرتے تھے اور وہ چالیس حروار رسیاں
اور لاٹھیاں تھیں سب کو عصا نے نگل گیا پھر نظارے والوں کی طرف منہہ کیا سب بھاگ گئے بہت لوگ انبوہ میں
ہلاک ہو گئے پس موسیٰ علیہ السلام نے عصا ہاتھ میں اٹھا لیا حق تعالیٰ نے باطل کو نیست کر دیا فوقع الحق وبطل
ما کانوا یعملون پس ثابت ہوا حق موسیٰ علیہ السلام کا اور زائل ہوا جو کچھ کہ تھے کرتے جادوگر جادو سے پھر آپس میں ساحروں
نے کہا کہ اگر یہہ سحر ہوتا تو ہمارے سحر کو نہ کھا سکتا فغلبوا ھنالک پس مغلوب ہو گئے جادوگر اور فرعون اور قوم
اسکی اس جگہہ کہ موسیٰ علیہ السلام غالب ہوئے وانقلبوا صاغرین اور پھر گئے اس مقام سے ذلیل اور ناامید والقی
السحرۃ ساجدین اور ڈالے گئے جادوگر سجدے میں اللہ کے قالوا آمنا برب العالمین کہا انہوں نے ایمان لائے ہم ساتھ
پروردگار عالموں کے فرعون نے کہا کہ مجھے پروردگار کہتے ہو انہوں نے کہا تو کون ہے رب العالمین کو کہتے ہیں ہم
رب موسیٰ وھرون کہ پروردگار موسیٰ اور ہارون کا ہے قال فرعون آمنتم بہ قبل ان اذن لکم کہا فرعون نے
جادوگروں کو ایمان لائے تم ساتھ موسیٰ کے پہلے اس سے کہ حکم کروں میں تمکو ان ھذا لمکر مکرتموہ فی المدینۃ
تحقیق یہہ عمل کچھ مکر ہے کہ مکر کیا تم نے وہ بیچ شہر مصر کے پہلے آنے سے وعدہ گاہ میں یعنی تم نے موسیٰ سے کچھ خفیہ سازش
کر لی ہے لتخرجوا منہا اھلھا تو کہ نکال دو اس شہر مصر سے لوگوں اسکے کو کہ قبطی ہیں اور یہہ ملک تمکو اور بنی اسرائیل
کو مل جاوے فسوف تعلمون پس البتہ جانو گے تم نتیجہ اس قصہ کا کہ تم نے ترتیب دیا ہے یہہ انکو مجمل ڈرایا پھر تفصیل کی
اور کہا لاقطعن ایدیکم وارجلکم من خلاف ثم لاصلبنکم اجمعین البتہ کاٹونگا میں ہاتھ تمھارے اور پاؤں تمھارے
مخالف طرف سے پھر سولی پر دونگا تم سبکو کہ تم فضیحت ہو اور اوروں کو عبرت ہو قالوا کہا جادوگروں نے کہ مرنے سے ہمیں کیا
ڈرانا ہے تو ہم تو آپ مشتاق ہیں موت کے کہ سبب مرگ کے انا الی ربنا منقلبون تحقیق ہم طرف پروردگار ہمارے کے پھر جانیوالے
ہیں بیت کیونکہ نہ چاہیں موت کو موت میں تو وصال ہے عشق کا انتہائی مرتبہ کمال ہے وما تنقم منا الا ان
آمنا بآیات ربنا لما جاءتنا اور نہیں عیب پکڑتا تو ای فرعون ہم سے مگر یہہ کہ ایمان لائے ہم ساتھ نشانیوں



قدرت پروردگار اپنے کی جب آئیں ہمارے پاس موسی کے ہاتھ پھر فرعون سے منہہ پھیر کر انھون نے اللہ کیطرف متوجہ
ہو کر کہا رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّتَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ ای پروردگار ہمارے ڈال اوپر ہمارے صبر کہ اس بلا مین فریاد نکرین ہم
اور مار ہمکو مسلمان ثابت ایمان پر وَقَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ اَتَذَرُ مُوْسٰى وَقَوْمَهٗ لِيُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ وَيَذَرَكَ
وَاٰلِهَتَكَ اور کہا سردارون نے قوم فرعون کے سے کیا چھوڑ دیتا ہے تو موسی کو اور قوم اسکی کو تو کہ فساد کرین
بیچ زمین مصر کے اور چھوڑ دین پرستش تیری کو اور معبودون تیرے کو لکھا ہے کہ فرعون لوگون کو اپنی عبادت کا حکم
کرتا تھا اور آپ ستارون کو پوجتا تھا اور اصح یہہ ہے کہ اپنے صورت کے بت تراش کر لوگون کو دیتا تھا کہ انکو پوجو
تو رب میرا پاؤ اسی سبب انا ربکم الاعلی کہتا تھا کہ یہہ چھوٹے خدا ہین مین بڑا ہون القصہ اسکے امیرون نے کہا کہ
موسی کو اور قوم اسکی کو مار ڈالو فرعون نے سمجھکر کہ انکے قتل کی مجھے قدرت نہین قَالَ سَنُقَتِّلُ اَبْنَآءَهُمْ کہا البتہ
قتل کرینگے ہم بیٹون انکے کو جیسے پہلے مارتے تھے تو کہ نسل انکی منقطع ہو جاوے وَنَسْتَحْيٖ نِسَآءَهُمْ اور زندہ
رکھینگے ہم بیٹیون انکی کو تو کہ خدمت ہماری کرین وَاِنَّا فَوْقَهُمْ قٰهِرُوْنَ اور تحقیق ہم اوپر انکے غالب ہین اور یہہ مغلوب
حکم کے ہین ہمارے بنی اسرائیل نے جو یہہ ڈراوا سنا غمزدہ ہو کر بطریق استغاثہ منہہ طرف موسی کے کیا قَالَ مُوْسٰى
لِقَوْمِهِ اسْتَعِيْنُوْا بِاللّٰهِ وَاصْبِرُوْا کہا موسی نے واسطے قوم اپنی کے مدد چاہو اللہ سے اور صبر کرو جو تم پر کرین اِنَّ الْاَرْضَ
لِلّٰهِ يُوْرِثُهَا مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ تحقیق زمین واسطے اللہ کے ہے وارث اسکا کرتا ہے جسکو چاہے بندون اپنے
سے اس کلام مین وعدہ ہے ہلاک ہونیکا قبطیون کے اور بنی اسرائیل کے تصرف مین اس ولایت کے آنیکا وَالْعَاقِبَةُ
لِلْمُتَّقِيْنَ اور عاقبت نیک یا فتح یا بہشت واسطے متقیون کے ہے بنی اسرائیل نے اس اشارت پر بشارت کو
نہ سمجھا یہہ شکایت شروع کی قَالُوْٓا اُوْذِيْنَا مِنْ قَبْلِ اَنْ تَاْتِيَنَا وَمِنْ بَعْدِ مَا جِئْتَنَا کہا انھون نے ایذا دئے گئے
ہم قبطیون کے ہاتھ سے پہلے اس سے کہ آوے تو ہمارے پاس مدین سے کہ آدھے دن اپنی خدمت مین رکھتے تھے
ہمکو اور آدھے دن آزاد کرتے تھے اور پیچھے اس سے کہ آیا تو ہمارے پاس کہ تمام دن اپنے ہی کام مین رکھتے تھے یا پہلے
ایذا یہہ تھی کہ قتل ابنا کرتے تھے اور پھر اسی پر تیار ہین قَالَ عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يُّهْلِكَ عَدُوَّكُمْ کہا موسی نے شتاب ہے



پروردگار تمھارا یہہ کہ ہلاک کرے دشمن تمھارے کو کہ فرعون اور قوم اسکی ہے وَيَسْتَخْلِفَكُمْ فِي الْاَرْضِ اور خلیفہ
کرے تمکو بعد ہلاک انکے کے بیچ زمین مصر کے یا ارض مقدسہ کے فَيَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ پس دیکھے کیونکر عمل کرتے ہو تم
کفر کرتے ہو یا شکر طاعت کرتے ہو یا معصیت جو کروگے اسکی جزا پاؤگے حق تعالی بعد وعدہ ہلاک دشمنون کے مقدمات
اسکے بیان فرماتا ہے وَلَقَدْ اَخَذْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ بِالسِّنِيْنَ وَنَقْصٍ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ اور تحقیق
پکڑا ہمنے قوم فرعون کو ساتھ قحط کے اور کمی میوونکے سے تو کہ وہ نصیحت پکڑین اور کفر سے پھرین وہ نہ پھرے فَاِذَا
جَآءَتْهُمُ الْحَسَنَةُ قَالُوْا لَنَا هٰذِهٖ پس جب آتی انکو نیکی کہ فراخی اور ارزانی ہوئی کہا واسطے ہمارے ہے یہہ کہ ہم اسکے

مستحق ہین وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَّطَّيَّرُوْا بِمُوْسٰى وَمَنْ مَّعَهٗ اور اگر پہنچتی انکو برائی کہ بلا اور گرانی تھی فال بد
پکڑتے ساتھ موسی کے اور جو ساتھ اسکے تھے مومنون سے اور کہتے کہ یہہ رنج اور مصیبت انکی شامت سے ہم پر آئی
اَلَآ اِنَّمَا طٰۤئِرُهُمْ عِنْدَ اللّٰهِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ خبردار ہو سوا اسکے نہین کہ سبب نیکی اور برائی انکا
نزدیک اللہ کے تھا کہ اعمال بد انکے کرام کاتبین نے لکھکر بارگاہ مقدس کبریا مین پہنچائے تھے انکی شامت سے وہ اندوہ
انپر آئی تھی اور لیکن اکثر انکے نے نہ جانا کہ یہہ رنج ہماری شامت اعمال نے ہمکو دکھائے وَقَالُوْا مَهْمَا تَاْتِنَا بِهٖ مِنْ
اٰيَةٍ لِّتَسْحَرَنَا بِهَا فَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِيْنَ اور کہا فرعون نے موسی علیہ السلام کو جو کچھ لاویگا تو ہمارے پاس اسکو
نشانیون سے کہ تیرے زعم مین ہین وہ معجزہ تیرا ہوگا مثل قحط اور مرض اور بلا کے تو کہ جادو کرے ہمکو ساتھ اسکے پس نہین
ہم واسطے تیرے ماننے والے جب قبطیون نے انکار حد سے زیادہ کیا فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الطُّوْفَانَ پس بھیجا ہمنے اوپر انکے
طوفان اور وہ یہہ ہے کہ طواف کرے مکان کو یعنی ان سب کو گھیرے جیسے مینہہ اور سیل وَالْجَرَادَ وَالْقُمَّلَ وَ
الضَّفَادِعَ وَالدَّمَ اٰيٰتٍ مُّفَصَّلٰتٍ اور بھیجین ہمنے ٹڈیان اور چچڑیان یا جوئین یا گھن اور مینڈک اور لوہو در انحالیکہ
نشانیان قدرت ہماری ہین جدی جدی مہینے مہینے کے فاصلہ سے ہر ایک نشانی آتی تھی اور سات دن ہر ایک
رہتی تھی فَاسْتَكْبَرُوْا وَكَانُوْا قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ پس تکبر کیا انھون نے ہمارے حکم ماننے سے اور تھے قوم گنہگار کفر مین
گرفتار کہ باوجود ایسی نشانیان ظاہر دیکھکر ایمان نہ لائے وَلَمَّا وَقَعَ عَلَيْهِمُ الرِّجْزُ قَالُوْا يٰمُوْسَى ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا
عَهِدَ عِنْدَكَ اور جب اترتا اوپر انکے عذاب کہ مذکور ہوا کہتے عجز سے ای موسی دعا کرو واسطے ہمارے پروردگار اپنے
ساتھ اس چیز کے جو قرار کیا ہے نزدیک تیرے یعنے خدا نے وعدہ کیا ہے کہ جب دعا کریگا تو قبول کرونگا لَئِنْ كَشَفْتَ
عَنَّا الرِّجْزَ لَنُؤْمِنَنَّ لَكَ وَلَنُرْسِلَنَّ مَعَكَ بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ اگر کھول دیویگا اور دور کریگا ہم سے عذاب البتہ ایمان
لاوینگے ہم واسطے تیرے اور بھیج دیوینگے ہم ساتھ تیرے بنی اسرائیل کو کہ جہان چاہے تو لیجاوے فَلَمَّا كَشَفْنَا
عَنْهُمُ الرِّجْزَ اِلٰۤى اَجَلٍ هُمْ بٰلِغُوْهُ اِذَا هُمْ يَنْكُثُوْنَ پس جب کھول دیتے اور دفع کرتے ہم ان سے عذاب ایک مدت تک
کہ وہ پہنچنے والے تھے اسکو ناگہان وہ توڑ ڈالتے تھے عہد کو لکھا ہے کہ مصر مین سات دن رات مینہہ برسا اور اندھیرا
گھٹا کا چھایا رہا اور قبطیون کے گھر مین پانی بھر گیا مرد و زن کھڑے رہے لڑکون کو بلندی پر بٹھایا جو قبطی گھر مین
بیٹھا تھا ڈوبتا تھا اور بنی اسرائیل کے مکان بھی آس پاس انکے تھے انپر ایک بوند نہ پڑی قبطیون نے تنگ آکر
فرعون سے کہا اس سے کچھ علاج ہوسکیگا تو نا امید ہوکر حضرت موسی کیطرف رجوع کی کہ اپنے خدا سے دعا کرو کہ یہہ
عذاب دفع ہو تو ہم ایمان لاتے ہین حضرت موسی نے دعا کی وہ مینہہ موقوف ہوا پانی نکل گیا کھیتیان کھل گئین
اور اسقدر اناج ہوا کہ کبھی نہ دیکھا تھا پھر کفران نعمت کیا اور ایمان نہ لائے حق تعالی نے ٹڈیان اتارین اکثر کھیتیان
انکی کھا گئین پھر موسی علیہ السلام سے التجا کی اور قسم کھائی کہ اگر یہہ بلا دفع ہووے تمھارے خدا پر ایمان لاوینگے ہم

حضرت

حضرت موسی سحر اکو گئے اور عصا سے اشارہ کیا مشرق اور مغرب کی طرف سب ٹڈیاں اُن دو سمتوں کو اڑ گئین
انھون نے دیکھا کہ کچھ اناج کھیتون مین باقی رہا ہے کہا کفایت کرتا ہے اور تصدیق نہ کی حق تعالی نے قملین بھیجین
جو باقی رہا تھا اناج وہ کھا گئین پھر انھون نے طرف موسی علیہ السلام کے رجوع کی اور عاجزی کرنے لگے حضرت
موسی نے بشرط ایمان لانے انکے دعا کی وہ عذاب بھی دور ہوا پھر کہنے لگے ای موسی ہمین متحقق ہو گیا کہ
تو فن سحر مین استاد ہے پھر حق تعالی نے مینڈکین پیدا کین کہ اُنکے کپڑون مین اور کھانون مین گرتی تھین اُنسے عاجز
اگر موسی علیہ السلام سے پھر التجا کی اور ایمان لانا قبول کیا حضرت موسی کی دعا سے وہ بھی دفع ہوئین تو پھر اپنے قول
سے پھر گئے حق تعالی نے آب نیل کو اُنکے حق مین خون کر دیا کہ جب قبطی پانی لیتا تھا لوہو ہو تا تھا اور جب سبطی لیتا
تھا آب صاف ہوتا تھا پھر حضرت موسی سے آگر عہد کیا اور دعا چاہی جب وہ بلا بھی دور ہوئی عہد شکنی کی اور بتابعت
موسی علیہ السلام سے پھر گئے فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَاَغْرَقْنٰهُمْ فِى الْيَمِّ پس بدلا لیا ہمنے اُن سے پس ڈبو دیا
ہمنے انکو بیچ دریائے قلزم کے کہ مصر سے طرف شام کے جانب مغرب کے ہے بِاَنَّهُمْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوْا عَنْهَا
غٰفِلِيْنَ بسبب اسکے کہ وہ جھٹلاتے تھے نشانیون قدرت ہماری کو اور تھے وہ اُن سے غافل وَاَوْرَثْنَا
الْقَوْمَ الَّذِيْنَ كَانُوْا يُسْتَضْعَفُوْنَ اور وارث کیا ہمنے اُس قوم کو کہ تھے ناتوان یعنے بنی اسرائیل کہ قبطیون کے ہاتھ سے
عاجز آ گئے تھے بعد ہلاک فرعونیون کے وارث کیا ہمنے انکو مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَمَغَارِبَهَا الَّتِىْ بٰرَكْنَا فِيْهَا طرف مشرقون
زمین شام کے اور جہات مغربون اسکیکا وہ زمین جو برکت رکھی ہمنے بیچ اسکے ارزانی غلات سے اور کثرت محصولات سے
یا بسبب اقدام انبیاء کرام علی نبینا وعلیہم السلام کے وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ الْحُسْنٰى عَلٰى بَنِىْٓ اِسْرَآءِيْلَ اور تمام
ہوئے وعدے پروردگار تیرے کے وعدے نیک اوپر بنی اسرائیل کے کہ وہ فتح دشمنون پر تھی اور تصرف انکے ملک پر
بِمَا صَبَرُوْا بسبب اسکے کہ صبر کیا تھا انھون نے اوپر شدت اور محنت کے وَدَمَّرْنَا مَا كَانَ يَصْنَعُ فِرْعَوْنُ وَقَوْمُهٗ وَمَا
كَانُوْا يَعْرِشُوْنَ اور خراب کیا ہمنے جو کچھ کہ تھے بناتے فرعون اور قوم اسکی بناؤن سے اور جو کچھ تھے چڑھاتے اور بلند
کرتے عمارتون سے وَجٰوَزْنَا بِبَنِىْٓ اِسْرَآءِيْلَ الْبَحْرَ فَاَتَوْا عَلٰى قَوْمٍ يَّعْكُفُوْنَ عَلٰٓى اَصْنَامٍ لَّهُمْ اور پار اتار دیا ہمنے بنی اسرائیل کو دریا
سلامت پس آئے اوپر ایک قوم کے کہ بیٹھے رہتے تھے اوپر بتون اپنے کے جب بنی اسرائیل نے مجاورون کو اُن بتون کے
دیکھا قَالُوْا يٰمُوْسَى اجْعَلْ لَّنَآ اِلٰهًا كَمَا لَهُمْ اٰلِهَةٌ کہنے لگے ای موسی بنا دے واسطے ہمارے معبود جیسے
واسطے اُنکے معبود ہین قَالَ اِنَّكُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُوْنَ کہا موسی نے تحقیق تم ایک قوم ہو جاہل کہ اللہ کے سوا اورکی عبادت
جایز جانتے ہو اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ مُتَبَّرٌ مَّا هُمْ فِيْهِ وَبٰطِلٌ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ تحقیق یہہ لوگ بت پرست باطل ہین جو دین کہ وہ بیچ
اُسکے ہین اللہ ہلاک کریگا انکے دین کو اور انکے بت ہم توڑینگے اور باطل ہے جو کچھ کہ ہین یہہ کرتے عبادت بتون کی تہہ
قَالَ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْغِيْكُمْ اِلٰهًا وَّهُوَ فَضَّلَكُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ کہا موسی نے کیا سوا خدا کے چاہون مین واسطے تمہارے معبود اور تمہاری



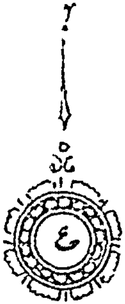


آنکہ اُسنے بزرگی دی تمکو اوپر عالموں زمانے تمھارے کے اور طرح طرح کی نعمتوں سے مخصوص فرمایا وَاِذْ اَنْجَيْنٰكُمْ
مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ يُقَتِّلُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ وَيَسْتَحْيُوْنَ نِسَآءَكُمْ اور یاد کرو جب نجات دی ہمنے تمکو
لوگوں فرعون کے سے کہ پہنچاتے تھے تمکو برا عذاب مار ڈالتے تھے بیٹوں تمھارے کو واسطے انقطاع نسل تمھاری کے
اور جیتا چھوڑ دیتے تھے بیٹیوں تمھاری کو واسطے خدمتگاری کے وَفِيْ ذٰلِكُمْ بَلَآءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ اور بیچ اسکے آزمایش
تھی پروردگار تمھارے کی طرف سے بڑی لکھا ہے کہ موسی علیہ السلام نے وعدہ کیا تھا بنی اسرائیل کو کہ بعد
ہلاک ہونے فرعون کے کتاب اللہ کیطرف سے تمھارے پاس لاؤنگا جو تمھیں چاہیئے وہ اسمیں سب لکھا ہوگا
جب فرعون غرق ہوا اور بنی اسرائیل دریا سے سلامت اُتر آئے وہ کتاب مانگی موسی علیہ السلام نے حق تعالے
سے عرض کی حکم ہوا کہ تیس دن تک ہر روز روزہ رکھو پھر طور پر آؤ وہاں کلام ہوگا موسی علیہ السلام نے تیس روزے
رکھے اور اکتیسویں دن طور پر گئے اور انھوں نے مکروہ سمجھا کہ کلام اللہ تعالی سے ہو اور منہہ سے بو آئے روزہ کی تو
مسواک کی فرشتوں نے کہا بوئے مشک تمھارے دہن سے آتی تھی مسواک کرکے تمنے دور کی حق تعالی نے
فرمایا کہ اسکا جرمانہ یہہ ہے کہ دس روزے اور رکھو چنانچہ فرماتا ہے وَوٰعَدْنَا مُوْسٰى ثَلٰثِيْنَ لَيْلَةً اور وعدہ
دیا تھا ہمنے موسی کو کتاب دینے کا تیس رات کا ذی قعدہ کے مہینہ کے سمجھ لیجئے کہ حساب عرب میں رویت ہلال
پر ہے اور چاند رات کو نظر آتا ہے اسواسطے رات کو حساب فرمایا کہ دن اسمیں داخل ہے وَّاَتْمَمْنٰهَا بِعَشْرٍ
اور تمام کیا ہمنے اُس تیس کو ساتھ دس دن ذی الحجہ کے فَتَمَّ مِيْقَاتُ رَبِّهٖٓ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً پس پورا ہوا وعدہ
پروردگار اُسکا چالیس رات دن میں وَقَالَ مُوْسٰى لِاَخِيْهِ هٰرُوْنَ اخْلُفْنِيْ فِيْ قَوْمِيْ وَاَصْلِحْ وَلَا تَتَّبِعْ سَبِيْلَ
الْمُفْسِدِيْنَ اور کہا موسی علیہ السلام نے واسطے بھائی اپنے ہارون کے کہ میں کتاب لینے کو طور سینا پر جاتا
ہوں خلیفہ ہو تو میرا بیچ قوم میری کے اور سنواریو تو کام کو اور مت پیروی کیجو راہ مفسدوں کی وَلَمَّا جَآءَ مُوْسٰى
لِمِيْقَاتِنَا وَكَلَّمَهٗ رَبُّهٗ اور جب آیا موسی واسطے وعدے ہمارے کے اور کلام کیا اُس سے پروردگار اسکے نے
بیواسطہ تبیان میں ہے کہ جب حق تعالی نے چاہا کہ موسی سے کلام کرے سات فرسخ گرداگرد کوہ طور ظلمت چھاگئی
موسی نے قدم ظلمت میں رکھا شیطان کو اسکے بھگا دیا کرام کاتبین کو اُنسے جدا کردیا آسمان نظر آنے لگا فرشتوں
کو ہوا پر کھڑے دیکھا عرش عظیم ظاہر ہوگیا پھر حق تعالی نے اُنسے کلام کیا ینابیع میں ہے کہ چوبیس ہزار کلمے
سنائے اور ایک روایت میں سات لاکھ اور اصح یہہ ہے کہ چورانوے ہزار کلمے سنائے اور کشاف میں ہے
کہ حق تعالی نے شبانہ روز موسی سے کلام کیا موسی نے جو باتیں اللہ کی سنیں بادۂ محبت سے مست ہوگئے دنیا میں
ہونا اپنا بھول گئے سمجھا کہ بہشت میں ہوں اور بہشت مقام دیدار ہے قَالَ رَبِّ اَرِنِيْٓ اَنْظُرْ اِلَيْكَ کہا پروردگار
میرے دکھا دے تو مجھکو دیدار اپنا تو کہ اس جسم کی آنکھوں سے نظر کروں میں طرف تیرے قَالَ لَنْ تَرٰىنِيْ فرمایا

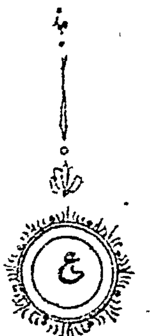
حق تعالی نے ہرگز نہ دیکھ سکیگا تو مجھکو دنیا مین کیونکہ حکم ازلی یون ہے کہ جو بشر دنیا مین میری طرف نظر کریگا مر جاویگا۔
مدارک مین ہے کہ چشم فانی سے مجھے نہ دیکھ سکیگا بلکہ جمال باقی دیدۂ باقی سے دیکھنا چاہیئے اور وہ جنت مین ہوگا سمجھ
لیجئے کہ موسی علیہ السلام کی طلب رویت دلیل جواز رویت ہے کیونکہ اگر رویت محال ہوتی تو موسی طلب نکرتے کہ طلب
محال انبیا سے روا نہین صاحب کشف الاسرار نے لکھا ہے کہ مقام موسی علیہ السلام کا وقت خطاب لن ترانی
کے عالی تر تھا اس دم سے کہ ارنی کہا تھا کیونکہ ارنی کے وقت قید مراد لینے مین تھے اور لن ترانی کے وقت صرف
مراد حق مین بیت مراد یار ای رافت مراد اپنے سے برتر ہے حذف ہی خواہش اپنی خواہش دلدار کو بہتر
سمجھ لیجئے کہ زخم لن ترانی لگا کر مرہم راحت دیا کہ بسبب ضعف بشریت کے طاقت دیدار نہ رکھیگا تو اسواسطے لن
ترانی کہا وَلٰكِنِ انْظُرْ اِلَى الْجَبَلِ فَاِنِ اسْتَقَرَّ مَكَانَهٗ فَسَوْفَ تَرٰىنِيْ اور لیکن نظر کر طرف کوہ زبیر کے کہ ولایت مدین
کی سب پہاڑون سے بڑا ہے اور قوت تحمل کی اسکو زیادہ ہے پس اگر قائم رہے جگہہ اپنی پر وقت تجلی میری کے کہ
اسپر ہو پس البتہ دیکھ سکیگا تو مجھکو اور جو اس پہاڑ کو طاقت دیدار پر ہو تو تو بھی اس تمنا سے دنیا مین ہاتھ اٹھا نہ
فَلَمَّا تَجَلّٰى رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَهٗ دَكًّا وَّخَرَّ مُوْسٰى صَعِقًا پس جب تجلی کی پروردگار موسی کے نے یعنے ظاہر کیا
نور اپنا یا نور عرش کا سوئی کے ناکے برابر واسطے پہاڑ کے بعد اسکے کہ حیات اور علم اور رویت اسمین پیدا کردے تو کہ
نور حق کو دیکھا کیا اللہ نے اسکو ریزہ ریزہ اور گر پڑے موسی بیہوش اس دہشت سے کہ کوہ کو پارہ پارہ دیکھا عشیہ
پنجشنبہ روز عرفہ سے تا عشیہ روز جمعہ بیہوش پڑے رہے عین المعانی مین سہل ساعدی سے نقل کیا ہے کہ حق
تعالی نے نور اپنا ستر ہزار پردہ مین سے بمقدار درہم کے ظاہر کیا اسوقت جو روئے زمین پر دیوانہ تھا ہشیار ہو گیا اور
جو بیمار تھا شفا پائی تمام زمین سرسبز ہو گئی آب شور شیرین ہو گیا تمام اصنام زمین پر گر پڑے آتش پرستون کی آگ
بجھ گئی تبیان مین ہے کہ پہاڑ باوجود اس عظمت کے پارہ پارہ ہو گیا اور چھ پہاڑ اس سے جدا ہوئے تین پہاڑ احد
اور رقان اور صنوی مدینہ مین آپڑے اور تین پہاڑ ثور اور ثبیر اور حرا مکے مین آرہے فَلَمَّاۤ اَفَاقَ قَالَ سُبْحٰنَكَ
پس جب ہوش مین آیا موسی کہا پاکی ہے تجھکو اس سے کہ دنیا مین تجھے دیکھین تُبْتُ اِلَيْكَ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِيْنَ
توبہ کی مین نے طرف تیرے اس سوال سے کہ بغیر اذن تیرے کرون اور مین اول ایمان لانیوالا ہون ساتھ عظمت
اور جلال تیرے کے یا اس بات پر کہ دنیا مین کسیکو طاقت دیدار تیرے کی نہین بیت بھلا کسطرح ممکن ہو بشر کو اسکا نظارا نہ
درون پردہ جیکے نور سے ہو کوہ صد پارا سمجھ لیجئے کہ تحمل رویت حق دار دنیا مین بدیدہ سر طاقت بشری سے باہر ہے
لیکن واقع ہونے تجلی اخص خواص کے دلپر ہے سبحان اللہ عجب اسرار ہے کہ کوہ باآن عظمت محروم دیدار ہے اور دل
انسان کامل بحکم ولکن ینظر الی قلوبکم مورد انظار کردگار ہے اور نکتہ اسمین یہہ ہے کہ کوہ پر نظر ہیبت فرمائی اور دلپر نظر
رحمت لہذا وہ ویران ہوا یہہ آباد اور وہ غمگین اور یہہ شاد بیت آسمان و جبل کی کیا طاقت کہ اٹھاوے یہہ بار ای رافت

دل انسان مین ہے یہہ استعداد کہ باین موہبت ہوا ہے شاد پس حق تعالی نے واسطے تسلی دل موسی کے اور دفع
غم کے کہ نایافت مقصود سے ہوا تھا قَالَ يٰمُوسٰى اِنِّي اصْطَفَيْتُكَ عَلَى النَّاسِ بِرِسٰلٰتِي وَبِكَلَامِي فرمایا اے موسی تحقیق
مین نے برگزیدہ کیا تجھکو اوپر بنی اسرائیل کے یا سب لوگون کے کہ زمانے مین تیرے موجود ہین ساتھہ پیغامون اپنے کے
کہ خلق کو پہنچاوے اور ساتھہ کلام اپنے کے کہ بیواسطے تجھہ سے باتین کین فَخُذْ مَا اٰتَيْتُكَ وَكُنْ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ
پس پکڑ جو کچھہ دیا ہمنے تجھکو امر اور نہی سے اور اسپر عمل کر اور ہو شکر کرنیوالون سے اوپر نعمت اس عطا کے وَكَتَبْنَا
لَهٗ فِي الْاَلْوَاحِ اور لکھا ہمنے یعنے قلم کو حکم کیا اسنے لکھا یا جبرئیل نے قلم ذکر اور سیاہی نور سے لکھا واسطے موسی علیہ
السلام کے بیچ تختون کے کہ سات یا نو یا دس تھے اور زاد المسیر مین ہے کہ بارہ تختے تھے یہہ موافق قول اہل کتاب
کے ہے اور طول ہر لوح کا بارہ یا دس گز کا تھا اور وہ تختے یاقوت سرخ کے یا سدرہ بہشت کے یا زمرد سبز کے تھے
اور انپر لکھا تھا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ مَّوْعِظَةً وَّتَفْصِيْلًا لِّكُلِّ شَيْءٍ ہر چیز سے کہ دین مین احتیاج پڑے نصیحت اور تفصیل
ہر چیز کی امر اور نہی سے فَخُذْهَا بِقُوَّةٍ وَّاْمُرْ قَوْمَكَ يَاْخُذُوْا بِاَحْسَنِهَا پس کہا ہمنے موسی کو پکڑ ان تختون
کو ساتھہ قوت کے اور حکم کر قوم اپنی کو کہ عمل کرین ساتھہ بہتر اسکے احسن بمعنی حسن ہے کہ الواح مین جو لکھا تھا سب حسن
تھا اور بعضون نے کہا ہے کہ احسن عزائم ہین اور حسن رخصتین یعنے عزیمت پر عمل کرین نہ رخصت پر زاد المسیر مین
ہے کہ احسن جمع کرنا ہے درمیان فرض اور نفل کے سَاُورِيْكُمْ دَارَ الْفٰسِقِيْنَ شتاب دکھاؤنگا مین تمکو
اے بنی اسرائیل گھر فاسقون کا کہ دوزخ ہے یا تمھین ولایت شام مین لیجاکر گھر پہلے لوگون کے کہ دائرہ فرمان سے
باہر نکلے تھے دکھاؤنگا یا مکانات فرعون اور قبطیون کے مصر مین دکھاؤنگا کہ خراب اور ویران پڑے ہین خالی
مالکون سے تو کہ تم عبرت پکڑو نظم چشم عبرت سے دیکھہ اے رافت ہے ثبات جہان حباب مثال کہان فرعون اور
کہان شداد کہان انکے وہ دعوے کمال نہ وہ حشمت ہے اور نہ شوکت ہے نہ وہ ہے جاہ اور نے وہ جلال ہوگئے
خاک سر سے پانون تک کچھہ نشان بھی نہین ہے انکا بحال مر گئے چھوڑ کر تمام اپنے قصر و بستان و ملک و مال
مثال پس جدا سب سے ہوکے دلکو لگا اس سے جسکو فنا و نہ ہے زوال خالق و باسط و کریم ہے وہ دافع کرب و مالک
مقال سَاَصْرِفُ عَنْ اٰيٰتِيَ الَّذِيْنَ يَتَكَبَّرُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ البتہ پھیر دونگا مین قبول کرنے آیتون اپنی سے
کہ قرآن ہے ان لوگون کو کہ تکبر کرتے ہین بیچ زمین کے سوا حق کے یعنے مہر لگا دونگا انکے دلون پر تو کہ سخن حق نہ سمجھین
ذو النون مصری رض سے منقول ہے کہ خدا نہین چاہتا ہے کہ مدعیان باطل حکمت اور اسرار قرآنی دریافت کرین
لہذا قابلیت قبول انکے دلون سے سلب کرلی وَاِنْ يَّرَوْا كُلَّ اٰيَةٍ لَّا يُؤْمِنُوْا بِهَا اور اگر دیکھین یہہ متکبر سب
نشانیان صدق نبوت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نہ ایمان لاوین ساتھہ اسکے عناد کے سبب وَاِنْ يَّرَوْا
سَبِيْلَ الرُّشْدِ لَا يَتَّخِذُوْهُ سَبِيْلًا اور اگر دیکھین راہ بھلائی کی نہ پکڑین اسکو راہ وَاِنْ يَّرَوْا سَبِيْلَ الْغَيِّ يَتَّخِذُوْهُ

سَبِيلًا اور دیکھین راہ گمراہی کی پکڑین اسکو راہ اور پیروی کرین اسکی ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَذَّبُوا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوا
عَنْهَا غٰفِلِيْنَ یہہ پھیرنا دلونکا انکے فہم آیات سے بسبب اُسکے ہی کہ اُنھون نے جھٹھایا آیتون ہماری کو اور تھے اُنسے غافل
کہا ہی کہ مراد غفلت سے عناد اور اعراض ہی نہ غفلت سہو اور جہل یعنے جانتے تھے اور تصدیق نہین کرتے تھے
وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَلِقَاۤءِ الْاٰخِرَةِ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ اور جنھون نے جھٹھایا آیتون ہماری کو کہ قرآن ہی
یا نشانیون قدرت ہماری کو اور ملاقات آخرت کی کو نابود ہوے عمل انکے کہ اس جہان مین کیئے هَلْ يُجْزَوْنَ اِلَّا
مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ نہ جزا دئے جاوینگے مگر جو کچھ کہ تھے دنیا مین کرتے وَاتَّخَذَ قَوْمُ مُوْسٰى مِنْ بَعْدِهٖ مِنْ حُلِيِّهِمْ عِجْلًا
جَسَدًا لَّهٗ خُوَارٌ اور پکڑا قوم موسی نے یعنے بنایا سامری اور پیرو اسکے نے پیچھے جانے موسی کے طور پر گہنے انکے سے کہ
قبطیون کی لوٹ مین ہاتھ لگا تھا بچھڑا گاے کا کہ بدن بے روح تھا واسطے اسکے آواز تھی گائی کی سے لکھا ہی کہ بنی
اسرائیل مصر سے نکلے اسواسطے کہ قوم فرعون کو خبر نہو بہانہ عروسی کا کیا اور بعضے فرعونیون سے جو آشنا تھے
اُنسے زیور عاریت مانگ لیا بعد عبور دریا کے اور غرق فرعون کے اور قبطیون کے وہ گہنا انکے پاس رہ گیا جب
موسی علیہ السلام طور کو گئے سامری نے ہارون علیہ السلام پاس آکر کہا کہ وہ گہنا جو بنی اسرائیل پاس ہی اُسے
خرید فروخت کرتے ہین اور تصرف اسمین حرام ہی کیونکہ اُسوقت مال غنائم حلال نتھا مومنون پر ہارون علیہ السلام
نے کہا کہ سب وہ مال جمع کرین اور سامری کے سپرد کیا کہ امانت رکھہ سامری زرگری جانتا تھا سونا چاندی اسکا گلا کر
ایک گوسالے کی شکل ڈھالا اور اُسمین حکمت عملی کی کہ آواز گائی کی سی نکلنے لگی لکھا ہی کہ سامری نے
وقت غرق ہونے فرعون کے جبرئیل علیہ السلام کو دیکھا تھا گھوڑے پر سوار انکے گھوڑے کے سم کے نیچے کی خاک اٹھالی
تھی وہ اُس گوسالہ کے دہن مین ڈالدی اللہ تعالی نے اسکو زندہ کردیا آواز کرنے لگا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے
کہا ہی کہ جو آواز گوسالے کی بنی اسرائیل نے سنی سجدے مین گر پڑے اَلَمْ يَرَوْا اَنَّهٗ لَا يُكَلِّمُهُمْ وَلَا يَهْدِيْهِمْ سَبِيْلًا کیا
نہ دیکھا اُنھون نے کہ وہ گوسالہ نہ بولتا ہی اُنسے اور نہ دکھاتا ہی انکو راہ اِتَّخَذُوْهُ وَكَانُوْا ظٰلِمِيْنَ پکڑلیا اسکو ساتھہ
خدا کے اور تھے وہ ظالم کہ وضع عبادت غیر موضع کی وَلَمَّا سُقِطَ فِيْۤ اَيْدِيْهِمْ وَرَاَوْا اَنَّهُمْ قَدْ ضَلُّوْا اور جب ڈالی
گئی پشیمانی بیچ ہاتھون انکے یعنے پائی پشیمانی جیسے کوئی کچھ چیز ہاتھ مین پالے اور یہہ لفظ عرب مین کنایت
ہی پشیمانی سے حاصل یہہ ہی کہ جب پشیمان ہوئے عبادت گوسالہ سے اور دیکھا اُنھون نے یہہ کہ وہ بتحقیق گمراہ
ہوئے قَالُوْا لَئِنْ لَّمْ يَرْحَمْنَا رَبُّنَا وَيَغْفِرْ لَنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ کہا اُنھون نے البتہ اگر نہین رحم
کریگا ہمکو پروردگار ہمارا ساتھہ قبول توبہ کے اور نہ بخشیگا ہمکو البتہ ہوجاوینگے ہم ٹوٹا پانیوالون سے وَلَمَّا رَجَعَ مُوْسٰۤى
اِلٰى قَوْمِهٖ غَضْبَانَ اَسِفًا اور جب پھر آیا موسی طور سے طرف قوم اپنی کے غصے سے پچھتاتا ہوا لکھا ہی کہ اللہ
تعالی نے موسی کو طور پر خبر کردی تھی قَالَ بِئْسَمَا خَلَفْتُمُوْنِيْ مِنْ بَعْدِيْ کہا موسی نے بری ہی جو کچھ جانشینی کی تھی



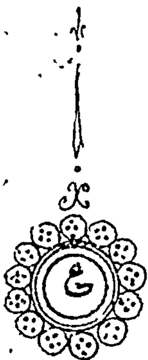
میرے پیچھے میری اَعَجِلْتُمْ اَمْرَ رَبِّكُمْ کہا شتابی کی تمنے حکم پروردگار اپنے سے اور عبادت گوسالے کی کرنے
لگے اتنا صبر نکیا کہ میں آؤں اور حکم خدا تمکو پہنچاؤں وَاَلْقَى الْاَلْوَاحَ اور ڈال دیئے موسی علیہ السلام نے تختے جنپر توریت
لکھی تھی اور یہہ غصہ بھی اللہ ہی واسطے کیا تھا تیسیر میں لکھا ہے کہ الواح پھینکے نہیں رکھ دیئے ہاتھ سے اور جمہور اسپر
ہیں کہ تختی پھینک دی اور ٹوٹ گئی چھے حصے اور جو انمیں مکتوب تھا آسمان پر لے گئے اور ایک حصہ ساتوان رہ گیا
کہ ہدایت اور رحمت تھی پس حضرت موسی علیہ السلام نے غصے سے تختی ڈال دی وَاَخَذَ بِرَاْسِ اَخِيْهِ يَجُرُّهٗۤ اِلَيْهِ
اور پکڑا سر بھائی اپنے کا کہ ہارون علیہ السلام تھے کھینچتا تھا اسکو طرف اپنے غصے سے نہ اہانت سے کیونکہ گمان موسی
علیہ السلام کا یہہ تھا کہ ہارون علیہ السلام نے گوسالہ پرستی سے قوم کو منع نہیں کیا قَالَ ابْنَ اُمَّ اِنَّ الْقَوْمَ اسْتَضْعَفُوْنِيْ
وَكَادُوْا يَقْتُلُوْنَنِيْ کہا ہارون نے ای بیٹے ماں میری کے اگرچہ سگے بھائی ایک ماں باپ کے تھے لیکن واسطے
نرم کرنے دل موسی علیہ السلام کے ماں کو یاد کیا اور کہا کہ میں نے تقصیر نہیں کی تحقیق قوم نے ناتوان سمجھا مجھکو اور نزدیک
تھے کہ مار ڈالتے مجھکو میرے بہت منع کرنے کے سبب فَلَا تُشْمِتْ بِيَ الْاَعْدَآءَ وَلَا تَجْعَلْنِيْ مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ پس خوش کر
ساتھ میرے دشمنوں کو کہ اہانت میری سے انکی مراد حاصل ہو اور مت کر مجھکو ساتھ قوم ظالموں کے یعنے مجھے گوسالہ
پرستوں میں مت شمار کر قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَلِاَخِيْ وَاَدْخِلْنَا فِيْ رَحْمَتِكَ کہا موسی علیہ السلام نے ہارون ع کی یہہ
باتیں سنکر ای پروردگار میرے بخش مجھکو اس عمل میں کہ بڑے بھائی سے بے ادبی کی یا یہہ کہ لوحیں پھینک دیں
اور بخش بھائی میرے کو اگر تقصیر اسنے کی ہو منع میں گوسالہ پرستی کی اور داخل کر ہمکو بیچ رحمت اپنی کے یعنی
رکھ بدنیا پناہ و عصمت میں اور عقبے ریاض جنت میں وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ اور تو بہت رحمت کرنیوالا ہے سب
رحمت کرنیوالوں سے یعنی تیری رحمت ہے ظاہر جس جگہہ جس سے کہ ای رافت ہم رحمت تیرے انکے کردیا سیراب ہے اسکو
اِنَّ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ سَيَنَالُهُمْ غَضَبٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَذِلَّةٌ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا تحقیق جنہوں نے کہ جہالت سے
پکڑا بچھڑے کو ساتھ خدائی کے البتہ پہنچیگا انکو غصہ پروردگار انکے سے اور ذلت بیچ زندگانی دنیا کے غصہ یہہ تھا کہ حکم فرمایا
کہ ایک دوسرے کو قتل کرو اور ذلت جزیہ ہے وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُفْتَرِيْنَ اور جیسی سزا دی گوسالہ پرستونکو اسیطرح
جزا دیتے ہیں ہم جھوٹھ باندھنے والوں کو وَالَّذِيْنَ عَمِلُوا السَّيِّاٰتِ ثُمَّ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِهَا وَاٰمَنُوْۤا اور جنہوں نے عمل کئے بد
صغیرہ اور کبیرہ سے یا شرک لانے سے توبہ کی پیچھے انکے اور ایمان لائے سمجھ لیجئے کہ اگر سیات سے مراد گناہ ہیں سوا شرک
کے تو آمنوا کی معنے یہہ ہیں کہ تصدیق کی اسکی کہ اللہ تعالی توبہ گناہ گاروں کی قبول فرماتا ہے اِنَّ رَبَّكَ مِنْۢ بَعْدِهَا
لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ تحقیق پروردگار تیرا پیچھے توبہ کے البتہ بخشنیوالا ہے گناہ انکی مہربان ہے انپر ساتھ قبول کرنے
توبہ کے وَلَمَّا سَكَتَ عَنْ مُّوْسَى الْغَضَبُ اور جب چپکا ہوا موسی سے غصہ سکون کو یہان تعبیر ساتھ سکوت کے
فرمایا حاصل یہہ ہے کہ جب غصہ تھا اَخَذَ الْاَلْوَاحَ لیں باقی تختیان جو ڈال دین تھیں وَفِيْ نُسْخَتِهَا هُدًى وَّرَحْمَةٌ



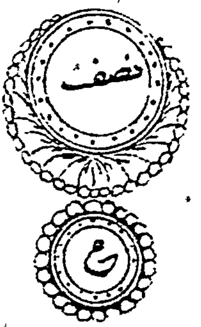
لِلَّذِيْنَ هُمْ لِرَبِّهِمْ يَرْهَبُوْنَ اور بیچ لکھے ہوئے کے ہدایت گمراہی سے تھی اور رحمت تھی یعنے پاک ہونا گناہون
سے واسطے اُن لوگون کے جو وہ عقاب پروردگار اپنے سے ڈرتے ہین لکھا ہے کہ موسی علیہ السلام کو اللہ تعالی کیطرف سے
خطاب ہوا کہ بعضے سردارون کو بنی اسرائیل کے واسطے عذر کرنے عبادت گوسالہ کے طور پر لا موسی علیہ السلام نے قوم سے
کہا قوم نے قبول کیا وَاخْتَارَ مُوْسٰى قَوْمَهٗ سَبْعِيْنَ رَجُلًا لِّمِيْقَاتِنَا اور چن لئے موسی نے قوم اپنی مین سے ستر مرد
واسطے وعدے ہمارے کے اور ایک قول یہہ ہے کہ ایک گروہ بنی اسرائیل نے کہا کہ اللہ نے موسی اپنے کلام نہین کیا
جو تختیون پر لکھا ہے موسی کا کلام ہے اللہ تعالی نے فرمایا اے موسی بنی اسرائیل کے سردارون مین سے ایک جماعت
کو اپنے ساتھ کوہ طور پر لا تا کہ کلام میرا سنین اور اُسپر گواہ ہون حضرت موسی ستر آدمی ہمراہ اپنے لیکر طور پر گئے جب
وہان پہنچے ابر نمود ہو کر درمیان موسی اُنکے اور اُنکے حائل ہو گیا موسی پردۂ ابر مین در آئے سردار قوم سجدے مین گرے حق
تعالی نے موسی سے کلام کیا امر اور نہی اور وعدہ اور وعید فرمایا جب ابر کھل گیا موسی نکلے اور قوم سے کہا کہ کلام الہی
سنا انھون نے کہا سنا لیکن متکلم معلوم نہوا ہم ایمان جب لاوینگے کہ خدا کو آشکارا دیکھینگے یہہ کہتے ہی تھے کہ صاعقے نے
اگر اُنکو جلا دیا موسی علیہ السلام مضطرب ہو کر نیاز مندی کرنے لگے فَلَمَّآ اَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ پس جب پکڑا اُنکو ستر
آدمیونکو صاعقہ نے اور سب کو جلا دیا یا آواز مہیب آئی سنتے ہی دہشت سے سب مر گئے یا لرزہ اندام مین اُنکے پڑا ایسا
کہ بند بند اُنکا جدا ہونے لگا موسی ڈرے کہ یہہ مر جاوینگے تو مجھے بنی اسرائیل کہینگے کہ سردارون کو ہمارے تو لیجا کر مار آیا
قَالَ رَبِّ لَوْ شِئْتَ اَهْلَكْتَهُمْ مِّنْ قَبْلُ وَاِيَّايَ کہا موسی نے اے پروردگار میرے اگر چاہتا تو ہلاک کرتا اُنکو پہلے اس سے
اور مجھکو بھی عین المعانی مین ہے کہ انھین ہلاک کرتا سبب گوسالہ پرستی کے اور مجھے باعث قتل قبطی سے اَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ
السُّفَهَآءُ مِنَّا کیا ہلاک کرتا ہے تو ہمکو سبب اُس چیز کے کہ کیا بیوقوفون نے ہم مین سے یعنے قوم ہماری مین سے
کہ گوسالے کو پوجا یا رویت طلب کی اِنْ هِيَ اِلَّا فِتْنَتُكَ نہین یہہ مگر آزمایش تیری بندون سے کہ اپنی باتین سُنا ان
تو اُنکو طمع رویت ہوئی اور گوسالے سے آواز نکالی تو اُنکو اُسکے پرستش کی رغبت ہوئی سمجھہ لیجئے کہ اِنْ هِيَ اِلَّا فِتْنَتُكَ کہنا کمال
جرات ہے جناب کبریا مین مگر یہہ کہ گستاخی محب ترک ادب نہین بلکہ عین ادب ہے نظم گستاخی عاشقان نہین ترک
ادب کیون جوش و خروش عشق ہے اسکا سبب رافت تھا مقام بسط موسی کا نہین کب کہتے فتنتک بدرگاہ رب یہہ
اور یہہ بھی اسی مقام بسط سے ہے کہ موسی نے کہا تُضِلُّ بِهَا مَنْ تَشَآءُ وَتَهْدِيْ مَنْ تَشَآءُ گمراہ کرتا ہے ساتھ اس فتنہ کے
جسے چاہے اور راہ دکھاتا ہے جسے چاہے اَنْتَ وَلِيُّنَا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الْغَافِرِيْنَ تو ہی دوست
اور مددگار ہمارا پس بخش ہمکو اور رحم کر ہمپر اور تو بہتر بخشنے والا ہے وَاكْتُبْ لَنَا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ اور
لکھہ واسطے ہمارے بیچ اس دنیا کے نیکی کہ قبول توبہ ہے یا توفیق طاعت یا روزی حلال اور بیچ آخرت کے نیکی کہ مغفرت ہے
یا جنت یا سعادت رویت اِنَّا هُدْنَآ اِلَيْكَ تحقیق ہمنے توبہ کی طرف تیری قَالَ عَذَابِيْٓ اُصِيْبُ بِهٖ مَنْ اَشَآءُ کہا اللہ نے

عذاب میرا پہنچاتا ہون اسکو جسے چاہون یعنے کفار کو وَرَحْمَتِي وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ اور رحمت میری نے سما لیا ہر چیز کو دنیا مین مومن اور کافر کو ساتھہ جان ڈالنے اور روزی دینے کے اور یہہ بھی ظہور رحمت الٰہی ہے خلق پر کہ آپسمین ایک دوسرے پر مہربانی کرتے ہین یا رحمت توبہ کی ہے کہ علی العموم فایز ہے اور محققون نے کہا ہے کہ رحمت دو ہین ایک رحمت ذاتیہ ہے کہ اُسے رحمت مطلقہ کہتے ہین وہ دینا ہے بے سوال اور بے ثبوت استحقاق معطی لہ کے جیسے وجود مین لانا اور چشم اور گوش اور عقل و ہوش عنایت فرمانا دوسری رحمت وجوبیہ ہے کہ اُسے مقیدہ بھی کہتے ہین وہ بھی نتیجہ اسی رحمت مطلقہ کا ہے جیسے بعد وجود دینے کے استعداد استفادہ کا اور قابلیت استفاضے کی عطا کرتا ہے نظم ایک رحمت تھی تیری وہ ای خدا نیستی سے تو نے ہستی کی عطا مرحمت فرمائے پھر ادراک و ہوش یعنی و دندان و لب اور چشم و گوش بے سوال و بے لیاقت سب دیا فضل سے تو نے کیا جو کچھ کیا دوسری رحمت تیری بعد از وجود خلق استعداد ہے رب ودود جس سے پائی ہمنے ہی راہ ہدی ورنہ گمراہی مین پڑتے ای خدا تو نے ہی راہ دین پر لایا ہمین اپنا رستہ تو نے دکھلایا ہمین تیرے ہی رحمت کا ہے یہہ سب ظہور ای میرے مولی میرے رب غفور اور رحمت وجوبیہ کو مقیدہ اسواسطے کہتے ہین کہ مقید ساتھہ کئی شرطون سے ساتھہ اقوال اور افعال کے ہے چنانچہ فرمایا فَسَأَكْتُبُهَا لِلَّذِينَ يَتَّقُونَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَالَّذِينَ هُمْ بِآيَاتِنَا يُؤْمِنُونَ پس البتہ لکھونگا وہ رحمت واسطے اُن لوگون کے کہ بچینگے شرک سے اور دینگے زکوۃ فرض اور وہ لوگ وہ ہین کہ ساتھہ آیتون ہماری کے ایمان لاتے ہین قتادہ رح نے کہا کہ یہود اور نصاری نے آرزو اس رحمت کی کر کر کہا کہ ہم بھی آیتون پر ایمان رکھتے ہین اور زکوۃ مال ادا کرتے ہین ہمارے واسطے بھی رحمت ثابت ہو حق تع نے انکا رشتہ امید قطع کر کر اس رحمت کو مخصوص کیا ساتھہ اسی اُمت کے اور فرمایا کہ مومنان پرہیزگار کہ جنکے واسطے یہہ رحمت ہے الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الرَّسُولَ النَّبِيَّ الْأُمِّيَّ وہ لوگ ہین کہ اخلاص دل سے پیروی کرتے ہین پیغمبر کی جو نبی ہے نانویسندہ اور ناخواندہ اور یہہ کمال تعریف آپ کی ہے کہ بن لکھے پڑھے عالم امور ظاہر و باطن تھے اور یہہ معجزات آپکے سے ہے بیت میرا محبوب بن پڑھے کے سب علمون سے ماہر ہے وہ امی ہے ولے علم دو عالم اُسپہ ظاہر ہے بحر الحقائق مین ہے کہ عرب اصل اور منشاء کو ام کہتے ہین جیسے مکہ کو ام القری کہتے ہین کہ سب شہرونکا مبداء اور منشاء ہے اور لوح محفوظ کو ام الکتاب کہتے ہین کہ اصل سب کتابون کی ہے ایسے ہی حضرت بھی امی ہین یعنے اصل موجودات ہین کہ آپ ہی کے نور سے سب کا ظہور ہے لولاک لما اظہرت الربوبیۃ موید اس معنے کا اور لولاک لما خلقت الافلاک شاہد اس دعوی کا ہے بیت اصل سب کے آپ ہین جو اور ہے سو فرع ہے ناسخ ادیان انکا دین اور انکی شرع ہے الَّذِي يَجِدُونَهُ مَكْتُوبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيلِ وہ پیغمبر جو پاتے ہین نام اور تعریف اسکی لکھی ہوئی نزدیک انکے بیچ توریت کے لکھا ہے احمد الضحوک القتال یرکب البعیر ویلبس الشملۃ تا آخر اور انجیل مین قول عیسی علیہ السلام ہے انی ذاهب الی ربی وربکم والفارقلیطا جاء تا آخر يَأْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَاهُمْ

عَنِ الْمُنْكَرِ حکم کرتا ہے وہ نبی امی انکو جو اسکی پیروی کرتے ہین ساتھ بھلائی کے کہ توحید ہے اور منع کرتا ہے انکو
نامعقول سے کہ شرک ہے یا معروف اخلاق نیک ہین یا صلہ رحمی ہے یا انصاف ہے اور منکر اخلاق بد ہین یا قطع
رحم ہے یا بے انصافی ہے وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَاتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ اور حلال کرتا ہے واسطے انکے پاکیزہ چیزین
جیسے بحیرہ اور سائبہ یا چربی کہ یہود پر حرام تھی اور حرام کرتا ہے اوپر انکے ناپاک چیزین جیسے مردار اور لہو اور سور یا مال
پلید سود کا اور رشوت کا وَيَضَعُ عَنْهُمْ إِصْرَهُمْ اور اتار رکھتا ہے اُنسے بوجھ انکے یعنی تخفیف کرتا ہے اپنی امت سے ثقیل
چیزون کو جیسے شریعت موسی مین تھا کہ جس عضو سے گناہ ہو قطع کر ڈالنے اور جسقدر جامہ نجاست سے آلودہ ہوتا کاٹ ڈالتے
وَالْأَغْلَالَ الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهِمْ اور طوق جو تھی اوپر انکے موسی کے زمانے مین کہ قتل نفس تھا توبہ مین اور قصاص تھا
بے عفو اور دیت کے اور مال غنیمت جل جاتا تھا فَالَّذِينَ آمَنُوا بِهِ وَعَزَّرُوهُ وَنَصَرُوهُ وَاتَّبَعُوا النُّورَ الَّذِي أُنْزِلَ مَعَهُ
پس جو لوگ کہ ایمان لائے ساتھ اس نبی امی کے بنی اسرائیل مین سے اور تعظیم کی اسکی اور مدد کی اسکی دشمنون پر اور پیروی
کی اس نور کی کہ اتارا گیا ہے ساتھ اسکے مراد نور سے قرآن ہے کہ نہایت روشن ہے کیونکہ دین دنیا کے امور اس سے ظاہر
ہین سمجھ لیجئے کہ لفظ معہ کا دلالت کرتا ہے بقائے قرآن پر کہ نازل کیا ہے اور ساتھ اسکے باقی رہیگا بخلاف الواح موسے
کے کہ اکثر آسمان کو چلی گئین أُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ یہ لوگ کہ ایمان لائے اور تعظیم اور نصرت اور متابعت کی وہ
ہین چھٹکارا پانیوالے عذاب سے اور ملنے والے رحمت اور ثواب سے قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا الَّذِي
لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ کہہ اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم بسبیل عموم کہ اے لوگو تحقیق مین پیغمبر ہون اللہ کا طرف
تمہارے سب کے وہ اللہ کہ واسطے اسکے ہے پادشاہی آسمانون کی اور زمین کی لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ يُحْيِي وَيُمِيتُ نہین کوئی
مستحق عبادت کے مگر وہ کہ جلاتا ہے اور مارتا ہے فَآمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ الَّذِي يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَكَلِمَاتِهِ
وَاتَّبِعُوهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ پس ایمان لاؤ ساتھ اللہ کے اور پیغمبر اسکے کے جو نبی ہے ان پڑھا لکھا وہ پیغمبر جو ایمان
لاتا ہے ساتھ اللہ کے اور باتون اسکی کے جو انبیا پر اتاری ہین اور پیروی کرو اس پیغمبر کی تو کہ تم راہ راست پاؤ وَمِنْ قَوْمِ
مُوسَى أُمَّةٌ يَهْدُونَ بِالْحَقِّ وَبِهِ يَعْدِلُونَ اور قوم موسی کی سے ایک جماعت ہے کہ راہ دکھاتی ہے خلق کو ساتھ
حق کے اور ساتھ حق اور راستی کے عدل کرتے ہین درمیان خلق کے بعضون نے کہا ہے کہ مراد اس سے عبد اللہ بن سلام اور
اصحاب انکے ہین رضی اللہ عنہم اور اشہر یہہ ہے کہ بعد وفات موسی علیہ السلام کے اور خلیفے انکے حضرت یوشع علیہ السلام
کے بنی اسرائیل گمراہ ہوگئے کفر اور عصیان اختیار کیا قتل انبیا پر کمر باندھی بعضے انمین راہ راست پر رہے اور اللہ سے دعا
کی کہ درمیان ہمارے اور قوم کے جدائی ڈال اللہ تعالی نے زیر زمین انکے واسطے راہ کشادہ کردی اس راہ سے وہ چین کے
ملک سے پرے نکل گئے وہان اپنے گھر بنا کر رہنے لگے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا شب معراج مین اُس طرف گذر ہوا
آپ نے دس سورتین قرآن کی انپر پڑھین وہ سب ایمان لائے آپ پر اب سب مسلمان مین نماز پڑھتے ہین زکواۃ دیتے ہین جمعہ ادا

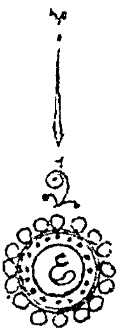


کرتے ہین یہہ آیت انکی شان مین نازل ہوئی ہے پھر حضرت حق تعالی اخبار قوم موسی کی اخبار فرماتا ہے وَقَطَّعْنَاهُمُ
اثْنَتَيْ عَشْرَةَ أَسْبَاطًا أُمَمًا اور کاٹ دیے ہمنے قوم موسی مین سے بارہ قبیلے جماعتین سبط ولد ولد کو کہتے ہین مراد اولاد یعقوب
علیہ السلام ہے اسباطا بدل ہی اثنتی عشرہ سے اور امما بدل ہی اسباطا سے وَأَوْحَيْنَا إِلَىٰ مُوسَىٰ إِذِ اسْتَسْقَاهُ قَوْمُهُ
أَنِ اضْرِب بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ اور وحی کی ہمنے طرف موسی کے جب پانی مانگا اُس سے قوم اُسکی نے یہہ کہ مار ساتھ عصا اپنے کے
پتھر کو سمجھ لیجیے کہ بنی اسرائیل وادی مین سرگردان تھے گرمی آفتاب کی لگی پیاس نے غلبہ کیا حضرت موسی سے پانی
مانگا اللہ تعالی نے موسی پر وحی کی کہ ساتھ عصا اپنے کے پتھر کو مار اور وہ پتھر جنگل مین انکو مل گیا تھا اُسنے آواز کی تھی
کہ اے موسی مجھے اُٹھا لے مین تیرے کام آؤنگا پس موسی نے عصا پتھر پر مارا فَانبَجَسَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا پس بہت
نکلے اُس پتھر مین سے بارہ چشمے موافق عدد اسباط کے قَدْ عَلِمَ كُلُّ أُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ تحقیق جان لیا ہر شخص نے گھاٹ
اپنا وَظَلَّلْنَا عَلَيْهِمُ الْغَمَامَ اور سائبان کیا ہمنے اوپر اُنکے بادل کا کہ دھوپ سے ایذا نہ پاوین وَأَنزَلْنَا عَلَيْهِمُ الْمَنَّ
وَالسَّلْوَىٰ اور اُتارا ہمنے اوپر اُنکے من اور سلوی كُلُوا مِن طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ کھاؤ پاکیزہ اُس چیز کی کہ دی ہمنے تمکو
اور ذخیرہ نکرو انھون نے خلاف کہنے کے ذخیرہ کیا من وسلوی اُترنا موقوف ہوگیا وَمَا ظَلَمُونَا وَلَٰكِن كَانُوا أَنفُسَهُمْ
يَظْلِمُونَ اور نہ ظلم کیا اُنھون نے ہمکو ذخیرہ کرنے مین ولیکن تھے نافرمانی سے جانون اپنی کو ظلم کرتے وَإِذْ قِيلَ لَهُمُ
اسْكُنُوا هَٰذِهِ الْقَرْيَةَ وَكُلُوا مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ اور یاد کر جب کہا واسطے بنی اسرائیل کے بعد جنگ قوم جبارون کے اور فتح اُنکی کے
رہو تم اس بستی مین کہ اریحا یا ایلیہ ہے اور کھاؤ اسمین سے میوے اور اناج جہان چاہو وَقُولُوا حِطَّةٌ وَادْخُلُوا الْبَابَ
سُجَّدًا نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطِيئَاتِكُمْ اور کہو دور کر گناہ ہماری ہم سے اور داخل ہو دروازے مین اس بستی کے سجدہ کرتے ہوئے یا عاجزی سے
جھکتے ہوے بخش دینگے تمکو خطائین تمھاری سَنَزِيدُ الْمُحْسِنِينَ البتہ زیادہ دینگے ہم ثواب اور درجے احسان کرنیوالوں کو
فَبَدَّلَ الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْهُمْ قَوْلًا غَيْرَ الَّذِي قِيلَ لَهُمْ پس بدل ڈالا جنھون نے ظلم کیا تھا اپنے پر انمین سے بات کو
سوا اُسکے جو کہی گئی تھی واسطے اُنکے یعنے حطہ کی جگہہ حنطہ کہا طلب استغفار کو فرمایا تھا سو مسخر ان سے اناج مانگا فَأَرْسَلْنَا
عَلَيْهِمْ رِجْزًا مِّنَ السَّمَاءِ بِمَا كَانُوا يَظْلِمُونَ پس بھیجا ہمنے اوپر اُنکے عذاب آسمان سے کہ صاعقہ تھا یا وبا بسبب اُسکے
کہ تھے ظلم کرتے کہ لفظ کو غیر موضع اُسکے مین رکھا وَاسْأَلْهُمْ عَنِ الْقَرْيَةِ الَّتِي كَانَتْ حَاضِرَةَ الْبَحْرِ اور سوال کر اے محمد صلی اللہ
علیہ وسلم یہود کو بستی سے جو تھی اوپر کنارے دریائے شور کے طرف ملک شام کے اور اُس بستی کا نام ایلیہ تھا یہ بین اور طور کے درمیان
تھی یا مقنا نام تھا درمیان مدین اور صینونا کے تھی اور شریعت توریت پر وہان عمل تھا تعظیم سنیچر کی اُنپر لازم تھی شکار
مچھلی کا اُس دن کرنا اور دنیا کے کام مین مشغول ہونا منع تھا اُنھون نے خلاف امر کا کیا زبان داؤد علیہ السلام
سے ملعون ہوکر مسخ ہوگئے اُنکا احوال ظاہر کرنے کو حق تعالی نے خطاب ساتھ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمایا
کہ یہود سے خبر اُس بستی والون کی پوچھ إِذْ يَعْدُونَ فِي السَّبْتِ إِذْ تَأْتِيهِمْ حِيتَانُهُمْ يَوْمَ سَبْتِهِمْ شُرَّعًا وَيَوْمَ لَا يَسْبِتُونَ ۙ لَا تَأْتِيهِمْ



جب تعدی کرتے تھے بیچ ہفتے کے کہ مچھلی کا شکار منع تھا اور کرتے تھے جب آتی تھیں اُنکے پاس مچھلیاں جسدن ہفتہ کرتے تھے ظاہر اور جسدن نہ ہفتہ کرتے نہ آتیں اُنکے پاس یہہ آزمایش تھی اللہ کی کہ ہفتے کے دن جو شکار منع تھا مچھلیاں پانی پر تیرتی پھرتی تھیں اور سوا ہفتے کے اور دن کوئی مچھلی نظر نہ آتی تھی كَذٰلِكَ نَبْلُوْهُمْ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ اسیطرح آزمایش کرتے تھے ہم اُنکی بسبب اسکے کہ تھے فسق کرتے سمجھ لیجئے کہ شہر ایلہ والے ہفتے کے دن مچھلیاں بہت دیکھ کر للچاتے تھے کہ کسیطرح پکڑیں لیکن اُسدن شکار جو منع تھا دحت انداز ہوتے تھے آخر حیلہ کیا کہ حوض کھودے اور نالے دریا سے حوضوں تک لے آئے پھر ہفتے کے دن جو مچھلیاں دریا پر تیرتیں انکو گھیر کر اُن نالوں کی راہ سے حوضوں میں لاکر راہ نالوں کی بند کر دیتے تھے اور اتوار کے دن پکڑ لیتے تھے کئی بار جو یہہ عمل کیا اور عذاب کا اثر ظاہر نہوا دلیر ہو گئے تعظیم سبت کی موقوف کی اور وُہ شہر والے تین گروہ ہوئے ایک گروہ یہہ فعل کرتی تھی اور ایک منع کرتی تھی اور ایک نہ منع کرتی تھی نہ یہہ فعل کرتی تھی اور منع کرنیوالوں کو ملامت کرتی تھی چنانچہ حق تعالی خبر دیتا ہے وَاِذْ قَالَتْ اُمَّةٌ مِّنْهُمْ لِمَ تَعِظُوْنَ قَوْمَا ۨ اللّٰهُ مُهْلِكُهُمْ اَوْ مُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا اور پوچھ اہل کتاب سے خبر انکی جب کہا ایک جماعت نے اُس شہر والوں میں سے جو نہ فعل کرتی تھی نہ منع کرتی تھی انکو جو منع کرتی تھی کیوں نصیحت کرتے ہو اُس قوم کو کہ اللہ ہلاک کرنیوالا ہے انکو دنیا میں بسبب نافرمانی اور ترک تعظیم ہفتے کے یا عذاب کرنیوالا ہے انکو آخرت میں دوزخ کا عذاب سخت قَالُوْا مَعْذِرَةً اِلٰى رَبِّكُمْ کہا منع کرنیوالوں نے کہ یہہ نصیحت کرنی ہماری واسطے عذر کرنے کے ہے طرف پروردگار تمھارے کے یعنے ہمپر امر معروف واجب ہے اسواسطے ہم انکو نصیحت کرتے ہیں کہ عند اللہ ہم معذور ہوں وَلَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ اور شاید کہ وُہ بچیں اس گناہ سے فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖۤ اَنْجَيْنَا الَّذِيْنَ يَنْهَوْنَ عَنِ السُّوْٓءِ پس جب بھول گئی گروہ شکار کرنیوالی جو کچھ کہ نصیحت کئی گئی تھی ساتھ اُسکے نجات دی ہمنے اُن لوگوں کو کہ منع کرتے تھے بُرائی سے اور نافرمانی سے وَاَخَذْنَا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا بِعَذَابٍۭ بَئِيْسٍۭ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ اور پکڑا ہمنے اُن لوگوں کو کہ ظلم کرتے تھے یعنے شکار کہ منع تھا ساتھ عذاب سخت کے بسبب اِسکے کہ تھے فسق کرتے اور گروہ متوقفہ میں کہ نہ فعل کرتے تھے نہ منع اختلاف ہے کہ نجات پائی یا ہلاک ہوئی توقف انکے امر میں اولی ہے پس عذاب اُس گروہ کے سے ارشاد فرماتا ہے فَلَمَّا عَتَوْا عَنْ مَّا نُهُوْا عَنْهُ پس جب سرکشی کی اُس چیز سے کہ منع کئی گئی تھی اُس سے کہ شکار مچھلی کا تھا قُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا قِرَدَةً خٰسِـِٕيْنَ ۝ کہا ہمنے انکو ہو جاؤ بندر ذلیل لکھا ہے کہ منع کرنے والے جب نا امید ہوئے نصیحت قبول کرنے اُنکے سے تو اپنے اور اُنکے درمیان دیوار کھینچ لی نہ وُہ اِدھر آویں نہ یہہ اُدھر جاویں ملاقات آپس میں نہوئی ایکدن اپنے اپنے محلے سے نکلکر دیکھا تو محلہ فاسقان سے آواز نہیں آتا تلاش کی تو سب کو بندر پایا ہر بندر گرد اپنے قرابت والے کے روتا ہوا پھرنے لگا اور منہہ اُنکے جامے سے ملتا تھا تین روز زندہ رہے چوتھے دن سب کے سب مر گئے وَاِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكَ لَيَبْعَثَنَّ عَلَيْهِمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ يَّسُوْمُهُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ اور یاد کر ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم جب

پکار دیا پروردگار تیرے نے البتہ بھیجیگا اوپر یہود کے تا روز قیامت وہ شخص کہ پہنچاوے اُنکو برا عذاب مانند قتل
اور اجلا اور ضرب اور جزیہ کے کہا ہے کہ بخت نصر بابلی نے پہلے قتل اور قید انکو کیا پھر فارس کے پادشاہ کرتے رہے
اور تاج تخت چھینتے رہے یہانتک کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے آپ نے فرمایا کہ مقاتلہ کرو انسے کہ
اسلام لاوین یا جزیہ قبول کرین یہہ حکم تا قیامت باقی ہے کافرون کے حق مین اِنَّ رَبَّكَ لَسَرِيعُ الْعِقَابِ تحقیق
پروردگار تیرا جلد عذاب کرنیوالا ہے وَاِنَّهٗ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ اور تحقیق وہ البتہ بخشنے والا ہے توبہ کرنیوالونکو اور مغفرت
چاہنے والون کو مہربان ہے کہ بعد توبہ کے ساتھ گناہ کے نہین پکڑتا وَقَطَّعْنٰهُمْ فِي الْاَرْضِ اُمَمًا اور ٹکڑے
کردیا ہمنے بنی اسرائیل کو بیچ زمین کے جماعتین بڑی کوئی ولایت نہین ہے کہ جسمین یہودی ہوون مِنْهُمُ الصّٰلِحُوْنَ
بعضے اُنمین سے نیک کار ہین دین موسوی پر ثابت یا مراد اس سے وہ ہین جو ہمارے پیغمبر پر ایمان لائے ہین یا وہ
لوگ ہین کہ شب معراج مین پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے وَمِنْهُمْ دُوْنَ ذٰلِكَ اور بعضے اُنمین سے
سوا اسکے بدکار ہین یعنے کافر اور فاسق وَبَلَوْنٰهُمْ بِالْحَسَنٰتِ وَالسَّيِّاٰتِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ اور آزمایا ہمنے انکو
ساتھ بھلائیون کے مانند عیش اور غنا اور صحت کے اور برائیون کے مثل شدت اور فقر اور مصیبت نفس کے اور مال کے
شاید کہ وہ پھر آوین طرف خدا کے اور معصیت سے طرف طاعت کے اُنھون نے نعمت مین بجائے شکر کفر ظاہر کیا کہ کہنے
لگے ان اللہ فقیر و نحن اغنیاء یعنے اللہ فقیر ہے ہم غنی ہین اور محنت مین صبر کی جا آغاز نالائق کلام کہا کہ ید اللہ مغلولۃ یعنے
حق تعالی کا ہاتھ بستہ ہے یعنے دیتا نہین کسی کو شئے فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ وَّرِثُوا الْكِتٰبَ يَاْخُذُوْنَ عَرَضَ هٰذَا
الْاَدْنٰى وَيَقُوْلُوْنَ سَيُغْفَرُ لَنَا پھر جگہہ پر بیٹھے اُنکے پیچھے اُن سے برے جانشین کہ وارث ہوے کتاب توریت کے یعنے سیکھا
علم توریت کا آبا سے لیتے ہین اسباب اس جہان کا جو ناقص ہے یعنے حرام رشوت ہے بیچ حکم کے اور کہتے ہین البتہ بخشا
جاویگا واسطے ہمارے اُنکے زعم مین یہہ تھا کہ گناہ دن کی رات کو اور رات کی دن کو بخشی جاتی ہین اور وہ رشوت
لینے کو گناہ نہین جانتے تھے وَاِنْ يَّاْتِهِمْ عَرَضٌ مِّثْلُهٗ يَاْخُذُوْهُ اور اگر آوے اُنکے پاس اسباب مانند اسکے
لے لیوین اُنکو حاصل یہہ ہے کہ امید مغفرت کی رکھتے ہین اور رشوت لیتے ہین اور حرام کھاتے ہین اسقدر سرگرم
ہین اَلَمْ يُؤْخَذْ عَلَيْهِمْ مِّيْثَاقُ الْكِتٰبِ اَنْ لَّا يَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ کیا نہین لیا گیا اوپر اُنکے عہد توریت مین
یہہ کہ نہ بولین اوپر اللہ کے مگر سچ اُنھون نے جھوٹھ اللہ پر باندھا کہ گناہ دن کی رات کو اور رات کی دن کو بخشتا
ہے اور جانتے ہین کہ جھوٹھ باندھتے ہین کیونکہ توریت اُنکے پاس ہے وَدَرَسُوْا مَا فِيْهِ اور پڑھا ہے اُنھون نے
جو کچھ کہ بیچ اسکے ہے اور یہہ حکم اسمین نہین ہے وَالدَّارُ الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ اور فلاح گھر آخرت کی
بہتر ہے اسباب دنیا سے واسطے اُن لوگون کے کہ پرہیز کرتے ہین حلال جاننے کسی حرام کے اور جھوٹھ بولنے سے اوپر ملک
علام کے اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ کیا پس نہین سمجھتے تم کہ نعمت عقبی بہتر ہے مال دنیا سے اور یعقلون ساتھ یا تحتانیہ کے بھی قرات ہے

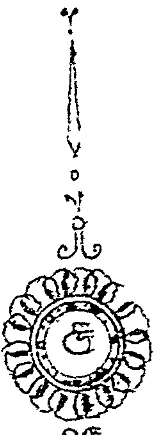


وَالَّذِيْنَ يُمَسِّكُوْنَ بِالْكِتٰبِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ اور جو لوگ محکم پکڑتے ہین قرآن کو اور قائم رکھتے ہین نماز کو تخصیص نماز
کی باوجود اسکے کہ تمسک بکتاب مشتمل ہے اوپر اقامت جمیع عبادات کے اسواسطے ہے کہ نماز ستون دین ہے
دین کا قائم رکھنا نماز کے قائم رکھنے سے ہے اِنَّا لَا نُضِيْعُ اَجْرَ الْمُصْلِحِيْنَ تحقیق ہم نہین ضایع کرتے ثواب نیکی کرنیوالونکا
وَاِذْ نَتَقْنَا الْجَبَلَ فَوْقَهُمْ كَاَنَّهٗ ظُلَّةٌ وَّظَنُّوْٓا اَنَّهٗ وَاقِعٌۢ بِهِمْ اور یاد کر جب اٹھایا ہمنے پہاڑ اوپر انکے گویا کہ وہ سائبان
ہے اور جانا انھون نے کہ وہ گر پڑیگا انپر اگر حکم توریت کا قبول نکرینگے کیونکہ خدا نے اُس سے خبر دی تھی خُذُوْا مَا
اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّاذْكُرُوْا مَا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ کہا ہمنے جو کچھ کہ دیا ہمنے تم کو احکام سے ساتھ قوت کے
اور یاد کرو ہمیشہ جو کچھ بیچ اسکے ہے امر اور نہی تو کہ تم بچو وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْۢ بَنِيْٓ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَ
اَشْهَدَهُمْ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ اور یاد کر اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم جب لیا پروردگار تیرے نے فرزندان آدم
سے پیٹھون انکی سے اولاد انکی کو اور گواہ کیا انکو اوپر جانون انکی کے اس اقرار پر جو کیا انھون نے یا بعضون کو اوپر
بعضون کے گواہ کیا اور کہا اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوْا بَلٰى کیا نہین ہون مین پروردگار تمھارا کہا بلکہ البتہ تو ہے پروردگار
ہمارا حق تعالی نے اولاد آدم کو نکالا بعضون کو پیٹھون بعضون کی سے اور یہان ذکر آدم علیہ السلام کا نفرمایا کہ سب
کو معلوم ہے وہ کل بشر کے باپ ہین حاکم نے ابو عبد اللہ نے اپنے صحیح مین روایت کی ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے
کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حق تعالی نے عہد اولاد آدم سے وادی نعمان مین کہ نزدیک عرفات کے ہے
لیا انسے نعمان سحاب کہتے ہین یا بطن نعمان اور لباب مین ہے کہ دہیا زمین ہے ولایت ہند مین وہان عہد لیا
اور حضرت آدم کے نکلنے کے بعد بہشت سے یہہ واقع ہوا اور مدارک مین ہے کہ جمہور مفسرین اسپر ہین کہ بعد خلق آدم کے
اور بعضون نے کہا ہے قبل دخول بہشت کے سید اہین دروازے پر بہشت کے کہ عرض اس جگہہ کی تین ہزار برس کا
راہ تھی اللہ تعالی نے اولاد آدم کی صلب آدم سے نکالی مثل چیونٹیون کے اور انمین عقل اور گویائی پیدا کی اور پوچھا
کہ مین ہون پروردگار تمھارا انھون نے اقرار کیا اور کہا شَهِدْنَا شاہد ہوے ہم اپنے اقرار پر اور بعضون نے کہا ہے ذریت
آدم نے اقرار کیا اللہ تعالی نے فرشتون کو کہا گواہ رہو انھون نے کہا گواہ ہوے ہم یا خود جناب الہی فرماتا ہے کہ
اقرار ذریت پر گواہ ہوے ہم اَنْ تَقُوْلُوْا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّا كُنَّا عَنْ هٰذَا غٰفِلِيْنَ ایسا نہو کہ کہو تم دن قیامت کے تحقیق
تھے ہم اس اقرار سے غافل اَوْ تَقُوْلُوْٓا اِنَّمَآ اَشْرَكَ اٰبَاۗؤُنَا مِنْ قَبْلُ وَكُنَّا ذُرِّيَّةً مِّنْۢ بَعْدِهِمْ اَفَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ
الْمُبْطِلُوْنَ یا کہو تم سوا اسکے نہین کہ شریک کیا اللہ کا باپون ہمارے نے پہلے ہم سے اور تھے ہم اولاد پیچھے انکے
انکی پیروی کی ہمنے کیا پس ہلاک کرتا ہے اور عذاب دیتا ہے ہمکو ساتھ اس چیز کے کہ کیا جھوٹھون نے یعنی باپون
ہمارے نے سمجھ لیجئے کہ یہہ بات مشرکون کی مسموع ہوگی کیونکہ عہد توحید کا ہر شخص سے لیا ہے تقلید دوسرے
کی شرک مین عذر نہین سمجھ لیجیے کہ عہد الست کا بیخبر بھول گئے ہین اور بیدار دلون کے کانون مین تا حال وہی ندا ہے

بیت روز ازل سے یہہ دل دیوانہ مست ہی کانون مین اب تلک وہی بانگ الست ہی علی سہل اصفہانی
قدس سرہ سے پوچھا کہ روز بلی یاد ہی کہا مان کل تھا عبد اللہ انصاری رح نے کہا کہ یہہ بھی سخن نقصان ہی کل کیا
آج ہی اسدن کی ابھی رات نہین آئی صوفی کو وہی دن ہی بیت آج کل صوفی کا احوال ایک ہی ماضی و
مستقبل و حال ایک ہی منصور حلاج رح نے کہا کہ مخاطب اور مجیب وہی تھا بیت خود الست اور خود بلی
اُسنے کہا غیر لب تھا جو کہا اُسنے کہا وَكَذَٰلِكَ نُفَصِّلُ الْآيَاتِ وَلَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ اور جسطرح پر میثاق بیان
کیا ہمنے اسیطرح مفصل بیان کرتے ہین ہم نشانیون کو اپنی قدرت کے تو کہ وہ پھر آوین تقلید سے طرف تحقیق کے نہ
وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ الَّذِي آتَيْنَاهُ آيَاتِنَا اور پڑھ اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم اوپر قوم اپنی کے یا اوپر یہود کے قصہ
اُس شخص کا کہ دیا ہمنے اسکو علم آیتون اپنی کا یعنے کتابون کا جو اُتارین تھین ہمنے وہ امیہ بن ابی صلت تھا عرب والا
اُسنے کتب سماویہ پڑھکر معلوم کیا تھا کہ یہہ زمانہ پیغمبر کے مبعوث ہونیکا ہی وہ جانتا تھا کہ مین ہی پیغمبر ہونگا جب
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے حسد سے آپ پر ایمان نہ لایا فَانْسَلَخَ مِنْهَا پس نکل گیا ان آیتون سے
بواسطے کفر اور عناد کے جیسے سانپ کینچلی سے نکل آتا ہی فَأَتْبَعَهُ الشَّيْطَانُ فَكَانَ مِنَ الْغَاوِينَ پس پیچھے لگا لیا اسکو
شیطان نے پس ہوگیا گمراہون سے بعضون نے کہا ہی کہ وہ ابو عامر راہب تھا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
اسکا فاسق لقب رکھا تھا مسجد ضرار کے بنا کا ساعی وہی تھا حضرت کی صفت اُسنے کتب الٰہیہ مین دیکھی تھی اور انکو پہچانتا تھا
اور ایمان آپ پر لایا تھا آخر کار انکار کیا اور کافر ہوا اور اشہر یہہ ہی کہ وہ شخص بلعم ابن باعور تھا کنعانیون اور جبارون
مین سے صحیفے ابراہیم علیہ السلام کے پڑھے تھے دعوت اسما مین کامل تھا اسم اعظم جانتا تھا جب حضرت موسی علیہ السلام
نے قصد لڑائی کا قوم جبارین سے کیا اُسنے اپنی جورو کے کہنے سے رشوت قوم سے لیکر بددعا حضرت موسی کو کی حق تعالے
نے اسم اعظم بھلا دیا ایمان اسکا لے لیا ملعون ہوا وَلَوْ شِئْنَا لَرَفَعْنَاهُ بِهَا اور اگر چاہتے ہم البتہ بلند کرتے ہم اسکو
بسبب اُن آیات صحف کے یا اُن کلمانون کے کہ مشتمل تھے اوپر اسم اعظم کے درجون مین وَلَٰكِنَّهُ أَخْلَدَ إِلَى
الْأَرْضِ وَاتَّبَعَ هَوَاهُ اور لیکن وہ دنو ہمتی سے لگ گیا طرف زمین کے یعنے پست ہوا اور پیروی کی
آرزو اپنے کی کہ رشوت لی اور جورو کی بات مانی فَمَثَلُهُ كَمَثَلِ الْكَلْبِ پس مثال اسکی خست مین مانند مثال کتے
کے ہی إِنْ تَحْمِلْ عَلَيْهِ يَلْهَثْ أَوْ تَتْرُكْهُ يَلْهَثْ اگر بوجھ رکھے تو یا حملہ کرے تو اوپر اسکے زبان لٹکا دے یا چھوڑ دے
اسکو زبان لٹکا دے غرض یہہ ہی کہ کتے کا دوکارنا اور نہ دوکارنا یکسان ہی وہ اپنی صفت نہین چھوڑتا بلعم کے
صفت کا بھی یہی حال ہی کہ دناءت اور خست اپنی سے نہ باز رہا خواب مین اُسنے دیکھا کہ بنی اسرائیل کو دعا بد
مت کر اُسنے نمانا پھر جب لشکر موسی علیہ السلام کیطرف متوجہ ہوا کہ اُنپر نفرین کرے گدھے نے اسکے سواری کے
کہا کہ دیکھ اس بات سے باز آ تب بھی اُسنے کچھہ خیال نکیا سچ ہی کہ با تقدیر کیا کیا بو العجبی دیکھاتی ہی اگر جانب

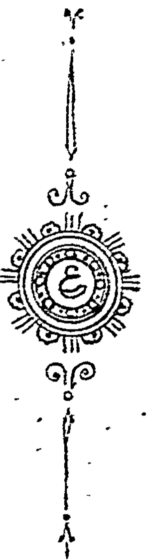
فضل سے چلتی ہے تو مثل بہرام گبر کے ہزارون کو راہ دین کا عشقبازی کرتی ہے اور جو جانب عدل سے چلتی
ہے مانند بلعم کے سیکڑون کو اسم توحید سے پھیر کر ساتھ سگ خبیس کے دمساز کرتی ہے **بیت**
کسیکو عشق صمد وہ دے ہے صنم پرستی سے دل پھیر کر بٹھائے بت خانے مین کسیکو حرم سے جی صاف اٹھا کر
ذٰلِكَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا یہہ مثل کہ کہی گئی مثل ہے اس گروہ کی کہ بسبب تکبر اور انکار کے
جنھون نے جھٹھایا آیتون ہماری کو کہ قرآن ہے اور یہہ گروہ کفار مکے کی ہین فَاقْصُصِ الْقَصَصَ پس بیان کر
قصے کو لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ تو کہ وہ فکر کرین اور سمجھ کر نصیحت قبول کرین بعضے کہتے ہین کہ مراد اس گروہ سے
یہود ہین کہ توریت کی آیتین جھٹھاتے تھے کیونکہ نعت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو چھپاتے تھے فرمایا کہ قصہ
بلعم باعور کا انکو سنا شاید کہ وہ پندپذیر ہون سَاۤءَ مَثَلًا الْقَوْمُ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَاَنْفُسَهُمْ كَانُوْا يَظْلِمُوْنَ
بری ہے مثال اس قوم کی جنھون نے جھٹھایا آیتون ہماری کو جان بوجھ کر اور جانون اپنے کو تھے ظلم کرتے
تقدیم مفعول کی دلالت کرتی ہے کہ بال ظلم کا انکے سوا انکے اور کو نہین پہنچا مَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِيْ
جسکو راہ دکھاوے اللہ پس وہ ہے راہ پانیوالا وَمَنْ يُّضْلِلْ فَاُولٰۤئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ اور جسکو گمراہ کرے
پس یہہ لوگ وہی ہین ٹوٹا پانیوالے دونون جہان مین وَلَقَدْ ذَرَاْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيْرًا مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اور تحقیق
پیدا کئے ہمنے واسطے دوزخ کے بہت جنون سے اور آدمیون سے کہ حکم ازلی انکی شقاوت پر صادر ہوا اور علم قدیم
ہمارے مین انکا کفر پر رہنا اور شرک پر مرنا چھپا نہین ہے لَهُمْ قُلُوْبٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ بِهَا واسطے انکے دل ہین ہم
مطلقا نہین سمجھتے ساتھ انکے **بیت** زنگار سے انکار کے آئینہ دل ہے کدر کرتے نہین صیقل اسے مقصد کا
منہہ کیا دیکھین پھر وَلَهُمْ اَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُوْنَ بِهَا اور واسطے انکے آنکھین ہین کہ کسی وجہ سے روئے حق نہین
دیکھتے ساتھ انکے **بیت** نہ کبھی آنکھ اٹھا بصنع خدا نظر اعتبار سے دیکھا وَلَهُمْ اٰذَانٌ لَّا يَسْمَعُوْنَ بِهَا اور
واسطے انکے کان ہین کہ کسیطرح سے سخن حق نہین سنتے ساتھ انکے **بیت** وعظ قرآن سن بسمع قبول
ورنہ کیا فائدہ کیا جو عدول اُولٰۤئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ یہہ لوگ مانند چارپایون کے ہین بلکہ زیادہ تر گمراہ
ہین کیونکہ چارپایون پر تکلیف شرع نہین اور یہہ باوجود تکلیف شرع کے خواب و خور مین دنیائے فانی کے
عمر صرف کرتے ہین اور قدم راہ آخرت مین کہ نعمتین وہانکی باقی ہین اور لذتین دائمی ہین نہین دھرتے
ہین اُولٰۤئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ یہہ لوگ وہی ہین غافل اور غفلت مین اپنے کامل **نظم** آدمی مین عقل و شہوت
ہے بھری روح ہے اور جسم ہے ای مولوی عقل گر شہوت پہ غالب اسکے آئے تو فرشتے سے بھی
بالا رتبہ پائے اور جو شہوت غالب آئی عقل پر تو بہائم سے بھی ہے گمراہ تر جو کہ شہوت سے نہین آسکے نکل
وہی کالانعام ہین بلهم اضل ہو لکھا ہے کہ ایک شخص نماز پڑھتا تھا اسنے حق تعالی کو ساتھ نام الصمد کے

یاد کیا بحضرت رحمن کے ابوجہل نے کہا کہ پیغمبر اور اصحاب انکے کہتے ہین کہ ہمارا ایک خدا ہے اُسیکی عبادت کرتے
ہین ہم یہہ شخص دو خدا کو یاد کرتا ہے یہہ آیت نازل ہوئی وَلِلّٰهِ الْاَسْمَاۤءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا اور واسطے
اللہ کے ہین نام اچھے پس پکارو اسکو ساتھ اُنکے مراد اِس سے تو وہ نام ہین کہ جنکے حق مین حدیث آیا ہے
من احصاها دخل الجنة جسنے گھیر انکو یعنے یاد کیا اُن ناموں کو داخل ہوا بہشت مین وہ یہہ ہین هو الله الذی لا اله
الا هو الرحمن الرحیم الملك القدوس السلام المؤمن المهیمن العزیز الجبار المتکبر الخالق الباری المصور الغفار
القهار الوهاب الرزاق الفتاح العلیم القابض الباسط الخافض الرافع المعز المذل السمیع البصیر الحکم العدل
اللطیف الخبیر الحلیم العظیم الغفور الشکور العلی الکبیر الحفیظ المقیت الحسیب الجلیل الکریم الرقیب المجیب الواسع الحکیم
الودود المجید الباعث الشهید الحق الوکیل القوی المتین الولی الحمید المحصی المبدی المعید المحیی الممیت الحی القیوم
الواجد الماجد الواحد الفرد الصمد القادر المقتدر المقدم المؤخر الاول الآخر الظاهر الباطن الوالی المتعالی البر التواب
المنتقم العفو الرؤف مالك الملك ذو الجلال والاکرام المقسط الجامع الغنی المغنی المعطی المانع الضار النافع
النور الهادی البدیع الباقی الوارث الرشید الصبور صاحب کشاف نے کہا ہے کہ واسطے اللہ کے صفات
نیک ہین مانند عدل اور احسان اور خیر اور رحمت کے پس اُسکی تعریف ساتھ اُن صفات کے کرو اور کہا ہے
بعضوں نے کہ متخلق ہو ساتھ اخلاق ربانی کے اور متصف ساتھ صفات حقانی کے وَذَرُوا الَّذِيْنَ
يُلْحِدُوْنَ فِيْۤ اَسْمَاۤئِهٖ اور چھوڑ دو متابعت اُنکی جو کج راہی کرتے ہین بیچ ناموں اُسکے کے جہل سے یعنے جو
نام کہ شریعت مین نہین اُن ناموں سے اللہ کو پکارتے ہین جیسے اعراب یا ابا المکارم اور یا ابیض الوجہ
اور نصاری یا ابا المسیح اور حکما علت اولی کہتے ہین اور بعضوں نے کہا ہے کہ الحاد اشتقاق اسمای
اصنام ہے اسمائے الٰہی سے جیسے لات اللہ سے اور عزی عزیز سے اور منات منان سے سَيُجْزَوْنَ مَا
كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ البتہ جزا دئیے جاوینگے ملحد جو کچھ کہ تھے کرتے سمجھ لیجئے کہ ذکر اُن لوگونکا کہ واسطے دوزخ کے
پیدا کئے ہین مذکور کر کر ذکر اہل بہشت کا فرماتا ہے وَمِمَّنْ خَلَقْنَاۤ اُمَّةٌ يَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَبِهٖ يَعْدِلُوْنَ اور اُن لوگون
سے کہ پیدا کیا ہمنے واسطے بہشت کے ایک جماعت ہے کہ وہ راہ دکھلاتے ہین ساتھ حق کے اور ساتھ حق کے
عدل کرتے ہین اپنے حکموں مین اور وہ جماعت مہاجر اور انصار اور پیرو اُنکے کی ہے رضوان اللہ علیہم
اجمعین وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُوْنَ اور جنہوں نے جھٹلایا آیتوں ہماری کو
یعنے کفار نکو البتہ درجہ بدرجہ کھینچینگے اُنکو ہلاکت کی طرف اسطرح سے کہ نہ جانین وہ یعنے جب گناہ کرتے ہین
تو نعمت انکو زیادہ دیتے ہین تاکہ طغیان اور سرکشی مین زیادتی کرین امام قشیری نے کہا ہے کہ استدراج
عطای بری اور نسیان شکر یعنے نعمت عطا کرتا ہے اور دل سے شکر بھلاتا ہے یہان تک کہ مستحق عذاب کے ہوتا ہے



وَاُمْلِیْ لَھُمْ اور ڈھیل دونگا مین انکو مدت تک پھر موا خذہ کرونگا مین اُنسے اِنَّ کَیْدِیْ مَتِیْنٌ تحقیق مکر میرا
یعنے گرفت میری مضبوط ہے سمجھ لیجئے کہ کید چھپا فریب ہے اسیواسطے استدراج کو کہ ظاہر مین احسان
باطن مین خذلان ہے کید کہا لکھا ہے کہ ایک رات حضرت سرور کائنات علیہ افضل التحیات کوہ صفا پر
چڑھ گئے ایک ایک قریش کو عذاب الٰہی سے ڈراتے تھے ایک سردار نے قریش کے کہا کہ آج تم دیوانے
ہوئے ہو کہ تمام شب چلاتے ہو یہہ آیت اُتری اَوَلَمْ یَتَفَکَّرُوْا مَا بِصَاحِبِہِمْ مِّنْ جِنَّۃٍ کیا نہین فکر کرتے یہہ معاند
کہ نہین ہے واسطے صاحب انکے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین جنون یہہ وہی عاقل ہے کہ پہلے اظہار دعوت
کے جسے امین کہتے تھے تم اب بعد دعوت کے کیون دیوانہ کہتے ہو اِنْ ھُوَ اِلَّا نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ نہین وہ مگر ڈرانیوالا
عذاب خدا سے ظاہر اَوَلَمْ یَنْظُرُوْا فِیْ مَلَکُوْتِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کیا نہین نظر کرتے بیچ بادشاہی آسمانون کے
اور زمین کے بعضون نے کہا ہے کہ ملکوت آسمان نجوم ہین اور شمس و قمر اور ملکوت زمین دریا ہین اور جبل اور شجر
وَمَا خَلَقَ اللّٰہُ مِنْ شَیْءٍ اور جو کچھ پیدا کیا اللہ نے ہر چیز سے کہ کمال قدرت صانع اور جمال وحدت خالق
اُنپر کھل جائے وَّاَنْ عَسٰۤی اَنْ یَّکُوْنَ قَدِ اقْتَرَبَ اَجَلُھُمْ اور یہہ کہ شتاب ہے یہہ کہ نزدیک ہووے اجل انکی یعنے
کیون نہین نظر کرتے اسبات پر کہ شاید اجل انکی نزدیک پہنچی ہو اور پہلے موت کے کام وہ کرین کہ موجب نجاح
دوسرا اور باعث فلاح دین و دنیا ہووے پیغام اجل سے پہلے رکھہ زین ہر توسن فکر در رہ دین فَبِاَیِّ
حَدِیْثٍ بَعْدَہٗ یُؤْمِنُوْنَ پس ساتھہ کونسی بات کے بعد قرآن کے ایمان لاوینگے یہہ مشرک جو قرآن پر
ایمان نہین لاتے کہ یہہ **بیت** حقائق کا دو عالم کے ہے جامع ہے من شئی کل معنی اس سے لامع مَنْ یُّضْلِلِ
اللّٰہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ جسکو گمراہ کرے اللہ اور قرآن پر ایمان نہ لاوے پس نہین کوئی راہ دکھانیوالا واسطے اُسکے
کہ راہ سیدھی پر لاوے وَیَذَرُھُمْ فِیْ طُغْیَانِھِمْ یَعْمَھُوْنَ اور چھوڑتا ہے انکو بیچ سرکشی انکی کے سرگردان لکھا ہے
کہ قریش نے یا یہود نے کہا اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم بتاؤ کہ قیامت کب آویگی اگر تم پیغمبر ہو اور یہہ سوال
واسطے امتحان کے تھا وہ جانتے تھے کہ سوا اللہ کے کوئی نہین جانتا یہہ آیت اُتری یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ السَّاعَۃِ
اَیَّانَ مُرْسٰھَا سوال کرتے ہین تجھکو قیامت سے کب ہے وقت قائم ہونے اُسکے کا سمجھ لیجئے کہ قیامت کو
ساعت اسواسطے کہا کہ ساعت بساعت قائم ہوگی یا حساب سب خلائق کا اُسمین کم ساعت سے ہو جاویگا یا با وجود
اس درازی کے اللہ کے نزدیک ایک ساعت ہے قُلْ اِنَّمَا عِلْمُھَا عِنْدَ رَبِّیْ کہہ سوا اسکے نہین کہ علم اسکا نزدیک
پروردگار میرے کے ہے کسی فرشتہ مقرب کو اور پیغمبر مرسل کو اس سے مطلع نہین کیا لَا یُجَلِّیْھَا لِوَقْتِھَآ اِلَّا ھُوَ
نہ ظاہر کریگا قیامت کو وقت اسکے پر مگر وہی ثَقُلَتْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ بھاری ہے جاننا اسکا بیچ آسمانون کے
اور زمین کے یعنے اہل آسمان اور زمین پر بسبب ہیبت اسکے کے اور گویا حکمت اسکے اخفا کی یہی ہے ۞۞۞

لَا تَأْتِيكُمْ إِلَّا بَغْتَةً نہ آویگی تمپر قیامت مگر ناگہان يَسْـَٔلُونَكَ كَأَنَّكَ حَفِيٌّ عَنْهَا سوال کرتے ہین تجھسے اُسکا
اُسکے اور وقت کا اُسکے اِسطرح کہ گویا تو مہربان ہے اور دوست رکھتا ہے سوال اُس سے اور حال اُسکا تجھے
کچھ کام نہین اِس سوال سے کیونکہ سوا اللہ کے کسی کو علم اسکا نہین ہے قُلْ إِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللَّهِ کہہ دوسرے
بار تاکید اور مبالغے سے سوا اُسکے نہین ہے کہ علم قیامت کا نزدیک اللہ کے ہے وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ
اور لیکن اکثر لوگ نہین جانتے اِسکو سوا خدا کے کوئی نہین جانتا واسطے مین ہے کہ مکے والون نے کہا کہ اے محمد
صلے اللہ علیہ وسلم اللہ تمھارا تمکو کیون نہین خبر کردیتا کہ نرخ غلے کا گران یا ارزان ہوگا کہ تم ارزانی مین لے رکھو
اور گرانی مین بیچ ڈالو تاکہ تمکو نفع ہو یہہ آیت اُتری قُلْ لَا أَمْلِكُ لِنَفْسِي نَفْعًا وَلَا ضَرًّا إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ کہہ نہین اختیار
رکھتا مین واسطے جان اپنی کے نفع کا اور نہ ضرر کا مگر جو چاہے اللہ اور مجھے بتادے وَلَوْ كُنْتُ أَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ
مِنَ الْخَيْرِ اور اگر ہوتا مین کہ بن بتائے اللہ کے جانتا غیب کو البتہ بہت لیتا بھلائی سے کہ مال اور منفعت
اور فتح اور غنیمت ہے وَمَا مَسَّنِيَ السُّوءُ اور نہ لگتی مجھکو برائی کہ فقیر اور مرض اور رنج اور ہزیمت ہے إِنْ أَنَا إِلَّا نَذِيرٌ
وَبَشِيرٌ لِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ نہین ہون مین مگر ڈرانیوالا منکرون کو اور خوشخبری دینے والا واسطے اُس قوم کے



کہ ایمان لاتے ہین مجھپر اور جو مین لایا ہون اُسپر هُوَ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَجَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا
لِيَسْكُنَ إِلَيْهَا اللہ وہ ہے جسنے پیدا کیا تمکو جان ایک سے کہ آدم علیہ السلام ہین اور پیدا کیا اُس سے جوڑا اُسکا
کہ حوا ہین تو کہ آرام پکڑین حضرت آدم طرف حوا کے اور الفت کرین اُنسے فَلَمَّا تَغَشَّاهَا حَمَلَتْ حَمْلًا خَفِيفًا فَمَرَّتْ بِهِ
پس جب ڈھانکا آدم علیہ السلام نے حوا کو یعنے خلوت کی اُس سے بوجھ اُٹھایا حوا نے بوجھ ہلکا یعنے حاملہ ہوئی
نطفہ آدم اُسکے رحم مین در آیا پس چلی گئی ساتھ اُس بوجھ کے یعنے آتی جاتی تھی فَلَمَّا أَثْقَلَتْ دَعَوَا اللَّهَ رَبَّهُمَا
لَئِنْ آتَيْتَنَا صَالِحًا لَنَكُونَنَّ مِنَ الشَّاكِرِينَ پس جب بوجھل ہوئی حوا یعنے حمل بڑھ گیا دعا مانگی آدم اور حوا نے اللہ پروردگار
اپنے سے کہ اے خدا اگر دیگا ہمکو فرزند تندرست خلقت مین چست صورت مین درست البتہ ہونگے ہم شکر کرنیوالو
سے اس نعمت پر ایک قول یہہ ہے کہ جب حوا حاملہ ہوئین شیطان انجان شکل بناکر آیا اور پوچھنے لگا کہ تمھارے
پیٹ مین کیا ہے حوا نے کہا مجھے معلوم نہین کہا کوئی درندہ یا اور چارپا ہوگا پھر پوچھا کہ کہان سے نکلیگا حوا نے
کہا مین نہین جانتی کہا منہہ سے یا کان سے یا ناک سے نکلیگا یا پیٹ تمھارا پھاڑ کر نکلیگا حوا ڈرین اور یہہ احوال
حضرت آدم سے کہا وہ بھی اندیشہ ناک ہوے پھر ابلیس دوسرے بار اور شکل بناکر آیا اور اُنسے سبب غم کا پوچھا
اُنھون نے یہہ سب احوال کہا ابلیس بولا کہ کچھ غم نہ کھاؤ مجھے اسم اعظم یاد ہے اور مستجاب الدعوات ہون
اللہ سے دعا کرونگا کہ اِس حمل کو مثل تمھارے بشر درست خلقت پیدا کرے اور آسانی سے باہر نکالے لیکن
اِس شرط پر کہ عبد الحارث اُسکا نام رکھو اور حارث نام ابلیس کا تھا فرشتون مین حوا نے اُس ملعون کے فریب مین آکر

قبول

قبول کیا فلما اٰتٰہما صالحا جعلا لہ شرکاء فیما اٰتٰہما پس جب دیا اللہ نے انکو فرزند درست خلقت کیا دونون
نے واسطے اللہ کے شریک بیچ اُس چیز کے کہ دیا تھا انکو اور شریک کیا بیچ نام کے یعنے بیچ عبادت کے کہ عبد اللہ
کی جگہہ عبد الحارث نام رکھا صاحب کشاف اور قاضی بیضاوی نے کہا ہے کہ نفس واحد قصی ہے کہ پیغمبر خدا صلے
اللہ علیہ وسلم کے اجداد میں ہے حق تعالی نے اسکو زوجہ اُسکی جنس سے عربی قرشی دی اُن دونون زن اور
شوہر نے شرط کی کہ اگر خدا فرزند شائستہ عطا کریگا تو شکر اسکا کرینگے اللہ نے چار فرزند دئے اُنھون نے نامون
مین شریک اللہ کے پیدا کئے کہ عبد مناف اور عبد العزی اور عبد قصی اور عبد الدار نام رکھا فتعالی اللہ عما
یشرکون پس بلند ہے اللہ اُس چیز سے کہ شریک لاتے ہین قصی اور اولاد اُسکی اور قول اول پر ضمیر
یشرکون کی شامل ہے سب مشرکون کو ایشرکون ما لا یخلق شیئا وھم یخلقون کیا شریک لاتے
ہین اللہ کی عبادت مین اُس چیز کو کہ نہین پیدا کرتے کچھہ اور قدرت بھی نہین رکھتے پیدا کرنے کی اور وہ
پیدا کئے جاتے ہین یعنے اللہ کے مخلوق ہین اور مخلوق خالق نہین ہوتا ولا یستطیعون لھم نصرا ولا انفسھم
ینصرون اور نہین کر سکتے بت واسطے پوجنے والون اپنے کے مدد کہ نفع پہنچاوین یا ضرر دفع کرین اور نہ اپنی
جانون کو مدد کرتے ہین کہ کوئی انکو توڑے یا نجاست لگاوے تو مانع ہون وان تدعوھم الی الھدی لا
یتبعوکم اور اگر بلاؤ تم اے مسلمانو مشرکون کو طرف ہدایت کے نہ پیروی کرین تمھاری سواء علیکم ادعوتموھم
ام انتم صامتون برابر ہے اوپر تمھارے یا پکارو تم انکو طرف دین حق کے یا تم چپکے رہو سمجھہ لیجئے کہ یہہ آیت
خاص ایک قوم کفار کی حق مین ہے جیسے ابو جہل اور پیرو اُسکے کہ ہرگز ایمان نہ لائے ان الذین تدعون من
دون اللہ عباد امثالکم فادعوھم فلیستجیبوا لکم ان کنتم صادقین تحقیق کہ جنکو پکارتے ہو تم اے مشرکو سوا
خدا کے اور الہ جانتے ہو بندے ہین مثل تمھارے مملوک اور مسخر فرمان الہی کے پس پکارو تم انکو پس چاہئے کہ
جواب دین تمکو اگر ہو تم سچے اسمین کہ یہہ الہ ہین کیونکہ الہ وہ ہے کہ اپنے عابدون کی دعا اجابت کرے الھم
ارجل یمشون بھا کیا واسطے اُن بتون کے پانون ہین کہ اپنے کام کو چلتے ہین ساتھہ اُنکے جیسے تم چلتے ہو ام
لھم اید یبطشون بھا یا واسطے اُنکے ہاتھہ ہین کہ چیزون کو پکڑتے ہین ساتھہ اُنکے جیسے تم پکڑتے ہو ام لھم
اعین یبصرون بھا یا واسطے اُنکے آنکھین ہین کہ دنیا مین دیکھتے ہین ساتھہ اُنکے جیسے تم دیکھتے ہو ام لھم
اذان یسمعون بھا یا واسطے اُنکے کان ہین کہ عالم مین سنتے ہین ساتھہ اُنکے جیسے تم سنتے ہو اور تم آپ قائل ہو کہ
اُنکے نہ پانو ہین چلنے والے نہ ہاتھہ ہین پکڑنیوالے نہ آنکھین ہین دیکھنے والین نہ کان ہین سننے والے پس تم اُنسے فاضل
ہوئے اور نہایت جہل ہے کہ فاضل مفضول کو پوجے سمجھہ لیجئے کہ یہہ آیت ابا جہل کفار مین نازل ہوئی ہے بعد الزام
کھانے کے کافرون نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کہا کہ ہمارے خداؤن کی برائی مت کرو مبادا تم کسی آفت مین

پھسو حق تعالی نے فرمایا قُلِ ادۡعُوۡا شُرَكَآءَكُمۡ ثُمَّ كِيۡدُوۡنِ فَلَا تُنۡظِرُوۡنِ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ بلاؤ تم شریکون اپنے کو کہ اللہ کے سوا لئے ہین اور میری دشمنی رکھتے ہو جاؤ پھر مکر کرو مجھ سے جتنا تم سے ہوسکے پس مت دو ڈھیل مجھکو مین قائم ہون اللہ کی حمایت پر تمھاری مکر سے نہین ڈرتا بیت دو عالم کی عداوت سے ہے کیا ڈر ہو نگہبان ہے میرا اللہ اِنَّ وَلِيِّۦَ اللّٰهُ الَّذِيۡ نَزَّلَ الۡكِتٰبَ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصّٰلِحِيۡنَ تحقیق دوست میرا اللہ ہے جسنے اُتارا ہے قرآن اور وہی دوستی کرتا ہے صالحون کی وَالَّذِيۡنَ تَدۡعُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِهٖ لَا يَسۡتَطِيۡعُوۡنَ نَصۡرَكُمۡ وَلَاۤ اَنۡفُسَهُمۡ يَنۡصُرُوۡنَ اور جن لوگون کو کہ پکارتے ہو تم اور عبادت کرتے ہو تم سوا اللہ کے نہین کر سکتے مدد تمھاری اور نہ جانون اپنے کو مدد دیتے ہین وقت تو ڑنے بکارنیکے وَاِنۡ تَدۡعُوۡهُمۡ اِلَى الۡهُدٰى لَا يَسۡمَعُوۡا ۔ اور اگر بلاؤ تم اے مسلمانو کافرون کو طرف دین راست کے نہ سنینگے سمع قبول سے وَتَرٰٮهُمۡ يَنۡظُرُوۡنَ اِلَيۡكَ وَهُمۡ لَا يُبۡصِرُوۡنَ اور دیکھتا ہے تو اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم انکو کہ ظاہر مین آنکھین کر رہے ہین طرف تیرے اور حال یہہ ہے کہ وہ نہین دیکھتے تجھکو نظر بصیرت سے بصورت دیکھتے ہین اور بمعنی تجھ سے غافل ہین بیت حقیقت مین تیرے عرفان سے یہہ سخت جاہل ہین ۔ سلطان محمود غازی نے حضرت شیخ ابو الحسن خرقانی قدس سرہ سے پوچھا کہ سر بایت مین کیا ہے کہ سلطان العارفین قدس سرہ نے فرمایا کہ جسنے بایزید کو دیکھا آتش دوزخ اسپر حرام ہوئی اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہہ بات نہین فرمائی اور کفار اور یہود اور منافق آپکو دیکھتے تھے حضرت شیخ نے کہا کہ اس دیکھنے کو رویت ظاہری پر حمل مت کر معلوم ہے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو اس زمانے مین چند شخصون نے کہ خاصان صحابہ سے تھے دیکھا ہوگا اور وقت بایزید مین بھی تھوڑے لوگ جمال بایزید سے بینا ہوئے ہونگے بیت تاب نظا کہان دیدہ بیچارے کو نہ چاہئے اور ہی دیدہ تیرے نظارے کو خُذِ الۡعَفۡوَ پکڑ در گذر اس آیت کو جامع اخلاق نیک سے فرمایا ہے اختیار کر عفو کو یعنے لوگون سے آسانی چاہ مشکل پکڑنے سے ہو جاوینگے تباہ یا صفت عفو اختیار کر اور گنا ہ سے گنہگارون کے در گذر وَاۡمُرۡ بِالۡعُرۡفِ وَاَعۡرِضۡ عَنِ الۡجٰهِلِيۡنَ اور حکم کر اورون کو ساتھ بہتر اقوال و افعال کے اور منہہ پھیر لے جاہلون سے اور اُن سے مت جھگڑ بعضون نے کہا ہے عرف وہ خصلت ہے جسے عقل پسند کرے اور شرع قبول فرمائے ابو حمزہ بغدادی رح نے کہا کہ نفس بڑا جاہل ہے لائق تر ہے اُس سے اعراض کرنا کشاف مین ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جبرئیل سے پوچھا کہ حقیقت اس سخن کی کیا ہے جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ پروردگار تیرا فرماتا ہے کہ پیوند کر اُس سے جو تجھ سے قطع کرے اور عطا کر اسکو جو تجھے محروم رکھے اور عفو کر اس سے جو تجھ پر ستم کرے بیت جو تجھے زہر دے اُسے قند دے جو کرے قطع اس سے کر پیوند سمجھ لیجئے کہ حقیقت مین اصول مکارم اخلاق یہی ہین کہ اُس حکیم مطلق جل شانہ نے فرمائے وَاِمَّا يَنۡزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيۡطٰنِ نَزۡغٌ فَاسۡتَعِذۡ بِاللّٰهِ اور اگر وسوسہ کرے تجھکو شیطان کی طرف سے

وسوسہ ڈالنے والا ہے پناہ پکڑ ساتھ اللہ کے شر اُسکے سے ما زائدہ ہے بعد اِن شرطیہ کے اور نزغ بمعنی نازغ ہے
اِنَّہٗ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ تحقیق وہ سننے والا ہے جو تو کہے جاننے والا ہے جو تو دل میں رکھے اِنَّ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا اِذَا مَسَّھُمْ
طٰٓئِفٌ مِّنَ الشَّیْطٰنِ تَذَکَّرُوْا فَاِذَا ھُمْ مُّبْصِرُوْنَ تحقیق جو لوگ کہ ڈرتے ہیں اللہ سے یا پرہیز کرتے ہیں شرک سے
اور معاصی سے جب مس کرتا ہے انکو وسوسہ شیطان یاد کر لیتے ہیں خدا کو اور اُسکی وعید سے اندیشہ کرتے ہیں پس
ناگہاں وہ دیکھنے لگتے ہیں راہ صواب کو اور خطرہ شیطانی کو دفع کر کر طریق رحمانی پر چلنے لگتے ہیں وَاِخْوَانُھُمْ
یَمُدُّوْنَھُمْ فِی الْغَیِّ ثُمَّ لَا یُقْصِرُوْنَ اور بھائی کافروں کے کہ شیاطین ہیں کھینچتے ہیں کافروں کو بیچ گمراہی کے پھر نہیں
تھمتے گمراہ کئے جاتے ہیں وَاِذَا لَمْ تَاْتِھِمْ بِاٰیَۃٍ قَالُوْا لَوْلَا اجْتَبَیْتَھَا اور جب نہیں لاتا تو انکے پاس آیت
قرآن کی وقت خواہش انکی کے کہتے ہیں کیوں نہیں کھینچ لاتا اُسکو کے ولے جب آیت طلب کرتے
اور نزول میں اُسکے تاخیر ہوتی تو کہتے بطریق استہزا کیوں نہیں بنا لاتا آیت جیسی اور آیتیں بنائی ہیں حق
تعالیٰ نے امر فرمایا کہ قُلْ اِنَّمَآ اَتَّبِعُ مَا یُوْحٰٓی اِلَیَّ مِنْ رَّبِّیْ کہہ سوا اسکے نہیں کہ میں پیروی کرتا ہوں
اُس چیز کی کہ وحی کی جاتی ہے طرف میرے پروردگار میرے سے اور تصنیف کرنیوالا قرآن کا نہیں ٭
ھٰذَا بَصَآئِرُ مِنْ رَّبِّکُمْ وَھُدًی وَّرَحْمَۃٌ لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ یہہ قرآن دلیلیں ہیں کہ جنسے حق ظاہر
ہو جاتا ہے نازل ہوا پروردگار تمھارے سے اور راہ دکھانیوالا ہے اور رحمت ہے واسطے اُس گروہ کے
کہ ایمان لاتے ہیں خدا اور رسول پر اسباب نزول میں ہے کہ جوان انصاری حضرت کے پیچھے نماز پڑھتا تھا اور
جو حضرت پڑھتے تھے سو وہ بھی ساتھ پڑھتا جاتا تھا یہہ آیت اُتری وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَہٗ وَاَنْصِتُوْا
لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ اور جب پڑھا جاوے قرآن نماز میں پس سنو اسکو اور چپکے ہو رہو امام کے ساتھ مت پڑھتے جاؤ
تو کہ تم رحم کئے جاؤ ظاہر اس آیت سے یہہ نکلتا ہے کہ سکوت لازم ہے جہاں قرآن پڑھا جاوے لیکن عامہ علما
خارج نماز کے مستحب کہتے ہیں اور بعضوں نے کہا ہے کہ مراد سکوت ہے وقت خطبہ جمعہ کے اور خطبہ مشتمل
ہوتا ہے آیات قرآنی کو وَاذْکُرْ رَّبَّکَ فِیْ نَفْسِکَ تَضَرُّعًا وَّخِیْفَۃً اور یاد کر اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پروردگار
اپنے کو بیچ جی اپنے کے عاجزی سے اور ڈر سے بیت امید فضل پہ تیرے سب اپنی زاری ہے بخوف عدل
سے اپنی گنہگاری ہے وَّدُوْنَ الْجَھْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ وَلَا تَکُنْ مِّنَ الْغٰفِلِیْنَ
اور کم جہر بات سے صبح کو اور شام کو اور مت ہو غافلوں میں سے ذکر خدا کے یہہ خطاب حضرت کو ہے اور مراد امت
ہے اور صبح و شام ذکر کرنے سے غرض دوام ذکر ہے اور یہہ وقت افضل اوقات شبانروزی ہیں اسواسطے
انکو ذکر فرمایا لکھا ہے کہ کفار مکہ سجدے سے جناب الٰہی کے نفرت کرتے تھے چنانچہ کہتے تھے لما تامرنا وزادھم
نفورا سو حق تعالیٰ نے فرمایا اے حبیب میرے اگر کافر سجدے میرے سے سرکشی کرتے ہیں اِنَّ الَّذِیْنَ عِنْدَ

رَبِّكَ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَيُسَبِّحُوْنَهٗ وَلَهٗ يَسْجُدُوْنَ تحقیق وہ لوگ کہ نزدیک پروردگار تیرے کے ہین نہین تکبر کرتے عبادت اللہ کی سے اور تسبیح کرتے ہین اسکی اور اسیکو سجدہ کرتے ہین یہہ آیت تعریض منکران اور تنبیہ مومنان ہی اسیواسطے بعد تلاوت اسکی کے سجدہ کیا چاہیئے اور سجدے تلاوت کے چودہ جگہہ قرآن مین ہین اور دو مقام پر اختلاف ہی ایک سورہ حج مین کہ بمذہب امام شافعی اور امام احمد سجدہ ہی اور نزدیک امام اعظم کے اور باقی ائمہ کے نہین دوسری سورہ ص مین بمذہب امام اعظم سجدہ ہی اور بمذہب باقی ائمہ نہین اور نزدیک امام اعظم رحمہ اللہ کے سجدہ تلاوت پڑھنے والا اور سننے والے پر خواہ نماز مین ہو یا غیر نماز مین واجب ہی فی الحال اور اگر فوت ہو جاوے تو قضا اسکی لازم ہی اور نزدیک دوسرے اماموں کے سنت ہی پس انکے مذہب کے موافق اگر فوت ہو جاوے تو قضا لازم نہین اور محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ نے فتوحات مکیہ مین اس سجدے کو سجدہ ملائکہ کہا ہی پس ساجد کو چاہیئے کہ خصایص ملکی حاصل کرے تو کہ حقیقت کو اس سجدے کے پہنچے نکتہ اقرب مایکون العبد من ربہ وھو ساجد یہان کھلتا ہی اور سر فاعنی علی نفسك بکثرۃ السجود یہان ظاہر ہوتا ہی شیخ الاسلام نے کہا جو سر کہ سجود مین نہین سفیہ ہی اور جس کف مین جود نہین کفچہ ہی بیت یہان فضل جود سے ہی بزرگی سجود سے   یہہ دو نہون تو یہ ہی ہونا وجود سے سورہ انفال مدنی ہی پچہتر آیتین ہین ایکہزار دو سو چوراسی کلمے ہین پانچ ہزار دو سو چورانوے حرف ہین فواصل اسکی ندم قطرب ہین اور نظم اور تطبیق اس سورہ کی ساتھہ سورہ اعراف کے یہہ ہی کہ اعراف مین بیان جزا کا کافرونکے کہ بیچ آخرت کے ہوگی تھا اور اسمین بیان ذلت انکے   قتل اور قید کا دنیا مین ہی منہ

سورۃ الانفال مدنیۃ   بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ   سبعون وخمس آیۃ

يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ سوال کرتے ہین تجھہ سے ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم لوگ لوٹ سے کفار کے کہ اس امت پر حلال ہین یا نہین بعضون نے لکھا ہی کہ اہل بدر لوٹ مین کفار کے اختلاف کرتے تھے جوان کہتے تھے کہ ہم لڑے ہین ہمارا حق ہی بوڑھے کہتے تھے کہ ہم بھی مددگار تمہارے تھے ہمارا حصہ بھی ہی آخر حضرت کے پاس گئے پوچھا حق تعالی نے یہہ آیت انکے جواب مین اتاری کہ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ کہہ کہ حکم لوٹونکا واسطے اللہ کے ہی اور رسول کے ہی کہ حکم الہی سے جسکو چاہے بانٹے فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَصْلِحُوْا ذَاتَ بَيْنِكُمْ پس ڈرو اللہ سے اور جھگڑا مت کرو اور درست کرو معاملے آپس کے عبادۃ بن صامت رض نے کہا کہ اہل بدر کے حق مین یہہ آیت آئی ہمنے اختلاف کر کر راہ اعتدال سے انحراف کیا تھا حق تعالی نے حکم تقسیم کا اپنے رسول کو فرمایا اور ہمنے معاملا کو درست کیا وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗۤ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ اور فرمانبرداری کرو اللہ کی اور رسول اسکے کی بیچ تقسیم غنائم کے اگر ہو تم ایمان والے اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ سوا اسکے نہین کہ مومنان کامل وہ لوگ

سجدہ
ع
ثلث
ع

ہین کہ جب یاد کیا جاوے اللہ ڈر جاتے ہین دل انکے قطعہ ہیبت سے جلال کبریا کے عظمت سے کمال کبریا کے ہو جاتا ہے
رنگ فق انھونکا وہشت سے سوال کبریا کے یا اسکے انعام اور افضال پر نگاہ کر کر اور اپنی تقصیر اعمال پر ترساں ہوتے ہین
وَاِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا اور جب پڑھی جاتی ہین اوپر انکے آیتین اسکی یعنے قرآن زیادہ کرتی ہین وہ
آیتین انکا ایمان یعنے جو آیت نازل ہوتی ہے اور وہ سنتے ہین تصدیق اور یقین انکا اور زیادہ ہوتا ہے حقائق سلمی
مین ہے کہ برکت تلاوت سے نور یقین باطن مین انکے پیدا ہوتا ہے اور زیادتی طاعت کی اوپر ظاہر انکے کے ہویدا
ہوتی ہے بحر الحقائق مین ہے کہ ایمان حقیقی ایک نور ہے کہ بقدر وسعت روزنہ دل کے باطن مین چمکتا ہے پس جب
اہل دل آیات قرآنی سنتے ہین روزنہ دل انکا برکت اسکی سے کشادہ تر ہو جاتا ہے اور انوار ایمان اسمین سے زیادہ تر آتا ہے
پس نور جمال مین مستغرق ہو جاتے ہین بیت غرق نور شہود ہین یہہ لوگ صاحب فضل و جود ہین یہہ لوگ
وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ اور اوپر پروردگار اپنے کے توکل کرتے ہین نہ دنیا اور اہل دنیا پر کیونکہ جو غلبہ نور الٰہی سے مضمحل
اور فانی ہوا پروا ماسوے اسکو کیا ہے بلکہ مشاہدہ ماسوا دیدہ شہود اسکے سے اٹھ گیا نظم غرق دریا مین جو کوئی
ہو گیا اسکو خبر دریا کی کیا سوجھے بھلا جسطرف نظرین اٹھاوے آب ہے آب ہی مین اسکی خور و خواب ہے
الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ مومنان کامل وہ ہین کہ اخلاص سے قائم رکھتے ہین نماز کو
ساتھ شرائط اور آداب اسکے کے اور اس چیز سے کہ دی ہے ہمنے انکو خرچ کرتے ہین راہ الٰہی مین اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ
حَقًّا یہہ لوگ کہ اعمال باطنی کو کہ وہشت اور توکل ہے ساتھ اعمال ظاہری کے کہ صلوٰۃ اور زکوٰۃ ہے جمع کرتے ہین
وہ ہین ایمان والے ساتھ تحقیق کے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو منافق ہو وہ مومن حق ہے لَهُمْ دَرَجٰتٌ
عِنْدَ رَبِّهِمْ وَمَغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ واسطے انکے درجے ہین نزدیک پروردگار انکے کے اور بخشش ہے گناہون
کی اور رزق ہے با کرامت صاف کدورت اکتساب سے اور خالی خوف حساب سے امام قشیری نے کہا ہے کہ رزق کریم
وہ ہے کہ مرزوق لوٹ شہود رازق سے باز رکھے نظم رزق مین رزاق کے غافل نہو چھوڑ دے اسباب کو ای نیک خو
معطی ہر چیز و ستر اللہ ہے بے سبب سو کے مسبب راہ ہے رکھنا پھر تیری نگہ سوے سبب سو عجب ہے سو عجب ہے سو
عجب اصل دیکھیگا تو اکمل ہوگا تو فرع دیکھیگا تو احول ہوگا تو لکھا ہے کہ قافلہ قریش کا اسباب مال لیکر شام سے پھر
ابو سفیان اسمین سردار تھا جبرئیل نے آکر حضرت کو خبر کی آپنے مسلمانون سے احوال کہا سبب کثرت مال اور قلت
رجال معلوم کر کر قصد لوٹنے کا کیا اور مدینے سے باہر نکلے ابو سفیان نے سنکر ضمضم غفاری کو طرف مکے کے روانہ کیا
کہ جلد قریش سے مدد لاوے ابو جہل بہت لوگون کو ساتھ لے مدد قافلے کو بدر کیطرف چلا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
وادی زفران مین تھے کہ جبرئیل علیہ السلام نے آکر لشکر کفار کے آنے کی خبر کی مدارک مین ہے کہ حضرت نے صحابہ کو کہا
کہ قافلہ لوٹنے پر خوش ہو یا حرب کفار پر بعضون نے کہا کہ حرب کی ہم مین کہان طاقت ہے اگر قافلہ ہاتھ لگے

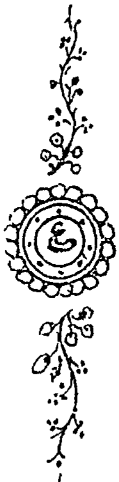
تو مناسب تر ہے حضرت اصحاب سے ناخوش ہوئے اور اکابر صحابہ نے حرب اختیار کیا اور حضرتؐ نے فرمایا کہ مین گویا جنگ
گاہ دیکھ رہا ہون یہان ابوجہل مرا پڑا ہوگا اور یہان امیہ بن خلف اور یہان فلانا اور یہان فلانا اور جو آپؐ نے فرمایا تھا
وہی ہوا ایک قدم کسیکا تفصیل سے نہ بدلا سو حق تعالی فرماتا ہے کہ مجھکو بدر یہین کہ ہزیمت گاہ کفار ہے اللہ سبحانہ لیجاویگا
كَمَا أَخْرَجَكَ رَبُّكَ مِنْ بَيْتِكَ بِالْحَقِّ جسطرح سے نکالا تجھکو پروردگار تیرے نے گھر تیرے سے کہ مدینہ ہے ساتھ
حق کے وَإِنَّ فَرِيقًا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ لَكَارِهُونَ اور تحقیق ایک گروہ مسلمانون مین سے البتہ ناخوش رکھتے ہین بدر کے
جانے کو بے اسباب اور رنج سفر کے سبب نہ بطریق مخالفت امر رب يُجَادِلُونَكَ فِي الْحَقِّ بَعْدَمَا تَبَيَّنَ جھگڑا
کرتے ہین تجھسے بیچ اختیار حق کے کہ جہاد ہے پیچھے اسکے کہ ظاہر ہوا انپر کہ جہاد واجب ہے یا بعد اسکے کہ معلوم کیا انھون
کہ تیرے بتلانے سے کہ اعدا پر فتح یاب ہونگے اور باوجود اسکے ایسے جاتے ہین كَأَنَّمَا يُسَاقُونَ إِلَى الْمَوْتِ وَهُمْ يَنْظُرُونَ
گویا کہ ہانکے جاتے ہین طرف موت کے اور گویا کہ وہ دیکھتے ہین اسباب اور علامات موت کی اور یہہ صورت بسبب
قلت عدد اور مدد کے اور کمی زاد اور استعداد لشکر کے تھی کیونکہ تمام لشکر تین سو پانچ آدمی کا تھا اور ستر اونٹ تھے
اور دو گھوڑے اور چھ زرہ اور آٹھ تلوارین وَإِذْ يَعِدُكُمُ اللَّهُ إِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ أَنَّهَا لَكُمْ وَتَوَدُّونَ أَنَّ غَيْرَ ذَاتِ
الشَّوْكَةِ تَكُونُ لَكُمْ اور یاد کرو جب وعدہ کرتا تھا تمکو اللہ ایک دو جماعتون مین سے کہ قافلہ اور لشکر کفار ہے یہہ کہ وہ
واسطے تمھارے ہے اور دوست رکھتے تھے تم یہہ کہ بن شوکت والا ہووے یعنے قافلہ واسطے تمھارے کیون کہ سن
لیا تھا تمنے کہ قافلے مین چالیس سوار سے زیادہ نہین اور لشکر نو سو پچاس مردون کا ہے پس تم سہل کیطرف
مایل تھے وَيُرِيدُ اللَّهُ أَنْ يُحِقَّ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهِ اور ارادہ کرتا ہے اللہ یہہ کہ ثابت کرے حق کو ساتھ آیتون
اپنی کے کہ ذات الشوکت کے لڑائی کے حق مین نازل کی ہے یا ساتھ وعدون فتح کے کہ پیغمبر اپنے سے کئے یا ساتھ
کلمات ازلی کے کہ قتل اور قید مین کفار کے لوح محفوظ پر لکھے وَيَقْطَعَ دَابِرَ الْكَافِرِينَ اور کاٹے جڑ کافرون کی تو
لِيُحِقَّ الْحَقَّ وَيُبْطِلَ الْبَاطِلَ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُونَ تو کہ ثابت اور ظاہر کرے دین اسلام کو کہ حق ہے اور جہاد
اور گماوے کفر کو کہ باطل ہے اور اگرچہ برا جانین اور ناخوش رکھین اسبات کو کافر إِذْ تَسْتَغِيثُونَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ
لَكُمْ اور یاد کرو جسوقت فریاد کرتے تھے تم پروردگار اپنے سے اور کہتے تھے اغثنا یا غیاث المستغیثین رب انصرنا علی
اور بعضون نے کہا ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دعا کی تھی کہ الہی اگر اس گروہ مومنون کو ہلاک کریگا تو
اور کوئی نہوگا کہ تیری عبادت کرے پس قبول کی اللہ نے دعا واسطے تمھارے أَنِّي مُمِدُّكُمْ بِأَلْفٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ
مُرْدِفِينَ یہہ کہ مدد دونگا تمکو ساتھ ہزار فرشتون کے پیچھے سے اور لانے والے یہہ ہزار مقدمہ لشکر ملائکہ ہین اور
پیچھے فوج ہے انکے اور تفسیر ثعلبی مین مجاہد سے منقول ہے کہ روز بدر سوا ان ہزار کے اورون نے قتل نہین کیا اور آل
عمران مین کہ ثلثہ اور خمسہ کذا جہت بشارت تھا اور بعضون نے کہا ہے کہ ہزار تھے پیچھے انکے پھر ہزار تھے اسیطرح پانچ ہزار تک

تھے وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰى وَلِتَطْمَئِنَّ بِهٖ قُلُوْبُكُمْ اور نہین کیا اس امداد کو اللہ نے مگر خوش خبری واسطے
تمھارے فتح کی اور تو کہ آرام پکڑین ساتھ اسکے دل تمھارے اور ہیبت دہشت قلت ذلت کی تمسے دور ہو
وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ اور نہین مدد مگر نزدیک سے اللہ کے اور نہ نزدیک سے فرشتون کے اور اور
کسی کے اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ تحقیق اللہ غالب ہے دوستون کو اپنے فتح یاب کرتا ہے حکمت والا ہے
دشمنون کو اپنے خراب کرتا ہے اِذْ يُغَشِّيْكُمُ النُّعَاسَ اور یاد کرو جسوقت کہ ڈھانکتا تھا تمکو اونگنے سے اَمَنَةً
مِّنْهُ امن اسکی طرف سے سمجھ لیجئے کہ اس رات کہ جسکے دن کو مقابلہ کفار سے منظور تھا صحابہ کرام کے
دلمین دغدغہ عظیم تھا اس سبب سے کہ منزل انکی ریگستان تھی پانون ریت مین گڑے جاتے تھے اور
پیاسے تھے اور پانی نتھا حق تعالی نے انکو سلا دیا اکثر صحابہ کو احتلام ہوگیا صبح کو شیطان نے وسوسہ ڈالا
کہ تمھین نماز پڑھنی ہے اور بعضے محتلم ہین اور بعضے محدث اور پانی نہین ہے اور پانو ریت مین دھسے جاتے
ہین اور کافر زمین سخت پر ہین اور پانی پر قادر ہین اور تم کہتے ہو ہم دوستان خدا ہین اور پیغمبر ہم مین ہین
یہہ کیونکر ہو حق تعالی نے مینہہ برسایا چنانچہ فرمایا وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً لِّيُطَهِّرَكُمْ بِهٖ وَيُذْهِبَ عَنْكُمْ
رِجْزَ الشَّيْطٰنِ اور اتارا تھا اوپر تمھارے آسمان سے یا ابر سے پانی تو کہ پاک کرے تمکو حدث سے ساتھ اسکے
اور دور کرے تم سے وسوسہ شیطان کا کہ کہتا تھا الضرت اور جنابت آپسمین جمع نہین ہوتین لکھا ہے کہ مینہہ
ایسا برسا کہ نالے بہہ نکلے صحابہ کرام نے غسل کیا اور وضو کیا اور جانورون کو پانی پلایا اور ریت جو درمیان لشکر
اور کفار کے تھی مینہہ سے دب گئی اور خطرہ شیطانی دفع ہوا وَلِيَرْبِطَ عَلٰى قُلُوْبِكُمْ وَيُثَبِّتَ بِهِ الْاَقْدَامَ اور
تو کہ باندھ لیوے اوپر دلون تمھارے کے صبر اور استقلال اور ثابت رکھے سبب اسکے قدمون تمھارے کو معرکہ
جنگ مین یا سبب باران کے زمین ریت کی تھی کہ جب مینہہ برسا ریت دب گئی پانون مسلمانون کے مستحکم ہوئے
اور کفار کے منزل مین کیچڑ ہو گیا قدم لگے پھسنے لگے اِذْ يُوْحِيْ رَبُّكَ اِلَى الْمَلٰٓئِكَةِ اَنِّيْ مَعَكُمْ فَثَبِّتُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
یاد کر جسوقت ای محمد صلے اللہ علیہ وسلم جسوقت وحی بھیجتا تھا پروردگار طرف فرشتون کے جو مدد کو مسلمانون
کے آئے تھے اور مضمون وحی کا یہہ تھا کہ مین ساتھ تمھارے ہون ساتھ امداد اور اعانت کے یا مددگار اور نگاہدار
تمھارا ہون شر اعدا سے پس ثابت رکھو یعنے دل بڑھاؤ ان لوگون کے کہ ایمان لائے ہین اور بڑے ثواب محاربہ
کفار کے بیان کر کر یا بشارت فتح کی دیکر مدارک مین ہے کہ فرشتے آدمیون کی شکل صف مومنون کے آگے
جاتے تھے کہ بشارت ہو تم غالب ہو اور خدا تمھارے ساتھ ہے مردانہ رہو دشمن تھوڑے ہین فتح تمھاری ہے پس پایہ
سعی ہوئے کہ ای فرشتو تم بشارت دو کہ مین سَاُلْقِيْ فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الرُّعْبَ فَاضْرِبُوْا فَوْقَ الْاَعْنَاقِ
البتہ ڈالونگا بیچ دلون ان لوگون کے کہ کافر ہوئے رعب پس مارو ای فرشتو کافرونکو اوپر گردنون کے سمجھ لیجئے کہ

فرشتون کو جو حکم قتال کرنیکا ہوا تو یہہ نہین سمجھے تھے کہ کس عضو پر ضرب کی چاہیئے ارشاد ہوا کہ مارو سر پر ہو
وَاضْرِبُوا مِنْهُمْ كُلَّ بَنَانٍ اور مارو اُنمین سے ہر پوری پر مراد اس سے ہر بند اعضا ہے یا تمام دست و پا ہے ذٰلِكَ بِأَنَّهُمْ
شَاقُّوا اللّٰهَ وَرَسُولَهُ یہہ ضرب اُنپر اسواسطے ہے کہ اُنھون نے خلاف کیا اللہ کا اور رسول اُسکے کا وَمَنْ
يُشَاقِقِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ فَإِنَّ اللّٰهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ اور جو کوئی خلاف کرے اللہ کا اور رسول اُسکا پس تحقیق
اللہ سخت عذاب کرنیوالا ہے مخالفون پر دنیا مین ساتھہ گرفتاری کے اور آخرت مین ساتھہ خواری کے ذٰلِكُمْ
فَذُوقُوهُ وَأَنَّ لِلْكٰفِرِينَ عَذَابَ النَّارِ یہہ ہے عقوبت ای کافرو پس چکھو اُسکو اور تحقیق واسطے کافرون کے
ہے عذاب آگ کا يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا لَقِيتُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا زَحْفًا فَلَا تُوَلُّوهُمُ الْأَدْبَارَ ای لوگو جو ایمان لائے ہو جسوقت
کہ ملاقات کرو تم اُن لوگون سے کہ کافر ہوئے لشکر باندھہ کر واسطے حرب تمھارے پس مت پھیرو اُنسے پیٹھون کو
یہہ حکم اول اسلام مین تھا کہ ایک مسلمان دس کافر سے نہ بھاگے پھر آیت اَلْآنَ خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْكُمْ سے منسوخ ہو گیا
چنانچہ عنقریب آویگا وَمَنْ يُوَلِّهِمْ يَوْمَئِذٍ دُبُرَهُ إِلَّا مُتَحَرِّفًا لِقِتَالٍ أَوْ مُتَحَيِّزًا إِلَىٰ فِئَةٍ اور جو کوئی پھیر دے اُنسے اُسدن
پیٹھہ اپنی مگر حرفت کرنیوالا واسطے لڑائی کے کہ پیچھے ہٹ کر دشمن کو فریب دے تاکہ وہ غافل ہو اور پھر بڑھہ کر مارلے
یا جگہہ پکڑنیوالا طرف جماعت مسلمانون کے یعنے ادھر کے غول سے اُدھر کے غول مین جاوے اور جو کوئی ہو
اِن دو وجہ کی پیٹھہ پھیرے اعدا سے فَقَدْ بَاءَ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَمَأْوَاهُ جَهَنَّمُ پس تحقیق پھر آیا ساتھہ
غصے کے اللہ کیطرف سے اور جگہہ رہنے کی اُسکے دوزخ ہے وَبِئْسَ الْمَصِيرُ اور بری جگہہ پھر جانے کی ہے دوزخ
لکھا ہے کہ جب دونو لشکر مقابل ہوے مسلمانون نے حملہ کیا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دعا کی کہ الٰہی
جو وعدہ کیا ہے وفا کر جبرئیل آئے اور کہا کہ مٹھی مٹی کے اٹھا کر کافرون کیطرف پھینکو آپنے شاہت الوجوہ کہکر
پھینکی آنکھون مین کافرون کے پڑگئی وہ آنکھین ملنے لگے فرشتون نے مارنا شروع کیا اور مومنون نے ہتیار لگائے
ستر سردار عرب کے مارے گئے اور ستر کو گرفتار کر لے آئے بعد اسکے اہل بدر فخر کرنے لگے ایک کہتا تھا ہمنے
مارا دوسرا کہتا تھا ہمنے اسیر کیا حق تعالی نے آیت اُتاری کہ فَلَمْ تَقْتُلُوهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ قَتَلَهُمْ پس
نہین مارا تمنے انکو اپنی قدرت سے اور لیکن اللہ نے مارا انکو کہ تمھین قوت دی اور غالب کیا وَمَا رَمَيْتَ
إِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمَىٰ اور نہین پھینکا تونے ای محمد صلے اللہ علیہ وسلم مشت خاک کو روے اعدا پر جسوقت
پھینکا تونے اور پھینکنا تیرا ایسا نتھا کہ تمام لشکر کے آنکھون پر جاوے ولیکن اللہ نے پھینکا تھا اسکو کہ ہر ایک کی
آنکھہ مین پہنچ گیا اضافت فعل ساتھہ عبد کے کسب کی راہ سے ہے اور خلق کی راہ سے اللہ کیطرف صاحب
تاویلات نے کہا ہے کہ حق تعالی نے راہ دکھائی صحابہ کرام کو ساتھہ فناء افعال کہ اُنسے سلب فعل کر کے اثبات مظہر
اپنے فرمایا کہ فلم تقتلوهم ولکن الله قتلهم لیکن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم مقام بقا با اللہ کے تھے سلب کیا فعل اُنسے

کردیا

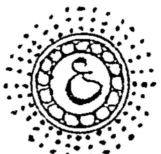
که وما رمیت اور نسبت دی فعل کیطرف انکے که اذ رمیت اور اثبات اپنے سے که ولکن الله رمی تا افاده معنی
تفصیل کرے جمع مین فیکون الرامی محمد رسول الله صلعم بالله لا بنفسه ما رمیت اذ رمیت پڑھکے جہان رتبہ پیغمبر آخر
الزمان جو وہ کرتے تھے خدا سے تھا ظہور نفس کا انکے نفتا اسپر عبور یہان سے مرتبہ آپکا اور اور پیغمبرون کا دریافت
کرو که داؤد کے فعل کی نسبت طرف داؤد کے کی که وقتل داود جالوت نہ اور حضرت کے فعل کی نسبت طرف اپنے
فرمائی که ما رمیت اذ رمیت ولکن الله رمی بڑا فرق ہے که بندہ کے فعل کے اضافه طرف اپنے فرمائی که وہ قدیم اور
منزہ آفات اور حوادث سے ہے بیت ایک با خداہی یکی مین خودی کا نشان ہے اسمین اور اسمین
فرق زمین آسمان ہے ولیبلی المؤمنین منه بلاء حسنا اور یہه جو کچھ حق تعالی نے کیا اسواسطے ہے
تو که آزمایش کرے مومنون کو ساتھ نعمت کے اپنی طرف سے آزمایش نیک امام جعفر صادق نے کہا ہے که بلاء حسن
یہه ہے که انکو نفوس انکے سے فانی کرکر ساتھ ہویت اپنی کے باقی فرمائی امام قشیری نے کہا که بلائے حسن یہه ہے که
مبتلائے مشاہدہ کرے که مبتلا کو عین بلامین مشاہدہ ہے نظم جب اسکی طرف سے رنج و غم جان لیا نہ یعنے که جو کچھ که ہے
سوا اسینے ہی دیا نہ رافت رحمت کو ہمنے رحمت سمجھا نہ جو درد ل آیا راحت جان لیا ان الله سمیع علیم تحقیق الله
سننے والا ہے فریاد اور دعا تمہاری جاننے والا ہے نیتین تمہاری اسیواسطے دعا قبول فرمائی ذالکم یہه ہے بات
که دیکھی وان الله موهن کید الکفرین اور یہه بھی ہے که الله سست کرنیوالا ہے مکر کافرونکا لکھا ہے که
کافرون نے مکے سے نکلتے ہوئے کعبه شریف مین جاکر دعا کی تھی که الہی فتح دے ان دونون لشکرونمین سے اس لشکر کو
جو راہ یافته تر ہے اور دین اسکا فاضل تر ہے اور ساتھ تیرے دوست تر ہے اور ابو جہل نا اہل نے بھی وقت جنگ کے
دعا کی تھی که اللهم انصر احب الفئتین الیک سو الله سبحانه فرماتا ہے مکے والون کو خطاب کرکر ان تستفتحوا فقد جاءکم
الفتح و اگر فتح چاہتے ہو تم پس تحقیق آئی تمہارے پاس فتح اس دین کی جو دوست تر ہے نزدیک میرے وان تنتهوا
فهو خیر لکم اور اگر باز رہتے ہو ای کافرو جو باقی رہے ہو جنگ بدر سے عناد پیغمبر سے پس وہ بہتر ہے واسطے
تمہارے قتل دنیا اور عذاب آخرت سے وان تعودوا نعد اور اگر پھرو تم ساتھ لڑائی مسلمانون کے پھر آوینگے ہم
ساتھ فتح انکی کے ولن تغنی عنکم فئتکم شیئا ولو کثرت وان الله مع المؤمنین اور ہرگز نه کفایت کریگی تم سے اے
کافرو جماعت تمہاری کچھ اور اگرچه بہت ہو یعنے کچھ بلا دفع نکرسکیگی اور تحقیق الله ساتھ ایمان والون کے ہے یاری
اور مددگاری مین یا ایها الذین امنوا اطیعوا الله ورسوله ولا تولوا عنه ای لوگو جو ایمان لائے ہو فرمانبرداری
کرو الله کی اور پیغمبر اسکے کی اور مت منہ پھیرو اس سے مراد آیت سے امر با طاعت پیغمبر ہے اور نہی مخالفت
انکی سے اور ذکر طاعت حق کا اسواسطے ہے که تا آگاہ ہوون که طاعت حق با طاعت رسول ہے بیت جسنے
طاعت انکی کی طاعت خدا کی اسنے کی نه ماننا حکم انکا ہے بس عین حکم ایزدی نه پس حکم رسول سے مت عدول کرو



وَاَنْتُمْ تَسْمَعُوْنَ اور حال انکہ تم سنتے ہو کہ مین کہتا ہون وہ پیغمبر میرا ہے یا سنتے ہو مواعظ قرآن کو وَلَا تَكُوْنُوْا
كَالَّذِيْنَ قَالُوْا سَمِعْنَا وَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ اور مت ہو مانند ان لوگون کے کہ کہتے ہین سنا ہمنے اور حال
انکہ وہ نہین سنتے جیسے اہل کتاب یا کافر یا منافق کہ سنتے ہین اور عمل نہین کرتے گویا کہ نہین سنتے بیت ز
جو ملے نہین سنا ہے وہ کس کام کا ہو فی الحقیقت کر ہے رکھتا کان وہ نا م اِنَّ شَرَّ الدَّوَابِّ عِنْدَ اللّٰهِ
الصُّمُّ الْبُكْمُ الَّذِيْنَ لَا يَعْقِلُوْنَ تحقیق بدتر چلنے کے زمین پر نزدیک اللہ کے بہرے گونگے ہین حق بات کے
سننے کہنے سے وہ جو نہین سمجھتے حق کو سمجھ لیجئے کہ بدتر جانورون سے انکو اسواسطے فرمایا کہ عقل سے انھون نے جو سبب
فضل ہے سب حیوانات پر منہہ پھرایا اور نفس خسیس کو اپنا حاکم ٹھہرایا تبیان مین ہے کہ مراد اس سے ایک جماعت
ہے عبد الدار کی ہے کہ انمین سے سوا دو شخص کے کوئی ایمان نہین لایا مصعب بن عمیر اور ابن حرملہ رضی اللہ عنہما
وَلَوْ عَلِمَ اللّٰهُ فِيْهِمْ خَيْرًا لَّاَسْمَعَهُمْ اور اگر جانتا اللہ بیچ انکے بھلائی فائدہ اٹھانے کی آیات قرآنی سے البتہ ا
انکو یعنے توفیق سننے نافع کی دیتا وَلَوْ اَسْمَعَهُمْ لَتَوَلَّوْا وَّهُمْ مُّعْرِضُوْنَ اور اگر اب سناوے انکو البتہ پھر جاوین ایمان
سے طرف کفر اور نفاق کے اور وہ منہہ پھیرنے والے ہین قبول حق سے اور ایک قول ہے کہ کفار مکہ نے کہا محمد
صلی اللہ علیہ وسلم قصی بن کلاب کو جلاؤ وہ مرد مبارک تھا اگر وہ تصدیق کریگا تمھاری اور ایمان تمپر لاویگا تو ہم
بھی لاوینگے حق تعالی نے فرمایا کہ اگر خدا انکو سناوے کلام قصی کا تو بھی ایمان نہین لاینگے يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا
اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ اے لوگو جو ایمان لائے ہو پکارنا قبول کرو واسطے اللہ کے اور وا
رسول کے جب پکارے تمکو رسول واسطے اس چیز کے کہ زندہ کرے تمکو وہ علم دین ہے کہ حیات دل اس سے ہے یا
عقائد صحیحہ اور اعمال فاضلہ مین کہ موجب حیات ابدیہ ہین بہشت مین یا جہاد ہے کہ سبب بقا تمھاری کا ہے کہ اگر ترک
کروگے دشمن غلبہ کر کر تمکو ہلاک کر ڈالینگے یا شہادت ہے کہ حیات ہے اللہ کے نزدیک یا قرآن ہے کہ زندہ کرتا
دل مسلمانون کا ہے وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ يَحُوْلُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهٖ اور جانو یہہ کہ اللہ حایل ہوتا ہے درمیان آدمی
کے اور دل اسکے کے یہہ تمثیل ہے نہایت قرب حق کی ساتھ بندے کے اور تنبیہ ہے اسپر کہ حق تعالی مطلع ہے دل کے
اسرار پر یا یہہ معنے ہین کہ مقلب القلوب ہے تصرف کا دلمین جسطرح کہ چاہتا ہے کشف الاسرار مین ہے کہ علما دلکو
پاتے ہین ولمن کان قلب عبارت اس سے ہے اور عرفا دلکو گم کرتے ہین یحول بین المرء وقلبه اشارت اس سے ہے
بدایت مین دل سے کار ہے اور نہایت مین دل حجاب دیدار ہے بیت مدتون تک دلمین ہمنے اسکا انتظار کیا
اب جو دل پر وا ہوا تو دلکو صد بار کیا وَاَنَّهٗۤ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ اور یہہ بھی جانو کہ تم طرف اسکے اکٹھے کئے جاؤگے اور جزا
اعمال کی پاؤگے وَاتَّقُوْا فِتْنَةً لَّا تُصِيْبَنَّ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْكُمْ خَآصَّةً اور ڈرو اس فتنے سے کہ وبال اسکا
نہ پہنچے ان لوگون کو کہ ظلم کرتے ہین تم مین سے خاص کر بلکہ عام ہو ظالم اور غیر ظالم کو اثر اسکا پہنچے وہ آخر زمان مین

ہوگا

ہوگا کہ بدعت بہت شایع ہوگی امر معروف اور نہی منکر مین رعایت کرینگے جہاد مین سستی لاوینگے وَ اعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰہَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ ۝ اور جانو یہہ کہ اللہ سخت عذاب کرنیوالا ہے اُسپر کہ ضرر ظلم کا اُسکے اورون کو پہنچے وَاذْکُرُوْٓا اِذْ اَنْتُمْ قَلِیْلٌ مُّسْتَضْعَفُوْنَ فِی الْاَرْضِ تَخَافُوْنَ اَنْ یَّتَخَطَّفَکُمُ النَّاسُ اور یاد کرو اُسے جہا جبرو جسوقت کہ تھے تم تھوڑے ناتوان گنے جاتے تھے بیچ زمین مکے کے پہلے ہجرت سے ڈرتے تھے یہہ کہ اوچک لیجاوین تمکو کفار قریش یا خوف رکھتے تھے یہہ کہ جو مکے سے نکلینگے مشرکان عرب تاراج کرینگے فَاٰوٰىکُمْ وَاَیَّدَکُمْ بِنَصْرِهٖ پس جگہہ دی تمکو اللہ نے مدینے مین اور قوت دی تمکو ساتھ مدد اپنی کے یا انصار کو مددگار کیا تمھارا یا فرشتون کو معین کیا بدر مین وَرَزَقَکُمْ مِّنَ الطَّیِّبٰتِ لَعَلَّکُمْ تَشْکُرُوْنَ اور روزی دی تمکو پاکیزہ لوٹین کفار کی کہ پہلی امتون پر حرام تھین توکہ تم شکر کرو اس نعمت پر امام ثعلبی نے کہا ہے کہ بعضے صحابہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی باتین اورون سے کہتے تھے منافق سنکر مشرکون کو خبر کرتے تھے یہہ آیت آئی یٰٓاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَخُوْنُوا اللّٰہَ وَالرَّسُوْلَ اے لوگو جو ایمان لائے ہو مت خیانت کرو اللہ کی اور رسول کی ظاہر کرنے مین باتکے اور ایک قول ہے کہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے ابولبابہ رضی اللہ عنہ کو حصاری قریظہ پر بھیجا یہود نے مشورتًا پوچھا کہ حضرت ہم سے کیا کرینگے ابولبابہ نے کہا اشارت سے کہ گردنین تمھاری مارینگے پھر سمجھا کہ مین نے خیانت کی وہان سے مسجد نبوی مین اگر ستون مسجد سے اپنے آپکو باندھا یہان تک کہ توبہ انکی قبول ہوئی اور یہہ آیت اتری اور بعضون نے کہا ہے خیانت مت کرو خدا کی ترک فرائض مین اور رسول کی ترک سنت مین وَتَخُوْنُوْٓا اَمٰنٰتِکُمْ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اور مت خیانت کرو امانتون اپنی مین کہ آپسمین رکھتے ہو اور تم جانتے ہو کہ وبال بہت ہے خیانت کا اور واجب ہے ضبط رکھنا امانت کا وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَآ اَمْوَالُکُمْ وَاَوْلَادُکُمْ فِتْنَةٌ اور جانو یہہ کہ مال تمھارے اور اولاد تمھاری فتنہ ہے کہ ساتھ اُسکے اللہ تعالیٰ تمہین آزماتا ہے پس چاہئے کہ دوستی مال کی اور الفت فرزند کی تمکو گناہ مین نہ ڈالے بیت مال وولد فتنہ ہین فتنے سے رہو دور واجب ہے اُسپر کہ جو فتنے کا چاہے ہے ظہور وَاَنَّ اللّٰہَ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِیْمٌ اور جانو یہہ کہ اللہ نزدیک اُسکے اجر بڑا ہے پس طلب ثواب مین کوشش کرو اور حب جمع مال اور حب اولاد سے بازرہو یٰٓاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تَتَّقُوا اللّٰہَ یَجْعَلْ لَّکُمْ فُرْقَانًا اے لوگو جو ایمان لائے ہو اگر پرہیزگاری کروگے اللہ کی کریگا واسطے تمھارے فتح کہ جس سے مبطل اور محق مین امتیاز ہو جاویگا بحر المعانی مین ہے کہ حق تعالیٰ بسبب تقوی کے افاضہ کریگا تم پر اسرار جلال اور القا کریگا انوار جمال اپنے توکہ فرق کرو تم درمیان حدوث اور قدم کے اور پہچانو تم اسرار وجود اور عدم کے اور صوفیہ وجود یہ کہتے ہین متقی وہ ہے کہ فعل اُسکے افعال الٰہیہ مین فانی ہوئے ہون اور صفات اسکی صفات حق مین گم کئے ہون اور ذات اسکی ذات مولیٰ مین نیست اور نابود ہوگئی ہو بیت رافت توتہ پوچھہ ہم سے اسرار وجو

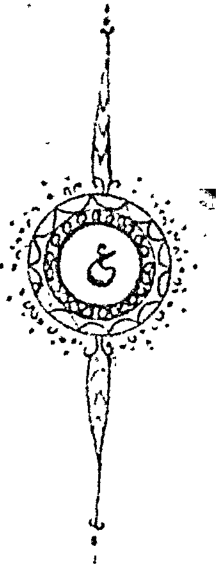


آتی ہے نظر نہیں ہیں اطوار وجود جو نیست ہو گیا ہو خبر وہ ہستی کی بتائیے یہاں ہے نہ وجود اور نہ آثار وجود وَيُكَفِّرْ عَنكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۗ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ۝ اور دور کریگا تم سے برائیاں تمھاری اور بخشیگا واسطے تمھارے اور اللہ صاحب فضل بڑے کا ہے لکھا ہے کہ جو اجازت ہجرت کی ہوئی اور صحابہ رضہ مدینے کو گئے سوا ابو بکر اور علی رضی اللہ عنہما کے کوئی حضرت کی خدمت میں نہ رہا قریش دار الندوہ میں جمع ہوئے ابلیس شیخ نجدی کی شکل بن کر آیا وہاں مشورہ کر رہے تھے سب ایک نے کہا پیغمبر کو محبوس کرو اور آب و نان مت دو آپ مر جاوینگے ابلیس نے یہہ بات نہ پسند کی اور کہنے لگا کہ اکثر اہل مدینہ ایمان لائے ہیں یار انکے اکثر وہاں گئے ہیں اور بنی ہاشم اس شہر میں بہت ہیں سب اتفاق کر کر تم سے لڑینگے اور انکو چھڑا لینگے دوسرے نے کہا کہ انکو اس ولایت سے نکال دو جہاں چاہیں چلے جاویں ابلیس نے کہا جہاں جاوینگے لوگ جمع کر کر تم سے مقابلہ کرینگے ابو جہل نے کہا کہ میری رائے میں تو یہہ آتا ہے کہ ہر قوم میں سے ایک ایک شخص جمع کر کر انکو مار ڈالیں خون انکا تمام قبائل میں منتشر ہو جاوے بنی ہاشم سب نہیں لڑ سکینگے بالضرور دیت پر راضی ہو جاوینگے ابلیس نے یہہ بات پسند کی ابو جہل نے ہر قبیلے سے ایک ایک شخص بلا کر مقرر کیا کہ شب کو قتل کریں جبرئیل نے آکر حضرت کو اس مشورے کی خبر کی حضرت نے علی مرتضی کو اپنے بچھونے پر سلایا اور صدیق اکبر کو ہمراہ لے غار کو گئے حق تعالی وہ نعمت پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کو یاد دلواتا ہے کہ وَإِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِيُثْبِتُوكَ أَوْ يَقْتُلُوكَ أَوْ يُخْرِجُوكَ اور یاد کرو اسکو کہ جسوقت مکر کرتے تھے ساتھ تیرے وہ لوگ جو کافر ہوئے تو کہ بند کر رکھیں تجھکو یا مار ڈالیں تجھکو ساتھ تلواروں مختلف کے یا نکالدیں تجھکو مکے سے وَيَمْكُرُونَ وَيَمْكُرُ اللَّهُ ۖ اور مکر کرتے تھے وہ اور جزا دیتا تھا انکو اوپر مکر انکے کے اللہ وَاللَّهُ خَيْرُ الْمَاكِرِينَ اور اللہ بہتر جزا دینے والا ہے مکاروں کا اور جزا مکر کی یہہ ہے کہ انکا مکر انہیں کیطرف رد کرتا ہے اور دام کنوا اور گڑھے کو کھود دیتے ہیں اللہ انہیں کو اسمیں گراتا ہے **بیت** اور کے گرنے کو جو کھودے ہے چاہ کیوں نہ وہ خود گر پڑے اسمیں تباہ لکھا ہے کہ نضر بن حارث ملعون تجارت کے واسطے فارس کو گیا تھا وہاں سے قصہ رستم اور اسفندیار کا خرید کر کر لایا اور کہنے لگا کہ لو یہہ افسانہ شیرین تر لایا ہوں نہیں کہانیوں محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی سے جو ہمارے سامنے پڑھتے ہیں حق تعالی انکے عناد کی خبر دیتا ہے کہ وَإِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ آيَاتُنَا قَالُوا قَدْ سَمِعْنَا لَوْ نَشَاءُ لَقُلْنَا اور جسوقت پڑھی جاتی ہیں اوپر نضر اور متابعت والوں اسکی کے آیتیں قرآن ہمارے کی کہتے ہیں تحقیق سنا ہمنے اس کلام کو اگر چاہیں ہم البتہ کہلیویں مانند اسکے اور یہہ سب لاف زنی تھی کیونکہ جب حق تعالی نے فرمایا تھا عرب والوں کو فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِّن مِّثْلِهِ تو عاجز آئے تھے اس کہنے سے کہ ہم مثل اسکے بنا لیںگے عنادا اور جھگڑا تھا اور دوسرے نے کہا مثل هٰذَا إِنْ هَٰذَا إِلَّا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ نہیں یہہ مگر کہانیاں پہلوں کی اور ہم بھی ایسی کہانیاں بہت جانتے ہیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ بات سنکر فرمایا کہ واسطے تجھ پر یہہ کلام اللہ کا اللہ کیطرف

سے نازل ہوا ہے نضر نے مقابلے مین اس سخن کے دعا کی چنانچہ حق تعالی فرماتا ہے وَاِذْ قَالُوا اللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ هٰذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ فَاَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِّنَ السَّمَآءِ اَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ اور یاد کر اسکو کہ جب کہا نضر نے اور اسکے ساتھیون نے یا اللہ اگر ہے یہہ قرآن حق نازل نزدیک تیرے سے پس برسا اوپر ہمارے پتھر آسمان سے جیسے اصحاب فیل پر برسائے تھے یا لے آ ہمپر عذاب درد دینے والا غرض اس دعا سے اظہار یقین کا اپنے تھا بطلان قرآن پر وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ اور نہین تھا اللہ کہ عذاب کرتا انکو اگرچہ وہ بد دعا کرتے تھے اور حال انکہ تو بیچ انکے تھا جس قوم مین کہ پیغمبر ہوتا ہے عذاب نہین اترتا خصوصا کہ تو رحمت عالمین کی ہے وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ اور نہین ہے اللہ عذاب کرنیوالا انکو اور حال انکہ وہ بخشش مانگتے ہین یعنے درمیان انکے استغفار کرنیوالے ہین مسلمان یا بالفرض وہی استغفار کرین اور استغفار انکا ایمان ہے حضرت مرتضے علی سے منقول ہے کہ زمین مین دو امان تھین ایک جو گذر گئی اور وہ پیغمبر ہمارے تھے اور ایک باقی ہے وہ استغفار ہے

فرد مستغفر جرائم و مرات رہ تو زافت توبہ گہنہ سے کرنا موجب نجات کا ہے وَمَا لَهُمْ اَلَّا يُعَذِّبَهُمُ اللّٰهُ وَهُمْ يَصُدُّوْنَ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَا كَانُوْا اَوْلِيَآءَهٗ اور کیا ہے واسطے انکے یہہ کہ نہ عذاب کرے انکو اللہ اور حال انکہ وہ بند کرتے ہین طواف مسجد حرام سے پیغمبر کو اور مسلمانون کو اور نہین وہ لائق والی ہونے اسکے یہہ رد ہے قول کفار کا کہ کہتے تھے نحن ولاۃ مسجد الحرام ہم پیشکار اور صاحب اختیار حرم کے ہین حق تعالی نے فرمایا کہ یہہ باوجود شرک کے ولایت حرم کے لائق نہین اِنْ اَوْلِيَآؤُهٗ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ نہین لائق والی ہونے اسکے مگر بچنے والے شرک سے اور لیکن اکثر انکے نہین جانتے کہ ولایت حرم کی حق انکا نہین اور بعضے جانتے ہین اور عناد رکھتے ہین وَمَا كَانَ صَلَاتُهُمْ عِنْدَ الْبَيْتِ اِلَّا مُكَآءً وَّتَصْدِيَةً اور نہین ہے دعا مشرکون کی نزدیک کعبے کے مگر سیٹیان بجانا اور تالیان عادت بعضے کفار کی تھی کہ مرد زن برہنہ طواف کعبہ کرتے تھے اور سیٹیان تالیان بجاتے جاتے تھے اور ایک قول یہہ ہے کہ جب حضرت نماز پڑھتے تھے تو وہ بھلانے کو یہہ عمل کرتے تھے اس تقدیر پر مراد صلوات سے نماز ہے فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ پس چکھو اے کافرو عذاب کو کہ قتل اور قید ہے روز بدر مین اور جلنا آگ کا ہے روز حشر مین بسبب اسکے کہ تھے تم کفر کرتے اعتقاد مین اور عمل مین لکھا ہے کہ بعد جنگ بدر کے بارہ سردارون نے عرب کے مقرر کیا کہ ایک ایک شخص ہر روز لشکر کفار کو طعام دے روز دس یا نو اونٹ ذبح کر کر کھلاتا تھا سو اللہ سبحانہ فرماتا ہے اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ لِيَصُدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ تحقیق وہ لوگ جو کافر ہوئے خرچ کرتے ہین مال اپنے اور اونٹون کو خرید کر ذبح کر کے کفار کو کھلاتے ہین تو کہ بند کرین لوگون کو راہ اللہ کی سے کہ متابعت اللہ رسول کی ہے بعضون نے کہا ہے کہ ابو سفیان نے بعد جنگ بدر کے دو ہزار عرب واسطے حرب احد کے سوا اپنے لوگون کے رکھے اور پچاس ہزار مثقال طلا تھا وہ

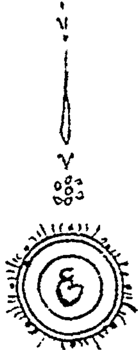
خرچ لشکر کا کیا اور حرب احد کو گئے یہہ آیت اتری کہ مال اپنے کو خرچ کرتے ہین فسینفقونها ثم تکون علیهم
حسرة ثم یغلبون پس البتہ خرچ کرینگے مال اپنے کو پھر ہوگا وہ خرچ کرنا اوپر انکے افسوس اور پشیمانی کیونکہ مال
گیا ہوا ہاتھ نہ لگیگا اور مقصود نہ ملیگا پھر مغلوب ہوئے آخر کار یعنے فتح مکے کے دن اور یہہ معجزہ قرآن کا ہے کہ خبر آیندہ
کا دے والذین کفروا الی جهنم یحشرون اور وہ لوگ جو کافر ہوئے طرف دوزخ کے اکٹھے کئے جاوینگے اور یہہ مغلوب
ہونا کافرون کا اسواسطے ہے لیمیز الله الخبیث من الطیب تو کہ جدا کردے خدا ناپاک کو کہ کافر ہے پاک سے
کہ مومن ہے ویجعل الخبیث بعضه علی بعض فیرکمه جمیعا فیجعله فی جهنم اور کرے ناپاک کافرون کو بعض



انکا اوپر بعض کے پس تودہ کرے اسکو اکٹھا پس کرے اسکو بیچ جہنم کے اولئك هم الخاسرون یہہ لوگ پلید
وہ ہین ٹوٹا پانیوالے احوال اور اموال اپنے ہین قل للذین کفروا ان ینتهوا یغفر لهم ما قد سلف
کہہ واسطے ان لوگون کے جو کافر ہوئے ہین جیسے ابوسفیان اور اصحاب انکے اگر باز آوین کفر سے اور عداوت
پیغمبر سے بخشا جاوے واسطے انکے جو کچھ گذرا گناہون انکی سے وان یعودوا فقد مضت سنت الاولین
اور اگر پھر کرین عداوت اور مقاتلہ پیغمبر کا پس تحقیق گذری ہے عادت پہلون کی کہ پیغمبرون پر لشکر چڑھا لاتے
تھے وقاتلوهم حتی لا تکون فتنة ویکون الدین کله لله اور لڑو اے مومنو اہل کفر سے یہان تک کہ نہ
رہے فتنہ یعنے شرک اور ہووے دین تمام خالص کہ توحید ہے یا عبادت واسطے اللہ کے فان انتهوا فان
الله بما یعملون بصیر پس اگر باز رہین کفر سے ساتھ ایمان کے یا جنگ سے ساتھ قبول جزیے کے پس
تحقیق اللہ ساتھ اس چیز کے کہ کرتے ہین یہہ دیکھتا ہے مناسب انکے سزا دیگا وان تولوا فاعلموا ان الله
مولکم اور اگر پھر جاوین قبول حق سے اور باز نرہین لڑائی سے پس جانو یہہ کہ اللہ دوست ہے تمہارا
نعم المولی ونعم النصیر اچھا دوست اور یار ہے کہ دوستون کو اپنے ضایع نہین چھوڑتا اور اچھا مددگار ہے
کہ مومنون کو مشرکون پر غالب کرتا واعلموا انما غنمتم من شیء فان لله خمسه وللرسول ولذی
القربی والیتامی والمساکین وابن السبیل اور جانو تم اے مومنو یہہ کہ جو کچھ لوٹ لو کافرون سے ساتھ قہر
کسی سے پس تحقیق واسطے اللہ کے ہے پانچوان حصہ اسکا اور واسطے رسول کے اور واسطے قرابت والون رسول
کے کہ بنی ہاشم اور بنی مطلب ہین اور واسطے یتیمون کے کہ مسلمان محتاج ہون اور واسطے فقیرون کے کہ مسلمان
ہون اور واسطے مسافرون مومنون کے سمجھ لیجئے کہ جمہور علما کہتے ہین کہ ذکر اللہ کا یہان واسطے تعظیم اور برکت
کے ہے اور غنیمت مین سے چار حصے مقاتلون کے ہین اور پانچوان حصہ پانچ جگہہ منقسم تھا رسول صلے اللہ علیہ
وسلم اور ذی القربی اور یتیمی اور مساکین اور ابن السبیل مین حصہ رسول صلے اللہ علیہ وسلم کا اب مسلمانون
کے کام مین لاؤ یا امام کو دو یا ان چار حصون مین جو باقی ہین ملا دو اور امام اعظم کے نزدیک پیغمبر صلے اللہ علیہ

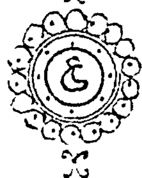
وسلم کے وفات سے حصہ آپ کا اور ذی القربیٰ کا ساقط ہے سارا خمس باقی تین حصون مین صرف کیا جاہئے اور
امام مالکؒ کے نزدیک امام کی رائے پر موقوف ہے جہان ضرور ہو وہان صرف کرین اور ابو العالیہ اور ربیع مفسر
ہین اس قول مین کہ خمس موافق آیۃ کے چھہ قسم کرین ایک اللہ کے واسطے وہ کعبے کی عمارت اور زینت پر صرف
کرین اور باقی پانچون جگہہ جو مذکور ہین بانٹین اور مسائل تقسیم غنائم کی کتب فقہ مین مذکور ہین پس اے مقاتلو خمس
غنیمت کو موافق فرمانیکے تقسیم کرو اِنْ كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ وَمَا اَنْزَلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا يَوْمَ الْفُرْقَانِ
يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ اگر ہو تم حقیقت مین ایمان لائے ساتھ اللہ کے اور ساتھ اُس چیز کے کہ نازل کی ہمنے اوپر
بندے اپنے کے کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہین دن فیصلے کے یعنے دن بدر کے جسدن کہ ملے تھین دو جماعتین
مسلمانو اور کافرون کی وہ تاریخ سترھوین رمضان کی دن جمعہ کا دوسرا برس ہجرت کا تھا وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ
قَدِيْرٌ اور اللہ اوپر ہر چیز کے قادر ہے تھوڑے مومنون کو دن بدر کے اوپر بڑے لشکر کفار کے غالب کردیا
اِذْ اَنْتُمْ بِالْعُدْوَةِ الدُّنْيَا وَهُمْ بِالْعُدْوَةِ الْقُصْوٰى وَالرَّكْبُ اَسْفَلَ مِنْكُمْ اور یاد کرو جسوقت کہ تھے تم کنارے
وادی پر مدینہ کے طرف ریت مین پاؤن کرتے تھے پانی نتھا اور وہ دشمن تمھارے کنارے پرے مدینہ سے زمین
محکم مین اور پانی پر قادر تھے اور سوار کاروان کے ابو سفیان وغیرہ پیچھے تھے تم سے تین فرسخ وَلَوْ تَوَاعَدْتُّمْ
اور اگر وعدہ قتال کا مقرر کرتے تم دشمنون سے جو پرے کنارے پر تھے اور اُنکے فوج کی کثرت اور ہتھیارونکی زیادتی
سے لَاخْتَلَفْتُمْ فِي الْمِيْعٰدِ البتہ اختلاف کرتے بیچ وعدے اپنے کے خوف سے کہ تم کم تھے اور بے سلاح اور وہ
بہت تھے اور ہتھیار بند وَلٰكِنْ لِّيَقْضِيَ اللّٰهُ اَمْرًا كَانَ مَفْعُوْلًا ولیکن اللہ نے کیا درمیان تمھارے اور اُنکے بغیر
وعدے کے تو کہ تمام کرے اللہ اُس کام کو کہ تھا کرنا علم مین اُسکے وہ فتح دوستون کی تھی اور شکست دشمنون کی ہے
لِّيَهْلِكَ مَنْ هَلَكَ عَنْ بَيِّنَةٍ وَّيَحْيٰى مَنْ حَيَّ عَنْ بَيِّنَةٍ تو کہ ہلاک ہو جاوے وہ شخص جو ہلاک ہوتا ہے دلیل سے
اور جیتا رہے جو شخص کہ جیتا ہے دلیل سے یعنے واقعہ بدر کا آیات عظیم سے جسنے دیکھا مرا یا جیا اُنکو حجت اور عذر نہین
یا مراد ہے ہلاک سے اہل کفر مین اور ہے حی سے اہل اسلام یعنے صدور کفر اور اسلام اُسنے اوپر حجت واضحہ کے ہے جو
کافر ہوا بطلان اُسکا ظاہر ہے اور جو اسلام پر ثابت رہا حقیقت اُسکی روشن ہے وَاِنَّ اللّٰهَ لَسَمِيْعٌ عَلِيْمٌ اور تحقیق
اللہ البتہ سُننے والا ہے اقوال مومن اور کافر کے جاننے والا ہے احوال اُنکے نقل ہے کہ اُس شب کہ صبح کو جسکے جنگ
بدر واقع ہو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب مین دیکھا لشکر قریش کا نہایت قلیل ذلیل تعبیر فرمائے کہ دوست
غالب ہونگے اور دشمن مغلوب مسلمان یہہ خواب اور یہہ تعبیر سُنکر خوش ہوئے سو اُس نعمت کا اللہ تعالی مذکور
فرماتا ہے کہ یاد کر اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم اِذْ يُرِيْكَهُمُ اللّٰهُ فِيْ مَنَامِكَ قَلِيْلًا جسوقت کہ دکھلاتا تھا تجھکو اللہ
بیچ خواب تیرے کے تھوڑے سے تو کہ تو نے اصحاب کو کہا وہ دلیر ہوئے اور فتح پائے وَلَوْ اَرٰىكَهُمْ كَثِيْرًا لَّفَشِلْتُمْ وَلَتَنٰزَعْتُمْ

فِی الْاَمْرِ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ سَلَّمَ اور اگر دکھلاتا تجھکو انکو بہت اور تو کہتا صحابہ سے البتہ سستی کرتے تم اے اصحاب اور
البتہ جھگڑتے تم بیچ کام لڑائی کے کہ لڑیے یا بھاگیے ولیکن اللہ نے سلامت رکھا تمکو سستی سے اور جھگڑنے سے یا
ضرر اعدا سے اِنَّہٗ عَلِیْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ تحقیق وہ جاننے والا ہے سینے والی بات کو مردانگی اور نامردی سے
وَاِذْ یُرِیْکُمُوْهُمْ اِذِ الْتَقَیْتُمْ فِیْٓ اَعْیُنِکُمْ قَلِیْلًا اور یاد کرو اے اصحابہ جسوقت دکھاتا تھا اللہ تمکو وہ کافر جب ملے تم
اُنسے بیچ آنکھون تمھاری تھوڑے تو کہ دل تمھارا قوی ہوئے انکے مارنے پر اور خواب پیغمبر کا سچ ہو لکھا ہے کہ ابن مسعود
رضی اللہ عنہ نے دیکھکر کہا کہ دشمن ستر ہونگے انکے پاس والے نے کہا کہ قریب سو آدمیون کے ہونگے اور حال انکہ
وہ نو سو پچاس تھے وَیُقَلِّلُکُمْ فِیْٓ اَعْیُنِهِمْ اور تھوڑا دکھلاتا تھا تمھین بھی بیچ آنکھون انکے کے تو کہ دلیرانہ حملہ کرین
اور خوب مسلح ہوکر نہ آوین نقل ہے کہ ابو جہل ناہل نے کہا کہ انسے ہتھیار کیا کرو گے رسیون سے باندھ لو پھر جب جنگ
شروع ہوا حق تعالی نے مومنون کو نظر مین مشرکون کے دوگنا انسے کر دیا یرونهم مثلیهم رای العین اسیواسطے
دل شکستہ ہوکر شکست کھا گئے یہ بڑی نشانی قدرت کاملہ الہی کی ہے کہ قریب ہزار آدمی کے جو کافر تھے سو کر کر
مومنون کو دکھایا اور مومنون کو کہ قریب تین سو کے تھے ایک ہزار نو سو کر کر کافرون کے نظر مین جلوہ گر فرمایا اور یہ
معاملہ اسواسطے کیا لِیَقْضِیَ اللّٰہُ اَمْرًا کَانَ مَفْعُوْلًا تو کہ تمام کرے اللہ وہ کام کہ تھا کرنا اسکا علم مین اسکے وَاِلَی اللّٰہِ
تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ اور طرف اللہ کے پھیرے جاتے ہین سب کام یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا لَقِیْتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوْا وَ
اذْكُرُوا اللّٰہَ كَثِیْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ اے لوگو جو ایمان لائے ہو جسوقت ملاقات کرو اس گروہ کفار سے کہ تم سے لڑے پس ثابت
رہو قدم میدان جنگ سے مت اٹھاؤ اور یاد کرو اللہ کو بہت دل اور زبان سے تو کہ تم فتح پاؤ واعدا پر لکھا ہے کہ مراد
ذکر تکبیر ہے وقت تلوار مارنے کے یا بددعا کرنی کافرون کو کہ اللہم اخذلہم واقطع دابرہم سمجھ لیجیے کہ اس آیت مین تنبیہ
ہے کہ بندے کو کوئی شغل ذکر الہی سے باز نہ رکھے بیت ذکر سے غافل نہ رہ تو یک نفس ذکر دو جگ کی فلاح
ہے بس وَاَطِیْعُوا اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ اور فرمانبرداری کرو اللہ کی اور رسول اسکے کی جہاد مین اور ثابت قدم رہو معرکہ
قتال مین وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِیْحُكُمْ اور مت جھگڑو آپس مین پس سست ہو جاؤ گے اور جاتی رہیگی ہوا تمھاری
یعنے دولت اور قوت یا باد فتح تمھاری کہ حق تعالی فتح کے وقت باد چلاتا ہے اسے ریح النصرۃ کہتے ہین حدیث مین
ہے النصرۃ بالصبا واہلکت عاد بالدبور بیت نفس و شیطان پر ابھی پاوین ظفر باد فضل حق مدد فرمائے گر
وَاصْبِرُوْا اور صبر کرو بیچ لڑائی کے اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ تحقیق اللہ ساتھ صبر کرنیوالون کے ہے مدد گار وَلَا تَكُوْنُوْا
كَالَّذِیْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِیَارِهِمْ بَطَرًا وَّرِئَآءَ النَّاسِ اور مت ہو مانند ان لوگونکے کہ نکلے گھرون اپنے سے اترا کر
اور دکھلانے کو لوگون کے مراد اس سے اہل مکہ ہین کہ قافلے کی حمایت کو مکہ سے چلے ہین راہ مین خبر پائی کہ قافلہ بدر سے
سلامت گذر گیا راہ سے پھرنے لگے ابو جہل نے کہا چلو بدر کو چلین شراب پیین تا آوازہ دبدبے کا ہمارے عرب مین



سنت شرہو سو حق تعالی مومنون کو فرماتا ہے کہ تم انکی طرح گھرون سے مت نکلو کہ وہ تکبر اور ریا کرتے تھے و
یصدون عن سبیل اللہ اور بند کرتے تھے لوگون کو راہ اللہ کی سے واللہ بما یعملون محیط اور اللہ ساتھ اسکے کہ یہہ
کرتے ہین عالم ہے اور ان کامون پر جزا دیگا لکھا ہے کہ قریش جب مکے سے نکل کر پاس منزل کنانہ کے پہنچے
ڈرنے لگے کہ ایمین اثمین قدیم سے کینہ تھا چاہا کہ پھر چلین ابلیس نے سراقہ بن مالک کی شکل بنکر کہ سردار کنانہ کا
تھا انسے آکر ملاقات کی اور کہا کہ تم اچھی حمایت کو چلے ہو مین ضامن ہون کچھ تمھین ضرر بنی کنانہ سے نہین پہنچیگا اور
مین بھی تمھارا رفیق ہون پھر ابلیس کئی شیطان اپنے ساتھ لے انکے ہمراہ بدر کو چلا اس قصہ کی حق تعالی
خبر دیتا ہے واذ زین لهم الشیطن اعمالهم اور یاد کرو جسوقت زینت دی واسطے انکے شیطان نے عمل انکے
کو یعنی عداوت پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے وقال لا غالب لکم الیوم من الناس وانی جار لکم اور
کہا ابلیس نے نہین غالب تم پر آج کے دن کوئی لوگون سے کہ لشکر تمھارا بڑا ہے اور آراستہ ہے اور مین حمایت
کرنیوالا ہون تمھارا قوم کنانہ سے فلما تراءت الفئتان نکص علی عقبیه پس جسوقت نمودار ہوئین دونو جماعتین
پھر گیا شیطان اوپر دونو ایڑیون اپنے کے یعنے مکر اور حیلہ کر کر بھاگ گیا لکھا ہے کہ دن بدر کے فرشتے اترتے تھے
شیطان دیکھکر انکو بھاگنے لگا اسوقت حارث بن ہشام کے ہاتھ مین اسکا ہاتھ تھا حارث نے کہا اے سراقہ اس حالت
مین ہمکو چھوڑتا ہے شیطان نے ہاتھ اسکے سینہ پر مارا وقال انی بریء منکم اور کہا مین بیزار ہون تم سے
انی اری ما لا ترون انی اخاف اللہ تحقیق مین دیکھتا ہون جو کچھ کہ نہین دیکھتے تم یعنے فرشتون کو کہ
مسلمانون کی مدد کو آئے ہین تحقیق مین ڈرتا ہون اللہ سے ابن عباس رضی اللہ نے کہا ہے کہ جھوٹ تھہ کہا اس
دشمن خدا نے اگر خدا سے ڈرتا کام اسکا یہان تک کیون پہنچتا واللہ شدید العقاب اور اللہ سخت عذاب
کرنیوالا ہے اسکو جو اس سے نہین ڈرتا نقل ہے کہ کفار بدر شکست کھا کر جو مکے کو آئے سراقہ کو پیغام بھیجا کہ ہمارے
لشکر کو تو نے شکست دلوائی سراقہ نے قسم کھائی کہ مجھے تمھاری شکست سے تمھارے جانے کی خبر معلوم ہوئی پس
سب نے جانا کہ وہ شیطان تھا کہ سراقہ کی شکل بن کر آیا تھا اذ یقول المنافقون والذین فی قلوبهم مرض یاد
کرو جسوقت کہ کہتے تھے منافق مدینے کے اور وہ لوگ کہ بیچ دلون انکے کے بیماری ہے شک کی اور نفاق کی
یعنے منافق مکے کے یا مشرک اور اصح یہہ ہے کہ ایک گروہ قریش نے اسلام ظاہر کیا اور باوجود قدرت کے ہجرت سے محروم رہے
اور جب قریش جنگ بدر کو گئے وہ انکے ساتھ ہوئے یہہ نیت کر کے جو لشکر بڑا ہوگا اسطرف ہو جاوینگے وبال ترک
ہجرت کا بدر مین انکو لایا اور مسلمانون کو کم دیکھکر کہنے لگے غر هؤلاء دینهم فریب دیا ہے اس گروہ مسلمانون کو دین
انکے نے کہ باوجود قلت کے اور عدم قدرت کے مقابلہ ایسے لشکر کا کرتے ہین اللہ تعالی نے انکا جواب فرمایا ومن یتوکل علی
اللہ فان اللہ عزیز حکیم اور جو کوئی توکل کرے اوپر اللہ کے پس تحقیق اللہ غالب ہے حکمت والا

کی مدد فرمایا ہے وَلَوْ تَرٰىٓ اِذْ يَتَوَفَّى الَّذِيْنَ كَفَرُوا الْمَلٰٓئِكَةُ اور کاش کہ تو دیکھے تو اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم
جس وقت قبض کرتے ہیں روحوں کو اُن لوگوں کے جو کافر ہوئے فرشتے منافق مکہ کے جنگ بدر میں مرتے تھے انکی
حق میں کہا يَضْرِبُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَاَدْبَارَهُمْ مارتے ہیں فرشتے گرز آگ کے موہوں انکے پر اور پیٹھوں انکی پر وَذُوْقُوْا
عَذَابَ الْحَرِيْقِ اور کہتے ہیں کہ چکھو عذاب جلنے کا کہ مقدمہ عذاب دوزخ ہے اور یہہ بھی کہتے ہیں فرشتے ذٰلِكَ
بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ یہہ مار دھاڑ سبب اُن عملوں کے ہے کہ آگے بھیجے
ہاتھوں تمھارے نے گناہوں سے اور ترک ہجرت سے اور بسبب اسکے ہے کہ اللہ نہیں ظلم کرنیوالا واسطے بندوں کے
کہ بے گناہ مواخذہ کرے اور عذاب کرنا کافروں پر عین عدل ہے اللہ تعالی پھر واسطے تسلی حضرت صلے اللہ
علیہ وسلم کے فرماتا ہے کہ عادت مشرکان قریش کی ساتھ تیرے كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ مانند
عادت قوم فرعون کے ساتھ موسی کے ہے اور اُن لوگوں کے جو آگے اُن سے تھے یعنی عاد اور ثمود ساتھ پیغمبروں انکے
کے اور وہ عادت یہہ تھی کہ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ کافر ہوئے ساتھ نشانیوں
اللہ کے یعنے وحدانیت خدا کے یا معجزات انبیا کے پس پکڑا انکو اللہ نے ساتھ گناہوں انکی کے اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ
شَدِيْدُ الْعِقَابِ تحقیق اللہ زور آور ہے سخت عذاب کرنیوالا منکروں پر اور جھٹلانیوالوں پر ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ لَمْ يَكُ مُغَيِّرًا
نِّعْمَةً اَنْعَمَهَا عَلٰى قَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ یہہ گرفت اور عذاب پہلو نکا سبب اسکے ہے کہ اللہ نہیں تھا بدلنیوالا
نعمت کو کہ انعام کی تھی اوپر کسی قوم کے یہانتک کہ بدل ڈالے وہ قوم جو کچھ بیچ نفسوں انکے کے ہے ساتھ بدتر اسکے
کے سمجھ لیجئے کہ یہہ تہدید قریش کی ہے کہ انھوں نے اپنے حال کو کہ بت پرستی اور مردار خواری تھا ساتھ عناد پیغمبر کے
اور تکذیب قرآن کے اور ایذا مومنوں کے بدتر کہا وَاَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ اور تحقیق اللہ سننے والا ہے کلام مشرکوں
کا جاننے والا ہے عقائد باطلہ انکا پھر دوسرے بار فرماتا ہے کہ عادت کفار قریش کی تیرے جھٹلانے میں كَدَاْبِ
اٰلِ فِرْعَوْنَ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ مثل عادت قوم فرعون کے ہے اور اُن لوگوں کے جو پہلے اُنسے تھے كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ
رَبِّهِمْ جھٹلایا نشانیوں پروردگار اپنے کو فَاَهْلَكْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ پس ہلاک کیا ہمنے انکو ساتھ گناہوں انکی کے
یا قریش تکذیب قرآن کی کرتے تھے بدر میں انکو قتل میں مبتلا کیا وَاَغْرَقْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ اور ڈبو دیا ہمنے قوم فرعون کو
وَكُلٌّ كَانُوْا ظٰلِمِيْنَ اور سب تھے ظالم اوپر نفسوں اپنے کے ساتھ کفر اور عصیان کے اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللّٰهِ
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا تحقیق بدتر چلنے والوں کے بیچ زمین کے نزدیک اللہ کے وہ شخص ہیں کہ کافر ہوئے مراد
اُس سے معاندان قریش ہیں جیسے ابو جہل اور عتبہ اور مثل انکے یا اکابران یہود میں جیسے کعب بن اشرف اور حی بن اخطب
اور مانند انکے فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ پس نہیں ایمان لاتے اور دوسرے بدترین دواب الَّذِيْنَ عٰهَدْتَّ مِنْهُمْ ثُمَّ يَنْقُضُوْنَ
عَهْدَهُمْ فِيْ كُلِّ مَرَّةٍ وہ لوگ ہیں کہ عہد باندھا تمنے انسے وے بنی قریظہ تھے کہ حضرت نے ساتھ انکے عہد کیا تھا پھر توڑ ڈالتے ہیں



عہد اپنا تبیان مین لکھا ہے کہ بنی قریظہ نے عہد کیا تھا کہ اعدائے پیغمبر کی مدد نکرینگے پھر روز بدر مشرکون کو ہتھیار سلاح
دیئے پھر کہنے لگے ہم بھول گئے دوسرے بار پھر عہد کیا حرب خندق کے دن ابوسفیان سے ملکر عہد توڑا وَهُمْ لَا يَتَّقُونَ
اور وہ نہین بچتے عہد شکنی سے یا نہین ڈرتے عقوبت غدر سے فَإِمَّا تَثْقَفَنَّهُمْ فِي الْحَرْبِ فَشَرِّدْ بِهِم مَّنْ خَلْفَهُمْ
پس اگر پاوے تو انکو بیچ لڑائی کے پس بھگا دے بسبب قتل کرنے انکے کے ان لوگون کو جو پیچھے انکے ہین دشمن تیرے
لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُونَ تو کہ وہ نصیحت پکڑین وَإِمَّا تَخَافَنَّ مِن قَوْمٍ خِيَانَةً فَانبِذْ إِلَيْهِمْ عَلَىٰ سَوَاءٍ اور اگر ڈرے تو
اس قوم کے سے کہ تجھہ سے عہد کیا ہے خیانت سے اور عہد شکنی سے انکے یعنے قراین اور علامات سے تجھکو معلوم ہو کہ یہہ نقض عہد
کرینگے پس پھینک دے طرف انکے عہد انکا یعنے پہلے قتال کے انسے کہہ دے کہ مین نے عہد تمھارا توڑا تا کہ تو اور وے ہون
برابر علم مین ساتھ عہد شکنی کے إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْخَائِنِينَ تحقیق اللہ نہین دوست رکھتا خیانت کرنیوالون کو
وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا سَبَقُوا اور نہ گمان کرین وہ لوگ جو کافر ہوے کہ وہ آگے نکل گئے عذاب ہمارے سے
إِنَّهُمْ لَا يُعْجِزُونَ تحقیق وہ نہین عاجز کرینگے ہمکو عذاب اپنے سے یعنے کافر یہہ نہ سمجھین کہ ہم انکے عذاب دینے سے عاجز ہین
مراد اس سے گریختگان بدر یا شکنندگان عہد ہین اور تحسبن ساتھ تاء فوقانی کے بھی قرات ہے یعنے مت گمان کر اے محمد صلے
اللہ علیہ وسلم ان لوگون کو جو کافر ہوئے کہ آگے نکل گئے تحقیق وہ نہین عاجز کرینگے ہمکو عذاب اپنے سے وَأَعِدُّوا لَهُم
مَّا اسْتَطَعْتُم مِّن قُوَّةٍ اور تیار کرو اے مومنو واسطے گریختگان بدر اور شکنندگان عہد کے جو کچھہ کر سکو تم قوت سے
یعنے اسباب اور آلات حرب سے کہ لشکر اس سے قوت پائے عقبہ بن عامر رضی اللہ نے کہا کہ سنا مین نے پیغمبر خدا صلے اللہ
علیہ وسلم سے کہ منبر پر فرماتے تھے الا ان القوة الرمی بعضے علما نے کہا ہے کہ تخصیص رمی کی ساتھ ذکر کے دلیل ہے کہ تیر و
کمان قوی ترین سلاح ہے شیخ الاسلام نصرآبادی رح نے کہا ہے کہ اس آیت مین قوت رمی فرمائی ہے ہان سچ ہے لیکن
رمی تین قسم ہے رمی ظاہر بہ تیر و کمان ہے اور رمی باطن بہ تیر آہ سحرگاہ ہے کہ کمان خضوع سے نکلے اور رمی حقیقی سہام خطرات
کو قوس دل سے پھینکنا ہے اور توجہ بحق رکھنی اور انقطاع ماسوی سے کرنا شیخ ابو علی رودباری رح نے کہا کہ قوت اعتقاد ہے
اوپر حمایت کبریا کے اور واثق ہونا ہے اوپر عنایت مولی کے بھروسا فرد تجھکو اگر ہے سلاح و لشکر پر نہ کرم پہ اپنے خدا کے ہے
اعتماد مجھے بعضون نے کہا ہے مراد قوت سے حصار ہے یعنے قلعے تیار کرو واسطے دفع کفار کے وَمِن رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُونَ
بِهِ عَدُوَّ اللَّهِ وَعَدُوَّكُمْ وَآخَرِينَ مِن دُونِهِمْ اور باندھنے گھورون کے سے یعنے اور تیاری کرو
رباط کرنے سواری گھورون کی سے تو کہ ڈراؤ تم ساتھ اس استعداد کے دشمن خدا کے کو اور دشمنون اپنے کو کہ کفار مکہ ہین اور
اور کافرون کو سوا کفار مکہ کے کہ لَا تَعْلَمُونَهُمُ نہین جانتے تم انکو اللَّهُ يَعْلَمُهُمْ اللہ جانتا ہے انکو مراد اس سے یہود ہین یا منافق
یا مجوس اور مدارک مین ہے کہ کفرہ جن ہین کہ گھوڑون کی دوڑ سے ڈرتے ہین وَمَا تُنفِقُوا مِن شَيْءٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يُوَفَّ
إِلَيْكُمْ وَأَنتُمْ لَا تُظْلَمُونَ اور جو خرچ کرو کسی چیز سے بیچ راہ اللہ کے سلاح مجاہدون کے واسطے بناؤ یا نفقہ دو پورا پہنچایا جاویگا

طرف تمھارے ثواب اُنکا اور تم نہین ظلم کئے جاؤ گے ساتھ نقصان ثواب کے وَاِنْ جَنَحُوْا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ
اور اگر جاہین مشرک واسطے صلح کے پس جاہو تو بھی واسطے اُنکے یعنے وہ صلح کرین تو تم بھی صلح کرو اور توکل کرو اوپر اللہ کے
یعنے مت ڈر کہ مکر اور حیلہ کے واسطے صلح کے ہے اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ تحقیق وہ ہی ہے سننے والا اقوال لوگون کے جاننے
والا اچھوتہ اور سیج اُنکا اگر مکر کرینگے تجھے نگاہ رکھیگا اور وبال مکر اُنکا اُنہین پر دالیگا چنانچہ فرماتا ہے وَاِنْ يُّرِيْدُوْٓا
اَنْ يَّخْدَعُوْكَ فَاِنَّ حَسْبَكَ اللّٰهُ ۚ اور اگر ارادہ کرین یہہ کہ فریب دین تجھکو ساتھ صلح کے جنگ سے پس تحقیق کفایت
کرنیوالا تیرا اللہ ہے هُوَ الَّذِيْٓ اَيَّدَكَ بِنَصْرِهٖ وَبِالْمُؤْمِنِيْنَ وَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ وہ ہے جسنے قوت دی تجھکو ساتھ مدد
اپنی کے ساتھ بھیجنے فرشتون کے اور ساتھ سب مسلمانون کے یا ساتھ انصار کے اور الفت والی درمیان دلون اُنکے
کے یعنے اوس اور خزرج کے کہ ایکسو بیس برس سے عداوت تھی اور مدام آپسمین لوٹ مار رکھتے تھے تیری برکت سے اُنکے
اُنکے دلونمین الفت دی لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مَّآ اَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ بَيْنَهُمْ اگر خرچ
کرتا تو جو کچھ بیچ زمین کے ہے سارا مال متاع نہ الفت ڈالتا درمیان دلون اُنکے کے ولیکن اللہ نے الفت ڈالی در
میان دلون اُنکے کے اِنَّهٗ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ تحقیق اللہ غالب ہے جو چاہے کرے حکمت والا ہے جو کرتا ہے حکمت سے
کرتا ہے لکھا ہے انتالیس آدمی تینتیس مرد اور چھہ زن پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے تھے جب حضرت عمر
ایمان لائے پورے چالیس ہوئے یہہ آیت نازل ہوئی يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللّٰهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ
اے پیغمبر کفایت ہے تجھکو اللہ اور جنھون نے پیروی کی ہے تیری مسلمانون مین سے ابن عباس رض نے بھی کہا ہے کہ
سبب نزول اس آیت کا اسلام عمر ہے اس تقدیر پر یہہ آیت مکی ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ غزوہ بدر مین قبل قتال
کے واسطے تقویت خاطر پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے اور صحابہ کے یہہ آیت نازل ہوئی ہے يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ حَرِّضِ



الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَى الْقِتَالِ اے پیغمبر رغبت دے مومنون کو اوپر لڑائی کفار کے اِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ عِشْرُوْنَ صٰبِرُوْنَ يَغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ
اگر ہووین تم مین بیس صبر کرنیوالے میدان جنگ مین غالب آوین دو سے مشرکون پر یہان شرط بمعنے امر ہے یعنے چاہئے
کہ ایک مسلمان تم مین سے دس کافرون سے لڑائی مین نہ بھاگے وَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ يَّغْلِبُوْٓا اَلْفًا مِّنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ اگر ہووین تم مین سے سو غالب آوین اللہ کی مدد سے ہزار پر ان لوگون سے جو کافر ہوئے اور یہہ غالب
آنا تمھارا اُنپر سبب اسکے ہے کہ وہ قوم ہین کہ نہین سمجھتے خدا کو اور روز قیامت کو پس نجات اور درجات سے غافل
ہوکر دم جنگ مسلمانون کے سامھنے نہین ٹھہر سکتے بعد نزول اس آیت کے مسلمانون پر ایک کا مقابلہ ساتھ دس کے
گران آیا حق تعالی نے اس آیت کو منسوخ کر کر فرمایا اَلْـٰٔنَ خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْكُمْ وَعَلِمَ اَنَّ فِيْكُمْ ضَعْفًا اب یہہ
حکم تمپر بھاری ہوا ہلکا کیا اللہ نے تم سے اور جانا یہہ کہ بیچ تمھارے ضعف بدن ہے فَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ صَابِرَةٌ يَّغْلِبُوْا
مِائَتَيْنِ پس اگر ہووین تم مین سے سو صبر کرنیوالے غالب آوینگے دو سو پر یہہ شرط بھی بمعنے امر ہے یعنے ایک مسلمان

دو کافرون سے نہ بھاگے وَاِنْ یَّكُنْ مِّنْكُمْ اَلْفٌ یَّغْلِبُوْٓا اَلْفَیْنِ بِاِذْنِ اللّٰهِ اور اگر ہووین تم مین سے ہزار غالب آوینگے
دو ہزار پر ساتھ حکم اللہ کے وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ اور اللہ ساتھ صبر کرنیوالون کے ہے بیاری اور مددگاری پس جو صبر کریگا
ظفر پاویگا نظم صبر ہے موجب رضائے خدا ہوگا صابر تو فتح پاویگا صابرون کے ہے ساتھ اعانت حق صبر کرنا کہ ہو حمایت
حق لکھا ہے کہ ستر سردار کفار کے جنگ بدر مین مسلمان پکڑ لائے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے مشورت
کی ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہہ سب آپ کے کنبے قبیلے کے ہین فدیہ لیکر انکو چھوڑ دو اللہ ہدایت کریگا تو پھر
ایمان لے آوینگے عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہہ امام کافرون کے ہین حکم کرو کہ ہم سب کی گردنین مارین اور الحمد للہ
کہ آپ فدئے سے مستغنی ہین اور گروہ انصار مین سے عبد اللہ بن رواحہ نے اور اصح یہہ ہے کہ سعد بن معاذ نے
کہا کہ جیسے عمر نے کہا تھا حضرت کو قول صدیق اکبر پسند آیا فدیہ لینا مقرر کیا یہہ آیت اتری مَا كَانَ لِنَبِیٍّ اَنْ
یَّكُوْنَ لَهٗٓ اَسْرٰی حَتّٰی یُثْخِنَ فِی الْاَرْضِ نہ لائق تھا واسطے نبی کے یہہ کہ ہووین واسطے اسکے بندیوان اور انھین
فدیہ لیکر چھوڑ دے یہان تک کہ بہت مارے انھین سے بیچ زمین کے کیونکہ قتل کرنا سبب قلت اور ذلت کفار
کا ہے اور موجب عزت اسلام اور ظہور شوکت ابرار تُرِیْدُوْنَ عَرَضَ الدُّنْیَا ارادہ کرتے تھے تم اسباب دنیا کا کہ
سریع الزوال ہے وَاللّٰهُ یُرِیْدُ الْاٰخِرَةَ اور اللہ چاہتا ہے واسطے تمھارے ثواب آخرت کا کہ بہشت اور نعمت
بے زوال ہے وَاللّٰهُ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ اور اللہ غالب ہے دوستون کو دشمنون پر غلبہ دیتا ہے حکمت والا ہے جو بندون
کے ساتھ کرتا ہے حکمت سے کرتا ہے لَوْلَا كِتٰبٌ مِّنَ اللّٰهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِیْمَآ اَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ اگر نہوتا لکھا ہوا
اللہ کیطرف سے کہ پہلے گذرا ہے یعنے لوح محفوظ مین مکتوب ہوا ہے کہ بے حکم صریح عذاب نکرے یا نا توانی پر مواخذہ
نکرے یا اہل بدر کو عذاب نکرے یا لوٹ کفار کی تم پر حلال کرے البتہ لگتا تمکو اور پہنچتا بیچ اس چیز کے کہ لیا تھا تمنے
فدئے سے عذاب بڑا حدیث مین کہ حضرت نے فرمایا اگر عذاب اترتا سوا عمر اور معاذ کے کوئی نہ بچتا کیونکہ یہہ دو تو قتل کفار
پر راضی تھے نہ فدیے پر اور صحابہ نے بعد نزول اس آیت کے غنائم بدر سے ہاتھ کھینچے یہہ آیت آئی کہ فَكُلُوْا مِمَّا غَنِمْتُمْ
حَلٰلًا طَیِّبًا پس کھاؤ اس چیز سے کہ غنیمت لی ہے تمنے حلال پاکیزہ وَّاتَّقُوا اللّٰهَ اور ڈرو اللہ سے مخالفت امر اسکے
مین اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ تحقیق اللہ بخشنے والا ہے عفو کی گناہ تمھاری مہربان ہے کہ مال غنیمت کا تمپر حلال
کیا اور اور امتون پر حرام تھا اسباب نزول مین ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے عباس رض کو کہ اسیرون مین تھے
کہا کہ اپنی ذات کا فدیہ اور دو نو بھتیجون کا کہ عقیل بن ابی طالب اور بن نوفل بن حارث ہین اور اپنے خلیف کا کہ عتبہ بن
جحدم ہے دو عباس نے کہا ای محمد صلے اللہ علیہ وسلم تم جانتے ہو کہ تمھارا چچا لوگون کے آگے ہاتھ پھیلا کر مال جمع کر دے
حضرت نے فرمایا کہ وہ بدر زر کے کہ مکہ سے نکلتے ہوئے ام فضل کو دئے تھے اور یہہ کہا تھا انھین سے دو عباس نے
کہا تجھکو کسنے خبر کی مین چھپا کر یہہ بات کی تھی حضرت نے کہا کہ مجھکو میرے پروردگار نے پیغام بھیجا عباس نے کہا تھا ہو

کہ وحدانیت حق پر اور تمہاری رسالت پر میں گواہی دیتا ہوں پھر فدیہ اپنا اور بھتیجوں کا دیا اللہ تعالی نے یہہ آیت نازل کی
يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِمَنْ فِي أَيْدِيكُمْ مِنَ الْأَسْرَى إِنْ يَعْلَمِ اللّٰهُ فِي قُلُوبِكُمْ خَيْرًا يُؤْتِكُمْ خَيْرًا مِمَّا أُخِذَ مِنْكُمْ وَ
يَغْفِرْ لَكُمْ ای پیغمبر کہہ واسطے ان لوگوں کے کہ بیچ ہاتھوں تمہارے کے ہیں بندیوانوں سے اگر جانیگا اللہ بیچ دلوں
تمہارے کے بھلائی ہے ایمان اخلاص سے دیویگا تمکو بہتر اس سے کہ لیا گیا تم سے یعنے مال جو فدیہ میں دیا تھے اور بخشیگا
تمکو وَاللّٰهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ اور اللہ بخشنیوالا گناہ کا ہے جو حالت شرک میں واقع ہوا مہربان ہے کہ تمکو توفیق اسلام کی
دی لکھا کہ عباس رض نے کہا کہ اللہ نے مجھہ سے دو وعدے کئے ایک یہہ کہ جو مال مجھہ سے لیا اس سے بہتر انکا سو دیا کہ اب
میرے پاس بیس غلام ہیں ہر ایک بیس ہزار درم کی میرے واسطے تجارت کرتا ہے اور سقایہ زمزم بھی مجھے دیا ہے کہ تمام اموال
عرب سے دوست رکھتا ہوں میں دوسرا وعدہ مغفرت کا ہے امید ہے کہ وہ وفا کرے اور مجھے بخشے کہ وعدہ کریم میں خلاف
کو راہ نہیں بیعت ہوئی نہیں ہے وعدہ خلافی کریم سے کہ نقض عہد ہووے تو ہووے لئیم سے وَإِنْ يُرِيدُوا خِيَانَتَكَ
فَقَدْ خَانُوا اللّٰهَ مِنْ قَبْلُ فَأَمْكَنَ مِنْهُمْ اور اگر ارادہ کریں بندیوان کہ مسلمان ہوئے ہیں خیانت تیرے کا یا عہد شکنی کے
یا دین سے پھرنے کی پس تحقیق خیانت کی تھی اللہ کی پہلے اس سے ساتھ کفر کے پس قادر کیا اللہ نے تمکو انپر تا کہ روز بدر
تیرے ہاتھہ میں گرفتار ہوئے بعد اسکے بھی ممکن ہے کہ تجھے انپر قادر کرے وَاللّٰهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ اور اللہ جاننے والا ہے
حال بندوں کا حکم کرنیوالا ہے اوپر احوال انکے کے إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَهَاجَرُوا وَجَاهَدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَ
أَنْفُسِهِمْ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ تحقیق جو لوگ کہ ایمان لائے اور وطن چھوڑا خدا اور رسول کی محبت میں اور جہاد کیا ساتھ
مالوں اپنے کے کہ سلاح اور نفقہ غازیوں میں صرف کیا ہے راہ اللہ کے اور یہہ قوم مہاجرین ہیں وَالَّذِينَ آوَوْا وَنَصَرُوا
أُولَئِكَ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ اور جن لوگوں نے جگہہ دی مہاجروں کو اور مدد کی پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے مراد اس
گروہ انصار ہیں یہہ لوگ بعضے انکے دوست بعضے کے ہیں اور میراث میں متولی ہیں سمجھہ لیجے کہ پہلے حکم تھا مہاجر اور
انصار بسبب ہجرت اور نصرت کے آپس میں ایک دوسرے سے میراث لیں وَالَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يُهَاجِرُوا مَا لَكُمْ مِنْ
وَلَايَتِهِمْ مِنْ شَيْءٍ حَتَّى يُهَاجِرُوا اور جو لوگ کہ ایمان لائے اور نہ وطن چھوڑا نہیں واسطے تمہارے کارسازی انکے سے کچھہ
یہاں تک کہ وطن چھوڑیں وَإِنِ اسْتَنْصَرُوكُمْ فِي الدِّينِ فَعَلَيْكُمُ النَّصْرُ إِلَّا عَلَى قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِيثَاقٌ ط
اور اگر مومنان غیر مہاجر مدد چاہیں تم سے بیچ دین کے یعنے انمیں اور کفار میں لڑائی ہو اور تم سے مدد طلب کریں پس
اوپر تمہارے واجب ہے مدد کرنا انکا مگر اوپر اس قوم مشرکوں کے کہ درمیان تمہارے اور درمیان انکے عہد ہے
وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ اور اللہ ساتھہ اس چیز کے کہ کرتے ہو تم وفا اور نقض عہد سے دیکھتا ہے وَالَّذِينَ كَفَرُوا بَعْضُهُمْ
أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ اور جو لوگ کہ کافر ہوئے بعض انکے دوست بعضے کے ہیں یاری اور مددگاری میں إِلَّا تَفْعَلُوهُ
تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْأَرْضِ وَفَسَادٌ كَبِيرٌ اگر نہ کرو تم جو کیا ہمنے دوستی آپسمیں حاصل ہوگا فتنہ بیچ زمین کے

اور فساد بڑا یعنے جو مومن آپسمین پیار نہ رکھین اور ایک دوسرے کے یار اور مددگار نہوں ہم انکی بسرنہ آئی اہل کفر
ظہور کرین فساد بڑا برپا ہو سمجھ لیجئے کہ تعاون اور توارث مہاجر اور انصار بیان کر کر اور ترک انکے پر تہدید
فرماکر پھر جزائے ہجرت اور نصرت انکے کی خبر دیتا ہے کہ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَهَاجَرُوا وَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ
وَالَّذِينَ آوَوا وَّنَصَرُوا أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ حَقًّا ط اور جو لوگ کہ ایمان لائے اور وطن چھوڑا
اور جہاد کیا بیچ راہ اللہ کے اور جن لوگون نے تصدیق اور تسلیم کی جگہہ دی مہاجرون کو اور مدد کی پیغمبر کی جنگ
مشرکون مین یہہ لوگ وہ ہین ایمان والے ساتھ تحقیق کے لَهُم مَّغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ واسطے انکے بخشش ہے
اللہ کی طرف سے اور رزق ہے باکرامت بے رنج اور بے منت وَالَّذِينَ آمَنُوا مِن بَعْدُ وَهَاجَرُوا وَجَاهَدُوا
مَعَكُمْ فَأُولَٰئِكَ مِنكُمْ اور جو لوگ کہ ایمان لائے پیچھے صلح حدیبیہ کے اور وطن چھوڑا مانند ابو بصیر اور ابو جندل کے
اور جہاد کیا کفار سے ساتھ تمھارے ملکر پس یہہ گروہ تم مین سے ہے یعنے لاحق باسابق ایک ہے ایمان اور
ہجرت اور جہاد مین وَأُولُو الْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلَىٰ بِبَعْضٍ فِي كِتَابِ اللَّهِ اور قرابت والے بعضے انکے سزاوار
تر ہین ساتھ بعض کے میراث لینے مین بیچ حکم خدا کے یا لوح محفوظ کے یہہ آیت ناسخ ہے توارث کی اس جماعت
کے کہ سبب ہجرت اور نصرت میراث لیتے تھے إِنَّ اللَّهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ تحقیق اللہ ساتھ ہر چیز کے موارثت
سے دانا ہے باحکمت جاننے والا ہے اسکی کہ پہلے میراث لینے مین ہجرت اور نصرت معتبر رکھے پھر رحم اور قرابت
کا اعتبار کیا کیسکو اسکے کام مین اور احکام مین دم مارنے کی جگہہ نہین نظم جو چاہے سو کرے سلطان ہے وہ
نمانے اسکو جو شیطان ہے وہ ہمارے حق مین جو ہوتا ہے بہتر وہی کرتا ہے وہ رحمان ہے وہ سورۃ التوبہ
مدنی ہے ایکسو انتیس آیتین ہین دو ہزار چار سو نوے کلمے ہین ایکہزار اٹھ سو اور ستاسی حرف ہین اور فواصل اسکی
نر ہین اور اس سورۃ کو برات اور فاضحہ اور مخزیہ کہتے ہین کہ اسمین بیزاری کفار سے ہے اور فضیحت کرنیوالی
اہل نفاق کو اور رسوا کرنیوالی منافقون کو ہے اور سورہ عذاب بھی اسکا نام ہے اور ترک بسم اللہ اسواسطے ہے کہ پیغمبر
صلے اللہ علیہ وسلم نے یون ہی امر فرمایا ہے چنانچہ حاکم نے روایت کی ہے اور علی مرتضی رض سے ہے کہ بسم اللہ
امان ہے اور یہہ سورۃ دفع امان کے واسطے نازل ہوئی ہے ساتھ تلوار کے اور حذیفہ سے ہے کہ تم اسکا نام رکھتے ہو
توبہ اور حال آنکہ یہہ سورہ عذاب ہے اور روایت کہ بخاری نے کہ یہہ آخر سورۃ ہے جو نازل ہوئی اور لکھا ہے بعضون نے
کہ صحابہ مین اختلاف ہے کہ انفال اور توبہ ایک سورۃ ہے یا دو پس فرجہ درمیان چھوڑا اور بسم اللہ نہین لکھی
اور ان دونون سورتون کو قرینتین کہتے ہین عثمان ذی النورین رض سے روایت ہے کہ کاتب خاتمہ یسئلونک عن
الانفال اور فاتحہ براۃ من اللہ کا مین تھا حضرت نے چالیس یا تیس آیتین اوائل سورۃ براۃ کی لکھوا کر ابو بکر صدیق کو دو
اور امیر حاج کر کر مکے کو روانہ کیا کہ وہان لوگون کے روبرو پڑھین کئی دن کے بعد علی مرتضی رض کو بلا کر ناقہ عضبا پر سوار کر کر ابو بکر

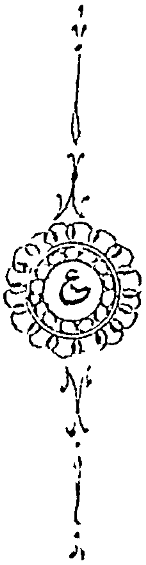
کے پیچھے بھیجا اور امر کیا کہ آیتین اُس سے لیکر آپ پڑھیو جو سبب اسکا پوچھا آپ نے فرمایا کہ جبرئیل نے آکر کہا کہ ادا اِس
پیغام کو نکرے کوئی مگر تو یا وہ جو تجھہ سے ہو پس علی مرتضی ابوبکر صدیق سے جا ملے اور آیتین لیکر دن عید نحر کے نزدیک
جمرہ عقبہ کے لوگون کے سامھنے پڑھین کہ بَرَاءَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖٓ اِلَى الَّذِيْنَ عَاهَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ بیزاری
ہی خدا کی طرف سے اور رسول اُسکے کی طرف سے طرف اُن لوگون کے کہ عہد باندھا تھا تمنے مشرکون سے لکھا ہی
کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بعضے مشرکان عرب سے عہد کیا تھا سب نے عہد شکنی کی سوا بنی ضمرہ اور بنی کنانہ کے حق
تعالی نے یہہ آیت اُتاری کہ مضمون اسکا بیزاری ہی مشرکون سے بسبب عہد توڑنے کے حاصل یہہ ہی کہ جبکہ
اُنھون نے عہد خدا اور رسول کا توڑا رسول نے بھی بفرمان خدا نقض عہد انکا کیا اور ارشاد ہوا پیغمبر کو کہ انکو کہہ
فَسِيْحُوْا فِي الْاَرْضِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ پس سیر کرو بیچ زمین کے یعنے آؤ جاؤ مسلمان تم سے کچھہ تعرض نہین کرینگے
چار مہینے روز نحر سے کہ روز تبلیغ ہی دہم ربیع الآخر تک اور ایک قول یہہ ہی کہ آیۃ اوائل شوال مین نازل ہوئی تھی
پس مدت اواخر محرم تک ہی امام ثعلبی نے لکھا ہی کہ مدت بعضے معاہدون کی کہ عہد توڑا چار مہینے سے کم تھی
انکو مہلت چار مہینے کی دی تا کہ اپنی درستی کرین اور بعضون کی چار مہینے سے زیادہ تھی انکو بھی چار ماہ پر اقتصار کیا
تا تدبیر اپنی کرلین اور جنھون نے عہد اپنا نہین توڑا انکو انقضائے مدت تک امان دی اور شکنندگان عہد کو کہا
وَّاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِي اللّٰهِ وَاَنَّ اللّٰهَ مُخْزِي الْكٰفِرِيْنَ اور جانو یہہ کہ تم نہین عاجز کرنیوالے ہو اللہ کو اپنے عذاب
سے ہر چند تمکو مہلت دی اور یہہ کہ اللہ رسوا کرنیوالا ہی کافرون کو ساتھہ قتل کے دنیا مین اور ساتھہ جلانے کے
عقبی مین بیت حرق و قتل دین و دنیا را فاالمشرکین بنص سے ثابت ہی کہ ان اللہ مخزی الکافرین وَاَذَانٌ
مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖٓ اِلَى النَّاسِ يَوْمَ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ اور پکارنا ہی اللہ کیطرف سے اور رسول اُسکے کی طرف سے
لوگون کو دن حج بڑے کے یعنے عید نحر کے حج اکبر اسواسطے کہا کہ معظم افعال حج کے اِسی دن مین ہین جیسے طواف اور نحر
اور حلق اور رمی یا اکبر اِس اعتبار سے کہا کہ عید دن اہل کتاب کے موافق پڑا تھا وہ دن یا یہہ کہ عزت مسلمانون کی اور
ذلت کافرون کی ظاہر ہوئی تھی پھر تقدیر مضمون پکارنے کا یہہ ہی کہ اَنَّ اللّٰهَ بَرِيْٓءٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ وَرَسُوْلُهٗ
تحقیق اللہ بیزار ہی مشرکون سے اور عہد انکے سے اور رسول اسکا بھی بیزار ہی فَاِنْ تُبْتُمْ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ پس اگر
توبہ کرو تم کفر اور غدر سے پس وہ بہتر ہی واسطے تمھارے وَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِي اللّٰهِ اور اگر پھر جاؤ
تم توبہ سے اور ترک کفر سے پس جانو یہہ کہ تم نہین عاجز کرنیوالے اللہ کو یعنے اُس سے نہ بھاگ سکوگے وَبَشِّرِ
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۙ اور بجائے بشارت ڈرا اُن لوگون کو جو کافر ہوئے ساتھہ عذاب درد دینے
والے کے آخرت مین سمجھہ لیجئے کہ حکم عہد شکنون کا بیان کر کر بنی نضر اور کنانہ کے حق مین کہ حدیبیہ مین عہد کیا تھا اور ثابت
رہے عہد پر فرماتا ہی اِلَّا الَّذِيْنَ عَاهَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ ثُمَّ لَمْ يَنْقُصُوْكُمْ شَيْـًٔا مگر وہ لوگ کہ عہد باندھا تھا تمنے

ربع

ع

مشرکون سے

مشرکون سے پھر نہ کم کیا انھون نے تم سے کچھ عہد تمھارا یعنے نہ توڑا وَلَمْ يُظَاهِرُوا عَلَيْكُمْ أَحَدًا اور نہ مدد کی اوپر قتال تمھارے
کے کسیکو اعدا تمھارے سے فَأَتِمُّوا إِلَيْهِمْ عَهْدَهُمْ إِلَىٰ مُدَّتِهِمْ پس پورا کرو طرف اُنکے عہد اُنکا مدت اُنکی
تک اور مثل عہد شکنون کے چار مہینے کی مہلت مت دو إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِينَ تحقیق اللہ دوست رکھتا ہے
پرہیزگارون کو اور ایفاے عہد بھی تقوی سے ہے شیخ نصرابادی نے کہا ہے کہ متقی کی چار نشانیان ہین نہ
حفظ الحدود وبذل المجهود والوفا بالعهود والقناعة بالموجود نظم متقی کی نشانیان ہین چار حفظ احکام شرع ہے ایک بار
دوسری جسقدر کہ تجھ سے ہو مال و اسباب دے فقیرون کو تیسری عہد توڑنے سے ڈر چوتھی موجود پر قناعت کر
سمجھ لیجئے کہ حق تعالی نے حکم معاہدان مشرک کا بیان کر کر مشرکان غیر معاہد کے حق مین فرماتا ہے فَإِذَا انسَلَخَ
الْأَشْهُرُ الْحُرُمُ فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ حَيْثُ وَجَدتُّمُوهُمْ پس جب تمام ہو جاوین مہینے امن کے کہ بیس دن ذی الحجہ کے
ہین اور تمام ماہ محرم کا پس مارو مشرکون کو جہان پاؤ انکو حل اور حرم مین اور ایک قول یہہ ہے کہ یہہ آیت معاہدون
کی شان مین آئی ہے اور اشہر حرم چار مہینے ہین رجب اور ذیقعدہ اور ذی الحجہ اور محرم اور حرم باعتبار تغلیب کے
کہا کہ ذی الحجہ اور محرم اسمین ہین اور اُس قول پر کہ زمانہ نزول سورہ کا لین نہ وقت تبلیغ پورا ہونا مدت کا بعد تمام
ہونے مہینون کے حرام کی ہے کہ ذیقعدہ اور ذی الحجہ اور محرم مین ہے غرض بعد گذرنے ان مہینونکے قتل کرو مشرکون
کو کہ عہد نہین کیا اُنسے یا جنھون نے عہد تمھارا توڑا ہے جہان پاؤ وَخُذُوهُمْ وَاحْصُرُوهُمْ وَاقْعُدُوا لَهُمْ
كُلَّ مَرْصَدٍ اور پکڑو انکو قید مین اور باز رکھو انکو طواف مسجد حرام سے اور بیٹھو واسطے انکے ہر گھات کی جگہہ پر تو کہ
اِدھر اُدھر سے نکل کر شہرون مین اور گانوؤن مین نہ پھیل جاوین فَإِن تَابُوا وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ فَخَلُّوا سَبِيلَهُمْ
پس اگر توبہ کرین شرک سے اور قائم رکھین نماز کو اور دیوین زکوۃ کو پس چھوڑ دو راہ انکی جہان چاہین جاوین إِنَّ
اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ تحقیق اللہ بخشنے والا گناہان گذشتہ انکی کا ہے مہربان ہے ساتھہ دینے ثواب بحساب کے
انکو وَإِنْ أَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِينَ اسْتَجَارَكَ فَأَجِرْهُ حَتَّىٰ يَسْمَعَ كَلَامَ اللَّهِ ثُمَّ أَبْلِغْهُ مَأْمَنَهُ ط اور اگر کوئی
مشرکوں مین سے بعد گذرنے مہینون حرام کے پناہ مانگے تجھ سے پس پناہ اور امن دے اُسکو یہان تک کہ سنے کلام
اللہ کا کہ قرآن ہے پھر اگر اسلام نہ لاوے پہنچا دے اُسکو جگہہ امن اُسکی مین کہ گھر اُسکا ہے پھر اُس سے مقاتلہ
کر ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْلَمُونَ یہہ امان دینا اسواسطے ہے کہ وہ ایک قوم ہے کہ نہین جانتی خدا کو اور قرآن
نہین سنا ہے پس امان دے کہ قرآن سنین اور تدبر اور تفکر کرین كَيْفَ يَكُونُ لِلْمُشْرِكِينَ عَهْدٌ عِندَ اللَّهِ وَعِندَ
رَسُولِهِ کیونکر ہو یہہ استفہام بمعنے انکار ہے یعنے نہین ہے واسطے مشرکون کے عہد نزدیک اللہ کے اور نزدیک
رسول اُسکے کے بعد ظہور اسلام کے اور امتیاز کے درمیان حق اور باطل کے إِلَّا الَّذِينَ عَاهَدتُّمْ عِندَ الْمَسْجِدِ
الْحَرَامِ مگر جن لوگون سے عہد کیا تھا تمنے نزدیک مسجد حرام کے یعنے حدیبیہ مین کہ نزدیک مکہ معظمہ کے ہے اور وہ



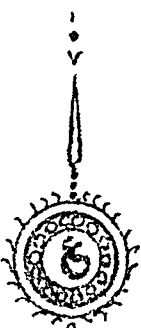
بنی ضمرہ اور بنی کنانہ تھے کہ حضرت نے عہد کیا تھا اُنسے فَمَا اسْتَقَامُوا لَكُمْ فَاسْتَقِيمُوا لَهُمْ ط پس جبتک سیدھے
رہین واسطے تمھارے سیدھے رہو تم واسطے اُنکے یعنے وہ عہد نہ توڑین تو تم بھی مت توڑو اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ
تحقیق اللہ دوست رکھتا ہے پرہیزگارون کو کہ عہد پر اپنے استقامت رکھتے ہین كَيْفَ وَاِنْ يَّظْهَرُوْا عَلَيْكُمْ
لَا يَرْقُبُوْا فِيْكُمْ اِلًّا وَّلَا ذِمَّةً ط کیونکر عہد پر رہے مشرکون کے اور نہ مارے انکو اور حال یہہ ہے کہ اگر غالب آوین
اور فتح پاوین وہ اوپر تمھارے نہ رعایت کرین بیچ تمھارے قرابت کی اور نہ وفائی عہد کی يُرْضُوْنَكُمْ بِاَفْوَاهِهِمْ
وَتَاْبٰى قُلُوْبُهُمْ خوش کرتے ہین تمکو ساتھ مونھون اپنے کے ایمان اور طاعت کے وعدے کر کے یا کلام شیرین
کر کے اور انکار کرتے ہین دل اُنکے اُس سے جو زبان سے کہتے ہین یعنے دل اور زبان انکی ایک نہین یعنے
دلمین بدی ہے اور وہین کہتے زبان سے قول نیک اُنکا ہو را فتا غلام جسکے زبان و دل ہون ایک وَاَكْثَرُهُمْ
فٰسِقُوْنَ اور اکثر اُنکے باہر ہین دائرہ فرمان سے اور سرگشتہ ہین قبول ایمان سے اور تھوڑے بدنامی کے سبب
عہدشکنی سے پرہیز کرتے ہین اِشْتَرَوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا مول لیتے ہین بدلے آیتون اللہ کے مول تھوڑا
متاع دنیا سے ابوسفیان نے بعضے مشرکون کو طمع دنیا کی دیکر مسلمانون کے قتل کے واسطے جمع کیا اُنھون نے تکذیب
قرآن کی اور لالچ مین پڑکر اہل اسلام سے لڑائی کو آئے فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِهٖ پس باز رکھتے ہین لوگون کو راہ حج خانہ خدا سے
یا طاعت خدا سے اِنَّهُمْ سَآءَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ تحقیق وہ مشرک برا ہے کام جو کچھ کہ ہین کرتے بعضون نے کہا ہے کہ مراد اس سے
یہود ہین کہ عہد پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کو توڑتے تھے اور آیات توریت کو تھوڑے مول بیچ کر لوگونکو متابعت دین
اسلام سے باز رکھتے تھے لَا يَرْقُبُوْنَ فِيْ مُؤْمِنٍ اِلًّا وَّلَا ذِمَّةً ط نہین رعایت کرتے یہود یا ناقضان
عہد بیچ کسی مسلمان کے قرابت کے اور نہ وفائی کے عہد کے وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُعْتَدُوْنَ اور یہہ لوگ وہ ہین حد سے نکل
جانیوالے شرارت اور سرکشی مین فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَاِخْوَانُكُمْ فِي الدِّيْنِ پس اگر توبہ
کرین کفر سے اور قائم رکھین نمازون کو اور دیوین زکوۃ کو پس بھائی تمھارے ہین بیچ دین کے بیت تم پہ جو ہے حق
سوہی اُنکے حق مین بھی ہوگی وہ اعطا وَنُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ہ اور مفصل بیان کرتے ہین ہم آیتونکو
واسطے اُس قوم کے کہ جانتے ہین وَاِنْ نَّكَثُوْا اَيْمَانَهُمْ مِّنْ بَعْدِ عَهْدِهِمْ وَطَعَنُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ اور اگر توڑین مشرک قسمین
اپنی پیچھے عہد باندھنے لینے کے ساتھ تمھارے اور طعن کرین بیچ دین تمھارے کے اور عیب نکالین احکام اسلام مین
فَقَاتِلُوْا اَئِمَّةَ الْكُفْرِ اِنَّهُمْ لَآ اَيْمَانَ لَهُمْ پس لڑو سردارون کفر کے سے تحقیق وہ لوگ نہین قسمین واسطے اُنکے حقیقت
مین کیونکہ سچی قسمین ہوتین تو نہ توڑتے پس مقاتلہ کرو اُنسے لَعَلَّهُمْ يَنْتَهُوْنَ تو کہ وہ باز رہین شرک سے یا طعنہ زنی سے
اَلَا تُقَاتِلُوْنَ قَوْمًا نَّكَثُوْا اَيْمَانَهُمْ کیا نہ لڑوگے تم اُس قوم سے کہ توڑا اُنھون نے قسمون اپنی کو کہ تم سے کھائین تھین حدیبیہ مین
سمجھ لیجئے کہ قول و قرار جو درمیان حضرت کے اور قریش کے تھے اُنمین سے ایک یہہ بھی تھا کہ خلفا ایک دوسرے کو نہ ستاوین

اور قتال پر اُنکے ساتھ ایک دوسرے کیے مدد نکرین سو یہہ عہد توڑا کہ بنی بکر کو کہ خلفا اُنکے تھے سلاح سے اور جوانون سے
مدد دی تا بنی خزاعہ سے کہ خلفاء حضرت صلے اللہ علیہ وسلم تھے جنگ کیا یا مراد عہد شکنون سے بنی قریظہ ہین کہ
احزاب کے دِن ابو سفیان کی مدد کی وَهَمُّوا بِاِخْرَاجِ الرَّسُوْلِ اور قصد کیا مشرکون نے نکال دینے کا پیغمبر کے
مکے سے اور دار الندوہ مین مشورا کیا چنانچہ پیچھے مذکور ہوا الباب مین ہے کہ قریش نے حدیبیہ مین قصد کیا کہ حضرت
کو ادائے عمرہ کیے واسطے مکہ مین آنے دین پھر جب قواعد اُسکے پورین کرلین تو تخفیف کر نکال دین یا مراد اس سے
یہود ہین کہ مدینے سے نکال نے کا حضرت کے قصد کیا تھا وَهُمْ بَدَءُوْكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ ط اور حال یہہ ہے کہ اُنھون نے ابتدا
کی نقض عہد کی تم سے پہلے بار اَتَخْشَوْنَهُمْ کیا ڈرتے ہو تم لڑائی اُنکے سے فَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشَوْهُ اِنْ كُنْتُمْ
مُّؤْمِنِيْنَ پس اللہ سزاوار تر ہے یہہ کہ ڈرو تم عتاب اُسکے سے ترک قتال کفار مین پس لڑو تم کافرون سے
اگر ہو تم ایمان لانیوالے ساتھ عذاب الٰہی کے بیچ ترک کرنے حکم اُسکے کے قَاتِلُوْهُمْ يُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ بِاَيْدِيْكُمْ وَيُخْزِهِمْ
وَيَنْصُرْكُمْ عَلَيْهِمْ لڑو اُن سے کہ عذاب کرے اُنکو اللہ ساتھ ہاتھون تمھارے کے کہ تمھاری تلوارون کے تلے مرے پڑے
ہون اور رسوا کرے اُنکو مقہور مغلوب کر کے اور نصرت دے تمکو اوپر اُنکے وَيَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ اور شفا
دے سینون قوم ایمان والون کو یعنے بنی خزاعہ یا وہ جماعت کہ یمن سے آکر مکے مین ایمان لائے تھے اور مشرکون
کے ہاتھ سے بہت ایذا پائے تھے شکایت اُسکی حضرت سے کی آپ نے فرمایا ابشروا فان الفرج قریب وَيُذْهِبْ
غَيْظَ قُلُوْبِهِمْ اور دور کرے اللہ بسبب فتح پانے تمھارے کیے کفار پر غصہ دلون اُنکیکا کہ بواسطے آزار کفار کے غمناک تھے
وَيَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ ط اور توبہ دیتا ہے اللہ اور پھر آتا ہے ساتھ فضل اپنے کے اوپر جسکے کہ چاہتا ہے
اس آیت مین اللہ تعالیٰ نے بعضے کفار کے توبہ کی خبر دی سو وقوع مین آئی کہ ابو سفیان اور عکرمہ بن ابی جہل اور
سہیل بن عمرو اور سوا اِنکے ایمان سے مشرف ہوے وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ اور اللہ جاننے والا ساتھ توبہ بعضون
کے حکم کرنیوالا ہے ساتھ قبول توبہ کے اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تُتْرَكُوْا وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ جَاهَدُوْا مِنْكُمْ کیا گمان کرتے
ہو تم اے مومنو کہ قتال کفار سے کارہ ہو بعضون نے کہا ہے خطاب منافقون کو ہے یہہ کہ چھوڑے جاؤ تم تنہا
کہ ہو اور حال اُنکہ ابھی نہین جانا یعنے نہین ظاہر کیا اللہ نے اُن لوگون کو کہ جہاد کرتے ہین تم مین سے بیچ راہ اُسکی کے
وَلَمْ يَتَّخِذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلَا رَسُوْلِهٖ وَلَا الْمُؤْمِنِيْنَ وَلِيْجَةً ط اور نہین پکڑتے سوا اللہ کے اور بغیر رسول
اُسکے کے اور بدون ایمان والون کے دوست ولی کہ اُس سے بھید کہین یعنے مجرد دعوی ایمان سے تمھارے
ہاتھ تم سے نہ اُٹھاوینگے اور اللہ نے تم سے جہاد اور عدم الفت مشرکان نہین جانی وَاللّٰهُ خَبِيْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ اور
اللہ خبردار ہے ساتھ اُس چیز کے کہ کرتے ہو تم لکھا ہے کہ جب عباس رضی اللہ عنہ اسیر ہوے مسلمانون نے اُنکو شرک
اور قطع رحم پر سرزنش کی اُنھون نے کہا کہ میری نیکیان نہین بیان کرتے علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تمھاری



کیا یہی ہے کہا کہ مین ساتھ عمارت مسجد حرام کے قیام کرتا ہون اور خانہ کعبے کی تعظیم کرتا ہون اور حاجیونکو شربت
دیتا ہون اور قیدیونکو قید سے چھڑاتا ہون یہہ آیت اُتری مَا کَانَ لِلْمُشْرِکِیْنَ اَنْ یَّعْمُرُوْا مَسَاجِدَ اللّٰہِ نہین
لائق واسطے مشرکون کے یہہ کہ آباد کرین مسجدین اللہ کی کو مسجد حرام کو بلفظ جمع ذکر کیا واسطے تعظیم کے کہ قبلہ مساجد
ہے اور مشرکون کو آباد کرنا مسجد حرام کا روا نہین شَاہِدِیْنَ عَلٰی اَنْفُسِہِمْ بِالْکُفْرِ در الحال کہ گواہی دیتے
ہین اوپر جانون اپنی کے ساتھ کفر کے کہ سجود اصنام ہے یا تکذیب سید انام علیہ الصلوۃ والسلام ہے یعنے جمع
کرنا دو چیزون مخالف کا کہ عمارت بیت اللہ اور عبادت عبید اللہ ہے درست نہین اُولٰئِکَ حَبِطَتْ اَعْمَالُہُمْ
یہہ لوگ مشرک ناپید ہوئے عمل اُنکے بسبب شرک کے وَفِی النَّارِ ہُمْ خٰلِدُوْنَ ۵ اور بیچ آگ کے وہ ہمیشہ رہنے
والے ہین کفر کی جہت سے اِنَّمَا یَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰہِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَقَامَ الصَّلٰوۃَ وَاٰتَی
الزَّکٰوۃَ وَلَمْ یَخْشَ اِلَّا اللّٰہَ سوا اسکے نہین کہ آباد کرتے ہین مسجدون اللہ کی کو وہ لوگ جو ایمان لائے ساتھ اللہ کے اور دن
قیامت کے اور قائم رکھتے ہین نماز کو اور دیتے ہین زکوۃ کو اور نہین ڈرتے دین کے کامون مین مگر اللہ سے فَعَسٰی
اُولٰئِکَ اَنْ یَّکُوْنُوْا مِنَ الْمُہْتَدِیْنَ پس نزدیک ہے یہہ لوگ کہ ہووین راہ نجات پانیوالون سے سمجھہ لیجئے کہ
ایمان بخدا اتمام نہین ہوتا مگر ساتھ ایمان رسول کے اسواسطے ایمان باللہ پر اختصار کیا اور نجات کو بصیغہ توقع
واسطے قطع طمع مشرکون کے لائے یعنے ابتداء اُس گروہ کی کہ جامع کمالات علمیہ اور عملیہ کے ہین دایر درمیان
لعل اور عسی کے ہے پس حال انکا کہ سب طرح سے ناقص ہین ظاہر ہے کہ کیا ہوگا بیت شیران معرکہ کو جس
جا عتاب ہووے روبا دلیر تونکو وہان کیونکہ تاب ہووے اور دوسرا نکتہ یہہ ہے کہ اعتماد اعمال پر نکیا چاہیے کہ جو
اپنے عمل پر مغرور ہے فیض ازلی سے مہجور ہے بیت اپنے اعمالون پہ جو مغرور ہے شکل شیطان قرب حق
سے دور ہے لکھا ہے کہ حرم والے ایام جاہلیت مین حاجیون کو شہد اور ستو پلاتے تھے حضرت کے زمانے مین
یہہ منصب حضرت عباس کو ملا تھا اور عمارت مسجد حرام شیبہ بن طلحہ کے متعلق تھی بعد ہجرت کے عباس اور شیبہ
اپنی بڑائی حضرت مرتضی علی سے کرنے لگے عباس نے کہا کہ مین ساقی حجاج ہون شیبہ نے کہا مین متصدی عمارت مسجد
حرام ہون حضرت علی نے ساتھ اسلام اور جہاد کے اپنا فخر کیا حق تعالی نے تصدیق علی مین یہہ آیت اتاری
اَجَعَلْتُمْ سِقَایَۃَ الْحَآجِّ وَعِمَارَۃَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ کَمَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَجٰہَدَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ
کیا کیا ہے تمنے پانی پلانیوالونکو حاجیون کے اور خدمت کرنیوالونکو مسجد حرام کے مانند اُس شخص کے کہ ایمان لایا ہے ساتھ اللہ کے اور
دن آخرت کے اور جہاد کیا ہے بیچ راہ اللہ کے لَا یَسْتَوٗنَ عِنْدَ اللّٰہِ نہین برابر ہوئے یہہ دونون گروہ نزدیک اللہ کے
وَاللّٰہُ لَا یَہْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ اور اللہ نہین ہدایت کرتا ہے گروہ مشرکون کو کہ ساتھ شرک کے اپنے نفس پر ظلم کرتے ہین
اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَہَاجَرُوْا وَجٰہَدُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ بِاَمْوَالِہِمْ وَاَنْفُسِہِمْ اَعْظَمُ دَرَجَۃً عِنْدَ اللّٰہِ جو لوگ کہ ایمان لائے

ان چیزون پر جو اللہ کی طرف سے آئین اور ہجرت کی دیار اپنے سے اور جہاد کیا مشرکون سے بیچ راہ اللہ کے ساتھ
مالون اپنے کے اور جانون اپنی کے بڑے ہین درجون مین نزدیک اللہ کے اُن لوگون سے کہ پانی پلاتے ہین
حاجیون کو اور خدمت کرتے ہین مسجد حرام کی اور یہہ باتین نہین رکھتے وَاُولٰئِكَ هُمُ الْفَائِزُوْنَ اور یہہ لوگ اُن
کمالات والے وہی ہین مراد پانیوالے دونو عالم مین يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ وَرِضْوَانٍ وَّجَنَّاتٍ لَّهُمْ فِيْهَا
نَعِيْمٌ مُّقِيْمٌ بشارت دیتا ہی انکو پروردگار انکا ساتھ مہربانی کے اپنی طرف سے اور ساتھ رضامندی کے اور ساتھ
بہشتون کے کہ واسطے اُنکے بیچ اُن بہشتون کے نعمت ہی پائدار خَالِدِيْنَ فِيْهَا اَبَدًا در انحال کہ یہہ گروہ
ہمیشہ رہینگے بیچ اُن بہشتون کے ہمیشہ کہ نکلنے کے ہی نہین اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ اَجْرٌ عَظِيْمٌ تحقیق اللہ نزدیک
اُسکے ہی ثواب بڑا کہ جسکے آگے ناچیز ہی تمام نعم دنیا کشف الاسرار مین کہا ہی کہ رحمت واسطے
عاصیون کے ہی اور رضوان واسطے مطیعون کے اور جنت واسطے کافہ مومنین کے رحمت کو اسواسطے
مقدم کیا کہ اہل عصیان نا امید ہون کہ ہرچند گناہ عظیم ہو لیکن رحمت حق اُس سے عظیم تر ہی بیت
اگرچہ حد سے زیادہ گناہگار ہین ہم خطا و جرم سے از بسکہ شرمسار ہین ہم ولے فزون ہی گناہون سے
اپنے رحمت حق اُسکے رافت عاصی امیدوار ہین ہم لکھا ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب مامور
ہجرت ہوے بعضے صحابہ امر خدا کو محبت زن و فرزند پر ترجیح دیکر ترک خانمان کر کر مدینے کو گئے اور بعضو نکو الفت مال
اور ولد اور زن وغیرہ کی مانع ہجرت کی ہوئی یہہ آیت اتری يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا اٰبَاءَكُمْ وَاِخْوَانَكُمْ
اَوْلِيَاءَ اِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَى الْاِيْمَانِ ای لوگو جو ایمان لائے ہو مت پکڑو باپون اپنے کو اور بھائیون اپنے کو دوست اگر
دوست رکھین کفر کو اوپر ایمان کے اور تمکو ہجرت سے باز رکھین وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاُولٰئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ اور جو کوئی
دوستی کرے انکی پس یہہ لوگ دوست رکھنے والے وہی ہین ظالم کہ دوستی کو غیر محل مین وضع کرتے ہین کیونکہ
دوستی مسلمانون سے چاہیئے نہ مشرکون سے بعد اس آیت کے اترنے کے وہ لوگ جو ہجرت سے باز رہتے تھے کہنے لگے
اب ہم اپنے اقربا و یکجین بین اور تجارت کرتے ہین جو ہجرت کرینگے سب قرابت والونکو اور مال اسباب کو چھوڑ جاینگا بیکس اور
بیمال ہو جاوینگے یہہ آیت نازل ہوئی کہ قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَاؤُكُمْ وَاَبْنَاؤُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيْرَتُكُمْ
وَاَمْوَالُ نِ اقْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسَاكِنُ تَرْضَوْنَهَا اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم اگر
ہوین باپ تمھارے اور فرزند تمھارے اور بھائی تمھارے اور جوروین تمھاری اور کنبا تمھارا اور مال جو کمائے
ہین تمنے اور سوداگری جو ڈرتے ہو فائدہ بند ہو جانے اُسکے سے اور گھر کہ پسند کرتے ہو انکو دوستر طرف تمھارے اللہ سے
اور رسول اُسکے سے وَجِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ اور جہاد سے بیچ راہ اللہ کی کے پس
انتظاری کرو یہانتک کہ لاوے اللہ حکم اپنا یا عذاب اپنا وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِيْنَ اور اللہ نہین راہ دکھاتا گروہ فاسقون



کو سمجھ لیجئے کہ اس آیت مین تہدید عظیم ہے کیونکہ کم لوگ ہین کہ مال اور فرزند سے دین کو دوست تر رکھتے ہین اور حظوظ
دنیا سے لذات عقبیٰ کو زیادہ تر چاہتے ہین آدمی کو چاہیے کہ مردانہ ہوکر ابراہیم کی شکل ہاتھ دنیا سے اٹھاکر متوجہ بخدا
ہووے اور صفحۂ دل سے محبت غیر حق دھووے اور جستجوئے مولی مین زن و فرزند کیا اور مال و منال کیا اپنے آپ
کو بھی کھووے نظم تیرا طالب خانمان کو کیا کرے خانمان کیا اپنے جان کو کیا کرے چاہتا ہے تجھکو وہ تو اس سے
مل بن تیرے دو جہان کو کیا کرے مشکوٰۃ مین ہے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لایؤمن احدکم حتی اکون
احب الیہ من والدہ وولدہ والناس اجمعین نقل ہے کہ احمد بن یحیی دمشقی رح ایکدن اپنے والدین کے پاس بیٹھے تھے
قرآن مین قصہ قربانی کا اسمعیل علیہ السلام کے پڑھا والدین نے کہا ہے احمد اٹھ ہمنے تجھے براہ خدا چھوڑا یہہ وہان سے
اٹھکر کعبے کو گئے مدت وہان رہے پھر دمشق مین آکر حلقہ در ہلایا مان نے پوچھا کون ہے دروازے پر کہا مین احمد ہون
ماں نے کہا بیٹا اپنا تھا احمد اسے براہ خدا دیا ہمنے اب احمد اور محمود سے ہمین کیا کام ہے بیت جو کچھ کہ تھا سو وہ کردیا
براہ دوست نہین اب اپنی تمنا بجز نگاہ دوست لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ فِيْ مَوَاطِنَ كَثِيْرَةٍ وَّيَوْمَ حُنَيْنٍ تحقیق
یاری اور مددگاری کی تمہاری اللہ نے اے مومنو بیچ مقامون بہت کے مثل حرب بدر اور بنی نضیر اور بنی قریظہ اور احزاب
اور صلح حدیبیہ اور جنگ خیبر اور فتح مکہ کے اور دن حنین کے حنین مقام ہے درمیان مکے اور طائف کے وہان لشکر ہوا
زن اور ثقیف سے محاربہ واقع ہوا بیان اسکا بطور اجمال یہہ ہے کہ بعد فتح مکے کے یہہ دونو قبیلے متفق ہوکر مسلمانون سے
لڑائی کو تیار ہوئے یہہ خبر حضرت کو پہنچی بارہ ہزار یا سولہ ہزار مردون کو لیکر چلے اور وہ چودہ ہزار تھے ایک صحابہ نے کہا
لن نغلب الیوم من قلۃ ہمین مغلوب ہونگے ہم آج کے دن قلت لشکر کے سبب یہہ بات حضرت نے سنکر ناپسند کی
اور اسی عجب کے باعث پہلے لشکر اسلام نے شکست پائی حق تعالی وہ قصہ مسلمانون کو یاد دلواتا ہے کہ مدد دی تمکو
دن حنین کے اِذْ اَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ جسوقت خوش لگی تمکو بہتات تمہاری فَلَمْ تُغْنِ عَنْكُمْ شَيْـًٔا وَّضَاقَتْ عَلَيْكُمُ
الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ ثُمَّ وَلَّيْتُمْ مُّدْبِرِيْنَ پس نہ کفایت کیا تم سے کچھ یعنے نہ دفع کیا تمہارے کثرت نے کچھ حذر دشمن کا اور
تنگ ہوگئی اوپر تمہارے زمین اس وادی کی ساتھ اسکے کہ کشادہ تھی پھر پھر گئے تم جنگ دشمن سے پیٹھ پھیر کر
لکھا ہے کہ تمام لشکر اسلام شکست کھا گیا حضرت چار آدمیون سے کھیت مین کھڑے رہے کہ علی اور عباس اور ابو سفیان
بن حارث اور عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہم تھے حضرت اس دن اشتر پر سوار تھے اور باواز بلند کہتے تھے انا النبی لا
کذب انا ابن عبد المطلب اور حملہ کرنیکو دشمن پر تیار ہوتے تھے عباس اور ابو سفیان رکاب اور لگام پکڑے تھے نہین
چھوڑتے تھے اور کمال شجاعت پر آپ کے استدلال کرتے تھے کہ تنہا ایسے بڑے لشکر پر جاتے ہین اور نسب اپنی بیان
فرماتے ہین القصہ جب حضرت کو حملہ کرنیکو نہ چھوڑا آپنے فرمایا پکارو اصحاب کو عباس رضی اللہ عنہ نے کہ بلند آواز تھے پکارا
اصحاب کچھ کم سو جمع ہوگئے حضرت نے دعائے موسیٰ علیہ السلام کہ روز فلق بحر پڑھے تھے پڑھی کہ اللھم لک الحمد والیک

المشتکی وانت المستعان پھر بالہام الٰہی اُشتر سے اُتر کر مشت خاک اُٹھا کر شاہت الوجوہ کہکر طرف لشکر کفار کے پھینکی
اللہ کی قدرت سے کوئی کافر نہ بچا کہ جسکی آنکھ مین نہ پڑی ہو سب آنکھین ملنے لگے اور شکست کھا گئے مسلمانون کے
دلومین آرام آیا چنانچہ حق تعالی نے فرمایا ثُمَّ اَنْزَلَ اللّٰہُ سَکِیْنَتَہٗ عَلٰی رَسُوْلِہٖ وَعَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ پھر اُتاری اللہ نے
تسکین اپنی یعنے رحمت اپنی کہ سبب سکون اور آرام قلوب ہے اوپر رسول اپنے کے اور اوپر مسلمانون کے جو عباس
رضی اللہ عنہ کے بلانے سے آئے تھے وَاَنْزَلَ جُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْھَا اور اُتارات لشکر کہ اپنے آنکھون سے نہ دیکھا تمنے انکو
لیکن کفار دیکھتے تھے وہ فرشتے تھے سفید لباس پہنے سرخ عمامہ باندھے شملہ چھٹتا ہوا پشت پر ابلق گھوڑون کے سوار
پانچ ہزار یا آٹھ ہزار یا سولہ ہزار تھے وَعَذَّبَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا اور عذاب کیا اللہ نے اُن لوگون کو جو کافر ہوئے کہ بہت
مارے گئے اور چھ ہزار اولاد اور اہالی اُنکے پکڑے آئے اور چوبیس ہزار اونٹ اور چالیس ہزار اوقیہ نقرہ اور زیادہ چالیس
ہزار سے گوسفند غنیمت مسلمانون کے ہاتھ لگی وَذٰلِکَ جَزَآءُ الْکٰفِرِیْنَ اور یہہ جو واقع ہوئے جزا ہے کافرون کی ثُمَّ
یَتُوْبُ اللّٰہُ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِکَ عَلٰی مَنْ یَّشَآءُ پھر توبہ دیگا اللہ کفر سے پیچھے اس لڑائی کے اوپر جسکے کہ چاہے اور وہ
وقوع مین آیا کہ بعد جنگ حنین کے بعضے ہوازن اور ثقیف والون مین سے حضور مین حضرت سید الثقلین کے حاضر
ہوکر مشرف باسلام ہوئے وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ اور اللہ بخشنے والا ہے گناہ توبہ کرنیوالونکا مہربان ہے اُنپر کہ بعد توبہ
کے مواخذہ نہین کرتا یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْمُشْرِکُوْنَ نَجَسٌ اے لوگو جو ایمان لائے ہو سوا اسکے نہین کہ مشرک پلید
ہین بسبب خبث باطن اور ناپاک عقیدے یا اس باعث سے کہ نجاسات سے پرہیز نہین کرتے یا جنابت سے غسل
نہین کرتے ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نجس العین ہین کتے کیطرح فَلَا یَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِھِمْ ھٰذَا
پس نہ نزدیک آوین مسجد حرام کے پیچھے برس اُنکے کے جو یہہ ہے وہ نوان برس تھا ہجرت سے یا سال حجۃ الوداع کہ
دسوان برس تھا امام اعظم رح نے کہا کہ مراد منع کفار حج اور عمرہ سے نہ مسجد مین آنے سے مسجد حرام ہو یا اور مسجدین اور
امام مالک کے نزدیک خاص دخول مسجد حرام سے نہی ہے وَاِنْ خِفْتُمْ عَیْلَۃً اور اگر ڈرو تم اے اہل مکہ فقر سے
بسبب نہ آنے اُنکے کے کہ وہ موسم حج مین آکر لباس طعام خرید فروخت کرتے ہین اُنکی تجارت موقوف ہونے سے
تمھاری معاش مین خلل آویگا فَسَوْفَ یُغْنِیْکُمُ اللّٰہُ مِنْ فَضْلِہٖٓ اِنْ شَآءَ پس البتہ دولتمند کریگا تمکو اللہ فضل اپنے سے اگر
چاہیگا سو یونہین کیا کہ بلاد یمن مین سے دو بلدے مسلمان ہوئے وہ ہر برس مکے مین آتے تھے اور طرح طرح کے اطعمہ لاتے
تھے اور سوا اُسکے اور ہر طرف سے لوگ آنے لگے اور انواع تجارات سے منافع دکھانے لگے اِنَّ اللّٰہَ عَلِیْمٌ حَکِیْمٌ تحقیق اللہ
جاننے والا ہے احوال بندونکا حکمت والا ہے ایک در بند کرتا ہے تو دوسرا کھولتا ہے نظم مانع رزق خلائق
رازق مطلق نہین بے سبب دیتا وہ روزی اور بے اسباب ہے ایک در کو اگر رزق کے کرتا ہے بند کھولتا ہے
دوسرا وہ فاتح الابواب ہے سمجھ لیجئے کہ حق تعالی بعد مقاتلے بت پرستون کے ساتھ محاربے کتابی کے حکم فرماتا ہے

قَاتِلُوا الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْآخِرِ مارو اے مسلمانو اور لڑائی کرو اُن لوگون سے جو نہین ایمان
لاتے ساتھ خدا کے یعنے یہود کہ تشبیہ کے قایل ہین اور نصاری تثلیث کے اور نہ ساتھ دن قیامت کے کہ یہود کہتے ہین
بہشت مین اکل و شرب نہین اور نصاری معاد روحانی ثابت کرتے ہین پس یہہ دونو فرقے ایمان آخرت پر بھی جیسا
کہ چاہیے نہین رکھتے وَلَا يُحَرِّمُونَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ اور نہین حرام جانتے اُس چیز کو کہ حرام کیا ہے اللہ نے
اور رسول اُسکے نے یعنے جسکی حرمت کتاب اور سنت سے ثابت ہے وَلَا يَدِينُونَ دِينَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا
الْكِتَابَ اور نہین قبول کرتے دین سچا کہ اسلام ہے اُن لوگون سے کہ دئے گئے ہین کتاب توریت اور انجیل
یہہ بیان الذین لا یؤمنون کا ہے پس لڑائی کرو اُنسے اے مسلمانو حَتّٰى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَدٍ وَّهُمْ صٰغِرُوْنَ
یہان تک کہ دیوین جزیہ یعنے خراج جو جوان سے مقرر ہو ہاتھ اپنے سے اور وہ ذلیل ہون یعنے جزیہ آپ لاکر کھڑے
ہون اور جب تک نہ قبول ہووے بیٹھین ظاہر اس آیت سے تخصیص جزیے کی ساتھ اہل کتاب کے نکلتی ہے اور مجوس
ملحق ہین انھین مین کہ مشابہ اُنکے ہین اب سمجھ لیجئے کہ یہان آئمہ کا اختلاف ہے اور ہر ایک دلیلین ہین کہ اپنے
اپنے مقام پر مسطور ہین امام اعظم رح کہتے ہین کہ جزیہ سب مشرکون سے لیا جائے سوا مشرکان عرب کے کہ حکم انکا یا ساتھ
شمشیر کے ہے یا اسلام کے اور امام شافعی کہتے ہین کہ جزیہ سوا کتابی کے اور سے نہین اور امام مالک کہتے ہین
سب کفار سے جزیہ ہے مگر مرتد سے نہین کہ اسکو حکم قتل ہی ہے وَقَالَتِ الْيَهُودُ عُزَيْرُ ابْنُ اللّٰهِ اور کہا یہود نے
عزیر بیٹا اللہ کا ہے مصرعہ پاک ہے اللہ اس سے جو یہہ کہتے ہین پلید سمجھ لیجئے کہ عزیر علیہ السلام شرخیا کے بیٹے ہو
یعقوب علیہ السلام کی نسل لاوے کی اولاد سے ہین چودہ واسطون سے ہارون بن عمران کو پہنچتے ہین جب بخت نصر
پیدا ہوا توریت جلادی اور بیت المقدس کو ڈہا دیا اور علماء توریت کو قتل کیا اور جو باقی رہے تھے انکو پکڑ لے گیا
اُنہین عزیر بھی تھے اگرچہ حافظ توریت تھے لیکن خورد سالی کے سبب انکو حساب مین نہ لایا جب یہہ اسکے قید سے
بعد مدت چھوٹے بیت المقدس کو چلے راہ مین اللہ تعالی نے ایک قریے مین انکو مارا بعد سو برس کے پھر جلایا
چنانچہ یہہ قصہ سورہ بقرہ مین مفصل گذرا ہے پھر جب اپنے قوم مین یہہ پہنچے ہزار طرح سے کہتے تھے مین عزیر ہون
کوئی نہین مانتا تھا آخر امتحان لکھنے پڑھنے پر توریت کے کیا تفسیر امام ثعلبی مین ہے کہ پانچ قلمین دست راست کی
انگلیون مین باندھ دین پانچون سے یہہ توراۃ یاد لکھتے تھے جب تمام کی لوگون نے کہا ہم کیا جانین کہ یہی توریت
ہے ہمنے نہ کبھی سنی نہ پڑھی ایک شخص نے کہا کہ مین نے اپنے باپ سے سنا ہے اور اُسنے اپنی باپ سے سنا تھا
کہ واقعہ بخت نصر مین توریت ایک ظرف مین مضبوط کر کر فلانے پہاڑ کی شگاف مین رکھدی ہے یعنی لوگون نے جو وہان
جاکے دیکھا مقرر رکھی تھی لے آئے اور حضرت عزیر نے جو لکھی تھی اُس سے مقابلہ کیا ایک حرف کا فرق نتھا حیران ہوئے
اور کہنے لگے کہ اللہ تعالی نے بعد سو برس کے عزیر کے دلمین توریت القا کی یہہ اسکا بیٹا ہے معاذ اللہ پس پہلے



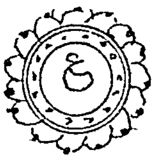
یہود اس بات کے قائل ہوئے اور بعضے یہود مدینہ کے بھی یہی بات کہتے تھے وَقَالَتِ النَّصَارَى الْمَسِيحُ ابْنُ اللَّهِ
اور کہا نصاریٰ نے عیسیٰ بیٹا اللہ کا ہے سمجھہ لیجئے کہ حمایت کے سبب قدرت حق کو بھول گئے وجود فرزند کا بن
باپ کے محال سمجھا یا معجزات انکے مثل احیائے موتی اور ابرائے اکمہ اور ابرص دیکھکر یہہ سخن بیہودہ بکنے لگے ذَٰلِكَ
قَوْلُهُم بِأَفْوَاهِهِمْ یہہ جو مذکور ہوا سخن انکا ساتھہ مونہون انکے کے ہے جھوٹھہ بیہودہ مہمل بے حقیقت يُضَاهِئُونَ
قَوْلَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِن قَبْلُ مشابہ ہوتے ہین بات سے ان لوگونکے کہ کافر ہوئے پہلے ان سے یعنے بنی مدلج کہ کہتے تھے
فرشتے بیٹیان اللہ کی ہین اور بعضے کفار عرب کہ اللہ سبحانہ کو ابو اللات اور ابو العزیٰ کہتے تھے قَاتَلَهُمُ اللَّهُ أَنَّىٰ
يُؤْفَكُونَ ماریو انکو اللہ یا لعنت کیجو انپر اللہ کہان سے پلٹائے جاتے ہین راہ حق سے طرف باطل کے یہہ تعجب انہام
بطریق تعجب ہے اتَّخَذُوا أَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ أَرْبَابًا مِّن دُونِ اللَّهِ وَالْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ پکڑا یہود اور نصاریٰ نے
عالمون اپنے کو اور درویشون اپنے کو پروردگار سوا اللہ کے کہ انکے حلال حرام پر چلتے ہین یا انکو سجدہ کرتے ہین
اور مسیح بیٹے مریم کو یعنے اسکو بھی خدا کہتے ہین وَمَا أُمِرُوا اور حال انکہ نہین حکم کئے گئے عیسیٰ اور احبار اور رہبان
کے پرستش کا کسی کتاب مین إِلَّا لِيَعْبُدُوا إِلَٰهًا وَاحِدًا مگر یہہ کہ بندگی کرین معبود ایک کی کہ اسکے وحدانیت مین
لَّا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ سُبْحَانَهُ عَمَّا يُشْرِكُونَ نہین کوئی مستحق عبادت کے مگر وہ پاک ہے اس سے جو شریک کرتے ہین بیت
کل عالم کا مالک ہے اور سبکا معبود ایک ہے وہ ہم مین بد اور ہم ہے بدی ہے نیکی ہے اس سے نیک ہے وہ بیت وہ حق ہے نہین کوئی جسکا شریک کہ اللہ ہے وحدہ
لاشریک يُرِيدُونَ أَن يُطْفِئُوا نُورَ اللَّهِ بِأَفْوَاهِهِمْ چاہتے ہین یہود اور نصاریٰ یہہ کہ بجھا دیوین روشنی اللہ کی
قرآن ہے یا نبوت حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ہے یا معجزات ہین اور دلائل روشن ہین اوپر تنزیہ تقدیس
حق تعالیٰ کے زن و فرزند سے ساتھہ مونہون اپنے کے کہ بیہودہ بکنے لگتے ہین وَيَأْبَى اللَّهُ إِلَّا أَن يُتِمَّ نُورَهُ وَلَوْ



كَرِهَ الْكَافِرُونَ اور نہین قبول رکھتا اللہ مگر یہہ کہ پورا کرے روشنی اپنی کو کہ دین اسلام اور اعلام توحید ہے
اور اگرچہ ناخوش رکھین کافر هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ
وہ ہے اللہ جسنے بھیجا رسول اپنے کو کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہین ساتھہ قرآن کے کہ محض ہدایت ہے اور ساتھہ دین حق
کے کہ اسلام ہے اور اسواسطے بھیجا تو کہ غالب کرے دین اپنے کو اوپر دین سارے کے یعنے سب دینون کے احکام منسوخ
کردے اور اگرچہ ناخوش رکھین مشرک اسبات کو سمجھہ لیجئے کہ صورت بعد نزول عیسیٰ علیہ السلام کے وقوع مین اویگی
کہ سوا دین اسلام کے کوئی دین روئے زمین پر نرہیگا بیت اٹھا کر منہہ سے برقعہ چشم دکھلا دے کہ تا بار سے
نکوئی پوجنے والا رہے گنگا وجمنا کا يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّ كَثِيرًا مِّنَ الْأَحْبَارِ وَالرُّهْبَانِ لَيَأْكُلُونَ أَمْوَالَ
النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَيَصُدُّونَ عَن سَبِيلِ اللَّهِ اے لوگو جو ایمان لائے ہو تحقیق بہت عالمون سے اور درویشون
مین سے یہود اور نصاریٰ کے البتہ کہا جاتے ہین مال لوگون کے ساتھہ رشوت کے بیچ حکم کے اور بند کرتے ہین خلق کو دین

اللہ کے سے کہ اسلام ہے وَالَّذِینَ یَکۡنِزُونَ الذَّهَبَ وَالۡفِضَّةَ وَلَا یُنۡفِقُونَهَا فِی سَبِیۡلِ اللّٰہِ اور جو لوگ کہ حرص اور بخل کے سبب
جمع کر رکھتے ہین سونا اور چاندی اور نہین خرچ کرتے اُسکو بیچ راہ اللہ کے یعنے زکوٰۃ نہین دیتے سمجھ لیجیے کہ حدیث مین ہے
ما ادی زکوتہ فلیس بکنز جسکی زکوٰۃ دی ہے وہ کنز نہین یعنے کنز وہ ہے جسپر وعید مرتب ہے اور وعید یہہ ہے
کہ فرمایا فَبَشِّرۡهُمۡ بِعَذَابٍ اَلِیۡمٍ پس بشارت دے اُن جمع کرنے والون زکوٰۃ نہ دینے والون کو ساتھہ عذاب دردناک کے
یَوۡمَ یُحۡمٰی عَلَیۡهَا فِی نَارِ جَهَنَّمَ فَتُکۡوٰی بِهَا جِبَاهُهُمۡ وَجُنُوۡبُهُمۡ وَظُهُوۡرُهُمۡ جسدن کہ گرم کیا جاویگا یعنے آگ لگائے جاوینگے
اوپر خزانون کے بیچ آتش دوزخ کے پس داغ دیئے جاوینگے ساتھ اُس درہم و دینار سوز آن کے ماتھے لگے کہ فقرا کو دیکھہ
کر چین بجبین ہوتے تھے اور کروٹین اُنکی کہ درویشون سے پہلوتہی کرتے تھے اور پیٹھین اُنکی کہ مسکینون سے پھیر لیتے
تھے سمجھ لیجیے کہ اشرف اعضائے ظاہرہ یہی تین ہین کہ شامل ہین تینون اعضائے رئیسہ کو کہ دماغ اور دل اور جگر
ہین پس یہہ تینون اُس دن معذب بداغ ہونگے اور کہینگے فرشتے هٰذَا مَا کَنَزۡتُمۡ لِاَنۡفُسِکُمۡ فَذُوۡقُوۡا مَا کُنۡتُمۡ تَکۡنِزُوۡنَ
یہہ ہے جو جمع کیا تھا تمنے واسطے منفعت اپنے کے دنیا مین اور زکوٰۃ نہین دیتے تھے اور آج سبب مضرت تمھارا ہوا
ہوا اور تمھارے جان پر بلا لایا پس چکھو تم وبال اُسکا کہ تھے تم جمع کرتے سمجھ لیجیے کہ ذخیرہ جسپر وبال نہ متفرع ہو وہ اعمال
صالحہ ہے اگر کوئی خزینہ مال کا رکھے تو ذخیرہ اعمال کر اگر اور کنوز اعراض فانیہ کی جستجو کرین تو رموز اسرار باقیہ کی آرزو کرے
بیت ایک دانہ فقیر کو دینا جمع سے خرمنون کے بہتر ہے سمجھ لیجیے کہ سال شمسی تین سو ساٹھہ دن کا ہے تقریباً
پانچ مہینے اکتیس اکتیس دن کے ایک اکتیس کا چار تیس کے دو انتیس کے چنانچہ اس بیت مین مذکور ہین بیت لا و
لا لب لا و لا لا شش یہہ بیت لل کط و کط لل شہور کو نہ بیت اور سال قمری تین سو چون دن کا ہے بیشتر تخمیناً
اور معتمد اہل کتاب حساب اپنے اعیاد کا ماہ قمری اور سال شمسی پر رکھتے ہین تیس برس سال اُنکا تیرہ مہینے
کا ہوتا ہے اور حکم الٰہی مین بارہ مہینے کا ہر سال ہے سو بنا اعمال اہل اسلام کی شہور قمری پر رکھکر احکام صوم اور
حج زکوٰۃ کے اُسپر مرتبط کر کر عدد اُسکا فرمایا کہ اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوۡرِ عِنۡدَ اللّٰہِ اثۡنَا عَشَرَ شَهۡرًا فِیۡ کِتٰبِ اللّٰہِ تحقیق
گنتی مہینون کی کہ پسندیدہ ہے نزدیک اللہ کے بارہ مہینے ہین بیچ لوح محفوظ کے یا بیچ حکم اُسکے کے اور لکھا ہے اللہ
نے اس حکم کو یَوۡمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ مِنۡهَا اَرۡبَعَةٌ حُرُمٌ جسدن کہ پیدا کیا آسمانون کو اور زمین کو
اُن بارہ مہینون مین سے چار حرام ہین تین متصل ہین ذی القعد اور ذی الحجہ اور محرم اور ایک علیحدہ ہے رجب
ذٰلِكَ الدِّیۡنُ الۡقَیِّمُ یہہ ہے حساب درست مہینون کے شمار کا فَلَا تَظۡلِمُوۡا فِیۡهِنَّ اَنۡفُسَکُمۡ پس مت ستم
کرو بیچ اُن چار مہینون کے آپسمین لڑکر اور بے حرمتی اُن دنون کی کر کر جمہور علما کہتے ہین کہ حرمت مقاتلے کی ان مہینون
مین منسوخ ہے اور مراد ظلم سے گناہ ہے اور اگرچہ ترک گناہ سب مہینون مین لازم ہے لیکن تخصیص اُن چار مہینون کی
شرافت کے سبب ہے کہ اُن مہینون مین گناہ کرنا ایسا ہے جیسا حرم مین یا حال احرام مین کیا وَقَاتِلُوا الۡمُشۡرِکِیۡنَ

کافر کما یقاتلونکم کافۃ اور لڑو مشرکون سے اکٹھے ماہہائے حرام مین اور غیر مین جیسے کہ لڑتے ہین ہمسے اکٹھے واعلموا ان اللہ مع المتقین اور جانو یہہ کہ اللہ ساتھ پرہیزگارون کے ہے مددگار اور حفظ لکھا ہے کہ ایام جاہلیت مین لوگ جو قتل اور غارت پر عادی تھے تین مہینے متصل تحمل نہین کرسکتے تھے ایک شخص قلمس کنانی نے موسم حج مین پکار کر کہا کہ اے معاشر عرب اس سال مین اللہ نے محرم کو صفر حلال کیا اسکے بدلے صفر کی حرمت کی سب سنکر خوش ہوئے دوسرے سال کہا اب محرم حرام ہے صفر حلال اسیطرح کبھی کوئی مہینہ حرام کردیا کبھی کوئی جس ماہ حرام مین قتال منظور ہوتا اسکی حرمت اور مہینے پر ڈال دیتا پھر اختصاص اشہر حرم کا نظر نہ تھا مجرد عدد باقی رہے کہ سال مین چار مہینے کیسے ہی حرام ہین اور اس عمل کو نسئی کہتے تھے یہہ آیت اتری کہ انما النسیء زیادۃ فی الکفر سوا اسکے نہین کہ نسئی یعنے آگے پیچھے کرلینا مہینو نکا زیادتی ہے بیچ کفر کے کیونکہ حلال جاننا اسکا کہ حرام کیا اللہ نے اور حرام سمجھنا اسکا کہ حلال کیا اللہ نے کفر دوسرا ہے کہ انکے کفر مین مل گیا یضل بہ الذین کفروا یحلونہ عاما ویحرمونہ عاما گمراہ کئے جاتے ہین یا گمراہ کرتا ہے انکو اللہ ساتھ اس عمل کے وہ لوگ جو کافر ہوئے گمراہی زیادہ سے زیادہ حلال کرتے ہین نسئی کو شہر حرم سے ایک برس اور اسکی جا دوسرے کو حرام کرتے ہین اور حرام کرتے ہین اسکو ایک برس اسکے بدلے دوسرے حلال کرتے ہین اور جس ماہ حرام کو ایک برس حرام کیا اسکو دوسرے برس حلال ٹھہرالیتے ہین اور جسکو حلال کیا تھا حرام ٹھہرادیتے ہین لیواطؤا عدۃ ما حرم اللہ فیحلوا ما حرم اللہ تو کہ موافق کرین اور تمام کرین گنتی کو اس چیز کے کہ حرام کی اللہ نے کہ وہ اشہر حرم چار مہینے جانتے تھے پس حلال کرین واسطے موافقت عدد کے اسکو کہ حرام کیا اللہ نے بے رعایت وقت کے زین لہم سوء اعمالہم زینت دئے گئے ہین واسطے انکے برے عمل انکے شیطانکی طرف سے واللہ لا یہدی القوم الکفرین اور اللہ نہین راہ دکھاتا قوم کافرون کو نظم جاہلان عرب مہینے چار نہین دیتے تھے خلق کو آزار اے مسلمانو چاہیئے تمکو کہ کسی ماہ مین دکھ کسیکو نہ ہو رنج کی چھٹ نہین ہے ثمر رنج پاؤگے کب یہی بہ حکم ترنج نقل ہے کہ تیسرے برس ہجرت سے حضرت نے غزوہ تبوک کا قصد کیا ہوا گرم تھی اور خشک سالی کے سبب مدینے والے بدحال تھے جب امر جہاد کا ہوا تو بعد مسافت اور کثرت اعدا اور قلت زاد اور گرمی ہوا دیکھ کر ساتھ کراہت طبعی کے سستی کرنے لگے یہہ آیت اتری یایہا الذین امنوا مالکم اذا قیل لکم انفروا فی سبیل اللہ اثاقلتم الی الارض اے لوگو جو ایمان لائے ہو کیا ہے واسطے تمہارے کہ اعلائے کلمہ دین کے لئے جس وقت کہ کہا جاتا ہے واسطے تمہارے نکلو بیچ راہ اللہ کے اور جہاد کرو بوجھل ہوجاتے ہو طرف زمین کے کاہلی اور سستی سے یا اپنے کھیتون کو دیکھنے لگے ہو ارضیتم بالحیوۃ الدنیا من الاخرۃ کیا راضی ہوئے ساتھ زندگانی دنیا کے ثواب آخرت سے فما متاع الحیوۃ الدنیا فی الاخرۃ الا قلیل پس نہین فائدہ زندگانی دنیا کا



مقابل آخرت کے اور نعمت اسکی کے مگر تھوڑا اور کوئی عاقل بڑی نعمت چھوڑ کر چھوٹی کی طرف نہیں مائل ہوتا لطم چھوڑ
کر باقی کو فانی کو لے شہر کے بدلے تو بالی کو لے یعنے وہاں کی نعمتوں کے بدلے تو یہاں کے عیش زندگانی کو لے
اِلَّا تَنْفِرُوْا يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا اگر نہ نکلو گے حرب کفار کو کہ مامور ہوئے ہو عذاب کریگا تمکو اللہ عذاب دردناک
کہ غلبہ دشمن سے یا اور کسی سبب تحقیق کر دیگا ہلاک وَّيَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ وَلَا تَضُرُّوْهُ شَيْئًا اور بدل
کریگا تمکو ساتھ قوم غیر تمہارے کہ فرمانبردار ہوں جیسے یمن اور فارس والے اور نہ ضرر کر سکو گے اللہ کو کچھ کہ بے
نیاز ہے یا رسول اسکے کو کہ بنا عصمت میں اللہ کے ہے وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اور اللہ اوپر ہر چیز کے تغیر و
تبدیل سے قادر ہے اِلَّا تَنْصُرُوْهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللّٰهُ اِذْ اَخْرَجَهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ثَانِيَ اثْنَيْنِ اِذْ هُمَا فِي الْغَارِ
اگر نہ مدد دو گے پیغمبر اسکے کو پس تحقیق مدد دی ہے اسکو اللہ نے اور مستقبل میں بھی اسکو بن مدد نہ چھوڑیگا
جیسا کہ ماضی میں نہ چھوڑا تھا جسوقت کہ قصد نکالنے کا اسکے کیا تھا کافروں نے مکے سے اللہ نے حکم نکلنے کا دیا تھا
در انحال کہ دوسرا دو تن کا تھا اور مدد دی تھی اسکو جسوقت کہ وہ دونوں تھے بیچ غار ثور کے کہ وہ غار پہاڑ کے اوپر
جانب یمن مکے کے ہے شب پنجشنبہ غرہ ربیع الاول کو حضرت گھر میں ابو بکر کے آ انکو ساتھ لے وہاں رات کو
رہے تھے رات ہی رات میں اللہ نے سر غار پر درخت مغیلان اگایا اور کبوتروں سے گھونسلا ہو کر انڈا دلوایا اور مکڑی
پر مکڑی سے جالا تنوایا صبح کو کفار ڈھونڈھتے ہوئے جو در غار پر پہنچے ابو بکر صدیق نے کہا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
اگر یہہ زیر قدم نگاہ کرینگے ہمکو دیکھ لینگے آپنے فرمایا ما ظنک باثنین اللہ ثالثہما وہ احوال اللہ تعالی بیان فرماتا ہے
اِذْ يَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا جسوقت کہ کہا پیغمبر نے واسطے رفیق اپنے کے مت غم کھا تحقیق اللہ
ساتھ ہمارے ہے مددگار فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلَيْهِ پس اتارے اللہ رحمت اپنی کہ سبب تسکین ہے اوپر رسول اپنے
کے اور اشہر یہہ ہے کہ اوپر صدیق کے کہ بجہت محبت کے اوپر حال حضرت کے نہایت مضطرب تھے فرد ثانی اثنین
اذ ہما فی الغار یعنے صدیق فخر صحب کبار بیت جن پہ نازل سکینۂ حق ہے دل انکو کا خزینۂ حق ہے
وَاَيَّدَهٗ بِجُنُوْدٍ لَّمْ تَرَوْهَا اور قوت دی اللہ نے پیغمبر اپنے کو ساتھ لشکر فرشتوں کے کہ نہیں دیکھا تمنے انکو یعنے ان
فرشتوں کو کہ غار میں حفاظت کرتے تھے یا مراد اس سے ملائکہ ہیں کہ بدر اور احزاب اور حنین میں اترے تھے
وَجَعَلَ كَلِمَةَ الَّذِيْنَ كَفَرُوا السُّفْلٰى اور کی بات ان لوگونکی جو کافر ہوئے نیچی وَكَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا اور بات
اللہ کی وہ ہے اونچی اور کافرونکی بات جو سبب دعوت کفر ہے وہ خوار اور ذلیل کی اور اللہ کی بات جو دعوت اسلام
یا توحید یا کلمہ شہادت ہے وہ مرتبے اور قدر میں رفیع اور جلیل کی وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ اور اللہ غالب ہے عزیز
کرتا ہے موحدوں کو حکمت والا ہے ذلیل کرتا ہے مشرکوں کو سمجھ لیجئے کہ مقصود لانے قصۂ غار سے اثنائے امر
غزوہ تبوک میں یہہ ہے کہ اگر تم ای کاریان جہاد پیغمبر کی مدد نکرو گے تو میں کرونگا جیسے غار میں میں نے مدد کی تھی

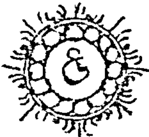
اور تیرے دشمنوں میں سے سلامت نکالا تھا پس نصرت میرے ہاتھ میں ہے وما النصر الا من عند اللہ بیت
جاؤ تو مجھ سے مدد اے مرد وزن پائیگا نصرت وہی ہیں جسکو دون فتح مجھ سے چاہو نہ لشکر سے تو آپ مجھ سے
مانگ نہیں کبیر سے تو جسکی کی ہیں نے مدد برتر ہوا جسکو چھوڑا ہیں نے وہ ابتر ہوا انفروا خفافا وثقالا نکلو واسطے
غزوہ تبوک کے ہلکے اور بھاری یعنے سوار اور پیدل یا تندرست اور بیمار یا جوان اور پیر یا درویش اور تونگر یا بے سلاح
اور سلح یا کوارے اور بیاہے یا دبلے اور موٹے یا میان اور خدمتگار سلمی نے کہا ہلکے طاعت کرنیوالے ہیں اور بھاری
مخالفت کرنیوالے امام قشیری نے کہا خفاف وہ ہیں کہ بندش ہو ماسوی سے آزاد ہیں اور ثقال وہ ہیں کہ بقید
تعلقات مقید ہیں بحر الحقائق میں ہے کہ خفاف مجذوب ہیں جو کشش عنایت حق سے براہ سلوک آئے ہیں
اور ثقال سالک ہیں جو پرورش ہدایت سے متوجہ بجذبہ حقانی ہوئے ہیں یہہ دو لوگ گروہ راہ پر ہیں لیکن ایک بال
کشش پرواز کرتا ہے اور ایک پائے کوشش راہ چلتا ہے جو پاؤں سے چلتا ہے وہ ایک قدم میں عالم کو
زیر کرتا ہے اور جو بال اقبال سے اڑتا ہے ایکدم میں بساط مشاہدۂ ماسوے کو طے کرتا ہے بیت عارف حق
جز شادی عالم اور نہ کچھ غم دیکھتا ہے کون ومکان کو دم میں طے کر اور ہی عالم دیکھتا ہے جب بعضے لوگ غزوۂ
تبوک کے جانے سے کچھ کچھ بہانے کرنے لگے فرمان ہوا کہ عذر غیر مقبول ہے غزوۂ تبوک کو جاؤ وجاہدوا
باموالکم وانفسکم فی سبیل اللہ اور جہاد کرو ساتھ مالوں اپنے کے اور جانوں اپنی کے بیچ راہ اللہ کے ذلکم
خیر لکم ان کنتم تعلمون یہہ نکلنا اور حرب کرنا بہتر ہے واسطے تمھارے نہ نکلنے سے اور نہ لڑنے سے اگر ہو تم
جانتے ثواب جہاد کا اور عقاب تخلف کا لکھا ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جب لوگوں کو غزوۂ تبوک کا
حکم کیا تین فرقے ہوگئے ایک نے خوشی سے قبول کیا وہ اکابر انصار اور مہاجر تھے دوسرے نے حکم خدا اور رسول
کو مانا اگرچہ نفس پر انکے گران تھا وہ ضعفائے مومنین تھے تیسرے نے اجازت رہنے کی چاہی وہ منافق تھے
انکی شان میں یہہ آیت آئی کہ لو کان عرضا قریبا وسفرا قاصدا لاتبعوک اگر ہوتا اسباب دنیا نزدیک ملنے
کے اور سفر میانہ آسان البتہ چلتے تیرے ساتھ واسطے طمع مال دنیا کے ولکن بعدت علیہم الشقۃ اور لیکن
دور کی اوپر انکے راہ دراز مشقت سے قطع ہو سکیگی وسیحلفون باللہ لو استطعنا لخرجنا معکم اور البتہ قسم
کھاوینگے ساتھ اللہ کے یہہ معجزہ قرآن کا ہے کہ احوال آئندہ کا بیان کر دیا کہ جب تم غزوۂ تبوک سے آؤگے تو تخلف
بطریق اعتذار تمھارے پاس آکر کہینگے کہ قسم ہے اللہ کی اگر طاقت سفر کرنے کی رکھتے ہم البتہ نکلتے ہم ساتھ تمھارے
یہلکون انفسہم ہلاک کرتے ہیں جانوں اپنی کو جھوٹی قسم کھا کر یعنے مستحق عذاب کا اپنے آپ کو کرتے ہیں واللہ
یعلم انہم لکاذبون اور اللہ جانتا ہے کہ وہ البتہ جھوٹے ہیں عفا اللہ عنک معاف کرے اللہ تجھ سے
یہہ دعا ہے اللہ کیطرف سے پیغمبر کو اور وہ ہو جو انبیا اور اسلام اور یہہ عادت ہے لوگوں کی کہ دعا عفو اور رحمت کی



بے وقوع خطا کرتے ہین جیسے پانی پلا نیوالے کو کہتے ہین غفر اللہ لک اور جواب عاطس حامدین کہتے ہین رحمک اللہ
اور بعضے کہتے ہین کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بعضے اذن چاہنے والون کو اجازت تخلف کی دی تھی حق تعالی نے
اسے عفو فرمایا اس تقدیر پر یہہ خبر ہے اور معنے یہہ ہین کہ معاف کیا اللہ نے تجھ سے لِمَ اَذِنْتَ لَهُمْ کیون
پروانگی دی تو نے انکو رہنے کی اور بہانے انکے ماننے تجھے چاہیئے تھا کہ پروانگی مین جلدی نکرتا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكَ الَّذِيْنَ
صَدَقُوْا وَتَعْلَمَ الْكٰذِبِيْنَ یہانتک کہ ظاہر ہو جاتے واسطے تیرے وہ لوگ جو سچ بولنے والے ہین بہانے
والون مین اور جان لیتا تو جھوٹون کو لَا يَسْتَاْذِنُكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ يُّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ
وَاَنْفُسِهِمْ نہین پروانگی مانگتے تجھ سے وہ لوگ کہ تحقیق و یقین ایمان لائے ہین ساتھ اللہ کے اور دن آخرت کے
بیچ اسکے کہ جہاد کرین ساتھ مالون اپنے کے اور جانون اپنے کے وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالْمُتَّقِيْنَ اور اللہ جانتا ہے پرہیزگارونکو
اِنَّمَا يَسْتَاْذِنُكَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَارْتَابَتْ قُلُوْبُهُمْ فَهُمْ فِيْ رَيْبِهِمْ يَتَرَدَّدُوْنَ
سوا اسکے نہین کہ پروانگی مانگتے ہین تجھ سے بیچ تخلف کے وہ لوگ کہ نہین ایمان لائے ساتھ اللہ کے اور دن قیامت
کے اور شک مین ہین دل انکے کہ اسلام حق ہے یا نہین پس وہ بیچ شک اپنے کی متردد ہین وَلَوْ اَرَادُوا الْخُرُوْجَ
لَاَعَدُّوْا لَهٗ عُدَّةً وَّلٰكِنْ كَرِهَ اللّٰهُ انْۢبِعَاثَهُمْ فَثَبَّطَهُمْ اور اگر ارادہ کرتے نکلنے کا منافق واسطے غزوہ تبوک کے البتہ تیار کرتے
واسطے اسکے سامان سفر کا ولیکن ناخوش رکھا اللہ نے اٹھنا انکا پس باز رکھا انکو اور دہشت اور کاہلی دی وَقِيْلَ
اقْعُدُوْا مَعَ الْقٰعِدِيْنَ اور کہا گیا انکو کہ بیٹھ رہو گھرون مین ساتھ بیٹھنے والون کے یعنے ساتھ عورتون اور لڑکون
اور بیمارون اور لنگڑون اور لولون کے یہہ بات حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمائی یا انھو مین سے بعضون نے بعضونکو
کہا لکھا ہے کہ جب لشکر اسلام غزوہ تبوک کو چلا عبد اللہ بن ابی بھی نکلا دوسرے کوچ مین رہ گیا اور تخلف کر لینے
لوگون کو لیکر پھر آیا حضرت نے سنکر فرمایا کہ اگر انمین خیر ہوتی ہمارے ساتھ آتا احسان مانو کہ شر اشرار سے بچے
حق تعالی نے موافق قول حضرت کے آیت نازل کی کہ لَوْ خَرَجُوْا فِيْكُمْ مَّا زَادُوْكُمْ اِلَّا خَبَالًا اگر نکلتے ابن ابی
وغیرہ درمیان تمھارے نہ زیادتی کرتے تمکو مگر فساد اور تباہی وَّلَاَوْضَعُوْا خِلٰلَكُمْ يَبْغُوْنَكُمُ الْفِتْنَةَ اور البتہ گھوڑے
دوڑاتے درمیان تمھارے ساتھ غمازی اور فساد بازی کی چاہتے واسطے تمھارے فتنہ یعنے مخالفت درمیان تمھارے
دلیتے یا جنگ آدمیون سے تمکو ڈراتے وَفِيْكُمْ سَمّٰعُوْنَ لَهُمْ اور بیچ تمھارے جاسوس ہین واسطے انکے کہ تمھاری
خبرین انکو پہنچاتے ہین وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ اور اللہ جانتا ہے ظالمون کو یعنے منافقونکو لَقَدِ ابْتَغَوُا الْفِتْنَةَ مِنْ
قَبْلُ تحقیق چاہا تھا انھون نے فتنہ پہلے اس سے غزوہ احد مین کہ تجھ سے پھر گئے تھے یا حرب خندق مین کہ کہتے
تھے یا اہل یثرب لا مقام لکم وَقَلَّبُوْا لَكَ الْاُمُوْرَ حَتّٰى جَآءَ الْحَقُّ اور الٹ پلٹ کیا واسطے تیرے کامون کو
یہانتک کہ آئی مدد الہی وَظَهَرَ اَمْرُ اللّٰهِ وَهُمْ كٰرِهُوْنَ اور ظاہر ہوا حکم خدا کا اور وہ ناخوش رکھنے والے تھے

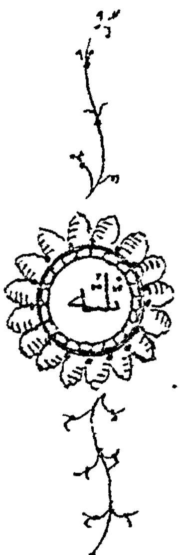
اور نصرت تیری کو لیکن جب خدا چاہتا ہی کراہت کسیکی تاثیر نہیں کرتی ہیت پروانگی بھیجو اگر تم جیساکہ جد البو
کیا ڈر اُسے حاجب کا کیا خوف ہی دربان کا لکھا ہی کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلّم نے جد بن قیس کو کہا کہ کیون
نہین میل کرتا تو طرف قتال اہل روم کے کہ وہان سے کنیزکین اور لونڈیان خوب صورت لے جد بن قیس نے کہا کہ
انصار جانتے ہین کہ مین مشغول بہ نسا ہون ڈرتا ہون کہ زنان بنی اصفر کو دیکھ کر صبر نکر سکونگا فتنے مین پڑجاونگا
یہہ آیت اتری وَمِنْهُم مَّن يَقُولُ ائْذَن لِّي وَلَا تَفْتِنِّي اور بعضا اونمین سی وہ شخص ہی کہ کہتا ہی
پروانگی دو واسطے میرے بیچ تخلف اس غزوے کے اور مت فتنے مین ڈالو مجھکو أَلَا فِي الْفِتْنَةِ سَقَطُوا خبردار ہو وے بیچ
فتنے کے گر پڑے کہ انکا نفاق ظاہر ہوگیا وَإِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيطَةٌ بِالْكَافِرِينَ اور تحقیق دوزخ گھیر رہا ہی کافرون کو
إِن تُصِبْكَ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ اگر پہنچے تجھکو اے محمد صلے اللہ علیہ وسلّم بھلائی اندوہگین کرتی ہی اونکو بسبب حسد کی کہ
رکھتے ہین وَإِن تُصِبْكَ مُصِيبَةٌ يَقُولُوا قَدْ أَخَذْنَا أَمْرَنَا مِن قَبْلُ وَيَتَوَلَّوا وَّهُمْ فَرِحُونَ اور اگر پہنچے تجھکو مصیبت
جنگ مین جراحت اور شدت جیسی احد مین ہوئی کہتے ہین تحقیق پکڑ لی تھے ہمین احتیاط کام اپنے کی پہلے اس سے
کہ دور اندیشی کرکے لڑائی کو نہین گئے تھے اور پھر جاتے ہین اور وہ خوش ہوتے ہین قُل لَّن يُصِيبَنَا إِلَّا مَا كَتَبَ
اللَّهُ لَنَا کہہ اے پیغمبر ہرگز نہ پہنچیگا ہمکو مگر جو کچھ کہ لکھا اللہ نے واسطے ہمارے لوح محفوظ مین غنیمت سے اور ہزیمت سے
دولت سے اور نکبت سے عشرت سے اور عسرت سے هُوَ مَوْلَانَا وہی کارساز ہمارا وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ
اور اوپر اللہ کے چاہیے کہ توکل کرین ایمان والے نظم توکل کرو اوسپہ نے اوپر کہ تحمل مقصد کا پاؤ ثمر نتیجہ توکل کا
اے دوستو حصول مرادات ہی جان لو قُلْ هَلْ تَرَبَّصُونَ بِنَا إِلَّا إِحْدَى الْحُسْنَيَيْنِ کہہ اے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلّم
انکو کہ تم نہین منتظر ہو واسطے ہمارے مگر ایک کے دو بھلائیون سے کہ نصرت ہی اگر مارینگے ہم اور شہادت ہی اگر
مارے جاوینگے ہم وَنَحْنُ نَتَرَبَّصُ بِكُمْ أَن يُصِيبَكُمُ اللَّهُ بِعَذَابٍ مِّنْ عِندِهِ أَوْ بِأَيْدِينَا اور ہم منتظر ہین واسطے
تمھارے یہہ کہ پہنچاوے تمکو اللہ عذاب اپنے پاس سے یا ہمارے ہاتھون سے فَتَرَبَّصُوا إِنَّا مَعَكُم مُّتَرَبِّصُونَ
پس منتظر رہو اُس چیز کے کہ واسطے ہمارے چاہتے ہو سمجھ لیجئے کہ منافق جیسے انتظار کرتے تھے دو مین سے ایک کا
واسطے مومنان صادق کے ایسے ہی سچے مسلمانون کو ارشاد ہوا کہو ہم بھی منتظر ہین کہ تمکو ان دونون مین سے ایک
ہو یا اللہ تعالی ہلاک کرے تمکو عذاب نازل کرکے جیسے پہلے مخالفون کو کیا تھا یا ہمارے ہاتھون سے تمہین
قتل کرکر جہنم کو پہنچائے لکھا ہی کہ جد بن قیس نے حضرت سے کہا کہ مین پروانگی رہنے کی چاہتا ہون میرا جانا
حرب بنی الاصفر کو مشکل ہی لیکن مال سے اپنے مددگاری آپکے لشکر کی کرونگا یہہ آیت اتری کہ قُلْ أَنفِقُوا
طَوْعًا أَوْ كَرْهًا لَّن يُتَقَبَّلَ مِنكُمْ کہہ اے پیغمبر جواب مین اسکے خرچ کرو خوشی سے اور رغبت سے یا ناخوشی سے
اور نفرت سے ہرگز نہ قبول کیا جاویگا تم سے انفقوا امر ہی بمعنے خبر إِنَّكُمْ كُنتُمْ قَوْمًا فَاسِقِينَ تحقیق تم ہو قوم نکلے ہوئے دائرہ

اسلام سے اور نفقہ کافر کا مقبول نہیں وَمَا مَنَعَهُمْ اَنْ تُقْبَلَ مِنْهُمْ نَفَقٰتُهُمْ اِلَّآ اَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَبِرَسُوْلِهٖ
اور نہیں منع کیا انکو اس بات سے کہ قبول کئے جاویں اُنسے نفقے انکے مگر یہہ کہ اُنھوں نے کفر کیا ساتھ اللہ کے اور ساتھ
رسول اُسکے کے وَلَا يَاْتُوْنَ الصَّلٰوةَ اِلَّا وَهُمْ كُسَالٰى اور نہیں آتے نماز کو جماعت پیغمبر میں مگر وہ کاہلی کرتے ہیں بیچ
کسالت اور کراہت سے آتے ہیں نہ صدق اور ارادت سے وَلَا يُنْفِقُوْنَ اِلَّا وَهُمْ كٰرِهُوْنَ اور نہیں خرچ کرتے برائے خدا
مگر وہ ناخوش رکھتے ہیں کیونکہ دیتے ہیں نہ امید ثواب رکھتے ہیں اور نہ دیتے ہیں خوف عقاب فَلَا تُعْجِبْكَ
اَمْوَالُهُمْ وَلَآ اَوْلَادُهُمْ پس نہ خوش لگے تجھکو مال منافقوں کا اور نہ اولاد انکی کیونکہ کثرت اموال اور اولاد وبال ہے انکو
یہہ خطاب حضرت کو ہے اور مراد امت ہے اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ بِهَا فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا سوا اسکے نہیں کہ ارادہ
کرتا ہے اللہ تو کہ عذاب کرے انکو ساتھ اُن چیزوں کے بیچ زندگانی دنیا کے کہ مال کے جمع اور نگہبانی میں رنج اٹھاویں
اور اولاد کے درد دکھہ میں مبتلا ہوں وَتَزْهَقَ اَنْفُسُهُمْ وَهُمْ كٰفِرُوْنَ اور نکل جاویں جانیں انکی غم کھاتے کھاتے
اور الم اٹھاتے اٹھاتے اور وہ کافر ہوں یعنے کفر پر مریں نہ مال انکا ہاتھہ پکڑے نہ اولاد فریاد کو پہنچے بیت اجل کا
جب ایدل پیام آتی ہے نہ مال اور نہ اولاد کام آتی ہے وَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ اِنَّهُمْ لَمِنْكُمْ اور قسم کھاتے ہیں ساتھ اللہ
کے یہہ کہ وہ تم میں سے ہیں یعنے اہل اسلام میں سے ہیں وَمَا هُمْ مِّنْكُمْ وَلٰكِنَّهُمْ قَوْمٌ يَّفْرَقُوْنَ اور نہیں وہ تم
میں سے ولیکن وہ ایک قوم ہیں کہ ڈرتے ہیں تم سے کہ انکو قتل اور اسیر نکرو پس ساتھ تقیے کے اظہار اسلام
کرتے ہیں لَوْ يَجِدُوْنَ مَلْجَاً اَوْ مَغٰرٰتٍ اَوْ مُدَّخَلًا لَّوَلَّوْا اِلَيْهِ وَهُمْ يَجْمَحُوْنَ اگر پاویں وہ جگہہ پناہ کی جیسے قلعہ اور جزیرہ
یا غار پہاڑ کی یا سوراخ گھسنے کے البتہ پھر جاویں طرف اسکے تمھارے ڈر سے اور وہ دوڑتے ہوں کہ کسی کے منع
کرنے سے باز نہ رہیں جیسے گھوڑا سرکش منہہ زور کہ روکے سے نہ رکے لکھا ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم مال
غنیمت تقسیم فرماتے تھے ابو الجواظ منافق نے کہا کہ دیکھتے ہو اپنے صاحب کو کہ صدقات تمھارے رُو داروں
کو دیتے ہیں اور گمان کرتے ہیں کہ ہم عدل کرتے ہیں یہہ آیت اتری وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّلْمِزُكَ فِى الصَّدَقٰتِ اور بعضے
منافقوں میں وہ ہیں کہ عیب کرتے ہیں تجھکو بیچ بانٹنے خیرات کے بعضوں نے کہا ہے کہ یہہ آیت بیچ شان ابن ذی الخویصرہ
یعنے جرقوس بن زہیر کے کہ سر خوارج تھا آئی ہے کہ وقت قسمت کرنے غنائم حنین کے حضرت نے واسطے تالیف
قلوب نو مسلمانوں کے انکو مال بہت دیا تھا اُسپر اُسنے طعن کیا تھا یا طلائے غیر خالص کہ علی مرتضی رضی اللہ
عنہ نے بھیجا تھا اور حضرت نے وہ سب چار شخصوں کو اشراف عرب سے دیا اُسنے کہا عدل کرو یا رسول اللہ حضرت نے
فرمایا کہ دلیری ہے تجھپر اگر میں عدل نکرونگا تو کون کریگا اور حضرت نے اسکا اور اسکے قوم کا مارقین لقب رکھا
اور بعضوں نے کہا ہے کہ معتب بن قشیر نے حضرت کے تقسیم پر عیب کیا تھا ملعون ہوا اور غرض اسکی اپنا نفع تھا
چنانچہ حق تعالی فرماتا ہے فَاِنْ اُعْطُوْا مِنْهَا رَضُوْا پس اگر دئے جاویں خیرات میں سے جیسا وہ چاہتے میں خوش ہوں



وَاِنْ لَّمْ يُعْطَوْا مِنْهَا اِذَا هُمْ يَسْخَطُوْنَ اور اگر نہ دیئے جاویں خیرات میں سے موافق خواہش انکی کے ناگاہ وہ غصہ
کرتے ہین اور ناخوش ہوتے ہین وَلَوْ اَنَّهُمْ رَضُوْا مَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ اور اگر وہ راضی
ہوتے اُس چیز سے کہ دی ہے انکو اللہ نے اور رسول اسکے نے غنیمت اور صدقے سے اور کہتے کفایت ہے ہمکو اللہ
سَيُؤْتِيْنَا اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَرَسُوْلُهٗ اب دیگا ہمکو اللہ فضل اپنے سے اور غنیمت اور رسول اسکا دیگا زیادہ
اِس سے کہ اب دیا ہے اِنَّآ اِلَى اللّٰهِ رٰغِبُوْنَ تحقیق ہم طرف اللہ کے رغبت کرنیوالے ہین البتہ بہتر ہوتا انکے حق مین
کیونکہ رضا بالقسمت موجب بہجت ہے اور جزع کرنا اسمین باعث محنت ابراہیم ادہم نے کہا کہ جو تقادیر پر راضی ہوا
غم وملال سے چھوٹا بیت تقدیر پہ راضی ہو تدبیر سے کیا حاصل تدبیر یہ کیا بلکہ تقدیر کا رو قائل سمجھ لیجئے کہ حق تعالےٰ
اب مصارف صدقات کے بیان فرماتا ہے کہ لوگ نادان سمجھ لین کہ جو حضرت نے تقسیم فرمائی عین صواب تھی
اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسٰكِيْنِ سوا اسکے نہین کہ زکوٰۃ واسطے فقیرون کے اور مسکینونکے ہے امام اعظم
کے نزدیک فقیر وہ ہے کہ غنی ہو کچھ رکھتا ہو اور مسکین وہ ہے کہ کچھ نہ رکھتا ہو اور شافعی کے نزدیک برعکس اسکے ہے
وَالْعٰمِلِيْنَ عَلَيْهَا اور واسطے عمل کرنیوالون کے اوپر اسکے یعنے جو لوگ تحصیل کرین مال زکوٰۃ کو وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ
اور ان لوگونکے کہ الفت دلائے جاتے ہین دل انکے یعنے اسلام لائے ہین اور ابھی نیتین انکی خالص نہین ہین
اور مؤلفۃ القلوب اشراف عرب تھے جیسے ابوسفیان اور عتبہ بن حصین اور اقرع بن حابس اور سوا انکے حضرت
نے غنائم حنین میں سے انکو حصہ کامل دیا تھا اور بعد ظہور اسلام اور غلبہ مسلمانون کے ایسے لوگونکا حصہ باجماع صحابہ
ساقط ہے کیونکہ وہ جس غرض کے واسطے تھا وہ پوری ہو گئی وَفِي الرِّقَابِ اور بیچ آزاد کرنے گردنون کے یعنے
جو غلام کہ اپنے مالک کو لکھہ دے کہ اتنا مال جو دون تو آزاد ہون اُسقدر مال اسکو دیکر آزاد کرواوے اور ایسے جو
کافرون کی قید مین پڑے اسکو دیکر چھڑاوے یہہ مذہب امام اعظم کا ہے اور امام مالک اور امام احمد کہتے ہین
کہ مال زکوٰۃ مین سے غلام خرید کر آزاد کر دے وَالْغٰرِمِيْنَ اور قرضدارون کے کہ قرض لیکر بیجا صرف نہین کیا
اور گناہ مین نہین دیا وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اور بیچ راہ اللہ کے یعنے واسطے مجاہدون کے اور حاجیون کے اور طالب علمون کے
وَابْنِ السَّبِيْلِ اور واسطے مسافرونکے کہ مال اپنے سے دور ہوئے ہین ان گروہون کو دینا زکوٰۃ فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ
فرض ہے طرف سے اللہ کے وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ اور اللہ جاننے والا ہے مستحقون کو زکوٰۃ کے حکم کرنیوالا ہے ساتھ
قسمت کے جیسی کہ چاہئے سمجھ لیجئے کہ مصرف زکوٰۃ کے آٹھ فرمائے انمین سے ایک مؤلفۃ القلوب نکل گئے
باقی سات رہے سو انکو نظم مین کرکر لکھتا ہون تا ہر ایک یاد بآسانی کرے نظم کل فقیر و عامل و مسکین و مجاہد و غازی
قرضدار اور جو غریب از مال جو ہوئے جدا اور مکاتب بھی کہ ہو آزاد مین جائے زکوٰۃ دے زکوٰۃ ان سب کو دینا مگر
مقروض کو ناروا ہے زوج کو اولاد کو آبا کو مان اور غلام اپنے کو گر آزاد ہو بعض اسکا جان اور مدبر اور مکاتب اپنے کو جان

نہین ؀ ایسے ہی ام ولد کو اور غنی کو کر یقین ؀ بندہ زادے کو نہ دے ذمی کو بھی کوئی گر ہو فقیر ؀ نہ کفن نہ قرض مرد کے مین
نو کر خرچ اسی اسیر ؀ نہ بنا مسجد نہ پل نہ لے غلام آزاد کر ؀ ہاشمی کو نہ موالی انکے گواہی باخبر لکھا ہے حال اس
اور اصحاب اسکے جیسے رفاعہ اور سماک اور منافق کہ ظاہر مین ایمان لائے تھے اور سینہ انکا حضرت کے کینے سے
بھرا تھا آپکی شان مین اپنی مجلسون مین بیٹھ کر سخنان بیہودہ کہتے تھے اور جو کوئی کہتا کہ چپ رہو حضرت سنینگے تو تم
رسوا ہوگے تو کہتے کہ حضرت گوش شنوا رکھتے ہین ہم قسم کھا لینگے تو وہ اعتبار کر جاوینگے یا نبتل بن حارث ہمیشہ
حضرت کو برا کہتا تھا جب اسے منع کیا تو کہنے لگا کہ پیغمبر مرد سخن شنوا ہین ہم جو کہتے ہین وہ سنکر قبول کر لیتے ہین
یہہ آیت اتری کہ وَمِنْهُمُ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ النَّبِيَّ وَيَقُوْلُوْنَ هُوَ اُذُنٌ اور بعضے انمین سے وہ ہین کہ ایذا دیتے
ہین پیغمبر کو اور کہتے ہین کہ وہ مرد خوش شنوا ہے یعنے جو انسے کہو سن کر مان لیتے ہین قُلْ اُذُنُ خَيْرٍ لَّكُمْ کہہ انکو
کہ سننے والا بھلائی کا ہے واسطے تمھارے یعنے جو تم خدمت کی راہ سے کہتے ہو وہ نہین بلکہ قبول کرنیوالا اسکی کا
ہے يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَيُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَرَحْمَةٌ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ایمان لاتا ہے ساتھ اللہ کے اور باور کرنیوالا
واسطے مسلمانون کے اور قبول کرنیوالا ہے باتین انکی واسطے خلوص نیت انکی کے اور رحمت ہے واسطے ان
لوگون کے جو ایمان ظاہر کرتے ہین تم مین سے یعنے یہہ نہین ہے کہ پیغمبر صدق اور کذب تمھارا نہین جانتا بلکہ پردہ
پوشی تمھاری کرتا ہے اور اپنی رحمت سے مہربانی فرماتا ہے وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ اور
جو لوگ کہ ایذا دیتے ہین پیغمبر خدا کو واسطے انکے عذاب ہے درد دینے والا آخرت مین يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَكُمْ
لِيُرْضُوْكُمْ قسمین کھاتے ہین ساتھ اللہ کے واسطے تمھارے اے مسلمانو کہ ہم منافق نہین تو کہ راضی کرین تمکو اپنے
سے وَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَحَقُّ اَنْ يُّرْضُوْهُ اِنْ كَانُوْا مُؤْمِنِيْنَ اور اللہ اور رسول اسکا سزاوار تر ہین اسکے کہ راضی
کرین انکو منافق اگر ہین ایمان والے سمجھ لیجئے کہ واحد لانا ضمیر کا دلالت اوپر ایک ہونے دونو رضاؤن کے کرتا ہے
یعنے رضامندی اللہ کی وابستہ برضامندی رسول ہے اَلَمْ يَعْلَمُوْا اَنَّهٗ مَنْ يُّحَادِدِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاَنَّ لَهٗ نَارَ
جَهَنَّمَ خَالِدًا فِيْهَا کیا نہین جانا انھون نے یہہ کہ جو کوئی خلاف کرے اللہ کا اور رسول اسکے کا پس سزاوار ہے اسکے
کہ ہو واسطے اسکے آگ دوزخ کی در انحال کہ ہمیشہ ہو رہنے والا بیچ اسکے ذٰلِكَ الْخِزْيُ الْعَظِيْمُ یہہ ہمیشہ رہنا دوزخ
مین رسوائی بڑی ہے منقول ہے مجاہد سے کہ منافق پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو سخن آزما اور متردد رہے کہتے
تھے اور آپ کی باتون کو باستہزا ادا کرتے تھے بعضے انمین سے تمنا کرتے تھے کہ کیا ہوتا کہ ہمین سو کوڑے مارتے
اور آسمان سے آیت نہ آتی کہ سبب فضیحت ہماری کا ہوتی یہہ آیت اتری يَحْذَرُ الْمُنٰفِقُوْنَ اَنْ تُنَزَّلَ عَلَيْهِمْ
سُوْرَةٌ تُنَبِّئُهُمْ بِمَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ ڈرتے ہین منافق یہہ کہ اتاری جاوے اوپر مومنون کے ایک سورة قران سے کہ خبر دیوے انکو ساتھ
اس چیز کے کہ بیچ دلون منافقون کے ہے کفر اور نفاق سے قُلِ اسْتَهْزِءُوْا اِنَّ اللّٰهَ مُخْرِجٌ مَّا تَحْذَرُوْنَ ۵

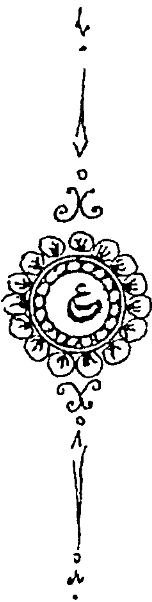


کہہ اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم انکو کہ ٹھٹھا کرو یہہ امر واسطے تہدید کے ہے یعنے مت ہنسو کہ جزا پاؤگے اور جزا
یہہ ہے کہ تم فضیحت ہوگے تحقیق اللہ نکالنے والا ہے اور ظاہر کرنیوالا ہے اُس چیز کا کہ ڈرتے ہو ظاہر کرنے
اُسکے سے یعنے اخلاقی اور بدطینتی جو تمھاری ہے لکھا ہے کہ غزوۂ تبوک مین ودیعت بن ثابت ساتھ جماعت
منافقون کے آگے آگے حضرت کے جاتا ہے اور کہتا تھا کہ دیکھو اِس مرد کو یعنے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کہ چاہتے
ہین قلعے شام کو لین اور قصور ملوک مین رہین یہہ بات آپنے کشف باطن سے معلوم کرکر عمار یاسر رضی اللہ
عنہ کو کہا کہ پوچھو اِس سے کیا کہتا ہے اگر انکار کرے تو بتادیجو کہ یہہ یہہ باتین کہتا ہے تو عمار نے جاکر کہا وہ عذر
کرنے کو حضرت کے پاس آیا کہ مین بطریق ہزل اور کھیل کے جیسے کہ واب رہ گذر ہوتا ہے کہتا تھا یہہ آیت
نازل ہوئی وَلَئِن سَأَلْتَهُمْ لَيَقُولُنَّ إِنَّمَا كُنَّا نَخُوضُ وَنَلْعَبُ ط اور اگر پوچھے تو اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم
اُنسے کہ کیا کہتے تھے البتہ کہینگے سوا اسکے نہین کہ ہم مثل مسافرون کے بحث کرتے ہین ہر نوع کی باتون مین
اور کھیلتے ہین قُلْ أَبِاللَّهِ وَآيَاتِهِ وَرَسُولِهِ كُنتُمْ تَسْتَهْزِئُونَ کہہ انکو بطریق توبیخ کیا ساتھ اللہ کے اور
آیتون اُسکی کے اور رسول اُسکے کے تھے تم ٹھٹھا کرتے اور اُنسے ٹھٹھا کرنا گمراہی ہے لَا تَعْتَذِرُوا قَدْ كَفَرْتُم
بَعْدَ إِيمَانِكُمْ مت عذر کرو کہ عذر تمھارا دروغ محض ہے تحقیق کافر ہوئے تم پیغمبر پر طعن کرنے سے پیچھے ظاہر کرنے
ایمان اپنے کے إِن نَّعْفُ عَن طَائِفَةٍ مِّنكُمْ اور معاف کرین ہم ایک گروہ کو تم مین سے کہ توبہ کرے سمجھ لیجئے
کہ وہ مخشی بن ضمیر تھا کہ اُسنے توبہ کی ہے اور دعا کی جناب الٰہی مین کہ شہادت پاؤن سو شہید ہوا
حرب یمامہ مین نُعَذِّبْ طَائِفَةً بِأَنَّهُمْ كَانُوا مُجْرِمِينَ عذاب کرینگے ہم گروہ دوسرے کو بسبب اسکے کہ
تھے وہ گنہگار مصر اوپر نفاق کے الْمُنَافِقُونَ وَالْمُنَافِقَاتُ بَعْضُهُم مِّن بَعْضٍ منافق مرد کہ تین سو تھے
اور منافق عورتین کہ ایکسو ستر تہین بعض اُنکے بعضون سے ہین مشابہ نفاق مین يَأْمُرُونَ بِالْمُنكَرِ وَيَنْهَوْنَ
عَنِ الْمَعْرُوفِ وَيَقْبِضُونَ أَيْدِيَهُمْ حکم کرتے ہین ساتھ نامعقول کے کہ کفر ہے یا معصیت یا تکذیب پیغمبر
اور منع کرتے ہین معقول سے کہ ایمان ہے یا طاعت یا متابعت پیغمبر اور بند کرتے ہین ہاتھون اپنے کو خیرات
اور صدقات سے یا اُٹھانے سے واسطے دعا کے یا مددگاری سے حاجتمندون کے نَسُوا اللَّهَ فَنَسِيَهُمْ
بھول گئے اللہ کو کہ اُسکا کہا نہ مانا پس بھول گیا انکو کہ فضل اپنا اُٹھا لیا إِنَّ الْمُنَافِقِينَ هُمُ الْفَاسِقُونَ تحقیق منافق
زن و مرد وہ ہین فاسق کہ دائرہ ایمان سے خارج ہین وَعَدَ اللَّهُ الْمُنَافِقِينَ وَالْمُنَافِقَاتِ وَالْكُفَّارَ نَارَ جَهَنَّمَ
خَالِدِينَ فِيهَا وعدہ کیا ہے اللہ نے منافق مردون کو اور منافق عورتون کو اور کافرونکو مرد ہون یا زن
آتش دوزخ کا ہمیشہ رہنے والے ہین بیچ اُسکے هِيَ حَسْبُهُمْ وہ آگ کفایت ہے اُنکو واسطے عذاب کے
وَلَعَنَهُمُ اللَّهُ اور دور کیا ہے رحمت دینے سے انکو اللہ نے وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّقِيمٌ اور واسطے اُنکے آخرت مین



عذاب ہے دائم قائم كَالَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ كَانُوا أَشَدَّ مِنكُمْ قُوَّةً وَأَكْثَرَ أَمْوَالًا وَأَوْلَادًا اے منافقو ہو تم
مانند ان لوگون کے کہ تھے پہلے تم سے امم ماضیہ مین تھے سخت تر تم سے قوت مین اور زیادہ مال مین اور اولا
مین فَاسْتَمْتَعُوا بِخَلَاقِهِمْ پس فائدہ اٹھایا انھون نے ساتھ لینے کے آرزون فانی سے فَاسْتَمْتَعْتُم بِخَلَاقِكُمْ
كَمَا اسْتَمْتَعَ الَّذِينَ مِن قَبْلِكُم بِخَلَاقِهِمْ وَخُضْتُمْ كَالَّذِي خَاضُوا پس فائدہ اٹھایا تمنے بھی ساتھ حصے لینے کے
لذتون فانی سے جیسا فائدہ اٹھایا تھا ان لوگون نے کہ پہلے تھے تم سے ساتھ حصے اپنے کے اور بحث کی تمنے
جیسے بحث کی تھی انھون نے أُولَٰئِكَ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۖ یہہ لوگ کھوئے گئے عمل انکے
بیچ دنیا کے کہ مال اور اولاد نے انکے وفا نکی اور آخرت کے کہ ثواب انکا نابود ہوگیا وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ اور یہہ
وہ مین ٹوٹا پانیوالے دو جہان مین أَلَمْ يَأْتِهِمْ نَبَأُ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ قَوْمِ نُوحٍ وَعَادٍ وَثَمُودَ کیا نہین آئی
منافقون کو کہ لذات دنیاے فانیہ مین مغرور ہین اور حاصل کرنے مزے نعمات باقیہ کے سے مہجور ہین خبر عذاب
کی ان لوگون کے کہ پہلے انسے تھے قوم نوح کے جو طوفان سے ڈوب گئے اور گروہ عاد کی کہ باد صرصر سے ہلاک
ہوئی اور جماعت ثمود کی کہ آواز سخت سے مر گئے وَقَوْمِ إِبْرَاهِيمَ وَأَصْحَابِ مَدْيَنَ وَالْمُؤْتَفِكَاتِ اور قوم
ابراہیم کی کہ انواع عذاب مین مبتلا ہوئی نمرود مردود کو پشہ لنگ نے ہلاک کیا اور رہنے والون مدین کے کہ قوم
شعیب تھے انہین سے جو برادری مین سے انکے قلعے مین رہتے تھے وہ زلزلہ سے مرے اور بچارون کیطرح
جو جنگل مین رہتے تھے انپر آگ برسی سب جل گئے اور رہنے والے بستیون کے یعنے قوم لوط کے کہ زیر و زبر
ہو کر ہلاک ہوئے أَتَتْهُمْ رُسُلُهُم بِالْبَيِّنَاتِ آئے انکے پاس پیغمبر انکے ساتھ دلیلون کے فَمَا كَانَ اللَّهُ
لِيَظْلِمَهُمْ وَلَٰكِن كَانُوا أَنفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ۝ پس نتھا اللہ کہ ظلم کرے انکو ولیکن تھے وہ جانون اپنی کو ظلم کرتے
ساتھ کفر اور تکذیب کے تا کہ مستحق عذاب کے ہوئے وَالْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ اور ایمان
والے مرد اور ایمان والی عورتین بعضے انکے دوست بعضون کے ہین مدد اور معاونت مین يَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ
وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ وَيُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَيُطِيعُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ ۚ حکم کرتے
ہین ساتھ بھلائی کے کہ ایمان اور طاعت ہے اور منع کرتے ہین برائیون سے کہ کفر اور معصیت ہے اور قائم
رکھتے ہین نماز کو اور دیتے ہین زکوۃ کو اور فرمانبرداری کرتے ہین اللہ کی اور پیغمبر اسکے کی جمیع امور مین أُولَٰئِكَ
سَيَرْحَمُهُمُ اللَّهُ یہہ لوگ شتاب رحمت کریگا انپر اللہ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ تحقیق اللہ غالب ہے جو چاہے
کرے حکمت والا ہے ہر شے کو اپنے موضع موقع پر رکھتا ہے وَعَدَ اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ جَنَّاتٍ
تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا وَمَسَاكِنَ طَيِّبَةً فِي جَنَّاتِ عَدْنٍ ۚ وعدہ کیا ہے اللہ نے ایمان
والون کو اور ایمان والیون کو جنتون کا کہ چلتے ہین نیچے درخت انکے کے نہرین ہمیشہ رہنے والے ہونگے بیچ اسکے

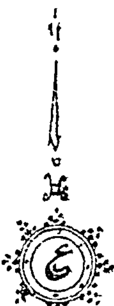
اور گھرون پاکیزہ کا بیچ بہشتون پائیدہ کے جنات عدن نام ایک شہر کا ہی بہشت مین کہ چشمہ تسنیم اُسین
ہی یا اعلی درجون بہشت کا ہی امام ثعلبی نے کہا ہی کہ نہر ہی جنت مین کہ دونون کنارون پر اسکے باغ
مین وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰہِ اَکْبَرُ اور رضامندی ہی طرف سے اللہ کے بہت بری بہشت سے اور نعمت وہان کی سے
نظم ہر ایک نعمت تیری ہی یون تو بہتر ولے تیری رضا ہی سب سے اکبر رضا ہی منشاء جملہ کرامات
رضا ہی مبداء احسان و خیرات رضا تیری ہی بس مطلوب میری نہین کچھ اور ہی مرغوب میری احادیث
صحیحہ مین وارد ہی کہ حق تعالی پکاریگا یا اہل جنت وہ کہینگے لبیک ربنا وسعدیک والخیر فی یدیک پس فرماویگا کہ
خوش ہوئے تم کہینگے کیا ہی واسطے ہمارے کہ خوش نہون ہم اور حال انکہ دیا ہی ہمکو تونے وہ کچھ کہ
کسیکو خلق سے عطا نہین کیا حق تعالی فرماویگا کیا دو نہین تمکو فاضل تران عطاہائے بہشتون سے کہینگے وہ
کیا چیز ہی کہ ان سے فاضل تر ہو خطاب ہوگا کہ اتارون مین تمپر رضامندی اپنی اور ہرگز تمپر خشمگین نہون
یہان سے معلوم ہوا کہ رضوان الہی سے فاضل تر کوئی نعمت نہین بیت سوا تیری رضا کے کچھ نہین
درکار یا رحمان مجھے وسے روضہ رضوان کہ ہی وہ موضع رضوان ذٰلِکَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ یہہ خوشنودی
اللہ کی ہی مراد پانا بڑا کہ تمام نعمات دنیا سے بہتر بلکہ نعیم جنت سے فاضلتر ہی یٰٓاَیُّهَا النَّبِیُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ
وَالْمُنٰفِقِیْنَ وَاغْلُظْ عَلَیْهِمْ اور پیغمبر جہاد کر کافرون سے ساتھ تلوار کے اور منافقون سے ساتھ الزام حجت کے اور اقامت
حدود کے انپر اور سختی کر اوپر انکے وَمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ اور جگہہ رہنے انکے کی دوزخ ہی وَبِئْسَ الْمَصِیْرُ اور بری
ہی جگہہ پھر جانیکی دوزخ لکھا ہی کہ وقت تیاری کرنے غزوہ تبوک کے جلاس بن سوید گدھے پر سوار
قبا کیطرف سے مدینے کو آتا تھا لوگون کو اُس سفر سے نفرت دلانیکو کہنے لگا کہ اگر جو کچھ محمد صلے اللہ علیہ وسلم
لائے مین حق ہو تو اُس گدھے سے کہ سوار ہون اسپر بدتر ہون مصعب نے کہ اسکا ربیبہ تھا یہہ بات حضرت
سے کہی آپنے جلاس کو بلاکر مصعب کے روبرو پوچھا وہ قسم کھا گیا کہ مین نے نہین کہا مصعب نے دعا کی کہ
الہی اپنے پیغمبر پر آیت نازل کر کہ صدق سخن معلوم ہو یہہ آیت اتری یَحْلِفُوْنَ بِاللّٰہِ مَا قَالُوْا قسم کھاتے مین
ساتھ اللہ کے کہ مطلق نہین کہا اس بات کو وَلَقَدْ قَالُوْا كَلِمَةَ الْكُفْرِ اور تحقیق کہا انھون نے کلمہ کفر
کا کہ طعن کرنے لگے دین مین اور ننگ لانے لگے کلام سید المرسلین مین وَكَفَرُوْا بَعْدَ اِسْلَامِهِمْ وَهَمُّوْا
بِمَا لَمْ یَنَالُوْا اور کافر ہوئے بعد اسلام اپنے کے اور قصد کیا اُس چیز کا کہ نہ پہنچے اسکو سمجھ لیجئے کہ مقصود انکا
پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا اور مہاجرون کا مدینے سے نکال دینا تھا یا ابن ابی کے سر پر تاج سلطنت
رکھکر بادشاہ بنانا تھا وَمَا نَقَمُوْٓا اِلَّآ اَنْ اَغْنٰىهُمُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُهٗ مِنْ فَضْلِهٖ اور نہین عیب کیا اور کینہ رکھا ساتھ
پیغمبر کے اور مسلمانون کے مگر اس بات کا کہ دولتمند کیا انکو اللہ نے اور رسول اسکے نے فضل اپنے سے کہ



اہل مدینہ مفلس تھے حضرت کے قدم کی برکت سے غنائم بہت ہاتھ لگیں غنی ہوگئے سو موجب عداوت کا
نہیں مگر تونگر ہو جانا انکا بعضے کہتے ہیں مولائے جلاس مارا گیا تھا حضرت نے بارہ ہزار درم دلوا دئے تونگر ہوگیا
اور دو ہزار درم زیادہ دیت سے اپنے فضل سے دلوائے تھے سو تعریضا فرمایا کہ سبب کینے کا نہیں مگر وہ غنا
فَاِنْ يَّتُوْبُوْا يَكُ خَيْرًا لَّهُمْ پس اگر توبہ کریں نفاق سے ہوگا بہتر واسطے انکے وَاِنْ يَّتَوَلَّوْا يُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ عَذَابًا
اَلِيْمًا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اور اگر پھر جاویں توبہ سے اور نفاق پر رہیں عذاب کریگا انکو اللہ عذاب دردناک بیچ
دنیا کے ساتھ قتل ہونے کے اور آخرت کے ساتھ جلنے کے وَمَا لَهُمْ فِي الْاَرْضِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ
اور نہیں واسطے انکے بیچ زمین کے کوئی دوست کہ دستگیری کرے اور نہ یار اور مددگار کہ عذاب انسے دور کرے
منقول ہے کہ جلاس نے بعد نزول آیت کے توبہ کی مخلصان امت میں سے ہے لکھا ہے کہ ثعلبہ انصاری زہاد
صحابہ سے تھا حضرت سے ایکدن کہنے لگا کہ دعا کرو کہ میں تونگر ہو جاؤں آپ نے بہت سمجھایا نہ مانا آخر آپ نے
دعا کی گوسفندوں میں اسکے اسقدر برکت ہوئی کہ حوالی مدینے میں جگہہ رہنے کی نرہی جنگل کو گیا وہاں اتفاقات
کی نماز جماعت سے محروم ہوا نماز جمعہ کو مدینے میں آتا تھا پھر وہ بھی چھٹ گیا جب حضرت نے عامل صدقات کو
زکوۃ لینے کو اسکے پاس بھیجا مال کی محبت دلمیں یہہ سمائی کہ زکوۃ نہ دے سکا کہنے لگا کہ پیغمبر کہ ہم سے طلب
کرتے ہیں جزیہ ہے یہہ آیت اتری وَمِنْهُمْ مَّنْ عٰهَدَ اللّٰهَ لَئِنْ اٰتٰىنَا مِنْ فَضْلِهٖ لَنَصَّدَّقَنَّ وَلَنَكُوْنَنَّ
مِنَ الصّٰلِحِيْنَ اور بعض منافقوں میں سے وہ شخص ہے کہ عہد کیا ہے اللہ سے اگر دیگا اللہ ہمکو فضل اپنے سے
مال البتہ خیرات کرینگے ہم اور زکواۃ نکالینگے اور البتہ ہونگے ہم صالحوں سے فَلَمَّآ اٰتٰىهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ بَخِلُوْا بِهٖ وَتَوَلَّوْا وَّهُمْ مُّعْرِضُوْنَ
فِيْ قُلُوْبِهِمْ اِلٰى يَوْمِ يَلْقَوْنَهٗ پس اثر دے گیا وہ بخل اور منع زکواۃ انکو نفاق کا کہ انکے دلمیں سما گیا ہے زائل نہیں ہوگا
اس دن تک کہ ملاقات کرینگے عمل اپنے سے یعنے جزا اسکے سے ملینگے اور وہ دن قیامت کا ہوگا بِمَآ
اَخْلَفُوا اللّٰهَ مَا وَعَدُوْهُ وَبِمَا كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ سبب اسکے کہ خلاف کیا تھا اللہ سے جو وعدہ کیا تھا
اس سے اور سبب اسکے کہ تھے جھوٹ بولتے اَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ سِرَّهُمْ وَنَجْوٰىهُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ
عَلَّامُ الْغُيُوْبِ کیا نہیں جانتے وہ خلاف یہہ کہ اللہ جانتا ہے بھید انکا جو نفاق اور عہد شکنی دلمیں انکے
بھری ہے اور مصلحت انکی کہ کہتے ہیں آپسمیں کہ یہہ زکوۃ جزیہ ہے اور یہہ کہ اللہ جاننے والا ہے چھپی چیزونکا
اس آیت میں تہدید عظیم ہے نظم جاننا رافت ہے تو یہہ بات خوب یعنے ہے اللہ علام الغیوب ظاہر و
باطن کنہ سے کر حذر بیچ معاصی سے جو ہے اللہ کا ڈر سر و نجوی آشکارا اسپہ ہے بہتر اجتناب ہویدا
اسپہ ہے لکھا ہے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو واسطے مددگاری خرچ لشکر تبوک کے ارشاد
کیا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سب مال اسباب دنیوی جو رکھتے تھے لے آئے اور حضرت عمر رض آدھا مال

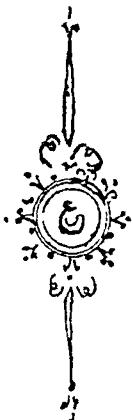
لائے

لائے اور حضرت عثمان تین سو اونٹ تیار اور ہزار مثقال سونا لائے اور عبد الرحمن بن عوف چالیس اوقیے لائے
اور چار ہزار درم لائے اور عباس اور طلحہ اور سعد اور محمد بن مسلمہ رضی بھی مال لائے سب نے حضرت کے روبرو ڈھیر لگا
دیا آخر کو عاصم بن عدی سو وسق خرما کہ دو ہزار چار سو من ہوتا ہے لایا پھر ابو عقیل انصاری ایک صاع خرما
لایا اور کہا کہ آج شب صبح تک مزدوری پر پانی کھینچا میں نے دو صاع خرمے ملے ایک صاع واسطے عیال کے
چھوڑ آیا ہوں اور ایک یہاں لایا ہوں حضرت نے فرمایا اسکو سب صدقات کے اوپر رکھو منافق بطریق
عیب کہنے لگے کہ عبد الرحمن اور عاصم نے مال اپنا برباد کیا اور خدا اور رسول ابو عقیل کے ایک صاع کی پروا
نہیں رکھتے وہ لالچ کے واسطے لایا ہے کہ اس صدقات میں سے کچھ ہاتھ لگے یہہ آیت نازل ہوئی
الَّذِينَ يَلْمِزُونَ الْمُطَّوِّعِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فِي الصَّدَقَاتِ وہ لوگ کہ عیب کرتے ہیں رغبت کرنیوالوں
کو اور زیادہ دینے والوں کو مسلمانوں میں سے بیچ خیراتوں کے یعنے عبد الرحمن اور عاصم کو کہ ریا کی نسبت کرتے
ہیں وَالَّذِينَ لَا يَجِدُونَ إِلَّا جُهْدَهُمْ اور ان لوگوں کو بھی عیب کرتے ہیں جو نہیں پاتے مگر محنت اپنی یعنے
ابو عقیل کو کہ کہتے ہیں خدا اور رسول صاع خرما اسکے سے بے پرواہ ہے فَيَسْخَرُونَ مِنْهُمْ پس ٹھٹھا کرتے ہیں
اُنسے سَخِرَ اللَّهُ مِنْهُمْ ٹھٹھا کرتا ہے اللہ اُنسے یعنے جزا انکے ہنسی کی دیتا ہے وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ اور واسطے
انکے عذاب ہے دردناک اس ٹھٹھے بازی کے بدلے انوار میں ہے کہ عبد اللہ بن ابی کا بیٹا کہ عبد اللہ اسکا بھی
نام تھا خالص مسلمان تھا باپ کے مرض میں حضرت کے حضور آکر عرض کرنے لگا کہ حضرت استغفار کریں اسکے باپ کے
واسطے آپنے استغفار کیا یہہ آیت اُتری اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ بخشش مانگ واسطے اُنکے کہ منافق
ہیں یا نہ بخشش مانگ واسطے اُنکے مراد یہہ ہے کہ دونو امر عدم افادے میں مساوی ہیں إِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ
سَبْعِينَ مَرَّةً فَلَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَهُمْ اگر بخشش مانگے تو واسطے اُنکے ستر بار پس ہرگز نہ بخشیگا اللہ واسطے انکے
لکھا ہے کہ آں حضرت نے فرمایا اگر ستر سے زیادہ طلب بخشش کروں آیت آئی کہ سواء علیہم استغفرت لھم
ام لم تستغفر لھم لن یغفر اللہ لھم پھر بعد نزول اس آیت کے منافقوں کے واسطے حضرت نے استغفار نکیا یہاں سے معلوم
ہوتا ہے کہ مراد ستر سے کثرت ہے نہ عدد معین ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ كَفَرُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ یہہ قبول نہونا استغفار
کا اسواسطے ہے کہ وہ کافر ہوئے ساتھ اللہ کے اور رسول اُسکے کے وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ اور اللہ
نہیں ہدایت کرتا قوم فاسقوں کو فَرِحَ الْمُخَلَّفُونَ بِمَقْعَدِهِمْ خِلَافَ رَسُولِ اللَّهِ وَكَرِهُوا أَنْ يُجَاهِدُوا
بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ خوش ہوئے پیچھے رہے ہوئے کہ غزوہ سے ساتھ بیٹھے رہنے
اپنے کے برخلاف رسول کے اور ناخوش رکھا یہہ کہ جہاد کریں ساتھ مالوں اپنے کے اور جانوں اپنی کے بیچ راہ
خدا کے وَقَالُوا لَا تَنْفِرُوا فِي الْحَرِّ اور کہا اُنھوں نے مسلمانوں کو مت نکلو بیچ گرمی کے ایک تو نہ گئے دوسرے مسلمانوں کو



منع کرتے تھے غزا مین جانے سے قُلْ نَارُ جَهَنَّمَ اَشَدُّ حَرًّا کہہ انکو کہ آگ دوزخ کی سخت تر ہے گرمی مین یہہ نسبت
اس آگ کی اور انھون نے جو مخالفت کی مستحق جلنے کے دوزخ مین ہوئے لَوْ كَانُوْا يَفْقَهُوْنَ اگر ہوتے وہ سمجھتے
کہ آخر اس آگ مین جلینگے فَلْيَضْحَكُوْا قَلِيْلًا وَّلْيَبْكُوْا كَثِيْرًا پس چاہئے کہ ہنسین تھوڑا اور چاہئے کہ رووین
بہت یہہ خبر ہے کہ بصیغہ امر وارد ہوئی تو کہ دلالت کرے اسپر کہ قیامت کو لازم ہے کہ ہنسنا انکا تھوڑا اور
رونا بہت ہوگا اور ہوسکتا ہے کہ خندہ اور گریہ فرح اور غم سے ہو اور قلت کو حمل عدم پر کرین یعنے انکو آخرت
مین غم ہوگا بے فرح اور اندوہ بے سرور جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ بدلے اس چیز کے کہ تھے کماتے نفاق سے
اور بد اخلاق سے فَاِنْ رَّجَعَكَ اللّٰهُ اِلٰى طَآئِفَةٍ مِّنْهُمْ فَاسْتَاْذَنُوْكَ لِلْخُرُوْجِ پس اگر پھیر پہنچاوے تجھکو اللہ تعالے
مدینے مین طرف ایک گروہ کے منافقان متخلف مین سے پس اذن مانگے تجھسے واسطے نکلنے کے اور غزو
کے بعد غزوہ تبوک کے فَقُلْ لَّنْ تَخْرُجُوْا مَعِيَ اَبَدًا وَّلَنْ تُقَاتِلُوْا مَعِيَ عَدُوًّا پس کہہ ہرگز نہ نکلو تم ساتھ میرے کبھی
اور ہرگز نہ لڑو میرے ساتھ ہوکر کسی دشمن سے یہہ خبر بمعنی نہی ہے اِنَّكُمْ رَضِيْتُمْ بِالْقُعُوْدِ اَوَّلَ مَرَّةٍ فَاقْعُدُوْا
مَعَ الْخَالِفِيْنَ تحقیق کہ تم راضی ہوئے ساتھ بیٹھ رہنے کے پہلے بار یعنے غزوہ تبوک مین پس بیٹھ رہو پھر بھی
ساتھ پیچھے رہنے والون کے کہ لڑائی کی قابلیت نہین رکھتے جیسی عورتین اور لڑکے جہاد کام مردان دلاور اور
بہادران نڈر کا ہے **بیت** نامرد کیا لڑیگا یہہ کام مرد کا ہے یہان چاہئے بہادر میدان نبرد کا ہے لکھا
کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم ابن ابی کے عیادت کو تشریف لے گئے اسنے عرض کیا کہ اپنا پیراہن مجھے
کفن کے واسطے عنایت ہو اور دفن مین میرے آپ قدم رنجہ فرماوین اور نماز جنازے پر میرے آپ پڑھین اور
بخشش طلب کرین حضرت نے پیراہن مبارک اپنا عطا کیا اور جنازے پر جاکر چاہا کہ نماز پڑھین امیر المومنین عمرؓ
نے اسکی برائیان اور نفاق یاد دلوایا اور چاہا کہ نماز نہ پڑھین حضرت نماز پڑھنے ہی لگے یہہ آیت نازل ہوئی بعضے
کہتے ہین کہ بعد نماز پڑھنے کے نازل ہوئی کہ وَلَا تُصَلِّ عَلٰٓى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا اور مت نماز پڑھ اوپر کسی کے
منافقون مین سے کہ مرجائے کبھی ابدا ظرف لا تصل کا ہے یعنے کبھی نماز مت پڑھ یا ظرف مات کا ہے یعنے کوئی
کفر پر مرے وَلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ اور مت کھڑا ہو اوپر قبر اسکی کے دفن کے واسطے یا دعا کے یا زیارت کے اِنَّهُمْ كَفَرُوْا
بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَاتُوْا وَهُمْ فَاسِقُوْنَ تحقیق منافق کافر ہوئے ساتھ اللہ کے کہ شرک لائے اور ساتھ رسول
اسکے کے کہ حکم نہ مانا اور مرگئے اور حال آنکہ وہ طریق ایمان سے باہر نکلے تھے وَلَا تُعْجِبْكَ اَمْوَالُهُمْ وَاَوْلَادُهُمْ اور نہ خوش
لگے تجھکو کثرت مال منافقون کی اور قوت اولاد انکی یہہ خطاب حضرت کو ہے اور مراد امت ہے یعنے متعجب مت ہو
مال منافقون پر اگرچہ بہت ہے اور کثرت اولاد انکے پر اگرچہ افزون ہین اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّعَذِّبَهُمْ بِهَا فِي الدُّنْيَا
سوا اسکے نہین کہ ارادہ کرتا ہے اللہ یہہ کہ عذاب کرے انکو ساتھ مال اور اولاد کے بیچ دنیا کے کہ جمع کرنے مین اور نگہبانی کرنے مین

مال کے ہمیشہ رنج کھینچین اور درستی اسباب معاش اولاد مین مدام محنت زدہ رہین وتزھق انفسھم وھم کافرون اور نکل جاوین جانین انکی بحسرت تمام اور وہ کافر ہون یعنے کفر پر رہین ایک درویش نے کہا کہ اغنیا اشقی الاشقیا ہین مال جمع کرتے ہین انواع انواع کی پریشانی اور زحمت سے اور نگاہ رکھتے ہین اقسام اقسام کی محنت اور مشقت سے پھر آخر مرجاتے ہین اور چھوڑ جاتے ہین لاکھ حسرت سے نظم کرنہ ایدل جستجوے جمع مال کیونکہ ہے از بسکہ بد اسکا مآل کام آتا کچھ نہین یہہ مائدہ ہان لٹانے مین ہے اسکے فائدہ دم کا یہہ ساتھی ہے جب نکلے ہے دم چھوٹھ جاتا ہے بصد افسوس وغم واذا انزلت سورۃ ان اٰمنوا باللہ وجاھدوا مع رسولہ استاذنک اولوا الطول منھم وقالوا ذرنا نکن مع القاعدین اور جسوقت کہ اتاری جاتی ہے سورۃ قرآنکی تمام یا بعض یہہ کہ ایمان لاؤ ساتھ اللہ کے اور جہاد کرو ہمراہ پیغمبر اسکے کے پروانگی مانگتے ہین تجھہ سے گھر بیٹھنے کی دولت اور طاقت والے منافقون مین سے اور کہتے ہین کہ چھوڑ ہمکو تو کہ ہون ہم ساتھ بیٹھنے والون کے گھرونمین رضوا بان یکونوا مع الخوالف وطبع علی قلوبھم فھم لا یفقھون راضی ہوئے ساتھ اسکے کہ ہووین ساتھ پیچھے رہنے والون کے اور مہر لگائی گئی اوپر دلون انکے کے نفاق کی پس وہ نہین سمجھتے جہاد کی سعادت کو اور تخلف کے شقاوت کو لکن الرسول والذین اٰمنوا معہ جاھدوا باموالھم وانفسھم لیکن پیغمبر اور جو لوگ کہ ایمان لائے ہین ساتھ اسکے جہاد کیا انھون نے ساتھ مالون اپنے کے اور جانون اپنی کے واولٰئک لھم الخیرات واولٰئک ھم المفلحون اور یہہ لوگ واسطے انکے ہے نیکیان دو جہان کی اور یہہ لوگ وہ ہین چھٹکارا پانیوالے عذاب سے اور ملنے والے درجات ثواب سے اعد اللہ لھم جنٰت تجری من تحتھا الانھٰر خٰلدین فیھا تیار کین ہین اللہ نے واسطے انکے بہشتین چلتے ہین نیچے مکانون انکی کے نہرین ہمیشہ رہنے والے ہین بیچ اسکے ذٰلک الفوز العظیم یہہ ہے مراد پانا بڑا وجاء المعذرون من الاعراب لیؤذن لھم وقعد الذین کذبوا اللہ ورسولہ اور آئے عذر کرنیوالے گنوارون سے جسدم غزوہ تبوک کو چلنے لگے اور کہنے لگے کہ مال کم عیال بہت رکھتے ہین ہم وہ بنی اسد اور غطفان تھے اور عذر اسواسطے لائے تو کہ اذن دیا جاوے واسطے انکے رہنے کا اور بیٹھہ رہے وہ لوگ جو جھوٹھ بول گئے اللہ سے اور رسول اسکے سے بیچ ادعا ایمان کے مراد منافق ہین کہ نہ آئے نہ عذر کیا سیصیب الذین کفروا منھم عذاب الیم شتاب پہنچیگا ان لوگون کو جو کافر ہوئے اعراب مین سے عذاب دردناک ساتھ قتل کے دنیا مین یا جلنے کے آخرت مین لیس علی الضعفاء ولا علی المرضی ولا علی الذین لا یجدون ما ینفقون حرج اذا نصحوا للہ ورسولہ نہین ہے اوپر ناتوانون کے اور نہ اوپر بیمارون کے اور نہ اوپر ان لوگون کے کہ نہین پاتے وہ چیز کہ خرچ کرین اپنے اسباب راہ بنانے پر جیسے قوم جھینہ وبنو عذرہ اور مزینہ یعنے ان تینون فرقون پر نہین گناہ جب خیرخواہی اور فرمانبرداری کرین واسطے اللہ کے



اور رسول اُسکے کے سمجھ لیجئے کہ نفع اصلاح فعل ہی باخلاص نیت مَا عَلَى الْمُحْسِنِينَ مِنْ سَبِيلٍ نہین اوپر احسان
کرنیوالون کے کہ خیرخواہ ہین کچھ راہ عتاب کے وَاللّٰهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ اور اللہ بخشنے والا ہے انکا کہ بسبب عذر کے
عذر سے محروم رہا مہربان ہے معذورون پر کہ رخصت رہنے کی فرمائی وَلَا عَلَى الَّذِينَ إِذَا مَا أَتَوْكَ لِتَحْمِلَهُمْ
قُلْتَ لَا أَجِدُ مَا أَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ اور نہین گناہ اوپر ان لوگون کے کہ جسوقت درماندگی سے آئے تیرے پاس توکہ سواری
دے تو انکو کہا تو نے اسوقت نہین پاتا مین وہ چیز کہ سوار کروین تمکو اوپر اسکے تَوَلَّوْا وَّأَعْيُنُهُمْ تَفِيضُ مِنَ
الدَّمْعِ حَزَنًا أَلَّا يَجِدُوا مَا يُنْفِقُونَ پھر گئے اور آنکھین انکی بہتی تھین آنسوؤن سے بسبب غم کے کہ نہین پاتے وہ چیز
کہ خرچ کرین اس سفر مین سمجھ لیجئے کہ اس قوم کو بکائین کہتے ہین وہ سات آدمی تھے بعضون نے کہا ہے کہ
بشیر نام ایک شخص تھا وہ اپنے سات بیتون کو لیکر حضور نبوی مین حاضر ہوکر عرض کرنے لگا کہ پیادہ ہین ہم اور
ارادہ جہاد کا ہے اگر سواری عنایت ہو تو رکاب مبارک مین چلین حضرت نے فرمایا ہنوز سواری حاضر نہین
ہے وہ روتے ہوئے مجلس شریف سے اُٹھ کر چلے کہ اگر ہمارے پاس سواری ہوتی توکیون اس نعمت سے محروم
رہتے حضرت عثمان وغیرہ نے انکو خرچ اور سواری دیکر ہمراہ لے لیا پس حق تعالی فرماتا ہے کہ اسطرح کے لوگ
اگر تخلف کرین تو کچھ حرج اور عتاب نہین إِنَّمَا السَّبِيلُ عَلَى الَّذِينَ يَسْتَأْذِنُونَكَ وَهُمْ أَغْنِيَاءُ سوا اسکے
نہین کہ راہ عتاب کی اوپر ان لوگون کے ہے کہ اذن مانگتے ہین تجھ سے اور حال انکہ وہ دولتمند ہین اور خرچ
اور سواری انکی تیار ہے رَضُوا بِأَنْ يَكُونُوا مَعَ الْخَوَالِفِ وَطَبَعَ اللّٰهُ عَلَى قُلُوبِهِمْ فَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ راضی ہوئے ساتھ
اسبات کے کہ ہووین ساتھ پیچھے رہنے والون کے اور مہر لگائی اللہ نے اوپر دلون انکے کے پس وہ نہین جانتے
مآل کار اپنا جو اس نافرمانی پر مترتب ہے يَعْتَذِرُونَ إِلَيْكُمْ إِذَا رَجَعْتُمْ إِلَيْهِمْ عذر لاوینگے منافق طرف
تمھارے اپنے تخلف کا جب پھر جاؤگے تم تبوک سے طرف انکے اور مدینے مین داخل ہوگے قُلْ لَا تَعْتَذِرُوا
لَنْ نُؤْمِنَ لَكُمْ قَدْ نَبَّأَنَا اللّٰهُ مِنْ أَخْبَارِكُمْ کہہ اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم مت عذر لاؤ جھوٹھے ہرگز
نہ باور کرینگے ہم واسطے تمھارے کیونکہ تحقیق بتلادین ہین ہمکو اللہ نے بعضے خبرین تمھاری کہ کیون نہین ساتھ
چلے تم غزا مین اور ارادہ تمھارا کیا تھا وَسَيَرَى اللّٰهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُولُهُ ثُمَّ تُرَدُّونَ إِلَى عَالِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ
فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ اور اب دیکھیگا اللہ عمل تمھارے اور رسول اسکا کہ نفاق سے توبہ کرتے ہو یا اسپر
ثابت رہتے ہو پھر پھیرے جاؤگے تم قیامت مین طرف جاننے والے باطن اور ظاہر کے پس خبر دیگا تمکو ساتھ
اُس چیز کے کہ تھے تم کرتے چھپانے نفاق کے اور ظاہر کرنے وفاق کے سے اور وہ خبر دینا غصے اور عتاب سے
ہوگا سَيَحْلِفُونَ بِاللّٰهِ لَكُمْ إِذَا انْقَلَبْتُمْ إِلَيْهِمْ لِتُعْرِضُوا عَنْهُمْ شتاب قسمین کھاوینگے اللہ کی واسطے تمھارے
جسوقت پھر جاؤگے تم سفر سے طرف انکے توکہ منہ پھیرو تم عتاب اور سرزنش انکی سے سمجھ لیجئے کہ یہہ اعجاز

قرآن سے ہی کہ پہلے ہی خبر دی قسم کھانے کی بعضے منافقون کے اور یہہ یون ہی ہوا کہ جد بن قیس وغیرہ
نے جب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم غزوۂ تبوک سے مدینے مین آئے مسجد مین آکر قسم کھائی کہ نکلنے پر قادر
نتھے سو حق تعالی نے انکا جھوٹھ ظاہر کر دیا اور فرمایا فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمْ پس منہہ پھیر لو انسے اِنَّهُمْ رِجْسٌ و
تحقیق وہ پلید ہین اور غصہ اللہ اور ملامت کہ سبب بیل طرف توبہ کے ہے بیچ حق انکے بے فائدہ ہے کیونکہ خبائث انکی لائق
طہارت کے نہین وَّمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ اور جگہہ رہنے انکے کی دوزخ ہے جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ بدلے
اس چیز کے کہ تھے کرتے کفر اور نفاق سے يَحْلِفُوْنَ لَكُمْ لِتَرْضَوْا عَنْهُمْ قسمین کھاوینگے منافق واسطے تمہارے
تو کہ راضی ہو تم انسے ابن ابی نے بعد آنے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے غزوۂ تبوک سے قسم کھائی کہ پھر کسی
سفر مین آپ سے تخلف نکرونگا اور عبد اللہ ابن ابی سرح نے حضرت عمر فاروق رضہ کے روبرو اسیطرح قسم
کھائی حق تعالی فرماتا ہے کہ قسم انکی تمہاری رضامندی کے واسطے ہے نہ واسطے رضائے خدا کے فَاِنْ تَرْضَوْا
عَنْهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَرْضٰى عَنِ الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ پس اگر راضی ہوگئے تم ای مسلمانو منافقون جھوٹون سے
پس تحقیق اللہ نہین راضی ہوتا گروہ فاسقون سے یعنے رضا تمہاری باوجود غضب الہی کے سبب فائدہ نہین رکھتی
سمجھ لیجئے کہ مراد آیت سے نہی مومنون کو ہے کہ انسے راضی ہون اور جھوٹھے عذر انکے نہ مانے اَلْاَعْرَابُ اَشَدُّ
كُفْرًا وَّنِفَاقًا وَّاَجْدَرُ اَلَّا يَعْلَمُوْا حُدُوْدَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ گنوار حوالے مدینہ منورہ کے اور بنی تمیم
اور بنو اسد اور غطفان سخت تر ہین کفر مین اور نفاق مین کیونکہ گانو مین رہے عالمون کی صحبت نہ پائی یا اسواسطے
کہ سخت دل اور متوحش ہین اور سزاوار تر ہین کہ نہ جانین حدین اس چیز کی کہ نازل کین ہین اللہ نے اوپر پیغمبر
اپنے کے فرائض اور سنن شرع سے سمجھ لیجئے کہ اعراب جو مذکور ہوئے وہی مراد ہین یہہ جمع خاص ہے نہ
عام کہ سب گنوارون کو شامل ہو وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ اور اللہ جاننے والا ہے احوال انکا حکمت والا ہے کہ
انکو چھوڑ رکھا ہے وَمِنَ الْاَعْرَابِ مَنْ يَّتَّخِذُ مَا يُنْفِقُ مَغْرَمًا وَّيَتَرَبَّصُ بِكُمُ الدَّوَآئِرَ اور بعضے گنوارون سے جو منافق ہین وہ
شخص ہین کہ پکڑتے ہین اس چیز کو جو خرچ کرتے ہین نفقے اور صدقے مین ڈانڈ اور تاوان کیونکہ اسپر امید ثواب کی
نہین رکھتے اور انتظار کرتے ہین ساتھہ تمہارے گردشون کا زمانے کے کہ تم ای مسلمانو تباہ ہو جاؤ تو وہ نفاق
سے چھوٹین عَلَيْهِمْ دَآئِرَةُ السَّوْءِ اوپر انہین کے ہو گردش برائی کی وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ اور اللہ سننے والا ہے جو وہ
زبان سے کہتے ہین جاننے والا ہے جو دلمین رکھتے ہین وَمِنَ الْاَعْرَابِ مَنْ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ
اور بعضے گنوارون مین سے وہ شخص ہین کہ ایمان لاتے ہین ساتھہ اللہ کے اور دن قیامت کے جیسے جہینہ اور مزینہ
وَيَتَّخِذُ مَا يُنْفِقُ قُرُبٰتٍ عِنْدَ اللّٰهِ وَصَلَوٰتِ الرَّسُوْلِ اور پکڑتے ہین جو کچھ کہ خرچ کرتے ہین بیچ راہ اللہ کے جہاد مین
اور صدقات مین اسباب قربت کا نزدیک اللہ کے اور وسیلہ ساتھہ دعاؤن پیغمبر کے اَلَآ اِنَّهَا قُرْبَةٌ لَّهُمْ خیر وا



ہو تحقیق وُہ لفقہ کرنا انکا یا دعائین پیغمبر کی سبب نزدیکی کا ہے واسطے انکے بارگاہ عنایت الٰہی مین سَیُدۡخِلُهُمُ
اللّٰهُ فِيۡ رَحۡمَتِهٖ شتاب داخل کریگا انکو اللہ بیچ بہشت اپنی کے کہ محل نزول رحمت ہے اِنَّ اللّٰهَ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ تحقیق
اللہ بخشنے والا ہے اُن لوگونکا جو اُسکی راہ مین خرچ کرتے ہین مہربان ہے اُنپر جو انکا قرب ڈھونڈھتے ہین
وَالسّٰبِقُوۡنَ الۡاَوَّلُوۡنَ مِنَ الۡمُهٰجِرِيۡنَ وَالۡاَنۡصَارِ اور پیشی پکڑنیوالے پہلے یعنے وُہ لوگ جو ایمان مین
ع سبقت رکھتے ہین اوپر عام مومنون کے ہجرت کرنیوالون سے کہ انہون نے طرف مدینے کے وہ اہل بدر ہین یا جو قبل
ہجرت کے اسلام لائے ہین یا جنھون نے طرف دو قبلون کے نماز پڑھی ہے یا اہل بیعت رضوان ہین اور مدینے کے
مدد دینے والون سے وُہ بیعت عقبہ اولی والے ہین یا عقبہ ثانیہ والے کہ ستر تھے یا جو مصعب بن عمیر کے ہاتھ پر
ایمان لائے تھے قبل بیعت عقبہ ثانیہ کے وَالَّذِيۡنَ اتَّبَعُوۡهُمۡ بِاِحۡسَانٍ اور وُہ لوگ جو پیروی کرتے ہین انکی ساتھ ایمان
کے اور طاعت کے وُہ سب صحابہ ہین مہاجر اور انصار کہ متابعت سابقونکی کرتے ہین بلکہ سب مسلمان قیامت تک
کہ پیروی پہلون کی کرتے ہین رَّضِيَ اللّٰهُ عَنۡهُمۡ وَرَضُوۡا عَنۡهُ راضی ہوا اللہ اُنسے ساتھ قبول طاعت انکی کے اس رضا
مین سابق لاحق سب داخل ہین اور راضی ہون وُہ اللہ سے ساتھ اُن نعمتون کے کہ دین اور دنیا مین انکو عنایت
فرمائین وَاَعَدَّ لَهُمۡ جَنّٰتٍ تَجۡرِيۡ تَحۡتَهَا الۡاَنۡهٰرُ خٰلِدِيۡنَ فِيۡهَاۤ اَبَدًا اور تیار کین ہین اللہ نے واسطے انکے بہشتین
کہ چلتے ہین نیچے درختون انکی کے نہرین ہمیشہ رہینگے بیچ اُسکے ہمیشہ یہہ تاکید خلود کی ہے ذٰلِكَ الۡفَوۡزُ الۡعَظِيۡمُ یہہ ہے
مراد پانا بڑا وَمِمَّنۡ حَوۡلَكُمۡ مِّنَ الۡاَعۡرَابِ مُنٰفِقُوۡنَ اور اُن لوگون سے جو گرد تمھارے ہین گنوارون سے منافق
ہین جیسے اسلم اور اشجع اور غفار اور ایک قوم جہنیہ اور مزینہ سے کہ کلمہ شہادت پڑھتے ہین نماز روزہ کرتے
ہین وَمِنۡ اَهۡلِ الۡمَدِيۡنَةِ مَرَدُوۡا عَلَى النِّفَاقِ اور بعضے لوگ مدینہ کے بھی سرکشی کرتے ہین اوپر نفاق کے لَا تَعۡلَمُهُمۡ
نہین جانتا تو اے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم انکو کہ دلمین چھپائے رکھتے ہین ظاہر مین سب آثار ایمان کے اُنمین پائے
جاتے ہین نَحۡنُ نَعۡلَمُهُمۡ ہم جانتے ہین انکو کہ دانائے غیب ہین سَنُعَذِّبُهُمۡ مَّرَّتَيۡنِ شتاب عذاب کرین
ہم انکو دو بار ایک عذاب دنیا مین ایک قبر مین یا دونو دنیا ہی مین ایک اخذ زکواۃ کا ایک تکلیف جہاد کا ثُمَّ
يُرَدُّوۡنَ اِلٰى عَذَابٍ عَظِيۡمٍ پھر پھیرے جاوینگے طرف عذاب بڑے کے کہ آتش دوزخ کا ہے قیامت مین اور
حقیقت مین عذاب عظیم دوری انکی ہے اللہ کی درگاہ سے اور مہجوری ہے رویت لقائی اللہ سے بیت
گر وصل ہو تو رنج نہین کوئی شاق ہے سب سے بڑا عذاب عذاب فراق ہے لکھا ہے کہ دس سچے مسلمان
بھی غزوہ تبوک سے رہ گئے تھے جب تہدیدین اللہ کیطرف سے متخلفون کی حق مین نازل ہوئین تو منکر اُنمین سے
سات آدمیون نے اپنے آپ کو ستون مسجد سے باندھ دیا اور سب کو قسم دلوادی کہ کوئی نکھولے جب تک اللہ
کا حکم نہ آوے جب حضرت تبوک سے مدینے مین آئے موافق عادت کے مسجد کو گئے دیکھا اور حال معلوم کیا

فرمایا

فرمایا کہ مین بھی قسم کھاتا ہون کہ جب تک امر الٰہی نہ آویگا کھولونگا یہہ آیت اُتری وَاٰخَرُوْنَ اعْتَرَفُوْا
بِذُنُوْبِهِمْ خَلَطُوْا عَمَلًا صَالِحًا وَّاٰخَرَ سَيِّئًا اور اور لوگ ہین غیر منافقون سے کہ حضور نبوی مین اقرار کرتے ہین
ساتھ گناہون اپنی کے مِلا دیتے تھے عمل نیک کو کہ غزوے مین حضرت کے ساتھ گئے تھے اور عمل بد کو کہ غزوہ تبوک
سے رہ گئے تھے عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّتُوْبَ عَلَيْهِمْ شتاب ہے اللہ یہہ کہ توبہ قبول فرمائے انکی اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ
رَّحِيْمٌ تحقیق اللہ بخشنے والا ہے توبہ کرنیوالونکا مہربان ہے اُنپر سمجھ لیجئے کہ اقرار کرنا ساتھ گناہ کے اور پشیمان
ہونا اُسپر دلیل روشنی دل ہے بنور ایمان کہ قباحت اُسکی مشہود ہوئی ہے والا ظلمت غفلت سے کوئی
گناہ اُسے بڑا نہ نظر آتا بلکہ بسبب مناسبت کے عمل زشت نیک معلوم ہوتا اور تخم عذاب ابدی لینے واسطے
بوتا بیت پشیمان ہوکے باز آنا گناہون سے سعادت ہے برائی کو بھلائی جاننا رافت شقاوت ہے غرض
بعد نزول اس آیت کے حضرت نے انکو کھلوایا وہ شکرانے مین اس نعمت الٰہی کے مال اپنا آپکے پاس لائے اور
عرض کیا کہ اسی نے آپ کی دولت خدمت سے باز رکھا تھا یہہ لیکر اللہ کی راہ پر تصدق کردو آپنے فرمایا کہ
مال لینے کا مجھے حکم الٰہی نہین یہہ آیت اتری کہ خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيْهِمْ بِهَا
وَصَلِّ عَلَيْهِمْ لے مالون انکے مین سے زکوٰۃ فریضہ تاکہ پاک کرے تو انکو گناہون سے یا حب مال سے کہ ہو
عصیان ہے یا نجاست بخل سے اور پاکیزہ کرے تو انکو کدورات باطنی سے یا زیادہ کرے تو حسنات انکے ساتھ
اُس زکوٰۃ اور دعاء خیر بھیج اوپر انکے اور بخشش مانگ واسطے انکے اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ تحقیق دعا
تیری اُنکی تسکین ہے واسطے دلون انکے کے وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ اور اللہ سننے والا ہے دعا تیری جاننے والا
ہے مستحقون کو دعا کے اَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ هُوَ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَيَاْخُذُ الصَّدَقٰتِ کیا
نہین جانتے توبہ کرنیوالے یا وہ لوگ جو توبہ نہین کرتے یہہ کہ اللہ وہ ہے کہ قبول کرتا ہے توبہ کو بندون اپنے
سے اور قبول کرتا ہے صدقے انکے وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ اور یہہ کہ اللہ وہ ہے توبہ قبول کرنیوالا مہربان
توبہ کرنیوالون پر وَقُلِ اعْمَلُوْا فَسَيَرَى اللّٰهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُوْلُهٗ وَالْمُؤْمِنُوْنَ اور کہہ کہ عمل کرو اے توبہ کرنیوالو یعنے بعد
قبول توبہ کے استقامت کرو یا کہہ اُن لوگون کو کہ توبہ نہین کرتے کرو جو چاہو یہہ امر تہدید کا ہے پس البتہ
دیکھیگا اللہ عمل تمھارے اچھے اور برے اور رسول اسکا اور ایمان والے وَسَتُرَدُّوْنَ اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَ
الشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ اور البتہ پھیرے جاؤگے تم ساتھ موت کے طرف دانائے نہان و آشکار کے
پس آگاہ کریگا تمکو ساتھ اُس چیز کے کہ تھے تم کرتے اور انکی جزا دیگا سمجھ لیجیے کہ ان دس مسلمانون مین جو غزوہ تبوک
کو نہین گئے تھے سات نے اپنے آپ کو ستون مسجد سے باندھا تھا باقی تین کہ کعب بن مالک اور ہلال بن
امیہ اور مرارہ بن ربیعہ تھے حضرت کے پاس آئے اور اپنی خطا پر قائل ہوئے حضرت نے حکم کیا کہ کوئی انسے ہم مجلس

اور ہمکلام ہوا انکی شان مین یہہ آیت اتری وَاٰخَرُوْنَ مُرْجَوْنَ لِاَمْرِ اللّٰهِ اِمَّا يُعَذِّبُهُمْ وَاِمَّا يَتُوْبُ عَلَيْهِمْ اور
دوسرے کئی شخص ہین کہ ڈھیل کئے ہین واسطے حکم اللہ کے یا عذاب کریگا انکو اگر گناہ پر قائم رہے یا توبہ دیگا
انکو اگر پشیمان اپنی گناہ پر ہوئے سمجھہ لیجئے کہ تردید بندون کے واسطے ہے والا عند اللہ تردید نہین ہے
وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے لکھا ہے کہ بارہ منافقون نے کہ ثعلب بن حاطب
ونبتل بن حارث اور ودیعہ بن ثابت اور گروہ انکے تھے ابو عامر راہب کے کہنے سے مسجد بنائی تھی قصہ مختصر
اسکا یہہ ہے کہ ابو عامر راہب اشراف قبیلہ خزرج سے تھا علم توریت اور انجیل کا رکھتا تھا حضرت کی نعت
بیان کرکے مدینے مین اُسنے لوگون کو مشتاق آپ کا کیا تھا جب حضرت مدینے مین تشریف لائے لوگ
حضرت پاس آنے لگے اسکے پاس جانا موقوف کیا اُسے حسد آیا حضرت سے دشمنی کرنے لگا اور بعد غزوہ بدر کے
مدینے سے بھاگ کر مکے مین کفار سے جا ملا اور حرب احد مین انکے ساتھہ ہو کر آیا اول تیر لشکر اسلام پر اُسنے لگا
حضرت نے اسکا لقب فاسق رکھا پھر حرب حنین مین آیا وہان سے بھاگ کر ہرقل پادشاہ روم پاس گیا کہ لشکر جمع
کرکر مسلمانون پر لاوے وہان سے نامہ منافقون کو لکھا کہ مسجد قبا کے مقابل ایک مسجد بناؤ تو مین مدینے مین
آکر اسمین درس علم کا کہونگا انھون نے مسجد بنائی حضرت جب غزوہ تبوک کو جانے لگے وہ بنانیوالے مسجد کے
آئے اور آپ سے عرض کیا کہ ہمنے ضعیفون بیچارون کے واسطے مسجد بنائی ہے عرض رکھتے ہین کہ آپ اسمین
نماز پڑھین تا کہ آرزو ہماری بر آوے حضرت نے فرمایا کہ ابتو مین غزا کو چلا ہون وہان سے آکر دیکھونگا جب حضرت
پھرے اس غزا سے اور نزدیک مکے کے آئے تو پھر وہ آکر عرض کرنے لگے کہ چلئے جبرئیل آئے اور یہہ آیت
لائے وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مَسْجِدًا ضِرَارًا وَّكُفْرًا وَّتَفْرِيْقًا بَيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاِرْصَادًا لِّمَنْ حَارَبَ اللّٰهَ وَ
رَسُوْلَهٗ مِنْ قَبْلُ اور جن لوگون نے کہ پکڑی ہے اور بنائی ہے مسجد واسطے ضرر پہچانے کو مومنون کے اور تقویت
کفر کے اور جدائی ڈالنے مسلمانون کے کہ مسجد قبا مین جمع ہوتے ہین اور گھات لانے کو واسطے اس شخص کے کہ
لڑا ہے اللہ سے اور رسول اسکے سے پہلے اس مسجد بنانے سے مراد اس سے ابو عامر راہب ہے کہ حرب احد
اور حنین مین لڑنے کو آیا تھا وَلَيَحْلِفُنَّ اِنْ اَرَدْنَآ اِلَّا الْحُسْنٰى اور البتہ قسمین کھاوینگے جو کوئی پوچھیگا کہ یہہ
مسجد کیون بنائی کہینگے کہ نہین ارادہ کیا ہمنے اس مسجد کے بنانے مین مگر بھلائی کا کہ نماز ہے اور ذکر اور توسیع ضعفا
وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ البتہ وہ جھوٹے ہین اپنی قسمون مین لَا تَقُمْ فِيْهِ اَبَدًا
مت کھڑا رہ تو واسطے نماز کے بیچ اسکے کبھی ہرگز لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى مِنْ اَوَّلِ يَوْمٍ البتہ وہ مسجد
کہ بنا در کھی گئی ہے اوپر پرہیزگاری کے پہلے دن سے مراد اس سے مسجد نبوی ہے یا مسجد قبا ہے کہ حضرت
اول جو حوالی مدینہ تشریف لائے محلہ بنی عمرو بن عوف مین چودہ دن رہے وہان مسجد قبا بنائی پہلے مسجد مدینے مین

وہی بات ہے ابن عمر سے منقول ہے کہ جب حضرت کسی غزوے کو جاتے تھے وہاں دو رکعت نماز پڑھتے تھے
اور روایت ہے کہ دوگانہ مسجد قبا میں اجر عمرے کا رکھتا ہے حق تعالی نے فرمایا کہ وہ مسجد بنا اسکی تقوی پر ہے
اَحَقُّ اَنْ تَقُوْمَ فِيْهِ سزاوار تر ہے یہہ کہ کھڑا ہو تو بیچ اسکے واسطے نماز کے فِيْهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا
بیچ اسکے مرد ہیں پاکیزہ طینت دوست رکھتے ہیں یہہ کہ پاکی کریں سب پلیدیوں سے یعنے ہمیشہ طہارت پر رہیں
بعضوں نے کہا ہے کہ ناپاک نہ سوویں منقول ہے کہ بعد نزول اس آیت کے حضرت نے اہل قبا سے پوچھا کہ کونسا
طہر ہے کہ اللہ نے تمہاری تعریف کی انہوں نے کہا کہ استنجا احجار سے کر کر پانی سے کرتے ہیں ہم اور بعضوں
کے نزدیک طہارت گناہ سے اور بری خصلتوں سے ہے وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ اور اللہ دوست رکھتا ہے
پاکی کرنیوالوں کو اَفَمَنْ اَسَّسَ بُنْيَانَهٗ عَلٰى تَقْوٰى مِنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٍ خَيْرٌ اَمْ مَّنْ اَسَّسَ بُنْيَانَهٗ عَلٰى شَفَا جُرُفٍ
هَارٍ فَانْهَارَ بِهٖ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ ط آیا جو شخص کہ بنیاد رکھے عمارت دین اپنے کی اوپر پرہیزگاری کے اور
پرہیزگاری کے خدا سے اور طلب رضامندی اسکے بہتر ہے یا جو شخص کہ بنیاد رکھے عمارت امور دین اپنے کی
اوپر کنارہ دریا کے کہ کرارا پانی کے جھلک سے بہتا ہو نزدیک گرنیکے پس وہ زمین گر پڑے ساتھ اس عمارت کے یا اس
بنانیوالے کے بیچ آگ دوزخ کے سمجھ لیجئے کہ یہہ مثل ان لوگوں کے واسطے ہے کہ بنیاد دین کی اپنے امور باطلہ
پر رکھتے ہیں انجام کار انکا جہنم ہے وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ اور اللہ نہیں راہ دکھاتا طرف مقصود کے
قوم ظالموں کو لَا يَزَالُ بُنْيَانُهُمُ الَّذِيْ بَنَوْا رِيْبَةً فِيْ قُلُوْبِهِمْ ہمیشہ رہیگی عمارت انکی جو بنائی انہوں نے
اوپر اغراض فاسدہ کے بسبب شک اور نفاق کے بیچ دلوں انکے کے بیچ زائد اور شک اور نفاق کے کہ رکھتے
ہیں کہا ہے کہ مراد تخریب بنا انکے کا ہے کہ بعد رجوع تبوک کے انہوں نے چاہا کہ حضرت انکے مسجد میں آویں اور نماز
پڑھیں آیت آئی لا تقم فیہ ابدا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ اس مسجد کو توڑ کر جلا دو اور وہاں
مدینے کا گھوڑا ڈالو حق تعالی فرماتا ہے کہ ہمیشہ ہوگی جز ابنا انکے کی واسطے زائد شک اور نفاق انکے کے یعنے مدام
غم اور حسرت اسکے خرابی کا کھاتے رہینگے اِلَّآ اَنْ تَقَطَّعَ قُلُوْبُهُمْ مگر یہہ ٹکڑے ٹکڑے کٹ جاویں دل انکے اس
حیثیت سے کہ قابلیت ادراک کی انمیں نرہے یا ساتھ قتل کے دل انکے پارہ پارہ ہوں یا ساتھ مرگ کے یا قبر
میں یا دوزخ میں اور ایک جماعت کا قول یہہ ہے کہ ساتھ توبہ اور استغفار اور ندامت کے وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ اور
اللہ جاننے والا ہے کہ انہوں نے کس نیت پر مسجد بنائی ہے حکم کرنیوالا ہے خرابی اسکے کا ساتھ حکمت کے لکھا ہے
کہ جب لیلۃ العقبہ میں ستر یا چہتر آدمیوں نے مدینے کے حضرت سے بیعت کی عبد اللہ رواحہ رضنے کہا یا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم شرط کرو کچھ اللہ تعالی کی اور اپنے واسطے آپنے فرمایا کہ شرط اللہ کے واسطے یہہ ہے کہ اسکی
عبادت کرو اور کسیکو اسکا شریک نہ ٹھہراؤ اور میرے واسطے یہہ ہے کہ مجھے نگاہ رکھو جیسے اپنے مال اور جانوں کو



نگاہ رکھتے ہو اُنھون نے کہا کہ ہم اسپر قائم ہونگے تو جزا ہمکو کیا ملے گی فرمایا کہ بہشت انصار نے کہا خرید فروخت سود مند ہے ہمنے اس بیع مین فائدہ اُٹھایا ہرگز اقالہ نکرینگے حق تعالی اس بیع و شری سے خبر دیتا ہے اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ تحقیق اللہ نے مول لیا ہے ایمان والون سے جانین اُنکی اور مال اُنکے کہ جہاد مین جاتے ہین اور خرچ کرتے ہین بدلے اسکے کہ واسطے اُنکے جنت ہے سمجھ لیجئے کہ یہہ تمثیل واسطے حقیقت مول لینے کے نہین بلکہ یہہ مراد ہے کہ جان اور مال اپنے جو مسلمان براہ خدا صرف کرتے ہین اسکے عوض مین اللہ تعالی انکو بہشت مین ثواب عنایت فرماویگا کیونکہ بیع اور شری وہان ہوتا ہے جہان دو شخصون کی ملک ہو یہان تو جان اور مال اللہ ہی کا ہے العبد وما لہ لمولاہ پس یہہ شوق دلانا جہاد کا ہے کہ اے بندے تو جان و مال میری راہ مین دے مین بہشت دونگا نفس مایہ شر اور شرور اور مال سبب طغیان و غرور ہے ان دونون ناقصون عیب والون کو فدا کر کر بہشت باقی بے عیب کو لے نظم سنگ دے کر گہر کو لے ایدل خاک کے بدلے زر کو لے ایدل خانہ دو چار دنکا کر کر ترک پھر ہمیشہ کے گھر کو لے ایدل کشاف اور عین المعانی مین منقول ہے کہ ایک اعرابی مسجد کے دروازے سے گذرتا تھا حضرت نے جو یہہ آیت پڑھی انوار کلام الہی کے اسکے دلپر چمک گئے کہنے لگا یہہ کلام کسکا ہے کہا اللہ کا پوچھا کہ خرید فروخت کب ہوئی تھی کہ میثاق کے دن جب ذرات ذریات کو خطاب الست بربکم سنایا تھا کہا واللہ بیع بہشت سود مند ہے ہرگز اقالہ نکرونگا جب نفوس معیوب اور اموال فانی ہمارے کی عوض بہشت باقی مرغوب دیتا ہے ہرگز اس بیع کو نچھوڑونگا بلکہ جان و مال اپنے اسکی راہ مین دونگا بیت میثاق مین ٹھہری ہے جو تجھ سے کہ پیارے اُس بیع مین ہرگز مین اقالہ نکرونگا ایک عزیز نے کہا کہ جو کوئی غلام خریدے اور عیب پر اسکے دانا ہووے وہ رد نہین کرسکتا اللہ تعالی نے ہمین خریدا اور ہمارے عیبون پر مطلع تھا امید ہے کہ درگاہ اپنی سے رد نفرماوے نظم رد نفرمائیگا ہی رافت وہ فضل سے اُسکے پھر رسائی تجھے دیکھکر عیب سر بسر تا پا لطف نے اسکے خریدا ہے تجھے بعد بیان خرید کے جسکے واسطے خریدا ہے اسکا بیان فرماتا ہے کہ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيَقْتُلُوْنَ وَيُقْتَلُوْنَ لڑتے ہین یہہ مسلمان جنکی جانین خریدی ہین بیچ راہ اللہ کے اور طلب رضا اسکی کے پس کبھی مارتے ہین دشمنون کو اور کبھی مارے جاتے ہین اُنکے ہاتھ سے وَعْدًا عَلَيْهِ وعدہ دیا ہے اللہ نے انکو اوپر اس خرید فروخت کے وعدہ دینا کر حَقًّا سچا ثابت اور باقی کہ خلاف اسمین نہین ہے فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالْقُرْاٰنِ بیچ توراۃ کے اور انجیل کے اور قرآن کے یہہ آیت دلیل ہے کہ یہود اور نصاری بھی مامور تھے ساتھ قتال کے وَمَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ مِنَ اللّٰهِ اور کون شخص ہے بہت پورا کرنیوالا قول اپنے کو خدا سے کہ کریم خلاف وعدہ نہین کرتا ہے فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَيْعِكُمُ الَّذِيْ بَايَعْتُمْ بِهٖ پس خوش وقت ہو تم ساتھ سودے اپنے کے جو سوداگری کی ہے تمنے ساتھ اسکے

وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ اور یہہ ہے مراد پانا برا دراک مین ہی منقول امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے کہ اے
موسنو قیمت تمھاری ہین مگر بہشت پس مت بیچو اپنے آپ کو مگر ساتھہ اسکے یعنے عوض متاع غرور دنیاے فانی کے
اپنے آپ کو مت دو کہ قیمت تمھاری نعیم باقی جاودانی ہے **بیت** بد بیانہ اپنا شرف دیجیے گہر کے عوض
مت خذف لیجیے التَّائِبُونَ الْعَابِدُونَ الْحَامِدُونَ یہہ توبہ کرنے والے ہین گناہون سے یا رجوع کرنیوالے
ہین طرف اللہ کے عبادت کرنیوالے ہین ساتھہ اخلاص نیت کے یا قائم ساتھہ شرائط خدمت کے تعریف کرنیوالے
ہین خدا کی یا پہچاننے والے ہین ہر لحظے اور لمحے نعمتین کبریا کی السَّائِحُونَ روزہ رکھنے والے ہین یا سیر کرنیوالے
طلب علم مین یا آپ سے جانیوالے ہین شوق لقائے جانفزائے مولی ہین **بیت** چھوڑے جو خودی خدا کو پائے
اس سر کو نہ سمجھے تا نہ سر جاوے الرَّاكِعُونَ رکوع کرنیوالے ہین نماز مین یا عجز اور نیاز کرنیوالے درگاہ بے نیاز مین
السَّاجِدُونَ سجدے کرنیوالے ہین خلوت مین یا قرب طلب کرنیوالے ہین درگاہ رب العزت مین
الْآمِرُونَ بِالْمَعْرُوفِ حکم کرنیوالے ہین ساتھہ بھلائی کے کہ ایمان اور طاعت اور سنت جناب رسالت صلے اللہ
علیہ وسلم ہے وَالنَّاهُونَ عَنِ الْمُنْكَرِ اور منع کرنیوالے ہین نامعقول سے کہ کفر اور معصیت اور ارتکاب بدعت
ہے سمجھہ لیجیے کہ یہان واو تمامیہ ہے یا واسطے التضاد کے درمیان امر اور نہی کے جیسے ثیبات و ابکارا یا جہت
اتحاد امر اور نہی کے کہ گویا شی واحد ہین ایک دوسرے مین ضم ہوے ہین وَالْحَافِظُونَ لِحُدُودِ اللَّهِ اور نگاہ
رکھنے والے ہین احکام الہی کو یا نگاہ رکھنے والے ہین اوامر حق کو ساتھہ جوارح کے اور اسرار حق کو ساتھہ قلوب کے
وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ اور بشارت دے موسنون کو جنمین یہہ صفتیان ہین وضع مظہر موضع مضمر مین دلیل ہے کہ
ایمان اس صفات کو پہنچاتا ہے اور حذف مبشر بہ اشارت ہے طرف تعظیم اور تکثیر اسکے کے لکھا ہے کہ پیغمبر
خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مرض موت مین ابو طالب کے بعد نا امید ہونے ایمان اسکے سے وعدہ کیا تھا کہ تیرے
واسطے مغفرت طلب کرونگا جبتک کہ مجھے نہی نہ آویگی سو بعد وفات اسکے استغفار کرتے تھے صحابہ نے یہہ بات
معلوم کرکر کہا کہ ہم کیونہ اپنے آبا اور اقربا کے واسطے استغفار کرین کہ ابراہیم علیہ السلام نے واسطے پدر اپنے کے
کیا ہے اور پیغمبر ہمارے ابی طالب کے واسطے کرتے ہین یہہ آیت نازل ہوئی مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا
أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ وَلَوْ كَانُوا أُولِي قُرْبَىٰ نہین لائق واسطے پیغمبر کے اور واسطے ان لوگون کے جو ایمان لائے
ہین کہ یہہ بخشش مانگین واسطے مشرکون کے اور اگرچہ ہووین صاحب قرابت کے مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُمْ
أَصْحَابُ الْجَحِيمِ پیچھے اسکے کہ روشن ہو واسطے انکے یہہ کہ شرک لانیوالے رہنے والے دوزخ کے ہین
وَمَا كَانَ اسْتِغْفَارُ إِبْرَاهِيمَ لِأَبِيهِ إِلَّا عَنْ مَوْعِدَةٍ وَعَدَهَا إِيَّاهُ اور نہ تھا بخشش مانگنا ابراہیم عم کا
واسطے چچا یا باپ اپنے کے مگر واسطے وفا کرنے وعدے اپنے کے کہ وقت مناظرے کے وعدہ کیا تھا باپ اپنے سے کہ کہا تھا سا ستغفر

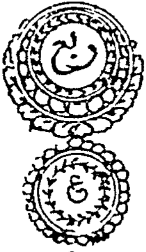
لکنے ہی ینابیع مین ہے کہ باپنے حضرت ابراہیم کے وعدہ کیا تھا کہ مین ایمان لاونگا اور ابراہیم ع نے وعدہ کیا تھا کہ
مین استغفار کرونگا تیرے واسطے جو تو ایمان لاویگا فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُ أَنَّهُ عَدُوٌّ لِلَّهِ تَبَرَّأَ مِنْهُ پس جب ظاہر
ہوا واسطے ابراہیم کے یہہ کہ باپ اُنکا دشمن ہے واسطے اللہ کے یعنے کفر پر موا توفیق ایمان کی نہ پائی یا وحی سے
معلوم ہوا کہ آذر ایمان نہین لاویگا بیزار ہوا اُس سے اور استغفار موقوف کیا إِنَّ إِبْرَاهِيمَ لَأَوَّاهٌ حَلِيمٌ
تحقیق ابراہیم بہت آہین بھرنیوالا اور بردبار تھا یعنے نرم دل اور متحمل تھا سمجھ لیجیئے کہ حلم حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ
السلام کا یہان تک تھا کہ آذر انکو کہتا تھا لارجمنک اور وہ جواب دیتے تھے سااستغفر لک سمجھ لیجئے کہ اس
آیت مین عذر پیغمبر کا اور مسلمانونکا بیان فرمایا ہے کہ انھون نے قبل منع سے جو استغفار کیا اُسپر مواخذہ نہوگا
وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُضِلَّ قَوْمًا بَعْدَ إِذْ هَدَاهُمْ حَتَّىٰ يُبَيِّنَ لَهُم مَّا يَتَّقُونَ اور نہین ہے شان اللہ تعالی کی کہ
گمراہ ٹھہراوے کسی قوم کو پیچھے اسکے کہ راہ دکھائی ہے انکو ساتھ اسلام کے یہان تک کہ بیان کرے واسطے انکے
کہ کس چیز سے بچین بعضون نے کہا ہے کہ یہہ آیت اُن لوگون کی شان مین ہے کہ پہلے تحویل کعبے سے مرگئے تھے
یا پہلے تحریم خمر سے شربت اجل پیا تھا کہ اُنپر مواخذہ اُن فعلونکا نہین إِنَّ اللَّهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ تحقیق اللہ
اوپر ہر چیز کے احوال اول اور آخر انکے سے دانا ہے إِنَّ اللَّهَ لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ تحقیق اللہ واسطے
اُسیکے ہے بادشاہی آسمانونکی اور زمین کی جو چاہے سو کرے کوئی اُسکا مانع مزاحم نہین يُحْيِي وَيُمِيتُ زندہ
کرتا ہے مردون کو اور مارتا ہے زندونکو وَمَا لَكُم مِّن دُونِ اللَّهِ مِن وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ اور نہین واسطے تمھارے
سوا اللہ کے کوئی یار اور نہ مددگار ہو سکتا ہے کہ یہہ خطاب کفار کو ہو کہ اللہ ہی کی عبادت کرو کہ بغیر اسکے تمھارا کوئی
یار ہے کہ عقاب اُسکے سے بچاوے اور نہ مددگار ہے کہ عذاب اُسکے سے چھڑاوے لَقَد تَّابَ اللَّهُ عَلَى النَّبِيِّ
تحقیق ساتھ رحمت کے یا ساتھ قبول کرنے توبہ کے پھر آیا اللہ اوپر نبی اپنے کے کہ منافقون کو اذن تخلف کا دیا تھا یا تنزیہہ
بیان کرتا ہے اللہ پیغمبر کے گناہون سے جیسے لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر مین یا ترغیب توبہ
پر دلاتا ہے کہ محتاج توبہ کے سب ہین یہان تک کہ پیغمبر اور اصحاب اُسکے کیونکہ ہر ایک کا ایک مقام ہے کہ مادون اُسکا
بہ نسبت اُسکے ناقص ہوگا پس توجہ کرنا ساتھ مادون کے کہ توبہ اُس سے توبہ لازم ہے اور بعضے کہتے ہین کہ وانی
لاستغفر اللہ کل یوم سبعین مرۃ اشارت اسطرف ہے اور محققون کے نزدیک یہہ معنے مناسب مرتبے
پیغمبر کے نہین کیونکہ توجہ اُنکی بغیر حق غیر متصور ہے سلمی نے کہا ہے کہ ذکر توبہ کا پیغمبر کے اسواسطے ہے تو کہ مقدمہ امت کے
توبہ کا ہو اور توبہ تابع کے مقدمہ تصحیح قبول کرے بہر تقدیر توبہ قبول کی اللہ نے پیغمبر سے وَالْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنصَارِ
الَّذِينَ اتَّبَعُوهُ فِي سَاعَةِ الْعُسْرَةِ اور وطن چھوڑنیوالون سے اور مدد دینے والون سے مدینے کے جنھون نے پیروی کی پیغمبر کی بیچ وقت
سختی کے سمجھ لیجئے کہ لشکر تبوک کو جیش العسرۃ کہتے ہین کہ بڑی اُسمین تنگی اور سختی تھی سوارون کی یہہ قلت تھی کہ

دس شخصوں میں ایک اونٹ تھا اور کھانیکی یہہ تنگی تھی کہ دو آدمی ایک کھجور پر گذران کرتے تھے اور پانی کی یہہ
سختی تھی کہ باوجود کم ہونے سواریوں کے اونٹ کو ذبح کرکے آلایش پیٹ کی اور انتڑیوں کی سے اپنے دہن کو
تر کرتے تھے اور ہوا نہایت گرم تھی پس اللہ تعالیٰ صفت انکی فرماتا ہے کہ اس سختی میں متابعت پیغمبر کی کرتے
ہیں مِنْ بَعْدِ مَا كَادَ يَزِيغُ قُلُوبُ فَرِيقٍ مِّنْهُمْ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ پیچھے اسکے کہ نزدیک تھا سختی سے کہ کج ہوجاوین
دل ایک گروہ کے انمیں سے پھر پھرا اوپر انکے یعنے ثابت رکھا اللہ نے ایمان انکا اور توبہ قبول کی إِنَّهُ بِهِمْ
رَءُوفٌ رَّحِيمٌ تحقیق اللہ ساتھ انکے شفقت کرنیوالا ہے جو توبہ کی انھوں نے مہربان ہے ساتھ تفضیل کے
انپر وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خُلِّفُوا اور توبہ دی اور بخشش کی اوپر ان تین شخصوں کے کہ پیچھے چھوڑے گئے تھے غزوے
سے اور انکا معاملہ موقوف تھا حکم الٰہی پر چنانچہ پیچھے گذرا ہے کہ انسے کوئی ہم مجلس ہم کلام نہو وہ کعب بن مالک
اور ہلال بن امیہ اور مرارہ بن ربیعہ تھے انکے بعد چالیس دن کے فرمایا کہ اپنی عورتوں سے دور ہوں اور زن ہلال کی
بیچ خدمت اپنے شوہر کے نامزد ہوا تھا کی اور بشرط عدم مباشرت وہ بہت تنگ آئے حَتَّى إِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ
الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ یہاں تک کہ جب تنگ ہوئی اوپر انکے زمین ساتھ اسکے کہ کشادہ تھی یہہ کنایت
کمال پریشانی پر ہے وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ أَنفُسُهُمْ اور تنگ ہوگئے اوپر انکے جانیں انکی شدت غم سے وَظَنُّوا
أَن لَّا مَلْجَأَ مِنَ اللَّهِ إِلَّا إِلَيْهِ اور جانا انھوں نے یہہ کہ نہیں پناہ غضب الٰہی سے مگر طرف اسیکے اور بخشش
مانگی کرم اسکے سے ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوبُوا پھر توفیق توبہ کی دی اللہ نے انکو تو کہ توبہ کی انھوں نے اور حق کی
طرف پھرے بیت سچ ہے کہ جبتک توفیق توبہ وہ عنایت نکرے شرف قبولیت نہ پاوے اور ہرگز توبہ درست
نہ پڑے بیت گر ہووے تیری توفیق رفیق بحر عصیان کے نکلیں نہ غریق القصہ بعد پچاس دن کے یہہ آیت آئی
اور توبہ انکی قبول ہوئی إِنَّ اللَّهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ تحقیق اللہ وہی توبہ قبول کرنیوالا ہے مہربان ہے توبہ کرنے



والوں پر يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ اے لوگو جو ایمان لائے ہو ڈرو اللہ سے مخالفت
اسکے امر میں مت کرو اور ہو تم ساتھ سچوں کے بیچ اقوال کے جیسے ان تینوں نے کہ کعب بن مالک اور ہلال بن امیہ
اور مرارہ بن ربیعہ تھے سچ کہہ دیا اور عذر جھوٹھے نہ لائے اور بسبب راستی کے کہ من صدق نجا ہے دوستی نجات
پائے نظم صدق ہے موجب نجات ابدی صدق سے دیکھ رہ نہ تو غافل راست گو کو ہمیشہ راحت ہے
اور جھوٹے کو رنج و زحمت ہے بعضوں نے کہا ہے کہ یہہ خطاب یہود اور نصاریٰ کو ہے کہ اے ایمان لانیوالو
موسیٰ اور عیسیٰ پر ڈرو اللہ سے مخالفت پیغمبر خدا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں اور ہو ساتھ صادقوں کے
کہ اصحاب اخیار اور امت بزرگوار حضرت سید الابرار ہیں مَا كَانَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ وَمَنْ حَوْلَهُم مِّنَ الْأَعْرَابِ
أَن يَتَخَلَّفُوا عَن رَّسُولِ اللَّهِ نہیں روا واسطے مدینے والوں کے اور انکو کہ جو گرد انکے ہیں گنواروں سے یہہ کہ پیچھے رہ جاوین حکم

پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے سے یہہ نہی ہے بصیغہ نفی اور تخصیص اعراب کی واسطے قرب کے ہے اور جان نے
اپنے کہ ہے خروج پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کو طرف غزوہ تبوک کے وَلَا يَرْغَبُوْا بِاَنْفُسِهِمْ عَنْ نَّفْسِهٖ اور نہ یہہ کہ رغبت کرین
بیچ آرام جانون اپنی کے چھوڑ کر جان اسکی کو یعنے نہین لائق کہ حضرت رنج سفر کھینچین اور یہہ آرام کرین اپنے گھرون
بیٹھے لکھا ہے کہ ابو خیثمہ انصاری رض مدینہ مین رہ گیا تھا کئی دن کے بعد اپنے گھر مین جو گیا دیکھا کہ دو تو جورو ین اسکی
تختون پر بیٹھی ہین اور سرد پانی گرم کھانا اسکے واسطے تیار کیا ہے اسکو حضرت یاد آئے کہا اسنے کہ پیغمبر ہوائے گرم
مین صعوبت سفر اٹھاتے ہین اور مین بیٹھا یہہ عیش کرون قسم خدا کی یہہ کھانا پینا نہ کھاؤن ہون گا جبتک کہ حضرت کی زیارت
سے مشرف ہونگا پس چھوڑا اسا خرچ راہ لیکر چلا منزل تبوک مین آپ سے جا ملا ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ لَا يُصِيْبُهُمْ ظَمَاٌ وَّلَا
نَصَبٌ وَّلَا مَخْمَصَةٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ یہہ عیش اور آرام چھوڑ کر پیغمبر پاس جانا اسواسطے ہے کہ وہ جو ساتھ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم
کے ہون نہین پہنچتی انکو پیاس اور نہ محنت اور نہ بھوک بیچ راہ اللہ کے وَلَا يَطَـُٔوْنَ مَوْطِئًا يَّغِيْظُ الْكُفَّارَ اور نہین چلتے
کسی مکان مین مکانون کفار کے سے ساتھ سم اسپ کے یا کف شتر کے یا پاؤن اپنے کے چلنا ایسا کہ غصے مین لاوے
کافرونکو وَلَا يَنَالُوْنَ مِنْ عَدُوٍّ نَّيْلًا اِلَّا كُتِبَ لَهُمْ بِهٖ عَمَلٌ صَالِحٌ اور نہین لیتے دشمنون سے کچھ لینا یعنے کسیطرح
کی آفت کہ مار جاوین یا اسیر ہون یا شکست کھائین یا زخمی ہون مگر لکھا جاتا ہے واسطے انکے بسبب اسکے عمل نیک یعنے
کچھ ان چیزون مین سے جو کفار کیطرف سے انکو پہنچے مستحق ثواب کے ہوتے ہین ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو ترس
دشمنون سے دلمین انکے آوے ستر حسنہ نامہ اعمال مین انکے لکھتے ہین اِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ تحقیق اللہ
نہین ضایع کرتا ثواب نیکی کرنیوالونکا یعنے مجاہدونکا وَلَا يُنْفِقُوْنَ نَفَقَةً صَغِيْرَةً اور نہین خرچ کرتے خرچ کرنا چھوٹا
جیسے ایک صاع کھجور بن ابو عقیل کی وَّلَا كَبِيْرَةً اور نہ بڑا جیسے حضرت عثمان اور عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ
عنہما نے مال بہت دیا تھا وَّلَا يَقْطَعُوْنَ وَادِيًا اِلَّا كُتِبَ لَهُمْ اور نہین کاٹتے کسی جنگل کو مگر لکھا جاتا ہے
واسطے انکے ثواب اسکا اور وہ لکھنا واسطے حق کے ہے لِيَجْزِيَهُمُ اللّٰهُ اَحْسَنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ تو کہ جزا
دیوے انکو اللہ بہتر اس چیز سے جو راہ حق مین خرچ کرتے اور جو احسن جزا دیگا تو جز لئے حسن بھی دیگا واسطے توقیر
اور تکثیر ثواب کے یہا بیچ مین ہے کہ اگر مثلاً غازی کی ہزار طاعت ہے اور ایک تکبیر ہے اللہ تعالیٰ اسکا ثواب
برا دیگا اور نو سو نو دا و نو جو باقی ہین اس ایک کے طفیل انہین بھی قبول کریگا اور ہر ایک کا ثواب اسکے برابر عنایت
فرماویگا تو کہ مرتبہ مجاہدونکا سب پر ظاہر ہو بیت ثواب واجر دینا غازیون کو ہے وہ جو اگر تفضل ہو تو ایسا ہو
عنایت ہو تو ایسی ہو لکھا ہے کہ طرح طرح کے ڈراوے جو متخلفون کے حق مین اترے اور آیات تہدیدات کی نازل
ہوئین مسلمانون نے دلمین ٹھان لیا کہ جب آوازہ جہاد کا ہوگا سبکے سب ہم تیار حرب کے واسطے ہونگے یہہ آیت نازل ہوئی
وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِيَنْفِرُوْا كَافَّةً اور نہین ہے روا مسلمانونکو کہ نکل جاوین سارے جہاد کو کیونکہ معیشت کے کامون مین خلل ہے جاویگا



فلولا نفر من کل فرقۃ منہم طائفۃ لیتفقہوا فی الدین پس کیون نہ نکلے ہر فرقے سے ایک جماعت جہاد کو اور باقی رہین
تو کہ سمجھ سیکھین بیچ دین کے اور فقہ پڑھین اور عبد الرزاق ابن ہمام سے مروی ہے کہ مراد اصحاب حدیث ہین ولینذروا
قومہم اذا رجعوا الیہم لعلہم یحذرون ۝ اور تو کہ ڈراوین فقہا قوم اپنی کو جب پھر جاوین غزوے سے طرف
انکے شاید کہ وہ بچین اس چیز سے کہ جس سے وہ ڈرائے جاوین یا ایہا الذین امنوا قاتلوا الذین یلونکم من
الکفار اے لوگو جو ایمان لائے ہو لڑو ان لوگون سے جو پاس تمہارے ہین کافرون مین سے جیسے یہود کہ گرد مدینے
کے ہین یا اہل روم کہ ولایت شام مین ہین اور شام مدینے کے نزدیک ہے ولیجدوا فیکم غلظۃ اور چاہیے کہ
پاوین کافر بیچ تمہارے سختی بہ نسبت اپنے یعنے گفتگو مین پہلے قتال سے یا صبر مقابلے پر یا شجاعت وقت محاربے کے
واعلموا ان اللہ مع المتقین اور جانو یہہ کہ اللہ ساتھ پرہیزگارون کے ہے حفظ اور اعانت اور نصرت مین فتوحات مکیہ
مین ہے کہ حق تعالی بقتال کفار اقرب فرماتا ہے اور کوئی دشمن نفس امارہ کافر سے بدتر نہین اور نزدیکتر دشمنان
سے ساتھ تیرے کہ اعدی عدوک نفسک التی ہین پس قتال مین اسکے کہ جہاد اکبر ہے مشغول ہونا اولی اور
انسب ہے نظم دشمنان برون کو قتل کیا دشمن اندرون کو کیون چھوڑا اسکا بھی کیجیے گا استیصال لازم و
فرض عین ہے قال قد رجعنا من الجہاد صغیرا فاقبل الی جہاد کبیر صف شکن ہے بہادر دانا خود شکن جو ہے سو
ہے مردانا مرد مردان ہوکے تا ہو فرد آپ سے جو گیا وہی ہے مرد نفس کو جسنے خوار رکھا ہے خوار کیا بلکہ مار رکھا ہے
پائی اسنے ہی زندگانی ہے زندہ گی وہ کہ جاودانی ہے طالب حق ہے تو عمل تو کر موتوا اور قبل ان تموتوا پر موت سے
پہلے جو کوئی ہے موا وہی شادان حال حق سے ہوا واذا ما انزلت سورۃ فمنہم من یقول ایکم زادتہ ہذہ ایمانا
اور جب اتاری جاتی ہے کوئی سورت قرآن سے پس بعضے منافقون مین سے وہ ہین کہ کہتے ہین کس کو تم مین سے
زیادہ کیا اسکو اس سورت نے ایمان یعنے منافق انکار اور استہزا سے دوسرے منافقون سے کہتے ہین یا ضعفائے
مومنین سے کہتے ہین وہ شخص کون ہے کہ اس سورت نے اسکا ایمان زیادہ کیا فاما الذین امنوا فزادتہم ایمانا
وہم یستبشرون پس جو لوگ کہ ایمان لائے ہین صدق دل سے پس زیادہ کیا اس سورت نے انکا یقین اور ثبات
با مردین اور وہ خوش ہوتے ہین اسکے نزول پر واما الذین فی قلوبہم مرض فزادتہم رجسا الی رجسہم
اور جو لوگ کہ بیچ دلون انکے کے بیماری ہے شک اور نفاق اور بغض اسلام کی پس زیادہ کی اس سورت نے انکو نجاست
ساتھ نجاست انکی کے یعنے شک ساتھ شک کے کہ پہلی سورتون مین شک رکھتے تھے اسمین بھی شک لائے اور کفر
اوپر کفر کے زیادہ کیا وماتوا وہم کافرون اور مر گئے اور وہ کافر تھے یعنے دم مرگ تک کافر رہے اور کافر مر گئے
اولا یرون انہم یفتنون فی کل عام مرۃ او مرتین ثم لا یتوبون ولا ہم یذکرون کیا نہین دیکھتے یہہ
منافق یہہ کہ وہ بلاؤن مین ڈالے جاتے ہین قحط اور مرض وغیرہ سے یا نفاق اور جھوٹ تہمہ انکا مسلمانون پر ظاہر ہو جاتا ہے

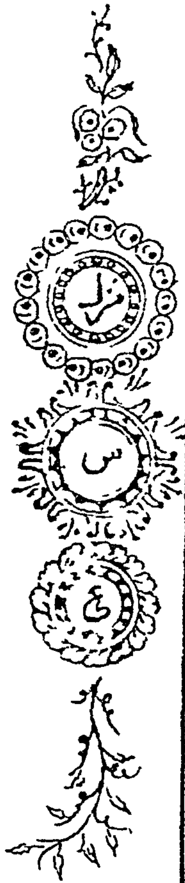
بیچ ہر برس کے ایکبار یا دوبار پھر نہین توبہ کرتے اور نہ وہ نصیحت پکڑتے ہین وَاِذَا مَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ نَّظَرَ بَعْضُهُمْ
اِلٰی بَعْضٍ اور جسوقت نازل کی جاتی ہے کوئی سورت قرآن کی کہ جسمین انکا عیب ہوتا ہے نظر کرتے ہین
بعض انکے طرف بعض کے یعنے آنکھون سے اشارے کرتے ہین آپسمین انکار اور تمسخر پر اُس سورت کے یا غصے کی
راہ سے اپنے عیب سنکر اور باہم کہتے ہین هَلْ یَرٰىكُمْ مِّنْ اَحَدٍ ثُمَّ انْصَرَفُوْا کیا دیکھتا ہے کوئی ایک مسلمانون سے
تمکو پس اگر کوئی دیکھے تو بیٹھہ جاتے ہین نہین تو اٹھہ کھڑے ہوتے ہین پھر پھر جاتے ہین مجلس مبارک پیغمبر صلے
اللہ علیہ وسلم کی سے صَرَفَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ پھیر دیا اللہ نے دلون انکے کو فہم قرآن سے یا قبول ایمان سے
یا سب نیکیون سے کہ یہہ کلام خبری ہے احتمال دعا کا رکھتا ہے یعنے پھرا دے اللہ دلون انکے کو سب نیکیون سے
بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا یَفْقَهُوْنَ بسبب اسکے کہ وہ ایک قوم ہین کہ نہین سمجھتے حق کو لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ
تحقیق آیا ہے ای آدمیو تمھارے پاس پیغمبر ساتھہ حکم الٰہی کے جنس تمھاری مین سے یعنے بشر تو کہ بسبب جنسیت کے
مخالطت کرو اور فائدہ اٹھاؤ یا آیا ہے ای اعرابو تمھارے پاس پیغمبر متکلم تمھاری لغت پر یا قبیلے تمھارے
سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ کوئی قبیلہ نتھا عرب مین مگر حضرت کی قرابت اُس سے تھی اور قرأت شاذ
فی انفَسکم زبر سے بھی ہے یعنے نفیس تر اور شریف تر تم مین سے نسب اور حسب مین عَزِیْزٌ عَلَیْهِ مَا عَنِتُّمْ
شاق ہے اوپر اسکے یہہ کہ رنج مین پڑو تم بسبب اسکے اور بعضے عزیز پر وقف کرتے ہین اور صفت پیغمبر کی ٹھہراتے
ہین اور علیہ ما عنتم کی یہہ معنے کہتے ہین کہ اوپر اسکے ہے وہ کہ کرتے ہو تم گناہ سے یعنے تدارک اسکا دن قیامت
کے وہی کرینگے ساتھہ شفاعت کے بہت گناہ ہین بحساب رأفت کو اگرچہ اپنے یہہ شکر ہے کہ کر دیئے ہین
خدا نے ایسے شفیع روز حساب پیدا حَرِیْصٌ عَلَیْكُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ حرص کرنیوالا ہے پیغمبر اوپر
اسلام تمھارے کے ساتھہ مسلمانون کے شفقت کرنیوالا مہربان ہے سمجھ لیجئے کہ ایک وجہ فضل کی پیغمبر ہمارے
کے اوپر تمام انبیا کے یہہ بھی ہے کہ حق تعالی نے کسی نبی کو ساتھہ دو نامون اپنے کے مختص نہین فرمایا مگر آپ
کو کہ اپنی شانمین ارشاد کیا اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ اور حضرت کی شانمین فرمایا بالمؤمنین رؤف
رحیم فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِیَ اللّٰهُ پس اگر پھر جاوین منافق یاری اور مددگاری سے اور تخلف کرین فرمانبرداری
سے پس کہہ کفایت ہے مجھکو اللہ تمھارے شر سے بچاویگا اور تمپر مجھکو غالب فرماویگا لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ط
نہین کوئی مستحق عبادت کے مگر وہ عَلَیْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اوپر اسیکے توکل کیا مین نے
اور وہی ہے پروردگار عرش بڑے کا عرش کے معنی تخت کے ہین اور مراد اس سے ملک وسیع ہے یا وہی عرش
عظیم کہ قبلہ دعا اور مطاف ملائکہ ہے اور اسمین اشارہ ساتھہ کمال قدرت اور ضبط الٰہی کے ہے کہ وہ اللہ جو
عرش کو باوجود اس عظمت کے آٹھہ ہزار رکن رکھتا ہے اور روایت ہے کہ تین لاکھہ قاعدے ہین ہر قاعدے سے

ع

دوسرے تک تیس لاکھ برس کی راہ ہے قدرت کاملہ اپنی سے نگاہ رکھتا ہے مجھے شر منافقون سے کیون نہ نگاہ
رکھیگا کہ حافظ بندگان اور ناصر سرافگندگان وہی ہے نظم یاری اس سے چاہ یاری دہ ہے وہ التجا کر اس سے سب سے
بہ ہے وہ جسکی ہی رافت مددپروہ ہوا رنج وآفت سے دوجگ کے وہ چھٹا سورہ یونس مکی ہے مگر ایک آیت
ومنہم من یؤمن بہ ومنہم من لا یؤمن تا آخر ایکسو نو آیتین ہین کلمات یک ہزار آٹھ سو تیتیس ہین حروف پانچ ہزار پانچ سو
ستائیس ہین فواصل لمن ہین اور تطبیق اسکی ساتھ سورہ توبہ کے یہہ ہے کہ سورہ توبہ مذمت مین کافرون اور
منافقون کے تھی یہہ سورہ یونس ذکر توحید مین اور ردمقالہ کافرون مین اور حال ہلاک انکے مین ہے یا یہہ کہ
آخر سورت توبہ مین آیت لقد جاءکم رسول ذکر پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم مین تھی اول اس
سورت مین مذکور وحی کا آپ کے ہے واللہ اعلم بحقائق الامور کلہا

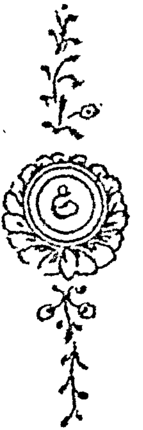
سورۃ یونس ع۹ مکیۃ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ وھی مائۃ وتسع آیۃ

الٓرٰ یہہ حروف مقطعہ اسرار قرآن ہین معانی انکی پنہان ہین مگر جس پر کہ اللہ کھولے بعضون نے کہا ہے
کہ الف انا کا لام اللہ کا را رحمن کی ہے یعنے انا اللہ الرحمن مین اللہ ہون بخشنے والا یا الرنام اس سورت
کا ہے اور خبر مبتداء محذوف کی ای ہذہ السورۃ الر یا یہہ حروف مقسم بہ ہین اور حرف قسم محذوف ہے
اور اشارہ جناب الہی سے طرف حبیب اپنے کے ہے کہ قسم ہے الف کی یعنے الاۓ میرے کی کہ تجھ پر ہین
ازل سے اور قسم ہے لام کی یعنے لطف میرے کی کہ ساتھ تیرے ہے بیچ وجود کے اور قسم ہے را کی یعنے رافت
میرے کی کہ تجھ پر ہے ابد تک اور جواب قسم کا محذوف ہے کہ ان ھذا الکتاب حق یا جواب قسم کا ان
ربکم اللہ الذی خلق السموات ہے اور درمیان مین جملہ معترضہ واقع ہے یا جواب قسم کا ساتھ ترک لام کے بطرق
شاذ یہہ ہے تِلۡکَ اٰیٰتُ الۡکِتٰبِ الۡحَکِیۡمِ یہہ سورت آیتین ہین قرآن حکمت والے کی یا محکم کی کہ اسمین اختلاف
اور تناقض نہین یا کوئی نسخ نکر سکیگا یا تغیر پر اسکے کوئی قدرت نہ پاویگا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ جب
حضرت پر نبوت آئی سردارون نے قریش کے انکار کیا اور کہنے لگے کہ عجب ہے کہ اللہ تعالی تمام عالم پر
آدمیون مین سے پیغمبر بھیجے اور انمین سے بھی یتیم کو ابو طالب کے اس شرافت سے مشرف کرے اللہ تعالے نے فرمایا
اَکَانَ لِلنَّاسِ عَجَبًا اَنۡ اَوۡحَیۡنَاۤ اِلٰی رَجُلٍ مِّنۡہُمۡ اَنۡ اَنۡذِرِ النَّاسَ کیا ہوا واسطے لوگون کے تعجب یہہ کہ وحی
بھیجی ہمنے طرف ایک مرد کے جنس انکی مین سے اوپر قبیلے انکے کہ ڈرا لوگون کو عذاب خدا سے سبب تعمیم کا یہہ ہے
کہ کوئی شخص ایسا نہین کہ جسمین کچھ برائی نہو الا ماشاء اللہ پس ڈرانا سب کے واسطے ہے پھر تخصیص کی بشارات
ساتھ مومنون کے کیونکہ کفار مین کوئی صفت ایسی نہین کہ موجب بشارت ہو اور فرمایا وَبَشِّرِ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا
اَنَّ لَہُمۡ قَدَمَ صِدۡقٍ عِنۡدَ رَبِّہِمۡ اور خوشخبری دے ان لوگون کو جو ایمان لائے ہین یہہ کہ واسطے انکے ہے



قدم راستی کا نزدیک پروردگار اُنکے کے یعنے ایمان اور طاعت یا سابقہ ازلی کہ اللہ نے وعدہ راست کیا ہے
نجات مومنون کا یا مقام صدق ہے کہ اُسمین زوال اور ملال نہین یا ایمان صادق ہے یا رضوان الٰہی
ہے یا دعائے ملائکہ ہے حق مومنین مین یا اعمال نیک ہین کہ پہلے بھیجے یا سلف صدق کہ برکت اُنکی
خلف کو پہنچتی ہے یا ولد صالح ہے کہ پہلے موا یا تقدیم اس امت کی ہے کہ حق تعالی نے کرامت کی ہے چنانچہ
پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے نحن الاخرون السابقون یا شفیع صدق کہ پیغمبر صلے اللہ
علیہ وسلم ہین عین المعانی مین ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے قدم صدق سے پوچھا فرمایا کہ یہی
شفاعتی ہو سلون الی ربکم سچ ہے کہ واسطے ہم گناہگارون تباہ کارون کے کوئی وسیلہ آمرزش کا برابر شفاعت
پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے نہین **بیت** نہ افتاد بین کر تو خطر اگنہ بڑے مین برے تو کیا ہے تو یقین
پیغمبر یہ کر کہ ہوگا شفیع وہان بچھ سے ہے بر خطا کا قَالَ الْكٰفِرُوْنَ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ مُّبِيْنٌ کہا کافرون نے
بعد آنے پیغمبر کے اور دیکھنے معجزات اُنکے کے تحقیق یہہ مرد البتہ جادوگر ہے ظاہر اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ يُدَبِّرُ الْاَمْرَ تحقیق
پروردگار تمھارا اللہ ہی جسنے پیدا کیا آسمانون کو اور زمین کو کہ بزرگترین اجسام عالم ہین ساتھ قدرت
بے قصور اور حکمت بے فتور کے بیچ چھ دن کے ایام دنیا سے پھر قرار پکڑا جیسا کہ اسکے لائق ہے اور ہمارے
فہم اور ادراک سے فائق ہے اوپر عرش کے کہ اعظم مخلوقات ہے تدبیر کرتا ہے کام کی تمام عالم کے موافق حکمت اپنی کے
مَا مِنْ شَفِيْعٍ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ اِذْنِهٖ نہین کوئی شفاعت کرنیوالا دن قیامت کے مگر پیچھے اذن دینے اسکے کے یعنے جسکو وہ
اذن دیگا شفاعت کا جسکے حق مین اُسکی وہ شفاعت کریگا یہہ کلام رد ہے شفاعت الہ باطلہ کا ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ
فَاعْبُدُوْهُ یہہ کہ اللہ موصوف بصفت خلق اور تدبیر اور استوی پروردگار تمھارا ہے پس عبادت کرو اسکی
اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ کیا پس نہین نصیحت پکڑتے تم یا نہین تفکر کرتے تم کہ مستحق عبادت کے وہی ہے نہ بت تمھارے
اِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا طرف اُسکی ہے بازگشت تمھاری سب کی ساتھ مرنے اور پھر اُٹھنے کے نہ طرف اور کے
پس تیار ہو واسطے جواب سوال اُسکے کے وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا وعدہ کیا ہے اللہ نے سچا اِنَّهٗ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ
يُعِيْدُهٗ تحقیق وہی پہلے بار کرتا ہے پیدایش پھر دوبارہ کریگا اسکو کہ مار کر جلاویگا لِيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا
الصّٰلِحٰتِ بِالْقِسْطِ تو کہ جزا دیوے اُن لوگون کو کہ ایمان لائے اور عمل کئے نیک ساتھ انصاف اپنے کے یا بدلا دے
انکو ساتھ عدل اُنکے کے یعنے رعایت عدل کی جو کی ہے اُنھون نے امور مین یا ایمان کیونکہ یہہ عدل قوی ہے اور اسکے
مقابل مین شرک ہے کہ ظلم عظیم ہے اور یہہ معنی اخیر کی اگلی آیت سے خوب چسپان ہین کہ مقابلے مین واقع ہے وَالَّذِيْنَ
كَفَرُوْا لَهُمْ شَرَابٌ مِّنْ حَمِيْمٍ وَّعَذَابٌ اَلِيْمٌۢ بِمَا كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ اور وہ لوگ کہ کافر ہوئے واسطے اُنکے پینا ہے آب گرم

دوزخ سے کہ دل و گردہ انکا جلاوے اور عذاب ہے دردناک بسبب اسکے کہ تھے وہ کفر کرتے ساتھ خدا اور رسول کے
هُوَ الَّذِي جَعَلَ الشَّمْسَ ضِيَاءً وَالْقَمَرَ نُورًا وہ ہے اللہ جسنے کیا سورج کو روشن اور چاند کو اجالا سمجھ
لیجئے کہ اگر روشن بالذات ہو تو ضیا ہے اور جو بالعرض ہو تو نور انوار میں ہے کہ حق تعالی نے اس آیت میں تنبیہ
فرمائی کہ آفتاب خود روشن ہے اور ماہتاب کی روشنی عارضی ہے جتنا مقابل شمس کے ہوتا ہے اتنا چمکتا ہے
وَقَدَّرَهُ مَنَازِلَ اور مقرر کیں واسطے ہر ایک کے چاند اور سورج سے منزلیں اوپر آسمان کے مقدار سیر انکے کے اور
اشہر یہہ ہے کہ مقرر کئیں واسطے چاند کے منزلیں لِتَعْلَمُوا عَدَدَ السِّنِينَ وَالْحِسَابَ تو کہ جانو تم گنتی برسوں کی
ذکر مہینوں کا اسواسطے نکیا کہ سال میں آگئے اور تو کہ جانو حساب وقتونکا معاملات میں مہینوں سے اور دنوں سے
مَا خَلَقَ اللَّهُ ذَٰلِكَ إِلَّا بِالْحَقِّ نہیں پیدا کیا اللہ نے انکو جو مذکور ہوئے مگر ساتھ حق کے نہ واسطے کھیل کے
یا بمعنی لام ہے یعنے واسطے بیان حق کے يُفَصِّلُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ مفصل بیان کرتا ہے اللہ اور بصیغہ متکلم
مع الغیر بھی قرات ہے یعنے مفصل بیان کرتے ہیں ہم نشانیوں کو اپنی قدرت کے واسطے اس قوم کے کہ جانتے ہیں یعنے
اندیشہ ان میں کرتے ہیں اور فائدہ اٹھاتے ہیں إِنَّ فِي اخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمَا خَلَقَ اللَّهُ فِي السَّمَاوَاتِ وَ
الْأَرْضِ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يَتَّقُونَ تحقیق بیچ آنے جانے رات کے اور دن کے یا اختلاف میں نور اور ظلمت انکے کے اور
بیچ اس چیز کے کہ پیدا کی اللہ نے آسمانوں میں اور زمین میں البتہ نشانیاں ہیں اوپر وجود صانع کے اور وحدت اسکی کے
اور علم اور قدرت اسکی کے واسطے اس قوم کے کہ ڈرتے ہیں کہ کیا پیش آوے اور قیامت میں کیا ہو کیونکہ ڈر اور
دہشت باعث ہوتا ہے انکو تفکر اور تدبر پر إِنَّ الَّذِينَ لَا يَرْجُونَ لِقَاءَنَا وَرَضُوا بِالْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَاطْمَأَنُّوا بِهَا
تحقیق جو لوگ کہ نہیں امید رکھتے دیدار ہمارے کی یعنے منکر ہیں آخرت کے کہ محل لقا ہے اور راضی ہوئے ساتھ زندگانی
دنیا کے اور آرام پکڑا ساتھ اسکے یعنے دنیائے فانی کی لذتوں میں خوش رہے نعیم جاودانی اور لذائذ جاودانی بھول گئے
یاد دنیا میں رہے اسطرح کہ گویا ہرگز یہاں سے جاوینگے نہیں اور یہہ نہ جانا کہ اجل ہر دم نقارہ کوچ کا بجاتی ہے نظم
یہہ اسکا سنتے ہی کوس رحلت نہ ہوئی ہے غم سے یہہ اپنی نوبت کہ عقل ہی ہاں رہی رفاقت نہ ہوش اپنا بجا رہا ہے
وَالَّذِينَ هُمْ عَنْ آيَاتِنَا غَافِلُونَ اور جو لوگ کہ وہ نشانیوں ہماری سے غافل ہیں أُولَٰئِكَ مَأْوَاهُمُ
النَّارُ بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ یہہ لوگ جگہہ انکی آگ ہے دوزخ کی بسبب اسکے کہ تھے کماتے کفر اور شرک اور
نفاق سے إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ يَهْدِيهِمْ رَبُّهُمْ بِإِيمَانِهِمْ تحقیق وہ لوگ جو ایمان لائے اور کام
کئے نیک راہ دکھاویگا انکو پروردگار انکا آخرت میں ساتھ نور ایمان انکے کے بہشت کی تَجْرِي مِنْ تَحْتِهِمُ الْأَنْهَارُ
فِي جَنَّاتِ النَّعِيمِ چلتی ہیں نیچے مکانوں انکے کے نہریں بیچ جنتوں با نعمت کے دَعْوَاهُمْ فِيهَا سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ
پکارنا بہشتیوں کا حق تعالی کو بیچ بہشت کے وقت طلب کرنے آرزو انکی کے یہہ ہے کہ پاکی ہے تجھکو یا اللہ اور یہہ ذکر



بہت تلذذ ہوگا نہ واسطے عبادت کے اور جب یہہ کلمہ کہینگے جو انکی خواہش ہوگی وہ ملیگی وَتَحِیَّتُهُمْ فِیْهَا سَلٰمٌ
اور دعا انکی اوپر ایکدیگر کے بیچ بہشت کے یا درود حق کی یا تحیت ملائکہ کی سلام ہے وَاٰخِرُ دَعْوٰىهُمْ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ
رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اور آخر پکار انکا یہہ ہے کہ سب تعریف واسطے اللہ کے ہے کہ پروردگار عالمون کا ہے لکھا ہے
کہ جب مومن بہشت مین داخل ہوکر انوار عظمت الہی مشاہدہ کرینگے حمد اور ثنا اسکی بجا لاوینگے اور فرشتے انکو سلام
کرکر جناب الہی کی طرف سے ساتھ طرح طرح کے کرامات اور علو مقامات کی بشارتین دینگے اور وہ اللہ تعالی کی
تعریف کرکر ختم کلام اسپر کرینگے کہ الحمد للہ رب العالمین اور لذت تسبیح تحمید کی انکو سب لذتون سے بہشت کے
خوشتر لگیگی لنظم ذکر نام اسکا کرے جی کو نہ کیونکر ملتذ دہیان مین جسکے کہ ہو رونق تا ہر ہر ملتذ ذوق تسبیح کا
اسکے بیچ الحاح یا جلدی جنسے دخل کیا ہو وہ بفضل اور بشکر ہو ملتذ عین المعانی مین ہے کہ ایک نے حرم محترم حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے سے قیدی کو کھول دیا وہ بھاگ گیا آپنے سنکر کھولنے والے پر نفرین کی یہہ آیت آئی وَلَوْ یُعَجِّلُ
اللّٰهُ لِلنَّاسِ الشَّرَّ اسْتِعْجَالَهُمْ بِالْخَیْرِ لَقُضِیَ اِلَیْهِمْ اَجَلُهُمْ اور اگر شتاب دیوے اللہ واسطے لوگون کے برائی
دعائے بد سے جیسا کہ جلدی مانگتے ہین یہہ بھلائی کو دعائے نیک سے البتہ پوری کی جاوے طرف انکے اجل انکی اور
ہلاک ہوجاوین یعنے جیسی دعائے خیر قبول ہوتی ہے ایسی دعائے بد بھی اگر قبول ہو تو جلد ہلاک ہو جاوین پیغمبر خدا صلے
اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ الہی مین تجھہ سے عہد کرتا ہون اسمین خلاف نہ کیجیو کہ مین بھی بشر ہون اگر کسی مسلمان کو
ایذا دون یا لعنت کرون یا مارون یا گالی دون تو وہ اسکے حق مین دعائے خیر ہو اور سبب پاک ہونے گناہ ہونکا
فرمائیو اور وسیلہ قرب اپنے کا دن قیامت کے اسکے کیجیو بعضے مفسرین نے لکھا ہے کہ کفار نزول عذاب مین
استعجال کرتے تھے یہہ آیت اتری کہ ہم عذاب مین جو یہہ مانگتے ہین جلدی نہین کرتے فَنَذَرُ الَّذِیْنَ لَا یَرْجُوْنَ
لِقَآءَنَا فِیْ طُغْیَانِهِمْ یَعْمَهُوْنَ پس چھوڑ دیتے ہین ہم ان لوگون کو کہ نہین امید رکھتے ملاقات ہماری کی یعنے
حشر پر ایمان نہین لاتے یا نہین ڈرتے ہم سے حشر کے دن بیچ سرکشی انکی کے تو کہ ضلالت مین سرگردان ہوتے
ہین وَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ الضُّرُّ دَعَانَا لِجَنْۢبِهٖۤ اَوْ قَاعِدًا اَوْ قَآئِمًا اور جب پہنچتی ہے آدمی کو برائی یعنے کافر کو
رنج اور سختی یا ولید بن مغیرہ کو یا عتبہ بن ربیعہ کو پکارتا ہے ہمکو اوپر کروٹ اپنی کے یعنے تکیے کے پہلو پر یا بیٹھے یا کھڑے
فائدہ تردید کا تعمیم دعا ہے سب احوال مین یا واسطے قسمون اور صنفون رنج کے ہے فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُ ضُرَّهٗ
مَرَّ كَاَنْ لَّمْ یَدْعُنَاۤ اِلٰى ضُرٍّ مَّسَّهٗ پس جب کھول دیتے ہین ہم اس سے رنج اسکا یعنے دور کرتے ہین سبب اخلاص
دعا اسکی کے چلا جاتا ہے اسی راہ کفر پر کہ تھا دعا کے مقام سے گذر جاتا ہے پھر دعا نہین کرتا گویا کہ نہین پکارا تھا
ہمکو طرف دفع کرنے رنج کے کہ لگا تھا اسکو كَذٰلِكَ زُیِّنَ لِلْمُسْرِفِیْنَ مَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ اسیطرح زینت دیا گیا ہے
واسطے حد سے نکل جانیوالونکے جو کچھہ کہ تھے وہ خلاف امر اور نہی کے کرتے وَلَقَدْ اَهْلَكْنَا الْقُرُوْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَمَّا ظَلَمُوْا اور تحقیق

ہلاک کیا ہمنے اہل قرنون کو پہلے تم سے اے مکے والو جب ظلم کیا انھون نے ساتھ جھٹھانے پیغمبرونکے
وَجَاءَتْهُمْ رُسُلُهُم بِالْبَيِّنَاتِ وَمَا كَانُوا لِيُؤْمِنُوا اور حال آنکہ آئے تھے پاس انکے پیغمبر انکے ساتھ دلیلون
روشن کے اور معجزون ظاہر کے اور نتھے وہ کہ ایمان لاوین اگر نہ مرتے اور زندہ رہتے فساد استعداد کے سبب
كَذَٰلِكَ نَجْزِي الْقَوْمَ الْمُجْرِمِينَ اسیطرح جیسی کہ جزا دی ہمنے انکو ساتھ ہلاک کرنے انکے کے سبب جھٹھانے
پیغمبرون کے جزا دینگے ہم گروہ مشرکون کو اہل مکہ سے کہ پیغمبر ہمارے کو جھٹھاتے ہین ثُمَّ جَعَلْنَاكُمْ خَلَائِفَ فِي
الْأَرْضِ مِن بَعْدِهِمْ لِنَنظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُونَ پھر کیا ہمنے تمکو اے مشرکو کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم تم مین مبعوث مین
جانشین پہلونکا بیچ زمین کے پیچھے اہل قرنونکے کہ ہلاک ہوے تو کہ دیکھین ہم عالم شہادت مین بعد اسکے کہ
کہ جانا ہے ہمنے عالم غیب مین کہ تم کیونکر عمل کرتے ہو اچھے اور برے تو کہ انکے موافق جزا دین تمکو نیک کی
نیک اور بد کی بد نظم جزا آئینہ تیرے فعل کا ہے جو تو کرتا ہے اسمین ہے ہویدا جو کام اچھے کئے تو ہین وہ ظاہر
جو فعل بد کئے تو ہین وہ پیدا حدیث مین ہے کہ بعض کفار قریش نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ ایسی
آیت لاؤ کہ جو سادات عرب کو عبادت لات اور عزی کی سے منع نکرے اور مذمت بتون کی جسمین نہو
۱۸ حق تعالی نے فرمایا کہ وَإِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ آيَاتُنَا بَيِّنَاتٍ قَالَ الَّذِينَ لَا يَرْجُونَ لِقَاءَنَا ائْتِ بِقُرْآنٍ غَيْرِ هَٰذَا أَوْ بَدِّلْهُ
اور جب پڑھی جاتی ہین اوپر مشرکان مکہ کے آیتین ہماری یعنے قرآن درانحال کہ واضح ہین کہتے ہین وہ لوگ کہ نہین
امید رکھتے ملاقات ہماری کی یا نہین ڈرتے وعید ہمارے سے پیغمبر کو لے آ قرآن سوا اسکے کہ ہم پر پڑھتا ہے تو یعنے
وہ کتاب کہ جسمین ذکر بعث اور حشر اور ثواب اور عقاب کا اور عیبونکا ہمارے بتون کے نہو یا بدل ڈال
قرآن کو یعنے آیت عذاب کی جگہہ آیت رحمت بنا اور غرض انکی اسسے یہہ تھی کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم متابعت
انکی خواہشون کی کرین اور وہ پھر انکو الزام دین اللہ تعالی نے فرمایا قُلْ مَا يَكُونُ لِي أَنْ أُبَدِّلَهُ مِن تِلْقَاءِ نَفْسِي
کہہ انکو کہ نہین لائق اور روا واسطے میرے یہہ کہ بدل ڈالوین قرآن کو طرف جی اپنے کے سے یا نہین ممکن اور قدرت
مجھکو کہ تغیر دون قرآن کو اپنی طرف سے اور زیادہ اور کم کر ڈالون إِنْ أَتَّبِعُ إِلَّا مَا يُوحَىٰ إِلَيَّ نہین پیروی کرتا ہون مین مگر
اس چیز کی کہ وحی کی گئی طرف میرے حق تعالی سے بن بڑھانے گھٹانے کے إِنِّي أَخَافُ إِنْ عَصَيْتُ رَبِّي
عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ تحقیق مین ڈرتا ہون اگر نافرمانی کرون پروردگار اپنے کی تبدیل قرآن مین عذاب دن بڑے
سے کہ قیامت ہے قُل لَّوْ شَاءَ اللَّهُ مَا تَلَوْتُهُ عَلَيْكُمْ وَلَا أَدْرَاكُم بِهِ کہو اگر چاہتا اللہ نہ پڑھتا مین اسکو جو مجھپر نازل
ہوا ہے اوپر تمھارے اور نہ جتاتا تم کو ساتھ اسکے یا نہ دانا کرتا تمکو اللہ ساتھ قرآن کے پس یہہ فضل اور رحمت اسکا ہے
کہ مجھکو حکم کیا ساتھ پڑھنے اسکے اور تمکو دانا کیا ساتھ سمجھنے اسکے کے فَقَدْ لَبِثْتُ فِيكُمْ عُمُرًا مِّن قَبْلِهِ پس تحقیق رہا تھا مین بیچ
تمھارے ایک عمر کہ مقدار اسکی چالیس برس تھی پہلے نزول قرآن سے یعنی اس مدت مین کہ نہین مبعوث تھا نہ مین قرآن پڑھتا تھا

نہ تم ساتھ اُسکے واتا تھے اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ کیا پس نہین سمجھتے اور نہین عقل کرتے کہ جو کوئی چالیس برس تم مین رہا اور نہ کسی
عالم کی صحبت کی اور نہ کچھ علم سیکھا ایسا کلام پڑھے کہ فصحاء عرب بلاغت اُسکی سے حیران ہون اور بلغائے ناظم
ادب فصاحت اُسکی سے سرگردان ہون البتہ استدلال کیا چاہے کہ ایسے شخص سے ایسا کلام سرزد ہونا خرق
عادت ہے پس قرآن شریف معجزہ رسالت ہے اور وسیلہ دلالت اور قرآن کلام الٰہی ہے کہ مجھ پر نازل ہوا کسی
بشر کی طاقت نہین کہ مثل اسکے بنا سکے اور مین تغیر و تبدیل اُسمین نہین کرسکتا محض افترا تمہارا ہے کہ کلام میرا
جانتے ہو فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰهِ کَذِبًا اَوْ کَذَّبَ بِاٰیٰتِهٖ پس کون شخص ہے ظالم تر اُس کسی سے کہ
باندھ لیوے اوپر اللہ کے جھوٹھ یا جھٹلاوے آیتون اسکی کو اور اُن سے کفر کرے اِنَّهٗ لَا یُفْلِحُ الْمُجْرِمُوْنَ تحقیق شان
یہہ ہے کہ نہین نجات پاوینگے گنہگار یعنے کفار وَیَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا یَضُرُّهُمْ وَلَا یَنْفَعُهُمْ اور
عبادت کرتے ہین سوا اللہ کے اُس چیز کی کہ نہین ضرر دیتی انکو اگر نہ عبادت کرین اسکی اور نہ نفع دیتی ہے انکو
اگر تمام عمر اسکی عبادت مین صرف کرین کیونکہ معبود انکے پتھر ہین وہ کیا نفع ضرر دے سکین اور حال انکہ معبود وہ چاہئے کہ
ثواب عقاب پر قادر ہو تو کہ بندے بامید نفع اور دفع ضرر اسکی عبادت کرین وَیَقُوْلُوْنَ هٰٓؤُلَآءِ شُفَعَآؤُنَا عِنْدَ اللّٰهِ اور کہتے
ہین وہ بت پرست یہہ بت شفاعت کرنیوالے ہین ہماری نزدیک اللہ کے یعنے دنیا مین جو ہمپر مشکل آتی ہے یہہ اللہ سے
کہکر آسان کرواتے ہین اور اگر فرضاً بعث اور حشر ہو جیسے مسلمانونکا اعتقاد ہے تو خدا سے سفارش کرکر عذاب سے
چھڑاوینگے قُلْ اَتُنَبِّئُوْنَ اللّٰهَ بِمَا لَا یَعْلَمُ فِی السَّمٰوٰتِ وَلَا فِی الْاَرْضِ کہہ کیا خبر دیتے ہو اللہ کو ساتھ اُس چیز کے
یعنے اسکے شریک کی کہ نہین جانتا بیچ آسمانون کے اور نہ بیچ زمین کے انتفا علم کا واسطے انتفا معلوم کے ہے
یعنے زمین و آسمان مین اسکا شریک ہی نہین سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰی عَمَّا یُشْرِکُوْنَ پاکی ہے اسکو اور بلندی اُس چیز سے
کہ شریک ٹھہراتے ہین وَمَا کَانَ النَّاسُ اِلَّآ اُمَّةً وَّاحِدَةً اور تھے لوگ مگر جماعت ایک متفق
دین اسلام پر زمانہ آدم علیہ السلام مین یا بعد طوفان نوح کے کہ کشتی والے ہی رہ گئے تھے یا متفق کفر پر زمان
بعث ابراہیم علیہ السلام مین فَاخْتَلَفُوْا پس اختلاف کیا پیغمبرون کے آنے کے سبب کہ بعضے ایمان لائے اور
بعضے کفر پر رہے یا عرب سب دین اسماعیلی پر تھے پھر عمرو بن لحی نے جو احکام جاہلیت کے اختراع کئے مختلف
ہوگئے وَلَوْلَا کَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّکَ اور اگر نہوتی ایک بات کہ پہلے ہوگئی پروردگار تیرے سے یعنے حکم ازلی
واقع ہے تاخیر مین اُس عذاب کے کہ جھوٹے سچے مین فرق کر دے جو یہہ نہوتا لَقُضِیَ بَیْنَهُمْ فِیْمَا فِیْهِ یَخْتَلِفُوْنَ
البتہ حکم کیا جاتا درمیان اُنکے بیچ اُس چیز کے کہ بیچ اسکے اختلاف کرتے تھے یعنے عذاب آتا مبطل کو ہلاک
کرتا اور محق کو بچاتا وَیَقُوْلُوْنَ لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَیْهِ اٰیَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ اور کہتے ہین مشرکان مکہ کیون نہین اتاری
گئی اوپر محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے نشانی یعنے معجزہ پروردگار اسکے سے اُن معجزون مین سے جو ہم طلب



نے ہین کہ مکے مین نہرین بہنے لگین یا باغات ہوجاوین یا آسمان ٹوٹ پڑے یا فرشتے ظاہر گواہی رسالت
دین یا خانہ زرین مین تو بیٹھے یا آسمان پر چڑھ جاوے سمجھ لیجئے کہ یہہ سب سورہ بنی اسرائیل مین مذکور
ہے ویقولون لن نؤمن لک حتی تفجر لنا من الارض ینبوعا الخ فقل انما الغیب للہ فانتظروا پس کہہ جواب ہین انکے
سوالکے نہین کہ علم غیب واسطے اللہ کے ہے شاید کہ تمھارے طلب کے موافق معجزے آنے مین کچھہ
فساد ہو کہ باز رکھے آیات کو نزول سے پس تم منتظر رہو اپنے خواہش کے موافق معجزہ اترنے کے انی معکم
من المنتظرین تحقیق مین بھی ساتھ تمھارے انتظار کرنیوالون سے ہون تو کہ دیکھون کہ عذاب تمپر آتا ہے یا
معجزہ مطلوب تمھارا ظاہر ہوتا ہے واذا اذقنا الناس رحمۃ من بعد ضراء مستھم اذا لھم مکر فی آیاتنا
اور جسوقت چکھاتے ہین ہم لوگو کو یعنے مکے والون کو رحمت یعنے صحت پیچھے بیماری کے کہ لگی ہو انکو یا فراخی بعد تنگی
اور قحط کے ناگہان انکو مکر ہوتا ہے بیچ نشانیون ہماری کے یعنے اونپر طعن کرتے ہین اور پیغمبر کے حق مین مکر کرتے
ہین لکھا ہے کہ مکے والے سات برس بلائے قحط مین مبتلا رہے جب رحمت الٰہی نے دفع اسکا کیا کلام حق
کو جھٹلانے لگے پیغمبر پر مکر لانے لگے جناب الٰہی سے حکم ہوا کہ قل اللہ اسرع مکرا کہہ اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم
کہ اللہ تعالی ہے جلد تر دینے والا جزا مکر کی تمھارے تکو ان رسلنا یکتبون ما تمکرون تحقیق بھیجے گئے ہمارے
یعنے ملائکہ حفظہ لکھتے ہین جو کچھہ مکر کرتے ہو تم جب فرشتون سے ہمارے تمھاری تدبیر خفی مخفی نہین تو ہم سے کب مخفی ہوگی
ھو الذی یسیرکم فی البر والبحر وہی اللہ جو چلاتا ہے تمکو بیچ خشکی کے جانورون پر اور بیچ تری کے کشتیون پر
حتی اذا کنتم فی الفلک یہان تک کہ جب ہوتے ہو تم بیچ کشتی کے وجرین بہم بریح طیبۃ اور چلتی
ہین کشتیان ساتھ ان لوگون کے جو انمین بیٹھے ہین ساتھ باد اچھے موافق کے وفرحوا بہا جاءتہا ریح
عاصف وجاءہم الموج من کل مکان اور خوش ہوتے ہین وہ ساتھ اس باد کے ناگاہ آجاتی ہے ان کشتیون پر
باد تند اور آجاتی ہے اونپر موج دریا کی ہر مکان سے یعنے آگے پیچھے ادھر ادھر سے وظنوا انہم احیط بہم
دعوا اللہ مخلصین لہ الدین اور تحقیق جانتے ہین یہہ کہ اونسے گھیر کیا انکو چارون طرف سے پکارتے ہین اللہ کو
واسطے دفع ہونے اس بلا کے درالحال کہ خالص کرنیوالے ہین واسطے خدا کے عبادت اور کہتے ہین لئن انجیتنا
من ھذہ لنکونن من الشاکرین اگر نجات دیگا تو ہمکو اس بلا سے البتہ ہوینگے ہم شکر کرنیوالون سے نعمت
نجات پر فلما انجاہم اذا ہم یبغون فی الارض بغیر الحق پس جب نجات دی انکو اس بلا سے کہ ڈالے
تھے جس سے ناگہان وہ سرکشی کرتے ہین بیچ زمین کے اور وہی کام کرتے ہین جو پہلے کرتے تھے شرک اور فساد
بغیر حق کے یہہ تاکید ہے یا ایہا الناس انما بغیکم علی انفسکم متاع الحیوۃ الدنیا اے لوگو سوا اسکے نہین کہ
سرکشی تمھاری اوپر جانون تمھاری کے ہے یعنے وبال اسکا تمھین پر پڑتا ہے لیلو فائدہ لینا گر زندگانی دنیا کا یہہ

متاع منصوب ہے اور مصدر فعل محذوف کا ہے چنانچہ قرات حفص کی ہے اور مرفوع بھی قرات آئی ہے
کہ بغیکم علی انفسکم مبتدا ہے اور متاع الحیوۃ الدنیا خبر یعنے سرکشی تمھاری برخورداری زندگانی دنیا ہے
کہ کئی دنکی منفعت ناپائدار ہے لذت اسکی جلد جاویگی اور عقوبت اسکی باقی رہیگی نظم دنیائے بے ثبات سے زنہار
حذر کرو اپنے یہہ مت ستم کرو اللہ کا ڈر کرو ایک شب کا جاؤ جو چلہ ہے پھر نہ یہہ نہ تم دیکھو تم اس سرائے مین مت
اپنا گھر کرو ثُمَّ اِلَيْنَا مَرْجِعُكُمْ فَنُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ پھر طرف ہمارے ہے بازگشت تمھاری
قیامت کو پس خبر دینگے ہم تمکو ساتھ اس چیز کے کہ تھے تم کرتے اور مناسب اسکے جزا دینگے اِنَّمَا مَثَلُ
الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَآءٍ اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ مِمَّا يَاْكُلُ النَّاسُ وَالْاَنْعَامُ
اسکے نہین کہ مثال زندگانی دنیا کی جلد جانے مین مانند پانی کے ہے کہ اتارا ہمنے اسکو آسمان سے یا ابر سے پس مل
گئی ساتھ اسکے روئیدگی زمین کی اس چیز سے کہ کہاتے ہین لوگ جیسے اناج اور میوے اور چارپائے جیسے گھاس
اور سلین حَتّٰٓى اِذَآ اَخَذَتِ الْاَرْضُ زُخْرُفَهَا وَازَّيَّنَتْ وَظَنَّ اَهْلُهَآ اَنَّهُمْ قٰدِرُوْنَ عَلَيْهَآ یہانتک
کہ جب پکڑلی ہے زمین بناؤ اپنا یعنے سرسبز ہوئی ہے اور زینت پکڑلی ہے گوناگون بوٹون سے اور رنگارنگ
پھولون سے اور جانتے ہین اہل اس زمین کے یہہ کہ قادر ہین اوپر کاٹنے اور لوٹنے اسکے کے اَتٰىهَآ اَمْرُنَا لَيْلًا اَوْ
نَهَارًا فَجَعَلْنٰهَا حَصِيْدًا كَاَنْ لَّمْ تَغْنَ بِالْاَمْسِ ناگہان آتا ہے اس زمین پر حکم ہمارا ساتھ خرابی کے
رات کو یا دن کو پس کر دیتے ہین ہم اسکو کٹی ہوئی گویا کہ نہ بسی تھی کل کو كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ
يَّتَفَكَّرُوْنَ جیسی اس تمثیل مین تفصیل کی اسیطرح مفصل بیان کرتے ہین ہم نشانیان قدرت اپنے کی واسطے
اس قوم کے کہ دھیان کرتے ہین سمجھ لیجیے کہ پانی روح ہے کہ آسمان سے اترے اور بدن مین ملکر قوت پکڑے
پھر کام کئے انسانی اور حیوانی جب ہر بہر پورا ہوا اور اسکے متعلقون کو اسپر بھروسا ہوا ایکایک حکم ہمارا پہنچا کہ
مرگ ہے جیسی کھیتی پککر زرد ہو کر کٹے یا کوئی فوج کچی کو آکر کاٹ لے ایسی ہی موت ناگہان آتی ہے اور کیا کیا حسرت
دکھاتی ہے بیت نکر راحت غرور زندگانی کہ دم بھر کا ہے کل دنیائے فانی بعضون نے کہا ہے کہ یہہ
مثال دنیائے ناپائدار کی ہے کہ پہلے اقبال پیچھے ادبار رکھتی ہے جیسی کھیتی پہلی تر و تازہ ہوتی ہے پھر خشک
بے رونق ایسی ہے ابتدا دنیا کی دولت اور نعمت ہے اور انتہا حسرت اور ندامت نظم چھوڑ دنیا کو کہ ہے
جون سراب ہے نمایش ظاہری باطن خراب گرچہ خوش آتا ہے تجھکو اسکا مال لیک آخر اس سے کہ ہے
بد مال خوب ہے اول یہہ اور آخر ہے زشت بعد سبزی زرد ہو جاتی ہے کشت تازہ و تر پہلے پھر خشک
زبون جون زراعت ہے دلا دنیائے دون بعضون نے کہا ہے کہ تمثیل آب باران کی ساتھ مال جہان کے
ہے کہ تدبیر سے لوگون کے نہین برستا بلکہ امر الہی سے آتا ہے ایسے ہی مال کوشش سے نہین ہاتھ لگتا ہے جو پایا ہے

اسکو بحکم ربانی اور تقدیر یزدانی سے پایا ہے **بیت** رافت تجھے ملتا نہین زر تیرے ہنر سے کب چرخ سے
باران تیری تدبیر سے برسے　اور آب باران جبتک جاری ہے پاک ہے لیکن جو ایک جگہہ ٹھہر جائے
اور اوصاف ثلثہ اُسکے متغیر ہو جاوین پلید ہے ایسے ہی مال دنیا مین جبتک خیرات ہو جاری ہے مقبول
ہے جبدم بند ہو گیا صدقات سے مردود ہے **نظم** مال دنیا جیسے ہے آب روان فیض پاتے اُس سے ہین اہل
جہان بند جبدم ہو گیا پھر گندہ ہے بندست کر مال کو گر بندہ ہے　اور آب باران جو بقدر حاجت برسے تو
سبب آبادی کا ہے اور جو زیادہ ہوا موجب خرابی کا ہے ایسے ہی مال جو بمقدار احتیاج ملے تو فائدہ قدر ہے
اور جو زیادہ ملا کہ خزانے جمع ہو گئے باعث ارتکاب معاصی کا اور تفاخر کا ہوتا ہے ان الانسان لیطغی ان راٰہ
استغنی **بیت** کثرت مال ہے خرابی دین وہ نرکھہ جسکی احتیاج نہین اور آب باران اگر درخت گل کو پہچے طراوت اور لطافت اُسکی زیادہ کرے
اور جو نخل خار کو لگے حدت اور شوکت اُسکی بڑھاوے ایسے ہی مال دنیا بھی جو مرد صالح کو ملے صلاحیت
بڑھاوے اور ذکر مفسد کے ہاتھہ لگے فساد زیادہ کرے **نظم** محک امتحان ہے یہہ مال نیک و بد
کھول دیتا ہے فی الحال جو کرے خرچ ہی بجائے نیک ہے وہ نیک اور ہے اُسکی رلئے بھی نیک
اور کھوتا ہے مقام بد مین ہی جو فہم بد اُسکا اور بد ہے وہ　اور آب باران جو زمین پر برستا ہے تو ایک جا نہین ٹھہرتا
ادھر اُدھر بہنے لگتا ہے ایسے ہی مال دُنیا بھی ایک کے ہاتھہ مین نہین رہتا کبھی کسی کے پاس کبھی کسیکے جاتا ہے
بیت گل دنیا کہ ای رافت وفا کے بو سے خالی ہے نہین کچھہ کام اُسکا مثال نقش خالی ہے سمجھہ لیجے
کہ اللہ تعالی دیتی بندون کو طرف دنیا کے کہ محل آفات ہے نہین بلاتا بلکہ طرف منزل سلامتی کے دعوت
کرتا ہے وَاللّٰہُ یَدْعُوْا اِلٰی دَارِ السَّلَامِ اور اللہ پکارتا ہے بندون اپنے کو طرف گھر سلامتی کے کہ بہشت ہے
جنے طرف ایسے اعمال کئے کہ موجب دخول بہشت ہین اور بہشت کو دار السلام اسواسطے کہا کہ وہان فرشتے
بہشتیون کو یا بہشتی آپسمین ایکدوسرے کو سلام کرینگے یا سلام نام اللہ کا ہے اور اضافت بہشت کی طرف
اسکے واسطے تعظیم کے ہے جیسے اظہر ابلیتی بین فصول مین ہے کہ اللہ تعالی بندون کو بلاتا ہے اُس گھر
سے کہ جسکا اول بکا اوسط عنا آخر فنا ہے طرف اُس گھر کے جسکا مبداء عطا اور میانہ رضا اور منتہی لقا ہے اور بلانا
سب کو ہے طرف جنت کے وَیَھْدِیْ مَنْ یَّشَاءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ اور راہ دکھاتا ہے جسے چاہے طرف راہ سیدھی
کے کہ دار السلام کو گئی ہے اور وہ اسلام ہے یا طریق سنت سمجھہ لیجئے کہ دعوت عام ہے بدلالت حضرت رسالت
پناہی اور ہدایت خاص ہے والبتہ بتوفیق الہی **بیت** رافت بلاتے سبکو ہے وہ دیکھئے وہ لے وہان پہنچ قبول
بتھلائے کسکو ہے لِلَّذِیْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰی وَزِیَادَۃٌ واسطے اُن لوگونکے کہ نیکی کرتے مین یعنی ایمان لاتے ہین جزا
نیک ہے یعنی بہشت اور زیادتی جزا کے ساتھہ فضل کے لکھا ہے کہ جسنے جزاے حسنہ ہے ایک کی عوض ایک اور

زیادتی ایک کی دس زیادہ یا جسنے مغفرت ہی اور زیادہ رضائے رب العزت مدارک مین ہی کہ زیادت
محبت ہی کہ دلون مین بندون کے دی ہی یا جو کچھ دنیا مین عطا کی اور آخرت مین اُنکا حساب نہ لے اور بعضے
کہتے ہین کہ زیادت سحاب ہی کہ بہشتیون کے سر پر آئیگا اور بموافق خواہش اُنکے ہر چیز برسائیگا اور جمہور محققون
کے نزدیک زیادت لقائے مولی ہی کہ سب سے اولی ہی اہل بہشت کو بمحض کرم اُس سے مشرف فرمائیگا
سچ ہی کہ **بیت** نعمت ہین لقائے دلدار سے زیادہ دار البقا مین کیا ہی دیدار سے زیادہ وَلَا یَرْهَقُ
وُجُوْهَهُمْ قَتَرٌ وَّلَا ذِلَّةٌ اور نہ ڈھانکیگی منہہ بہشتیون کے کو سیاہی اور نہ ذلت یعنے اُنکے چہرون پر اثر ذلت
اور خواری کا نہوگا اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ یہہ لوگ نیک کار رہنے والے بہشت کے ہین هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ
وے بیچ بہشت کے ہمیشہ رہنے والے ہین **بیت** نہ نعمت پہ آویگا اُنکے زوال نہ دولت کو ہوویگا وہان انتقال
بخلاف اِس دنیا کے متاع غرور کے کہ زوال اور فنا ضرور ہی وَالَّذِيْنَ كَسَبُوا السَّيِّاٰتِ جَزَآءُ سَيِّئَةٍۭ بِمِثْلِهَا
وَتَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ اور جن لوگون نے کہ کمائین برائیان مانند شرک اور کفر اور نفاق کے بدلا برائیگا مانند برائی کے
ہی کہ کسب کی ہی نہ زیادہ اُسپر اور ڈھانکیگی اُنکو ذلت یعنے آثار مذلت کے اُنپر ظاہر ہونگے مَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ
مِنْ عَاصِمٍ نہین واسطے اُنکے عذاب خدا سے کوئی بچانیوالا كَاَنَّمَاۤ اُغْشِيَتْ وُجُوْهُهُمْ قِطَعًا مِّنَ الَّيْلِ مُظْلِمًا
گویا کہ اوڑھائے گئے ہین منہہ اُنکے ٹکڑے رات اندھیری کے سے یعنے غم اور اندوہ سے مانند شب تیرہ منہہ اُنکے
ہوئے کالے اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ یہہ لوگ رہنے والے آگ کے ہین هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ وے بیچ اُسکے
ہمیشہ رہنے والے ہین **بیت** چھوٹینگے اور نہ نکلینگے ہرگز عذاب سے دوزخ مین وہ مدام جلینگے کباب سے وَيَوْمَ
نَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ثُمَّ نَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا مَكَانَكُمْ اَنْتُمْ وَشُرَكَآؤُكُمْ اور جس دن کہ اکٹھا کرینگے ہم اُن سب کو
پھر کہینگے ہم واسطے اُن لوگون کے کہ شریک لاتے تھے کھڑے رہو جگہہ اپنی پر تم اور شریک تمھارے جو تمنے سوا ہمارے
پوجے ہین بت لو کہ دیکھو کہ ہم کیا کرتے ہین تم سے فَزَيَّلْنَا بَيْنَهُمْ پس جدا کرینگے ہم درمیان کافرون اور
بتون اُنکے کے اور پوچھینگے ہم کافرون سے کہ کیون بتون کی عبادت کرتے تھے وہ کہینگے کہ انھون نے ہمکو اپنی عبادت کا
امر کیا تھا وَقَالَ شُرَكَآؤُهُمْ مَّا كُنْتُمْ اِيَّانَا تَعْبُدُوْنَ اور کہینگے شریک اُنکے یعنے بت ہمارے حکم سے گویا ہو
تھے تم ہمکو عبادت کرتے بلکہ اپنے ہوا کی پرستش کرتے تھے افرایت من اتخذ الٰہہ ہواہ کافر کہینگے
غلط ہی تمہین نے ہمکو اپنی پرستش کا حکم کیا تھا تب کہینگے فَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًاۢ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اِنْ كُنَّا عَنْ
عِبَادَتِكُمْ لَغٰفِلِيْنَ پس کفایت ہی اللہ شاہد درمیان ہمارے اور درمیان تمھارے تحقیق تھے ہم پرستش تمھاری سے
غافل کیونکہ نہ دیکھتے تھے ہم نہ سنتے تھے نہ عقل اور فہم رکھتے تھے هُنَالِكَ تَبْلُوْا كُلُّ نَفْسٍ مَّاۤ اَسْلَفَتْ وَرُدُّوْۤا
اِلَى اللّٰهِ مَوْلٰىهُمُ الْحَقِّ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ اُس مقام پر ہوویگا ہر ایک

نصف

ع

جی کو بدلا اس عمل کا جو پہلے کیا تھا یعنی نفع اور ضرر اپنے اعمال کا دیکھینگے اور پھیرے جاوینگے سب جی طرف
اللہ کے یعنے طرف ثواب اور عقاب خدا کے کہ مولی انکا برحق ہے اور کھویا جاویگا انسے جو کچھ کہ تھے باندھ
لیتے شفاعت بتون کی سے اور حال انکہ بت انسے بیزار ہونگے قُلْ مَنْ يَرْزُقُكُمْ مِنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ کہہ
کہ کون شخص رزق دیتا ہے تمکو آسمان سے اور زمین سے مینہہ برسا کر اور گیاہ اگا کر اَمَّنْ يَمْلِكُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ
یا کون شخص ہے کہ مالک ہے کانونکا اور آنکھونکا یعنے کسکو قدرت ہے کہ کان آنکھ بناوے اور آفتون سے بچاوے
وَمَنْ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ اور کون نکالتا ہے زندگی کو کہ حیوانات اور نباتات ہین
مردے سے کہ نطفہ اور دانہ ہے اور کون نکالتا ہے مردے کو کہ نطفہ اور دانہ ہے زندے سے کہ حیوانات اور
نباتات ہین وَمَنْ يُدَبِّرُ الْأَمْرَ اور کون تدبیر کرتا ہے کام کی تمام عالم کے یہہ تعمیم بعد تخصیص ہے اور جو آپ یہہ
سوال کریگا تو لوگ کافر بجہت کمال وضوح اور ظہور کے عناد اور مکابرہ نہین کر سکینگے فَسَيَقُولُونَ اللَّهُ پس البتہ
کہینگے جواب مین کہ یہہ سب کچھ کرتا ہے اللہ اور جو یہہ اقرار بڑی حجت ہے واسطے باطل کرنے طریق انکے کے کہ
بتون کو پوجتے ہین فَقُلْ أَفَلَا تَتَّقُونَ پس کہہ اے حبیب میرے انکو کہ بعد اس اقرار کے آیا پس نہین ڈرتے عذاب
ایسے خدا کے کیون بتون کو شریک کرتے ہو فَذَٰلِكُمُ اللَّهُ رَبُّكُمُ الْحَقُّ پس یہی ہے جسمین کہ ایسی صفتین ہین
اللہ پروردگار تمھارا بے شک بے شبہہ فَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ إِلَّا الضَّلَالُ پس کیا ہے پیچھے حق کے مگر گمراہی فَأَنَّىٰ
تُصْرَفُونَ پس کہان سے پھیرے جاتے ہو حق سے طرف باطل کے اور توحید سے طرف شرک کے كَذَٰلِكَ حَقَّتْ
كَلِمَتُ رَبِّكَ عَلَى الَّذِينَ فَسَقُوا أَنَّهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ اسیطرح جیسکہ ربوبیت حق کو سزاوار ہے ثابت ہو حکم
پروردگار تیرے کا یعنے عذاب خدا کا اوپر ان لوگون کے کہ فاسق ہوے یعنے دائرہ اصلاح سے نکل کر کفر پر قائم ہوے
کہ او نہین ایمان لاوینگے قُلْ هَلْ مِنْ شُرَكَائِكُمْ مَنْ يَبْدَأُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ کہہ کیا ہے شریکون تمھارے مین سے یعنے بتون مین سے
کہ اللہ کا شریک ٹھہرا کر پوجتے ہو وہ شخص کہ پہلے بار کرے پیدائش پھر دوبار کرے اسکو یعنے جلاوے بعد موت
کے اور جو کفار پہلے بار کے پیدا کرنیکا اقرار کرتے تھے اور اعادے کا انکار حق تعالی نے فرمایا قُلِ اللَّهُ يَبْدَأُ الْخَلْقَ
ثُمَّ يُعِيدُهُ فَأَنَّىٰ تُؤْفَكُونَ کہہ اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کہ اللہ ہی پہلے بار کرتا پیدائش پھر دوبارہ
کرتا ہے اسکو پس کہان سے پلٹائے جاتے ہو راہ سیدھی سے قُلْ هَلْ مِنْ شُرَكَائِكُمْ مَنْ يَهْدِي إِلَى الْحَقِّ کہہ کیا ہے
شریکون تمھارے مین سے وہ شخص کہ راہ دکھاوے پیغمبر اور کتابین بھیج کر اور دلائل قدرت اپنی کے قائم کر کر طرف حق
کے کہ دین اسلام ہے قُلِ اللَّهُ يَهْدِي لِلْحَقِّ کہہ اللہ راہ دکھاتا ہے طرف حق کے أَفَمَنْ يَهْدِي إِلَى الْحَقِّ
أَحَقُّ أَنْ يُتَّبَعَ أَمَّنْ لَا يَهِدِّي إِلَّا أَنْ يُهْدَىٰ کیا پس وہ شخص کہ راہ دکھاتا ہے طرف حق کے سزاوار تر ہے
اتباعت کا کہ پیروی کیا جاوے یا وہ شخص کہ آپ ہی راہ نہین پاتا مگر یہہ کہ راہ بتایا جاوے تفسیر زاہدی مین ہے کہ بت پرست

بتون کو چار پاؤن پر باندھکر جا بجا پھرتے تھے پس حق تعالی نے فرمایا کہ برابر ہے وہ کہ تمکو راہ دکھاوے یا تم
اسکو راہ دکھاؤ فَمَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ پس کیا ہے تمکو کہ کیونکر حکم کرتے ہو کہ برابر کرتے ہو اُس شخص کو کہ طرف اسکے محتاج
ہو ساتھہ اُس شخص کے کہ وہ محتاج ہے اور قادر اور عاجز کو یکسان جانتے ہو نظم عز و قدرت کہ دونون ہین ضدین
دیکھہ یکسان نہ انکو نور العین یہہ کہان وہ کہان بڑا ہے فرق اسمین اُسمین ہے بعد و غرب و شرق
عز مخلوق سے ہے والسنا اور قدرت بخالق دوسرا خلق عاجز ہے اور وہ قادر ہے تشبیہ کیا ہے یہہ بات
ظاہر ہے وَمَا يَتَّبِعُ أَكْثَرُهُمْ إِلَّا ظَنًّا اور نہین پیروی کرتے اکثر کافرون کے معتقدات اپنے مین مگر گمان سے کہ خیالات
واہیہ مین اپنے ٹھہرا رکھا ہے جیسے قیاس غائب کا شاہد پر اور مخلوق کا خالق پر اِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِي مِنَ الْحَقِّ شَيْئًا
تحقیق گمان نہین کفایت کرتا علم اور اعتقاد حق مین کچھہ یعنے گمان قایم مقام یقین کے نہین ہو سکتا لکھا ہے کہ کافرونکا گمان
تھا کہ بت انکی شفاعت کرینگے سو حق تعالی نے فرمایا کہ گمان انکا سود نکریگا اور باز نہ رکھیگا عذاب حق سے کچھہ زرا
اِنَّ اللّٰهَ عَلِيمٌ بِمَا يَفْعَلُونَ تحقیق اللہ جانتا ہے ساتھہ اُس چیز کے کہ وہ کرتے ہین متابعت گمان سے اور اعراض حجت
اور برہان سے وَمَا كَانَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ اَنْ يُّفْتَرٰى مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اور نہین ہے یہہ قرآن باوجود دلائل اعجاز
کے یہہ کہ باندھہ لیا جاوے اور کہا جاوے کسی سے سوا خدا کے یعنے کسی بشر کی طاقت نہین ہے کہ قرآن بنا لے وَلٰكِنْ
تَصْدِيْقَ الَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ ولیکن خدا نے بھیجا ہے اسکو واسطے سچا کرنے اُس چیز کے کہ پہلے اُس سے ہے کتب منزلہ
سے یعنے باوجود اعجاز کے گواہ پہلے کتابونکا بھی ہے وَتَفْصِيْلَ الْكِتٰبِ لَا رَيْبَ فِيْهِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ اور واسطے
بیان کرنے اُس چیز کے کہ لکھی گئی ہے امر اور نہی سے نہین کچھہ شک بیچ اسکے کیونکہ اترا ہے پروردگار عالمونکی
طرف سے لیکن کافر اسپر ایمان نہین لاتے اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ بلکہ کہتے ہین کہ باندھہ لیا ہے اِس کلام کو
محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی طرف سے قُلْ فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّثْلِهٖ کہہ کہ اگر مین ایسا کلام بن سکتا ہے تو پس لے
آؤ بنا کر ایک سورت مانند اسکے فصاحت بلاغت مین کیونکہ تم نظم بلیغ اور نثر فصیح مین مشہور زمانہ ہو اور جو تم سے
نہین بن سکے تو مدد چاہو وَادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ اور پکارو جنکو پکار سکو تم سوا اللہ کے
اگر ہو تم سچے کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی طرف سے بنا لیا ہے اور اُس سے ہوا بَلْ كَذَّبُوْا بِمَا لَمْ يُحِيْطُوْا
بِعِلْمِهٖ وَلَمَّا يَاْتِهِمْ تَاْوِيْلُهٗ کافر جھوٹے تھے ایک سورت نہ بنا سکے بلکہ جھٹلایا اُس چیز کو کہ نہین گھیرا علم
اُنکے کو یعنے خوبی آیتون کی سمجھی نہین اور انکار کرنے لگے اور نہین آئی اُنکے پاس تحقیق اُسکی یعنے نہین کھلی
اُنپر معنے اور حقیقت قرآن کی یا تکذیب کی اُس چیز کے کہ نہین جانتے تھے بیچ قرآن کے ذکر لغت اور حشر اور وعید اور عقوبت کے سے
اور نہین آئی انکے پاس وہ چیز کہ عذاب سے وعدہ کیا تھا اور بےقرار آویگی اور پھر ندامت کچھہ کارگر نہوگی میت جبکہ ہو جائیگا جو
ہوتا ہے پھر ندامت تمام آویگی كَذٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الظّٰلِمِيْنَ م جیسے کہ

جھٹھلاتے ہین تیرے زمانیکے کافر اسیطرح جھٹھلایا تھا اپنے پیغمبرونکو اُن لوگون نے کہ پہلے تھے اُنسے پس دیکھ
کیونکر ہوا انجام کار ستمگارون تکذیبون کا اور یہہ بھی اُنہین کی طرح عذاب دیئے جاوینگے اس آیت مین تسلی حضرت
کی ہے اور تہدید اہل ضلالت کی وَمِنْهُم مَّن يُؤْمِنُ بِهِ اور بعضے اُنہین سے کہ جھٹھلاتے ہین وہ شخص ہین کہ ایمان
لائے ہین ساتھ قرآن کے دلمین کہ حق ہے لیکن عناد سے ظاہر نہین کرتے وَمِنْهُم مَّن لَّا يُؤْمِنُ بِهِ اور
بعضے اُنہین سے وہ ہین کہ نہین ایمان لائے ساتھ قرآن کے جہل اور نادانی سے وَرَبُّكَ أَعْلَمُ بِالْمُفْسِدِينَ



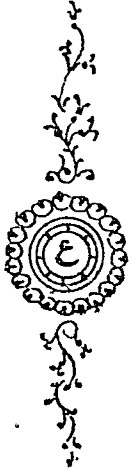
اور پروردگار تیرا خوب جانتا ہے مفسدون اور معاندون کو اور بعضون نے یہہ معنی کہی ہین کہ بعضے قوم مین سے
تیرے ایمان لاوینگے ساتھ قرآن کے اور بعضے اُنہین سے نہین ایمان لاوینگے ساتھ قرآن کے اور کفر پر رہینگے
وَإِن كَذَّبُوكَ اور اگر جھٹھلاوین تجھکو یہانتک کہ تو نا اُمید ہو جاوے اُنکے ایمان لانے سے تو غم مت کھا فَقُل لِّي
عَمَلِي وَلَكُمْ عَمَلُكُمْ پس کہہ واسطے میرے جزاء عمل میرے کی ہے اور واسطے تمہارے سزا کام تمہارے کی أَنتُم
بَرِيئُونَ مِمَّا أَعْمَلُ وَأَنَا بَرِيءٌ مِّمَّا تَعْمَلُونَ تم بےتعلق ہو اُس چیز سے کہ کرتا ہون مین اور مین بےتعلق ہون اُس چیز سے
کہ کرتے ہو تم یہہ تمہین میرے عمل پر مواخذہ ہوگا نہ مجھے تمہارے عمل پر پکڑینگے بعضے کہتے ہین کہ یہہ آیت منسوخ
ہے ساتھ آیت سیف کے وَمِنْهُم مَّن يَسْتَمِعُونَ إِلَيْكَ اور بعضے کفار سے یا یہود سے وہ ہین کہ کان رکھتے ہین طرف
تیرے جب قرآن پڑھتا ہے تو اور اُمت کو احکام شرع کے سکھاتا ہے ہنسنے کیواسطے أَفَأَنتَ تُسْمِعُ الصُّمَّ وَلَوْ كَانُوا
لَا يَعْقِلُونَ کیا پس تو سناتا ہے بہرونکو استفہام بمعنے نفی ہے یعنے اُنکے سنانے پر تو قدرت نہین رکھتا اور اگرچہ ہین
کہ باوجود بہرے ہونے کے نہین سمجھتے یعنے بہرے پن کے ساتھ اُنکے بیعقلی بھی ملی ہے حاصل یہہ ہے کہ جو بہرا ہو اور کچھ
عقل رکھے تو وہ تخمین صوت سے بفراست بوجھ بھی لے اور جو سمع اور عقل دونو نہون تو وہ کیونکر دریافت کرے
بیت وای اُس شخص پہ رافت جسمین نہ سماعت نہ فراست ہووے وَمِنْهُم مَّن يَنظُرُ إِلَيْكَ اور بعضے اُنہین سے
وہ ہین کہ دیکھتے ہین طرف تیرے اور دلائل نبوت مشاہدہ کرتے ہین اور بکمال عناد سے ایسے انجان ہو جاتے ہین کہ گویا
کچھ دیکھا ہی نہین أَفَأَنتَ تَهْدِي الْعُمْيَ وَلَوْ كَانُوا لَا يُبْصِرُونَ کیا پس تو راہ دکھاتا ہے اندھون کو یعنے
قدرت نہین رکھتا تو ہدایت پر اُنکے اور اگرچہ ہین کہ باوجود اندھے ہونیکے نہین دیکھتے دیدہ بصیرت سے یعنے بصارت
تو نہین بصیرت سے بھی محروم ہین غرض یہہ ہے کہ جو اندھا ہو ہوشیار ہو وہ بن دیکھے بھی کچھ چیز دریافت کر لے اور
جو نابینا بےوقوف ہو وہ کیا سمجھے خاک بیت مقصود وہ دیکھے جسمین ہو نہ بصارت نہ بصیرت ہووے
إِنَّ اللَّهَ لَا يَظْلِمُ النَّاسَ شَيْئًا وَلَٰكِنَّ النَّاسَ أَنفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ تحقیق اللہ نہین ظلم کرتا لوگون کو ساتھ کسی چیز کے کہ اُنسے
حواس اور عقل لے لے ولیکن لوگ جانون اپنی کو ظلم کرتے ہین کہ حواس اور عقل کو کہ اللہ کی دلائل قدرت کے ادراک کے
واسطے ہین واہیات مین خرچ کرتے ہین اور منافع اور فوائد اُنکے سے محروم رہتے ہین بیت دیکھنے سننے کو تیرے ہین فقط

یہہ کان آنکھہ ورنہ کیا ہی سمع درکار اور بصر کیا چاہئے وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ اور یاد کر اُسدن کو کہ اکٹھا کریگا اللہ کافرونکو
اور نحشرہم ساتھہ نون کے بھی قرات ہی یعنے اکٹھا کرینگے ہم اور ہول سے اُسدن کے دنیا مین بسنے کی مدت اور
قبر مین رہنے کے ذرا سی معلوم ہوگی كَأَنْ لَمْ يَلْبَثُوا إِلَّا سَاعَةً مِنَ النَّهَارِ گویا کہ نہ رہے تھے مگر ایکساعت
دن سے امام زاہد نے لکھا ہی کہ معتزلہ اسی آیت سے استدلال بنفی عذاب قبر کے کرتے ہین کہ اگر کافر قبر مین
معذب ہوتے تو مدت دراز قبر کو ساعت کیون کہتے جواب انکا وہی ہی جو پہلے لکھہ آئے ہیں کہ اُسدن وحشت
ہیبت ایسی ہوگی کہ مدت عذاب قبر جسکے مقابلے مین ایکساعت نظر آئیگی اور جب قبرون سے اٹھینگے
يَتَعَارَفُونَ بَيْنَهُمْ ایک دوسرے کو پہچانینگے آپسمین گویا کہ زمانہ جدائی کا کم ہوا ہی سمجھہ لیجئے کہ یہہ احوال اول بعث
مین ہوگا پھر جب متواتر ہیبت قیامت کی آئیگی تو آشنائی اور پہچان آپس کی سب بھلا دیگی قَدْ خَسِرَ
الَّذِينَ كَذَّبُوا بِلِقَاءِ اللَّهِ وَمَا كَانُوا مُهْتَدِينَ تحقیق زیان پایا اُن لوگون نے کہ جھٹلایا ملاقات اللہ کی کو یعنے بعث
اور جزا کو اور نہ ہوئے راہ پانیوالے ساتھہ ایمان کے وَإِمَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِي نَعِدُهُمْ اور اگر دکھاوین ہم
تجھکو بعضے چیز جو وعدہ دیتے ہین ہم کافرونکو عذاب سے سمجھہ لیجئے کہ وہ ہلاکت جماعت کفار کی ہی روز بدر مین
أَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ یا قبض کرلیوین تجھکو قبل اس معاملے سے تو جان کہ حق ہی وہ ہوگا مقرر اگر دنیا مین ہوا اور تو نے نہ دیکھا
فَإِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ پس طرف ہمارے ہی باز گشت انکی آخرت مین دکھاوینگے عذاب انکا ثُمَّ اللَّهُ شَهِيدٌ عَلَى مَا يَفْعَلُونَ
پھر اللہ بعد اس معاملے کے یا بعد قبض کرنے تیرے کے گواہ اور آگاہ ہی اوپر اس چیز کے کہ وہ کرتے ہین اور موافق عملون
انکے جزا دیگا وَلِكُلِّ أُمَّةٍ رَسُولٌ اور واسطے ہر امت کے امم ماضیہ سے پیغمبر ہی کہ انکو حق کیطرف دعوت فرماتا
فَإِذَا جَاءَ رَسُولُهُمْ قُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ پس جب آتا ہی پیغمبر انکا انکے پاس اللہ کیطرف سے
اور وہ جھٹلاتے ہین اُسکو فیصل کیا جاتا ہی درمیان پیغمبر اور جھٹلانے والون کے ساتھہ انصاف کے کہ رسول نجات
پاتا ہی اور وہ ہلاک ہوتے ہین اور پیغمبر اور وہ نہین ظلم کئے جاتے یعنے ثواب پیغمبر کا نہین کم ہوتا اور عذاب
جھٹلانے والونکا زیادہ نہین ہوتا استحقاق سے لکھا ہی کہ بعد نزول آیت وَإِمَّا نُرِيَنَّكَ کے کفار مکہ عذاب
موعود مین استعجال کرنے لگے یہہ آیت اتری وَيَقُولُونَ مَتَى هَذَا الْوَعْدُ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ اور کہتے
ہین کافر استفہام اور استہزا کی راہ سے کب ہی یہہ وعدہ اگر ہو تم سچے وعید مین سمجھہ لیجئے کہ خطاب پیغمبر اور مسلمان
ہین کہ مشرکون کو ڈراتے تھے قُلْ لَا أَمْلِكُ لِنَفْسِي ضَرًّا وَلَا نَفْعًا إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ کہہ نہین اختیار رکھتا مین
واسطے جان اپنی کے ضرر کا اور نہ فائدے کا حصر عمر لی دافع نقصان ہون نہ نفع رسان ہون مگر
جو چاہے اللہ پس مین کیونکر شتاب عذاب لاؤن پیغمبر لِكُلِّ أُمَّةٍ أَجَلٌ واسطے ہر ایک امت کے وقت مقرر ہی
ہلاکت کا إِذَا جَاءَ أَجَلُهُمْ فَلَا يَسْتَأْخِرُونَ سَاعَةً وَلَا يَسْتَقْدِمُونَ جب آتا ہی وقت عذاب انکا

پس نہین پیچھے رہتے ایکساعت اور نہ آگے بڑھتے ہین نظم اجل جب آئے ہی ہوتی نہین ہی پھر پرو مش
ہزارطرح مدد پر کھڑے ہون یار اور خویش نہ کام آئیگی فردا کی تیری کچھ فریاد جو آج کرنا ہی کر لے اگرچہ دور اندیش
قُلْ اَرَاَيْتُمْ اِنْ اَتٰكُمْ عَذَابُهٗ بَيَاتًا اَوْ نَهَارًا کہہ اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کیا دیکھا تمنے یعنے بتاؤ مجھکو اگر
آوے تمکو عذاب اللہ کا کہ جسکے نازل ہونے کی جلدی کرتے ہو رات کو وقت خواب تمھارے کے یا دنکو وقت
طلب معاش تمھارے کے البتہ پشیمان ہوگے اپنی جلدی سے پس جو معاملہ اسطرح کا ہی مَاذَا يَسْتَعْجِلُ مِنْهُ
الْمُجْرِمُوْنَ کس چیز کی جلدی کرتے ہین عذاب سے یعنے کس نوع کا عذاب چاہتے ہین گناہگار یعنے کفار اور
حال انکہ سب قسم عذاب برا ہی کہ لکھا ہی جب یہہ آیت نازل ہوئی کفار نے کہا کہ ہمین باور نہین عذاب
کا اگر آتا ہی تو شتاب آوے کہ ہم ایمان لاوین یہہ آیت اتری کہ اَثُمَّ اِذَا مَا وَقَعَ اٰمَنْتُمْ بِهٖ کیا پیچھے استعجال کے
جسوقت واقع ہوگا عذاب اور دیکھ لوگے ایمان لاؤگے تم ساتھ اسکے پس کہہ انکو آٰلْـٰٔنَ وَقَدْ كُنْتُمْ بِهٖ تَسْتَعْجِلُوْنَ
کیا اب ایمان لائے اور تحقیق تھے تم تکذیب اور استہزا کی راہ سے ساتھ نزول عذاب کے جلدی کرتے ثُمَّ قِيْلَ
لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ذُوْقُوْا عَذَابَ الْخُلْدِ پھر کہا جاویگا بعد اترنے عذاب کے واسطے ان لوگون کے کہ ظلم کرتے
تھے اوپر اپنے ساتھ شرک اور تکذیب کے کہ ایمان یاس کا مقبول نہین ہی چکھو عذاب ہمیشہ کا کہ الم اسکا دائمی ہی
هَلْ تُجْزَوْنَ اِلَّا بِمَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ نہین جزا دئے جاؤگے مگر ساتھ اس چیز کے کہ تھے تم عمر بھر کسب کرتے
کفر اور عصیان سے لکھا ہی کہ حی ابن اخطب یہودی مدنی ہجرت سے پہلے مکے مین تجارت کو آیا تھا حضرت کا شور ہو
سنکر مجلس شریف مین حاضر ہوکر قرآن سنکر کہنے لگا کہ جو دعوی تم کرتے ہو اور جو کلام پڑھتے ہو یہہ سچ ہی یا ہزل
یہہ آیت اتری وَيَسْتَنْۢبِـُٔوْنَكَ اَحَقٌّ هُوَ اور خبر پوچھتے ہین تجھ سے قرآن کی اور دعوے نبوت کی کیا سچ ہی
وہ بعضون نے کہا ہی وعید کو یا بعث کو پوچھتے تھے کہ حق ہی یا نہین جواب آیا کہ قُلْ اِیْ وَرَبِّیْٓ اِنَّهٗ لَحَقٌّ
کہہ ہان قسم ہی پروردگار میرے کی تحقیق دعوے نبوت میرا یا قرآن یا بعث یا عذاب موعود البتہ حق ہی
وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِیْنَ اور نہین تم عاجز کرنیوالے اللہ کو عذاب کرنے سے وَلَوْ اَنَّ لِكُلِّ نَفْسٍ ظَلَمَتْ مَا فِی الْاَرْضِ
لَافْتَدَتْ بِهٖ اور اگر ہووے واسطے ہر جی کے جن نے ظلم کیا ہی اپنے پر ساتھ کفر کے یعنے واسطے ہر کافر کے جو کچھ ہی زمین کے
ہی مال اور اسباب البتہ بدلا دیو ساتھ اسکے تو کہ اپنی جان کو عذاب سے چھڑاوے وَاَسَرُّوا النَّدَامَةَ اور چھپاوینگے
پشیمانی اپنی کو جو بتون کی پرستش سے حاصل ہوی ہی کہ مبادا انسے ملامت سنین یا مبہوت ہو جاوینگے دہشت
سے عذاب کے اور قدرت تکلم کی نہین رکھینگے یا پاوینگے آلام حسرت اور ندامت کو اپنے اندر یا اسرار بمعنے اظہار ہی
اور یہہ لغات متضادہ سے ہی یعنے مشرک اظہار ندامت اعمال اپنے کا کرینگے لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ جس دم
کہ دیکھینگے عذاب وَقُضِیَ بَیْنَهُمْ بِالْقِسْطِ وَهُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ اور فیصل کیا جاویگا درمیان مومنون اور کافرونکے



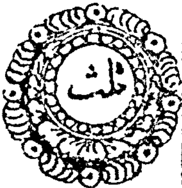
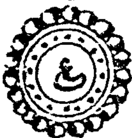
پارسیون اور نابعدارون کے یا ظالمون اور مظلومونکے ساتھ انصاف کے اور وہ نہ ظلم کئے جاوینگے ساتھ نقصان
ثواب اور زیادتی عتاب کے اَلَآ اِنَّ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ خبردار ہو تحقیق واسطے اللہ کے ہے جو
کچھ بیچ آسمانون کے ہے اور زمین کے ہے پس فدیئے کی کافرونکے احتیاج نہین رکھتا اور ثواب اور عذاب بخشنے
پر قادر ہے اَلَآ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ خبردار ہو تحقیق وعدہ اللہ کا بیچ ثواب اور عتاب کے
سچ ہے اسمین اختلاف محال ہے اور لیکن اکثر کافر ظالم نہین جانتے کیونکہ دنیا مین مغرور ہین اور عقبیٰ کے پہچاننے
سے دور هُوَ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ وہی جلاتا ہے اور مارتا ہے اور طرف اُسیکے پھیرے جاؤگے تم
مرگ کو یا بعد مرگ اٹھکر يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَشِفَآءٌ لِّمَا فِی الصُّدُوْرِ اے لوگو تحقیق
آئی ہے تمکو نصیحت پروردگار تمھارے سے اور شفا اور دوا اُس چیز کی کہ بیچ سینون کے ہے امراض جہالت سے
وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ اور ہدایت اور رحمت ہے واسطے مسلمانون کے یعنے قرآن شریف کہ نازل
ہوا ہے لوگون پر کتاب جامع ہے پند اور شفا اور ہدایت اور رحمت کو کہ بیان ترغیب اعمال نیک اور قبایح
افعال بد اسمین ہے یہی نصیحت ہے اور بیماری شک اور شبہ کی اور عقاید فاسدہ کی کھوتا ہے یہی شفا ہے
پھر جب یہہ دونون باتین اسمین ہوئین تو عین ہدایت اور محض رحمت ہوا یا قرآن مواعظہ نفوس اور شفائے
صدور اور ہدایت ارواح اور رحمت اسرار ہے یا موعظت ہے واسطے عوام کے اور شفا واسطے خواص کے اور
ہدیٰ واسطے اخص خواص کے اور رحمت واسطے سب کے ہے بیت رحمت عام ہے کلام خدا ہے عجب ہے
کلام نام خدا قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ کہہ شادی کرو ساتھ فضل اللہ کے اور رحمت اُسکی کے فضل قرآن ہے
اور رحمت دین اسلام یا فضل قرآن ہے اور رحمت یہہ کہ ہمکو اہل اُسکا کیا یا فضل قرآن ہے اور رحمت ہمارے
پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم یا فضل توفیق ہے اور رحمت عصمت یا فضل معرفت ہے اور رحمت توفیق دریافت
اُسکے کی یا فضل نعم ظاہری ہین اور رحمت نعم باطنی یا فضل دخول جنت ہے اور رحمت نجات دوزخ یا فضل
پردا اٹھنا ہے اور رحمت دیدار دیکھنا یا اشارہ فرمایا کہ بندے میرے فضل اور رحمت میرے پر اعتماد کرین اور اپنی
طاعت عبادت پر گھمنڈ نکرین کہ کسی پر بھروسا نہین سوا فضل میرے کے اور کسی پر اعتماد نہین سوا رحمت میرے کے
ہر ایکجا سرمایہ ہے اور سرمایہ مومنونکا فضل میرا ہے اور ہر ایک کا خزانہ ہے اور خزانہ مسلمانونکا رحمت میری
ہے بعضون نے کہا ہے کہ معنی آیت کی یہہ ہین کہ ساتھ فضل اور رحمت میرے کے اُتری موعظہ اور شفا
فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا پس ساتھ اُسکے کہ اُتری چاہیئے کہ خوش ہوون اسواسطے کہ هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ
وہ بہتر ہے اُس چیز سے کہ اکٹھا کرتے ہین دولت دنیا سے کہ ناپائدار ہے قُلْ اَرَءَيْتُمْ مَّآ اَنْزَلَ اللّٰهُ لَكُمْ
مِّنْ رِّزْقٍ فَجَعَلْتُمْ مِّنْهُ حَرَامًا وَّحَلٰلًا کہہ مشرکان عرب سے کیا دیکھا تمنے یعنے خبر دو مجھکو جو کچھ کہ اتارا ہے اللہ نے



واسطے تمھارے رزق سے یعنے چارپائے جنکا کھانا حلال ہی پس کیا تمنے اُسمین سے حرام اور حلال یعنے
بعضونکو کہا کہ حلال ہی اور بعضونکو حکم کیا کہ حرام ہی جیسے بحیرہ اور سائبہ اور بعضون کو کہا کہ یہہ کسی پر حرام
کسی پر حلال ہی مافی بطون هذه الانعام خالصة لذکورنا ومحرم علی ازواجنا قُلْ ءَاللّٰهُ اَذِنَ لَكُمْ اَمْ عَلَى اللّٰهِ تَفْتَرُوْنَ
کہہ کیا اللہ نے اذن دیا ہی واسطے تمھارے حرام اور حلال ٹھہرانے مین یا اوپر اللہ کے افترا کرتے ہو کہ کہتے ہو
والله امرنا بها یعنے نسبت حکم اللہ نے کیا ہی ہمین حلت وحرمت سواشی مین وَمَا ظَنُّ الَّذِيْنَ
يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اور کیا ہی گمان اُن لوگونکا کہ باندھہ لیتے ہین اوپر خدا کے جھوٹھہ
تحلیل حرام اور تحریم حلال مین کہ خدا اُنسے کیا کریگا دن قیامت کے کہ روز جزا ہی اس ابہام مین بری تہدید اور
سخت وعید ہی اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَشْكُرُوْنَ تحقیق اللہ البتہ صاحب فضل کا ہی
اوپر لوگون کے کہ کتابین اُتارین اور رسول بھیجے ولیکن اکثر انکے نہین شکر کرتے اس نعمت عظمی پر وَمَا
تَكُوْنُ فِيْ شَاْنٍ وَّمَا تَتْلُوْا مِنْهُ مِنْ قُرْاٰنٍ اور نہین ہوتا تو ای حبیب میرے بیچ کسی حال کے اور نہین
پڑھتا تو اللہ کیطرف سے کچھہ قرآن وَلَا تَعْمَلُوْنَ مِنْ عَمَلٍ اِلَّا كُنَّا عَلَيْكُمْ شُهُوْدًا اِذْ تُفِيْضُوْنَ فِيْهِ اور نہین کرتے
تم ای آدمیو کچھہ کام مگر ہوتے ہین اوپر تمھارے حاضر جسدم تم شروع کرتے ہو بیچ اس کام کے وَمَا يَعْزُبُ
عَنْ رَّبِّكَ مِنْ مِّثْقَالِ ذَرَّةٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ وَلَآ اَصْغَرَ مِنْ ذٰلِكَ وَلَآ اَكْبَرَ اِلَّا فِيْ
كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ اور نہین پوشیدہ علم پروردگار تیرے سے کچھہ چیز برابر چیونٹی کے بیچ زمین کے اور نہ بیچ آسمان کے
اور نہ کچھہ چھوٹی اُس ذرہ سے اور نہ اُس سے بڑی مگر لکھی ہی بیچ کتاب روشن کے کہ لوح محفوظ ہی حاصل
یہہ ہی کہ کوئی فعل اور قول اُس سے چھپا نہین جزا ہر ایک کی موافق اسکے دیگا اسی آیت سے وعدہ ثواب کا
مومنونکو اور وعید عذاب کا کافرون کو نکلتا ہی اور ثواب اہل ایمان سے خبر دیکر فرماتا ہی کہ اَلَآ
اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ خبردار ہو تحقیق دوست اللہ کے نہین ڈر اوپر انکے مصیبت
اور رنج پہنچنے کا اور نہ وہ غمگین ہوونگے مطلب فوت ہونے سے عین المعانی مین ہی کہ اولیا وہ لوگ ہین
کہ جنکے دیکھنے سے اللہ یاد آتا ہی بحر الحقائق مین ہی کہ مراد اولیا سے وہ ہین جو خلاف نفس کرتے ہین
کشف الاسرار مین ہی کہ اولیا عنوان شریعت اور برہان حقیقت ہین ظاہر انکا احکام شریعت سے آراستہ
اور باطن انکا انوار حقیقت سے روشن ہی بعضون نے کہا ہی کہ اولیا وہ ہین جو آپسمین دوستی برائے
خدا کرتے ہین انکو نہین خوف موقف عظام مین اور نہ وہ اندوہگین ہونگے ہول قیامت سے اور بعضے کہتے
ہین کہ اولیا مسلمان پرہیزگار ہین کیونکہ انکی صفت مین اللہ تعالی فرماتا ہی اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ
اولیا وہ لوگ ہین جو ایمان لائے ہین اس چیز پر کہ حق تعالی کیطرف سے آئی ہی اور ہین پرہیزگاری کرتے

اُس چیز سے کہ حرام کی ہے اللہ نے لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ط واسطے اُنکے ہے
خوشخبری بیچ زندگانی دُنیا کے اور بیچ آخرت کے سمجھ لیجئے کہ دنیا مین بشارت وُہ ہے جو حضرت صلے اللہ علیہ
وسلم نے اُنکی حق مین فرمایا رویائے صالحہ ہین کہ مسلمان اپنے حق مین دیکھتے ہین یا دوسرے مسلمانون کے
حق مین دیکھتے ہین یا بشارت فرشتون کی ہے کہ وقت نزع کے مسلمانون کو دیتے ہین مدارک مین
ہے کہ بشارت دنیا مین محبت لوگون کی ہے ساتھ مومنون کے اور نام نیک اُنکا ہے تبیان مین
ہے کہ بشری دنیا مین یہہ ہے کہ مسلمان اپنی جگہہ پہلے مرگ سے جنت مین دیکھ لے اور بشارت آخرت
مین سلام فرشتونکا ہے مومنون پر سلمی نے کہا بشارت دنیا وعدہ لقا ہے اور مژدہ آخرت تحقیق اِس
وعدے کا شیخ الاسلام نے کہا کہ ولی کو دو بشارتین ہین دنیا مین شناخت کی اور عقبی مین نواخت کی
یہان سرور مجاہدہ اور وہان نور مشاہدہ یہان صفا و وفا اور وہان رضا و لقا بیت وُہ مرد حق مین جو
رکھتے ہین یہان وفائے عہد اور صفائے باطن بیسر اُنکو وہان ہے رأفت رضائے مولی لقائے مولی
لَا تَبْدِيْلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ نہین بدلنا کلام خدا کے کو یعنے وعدہ الہی مین خلاف نہین ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ
الْعَظِيْمُ یہہ خوشخبریان جنکا وعدہ کیا ہے یہی ہے مراد پا نا بڑا کہ نہ کسی کے فہم مین آتا ہے نہ عقل مین سماتا
وَلَا يَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ اور نہ چاہئے کہ غمگین کرے تجھکو اے حبیب میرے بات کافرون کی کہ میرا شریک
ٹھہراتے ہین اور تیرے نبوت کو جھٹلاتے ہین اور تیرے قتل کی تدبیرین لگاتے ہین یا کلام بے ادبانہ تیری
شان مین کہتے ہین اِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ط تحقیق عزت واسطے اللہ کے ساری تیرے دین کو عزیز فرمایگا
اور تجھے غلبہ دیگا هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ وہی سننے والا ہے وہ باتین اُنکی جاننے والا ارادہ اور نیتین اُنکی اور
مناسب اُسکی سزا کو پہنچا دیگا اَلَآ اِنَّ لِلّٰهِ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ خبردار ہو تحقیق واسطے
اللہ کے ہے جو کچھ بیچ آسمانون کے ہے عالم ملائکہ اور جو کچھ کہ بیچ زمین کے ہے عالم جن اور انس مین اور جبکہ
یہہ کہ اشرف سب سے ہین اُسکے بندے پیدا کئے ہوئے ہین تو اور کون الہ ہے جو دعوی خدائی کا کرے ذوی
العقول کو صلاحیت شرکت کی اُسکے ربوبیت مین نہین ہے پھر جمادات کو شریک ٹھہرانا کمال ضلالت
اور نہایت جہالت ہے نظم جہل اِس سے سوا ہے کیا کہ کوئی پتھرون کو شریک حق ٹھہرائے اپنے ہاتھو نسے
جو تراشتے ہین نقش ہے معبود اُن بتونکو بنائے وَمَا يَتَّبِعُ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ شُرَكَآءَ اور کس چیز
کی پیروی کرتے ہین وُہ لوگ جو عبادت کرتے ہین سوا اللہ کے شریکونکی کہ شرکت ربوبیت مین محال ہے
اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ نہین پیروی کرتے مگر گمان کی کہ اپنے گمان مین بتونکو شریک حق
کا جانتے ہین اور نہین وُہ مگر جھوٹھہ کہتے نسبت شرکت مین سمجھ لیجئے کہ بعد نفی شرکت کے کمال قدرت اپنی بیان فرماتا ہے

تو کہ استدلال وحدانیت پر اسکے کریجانیں کہ مستحق عبادت کے وہی ہے نہ غیر کہ ھُوَ الَّذِیْ جَعَلَ لَکُمُ الَّیْلَ
لِتَسْکُنُوْا فِیْہِ وَالنَّھَارَ مُبْصِرًا وہی اللہ جسنے پیدا کیا کمال قدرت اپنی سے واسطے تمہارے رات اندھیری
کو تو کہ آرام پکڑو بیچ اُسکے اور دن کو دکھانیوالا روشن تو کہ اپنے کاروبار اسمیں بجالاؤ اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ
یَّسْمَعُوْنَ تحقیق بیچ پیدا کرنے رات دن کے اور نور اور ظلمت اُنکے کے البتہ نشانیاں ہیں اوپر توحید صانع
حکیم کے واسطے اُس قوم کے کہ سُنتے ہیں قرآن کو گوش ہوش سے اور اُسکی معانی میں فکر کرتے ہیں قَالُوا
اتَّخَذَ اللّٰہُ وَلَدًا سُبْحٰنَہٗ کہتے ہیں ایک گروہ بنی مدلج سے کہ پکڑی ہے اللہ نے اولاد کہ فرشتے ہیں پاک ہے
اللہ اولاد پکڑنے سے ھُوَ الْغَنِیُّ وہ ہے بے احتیاج اولاد سے کیونکہ ضعیف ہو تو اُس سے قوت پکڑے
یا فقیر ہو تو اُس سے امیر ہو یا ذلیل ہو تو اُس سے عزیز ہو یا حقیر کم نام ہو تو اُس سے نام پیدا کرے یہہ سب
علامتیں احتیاج کی ہیں اور وہ تو آپ زبردست پادشاہ غالب نامور ہے اسکو کیا احتیاج ہے بیت
نیاز اسکو نہیں وہ غنی مطلق ہے اُسکی رکھتے ہیں سب احتیاج وہ حق ہے یا یہہ کہ ولد جزو والد کا ہوتا ہے اور یہہ
صورت ترکیب کی ہے اور جو مرکب ہے ممکن ہے اور جو ممکن ہے غیر کا محتاج ہے اور واجب الوجود غنی مطلق
ہے پس وہ کسیکا محتاج نہیں بیت غنا صفات الٰہی سے جان اے رافت غنی ہے ایک وہی
اور جو ہے سو محتاج لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ واسطے اُسکے ہے جو کچھ بیچ آسمانوں کے ہے اور جو کچھ بیچ زمین
کے ہے اِنْ عِنْدَکُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ بِھٰذَا نہیں ہے تمہارے پاس اے مشرکو کوئی دلیل ساتھ اسکے کہ
خدائے پاک کا فرزند ٹھہراتے ہو اَتَقُوْلُوْنَ عَلَی اللّٰہِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ کیا کہتے ہو اوپر اللہ کے دروغ اور افترا
جو کچھ نہیں جانتے قُلْ اِنَّ الَّذِیْنَ یَفْتَرُوْنَ عَلَی اللّٰہِ الْکَذِبَ لَا یُفْلِحُوْنَ کہہ اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم تحقیق وہ
لوگ کہ باندھ لیتے ہیں اوپر اللہ کے جھوٹھ کہ اولاد بناتے ہیں اور شریک ٹھہراتے ہیں نہیں چھٹکارا پانیوالے
بیت یعنی دوزخ سے نہ نکلینگے نہ کھینگے بہشت کیونکہ ایسے ہی کئے کام اُنھوں نے ہیں زشت مَتَاعٌ فِی
الدُّنْیَا ثُمَّ اِلَیْنَا مَرْجِعُھُمْ ثُمَّ نُذِیْقُھُمُ الْعَذَابَ الشَّدِیْدَ بِمَا کَانُوْا یَکْفُرُوْنَ انکو فائدہ اٹھانا
ہے بیچ دُنیا کے کہ چند روز کی مہلت ہے پھر طرف ہماری ہے بازگشت انکی پھر چکھاوینگے ہم انکو عذاب سخت
دائمی بسبب اسکے کہ تھے قرآن اور پیغمبر پر کفر کرتے وَاتْلُ عَلَیْھِمْ نَبَاَ نُوْحٍ اور پڑھ اوپر قوم اپنے کے جو مکے
والے ہیں خبر نوح علیہ السلام کی اِذْ قَالَ لِقَوْمِہٖ یٰقَوْمِ اِنْ کَانَ کَبُرَ عَلَیْکُمْ مَّقَامِیْ جسوقت کہا واسطے قوم
اپنی کے جو مشرک تھے اے قوم میری اگر ہے دشوار اوپر تمہارے رہنا میرا سمجھ لیجئے کہ ساڑھے نو سو برس حضرت
نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو دعوت طرف اللہ کے کی اور جفائیں انکی سہیں جب بہت تنگ آئے تب
فرمایا کہ اگر تمہپر شاق ہے رہنا میرا وَتَذْکِیْرِیْ بِاٰیٰتِ اللّٰہِ اور نصیحت کرنی میری ساتھ نشانیوں وحدانیت


خدا کے اور تم تصدیق نہیں کرتے اور مجھکو ایذا پہنچاتے ہو فعلی اللہ توکلت پس اوپر اللہ کے توکل کی مین نے
فاجمعوا امرکم پس مقرر کرو تم کام اپنے کو یا جمع کرو خداوندان امر کو یعنے روسائے قوم کو وشرکاءکم اور بلاؤ
شریکون اپنے کو یعنے جو تمنے اپنے زعم مین شریک اللہ کے ٹھہرا رکھے ہین حاصل یہہ ہی کہ تم سب اتفاق کرو
میرے قصد مین ثم لا یکن امرکم علیکم غمۃ پھر چاہئے کہ نہووے کام تمھارا اوپر تمھارے چھپا
یعنے ظاہر متوجہ میری طرف ہو ثم اقضوا الی ولا تنظرون پھر تمام کرلو طرف میری جو چاہتے ہو اور پورا
کرلو جو ارادہ رکھتے ہو اور مت ڈھیل دو مجھکو تو کہ چھوٹ جاؤ ملامت اقامت اور مشقت نصیحت میری سے
فان تولیتم فما سألتکم من اجر پس اگر پھر جاؤ تم اور میرا کہنا نمانو پس نہیں مانگتا مین تم سے اوپر ادائے
رسالت اپنی کے مزدوری کہ تمھارے نہ ماننے سے وہ جاتی رہے ان اجری الا علی اللہ نہیں مزدوری
میرے پیغام پہنچانے کی مگر اوپر خدا کے کہ وہ مجھے اسپر ثواب دیگا تم ایمان لاؤ یا نہ لاؤ وامرت ان اکون
من المسلمین اور حکم کیا گیا ہون مین یہہ کہ ہون مین فرمانبرداری سے اللہ کے پس خلاف حکم اسکے کے نکرونگا
مین اور اجر پیغام بری اپنے کا غیر اسکے سے نہ چاہونگا سمجھ لیجئے کہ یہہ آیت دلیل ہی اوپر کمال توکل نوح علیہ
السلام کے فکذبوہ پس جھٹلایا قوم نے نوح علیہ السلام کو اور اسپر قائم رہے فنجیناہ ومن معہ
فی الفلک پس بچا دیا ہمنے نوح علیہ السلام کو غرق ہونے سے اور انکو جو ساتھ اسکے تھے بیچ کشتی کے
اور وہ بقول اصح اسی زن و مرد تھے وجعلنٰھم خلٰئف واغرقنا الذین کذبوا بآیٰتنا اور کیا ہمنے کشتی
والون کو جانشین بیچ زمین کے بعد ہلاک ہوئے عالم کے اور غرق کیا ہمنے ان لوگونکو کہ جھٹلاتے تھے
نشانیون ہماری کو کہ نوح کو دی تھین یعنے معجزے فانظر کیف کان عاقبۃ المنذرین پس دیکھ کہ کیا
عبرت کے اسے دیکھنے والے کہ کیونکر ہوا انجام کار ڈرائے گیونکا یعنے مشرکان قوم نوح علیہ السلام کا اس آیت
مین بھی تسلی حضرت کی ہی اور تہدید اہل کفر اور ضلالت کی ثم بعثنا من بعدہ رسلا الی قومہم پھر بھیجے
ہمنے بعد نوح علیہ السلام کے پیغمبر طرف قوم انکی سے یعنے ہر پیغمبر کو ایک قوم پر بھیجا ہود علیہ السلام کو قوم عاد
پر اور صالح علیہ السلام کو قوم ثمود پر اور ابراہیم علیہ السلام کو قوم بابل پر اور شعیب علیہ السلام کو قوم ایکہ اور
اہل مدین پر فجاءوھم بالبینٰت فما کانوا لیؤمنوا بما کذبوا بہ من قبل پس آئے پیغمبر ہمارے ان قومون
کے پاس ساتھ دلیلون روشن کے پس نہ تھے وہ امتون والے کہ ایمان لاوین ان پیغمبرون پر ساتھ
اس چیز کے کہ جھٹلاتے تھے ساتھ اسکے پہلے بھیجنے رسولون کے یعنے قبل بعثت کے جھٹلانے کی انکی عادت
تھی بعد بعثت کے بھی اسی طریقے پر رہے یا ایمان نہ لائے ساتھ اس چیز کے کہ جھٹلایا تھا جسکو پہلے
اس سے روز میثاق مین کذٰلک نطبع علی قلوب المعتدین جیسی مہر لگائی تھی دلون پر جھٹلانے والون

پہلی امتوں کے ایسے ہی مہر لگاتے ہیں ہم اوپر دلوں حد سے گذرنے والوں کے بیچ تکذیب کے کہ قریش وغیرہ سے
ہیں اس امت میں ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ مُوسٰى وَهٰرُوْنَ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَئِهٖ بِاٰيٰتِنَا فَاسْتَكْبَرُوْا وَكَانُوْا
قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ پھر بھیجا ہمنے پیچھے اُن پیغمبروں کے موسی اور ہارون کو طرف ولید بن مصعب کے یا قابوس کے
کہ فرعون اس زمانے کا تھا اور سرداروں اُسکے کے ساتھ معجزوں روشن ہمارے کے جیسے عصا اور ید بیضا پس
تکبر کیا انھوں نے اور نہ مانا اور تھے قوم گنہگار فَلَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوْٓا اِنَّ هٰذَا لَسِحْرٌ مُّبِيْنٌ
پس جب آیا اُنکے پاس حق نزدیک ہمارے سے یعنے موسی علیہ السلام اور توریت اور معجزات لائے کہا
انھوں نے عناد اور فساد سے تحقیق یہہ البتہ جادو ہے ظاہر قَالَ مُوْسٰٓى اَتَقُوْلُوْنَ لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَكُمْ
کہا موسی نے اُن لوگوں کو جو جادو بتاتے تھے کیا کہتے ہو تم واسطے سخن راست اور معجزہ روشن کے اُس وقت
کہ آیا تمھارے پاس کہ یہہ جادو ہے اَسِحْرٌ هٰذَا کیا جادو ہے یہہ جو میں نے تمھیں دکھایا استفہام انکاری
ہے یعنے جادو نہیں ہے یہہ وَلَا يُفْلِحُ السّٰحِرُوْنَ اور نہیں چھٹکارا پاتے جادوگر اور نہیں پہنچتے مراد کو قَالُوْٓا
اَجِئْتَنَا لِتَلْفِتَنَا عَمَّا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا کہا سرداروں نے قوم فرعون کے حضرت موسی کو کیا آیا ہے
تو ہمارے پاس تو کہ پھیر دیوے ہمکو اُس چیز سے کہ پایا ہے ہمنے اوپر اُسکے باپوں اپنے کو یعنے آباء ہمارے عبادت
فرعون کی کرتے آئے ہیں تو اُس سے ہمیں پھراتا ہے وَتَكُوْنَ لَكُمَا الْكِبْرِيَآءُ فِى الْاَرْضِ اور ہووے واسطے
تم دونوں بھائیوں کے کہ موسی اور ہارون ہو بڑائی اور بادشاہی بیچ زمین مصر کے وَمَا نَحْنُ لَكُمَا بِمُؤْمِنِيْنَ اور
نہیں ہم واسطے تم دونوں کے تصدیق کرنیوالے وَقَالَ فِرْعَوْنُ ائْتُوْنِىْ بِكُلِّ سٰحِرٍ عَلِيْمٍ اور کہا
فرعون نے اپنے مصاحبوں سے کہ لے آؤ میرے پاس ہر ایک جادوگر دانا اپنے حق میں موسے کے مقابلے کیواسطے پھر
ساحر جمع ہوئے اسیطرح جو سورہ اعراف میں گذرا ہے فَلَمَّا جَآءَ السَّحَرَةُ قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰٓى اَلْقُوْا مَآ اَنْتُمْ
مُّلْقُوْنَ پس جب آئے جادوگر مقابلے میں موسے علیہ السلام کے کہا واسطے اُنکے حضرت موسے نے ڈالو جو کچھ ہو تم ڈالنے والے
رسیاں اور لاٹھیاں فَلَمَّآ اَلْقَوْا قَالَ مُوْسٰى مَا جِئْتُمْ بِهِ السِّحْرُ پس جب ڈالیں جادوگروں نے رسیاں
اور لاٹھیاں اپنی اور حرکت میں حرارت ہوا سے اکر سانپ سے نظر آنے لگے کہا موسی نے جو کچھ لائے ہو تم وہ
جادو ہے نہ وہ جو میں لایا ہوں اور اہل فرعون اسکو جادو کہتے ہیں اِنَّ اللّٰهَ سَيُبْطِلُهٗ وتحقیق اللہ شتاب
باطل کرتا ہے جادو تمھارے کو اِنَّ اللّٰهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِيْنَ تحقیق اللہ نہیں سنوارتا کام مفسدوں کا
وَيُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ اور ثابت کریگا اللہ حق کو جو میں لایا ہوں ساتھ باتوں
اپنی کے یعنے حکم اور قضا اپنے کے یا ساتھ وعدے نصرت اور غلبہ کے کہ مجھ سے کیا ہے اور اگرچہ ناخوش رکھیں
گنہگار کفار اور انپر ہووے دشوار فَمَآ اٰمَنَ لِمُوْسٰٓى اِلَّا ذُرِّيَّةٌ مِّنْ قَوْمِهٖ پس نہ ایمان لائے واسطے موسے کے

ع

ابتداء بعثت مین مگر اولاد قوم اسکے کے کہ جب موسی علیہ السلام مدین سے مصر کو آئے بنی اسرائیل کو طرف اللہ کے
دعوت کی بڑے بوڑھون نے قبول نہ کیا اور بعضے جو ایمان لائے علی خوف من فرعون وملئہم اوپر ڈر کے
فرعون سے اور سردارون انکے سے حاصل یہہ ہے کہ بعضے بنی اسرائیل ایمان لائے موسی عم پر باوجود اسکے
کہ ڈرتے تھے فرعون سے اور اپنے باپون اور سردارون سے ان یفتنہم اس سے کہ عذاب کرے انکو فرعون یا
آبا انکے انکو فرعون کے پاس لیجاوین اور وہ پھیر کفر مین ڈالے وان فرعون لعال فی الارض اور تحقیق فرعون
غالب ہے بیچ زمین مصر کے وانہ لمن المسرفین اور تحقیق وہ البتہ حد سے گذرنیوالون سے ہے تکبر اور سرکشی مین
یہانتک کہ دعوی خدائیکا کرتا ہے اور بنی اسرائیل کو اپنے بندگی پر لاتا ہے وقال موسی یقوم ان کنتم
امنتم باللہ فعلیہ توکلوا ان کنتم مسلمین اور کہا موسی نے مومنون کو جو ڈرتے تھے ای قوم میری
اگر ہو تم ایمان لائے ساتھ اللہ کے اور جانتا ہے تمنے کہ نفع اور ضرر پہچانا اسیکے اختیار مین ہے پس اوپر اسیکے توکل
کرو اگر ہو تم فرمانبردار سمجھہ لیجئے کہ توکل اسقاط خوف اور رجا کا ہے ماسوی اللہ سے بلکہ باہر آنا ہے رویت اسباب سے
اور کمال اسکا توجہ الی اللہ اور نسیان ماسوی ہے نظم جو کوئی غرق توکل مین ہوا عشق کے مست وہی مل مین ہوا
باغ گیتی کا اسے ہوش ہے کیا محو وہ اور ہی ہے کل مین ہوا جب حضرت موسی نے انکو کہا کہ توکل کرو فقالوا علی
اللہ توکلنا پس کہا انھون نے اوپر اللہ کے توکل کی ہمنے اور دعا متوکلون کی جو باجابت مقرون ہے پس
زمین نیاز سے بیچ دعا آغاز کی کہ ربنا لا تجعلنا فتنۃ للقوم الظالمین ای پروردگار ہمارے مت کر ہمکو
محل عذاب کا واسطے قوم ظالمون کے یعنے انکو ہمپر مسلط مت کر تو کہ عذاب پاوین ہم انکے ہاتھون سے ونجنا
برحمتک من القوم الکافرین ۵ اور نجات دے ہمکو ساتھ مہربانی اور بخشش اپنی کے قوم کافرون سے یعنے انکے قصد
اور مکر سے یا انکی ملاقات سے لکھا ہے کہ جب موسی علیہ السلام پر یہہ لوگ ایمان لائے فرعون نے کہا کہ مساجد اور
معابد انکے جو بازارون مین اور محلون مین ہین خراب کرو اور نماز سے منع کیا حق تعالی نے موسی علیہ السلام کو فرمایا
کہ گھرون مین اپنے عبادت خانے مقرر کرو تو کہ کافر مطلع نہون چنانچہ فرماتا ہے واوحینا الی موسی واخیہ
ان تبوا لقومکما بمصر بیوتا اور وحی بھیجی ہمنے طرف موسی اور بھائی اسکے کے یہہ کہ جگہہ دو واسطے قوم اپنے کے
بیچ شہر مصر کے گھرون مین کہ وہان عبادت حق کیا کرین تثنیہ لانا ضمیر کا اشارہ ہے کہ تخصیص معابد اور تعیین
قبلہ متعلق ہے ساتھ اماموں قوم کے سو موسی اور ہارون علیہما السلام تھے واجعلوا بیوتکم قبلۃ واقیموا الصلوۃ
اور کرو گھرون اپنے کو مسجدین قبلہ رو یعنے کعبہ معظمہ کیطرف اور موسی علیہ السلام کعبہ کی جانب نماز پڑھتے تھے
اور قائم رکھو نماز کو وہین ضمیر جمع کی اسواسطے ہے کہ مساجد بنائین اور نماز پڑھنی سب سے تعلق رکھتی ہے وبشر المؤمنین
اور بشارت دے ای موسی مومنون کو ساتھ بھلائی کے دنیا اور عقبی کی ضمیر واحد لانا اسواسطے ہے کہ بشارت

کام صاحب شریعت کا ہی اور وہ موسی علیہ السلام تھے وَقَالَ مُوسٰى رَبَّنَآ اِنَّكَ اٰتَيْتَ فِرْعَوْنَ وَمَلَاَهٗ زِيْنَةً وَّاَمْوَالًا فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا اور کہا موسی نے دعا اپنے مین ای پروردگار ہمارے تحقیق تو نے دیا ہی فرعونکو اور سرداروں اسکے کو اسباب آرائش کا اور مال بیچ زندگانی دنیا کے ابن عباس رضنے کہا کہ مصر سے حبشہ تک تمام پہاڑ معادن ذہب اور فضے اور زبرجد کے فرعون کے تصرف مین تھے اس سبب سے تمام قبطی مالدار تھے سو وہی سبب ضلال اور اضلال انکا ہوا موسی علیہ السلام نے دعا مین وہ بیان کیا اور پھر واسطے عجز کے تکرار کیا کہ رَبَّنَا لِيُضِلُّوْا عَنْ سَبِيْلِكَ ای پروردگار ہمارے انکو یہہ کچھ دیا اسباب مال دنیا کا تو کہ گمراہ کرین بندوں تیرے کو راہ عبادت تیری سے اور فرعونکی عبادت کے طرف بلاوین رَبَّنَا اطْمِسْ عَلٰٓى اَمْوَالِهِمْ ای پروردگار ہمارے بیت ڈال اوپر مالوں انکے کے کہ صورت انکی محو ہو کر اور ہی کچھ بن جاوے تو کہ شرکت انکی خاک مین مل جاوے سو ویسا ہی ہوا چنانچہ قتادہ رضنے کہا کہ دینار اور درہم انکے پتھر ہو گئے اسی ہیئت اور نقش پر کہ تھے اور اسدی نے کہا کہ اموال انکا نقد اور اطعمہ اور اشجار اور اثمار پتھر ہو گیا ان نو معجزوں مین سے حضرت موسی کے یہہ بھی ایک معجزہ تھا پھر حضرت موسی نے دعا کی کہ وَاشْدُدْ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْا اور سختی ڈال اوپر دلوں انکے کے یعنی مہر لگادے پس نہ ایمان لاوین موسی علیہ السلام نے وحی سے معلوم کیا تھا کہ وہ ایمان نہین لانے کے اسواسطے یہہ دعا کی کہ دل انکے سخت کر دے تو کہ ایمان سے نہ کھلین حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ یہان تک کہ دیکھین عذاب دردناک کہ وہ غرق ہونا ہی دریائے قلزم مین قَالَ قَدْ اُجِيْبَتْ دَّعْوَتُكُمَا فرمایا اللہ نے کہ تحقیق قبول کی گئی دعا تمھاری دونوں بھائیوں کی لکھا ہی کہ موسی علیہ السلام نے دعا کی تھی اور ہارون علیہ السلام نے آمین اور آمین کہنے والا بھی دعا مین شریک ہوتا ہی اسواسطے کہا کہ دونوں کی دعا قبول ہوئی فَاسْتَقِيْمَا پس مستقیم رہو تم دونوں دعوت مین اور الزام حجت مین اور جلدی مت کرو کہ جو تم چاہتے ہو اپنے وقت پر وہی ہوگا یہہ لکھا ہی کہ بعد چالیس برس کے اثر اس دعا کا ظاہر ہوا وَلَا تَتَّبِعَآنِّ سَبِيْلَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ اور ہرگز مت پیروی کیجیو جلدی کرنے مین راہ ان لوگوں کی کہ جہالت سے نہین جانتے کہ وعدہ اللہ کا سچا ہی اپنے وقت پر ظہور کریگا مصرعہ وقت پر موقوف ہر ایک کام ہی جب وقت عذاب کا آیا حضرت موسی کو وحی ہوئی کہ اپنے قوم کو لیکر مصر سے نکل جاو کہ وقت عذاب کا قبطیوں پر آن پہنچا حضرت موسی بنی اسرائیل کو لیکر طرف شام کے چلے جب دریا کے کنارے پہنچے فرعون اپنے لشکر سمیت پیچھے آیا دریا پھٹ گیا بنی اسرائیل پار اتر گئے وہ ڈوب گیا چنانچہ حق تعالی فرماتا ہی وَجٰوَزْنَا بِبَنِىْٓ اِسْرَآءِيْلَ الْبَحْرَ فَاَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ وَجُنُوْدُهٗ بَغْيًا وَّعَدْوًا اور اتار لے گئے ہم بنی اسرائیل کو دریا سے سلامت پس پیچھا کیا انکا فرعون نے اور لشکر اسکے نے سرکشی سے اور تعدی سے جب کنارے دریا کے پہنچے گھوڑا فرعون کا بو سے جبرئیل کے گھوڑی کے

که سوار ہوکر آئے تھے دریا مین در آیا تمام لشکر اسکی متابعت سے دریا مین کو حَتّٰیٓ اِذَآ اَدْرَکَهُ الْغَرَقُ قَالَ
اٰمَنْتُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا الَّذِیْٓ اٰمَنَتْ بِهٖ بَنُوْٓا اِسْرَآءِیْلَ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ یہان تک کہ جب
پالیا اسکو ڈوبنے نے اور اسنے جانا کہ ہلاک ہوجاؤنگا کہا ایمان لایا مین یہہ کہ نہین کوئی معبود مستحق عبادت کے
مگر وہ خدا کہ دعوت موسی سے ایمان لائے ہین ساتھہ اسکے بنی اسرائیل اور مین فرمانبردارون سے ہون مدارک
مین ہے کہ فرعون نے ایک معنی کو تین بار تین عبارت مین تکرار کیا کہ کسیطرح قبول ہو لیکن فوت وقت کے
سبب مقبول نہوا پھر حق تعالی نے یا جبرئیل نے اسکے جواب مین کہا آٰلْئٰنَ وَقَدْ عَصَیْتَ قَبْلُ وَکُنْتَ مِنَ
الْمُفْسِدِیْنَ کیا اب ایمان لاتا ہے تو کہ اختیار سرما اور حال آنکہ تحقیق نافرمانی کرچکا تو پہلے اس سے اور کہا
پیغمبر کا نہ مانا اور تھا تو مفسدون سے کہ آپ گمراہ تھا اورون کو گمراہ کرتا تھا مفسرین نے لکھا ہے کہ ایکدن
جبرئیل علیه السلام نے آکر فرعون سے کہا کہ ایک امیر نے اپنے بندے کو مال اور نعمت اپنے سے پرورش کیا
اور اپنے ملک پر اختیار دیا وہ کفران نعمت کرے اور حکم مولی سے پھرے اور دعوا خواجگی کا کرے اسکا کیا
حال ہے اسکا فتوی لکھہ دو فرعون نے لکھا کہ کہتا ہے ابو العباس ولید بن مصعب کہ جو بندہ کہ خدمت سید
اپنے کے سے باہر آوے اور کفران نعمت کرے حکم اسکا یہہ ہے کہ دریا مین اسکو غرق کرین جبرئیل نے جب
فرعون غرق ہونے لگا تو وہی خط اسکو دکھایا اور کہا کہ تیرے ہی فتوی پر عمل ساتھہ تیرے کیا ہے فَالْیَوْمَ
نُنَجِّیْكَ بِبَدَنِكَ پس آج نجات دینگے ہم تجھکو ساتھہ بدن تیرے کے پانی سے یعنے لشکر تیرا
سب ڈوب جاویگا اور تیرے بدن کو ہم پانی پر اچھال دینگے لکھا ہے کہ جب فرعون معہ لشکر غرق ہو گیا
بنی اسرائیل کو دغدغہ پیدا ہوا کہ فرعون ڈوبا نہین کشتیان تیار کر کر ہمارا پیچھا نہ کرے الله تعالی نے بدن
فرعون کا پانی پر تیرا دیا اسکے بدن بے روح کو دیکھہ کر بنی اسرائیل کی تسلی ہوگئی اور بعضے علما نے بدن کو
بمعنے زرہ کہا ہے اور لوہے کا تیرنا پانی پر نشانی ہے قدرت الہی کی اور زاد المسیر مین ہے کہ جو
باقی رہے تھے قوم فرعون کے مصر مین وہ کہنے لگے کہ فرعون غرق نہین ہوا جزیرہ مین دریا کے شکار ہی
مین مشغول ہے حق تعالی نے دریا کو حکم کیا اسنے بدن فرعون کا کنارے پر پھینک دیا تو کہ سب مصر والے
دیکھہ لین اور معنے ننجیک کے نلقیک علی نجوة من الارض کہے ہین بہر تقدیر حق تعالی نے فرمایا کہ بدن تیرکو
دریا سے باہر لاوینگے لِتَکُوْنَ لِمَنْ خَلْفَكَ اٰیَةً تو کہ ہو تو واسطے ان لوگون کے جو پیچھے تیرے ہین نشانی
کہ ساتھہ تیرے عبرت پکڑین اور جانین کہ جو بندہ ہوکر دعوا خدائیگا کرے اسکا یہی حال ہے وَاِنَّ کَثِیْرًا
مِّنَ النَّاسِ عَنْ اٰیٰتِنَا لَغٰفِلُوْنَ اور تحقیق بہت لوگون مین سے نشانیون قدرت ہماری سے
البتہ غافل ہین نہ انمین فکر کرتے ہین نہ انسے عبرت پکڑتے ہین وَلَقَدْ بَوَّاْنَا بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ مُبَوَّاَ صِدْقٍ

ع

اور تحقیق جگہہ دی ہمنے بنی اسرائیل کو بعد ہلاک فرعون کے اور قوم اُسکی کے جگہہ و بنا رہستی کا یعنے جو صدق
وعدے ہمارے کے لائق تھا اور وُہ ولایت شام کی تھی پھر مصر وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ اور روزی دی ہمنے انکو پاکیزہ
چیزون سے بعضے کہتے ہین یہان مراد بنی اسرائیل سے یہود زمانہ پیغمبر کے ہین کہ انکو یثرب مین جگہہ دی اور
کھجورین تر اور خشک عنایت کین فَمَا اخْتَلَفُوْا حَتّٰى جَآءَهُمُ الْعِلْمُ پس اختلاف کیا انھون نے امر دین مین
اپنے یا شان مین محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے یہان تک کہ آیا اُنکے پاس علم توریت کا اور احکام اُسکے کا اور
اُسمین اختلاف کیا ساتھ تاویل کے اُسوقت تک کہ عالم ہوئے صفات اور نعمت محمد صلے اللہ علیہ وسلم
پر اور اُسمین تحریف اور تغیر کرنے لگے اور بعضون نے کہا ہے کہ وُہ علم قرآن کا ہے کہ اُترا اور سبب اختلاف
یہود کا ہوا اِنَّ رَبَّكَ يَقْضِيْ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ تحقیق پروردگار تیرا فیصل کریگا درمیان
اُنکے دن قیامت کے بیچ اُس چیز کے کہ تھے بیچ اُسکے عناد سے یا جہل سے اختلاف کرتے حکم توریت سے
یا امر پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فَاِنْ كُنْتَ فِيْ شَكٍّ مِّمَّاۤ اَنْزَلْنَاۤ اِلَيْكَ فَسْـَٔلِ الَّذِيْنَ يَقْرَءُوْنَ
الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكَ پس اگر ہو تو بیچ شک کے اُس چیز سے کہ نازل کی ہے ہمنے طرف تیرے قصص اور احکام
سے پس پوچھ اُن لوگون سے کہ پڑھتے ہین کتاب پہلی تجھہ سے یعنے اہل کتاب کیونکہ جو تجھہ پر نازل ہے وُہ
ثابت ہے اُنکے نزدیک کتابون مین مراد کتاب سے یہان جنس کتب ہے اور مخاطب پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم
ہین اور مراد امت ہے اور زاد المسیر مین ہے کہ اِنْ بمعنی ماء نافیہ ہے یعنے پس نہین تو بیچ شک کے لیکن اہل
کتاب سے سوال کر واسطے زیادتی بصیرت کے لَقَدْ جَآءَكَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ
تحقیق آیا ہے تیرے پاس کلام سچا پروردگار تیرے سے پس مت ہو تو شک لانیوالون سے سمجھہ لیجیے کہ اسطرح کے
جہان خطاب آئے ہین ظاہر مین مخاطب پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم ہین لیکن بقول اصح خطاب اور ہی کو ہے
کیونکہ حضرت معلوم اور محفوظ ہین شک اور شبہ سے بیچ اُس چیز کے کہ نازل ہوئی ہے آپ پر اور اسی
قسم سے یہہ خطاب بھی ہے وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَتَكُوْنَ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ اور مت ہو تو اُن لوگون سے
کہ جھٹلاتے ہین آیتون اللہ کی کو کہ قرآن ہے پس ہوجاویگا تو اگر جھٹلاویگا زیان کارون سے اِنَّ الَّذِيْنَ حَقَّتْ
عَلَيْهِمْ كَلِمَتُ رَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ تحقیق وُہ لوگ کہ ثابت ہوئی اوپر اُنکے بات پروردگار تیرے کی جو
لوح محفوظ مین لکھی ہے کہ وُہ کفر پر مرینگے اور فرشتونکو اُسکی خبر کر دی ہے نہ ایمان لاوینگے کیونکہ اللہ کی بات
جھوٹھی نہین بعضون نے کہا ہے کہ مراد کلمے سے لاملان جہنم ہے یا ہولاء فی النار ولا ابالی ہے وَلَوْ جَآءَتْهُمْ
كُلُّ اٰيَةٍ حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ اور اگرچہ آوین اُنکے پاس سب نشانیان یہان تک کہ دیکھین عذاب
دردناک جو اُنکے واسطے مقرر ہوا اور بعد نزول عذاب کے ایمان انکو فائدہ نکرے جیسے قوم فرعون کو اور اوا

بندے خریدوا اور آزاد کرو ہم بندے تیرے آئے ہین ہین لپنے کرم سے عذاب سے آزاد کر بعضے کہتے تھے
کہ خدایا ہمین یونس علیہ السلام نے خبر دی تھی کہ میرے مالک نے فرمایا ہی کہ بیچارون اور دردمندون کی نا
دستگیری کر ہم بیچارے درماندے ہین لپنے فضل سے ہمارا ہاتھ پکڑ بعضے کہتے تھے کہ ای پروردگار ہمارے
یونس علیہ السلام نے تیرا فرمایا کہتے تھے کہ جو کوئی تمپر ستم کرے اس سے درگذرو ہم گنہگار اوپر لپنے ستم کرکے
آئے ہین ہم سے خطائین عفو کر بعضے کہتے تھے کہ الٰہا یونس علیہ السلام ہمین کہتے تھے کہ پروردگار میرے نے
کہا ہی کہ سائل کو رد مت کرو ہم سائل تیرے درگاہ مین آئے ہین ہمین رد مت فرما نظم ہاتھ پھیلا تیرے
در پر آئے ہین مت ڈرا امید کر کر آئے ہین ہمکو نا امید مت چھوڑ ای کریم رحم زاری پر ہمارے کر رحیم قاضی
الحاجات ہی تو ای خدا حاجتین بر لا تو ہی حاجت روا بن تیرے کہہ کس کے در پر جائین ہم اپنی یہہ بیچارگی
دکھلائین ہم تو ہی بیچارون کا ہی یک چارہ ساز سب کا تیرے در پہ ہی روئے نیاز القصہ چالیسوین دن
کہ عاشورہ محرم اور جمعہ تھا اثر مناجات کا ظاہر ہوا کہ سحاب ظلمت ابر رحمت سے بدل گیا اور انپر برسنے لگا یونس عم
بعد چالیس دن کے نینون کیطرف آئے کہ قوم کی خبر لون کیا حال ہی جب نزدیک شہر کے پہنچے رحمت حق کا
دیکھ کر ڈرے کہ مین نے عذاب سے ڈرایا تھا سو یہان رحمت اتری اگر مین شہر مین جاونگا تو مجھکو جھٹھا دینگے
یہہ سوچ کر پھر صحرا کو چلے باقی قصہ انکے جاینگا اور دریائے مین مچھلی کے نکلنے کا سورہ انبیا اور صافات مین آویگا
وَلَوْ شَاءَ رَبُّكَ لَآمَنَ مَنْ فِي الْأَرْضِ كُلُّهُمْ جَمِيعًا اور اگر چاہتا پروردگار تیرا البتہ ایمان لاتے جو کوئی بیچ
زمین کے ہین سب کے سب لکھا ہی کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم ایمان لانے پر قوم کے بہت حریص تھے جب
ایمان نہ لائے دل آپکا غبار ملال سے مکدر ہوا حق تعالی نے یہہ آیت نازل کی کہ ایمان لانا میرے ارادے پر موقوف ہی
أَفَأَنْتَ تُكْرِهُ النَّاسَ حَتَّىٰ يَكُونُوا مُؤْمِنِينَ کیا پس تو زبردستی کرتا ہی لوگون کو یہان تک کہ
ہو جاوین ایمان لانیوالے بغیر ارادے میرے کیے سمجھ لیجئے کہ یہہ آیت منسوخ ہی ساتھ آیت قتال کے وَمَا
كَانَ لِنَفْسٍ أَنْ تُؤْمِنَ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ اور نہین ممکن کسیکو یہہ کہ ایمان لاوے مگر ساتھ حکم اللہ کے
اور توفیق اور قضا اسکی کے وَيَجْعَلُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِينَ لَا يَعْقِلُونَ اور کر دیتا ہی اللہ پلیدی یعنے
عذاب کرتا ہی اللہ اوپر ان لوگون کے کہ نہین سمجھتے نشانیان قدرت اسکے کی اور نجعل ساتھ نون کے بھی
قرات ہی یعنے کرتے ہین ہم عذاب یا غصہ کرتے ہین ہم یا مسلط کرتے ہین ہم شیطان کو قُلِ انْظُرُوا مَاذَا
فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم مشرکون کو جو نشانیان قدرت حق کی طلب کرتے ہین
کہ دیکھو کیا کچھ بیچ آسمانون کے ہی اور زمین کے ہی عجائب عجائب پیدایش اللہ کی تو کہ قدرت حق تم پر ظاہر
ہو وَمَا تُغْنِي الْآيَاتُ وَالنُّذُرُ عَنْ قَوْمٍ لَا يُؤْمِنُونَ اور نہین دفع کرتا دیکھنا نشانیونکا اور سننا کلام ڈرانیوالونکا

یعنے رسولون کا عذاب الہی کو اُس قوم سے کہ نہین ایمان لاتے یا اُس گروہ سے کہ بیچ علم اور حکمت میرے کے
واقع ہی کہ ایمان نہین لاوینگے فَهَلْ يَنْتَظِرُونَ إِلَّا مِثْلَ أَيَّامِ الَّذِينَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِهِمْ پس نہین انتظار
کرتے یہہ مشرک مگر واقعون کا یعنے واقعونکا مانند واقعون اُن لوگون کے کہ گذرے ہین پہلے اُن سے جیسے قوم
عاد اور ثمود اور اصحاب ایکہ اور اہل موتفکہ اور مراد واقعون سے نزول عذاب ہی قُلْ فَانْتَظِرُوا إِنِّي
مَعَكُمْ مِنَ الْمُنْتَظِرِينَ کہہ پس منتظر رہو عذاب کے کہ تمپر نازل ہوگا تحقیق مین بھی ساتھ تمھارے انتظار
کرنیوالون سے ہون ہلاک ہونے تمھارے کا ثُمَّ نُنَجِّي رُسُلَنَا وَالَّذِينَ آمَنُوا پھر نجات دی ہم نے
پیغمبرون اپنے کو جب عذاب جھٹلانیوالون پر اُترا اور نجات دی اُن لوگونکو جو ایمان لائے اُنپر كَذَٰلِكَ حَقًّا
عَلَيْنَا نُنْجِ الْمُؤْمِنِينَ اسیطرح ثابت ہوا اوپر ہمارے وقت ہلاک ہونے مشرکون کے نجات دینا ایمان
والونکا کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہین اور اصحاب اُنکے رضی اللہ عنہم قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنْ كُنْتُمْ فِي شَكٍّ
مِنْ دِينِي فَلَا أَعْبُدُ الَّذِينَ تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ وَلَٰكِنْ أَعْبُدُ اللَّهَ الَّذِي يَتَوَفَّاكُمْ
کہہ اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم اے مکے والو اگر ہو تم بیچ شک کے صحت دین میرے کے سے اور مین تمھین بتادون دین
اپنا پس نہین عبادت کرتا مین اُن لوگون کو کہ عبادت کرتے ہو تم سوا اللہ کے بتون سے اور فرشتون سے
ولیکن عبادت کرتا ہون مین اللہ کو وہ جو قبض کرتا ہے یعنے مارتا ہے تمکو سمجھ لیجئے کہ تخصیص وفات کی
تہدید ہے کیونکہ مشرکونکا بعد موت کے وقت عذاب کا ہے وَأُمِرْتُ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اور حکم
کیا گیا ہون مین یہہ کہ ہون مین ایمان والون سے ساتھ احکام الہی کے اور اخبار انبیا کے وَأَنْ أَقِمْ وَجْهَكَ
لِلدِّينِ حَنِيفًا اور امر کیا گیا ہون یہہ کہ سیدھا کر منہہ اپنے کو یعنے خالص کر عمل اپنے کو واسطے دین میرے کے
درانحالیکه مائل ہو تو سب دینون سے طرف دین اسلام کے وَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِينَ اور مت ہو شرک
لانیوالون سے یہہ خطاب متوجہ بغیر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہے وَلَا تَدْعُ مِنْ دُونِ اللَّهِ
مَا لَا يَنْفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ اور مت عبادت کر سوا اللہ کے اُس چیز کو کہ نفع دے تجھکو اگر عبادت
کرے تو اُسکی اور نہ ضرر دے تجھکو اگر نہ عبادت کرے تو اُسکی فَإِنْ فَعَلْتَ فَإِنَّكَ إِذًا مِنَ الظَّالِمِينَ پس
اگر کی تو نے ایسونکی عبادت پس تحقیق تو اُس وقت ظالمون سے ہے کہ وضع عبادت اور دعا غیر
موضع مین کی وَإِنْ يَمْسَسْكَ اللَّهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهُ إِلَّا هُوَ اگر لگادے تجھکو اللہ کچھ مرض یا شدت یا فقر
پس نہین کھولنے والا واسطے اسکے مگر وہ کہ اللہ ہے وَإِنْ يُرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَادَّ لِفَضْلِهِ اور اگر ارادہ کرے
ساتھ تیرے صحت اور راحت اور غنا کا پس نہین کوئی پھیرنیوالا فضل اُسکے کو سمجھ لیجئے کہ یہان
فضل موضع ضمیر مین واقع ہے سو دلیل ہے اسپر کہ اللہ تعالیٰ فضل کرنیوالا ہے نیکیان پہنچاتا ہے

بندونکو بغیر استحقاق اُنکے کے یُصِیْبُ بِہٖ مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِہٖ پہنچاتا ہے فضل اپنے کو ساتھ اُس شخص کے
کہ جسکو چاہتا ہے بندون اپنے سے وَھُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ اور وہ ہے بخشنے والا پس اُسکی مغفرت کے سبب
لیئے معصیت کے نا امید مت ہو مہربان ہے پس ساتھ طاعت اُسکے کے امید رحمت کی رکھو
قُلْ یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ قَدْ جَآءَکُمُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّکُمْ کہہ اے لوگو تحقیق آیا ہے تمھارے پاس کلام سچا یا پیغمبر
صادق پروردگار تمھارے سے اور کچھ عذر نہین رہا تمکو فَمَنِ اھْتَدٰی فَاِنَّمَا یَھْتَدِیْ لِنَفْسِہٖ پس جسنے
راہ پائی ساتھ ایمان اور متابعت نبی آخر زمان کے پس سوا اسکے نہین کہ راہ پاتا ہے واسطے جان اپنی کے
کہ اُسکا نفع اُسیکو ملتا ہے وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا یَضِلُّ عَلَیْھَا اور جو کوئی گمراہ ہوا ساتھ انکار اور جھٹلانے کے پس سوا
اسکے نہین کہ گمراہ ہوتا ہے اوپر نفس اپنے کے کہ وبال گمراہی کا اُسیکے طرف پھرتا ہے وَمَآ اَنَا عَلَیْکُمْ بِوَکِیْلٍ
اور نہین مین اوپر تمھارے داروغہ کہ تمھارے کام میرے سپرد ہوون بعضون نے لکھا ہے کہ یہہ آیت منسوخ ہے
ساتھ آیت سیف کے کہ وَاتَّبِعْ مَا یُوْحٰٓی اِلَیْکَ وَاصْبِرْ حَتّٰی یَحْکُمَ اللّٰہُ اور پیروی کر اُس چیز کی کہ وحی کی
جاتی ہے طرف تیرے ساتھ عمل کرنے اور پہنچانے کے اور صبر کر ایذا پر جو پہنچے تجھکو یہانتک کہ حکم کرے
اللہ ساتھ نصرت تیری کے یا امر کرے ساتھ قتال بت پرستونکے اور جزیہ لینے کتابی کے وَھُوَ خَیْرُ الْحٰکِمِیْنَ
اور وہ بہتر ہے سب حکم کرنیوالون سے کیونکہ حکم مین اُسکے مطلق خطا اور جور نہین پایا جاتا جاننے والا ہے چھپی چیزونکا
اُسے احتیاج شاہدون کی نہین بیت ذرہ ذرہ کا اُسے ہی علم کچھ اخفا نہین سب ہین محکوم اسکے رفت
وہ ہے خیر الحاکمین سورۃ ھود مکی ہے ایکسو تیئس آیتین ہین اور ایکہزار سات سو پندرہ کلمے ہین اور سات
ہزار پانچ سو سینسٹھ حرف ہین فواصل اُسکی دق ظلم لطن ضرور ہین اور تطبیق اسکی ساتھ سورہ یونس کے یہہ ہے کہ
ختم سورہ یونس کا ساتھ ذکر نزول قرآن کے اور اتباع وحی کے تھا شروع سورہ ہود کا ساتھ ذکر احکام آیات
قرآنی کے ہوا اور تناسب لفظی بھی ظاہر ہے کہ مقطع اسکا ہو خیر الحاکمین ہے اور مطلع اسکا احکمت آیاتہ

سورۃ ھود مکیۃ وھی مائۃ ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔ وثلث وعشرون آیۃ

الٓرٰ یہہ حروف مقطعہ قرآنی ہین بہ نسبت اصطلاح وضعی اور عرفی مراد انکی سمجھ سے باہر ہے یہہ اللہ کا بھید ہے کہ وہی
جانے یا جسے وہ جتاوے وہ سمجھے شعبی سے کسینے معانی مقطعات پوچھے کہا کہ سر الٰہی ہے مت پوچھو بعضون نے کہا ہے کہ معنے
الرٰ کے انا اللہ اری ہین یعنے مین اللہ ہون کہ دیکھتا ہون طاعت مطیعونکی اور معصیت عاصیونکی اور ہر ایک کو موافق
عمل اُسکے کے جزا اور سزا دونگا پس یہہ کلمہ وعدہ اور وعید دونوکو شامل ہے نظم سوچ رافت کہ یہہ کلام مجید مشتمل ہے اوپر وعدہ
اور وعید مومنون پر تو فرح لاتا ہے کافرونکو بہت ڈراتا ہے کِتٰبٌ اُحْکِمَتْ اٰیٰتُہٗ یہہ ایک کتاب ہے کہ محکم کیئی گئی
ہین آیتین اُسکی ساتھ حجتون اور دلیلون کے یا منتظم ہوئی ہین ساتھ نظم محکم کے کہ کچھ خلل اور نقصان کا اُنمین دخل نہین

ثُمَّ فُصِّلَتْ مِنْ لَّدُنْ حَكِيْمٍ خَبِيْرٍ پھر جدا جدا کی گئی ہین سورتین اور آیتین بالتفصیل کی گئی ہین ساتھ ان چیزونکے
کہ جنکی بندونکو احتیاج ہے نزدیک حکمت والے یا حکم کرنیوالے خبردار کے سے اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ یہہ کہ مت
عبادت کرو مگر اللہ کو اِنَّنِیْ لَکُمْ مِّنْهُ نَذِیْرٌ وَّ بَشِیْرٌ تحقیق مین واسطے تمھارے اسکی طرف سے ڈرانیوالا ساتھ
عذاب کے شرک اور طغیان پر اور خوشخبری دینے والا ساتھ ثواب کے توحید اور ایمان پر ہون وَّاَنِ اسْتَغْفِرُوْا
رَبَّکُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَیْهِ یُمَتِّعْکُمْ مَّتَاعًا حَسَنًا اِلٰٓی اَجَلٍ مُّسَمًّی اور یہہ کہ بخشش مانگو پروردگار اپنے سے واسطے گناہان
گذشتہ اپنے کے پھر توبہ کرو طرف اسکے گناہون سے زمان آئندہ مین توکہ فائدہ دے تمکو فائدہ اچھا یعنے عمر
تمھاری بڑی کرے توکہ لوگ تم سے نفع لین یا یعنی اور تندرستی سے رکھے ایکوقت مقرر تک کہ آخر عمر
مقدر ہے محققون نے کہا ہے کہ متاع حسن رضا ہے اس چیز پر جو ہاتھ لگی نعمت سے اور صبر ہے اس سختی پر
جو پیش آوے محنت سے لطائف امام قشیری مین ہے کہ برخورداری نیک وہ ہے کہ حاجت لوگونکی تیرے ہاتھ
سے بر آوے بہت خلق کو نفع تیرا پہنچا کہ متاع حسن یہی ہے پس وَیُؤْتِ کُلَّ ذِیْ فَضْلٍ فَضْلَهٗ اور دیوےگا
ہر برائی والے کو ثواب برائی اسکے کا دنیا اور دین مین ابن مسعود سے مروی ہے کہ ذو فضل وہ شخص ہے کہ حسنات
جسکے فاضل ہون سیات اسکے سے اور جرجانی رح نے کہا کہ صاحب فضل وہ ہے کہ دیوان ازل مین جسکے نام پر فضل
لکھا ہو کہ وہ البتہ بعد وجود مین آنیکے مشرف اس سے ہوگا بیت ازل مین جسکو لکھا ہے سعیدای رافت
ابد تلک وہ سخاوت سے بہرہ ور ہوگا وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنِّیْٓ اَخَافُ عَلَیْکُمْ عَذَابَ یَوْمٍ کَبِیْرٍ اور اگر پھر جاؤ تم ای کافرو
اسلام سے اور متابعت میری سے پس تحقیق ڈرتا ہون مین اوپر تمھارے عذاب دن بڑے سے کہ قیامت ہے
یا دن بدر کا ہے یا روز شدت اور مشقت کا کہ کفار قحط مین مبتلا ہوئے تھے یہانتک کہ مردار کھاتے تھے
اِلَی اللّٰهِ مَرْجِعُکُمْ طرف اللہ کے ہے بازگشت تمھاری وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اور وہ اوپر ہر چیز کے قادر ہے
پھر لانا اور ثواب دینا اور عذاب کرنا اسکے اختیار مین ہے لکھا ہے کہ بعضے مشرک کہ عداوت حضرت صلے اللہ
علیہ وسلم سے رکھتے تھے لیکن مصلحت زمانہ سے ظاہر نہین کرتے تھے ایکدن آپسمین ملکر کہنے لگے کہ جب
پردے چھوڑے اور اپنے آپ کو کپڑون مین چھپاوین ہم اور دلونمین دشمنی محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی رکھین
ہم تو کوئی کسطرح آگاہ ہو حق تعالی نے یہہ آیت نازل کی کہ اَلَآ اِنَّهُمْ یَثْنُوْنَ صُدُوْرَهُمْ لِیَسْتَخْفُوْا مِنْهُ
خبردار ہو کہ کافر پیچتے ہین سینے اپنے عداوت حبیب کبریا سے یعنے دلون مین دشمنی رکھتے ہین توکہ
چھپ جاوین اللہ سے اَلَا حِیْنَ یَسْتَغْشُوْنَ ثِیَابَهُمْ یَعْلَمُ مَا یُسِرُّوْنَ وَمَا یُعْلِنُوْنَ خبردار ہو جسوقت لپیٹتے
ہین وہ کپڑے اپنے بچھونے پر لپیٹتے ہوئے جانتا ہے اللہ جو کچھ چھپاتے ہین سینونمین اپنے اور جو ظاہر کرتے ہین
زبانون سے اپنے بہت علم حق ہے ظاہر و اخفا ہے ایک سر پنہان اور سر پیدا ہے ایک اِنَّهٗ عَلِیْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ



تحقیق وہ جانتا ہے سُننے والی بات کو یا ذات الصدور دلون کی ہین کہ اُسکے مضمرات اُسپر ظاہر ہین بیت
خطرۂ دل سے خدا آگاہ ہے سر سینے کا علیم اللہ ہے اسباب نزول مین ہے کہ یہہ آیت اخنس بن
شریف کی شان مین نازل ہوئی ہے وہ بڑا خوش تقریر تھا حضرت کی خدمت مین اگر اپنی خیر خواہی اور دوستی
کو تقریر دل حبیب مین بیان کیا کرتا تھا لیکن ظاہر اسکا خلاف باطن تھا بیت اندرون اسکا بھرا ظلمت سے
تھا اور برون دیکھو تو پر طلعت سے تھا حق تعالی نے اسکو یہہ آیت بھیج کر ظاہر کر دیا تا کوئی صفائی ظاہری اسکی
دیکھکر ظلمت باطنی اُسکے سے غافل نہو نظم روشنی پر ظاہری رافت بجا دیکھہ باطن کو وہی اہل صفا
مار ہے ظاہر مین پر نقش ونگار لیک باطن مین بڑا ہے زہردار ایسے ہی حال منافق جان تو صورت ومعنی یہ
ہین پہچان تو نیک صورت مین ہین اور معنے مین زشت جسطرح سے ہووے زر اندود خشت صورت ظاہر کا
کیا ہے اعتبار چاہیئے باطن ہو صفا بے غبار جسکا باطن صاف ہے آئینہ وار دیکھتا ہے جلوۂ روئے نگار
اور زنگ آلودہ باطن جسکا ہے جلوہ کب وہ پر کدورت لسکا ہے وَمَا مِن دَآبَّةٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى اللَّهِ رِزْقُهَا
اور نہین کوئی چلنے والا بیچ زمین کے مگر اوپر اللہ کے ہے رزق اُسکا یعنے سب حیوانات کو رزق دیتا ہے
لفظ علی کا بسبب کمال فضل اور رحمت کے لایا والا اُسپر لازم کچھہ چیز نہین بعضون نے کہا ہے کہ علے معنے من
یعنے روزی سبکی اللہ سے ہے یا علی بمعنے الی ہے یعنے رزق سبکا مفوض بحق تعالی ہے چاہے کشادہ کرے چاہئے تنگ کرے
سو ہی رزق الی اللہ سبکا رافت سے علی اللہ رزقہا کو ستم ہے منسوب اپنے جانب اگر کرین روزی خدا کے کو وَيَعْلَمُ
مُسْتَقَرَّهَا وَمُسْتَوْدَعَهَا اور جانتا ہے اللہ جگہہ قرار حیوانات کی حالت حیات مین اور آرام گاہ کو انکے بعد وفات کے
صاحب کشاف نے لکھا ہے کہ مستقر مسکن حیوانات ہے زمین اور آب اور ہوا مین اور مستودع جائے قرار انکی ہے پہلے اس
استقرار کے جیسے صلب اور رحم اور بیضہ سے عالم مستقر ومستودع ہے خدا ہی کو اور سب کو دع كُلٌّ فِي كِتَابٍ مُّبِينٍ ہر ایک
جو بیان کیا دواب اور ارزاق اور مستقر اور مستودع سے بیچ کتاب روشن اور بیان کرنیوالی کے ہے کہ لوح محفوظ ہے
وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ اور اللہ وہ ہے جسنے پیدا کیا
آسمانونکو اور زمین کو بیچ چھہ دن کے ایام دنیا سے کہ اول انکا اتوار آخر جمعہ تھا اور تھا پہلے پیدا کرنے آسمان و زمین کے
عرش اسکا اوپر پانی کے بعضے تفسیرون مین لکھا ہے کہ پہلے حق تعالی نے یاقوت سبز پیدا کیا پھر اسنے نظر ہیبت
دیکھا وہ پانی ہو گیا پھر باد کو پیدا کر پانی کو اسپر رکھا اور عرش کو پانی پر قرار دیا اور عرش کا پانی پر رکھنا اور پانی کا ہوا پر
عجائب قدرت الہی ہے اور حق تعالی نے پیدا کیا آسمان اور زمین اور عرش اور پانی اور ہوا کو لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ
أَحْسَنُ عَمَلًا تو کہ آزماوے تمکو یعنے معاملہ آزمانے والونکا کرے تو کہ ظاہر ہو جاوے کون تم مین سے بہتر ہے عمل مین یعنی شکر
مین اس نعمت پر یا تصدیق مین عرش کے ٹھہرنے پر اور پانی کے قرار پر اور پر باد کے وَلَئِن قُلْتَ إِنَّكُم مَّبْعُوثُونَ

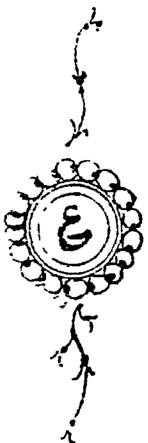
من بعد الموت لیقولن الذین کفروا ان هذا الا سحر مبین ۝ اور اگر کہے تو اے محمد صلے اللہ علیہ
وسلم قوم اپنی کو البتہ تم اٹھائے جاؤگے بعد موت کے البتہ کہینگے وہ لوگ کہ کافر ہوئے نہیں یہہ بات جو بعث کی
کہتے ہو مگر جادو ظاہر ہے فریب یا بطلان کے ولئن اخرنا عنهم العذاب الی امة معدودة لیقولن
ما یحبسه اور اگر ڈھیل دیوین ہم اُنسے عذاب کو کہ وعدہ کیا ہے ہمنے طرف ایک مدت گنی ہوئی تک یعنے وقت
معلوم تک البتہ کہینگے ہنسی سے کس چیز نے بند رکھا ہے عذاب کو الا یوم یاتیهم لیس مصروفا عنهم
خبردار ہو جس دن آویگا انکے پاس عذاب وہ دن بدر کا ہے نہ پھیرا جاویگا اُنسے کسی وجہ سے یا عذاب قتل جبرئیل کا ہے
مستہزئین کو چنانچہ انا کفیناک المستهزئین سے نکلتا ہے کہ سورہ حجر مین آویگا وحاق بهم ما کانوا به
یستهزءون اور گھیر لیویگی انکو وہ چیز کہ تھے ساتھ اسکے جہل سے ٹھٹھا کرتے اور جلدی مانگتے تھے اسکو حاق
فعل ماضی یہان موضع مستقبل مین واسطے تحقق وقوع کے واقع ہے گویا کہ گھیر لیا ہے انکو عذاب نے ولئن اذقنا
الانسان منا رحمة ثم نزعناها منه اور اگر چکھاوین ہم آدمی کو اپنی طرف سے رحمت یا نعمت کہ لذت
اسکی معلوم کرے پھر کھینچ لیوین ہم اُس سے انه لیئوس کفور تحقیق وہ البتہ ناامید ہے بسبب بے صبری کے اور بے
اعتماد اور کرم ہمارے سے ناشکر ہے بیچ نعمت گذشتہ کے ولئن اذقناه نعماء بعد ضراء مسته لیقولن ذهب
السیئات عنی اور اگر چکھاوین ہم اسکو نعمت مثل غنا اور صحت کے بعد سختی کے کہ لگی تھی اسکو جیسے فقر اور بیماری
البتہ کہیگا گئین برائیان مجھ سے یعنے مصیبتین جو مجھ سے نہیں دور ہوین انه لفرح فخور تحقیق آدمی البتہ خوشیان
کرنیوالا اور مغرور نعمت پر شیخی خوری اور فرح اور فخر نے اسکو شکر نعمت سے غافل کیا ہے الا الذین صبروا وعملوا
الصالحات اولئک لهم مغفرة واجر کبیر مگر جن لوگون نے کہ صبر کیا محنت اور بلا پر اور عمل کئے نیک یعنے شکر ادا کیا
نعمت اور عطا پر یہہ لوگ صابر شاکر واسطے انکے بخشش ہے گناہون کی اور ثواب ہے بڑا کہ ادنی اسکا جنت ہے جسکو
لیجئے کہ اجر کبیر نعمت مشاہدہ حق ہے کہ تمام نعمتین بہشت کی اسکے مقابلے مین محقر ہین ملیت تیرے لقا کے لئے
مانگتے ہین جنت ہم یہہ سب نعمت سے بری جانتے ہین نعمت ہم لکھا ہے کہ کفار عرب عناد حضرت سے رکھتے تھے اور
ٹھٹھے سے کہا کرتے تھے کہ اللہ نے کیون نہ خزانہ تمکو دیا یا فرشتہ تمہارے تصدیق کو اتارا آپ انکے استہزاء سے تنگدل ہوئے
اللہ تعالی نے واسطے خوشی حضرت کے کہ ادائے رسالت کی جاوے اور رد اور انکار کفار سے تنگدل نہوں یہہ آیت نازل
کی کہ فلعلک تارک بعض ما یوحی الیک پس شاید کہ تو چھوڑ دینے والا ہے امام ماتریدی نے کہا ہے کہ یہان استفہام بمعنے
نہی ہے یعنے مت چھوڑ بعضے وہ چیز کہ وحی کی جاتی ہے طرف تیرے مخالف رائے مشرکون کے وضائق به صدرک
ان یقولوا لولا انزل علیه کنز او جاء معه ملک اور تنگ ہوجاتا ہے ساتھ اظہار اسکے کے سینہ تیرا اس خوف سے کہ کہینگے
کیون نہ اتارا گیا اوپر اسکے خزانہ کہ لوگون کو بانٹتا سب تابع رہتے یا کیون نہ آیا ساتھ اسکے فرشتہ کہ گواہی نبوت پر دیتا

ع

سو تو اس گفتگو سے انکے اداے رسالت سے مت ہٹنا اِنَّمَا اَنْتَ نَذِیْرٌ تو سوا اسکے نہین کہ تو ڈرانیوالا ہے ڈرا دینا
تیرا کام ہے پس تو اسمین قصور مت کر اور رد اور انکار سے کسیکی دل تنگ ہو وَاللّٰہُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ وَّکِیْلٌ اور اللہ
اوپر ہر چیز کے کارساز ہے نظم غیر حق سے اپنے منہہ کو موڑ تو کام اپنے سب خدا پر چھوڑ تو کر توکل اُسپہ وہ ہے کارساز
اُسکے ہے درگہہ مین لا روئے نیاز حاسدون کے کہنے سے مت ہو ملول ہے وکیل اللہ تیرا اے رسول اَمْ یَقُوْلُوْنَ افْتَرٰہُ
بلکہ کہتے ہین کافر محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے باندھ لیا ہے قرآن کو یعنے اپنی طرف سے بنا لیا ہے اللہ کا کلام نہین ہے
قُلْ فَاْتُوْا بِعَشْرِ سُوَرٍ مِّثْلِہٖ مُفْتَرَیٰتٍ کہہ پس لے آؤ دس سورتین مثل قرآن کے فصاحت بلاغت مین باندھے
ہوئے اپنی طرف سے حاصل یہہ ہے کہ اگر تمھارے گمان مین یہہ ہے کہ قرآن مین نے بنا لیا ہے تو تم بھی بنا لاؤ
کہ فصحائے عرب ہو مجھہ سے زیادہ قدرت رکھتے ہو کہ عالم قصص و اخبار اور مشتاق انشا و اشعار ہو وَادْعُوْا
مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ اور پکارو یاری و مددگاری کے واسطے جسکو پکار سکو تم
سوا اللہ کے اگر ہو تم سچے اسمین کہ یہہ کلام بنایا ہوا ہے اور جو وہ دس سورہ بنانے مین عاجز ہوے تو آیت آئی کہ فاتوا
بسورۃ مثلہ پھر عجز انکا ایک سورت بھی بنانے مین سب پر کھل گیا فَاِلَّمْ یَسْتَجِیْبُوْا لَکُمْ پس اگر نہ قبول کرین واسطے
تمھارے سورتین بنا لانا جو انسے کہا ہے مخاطب پیغمبر ہین ضمیر جمع کی واسطے تعظیم کے ہے یا مومنین ہین کہ
وہ بھی حضرت کی حمایت کر کر کہا کرتے تھے کہ پیغمبر کو جو تم مفتری کہتے ہو تمھین بنا لاؤ مثل قرآن کے پس اللہ تعالی
فرماتا ہے کہ وہ اگر جواب نہ دے سکین فَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَآ اُنْزِلَ بِعِلْمِ اللّٰہِ پس جانو تم یہہ کہ وہ اتارا گیا ہے ساتھ علم
خدا کے کہ خاصہ اسیکا ہے اور وہ علم ہے کہ معاش اور معاد مین کام آوے عباد کے جلالین مین لکھا ہے کہ فاعلموا
خطاب واسطے مشرکون کے ہے وَاَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ اور جانو یہہ کہ نہین مستحق عبادت مگر وہ کہ عالم ہے اُس چیز کا
جو غیر اسکا نہین جانتا اور قادر ہے اسپر جو سوا اسکے کوئی نہین کر سکتا فَھَلْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ پس آیا ہو تم
فرمانبرداری کرنیوالے اور استفہام بمعنے امر بھی ہو سکتا ہے یعنے ثابت رہو اسلام پر جو اعجاز قرآنکا تمپر متحقق
ہوا اور جو خطاب مشرکون کیطرف کہئے جیسے جلالین مین ہے تو بھی استفہام بمعنے امر ہے یعنے اسلام لاؤ بعد
اس حجت قاطعہ کے کہ قرآن ہے کلام الٰہی کوئی مثل اسکے نہین بنا سکتا مَنْ کَانَ یُرِیْدُ الْحَیٰوۃَ الدُّنْیَا وَزِیْنَتَھَا
جو کوئی ہے پستی ہمت سے ارادہ کرتا ہے زندگانی دنیا کا اور آرایش اسکے کا عوض عمل نیک اپنے کے مراد اس سے
منافق ہین یا اہل ریا یا یہود اور نصاری اور زاد المسیر مین ہے کہ عام ہے سب لوگون کو کہ جو کوئی بدلے اعمال
حسنہ کے دنیا مانگے نُوَفِّ اِلَیْھِمْ اَعْمَالَھُمْ فِیْھَا وَھُمْ فِیْھَا لَا یُبْخَسُوْنَ پورا دینگے ہم طرف انکے جزا عملون
انکی بیچ دنیا کے صحت اور دولت سے اور مال اور اولاد کی کثرت سے اور وہ بیچ دنیا کے نہ کم کئے جاوینگے یعنے انکی
جزا کچھہ کم نکرینگے اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ لَیْسَ لَھُمْ فِی الْاٰخِرَۃِ اِلَّا النَّارُ یہی ہین وہ لوگ کہ نہین واسطے انکے بیچ

آخرت کے مگر آگ دوزخ کی کیونکہ صورت اعمال کا اجر انکو دنیا مین دیا اور نیت فاسدہ کا عذاب باقی رہا
سو آخرت کیواسطے آمادہ کیا وَحَبِطَ مَا صَنَعُوا فِيهَا اور کھویا گیا جو کچھ کیا تھا بیچ دنیا کے کیونکہ ثواب آخرت کا
متفرع نیت کے اخلاص پر ہے سو انکی نیتین اعمال مین خالص نہ تھین وَبَاطِلٌ مَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ اور جھوٹا
ہوا حقیقت مین جو کچھ کہ تھے وہ عمل کرتے ریا اور سمعہ اور غیر انکے سے أَفَمَنْ كَانَ عَلَى بَيِّنَةٍ مِّن رَّبِّهِ وَيَتْلُوهُ
شَاهِدٌ مِّنْهُ آیا پس جو شخص کہ ہو اوپر دلیل کے پروردگار اپنے سے اور پیچھے آتا ہے اسکے ایک شاہد
اللہ کیطرف سے کہ قرآن ہے برابر ہوگا اس شخص سے کہ زینت دنیا مانگی اور اعمال بوجہ ثواب نکرے بعضون
نے کہا ہے کہ دلیل والے مومنین اہل کتاب ہین یا ہر مومن مخلص ہے اور شاہد پیغمبر ہین یا صاحب بینہ
پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم ہین اور تابع انکے شاہد ہین کہ جبرئیل علیہ السلام ہین یا وہ فرشتہ ہے جو حافظ اور
نگہبان آپ کا تھا یا امیر المؤمنین ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہین یا صورت مبارک حضرت صلے اللہ علیہ و
سلم کی ہے کہ جسنے دیدہ انصاف سے ادھر دیکھا انوار حق اور آثار صدق چہرہ شریف مین مشاہدہ کئے
ہیت جسنے دیکھا وہ چہرہ والا کہا سبحان ربی الاعلی اور بعضے کہتے ہین کہ بینہ قرآن ہے اور یتلوہ
بمعنے قرات ہے اور شاہد جبرئیل علیہ السلام یا لسان حضرت سید انام علیہ الصلوٰۃ والسلام یا اعجاز اور
نظم قرآن ہے اور اگر یتلوہ بمعنے بینہ ہو تو شاہد انجیل ہے اور زاد المسیر مین ہے کہ انجیل تابع قرآن کے ہے
تصدیق اور بشارت مین اگرچہ پہلے نازل ہوئی ہے وَمِن قَبْلِهِ كِتَابُ مُوسَى اور پہلے انجیل سے یا قرآن
سے تابع اسکے تھی کتاب موسیٰ کی یعنے توریت کیونکہ وہ بھی تصدیق مین نبی امی کے اور بشارت مین
وجود باجود انکے کے تابع ہے اور موافق ہے قرآن کے إِمَامًا وَرَحْمَةً درانحال کہ توریت پیشوا تھی
دینداروں کی اور رحمت تھی انکی جنپر نازل ہوئی تھی أُولَئِكَ يُؤْمِنُونَ بِهِ یہہ لوگ کہ صاحب بینہ
ہین ایمان لاتے ہین ساتھ قرآن کے وَمَن يَكْفُرْ بِهِ مِنَ الْأَحْزَابِ فَالنَّارُ مَوْعِدُهُ اور جو کوئی کفر
کرے ساتھ قرآن کے گروہون مین سے کہ عداوت کئے ہین پس آگ دوزخ کی ہے جگہہ وعدے انکے کے
ضرور وہان جاوینگا فَلَا تَكُ فِي مِرْيَةٍ مِّنْهُ پس مت ہو بیچ شک کے اس وعدہ گاہ سے إِنَّهُ الْحَقُّ مِن
رَّبِّكَ وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُونَ تحقیق وہ وعدہ حق ہے پروردگار تیرے سے ولیکن اکثر لوگ نہین
ایمان لاتے وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَى عَلَى اللَّهِ كَذِبًا اور کون شخص ہے ظالم تر یعنے کافر تر اس شخص سے
کہ باندھ لیتا ہے اوپر اللہ کے جھوٹھ یعنے نفی وحی کی اسکے کرتا ہے یا اثبات شریک کا واسطے اسکے کرتا ہے
أُولَئِكَ يُعْرَضُونَ عَلَى رَبِّهِمْ وَيَقُولُ الْأَشْهَادُ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ كَذَبُوا عَلَى رَبِّهِمْ یہہ لوگ حضوری
روبرو لائے جاوینگے اوپر پروردگار اپنے کے اور کہینگے گواہ یعنے کراماً کاتبین یا پیغمبر واسطے ہر امت کے

یا اعضا اور جوارح انکے گواہی دینگے کہ یہہ لوگ وہ ہین جو عناد سے جھوتھہ بولتے تھے اوپر پروردگار اپنے کے
ساتھہ پکڑنے اولاد اور شریک کے اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ خبردار ہو لعنت ہے اللہ کی اوپر ظالمون کے
یعنے کافرون کے اَلَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَيَبْغُوْنَهَا عِوَجًا اور وہ کافر کہ بند کرتے ہین لوگون کو راہ
اللہ کی سے اور چاہتے ہین ساتھہ اسکے کجی یعنے بیان کرتے ہین اللہ کی راہ کو کہ دین ہے ساتھہ کجی کے راستی سے
وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ اور وہ ساتھہ آخرت کے وہ کافر ہین تکرار ضمیر کا واسطے تاکید کفر انکے کے ہے ساتھہ
قیامت کے اُولٰٓئِكَ لَمْ يَكُوْنُوْا مُعْجِزِيْنَ فِي الْاَرْضِ وَمَا كَانَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ اَوْلِيَآءَ یہہ لوگ کافر نہ
تھے عاجز کرنیوالے اللہ کو عذاب اپنے سے بیچ زمین کے یعنے بیچ دنیا کے اور نتھا واسطے انکے سوا اللہ کے کوئی
دوست کہ عذاب اللہ کا ان سے اٹھا دیتا بلکہ يُضٰعَفُ لَهُمُ الْعَذَابُ دوگنا کیا جاویگا واسطے انکے عذاب
یعنے دوبار معذب ہونگے اسواسطے کہ خود گمراہ ہین اور ونکو گمراہ کرتے ہین مَا كَانُوْا يَسْتَطِيْعُوْنَ السَّمْعَ وَمَا كَانُوْا
يُبْصِرُوْنَ نتھے کہ دنیا مین طاقت رکھتے سننے کی حق بات کے کیونکہ اسکے سننے سے بہرے تھے اور نہ تھے
دیکھتے آیات قدرت حق کو کیونکہ اسکے دیکھنے سے اندھے تھے اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَضَلَّ
عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ یہی لوگ ہین جنھون نے ٹوٹا دیا جانون اپنی کو یعنے انکا زیان انھین پر پڑا اور کھویا گیا انسے
جو کچھہ کہ تھے باندھہ لیتے بتون کی شفاعت سے اور فرشتون کی سفارش سے لَا جَرَمَ اَنَّهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ
هُمُ الْاَخْسَرُوْنَ نہین شک اور شبہہ یہہ کہ وہ بیچ گھر آخرت کے وہ ہین ٹوٹا پانیوالے بڑے سب ٹوٹا پانیوالون سے
کیونکہ عبادت بتون کی بدلے عبادت خدا کے اختیار کی ہے اور متاع دنیائے فانی عوض نعیم عقبی باقی
کی لی ہے اور اس سودے مین ٹوٹا ظاہر ہے نظم دیکھے دین را فنا نہ لو دنیا کہ یہان رنج وہان ہے آسایش
بدلے باقی کے لو نہ فانی کو کہ یہان بیع غبن ہے فاحش اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاَخْبَتُوْٓا اِلٰى
رَبِّهِمْ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ تحقیق جو لوگ کہ ایمان لائے اخلاص سے اور عمل کئے اچھے اور عاجزی کی طرف
پروردگار اپنے کے یا آرام پکڑا ساتھہ ذکر رب اپنے کے یا واسطے پروردگار اپنے کے ماسوی اللہ سے منقطع
ہوئے یہہ لوگ رہنے والے جنت کے ہین هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ وہ بیچ جنت پر نعمت کے قائم دائم ہین مَثَلُ
الْفَرِيْقَيْنِ كَالْاَعْمٰى وَالْاَصَمِّ وَالْبَصِيْرِ وَالسَّمِيْعِ مثال دونون فرقون کی کہ مومن اور کافر ہین مانند اندھے
اور بہرے کے اور مانند دیکھنے ولے کے اور سننے والے کے ہے هَلْ يَسْتَوِيٰنِ مَثَلًا ط کیا برابر ہوتے



ہین یہہ دونون فرقے یعنے برابر نہین اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ع کیا پس نہین نصیحت پکڑتے ہو تم اس مثال مین
اور تامل نہین کرتے تم اس تشبیہہ مین سمجھہ لیجئے کہ کافرونکو اندھے اور بہرے سے تشبیہہ دی کہ آیات قدرت حق کو اور
کلام قادر مطلق کو دیکھتے سنتے نہین اور تشبیہہ مومن کو بینا اور شنوا سے دی کہ وہ بخلاف کافر مشاہدہ کرنیوالے قدرت حق کے

اور سننے والے کلام قادر مطلق کے ہین بحر الحقائق مین ہے کہ اندھا وہ ہے جو حق کو باطل اور باطل کو حق دیکھے اور
بہرا وہ ہے جو حق کو باطل اور باطل کو حق سنے اور بینا وہ ہے کہ حق کو حق دیکھے اور متابعت کرے اور باطل کو
باطل دیکھے اور اُس سے بچے اور شنوا وہ ہے کہ حق کو حق سنے اور اُس پر عمل کرے اور باطل کو باطل سنے اور اُس سے
حذر کرے اور حقیقت مین بصیر وہ ہے کہ دیدۂ بصیرت اُسکے نے ساتھ کحل بے بصر کے جلا پائی ہو اور سمیع
وہ ہے کہ گوش ہمت اُسکے نے ساتھ گوشوارہ بے سمع کے گردن اُٹھائی ہو جو ساتھ حق کے دیکھیگا اور جو
ساتھ حق کے سننے گا سوا حق کے نہ سنیگا نظم جو گوش کہ را فتابحق ہو وہ گوا　وہ بات کسی کی کب سنے غیر
خدا جو دیدہ کہ حق بین ہے وہ کب دیکھے ہے　کونین مین موجود کوئی حق کے سوا و لقد ارسلنا نوحا الی
قومہ اور تحقیق بھیجا ہمنے نوح کو طرف قوم اسکی کے پس کہا نوح علیہ السلام نے انکو انی لکم نذیر
مبین ان لا تعبدوا الا اللہ تحقیق مین واسطے تمھارے ڈرانیوالا ہون ظاہر یہہ کہ نہ عبادت
کرو مگر اللہ کی اگر تم اسکی عبادت نکروگے انی اخاف علیکم عذاب یوم الیم تحقیق مین ڈرتا ہون اوپر
تمھارے عذاب دن دردو دینے والے کے سے دن کی صفت الیم مبالغہ کے قبیل اسناد مجازیہ ہے واسطے وقوع الم
کے بیچ اسکے فقال الملا الذین کفروا من قومہ ما نرٰیک الا بشرا مثلنا پس کہا سرداروں نے جو لوگ کہ کافر ہوئے
تھے قوم نوح علیہ السلام سے نہین دیکھتے ہم تجھکو مگر آدمی مانند اپنے یعنے ایسا مرتبہ تیرا نہین دیکھتے ہہ کہ سبب تخصیص
تیرکا ہو ساتھ نبوت کے عجب بیوقوف تھے صورت انبیا کی اپنی ہم شکل دیکھکر ہمسر کرنے لگے حقیقت انکی دریافت
نکی نظم ہمسری کرنے لگے با انبیا بولے جو کچھ ہم ہین سو ہین اولیا آدمی ہم ہین سو یہہ ہین آدمی انہین کیا شئی ہے
کیا ہم مین کمی جو ہمین ہے خواب و خور سو انکو ہے اور جو حاجت ہے ہمین اور انکو ہے یہہ نکی دریافت اندھے پن
سے تھی یہان زمین و آسمان کا فرق ہے گو کہ صورت مین ہین یکسان سب بشر پر معنے فرق ہے کر تو نظر
حس اور خس کی ہے صورت گرچہ ایک لیک معنے مین یہہ گھاس اور وہ ہے نیک　ایسے ہی یہہ اور وہ ہم شکل ہین
ظاہرا پابند شرب و اکل ہین پر معنی یہہ کہان اور وہ کہان ہے بڑا فرق زمین و آسمان انبیا و اولیا ہین
پاک ہم یہہ کدورت مین بھرے پابند وہم وما نرٰیک اتبعک الا الذین ہم اراذلنا بادی الرای اور نہین
دیکھتے ہم کہ پیروی کی ہو تیری مگر اُن لوگون نے کہ وہ رذالی ہمارے ہین ظاہر سمجھ مین یعنے تمپر ایمان لائے ہین فکر اور
بے تامل یعنے پیرو تمھارے اور اذل ہین بادی الرای مین یعنے جو اُنپر نظر کرتا ہے رذال ہین اُنمین دیکھتا ہے وما نرٰی
لکم علینا من فضل بل نظنکم کاذبین اور نہین دیکھتے ہم واسطے تمھارے یعنے تمکو اور پیرو تمھارونکو اوپر ہمارے کچھ بڑائی
جسکے سبب سے ہمپر متابعت تمھاری لازم ہو بلکہ گمان کرتے ہین ہم تمکو جھوٹھہ بولنے والے یعنے تمکو دعوے نبوت مین اور پیروی کرنیوالونکو تمھارے
علم مین ساتھ تصدیق تمھاری کے قال یٰقوم ارءیتم ان کنت علی بینۃ من ربی واٰتانی رحمۃ من عندہ فعمیت علیکم

کہا نوح علیہ السلام نے اے قوم میری کیا دیکھا تمنے یعنے خبر دو مجھکو اگر ہوں میں اوپر دلیل روشن کے پروردگار
اپنے سے اور دی ہو اللہ نے مجھکو رحمت نزدیک اپنے سے کہ نبوت ہے پس چھپائی گئی وہ دلیل اوپر تمہارے
عمیت بضم عین اور تشدید میم بمعنے اخفیت کہ لکھی گئی قرات حمزہ اور کسائی اور حفص کی ہے اور باقی قاری عمیت
پڑھتے ہیں یعنے چھپی رہی اوپر تمہارے انلزمکموها وانتم لها کارهون کیا لگا دینگے ہم تمکو وہ رحمت یا لازم
کردینگے ہم تمکو قبول اسکا یہاں بعضوں نے استفہام بمعنے اثبات کہا ہے یعنے لازم کردینگے ہم تمکو ماننا اسکا اور بعضوں نے
بمعنے نفی کہا یعنے نہیں لازم کردینگے ہم تمکو ماننا اسکا اور حال آنکہ تم اسکو ناخوش رکھنے والے ہو قتادہ رح نے
کہا کہ اگر نوح علیہ السلام طاقت رکھتے لازم کردیتے اُنپر قبول نبوت لیکن یہہ ہدایت اختیار میں پروردگار
ہی کے ہے جسے چاہے گمراہ کرے چاہے ہدایت فرمائے اُسکے ملک میں سب جسکو جو چاہے وہ دکھائے
ویٰقوم لا اسئلکم علیہ مالا اور اے قوم میری نہیں مانگتا میں تم سے اوپر تبلیغ رسالت کے کچھ مال جو تمپر گران ہو
ان اجری الا علی اللہ نہیں بدلا میرا مگر اوپر اللہ کے لکھا ہے کہ سرداروں نے قوم کے کہا اے نوح رذالوں کو
اپنی مجلس سے نکال دے تاکہ ہم ساتھ تیرے ہم جلیس ہوں نوح علیہ السلام نے جواب میں کہا وما انا بطارد
الذین اٰمنوا اور نہیں ہوں میں ہانکنے والا اُن لوگوں کو جو ایمان لائے ہیں انہم ملٰقوا ربہم تحقیق وہ ملنے
والے ہیں جزاء پروردگار اپنے سے اور دولت قرب سے مشرف ہونگے پس میں کیونکر انکو اپنی مجلس سے نکالوں ولکنی ارٰکم قوما
تجہلون ولیکن میں دیکھتا ہوں تمکو ایک قوم کہ نہیں جانتی قدر انکی ویٰقوم من ینصرنی من اللہ ان طردتہم اور اے
قوم میری کون شخص مدد دے مجھکو اور باز رکھے عذاب خدا سے اگر ہانک دوں میں انکو افلا تذکرون آیا پس نہیں
نصیحت پکڑتے تم قوم نے کہا اے نوح تو وصف انکی بیان کرتا ہے اور یہہ ظاہر میں تجھہ سے موافقت رکھتے ہیں
اور باطن میں مخالفت نوح علیہ السلام نے کہا ولا اقول لکم عندی خزائن اللہ ولا اعلم الغیب اور
نہیں کہتا میں تم سے کہ نزدیک میرے خزائن اللہ کے علم کے ہیں اور نہیں جانتا میں غیب کو تو کہ باطن سے لوگوں کے
خبر دوں ولا اقول انی ملک اور نہیں کہتا میں کہ تحقیق میں فرشتہ ہوں تو کہ تم کہو ما انت الا بشر مثلنا نہیں تو
مگر آدمی مانند ہمارے ولا اقول للذین تزدری اعینکم اور نہیں کہتا میں واسطے اُن لوگوں کے کہ حقیر دیکھتے ہیں آنکھیں
تمہاری اور جہت فقر انکے کے تم انکو ذلیل کہتے ہو لن یؤتیہم اللہ خیرا کبھی ہرگز نہ دیوے گا انکو اللہ بھلائی کیونکہ اللہ
تعالی نے انکے واسطے بہتر چیز تیار کی ہے اس سے کہ تمکو دنیا میں دی ہے اللہ اعلم بما فی انفسہم اللہ دانا تر ہے
ساتھ اس چیز کے کہ بیچ نفسوں انکے ہے صدق اور اخلاص سے اور اگر میں حکم انکے اسلام پر ظاہر نکروں تو
انی اذا لمن الظٰلمین تحقیق میں اُس وقت ہو جاؤں ظالموں سے کیونکہ انبیا کو حکم کرنا ظاہر پر چاہیے قالوا یٰنوح
قد جادلتنا فاکثرت جدالنا فاتنا بما تعدنا ان کنت من الصٰدقین کہنے لگے اے نوح تحقیق جھگڑا کیا تو نے

ہم سے پس بہت کیا تو نے جھگڑا ہم سے پس لے آ ہمارے پاس جو کچھ کہ وعدہ دیتا ہے تو ہمکو عذاب سے اگر ہے تو سچوں سے
وعدہ اپنے میں قال انما یاتیکم بہ اللہ ان شاء وما انتم بمعجزین کہا نوح علیہ السلام نے سوا اسکے نہیں کہ
لے آویگا تمہارے پاس عذاب کو اللہ اگر چاہیگا جلد یا دیر میں اور نہیں تم عاجز کرنیوالے اللہ کو تعذیب اپنے
سے ولا ینفعکم نصحی ان اردت ان انصح لکم ان کان اللہ یرید ان یغویکم اور نہ فائدہ دیگی تمکو نصیحت میری اگر
چاہوں میں یہہ کہ نصیحت کروں میں تمکو اگر ہو اللہ ارادہ کرتا یہہ کہ گمراہ کرے تمکو ھو ربکم وہ پروردگار تمہارا ہے
اور تصرف کرنیوالا تم میں موافق ارادے اپنے کے والیہ ترجعون اور طرف اسکے پھیر جاؤگے تم اور جزا اپنے
کئے کی پاؤگے ام یقولون افتراہ بلکہ کہتے ہیں باندھ لیا ہے نوح نے وحی کو اپنی طرف سے حق تعالی فرماتا
کہ ہمنے نوح کو کہا کہ قل ان افتریتہ فعلی اجرامی وانا بری مما تجرمون کہہ اگر باندھ لیا ہے میں نے اسکو
پس اوپر میرے ہے وبال گناہ کرنے میرے کا اور میں بے تعلق ہوں اس سے کہ گناہ کرتے ہو تم کہ افترے
کی نسبت میری طرف کرتے ہو واوحی الی نوح انہ لن یؤمن من قومک الا من قد امن فلا تبتئس بما کانوا
یفعلون اور وحی کی گئی طرف نوح کے یہہ کہ وہ ہرگز نہ ایمان لاوینگے قوم تیری سے مگر جو ایمان لا چکے پس مت
غم کھا ساتھ اس چیز کے کہ ہیں کرتے جھٹلانے اور ایذا پہنچانے سے اور جو فائدہ دعوت کا منقطع ہوا عذاب ان پہنچا
حکم ہوا کہ اے نوح کوشش کر واصنع الفلک باعیننا ووحینا اور بنا کشتی کو ساتھ نگاہداشت ہماری کے
یا ساتھ آنکھوں ملائکہ کے کہ مددگار اور موکل تیرے ہیں اور ساتھ وحی ہماری کے کہ تجھکو کی ہے اسکے بنانے میں ابن
عباس رضی اللہ عنہما نے کہا ہے کہ نوح علیہ السلام نہیں جانتے تھے کہ کشتی کسطرح بناوے وحی آئی کہ بنا مثل سینہ مرغ کے
ولا تخاطبنی فی الذین ظلموا انہم مغرقون اور مت گفتگو کر ساتھ میرے بیچ حق ان لوگوں کے کہ ظلم
کرتے ہیں یعنے انکا دفع عذاب مجھہ سے مت چاہ تحقیق وہ ڈوبائے جاوینگے حدیث میں ہے کہ نوح علیہ السلام
نے جب کشتی مانگی حکم ہوا تا درخت کی شاخ لگائی بیس برس میں وہ درخت تیار ہوا اس مدت میں کوئی فرزند نہ ہوا
اور اطفال بالغ ہوگئے انہوں نے بھی متابعت آبا کی کی اور دعوت نوح علیہ السلام سے ابا کی کشتی بنانے
میں مشغول ہوئے ویصنع الفلک اور بناتا تھا نوح کشتی کو وکلما مر علیہ ملاء من قومہ سخروا منہ اور جب
گذرتے تھے اوپر اسکے سردار قوم اسکے کے ٹھٹھا کرتے تھے اس سے کیونکہ بیابان میں پانی سے دور کشتی
بناتے تھے بعضے کہتے تھے کہ کشتی بناتے ہو پانی کہاں ہے اور بعضے کہتے تھے کہ اول نبی تھی اور آخر بڑھی
ہوئے قال ان تسخروا منا فانا نسخر منکم کما تسخرون کہا نوح علیہ السلام نے اگر ٹھٹھا کرتے ہو تم
ہم سے پس ہم بھی ٹھٹھا کرینگے تم سے جیسے ٹھٹھا کرتے ہو تم فسوف تعلمون من یاتیہ عذاب یخزیہ ویحل
علیہ عذاب مقیم پس البتہ جانوگے تم کون شخص ہے کہ آویگا اسکے پاس عذاب کہ رسوا کریگا اسکو دنیا میں

ع

کہ وہ غرق ہے اور اتر آویگا اوپر اسکے عذاب ہمیشہ رہنے والا آخرت مین کہ وہ حرق ہے پس نوح علیہ السلام نے
کشتی بنائی دو برس مین تین سو گز لمبی پچاس گز چوڑی یا بارہ سو گز طول مین اور تین سو گز عرض مین اور تیس گز بلند
یا تینتیس گز اور اسمین تین طبقے بنائے اور ہر جاندار کے جوڑے حکم الہی سے جمع کئے طیور کو اوپر کے طبقے مین
رکھنا مقرر کیا اور سباع اور بہائم کو نیچے کے درجے مین اور آدمیون کو درمیان کے گھر مین ساتھہ اسباب
ضروری کھانے پینے کے جگہہ ٹھہرائی حَتّٰی اِذَا جَاءَ اَمْرُنَا وَفَارَ التَّنُّوْرُ یہانتک کہ جب آیا حکم ہمارا ساتھہ
عذاب کے اور جوش مارا پانی نے تنور سے کہ پتھر کا تھا حوا علیہا السلام اسمین روٹیان پکاتی تھین وہ میراث
مین نوح علیہ السلام کو پہنچا تھا اور نشانی عذاب کی اسمین سے پانی نکلنا تھا جب یہہ ظاہر ہوا قُلْنَا احْمِلْ فِیْهَا
مِنْ كُلٍّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ کہا ہمنے نوح کو کہ چڑھا لے بیچ کشتی کے ہر قسم سے جوڑا دو عدد نر اور مادہ وَ
اَهْلَكَ اِلَّا مَنْ سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ وَمَنْ اٰمَنَ اور اہل اپنے کو بھی کشتی مین چڑھا مگر جن پر کہ چل چکا ہے پہلے
اوپر انکے حکم ہمارا ساتھہ ہلاک کے مراد اس سے کنعان اور واعلہ ہین کہ پسر اور زن نوح علیہ السلام کے تھے اور
چڑھا ان لوگون کو جو ایمان لائے ہین وَمَا اٰمَنَ مَعَهٗ اِلَّا قَلِيْلٌ اور نہین ایمان لائے تھے ساتھہ نوح علیہ السلام
کے مگر تھوڑے لوگ کہ زوجہ مسلمہ انکی تھین اور تین بیٹے حام اور سام اور یافث اور جوروین انکی اور بہتر مرد اور
زن سوا انکے کہ سب ملکر حضرت نوح سمیت اسی آدمی تھے پس نوح علیہ السلام نے سب کو کشتی کے پاس
بلا کر کھڑا کیا اور سرپوش کشتی پر ڈھانکا پھر اوپر زمین سے پانی نے جوش مارا اور ادھر آسمان سے آب بلا اترا
وَقَالَ ارْكَبُوْا فِيْهَا بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا وَمُرْسٰىهَا اور کہا حضرت نوح نے انکو سوار ہو بیچ کشتی کے ساتھہ نام اللہ
کے یعنے بسم اللہ کہو وقت چلانے کشتی کے اور تھامنے اسکے کے پھر تنبیہ تعلیم کر کر کہا اِنَّ رَبِّيْ لَغَفُوْرٌ
رَّحِيْمٌ تحقیق پروردگار میرا بخشنے والا مومنون کا ہے مہربان ہے اونپر کہ بلائے طوفان سے نجات دیتا ہے
سمجھہ لیجئے کہ مجریہا مین امالہ ہے نزدیک حفص کے اور امالہ کبری میل دینا فتح کا ہے طرف یے کے اور امالہ
صغری میل دینا الف کا ہی طرف یے کے. وَهِيَ تَجْرِيْ بِهِمْ فِيْ مَوْجٍ كَالْجِبَالِ اور کشتی چلتی تھی ساتھہ انکے درمیان
موجون کے کہ بڑائی مین تھین مانند پہاڑون کے وَنَادٰى نُوْحُ نِ ابْنَهٗ وَكَانَ فِيْ مَعْزِلٍ اور پکارا نوح نے بیٹے کنعان
اپنے کو اور حال انکہ تھا وہ کنارے مین اور نوح علیہ السلام کو مسلمان جانتے تھے اور وہ منافق تھا اپنے تئین ظاہر
اسلام کرتا تھا اور باطن مین ساتھہ کفار کے دین مین موافق تھا غرض نوح علیہ السلام نے بکمال شفقت سے کہا
يٰبُنَيَّ ارْكَبْ مَّعَنَا وَلَا تَكُنْ مَّعَ الْكٰفِرِيْنَ اے بچے میرے سوار ہو کشتی مین ساتھہ ہمارے اور مت ہو
ساتھہ کافرون کے کہ غرق ہو جاویگا قَالَ سَاٰوِيْ اِلٰى جَبَلٍ يَّعْصِمُنِيْ مِنَ الْمَاءِ کہا کنعان نے بعضے
کہتے ہین نام اسکا یام تھا شتاب جگہہ پکڑ لیتا ہون مین طرف پہاڑ کے کہ بکمال بلندی سے بچا لیگا مجھکو ڈوبنے

پانی کے سے قَالَ لَا عَاصِمَ الْيَوْمَ مِنْ أَمْرِ اللّٰهِ إِلَّا مَنْ رَّحِمَ کہا نوح علیہ السلام نے کہ نہیں بچانیوالا کوئی آج کے
دن عذاب خدا کے سے مگر جسکو رحم کرے اللہ بعضے کہتے ہیں عاصم بمعنے معصوم ہے اور فاعل بمعنے مفعول
آتا ہے جیسے ماءٌ دافق اور عیشۃ راضیۃ یعنے نہیں کوئی بچا گیا عذاب خدا سے مگر جسکو بخشے اللہ یہہ باتیں کرتے
ہی تھے کہ موج طوفانی نے شدت پکڑی وَحَالَ بَيْنَهُمَا الْمَوْجُ فَكَانَ مِنَ الْمُغْرَقِينَ اور حائل ہوگئی درمیان
باپ بیٹے کے موج پس ہوگیا غرق ہونیوالوں سے سمجھ لیجئے کہ نوح علیہ السلام کوفے سے یا ہند سے یا
اور کسی مقام سے دسوین تاریخ رجب کے کشتی میں سوار ہوئے اور کشتی تمام روئے زمین پھری جب واقعہ
طوفان کا نہایت کو پہنچا اور کفار سب ڈوب گئے حکم الہی آیا وَقِيلَ يَا أَرْضُ ابْلَعِي مَاءَكِ وَيَا سَمَاءُ أَقْلِعِي
وَغِيضَ الْمَاءُ وَقُضِيَ الْأَمْرُ وَاسْتَوَتْ عَلَى الْجُودِيِّ اور کہا گیا یعنے فرمایا اے زمین نگل جا پانی اپنا جو نکالا ہے اور
اے آسمان تھم جا اور کھینچ لے پانی جو برسایا ہے اور خشک کیا گیا پانی روئے زمین کا اور تمام کیا گیا کام یعنے
امر الہی ہوا تھا کہ کافر ڈوب جاویں اور مومن بچ جاویں اور ٹھہری کشتی اوپر کوہ جودی کے زمین موصل میں
یا شام میں دسوین تاریخ محرم کے عاشورے کے دن اور طوفان چھے مہینے رہا وَقِيلَ بُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظَّالِمِينَ اور
کہا گیا دوری ہے رحمت حق سے اور ہلاکت ہو جو واسطے قوم ظالموں کے اور جو نوح علیہ السلام ساتھہ قوم کے
کشتی سے اترے واسطے ادائے شکر کے روزہ رکھا صوم عاشورہ سنت ہوا وَنَادَىٰ نُوحٌ رَّبَّهُ فَقَالَ رَبِّ إِنَّ
ابْنِي مِنْ أَهْلِي وَإِنَّ وَعْدَكَ الْحَقُّ وَأَنتَ أَحْكَمُ الْحَاكِمِينَ اور پکارا نوح علیہ السلام نے پروردگار اپنے کو پس کہا اے پروردگار
میرے تحقیق بیٹا میرا کنعان اہل میرے سے تھا اور تو نے فرمایا تھا کہ اہل تیری کو نجات دونگا اور وہ ہلاک
ہوگیا اور تحقیق وعدہ تیرا سچ ہے اور تو بہتر حکم کرنیوالا حکم کرنیوالوں سے ہے کیا حکمت ہے اسمیں امام
ماتریدی نے تاویلات میں کہا ہے کہ نوح علیہ السلام کفر سے اسکے آگاہ نہتے اگر آگاہ ہوتے تو یہہ سوال نکرتے کیونکہ
حق تعالی نے فرمایا تھا وَلَا تُخَاطِبْنِي فِي الَّذِينَ ظَلَمُوا اور جو یہہ سوال کیا قَالَ يَا نُوحُ إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ أَهْلِكَ کہا
حق تعالی نے اے نوح تحقیق وہ نہیں ہے اہل دین تیرے سے إِنَّهُ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ تحقیق اسکا عمل ہے
ناشائستہ فَلَا تَسْأَلْنِ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ پس مت سوال کر مجھہ سے اس چیز کا کہ نہیں ہے تجھکو ساتھہ اسکے
علم یعنے جسکے پوچھنے کا جواز معلوم نہو تجھے وہ مت پوچھہ یا جسکا علم نہو تجھکو جیسے کفر کا اپنے بیٹے کے وہ مت پوچھہ
إِنِّي أَعِظُكَ أَن تَكُونَ مِنَ الْجَاهِلِينَ تحقیق میں نصیحت کرتا ہوں تجھکو اس سے کہ ہوجاوے تو جاہلوں سے
ساتھہ سوال غیر جائز کے قَالَ رَبِّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ أَنْ أَسْأَلَكَ مَا لَيْسَ لِي بِهِ عِلْمٌ کہا نوح علیہ السلام نے اے پروردگار
میرے تحقیق میں پناہ پکڑتا ہوں ساتھہ تیرے بعد اس سے یہہ کہ سوال کروں میں تجھہ سے وہ چیز کہ نہیں مجھکو واسطے
اسکے علم وَإِلَّا تَغْفِرْ لِي وَتَرْحَمْنِي أَكُن مِّنَ الْخَاسِرِينَ اور اگر نہ بخشیگا تو مجھکو اور نہ رحم کریگا مجھہ پر ہوجاونگا میں



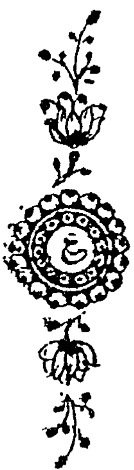
زیادن کاروں سے قِيلَ يٰنُوحُ اهْبِطْ بِسَلٰمٍ مِّنَّا وَبَرَكٰتٍ عَلَيْكَ کہا گیا ای نوح اُتر کشتی سے ساتھ سلامتی کے
کہ حاصل ہی ہماری طرف سے یا ساتھ سلام اور تحیۃ کے کہ ہماری طرف سے ہی تجھ پر اور برکتوں کے اوپر تیرے یعنی تیری
نسل چلی جائیگی تو آدم ثانی ہوگا ایک قوم ہی کہ کشتی والوں میں سے سوا اولاد نوح کے اور کسیکی نہیں رہی
نسب تمام عالم میں تینوں بیٹوں کی لگے ہی عرب اور فرس اولاد سام میں اتراک اولاد یافث ہیں ہنود اولاد
حام ہیں وَعَلٰى أُمَمٍ مِّمَّنْ مَّعَكَ اور سلام اور برکت اوپر جماعتوں کے ان لوگوں میں سے جو ساتھ تیرے
ہیں یا وہ لوگ کہ نکلینگے اُن جماعتوں سے جو ساتھ تیرے ہیں یعنے مومنین وَأُمَمٌ سَنُمَتِّعُهُمْ ثُمَّ يَمَسُّهُم
مِّنَّا عَذَابٌ أَلِيمٌ اور امتیں ہونگی ناشی تیرے ساتھ والوں سے کہ البتہ فائدہ دینگے ہم انکو دنیا میں ساتھ
فراخی عیش اور کشادگی رزق کے پھر لگیگا انکو ہماری طرف سے عذاب دردناک آخرت میں مراد اس سے کافر
ہیں لکھا ہی کہ کوئی مسلمان مرد اور عورت نہیں قیامت تک مگر داخل ہی اس اسلام اور برکت میں اور
کوئی کافر نہیں مگر داخل ہی اس تمتع اور عذاب میں تِلْكَ مِنْ أَنْبَاءِ الْغَيْبِ نُوحِيهَا إِلَيْكَ یہ قصہ کہ مذکور
ہوا خبروں غیب کی سے ہی کہ ہمنے بواسطے جبرئیل کے وحی کی ہی اسکو طرف تیرے ای محمد صلے اللہ علیہ وسلم
مَا كُنتَ تَعْلَمُهَا أَنتَ وَلَا قَوْمُكَ مِن قَبْلِ هٰذَا نہ تھا تو کہ جانتا انکو تو اور نہ قوم تیری کہ قریش ہیں پہلے اس سے فَاصْبِرْ
پس صبر کر ایذائے قوم پر اور بیچ تبلیغ احکام پر جیسے نوح نے صبر کیا إِنَّ الْعَاقِبَةَ لِلْمُتَّقِينَ تحقیق عاقبت نیک



واسطے پرہیزگاروں کے ہی دنیا میں ساتھ فتح پانے کے اوپر اعدا کے اور آخرت میں ساتھ درجوں اعلے کے
صبر کلید در مقصود ہی درد و جہان باعث بہبود ہی چاہے مراد اپنی تو رہ با شکیب ہی وہی بے بہرہ جو ہی
ناشکیب وَإِلٰى عَادٍ أَخَاهُمْ هُودًا اور بھیجا ہمنے طرف قوم عاد کے بھائی انکے ہود کو ذکر برادری کا واسطے
اظہار نسبت کے ہی چنانچہ سورہ اعراف میں گذرا قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلٰهٍ غَيْرُهُ کہا ہود ع نے
ای قوم میری عبادت کرو اللہ کی ساتھ یگانگی کے نہیں واسطے تمہارے کوئی معبود برحق سوا اسکے اور تم
اسکے شریک بتوں کو ٹھہراتے ہو إِنْ أَنتُمْ إِلَّا مُفْتَرُونَ نہیں تم مگر جھوٹھ باندھنے والے اوپر خدا کے شریک
ٹھہرانے میں يٰقَوْمِ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا ای قوم میری نہیں سوال کرتا میں تم سے اوپر تبلیغ رسالت کے
مزدوری کا سمجھ لیجئے کہ سب پیغمبروں نے اپنے قوم سے بے طمعی اپنی ظاہر کی ہی کیونکہ نصیحت جب فائدہ مند ہوتی
ہی کہ بے لگاؤ ہو نظم طمع کی بو جسمیں ہو وہ پند ہو لی ہی رافت بجہان سودمند وعظ بھرا طمع کا ہی رائیگان
نفع کچھ انکا ہی نہ یہاں اور نہ وہاں إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَى الَّذِي فَطَرَنِي أَفَلَا تَعْقِلُونَ نہیں مزدوری میری مگر
اوپر اس شخص کے کہ محض قدرت اپنی سے پیدا کیا مجھکو کیا پس نہیں سمجھتے تم تو کہ سچ کو جھوٹھ سے اور سچ
کو جھوٹھ سے امتیاز کرو لکھا ہی کہ عادیوں نے دعوت ہود علیہ السلام کی قبول نکی حق تعالی نے اسکی شامت

سے تین سال مینہ نہ برسایا اور عورتون اُنکے کو بانجھ کردیا اور وہ کھیتیان بوتے تھے اور دشمنی رکھتے ہین واسطے
زراعت کے طرف پانی کے اور واسطے دفع اعدا کے طرف اولاد کے محتاج ہوئے ہود علیہ السلام نے کہا
وَيٰقَوْمِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ اور اے قوم میری بخشش مانگو پروردگار اپنے سے پھر پھر آو غوث
غیر اُسکے سے طرف اُسکے يُرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا بھیج دیویگا آسمان کو اوپر تمہارے برسنے والا
وَّيَزِدْكُمْ قُوَّةً اِلٰى قُوَّتِكُمْ اور زیادہ دیگا تمکو زور طرف زور تمہارے یعنے فرزند دیگا تمکو تو کہ انکی مدد سے دفع دشمنان
پر قادر ہو گے پس پھر کہا مانو وَلَا تَتَوَلَّوْا مُجْرِمِيْنَ اور مت پھر جاؤ مجھ سے اور حکم الٰہی سے درانحال کہ مصر ہو
گناہون پر قَالُوْا يٰهُوْدُ مَا جِئْتَنَا بِبَيِّنَةٍ کہا اُنھون نے اے ہود نہین لایا تو ہمارے پاس کچھ دلیل ظاہر اوپر
صحت نبوت اپنی کے اور حال انکہ ہود علیہ السلام نے معجزے انکو دکھائے تھے اُنھون نے انکو حساب مین
نہ لاکر کہا وَمَا نَحْنُ بِتَارِكِيْٓ اٰلِهَتِنَا عَنْ قَوْلِكَ اور نہین ہم چھوڑنے والے معبودون اپنے کو کہنے تیرے سے کہ تو کہتا ہے
ایک اللہ کی عبادت کرو اور سب کو ترک کرو وَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِيْنَ اور نہین ہم واسطے تیرے ایمان
لانیوالے اِنْ نَّقُوْلُ اِلَّا اعْتَرٰىكَ بَعْضُ اٰلِهَتِنَا بِسُوْٓءٍ نہین کہتے ہم تیری شان مین مگر یہہ کہ آسیب پہنچایا ہے تجھکو
بعضے معبودون ہمارے نے ساتھ برائی کے سمجھ لیجئے کہ عادی کہتے تھے ہود علیہ السلام کو کہ تو جو دشنام ہمارے اصنام
کو دیتا ہے تجھے اُنھون نے دیوانہ کردیا ہے کہ جو خلاف عقل باتین تجھ سے سننے مین آتی ہین قَالَ اِنِّيْٓ اُشْهِدُ
اللّٰهَ وَاشْهَدُوْٓا اَنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ کہا ہود علیہ السلام نے تحقیق مین شاہد کرتا ہون اللہ کو اور تم
بھی شاہد رہو تحقیق مین بیزار ہون اُس چیز سے کہ شریک لاتے ہو تم مِنْ دُوْنِهٖ فَكِيْدُوْنِيْ جَمِيْعًا ثُمَّ لَا تُنْظِرُوْنِ
سوا خدا کے یعنے عبادت اُسکی مین غیر کو شریک کرتے ہو پس مکر کرو تم مجھ سے سب تم اور تمہارے بت پھر
ڈھیل دو تم مجھکو ہلاک کرنے مین یہہ بھی معجزہ ہود علیہ السلام کا تھا کہ تن تنہا مقابل جمع کثیر کے زور اور ون
مالدارون کے ہوتے اور اسقدر مبالغہ کیا کہ تم سب جمع ہو اور اتفاق کرکر میرے ہلاک مین سعی کرو اور وہ باوجود
اس اقتدار کے اور اختیار کے کچھ ضرر ہود علیہ السلام کو نہ پہنچا سکے بیت رافتا اللہ کا جو ہوئے خطر کیا
حامی جب ہوو کے خدا پھر خوف اعدا کا ہی کیا اور ہود علیہ السلام نے جو بکرم حق تعالیٰ اعتماد رکھتے تھے کہا اِنِّيْ
تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ رَبِّيْ وَرَبِّكُمْ تحقیق مین نے توکل کی اوپر اللہ کے پروردگار میرا اور پروردگار تمہارا ہے اور اپنی
مہم اُسپر چھوڑ دی مَا مِنْ دَآبَّةٍ اِلَّا هُوَ اٰخِذٌۢ بِنَاصِيَتِهَا نہین کوئی چلنے والا مگر اللہ پکڑ رہا ہے پیشانی
اُسکی یعنے مالک اُسکا ہے اور قادر اور غالب اُسپر پیشانی پکڑنا تمثیل بالکیت اور قدرت اور تصرف اُسکے کی ہے
اِنَّ رَبِّيْ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ تحقیق پروردگار میرا اوپر راہ سیدھی کے ہے کہ حق اور عدل ہے جو اُسپر توکل کریگا اُسکو
ضایع نچھوڑیگا بحر الحقائق مین ہے کہ صراط مستقیم وہ ہے کہ حق پر تمام ہو نہ ساتھ غیر اُسکے کے فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقَدْ

أَبْلَغْتُكُمْ مَّا أُرْسِلْتُ بِهِ إِلَيْكُمْ پس اگر پھر جاؤ تم مجھ سے اور ثابت رہو پھرنے پر پس تحقیق پہنچادی ہے مین نے تمکو
وہ چیز کہ بھیجا گیا تھا مین ساتھ اسکے طرف تمھارے ہلاک کریگا تمکو اللہ وَيَسْتَخْلِفُ رَبِّي قَوْمًا غَيْرَكُمْ اور جانشین
کردیگا تمھارا پروردگار میرا کسی قوم کو سوا تمھارے وَلَا تَضُرُّونَهُ شَيْئًا اور نہ ضرر کروگے اللہ کو کچھ پھر جانے سے اور
دعوت حق نمانے سے إِنَّ رَبِّي عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ حَفِيظٌ تحقیق پروردگار میرا اوپر ہر چیز کے نگہبان ہے پس قول و
فعل و حال بندونکا نگہبان ہے خدا نیک و بد جیسے ہونگے ویسے دیویگا جزا جب کفار قوم ہود کے علی نبینا و علیہ
الصلوٰۃ والسلام ان باتون سے پند پذیر نہوے حکم الٰہی انکے عذاب پر آیا وَلَمَّا جَاءَ أَمْرُنَا نَجَّيْنَا هُودًا وَ
الَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا اور جب آیا حکم ہمارا ساتھ اسکے وہ چار ہزار آدمی تھے کہ سب کو ساتھ ہود کے بچادیا ہمنے
عذاب سے ساتھ رحمت کے اپنی طرف سے وَنَجَّيْنَاهُم مِّنْ عَذَابٍ غَلِيظٍ اور نجات دی ہمنے انکو عذاب گاڑھے سے اور وہ
ہوائے گرم دوزخ کی تھی کہ انکے نتھنون سے گھس کر نشستگاہون سے نکل گئی تمام اندامون کو انکے ٹکڑے ٹکڑے
کر گئی وَتِلْكَ عَادٌ جَحَدُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ اور یہہ تھے عاد یعنے آثار جو دیار احقاف مین دیکھتے ہو قوم عاد کا ہے
کہ انکار کیا انھون نے ساتھ نشانیون پروردگار اپنے کے وَعَصَوْا رُسُلَهُ اور نافرمانی کی پیغمبرون اللہ کے کی
سمجھیے کہ ایک پیغمبر کا حکم نہ ماننا سب پیغمبرونکا خلاف امر کرنا ہے وَاتَّبَعُوا أَمْرَ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيدٍ اور پیروی کی
حکم ہر سرکش عناد کرنیوالے کی یعنے نافرمانی کی اسکی کہ انکو طرف اللہ کے بلاتا تھا اور فرمانبرداری کی اسکی جو انکو
طرف کفر کے راہ دکھاتا تھا وَأُتْبِعُوا فِي هَٰذِهِ الدُّنْيَا لَعْنَةً وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ اور پیچھے بھیجے گئے بیچ اس دنیا کے لعنت
اور دن قیامت کے أَلَا إِنَّ عَادًا كَفَرُوا رَبَّهُمْ خبردار ہو تحقیق قوم عاد نے کفر کیا تھا ساتھ پروردگار اپنے کے أَلَا
بُعْدًا لِّعَادٍ قَوْمِ هُودٍ خبردار ہو لعنت ہے واسطے قوم عاد کے کہ قوم ہود تھے بعد کی معنی دوری رحمت کی
ہین اور بعضون نے ہلاکت کی لکھی ہین یعنے ہلاکت ہو جو قوم عاد کو اور دعا ہلاکت کی بعد ہلاکت کے دلیل استحقاق
عذاب ہے اور یہہ عاد اولی تھے کہ حضرت ہود علیہ السلام جنپر مبعوث تھے نہ عاد ارم کہ وہ عاد ثانیہ تھے وہ قوم
ثمود کے ساتھ ہلاک ہوے وَإِلَىٰ ثَمُودَ أَخَاهُمْ صَالِحًا اور بھیجا ہمنے طرف قبیلہ ثمود کے بھائی انکے صالح کو مراد
اس سے اخوت نسبی ہے قَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ کہا صالح نے اے قوم میری عبادت کرو اللہ
کی نہین کوئی واسطے تمھارے کوئی مستحق عبادت سوا اسکے هُوَ أَنشَأَكُم مِّنَ الْأَرْضِ اسنے پیدا کیا تمکو زمین سے
یعنے آدم کو کہ پدر تمھارا ہے خاک سے پیدا کیا اور تم سب اسکے نطفے سے ہوئے وَاسْتَعْمَرَكُمْ فِيهَا اور زندگانی
اور آبادی تمکو بیچ زمین کے مدارک مین ہے کہ عمر ہر ایک کی قوم ثمود سے تین سو برس سے ہزار برس تک کی تھی
یا یعنی قدرت دی اوپر عمارت زمین کے تو کہ محل تمنے بنائے اور نہرین کھودین اور درخت لگائے فَاسْتَغْفِرُوهُ
ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ پس بخشش مانگو اس سے یعنے ایمان لاؤ تو کہ تمکو بخشے پھر رجوع کرو طرف عبادت اسکی کے عبادت



غیر اسکی سے اِنَّ رَبِّیْ قَرِیْبٌ مُّجِیْبٌ ه تحقیق پروردگار میرا نزدیک ہی دعا قبول کرنیوالا قَالُوْا یٰصٰلِحُ قَدْ کُنْتَ
فِیْنَا مَرْجُوًّا قَبْلَ هٰذَآ کہا انھون نے ای صالح تحقیق تھا تو بیچ ہمارے امید رکھا گیا پہلے اس سے کہ دعوٰی
نبوت کا کرتا ہی تو یعنے ہم چاہتے تھے کہ تجھے بادشاہ اپنا کرین یا مشورت کار اپنا بناویں یا امید رکھتے تھے ہم
کہ ہمارے دین مین تو متدین ہوگا اب جو تو یہہ باتین کرتا ہی وہ امید قطع ہوئی ہماری اَتَنْهٰىنَآ اَنْ نَّعْبُدَ مَا
يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا وَاِنَّنَا لَفِيْ شَكٍّ مِّمَّا تَدْعُوْنَآ اِلَيْهِ مُرِيْبٍ کیا منع کرتا ہی تو ہمکو یہہ کہ عبادت کرین ہم اُس چیز کو کہ عبادت
کرتے تھے باپ ہمارے اور تحقیق ہم البتہ بیچ شک کے ہین اُس چیز سے کہ پکارتا ہی تو ہمکو طرف اسکے کہ توحید
اور ترک عبادت اصنام ہی شک قلق مین ڈالنے والا اور گمان عقل کھوانے والا قَالَ يٰقَوْمِ اَرَءَيْتُمْ اِنْ
كُنْتُ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَاٰتٰىنِيْ مِنْهُ رَحْمَةً فَمَنْ يَّنْصُرُنِيْ مِنَ اللّٰهِ اِنْ عَصَيْتُهٗ کہا صالح علیہ السلام نے ای قوم
میری کیا دیکھا تمنے یعنے خبر دو مجھکو اگر ہون مین اوپر دلیل روشن کے پروردگار اپنے سے اور دی اُسنے مجھکو
اپنی طرف سے رسالت کہ رحمت ہی پس کون مدد دیویگا مجھکو اور چھڑاویگا عذاب خدا سے اگر نافرمانی کرون مین
اُسکی تبلیغ رسالت مین پس مین تمکو طرف اللہ کے پکارتا ہون اور تم مجھکو طرف دین اپنے کے بلاتے ہو اور مجھسے
جھگڑتے ہو فَمَا تَزِيْدُوْنَنِيْ غَيْرَ تَخْسِيْرٍ ه پس نہ زیادہ کروگے تم مجھکو سوا زیان کاری کے لکھا ہی کہ
قوم ثمود نے بعد جھگڑنے کے معجزہ طلب کیا چنانچہ سورہ اعراف مین گذرا دعا سے صالح علیہ السلام کے پتھر سے
ناقہ نکلا پھر صالح علیہ السلام نے یہہ معجزہ دکھا کر ناقے کے حق مین وصیت شروع کی وَيٰقَوْمِ هٰذِهٖ نَاقَةُ
اللّٰهِ لَكُمْ اٰيَةً فَذَرُوْهَا تَاْكُلْ فِيْٓ اَرْضِ اللّٰهِ اور کہا ای قوم میری یہہ ہی اونٹنی خدا کی واسطے تمھارے نشانی
اوپر کمال قدرت اسکی کے پس چھوڑ دو اسکو کہ کھاتی پھرے بیچ زمین خدا کے یعنے رزق اسکا تمپر نہین اور
نفع اسکا واسطے تمھارے ہی وَلَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ فَيَاْخُذَكُمْ عَذَابٌ قَرِيْبٌ ه اور مت ہاتھ لگاؤ اسکو
ساتھ برائی کے پس پکڑ لیگا تمکو عذاب نزدیک یعنے اُسیوقت عذاب آئیگا مہلت نہ دکھائیگا فَعَقَرُوْهَا
پس پانو کاٹ ڈالے اُسکے اور تفصیل اسکی سورہ قمر مین آویگی پھر بچے اُسکے نے پہاڑ پر چڑھکر تین آواز کئے
صالح علیہ السلام اُسوقت قوم مین نہ تھے جب تشریف لائے لوگون نے احوال اُسکا بیان کیا فَقَالَ
تَمَتَّعُوْا فِيْ دَارِكُمْ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ ط پس کہا صالح علیہ السلام نے کہ فائدہ اٹھاؤ زندگانی سے بیچ گھر اپنے کے تین
دن بدھ جمعرات جمعہ اور ہفتے کو تم پر عذاب آویگا ذٰلِكَ وَعْدٌ غَيْرُ مَكْذُوْبٍ یہہ وعدہ ہی کہ نہین
جھوٹھ کیا گیا لکھا ہی کہ بدھ کے دن منھہ اُنکے زرد ہوگئے جمعرات کے دن سرخ ہوئے جمعہ کو سیاہ
پھر ہفتے کے دن عذاب آیا فَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا نَجَّيْنَا صٰلِحًا وَّالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا پس جب آیا حکم
ہمارا ساتھ عذاب اُنکے کے نجات دی ہمنے صالح کو اور اُن لوگون کو جو ایمان لائے تھے ساتھ اُسکے ساتھ فضل

اور بخشش کے ہماری طرف سے نہ ساتھ عمل انکے کے وَمِنْ خِزْيِ يَوْمِئِذٍ اور رسوائی سے اُس دن کے
اور ہو سکتا ہے کہ مراد دن قیامت کا ہو اِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيْزُ تحقیق پروردگار تیرا وہی زور آور ہے
پر ہے غالب ہلاک اعدا پر ہے وَاَخَذَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا الصَّيْحَةُ اور پکڑا اُن لوگونکو کہ ظلم کرتے تھے اوپر اپنے ساتھ
کفر کے آواز تند نے کہ جبرئیل علیہ السلام کی تھی زاد المسیر مین ہے کہ تین دن جو وعدہ حیات رکھتے تھے گھرون
مین بیٹھ کر قبرین کھودین اور عذاب کے منتظر رہے جب چوتھے دن آفتاب طلوع ہوا اور عذاب نہ آیا گھرون سے
نکلکر ایک دوسرے کو پکارنے لگے کہ ناگاہ جبرئیل علیہ السلام صورت اصلی پر اپنے ظاہر ہوئے پانون زمین پر
سر آسمان پر پر کھولے ہوئے مشرق سے مغرب تک زرد قدم سبز بال سفید دندان پیشانی نورانی
رخسارے چمکتے ہوئے بال سرخ برنگ مرجان افق چھپ گیا ثمودی یہہ حال دیکھتے ہی گھرونمین
جا چھپے گھرونمین ڈر آئے جبرئیل علیہ السلام نے نعرہ مارا کہ موتو علیکم لعنۃ اللہ یکبارگی سب مرگئے گھرونمین
اُنکے زلزلہ پڑا چھتین گر پڑین فَاَصْبَحُوْا فِيْ دِيَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ پس فجر اُٹھے یعنے ہو گئے بیچ گھرون اپنے کے
مردے زانو پر گرے ہوئے كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا گویا کہ نہ بستی تھی بیچ گھرون کے وسیط مین ہے کہ حق
تعالی نے اس آواز سے جہان تک قوم ثمود تھے مشرق اور مغرب اور جنگل اور پہاڑ مین سب کو ہلاک
کر دیا مگر ایک ابو رغال کو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ ابو رغال کون تھا فرمایا کہ قبیلہ ثقیف کا باپ
اَلَآ اِنَّ ثَمُوْدَا كَفَرُوْا رَبَّهُمْ خبردار ہو تحقیق قوم ثمود نے کفر کیا تھا ساتھ پروردگار اپنے کے اَلَا بُعْدًا لِّثَمُوْدَ
خبردار ہو لعنت ہووے واسطے قوم ثمود کے وَلَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُنَآ اِبْرٰهِيْمَ بِالْبُشْرٰى اور تحقیق آئے بھیجے ہوئے
ہمارے فرشتے کہ گیارہ یا بارہ یا سات یا آٹھ تھے بعضے کہتے ہین تین تھے جبرئیل اور میکائیل اور اسرافیل
اوپر صورت جوانون سادہ روئے صاحب جمال کے ابراہیم علیہ السلام کے پاس ساتھ خوشخبری بیٹے کے
یا ہلاک قوم لوط کے یا دوام خلت کے یا ظہور سید انبیا کے کہ خاتم پیغمبرون کے ہوئے ایسے باپ کو ایسا بیٹا چاہیے
نظم بدر ہووے تو ایسا ہو بسر ہووے تو ایسا ہو صدف ہووے تو ایسا ہو گہر ہووے تو ایسا ہو منور کر دیا سارا
جہان مشرق سے تا مغرب اگر چرخ رسالت پر قمر ہووے تو ایسا ہو سمجھ لیجئے کہ جو کہتے ہین تین فرشتے آئے
تھے وہ تفصیل اسکی یون بیان کرتے ہین کہ ہلاکت قوم لوط علیہ السلام کے واسطے جبرئیل آئے تھے اور
مژدہ ولد ابراہیم علیہ السلام کو اسرافیل لائے تھے اور محافظت کے واسطے لوط علیہ السلام اور اہل انکی کے اور
مکان سے انکے موتفکات مین میکائیل آئے تھے غرض جب یہہ فرشتے حضرت ابراہیم علیہ السلام پاس آئے
قَالُوْا سَلٰمًا کہنے لگے کہ سلام بھیجتے ہین ہم تمپر سلام بھیجنا کر قَالَ سَلٰمٌ کہا ابراہیم علیہ السلام نے انکے
جواب مین سلام ہے میرا بھی تمپر اور یہہ نہ پہچانا کہ فرشتے ہین مہمان سمجھکر مہمان خانے مین بٹھا دیا

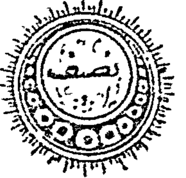
فما لبث ان جاء بعجل حنيذ پس نہ دیر کی کہ لے آیا گائی کا بچہ تلا ہوا اور دسترخان بچھا کر کہا کھاؤ اُنہوں نے ہاتھ
نہ ڈالا فلما رای ایدیہم لا تصل الیہ نکرہم واوجس منہم خیفۃ پس جب دیکھے ابراہیم علیہ السلام نے
ہاتھ اُنکے کہ مطلق نہیں پہنچتے طرف کھانے کے انجان ہوئے اُنسے اور جی میں چھپایا اُنسے خوف کیونکہ
اُس زمانے میں جو کوئی کسی سے قصد بد رکھتا تھا اُسکا کھانا نہیں کھاتا تھا پس انکی نگہبانی سے ڈرے
کہ چور ہوں گے اور ایذا کچھ مجھے دینگے پھر جب فرشتوں نے ابراہیم علیہ السلام کو ترسناک دیکھا قالوا
لا تخف انا ارسلنا الی قوم لوط کہا اُنہوں نے ای ابراہیم مت ڈر تحقیق ہم فرشتے ہیں بھیجے گئے طرف
قوم لوط کے تو کہ عذاب کریں وامراتہ قائمۃ اور بی بی ابراہیم علیہ السلام کی سارہ بنت ہارون کھڑی
تھی پردے پیچھے فرشتوں کی باتیں سنتی تھی یا واسطے خدمت کے مہمانوں کے سر پر کھڑی تھی کیونکہ بوڑھی تھی
فضحکت پس ہنسی واسطے خوشی کے کہ ابراہیم علیہ السلام کا ڈر گیا یا ہلاک اہل فساد کے واسطے بعضے کہتے
ہیں کہ ہنسنا اُسکا تعجب کا تھا قوم لوط کی غفلت پر باوجود قرب عذاب کے یا تعجب یہہ تھا کہ فرشتے انسان
بن آئے یا عجب اُسکا تھا کہ ابراہیم علیہ السلام تین شخصوں سے ڈر گئے باوجود اتنی حشمت اور خادموں کے غرض
ہر طرح جب بی بی سارہ ہنسی فبشرناہا باسحق ومن وراء اسحق یعقوب پس بشارت دی ہمنے اُسکو
ساتھ بیٹے کے کہ اسحاق نام ہے اور پیچھے اسحاق کے یعقوب وجہ تخصیص بشارت کی بی بی سارہ کو یہہ ہے کہ عورتوں کو
فرزند کی بہت خوشی ہوتی ہے اور دوسری ابراہیم علیہ السلام کی بی بی ہاجرہ سے اسمعیل نام فرزند تھا اور
بی بی سارہ سے کچھ اولاد نہ تھی پس جب مژدہ فرزند کا سنا قالت یا ویلتی ءالد وانا عجوز وھذا بعلی شیخا
کہا ای عجب ہے مجھکو کیا جنونگی میں اور حال آنکہ میں بوڑھیا ہوں کہ ایک کم سو برسکی عمر تھی اور یہہ خاوند
میرا در الحال کہ بوڑھا ہے کہ ایکسو بیس برسکی یا ایک سو بارہ برسکی عمر تھی ان ھذا لشیء عجیب تحقیق یہہ
بات جو کہتے ہو تعجب کی ہے سمجھ لیجئے کہ تعجب عادت کی راہ سے کیا نہ قدرت کی راہ سے قالوا ا
تعجبین من امر اللہ کہا فرشتوں نے بی بی سارہ کو کیا تعجب کرتی ہے تو حکم اللہ کے سے حیثیت وہ قادر
ہے برحق جو چاہے سو کرے عجب کیا ہے بوڑھونکو فرزند دیئے رحمت اللہ وبرکاتہ علیکم اہل البیت
رحمت ہے اللہ کی اور برکتیں اُسکی اوپر تمہارے ای گھر والو سمجھ لیجئے کہ برکات یہہ ہیں کہ تمام انبیائے
بنی اسرائیل ابراہیم علیہم السلام سے بی بی سارہ ہی سے ہوئے انہ حمید مجید تحقیق اللہ تعریف کیا گیا بزرگ
فلما ذھب عن ابراھیم الروع وجاءتہ البشری یجادلنا فی قوم لوط پس جب گیا ابراہیم سے ڈر اور آئی اُسکو
خوشخبری اولاد کی جھگڑنے لگا فرشتوں ہمارے سے بیچ شان قوم لوط علیہ السلام کے لکھا ہے کہ فرشتوں کو کہا کہ تم ہلاک
کروگے اُس قریے کو جسمیں سو مومن ہوں کہا نہیں کہا اگر نوے ہوں کہا نہیں اسیطرح دس دس کم کر کر دس تک

پہنچے پھر پانچ پھر ایک کو پوچھا فرشتون نے کہا کہ جسمین ایک بھی مومن ہوگا اُسکے ہلاک کا ہمین حکم
نہین ہی ابراہیم علیہ السلام نے کہا اِنَّ فِيهَا لُوطًا تحقیق اُس گانو مین لوط اور بیٹیان اُسکے ہین فرشتون نے
کہا کہ ہم لوط اور اہل اُسکے کو وہان سے نکال لیوینگے اِنَّ اِبْرَاهِيمَ لَحَلِيمٌ اَوَّاهٌ مُّنِيبٌ تحقیق ابراہیم البتہ تحمل والا
تھا شتابی بدکارون سے بدلے کی نہین کرتا تھا آہین بھرنے والا تھا اور تاسف کرنیوالا آدمیون پر رجوع
کرنیوالا طرف جناب الٰہی کے تھا سمجھ لیجئے کہ مذکوران صفات کا دلالت کرتا ہی اسپر کہ ابراہیم علیہ السلام
کا فرشتون سے جھگڑنا بسبب نرمی دل اور ترحم کے تھا اور امید رکھتے تھے کہ عذاب ابھی نہ آوے
تو شاید وہ توبہ کرین فرشتون نے کہا يَا اِبْرَاهِيمُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا ای ابراہیم منہہ پھیر لے اِس جھگڑے سے
اِنَّهُ قَدْ جَاءَ اَمْرُ رَبِّكَ تحقیق اب آیا ہی حکم پروردگار تیرے کا ساتھ عذاب اُنکے وَاِنَّهُمْ آتِيهِمْ عَذَابٌ
غَيْرُ مَرْدُودٍ اور تحقیق وہ آنیوالا ہی اُنکو عذاب نہ پھیرا جاویگا ساتھ جھگڑے کے اور دعا کے پھر فرشتون نے
ابراہیم علیہ السلام کو رخصت کر کر مؤتفکات کا راہ لیا وہ چار بستیان تھین ہر ایک مین لاکھ مرد شمشیرزن
تھے جب سدوم کے قریب پہنچے لوط علیہ السلام وہان تھے اُنکو سلام کیا وَلَمَّا جَاءَتْ رُسُلُنَا لُوطًا سِيءَ بِهِمْ
وَضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا اور جب آئے فرشتے ہمارے لوط کے پاس ناخوش ہوا ساتھ اُنکے اور تنگ ہوا ساتھ اُنکے دلمین سمجھ
لیجئے کہ کراہت مہمانداری کی نتھی بلکہ اُنکی اچھی شکلین دیکھہ بدی قوم کی سے اندیشناک ہوے وَقَالَ هٰذَا يَوْمٌ
عَصِيبٌ اور کہا یہہ دن ہی سخت مجھہ پر لکھا ہی کہ حق تعالیٰ نے فرشتون کو کہہ دیا تھا کہ جب تک لوط چار بار
بدی پر قوم کے گواہی نہ دے ہلاک نکیجو لوط علیہ السلام نے مہمانونکو دیکھکر کہا کہ تمھین خبر بدکاری اس شہروالونکی
نہین پہنچی تھی کہا کیا کہا شرم آتی ہی مجھکو لیکن کہتا ہون مین کہ بدترین عالم یہہ قوم ہین جبرئیل نے میکائیل کی
طرف اشارت کی کہ یہہ ایک گواہی ہوئی پھر لوط علیہ السلام اُنکو لیکر شہر کو چلے دروازے مین پہنچ کر وہی
بات پھر کہی شہر مین اگر پھر کہی گھر مین پہنچ کر پھر اُسکا اعادہ کیا چار گواہیان ہو چکین بعضون نے مہمانونکو
لوط علیہ السلام کے دیکھکر اور ونکو خبر کردی یا زن نے لوط علیہ السلام کے اکابر قوم کو کہہ دیا وہ دروازے پر لوط
علیہ السلام کے آئے وَجَاءَهُ قَوْمُهُ يُهْرَعُونَ اِلَيْهِ اور آئی لوط علیہ السلام کے پاس قوم اُسکی دوڑتی ہوئی
طرف اُسکے وَمِنْ قَبْلُ كَانُوا يَعْمَلُونَ السَّيِّئَاتِ اور پہلے اِس سے کیا کرتے تھے برائیان لواطت اور کبوتر
بازی اور صغیرزنی مجلسونمین اور سرراہ بیٹھنا استہزا کے واسطے جب قوم نے دروازے پر لوط علیہ السلام کے اگر
مہمانونکو طلب کیا قَالَ يَا قَوْمِ هٰؤُلَاءِ بَنَاتِي هُنَّ اَطْهَرُ لَكُمْ کہا لوط علیہ السلام نے ای قوم میری یہہ ہین بیٹیان
میری اُنکو مانگو وہ بہت پاکیزہ ہین واسطے تمھارے تزویج ساتھ اُنکے بشرط ایمان ہوگی ایمان لاؤ اور اپنے نکاح
کر دیا شریعت مین اُنکے تزویج مومنون کی ساتھ کفار کے ہو سکتی ہوگی حضرت لوط علیہ السلام نے کمال فتوت اور کرم

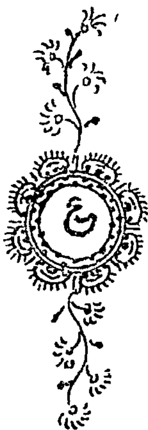
اور حمیت سے بیٹیوں کو فدا مہمانوں کا کیا بعضوں نے کہا ہے کہ مراد بنات سے انہیں کی عورتیں ہیں کیونکہ ہر پیغمبر مدایت کا
ہے تربیت اور شفقت کی راہ سے یعنی اپنی بی بیونکو چاہو کہ تمپر حلال ہیں فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَلَا تُخْزُونِ فِي ضَيْفِي پس
ڈرو اللہ سے بچو گناہ سے اور مت رسوا کرو مجھکو بیچ مہمانوں میرے کے اَلَيْسَ مِنْكُمْ رَجُلٌ رَّشِيْدٌ ٥ کیا نہیں
تم میں سے کوئی مرد راہ یافتہ کہ تمہیں پند دے اور بدکاری سے باز رکھے قَالُوْا لَقَدْ عَلِمْتَ مَا لَنَا فِي بَنٰتِكَ مِنْ حَقٍّ
کہا انھوں نے ای لوط تحقیق جانتا ہے تو کہ نہیں واسطے ہمارے بیچ بیٹیوں تیرے کے کچھ حاجت وَاِنَّكَ لَتَعْلَمُ
مَا نُرِيْدُ ٥ اور تحقیق تو جانتا ہے جو کچھ ارادہ کرتے ہیں ہم اُنسے فاحشہ قَالَ لَوْ اَنَّ لِيْ بِكُمْ قُوَّةً اَوْ اٰوِيْ اِلٰى رُكْنٍ شَدِيْدٍ
کہا لوط ع نے جواب میں اُنکے کاش ہوتی واسطے میرے ساتھ قطع تمہارے کے قوت کہ دفع کرتا میں تمکو یا جگہ
پکڑتا میں طرف قلعہ محکم کے لکھا ہے کہ لوط علیہ السلام نے دروازہ بند کر لیا تھا دیوار کی آڑ میں مجادلہ کرتے تھے انھون
نے دیوار میں شگاف کر کر چاہا کہ اندر آویں لوط علیہ السلام مضطرب اور اندوہگین ہوئے فرشتوں نے جو اُنکا یہ
حال دیکھا قَالُوْا يٰلُوْطُ اِنَّا رُسُلُ رَبِّكَ لَنْ يَّصِلُوْٓا اِلَيْكَ ٭ کہا ای لوط تحقیق ہم بھیجے گئے پروردگار تیرے کے
ہیں اور اُنکے عذاب کو نازل ہوئے ہیں دل قوی رکھ کہ یہ ہرگز نہ پہنچ سکینگے طرف تیرے واسطے ضرر اور ایذا کے یعنے
کچھ تجھکو ضرر نہ دے سکینگے تو یہاں سے باہر نکل اور ہمیں ساتھ اُنکے چھوڑ دے جبرئیل نے پھر آگے بڑھکر اپنے
پر اُنکے منہوں سے ملے سب اندھے ہوگئے اور لوط علیہ السلام کے گھر سے بھاگے اور کہتے تھے حذر کرو مہمان
لوط کے جادوگر ہیں پھر جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا فَاَسْرِ بِاَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِّنَ الَّيْلِ وَلَا يَلْتَفِتْ مِنْكُمْ اَحَدٌ اِلَّا امْرَاَتَكَ
پس لے چل لوگوں اپنے کو ایک ٹکڑے رات کے سے یعنے تھوڑی رات گئی اور چاہیے کہ نہ التفات کرے اور
نہ پھیر منہ سوا رے تم میں سے کوئی یعنے سب اہل اپنے کو لیجا مگر بی بی اپنی کو کہ وہ کافر ہے اِنَّهٗ مُصِيْبُهَا مَآ
اَصَابَهُمْ تحقیق وہ پہنچنے والا ہے بی بی تیری کو جو کچھ کہ پہنچیگا اُنکو یعنے وہ بھی مثل باقی کفار کے ہلاک ہو گی
لوط علیہ السلام نے نہایت تنگدلی سے کہا کہ کب ہلاک ہونگے جبرئیل علیہ السلام نے کہا اِنَّ مَوْعِدَهُمُ الصُّبْحُ
تحقیق وقت وعدہ عذاب اُنکے کا صبح ہے لوط علیہ السلام نے کہا ابھی صبح اور ہی جبرئیل علیہ السلام نے کہا
اَلَيْسَ الصُّبْحُ بِقَرِيْبٍ ٥ کیا نہیں ہے صبح نزدیک یعنے نزدیک ہے فَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا پس جب آیا
حکم ہمارا ساتھ عذاب اُنکے کے جبرئیل کو کہا اُسنے لپنے پروں پر اُس شہر کو اُٹھا لیا یہاں تک کہ آواز سگ اور
خروس مرغ اُنکے کے اہل آسمان نے سنی پھر حکم کیا ہمنے اُسنے گرا دیا اور ہمنے ساتھ قدرت کاملہ کے جَعَلْنَا
عَالِيَهَا سَافِلَهَا کیا ہمنے اوپر اُس شہر کا نیچے اُسکے یعنے اُلٹ دیا وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهَا حِجَارَةً مِّنْ سِجِّيْلٍ اور برسائی ہمنے
بارش اوپر اُس شہر کے اُلٹنے کے بعد پتھر کنکر کی یا سجیل نام ہمارا کا ہے کہ آسمان پر ہے یا نام آسمان دنیا کا ہے یا سجین
کا نام دوزخ کا ہے یعنے وہ پتھر آسمانی تھے یا جہنمی اور وہ تھے مَّنْضُوْدٍ ٥ مُّسَوَّمَةً تہ بتہ نشان کئے ہوئے ساتھ

لکیرون سیاہ اور سفید کے یا نام اُسکے جسکے ہلاک کے واسطے مقرر تھا اور وہ تیار ہوئے تھے عِنْدَ رَبِّكَ
نزدیک پروردگار تیرے کے واسطے عذاب اُنکے زیادتی مین ہے کہ بڑا اُنکا مٹکے کے برابر تھا اور چھوٹا مسور کے
اور ایک قول یہہ ہے کہ پتھر واسطے اس جماعت کے ہے جو اُس دیار مین تھے جہان کوئی اُس قوم کا تھا
وہان اُسکے نام کا پتھر سر پر اُسکے گرا اور ہلاک کیا لکھا ہے کہ ایک شخص اُس قوم کا حرم مین تھا چالیس دن
اُسکے نام کا پتھر ہوا مین معلق رہا جب وہ وہان سے نکلا سر پر گر کر اُسکو ہلاک کر ڈالا وَمَا هِيَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ بِبَعِيْدٍ
اور نہین وہ پتھر عذاب کا ظالمون سے دور کیونکہ وہ مستحق اُسکے ہین کہ پتھر اُنپر برسین بیت کیا عجب
ظالمون پہ برسین سنگ کہ ایسے ہین لائق اُنکے ڈھنگ وَاِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا اور بھیجا ہمنے طرف اولاد
مدین کے یا طرف اہل بلد مدین کے بھائی اُنکے شعیب علیہ السلام کو قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ
کہا اے قوم میری عبادت کرو اللہ کی ساتھ یگانگی کے نہین واسطے تمھارے کوئی مستحق عبادت کے سوا اُسکے
وَلَا تَنْقُصُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ اور مت کم کرو ناپ کو اور تول کو اِنِّيْٓ اَرٰىكُمْ بِخَيْرٍ تحقیق مین دیکھتا ہون تمکو
بیچ تونگری اور نعمت کے یعنے تم کچھ محتاج نہین کہ خیانت کرو بلکہ دولتمند ہو تمھین چاہیے کہ اپنے مال مین سے
لوگون کو دو نہ کہ اور ونکا حق رکھو وَاِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ مُّحِيْطٍ اور تحقیق مین ڈرتا ہون اوپر تمھارے سبب
اس خیانت کے عذاب دن گھیرنے والیکے سے سمجھ لیجئے کہ وصف دنکا ساتھ احاطے کے صفت عذاب ہے واسطے
وقوع اُسکے کے بیچ دنکے یعنے اُسدن عذاب تمھین گھیر لیگا پھر کسطرف چھوٹ کر بچا سکوگے اور وہ دن قیامت
کا ہے یا دن عذاب و ہلاکت اُنکے کا اور بعد نہی نقصان کیل اور وزن کے امر کیا ساتھ پورا کرنے اُنکے کے اور
یہہ نہایت مبالغہ ہے وَيٰقَوْمِ اَوْفُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ اور اے قوم میری پورا کرو ناپ اور تول کو ساتھ انصاف
کے اور وہ قوم سوا اُس تول ناپ کے خیانت سے اور یہہ کرتے تھے کہ جو مول لیتے اُسکی قیمت مین سے بھی رکھہ لیتے تھے
اور درہم اور دینار کے کنارون مین سے کاٹ لیتے تھے سو فرمایا وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ اور مت کم کرکے دو
لوگونکو چیزین اُنکی یعنے قیمت مین سے مت رکھو اور درہم اور دینار مین سے مت کاٹو وَلَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ
مُفْسِدِيْنَ اور مت پھرو بیچ زمین کے فساد کرتے بَقِيَّتُ اللّٰهِ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ باقی رکھا ہوا خدا کا حلال
بعد ترک حرام کے سے بہتر ہے واسطے تمھارے اگر ہو تم ایمان والے وَمَآ اَنَا عَلَيْكُمْ بِحَفِيْظٍ ۝ اور نہین مین اوپر
تمھارے نگہبان کہ قبایح سے بچاؤن یا عذاب سے چھڑاؤن بلکہ مین رسول ہون ناصح اور پیغام رسا مجھپر پیغام
پہنچا دینا ہے فقط بیت تم سے کرے جو جور دلکا دل و دماغ ہے مین ہون رسول کہ میرا کام ابلاغ ہے
لکھا ہے کہ انبیا علیہم السلام دو قسم تھے بعضونکو حرب کفار کا حکم تھا جیسے موسیٰ اور داؤد اور سلیمان علیہم السلام اور بعضونکو نتھا
شعیب علیہ السلام اُنہین سے تھے کہ رخصت جنگ نہین رکھتے تھے تمام دن قوم کو نصیحت کرتے تھے تمام شب نماز پڑھتے تھے

قَالُوْا یٰشُعَیْبُ اَصَلٰوتُکَ تَاْمُرُکَ اَنْ نَّتْرُکَ مَا یَعْبُدُ اٰبَآؤُنَآ اَوْ اَنْ نَّفْعَلَ فِیْٓ اَمْوَالِنَا مَا نَشٰٓؤُا کہا قوم نے
ای شعیب کیا نماز تیری حکم کرتی ہے تجھکو یہہ کہ چھوڑدین ہم اُس چیز کو کہ عبادت کرتے تھے باپ ہمارے یون
یا یہہ کہ ترک کرین ہم جو کچھہ کہ کرتے ہین ہم بیچ مالون اپنے کے جو کچھہ کہ چاہین ہمین ہے کم ناپنے یا کم تولنے یا قیمت
رکھہ لینے یا درہم اور دینار کا کنارہ کاٹنے سے اِنَّکَ لَاَنْتَ الْحَلِیْمُ الرَّشِیْدُ تحقیق تو البتہ تحمل والا عاقل ادمی ہے اراد یا انکے جی
اپنے زعم مین یا یہہ بات الٹ کر کہتے تھے مراد اسکی ضد لیتے تھے قَالَ یٰقَوْمِ اَرَءَیْتُمْ اِنْ کُنْتُ عَلٰی بَیِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّیْ
وَرَزَقَنِیْ مِنْهُ رِزْقًا حَسَنًا کہا شعیب نے ای قوم میری کیا دیکھا تم نے اگر ہوؤن مین اوپر دلیل ظاہر کے پروردگار اپنے سے
اور دیا ہے اسنے مجھکو اپنی طرف سے رزق نیک یعنے نبوت اور رسالت یا مال حلال بے خیانت یا مجھے دولت
کمال اور تکمیل اسنے دی اور سعادت روحانی عطا کی روا ہے کہ مین اسکی وحی مین خیانت کرون وَمَآ اُرِیْدُ اَنْ
اُخَالِفَکُمْ اِلٰی مَآ اَنْهٰکُمْ عَنْهُ اور نہین ارادہ کرتا مین یہہ کہ مخالفت کرون تمھاری طرف اُس چیز کے کہ منع
کرتا ہون مین تمکو اُس سے یعنے جس سے تمہین منع کرونگا اُس سے آپ بھی باز رہونگا یہہ نہین کہ تمکو منع کرون
اور آپ کرنے لگون اِنْ اُرِیْدُ اِلَّا الْاِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ نہین ارادہ کرتا مین مگر کام سنوارنے کا تمھارے جہانتک
کہ طاقت رکھوؤن وَمَا تَوْفِیْقِیْٓ اِلَّا بِاللّٰهِ اور نہین توفیق میری یعنی کام سنوارنے کی یا پہنچنے منزل مقصود کے
مگر ساتھہ مدد اور ہدایت اللہ کے عَلَیْهِ تَوَکَّلْتُ وَاِلَیْهِ اُنِیْبُ اور اسکے توکل کی مین نے کہ وہ سب چیز پر قادر ہے اور غیر اسکے
سب عاجز ہین اور طرف اسکے رجوع کرتا ہون مین جس چیز مین کہ نیت کرتا ہوؤن وَیٰقَوْمِ لَا یَجْرِمَنَّکُمْ شِقَاقِیْٓ اَنْ
یُّصِیْبَکُمْ مِّثْلُ مَآ اَصَابَ قَوْمَ نُوْحٍ اَوْ قَوْمَ هُوْدٍ اَوْ قَوْمَ صٰلِحٍ اور ای قوم میری نہ باعث ہو تمکو مخالفت میری یہہ کہ پہنچ
جاوے تمکو مانند اُس چیز کے کہ پہنچ گئی تھی قوم نوح علیہ السلام کو طوفان سے اور قوم ہود علیہ السلام کو باد صرصر
اور قوم صالح عم کو آواز تند سے وَمَا قَوْمُ لُوْطٍ مِّنْکُمْ بِبَعِیْدٍ اور نہین قوم لوط علیہ السلام کی تم سے دور یعنے مکان
اور زمان مین تم سے نزدیک ہین اگر امم گذشتہ سے عبرت نہین پکڑتے تم تو انسے عبرت پکڑو وَاسْتَغْفِرُوْا رَبَّکُمْ
ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَیْهِ اور بخشش مانگو پروردگار اپنے سے ساتھہ ایمان کے پھر رجوع کرو طرف عبادت اسکی کے پرستش
غیر اسکی سے اِنَّ رَبِّیْ رَحِیْمٌ وَّدُوْدٌ تحقیق پروردگار میرا بخشنے والا ہے استغفار کرنیوالونکا دوست رکھنے والا ہے
توبہ کرنیوالونکو ودود بمعنے فاعل اور مفعول دونون آیا ہے یعنے وہ دوست رکھنے والا ہے بندونکا اور دوست رکھا
گیا ہے کہ بندے اسے دوست رکھتے ہین حضرت مولانا یعقوب چرخی قدس سرہ نے شرح اسماء اللہ مین بمعنے ودود کی
یہہ لکھی ہین کہ دوست رکھنے والا نیکی کا سب خلق سے اور دوست رکھا گیا دلون کا جو حق ہین یعنے وہ نیکون کو
دوست رکھتا ہے نیک اُسے دوست رکھتے ہین اور حقیقت مین محبت الٰہی فرع محبت حق ہے کیونکہ اصل حسن اور
احسان کہ موجب وداد ہے سوا اسکے ثابت نہین نظم عشق بیوجہ نہین ہے رافت حسن جانان سبب الفت ہے



اسکا کمتر اہے جو وہ زنگ پری ہم دیوانوں کے لئے آفت ہے قَالُوْا یٰشُعَیْبُ مَا نَفْقَهُ كَثِيْرًا مِّمَّا تَقُوْلُ
کہا انھوں نے ای شعیب نہین سمجھتے ہم بہت جو کچھہ کہ کہتا ہے تو کہ اللہ ہی کی عبادت کرو اور کسیکے مال مین
خیانت نکرو اور یہہ واسطے قصور عقل اور عدم تفکر انکے تھا یا عناد کی راہ سے کہتے تھے والا حضرت شعیب خطیب
الانبیا تھے انکی بات کسطرح نہین سمجھتے تھے اور کہا انھوں نے وَاِنَّا لَنَرٰىكَ فِيْنَا ضَعِيْفًا اور ہم دیکھتے ہین تجھکو
درمیان اپنے ضعیف بصر یا کم زور وَلَوْلَا رَهْطُكَ لَرَجَمْنٰكَ اور اگر نہوتی قوم اور برادری تیری کہ ہمارے دین
مین ہین اور ہم انکو عزیز رکھتے ہین البتہ سنگسار کر ڈالتے ہم تجھکو وَمَآ اَنْتَ عَلَيْنَا بِعَزِيْزٍ اور نہین تو اوپر ہمارے قدر
اور مرتبے والا ایسا کہ عزت تیری مانع رجم کے یا موجب رحم کے ہو قَالَ يٰقَوْمِ اَرَهْطِيْٓ اَعَزُّ عَلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ کہا شعیب
علیہ السلام نے ای قوم میری کیا برادری میری عزیز تر ہے اوپر تمھارے اور دوستر ہی اللہ سے وَاتَّخَذْتُمُوْهُ
وَرَآءَكُمْ ظِهْرِيًّا اور پکڑ لیا تمنے امر الٰہی کو پیچھے پیٹھہ اپنی کے ڈالا ہوا یعنے میری برادری کا لحاظ کیا اور اللہ کے حکم کو پس پشت ڈالا
اِنَّ رَبِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ تحقیق پروردگار میرا ساتھہ اس چیز کے کہ کرتے ہو تم گھیرنے والا ہے یعنے آگاہ ہے اس سے
کچھہ چھپا نہین جزا موافق اسکے دیگا وَيٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اِنِّيْ عَامِلٌ اور ای قوم میری عمل کرو اوپر جگہہ اپنے کے
یا حال اپنے کے کہ رکھتے ہو شرک اور کفر سے مین بھی عمل کرنیوالا ہون اور اپنے کام مین قائم سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ مَنْ
يَّاْتِيْهِ عَذَابٌ يُّخْزِيْهِ وَمَنْ هُوَ كَاذِبٌ البتہ جانوگے تم کون شخص ہے کہ آویگا اسکو عذاب کہ رسوا کرے
اسکو بالفضیحت تمام ہلاک کرے اور کون شخص ہے کہ وہ جھوٹھا ہے یعنے شتاب تم جانوگے کہ مین حق پر ہون یا تم
وَارْتَقِبُوْٓا اِنِّيْ مَعَكُمْ رَقِيْبٌ اور منتظر رہو اسکے جو مین کہتا ہون تحقیق مین بھی ساتھہ تمھارے منتظر ہون وَلَمَّا
جَآءَ اَمْرُنَا نَجَّيْنَا شُعَيْبًا وَّالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا اور جب آیا عذاب ہمارا نجات دی ہمنے شعیب کو
اور ان لوگوں کو کہ ایمان لائے تھے ساتھہ اسکے ساتھہ رحمت کے ہماری طرف سے وَاَخَذَتِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا الصَّيْحَةُ فَاَصْبَحُوْا
فِيْ دِيَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ اور پکڑا ان لوگوں کو کہ ظلم کیا تھا آواز تند نے کہ جبرئیل علیہ السلام کی تھی انھوں نے کہا موتوا جمیعًا
یعنے مرجاؤ سب پس صبح اٹھے بیچ گھروں اپنے کے مونھہ اوپر گرے كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا گویا کہ نہ بستے تھے بیچ



اسکے اَلَا بُعْدًا لِّمَدْيَنَ كَمَا بَعِدَتْ ثَمُوْدُ خبردار ہو ہلاکت اور لعنت ہے قوم مدین کو جیسی کہ ہلاکت اور لعنت ہوئی قوم
ثمود کو اہل مدین کو قوم ثمود سے تشبیہ اسواسطے فرمائی کہ ہلاکت دونو کی ایک طرح کے عذاب سے تھی کہ صیحہ جبرئیل
علیہ السلام تھا تیسیر مین ہے کہ ابن عباس رض نے فرمایا کہ نہین ہلاک ہوئین دو امتین ایک عذاب سے مگر قوم
شعیب اور صالح علیہما السلام لیکن قوم ثمود کو آواز تند جبرئیل نے کہ تحت سے ہوا تھا اور قوم مدین کو فوق سے

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَا وَسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ فَاتَّبَعُوْٓا اَمْرَ
فِرْعَوْنَ اور تحقیق بھیجا ہمنے موسی کو ساتھہ نشانیوں کے اور معجزے ظاہر کے کہ عصا اور ید بیضا تھا طرف

موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ نشانیاں اور سلطان مبین کے بیچ فرعون کی حکم فرعون کی انہوں نے کی پیروی اسکے کے سرداروں اور فرعون کے
وَمَآ اَمْرُ فِرْعَوْنَ بِرَشِيْدٍ اور نہیں تھا حکم فرعون کا درست اور صواب اور جو بیان متابعت فرعون کی گئی تو وہاں نہ
قیامت میں بھی اسکے تابع ہوگئے يَقْدُمُ قَوْمَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَاَوْرَدَهُمُ النَّارَ آگے چلیگا فرعون اپنی قوم کے
دن قیامت کے پس جا اُتریگا انکو آگ پر وَبِئْسَ الْوِرْدُ الْمَوْرُوْدُ اور بُرا ہے گھاٹ اُتارا گیا یعنی بری
جگہ پر کر اُتارا کریگا وَاُتْبِعُوْا فِيْ هٰذِهٖ لَعْنَةً وَّيَوْمَ الْقِيٰمَةِ اور پیچھے بھیجی گئی فرعون اور قوم اسکی کو بیچ اس دنیا کے
لعنت اور دن قیامت کے بِئْسَ الرِّفْدُ الْمَرْفُوْدُ بری ہے بخشش دی گئی انکو یعنے لعنت دنیا اور آخرت کی
ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْقُرٰى نَقُصُّهٗ عَلَيْكَ مِنْهَا قَآئِمٌ وَّحَصِيْدٌ یہہ بعضے خبرین بستیوں کی بیان کرتے
ہیں ہم اوپر تیرے انمیں سے بعضے قائم ہے اور بعضے جڑ سے کٹ گئی قائم وہ ہے کہ آثار اسکے باقی ہیں جیسے
دیار عاد اور ثمود اور جڑ سے کٹے وہ ہیں کہ کچھ آثار اسکے نہیں رہے جیسے دیار قوم نوح علیہ السلام وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ
وَلٰكِنْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ اور نہیں ظلم کیا تھا ہمنے ان بستی والوں پر ساتھ ہلاک کرنے انکے کے اور لیکن ظلم کیا
انہوں نے جانوں اپنی پر ساتھ انکے عمل کرنیکے کہ موجب عذاب کے تھے فَمَآ اَغْنَتْ عَنْهُمْ اٰلِهَتُهُمُ الَّتِيْ
يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ لَّمَّا جَآءَ اَمْرُ رَبِّكَ پس نہ نفع کیا یا نہ دفع کیا انسے معبودوں انکے نے جنکو
عبادت کرتے تھے سوا اللہ کے کچھ جب آیا حکم پروردگار تیرے کا ساتھ عذاب انکے کے وَمَا زَادُوْهُمْ غَيْرَ تَتْبِيْبٍ
اور نہ زیادہ کیا انکو سوا زیان اور ہلاک کرنیکے وَكَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ اِذَآ اَخَذَ الْقُرٰى وَهِيَ ظَالِمَةٌ اور اسطرح
پکڑنا ہے پروردگار تیرے کا جسوقت کہ پکڑتا ہے اہل بستیوں کو اور حال انکا یہ کہ ظالم ہوں اِنَّ اَخْذَهٗٓ اَلِيْمٌ شَدِيْدٌ
تحقیق پکڑنا اسکا دردناک ہے سخت اس پکڑ سے کسیکو رہائی نہیں اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّمَنْ خَافَ عَذَابَ
الْاٰخِرَةِ تحقیق بیچ اسکے کہ ذکر کئے ہمنے قصے البتہ عبرت ہے واسطے اس شخص کے کہ ڈرتا ہے عذاب آخرت سے
ذٰلِكَ يَوْمٌ مَّجْمُوْعٌ لَّهُ النَّاسُ وَذٰلِكَ يَوْمٌ مَّشْهُوْدٌ یہہ دن قیامت کا ایک دن ہے کہ جمع کئے جاوینگے
واسطے اسکے لوگ اور وہ ایک دن ہے حاضر کیا گیا کہ اہل آسمان اور زمین اسمین حاضر ہونگے وَمَا نُؤَخِّرُهٗٓ
اِلَّا لِاَجَلٍ مَّعْدُوْدٍ اور نہیں ڈھیل کرتے ہم اسکو مگر واسطے ایک وقت گنے ہوئے کے یعنے جبتک کہ وہ وقت
نہیں آیا قیامت قائم نہوگی يَوْمَ يَاْتِ لَا تَكَلَّمُ نَفْسٌ اِلَّا بِاِذْنِهٖ جسدن کہ آویگا وہ روز قیامت نہ بولیگا کوئی
جی بات فائدے کی مگر ساتھ حکم اللہ کے سمجھ لیجئے کہ یہہ ایک موقف خاص میں ہوگا اور ایک موقف
میں کوئی بولیگا نہیں هٰذَا يَوْمُ لَا يَنْطِقُوْنَ وَلَا يُؤْذَنُ لَهُمْ فَيَعْتَذِرُوْنَ فَمِنْهُمْ شَقِيٌّ وَّسَعِيْدٌ پس بعضے انمیں سے بدبخت
ہیں دوزخی اور بعضے نیک بخت جنتی شفیق بلخی قدس سرہ نے کہا کہ علامت سعادت کی پانچ ہیں نرمی
دل اور کثرت گریہ اور نفرت دنیا اور کوتاہی امل اور نشانیاں شقاوت کی بھی پانچ ہیں

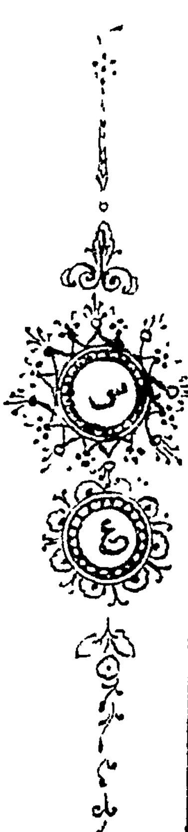
سختی دل اور خشکی دیدہ اور رغبت دنیا اور طول امل اور بے حیائی شیخ ابو سعید خراز رح نے کہا کہ حق تعالی نے
اس سورہ مین دو کار عظیم بیان فرمائے ایک سیاست جباری اور سطوت قہاری کہ کفار کی بیخ و بنیاد اکھیڑی
دوسری حکم ازلی کہ سعادت اور شقاوت مین خلق کے مقرر ہوا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی ہیبت اس
خبر کے سے اور دہشت اس حکم کے سے فرمایا کہ بوڑھا کیا مجھکو سورہ ہود نے فَأَمَّا الَّذِينَ شَقُوا فَفِي النَّارِ
لَهُمْ فِيهَا زَفِيرٌ وَشَهِيقٌ پس جو لوگ کہ بدبخت ہوئے پس بیچ آگ کے ہین واسطے انکے بیچ اسکے چلانا ہے
آواز سخت سے اور آواز ضعیف سے زفیر آواز شدید کو کہتے ہین اور استعمال اسکا ابتداء مین ساتھ گدھے کی آواز
کے ہے اور شہیق کا آخر مین فرد فریاد اشقیا کو سنتا ہے کون رافت دوزخ کے رنج سے گر چلائے ہین گدھے
اور وہ اسی واے ویلا مین خَالِدِينَ فِيهَا مَا دَامَتِ السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ ہمیشہ رہنے والے ہین بیچ آگ کے
جب تلک رہینگے آسمان اور زمین یہہ کلمہ عرف عرب مین ہمیشگی کے واسطے آتا ہے یہہ نہین ہے کہ جبتک
آسمان زمین ہین جب ہی تک یہہ آگ مین رہینگے پھر نہین رہینگے کیونکہ نص سے دوام اہل نار اور انقطاع دوام
ارض و سما ثابت ہے پس یہہ معنے ہین کہ اشقیا ہمیشہ دوزخ مین رہینگے إِلَّا مَا شَاءَ رَبُّكَ مگر جو چاہے پروردگار
تیرا کہ انکو عذاب نار سے عذاب زمہریر مین گرفتار کرے یا اور طرح کے عذاب دے کہ دوزخ مین طرح طرح کے عذاب
مین ایک یہہ بھی ہے کہ آگ سے جلاوے پس استثنا خلود سے عذاب نار کے ہے نہ خلود سے دوزخ کے
إِنَّ رَبَّكَ فَعَّالٌ لِمَا يُرِيدُ تحقیق پروردگار تیرا کر نیوالا ہے جو کچھہ کہ چاہے انواع عذاب اور تعذیب سے وَأَمَّا الَّذِينَ سُعِدُوا
فَفِي الْجَنَّةِ خَالِدِينَ فِيهَا مَا دَامَتِ السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ اور جو لوگ کہ نیکبخت کئے گئے پس بیچ بہشت کے ہین
ہمیشہ رہنے والے بیچ اسکے جبتک کہ ہین آسمان اور زمین آخرت کے کہ موافق آیت یوم تبدل الارض غیر الارض
والسموات کے بدلے اس آسمان و زمین سے ہونگے فتوحات مکیہ مین ہے کہ دوام آسمان و زمین باعتبار
جوہر انکے مراد ہے نہ باعتبار صورت کے اور بعضون نے کہا ہے کہ مراد فوق اور تحت ہے کیونکہ عرب والے
جو بالائے سر ہے اسے آسمان کہتے ہین اور جو زیر قدم ہے اسے ارض کہتے ہین پس جبتک تحت اور
فوق ہون نیکبخت جنت مین رہینگے إِلَّا مَا شَاءَ رَبُّكَ مگر جو چاہے پروردگار تیرا کہ انکو نعیم جنان سے زیادہ تر
مرتبہ دے کہ رویت اور رضوان ہے یا اور ایسی نعمت دے کہ اسکی ماہیت نجانے کوئی مگر وہی کہ عالم تمام معلومات
کا ہے اور نکتہ فلا تعلم نفس ما اخفی لهم من قرة اعین سوید اس قول کا ہے کچھہ شرح اسکی بیچ سورہ توبہ کے آیت
ورضوان من اللہ اکبر مین مذکور ہوئی ہے سمجھہ لیجئے کہ اس استثنا مین مفسرین کے بہت اقوال ہین ذکر انکا موجب طوالت ہے
معالم مین ہے کہ اللہ اس استثنا کا دانا تر ہے عَطَاءً غَيْرَ مَجْذُوذٍ بخشش ہے غیر کاٹی گئی یعنے کہین نہین ختم ہوتی نہ
بیچ کی گئی ہے فَلَا تَكُ فِي مِرْيَةٍ مِمَّا يَعْبُدُ هَٰؤُلَاءِ پس مت ہو بیچ شک کے اس چیز سے کہ عبادت کرتے ہین یہہ گروہ مشرک کہ کافر ہی

ہے آخر ہلاک کردیگی جیسے کفر پہلے امتون کا موجب عذاب کا ہُئے ہوا سمجھ لیجئے کہ یہہ خطاب حضرت صلے اللہ علیہ
وسلم کو ہے اور مراد امت ہے مَا يَعْبُدُونَ اِلَّا كَمَا يَعْبُدُ اٰبَآؤُهُمْ مِّنْ قَبْلُ نہین عبادت کرتے مشرک
بتون کی مگر جیسی عبادت کرتے تھے باپ اُنکے پہلے اُنسے یعنے ساتھہ باطل کے وَاِنَّا لَمُوَفُّوْهُمْ نَصِيْبَهُمْ
غَيْرَ مَنْقُوْصٍ اور تحقیق ہم پورا دینے والے ہین اُنکو حصہ اُنکا عذاب سے درانحال کہ وہ حصہ نہ کم کیا گیا ہو وَلَقَدْ اٰتَيْنَا
مُوْسَى الْكِتٰبَ فَاخْتُلِفَ فِيْهِ اور البتہ تحقیق دی ہمنے موسیٰ کو توریت پس اختلاف کیا گیا بیچ اُسکے یعنے قوم
نے اختلاف کیا بعضے اُسپر ایمان لائے اور بعضے کافر ہوئے جیسے تیری قوم نے اختلاف کیا قرآن مین وَلَوْلَا
كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ اور اگر نہوتی اِکبات کہ پہلے گذری پروردگار تیرے سے ساتھہ تاخیر عذاب اُنکے
کے البتہ فیصل کیا جاتا درمیان قوم موسیٰ علیہ السلام کے تو کہ مبطل ہلاک ہوجاتا اور محق نجات پاتا وَاِنَّهُمْ
لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيْبٍ اور تحقیق کفار قوم تیرے کے البتہ بیچ شک کے ہین قرآن سے شک کہ گھبرا دینے والا ہے
یعنے وہ گمان کہ نفس کو مضطرب کرے اور دلکو قلق مین ڈالے اور عقل کو پراگندہ کرے وَاِنَّ كُلًّا لَّمَّا لَيُوَفِّيَنَّهُمْ
رَبُّكَ اَعْمَالَهُمْ اور تحقیق ہر ایک مخلوقون مین سے جب جاویگا روبرو اُسکے البتہ پورا دیگا اُنکو پروردگار تیرا جزا اعمال اُنکے
کی کشاف مین ہے کہ لام لما کا توطیہ قسم ہے اور تنوین عوض مضاف الیہ اور ما زائدہ ہے اور تقدیر اسکی یہہ ہے
وان کلهم لیوفینهم اور بعضون نے کہا ہے کہ ان نافیہ ہے اور لمّا بمعنے الا ہے یعنے نہین کوئی مگر تمام دیگا پروردگار
جزا عمل اُنکے کی اِنَّهٗ بِمَا يَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ تحقیق وہ ساتھہ اُس چیز کے کہ کرتے ہین خبردار ہے **بیت** جزا دیگا
جیسا تیرا کار ہے کہ سب کار سے وہ خبردار ہے فَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ وَمَنْ تَابَ مَعَكَ پس سیدھا
رہو جسطرح سے کہ حکم کیا گیا ہے تو اور جنھون نے کہ توبہ کی کفر سے اور ایمان لائے ساتھہ تیرے استقامت وہ
ہے کہ مستقیم ہو امر اور نہی پر امام قشیری نے کہا کہ مستقیم وہ ہے کہ راہ حق سے نہ پھرے جبتک کہ منزل
وصل کو نہ پہنچے جرجانی نے کہا کہ طالب کرامت مت ہو طالب استقامت ہو **بیت** طلب کر تو اَے ثابت
سدا استقامت سمجھہ استقامت کو فوق کرامت محمد بن فضل نے کہا کہ وہ چیز کہ ہوئے اُسکے سے سب
نیکیان ہر گز ہو وین اور ہوئے اُسکے سے سب بدیان بد ہون استقامت ہے شیخ الاسلام نے یہہ بات
سنکر کہا کہ اُسنے بہت نیک کہا دلیل اُسکی فاستقم کما امرت ہے ایک بزرگ سے پوچھا کہ کونسا عمل فاضل تر ہے
کہا استقامت نظام الدین اولیا سے اُنکے پیر شیخ فریدالدین گنج شکر نے پوچھا کہ تیرے واسطے کیا دعا کرون کہا استقامت
ابو علی سنوسی نے کہا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو واقعہ مین دیکھا مینے پوچھا کہ سبب شیب کا آپکے سورہ ہود مین کیا چیز ہے
فرمایا فاستقم کما امرت ہے کہ **نظم** استقامت کمال مشکل ہے جیسے ہی امر کسکو حاصل ہے قال رسول خدا بی وراہ
ہین امام اس مقام کے بجدا اور جبکہ ہو وے فضل حق پار کردے بٹھا بین ذورق جسکو حق نے دیا نہین یہہ مقام اسکا ہے

فائدہ ہے ربیع تمام ابو علی دقاق نے کہا کہ استقامت وہ ہے کہ سر اپنے کو ماسوا اللہ سے محفوظ رکھے نظم خطرہ ماسوا نہ دل میں سمائے اور سر میں خیال غیر نہ آئے جی میں رافت بندھا اُسیکا ہو دھیان کچھ نہو بات اسبا اُسیکا ہو دھیان یہی بس استقامت ایمان ہے یہی فوق کرامت ایمان ہے وَلَا تَطْغَوْا اور ست حد سے گذرو اِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ تحقیق اللہ ساتھہ اس چیز کے کہ کرتے ہو تم دیکھنے والا ہے وَلَا تَرْكَنُوْٓا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا اور نہ جھکو طرف اُن لوگون کے کہ ظلم کرتے ہین یعنے اُنسے دوستی نکرو اور انکا کہا نہ مانو اور انکے مددگار نہو ظلم مین سفیان ثوری رح نے کہا کہ جو کوئی قلم واسطے ظالمون کے تراشے یا سیاہی انکی دولت مین ڈالے یا کاغذ انکے ہاتھہ مین دے لکھنے کو وہ بھی ظلم مین انکا شریک ہے ایک نے پوچھا کہ اگر ظالم جنگل مین پیاسا مرتا ہو اُسے پانی دین کہا نہ کہا جو مر جاوے کہا مر جانے دو مصرع ایسے جینے سے موت ہے بہتر پس حق تعالی بکمال رحمت اپنی سے فرماتا ہے کہ میل طرف ظالمون کے مت کرو فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ پس لگے گی تمکو آگ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ اَوْلِيَآءَ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ اور نہین واسطے تمھارے سوا اللہ کے کوئی دوست کہ عذاب تم سے دفع کرے پھر نہ مدد کئے جاؤگے وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ اور قائم کر نماز کو دونون طرف دن کے اور کتنی ساعتین رات کے سمجھہ لیجیئے کہ دن کے طرف اعلی مین نماز صبح ہے اور طرف اسفل مین نماز ظہر اور عصر ہے اور ساعات شب مین نماز مغرب اور عشا ہے لکھا ہے کہ عمر بن عذبہ رض خرمے بیچا تھا ایک زن صاحب جمال خرمے خریدنے کو آئی کہا خرمے اچھے گھر مین ہین وہ گھر مین گئی اسکو بوسہ لیا پھر اسیوقت پشیمان ہو کر حضور نبوی مین روتا ہوا آیا اور احوال اپنا عرض کیا آیت اتری کہ اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ تحقیق نیکیان یعنے نمازین پانچ وقت کی لیجاتی ہین اور محو کرتی ہین برائیون کو سوا کبیرون کے ہون حضرت نے پوچھا کہ نماز عصر کی تونے میرے ساتھہ پڑھی تھی اُسنے کہا پڑھی تھی فرمایا یہہ کفارہ اس گناہ تیرے کا ہے لوگون نے کہا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یہہ خاص اُسیکے واسطے ہے فرمایا نہین عام سب لوگون کے واسطے ہے جیسا کہ صحیحین مین ابن مسعود سے مروی ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ نام اُس شخص کا ابو الیسر تھا قبیلہ انصار سے چنانچہ شرح مشکوۃ مین اور موید اس حدیث کے ہے حدیث ابی ہریرہ کی کہ کہا قال رسول اللہ صلعم الصلوۃ الخمس والجمعۃ الی الجمعۃ و رمضان الی رمضان مکفرات لما بینھن اذا اجتنب الکبائر رواہ مسلم یعنے فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نمازین پانچون اور نماز جمعہ تا نماز جمعہ دیگر اور روزے رمضان کے تا روزہ ماہ رمضان دیگر دور کرنیوالے ہین گناہون کے کہ درمیان مین واقع ہوئے ہین جسوقت پرہیز کئے جاوین گناہ کبیرہ سے کہ وہ نہین بخشے جاتے ہین مگر ساتھہ توبہ کے روایت کیا ہے اسکو مسلم نے اور جو کوئی کہے کہ جو صغایر سب نماز پنجگانہ سے بخشے گئے تو جمعہ کے واسطے کیا رہے اور جو جمعہ سے معاف ہوئے تو رمضان کسکا کفارہ ہوگا کہتے ہین ہم کہ یہہ اعمال سب مکفر ہین اگر ایک نہوا دوسرا ہو جاتا ہے مثلاً اگر ایک نے نماز مین قصور کیا جمعہ مکفر ہوگا اور اگر جمعہ مین یا دونو مین

تقصیر کی رمضان کی عفو ہوگا اور جب سبکو خوب ادا کیا نور علی نور ہے مثل اُس شخص کے کہ بہت چراغ روشن کیے
کہ ہر ایک روشنی خانے کیواسطے کافی ہے **بیت** نور طاعات بیچ ہے آرافت ماحی ظلمت و معاصی ہے نہ
بحر الحقائق مین ہے کہ انوار ذکر اور مراقبہ کے بیچ دونون طرف دن کے اور ساعات شب کے ظلمات کو ان اوقات کے
کہ حوائج نفسانی مین صرف ہوئے ہین دفع کرتے ہین بعضون نے کہا ہے کہ حسنات کہنا ان اربع کلمات کا ہے کہ
سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ یہہ فرمان اور یہہ وعدہ نصیحت ہے واسطے
ذکر کرنیوالون کے وَاصْبِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ اور صبر کر بجالانے پر امر کے اور بچنے پر نہی سے پس تحقیق
اللہ نہین ضایع کرتا اجر اور ثواب نیکی کرنیوالونکا سمجھ لیجئے کہ **بیت** مظہر بجائے مضمر لانے مین ہے اشارت
یعنی ہے صبر احسان احسان ہے گذرت فَلَوْلَا كَانَ مِنَ الْقُرُوْنِ مِنْ قَبْلِكُمْ اُولُوْا بَقِيَّةٍ پس کیون ہوئے
اُن قرنون مین کہ پہلے تم سے تھے صاحب عقل اور شعور کے يَنْهَوْنَ عَنِ الْفَسَادِ فِي الْاَرْضِ اِلَّا قَلِيْلًا مِّمَّنْ اَنْجَيْنَا مِنْهُمْ
کہ منع کرتے تھے مفسدون کو فساد سے بیچ زمین کے تو کہ عذاب نہ اُترے لیکن تھوڑے تھے اُن لوگون مین سے کہ نجات دی
ہمنے اُنکو عذاب سے گذرے ہوون مین سے کہ وہ منع کرتے تھے وَاتَّبَعَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مَآ اُتْرِفُوْا فِيْهِ وَكَانُوْا
مُجْرِمِيْنَ اور پیروی کی اُن لوگون نے کہ کافر تھے اُس چیز کی کہ دولت دی گئی تھی بیچ اُسکے یعنی اپنے آرزون کی
متابعت کی وہ ہین گنہگار کفار وَمَا كَانَ رَبُّكَ لِيُهْلِكَ الْقُرٰى بِظُلْمٍ وَّاَهْلُهَا مُصْلِحُوْنَ اور نہ تھا پروردگار تیرا کہ ہلاک
کرے بستیون کو ساتھ شرک کے اور حال انکہ اہل اُسکے صلاح مین لانیوالے ہون درمیان ایک دوسرے کے
کامون کو یعنی فقط شرک سے ہلاک نہین کرتا جبتک کہ فساد اور ظلم ساتھ اُسکے نہ ملے یہین سے کہتے ہین کہ
الملک یبقی بالعدل مع الکفر ولا یبقی بالظلم مع الاسلام **نظم** عدل سے جان ہے بقائے ملک ظلم ہووے تو کیونہ
جائے ملک رہتا ہے ملک کافر عادل اور نہ باظلم مسلم عامل وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ لَجَعَلَ النَّاسَ اُمَّةً وَّاحِدَةً
اور اگر چاہتا پروردگار تیرا البتہ کرتا لوگون کو امت ایک دین واحد پر وَلَا يَزَالُوْنَ مُخْتَلِفِيْنَ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ رَبُّكَ اور
ہمیشہ زمین کے اختلاف کرنیوالے حق اور باطل مین جیسے یہود اور نصاری اور مجوس مگر جسکو مہربانی کریگا پروردگار
تیرا اور راہ ایمان کی دکھاویگا جیسے ملکے والے جو مسلمان ہین یا یہہ کہ مختلف زمین کے روزی مین کوئی تونگر
کوئی درویش ہوگا مگر جسپر کہ رحم کرے رب تیرا اور راہ قناعت کی دکھاوے وَلِذٰلِكَ خَلَقَهُمْ اور واسطے
پیدا کیا ہے اُنکو اور واسطے رحمت کے پیدا کیا ہے راہ پانیوالونکو وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَ
النَّاسِ اَجْمَعِيْنَ اور پوری ہوئی بات پروردگار تیرے کی جو فرشتون سے کہی تھی کہ البتہ بھرونگا دوزخ کو گنہگار جنون
سے اور آدمیون سے اکٹھے وَكُلًّا نَّقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الرُّسُلِ مَا نُثَبِّتُ بِهٖ فُؤَادَكَ اور ہر ایک بیان کرتے ہم
اوپر تیرے خبرون سے پیغمبرون کے وہ چیز کہ ثابت کرتے ہین ہم ساتھ اسکے دل تیرے کو یعنی فائدہ اخبار

رسل سے یہہ ہے کہ دل کو تیرے آرام دیتے ہین ہم اور یقین تیرا زیادہ کرتے ہین اوپر اداے رسالت کے ثابت رہ
اور ایذا سے کفار پر صبر کر وَجَاءَكَ فِي هٰذِهِ الْحَقُّ وَمَوْعِظَةٌ وَذِكْرٰى لِلْمُؤْمِنِينَ اور آیا ہے تیرے پاس بیچ اس سورہ
کے حق اور نصیحت اور یاد دلانا واسطے ایمان والون کے معالم مین ہے کہ تخصیص اس سورہ کی واسطے تشریف کے ہے
والا حق سب سورتون مین قرآن کے ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ ہذا اشارت طرف اخبار مذکورہ کے ہے اس
سورت مین وَقُلْ لِلَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ اعْمَلُوا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ إِنَّا عَامِلُونَ اور کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم واسطے
ان لوگون کے کہ نہین ایمان لاتے ہین عمل کرو اوپر جگہہ اپنی کے یعنے اُس حالت پر کہ ہو تحقیق ہم بھی عمل کرنیوالے
ہین اوپر اس حال کے کہ رکھتے ہین وَانْتَظِرُوا إِنَّا مُنْتَظِرُونَ اور منتظر رہو ہمارے زمانے بدلنے کے تحقیق ہم بھی
منتظر ہین تمہارے عذاب کے وَلِلّٰهِ غَيْبُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ اور واسطے اللہ کے ہے علم پوشیدہ چیزونکا آسمانون
کے اور زمین کے وَإِلَيْهِ يُرْجَعُ الْأَمْرُ كُلُّهُ اور طرف اسیکے پھیرا جاتا ہے کام سارا یا پھرتا ہے یرجع ساتھہ صیغہ مجہول کے
قرات حفص کی ہے اور بصیغہ معلوم اورونکی فَاعْبُدْهُ وَتَوَكَّلْ عَلَيْهِ پس عبادت کر اسکی کہ مرجع سب کا وہی
ہے اور توکل کر اوپر اسیکے تقدیم عبادت کی اوپر توکل کے اشارہ ہے کہ نفع توکل کا عابدون کو پہنچتا ہے اور
توکل بیچ دلگھار بے اعتبار ہے بیت ساتھہ توکل کے عبادت بھی کر نہ ورنہ توکل نہین کچھہ کارگر وَمَا رَبُّكَ
بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ اور نہین پروردگار تیرا بے خبر اس چیز سے کہ کرتے ہو تم تعملون ساتھہ فوقانیہ کے قرات حفص
کی ہے اور یعملون ساتھہ تحتانیہ کے بھی اورونکی قرات آئی ہے یعنے نہین پروردگار تیرا غافل اس چیز سے کہ
کرتے ہین بندے تفسیر مین کعب اخبار سے نقل کیا ہے کہ فاتحہ توریت آیت اول سورہ انعام ہے اور خاتمہ اسکا
آیت آخر سورہ ہود ہے سورۂ یوسف علیہ السلام مکی ہے ایکسو گیارہ آیتین ہین ایک ہزار سات سو ستر اور
چھہ کلمے ہین سات ہزار ایکسو چھہ سٹھہ حرف ہین فواصل لم نو مین اور ربط اسکا ساتھہ سورہ ہود کے یہہ ہے کہ
اسمین قصے انبیاؤن کے تھے اسمین بھی ایک نبی کا قصہ ہے کہ احسن قصص ہے



سورۂ یوسف عم مکیۃ وهی — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ — مائۃ واحدی عشر آیۃ

الٓر یہہ حروف متشابہات قرآنی ہین لا یعلم تاویلہ الا اللہ کذا فی کشف الاسرار بعضون نے کہا ہے کہ
ان حروف سے مراد اسما الٰہی ہین الف سے اللہ لام سے لطیف رے سے رؤف یا صفات ہین الف سے
انفراد لام سے لطف رے سے رحمت گویا قسم کھائی ہے ان کی حرف قسم محذوف کر کر کہ قسم ہے انفراد میرے
کی ساتھہ ربوبیت کے اور لطف میرے کی ساتھہ عارفان لطائف احدیت کے اور رحمت میرے کی ساتھہ کافہ
خلقت کے اور جواب قسم کا محذوف ہے کہ انا انزلنا الیک من الآیات حق یا الف انا کا ہے اور لام اللہ کا اور
رے اری کی یعنے انا اللہ اری ماجری علی یوسف من البلوی من الجب والسجن والشکوی ثم جعلتہ ملک الدنیا یہہ

یا یہہ حروف مقسم بہ ہین اور جواب قسم کا بغیر ایراد آن وغیرہ کے بطریق شاذ نیہ ہے کہ تلک آیات الکتاب
المبین یہہ آیتین کتاب بیان کرنیوالے کی ہین بحر مواج مین ہے کہ الر مبتدا ہے پہلا اور تلک
مبتدا ہے دوسرا اور آیات الکتاب المبین خبر مبتداء دوم کی ہے اور یہہ جملہ مبتداء اول کا ہے اور ایراد تلک
کہ واسطے بعید کے ہے اور یہان مشار الیہ قریب ہے واسطے تعظیم کے ہے تم کلامہ اور کتاب مبین یہہ سورہ ہے
کہ ظاہر ہے اعجاز اسکا یا ہویدا ہین معانی اسکی تامل کرنیوالون پر یا روشن کرنیوالی ہے یہہ سورت قصے کو کہ
یہود نے سوال کیا چنانچہ روایت ہے کہ علمائے یہود نے بعضے اشراف قریش عرب سے کہا کہ پیغمبر صلے اللہ علیہ
وسلم سے سوال کرو کہ سبب انتقال آل یعقوب کا شام سے طرف مصر کے کیا تھا یہہ سورت نازل ہوئی
بحر مواج مین ہے کہ ایک یہودی نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے قصہ یوسف علیہ السلام پوچھا یہہ سورت
نازل ہوئی حضرت نے اسکے اوپر پڑھی اسنے جو موافق توریت کے بے کم و زیادہ پایا پوچھا کہ من علمک حضرت نے
فرمایا علمنی ربی صدق حضرت کا اسپر ظاہر ہوا اسلام لایا انا انزلناہ قرآنا عربیا تحقیق اتارا ہمنے اس
سورت کو پڑھا عربی زبان مین لعلکم تعقلون تو کہ تم سمجھو اور حجت تمپر لازم ہو کیونکہ اگر اور زبان مین بھیجتے ہم
نہ سمجھتے نحن نقص علیک احسن القصص ہم بیان کرتے ہین اوپر تیرے بہترین قصہ کہ پڑھا جاوے معالم مین ہے کہ بہتر
واسطے شامل ہونے اسکے کے ہے عجائب اور غرائب اور حکمتون اور عبرتون پر عین المعانی مین ہے کہ یہہ
قصہ سب قصون سے احسن القصص ہے اور وجہ اسکی یہہ ہے صاحب اسکا بھی سب آدمیون سے احسن الوجہ
تھا بحر مواج مین ہے کہ احسن القصص اسواسطے ہے کہ اور قصے دشمنون مین ہوتے ہین یہہ درمیان دوستون کے
واقع ہے یا اور قصے یا دوستی کے سبب سے ہوتے ہین یا دشمنی کے اسمین بعضون کی دوستی بعضون کی دشمنی
کا بیان ہے یا یہہ صرف قصہ ہے امر اور نہی اسمین نہین بخلاف اور قصون کے کہ متضمن اوامر اور نواہی ہین
یا یہہ قصہ تمام ایک سورت مین ہے بخلاف اور قصص کے کہ کچھ کہین ہین کچھ کہین یا اس قصے مین بعد ذکر
ایذا کے بیان عفو یوسف ہے بخلاف اورون کے کہ بعد ایذا ذکر وقوع انتقام ہے یا اس قصے مین صبر ہے
بلا پر اور شکر ہے نعما پر اور احسان ہے ایذا پر کہ احسن اخلاق کریمہ ہے یا اس قصے مین ذکر ابرار ہے نہ ذکر کفار
یا یہہ قصہ متضمن ہے بہت حکایتونکو ہے طرح طرح کے کہین خواب کے کہین چاہ کے کہین بکنے کے کہین حشمت کے
یوسف کے کہین محبت زلیخا کی کہین وصال یعقوب کی یا یہہ قصہ نجات پانے کا اور مطلوب کو پہنچنے کا ہے
اسواسطے احسن القصص ہے بحر الحقائق مین ہے کہ احسن اسواسطے ہے کہ مشابہت تمام ساتھ احوال انسان کے
رکھتا ہے اگر تاویل کرین یوسف کو ساتھ دل کے اور یعقوب کو ساتھ روح کے اور جمیل کو ساتھ نفس کے اور قوی اور حواس کو
ساتھ برادران یوسف کے لکھا ہے کہ بعضے صحابہ نے حضرت سے یہہ قصہ پوچھا آیت نازل ہوئی کہ ہم خبر دیتے ہین تجکو

خبر ونکی بما اوحینا الیک ھذا القرآن ساتھ اسطرح کے کہ وحی کی ہمنے طرف تیرے یہہ سورہ مفرد وان کنت
من قبلہ لمن الغافلین اور تحقیق تھا تو پہلے نزول اس سورت کے البتہ غافلون سے یعنے یہہ قصہ نہین جانتا تھا
اذ قال یوسف لابیہ یاد کر اسوقت کو کہ کہا یوسف علیہ السلام نے واسطے باپ اپنے کے کہ یعقوب علیہ السلام
تھے لکھا ہے کہ یوسف بارہ برس کے تھے کہ شب جمعہ کنارۂ پدر مین خواب راحت مین مشغول تھے ناگاہ سہمہ
ہوکر بیدار ہوئے یعقوب علیہ السلام نے کہا ای بیٹے کیا ہوا تجھے کہا یا ابت انی رایت احد عشر کوکبا والشمس
والقمر ای باپ میرے تحقیق دیکھا مین نے خواب مین گیارہ ستارے اور سورج اور چاند اور مین کوہ بلند پر
چڑھا تھا گرد اسکے نہرین جاری اور درخت سبز تھے کہ آسمان سے یہہ ستارے اور آفتاب اور ماہتاب اترے
اور مین انکو دیکھتا تھا رایتہم لی ساجدین دیکھا مین نے انکو واسطے میرے سجدہ کرتے ہوئے ہیئت مہ و مہر گیارہ
ستارون کے ساتھ مجھے سجدہ کرتے تھے سب آج رات سمجھ لیجیے کہ ضمیر ہم کی اور ساجدین کی واسطے ذوی
العقول کے مخصوص ہے اور یہان کواکب اور شمس و قمر کے باعتبار معنی تعبیری کہ گیارہ بھائی اور خالہ اور باپ
یوسف علیہ السلام کے ہین یہہ خواب سنکر یعقوب علیہ السلام نے جانا کہ یوسف کو مرتبہ رفیع ملیگا گیارہ ستارے
گیارہ بھائی ہین اسکے اور مہر و ماہ مین اور بی بی میری ہم سب اسکی تعظیم بجالاوینگے پھر سوچے کہ اگر بھائی یہہ
خواب سنینگے تعبیر سمجھ کر قصد جان کا اسکے کرینگے اس سبب سے قال یا بنی لا تقصص رؤیاک علی اخوتک
فیکیدوا لک کیدا کہا ای بچے میرے لفظ تصغیر کا واسطے محبت کے کہا مت بیان کیجو خواب اپنے کو اوپر بھائیون
اپنے کے پس مکر کرینگے واسطے ہلاک تیرے کے مکر کرنا بسبب وسوسہ شیطان کے ان الشیطن للانسان
عدو مبین تحقیق شیطان واسطے آدمی کے دشمن ہے ظاہر وکذلک اور اسطرح سے تجھے برگزیدہ کیا
ساتھ اس خواب کے کہ دلیل شرف اور نشانہ تفوق تیرے کا ہے اوپر بھائیون کے اسیطرح یجتبیک
ربک برگزیدہ کریگا تجھکو پروردگار تیرا ساتھ پادشاہی اور فرمان روائی کے ویعلمک من تاویل الاحادیث
اور سکھادیگا تجھکو تعبیر بتانا خوابون کی یا تاویل باتون مشکل کی جو کتب منزلہ مین ہین ویتم نعمتہ علیک
وعلی ال یعقوب اور پوری کریگا نعمت اپنی کہ نبوت ہے اوپر تیرے اور اوپر اولاد یعقوب کے یعنے تیرے بھائیون
یہہ معنے انکے قول پر ہین جو یوسف علیہ السلام کے بھائیون کو پیغمبر کہتے ہین یا اور نسل یعقوب کے کہ انبیا انمین
پیدا کریگا یہہ تعبیر خواب کی یعقوب علیہ السلام نے فرمائی سجدہ کرنے کو تعبیر ساتھ پادشاہت کے کیا کہ اسوقت
سلاطین کو سجدہ کرتے تھے اور تعظیم کو سر جھکاتے تھے بعضے کہتے ہین کہ تعبیر خواب کی احادیث تک ہے اور
ویتم سے جملہ علیحدہ ہے معطوف کذلک پر اور ہوسکتا ہے کہ داخل تعبیر مین ہو اور متعلق ہو کذلک کا اور
انقیاد اجرام نیر کو تعبیر ساتھ حصول علم تاویل احادیث کے کیا کیونکہ علم بھی نور ہے اور ستارے بعد سوت انکے

باقی رہینگے یہہ دال ہین کہ یوسف علیہ السلام کی عظمت اور رفعت بعد مرگ رہے اور آخرت کی بھی مملکت ملے اور گیارہ ستارے گیارہ بھائی ہین اور یہہ اُنکے حق مین بھی بشارت ہے اتمام نعمت کی کہ کوکب رخشندہ مین اسیواسطے آل یعقوب کو اوپر یتم نعمت کے معطوف کیا اس طریق پر یہہ سب داخل ہے تعبیر خواب مین اسیواسطے کہا ہے کہ بیٹے یعقوب علیہ السلام کے سب پیغمبر ہین اور بعضے کہا ہے جو ہوتے تو ہوتے مین جیساکہ عقوق پدر اور ایذا برادر اور دروغ فاکلہ الذئب اور قطعیت رحم حال آنکہ انبیا کبایر سے معصوم ہین جواب انکا یہہ ہے کہ یہہ احوال اُنسے قبل بلوغ یا بعد بلوغ قبل نبوت ہوئے ہین اور جائز ہے کہ نبی سے کبیرہ قبل وحی کے بسبیل ندرت واقع ہو اور معتزلہ انبیا کو قبل وحی اور بعد وحی معصوم کہتے ہین اور اُنکے اعمال قبل بلوغ ٹھہراتے ہین لیکن یہہ خلاف اہل تواریخ ہے کیونکہ اہل تواریخ نے اُسوقت مین اُنکو کبار لکھا ہے اور ظاہر ہے کہ باپنے جو یوسف علیہ السلام کو اُنکے سپرد کیا تھا تو بڑے ہی ہونگے صغار کے کیا حوالے کرتے اور اُنھون نے خود کہا ہے انا کنا خاطئین قبل بلوغ کے گناہ کہان ہے اور یعقوب علیہ السلام نے وعدہ استغفار کا کیا ہے کہ سوف استغفر لکم ربی یہہ بھی دال ہے کہ وقت عصیان کے کبار تھے کیونکہ صغار پر گناہ کہان ہے جو محتاج استغفار کا ہو سوال ہوسکتا ہے کہ بچپن مین کچھ خطا ہو اور بعد بلوغ وہ بر اُسکو معلوم ہو اور گناہ سمجھکر استغفار کرے جیسے ابراہیم علیہ السلام نے کئی باتین خلاف واقع کے کہی تھین اور بتاویل درست تھین پھر کہا اطمع ان یغفرلی خطیئتی جواب ابراہیم ع م نے یہہ حالت بزرگی اور پیغمبری کے کہا تھا اور مقام کمال مین ترک اولی بھی ذلت ہے اسیواسطے مانگی مغفرت ہے واللہ اعلم بحقائق الامور کہا پس یعقوب علیہ السلام نے فرمایا اے یوسف تمام کریگا اللہ نعمت اپنی اوپر تیرے اور بھائیون تیرے کے کما اتمہا علی ابویک من قبل ابراہیم واسحق جیسا کہ پورا کیا تھا نعمت کو اوپر دو دادا تیرے کے پہلے اسوقت سے یا پہلے تجھ سے ابراہیم کے اور اسحاق کے ان ربک علیم حکیم تحقیق پروردگار تیرا جاننے والا حکمت والا ہے جو لائق ہے وہی کرتا ہے لقد کان فی یوسف واخوتہ آیات للسائلین تحقیق ہین بیچ قصے یوسف علیہ السلام کے اور بھائیون اُنکے کے نشانیان قدرت کی اور دلیلین حکمت کی واسطے پوچھنے والون کے اور غیر اُنکے کے اگرچہ یہہ قصہ ایک معجزہ ہے لیکن اسمین حکایات ہین ہر حکایت آیہ ہے اسیواسطے آیات کہا سمجھہ لیجے کہ یعقوب علیہ السلام کے بارہ بیٹے تھے یوسف اور بنیامین دونون یہہ ایک مان سے تھے اور چھے ایک مان سے یہودا اور روبیل اور شمعون اور لاوی اور زبالون اور یشجر اور یہہ مائین دونون آپسمین بہنین تھین اور چار دوسری دو لونڈیون سے تھے دال اور نفتالی اور جاد اور اشر جب یوسف علیہ السلام نے یہہ خواب باپ سے کہا باپنے وصیت اسکے اخفا کی کی اور مژدہ اجتبا اور اتمام نعمت دیا بعضے نبی بیان یوسف علیہ السلام کے بھائیون کی یہہ بات سنتی تھین شام کے وقت جو بھائی اُنکے گھر مین آئے اُنھون سے یہہ حال بیان کیا اُنکو حسد آیا اور

تدبیر رفع یوسف علیہ السلام مین مشغول ہوئے اِذْ قَالُوا لَيُوسُفُ وَأَخُوهُ أَحَبُّ إِلَىٰ أَبِينَا مِنَّا وَنَحْنُ عُصْبَةٌ
یاد کر اُسکو جسوقت کہا بھائیون نے یوسف کے البتہ یوسف اور بھائی اُسکا بنیامین پیارے ہین طرف باپ
ہمارے کے ہم سے اور حال آنکہ ہم ہین جماعت زبردست اور وہ کم زور کم سال پس لائق تھا کہ ہمین دوست رکھتا
اور جوان دو ضعیفون کو ہم دس اقویا سے زیادہ چاہتا ہے اِنَّ أَبَانَا لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ تحقیق باپ ہمارا البتہ بیچ
غلطی ظاہر کے ہے راہ صواب سے یعنے اِس معاملے مین راے اُسکی خطا پر ہے بیت رکھے اِلنے الفت ہے
ہم سے نہین پدر ہے بڑا ہی ضلال ہمین تیسیر مین ہے کہ شیطان نے جو یہہ بات سنی سہ مردین کر اُنکے
پاس آیا اور کہا یوسف تب تم کو غلام کریگا کہا پھر تدبیر کیا ہے کہا اِقْتُلُوا يُوسُفَ أَوِ اطْرَحُوهُ أَرْضًا يَخْلُ
لَكُمْ وَجْهُ أَبِيكُمْ وَتَكُونُوا مِن بَعْدِهِ قَوْمًا صَالِحِينَ مار ڈالو یوسف کو یا ڈالدو اُسکو کسی زمین مین تا خالی ہو
واسطے تمھارے منہہ باپ تمھاریکا کہ وہ نہوگا تو تمہین کو چاہیگا اور ہوجاؤ تم پیچھے گمانے یوسف کے سے
قوم صلاحیت والے یعنے توبہ کرنیوالے بعضے کہتے ہین کہ یہہ بات دان نے کہی قَالَ قَائِلٌ مِّنْهُمْ لَا تَقْتُلُوا يُوسُفَ
وَأَلْقُوهُ فِي غَيَابَتِ الْجُبِّ يَلْتَقِطْهُ بَعْضُ السَّيَّارَةِ إِن كُنتُمْ فَاعِلِينَ ۝ کہا ایک کہنے
والے نے انہین سے کہ یہودا تھا یا روبیل مت مارو یوسف کو کہ ہے بخت ترکشتن بیگناہ اور ڈالدو اُسکو بیچ
گہراو کنوے کے تا اُٹھا لیوے اُسکو کوئی راہ گیر اور کسی اور ملک کو لیجاوے غرض تمھاری اُسکا گمانا ہے سو یون کرو اگر تم
کام کرنیوالے ساتھ مشورت میری کے نظم کہین دشت مین ہو یک ایسا کوا کہ وہان کاروان کے ہو منزل کی جا
اُسے اُس کنوے مین گرا آئیے دکھاتا ہے جو کچھہ دکھا آئیے کہ تا پانی بھرنے لئے وہان جو آئیے تو اُسکو نکال اپنے
لے ساتھہ جائے غلام اپنا کر لے سے پال لے یہان ہم ہون خوش وہان یہہ جیتا رہے اِسی بات کو سب نے
کر کر پسند کہا بس یہہ تدبیر ہے ارجمند اِسی پر عرض کر کے سب اتفاق پدر کے گئے پاس با صدوفاق کہ
حیلے سے یوسف کو لیجائیے جو ہٹا تا ہے دلین سو کر آئیے حاصل قصے کا یہہ ہے نظم کہ اخوان یوسف پدر پاس
لگے عرض کرنے ہی راتنا کہ کچھہ اندنون جی رہے ہے اوداس کرین سیر سبزہ تو آوین حواس اجازت اگر ہو تو یوسف
کو بھی لئے جائین اُسکا بھی خوش ہوئے جی کہ سبزہ ہے وہان یہہ بھاتا ہوا بہار آئی ہے گل ہے پھولا ہوا یعقوب ؑ
نے فرمایا کہ مین اِسکے ہجر مین گرفتار ہودنگا بھائی مایوس ہو کر یوسف علیہ السلام کے پاس گئے اور تماشے اور سبزے کا
اُنکو شوق دلایا وہ بھائیونکو لیکر حضرت یعقوب علیہ السلام کی خدمت مین آئے اور اجازت چاہی یعقوب علیہ السلام
فکر مین ڈوبے قَالُوا يَا أَبَانَا مَا لَكَ لَا تَأْمَنَّا عَلَىٰ يُوسُفَ وَإِنَّا لَهُ لَنَاصِحُونَ کہا برادران یوسف علیہ السلام نے اے
باپ ہمارے کیا ہے واسطے تیرے کہ نہین امین جانتا تو ہمکو اوپر یوسف کے اور حال آنکہ ہم واسطے اُسکے خیرخواہ ہین اور نہایت
مہربان أَرْسِلْهُ مَعَنَا غَدًا يَرْتَعْ وَيَلْعَبْ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ بھیجدے اُسکو ساتھہ ہمارے کل صحرا کو کہ میوے کھاوے

ثلثہ

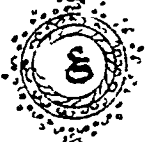
میوے وہان کے اور کھیلے تیر چلا کر اور شتر دوڑا کر اور ہم واسطے اسکے محافظت کرنیوالے ہین **نظم** یہہ لڑکا ہے کھیلے گا کھاوے گا وہان ہین ہم نیک خواہ اسکے اور مہربان تامل تجھے نہین کچھ زبون کہ ڈر کیا ہے انا لہ لحافظون قال انی لیحزننی ان تذھبوا بہ واخاف ان یاکلہ الذئب وانتم عنہ غافلون کہا یعقوب علیہ السلام نے تحقیق مین غمگین کرتا ہے مجھے یہہ کہ لیجاؤ تم یوسف کو میرے پاس سے کیونکہ اسکی جدائی مجھ پر شاق ہے اور بن دیکھے اسکے صبر نہین کرسکتا ہے اور ڈرتا ہون یہہ کہ کھا جاوے اسکو بھیڑیا کیونکہ جہان تم چلے ہو وہان انکی کثرت ہی اور تم یوسف سے غافل ہو **نظم** کہا سنکے یعقوب نے بس وہین کہ ہوتا ہے دل میرا اندوہگین نہین چاہتا اسکو لیجاؤ تم جدائی کا غم مجھے دکھلاؤ تم کرو غفلت اور سخت دھڑکا ہے یہہ نکھاوے کہین گرگ لڑکا ہے یہہ قالوا لئن اکلہ الذئب ونحن عصبۃ انا اذا لخاسرون کہا برادران یوسف علیہ السلام نے کہ اگر کھا جاوے اسکو بھیڑیا اور حال آنکہ ہم جماعت زبردست ہین ہر ایک ہم مین سے دس شیرون کے مقابلے کی قوت رکھتا ہے تحقیق ہم اسوقت زیان کارون سے ہون جب یعقوب علیہ السلام نے مبالغہ بیٹون کا سنا اور یوسف کا دل بھی طرف گشت دشت کے مائل دیکھا چار ناچار کوہ مفارقت دلپر دھرا اور رضا بقضا دیکر یوسف کو بہلو اکر شانے سے تو گیسو عنبرین سلجھا کر پھر پوشاک نفیس پہنا کر با تجرۂ الوداع کہ دروازۂ کنعان پر تھا ساتھ آئے اور روتے تھے اسطرح **نظم** کہ سنکر ترپتا تھا ہر ایک کا دل تجھے لیجانے والون کے دل سخت سل قمیص خلیلی کہ جنت کا تھا بھرا کیا کہون سو کرامت کا تھا جب آتش مین ڈالا تھا انکے تئین تو بھیجا تھا اللہ نے بس وہین اسی سے ہوئی نار گلزار تھی کہ بردًا سلامًا ہوی نار تھی وہ بازو پہ باندھ اسکے تعویذ وار کیا رخصت اسکو بصد اضطرار یوسف علیہ السلام نے جب باپ کو گریان دیکھا ایسے روئے کہ مروارید خوشاب اشک الماس مژہ مین پروئے اور کہا اے پدر سبب اسقدر اضطراب کا آپ کے کیا ہے یعقوب علیہ السلام نے فرمایا **بیت** دل تیرے جانے سے گھبراتا ہے آہ تو نہین جاتا ہے جی جاتا ہے آہ ای یوسف تو مجھے فراموش مت کیجو مین تجھے نہین بھولنے کا **مصرعہ** یاد تیری مین رہونگا جب تلک ہے دم مین دم اور بیٹون کو نگہبانی یوسف مین مبالغہ تمام فرمایا انھون نے یوسف علیہ السلام کو اپنے کاندھے پر چڑھایا اور لے چلے **نظم** بظاہر دم مہر بھرتے ہوئے محبت بصد رنگ کرتے ہوئے کبھی چومتے سر کبھی دست و پا چلے گود مین لے بہر و دلا جو پنہان ہوے چشم یعقوب سے تو دل کی نکالی حسد خوب سے حضرت یعقوب علیہ السلام کو جبتک یہہ نظر آتے رہے دیکھ دیکھ زار زار روتے رہے جب مد نگاہ سے آگے بڑھے آپ واویلا کرتے اپنے گھر آئے فلما ذھبوا بہ پس جب لیگئے بھائی یوسف علیہ السلام کو تو پھر **نظم** جفا پر جفا اور غضب پر غضب لگے کرنے اس نازنین پر وہ سب کہ صحرائے پرخار مین جا اُتار دیا گود سے اپنے بس ایکبار چلے لیکے کاندھے پہ گھر سے چڑھا سلوک آگے جنگل مین پھر یون کیا چلا پا پیادہ اُسے مار مار رولایا بدبخت ستم زار زار وہ نازک قدم جسپہ گل بار تھا جراحت رسان اسکو ہر خار تھا کف پاؤ گلبرگ سے کیا کہون ہوئی خار صحرا

جون لالہ خون چھپے کیون نہ پھر دلمین خار الم کہ اُس گل کو یہہ رنج ہو اور ستم اور نصیحت باپ کی بھلا کر بجاے رحم
رجم کو تیار ہوئے اور رحمت کی جا زحمت انواع انواع دینے لگے اور طعن و تشنیع کرنے لگے کہ ای جھوٹھے خواب والے
کہان ہین وہ ستارے جو سجدہ تجھکو کرتے تھے کہ آج ہمارے ہاتھہ سے چھوڑاوین یوسف علیہ السلام نے کہا
ای بھائیو میرے لڑکپن پر رحم کرو اور اسقدر ایذا ندو کچھہ التفات نکیا اور طمانچہ رخسارہ رنگین گل پر مارا اور
خاک خواری پر گرسنہ و تشنہ گھسیٹتے لے چلے یہان تک کہ قریب ہلاکت پہنچے یہودا نے یہہ حال دیکھکر کہا
کہ اسقدر ستم مت کرو تمنے عہد کیا ہی پھر قصد قتل کا کیون کرتے ہو غصہ سب کا دبا وَاَجْمَعُوْٓا اَنْ يَّجْعَلُوْهُ
فِيْ غَيٰبَتِ الْجُبِّ اور سفر کیا یہہ کہ گراوین اُسکو بیچ گہرا و کنوے کے اور وہ کنوا تین فرسنخ پر کنعان سے تھا حوالی
بیت المقدس مین یا زمین اردن مین منہہ اُسکا تنگ اور نیچے سے کشادہ ستر گز کا بلکہ زیادہ گہرا تھا نظم کنوا
تنگ و تاریک ایسا تھا وہ کہ ظالم کی جسطرح سے گور ہو دہن اُسکا جون اژدہا کا دہن بلا سے وہ کافر ڈراتے تھے مین سنگ
پس یوسف علیہ السلام کو وہان لیجا کر ہاتھہ باندھے اور کمر مین رسن باندھہ کر کنوے مین لٹکایا دامن پیراہن جو
سر چاہ سے الجھا پیراہن گلے سے اُتارا **بیت** جو ادھے کنوے تک یہہ پہنچے تو پھر رسن کو دیا کاٹ تا جا کر
خطاب الٰہی جبرئیل علیہ السلام کو ہوا کہ ادرک عبدی یوسف علیہ السلام زمین تک نہین پہنچے تھے کہ جبرئیل نے اگر
اپنے پر پر بٹھا سل پر کہ کنوے مین پڑی تھی بٹھا دیا اور پیراہن خلیلی جو اُنکے بازو سے بندھا تھا کھولکر پہنایا بحر مواج
مین ہی کہ یوسف علیہ السلام کوئے مین روئے آواز گریہ کا جو بھائیون نے سنا جانا کہ زندہ ہی سر چاہ پر آکر پتھر
مارنے لگے یہودا نے منع کیا اور پانی اُس کوے کا شور تھا اُنکے گرتے ہی شیرین ہو گیا اور جانور موذی اُنکو پیغمبر
جانکر اپنے سوراخون سے نہ نکلے مگر بچھو نے قصد حملے کا کیا جبرئیل نے آواز کی وہ کور ہو گیا تا قیامت نسل اُسکی
کور رہیگی اور یہہ دعا تعلیم کی اللّٰھم یا کاشف کل کربۃ ویا مجیب کل دعوۃ ویا جابر کل کسیر ویا میسر کل
عسیر ویا صاحب کل غریب ویا مونس کل وحشۃ یا لا الٰہ الا انت سبحانک واسالک ان تجعل لی فرجا و
مخرجا وان تقذف حبک فی قلبی حتی لا یکون لی ھم ولا ذکر غیرک وان تحفظنی وترحمنی یا ارحم الراحمین جب آفتاب غروب ہوا
یہودا رحم کھا کر کوے پر آیا اور پکارا کہ ای یوسف کیا حال ہی زندہ یا مردہ یوسف نے کہا تو کون ہی کہا مین یہودا
کہا حال اُس کسیکا کہ مان مر گئی ہو باپ سے جدا ہو بھائیون نے جفا کی ہو وطن سے دور بلا مین گرفتار ہو کیا پیاسا ہو
نہ زمین پر مثل زندون کے نہ زیر زمین مانند مردون کے ہو گیا ہو یہودا کے دل مین رحم آیا رونے لگا بھائی اُسکی
آواز سنکر دوڑے اور ملامت کی اور ایک سل لا کر سر چاہ پر رکھہ دی کوا اندھیرا ہو گیا آسمان نظر آتا تھا سو
بھی موقوف ہوا یوسف علیہ السلام روئے زمین و آسمان اُنکے نالے سے نالان ہوے فرشتون نے دعا کی حق تعالی نے
طعام و شراب بہشت جبرئیل کے ہاتھہ پہنچوایا اور رحمت اور لطف فرمایا اور چاہ تاریک کو روشن کیا اور بشارت درجات کی دی

جراحت کو راحت کی کہ غربت کربت کو انس و محبت سے بدلا اور وحی حالت طفلی مین مثل عیسی اور یحیی کے قبل
بعثت کے نازل کی اور جبرئیل کو حکم کیا کہ وہان مونس اور رفیق انکے رہین لکھا ہی کہ یوسف علیہ السلام سترہ برس کے
تھے یا سولا برس کے کہ دولت وحی سے مشرف ہوئے اور یہہ مدت اس زمانے مین بچپن کی تھی تیس سال یا چالیس
سال مین آدمی بلوغت کو پہنچتا تھا وَاَوْحَیْنَا اِلَیْہِ اور وحی بھیجی طرف یوسف کے بواسطہ جبرئیل نظم کہ ای میرے
مقبول مت ہو اداس مین ان سب کو پہنچاؤنگا تیرے پاس اور اس چاہ سے مسند جاہ پر بٹھاؤنگا تجھکو ہو
چشم تر دکھایا تجھے ہی انھون نے جو غم زیادہ انہین اس سے دونگا الم بزاری تیرے سامنے لاؤنگا تجھے
انکے سو عجز دکھلاؤنگا لَتُنَبِّئَنَّهُمْ بِاَمْرِهِمْ هٰذَا وَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ البتہ تو خبر دیگا انکو ساتھ اس کام انکے کہ تجھہ سے
کیا ہی اور اس رنج سے کہ تجھکو پہنچایا ہی اور حال انکہ وہ نہ سمجھتے ہونگے کہ تو ہی ہی بجہت علو شان تیرے کے
اور یہہ معاملہ تھوری مدت مین ظہور مین آیا چنانچہ یہہ قصہ آگے آتا ہی پھر برادران یوسف نے ایک بکری کو ذبح
کرکر پیراہن یوسف علیہ السلام اسکے خون مین آلودہ کیا وَجَآءُوْٓا اَبَاهُمْ عِشَآءً يَّبْكُوْنَ اور آئے باپ اپنے کے پاس
عشا کے وقت روتے حضرت یعقوب علیہ السلام نے جو آواز رونے کا بیٹون کے سنا سراسیمہ ہوکر گھر سے باہر
نکل آئے اور کہا ای بیٹو کیا ہوا تمھین اور میرا یوسف کہان ہی کہ تم مین نہین نظر آتا بحر مواج مین روایت ہی
کہ یعقوب علیہ السلام یوسف کے آنیکے وقت صفرا لکبری کو اپنے ساتھ لیکر استقبال یوسف کو شہر کے باہر گئے
اور بلندی پر کھڑے ہوکر دیکھنے لگے جب آفتاب غروب ہوا صفرا کو کہا کہ پکار اسنے آواز کی کہ ای اولاد یعقوب
ہذا ابوکم ینتظرکم وہ جنگل مین تھے آواز صفرا کی سنکر اپنے کپڑے پھاڑ نالہ و فغان بر لائے کہ یا یوسفا و یعقوب
علیہ السلام نے صفرا سے پوچھا کہ کیسی آواز غمناک ہی اسنے کہا کہ کلمہ غم یوسف کا کہتے ہین آپ مارے
غم کے بیہوش ہوگئے جب یہہ آئے دیکھا کہ باپ بیہوش ہین آپسمین کہا کہ کیا کیا بھائی کو وہان ضایع کیا
باپ کو یہان ہلاک کیا آخر آپ کو اٹھا کر گھر لائے وقت صبح کے جو ہوش آیا پوچھا کہ یوسف کہان ہی
اور تمھارے ساتھہ کیون نہین آیا قَالُوْا يٰٓاَبَانَآ اِنَّا ذَهَبْنَا نَسْتَبِقُ وَتَرَكْنَا يُوْسُفَ عِنْدَ مَتَاعِنَا فَاَكَلَهُ الذِّئْبُ کہا
انھون نے ای باپ ہمارے ہم گئے تھے صحرا کو آگے نکلے تھے ہم دوڑنے مین اور تیر چلانے مین اور چھوڑ گئے تھے
یوسف کو تنہا نزدیک اسباب اپنے کے پس کھا گیا اسکو بھیڑیا وَمَآ اَنْتَ بِمُؤْمِنٍ لَّنَا وَلَوْ كُنَّا صٰدِقِيْنَ اور نہین
ہرگز یقین کرنیوالے واسطے قول ہمارے کے اور اگرچہ ہون ہم سچے لیکن بدگمانی کے سبب آپ جھوٹھا جانینگے
اور دلیل دوسری بھیڑیے کی کھانے کی یوسف کو ہمارے پاس پیراہن اسکا ہی وَجَآءُوْ عَلٰى قَمِيْصِهٖ بِدَمٍ كَذِبٍ
اور لے آئے اوپر کرتے اسکے کے لہو جھوٹھا یعقوب علیہ السلام نے جو کرتا یوسف علیہ السلام کا لہو سے بھرا دیکھا بیت
غم سے بیدم ہو لگ گئے رونے اشک خونی سے منہہ لگے دھونے بحر مواج مین روایت ہی کہ یعقوب ع جب ہوش مین آئے

اور بھائی یوسف کے گرگ کے کھانیکا عذر لائے آپ نے پوچھا وہ گرگ کہان ہے ایک بھیڑیا پکڑ لے گئے تھے کہا یہہ
ہے یعقوب علیہ السلام نے اُس سے کہا کہ تو ہی یوسف کا کھانے والا ہے وُہ گویا ہو کر بولا کہ مین نبیون کے فرزندون کے
گرد نہین جاتا تمہارے بیٹے کو کس طرح کھایا آپ نے بیٹون کو کہا ہے کہ سُن تو یہہ کیا کہتا ہے اور تم کیا کہتے ہو پس ٭
کمال اندوہ سے آبادی سے نکلکر وادی مین آئے اور پکارتے پھرتے تھے کہ یا قرۃ عینی و یا ثمرۃ فؤادی فی ای
طرحوک فی ای بحر غرقوک و بای سیف قتلوک نظم اے قرۃ عین و ثمرہ دل ٭ تجھہ بن مجھے زندگی ہے مشکل ٭ کس دشت
مین آہ تجھہ کو چھوڑا ٭ کس بحر مین ہے تجھے ڈُبویا ٭ کس سیف سے جان تجھہ کو مارا ٭ کیون تیرا نہین ہے یہان گذارا ٭
جاتی تیرے غم مین میری جان ہے ٭ کس جا ہے کدھر ہے تو کہان ہے ٭ اس طرح کے کلمات کہہ کر روتے
تھے فرشتون کو اُن کے رونے پر رونا آتا تھا لکھا ہے کہ اگرچہ یعقوب علیہ السلام کے دل مین دغدغہ ہلاکت یوسف کا
سما گیا لیکن اطراف پیرہن درست دیکھکر نادرستی سخن پران کے خیال گیا کہ عجب تھے ٹہرا تھا کہ یوسف کو کھا گیا
اور اسکے کرتے کو کچھہ تعرض نکیا نیت بدن پھاڑا نہ کرتے کو کیا چاک ٭ عجب تھا دشمن جان گرگ ناپاک ٭
لکھا ہے کہ یعقوب علیہ السلام کو اگر تردد اس واقعہ ہائلہ مین نہوتا تو اغلب ہے کہ خبر فوت یوسف سُنکر مر جاتے
اور اسیدم اپنی جان سے گذر جاتے بیت کسکو طاقت ہے جی اسکے سُنانے سُنکر نہ جی رہے کیا سفر دوست
جانی سُنکر ٭ بحر مواج مین ہے کہ پیراہن یوسف علیہ السلام نے تین اثر دکھائے اور تین عقدے مشکل تھے کھولے
اول پیراہن خون آلودہ یوسف نے کہ درست تھا خبر دریدگی یوسف کو نادرست کیا دوم اُس پیراہن نے کہ نظر
نے بھاڑ اتھا خبر ہلاکی یوسف کو ظاہر کیا سیوم اُس پیراہن نے کہ بشیر لایا بوئے حیات یوسف سُنگھائی اور چشم
یعقوب علیہ السلام سے لگتے ہی بینائی پائی القصہ یعقوب علیہ السلام نے غصے ہو کر کہا قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ
أَنفُسُكُمْ أَمْرًا کہا ہے بیٹو یہہ بات نہین ہے جو تم کہتے ہو بلکہ بنا لیا ہے واسطے تمہارے نفسون
تمہارے نے ایک کام بُرا ہلاکت یوسف سے فَصَبْرٌ جَمِيلٌ پس صبر بہتر ہے صابر رہون اور شکایت اس حکایت
کی سوا خدا کے نکرون وَاللَّهُ الْمُسْتَعَانُ عَلَىٰ مَا تَصِفُونَ اور اللہ سے مانگی گئی ہے مدد یعنے اسی سے مدد چاہتا ہون
مین اوپر اُس چیز کے کہ بیان کرتے ہو تم ہلاکت یوسف سے بیت مدد چاہتا ہون رب جلیل ٭ شکایت نہین غم
صبر جمیل ٭ بیان کا قصہ تو یہان رہا اب وہان کا احوال سُنئے کہ بھائی یوسف علیہ السلام کو جو کنوے مین ڈال
آئے تو جب تیسرے دن قریب نجات انکو پہنچا وَجَاءَتْ سَيَّارَةٌ فَأَرْسَلُوا وَارِدَهُمْ اور آیا قافلہ نزدیک کنوئیکے کہ مدین سے
مصر کو جاتا تھا پس بھیجا اُنھون نے وارد اپنے کو یعنے بہشتی کو طرف اُس کنوے کے وارد اسے کہتے ہین جو قافلیکا
پانی بھرے اس قافلے کا بہشتی مالک بن دعر الخزاعی تھا مدین کا رہنے والا ہے وُہ کنوے پر آیا فَأَدْلَىٰ دَلْوَهُ پس لٹکایا
اُسنے کنوے مین ڈول اپنا وحی یوسف علیہ السلام کو آئی کہ اے یوسف ڈول مین بیٹھہ معالم مین ہے کہ یوسف اس چاہ کی فراق

یوسف مین روتی تھین اور مالک ڈول کھینچنے مین حیران ہوا نظیم جو مالک نے کھینچا کوے سے وہ ڈول ۞ تو پانی سے
پانی گران اسکی تول ۞ کہا دول کا ڈول کچھہ اور ہے ۞ خدا جانے آج اسکا کیا طور ہے ۞ پھر کنوے مین جھک کر دیکھا اور
اس ماہ کو مشاہدہ کیا قَالَ یٰبُشْرٰی هٰذَا غُلٰمٌ کہا کہ اے خوشخبری ہے کہ یہہ لڑکا ہے بعضون نے کہا ہے کہ بشری
نام صاحب اسکا تھا اس کو اپنی مدد کیواسطے بلایا یعنے اے بشری آ یہہ لڑکا ہے مین اقرر تو دونون ملکر اسے
کھینچین پس دونون نے مل کر حضرت یوسف کو کنوے سے نکالا مصرعہ ورثے بہا پایا پانی کے مول وَاَسَرُّوْهُ
بِضَاعَةً اور چھپا رکھا اسکو قافلے والون سے پونجی کر کر کہ مصر مین چل کر بیچینگے بعضے کہتے ہین کہ ضمیر اسروہ کی راجع
طرف بھائیون کے ہے یعنے بھائیون نے احوال اسکا چھپا رکھا اور قافلے والون سے آکر کہا یہہ غلام ہمارا ہے
بھاگا ہوا وَاللّٰهُ عَلِیْمٌ بِمَا یَعْمَلُوْنَ اور اللہ تعالے جانتا ہے جو کچھہ کہ کرتے ہین بیٹے یعقوب کے ساتھہ
باپ کے یا بھائی کے یا قافلے والے کے ساتھہ پوشیدہ کرنے احوال یوسف علیہ السلام کے لکھا ہے
کہ جب بھائیون نے یوسف علیہ السلام کو دیکھا زبان عبری مین کہا کہ جو ہم کہین اسکے خلاف اگر تو بولا تو مار ڈالین گے
یوسف علیہ السلام چپکے کھڑے ہوئے انھون نے مالک کو کہا کہ یہہ غلام ہمارا بھگوڑا نافرمان کم خدمت ہے
اسکو تم خرید کر کسی شہر کو لیجاؤ کہ اسکی پھر خبر ہم نہ سنین مالک نے کہا کہ مبلغ جو ہمارے پاس تھے اسکی اسباب خرید
لی اب چند درم کھوٹے رہے ہین بھائیون نے کہا تم جانتے ہو کہ قیمت اسکی بہت ہے لیکن تم کو ہم دیتے
ہین جو ہو تمہارے پاس وہ دو پس یوسف علیہ السلام کا ہاتھہ پکڑ کر مالک کے ہاتھہ مین دیا وَشَرَوْهُ بِثَمَنٍ بَخْسٍ ۞
دَرَاهِمَ مَعْدُوْدَةٍ اور بیچا اس کو بھائیون نے ساتھہ قیمت ناقص کے کہ درہم تھے گنے گنائے
ہوئے سمجھہ لیجے کہ عادت اسوقت یہہ تھی کہ چالیس سے کم درہم گنتے تھے اور زیادہ ہوتے تھے تو تول لیتے تھے
مالک نے اپنے درہم گنے سترہ تھے یا بیس ہر ایک بھائی نے دو درم اٹھا لئے وسیط مین ہے کہ یہودا نے
کچھہ نلیا غرض مالک نے یوسف کو خریدا نظیم جو مالک تھا خود حسن کے مصر کا ۞ وہ یون مفت مملوک ما
ہوا ۞ کہون کیا ہے یہان سخت جائے بکا ۞ کہ وہ نے بہا اس بہار بکا ۞ عوض چند درہم کے وہ مہ لیا ۞
کہ حسن مہ نے کل مصر روشن کیا ۞ بہا حسن کے یک لب کی ہے مصر نام ۞ رخ و زلف کا یون ہے روز و شام ۞ وہ نا قدر دانون کے ہاتھون آ
مان قیمت کمست ابھی ہو بکا ۞ عجب کچھہ بیان بر ز پر ز ربا کے گئے ۞ کہ گوہر یہ مول بن نا کے گئے ۞ بحر امواج مین روایت ہے
کہ ایکدن یوسف علیہ السلام نے اپنا حسن و جمال آئینے مین دیکھہ کر عجب اور تعجب سے کہا تھا کہ اگر کسی کا غلام ہو تو کیا اسکی قیمت ہو
جب یہہ بس ثمن مذکور بکنے لگے جبرئیل علیہ السلام نے آکر کہا اطلع علی قیمتک حتی تطلع علی حرمتک حسن پر
اتنا یہہ ستان جتا کرتا تھا اسکا بکنا ہے تر این بھائیون نے قیمت مذکور بیچکر بیع نامہ لکھوایا اور کہا ہوشیار ہی سے
رکھیو کہ گریزپا ہے اور عہد لیا کہ سوا کمل نے پہناؤ اور قوت سے زیادہ نہ کھلاؤ اور بغیر اونٹ ننگے سوار کر کے لیجاؤ مصر مین



پہنچ کر بند باکھولے نظم بھائیوں نے جو کیا یوسف کے سات ؛ کیا کہوں پھٹتا ہے دل سنکر وہ بات ؛ لیکن اللہ
نے کیا سلطان مصر کر دیئے بندے سب اشراف ان مصر و کانوا فیہ من الزاھدین اور تھے بھائی بیچ شان یوسف
علیہ السلام کے نے رغبتوں سے یعنی نہیں چاہتے تھے کہ وہ ان کے ساتھ رہیں یا قافلے والے خریدنے میں ان کے
نے رغبت تھے کیوں کہ سن لیا تھا بھاگنا اور نافرمانی کرنا الکاپس مالک یوسف علیہ السلام کو مصر میں لایا اس وقت
میں بادشاہ وہاں کا ریان بن ولید عملیقی تھا اور مختار کار فوٹیفار تھا عزیز اسکو کہتے تھے اسکے ہرکاروں نے
جو جمال یوسف پر نظر کی حیران رہ گئے اور خبر جا کر عزیز کو پہنچائی نظم کہ عبرانی آیا ہے ایسا غلام ؛ خجل حسن سے
جسکے ماہ تمام ؛ نہ انکھوں سے دیکھا ہے ایسا جمال ؛ نہ سنتا ہے نہ کانوں سے ایسا کمال ؛ پری ہے غلمان ہے
یا حور ہے ؛ سراپا مگر شعلۂ نور ہے ؛ نزاکت وہ یاسمین کہ گل ہو خجل ؛ لطافت وہ یاسمن کہ جو لیوے دل ؛ وہ چہرہ کہ عالم
کہ عالم ہو غش ؛ بیک جلوہ ہر جن و آدم ہو غش ؛ وہ قامت قیامت وہ آفت خرام ؛ وہ گات ایک غضب
ور ستم وہ کلام ؛ سراپا غرض عقل سے ہے برون ؛ بیان سے سوا حسن حد سے فزون ؛ اور عزیز کی زن تھی راعیل نام
یا فکار اور زلیخا اسے کہتے تھے ساتھ ضم زا اور فتح لام کے غرض عزیز نے مالک کو پیغام بھیجا کہ اپنے غلام کو
نخاس میں لا دوسرے دن مالک یوسف علیہ السلام کو آراستہ کر کر بازار میں لایا اور کہا اے یوسف نظم الٹ برقعہ
رخ سے دکھا ٹک جھلک ؛ کہ بھر جائے نور ارض سے تا فلک ؛ کیا دور یوسف نے رخ سے نقاب ؛ کہا سب نے
بیگاہی آفتاب ؛ کھڑا ہے یہ ہر قیامت ہے یہ ؛ قیامت کی روشن علامت ہے یہ ؛ خریداروں کا ازدحام ہوا نظم ہوا
نمودار اک چاندنی چوک میں ؛ ہر ایک چاہتا تھا کہ اس کو لیں ؛ رکھے جو کوئی جتنی تھا دسترس ؛ وہ دینے
کی رکھتا تھا سو ہوس ؛ انہیں میں تھی ایک عورت حزنہ زن ؛ معاش اسکی با صد محن تھا یہ فن ؛ خرابی سے کاتا
جو کچھ سوت تھا ؛ اگرچہ وہی اسکا بس قوت تھا ؛ ولے لے بصد شوق حاضر ہوئی ؛ خریداروں کی صف میں ظاہر ہوئی
ندا کی منادی نے پھر ایکبار ؛ کہ اے لوگو ہو جاؤ ٹک ہوشیار ؛ خریدار تم میں سے ہے کونسا ؛ وہ قیمت کرے آکے یا صد لگا ؛
یہ ہر خوبی ہے بے مثل غلام ؛ غلام اسکو کہنا ہے ننگ تمام ؛ عجب تخت میں ہے جو اسکو لے ؛ بہت کم ہے قیمت
اگر جان دے ؛ اٹھا بدرہ سونے کا اک شخص نے ؛ کہا لے اور اس بدر خوبی کو دے ؛ ہزار اشرفی ہے زر سرخ کی
جو سودا کرے ہے تو کر لے ابھی ؛ لگا دینے سونے کا پھر دوسرا ؛ خریدار یوسف بصد جان ہوا ؛ کہا تیسرے نے کہ اس
فزون ؛ میں ہم وزن یوسف کے اشنگ دوں ؛ لگا کہنے پھر شخص چوتھا یہ بات ؛ کہ یہ بھی میں دیتا ہوں اور اسکے
سات ؛ دُر و لعل ہم وزن یوسف کے لے ؛ خوشی سے نہ ساتھ تک تاسف کے نے ؛ غرض لینے والوں کا
پھر ماجرا کہوں کیا کہ تھا کچھ بیان سے سوا جو آیا سو قیمت بڑھاتا ہوا فزون مال و دولت لگاتا ہوا زلیخا نے سنکر
اس احوال کو مضاعف کیا قیمت حال کو لکھا ہے کہ زلیخا سلطان مغرب کی بیٹی تھی بکمال حسین ؛

اور نہایت نازنین ایک رات اسکو ٭ نظم خیال الم تھا نہ کچھ وہم غم ٭ عجب خواب راحت سے تھی بس بہم ٭ کہ ناگاہ
مکدرسے آیا جوان ٭ وہ گیتی جوان جو سراپا تھا جان ٭ اٹھا پردہ اور چٹ سے سنمکھ ہوا ٭ زلیخا کا جی دیکھتے ہی گیا
وہ مظہر آفت کا ٹکڑا تھا جو ٭ تجلی حق تھی نہ ٹھہرا تھا وہ ٭ زلیخا کی پڑتے ہی اس پر نگاہ ٭ ہوئی اسقدر تباہ حالت تمام
کہ نازک وہ تن اور گل سا بدن ٭ تڑپنے لگا خاک میں ہا محن ٭ صبح کو بیدار ہوکر رونے پیٹنے لگی لیکن کسی سے احوال
خواب نہ کہا اور تنہا بیٹھ کر اسکا تصور باندھ کر مضمون ان ابیات کا بیان کرتی تھی نظم کہ اے جان تو گل ہے
کس باغ کا ٭ جو باعث ہوا ہے میرے داغ کا ٭ تو کس برج کا ماہ ہے سچ بتا ٭ کہ عالم کیا مجھ پہ ظلمت کدا ٭ کہو تو
کس کان کا ہے میری جان ٭ کہ تجھ بن میں گھر میں ہوں گوہر فشان ٭ میرا دل لیا ہیں بتائے بتا ٭ کہاں تجھ کو ڈھونڈھوں
میں اے دلربا ٭ ترا نام کیا ہے مکان تیرا کہاں ٭ جہاں تو ہو واں گر میں پہنچوں فغان ٭ اسیطرح دیوانہ وار بکا کرتی
تھی اور نالہائے زار زار کر کے بکا کرتی تھی پھر ایک شب خواب میں یوسف ع کو دیکھا نظم وہ قد دیکھتے ہی بہ صد اضطرار ٭ اٹھی سر و قد
ہو گئے بے اختیار ٭ ہر ان کے قدم پر دھر اور کہا ٭ کہ اے میرے پیارے میرے دلربا ٭ لب لعل کو ٹک تکلم کرو ٭ سخن سے
دہن کو گہر ریز کر ٭ میں ہوں بندہ میں تیرے مبتلا ٭ خضر اے مجھکو اپنا پتا ٭ میرا دل لیا تو نے انجان جان ٭ اور اپنا پتا نہ دیا نام
و نشان ٭ فرشتہ ہے تو یا پریزاد ہے ٭ کہ یوں دلربائی میں استاد ہے ٭ ترا حسن تیرا ماہ ہے نور خدا ٭ یہہ چمچما کا یہہ جلوہ سے
کیا ٭ لب یوسفی پھر تو گویا ہوئے ٭ تبسم میں اکر یہہ کہنے لگے ٭ کہ میں ایک اولاد آدم سے ہوں ٭ اسی خاک اور
آب عالم سے ہوں ٭ فرشتہ ہوں نہیں نہ پریزاد ہوں ٭ نہ میں دلربائی میں استاد ہوں ٭ ولیکن ہوں آئینہ حسن غیب
نہیں اسمیں البتہ کچھ شک و ریب ٭ ہوا ہے وہی مجھ میں پرتو فگن ٭ اسی نور سے میرا جھلکے ہے تن ٭ اگر ہے دعوی عاشقی
تجھے ٭ حقیقت میں تو جانکر یوں مجھے ٭ تصور میں میرے ہی تو رہ شدا ٭ کسی آن تجھ کو نہ دل سے بھلا ٭ جو پیوند ہونا تو ہونا تمام
جو دل بند ہونا تو ہونا میرے ٭ میرے عشق کا تیرے دل پر ہے داغ ٭ ترے غم میں مجھ کو نہیں ہے فراغ ٭ زلیخا نے جو یہہ کلام
محبت التیام یوسف علیہ السلام کا سنا اور بھی زیادہ مبتلا ہوئی اور خواب سے اٹھی دھوم میں نالہ و فغان سے مچاتی ہوئی اور
آنکھوں سے دریائے سرشک بہاتی ہوئی بہت گریبان کیا ٹکڑے داماں تلک ٭ کیا پارہ داماں گریباں تلک ٭ کبھی دم
سرد بھرتی تھی کبھی نالہ پر درد کرتی تھی خواصوں نے اسکا یہہ حال مشاہدہ کر کر بادشاہ کو خبر کی لیکن کچھ کارگر نہوئی تدبیر
پدر نے ہر چند علاج کیا کچھ فائدہ نہوا آخر کو سب نے بادشاہ سے عرض کیا کہ نظم دوا اسکی سودا کی زنجیر ہے ٭ یہی ہے
علاج اگر کچھ بھی تدبیر ہے ٭ وونہیں زر کا ایک مار پیچان بنا ٭ در و لعل کے اسمیں جڑے لگا ٭ دیا پائے نازک میں فی الحال ڈال ٭ ہوا
پابہ جمال و جلال ٭ کیا قید میں سرو آزاد کو ٭ ہوا عشق قمری کا طوق گلو ٭ وہ پاؤں تھی زنجیر در چشم میں ٭ کہ جوں مردمک حلقہ
چشم میں ٭ القصہ جب زنجیر اسکی قدمبوس ہوئی تو رو رو کر یہہ کہتی تھی کہ نظم عبث میرے پاؤں میں زنجیر کی ٭ کہ میں ان
بھاگنے ہی ہو گئی جیسی ٭ وہ زنجیر ہے میرے سودا کی جو ٭ تو موج غبار در یارہ ہو ٭ اور اس گرفتار میں ذرات کا اتنی تھی

آہ وزاری مین ایک شب جو ترپھہ ترپھہ کر آنکھہ لگ گئی پھر بارتیسری جمال یوسف علیہ السلام سے خواب مین مشرف
ہوئی بے اختیار کمال اضطرار سے اُنکے پانوٗن پر گر پڑی اور نام و نشان پوچھنے لگی یوسف علیہ السلام نے فرمایا
کہ میرا شہر مصر ہے اور وہان مین عزیز ہون بیت سُنا جبکہ یہہ مژدہ رحمت رسان نہ زلیخا کو بس آگئی جان مین جان نظم
اور اُٹھتے ہی خواب سے سو اصحاب تخت کو بلا کر کہا کہ میرے باپ کو خبر کرو کہ سودا میرا دفع ہوا باپ سُنتے ہی آیا اور نہ
زنجیر پانوٗن سے کاٹ کر بڑی خوشی کی پھر اطراف سے پیغام بادشاہون کے واسطے شادی کے آنے لگے جب کا
ایلچی آتا باپ اُسکو خبر کرتا یہہ نہ قبول کرتی تھی دل مین اسکے یہہ تھا کہ عزیز مصر کا پیغام آوے تو قبول کرون اور عزیز
مصر کا یہہ مرتبہ نتھا کہ پیغام بھیجتا آخر ایکدن اُسنے اپنے ہمجولیون سے کہا کہ سوا عزیز مصر کے کسیکا پیغام مجھہ کو
قبول نہین اسکے باپ نے یہہ احوال سُنکر سب رسولون کو سلاطینون کے رخصت کیا اور کہا کہ دختر جو یہہ اختر خوب ہے
یہہ مصر سے کب کی منسوب ہے اور ایک نامہ عزیز کو لکھا کہ حسن دختر نیک اختر کا میرے کہ مہر سپہر عصمت ہے
روم اور شام مین شہرت ہے تمام بادشاہون کے پیغام آتے ہین لیکن یہہ کسیکو قبول نہین کرتی
مگر تیری طرف مایل ہے اور عقد نکاح سے تیرے اسکی توجہ دل ہے خدا جانے کہ اسمین کیا حاصل ہے
جب یہہ پیغام عزیز کو پہنچا فخر اور شرف اپنا سمجھہ کر ہزار جان سے قبول کیا زلیخا یہان سُنکر گمان یوسف ع
مین خوش ہوئی القصہ باپ نے تمام اسباب دے زمین مصر کو روانہ کیا بڑی دھوم سے شادی
عقد نکاح ہوئی بعد نکاح کے جو معلوم کیا کہ جسکو مین نے خواب مین دیکھا تھا وہ نہین ہے رونے تڑپنے
لگی اور آسمان کے طرف منہہ کر کر نظم لگی کہنے اے چرخ یہہ کیا کیا مجھے بیوطن کر کے رسوا کیا دکھایا کسے اور
پھسایا کہان مین آئی کہان اور تو لایا کہان مین جسکی دیوانی ہون وہ یہہ نہین ہے فرق اسمین اُسمین کہین کا
کہین کرون اب بتا کیا کہ مر جاؤن مین نہ دیکھون یہہ غم کاش مر جاؤن مین وہان اقربا مجھہ سے بیر چھٹے یہان
کام مجھکو پڑا دیو سے مین دھوکھے مین آئی پریوش کے یہان سو نکلا یہہ بھوت الامان الامان دیا ہاتف
غیب نے یون جواب کہ سُن اے زلیخا نہ کھا پیچ و تاب پھسایا تجھے تو نکالینگے ہم تیرے سر اسکے جنکو تا لینگے ہم نہ
تجھے اسلیئے لائے مین ہم یہان کہ آتا یہین ہے وہ محبوب جان نہ ہو ویگی تجھہ پر ایسے دسترس چلیگا نہ بس تجھہ پہ کچھہ اسکا
بس پھسانے تجھے گر نہ اس دام مین تو تعطیل ہوتی تیرے کام مین زلیخا نے جسدم یہہ مژدہ سُنا تو سو سجدہ
شکر الہٰی بجا کرکے واویلا وہ موقوف کیا کہ مقصود کا تا شگفتہ ہو کل نہ پھر زلیخا عزیز کے یہان رہنے لگی لیکن اللہ تعالیٰ
نے عزیز کو اُسپر قادر نہین کیا جب یوسف ع بازار مصر مین آئے زلیخا نے دیکھتے ہی پہچان لیا کہ یہہ وہی ہے جسکے
واسطے مین مُلک چھوڑ کر یہان آئی ہون عزیز کو کہا کہ کیون نہین اس غلام کو کہ شہرہ حسن اُسکا تمام شہر مین پڑا ہے
خریدتا نظم عزیز اسسے کہنے لگا میری جان نہ خزانا بھلا اسقدر ہے کہان یہہ مشک اور یہہ گوہر یہہ لعل اور

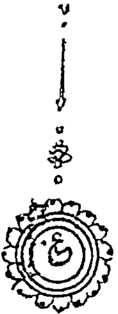
... که صندوق ہین میرے گھر جنے پر سوا اُسکے میرا خزینہ ہی جو دھرا ہی جو ظاہر دفینہ ہی جو اگر سب کا سب
دیجئے تول تول تو دونا بھی ہویا ہوا اُسکا مول زلیخا نے سُنکر پھر اُس سے کہا گھر سے ہر ایک درج میرا بھرا
ہر ایک گوہر اُسکا کہ ہی بے بہا بقیمت ہی اِس سلطنت سے سوا وُہ سب مول مین دیجے جلد اسکو لے یہہ سو درجے جواہر
اُس درج سے عزیز نے کہا کہ بادشاہ اسکو خریدا چاہتا ہی کہا بادشاہ سے جا کر عرض کر کہ ہمارے فرزند نہین ہی
اگر حکم ہو تو ہم خرید لین عزیز نے بادشاہ سے عرض کیا اور اجازت لیکر زلیخا کو مژدہ دیا زلیخا نے تمام مال اپنا دیکر خریدوایا
عزیز خرید کر کر یوسف علیہ السلام کو مکان زلیخا مین لایا وَقَالَ الَّذِي اشْتَرٰهُ مِنْ مِّصْرَ لِامْرَاَتِهٖٓ اَكْرِمِيْ مَثْوٰىهُ اور کہا
اُس شخص نے کہ مول لیا تھا یوسف کو اہل مصر سے یعنے عزیز نے واسطے زن اپنی کے یعنے زلیخا کے باحرمت کر
جگہ اسکی یعنے اسکو اچھی طرح رکھ عَسٰٓى اَنْ يَّنْفَعَنَآ اَوْ نَتَّخِذَهٗ وَلَدًا شاید کہ نفع دے ہمکو کہ ہمارا کاروبار اُٹھا لے
یا لکر بین ہم اسکو فرزند لکھا ہی کہ عزیز عقیم تھا اُسنے کہا کہ بیٹا کر اسکو پالینگے کیونکہ آثار دولت اور وجاہت کے
اسکے چہرے سے ظاہر ہین بحر مواج مین ہی کہ بعضے کہتے ہین یوسف علیہ السلام وقت بکنے کے ناخوش ہوئے
اور مالک سے کہا کہ یہہ جواہر اور زر میری قیمت مین کیون لیتا ہی مین تو حر ہون تو نہین جانتا مین کون ہون
مین یوسف بن یعقوب بن ابراہیم ہون مالک نے کہا اُسوقت کہ مین خریدتا تھا تُنے کیون نہ کہا کہا اقتضائے
وقت نتھا پس مالک نے عزیز سے کہا کہ مین نے اسکو بیس درم دیکر لیا ہی زیادہ مین تجھ سے نہین لیتا اتنے ہی دے
اور سایہ لطف مین اپنے اسکی پرورش کر پھر مالک نے یوسف علیہ السلام سے کہا کہ مین نے اسقدر مال اپنا چھوڑا اور
تمہارا کہنا مانا اب تم میری حق مین دعا کرو کہ اللہ تعالی مجھے فرزند اور مال دے یوسف علیہ السلام منتظر وحی کے ہوئے
جبرئیل آئے اور کہا کہہ یا ہادی من یغیر ویبذل یا من یصنع ویرفع یا من یعطی ویمنع یا من ہو علی کل شی قدیر ارزق ہذا الشیخ اولادا
اور بعضے کہتے ہین کہا کہ اکثر اللہ لک من المال والاولاد فی عمر قصیر ونقل العز والمنع الیک مالک اپنے گھر گیا
زن اسکی حاملہ ہوئی دو پسر لائی پھر حاملہ ہوئی دو پسر لائی اسیطرح بارہ بار مین چوبیس بیٹے ہوئے یا اُسکے بارہ
حرم تھین ہر حرم کے دو دو بیٹے ہوئے توامان لکھا ہی کہ تین شخصون نے فراست سے تین شخصون کے نافع
جانا اور ایسا ہی ظہور مین آیا اول یوسف ع کو عزیز نے دوم آسیہ زن فرعون نے موسی علیہ السلام کو سیوم ابوبکر
صدیق نے عمر بن الخطاب کو باوجود اپنے بیٹونکے خلیفہ انکو کیا پس جب اُن تینون نے سمجھا تھا ویسے ہی یہہ
تینون نفع رسان نکلے وَكَذٰلِكَ مَكَّنَّا لِيُوْسُفَ فِي الْاَرْضِ اور جیسی کہ یوسف کی محبت دلمین عزیز کے ڈالی ہمنے اسیطرح قدرت
دی ہمنے یوسف کو بیچ زمین مصر کے تا کہ تصرف کرے اُسمین وَلِنُعَلِّمَهٗ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ اور تو کہ سکھلاوین ہم
اسکو تعبیر خوابونکی یا معانی کتب الہی کی وَاللّٰهُ غَالِبٌ عَلٰٓى اَمْرِهٖ اور اللہ غالب ہی اوپر کام اپنے کے کوئی اُس سے کچھہ جبر
نہین نکال سکتا اور کوئی اُسکے حکم کو نہین ٹال سکتا یا غالب ہی امر یوسف مین کہ بھائیون نے کیا چاہا اور اُسنے کیا کیا

اُنھون

اُنھوں نے بنا ہی چاہی اُسنے پادشاہی دی میت نہیں ہوتا کسی کے کچھ بدی سے وہی ہوتا ہے جو حق چاہتا ہے
وَلٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ اور لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے کہ اُسکے ارادے میں سارے ہین کام وَلَمَّا بَلَغَ أَشُدَّهُ
آتَيْنَاهُ حُكْمًا وَعِلْمًا اور جب پہنچا یوسف وقت جوانی اپنی کو اٹھارہ برس کی عمر میں یا بیس برس کی بعضوں نے کہا ہے
کہ درمیان تیس اور چالیس برس کے دیا ہمنے اُسکو حکم کہ نبوت ہے یا حکمت کہ علم یا عمل ہے اور دانش بیچ دین کے
وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ اور اسیطرح بدلا دیتے ہین ہم نیک کارون کو لکھا ہے کہ یوسف علیہ السلام جب عزیز کے
گھر آئے زلیخا کا عشق زیادہ تر ہوا اور یوسف علیہ السلام سے احوال کہا وَرَاوَدَتْهُ الَّتِي هُوَ فِي بَيْتِهَا عَنْ نَفْسِهِ
اور چاہا یوسف کو اُس عورت نے کہ یوسف بیچ گھر اُسکے کے تھا جان اُسکی سے یعنی زلیخا نے اُس سے اپنی مراد چاہی
اور اس محل میں کہ ہفت خانہ تھا لے گئی وَغَلَّقَتِ الْأَبْوَابَ وَقَالَتْ هَيْتَ لَكَ اور بند کئے دروازے
اور کہا آؤ جلدی کر کہ میں واسطے تیرے ہوں یوسف علیہ السلام نے جو یہہ حال دیکھا قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ إِنَّهُ رَبِّي أَحْسَنَ
مَثْوَايَ کہا پناہ پکڑتا ہوں میں اللہ کی تحقیق وہ پرورش کرنیوالا میرا ہے نیک کی اُسنے منزل میری بارگاہ
قرب میں یا عزیز سردار میرا ہے اُسنے اچھی طرح رکھا ہے مجھے اور تجھکو واسطے نیک رکھنے میرے کے حکم کیا ہے پس میں
حرمت اور حق نعمت اُسکا بھلا کر دست خیانت حرم میں اُسکے کیونکر دراز کرون إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الظَّالِمُونَ تحقیق
نہیں فلاح پاتے ظالم کہ حق نہیں پہچانتے اور نیکی کے بدلے بدی کرتے ہین یا زناکار کہ زنا بدتر سب ظلموں کا ہے
لکھا ہے کہ یوسف علیہ السلام نے زلیخا سے یہہ مضمون بیان کیا کہ ناظر خدا ہے محیط زمین و زمان اُسے سب ہے
معلوم سرّ و نہان کوئی کام اُس سے نہیں ہے چھپا وہ سب دیکھتا ہے بُرا اور بھلا بھلا اسکے پھر سامنے اسطرح
میں ڈرتا ہوں عصیان کرون کسطرح قیامت میں شرمندہ مجھکو کرے سزا میرے اعمال کی مجھکو دے وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهِ
وَهَمَّ بِهَا لَوْلَا أَنْ رَأَى بُرْهَانَ رَبِّهِ اور البتہ تحقیق قصد کیا زلیخا نے مخالطت کا سا یوسف کے اور قصد کیا یوسف نے
ساتھ دفع اُسکے کے بھاگ کر اگر نہوتا یہہ کہ دیکھی اُسنے دلیل پروردگار اپنے کی البتہ قصد مخالطت کا اُسکے کرتا
یعنی صورت حضرت یعقوب کی دانتوں کے تلے انگلی دبائے نظر آگئی یا نور عصمت الٰہی اور لمعہ نبوت یوسفی تھا
کہ حائل ہوگیا درمیان یوسف کے اور اُس چیز کے کہ موجب غضب الٰہی تھی یا سقف خانہ پر لَا تَقْرَبُوا الزِّنَا لکھا دیکھا
یا دیوار پر جو برابر اُنکے دیکھتے تھے دیکھا تو لکھا تھا لَا تَقْرَبُوا الزِّنَا دوسری دیوار پر جو نظر کی وَإِنَّ عَلَيْكُمْ لَحَافِظِينَ
لکھا پایا تیسری دیوار پر جو نگاہ کی وَاتَّقُوا يَوْمًا تُرْجَعُونَ فِيهِ إِلَى اللّٰهِ مسطور تھا چوتھے دیوار پر جو نظر پڑی
يَعْلَمُ خَائِنَةَ الْأَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُورُ لکھا دیکھا جو سر اُٹھایا إِنَّنِي مَعَكُمَا أَسْمَعُ وَأَرَىٰ لکھا پایا چھت پر جو آنکھ پڑی صورت
یعقوب یا صورت عزیز دیکھی کہ اشارت بھاگنے کو کرتے تھے بعضے کہتے ہین کہ زلیخا نے اپنے بت پر چادر
ڈال دی یوسف علیہ السلام نے کہا کہ جو معبود کہ اندھا بہرا ہے اُس سے تو شرم کرتی ہے پس جو کوئی معبود بینا شنوا

رکھا ہے وہ کیوں نہ شرم کرے بعضے کہتے ہیں کہ یعقوب علیہ السلام کی آواز آئی کہ اسمک مکتوب فی الانبیاء
وانت تعمل عمل السفہاء بعضے کہتے ہیں کہ ایک شخص کو دیکھا کہ کہتا ہے اے یوسف اگر تونے یہہ کام کیا مرتبہ نبوت سے
گر پڑیگا پس یوسف علیہ السلام اس سبب سے بچ گئے كَذٰلِكَ لِنَصْرِفَ عَنْهُ السُّوْٓءَ وَالْفَحْشَآءَ اسیطرح کیا ہمنے
تو کہ پھیر دیں ہم اُس سے بُرائی کہ خیانت حرم عزیز میں ہے اور بیحیائی کہ زنا ہے اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِيْنَ
تحقیق وہ بندوں ہمارے خالص کئے گیوں سے تھا لکھا ہے کہ یوسف علیہ السلام جو زلیخا سے بھاگے تو ہر در
تک پہنچے وہ در کھل گیا مقفل وہ گو قفل آہن سے تھا زلیخا بھی پس دیکھتے ہی شتاب پکڑنے کو دوڑی بلا اضطراب
وَاسْتَبَقَا الْبَابَ اور دوڑے دونوں دروازے کو ساتویں دروازے پر زلیخا نے دامن یوسف علیہ السلام کا
پکڑلیا اور کھینچا یوسف علیہ السلام نکل گئے وَقَدَّتْ قَمِيْصَهٗ مِنْ دُبُرٍ اور پھاڑا زلیخا نے کھینچ کر کرتا یوسف ع م کا
پیچھے سے نظم پکڑ جانب پشت سے دامن آہ جو کھنچا گیا پھٹ وہ پیراہن آہ و لے روکنے سے نہ مطلق رکے ادھر
اسنے کھینچا وہ اودھر جھکے غرض در سے باہر ہوئے جب نکل زلیخا کھڑی رہ گئی ہاتھ مل تڑپنے لگی بیقراری کے
ساتھ زبان پر تھا جاری یہہ زاری کے ساتھ کہ ہے ہے میرا طائر مدعا میرے دام میں پھنس کے جاتا رہا
وَاَلْفَيَا سَيِّدَهَا لَدَا الْبَابِ اور پایا اُن دونوں نے شوہر زلیخا کے کو کہ عزیز تھا نزدیک دروازے کے عزیز نے یوسف
اور زلیخا کو مضطرب دیکھکر جانا کہ کچھہ ایسی صورت واقع ہوئی ہے کہ یہہ دونوں پریشان ہیں پہلے اس سے کہ وہ
احوال پوچھے زلیخا نے دلیرانہ قَالَتْ مَا جَزَآءُ مَنْ اَرَادَ بِاَهْلِكَ سُوْٓءًا کہا کیا سزا ہے اُس شخص کی کہ ارادہ
کرے ساتھہ تیرے اہل کے بدکام اُسنے اپنی جان لی اور اِس کلام سے غرض یہہ تھی کہ آپ صاف نکل جاتے
خطا یوسف علیہ السلام پر ٹھہرائی پھر کہنے لگی کہ جو حرم تیرے کا قصد کرے سزا اُسکی کیا ہو اِلَّآ اَنْ يُّسْجَنَ اَوْ عَذَابٌ
اَلِيْمٌ مگر یہہ کہ قید کیا جاوے یا عذاب دردینے والا یعنے کوڑے لگائے جاویں یوسف ع م نے جو یہہ
بات سُنی قَالَ هِيَ رَاوَدَتْنِيْ عَنْ نَّفْسِيْ کہا اِسنے چاہا تھا مجھکو جان میری سے اور مینے تن دہی نکی بھاگا
میں عزیز نے کہا ہم کیونکر سچ جانیں کوئی اور بھی اِس ماجرے سے خبردار ہے یوسف ع م نے کہا کہ لڑکا چار مہینے کا
جھولے میں تھا وہ شاہد میرا ہے اور وہ زلیخا کے خالہ کا بیٹا تھا عزیز نے کہا چار مہینے کا بچہ کیا بولیگا یوسف ع م نے
فرمایا کہ اللہ میرا قادر ہے گویا کرنے پر اُسکے عزیز نے اُس بچے سے پوچھا قدرت الٰہی سے وہ گویا ہوا کہ یوسف
صادق ہے وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ اَهْلِهَا اور گواہی دی گواہ نے اہل زلیخا سے لکھا ہے کہ وہ پسر عم زلیخا تھا کہ اُسنے
حکمت سے کہا اے عزیز اِنْ كَانَ قَمِيْصُهٗ قُدَّ مِنْ قُبُلٍ فَصَدَقَتْ وَهُوَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ اگر ہے کرتا یوسف کا پھٹا ہوا آگے
سے پس سچی ہے زلیخا اور یوسف ہی جھوٹھوں سے کیونکہ یہہ صورت دلیل اسکی ہے کہ زلیخا دفع کرتی تھی یوسف کو کہ کرتا
آگے سے پھٹا ہے وَاِنْ كَانَ قَمِيْصُهٗ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ فَكَذَبَتْ وَهُوَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ اور اگر ہے کرتا اُسکا پھٹا پیچھے سے پس

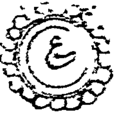
چھوٹی ہے زلیخا اور وہ سچون سے ہے کیونکہ یہہ دلالت کرتا ہے کہ یوسف اُس سے بھاگا اور وہ پیچھے دوڑی
اور اپنی طرف اسکو کھینچا کہ پیراہن اسکا پیچھے سے پھٹا فَلَمَّا رَاٰ قَمِيصَهُ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ قَالَ اِنَّهُ مِنْ كَيْدِكُنَّ پس جب
دیکھا عزیز نے کرتا یوسف ع کا پھٹا ہوا پیچھے سے منہہ طرف زلیخا کے کرکر غصے سے کہا تحقیق یہہ کام مکر تمہارے سے
ہے یعنے تم عورتوں کی سے اِنَّ كَيْدَكُنَّ عَظِيمٌ تحقیق مکر تمہارا بڑا ہے جلد دل میں گذر کرتا ہے اور جی میں اثر
کرتا ہے نظم یہہ سچ ہے کہ آفت ہے مکر زنان خرابی کن عزت مردمان پھر اُس مکر سے کیونکر نہ دل ہو دو نیم
لکھا ہے کسو تفسیر میں ہے عظیم پھر عزیز نے یوسف علیہ السلام کیطرف متوجہ ہوکر بطریق اعتذار کہا يُوسُفُ
اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا ای یوسف منہہ پھیر لے اس بات سے اور چھپا اسکو نظم زلیخا ہے جھوٹی تو سچا ہے لیک
تیری اسکے حق میں ہی بس ہے نیک کہ اس راز کو تو نہ فاش کرے اسے تا بمقدور اخفا رکھے ہے قول بزرگان
ذی عقل و ہوش کہ باشد به از پرده دری پرده پوش اور زلیخا کو کہا وَاسْتَغْفِرِي لِذَنْبِكِ اور بخشش مانگ ای زلیخا واسطے
گناہ اپنے کے تفسیر زاہدی میں ہے کہ عذرخواہ یوسف سے کہ غریب ہے اور تو نے اسکو آزردہ کیا ہے اِنَّكِ كُنْتِ
مِنَ الْخَاطِئِينَ تحقیق تو ہی تھی خطاکاروں سے یہاں تذکیر واسطے تغلیب کے ہے لکھا ہے کہ اگرچہ عزیز نے اسکو چھپایا
لیکن یہہ عشق ایسی بلا ہے کہ کوئی چھپاتا ہے بیت چھپائے سے کوئی چھپتا ہے عشق و مشک ای رافت چھپاؤ لاکھ
رنگ و بو سے عالم جان جاتا ہے القصہ بیت زلیخا کا جب عشق ظاہر ہوا زبان ملامت کی سب نے وا
وَقَالَ نِسْوَةٌ فِي الْمَدِينَةِ اور کہا کتنی بی بیوں نے بیچ شہر مصر کے اُس مقام میں کہ جسکو عین الشمس کہتے تھے
اور وہ پانچ تھیں عورتیں خواصوں کی یعنے حاجب اور ساقی اور خباز اور زندان بان اور صاحب دواب کی
اور مضمون کلام یہہ تھا کہ امْرَاَتُ الْعَزِيزِ تُرَاوِدُ فَتٰىهَا عَنْ نَفْسِهِ عورت عزیز کی زلیخا طلب کرتی ہے غلام اپنے کو
نفس اُسکے سے یعنے چاہتی ہے کہ کام اُسکا بر لائے نظم ہوئیں طعنہ زن عورتیں مصر کی کہ بندے کی اپنے یہہ
بندی ہوئی لیا جسکو مول اُسکو دل دیا بجھا شمع غیرت دے یہہ کیا کیا خرید آپ سے اُسپہ شیدا ہوئی زلیخا کی
عقل و خرد کیا ہوئی عجب بر عجب اور ہے یہہ سنو کہ خواہاں یہہ اور گریزاں ہے وو اسے الفت اور اسکو نفرت ہے وو
یہہ ہے عزت دختر بادشاہ و یہہ نزدیک جاوے وہ بھاگے ہی دور یہہ کرتی ہے عجز اسکو ہے سو غرور قَدْ شَغَفَهَا حُبًّا
تحقیق بہت گیا ہے غلاف دل زلیخا کا جہت محبت سے یعنے عشق یوسف کا دل میں اسکے سما گیا ہے اِنَّا لَنَرٰىهَا فِي
ضَلٰلٍ مُّبِينٍ ۰ تحقیق ہم دیکھتی ہیں زلیخا کو بیچ گمراہی ظاہر کے کہ باوجود اسکے کہ عزیز سا شوہر رکھتی ہے فریفتہ غلام
زرخریدہ ہوئی ہے فَلَمَّا سَمِعَتْ بِمَكْرِهِنَّ اَرْسَلَتْ اِلَيْهِنَّ پس جب سنا زلیخا نے مکر انکا یعنے باتیں چھپ چھپی انکی
بھیجا آدمی طرف انکے اور ضیافت کی کہ دعوت میں حاضر ہوں لکھا ہے کہ چالیس عورتوں کو بلایا وہ پانچوں بھی
انمیں تھیں جب وہ آئیں عزت کی انکی وَاَعْتَدَتْ لَهُنَّ مُتَّكَاً اور تیار کیں واسطے انکے مسندیں یا چھپا کیا واسطے



اُنکے طعام پاکیزہ یا سنوارا مجلس طعام کو کیونکہ حدیث مین ہی کہ وہ تکیہ لگا کر کہاتین تہین پس واسطے اُنکے نظم
مہیا کی بزم عشرت وہ بس کہ جہر ناز و نعمت تہا ہم نفس کر آراستہ جشن شاہونکی شکل ہر ایک قسم کا سامان
تہا شرب و اکل ترنج اور چہری پہر دی ہر ایک کو کہ کاٹو اُسے تا مزیدار ہو چنانچہ حق تعالی فرماتا ہی وَاٰتَتْ كُلَّ
وَاحِدَةٍ مِّنْهُنَّ سِكِّيْنًا اور دی ہر ایک کو اُنمین سے چہری تو کہ ترنج تراش کر طعام پر چہرک کر کہاوین
یا چہری سے گوشت کاٹ کر تناول کرین اور زلیخانے اُن عورتون سے کہا پہر کہ یوسف کو بلواؤنگی جو خواہش
تمہین ہو تو دکہلاؤنگی کہا سبنے تو ہمکو تو آرزو یہی ہی کہ دیکہین وہ روئے نکو اُسے دیکہکر کہاتین اپنا ترنج
تراشنگی پہر سو خوشی سے ترنج تب زلیخانے یہہ سُنکر نزدیک یوسف کے آئی جامہ مرصع پہنایا اور تاج مکلل سر
پر سجا وَقَالَتِ اخْرُجْ عَلَيْهِنَّ اور کہا نکل یوسف اوپر ان عورتون کے یوسف علیہ السلام نے ابا کی زلیخانے بہت
مبالغہ کیا یہان تک کہ یوسف علیہ السلام کو باہر جلوہ فرما کیا فَلَمَّا رَاَيْنَهٗٓ اَكْبَرْنَهٗ پس جب دیکہا ان عورتون
نے یوسف علیہ السلام کو بزرگ پایا انکو حسن و جمال مین یکبار آشفتہ دیدار ہو کر بیخود ہو گئین وَقَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ
اور کاٹ ڈالے ہاتہ اپنے اور کچہ درد معلوم نہوا نظم کہان کا ترنج اور کہان کی چہری رہا تہا کسیکا نہ بس جی
مین جی گئی عقل تو ہاتہ سے یک قلم ہر ایک نے کئے ہاتہ اپنے قلم بجائے ترنج اپنے ہاتہون کو کاٹ کئے خون
سے سارے دامن کے پاٹ نہ حقائق سلمی مین ہی کہ حق تعالی ساتہ اس آیت کے مدعیان محبت کو
سرزنش کرتا ہی کہ مخلوق رویت مخلوق مین اس مرتبے کو پہنچے کہ قطع ید کا الم کچہ محسوس نہوا انکو چاہئے
کہ شہود پرتو جمال خالق مین ایسے محو ہو کہ کچہ بلا و عنا سے متالم نہو بیت چاہئے رافت محو ہو ایاد کچہ
کے اسکا ایک ہی جہمکا نہ دہیان ہووے دلکو اصلا رنج و بلائے عالم کا القصہ عورتین مصر کی جو بیخودی سے بخود
آئین زبان آفرین مین کشادہ کی وَقُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا هٰذَا بَشَرًا اور کہا پاکی ہی واسطے اللہ کے صفت
عجز سے بیچ پیدا کرنے ایسے محبوب کے نہین ہی یہہ آدمی کہ یہہ حسن اور جمال آدمی نے کہان پایا اِنْ هٰذَآ اِلَّا
مَلَكٌ كَرِيْمٌ نہین یہہ مگر فرشتہ بزرگ یعنی یہہ انسان نہین ہی فرشتہ ہی یہہ نہ نور الہی سر رشتہ ہی یہہ
صاحب وسیط نے جابر رض سے نقل کیا ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جبرئیل مجہہ پر آئے اور
کہا کہ اللہ نے تجہے سلام کہا ہی اور فرمایا ہی کہ ای حبیب میرے حسن روئے یوسف کو نور کرسی سے کسوت
دی مین نے اور کسوت حسن روئے تیرے کی نور عرش سے مقرر کی مین نے وما خلقت خلقا احسن منک یعنی نہین
پیدا کیا مین نے کسی مخلوق کو نیکوتر تجہہ سے سچ ہی کہ یوسف کا جمال تہا اور حضرت کا کمال نظارہ جمال یوسفی مین
ہاتہ کٹ گئے اور ظہور کمال محمدی مین زنار ٹوٹے نظم حسن یوسف پر کٹے گر ہاتہ رافت کیا عجب وارئے جانان پر
سیر سے کتنے مین لاکہون سے کے گلے العرض زلیخانے جو حیرانی اور آشفتگی عورتونکی دیکہی قَالَتْ فَذٰلِكُنَّ الَّذِيْ

لُمْتُنَّنِیْ فِیْہِ کہا پس یہی ہے وہ شخص جو ملامت کرتی ہو تم مجھکو بیچ دوستی اسکی کے اب جانا تمنے کہ
حق میری جانب ہے سب نے کہا نظم بجا ہے جو اسپر ترا دل گیا کہ یہہ دلربا یکتا ہے دلربا جو کھولے یہہ رخ
برقعۂ پاک سے تو چھپا لین مہ و خور بھی افلاک سے تجھے طعنہ کرنا ہے بس ناسزا کہ تیری نہین اسمین مطلق خطا
ہے جو کہ دیکھیگا مر جائیگا سراپا قیامت ہے یہہ دلربا زلیخا نے سنکر کہا مجھکو آہ اسی نے کیا ہے خراب اور
تباہ اسیکی ہین الفت مین آوارہ ہون اسیکی محبت مین بیچارہ ہون ملامت مجھے ہے اسی کے سبب ہین
رسوائیان اسکے باعث سے سب وَلَقَدْ رَاوَدْتُّهٗ عَنْ نَّفْسِهٖ فَاسْتَعْصَمَ اور البتہ تحقیق چاہا مین نے اسکو
جان اسکی سے اور طلب کی آرزو اپنی اس سے پس نگاہ رکھا اسنے اپنے آپ کو اور مجھہ سے نہ کھل کھیلا
کسی نہج سے اسکا للچایا نہ دل برا جان کے مجھہ پہ آیا نہ دل وَلَئِنْ لَّمْ يَفْعَلْ مَآ اٰمُرُهٗ لَيُسْجَنَنَّ وَلَيَكُوْنًا مِّنَ
الصّٰغِرِيْنَ اور اگر نہ کریگا جو کچھہ کہتی ہون مین اسکو البتہ قید کیا جاویگا اور البتہ ہوویگا ذلیلون سے کیونکہ نظم
ہوی اب مین عاجز ہون تدبیر سے ہو آخر ہی جاؤنگی تاخیر سے سو مین نے مقرر ہی اب یہہ کیا کہ زندان مین
دون اسکو رہنے کی جا کہ شاید دل سخت نرم اسکا ہو کرے پھر بخود وہ میری آرزو یہہ سن عورتین جو کہ تھین اہل بزم
نصیحت کے جانب ہوئین روبعزم لگین کہنے یوسف کو ای مہ لقا یہانین کسیکو نہین ہے بقا یہہ جو نیک ہے
یادگار زمان برآوردن حاجت بیدلان خدا نے کیا تمکو سلطان حسن دیا سب تجھے جو ہے سامان حسن زلیخا تیرے
عشق مین ہے خراب اسے کر مجیٔ وصل سے کامیاب ترپتی ہے یہہ اسپہ کچھہ ترس کھا نہ بے ترس ہو اسقدر
دلربا نیاز اسکا دیکھہ اسقدر کر نہ ناز تکبر نہین خوب اے سرفراز کہین عاجز انتقام اسکا لے یہ تنگ آکے وہ تجھکو
ایذا نہ دے بٹھاوے نہ زندان مین تجھکو وہ کہ ہے سخت جا بد ای نیکخو تو اپنے پہ اور اسپہ تک رحم کر نہ اسکو رلا
اور نہ ہو نوحہ گر نہ غم مین اسے تو گرفتار کر نہ قید اختیار آپ ای یار کر اگر تیر اسیر کسطرح سے ہین دل تو دل ہے ہمسے
سو فرح سے کہ ہر ایک ہم مین سے ہے شاہ حسن تو ہے مہر حسن اور ہم ماہ حسن یوسف علیہ السلام نے جب ان
عورتونکی باتین سنین کہ فقط زلیخا ہی کیطرف سے نہین سمجھاتی تھین بلکہ اپنی اپنی طرف بھی رغبت دلاتی تھین تنگ
آکر قَالَ رَبِّ السِّجْنُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِمَّا يَدْعُوْنَنِيْٓ اِلَيْهِ کہا ای پروردگار میرے قید دوستتر ہے طرف میرے اس چیز سے
کہ پکارتی ہین یہہ عورتین مجھکو طرف اسکے نظم مجھے انکی صحبت سے زندان ہے خوش مقید اگر تن ہے تو جان ہے خوش
ولے روئے نامحرمان پر نظر نہ میری پڑے ای میرے دادگر وَاِلَّا تَصْرِفْ عَنِّيْ كَيْدَهُنَّ اَصْبُ اِلَيْهِنَّ وَاَكُنْ مِّنَ الْجٰهِلِيْنَ
اور اگر نہ پھیریگا مجھہ سے مکر اور فریب انکا اور مجھکو نہ بچاویگا جھک جاؤنگا طرف انکے اور ہو جاؤنگا جاہلون سے ساتھہ کرنے
اسکام کے جو نکیا چاہیے فَاسْتَجَابَ لَهٗ رَبُّهٗ پس اجابت کی واسطے دعا اسکی کے پروردگار اسکے نے نظم جو یوسف نے
زندانکی کی التجا قبول انکی حق نے کی وہ دعا اگرچہ تھے اس سے محصور ہا تو بے قید چھٹے بفضل خدا فَصَرَفَ عَنْهُ كَيْدَهُنَّ

پس پھیر دیا اس سے مکر ان عورتوں کا إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ تحقیق وہ سننے والا ہے دعا اسکی جو اسکی طرف منادی
کرتا ہے جاننے والا ہے حال اسکا جو عبادت سے گریز کرتا ہے نقل ہے کہ جب وہ عورتیں حضرت یوسف سے
نا امید ہوئیں زلیخا نے کہا کہ صلاح یہہ ہے کہ چند روز اسکو قید میں ڈال دے تا شاید وہاں کی تکلیف دیکھ کر تسلیم
میرے حکم فرمان پر رکھے زلیخا نے یہہ بات قبول کی اور عزیز کے پاس جا کر کہا بیت ہوئی ہوں میں تو بدنام اس غلام عبرانی سے
تمام اس شہر میں بلکہ کل دہر میں فضیحت ہوا ایک عالم میں مشہور ہے یہہ کہ یوسف پہ سو جان سے شیدا ہے یہہ
اگر ہے اسکی تدبیر جو بہتر ہے تو ہے دفع اس تشہیر اس طور سے کہ زندان میں اسکو کر دیں اسیر سمجھ جائیں تا سب صغیر و
کبیر کہ یوسف کو عشق اسکا مطلق نہیں سخن محض بہتان ہے یہہ حق نہیں اگر عشق کا کچھ بھی ہوتا اثر بھاگ جاتا یہہ
معشوق کو قید کر عزیز کو یہہ بات پسند آئی اور حکم کیا کہ زندان کو لیجاؤ ثُمَّ بَدَا لَهُمْ مِنْ بَعْدِ مَا رَأَوُا الْآيَاتِ لَيَسْجُنُنَّهُ
حَتَّىٰ حِينٍ پھر ظاہر ہوا واسطے انکے اور دل میں آیا انکے پیچھے اسکے کہ دیکھیں انھوں نے نشانیاں عصمت اور پاکیزگی
یوسف کی مانند گواہی کودک اور چاک پیراہن اور قطع ایدی یعنے باوجود مشاہدہ ان دلائل کے رائے میں انکے یہی
بہتر آئی کہ واسطے صلاح کے البتہ قید کریں یوسف کو ایک مدت تک پس یوسف ع کو زندان میں لائے زندان انکے قدم سے تمام
اور گھر خار کا گلستان بنا اور قیدی خندان ہوئے بیت جو زندان میں تھے پابزنجیر لوگ ہوا انکے مقدم سے دور انکا
سوگ وَدَخَلَ مَعَهُ السِّجْنَ فَتَيَانِ اور داخل ہوئے ساتھ یوسف علیہ السلام کے بیچ قید کے دو جوان ایک تو ان میں
ساقی تھا اور ایک طباخ بادشاہ کو گمان ہوا کہ یہہ مجھکو زہر دیتے ہیں سو ان دونوکو بھی اپنی قید کیا یوسف ع زندانیوں کا
احوال قیدیوں کا پوچھا کرتے تھے اور انکے خوابوں کی تعبیر فرمایا کرتے تھے ان دونوں نے خواب دیکھا یا فقط ساقی نے
دیکھا یا نہ ساقی نے نہ طباخ نے دیکھا یوسف ع سے بن خواب دیکھے آزمایش کی قَالَ أَحَدُهُمَا إِنِّي أَرَانِي أَعْصِرُ خَمْرًا
کہا ایک نے ان دونوں میں سے یعنے ساقی نے تحقیق میں دیکھتا ہوں اپنے تئیں خواب میں کہ ایک باغ ہے وہاں
درخت تاک کا ہے تین خوشہ انگور کے پختہ لٹکتے ہیں اور پیالہ بادشاہ کا میرے ہاتھ میں ہے نچوڑتا ہوں میں
انگور کو تسمیہ انگور کا ساتھ شراب کے باعتبار مآل کے ہے وَقَالَ الْآخَرُ إِنِّي أَرَانِي أَحْمِلُ فَوْقَ رَأْسِي خُبْزًا تَأْكُلُ الطَّيْرُ مِنْهُ
اور کہا دوسرے نے یعنے طباخ نے تحقیق میں دیکھتا ہوں اپنے تئیں کہ مطبخ بادشاہی میں اٹھا رہا ہوں اوپر سر اپنے کے
روٹیاں کہ کھاتے ہیں جانور اسمیں سے اور اڑا لیجاتے ہیں نَبِّئْنَا بِتَأْوِيلِهِ خبر دے ہمکو ساتھ تعبیر اسکے کے یعنے
ان دونوں خوابوں کی تعبیر بتا إِنَّا نَرَاكَ مِنَ الْمُحْسِنِينَ تحقیق ہم دیکھتے ہیں تجھکو احسان کرنیوالوں سے ساتھ قیدیوں کے
پس ہمپر بھی احسان کر تعبیر اس خواب کی بتا یوسف ع نے چاہا کہ تعبیر خواب کی جلد کہوں کیونکہ ایک کی تعبیر میں مصیبت
متوجہ تھی جواب انکے سے اعراض کر کر قَالَ لَا يَأْتِيكُمَا طَعَامٌ تُرْزَقَانِهِ إِلَّا نَبَّأْتُكُمَا بِتَأْوِيلِهِ قَبْلَ أَنْ يَأْتِيَكُمَا کہا
یوسف علیہ السلام نے نہ آویگا تمھارے پاس کھانا کہ دئے جاؤگے تم وہ گھر میں خبر دونگا تمکو ساتھ تاویل اسکے کے یعنے



بتادونگا رنگ اور مزہ اسکا پہلے اس سے کہ آوے تمھارے پاس یعنی غیب کی خبر تمکو دونگا انھوں نے کہا
نجومیوں اور کاہنوں سے ایسی باتیں ہمنے سنی ہیں یوسف علیہ السلام نے فرمایا کہ یہہ معجزہ میرا ہی نہ ستارہ
شناسی اور کہانت ذٰلِكُمَا مِمَّا عَلَّمَنِي رَبِّي یہہ اس چیز سے ہی کہ سکھائی ہی مجھکو پروردگار میرے نے
ساتھہ الہام اور وحی کے اسواسطے کہ اِنِّي تَرَكْتُ مِلَّةَ قَوْمٍ لَا يُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ تحقیق میں نے
چھوڑدیا ہی دین اس قوم کا کہ نہیں ایمان لائے ساتھہ اللہ کے اور وہ ساتھہ گھر آخرت کے وہی کافر ہیں تکرار
ضمیر کا واسطے تاکید کفر انکے کے ہی ساتھہ آخرت کے وَاتَّبَعْتُ مِلَّةَ اٰبَآءِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ اور
پیروی کی میں نے دین باپوں اپنے ابراہیم اور اسحاق اور یعقوب کے مَا كَانَ لَنَآ اَنْ نُّشْرِكَ بِاللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ نہیں
روا واسطے ہمارے یہہ کہ شریک لاویں ساتھہ اللہ کے کوئی چیز بلکہ اسیکی عبادت کرتے ہیں ہم ساتھہ یگانگی
کے ذٰلِكَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ عَلَيْنَا وَعَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُوْنَ یہہ توحید فضل اللہ کے سے اوپر ہمارے
کہ ساتھہ وحی کے آگاہی دی اور اوپر سب لوگوں کے کہ انبیاؤں کو انکی ہدایت کے واسطے بھیجا اور لیکن اکثر لوگ
کہ پیغمبر انکے پاس آئے نہیں شکر کرتے اس فضل اور بخشش کا يٰصَاحِبَيِ السِّجْنِ ءَاَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُوْنَ خَيْرٌ اَمِ
اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ اے دو یار و زندان کے کیا خاوند پراگندہ کہ تم رکھتے ہو سونے کے چاندی کے لوہے کی لکڑی کے
پتھر کے یا اعلی اور اوسط اور ادنی بہتر ہی یا اللہ بہتر ہی اکیلا ذات اور صفات میں غالب سب پر مَا تَعْبُدُوْنَ
مِنْ دُوْنِهٖٓ اِلَّآ اَسْمَآءً سَمَّيْتُمُوْهَآ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ مَّآ اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ نہیں عبادت کرتے تم
سوا خدا کے مگر ناموں کی یعنی کتنے چیزوں کی باعتبار ناموں کے کہ بے دلیل نام رکھہ لیا ہی تمنے انکا اور باپوں
تمھارے نے نہیں اتاری اللہ نے واسطے عبادت انکے کے کوئی دلیل کہ دلالت کرے اوپر تحقق ذاتوں انکی
کے پس تم نہیں پوجتے مگر اسماء بے مسمی کو اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ نہیں حکم ساتھہ عبادت کے مگر واسطے اللہ کے کہ مستحق
عبادت کا وہی ہی اَمَرَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ حکم کیا ہی خلق کو پیغمبروں کی زبانی یہہ کہ نہ عبادت کرو مگر اسیکو
ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ یہہ ہی دین سیدھا قائم ولیکن اکثر لوگ نہیں جانتے راہ
سیدھی کو جنگلوں میں جہالت کے بھٹکتے پھرتے ہیں يٰصَاحِبَيِ السِّجْنِ اَمَّآ اَحَدُكُمَا فَيَسْقِيْ رَبَّهٗ خَمْرًا اے دو یار و قیدخانے
کے جو ہی ایک تم میں کا کہ ساقی بادشاہی تین دن بعد قید سے چھوٹے گا پس پلاویگا خاوند اپنے کو شراب جیسی
پہلے پلاتا تھا وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَيُصْلَبُ فَتَاْكُلُ الطَّيْرُ مِنْ رَّاْسِهٖ اور جو ہی دوسرا کہ طباخ ہی پس سولی دیا جاویگا اور مدت
تک وہیں چھوڑ دینگے تو کہ مضمحل ہو جاویگا پس کھاویگے مرغان شکاری مغز سر اسکے سے یہہ تعبیرین سنکر ایک نے
ان دونوں میں سے کہا ہمنے جو کچھہ کہا ہی کچھہ خواب نہیں دیکھا یوسف علیہ السلام نے فرمایا قُضِيَ الْاَمْرُ الَّذِيْ فِيْهِ
تَسْتَفْتِيٰنِ مقرر کیا گیا وہ کام جو تھے تم پیچ اسکے طالب تاویل کی کرتے اب جو میں نے کہا اسکے خلاف نہوگا وقال

لِلَّذِي ظَنَّ أَنَّهُ نَاجٍ مِّنْهُمَا اذْكُرْنِي عِندَ رَبِّكَ اور کہا یوسف علیہ السلام نے واسطے اُس شخص کے کہ گمان کیا تھا
کہ وہ نجات پاویگا اُن دونون مین سے یعنے ساقی کہ کہا یاد کیجو مجھکو نزدیک خاوند اپنے کے یعنے احوال میرے بے
گناہی کا عرض کیجو اپنے پادشاہ سے نظم یہہ کہنا کہ زندان مین ہے یک غریب عدالت سلطان کے ہے بے نصیب
وہ بیجرم محبوس ہے اُسپہ شاہ تفضل سے فرمائین اکدم نگاہ لکھا ہے کہ تیسرے دن جو یوسف علیہ السلام نے
فرمایا تھا وہی ہوا کہ بادشاہ نے طباخ کو کہ خیانت اُسکی ثابت ہوئی سولی پر کھینچا اور ساقی کو کہ امانت اُسکی درپایہ ثبوت
ہوئی وہی منصب پہلا عنایت کیا لیکن جب وہ قرب سلطانی مین پہنچا سرمست بادہ دولت ہوا عصرعہ کیا اُسنے بھلا
یوسف کی بات اپنا خواب فَأَنسَاهُ الشَّيْطَانُ ذِكْرَ رَبِّهِ فَلَبِثَ فِي السِّجْنِ بِضْعَ سِنِينَ پس بھلا دیا اُسکو شیطان نے
یاد کرنا یوسف ع م کا نزدیک مربی اپنے کے پس رہے یوسف علیہ السلام بیچ قید کے کئی برس سمجھ لیجئے کہ بضع عدد
مبہم ہے درمیان تین سے تو تک کے کہتے ہین کہ سات برس واقعہ کے زندان مین رہے اور مشہور یہہ ہے کہ اول
سے آخر تک بارہ برس زندان مین رہے ہین معالم التنزیل مین ہے حسن بصری رض سے منقول کہ ایکدن جبرئیل ع م
زندان مین آئے یوسف علیہ السلام نے انکو پہچانکر کہا کہ یا اخا المرسلین کیا ہے کہ دیکھتا ہون مین تمکو منزل مین گنہگارون
کے جبرئیل نے کہا یا طاہر الطاہرین حضرت رب العالمین نے تمکو سلام بھیجا ہے اور فرماتا ہے کہ شرم نہین کیا تمنے
کہ آدمی کو سبب خلاصی کا اپنے جانا ہے اور اُس سے سفارش چاہتا ہے قسم ہے عزت اور جلال اپنے کی کہ کئی
برس تجھکو قید مین رکھونگا یوسف علیہ السلام نے کہا کہ اس حالت مین مجھسے راضی ہے یا نہین جبرئیل نے کہا
ہان خوش ہے یوسف علیہ السلام نے کہا بیت خوش ہے وہ دوست تو ماتم کیا ہے قید خانے مین مجھے غم کیا ہے
پھر جو مدت محنت کی پوری ہوئی یوسف علیہ السلام نے جناب الٰہی مین عرض احوال کیا ظہور اجابت اسیدم ہوا
کہ پادشاہ نے خواب مہیب دیکھا صبح کو حکما اور نجما کو بلایا وَقَالَ الْمَلِكُ إِنِّي أَرَىٰ سَبْعَ بَقَرَاتٍ سِمَانٍ يَأْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ
اور کہا ملک ریان نے تحقیق خواب مین دیکھتا ہون سات بیل موٹے کھا جاتے ہین انکو سات بیل دُبلے اور
انکا پیٹ پھولتا نہین وَسَبْعَ سُنبُلَاتٍ خُضْرٍ وَأُخَرَ يَابِسَاتٍ اور دیکھتا ہون سات خوشے سبز تر و تازہ دانے
بھرے ہوئے اور سات دوسرے خشک کئے ہوئے پس یہہ خوشے خشک اُن خوشون سبز پر لپٹ گئے اور خاک
تلے گر کر چھپا دیا يَا أَيُّهَا الْمَلَأُ أَفْتُونِي فِي رُؤْيَايَ إِن كُنتُمْ لِلرُّؤْيَا تَعْبُرُونَ اے سردارو اور معبرو فتوی دو یعنے جواب
دو مجھکو بیچ تعبیر خواب میرے کے عقل سے اگر ہو تم واسطے خواب کے تعبیر کرتے قَالُوا أَضْغَاثُ أَحْلَامٍ کہا اُنھون نے یہہ
پریشان خواب ہے وَمَا نَحْنُ بِتَأْوِيلِ الْأَحْلَامِ بِعَالِمِينَ اور نہین ہم ساتھ تعبیر اِن خوابونکے جاننے والے کیونکہ ہم سچے
خوابونکی تعبیر جانتے ہین اور یہہ کچھ جھوٹھی سی ہے پادشاہ انکے جواب سے نہی ہوا اور فکر مین ڈوبا کہ یہہ مشکل
کس سے کھلے ساقی نے جو بادشاہ کو متفکر دیکھا یوسف علیہ السلام کا حال یاد آیا کہا وَقَالَ الَّذِي نَجَا مِنْهُمَا وَادَّكَرَ

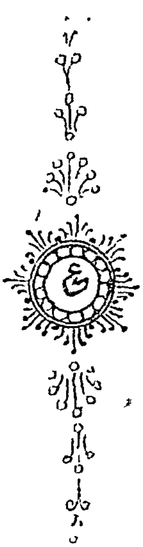
ع

بَعْدَ اُمَّۃٍ اَنَا اُنَبِّئُکُمْ بِتَاْوِیْلِهٖ فَاَرْسِلُوْنِ اور کہا اُس شخص نے کہ نجات پائی تھی اُن دونوں میں سے اور یاد
کیا کہا یوسف علیہ السلام کا کہ اذکرنی عند ربک تھا بعد مدت کے میں خبر دونگا تمکو ساتھ تعبیر اسکے کے پس
بھیجو مجھکو زندان میں کہ وہاں ایک شخص ہے وہ بڑا کامل ہے علم تعبیر میں بادشاہ نے خوش ہوکر کہا کہ جا
جلد خبر لا ساقی سوار ہوکر زندان میں آیا اور کہا یُوْسُفُ اَیُّهَا الصِّدِّیْقُ اَفْتِنَا فِیْ سَبْعِ بَقَرٰتٍ سِمَانٍ یَّاْکُلُهُنَّ
سَبْعٌ عِجَافٌ وَّسَبْعِ سُنْۢبُلٰتٍ خُضْرٍ وَّاُخَرَ یٰبِسٰتٍ اے یوسف اے بڑے سچے جواب دے ہمکو بیچ سات بیل
موٹوں کے کہ کھاتے ہیں انکو سات بیل دُبلے اور سات خوشے سبز اور سات خشک کے سب حکما حیران ہیں
تو اس خواب کی تعبیر بتا لَعَلِّیْۤ اَرْجِعُ اِلَی النَّاسِ لَعَلَّهُمْ یَعْلَمُوْنَ تو کہ پھر جاؤں میں طرف لوگوں یعنے پادشاہ اور
مصاحبوں اسکے کے شاید کہ وہ برکت تیری سے تعبیر اس خواب کی جانیں یا شرف اور فضل تیرا معلوم کریں
قَالَ تَزْرَعُوْنَ سَبْعَ سِنِیْنَ دَاَبًا کہا یوسف علیہ السلام نے کھیتی کروگے تم سات برس محنت سے
بیل موٹے اشارت اسی سے ہے فَمَا حَصَدْتُّمْ فَذَرُوْهُ فِیْ سُنْۢبُلِهٖۤ اِلَّا قَلِیْلًا مِّمَّا تَاْکُلُوْنَ پس جو کچھ کاٹو تم
غلوں سے پس چھوڑ دو تم اسکو بیچ خوشوں اسکے کے مگر تھوڑا اسمیں سے جو کھاؤ تم یعنے سب اناج بالوں میں
رہنے دو کہ خراب ہو کھانے سے کہ قدر صاف کرو تم ثُمَّ یَاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِکَ سَبْعٌ شِدَادٌ یَّاْکُلْنَ مَا قَدَّمْتُمْ لَهُنَّ
اِلَّا قَلِیْلًا مِّمَّا تُحْصِنُوْنَ پھر آوینگے پیچھے ان برسوں کے سات برس سخت بیل دُبلے عبارت اسی سے ہے کھا
جاوینگے جو کچھ پہلے رکھا تھا تمنے ذخیرہ واسطے ان برسوں کے مگر تھوڑا سا جو بچا رکھو تم واسطے بیج کھیتوں کے
ثُمَّ یَاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِکَ عَامٌ فِیْهِ یُغَاثُ النَّاسُ وَفِیْهِ یَعْصِرُوْنَ پھر آویگا پیچھے ان برسوں قحط کے ایک برس
اُسکے بیچ مینہ برسائے جاوینگے لوگ یا فریاد کو پہنچائے جاوینگے لوگ اور بیچ اس برس کے نچوڑیں گے نچوڑنے کی چیزیں
جیسے انگور اور تل اور زیت اور یہہ کنایہ کثرت میوہ جات سے ہے یا اشارہ دودھ دوہنے سے ہے پستان گاؤ اور
گوسفند کے سے اور یہہ عبارت فراخی سال سے ہے اور جب حضرت یوسف علیہ السلام نے تعبیر فرمادی ساقی نے
حضور ملک میں آکر سنادی پادشاہ کو بہت پسند آئی یوسف علیہ السلام کو بلوایا کہ انکی زبان سے میں خود سنوں
وَقَالَ الْمَلِکُ ائْتُوْنِیْ بِهٖ اور کہا پادشاہ نے کہ لے آؤ میرے پاس اسکو فَلَمَّا جَآءَهُ الرَّسُوْلُ قَالَ ارْجِعْ اِلٰی رَبِّکَ
فَسْئَلْهُ مَا بَالُ النِّسْوَةِ الّٰتِیْ قَطَّعْنَ اَیْدِیَهُنَّ پس جب آیا اسکے پاس ایلچی کہا یوسف نے پھر جا طرف خاوند اپنے کے
پس پوچھ اُس سے یعنے اُس سے عرض کر کہ وہ پوچھے اور کھوج کرے کہ کیا حال ہے ان عورتوں کا جنہوں نے کہ
مجلس زلیخا میں کاٹے تھے ہاتھ اپنے اِنَّ رَبِّیْ بِکَیْدِهِنَّ عَلِیْمٌ تحقیق پروردگار میرا ساتھ مکر اور فریب انکے کے دانا
ہے یوسف ع نے چاہا کہ بیگناہی انکی پادشاہ پر ظاہر ہو جاوے یہہ بات پادشاہ کو کہلا بھیجی جب ایلچی آیا اور پیغام
یوسف ع کا پادشاہ کو سنایا پادشاہ نے فرمایا کہ ان عورتوں کو جمع کرو اور زلیخا کو بھی لاؤ سب حاضر ہوئیں پھر واسطے تحقیق

کرنے اس امر کے قَالَ مَا خَطْبُكُنَّ اِذْ رَاوَدْتُّنَّ يُوسُفَ عَنْ نَّفْسِهٖ کہا بادشاہ نے کیا حال تھا تمہارا جس وقت طلب کیا تم نے یوسف
کو جان اسکی سے یعنے اس سے مراد دلی چاہی قُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ مِنْ سُوْٓءٍ کہا ان عورتوں نے پاکی
ہے واسطے اللہ کے نہیں جانتی ہم اوپر یوسف کے کچھ برائی نہ تھوڑی نہ بہت جب زلیخا نے دیکھا کہ اب سوا سچ
کام نہیں آتا اسنے بھی بے گناہی یوسف پر اقرار کیا قَالَتِ امْرَاَتُ الْعَزِيْزِ الْـٰٔنَ حَصْحَصَ الْحَقُّ کہا عورت عزیز کی نے
یعنے زلیخا نے اب کھل گیا حق اَنَا رَاوَدْتُّهٗ عَنْ نَّفْسِهٖ وَاِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِيْنَ میں نے طلب کیا تھا یوسف کو
جان اسکی سے اور آرزو اسکے وصل کی کی تھی اور تحقیق وہ البتہ سچوں سے ہے نظم کہہ اپنے جانب بتانے
لگی صدا حصحص الحق کی آنے لگی لگی کہنے یوسف تو ہے بیگناہ میں ہوں اسکی الفت میں گم کردہ راہ طلب
وصل پہلے کیا میں نے تھا تمانا جو پھر اسنے میرا کہا تو زندان میں بٹھایا اسے میرے غم نے غم میں پھنسایا اسے
جوا جان کہ اس سے کریں پادشاہ سزاوار ہے اسکے وہ رشک ماہ ہوا سنکے خوش پادشہ یہہ کلام کہا لاؤ
اسکو باعزاز تمام وہ لائق ہے بستان کے سرو جمال نہ زندان قابل یہہ خوش خصال غرض بادشاہ نے یوسف
علیہ السلام کو فرمایا کہ غرض میری سزا دلوانی نہیں ہے ذٰلِكَ لِيَعْلَمَ اَنِّيْ لَمْ اَخُنْهُ بِالْغَيْبِ وَاَنَّ اللّٰهَ لَا
يَهْدِيْ كَيْدَ الْخَآئِنِيْنَ یہہ تحقیقات اسواسطے کی میں نے تو کہ جانے عزیز یہہ کہ میں نے نہیں خیانت کی اسکی غائبانہ
اور تحقیق اللہ نہیں مطلب کو پہنچاتا مکر کو خیانت کرنیوالونکے پس یوسف علیہ السلام نے چاہا کہ آگاہ کروں اسبات پر
کہ یہہ میں نے اپنی طہارت جتانیکے واسطے یا ساتھ اپنے عمل کے تکبر لانیکے واسطے نہیں کہا بلکہ شکر کیا ہے میں نے اوپر نعمت
اس عصمت کے اور اوپر توفیق الٰہی کے بیچ ترک معصیت کے بیت نفس غدار سے کیا کار برآوے رافت
کرنہ حامی مدد حضرت ربانی ہو اسواسطے یہہ تقریر کی کہ وَمَآ اُبَرِّئُ نَفْسِيْ اور نہیں پاک کرتا میں نفس اپنے کو یعنے
نہیں کہتا میں کہ نفس میرا خواہش اور آرزو دل سے بری ہے اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌۢ بِالسُّوْٓءِ اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّيْ
تحقیق نفس حکم کرنیوالا ہے ساتھ برائی کے مگر جو رحم کرے پروردگار میرا نظم نفس جو امارہ بالسوء ہے حکم کرتا ہے بدکا
بے بہی معصیت سے بچنا بہر مشکل ہے کالے مان مگر ہو رحمت پروردگار اِنَّ رَبِّيْ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ تحقیق پروردگار میرا بخشنے والا
ہے اس قصے کا جو فعل میں نہ آوے مہربان ہے ساتھ عصمت کے حمایت فرماوے لکھا ہے کہ بادشاہ سے جو باتیں یوسف
کی پھر کہیں اور زیادہ تر مشتاق دیدار کا ہوا وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُوْنِيْ بِهٖٓ اَسْتَخْلِصْهُ لِنَفْسِيْ اور کہا بادشاہ نے لے آؤ یوسف
کو میرے پاس تاکہ چھوڑ دوں میں اسکے واسطے اپنے اور تمام کام اپنے سپرد کروں اسکے تفسیر میں ہے کہ بادشاہ نے ستر جوڑا زرین
کو ستر مرکب آراستہ کرکر اور تاج اور خلعت شاہانہ دیکر زندان کو بھیجا بڑی اہتمام سے یوسف علیہ السلام کو بلوایا اور آپ
استقبال کو آیا اور بغلگیر ہوکر لیجاکر پاس اپنے تخت پر بٹھایا بیت بٹھایا قریں اپنے بالائے تخت عجب شاہ
نے واہ کچھ پائی بخت فَلَمَّا كَلَّمَهٗ قَالَ اِنَّكَ الْيَوْمَ لَدَيْنَا مَكِيْنٌ اَمِيْنٌ پس جب باتیں کیں بادشاہ نے حضرت



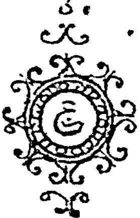
یوسف سے اور تعبیر خواب کی پوچھی اور جواب دلپذیر سنا کہا تحقیق تو ائے یوسف آج نزدیک ہمارے مرتبے والا
امانت والا ہے جو منصب چاہے مانگ اور جو آرزو ہو کہہ قَالَ اجْعَلْنِي عَلَىٰ خَزَائِنِ الْأَرْضِ کہا یوسف
علیہ السلام نے مقرر کر مجھکو اوپر خزانوں زمین مصر کے یعنے میرے سپرد کر حاصل ولایت مصر کا نقد اور جنس سب
إِنِّي حَفِيظٌ عَلِيمٌ تحقیق میں نگہبانی کرنیوالا ہوں کچھ چیز ضایع نکرونگا خوب جاننے والا ہوں کام ملک کے جو بہتر ہوگا
وہی کرونگا یا نگاہ رکھنے والا حساب کا ہوں میں اور دانا لغتوں کا جو کوئی کہے گا سمجھ جاؤنگا لکھا ہے کہ یوسف علیہ
السلام ہفتر زبان جانتے تھے سمجھ لیجئے کہ یہہ آیت دلیل ہے اسکی کہ مدح اپنی وقت حاجت کے روا ہے اور مذمت
نفس اپنے کی اسوقت خطا ہے چنانچہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے انا سید ولد ادم ولا فخر اور
فرمایا ہے کنت نبیا وادم بین الماء والطین اور اسیطرح عالم اگر اپنے علم کی بڑائی کرے اس نیت سے کہ لوگ اگر پڑھیں اور فائدہ
لیں درست ہے اور یہہ بھی اسی آیت سے نکلتا ہے کہ جو کوئی امانت دیانت رکھتا ہو اور معتمد ہو اسکو کسی کام کا ہو
وہ پادشاہ سے طلب کرے اور وہ کام نااہل کے واسطے نچھوڑے کیونکہ یوسف علیہ السلام نے مانگا ہے کہ
اجعلنی علی خزائن الارض اور اپنی تعریف کی ہے کہ انی حفیظ علیم لکھا ہے کہ بعد ایک برس کے پادشاہ نے منصب
محافظت خزائن کا یوسف علیہ السلام کو دیا اور تخت زرین پر بٹھایا یا مرصع بانواع جواہر تھا اور تاج مکلل سر پر دھرا
اور اختیار تمام مملکت کا سونپا حدیث میں ہے کہ اگر یوسف علیہ السلام یہہ منصب نمانگتے اسیوقت ہوتا لیکن
مانگنے سے ایک سال کا وقفہ ہوا اور عزیز کا منصب بھی پادشاہ نے انکو سپرد کیا بعد تھوڑی مدت کے عزیز مرگیا
نظم ہوئے جب یہہ مختار باصد تمیز تو اس رشک کا داغ کھا کر عزیز ملا تختہ خاک سے تلملا یہہ بیٹھے بہ تخت اور وہ خاک
سے اٹھا وَكَذَٰلِكَ مَكَّنَّا لِيُوسُفَ فِي الْأَرْضِ اور جسطرح پادشاہ کو مہربان کیا ایسی ہی جگہہ دی ہمنے یوسف کو بیچ زمین مصر کے یعنے
حاکم کیا يَتَبَوَّأُ مِنْهَا حَيْثُ يَشَاءُ جگہہ پکڑتا تھا اس میں سے جہاں چاہتا تھا لکھا ہے کہ وہ زمین ہر طرف سے
چالیس فرسخ تھی نُصِيبُ بِرَحْمَتِنَا مَنْ نَشَاءُ وَلَا نُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ پہنچا دیتے ہیں ہم رحمت اور نعمت اپنی دین
اور دنیا کی جسکو چاہیں اور نہیں ضایع کرتے ہم ثواب احسان کرنیوالوں کا وَلَأَجْرُ الْآخِرَةِ خَيْرٌ لِلَّذِينَ آمَنُوا
وَكَانُوا يَتَّقُونَ اور البتہ ثواب آخرتکا بہتر ہے واسطے ان لوگوں کے کہ ایمان لائے اور تھے پرہیزگاری کرتے خواہش
سے جیسے یوسف علیہ السلام کہ بسبب تقوی کے قیدخانے سے مرتبہ جاہ کو پہنچے اور تمام ملک پر مصر کے حاکم ہوئے
نظم کیا حکم پھر مصر کے ملک میں کہ سب اشتغال زراعت کریں ہوگئے عالی انبار خانے بنا برس سات تک جمع غلہ کیا
کسیکو نہ کرنے دیتے خوشہ سے صاف مگر آپ دیتے تھے وزر کفاف فراخی کے گذرے جو وہ سات سال تو تنگی پھر آئی پڑا سخت کال
ہوئے مردم مصر حاضر تمام بدرگاہ یوسف علیہ السلام پس سال اول تو غلہ انہیں عوض نقد اموال کے بیچ میں دوئم سال زیور لیا
پس تمام سیوم سال لئیں سب کنیز و غلام مواشی لئے انکے چوتھے برس لئے سال پنجم عقار انکے پس ششم سال فرزند انکے لئے



برس ساتوین خود وہ بندے ہوئے کیا اللہ نے اظہار پھر سب یہ حال کہا اللہ نے تیرا ہی سب ملک و مال عجب قدرت
حق کے رات دن کھیل مجنون یہ فضل اسکا ہے ریل پیل ذرا سوچ تو اسمین نکتہ ہے کیا کہ سب مصر کو انکا بردہ کیا
بکے تھے جو یوسف وہان مصر مین تو مردم سبک دیکھتے تھے انہین خدا نے کیا سب کو انکا غلام بنی پر ہمارے اور انپر
سلام سمجھ لیجئے کہ بعد مرنے عزیز کے عشق یوسف علیہ السلام مین زلیخا کا مال اسباب لٹانا اور مکانات شہر چھوڑ کر
جنگل مین جھونپڑی بنانا اور نہ پینا نہ کھانا دن رات رونا اور آنکھون کا کھونا پھر دعائے یوسف علیہ السلام سے جوان
ہوکر ہم آغوش مقصود ہونا اور یوسف علیہ السلام کے عقد نکاح مین آنا اور دو بیٹون کا تولد پانا تا آخر وفات تمام قصہ
مفصل مثنوی مین کہ مسمی بموج عشق ہے لکھا گیا ہے چنانچہ اسکی اشعار یہان بھی جابجا مسطور ہوے ہین لہذا عنان
کمیت قلم اس میدان بیان سے معطوف کرکے یعنے تحریر اس تمام قصے کی بہت طوالت کے خصوص عدم منصوص کے
موقوف کرکر مقصد اصلی کہ صاف صاف ترجمہ قرآن اور بایلازم یہان ہی بیان ہوتا ہے کہ جب اثر قحط کا زمین
کنعان مین پہنچا اولاد یعقوب علیہ السلام پر تنگی رزق کی ہوئی باپ سے عرض کیا کہ مصر مین پادشاہ ہے تمام قحط
مارون کی وہ پرورش کرتا ہے فرماؤ تو وہان جاکر ہم بھی طعام گرسنگان کنعان کے واسطے لاوین یعقوب علیہ
السلام نے اجازت دی اور بنیامین کو اپنی خدمت مین رکھا اور دسون بیٹون کو مع پونجی اور شتر دیکر رخصت کیا اور ایک اونٹ
پونجی سمیت بنیامین کے حصے کا بھی ہمراہ کر دیا وہ رخصت ہوکر مصر کو چلے وَجَآءَ اِخْوَةُ يُوسُفَ فَدَخَلُوا عَلَيْهِ فَعَرَفَهُمْ
وَهُمْ لَهُ مُنكِرُونَ اور آئے بھائی یوسف کے کنعان سے ملازمت یوسف علیہ السلام مین پس داخل ہوئے اوپر انکے اور
آداب خدمت بجا لائے پس پہچانا یوسف علیہ السلام نے انکو اول نظر مین اور وہ واسطے یوسف علیہ السلام کے ناشناس
تھے کیونکہ بہت مدت گذری تھی بقول اصح چالیس برس کے بعد ملے تھے یوسف علیہ السلام چلون کے اندر بیٹھے تھے
اسواسطے انکو نہ پہچانا پھر یوسف علیہ السلام نے انسے پوچھا کہ تم کون ہو جاسوس سے معلوم ہوتے ہو انھون نے کہا
معاذ اللہ ہم سب بیٹے یعقوب نبی اللہ کے ہین کہا تمھارے باپ کے کئی بیٹے ہین کہا بارہ تھے ایک کو صغر سن
مین بھیڑیا کھا گیا اور ایک باپ کی خدمت مین ہے اور ہم دس آپ کی ملازمت مین حاضر ہوئے ہین یوسف علیہ السلام
نے فرمایا کہ یہان کوئی ایسا ہے کہ تمھین پہچانے انھون نے کہا نہین لوگ مصر کے ہمکو نہین جانتے یوسف علیہ السلام نے فرمایا
کہ تم مین سے ایک یہان رہے اور تم جاؤ اور اُس بھائی کو بھی ساتھ لے آؤ تا کہ احوال تمھارا محقق ہو جاوے انھون نے قرعہ
ڈالا بنام شمعون پڑا پس وہ ٹھہرا ہوا یوسف علیہ السلام نے فرمایا کہ اپنے قیمت لو اور گندم دو وَلَمَّا جَهَّزَهُم بِجَهَازِهِمْ
اور جب تیار کیا یوسف علیہ السلام نے واسطے انکے سامان انکا اور ہر ایک کو ایک ایک اونٹ گندم کا بھر دیا
انھون نے کہا کہ ایک اونٹ بھی ہے ہمارے بھائی کا جو باپ کی خدمت مین رہ گیا ہے وہ بھی بھر دو یوسف
علیہ السلام نے فرمایا کہ ہم آدمیون کے شمار سے دیتے ہین نہ اونٹون کے انھون نے بہت مبالغہ کیا تا کہ

ائْتُونِي بِأَخٍ لَّكُم مِّنْ أَبِيكُمْ کہا یوسف علیہ السلام نے کہ لے آؤ میرے پاس بھائی اپنا جو باپ تمہارے سے ہے سگا اور
مان سے سوتیلا أَلَا تَرَوْنَ أَنِّي أُوفِي الْكَيْلَ وَأَنَا خَيْرُ الْمُنزِلِينَ کیا نہین دیکھتے تم کہ مین پورا دیتا ہون ماپ
اور حق کسیکا نہین رکھتا اور مین بہتر مہمانی کرنیوالا ہون بیت بخل اور خست کی باتین مطلقا مجھمین نہین نہ
کرتا ہون احسان مہمان ہون مین خیر المنزلین فَإِن لَّمْ تَأْتُونِي بِهِ فَلَا كَيْلَ لَكُمْ عِندِي وَلَا تَقْرَبُونِ پس اگر
نہ لاؤگے تم اسکو میرے پاس پس نہین ناپ یعنے طعام واسطے تمہارے نزدیک میرے اور نہ پاس آئیو میرے اور نہ ولایت
مین میرے قدم دھریو قَالُوا سَنُرَاوِدُ عَنْهُ أَبَاهُ وَإِنَّا لَفَاعِلُونَ کہا انھون نے شتاب طلب کرین ہم اسکو
باپ اسکے سے اور کوشش کرینگے ہم اسمین اور ہم البتہ کرنیوالے ہین اس چیز کو کہ کہتے ہین وَقَالَ لِفِتْيَانِهِ اجْعَلُوا
بِضَاعَتَهُمْ فِي رِحَالِهِمْ اور کہا یوسف علیہ السلام نے واسطے جوانون اپنے کے یعنے خدمتگارون اپنے کے
جنکے سپرد غلے کا ناپ تھا رکھدو پونجی انکی بیچ شلیتون انکے کے جو قیمت گندم مین لی ہے لکھا ہے کہ وہ چمڑا اور جلد
پاپوشین تھین انکو دیانت دار جانکر رکھوادین کہ اپنے مکان پر جاکر جو دیکھینگے تو پھیر دینکو آوینگے اسیواسطے کہا نہ
لَعَلَّهُمْ يَعْرِفُونَهَا إِذَا انقَلَبُوا إِلَىٰ أَهْلِهِمْ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ شاید کہ وہ پہچانین پونجی اپنی کو جب پھر جاوین طرف لوگون
اپنے کے اور اونتون سے کے شلیتے کھولین شاید کہ وہ پھر آوین اور میرے بھائی کو لاوین فَلَمَّا رَجَعُوا إِلَىٰ أَبِيهِمْ
قَالُوا يَا أَبَانَا مُنِعَ مِنَّا الْكَيْلُ فَأَرْسِلْ مَعَنَا أَخَانَا نَكْتَلْ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ پس جب پھر آئے بیٹے یعقوب علیہ السلام
اسکے طرف باپ اپنے کے کہا انھون نے ای باپ ہمارے منع کیا ہمسے ناپ گندم کا یعنے پادشاہ مصر نے
حکم کیا کہ بنیامین کو لاؤ تا کہ حصہ اسکا پاؤ پس بھیج ساتھ ہمارے بھائی ہمارے کو تا ناپ کو لاوین اپنے واسطے
اور اسکے واسطے غلہ اور تحقیق ہم واسطے اسکے البتہ نگہبان ہین آفات سے قَالَ هَلْ آمَنُكُمْ عَلَيْهِ إِلَّا كَمَا أَمِنتُكُمْ
عَلَىٰ أَخِيهِ مِن قَبْلُ کہا یعقوب علیہ السلام نے ای فرزندو کیٔین امانت دار جانتا ہون تمکو اوپر بنیامین کے مگر
جیسا امانت دار جانتا تھا تمکو اوپر بھائی اسکے کے پہلے اس سے کہ کہا تھا تمنے انا لہ لحافظون اور مین تمہاری
محافظت پر بھروسا نہین رکھتا فَاللَّهُ خَيْرٌ حَافِظًا پس اللہ بہتر ہے در الحال کہ حفاظت کرنے والا ہے یہ قرات
حفص کی ہے حفظا بھی اورون کی قرات ہے یعنے اللہ بہتر ہے از روئے حفاظت کے وَهُوَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ
اور وہ بہت رحم کرنیوالا ہے سب رحم کرنیوالون سے شاید کہ ساتھ محافظت اسکی کے مجھ پر رحم کرے اور غم
دو فرزندون کا نہ دکھاوے وَلَمَّا فَتَحُوا مَتَاعَهُمْ وَجَدُوا بِضَاعَتَهُمْ رُدَّتْ إِلَيْهِمْ اور جب کھولا انھون نے اسباب
اپنا پائی پونجی اپنی جو پادشاہ کو دی تھی بیچ شلیتون اپنے کے کہ حکم یوسف علیہ السلام سے پھیرے گئے تھے
طرف انکے قَالُوا يَا أَبَانَا مَا نَبْغِي کہا انھون نے ای باپ ہمارے کیا چیز چاہین ہم احسان اسکے سے
ورا اسکے کہ هَٰذِهِ بِضَاعَتُنَا رُدَّتْ إِلَيْنَا یہ ہے پونجی ہمارے کہ ہمنے دیکر غلہ خریدا تھا پھیری گئی طرف

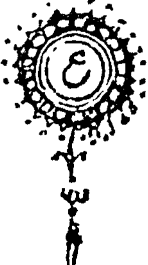
بہارے پس اس عطا اور بخشش پر پھر جاوینگے ہم خدمت بادشاہ مین وَنَمِیْرُ اَھْلَنَا وَنَحْفَظُ اَخَانَا وَنَزْدَادُ
کَیْلَ بَعِیْرٍ اور اناج لاوینگے ہم واسطے لوگون اپنے کے اور محافظت کرینگے ہم بھائی اپنے کی جاتے آتے مین
اور زیادہ لاوینگے ہم ناپ ایک اونٹ کا حصہ بھائی کا ذٰلِکَ کَیْلٌ یَّسِیْرٌ یہہ ناپ ہے آسان اور اندک
بادشاہ ہمین دینے مین دریغ نکریگا قَالَ لَنْ اُرْسِلَہٗ مَعَکُمْ حَتّٰی تُؤْتُوْنِ مَوْثِقًا مِّنَ اللّٰہِ کہا یعقوب
علیہ السلام نے ہرگز نہ بھیجونگا مین بنیامین کو ساتھ تمھارے یہان تک کہ دو تم مجھکو عہد موکد ساتھ ذکر خدا کے
تبیان مین ہے کہ فرمایا یہان تک کہ قسم کھاؤ مرتبہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین سید المرسلین کی
لَتَاْتُنَّنِیْ بِہٖٓ اِلَّآ اَنْ یُّحَاطَ بِکُمْ کہ البتہ لے آؤ تم میرے پاس اسکو مگر یہہ کہ گھیر لیا جاوے عذاب
ساتھ تمھارے اور تم سب ہلاک ہو جاؤ انھون نے قبول کیا اور قسم کھائی مرتبہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کی کہ بنیامین کے حق مین برائی نکرینگے فَلَمَّآ اٰتَوْہُ مَوْثِقَھُمْ قَالَ اللّٰہُ عَلٰی مَا نَقُوْلُ وَکِیْلٌ پس
جب دیا انھون نے باپ کو عہد اپنا کہا یعقوب علیہ السلام نے کہ اللہ اوپر اس چیز کے کہ کہتے
ہین ہم عہد اور پیمان سے کارساز اور نگہبان اور گواہ اور آگاہ ہے وَقَالَ یٰبَنِیَّ لَا تَدْخُلُوْا مِنْۢ بَابٍ وَّاحِدٍ
وَّادْخُلُوْا مِنْ اَبْوَابٍ مُّتَفَرِّقَۃٍ اور کہا یعقوب علیہ السلام نے شفقت سے ای بیٹو میرے مت داخل
ہو جیو شہر مصر مین دروازے ایک سے اور داخل ہو جیو دروازے متفرق سے کیونکہ تمھارا
جمال اور شان اور شوکت دیکھکر کسی کی نظر نہ لگ جاوے اور اس شہر کے چار دروازے تھے پھر
لیجے کہ یعقوب علیہ السلام نے اول مہر پدری ظاہر کی اور آخر عجز بندگی آشکارا کیا کہ کہا وَمَآ اُغْنِیْ
عَنْکُمْ مِّنَ اللّٰہِ مِنْ شَیْءٍ اور نہین دفع کرتا مین تم سے ساتھ نصیحت مذکورہ کے قضائے الٰہی سے
کچھ چیز مت دفع نہین ہوتی خدا کے تقدیر منع کرنا عبث کیون ہے قدر سے حذر ہو اِنِ الْحُکْمُ
اِلَّا لِلّٰہِ نہین ہے حکم مگر واسطے اللہ کے بیچ ہر چیز کے عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَعَلَیْہِ فَلْیَتَوَکَّلِ الْمُتَوَکِّلُوْنَ اور اوپر اسیکے پس چاہیے کہ توکل کرین
توکل کرنے والے نہ اوپر غیر اسکے کہ حاجتون کا برآنا اور بلا و نکال جانا توکل کا پھل پاتا ہے بیت
باغ جہان مین جو گل ہے منہ ثمرہ دار توکل ہے ٭ وَمَنْ یَّتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ فَھُوَ حَسْبُہٗ وَلَمَّا دَخَلُوْا مِنْ
حَیْثُ اَمَرَھُمْ اَبُوْھُمْ اور جب داخل ہوئے بیٹے یعقوب علیہ السلام کے اسی طرح سے کہ
حکم کیا تھا انکو باپ انکے نے کہ دروازون متفرق سے جاویو مَا کَانَ یُغْنِیْ عَنْھُمْ مِّنَ اللّٰہِ مِنْ شَیْءٍ کہ دفع
کرے انسے تدبیر یعقوب علیہ السلام کی قضاء منزل سے کہ انکے حق مین واقع تھی کچھ چیز بلکہ تہمت چوری کی
بنیامین پر لگی اور بھائی اندوہگین ہوئے اور مصیبت یعقوب علیہ السلام پر دوگنی ہوئی پس کچھ فائدہ مند
نہوئی تدبیر یعقوب علیہ السلام کی اِلَّا حَاجَۃً فِیْ نَفْسِ یَعْقُوْبَ قَضٰھَا مگر ایک خطرہ تھا بیچ دل



یعقوب کے یعنی شفقت اوپر اولاد کے تھی کہ اسوقت کر ڈالا اسکو اور وصیت ساتھہ اسکے کر دی وَاِنَّہٗ
لَذُوْ عِلْمٍ لِّمَا عَلَّمْنٰہُ وَلٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ اور تحقیق یعقوب علیہ السلام صاحب علم تھا واسطے اس خبر کے
کہ سکھائی تھی ہمنے اسکو وحی سے اور اسی سبب اسنے کہا تھا وما اغنی عنکم اور لیکن اکثر لوگ نہین جانتے
اسرار قضا و قدر کو یا نہین سمجھتے کہ تدبیر اوپر تقدیر کے غلبہ نہین کر سکتی بیت تدبیر سے کیا حاصل تقدیر
پہ رہ ای دل تقدیر پہ رہ ای دل تدبیر سے کیا حاصل وَلَمَّا دَخَلُوْا عَلٰی یُوْسُفَ اور جب داخل ہوئے بیٹے
یعقوب علیہ السلام کے یوسف علیہ السلام تخت پر چلون کے اندر بیٹھے تھے پوچھا کہ کون ہو تم انھون نے کہا
ہم کنعانی ہین آپنے فرمایا تھا کہ اپنے بھائی کو لے آؤ سو باپ سے عہد و پیمان کر کر لائے ہین ہم یوسف علیہ السلام
نے فرمایا کہ معلوم ہوا بیٹھو وہ کنارے مسند کے بیٹھے حکم ہوا کہ خوان طعام کا آراستہ کر کر لاوین کھانا حاضر ہوا
یوسف علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک ایک خوان پر دو دو بھائی ساتھ بیٹھ کر کھاؤ وہ کھانے لگے بنیامین اکیلا رہ
گیا روتے روتے بیہوش ہو گیا گلاب اسپر چھڑک واکر ہوش مین لاکر پوچھا کہ ای جوان کنعانی سبب رونے
کا کیا ہے بنیامین نے کہا کہ ای بادشاہ آپنے فرمایا کہ دو دو بھائی ساتھ باہم کھاوین مجھے اپنا یوسف بھائی
یاد آیا کہ اگر وہ ہوتا تو اکیلا کیون رہ جاتا میرے ساتھہ وہ کھاتا اس غم سے مین رو رو کر بیخود ہو گیا یوسف ع نے
فرمایا کہ وہ کہان گیا کہا اسکو بھیڑیئے نے کھا لیا یوسف علیہ السلام نے پوچھا کہ تیرے روبرو کھایا کہا مین نہین گیا تھا
بھائیون نے خبر دی بھائیون سے پوچھا انھون نے کہا ہان ہمارے سامھنے یہہ واقعہ پیش آیا یوسف علیہ السلام نے
کہا کہ ہمنے سنا ہے کہ ایک تم مین ایسا زور آور ہے کہ شیر کو پکڑ کر پھاڑ ڈالتا ہے کہا ہان یہہ ہے شمعون کہا ایک
درخت جڑ سے اکھیڑتا ہے کہا ہان یہہ ہے روبیل کہا ایک نعرہ شہر مین کرتا ہے تو ہر حاملہ کا حمل گر پڑتا ہے کہا
ہان یہہ یہودا ہے پھر یوسف علیہ السلام نے فرمایا کہ تم ایسے قوی سب موجود تھے پھر کیونکر بھیڑیئے نے کھایا سب
خجالت سے سرنگون ہوئے پھر بنیامین کی جو محبت کمال دیکھی فرمایا کہ آؤ تاکہ مین بھائی تیرا ہوؤن اور تیرے ہمراہ
کھاؤن پس خوان اسکے حصہ کا ان چلون کے اندر منگوایا اور اسکو بھی بلوایا اور اس بھائی سے اٰوٰٓی اِلَیْہِ اَخَاہُ
جگہہ دی طرف اپنے بھائی کو اور یوسف علیہ السلام نے نقاب ڈالی ہاتھہ طرف طعام کے دراز کیا بنیامین
دیکھتے ہی رویا یوسف علیہ السلام نے پوچھا کہ اب کیون روتا ہے کہا ای بادشاہ ہاتھہ آپکا ہو بہو میرے بھائی کا ہاتھہ
ہے یہہ سنتے ہی یوسف علیہ السلام بے طاقت ہو گئے اور تحمل نکر سکے نقاب چہرے سے الٹ دی اور بنیامین کو
قَالَ اِنِّیْٓ اَنَا اَخُوْکَ فَلَا تَبْتَئِسْ بِمَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ کہا تحقیق مین ہون بھائی تیرا پس غمگین مت ہو ساتھہ اس
چیز کے کہ تھے کرتے بھائی بیچ حق میری کے بنیامین نے جو منہہ یوسف ع کا دیکھا اور یہہ کلام سنا پھر بیہوش ہو گیا جب
ہوش آیا ہاتھہ گردن مین یوسف ع کے ڈالا اور تعجب سے بزبان حال کہا بیت کہ یارب یہہ بیداری ہے یا ہے خواب کہ مطلوب ہے

روبروے حجاب پھر دامن یوسف علیہ السلام کا پکڑ کر کہا کہ اب مین جدا تم سے نہونگا یوسف عم نے فرمایا کہ ای برادر
محبت پدر بہت تجھ پر ہی اگر مجھے یہان رکھ لونگا غم انپر اور زیادہ ہوگا اگر تیری صلاح ہو تو ایک نالایق کام کی تہمت سے
مصرعہ پر جدا ہون تجکو کسی طرح تیری خدمت سے پس یوسف عم نے فرمایا کہ بارے بھائیون کے پاس جا اور اس امر کو مخفی
رکھہ بنیامین پردیسے باہر نکلا اور یوسف عم نے حکم کیا کہ کنعانیون کی تیاری کرو فَلَمَّا جَهَّزَهُمْ بِجَهَازِهِمْ جَعَلَ السِّقَايَةَ
فِي رَحْلِ أَخِيهِ پس جب تیار کیا واسطے انکے سامان انکا رکھہ دیا ایک نوکر محرم راز نے بامر یوسف علیہ السلام کے
اسکو پیالہ پانی پینے کا پادشاہ کے جو سونیکا یا زبرجد کا مرصع بجواہر تھا اور واسطے عزت اور نفاست طعام کے اسکو
پیمانہ کر لیا تھا بیچ شلیتے بھائی یوسف علیہ السلام کے اور سب بھائیون کے شلیتے بھر کر لادکر اجازت دی کہ جاؤ
کہ سب چلے تب شہر سے باہر نکلے ملازمان یوسف علیہ السلام پیچھے انکے گئے ثُمَّ أَذَّنَ مُؤَذِّنٌ أَيَّتُهَا الْعِيرُ
إِنَّكُمْ لَسَارِقُونَ پھر پکارا ایک پکارنیوالے نے ای قافلے والو تحقیق تم چور ہو دلمین یہہ معنے ٹھہرا کر یوسف کو
تمنے باپ سے چورایا تھا یا پکارنیوالے نے یہہ بات آپ سے کہی یوسف نے کہی ہے نہ ین فرمایا تھا غرض جب یہہ آواز یعقوبؑ کے
بیٹون کے کان تک پہنچی قَالُوا وَأَقْبَلُوا عَلَيْهِمْ مَاذَا تَفْقِدُونَ کہا انھون نے اور منہہ پھیر کھڑے ہوئے اوپر انکے کیا
چیز کھوئی گئی تمھاری جسے ڈھونڈھتے ہو قَالُوا نَفْقِدُ صُوَاعَ الْمَلِكِ وَلِمَنْ جَاءَ بِهِ حِمْلُ بَعِيرٍ وَأَنَا بِهِ زَعِيمٌ کہا انھون
نے کھویا گیا پیالہ پادشاہ کا کہ پیمانہ غلے کا کیا تھا اور واسطے اس شخص کے کہ لے آوے اسکو بوجھ اونٹ کا غلہ مقرری اور مین
کہ پکارنے والا ہون ساتھ اسکے ضامن ہون قَالُوا تَاللَّهِ لَقَدْ عَلِمْتُمْ مَا جِئْنَا لِنُفْسِدَ فِي الْأَرْضِ وَمَا كُنَّا
سَارِقِينَ کہا انھون نے قسم ہے اللہ کی تحقیق جانتے ہو تم کہ ہم مردم امین ہین پہلے تمنے ہماری پونجی ہمارے شلیتون
مین رکھہ دی تھی سو پھیر لائے ہم اور تم دیکھتے ہو کہ ہمنے اونٹون کے منہہ باندھہ دیئے ہین تاکہ کسیکی کھیتی نہ کھاوین
نہین آئے ہم کنعان سے توکہ فساد کرین بیچ زمین مصر کے اور لوگونکا مال ناحق تصرف مین لاوین اور نہین چور ہم
اور چوری ہمارا کام نہین ہے قَالُوا فَمَا جَزَاؤُهُ إِنْ كُنْتُمْ كَاذِبِينَ کہا انھون نے کیا ہے سزا اسکی اگر ہو تم جھوٹھے
قَالُوا جَزَاؤُهُ مَنْ وُجِدَ فِي رَحْلِهِ فَهُوَ جَزَاؤُهُ کہا برادران یوسف علیہ السلام نے سزا اسکی یہہ ہے جو شخص کہ
پایا جاوے چوریکا مال بیچ شلیتے اسکے پس وہی ہے بدلا اسکا یعنے اسکو غلام کرلین یہہ ہمارے باپ کے دین مین ہے
كَذَلِكَ نَجْزِي الظَّالِمِينَ اسیطرح سزا دیتے ہین ہم چورون کو پس انکو پھیر کر مصر مین لائے اور درگاہ یوسف عم مین
اونٹ بٹھلائے فَبَدَأَ بِأَوْعِيَتِهِمْ قَبْلَ وِعَاءِ أَخِيهِ ثُمَّ اسْتَخْرَجَهَا مِنْ وِعَاءِ أَخِيهِ پس شروع کیا موذن نے یا یوسف عم نے
ساتھہ شلیتون انکے کے یعنے بھائیون کے پہلے شلیتے بھائی اپنے کے سے واسطے نہ آنے تہمت کے کھولے
پھر نکال لیا اس پیالے کو شلیتے بھائی اپنے کے سے كَذَلِكَ كِدْنَا لِيُوسُفَ اسیطرح تعلیم کیا ہمنے واسطے یوسف کے ساتھ
الہام کے پس بھائی یوسف کے شرمندہ ہوئے اور بنیامین کو طعن کرنے لگے مَا كَانَ لِيَأْخُذَ أَخَاهُ فِي دِينِ الْمَلِكِ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ

تھا یوسف کہ لے بھائی اپنے کو بیچ دین بادشاہ کے کیونکہ حکم بادشاہ کا چور کے مارنے اور تعزیر دینے کا تھا نہ غلام کرنیکا
پس یوسف علیہ السلام نے نہ پکڑتا اپنے بھائی کو مگر ساتھ چاہنے اللہ کے اور حکم اسکے کے نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَاۗءُ
بلند کرتے ہین ہم درجون میں علم اور حکمت کے جسے چاہیں وَفَوْقَ كُلِّ ذِيْ عِلْمٍ عَلِيْمٌ اور اوپر ہر جاننے والے کے جاننے
والا ہے درجہ اسکا بلند تر ہے پھر یوسف علیہ السلام نے فرمایا کہ تمنے کیا کیا تم تو کہتے تھے ہم پیغمبر زادے ہیں
قَالُوْٓا اِنْ يَّسْرِقْ فَقَدْ سَرَقَ اَخٌ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ کہا انھون نے اگر چورا وے یہہ کیا تعجب ہے پس تحقیق چرایا تھا بھائی
اسکے نے پہلے اس سے یعنے یوسف نے مدارک میں ہے کہ یعقوب علیہ السلام کے گھر مرغ تھا ایک سائل نے
دروازے پر سوال کیا اسوقت کچھ حاضر نتھا یوسف علیہ السلام نے وہی سائل کے حوالہ کیا بھائیون نے تہمت چوری
کی لگائی بحر مواج میں ہے کہ انڈا تھا یا بچہ ہرن کا تھا کہ سائل کو دیا تھا بعضے کہتے ہیں کہ بت طلائی تھا جد مادری کے
گھر سے خفیہ لاکر اسے زمین میں جہاں مردار پڑے تھے گاڑ دیا تھا اور سوا اسکے بھی اقوال ہیں فَاَسَرَّهَا يُوْسُفُ فِيْ
نَفْسِهٖ وَلَمْ يُبْدِهَا لَهُمْ پس چھپایا اس بات کو یوسف نے بیچ جی اپنے کے اور نہ ظاہر کیا اسکو واسطے انکے
قَالَ اَنْتُمْ شَرٌّ مَّكَانًا فَاِنَّهٗ کہا ساتھ اپنے کہ تم برے ہو از روے منزلت دزدی کے کہ بیٹے کو باپ سے چرا کر جدا کر دیا
وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا تَصِفُوْنَ اور اللہ دانا تر ہے ساتھ اس چیز کے کہ بیان کرتے ہو تم پس یوسف عم نے بنیامین کو اپنے
علاقے والون کے سپرد کر دیا بھائیون نے بہتیرا چاہا کہ چھوڑا روبیل غضب ناک ہوا بال تن کے کھڑے ہو گئے یہان تک
کہ کپڑون سے باہر نکل آئے اور کہنے لگا اے بادشاہ بھائی کو میرے چھوڑ دے نہین تو ایسی فریاد کرونگا کہ شہر
مین ہر زن حاملہ کا حمل گر پڑیگا یوسف نے جو روبیل کو غضب ناک دیکھا چھوٹے بیٹے سے کہا کہ اسکی پیٹھ کو چھو کر
چلا آ اسکے چھوتے ہی غصہ تھم گیا بھائیون کیطرف دیکھ کر کہنے لگا کہ تم میں سے کسنے مجھے چھوا کہا بجز ایہان کوئی
نسل یعقوب سے ہے کیونکہ جب کسی ایک کو انمین غصہ آتا تھا اور دوسرا کوئی نسل یعقوب سے مس کرتا تو تھم جاتا تھا
معالم میں ہے کہ دوسرے بار پھر غضبناک ہو کر قصد تخت کا یوسف علیہ السلام کے کیا یوسف نقاب ڈالے ہوئے
تخت سے اتر آئے اور اسے پکڑ لیا اور ہاتھ سر پر لا کر زمین پر گرا دیا اور کہا اے کنعانیو تم اپنے زور پر گھمنڈ کرتے ہو
اور جانتے ہو کہ تمپر کوئی غالب نہین ہونے کا نظم خدا نے بلند اور کیا پست ہے زبردست پر ایک زبردست ہے
انھون نے دیکھا کہ زور سے کام نہین نکلتا زاری شروع کی قَالُوْا يٰٓاَيُّهَا الْعَزِيْزُ اِنَّ لَهٗٓ اَبًا شَيْخًا كَبِيْرًا
کہا اے عزیز تحقیق واسطے اسکے باپ ہے بوڑھا بزرگ یوسف کے ہلاک ہونے کے بعد اس سے محبت رکھتا ہے
فَخُذْ اَحَدَنَا مَكَانَهٗ پس لے ایک کو ہم میں سے غلامی میں جگہ اسکی اور بنیامین کو چھوڑ دے اِنَّا نَرٰىكَ
مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ تحقیق ہم دیکھتے ہیں تجھکو احسان کرنیوالون سے اپنے حق میں پس احسان اپنا ہمپر تمام کر
قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اَنْ نَّاْخُذَ اِلَّا مَنْ وَّجَدْنَا مَتَاعَنَا عِنْدَهٗٓ ۙ اِنَّآ اِذًا لَّظٰلِمُوْنَ کہا یوسف نے پناہ ہے اللہ کی یہہ کہ

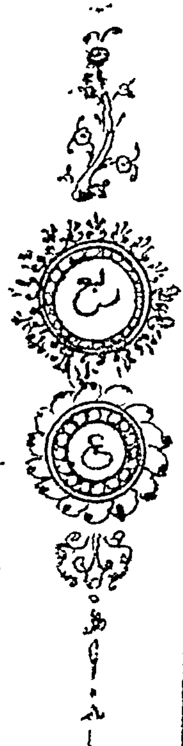


لیلیوین ہم سوا اُس شخص کے کہ پائی ہے چیز اپنی نزدیک اُسکے اور اگر اور کو پکڑلیں ہم اُسوقت ظالموں سے ہوں
تمہارے مذہب میں فَلَمَّا اسْتَيْأَسُوا مِنْهُ خَلَصُوا نَجِيًّا پس جب نا امید ہوئے وہ یوسف سے اور جانا کہ بنیامین کو
نہیں دینا کیلئے بیٹھے مصلحت کرتے ہوئے اور طرح طرح کی تدبیریں کرنے لگے قَالَ كَبِيرُهُمْ أَلَمْ تَعْلَمُوا أَنَّ أَبَاكُمْ قَدْ أَخَذَ
عَلَيْكُمْ مَوْثِقًا مِنَ اللَّهِ کہا بڑے بھائی اُنکے نے عمر میں کہ روبیل تھا یا عقل میں کہ یہودا تھا کیا نہیں جانتے تم یہہ کہ باپ
تمہارے نے تحقیق لیا تھا اوپر تمہارے عہد خدا کا حفاظت میں بنیامین کے حق میں برائی نکرینگے اور اب یہہ
ماجرا پیش آیا وَمِنْ قَبْلُ مَا فَرَّطْتُمْ فِي يُوسُفَ اور پہلے اس سے کیا تقصیر کی تھی بیچ شان یوسف کے فَلَنْ أَبْرَحَ
الْأَرْضَ حَتَّى يَأْذَنَ لِي أَبِي أَوْ يَحْكُمَ اللَّهُ لِي پس ہرگز نہ نکلونگا میں اس زمین مصر سے یعنے اس شہر سے باہر نہیں
نکلونگا یہانتک کہ پروانگی دے آنے کی واسطے میرے باپ میرا یا حکم کرے اللہ واسطے میرے باپ کے پاس جانے کا
یا بھائی کے رہائی کا وَهُوَ خَيْرُ الْحَاكِمِينَ اور وہ بہتر حکم کرنیوالا ہے کہ سچ حکم کرتا ہے کسیکی رعایت اُسکے حکم میں نہیں
ارْجِعُوا إِلَى أَبِيكُمْ فَقُولُوا يَا أَبَانَا إِنَّ ابْنَكَ سَرَقَ پھر جاؤ طرف باپ اپنے کے پس کہو اے باپ ہمارے تحقیق
بیٹے تیرے بنیامین نے چوری کی وَمَا شَهِدْنَا إِلَّا بِمَا عَلِمْنَا وَمَا كُنَّا لِلْغَيْبِ حَافِظِينَ اور نہیں گواہی دیتے ہم مگر
ساتھ اُس چیز کے کہ جانتے ہیں ہم کہ پیالہ پادشاہ کا اُسکے تھیلے میں سے نکلا اور نہیں ہیں ہم واسطے غیب کے
نگہبان یعنے ظاہر چوری اُسکی دیکھی ہمنے اور باطن کی خبر نہیں رکھتے ہم کہ واقع میں اُسپر تہمت کی اور پیالہ
اُسکے تھیلے میں رکھ دیا یا اُسنے آپ چرالیا وَاسْأَلِ الْقَرْيَةَ الَّتِي كُنَّا فِيهَا وَالْعِيرَ الَّتِي أَقْبَلْنَا فِيهَا اور پوچھ لو
اُس بستی والوں سے کہ تھے ہم بیچ اُسکے یعنے مصر میں کسیکو بھیجکر خبر منگواؤ اور پوچھ لو اُس قافلہ سے کہ متوجہ آئے
ہم بیچ اُسکے وہ ہمسایہ یعقوب علیہ السلام کے تھے وَإِنَّا لَصَادِقُونَ اور تحقیق ہم البتہ سچے ہیں بیٹے یعقوب ع کے
روبیل کے حکم سے یا یہودا کے کنعان کو گئے اور جو کچھ بھائی نے کہا تھا عرض کیا قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ أَنْفُسُكُمْ
أَمْرًا کہا یعقوب علیہ السلام نے بلکہ بنا لی واسطے تمہارے نفسوں تمہارے نے ایکبات کہ چاہی ہے تمنے اور
اُسمیں صلاح کی ہے اور نہیں تو پادشاہ مصر کا کیا جانتا ہے کہ سزا چوری کی غلام کرنا ہے فَصَبْرٌ جَمِيلٌ پس صبر بہتر
ہے بہت صبر کرتا ہوں میں کہ صبر جمیل اجر دیوےگا مجھکو رب جلیل عَسَى اللَّهُ أَنْ يَأْتِيَنِي بِهِمْ جَمِيعًا شتاب ہے کہ
اللہ لے آوے میرے پاس اُن سب کو یعنے یوسف اور بنیامین اور اُسکو جو مصر میں رہ گیا ہے إِنَّهُ هُوَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ
تحقیق اللہ وہی ہے جاننے والا احوال میرا حکمت والا ہے اُس چیز کے کہ کرتا ہے پس یعقوب علیہ السلام گوشہ
میں جا بیٹھے وَتَوَلَّى عَنْهُمْ وَقَالَ يَا أَسَفَى عَلَى يُوسُفَ اور منہہ پھیر اپنے بیٹوں سے اور کہا اے افسوس اوپر فراق
یوسف کے کشاف میں ہے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جبرئیل سے پوچھا کہ یعقوب ع کو کتنا غم تھا فراق یوسف ع کا
کہا برابر ستر ماؤں کے کہ جنکے فرزند مر گئے ہوں فرمایا اجر اُنکو کسقدر ملا کہا برابر سو شہیدوں کے سچ ہے کہ کوئی شغلہ مفارقت

مثل یعقوب کے نہین جلا چالیس برس یا اسی برس وقت فراق سے تا زمانہ وصال آنکھین یعقوب علیہ السلام
کی رونے سے نہین تھین اور بار فراق سے پشت دوتا ہوگئی وَابْيَضَّتْ عَيْنَاهُ مِنَ الْحُزْنِ فَهُوَ كَظِيمٌ اور سفید
ہوگئین آنکھین انکی غم سے پس وہ بھرا ہوا تھا بیچ غصے کے یعنے دل انکا اولاد کے غصے مین بھرا تھا اور ظاہر نہین کرتے
تھے بیت درد ایک ہی کہ چھپا رکھا ہے اور دلمین میرے کیا رکھا ہے بیٹون نے جو افسوس اور بینائی باپکی دیکھی
قَالُوْا تَاللّٰهِ تَفْتَؤُا تَذْكُرُ يُوْسُفَ حَتّٰى تَكُوْنَ حَرَضًا اَوْ تَكُوْنَ مِنَ الْهَالِكِيْنَ کہا قسم ہے خدا کی ہمیشہ رہیگا تو ساتھ
نالہ وزاری کے یاد کرتا یوسف کو یہان تک کہ ہوجاویگا تو مضمحل یا ہوجاویگا تو ہلاک ہوجانیوالون سے قَالَ اِنَّمَا
اَشْكُوْا بَثِّيْ وَحُزْنِيْٓ اِلَى اللّٰهِ کہا ای بیٹو سوا اسکے نہین کہ شکایت کرتا ہون مین غم اپنے کی اور اندوہ
اپنے کی طرف اللہ کے نہ طرف تمھارے اور غیر تمھارے کے کیونکہ چارہ ساز بیچارون کا اور حاجت روا درماندون کا
وہی ہے نظم چارہ سازی کر میری بیچارہ ہون ای میرے مولی بہت آوارہ ہون دیدۂ غم دیدہ کو دیدار دے جلوہ دکھلا
طالب نظارہ ہون بحر مواج مین ہے کہ ہمسایہ نے یعقوب علیہ السلام سے کہا کہ اسقدر ضعیف نحیف تم ابھی سے
کیون ہوگئے اپنے باپ کی عمر کو تو پہنچے ہی نہین کہا کہ فراق یوسف مین کہ اللہ تعالی نے مبتلا کیا وحی ہوئی کہ میرا
گلہ خلق سے کرتا ہے یہہ نادم ہوئے اور استغفار کیا بعد اسکے جو پوچھتا تھا چپ رہتے تھے اور انما اشکو بثی
وحزنی کہتے تھے سمجھ لیجئے کہ یعقوب علیہ السلام انبیائے عظام سے تھے یہہ بلا فرقت کی اور الم مہاجرت کا انپر
کس سبب سے آیا بعضے کہتے ہین کہ انپر وحی ہوئی کہ اس بلا مین تجھے مبتلا نہین کیا ہمنے مگر اس باعث کہ ایکدن
تو نے گوسفند ذبح کیا تھا ایک سائل مسکین آیا اسپر تو نے التفات نکیا وہ غمگین ناخوش ہوکر چلا گیا اسکی
آزردگی سے تو اس بلا مین پڑا نظم دل آزردہ سائل کو مت کر تو زافت کہ آزردگی اسکی لاتی بلا ہے جو کچھ پاس
ہوے خوشی سے اسے دے کہ ٹالے بلاؤن کو دار و عطا ہے بعضے کہتے ہین کہ ایک کنیزک کے فرزند کو جدا کر کر
بیچ ڈالا تھا وہ اسکے فراق مین باقی عمر بھر روتی رہی حق تعالی نے انکو فراق یوسف مین اتنی ہی مدت مبتلا رکھا
بعضے کہتے ہین کہ انھون نے ایک گوسفند ذبح کیا تھا اسکا جوڑا اسکے فراق مین تڑپتا رہا اسکے عوض اللہ نے
انکو ہجر یوسف مین تڑپایا بیت کسیکی جدائی کبھی سب سے بچاؤ کہ لگتا رگ جان مین ہے تیر آہ لکھا ہے کہ جب
یعقوب عم نے انما اشکو بثی وحزنی الی اللہ کہا اللہ تعالی نے وحی بھیجی کہ ای یعقوب قسم ہے مجھکو اپنی عزت
اور جلال کی اگر یوسف اور بنیامین مردہ ہوتے تو بھی تیرے اس نالہ وزاری کے سبب جلا کر تیرے پاس
بھیجتا یہی مژدہ تھا کہ یعقوب علیہ السلام نے سنکر کہا وَاَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ اور جانتا ہون مین اللہ کیطرف سے
جو کچھ کہ تم نہین جانتے حیات یوسف سے اور مرنے اسکے سے میرے پاس کہتے ہین کہ ملک الموت
ایکدن انکی زیارت کو آئے تھے یعقوب عم نے فرمایا قسم ہے تمکو روح کی تمنے قبض کی ہے کہا نہین اس امید پر

یعقوب علیہ السلام نے کہا يَا بَنِيَّ اذْهَبُوا فَتَحَسَّسُوا مِنْ يُوسُفَ وَأَخِيهِ وَلَا تَيْأَسُوا مِنْ رَوْحِ اللَّهِ
اے بیٹو میرے جاؤ پس خبر لو یوسف کی اور بھائی اُسکے کی اور مت نا امید ہو رحمت اللہ کی سے إِنَّهُ
لَا يَيْأَسُ مِنْ رَوْحِ اللَّهِ إِلَّا الْقَوْمُ الْكَافِرُونَ تحقیق نہین نا امید ہوتا رحمت اللہ کی سے مگر قوم کافرونکا
پس یعقوب علیہ السلام نے نامہ لکھا اس مضمون کا کہ یعقوب اسرائیل اللہ بن اسحاق ذبیح اللہ بن ابراہیم
خلیل اللہ سے طرف پادشاہ مصر کے معلوم ہو کہ ہم وہ اہل بیت ہین کہ بلا کو موکل ہمپر کیا ہے دادا میرے ابراہیم کو
ہاتھ پاؤن باندھ کر آتش نمرود مین ڈال دیا اللہ تعالے نے انکو نجات دی باپ میرے اسحاق کے چھری
حلق پر دھری ذبح کرنے واسطے لیکن فدیہ بھیجا میرا ایک بیٹا تھا کہ اُسکو سب بیٹون مین سے زیادہ چاہتا تھا بھائی
اُسکو صحرا کو لے گئے اور پیراہن اُسکا خون آلودہ میرے پاس لائے اور کہنے لگے کہ بھیڑیا اُسکو کھا گیا مین اُسکے
فراق مین اسقدر رویا ہون کہ آنکھین میری سفید ہو گئین ہین اُسکا برادر اعیانی تھا اُس سے تسلی رکھتا تھا مین
تونے اُسکو چور ٹھہرا کر بٹھا رکھا ہے اور ہم اُس خاندان سے نہین ہین کہ چوری کرین یا ہم کسیکی چیز چرا دین اگر اُس
فرزند کو بھیج دے تو بہتر ہے ورنہ اوپر تیرے دعا کرونگا کہ اثر اُسکا فرزندون تیرے کو پہنچیگا والسلام پس یہہ نامہ بیٹون کو
دیا اور کچھ اسباب پشم اور روغن وغیرہ سے تیار کر کر حوالے کیا اور مصر کو بھیجا جب وہ مصر مین پہنچے وہان جو بھائی
رہ گیا تھا اُس سے ملے اور متفق ہو کر بارگاہ یوسف کو چلے فَلَمَّا دَخَلُوا عَلَيْهِ قَالُوا يَا أَيُّهَا الْعَزِيزُ مَسَّنَا وَأَهْلَنَا
الضُّرُّ وَجِئْنَا بِبِضَاعَةٍ مُزْجَاةٍ فَأَوْفِ لَنَا الْكَيْلَ وَتَصَدَّقْ عَلَيْنَا پس جب داخل ہوئے اوپر یوسف کے کہا اے
عزیز لگی ہمکو اور اہل ہمارے کو سختی اور بے نوائی اور لائے ہم پونجی حقیر تھوڑی بے اعتبار پس پورا دے واسطے ہمارے
ناپ اور خیرات کر اوپر ہمارے قیمت سے زیادہ دیکر یا ہماری پونجی قبول کر إِنَّ اللَّهَ يَجْزِي الْمُتَصَدِّقِينَ تحقیق
اللہ ثواب دیتا ہے صدقہ دینے والون کو پھر نامہ یعقوب علیہ السلام کا دیا یوسف علیہ السلام نے جو وہ نامہ
پڑھا بے روئے اختیار سے نکل گئے قَالَ هَلْ عَلِمْتُمْ مَا فَعَلْتُمْ بِيُوسُفَ وَأَخِيهِ کہا اے بھائیو آیا
جانتے ہو تم کہ کیا کیا تھا تمنے ساتھ یوسف کے اور بھائی اُسکے یہہ مجمل کہا تفصیل نکی اور یوسف سے جو کیا وہ تو ظاہر
ہے اور بنیامین سے یہہ کرتے تھے کہ اُسکو ذلیل اور خوار رکھتے تھے پس یوسف عم نے فرمایا کہ کیا قباحت اُسکی تمنے
جانی اور کیا توبہ اُس سے کی إِذْ أَنْتُمْ جَاهِلُونَ جو اسوقت تم جاہل تھے یعنے کم عمر اور شوخ تھے یا جاہل تھے حقوق پدر
اور قطع رحم اور موافقت ہوائے نفس سے یہہ بات نصیحت سے کہی نہ غصے سے پھر نقاب الٹ دی اور تاج اتار ڈالا بھائیون نے
جو صورت دیکھ لی قَالُوا أَإِنَّكَ لَأَنْتَ يُوسُفُ کہا تحقیق تو ہی ہے یوسف یہان استفہام تقریری ہے قَالَ
أَنَا يُوسُفُ وَهَذَا أَخِي کہا مین یوسف ہون اور یہہ بھائی میرا ہے بنیامین قَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَيْنَا تحقیق احسان کیا
اللہ نے اوپر ہمارے ساتھ سلامت اور کرامت کے إِنَّهُ مَنْ يَتَّقِ وَيَصْبِرْ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ تحقیق

جو کوئی پرہیزگاری کرے اور اللہ سے ڈرے اور صبر کرے اوپر طاعت کے یا معصیت سے پس تحقیق اللہ نہین
ضایع کرتا ثواب احسان کرنیوالونکا سمجھ لیجئے کہ وضع مظہر موضع مضمر مین واسطے آگاہی کے ہے کہ صابر پرہیزگار نیکوکار
ہے جب بھائیون نے یوسف عم کو پہچانا تخت کیطرف سر جھکا کر چاہا کہ پاؤن چومین یوسف علیہ السلام تخت سے
اتر کر انسے ملے قَالُوا تَاللّٰهِ لَقَدْ آثَرَكَ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَإِنْ كُنَّا لَخَاطِئِينَ کہا بھائیون نے قسم ہے اللہ کی کہ
حسن صورت اور کمال سیرت مین تحقیق پسند کیا تجھکو اللہ نے اوپر ہمارے اور تحقیق ہم تھے خطا اور ان کامون مین
جو کئے ہمنے قَالَ لَا تَثْرِيبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ کہا یوسف علیہ السلام نے جواب مین انکے نہین کچھ سرزنش اوپر تمھارے
آج کے دن اور مین پھر بار دگر ہرگز گناہ تمھارا تمھارے منہہ پر نہ لاؤنگا بحر مواج مین روایت ہے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ
علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن دروازے پر کعبے کے کھڑے ہو کر کہا اے قریش تم کیا گمان کرتے ہو مین تم سے
کیا معاملہ کرونگا انھون نے کہا احسان کروگے بزرگ اور بزرگ زادے اور کریم ہو فرمایا کہ مین وہ کہتا ہون جو کہی
یوسف نے اپنے بھائیون کو کہا تھا کہ لا تثریب علیکم الیوم ایک روایت ہے کہ ابو سفیان نے پیغمبر کو کلام یوسف
یاد دلوایا آپ نے فرمایا غفر اللہ لک ولمن علمک القصہ یوسف علیہ السلام نے بھائیون کو کہا يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ
بخشیگا اللہ واسطے تمھارے کہ اقرار تمنے اپنی گناہ پر کیا وَهُوَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ اور وہ بہت رحم کرنیوالا ہے رحم کرنے
والون سے بہت بخشے ایکبات مین ہی لاکھ گناہ ارحم الراحمین ہے اللہ پس یوسف علیہ السلام نے
بھائیون کے دل خوش کر کر واسطے تسلی پدر بزرگوار دل افگار کے کہا اِذْهَبُوا بِقَمِيصِي هٰذَا لیجاؤ کرتا میرا یہہ اور وہ
پیراہن خلیلی تھا کہ جبرئیل علیہ السلام نے کوئے مین انکو پہنایا تھا اور وحی یوسف علیہ السلام کو ہوئی تھی کہ اسکو
کنعان کو بھیجو پس انھون نے کہا کہ لیجاؤ فَأَلْقُوهُ عَلٰى وَجْهِ أَبِي يَأْتِ بَصِيرًا ط پس ڈالدو اسکو اوپر منہہ
باپ میرے کے تا پھر آوے بینائی اور آنکھین انکی پہلی حالت پر آوین وَأْتُونِي بِأَهْلِكُمْ أَجْمَعِينَ اور لے آؤ میرے پاس
اہل اپنی سب کو لکھا ہے کہ یہودا نے کہا اے یوسف کرتا خون آلودہ باپ کے پاس مین لے گیا تھا یہہ کرتا مجھے دو
مین لیجاؤن شاید کہ خوشی اس لیجانے کی تدارک غم کا اس پیراہن کے کرے یوسف علیہ السلام نے کرتا حوالہ
کیا اور اسباب راہ کا واسطے باپ کے اور تمام متعلقون کے تیار کر کر بھائیون کو دیا یہودا سب کو لیکر کنعان کو چلا
وَلَمَّا فَصَلَتِ الْعِيرُ اور جب جدا ہوا قافلہ یعنے شہر مصر سے نکل کر صحرا مین پہنچا باد صبا نے حق تعالی سے حکم مانگ
کر بوئے پیراہن یوسف کو مشام یعقوب مین پہنچایا قَالَ أَبُوهُمْ إِنِّي لَأَجِدُ رِيحَ يُوسُفَ لَوْلَا أَنْ تُفَنِّدُونِ کہا
باپ انکے نے اپنے پوتون سے جو حاضر تھے تحقیق مین پاتا ہون بو یوسف کی اگر نہ بہکا ہوا کہو تم مجھکو یعنے یہہ نہ کہو
کہ بڑھاپے کے سبب عقل جاتی رہی ہے قَالُوا تَاللّٰهِ إِنَّكَ لَفِي ضَلَالِكَ الْقَدِيمِ کہا انھون نے قسم ہے اللہ کی
تحقیق تو البتہ بیچ وہم اپنے قدیم کے ہے افراط محبت یوسف مین کہ اسکا ذکر کیا کرتا ہے اور توقع اسکی ملاقات



کی بعد چالیس برس کے یا اسی برس کے رکھتا ہے فَلَمَّآ اَنْ جَآءَ الْبَشِیْرُ اَلْقٰهُ عَلٰی وَجْهِهٖ فَارْتَدَّ بَصِیْرًا پس جب آیا
خوشخبری لانیوالا یعنے یہودا لکھا ہے کہ یہودا ساتھ نو بھائیوں کے سر و پا برہنہ دوڑتا ہوا کنعان کو پہنچا اور باپ کے
پاس آکر ڈال دیا کرتے کو اوپر منہہ باپ کے پس ہو گیا بینا یعنے یعقوب علیہ السلام کی آنکھیں کرتا لگتے ہی روشن ہو گئیں
پھر یعقوب علیہ السلام نے اپنے پوتوں کو یا سب اولاد کو قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ اِنِّیْٓ اَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ کہا کیا نہ کہتا
تھا میں واسطے تمہارے تحقیق میں جانتا ہوں الہام خدا سے جو کچھ تم نہیں جانتے اور وہ حیات یوسف کی تھی اور امید
ملنا اُس سے پس خوشی خوشی اسباب راہ کا تیار کر کر سب لوگوں کو اپنے لیکر مصر کو چلے اور بیٹے آکر باپ کے پاؤں پر
گرے قَالُوْا یٰٓاَبَانَا اسْتَغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَآ اِنَّا كُنَّا خٰطِـِٕیْنَ کہا انہوں نے ای باپ ہمارے بخشش مانگ اللہ سے
واسطے ہمارے گناہوں ہمارے کی تحقیق ہم ہی تھے خطا کرنیوالے قَالَ سَوْفَ اَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّیْ کہا یعقوب ع نے شتاب
بخشش مانگونگا میں واسطے تمہارے پروردگار اپنے سے اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ تحقیق وہ بخشنے والا گناہ و توبہ کرنیوالوں کا
ہے مہربان اوپر بندوں کے ہے دعا میں تاخیر کی شب جمعہ تک یا وقت سحر تک یا جاناکہ معلوم کریں کہ یوسف نے
عفو کیا یا نہیں یا تاخیر کی یہاں تک کہ مصر کو پہنچے پھر شب کو بعد نماز تہجد قبلہ رو کھڑے ہوئے اور یوسف ع کو پیچھے اپنے
کھڑا کیا اور اور بھائیوں کو پیچھے لڑکے اور آپ نے دعا کی بیٹوں نے آمین کہی حق تعالی نے قبول فرمائی القصہ جب یعقوب
علیہ السلام نزدیک مصر کے پہنچے یوسف ع ساتھ ملک ریان کے اور تمامی اشراف مصر کے لشکر آراستہ کر کر استقبال کو باپ کے نکلے
یعقوب ع بیٹوں سمیت ایک ٹیلے پر چڑھ کر تماشا اُس لشکر کا کرتے تھے جبرئیل ع نے آکر کہا کہ تجمل پر اس لشکر کے کیا تعجب کرتے ہو
اوپر دیکھو کہ فوج فرشتوں کی زمین سے آسمان تک جمع ہو کر تمہارے شادی پر مسرور ہیں جبکہ مدت فراق تمہاری اور
یوسف کی تمہارے اندوہ اور بربادی پر غمگین اور رنجور تھے پھر یوسف ع نے جو باپ کو دیکھا سواری سے اُتر کر چاہا کہ سلام کریں
جبرئیل نے کہا کہ ٹھہر جاتا کہ باپ تمہارا پہلیں سلام کریں حدیث میں ہے کہ یعقوب ع بھی پیادہ ہوئے اور جب نگاہ انکی
جمال یوسف ع پر پڑی کہا السلام علیک یا مذہب الاحزان پھر دونوں نے ہاتھ گردنوں میں ایک دوسرے کے ڈالے اور
شادی سے رونے لگے نظم عجب دولت ہی بخت انکے نے پائی ملے جو پیار سے بعد از جدائی ادھر شادی سے یہہ گریہ کناں ہو
اُدھر آنکھوں سے وہ گوہر فشاں ہو گئے ہیں دونو باہیں ڈال رو دیں جدائی کی کدورت دل سے دھو دیں یہہ طومار
الم انیا کرے باز کرے وہ حال عجز اپنے کو آغاز کہے پچھلے بیان کر کرکے ہوں شاد دل برباد عاشق ہوئے آباد عرض
مصر کے پاس ایک موضع تھا کہ وہاں یوسف علیہ السلام نے مکان رفیع الشان بنایا تھا وہیں آکر یوسف علیہ السلام اترے
فَلَمَّا دَخَلُوْا عَلٰی یُوْسُفَ اٰوٰٓی اِلَیْهِ اَبَوَیْهِ پس جب داخل ہوئے اوپر یوسف کے اُس مکان میں جگہہ دی یوسف ع نے
طرف اپنے باپ کو اور خالا اپنی کو کہ بجائے ماں تھی اور پھر باپ کے گلے ملے اور خالہ کو پوچھا اور بھائیوں پر مہربانگی کی وَقَالَ ادْخُلُوْا
مِصْرَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِیْنَ اور کہا کہ داخل ہو مصر میں اگر چاہے خدا امن سے قحط اور بلا اور رنج کی استثنا داخل ہے امن میں

نزول مین اور جب مصر مین آئے یوسف علیہ السلام نے اپنے مکان مین اتارا وَرَفَعَ اَبَوَيْهِ عَلَى الْعَرْشِ وَخَرُّوا لَهُ سُجَّدًا
اور چڑھایا باپ اور خالا اپنی کو اوپر تخت اپنے کے اور گر پڑے باپ اور خالا اور بھائی واسطے اسکے سجدہ کرتے ہوے
تعظیم کا اس زمانہ مین سجدہ تعظیم کا درست تھا یوسف علیہ السلام نے یہہ حال دیکھ کے خوشی ظاہر کی وَقَالَ
يَا اَبَتِ هٰذَا تَاْوِيْلُ رُؤْيَايَ مِنْ قَبْلُ اور کہا ای باپ میرے یہہ ہی تعبیر خواب میری کہ دیکھی تھی بیچ
اس سے لڑکپن مین قَدْ جَعَلَهَا رَبِّيْ حَقًّا تحقیق کر دیا اسکو پروردگار میرے نے سچ وَقَدْ اَحْسَنَ بِيْ اِذْ اَخْرَجَنِيْ
مِنَ السِّجْنِ اور تحقیق احسان کیا ساتھ میرے رب میرے نے جبوقت نکالا مجھکو زندان سے کوئے کا ذکر بھائیوں کے شرمندگی
کے واسطے نکیا وَجَاۗءَ بِكُمْ مِّنَ الْبَدْوِ اور لے آیا تمکو بادیہ سے اور وہ ایک گانو تھا زمین فلسطین مین بیچ ولایت شام کے
کنعان کے قریب یوسف ع‌م نے واسطے اظہار شکر نعمت کے فرمایا کہ اللہ نے مجھے زندان سے چھڑا کر تخت پر بٹھایا اور
تمھین بادیہ سے لاکر مجھے دکھایا مِنْ بَعْدِ اَنْ نَّزَغَ الشَّيْطٰنُ بَيْنِيْ وَبَيْنَ اِخْوَتِيْ پیچھے اس سے کہ فساد کیا شیطان نے اور
مخالفت ڈال دی درمیان میرے اور درمیان بھائیوں میرے کے اِنَّ رَبِّيْ لَطِيْفٌ لِّمَا يَشَاۗءُ تحقیق پروردگار میرا لطف
کرنیوالا اور نیکی پہنچانیوالا ہے واسطے جس چیز کے کہ چاہے اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ تحقیق وہی جاننے والا تدبیر کا
حکم کار تقدیر کا بحر مواج مین ہے کہ چوبیس برس بعد اس واقعہ کے یعقوب ع‌م نے اس عالم سے انتقال فرمایا اور بموجب وصیت
کے یوسف ع‌م نے زمین شام مین لیجا کر نزدیک مزار اسحاق ع‌م کے کہ باپ انکے تھے دفن کیا پھر تیس برس پیچھے یوسف نے باپ کو
خواب مین دیکھا کہ فرماتے ہین ای یوسف مین مشتاق ہون تیرے دیدار کا شتاب تین دن مین میرے پاس آ یوسف ع‌م
نے بیدار ہو کر بھائیون کو بلایا اور وصیت کی اور یہودا کو ولی عہد کیا اور بیٹون کو اسکے سپرد کر کر جناب الہی مین دعا کی کہ
رَبِّ قَدْ اٰتَيْتَنِيْ مِنَ الْمُلْكِ وَعَلَّمْتَنِيْ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ ای پروردگار میرے تحقیق دی تو نے مجھکو بادشاہی اور
سکھائی تو نے مجھکو تعبیر خوابون کی اور تاویل کتابون کی فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ای پیدا کرنیوالے آسمانون کے
اور زمین کے اَنْتَ وَلِيّٖ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ تو ہی ہے دوست اور کارساز میرا بیچ دنیا کے اور آخرت کے تَوَفَّنِيْ
مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ مار مجھکو در انحال کہ مطیع تیرا ہون اور ملا مجھکو ساتھ صالحون کے سوال انبیا معصوم ہین یہ
یقین ہے کہ دین اسلام پر مرین یہہ دعا کس واسطے کی جواب یہہ دعا جواز قدرت پر ہے حکمتا و عصمت پر اور
دوسری یہہ ہے کہ تعلیم کے واسطے ہے یہہ بحث شک سے بیچ عصمت کے لکھا ہے کہ مراد صالحون سے پیغمبر ہمارے ہین صلی اللہ
علیہ و علی جمیع الانبیاء وسلم تسلیما لکھا ہے کہ یوسف ع‌م نے یہہ خواب اپنی زلیخا سے بیان کر کر کہا نظم مجھے آرزو وہان کے
جانے کی ہے تمنا وفات اپنی پانے کی ہے یہہ عالم ہوا مجھ پہ اب تنگ ہے وہ عالم مین دیکھون یہہ آہنگ ہے
یہان کیا کرونگا مین لیکے تاج و تخت ملون وہان جو باپ سے تب ہین بخت یہہ کہکر اٹھایا تھا پھر کی دعا کہ ای میرے مالک میرے
کبریا خوش آتا نہین دار فانی مجھے تو دے خانۂ جاودانی مجھے یہہ ملک اور یہہ مال یہہ تخت و تاج یہہ شوکت یہہ حشمت

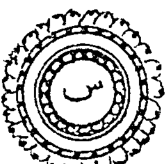
یہہ ثروت یہہ تاج نہین مجھکو درکار بہتر خدا سے مجھے دولت قرب کا خط چکھا زلیخانے جسدم سُنی یہہ دعا رب کرو تن تنگ
خونی بہانے لگی کہنے ہے یہہ دعا پر اثر سو کاش اس سے پہلے ہی مین جاؤن مر اکیلی کنج الم مین بیٹھ کر لگی پیٹنے سر کو سواء
پھر تڑپنے لگی خاک پر پھر وہ آہ لگی بھرنے سو نالۂ جانکاہ کیا ٹکڑے ٹکڑے وہ گل سا بدن ملا خاک مین زیور اور
ملابس تن کہان کے تختے کپڑے کہا نکالا باس کرین وھان سب کے ہوبے حواس نہ سدہ پاؤن ہتہ کی نہ سر کی
خبر نہ باہر ہوش اور نہ گھر کی خبر دیوانی غرض ہو ہو بن گئی یہہ وحشت سے کچھ دلمین لب بخش گئی لگی کرنے
آخر کو پھر یہہ دعا جناب خدا مین بصد التجا کہ اے مرہم سینہ چاکان عشق دوائے دل دردناکان عشق میرا سینہ شق
ہجر یوسف سے تھا سو وہاں مرہم وصل تو نے دھرا نہ اس وصل مین فضل کر اے اللہ جدائی سے ایسے مجھے دے بنا
نہ دکھلا وہ دن جس دن نون وہ نہو بن اسکے میری زندگی ہو نہو وہ جگ مین نہو اور ہو مین حیات نکمی مجھکو یہہ بات
الٰہی رہو مین جو جانان کے بن نہ دکھلا نہ دکھلا نہ دکھلا وہ دن میری جان ہمراہ جانان کے جائے جو موت آئے تو دونون
ہم موت آئے خرامان وہ جب ہو خلد برین رکاب اسکے مین جاؤن مین بھی وہین مین اس زندگانی کو صدقے کرون
کہ وہ جان جان جائے اور مین رہون یہی کرتی اللہ سے تھی دعا وہ شیدائے محبوب بس ہاتھ اٹھا لکھا ہے کہ بعد ازین
دیکھے اس خواب کے جبرئیل ع نے سیب جنت کا لاکر یوسف علیہ السلام کو سنگھایا اور سونگھتے ہی آپ نے باغ اس جہان سے
طرف روضۂ رضوان کے انتقال فرمایا نظم گئی روح یوسف بخلد برین پڑا تہلکہ تا بہ عرش بروی زمین فغان نکلا شور و شین تا
فلک تڑپنے لگے انس و جن و ملک زلیخانے سنکر کہا کیا ہے شور یہہ نالون کی قوت یہہ آہون کا زور زمین و زمان
تو تہ گر گیون ہے آج کسی نے کہا سرور تخت و تاج کیا تختہ کو مین چھوڑ تخت الم اسکا جانا تو یہہ ہے سب کے سخت نہ
یہہ سنتے ہی کھینچ آہ بیخود ہوئی گری خاک پر یون کہ گویا موئی ہوا جب سے روز جو اسکو ہوش صدا پھر اسی غم کی پہنچی
بگوش کری پھر یہہ غش کھاکے ایک آہ پھر کہا سب نے شاید گئی اب یہہ مر رہی تین دن تک پڑی غش مین وو
بروز چہارم بخود آئی جب تو پوچھا کہ احوال یوسف ہی کیا مفصل کہو مجھ سے یہہ ماجرا کہا سب نے وہ تو یہان سے گئے
بسوئے جنان اس جہان سے گئے انھین دفن بھی کردیا زیر خاک کنارے پہ دریا کے ہے قبر پاک معطر کرے
قبر انکی خدا صلوٰۃ اور سلام اپنی بھیجے سدا یہہ سنکر زلیخا یہہ وہ غم ہوا کہ جس غم سے عالم یہہ ماتم ہوا اکھیڑ ڈالے سر کے
لٹین الکبار دو تیر وہ رخسار پر اپنے مار گریبان کو پھاڑ اور مل منہہ سے خاک جگر تشنۂ غم سے کر چاک چاک نہ
نکل گھر سے باہر ہوئی بیحواس سراسیمہ ماتم زدہ بخت اوداس گئی قبر یوسف پہ نعرہ زنان لگی کہنے اے نازنین
دلستان نظر سے میرے تو جو پوشیدہ ہے تو کس کام کا پھر مرا دیدہ ہے یہہ کہتے ہی آنکھون کو اپنے نکال دیا
خاک مین قبر یوسف کے ڈال کہا پھر یہہ بھر نالۂ جانکاہ کہ اے میرے پیارے میرے بادشاہ تن نازنین تیرا ہو زیر خاک
مین اوپر زمین کے رہون سینہ چاک کسطرح مجھکو یہہ بھاتا نہین مجھے اپنا جینا خوش آتا نہین یہہ کہتے ہی ایک آہ

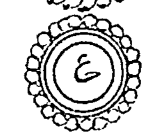
بھر مرگئی جو کچھ عشق کا کام تھا کر گئی گری گور یوسف پہ بیجان ہو ملی خاک مرقد سے وہ خاک ہو تھا کر وہین
کردیا دفن بھی ہم قبر یوسف کے قبر اسکی کی گئی خاک مین خاک ہو یہان تو مل ہوئی روح سے روح
وہان متصل محبت کا بھی کچھ عجب کام ہے کہ آغاز بد رنگ انجام ہے دکھاتی ہے پہلے تو درد فراق
ملاتی ہے پھر یہہ پس از اشتیاق پیئے شربت مرگ معشوق گر تو زہتی ہے عاشق کو بھی مار کر بس آفت
اس عشق کی داستان کہیگا تو کیا تیری کیا ہے زبان خموشی ہے اولی یہان ہے خموش نہین ہوش
مین بختگی کھانہ جوش دعا پر تو کر ختم یہہ داستان کہ پورا ہوا قصۂ راستان الٰہی مجھے بھی دے الفت کا جام
بحق محمد علیہ السلام محبت پہ وہ جو ہو تیری طرف در عشق کا تیرے دل ہو صدف نہ دے عشق مخلوق مین
اضطراب تو لینے محبت کا دے پیچ و تاب جیون اور مرون اور اٹھون عشق مین جہان مین رہون تیرا شیدا
رہون محبت مین تیرے دیوانا رہون مقاصد جو ہین میرے بر لا تمام بحق نبی و بآل کرام بحر امواج ہے
کہ ایک سو بیس برس کی عمر تھی یوسف علیہ السلام کی کہ اس عالم سے انتقال کیا اہل مصر نے دفن مین
آپکے اختلاف کیا ہر ایک چاہتا تھا کہ یہہ برکت میرے محلے سے نجاوے آخر سب نے مشورہ کر کر صندوق سنگ
مرمر کا بنا کر عین دریائے نیل مین دفن کیا تا کہ برکت سب پر برابر پہنچے اور فضل کسیکا کسی پر نہ آوے ذٰلِكَ مِنْ أَنْبَاءِ
الْغَيْبِ نُوحِيهِ إِلَيْكَ یہہ جو مذکور ہوا قصۂ یوسف علیہ السلام کا خبرون غیب کی سے ہے کہ ہم واسطے ظاہر
کرنے معجزے تیرے کے وحی کرتے ہین ہم اسکو طرف تیرے وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ إِذْ أَجْمَعُوا أَمْرَهُمْ وَهُمْ يَمْكُرُونَ ۝
اور نتھا تو نزدیک بھائیون یوسف کے جسوقت مقرر کیا انھون نے کام اپنا یعنے جمع کین عقلین اپنی او پر ڈالنے کے
یوسف ع کو کوے مین اور وہ مکر کرتے تھے ساتھ یعقوب اور یوسف علیہما السلام کے اور جھٹلانیوالے بھی یہہ بات جانتے
ہین کہ تو نہ وہان تھا نہ کسی سے تو نے احوال سنا اور تو نے قصہ سارا جیسا تھا ویسا بیان کرتا ہے پس ظاہر دلیل ہے
کہ وحی سے تو نے معلوم کیا وَمَا أَكْثَرُ النَّاسِ وَلَوْ حَرَصْتَ بِمُؤْمِنِينَ اور نہین اکثر لوگ اور اگرچہ حرص کرے تو انکے ایمان
لانے پر ایمان لانیوالے بسبب عناد کے اور دلو نمین رچ جانے کفر اور فساد کے وَمَا تَسْأَلُهُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ اور نہین
مانگتا تو لینے او پر پہچانے احکام ربانی کے یا او پر پڑھنے قصص قرآنی کے کچھ بدلا اشل اور قصہ خوانون کے إِنْ هُوَ إِلَّا
ذِكْرٌ لِلْعَالَمِينَ نہین قرآن مگر نصیحت اللہ کیطرف سے واسطے عالمون کے اور مشترک ملکے کے فقط تیرے ہی معجزے سے منہہ
نہین پھیر لیتے وَكَأَيِّنْ مِنْ آيَةٍ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ يَمُرُّونَ عَلَيْهَا وَهُمْ عَنْهَا مُعْرِضُونَ اور کتنی نشانیان ہین قدرت
کی اور دلیلین مین او پر وجود صانع کے بیچ آسمانون کے اور زمین کے کہ عناد رکھنے والے گذرتے ہین او پر انکے اور وہ انسے
منہہ پھیر لینے والے ہین مصرع نہ انکین فکر کرتے ہین نہ عبرت انسے لیتے ہین وَمَا يُؤْمِنُ أَكْثَرُهُمْ بِاللَّهِ إِلَّا وَهُمْ
مُشْرِكُونَ اور نہین ایمان لاتے اکثر انکے ساتھ اللہ کے مگر وہ شرک لانیوالے ہین مراد لیتے کفار مکہ ہین کہ کہتے تھے

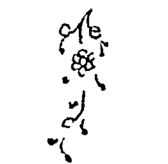


رب ہمارا اللہ ہے اور پھر کہتے ہیں فرشتے بیٹیان اللہ کی ہیں یا یہود کہ عزیر کو ابن اللہ کہتے تھے یا نصاریٰ ہیں کہ
مسیح کو ابن اللہ کہتے تھے افامنوا ان تاتیہم غاشیۃ من عذاب اللہ او تاتیہم الساعۃ بغتۃ وہم لا یشعرون کیا امن
ہوئے اسبات سے کہ آوے انکے پاس عقوبت ڈھانکنے والی عذاب خدا کے سے یا آوے انکے پاس قیامت ناگہان اور وہ
نجانتے ہوں آنا اسکا اور کارسازی اسکی کی ہو قل ہذہ سبیلی ادعوا الی اللہ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہہ دعوت کرنا
طرف توحید کے راہ میری ہے اور یہہ بات ہوں بلاتا ہوں خلق کو طرف خدا کے علی بصیرۃ انا ومن اتبعنی اوپر
بینائی ظاہر اور حجۃ روشن کے میں اور جنہوں نے متابعت کی میری سمجھ لیجیے کہ انا تاکید ضمیر مستتر ہے جو ادعوا میں ہے
وسبحان اللہ وما انا من المشرکین اور پاکی بیان کرتا ہوں واسطے اللہ کے اور نہیں ہیں میں شریک لانیوالوں سے
امام زاہد نے لکھا ہے کہ کافروں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے فرشتے میں آدمیوں کو رسالت پر کیوں بھیجا وہ پیغام کو
فرشتوں کو اتارتا حق تعالیٰ نے فرمایا وما ارسلنا من قبلک الا رجالا نوحی الیہم من اہل القری اور نہیں بھیجا ہمنے
پہلے تجھ سے ساتھ رسالت کے مگر مردوں کو کہ وحی بھیجی تھی ہمنے طرف انکے رہنے والے بستیوں کے سے نوحی نون سے
حفص کی قرات ہے اور یوحی ساتھ یے کے بھی قرات آئی ہے یعنے وحی بھیجی گئی طرف انکے حسن بصری رح سے
منقول ہے کہ اہل بادیہ اور عورت اور جن سے کوئی پیغمبر نہیں ہوا افلم یسیروا فی الارض فینظروا کیف کان
عاقبۃ الذین من قبلہم کیا پس نہیں سیر کرتے کافر بیچ زمین شام اور یمن اور دیار عاد اور ثمود کے پس دیکھیں نگاہ
عبرت سے کہ کیونکر ہوا آخر کام ان منکروں اور مکذبوں کا کہ پہلے انسے تھے پس اقرار پیغمبر کریں اور تکذیب قرآن سے حذر کریں
ولدار الآخرۃ خیر للذین اتقوا اور البتہ گھر آخرت کا یعنے جنت اور نعمت وہانکی بہتر ہے لذات فانیہ دنیا سے
واسطے ان لوگوں کے کہ پرہیزگاری کرتے ہیں شرک اور نافرمانی سے افلا تعقلون کیا پس نہیں سمجھتے کہ وہ بہتر
ہے بیت کہاں دنیا کہاں عقبیٰ یہہ دار غم وہ مامن ہے یہہ گلخن ہے وہ گلشن ہے یہی گلخن ہے وہ گلشن ہے پس چاہئے کہ
معاند تیرے زمانے کے اپنی دولت اور زندگانی پر گھمنڈ نکریں کہ پہلی امتوں کو بھی ہمنے مہلت دی تھی حتی اذا استیاس
الرسل وظنوا انہم قد کذبوا یہاں تک کہ جب ناامید ہوئے پیغمبر ایمان انکے سے اور گمان کیا پیغمبروں نے یہہ کہ ان
لوگوں نے جھوٹھ بولا یعنے کافروں نے وعدہ ایمان کا جھوٹھا کیا یا کافروں نے گمان کیا کہ ان سے پیغمبروں نے دروغ
کہا وعدہ اور وعید میں جاءہم نصرنا آئی پیغمبروں کے پاس مدد ہماری یعنے عذاب اس قوم پر اترا فنجی من نشاء
پس نجات دیا گیا جو شخص کہ چاہتے تھے ہم یعنے پیغمبر اور پیرو انکے ولا یرد باسنا عن القوم المجرمین اور نہیں پھرا جاتا
عذاب ہمارا قوم کافروں سے جو وقت کہ اترا آوے لقد کان فی قصصہم عبرۃ لاولی الالباب تحقیق ہے بیچ قصوں انبیاء
کے اور امتوں انکی کے یا بیچ قصے یوسف اور بھائیوں انکے کے نصیحت واسطے صاحب عقل کے امام جعفر صادق رض سے منقول ہے
کہ مراد الباب سے اسرار ہے پس پند پذیران قصوں سے صاحب اسرار ہوتے ہیں اور حقایق کلام الٰہی کے آئینہ دل نے غل

اُنکے مین جلوہ دکھلاتے ہین **بیت** دل صاف ہو تو صورت محبوب در آوے آئینہ مکدر ہو تو پھر کیا نظر آوے نہ
مَاكَانَ حَدِيثًا يُّفْتَرٰى وَلٰكِنْ تَصْدِيْقَ الَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ نہین قرآن بات کہ باندھ لیجاوے ولیکن سچا کرنیوالا ہی
اُس چیز کو کہ آگے اُسکے ہی کتب آلہیہ سے وَتَفْصِيْلَ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ اور تفصیل واسطے
ہر چیز کے ہی کہ دین اور دنیا مین احتیاج پڑے اور راہ دکھانیوالا ہی سالکون کو اور رحمت ہی واسطے اُس قوم
کے کہ ایمان لاتے ہین ساتھ توحید خدا کے اور نبوت محمد مصطفے صلی اللہ و علی آلہ وصحبہ وسلّم کے سمجھ لیجئے کہ
اِس سورہ مین ذکر مسرت یوسف کا بعد مضرت کے اور وصل یعقوب علیہ السلام کا ساتھ یوسف ع م کے بعد فرقت
کے ہی اور بیان پہنچنے یوسف کا بعد عبودیت کے ساتھ سلطنت کے اور بعد مملوکیت ساتھ مالکیت کے اور مراد پانا
زلیخا کے ہی پس یہہ سورت متضمن انواع انواع کے مطالب کی اور طرح طرح کے مآرب کا ہی اور مقطع اسکا کہ ہدیٰ
ورحمة للعالمین ہی اس مرتبے مین ہی کہ اُس سے بالاتر کوئی مرتبہ متصور نہین **بیت** عجب مطالب عجب
مآرب عجب حکایات نادرہ ہین نہ کیونکہ احسن قصص کا کہئے کہ اسمین آیات ظاہرہ ہین **سورة رعد** مکی ہی مگر
دو آیتین ایک وَلَا يَزَالُ الَّذِينَ كَفَرُوا دوسری قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيدًا تینتالیس آیتین ہین اور سات سو چھپن
کلمے ہین اور تین ہزار پانچ سو چھ حرف ہین اور فواصل اسکی نقر و عمل ہین اور ربط اور تطبیق اسکی ساتھ سورت
یوسف کے یہہ ہی کہ خاتمہ سورہ یوسف کا ساتھ ذکر عبرت اولوا الالباب کے ہی اور اس سورہ مین مدح انکی ساتھ ہر باب کے







سورة يوسف عليه السلام بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مكية وهي ماته واحد عشر اية

الٓمّٓرٰ تاویل ان حروف کی وہی ہی جو پیچھے مذکور ہوئی کہ الف اللہ کا اور لام لطیف کا اور میم ملک کی اور رے
رافت کی حضرت حق کے ہی یا الف انا کا اور لام اللہ کا اور میم اعلم اور رے اری کی ہی یعنے انا اللہ اعلم واری من
العرش الی الثری اور بعضے کہتے ہین کہ اشارہ طرف انا اللہ الملک الرحمن کے ہی اور بعضے کہتے ہین کہ یہہ
مجموع نام ہی اس سورت کا واللہ اعلم بمرادہ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ یہہ ہین آیتین قرآن کی وَالَّذِيْٓ اُنْزِلَ اِلَيْكَ
مِنْ رَّبِّكَ الْحَقُّ اور وہ چیز کہ اُتاری گئی طرف تیرے ای محمد صلے اللہ علیہ وسلّم پروردگار تیرے سے سچ ہی پکڑ
اُسکو اور عمل کر اسپر وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُوْنَ اور لیکن اکثر لوگ مکے والون مین سے نہین ایمان لاتے
اس سبب سے نہ فکر کرنیکے معانی اسکے مین اَللّٰهُ الَّذِيْ رَفَعَ السَّمٰوٰتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا خدا وہ ہی جسنے اُٹھایا یعنے
پیدا کیا اُٹھا ہوا آسمانون کو بغیر ستونون کے کہ اسپر قائم ہون دیکھتے ہو تم کہ آسمانونکو ستون نہین بعضے کہتے
ہین کہ اُٹھایا آسمانونکو بغیر ان ستونون کے کہ تم دیکھو پس لازم آتا ہی کہ ستون ہین لیکن نظر نہین آتے فوائد
السلوک مین ہی کہ اللہ تعالی نے جیسے بلند آسمانون کی ان قائمون سے قائم کین کہ ادراک سے باہر ہین اور وہ
عدل ہی کہ بالعدل قامت السموات **بیت** عدل سے قائم ہی رافت کل جہان عدل سے برپا زمین و آسمان

ثُمَّ اسْتَوَىٰ عَلَى الْعَرْشِ پھر قصد کیا ساتھ پیدا کرنے عرش کے یا قرار پکڑا اوپر عرش کے بیکیف کہ ادراک سے ہمارے باہر ہے
وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اور مسخر کیا سورج اور چاند کو واسطے مصالح عباد کے جو کچھ جاتا ہے انکی حرکتوں سے اور حد معین کے
كُلٌّ يَجْرِي لِأَجَلٍ مُسَمًّى ہر ایک چاند اور سورج چلتا ہے واسطے وعدہ کے مقرر کئے گئے کہ دورا اپنا تمام کرے یا ہے
تک چلتا ہے کہ سیر اسکی منقطع ہو یا قیامت تک يُدَبِّرُ الْأَمْرَ تدبیر کرتا ہے اللہ کام ملک اپنے کی میت
کسیکو عزت کسیکو ذلت جہان میں رافت وہ دے رہا ہے حیات وموت اسنے کہیں میں پیدا نہیں ہے خالق مگر
خدا ہے يُفَصِّلُ الْآيَاتِ لَعَلَّكُمْ بِلِقَاءِ رَبِّكُمْ تُوقِنُونَ تفصیل سے بیان کرتا ہے آیتوں کو قرآنی یا نشانیوں کو
قدرت کی کہ تم ساتھ ملاقات پروردگار اپنے کے یا ساتھ پانے جزا اپنی کے کہ قیامت کو دیگا یقین کرو اور جانو کہ
جو قادر ہے خلق اشیا پر ہے قدرت رکھتا ہے اعادہ احیا پر وَهُوَ الَّذِي مَدَّ الْأَرْضَ وَجَعَلَ فِيهَا رَوَاسِيَ وَأَنْهَارًا
اور اللہ وہ ہے جسنے کھینچا زمین کو پانی پر واسطے رہنے حیوانات کے اور پیدا کئے بیچ اسکے پہاڑ محکم سخت بیچ اسکے
اور نہریں جاری وَمِن كُلِّ الثَّمَرَاتِ جَعَلَ فِيهَا زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ اور ہر ایک میووں سے پیدا کئے بیچ زمین کے جوڑے
دو قسم مثلاً سیاہ اور سفید اور خورد اور بزرگ اور ترش اور شیرین اور گرم اور سرد اور جنگلی اور باغی اور مثل اسکے
سمجھ لیجئے کہ اثنین تاکید زوجین کی ہے اور ایسا کلام عرب میں بہت آتا ہے يُغْشِي اللَّيْلَ النَّهَارَ ڈھانک دیتا ہے
رات بیچ راتکے دن کو کہ روشنی سے اندھیرا ہو جاتا ہے إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ
تحقیق بیچ ان نشانیوں قدرت کے کہ مذکور ہوئیں البتہ آیتیں روشن ہیں واسطے اس قوم کے کہ فکر کرتے ہیں
نظم شب وروز کر فکر رافت کہ جگ میں مصفا کوئی ہے مدبر کوئی ہے ان اضداد کو دیکھکر جان بے شک کہ
صانع بھی انکا مقرر کوئی ہے وَفِي الْأَرْضِ قِطَعٌ مُّتَجَاوِرَاتٌ وَجَنَّاتٌ مِّنْ أَعْنَابٍ وَزَرْعٌ وَنَخِيلٌ صِنْوَانٌ وَغَيْرُ صِنْوَانٍ
يُسْقَىٰ بِمَاءٍ وَاحِدٍ اور بیچ زمین کے قطعے ہیں ملے ہوئے ساتھ ایک دوسرے کے بعضے قابل زراعت کے
اور بعضے شورہ زار اور بعضے ریگستان بعضے سنگستان اور باغ ہیں انگور سے اور کھیتیاں ہیں اور کھجوریں ہیں
کہ بعضے شاخیں ایک جڑ سے اوگی ہیں اور بعضے ایسی نہیں بلکہ متفرق الاصول ہیں بعضے ہر ایک شاخ ایک ایک
بیج سے اوگی ہے پلائے جاتے ہیں یہہ سب پانی ایک سے وَنُفَضِّلُ بَعْضَهَا عَلَىٰ بَعْضٍ فِي الْأُكُلِ اور زیادتی
دیتے ہیں ہم بعضوں کو انمیں سے اوپر بعض دوسروں کے بیچ میووں کے رنگ روپ مزے بو میں إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ
لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ۔ تحقیق بیچ اسکے کہ ذکر کیا گیا البتہ نشانیاں روشن ہیں واسطے اس قوم کے کہ سمجھتے
ہیں اور تامل کرتے ہیں کہ یہ کیونکر رنگ ہوتا درختوں پر باوجودیکہ ایک پانی سے پرورش پاتے ہیں نہیں ہو سکتا
مگر ساتھ ارادہ قادر مطلق کے تبیان میں ہے کہ یہہ مثل ہے بنی آدم کی کہ کوئی گورا ہے کوئی کالا کوئی خوش آواز ہے کوئی
بدصورت کوئی نیک اخلاق ہے کوئی بداخلاق باوجودیکہ باپ سبکا ایک ہے مدارک میں ہے کہ یہہ مثل اختلاف قلوب

بیچ آثار اور انوار اور اسرار ہر دل کے ایک صفت ہی اور ہر صفت کا ایک نتیجہ ہی بعضا دل ہی کہ موصوف ساتھ انکار اور استکبار کے ہی کہ فقلوبہم منکرۃ وہم مستکبرون اور بعضا دل آرام پکڑنے والا ساتھ ذکر خدا کے ہی کہ وتطمئن قلوبہم بذکر اللہ **بیت** منکرین مطمئنین میں تفاوت نہ سمجھو کم فرق اسمین اور اسمین زمین آسمان کا ہی

وَاِنْ تَعْجَبْ فَعَجَبٌ قَوْلُهُمْ ءَاِذَا كُنَّا تُرٰبًا ءَاِنَّا لَفِيْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ۵ اور اگر تعجب کرے تو کافروں کے نہ ایمان لانے پر ساتھ دلائل وحدت کے پس عجب ہی ہی بات انکی کہ کہتے ہین کیا جس وقت کہ ہو جاوینگے ہم مٹی کیا ہم البتہ بیچ پیدائش نئی کے ہونگے یعنے پھر ہمکو زندہ کرینگے **نظم** محل تعجب ہی یہہ انکی بات کہ وہ جانکر خالق کائنات نہین فکر کرتے کہ جسنے کیا عدم سے وجود زمین و آسمانہا اعادہ اُسسے پھر ہی دشوار کیا وہ قادر ہی سب پر یہہ کار کیا اُولٰۤئِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ یہہ لوگ وہ ہین جو کافر ہوئے ساتھ پروردگار اپنے کے واسطے کافر ہونیکے ساتھ قدرت اُسکی کہ اوپر حشر اور نشر کے وَاُولٰۤئِكَ الْاَغْلٰلُ فِيْۤ اَعْنَاقِهِمْ یہہ لوگ ہین کہ طوق ہین بیچ گردنوں انکی کے گمراہی کے اور انکو امید رہائی کی نہین یا قیامت کے دن طوق آتشین اُنکے گردون مین پڑینگے اور علامت کفار کی دوزخ مین یہی ہوگی وَاُولٰۤئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ اور یہہ لوگ رہنے والے آتش دوزخ کے ہین هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ وہ بیچ دوزخ کے ہمیشہ رہنے والے ہین حدیث مین ہی کہ نضر ابن حارث وغیرہ ٹھٹھے بازی سے جلدی عذاب مانگتے تھے حق تعالیٰ نے فرمایا کہ وَيَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالسَّيِّئَةِ قَبْلَ الْحَسَنَةِ اور شتابی کرتے ہین تجھسے ساتھ عقوبت کے پہلے عافیت سے اور حق تعالیٰ نے عذاب ہلاکت کا اس امت کے اور تعذیب مکذبان پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی تاخیر تا قیامت فرمائی ہی وہ تاخیر حسنہ ہی اور عذاب ہلاکت سیئہ اور کافر شتابی عذاب طلب کرتے ہین پہلے احسان الٰہی سے کہ اُنپر ساتھ تاخیر عذاب کی ہی اور تعجب ہی اُنسے کہ عذاب مانگتے ہین وَقَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمُ الْمَثُلٰتُ ؕ اور تحقیق گذری ہین پہلے اُنسے عقوبتین اوپر مکذبوں کے بعضے زمین مین دھس گئے ہین بعضوں کی شکلین بدل گئی ہین اور یہہ جانتے ہین پس کیون نہین عبرت پکڑتے اور اپنے واسطے مثل اُسکے کیون مانگتے ہین وَاِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ مَغْفِرَةٍ لِّلنَّاسِ عَلٰى ظُلْمِهِمْ اور تحقیق پروردگار تیرا البتہ صاحب بخشش کا ہی واسطے لوگون کے کہ کافر ہین اگر ایمان لاوین اوپر ظلم اُنکے کے کہ شرک اور کفر رکھتے ہین کیونکہ ایمان دور کرنیوالا ہی گناہ کو زمان کفر کے وَاِنَّ رَبَّكَ لَشَدِيْدُ الْعِقَابِ ۶ اور تحقیق پروردگار تیرا البتہ سخت عذاب کرنیوالا ہی کافرون پر اگر کفر ہی پر زندہ رہین اور مرین بعضوں نے کہا ہی کہ صاحب مغفرت کا مومنون پر ہی بسبب توبہ اور استغفار کے اور سخت عذاب کرنیوالا کافرون پر ہی بسبب انکار اور استکبار کے سمجھ لیجئے کہ محققین کہتے ہین کہ اس آیہ مین خوف اور رجا دونون مین فرمایا کہ بخشنے والا ہی تا کہ رحمت اُسکی سے ناامید نہوں اور سخت عذاب کرنیوالا ہی تا کہ ہیبت اُسکی سے نڈر نہوں اور حدیث مین ہی کہ اگر عفو الٰہی نہوتا عیش کسی ایک کو گوارا نہوتا اور اگر وعید حق نہوتا سب لوگ عفو پر اُسکے تکیہ کر کر عمل سے باز رہتے **بیت**

امید عفو کی لوتی ہے خوف عذاب بھی وہ مغفرت ہی لوتی ہے شدید العقاب بھی وَيَقُولُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْلَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ
آيَةٌ مِنْ رَبِّهِ اور کہتے ہیں وہ جو کافر ہوئے کیوں نہیں اُتاری گئی اوپر محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے نشانی پروردگار
اُنکے سے یعنے معجزہ جو ہم طلب کرتے ہیں مانند عصا موسی کے اور احیاء عیسی کے إِنَّمَا أَنْتَ مُنْذِرٌ سوا اسکے نہیں کہ
تو ڈرانیوالا ہے یعنے تجھے واسطے ڈرانے ہی کے بھیجا ہے اظہار معجزات میں تجھے کیا اختیار ہے وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ اور
ہر قوم کے ہدایت کرنیوالا ہے یعنے ایک پیغمبر ہے کہ معجزہ اسکا موافق اُس زمانہ کے مخصوص ہے جیسے زمانہ موسی میں
سحر کا چرچا تھا انکو عصا عنایت ہوا اور عہد عیسی میں طب کا رواج تھا انکو احیاء موتی کا معجزہ دیا اور تیرے وقت میں
فصاحت کا شہرا ہے سو قوی ترین معجزات تیرے لیے قرآن بھیجا کہ مثل ایک ٹکڑے جسکے تمام فصحا اور شعرا
نہ بن سکا اللَّهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ أُنْثَى اللہ جانتا ہے جو کچھ کہ اُٹھاتی ہے ہر عورت پیٹ میں اپنے نر اور مادہ اور گورا
اور کالا اور اچھا اور بُرا اور بڑا اور چھوٹا وَمَا تَغِيضُ الْأَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ اور جو کچھ کہ کم کرتی ہیں رحم اور جو کچھ کہ بڑھاتی
ہیں یعنے بعضے کے جسم میں کچھ نقصان ہو جاتا ہے یعنے کا عضو کوئی زیادہ ہو جاتا ہے بعضوں نے کہا ہے کہ مراد زیادہ
اور کم سے عدد اولاد ہے کیوں کہ رحم میں ایک فرزند سے چار تک ہوتے ہیں نزدیک امام اعظم کے اور انوار میں امام شافعی
سے منقول ہے کہ یمن میں ایک عورت پانچ بار جنی اور ہر بار پانچ پانچ فرزند لائی یا مراد مدت حمل ہے کہ اقل اُسکی باتفاق چھے
مہینے ہیں اور اکثر امام اعظم کے نزدیک دو برس اور امام شافعی کے نزدیک چار برس اور امام مالک کے نزدیک پانچ برس ہیں
وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهُ بِمِقْدَارٍ اور ہر چیز نزدیک اسکے اندازے پر ہے کہ اُس سے کم اور زیادہ نہیں ہوتی عَالِمُ الْغَيْبِ
وَالشَّهَادَةِ الْكَبِيرُ الْمُتَعَالِ جاننے والا ہے پوشیدہ کا اور ظاہر کا بزرگ برتر سب سے سَوَاءٌ مِنْكُمْ مَنْ أَسَرَّ الْقَوْلَ وَمَنْ جَهَرَ
بِهِ وَمَنْ هُوَ مُسْتَخْفٍ بِاللَّيْلِ وَسَارِبٌ بِالنَّهَارِ برابر ہے تم میں سے علم حق میں جو شخص کہ چھپاوے بات کو اپنے جی میں اور جو
کوئی پکار کر اُسکو کہے ساتھ دوسرے کے اور جو شخص کہ وہ چھپانے والا ہے یعنے عمل اپنے چھپاتا ہے ساتھ رات کے
اور راہ چلنے والا ہے یعنے ظاہر کرنیوالا ہے عمل اپنے ساتھ دن کے حاصل یہ ہے کہ کوئی چیز کسیطرح اُس سے پوشیدہ نہیں
لَهُ مُعَقِّبَاتٌ واسطے اسکے چوکیدار ہیں فرشتے کہ ایک کے پیچھے ایک آنیوالے ہیں یا واسطے اُس شخص کے کہ چھپاتا ہے
اور ظاہر کرتا ہے قول و فعل اپنے کو فرشتے ہیں چوکیدار دن رات مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ يَحْفَظُونَهُ مِنْ أَمْرِ اللَّهِ
آگے اسکے سے اور پیچھے اسکے سے محافظت کرتے ہیں اسکو حکم خدا کے سے اور جو کچھ اُس سے صادر ہوتا ہے لکھ لیتے ہیں
اور انکو کرام کاتبین کہتے ہیں تبیان میں ہے کہ وہ دس فرشتے دن کے ہیں اور دس رات کے اور اصح اور اشہر یہ ہے
کہ دو فرشتے ہیں دن کے اور دو رات کے لکھا ہے کہ حق تعالی نے ملائک واسطے محافظت آدمیوں کے پیدا کئے ہیں کہ ذلت عثرت سے
اُنکی نگہبانی کریں کعب احبار سے منقول ہے کہ اگر خدا فرشتوں کو نگہبان آدمیوں کا نکرتا جن انکو زمین میں سے اُٹھا لیجاتے بعضوں نے
کہا ہے کہ ضمیر یحفظونہ کی عاید طرف حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ہے یعنے حق تعالی کے فرشتے ہیں کہ محافظت کرتے ہیں [illegible]

ع

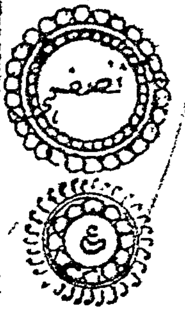
صلے اللہ علیہ وسلم کی ضرر اعدا سے چنانچہ عامر ابن طفیل سے اور اربد بن ربیعہ سے انکو محفوظ رکھا اور قصہ اسکا عنقریب
آتا ہے اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِہِمْ تحقیق اللہ نہین بدلتا اُس معاملے کو ساتھ ایک قوم کے
ہو عافیت اور نعمت سے یہان تک کہ بدل ڈالین وہ جو کچھ بیچ جی اُنکے کے ہے یعنے اوصاف جمیلہ اپنے بدل ڈالین
ساتھ اخلاق رذیلہ کے یا تغیر دین زبان کو ذکر سے اور بدل ڈالین دلکو دھیان اسکے سے کہ جبتک دل غافل نہین
فیض الٰہی متصل چلا آتا ہے بیت زبان پر نام اسکا اور دلمین دھیان اُسکا ہے عجب برکت ہے وارد اور عجب فیضان
اُسکا ہے وَاِذَآ اَرَادَ اللّٰہُ بِقَوْمٍ سُوْٓءًا فَلَا مَرَدَّ لَہٗ اور جسوقت ارادہ کرتا ہے اللہ ساتھ کسی قوم کے عذاب اور ہلاک کا پس
نہین پھیرنا واسطے اسکے یعنے کوئی نہین پھیر سکتا اپنے سے اور دوسرے سے وَمَا لَہُمْ مِّنْ دُوْنِہٖ مِنْ وَّالٍ اور
نہین واسطے اُس قوم کے سوا اللہ کے کارساز دفع عذاب مین ہُوَ الَّذِیْ یُرِیْکُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّیُنْشِئُ السَّحَابَ الثِّقَالَ
وہی ہے جو دکھاتا ہے تمکو بجلی کہ لمعہ آتشی ہے سریع الزوال بادل سے ظاہر ہوتی ہے باران کی نشانی ہے واسطے
ڈر مسافر کے اور اُس کسی کے کہ مینہ اسکو ضرر کرتا ہے اور واسطے طمع مقیم کے اور اس گروہ کے کہ باران کے محتاج ہین
اور پیدا کرتا ہے ہوا مین بادل بھاری یا پانی بھرا وَیُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِہٖ اور تسبیح کہتا ہے رعد ساتھ تعریف اسکے کے
یعنے تسبیح اور تحمید ملاتا ہے سبحان اللہ وبحمدہ اور رعد فرشتہ ہے کہ بادلون کو چلاتا ہے اور برق تازیانہ اسکا حقائق
سلمی مین ابن ریحانی رحمتہ اللہ سے منقول ہے کہ رعد آواز فرشتون کی ہے اور برق او رسوز اور باران رونا انکا ہے ۱ھ
وَالْمَلٰٓئِکَۃُ مِنْ خِیْفَتِہٖ اور تسبیح کہتے ہین سب فرشتے یا وہ جو مددگار رعد کے ہین ڈر اللہ کی سے وَیُرْسِلُ الصَّوَاعِقَ فَیُصِیْبُ
بِہَا مَنْ یَّشَآءُ اور بھیجتا ہے کڑکنے والی بجلی پس پہنچا دیتا ہے اسکو جسے چاہے کہ ساتھ اسکے ہلاک کرے مانند
اربد بن ربیعہ کے لکھا ہے کہ نوین برس ہجرت سے عامر ابن طفیل نے اربد بن ربیعہ یا اربد ابن قیس کو کہا کہ محمد صلے اللہ
علیہ وسلم کے دیکھنے کو چلتے ہین تم جب ہم انکو باتون مین مشغول کرین تو پیچھے سے آکے تلوار گردن مین مارو پھر مجلس
شریف مین آئے عامر نے آپکو باتون مین لگایا بہت دیر تک پھر کہا کہ مین جاتا ہون لشکر جرار سوار و پیادہ کا تم پر لاؤنگا
اربد کو لیکر اُٹھا حضرت نے فرمایا اللہم اکفہما بما شئت باہر نکل کر اربد کو کہا کہ وہ وصیت کیا ہوئی اُسنے کہا کہ جسوقت مین نے
چاہا کہ تلوار مارون تو درمیان میرے اور اُنکے حائل ہوگیا القصہ جب مدینے سے باہر نکلے صاعقہ نے اربد کو جلا دیا اور
عامر بھی بڑے حالون سے موا بعضے کہتے ہین کہ ایک یہودی نے حضرت کی جناب مین آکر کہا کہ یا ابا القاسم بتا مجھکو کہ
اللہ کس چیز کا ہے مروارید کا یا یاقوت کا یا سونیکا اُسیوقت سحاب غضب الٰہی سے صاعقہ ظاہر ہوا اور اسکو جلا
دیا اور یہہ آیت اُتری کہ صاعقہ بھیجتا ہے وہ جسپر چاہتا ہے کافرون سے وَہُمْ یُجَادِلُوْنَ فِی اللّٰہِ اور وہ جھگڑتے
مین بیچ شان اللہ کے کہ کس چیز کا ہے یا جدال انکا تکذیب پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی ہے صفات حق مین
کہ واحد لاشریک عالم برحق اور قادر مطلق ہے وَہُوَ شَدِیْدُ الْمِحَالِ اور اللہ سخت عذاب والا ہے اوپر جھگڑنیوالونکے

لَهٗ دَعْوَةُ الْحَقِّ واسطے اللہ کے ہی پکارنا سچا کہ کلمہ لا الٰہ الا اللہ ہی یا اسکو سزاوار ہی کہ پکارے ساتھ
عبادت کے یا واسطے اسیکے پکارنا ہی قبول کیا گیا کہ جب اسے پکارین اجابت فرماتا ہی وَالَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ
لَا یَسْتَجِیْبُوْنَ لَهُمْ بِشَیْءٍ اِلَّا کَبَاسِطِ کَفَّیْهِ اِلَی الْمَآءِ اور وہ لوگ کہ پکارتے ہین سوا اللہ کے بتونکو نہین جواب دیتے انکو یا
کسی چیز کے مرادون انکی سے مگر مثل اجابت پہنچانے اس کیسی ہی کہ کھولنے والا ہو دونو ہتھیلیون اپنی کو طرف پانی کے
یعنی پیاسا کوئے پر پہنچکر کہ ڈول اور رسی نہ رکھتا ہو دونو ہاتھ کھولکر فریاد اور زاری سے پانی مانگے لِیَبْلُغَ فَاهُ وَمَا
هُوَ بِبَالِغِهٖ تو کہ پہنچے منہہ اسکے کو اور نہین پانی پہنچنے والا منہہ اسکے کو کیونکہ پانی جماد ہی نہ طلب کرنیوالے کو
جانتا ہی نہ جواب کی قدرت رکھتا ہی نہ خلاف طبع اپنے مرکز سے حرکت کرسکتا ہی اور ایسے ہی بت وَمَا دُعَآءُ
الْکٰفِرِیْنَ اِلَّا فِیْ ضَلٰلٍ نہین پکارنا کافرونکا بتونکو مگر بیچ گمراہی کے اور نا امیدی کے وَلِلّٰهِ یَسْجُدُ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
طَوْعًا اور واسطے اللہ کے سجدہ کرتا ہی جو کوئی بیچ آسمانون کے اور زمین کے ہی از روئے خوشی کے جیسے
مسلمان کہ آسانی اور دشواری مین فرمان الٰہی قبول کرتے ہین اور سجدہ کرتے مین وَّکَرْهًا اور از روئے ناخوشی کے
جیسے کافر کہ وقت شدت اور محنت کے بضرورت سجدہ کرتے مین وَظِلٰلُهُمْ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ اور سجدہ کرتے ہین سائے



اہل آسمانون کے اور اہل زمین اللہ کو صبح کے وقت طرف مغرب کے اور شام کیوقت طرف مشرق کے تخصیص دو وقت کی
اسواسطے ہی کہ سایہ دراز ہوتا ہی سمجھ لیجئے کہ یہہ دوسرا سجدہ ہی محی الدین ابن العربی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہی کہ یہہ سجود ضلال
اور سجود عام ہی بندے کو چاہیے کہ تصدیق ان چیزون پر کرکے سجدہ بجالائے اور لکھا ہی کہ اسرار اس عالم کے سے ایک یہہ ہی کہ
کوئی عبادت نہین ہی مگر اسکا سایہ ہی اور وہ سایہ ساجد بجناب الٰہی ہی اور قائم بعبادت حق ہر حال خواہ وہ عابد
مطیع ہو خواہ عاصی اگر مطیع اور مومن ہی تو اپنے سائے کے ساتھ آپ سجدے مین ہی اور اگر کافر ہی تو سایہ اسکا اس
طاعت مین نائب مناب اسکے ہی اور حقیقت یہہ ہی کہ طوع اور رغبت صفت ان لوگون کی ہی کہ لطف
ازلی نے نہال ایمان چمنستان دل مین انکے لگایا ہی اور نفرت اور کراہت خاصہ انکا ہی کہ قہر لم یزلی نے تخم ضلال
مزرعہ دل مین انکے ڈالا ہی بیت کہین لطف سے کی ہی بندہ نوازی کہین قہر سے کی ہی سب بے نیازی قُلْ مَنْ رَّبُّ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ کون ہی پروردگار اور آفریدگار آسمانونکا اور زمین کا یعنی کافرون
پوچھ پھر جواب مین انکی طرف سے قُلِ اللّٰهُ کہہ کہ اللہ ہی کیونکہ انکو سوا اسکے جواب ہی نہین ہی اور جب جواب
بھی ہی تو الزام دے انکو قُلْ اَفَاتَّخَذْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِیَآءَ کہہ کہ کیا پکڑا ہی تمنے سوا اسکے معبودون کو کہ دوست
رکھتے ہو انکو یعنی جانتے ہو تم کہ آفرینندہ زمین و آسمان وہی ہی پھر غیر اسکے کو کیون پوجتے ہو اور دوست اور کارساز
اپنا سمجھتے ہو کہ وہ لَا یَمْلِکُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا نہین مالک واسطے جانون اپنی کے نفع کے اور نہ ضرر کے یعنی
نہ اپنے تئین نفع پہنچا سکتے ہین اور نہ ضرر دفع کرسکتے ہین پس دوسرے کو کیونکر نفع دینگے اور ضرر دفع کرینگے قُلْ هَلْ یَسْتَوِی

الاعمیٰ والبصیر ام ھل تستوی الظلمات والنور کہہ کیا برابر ہوتا ہے اندھا کہ بت پوجتا ہے اور دیکھنے والا کہ عبادت
خدا کرتا ہے یا کیا برابر ہوتی ہے اندھیری شرک اور انکار کی اور روشنی توحید اور معرفت کی ام جعلوا للہ شرکاء
خلقوا کخلقہ فتشابہ الخلق علیہم کیا مقرر کیا ہے کافروں نے واسطے خدا کے شریکوں کو کہ پیدا کیا انھوں نے مانند
پیدایش خدا کے پس مل گئی پیدایش اوپر انکے اور نجانا کہ خدا نے کون سا پیدا کیا ہے اور شریکوں نے کونسا پیدا کیا ہے
حاصل یہہ ہے کہ کافر ایسے شریک اللہ کے ٹھہراویں جو مانند اسکے پیدا بھی کریں تب مستحق عبادت کے ہوں جیسے
اللہ ہے سو ایسے کہاں ہیں پس اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم قل اللہ خالق کل شیء کہہ اللہ ہی ہے پیدا کرنے والا
ہر چیز کا اور شریک نہیں رکھتا ہے خلقت کے تا کہ شریک ہو اسکا بیچ عبادت کے وھو الواحد القھار اور وہی ہے اکیلا
الوہیت میں غالب سب چیز پر انزل من السماء ماء فسالت اودیۃ بقدرھا اتارا ہے اسنے جانب آسمان سے
یا ابر سے پانی پس بہے نالے ساتھ اندازے اپنے کے چھوٹے بڑے تنگ فراخ یا ساتھ اس اندازے کے کہ اللہ نے
مقرر کیا کہ نفع پہنچاویں ضرر ندیں فاحتمل السیل زبدا رابیا پس اٹھا لئے آب رواں نے جھاگ چڑھے ہوئے
ومما یوقدون اور اسی چیز سے کہ دھونکتے ہیں لوگ یہہ قرات حفص کی ہے اور توقدون ساتھ تاء فوقانیہ کے بھی
قرات ہے یعنے دھونکتے ہو علیہ فی النار ابتغاء حلیۃ او متاع زبد مثلہ اوپر اسکے بیچ آگ کے جیسے سونا چاندی تانبا
لوہا اور سوا انکے واسطے چاہنے گہنے کے یا اسباب کے مثل ہنڈاروں اور برتنوں کے جھاگ ہیں مانند اس جھاگ کے کہ پانی پر ہے
کذلک یضرب اللہ الحق والباطل جیسے کہ مذکور ہوا اسیطرح بیان کرتا ہے اللہ حق اور باطل مشابہت
دیتا ہے سخن حق کو افادے اور ثواب میں ساتھ اس پانی کے کہ واسطے منافع خلق کے آسمان سے برسے اور ساتھ اس دھات
کے کہ زیور اور اسباب بنے اور جھوٹی بات کو قلت نفع اور سرعت زوال میں ساتھ اس جھاگ کے کہ پانی پر اور دھات
پر ہو فاما الزبد فیذھب جفاء پس جو کہ جھاگ ہے پانی پر کا اور سیل دھات پر کا پس جاتا رہتا ہے در انحال
کہ ناکارہ ہے واما ما ینفع الناس فیمکث فی الارض اور جو کہ وہ چیز ہے کہ نفع دیتی ہے لوگوں کو جیسے پانی صاف
اور دھات گلائی ہوئی بن میل کی پس رہتی ہے بیچ زمین کے تو کہ اس سے لوگ فائدہ اٹھاویں کذلک
یضرب اللہ الامثال اسیطرح بیان کرتا ہے اللہ مثالیں واسطے سمجھانے لوگوں کے اہل تاویل نے لکھا ہے کہ
مراد باران سے قرآن ہے کہ حیات قلوب اہل ایمان ہے اور نالے دل ہیں کہ موافق استعداد اپنی کے اس سے فیض
اٹھاتے ہیں اور جھاگ نفسانی خطرے ہیں للذین استجابوا لربھم الحسنیٰ واسطے ان لوگوں کے کہ اجابت
کی واسطے پروردگار اپنے کے نیکی ہے یا بہشت ہے والذین لم یستجیبوا لہ لو ان لھم ما فی الارض جمیعا ومثلہ معہ
اور جن لوگوں نے کہ نہ اجابت کی واسطے اللہ کے اگر ہو واسطے انکے جو کچھ کہ بیچ زمین کے ہے سارا نقد اور جنس اور مانند اسکے ساتھ
اسکے یعنے جسقدر کارخانہ دنیا کا ہے اتنا ہی اور جو کافروں کے تصرف میں دن قیامت کے لافتدوا بہ البتہ بدلا دیویں ساتھ



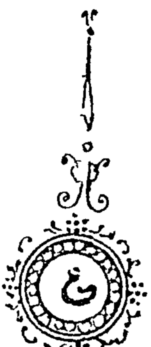
ن سکے تا کہ عذاب سے چھوٹین مردود ہی ہرگز عذاب سے نہ چھوٹینگے اُولٰٓئِکَ لَھُمْ سُوْٓءُ الْحِسَابِ یہہ لوگ واسطے اُنکے بُرا
حساب ہی کہ نیکیاں اُنکی قبول نہین کی جاوینگی اور بُرائیان اُنکی نہین بخشی جاوینگی وَمَاْوٰىھُمْ جَھَنَّمُ اور جگہہ
رہنے اُنکے کی دوزخ ہی وَبِئْسَ الْمِھَادُ اور بُری بچھونا کہ آگ کا ہی اَفَمَنْ یَّعْلَمُ اَنَّمَآ اُنْزِلَ اِلَیْکَ مِنْ رَّبِّکَ
الْحَقُّ کَمَنْ ھُوَ اَعْمٰى ط کیا پس جو شخص کہ جانتا ہی یہہ کہ جو کچھ اُتارا گیا ہی طرف تیرے پروردگار
تیرے سے سچ ہی یعنے حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ مانند اُسکے ہوسکے کہ وہ اندھا ہی دل سے اور انکار قرآن
کا کرتا ہی یعنے ابوجہل نا اہل اِنَّمَا یَتَذَکَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ سوا اِسکے نہین کہ نصیحت پکڑتے ہین صاحب عقل کے
قرآن مجید سے اَلَّذِیْنَ یُوْفُوْنَ بِعَھْدِ اللّٰہِ وَلَا یَنْقُضُوْنَ الْمِیْثَاقَ وہ لوگ کہ پورا کرتے ہین عہد خدا کے کو کہ دن
میثاق کے کیا ہی اور نہین توڑتے عہد کو وَالَّذِیْنَ یَصِلُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰہُ بِہٖٓ اَنْ یُّوْصَلَ وَیَخْشَوْنَ رَبَّھُمْ وَ
یَخَافُوْنَ سُوْٓءَ الْحِسَابِ اور وہ لوگ کہ ملاتے ہین اُس چیز کو کہ حکم کیا ہی اللہ نے ساتھ اُسکے یہہ کہ ملائی جاوے
یعنے صلہ رحمی کرتے ہین یا ایمان سب کتابون اور رسولون پر لاتے ہین جدائی اُنمین نہین ڈالتے اور ڈرتے
ہین عذاب پروردگار اپنے سے اور خوف کرتے ہین سختی حساب کے سے وَالَّذِیْنَ صَبَرُوا ابْتِغَآءَ وَجْهِ
رَبِّھِمْ اور وہ کہ صبر کرتے ہین نفس کی مخالفت پر یا جہاد پر واسطے چاہنے رضامندی پروردگار اپنے کی نہ
وَاَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰھُمْ سِرًّا وَّعَلَانِیَۃً وَّیَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَۃِ السَّیِّئَۃَ اور قائم رکھتے ہین نماز فرض کو اور
خرچ کرتے ہین اُس چیز سے کہ دی ہی ہمنے اُنکو پوشیدہ اور ظاہر اور دفع کرتے ہین ساتھ نیکی کے بدی کو یعنے بدلے
بُرائی کے بھلائی کرتے ہین جو کوئی اُنپر ظلم کرتا ہی عفو کرتے ہین جو محروم رکھتا ہی اُسے دیتے ہین جو روٹھتا ہی
اُس سے ملتے ہین اور منانے ہین نظم را فقاست درخت سے بوم سنگ اُن اپنے کو ثمر دے تو نکتہ حلم کو صدف
سے سیکھہ سر جو کاٹے اُسے گہر دے تو بعضے کہتے ہین کہ مراد حسنہ سے حلم ہی اور سیئہ سے سفاہت ہی یعنے دفع
کرتے ہین ساتھ حلم کے سفاہت کو یا ساتھ اسلام کے فحش کو یا ساتھ معروف کے منکر کو یا ساتھ توبہ کے گناہ کو یا ساتھ
طاعت کے معصیت کو چنانچہ حدیث مین ہی کہ من اتبع السیئۃ الحسنۃ یمحیھا یعنے بعد ہر سیئہ کے کر حسنہ تا کہ وہ سیئہ
ہو محو ولا اُولٰٓئِکَ لَھُمْ عُقْبَی الدَّارِ یہہ لوگ کہ موصوف ساتھ ان صفتون کے ہین واسطے اُنکے ہی سرانجام نیک یعنے
جزا عمل کی اُنکے اور وہ آخرت مین جَنّٰتُ عَدْنٍ یَّدْخُلُوْنَھَا وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِھِمْ وَاَزْوَاجِھِمْ وَذُرِّیّٰتِھِمْ
بہشت ہین کہ ہمیشہ رہینگے کہ داخل ہونگے اُنمین وہ اور جو کوئی لائق ہی باپون اُنکے سے اور بیبیون اُنکی سے
اور اولاد اُنکی سے وَالْمَلٰٓئِکَۃُ یَدْخُلُوْنَ عَلَیْھِمْ مِّنْ کُلِّ بَابٍ اور فرشتے داخل ہونگے اوپر اُن کے
ہر دروازے سے اُنکے گھرون کے عین المعانی مین ہی کہ بمقدار دن رات اس دنیا کے مین تین بار اُنکے پاس
آوینگے اور کہینگے سَلٰمٌ عَلَیْکُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ سلام ہی اوپر تمھارے یعنے مژدہ دوام سلامتی ہی تمکو سبب

اسلئے کہ صبر کیا تمنے قوت القلوب میں ہے کہ صبر کیا فقر پر دنیا میں اور صبر دوسرے صفت ہے اللہ کے نزدیک
چنانچہ حدیث میں ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال کو فرمایا کہ ایسا کر کہ فقیر ہو کہ فقیر خدا کو پہنچتا ہے نہ غنی
نظم فقر ہے صیقل جلائے دل فقر ہے موجب صفائے دل خلعت رحمت خدا ہے فقر عزت دولت رسا ہے
فقر ہے آفتاب چرخ یقین روشن اس سے ہوئے ہیں ملت و دین اس سے بندہ خدا کو ملتا ہے
سوچئے تو یہہ فقر کیا ہے سبب انجذاب دلہا ہے ہے جب عوز کی تو ہوتا ہے باعث قرب و وصل
با محبوب موجب ربط طالب و مطلوب سمجھئے گا فقیر کو نہ حقیر ہے جہاں میں فقیر شیخ کبیر لیک ہوتا فقیر ہے
وہ بشر جسمیں ہوتے یہہ چار ہیں جوہر دال ہیں جس پہ اسکے چاروں حرف ایک ایک حرف میں ہے وصف
سنکرف فا ہے فاقہ کشی کی اسمیں عیان یائے یاد خدا ہے ای یاران قاف ہے اسمیں پھر قناعت کا
حرف را اسمیں ہے ریاضت کا جسمیں چاروں یہہ وصف پیدا ہیں اسکے حق میں یہہ حرف پھر کیا ہیں
فائے فضل اور قاف قربت ہے یائے یسر اور رائے رویت ہے ورنہ فائے فضیحت اسکو ہے قاف
قہر خدا ہے پی درپی حرف یا یاس رحمت اسکو ہے رائے رسوائے رافت اسکو ہے معارج النبوہ میں نقل ہے
کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ معراج کی رات بہشت میں ایک محل دیکھا میں نے یاقوت سرخ کا اسکا دروازہ کھولکر
اندر گیا میں اسمیں الخزانہ تھا اسکے بھی کواڑ کھول اندر گیا میں وہاں ایک صندوق تھا جبرئیل سے پوچھا میں نے اسمیں
کیا ہے اسنے کہا اسمیں سر ہے اسرار الہی سے میں نے حق تعالی سے درخواست کی وہ صندوق کھل گیا دیکھا میں نے
ایک گدڑی تھی حلوہ میں سجدہ خطاب ہوا کہ یہہ مرقعہ فقر ہے میں نے کہا الہی یہہ مجھے عنایت ہو فرمایا ای محمد
یہہ تیرے اور تیرے امت کیواسطے ہے نہیں دیتا میں یہہ کسیکو مگر جسکو کہ بہت دوست رکھوں اسکے برابر مجھے
کوئی چیز عزیز نہیں بیت کلیم فقر کے وہیم سلطان کب برابر ہے یہہ بہتر ہے وہ بدتر ہے وہ بدتر ہے یہہ بہتر ہے
فَنِعۡمَ عُقۡبَى الدَّارِ پس اچھی ہے پچھاڑی گھر کی یعنے سر انجام اس سرائے کا کہ انہوں نے پایا وَالَّذِيۡنَ يَنۡقُضُوۡنَ
عَهۡدَ اللّٰهِ مِنۡۢ بَعۡدِ مِيۡثَاقِهٖ وَيَقۡطَعُوۡنَ مَاۤ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖۤ اَنۡ يُّوۡصَلَ وَيُفۡسِدُوۡنَ فِى الۡاَرۡضِ اور جو لوگ کہ توڑتے ہیں اس
چیز کو کہ حکم کیا خدا نے ساتھ اسکے یہہ کہ ملائے جاوے یعنے صلہ رحمی کریں یا ایمان لاویں سب پیغمبروں پر اور سب
کتابوں پر اور فساد کرتے ہیں بیچ زمین کے ساتھ کفر کے یا ظلم کے یا معصیت کے یا فتنہ انگیزی سے اُولٰۤئِكَ لَهُمُ اللَّعۡنَةُ
وَلَهُمۡ سُوۡۤءُ الدَّارِ یہہ لوگ واسطے انکے ہے لعنت اور واسطے انکے ہے برائی گھر کی دنیا و آخرت میں
اَللّٰهُ يَبۡسُطُ الرِّزۡقَ لِمَنۡ يَّشَآءُ وَيَقۡدِرُ اللہ کشادہ کرتا ہے روزی کو واسطے جسکے چاہے اور تنگ کرتا ہے
واسطے جسکے چاہے وَفَرِحُوۡا بِالۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا اور خوش ہوئے مکے والے ساتھ زندگانی دنیا کے اور اس چیز کے اسباب دنیا سے کہ اسکو دیا
وَمَا الۡحَيٰوةُ الدُّنۡيَا فِى الۡاٰخِرَةِ اِلَّا مَتَاعٌ اور نہیں زندگانی دنیا کی بیچ مقابل آخرت کے مگر اسباب تھوڑا ناپائدار نہ



ویقول الذین کفروا لولا انزل علیہ اٰیۃ من ربہ اور کہتے ہین وہ لوگ کہ کافر ہوئے کیون
نہین اتاری گئی اوپر محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے نشانی پروردگار اُسکے سے اِسطرح کی کہ ہم چاہتے ہین قل ان
اللہ یضل من یشاء ویہدی الیہ من اناب کہہ تحقیق اللہ گمراہ کرتا ہے جسے چاہتا ہے مراد اس سے
وہ لوگ ہین کہ بعد ظہور معجزون کے انکار کرتے ہین یا باوجود شہود ہزار معجزون کے گمراہ کرتا ہے جسے چاہتا ہے
اور راہ دکھاتا ہے طرف اپنے بن معجزہ دکھائے اس شخص کو کہ رجوع کرتا ہے طرف اسکے اور وہ کون ہے
الذین اٰمنوا وتطمئن قلوبہم بذکر اللہ وہ لوگ ہین کہ ایمان لائے اور آرام پکڑتے ہین دل انکے ساتھ
ذکر اللہ کے یعنی جب اللہ کا ذکر سنتے ہین آرام آجاتا ہے انکے دل کو یا دل انکے ساتھ توحید کے آرام پکڑتے ہین
یا ساتھ ذکر رحمت اُسکے کے یا ساتھ کلام اُسکے کے کہ قوی ترین معجزات کا ہے فصول مین ابن عیینہ سے منقول ہے
کہ مراد ذکر سے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم ہین کہ دل مومنون کے ساتھ انکے آرام پاتے ہین الا بذکر اللہ
تطمئن القلوب خبردار ہو ساتھ یاد اللہ کے آرام پکڑتے ہین دل مومنون کے مجاہد نے کہا کہ مراد اصحاب رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم ہین حقائق سلمی مین ہے کہ آرام دل عوام ساتھ تسبیح اور ثنا کے ہے اور اطمینان دل خواص
ساتھ صفات علی کے ہے اور قرار دل علمائے ربانی ساتھ حقائق اسماء حسنی کے ہے لیکن موحد آرام نہین پاتے
مگر بلقاء کہ وہی ہے مقصد اقصی بیت زندگانی ہجر مین ای یار کچھ بھاتی نہین بن تیرے دیکھے ہوئے دیدار کل
آتی نہین الذین اٰمنوا وعملوا الصلحٰت طوبیٰ لہم وحسن ماٰب جو لوگ کہ ایمان لائے اور کام کئے اچھے خوشحالی
ہے واسطے انکے اور اچھی بازگشت ہے طوبیٰ بشارت شادی کی اور راحت اور فرح اور نعمت کی ہے یا نام بہشت
کا ہے لغت حبشہ مین اور اشہر یہہ ہے کہ طوبیٰ درخت ہے بہشت عدن مین کہ جڑ اسکی منزل مقدس نبوی
صلے اللہ علیہ وسلم مین ہے اور شاخین اسکی ہر قصر جنت مین گئی ہین اور چشمہ سلسبیل کا اور کافور کا اسیکے تلے سے
بہتا ہے کذلک ارسلنٰک فی امۃ قد خلت من قبلہا امم لتتلوا علیہم الذی اوحینا الیک وہم
یکفرون بالرحمٰن جیسے کہ پہلے تجھہ سے پیغمبر بھیجے تھے اسیطرح بھیجا ہمنے تجھکو بیچ امت کے کہ گذر گئے ہین پہلے
اُس سے امتین تو کہ پڑھے تو اوپر انکے وہ چیز کہ وحی کی ہے ہمنے طرف تیرے یعنی قرآن اور حال یہہ ہے کہ وہ
کفر کرتے ہین ساتھ اللہ کے کہ رحمن نام اُسکا ہے مراد اس سے مشرکان مکہ ہین کہ جب انکو کہا سجدہ کرو رحمن کو
قالوا وما الرحمن کہنے لگے کون ہے رحمن اور صلح حدیبیہ مین بھی جب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے علی مرتضی رضی اللہ
عنہ کو کہا کہ لکھہ بسم اللہ الرحمن الرحیم سہیل بن عمرو نے کہا نہین جانتا مین رحمن کو قل ھو ربی لا الہ الا ھو ط
کہہ رحمن ہے پروردگار میرا نہین کوئی مستحق عبادت کے مگر وہ علیہ توکلت والیہ متاب اوپر اسیکے توکل کیا مین نے مدد دینے
مین اور تیر غالب کرتے مین اور طرف اسیکے توبہ کرنا اور پھرنا میرا ہے لکھا ہے کہ بعضے قریشیون نے کہا ای محمد اگر چاہتے ہو

تم کہ ہم متابعت تمھاری کریں تو قرآن سے پہاڑ گرد مکہ کے دور کرو تاکہ زمین ہمپر کشادہ ہو جاوے اور زمین کو شگافتہ کرو تو کہ نہریں جاری ہوں اور ہم زراعت کریں اور قصی بن کلاب کو ہمارے باپوں سمیت زندہ کر دو تو کہ وہ تمھاری رسالت کی گواہی دین یہہ آیت اتری وَلَوْ اَنَّ قُرْاٰنًا سُيِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ اَوْ قُطِّعَتْ بِهِ الْاَرْضُ اَوْ كُلِّمَ بِهِ الْمَوْتٰى ۱۰ اور اگر کوئی کتاب ہوتی کہ اس عالم میں چلائے جاتے ساتھ پڑھنے اسکے کے پہاڑ یا کاٹی جاتی ساتھ تلاوت اسکی کے زمین یا بلائے جاتے ساتھ برکت قرات اسکی کے مردے البتہ یہی قرآن ہوتا کہ متضمن کمال اعجاز اور نہایت تذکیر و انذار ہی نہیں ہے یہا جیسا کافر کہتے ہیں کہ قرآن سے یہہ باتیں واقع ہوں بَلْ لِّلّٰهِ الْاَمْرُ جَمِيْعًا ؕ بلکہ واسطے اللہ کے ہیں کام سب یعنے قدرت اسکی اوپر سب چیزوں کے ہے جس وقت چاہے یہہ آیتیں ظاہر کرے یا یہہ ترجمہ ہے اور اگر کوئی قرآن ہوتا کہ چلائے جاتے ساتھ اسکے پہاڑ یا کاٹی جاتی ساتھ اسکے زمین یا بلائے جاتے ساتھ اسکے مردے تو بھی ایمان نہ لاتے بلکہ واسطے اللہ کے ہے کام سارا یعنے عذاب اور ثواب ہدایت اور ضلالت اَفَلَمْ يَايْــَٔسِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْ لَّوْ يَشَآءُ اللّٰهُ لَهَدَى النَّاسَ جَمِيْعًا ؕ کیا پس نہیں نا امید ہوے وہ لوگ کہ ایمان لائے ہیں باوجود اسکے کہ جانا ہے یہہ کہ اگر چاہتا اللہ البتہ ہدایت کرتا لوگوں سبکو صاحب کشاف نے کہا ہے کہ یاس بیچ لغت نخع کے بمعنے علم ہے یعنے کیا نہیں جانا مومنوں نے کہ ہدایت اسکی اختیار میں ہے وَلَا يَزَالُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا تُصِيْبُهُمْ بِمَا صَنَعُوْا قَارِعَةٌ اَوْ تَحُلُّ قَرِيْبًا مِّنْ دَارِهِمْ اور ہمیشہ وہ لوگ جو کافر ہوے ہیں پہنچے گی انکو سبب اسکے کہ کرتے ہیں تکذیب اور عناد سے مصیبت کھوٹکنے والی اور بیخ و بنیاد اکھیڑنے والی یا اتریگا تو کہ محمد ہے صلے اللہ علیہ وسلم نزدیک گھروں انکے سے یعنے موضع حدیبیہ میں مراد کفار مکے ہیں کہ حضرت کے تکذیب کے وبال سے مدام بلا میں رہتے تھے اور لشکر اسلام گرد اگرد انکے جا کر اموال اور مواشی انکے لوٹتا تھا سو اللہ نے فرمایا کہ ہمیشہ بلا انکو پہنچتی رہیگی حَتّٰى يَاْتِيَ وَعْدُ اللّٰهِ ؕ یہاں تک کہ آوے وعدہ اللہ کا کہ موت ہے یا قیامت یا فتح مکہ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ تحقیق اللہ نہیں خلاف کرتا وعدہ پس واسطے تسلی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمایا وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَاَمْلَيْتُ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا ثُمَّ اَخَذْتُهُمْ اور تحقیق ٹھٹھا کیا گیا ساتھ پیغمبروں کے پہلے تجھ سے جیسے کہ یہہ لوگ کرتے ہیں ساتھ تیرے پس ڈھیل دی ہیں نے واسطے ان لوگوں کے کہ کافر ہوئے اور عیش اور آرام میں چھوڑا پھر پکڑ لیا میں نے انکو ساتھ عقوبت کے فَكَيْفَ كَانَ عِقَابِ پس کیونکر تھا عذاب میرا انکو یہہ بات بسبیل تہدید ہے اَفَمَنْ هُوَ قَآئِمٌ عَلٰى كُلِّ نَفْسٍۢ بِمَا كَسَبَتْ ۚ وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ ؕ کیا پس جو شخص کہ وہ کھڑا ہے اوپر ہر جان کے یعنے خبردار ہے یا نگہبان ہے یا بدلا دینے والا ہے ساتھ اس چیز کے کہ کماتا ہے وہ نفس نیکی اور بدی سے برابر ہے ساتھ اس شخص کے کہ ایسا نہو یعنے خدا کہ کارساز اور نگہبان بندوں کا ہے برابر نہیں ہے عاجز اور ضعیف کے کہ بت ہیں اور مقرر کرتے ہیں کافر واسطے اللہ کے شریک یعنے بت کہ انکو پوجتے ہیں قُلْ سَمُّوْهُمْ ؕ کہہ کہ نام رکھو انکے اور وصف کرو یعنے جو اللہ کے شریک تمنے ٹھہرائے ہیں انکے نام اور اوصاف کہ لائق انکے ہوں بتاؤ اور دیکھو کہ لائق شرکت کے اور مستحق عبادت کے ہیں یا نہیں

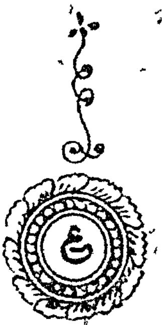


مراد یہ ہے کہ اللہ کو حی اور قادر اور خالق اور رازق اور سمیع اور بصیر اور علیم اور حکیم کہتے ہیں اور ان ناموں میں سے
ایک کا بھی اطلاق بتوں پر نہیں ہو سکتا اَمْ تُنَبِّئُوْنَهٗ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي الْاَرْضِ کیا خبردار کرتے ہو خدا کو ساتھ اُن چیز
کے کہ نہیں جانتا بیچ زمین کے یعنے شریک اپنے کو الوہیت میں اور یہ نجانا اسواسطے ہے کہ نہیں شریک اسکا نفی
علم یہاں واسطے انتفاء معلوم کے ہے اَمْ بِظَاهِرٍ مِّنَ الْقَوْلِ یا نام رکھتے ہو بتوں کے شرکا ساتھ ظاہر کے بات سے یعنے
فقط نام رکھ لیتے ہو بغیر اعتبار معنے کہ جیسے زنگی کہتے ہیں کافور اور بزرگ اسکو جو ہو عقل سے دور بَلْ زُيِّنَ
لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مَكْرُهُمْ وَصُدُّوْا عَنِ السَّبِيْلِ بلکہ زینت دیا گیا ہے واسطے ان لوگوں کے کہ کافر ہوئے مکر اونکا اور
انکا اور بند کئے گئے وہ راہ راست اور دین درست سے وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ اور جسکو گمراہ کرے اللہ نہیں
واسطے اسکے کوئی راہ دکھانیوالا لَهُمْ عَذَابٌ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَشَقُّ واسطے کافروں کے ہے عذاب بیچ زندگانی
دنیا کے قتل اور قید اور قحط اور مصیبتونکا اور البتہ عذاب آخرت کا سخت تر اور دشوارتر ہے اسیر وَمَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ
وَّاقٍ اور نہیں واسطے انکے عذاب خدا سے کوئی بچانیوالا مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِيْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ صفت اس بہشت کی کہ وعدہ
کئے گئے ہیں پرہیزگار اسمیں جانے کا تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ چلتے ہیں نیچے درختوں یا مکانوں اسکے کے نہریں
اُكُلُهَا دَآئِمٌ وَّظِلُّهَا میوہ اسکا ہمیشہ رہیگا کبھی منقطع نہوگا بخلاف میووں دنیا کے اور ایسے ہی سایہ اسکا کوتاہ نہوگا
مثل سایوں دنیا کے بلکہ دراز رہیگا امام قشیری نے کہا ہے کہ ایمان والے آج ظل رعایت میں ہیں اور کل سایہ حمایت میں ہونگے اور عارف
دنیا اور عقبی ظل عنایت میں ہیں کہ ہمیشہ ظلیل ہے بیت ہر اگر سایہ عنایت ہے ۂ دو جہان میں ہیں کفایت ہے
تِلْكَ عُقْبَى الَّذِيْنَ اتَّقَوْا یہ بہشت آخر کام ان لوگوں کا ہے جو پرہیزگار ہیں وَّعُقْبَى الْكٰفِرِيْنَ النَّارُ اور انجام کافروں کا
آگ ہے دوزخ کی وَالَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَفْرَحُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ اور جو لوگ کہ دی ہمنے انکو کتاب جیسے یہود میں
عبد اللہ بن سلام اور یار انکے اور نصاریٰ میں سے چالیس نجرانی اور آٹھ یمنی اور تیس حبشی خوش ہوتے ہیں ساتھ اُس چیز
کے کہ نازل کی گئی ہے طرف تیری قرآن سے وَمِنَ الْاَحْزَابِ مَنْ يُّنْكِرُ بَعْضَهٗ اور بعضے جماعتوں سے کہ کتابی کافر ہیں جیسے یہود
میں سے ہے حی بن اخطب اور کنانہ بن الربیع وغیرہ اور نصاریٰ میں سے سید اور عاقب وغیرہ وہ شخص ہے کہ انکار کرتا ہے
بعضے اسکے کو کہ مخالف شریعت انکی کے ہے قُلْ اِنَّمَآ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ وَلَآ اُشْرِكَ بِهٖ کہہ انکو کہ سوا اسکے
نہیں کہ حکم کیا گیا ہوں میں یہ کہ عبادت کروں میں اللہ کو ایک جانکر اور نہ شریک لاؤں میں ساتھ اسکے مانند تمہارے
کہ عزیر اور مسیح کو خدا کہتے ہو اِلَيْهِ اَدْعُوْا وَاِلَيْهِ مَاٰبِ طرف اسیکے پکارتا ہوں میں لوگونکو اور طرف اسیکے ہے بازگشت میری
وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ حُكْمًا عَرَبِيًّا اور جیسے کہ کتابیں نازل کیں ہمنے پہلے پیغمبروں پر موافق زبان امتوں انکی کے ایسے ہی اتارا ہے
ہمنے قرآن کو کہ محکم ہے نسخ اور تغیر کا اسمیں دخل نہیں یا حکم کرنیوالا ہے درمیان حق اور باطل کے مترجم زبان عربی میں
تا کہ فہم اور حفظ میں انکو سہل ہو وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ اور اگر پیروی کریگا تو خواہشوں مشرکوں کی کہ تجھے لینے

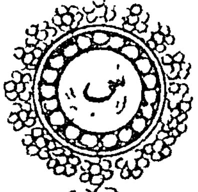
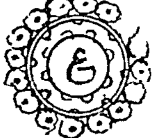


آبا کے دین کے طرف بلاتے ہین یا آرزو ون یہود ون کے کہ رجوع تیرے اپنے قبلہ کیطرف کہ بیت المقدس ہے چاہتے ہین
بَعْدَ مَا جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ پیچھے اُس چیز کے کہ آئے تیرے پاس علم سے یعنے بت پرستون کے دین کا جھوٹ ہونا جان
لیا تونے یا نسخ حکم نماز طرف قبلہ یہود کے پہچان لیا تونے پھر اب جو پیروی کریگا اُنکی تو مَا لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ
وَّلَا وَاقٍ ٭ نہین واسطے تیرے عذاب خدا سے کوئی دوست اور نہ بچانیوالا لکھا ہے کہ یہود طعن کرتے تھے
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ نکاح کیطرف بہت مصروف ہین اور ہمیشہ عورتون سے صحبت رکھتے ہین اگر پیغمبر
ہوتے تو یہہ بات ہوتی یہہ آیت اتری وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ اَزْوَاجًا وَّذُرِّيَّةً اور البتہ
تحقیق بھیجے ہمنے پیغمبر پہلے تجھ سے اور کرین ہمنے واسطے اُنکے بی بیان اور اولاد وَمَا كَانَ لِرَسُوْلٍ اَنْ يَّاْتِيَ
بِاٰيَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ اور نہ تھا واسطے کسی پیغمبر کے یہہ کہ لے آوے کوئی معجزہ مگر ساتھ حکم اللہ کے یہہ جواب ہے
مشرکونکا کہ کہتے تھے حکومت سے فلانا معجزہ ظاہر کرو سو حق تعالی نے فرمایا کہ کوئی نبی اپنے آپ سے معجزہ نہین کر سکتا
مگر اللہ اپنی قدرت سے جس وقت مناسب جانتا ہے ظاہر کرتا ہے لِكُلِّ اَجَلٍ كِتَابٌ ٭ واسطے ہر وعدہ کے ایک لکھت ہے
جب اُسکا وقت پہنچا ظہور مین آیا یا واسطے ہر وقت کے ایک حکم ہے لکھا گیا کہ نہین ٹلتا یا واسطے ہر موت کے سو لون
بندون کے سے ایک کتاب ہے نزدیک اللہ کے کہ اُسکو سوا اللہ کے کوئی نہین جانتا يَمْحُو اللّٰهُ مَا يَشَاءُ
وَيُثْبِتُ مٹاتا ہے خدا جو چاہتا ہے ساتھ حکمت کے اور ثابت رکھتا ہے جو چاہتا ہے ساتھ حکمت کے وَعِنْدَهٗ
اُمُّ الْكِتَابِ ٭ اور نزدیک اُسکے اصل کتاب ہے کہ لوح محفوظ ہے کوئی کتاب نہین مگر اُسمین لکھی ہے سمجھ لیجے کہ
تفسیر مین محو اور اثبات کے بہت اقوال ہین بعضے کہتے ہین کہ حفظہ جو اعمال اقوال بندے کے لکھتے ہین اور اُس دفتر کو بارگاہ
کبریا مین لیجاتے مین محو کرتا ہے اُنمین سے جو چاہتا ہے اور ثابت رکھتا ہے جو چاہتا ہے بعضے کہتے ہین کہ احکام شرایع
کے موافق زمانونکے اور مصلحت خلق کے نسخ کرتا ہے اور حکم دوسرے اثبات کرتا ہے یا محو کرتا ہے جوانی کو اور اثبات
کرتا ہے بڑھاپے کو علماے دین کہتے ہین کہ محو کرتا ہے جو چاہے مگر چھہ چیزین قائم رکھتا ہے سعادت اور شقاوت
موت اور حیات رزق اور اجل یہہ ان مستثنا ہین زاد المسیر مین ہے کہ نزدیک اللہ کے دو کتابین سوا ام الکتاب
کے مٹانا اور ثابت رکھنا اُنسے تعلق رکھتا ہے لوح محفوظ ان مستثنی ہے ابو الدرداء نے پیغمبر خدا سے نقل کیا ہے کہ
جب تین ساعت رات باقی رہتی ہے حق تعالی نظر کرتا ہے بیچ اُس کتاب کے کہ سوا اُسکے کوئی اُسپر نظر نہین کرتا اور
جو چاہتا ہے اُسمین سے مٹاتا ہے اور جو چاہتا ہے لکھتا ہے فصول مین ہے کہ محو کرتا ہے رقم انکار قلوب ابرار سے
اور اثبات کرتا ہے اُسکی جگہہ رموز اسرار اسلمی نے محمد رازی سے نقل کی ہے کہ شبلی سے سنا مین نے کہ مٹاتا ہے شہود
عبودیت اور لوازم اُسکے سے جو چاہتا ہے اور ثابت کرتا ہے شہود ربوبیت اور لوامع اُسکے سے جو چاہتا ہے کشف الاسرار مین
ہے کہ دل خائف سے ریا لیجاتا ہے اور اخلاص رکھتا ہو شک دور کرتا ہے یقین ثابت کرتا ہے بخل محو کرتا ہے سخاوت اثبات کرتا ہے

مرض اٹھاتا ہی قناعت رکھتا ہی حسد دفع کرتا ہی شفقت قائم کرتا ہی اور دل راحی سے اختیار لیجاتا ہی اور تسلیم رکھتا ہی تفرقہ محو کرتا ہی جمع اثبات کرتا ہی اور دل بخت سے رسوم انسانیہ دور کرتا ہی اور نعوت ربانیہ رکھتا ہی امام قشیری نے کہا ہی کہ محو کرتا ہی حظوظ نفسانی کو اور اثبات کرتا ہی حقوق ربانی کو یا شہود خلق مٹاتا ہی اور شہود حق ثابت کرتا ہی یا آثار بشریت محو کرتا ہی اور انوار احدیت ثابت کرتا ہی اوپر سے گھٹاتا ہی اور اُدھر سے بڑھاتا ہی یہ جیسا کہ اول آپ تھا آخر بھی آپ ہی رہتا ہی شیخ الاسلام نے فرمایا کہ الٰہی جلال عزت تیرے نے جائے اشارت نہیں چھوڑی اور محو اور اثبات تیرے نے رسی اضافت کی توڑی مجھے گھٹایا تجھے بڑھایا یہاں تک کہ آخر میں وہی رہگیا جو اول میں تھا صفت پہلے وہ تھا میں تھا حجاب میں ہوا وہ کم کیا اب یہہ کم جانا ہی اثبات کا اسکا والا
وَاِمَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِي نَعِدُهُمْ اَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلَاغُ وَعَلَيْنَا الْحِسَابُ اور اگر دکھاویں ہم تجھکو بعضے چیز کہ وعدہ دیتے ہیں ہم کافرون کو عذاب سے یا قبض کر لیوین ہم تجھکو پہلے اس سے پس سوا اسکے نہیں کہ اوپر تیرے پہنچا دینا ہی پیغام کا اور اور بتا دینا ہی احکام کا فقط اور اوپر ہمارے حساب لینا ہی انکا اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا نَاْتِي الْاَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ اَطْرَافِهَا اور کیا نہیں دیکھا اہل مکہ نے کہ ہم چلے آتے ہیں یعنے حکم ہمارا چلا آتا ہی زمین کفار کو گھٹاتے ہیں ہم اسکو کنارون اسکے سے یعنے انکے قبضہ سے نکال کر مسلمانون کے تصرف میں لاتے ہیں یا یہہ آیت یہود کو فرماتی ہی کہ زمین اور ملک اور قلعے انسے لیکر مسلمانون کو دیتے ہیں وَاللّٰهُ يَحْكُمُ لَا مُعَقِّبَ لِحُكْمِهٖ اور اللہ حکم کرتا ہی ساتھ نقصان زمین یہود کے اور ادبار انکے کے اور ساتھ زیادتی بلاد اسلام کی اور اقبال انکے نہیں کوئی روکرنیوالا اور پیچھے ہٹانے والا واسطے حکم اسکے کے وَهُوَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ اور وہ جلدی لینے والا ہی حساب بعد عذاب دنیا کے کہ قتل اور اجلا ہی انسے جلد حساب کریگا آخرت میں وَقَدْ مَكَرَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ اور تحقیق مکر کیا ان لوگون نے یعنے یہودون نے یا مشرکون نے کہ پہلے تھے ان یہود یا کفار سے کیا مکر تیرے میں ساتھ پیغمبرون اپنے کے فَلِلّٰهِ الْمَكْرُ جَمِيْعًا پس واسطے اللہ کے جزا سب مکرون انکے کی یَعْلَمُ مَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ جانتا ہی جو کچھ کماتا ہی ہر نفس نیکی اور بدی سے اور جزا اسکی تیار کرتا ہی
وَسَيَعْلَمُ الْكُفّٰرُ لِمَنْ عُقْبَى الدَّارِ اور شتاب جان لیونگے کافر یہود اور بت پرست کہ قیامت کو واسطے کس کے ہی عاقبت نیک اس گھر کی وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَسْتَ مُرْسَلًا اور کہتے ہیں وہ لوگ جو کافر ہوئے مشرکان مکہ سے یا روسا یہود سے کہ نہیں تو ای محمد صلے اللہ علیہ وسلم بھیجا ہوا اللہ کا ساتھ نبوت اور دعوت کے قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ وَمَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْكِتٰبِ کہہ کفایت ہی اللہ گواہی دینے والا درمیان میرے اور درمیان تمہارے ساتھ اسکے کہ میں رسول اللہ ہون اور دوسرا وہ شخص ہی کہ پاس اسکے ہی علم کتاب کا یعنے لوح محفوظ کا اور وہ جبرئیل علیہ السلام ہی کہ وحی لوح محفوظ سے لاتا ہی یا علم



قرآن کا ہی اور وہ سو مومنین ہین یا علم توریت کا ہی اور عبد اللہ بن سلام اور اصحاب اُسکے ہین رضی اللہ عنہم
چنانچہ علی مرتضیٰ رض سے زاد المسیر مین مروی ہی واللہ اعلم بالصواب سورۂ ابراہیم علیہ السلام مکی ہی باون
آیتین ہین سات سو اکتیس کلمے ہین تین ہزار چار سو چونتیس حرف ہین فواصل اسکی ادم نظر صلب زل ہین اور
ربط اور تطبیق اس سورہ کی ساتھ سورہ رعد یہہ ہی کہ سورہ رعد مین بیان توحید و مآب اور اوصاف خدا اور
قرآن اور اولوا الالباب اور ذکر کفر اور زشتی افعال اور قبح اعمال کفار تھا اس سورہ ابراہیم مین تسلی دل پیغمبر اور ذکر اوصاف
اور مدح سرور اور احوال انبیا اور جفا کشی اور صبر اور تحمل انکا ایزائے قوم پر اور ہلاک ہونا اشقون کا بیان فرمایا ۃۃ

سورة ابراهيم عليه السلام مكية بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وهي اثنان وخمسون آية

الۤر ابو منصور ماتریدی نے شرح تاویلات مین لکھاہی کہ حروف مقطعہ آزمایش ہین واسطے تصدیق مومن
اور تکذیب کافر کے اور اللہ بندہ کو ساتھ جس چیز کے چاہے آزماوے بعضے کہتے ہین کہ الف انا کا اور لام اللہ کا
اور رے ارے کی ہی یعنے انا اللہ ارے یا یہہ حروف نام قرآن کے ہین الر یعنے قرآن کِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ
ایک کتاب ہی کہ اتارا ہی ہمنے اسکو طرف تیرے یا الر نام اس سورہ کا ہی مبتداء اور کتاب بطریق اسم
جنس خبر ہے ہذہ السورۃ کتاب اور بتاویل انا اللہ ارے تقدیر کلام کی ہذا الکتاب ہی اور تنکیر کتاب کی واسطے
تعظیم کے ہی یعنے ہذا کتاب عظیم انزلناہ الیک لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ تو کہ نکالے تو لوگونکو
بسبب دعوت کرنیکے ساتھ مضمون اسکے کے اندھیرون سے کفر اور نفاق اور شک اور بدعت کے طرف
روشنی ایمان اور اخلاص اور یقین اور سنت کے بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ساتھ حکم پروردگار انکے کے یا ساتھ توفیق
اسکے کے امام قشیری نے کہاکہ تاکہ نکالے تو ظلمت تدبیر سے طرف نور شہود تقدیر کے بحر الحقائق مین ہی کہ
ظلمات حقیقت عبودیت سے طرف نور تجلی صفت ربوبیت کے صاحب تاویلات نے کہاکہ ظلمات کثرت سے
طرف نور وحدت کے یا ظلمات حجب افعال سے اور اسماء اور صفات سے طرف نور وحدت ذات کے اور حقیقت
یہہ ہی کہ کوئی ظلمت برابر پندار ہستی کے نہین جو یہہ زنگار آئینہ دل سے ساتھ صیقل لا الٰہ کے نفی ہو کر دور ہو
نور اثبات الا اللہ جلوہ دکھادے اور لمعان تجلیات آلٰہیہ مرات باطن مین پرتو فگن ہو کر سالک کو اس سے
اور غیر اسکے سے چھڑادے حتی کہ اسکو نہ اپنا شعور رہے نہ شعور عدم شعور یہ مرتبہ فناء اتم کا ہی کہ سالک نہ
آپ رہتاہی نہ اسکی صفات بعد اسکے صفات بعد اسکے قیام اسکا ساتھ اسکے ہی اگر کہتاہی اس سے
کہتاہی اگر سنتاہی اس سے سنتاہی بلکہ آپ درمیان سے اٹھہ ہی جاتاہی کہنے سننے والا وہی ہوتاہی
یہہ مرتبہ لقائے اکمل کاہی فقط نہ رہتاہی سالک نہ اسکا وجود نہ اسکی صفات اور نہ اسکا شہود خدا لیے
خدا ایک رہ جاتے ہی بن اسکے نظر کچھہ نہین آتی ہی لکھاہی کہ انواع اضلال ظلمات مین داخل ہین اور

اقسام ہدایت کو نور شامل ہے یعنی ساتھ دعوت قرآن کے لوگون کو گمراہی سے براہ راست پہنچاوے
چنانچہ فرماتا ہے الی صراط العزیز الحمید تو کہ نکالے تو لوگون کو ظلمات سے طرف نور کے یعنی طرف راہ عزت
والے تعریف کیگئی کی اور وہ راہ دین اسلام کی ہے پس بیچ صفت عزیز حمید کے فرماتا ہے اللہ الذی
لہ ما فی السموات وما فی الارض معبود برحق وہ کہ واسطے اُسیکے ہے جو کچھ کہ بیچ آسمانون کے ہے اور جو کچھ
بیچ زمین کے ہے وویل للکفرین من عذاب شدید اور وائی ہے واسطے کفر کرنیوالون قرآن کے عذاب
سخت سے کہ انکو پہنچیگا الذین یستحبون الحیوۃ الدنیا علی الاخرۃ ویصدون عن سبیل اللہ ویبغونها عوجا
وہ کافر جو دوست رکھتے ہین زندگانی دنیا کو اوپر آخرت کے اور بند کرتے ہین لوگون کو راہ اللہ کے سے یعنی منع
کرتے ہین ایمان لانے سے پیغمبر اور قرآن پر اور چاہتے ہین واسطے راہ حق کے کجی یعنی کہتے ہین کہ یہہ
راہ کج ہے منزل مقصود کو نہین پہنچتی اولئک فی ضلل بعید یہہ لوگ بیچ گمراہی کے ہین دور حق
سے لیکن حقیقت مین ضلال گمراہ کا ہے اور وصف ضلال ساتھ اسکے قبیل اسناد مجازی سے ہے زاد المسیر
مین ہے کہ قریش کہتے تھے کیا حال ہے کہ سب کتابین زبان عجمی نازل ہوئے ہین اور کتاب کہ اوپر
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے آئی ہے عربی ہے یہہ آیت اتری کہ وما ارسلنا من رسول الا بلسان قومہ لیبین لهم
اور نہین بھیجا ہمنے کوئی پیغمبر مگر ساتھ زبان قوم اسکے کے تو کہ بیان کرے واسطے انکے اوامر اور نواہی اور وہ
سمجھین اور عذر نکرین کہ ہم زبان اس نبی کی نہین سمجھتے پس جس قوم پر پیغمبر آیا ہے اسی قوم سے ہوا ہے اور انمین پیدا
ہوا اور مبعوث ہوا ہے کیونکہ ہر پیغمبر کو پہلے دعوت اپنے نزدیکونکی کرنی چاہئے بعضون نے کہا ہے کہ ضمیر قومہ کی راجع
طرف حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہے یعنی سب کتابین لغت عرب پر نازل ہوئے ہین اور جبرئیل علیہ السلام نے
ترجمہ اسکا جدی جدی زبانونمین موافق قوم ہر نبی کے کیا ہے لباب مین ہے کہ نہین بھیجا ہمنے کوئی پیغمبر مگر
ساتھ زبان ایک قوم کے کہ جسپر مبعوث ہوا اور تجھے بھیجا ہمنے ساتھ زبان قوم تیری کے اوپر سب لوگونکے سمجھنے
کے بعضے مفسرین نے جو یہہ خدشہ کیا ہے کہ جو پیغمبر کہ مبعوث امم مختلفہ پر ہو چاہئے کہ اسپر کتب متعدد اوپر زبانون انکے
کے اترین جواب اسکا یہہ ہے کہ اختلاف السنہ موذی باختلاف کلمہ ہے اور اضاعت فضل اجتہاد و تعلم الفاظ و معانی ہر لغت
مین کہ ساتھ زبان انکے کے ہے اور حرمان علوم سے جو متشعب ہین انسے پس نزول انکا ساتھ ایک لغت کے محض فضل اور
عین حکمت ہے فیضل اللہ من یشاء ویھدی من یشاء پس گمراہ کرتا ہے اللہ جسے چاہے اور راہ دکھاتا ہے جسے
چاہے وھو العزیز الحکیم اور وہی ہے عزت والا غالب اپنے حکم مین حکمت والا گمراہ کرنا اور راہ دکھانا اسکا بوجہ حکمت ہے
ولقد ارسلنا موسی بایتنا ان اخرج قومک من الظلمت الی النور اور تحقیق بھیجا ہمنے موسی کو ساتھ نشانیون قدرت اپنی
کے یا ساتھ معجزات روشن کے مانند عصا اور ید بیضا کے اور کہا ہمنے یہہ کہ نکال قوم اپنی کو اندھیرون سے جہالت اور تنگی

طرف روشنی علم اور یقین کے یا باہر لا قوم قبطیون کو کہ اُنپر مبعوث ہی تو اندھیرون کفر کے سے طرف
روشنائی ایمان کے وَذَكِّرْهُمْ بِاَيّٰمِ اللّٰهِ اور نصیحت دے انکو ساتھ دنون خدا کے یعنی ساتھ ان
دنون کے کہ عذاب کیا تھا اللہ نے تمام فرونکو جنمین یا یاد دلوا بنی اسرائیل کو وہ دن کہ جن دنون فرعونیونکے
ہاتھ مین گرفتار تھے اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ تحقیق بیچ اسکے کہ مذکور ہوا البتہ نشانیان ہین قدرت
الٰہی کی واسطے ہر صبر کرنیوالے کے بلا پر شکر کرنیوالے کے عطا پر وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهِ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ
اِذْ اَنْجٰىكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ اور یاد کر جب کہا موسیٰ نے واسطے قوم اپنے کے یعنے
بنی اسرائیل کے ای قوم میری یاد کرو نعمت اللہ کی کہ دی تھی اوپر تمھارے جس وقت کہ نجات دی تمکو لوگون
فرعون کے سے کہ چکھاتے تھے تمکو برا عذاب کہ تمکو بندگی مین اپنے پکڑکر سخت کام بتاتے تھے وَيُذَبِّحُوْنَ
اَبْنَآءَكُمْ وَيَسْتَحْيُوْنَ نِسَآءَكُمْ اور ذبح کرتے تھے بیٹون تمھارے کو کہ نجومیون نے کہا تھا بنی اسرائیل مین
لڑکا پیدا ہوگا کہ فرعون کے ہلاک کا سبب ہوگا اور زندہ رکھتے تھے بیٹیون تمھارے کو واسطے خدمت اپنی ہونے
کے وَفِيْ ذٰلِكُمْ بَلَآءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ اور بیچ اس بخشش کے آزمایش تھی پروردگار تمھارے کی طرف سے بڑی بیچ اس
نجات کے نعمت تھی وَاِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكُمْ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ اور یاد کرو ای بنی اسرائیل جب آگاہ کیا تمکو پروردگار
تمھارے نے اگر شکر کروگے تم اوپر نعمت میرے کے البتہ زیادہ دونگا مین تمکو نعمت وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِيْ لَشَدِيْدٌ
اور اگر کفر کروگے تم اور ناشکری اوپر نعمت میرے کے تحقیق عذاب میرا البتہ سخت ہی اوپر ناشکرونکے سمجھ لیجئے کہ
شدت عذاب دنیا مین نعمت لے لینا ہی اور آخرت مین عذاب دینا شیخ ابو عبد الرحمن سلمی نے ابو علی جرجانی
سے نقل کیا ہی کہ اگر شکر کروگے نعمت اسلام پر زیادہ کرونگا مین اسکو ساتھ ایمان کے اور اگر شکر کروگے ایمان
پر زیادہ کرونگا مین اسکو ساتھ احسان کے اور اگر شکر کروگے احسان پر زیادہ کرونگا مین اسکو ساتھ معرفت کے
اور اگر شکر کروگے معرفت پر زیادہ کرونگا مین اسکو ساتھ مقام وصلت کے اور اگر شکر کروگے وصلت پر زیادہ
کرونگا درجہ قربت کا اور اگر شکر کروگے قربت پر زیادہ کرونگا انس اور مشاہدت اس کلام سے معلوم ہوتا ہی کہ
شکر ترقی بخشنے والا مدارج اعلیٰ کا اور چڑھانے معارج والا کا ہی بیت موجب افزونی نعمت ہی شکر شکر
رافت عجب دولت ہی شکر وَقَالَ مُوْسٰٓى اِنْ تَكْفُرُوْٓا اَنْتُمْ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا فَاِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ حَمِيْدٌ ۝
اور کہا موسیٰ نے ای گروہ میری اگر کفر کروگے تم اور ناشکری اور جو کوئی بیچ زمین کے ہین سارے جن اور آدمی پس
تحقیق اللہ بے پروا ہی عبادت اور شکر تمھارے سے تعریف کیا گیا ہی بغیر تعریف کرنے خلق کے سے اور ہر ذرہ
مخلوقات کا شکر نعمت اسکی مین گویا ہی اور زبانین تمام اشیا کی تسبیح اور حمد مین اسکے ناطق بیت دو جگ مین
فیض نعمت معمور ہی اسکا ہر ذرہ کی زبان پر مذکور ہی اسکا اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَبَؤُا الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ



کیا نہین پہنچی تمکو خبر ان لوگونکی کہ پہلے تم سے تھے قوم نوح کی اور عاد کی اور ثمود کی یہہ تتمہ کلام موسیٰ علیہ السلام کا ہے یا ابتدا
سخن ہے حضرت حق فرماتا ہے زمانے والون کو ہمارے پیغمبر کے وَالَّذِيْنَ مِنْ بَعْدِهِمْ اور ان لوگون کے کہ
پیچھے انکے تھے لَا يَعْلَمُهُمْ إِلَّا اللّٰهُ نہین جانتا گنتی انکی سبب کثرت کے مگر اللہ تبیان مین ہے کہ اللہ تعالیٰ نے
بہت ایسی امتون کو عرب عجم مین ہلاک کیا ہے اور نشان انکا نہین چھوڑا کہ سوا اللہ کے کوئی انسے آگاہ نہین
معالم مین ابن عباس سے نقل ہے کہ درمیان عدنان اور ابراہیم علیہ السلام کے تیس قرن گذرے ان کے
لوگون کی کسیکو سوا اللہ کے خبر نہین جَاءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ فَرَدُّوا أَيْدِيَهُمْ فِي أَفْوَاهِهِمْ آئے تھے انکے پاس
پیغمبر انکے ساتھ دلیلون ظاہر کے کہ اللہ کی کتابین ہین یا انکے معجزے تھے پس پھیر لئے ہاتھ اپنے بیچ مونہہ اپنے
کے یعنے امتون نے ہاتھ اپنے دانتون مین پکڑے خشم رسل سے یا ہاتھ مونہہ پر رکھے تعجب سے یا انگلیان مونہہ مین کرین
کہ چپ ہو بعضون نے کہا ہے کہ ہاتھ اپنے مونہہ پر پیغمبرون کے رکھے کہ مت بولو وَقَالُوا إِنَّا كَفَرْنَا بِمَا أُرْسِلْتُمْ بِهٖ
اور کہا امتون نے تحقیق ہمنے کفر کیا ساتھ اسکے کہ بھیجے گئے ہو تم ساتھ اسکے اپنے زعم مین وَإِنَّا لَفِي شَكٍّ مِمَّا تَدْعُونَنَا إِلَيْهِ مُرِيبٍ اور تحقیق ہم البتہ بیچ
شک کے ہین اس چیز سے کہ پکارتے ہو تم ہمکو طرف اسکے توحید اور ایمان سے شک قلق مین ڈالنے والے کے یا



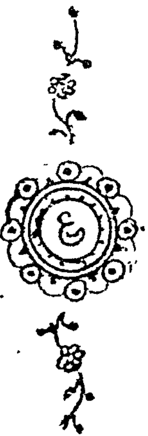
تہمت مین ڈالنے والے کے یعنے باوجود شک کے پیغمبرون کی تہمت اغراض فاسدہ کی دیتے تھے قَالَتْ رُسُلُهُمْ أَفِي
اللّٰهِ شَكٌّ کہا پیغمبرون انکے نے کہ کیا تمکو اللہ کیطرف بلانے مین کیا ہے وجود اللہ مین شک ہے اور حال یہہ
کہ اتنی دلیلین اوپر وجود اسکے کے قائم ہین کہ کچھ شک رہا ہی نہین فَاطِرِ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ پیدا کرنیوالا آسمانونکا
اور زمین کا يَدْعُوكُمْ لِيَغْفِرَ لَكُمْ مِنْ ذُنُوبِكُمْ وَيُؤَخِّرَكُمْ إِلَىٰ أَجَلٍ مُسَمًّى پکارتا ہے تمکو طرف ایمان کی تو کہ بخشے واسطے تمہارے
جب ایمان لاؤ تم یعنے گناہ تمہاری یعنے جو قبل ایمان کے کئے ہین اور تو کہ ڈھیل دیوے تمکو عذاب دینے مین اس وقت
مقرر تک کہ موت ہے قَالُوا إِنْ أَنْتُمْ إِلَّا بَشَرٌ مِثْلُنَا کہا انھون نے جواب مین پیغمبرون کے نہین ہو تم مگر آدمی مثل
ہمارے بشکل صورت مین کچھ فضل تمکو ظاہر مین ہمپر نہین ہے تم کیون مخصوص نبوت پر ہو کہ ہمین کہتے ہو کہ ایمان لاؤ
تُرِيدُونَ أَنْ تَصُدُّونَا عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ آبَاؤُنَا فَأْتُونَا بِسُلْطَانٍ مُبِينٍ ارادہ کرتے ہو تم یہہ کہ بند کرو ہمکو ساتھ دعوی پیغمبری
کے اس چیز سے کہ تھے عبادت کرتے باپ ہمارے بتون کی پس لے آؤ ہمارے پاس دلیل روشن اوپر صحت دعوی
پیغمبری کے یا اوپر استحقاق لینے کے ساتھ فضیلت نبوت کے گویا کہ وہ معجزہ دیکھتے تھے اعتبار نہین کرتے تھے اور عناد
سبب اور معجزہ طلب کرتے تھے جیسے کہ ستائے ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے کے قَالَتْ لَهُمْ رُسُلُهُمْ إِنْ
نَحْنُ إِلَّا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَمُنُّ عَلَىٰ مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهٖ کہا واسطے انکے پیغمبرون انکے نے نہین ہم مگر
آدمی مثل تمہارے یعنے شرکت بشریت مین برابر رکھتے ہین ہم ولیکن اللہ تعالیٰ احسان کرتا ہے جسپر کہ چاہے
نعمت نبوت کی بندون اپنے سے وَمَا كَانَ لَنَا أَنْ نَأْتِيَكُمْ بِسُلْطَانٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللّٰهِ اور نہین ہے واسطے ہمارے یہہ

کہ لا

کہ لے آوین تمہارے پاس کوئی دلیل یعنے جو معجزہ کہ تم چاہتے ہو مگر ساتھ حکم اللہ کے یعنے ہم اپنی طرف سے بغیر اللہ کے
چاہنے کے کچھ نہیں کر سکتے وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ اور اوپر اللہ کے پس چاہیئے کہ توکل کریں ایمان والے
وَمَا لَنَا أَلَّا نَتَوَكَّلَ عَلَى اللّٰهِ وَقَدْ هَدَانَا سُبُلَنَا اور کیا ہے واسطے ہمارے یہہ کہ نہ توکل کریں اوپر اللہ کے
اور حال انکہ تحقیق دکھائیں اُسنے ہمکو راہیں ہماری کہ اُنسے پہچانے اسکو اور جانیں کہ سب کام اُسیکے اختیار میں ہے
وَلَنَصْبِرَنَّ عَلَى مَا آذَيْتُمُونَا اور البتہ صبر کرینگے ہم اوپر اسکے کہ ایذا دیتے ہو تم ہمکو ساتھ جھٹلانے کے اور مخالفت کرنیکے
وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُونَ اوپر اللہ کے پس چاہیئے کہ توکل کریں توکل کرنیوالے یعنے ثابت رہیں
وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِرُسُلِهِمْ لَنُخْرِجَنَّكُمْ مِنْ أَرْضِنَا أَوْ لَتَعُودُنَّ فِي مِلَّتِنَا اور کہا اُن لوگوں نے کہ کافر ہوے واسطے
پیغمبروں اپنے کے البتہ نکال دیوینگے ہم تمکو زمین و دیار اپنے سے یا البتہ پھر آؤگے تم بیچ دین ہمارے کے یا مراد پھر
آنے سے وہ لوگ ہیں جو اُنکی قوم سے ایمان لائے تھے فَأَوْحَى إِلَيْهِمْ رَبُّهُمْ لَنُهْلِكَنَّ الظَّالِمِينَ پس وحی
بھیجی طرف پیغمبروں کے پروردگار اُنکے نے اور قسم کھائی کہ البتہ ہلاک کرینگے ہم کافروں کو وَلَنُسْكِنَنَّكُمُ الْأَرْضَ
مِنْ بَعْدِهِمْ اور البتہ بساوینگے ہم تمکو زمین اُنکی میں پیچھے ہلاکت اُنکے کے ذَلِكَ لِمَنْ خَافَ مَقَامِي وَخَافَ
وَعِيدِ یہہ وعدہ سچا ہے واسطے اُس شخص کے کہ ڈرتا ہے کھڑے ہونے سے مقام حکم میرے میں دن قیامت کے
اور ڈرتا ہے ڈرانے میرے سے ساتھ عذاب کے وَاسْتَفْتَحُوا وَخَابَ كُلُّ جَبَّارٍ عَنِيدٍ اور فتح مانگی پیغمبروں نے اوپر اپنے
دشمنوں کے یا حکم طلب کیا پیغمبروں نے اور اُمتوں نے یعنے کہا کہ ہم میں سے جو جھوٹا ہو عذاب اُسپر آوے کے اللہ نے حکم
فرمایا پیغمبر اور ایمان لانیوالے بچ گئے اور نامراد ہوا اور ناامید ہوا حاصل عذاب سے ہر ایک سرکش دشمنی کرنیوالا
ساتھ حق کے یا ظاہر پھر انیوالا غالب عذاب سے مِنْ وَرَائِهِ جَهَنَّمُ وَيُسْقَى مِنْ مَاءٍ صَدِيدٍ آگے اُسکے دوزخ ہے
یعنے حشر کے دن اُسکو دوزخ میں ڈالینگے اور پلایا جاویگا پانی سے کہ وہ پیپ ہے دوزخیوں کے بدن سے نکلی ہوئے
یا پانی جو مثل پیپ کے ہے يَتَجَرَّعُهُ وَلَا يَكَادُ يُسِيغُهُ وَيَأْتِيهِ الْمَوْتُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَمَا هُوَ بِمَيِّتٍ ایک ایک گھونٹ پیویگا اسکو
اور نہ نزدیک ہوگا کہ گلے سے اُتار سکے اُسکو تلخی اور گندگی کے سبب اور آویگی اُسکو شدت اور سختی موت کی
ہر جگہہ سے یا ہر جانب سے اعضاؤں اُسکے سے یہانتک کہ ہر جڑ بال کے سے اور سر انگلیوں کے سے اور نہیں وہ
مرنیوالا تو کہ چھوٹ جاوے عذاب سے عین المعانی میں ہے کہ روح اُسکی گلے میں اٹک رہیگی نہ باہر نکلیگی کہ مر جاوے
نہ اندر بدن میں جاویگی کہ زندہ ہو بلکہ بموافق حکم لا يموت فيها ولا يحيى کے درمیان مرنے جینے کے چھوڑ دینگے وَمِنْ
وَرَائِهِ عَذَابٌ غَلِيظٌ اور آگے اُسکے باوجود اِس شدت کے عذاب ہے گاڑھا یعنے اُس سے بھی بدتر کہ ہمیشگی ہے
دوزخ میں مَثَلُ الَّذِينَ كَفَرُوا بِرَبِّهِمْ أَعْمَالُهُمْ كَرَمَادٍ اشْتَدَّتْ بِهِ الرِّيحُ فِي يَوْمٍ عَاصِفٍ صفت اُن لوگونکی کہ کافر ہوئے ساتھ
پروردگار اپنے کے یہہ ہے کہ عمل اُنکے مانند راکھ کے ہیں کہ شدت کی ساتھ اُسکے باد نے بیچ دن آندھی والے کے حاصل

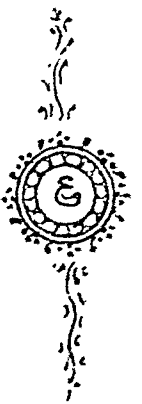
یہہ ہی کہ کافر ہوتا جو عمل اچھے کرتے ہین جیسے صلہ رحمی اور بردہ آزاد کرنا اور بھوکونکو کھلانا یا اور مثل انکے مانند راکھ
کے ہین کہ اندھی اوڑا لیجاوے پھر کوئی اُس راکھ کو جمع نکر سکے اور نفع ملے ایسے ہی قیامت کے دن لا یقدرون
مما کسبوا علی شیءٍ نہ قدرت پاوینگے کافر اُسمین سے کہ کمایا ہی دنیا مین اور کسی چیز کے کیونکہ وہ سب نا چیز
ہوگیا ہوگا مطلق اثر ثواب اسکا نہ ملیگا ذالک ھو الضلال البعید یہہ سمجھ انکی کہ ہمنے نیکی کی ہی وہی گمراہی ہی
دور راہ حق سے الم تر ان اللہ خلق السموات والارض بالحق کیا نہین دیکھا تونے ای دیکھنے والے یا نہین
جانا تونے یہہ کہ اللہ نے پیدا کیا آسمانونکو اور زمین کو ساتھ اسطرح کے کہ حق تھا پیدا کرنا انکا ان یشأ یذھبکم ویأت
بخلق جدید اگر چاہے لیجاوے تمکو ای لوگو اور معدوم کردے اور لے آوے خلقت نئی جگہہ تمہارے
کہ کفر اور تکذیب مین تمہاری طرح نہون وما ذالک علی اللہ بعزیز اور نہین یہہ معدوم کرنا اور موجود کرنا اوپر اللہ کے
دشوار کیونکہ وہ قادر بالذات ہی اور قدرت اسکی اختصاص نہین رکھتی کہ یہہ کرے وہ نکر سکے بلکہ سب اسکو یکسان
ہی جیت کام دشوار ہووے یا آسان اسکی قدرت کے آگے ہی یکسان وبرزوا للہ جمیعا اور ظاہر ہونگے اور
نکلینگے قبرون سے واسطے حکم اللہ کے اور محاسبے اسکے کے سب مردے کافر اور مسلمان سمجھ لیجئے کہ صیغہ ماضی کا
واسطے تحقیق وقوع کے واقع ہی فقال الضعفاء للذین استکبروا انا کنا لکم تبعا فھل انتم مغنون عنا من عذاب اللہ
من شیءٍ پس کہینگے ناتوان کافر یعنے کمینے واسطے اُن کافرونکے کہ تکبر کرتے تھے یعنے اشراف قوم کے جنکے دنیا مین وہ کمینے
تابع تھے تحقیق تھے ہم واسطے تمہارے تابع جہتانے پیغمبرونکے اور کہنا مانتے مین رسولون کے پس کیا ہو تم دفع
کرنیوالے ہم سے عذاب خدا کے کوکچہہ یعنے اُس عالم مین تمہارے تابع تھے اب اس عالم مین کچہہ عذاب اللہ کا ہم
دفع کروقالوا لو ھدٰنا اللہ لھدینٰکم کہینگے وہ متکبر عذر لا کر کہ ای قوم اگر ہدایت کرتا ہمکو اللہ البتہ ہدایت کرتے ہم
تمکو یعنے وہ اگر راہ نجات کی عذاب سے دکھاتا ہمکو تو تمکو بھی ہم دکھا دیتے لیکن طریقہ چھٹکارے کا مسدود ہی اور ہماری
شفاعت تمہارے حق مین درگاہ کبریا مین مردود ہی پھر نا امید ہوکر کہینگے کہ آؤ جمع ہوکر گریہ وزاری جناب باری مین
کرین شاید کہ قبول ہو اور عذاب سے چھوٹین پس پانچ سو برس اور روئین تڑپینگے اور مفید نجات نہ پہنچیگا کہینگے
سواء علینا اجزعنا ام صبرنا ما لنا من محیص برابر ہی اوپر ہمارے تڑپین ہم یا صبر کرین ہم یعنے فائدہ
ہمین کسی ایک سے نہین پہنچتا نہین واسطے ہمارے جگہہ بھاگ جانیکی عذاب دوزخ سے وقال الشیطٰن لما قضی
الامر اور کہیگا شیطان جسوقت فیصل کیا جاویگا کام یعنے جب اللہ تعالی حکم فرماویگا کہ بہشتی بہشت مین جاوین
اور دوزخی دوزخ مین سب دوزخی جمع ہوکر شیطان کو ملامت کرینگے وہ دوزخی نکلکر منبر آتشین پر کہیگا ای بدبختو ملامت کرنیوالو
ان اللہ وعدکم وعد الحق تحقیق اللہ نے وعدہ کیا تھا تمکو وعدہ سچا کہ حشر اور جزا ہوگی ووعدتکم فاخلفتکم اور وعدہ دیا
تھا مینے تمکو جھوٹھا کہ نہ قیامت ہوگی نہ حساب اول اگر فرضا ہوگا بھی تو بت شفاعت کر لینگے پس خلاف کیا تھا مینے تم سے سو آج ظاہر

ما ہوگیا



ہوگیا وَمَا كَانَ لِيَ عَلَيْكُم مِّن سُلْطَانٍ اور نہ تھا واسطے میرے اوپر تمہارے کچھ غلبہ کہ زبردستی تمکو کافر اور عاصی کرتا
یا نہتی واسطے میرے اوپر صحت قول میرے دلیل إِلَّا أَن دَعَوْتُكُمْ فَاسْتَجَبْتُمْ لِي مگر یہہ کہ پکارا تھا مین نے تمکو ساتھہ وسوسے
اور فریب کے بے حجت اور دلیل پس قبول کیا تمنے واسطے میرے جلدی اور غور نکی تمنے لینے مآل کار مین فَلَا
تَلُومُونِي وَلُومُوا أَنفُسَكُم پس مت ملامت کرو تم مجھکو فقط وسوسے ڈالنے کے کیونکہ مین دشمن تھا تمہارا
اور دشمن برے سے برا کام دشمن کے حق مین چاہتا ہے اور ملامت کرو اپنی جانونکو کہ میرا کہا مان لیا اور اللہ نے
جو فرمایا کہ بیننکم الشیطان وہ نہ سنا مَّا أَنَا بِمُصْرِخِكُمْ وَمَا أَنتُم بِمُصْرِخِيَّ نہ مین ہون چھڑانیوالا اور فریاد رس تمہارا
عذاب سے اور نہ تم ہو چھڑانیوالے اور فریاد رس میرے إِنِّي كَفَرْتُ بِمَا أَشْرَكْتُمُونِ مِن قَبْلُ تحقیق مین نے کفر کیا آج ساتھہ
اس چیز کے کہ شریک کیا تھا تمنے مجھکو ساتھہ خدا کے فرمانبرداری مین پہلے اس سے دنیا مین یعنے شرک تمہارے
سے بیزار ہوا مین إِنَّ الظَّالِمِينَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ تحقیق ظالم یعنے مشرک واسطے انکے ہے عذاب دردناک دائم
قائم وَأُدْخِلَ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا بِإِذْنِ رَبِّهِمْ اور
داخل کئے جاوینگے وہ لوگ کہ ایمان لائے اور کام کئے نیک بہشتونمین کہ چلتے ہین نیچے درختون انکے سے نہرین
درانحالیکہ ہمیشہ رہنے والے ہونگے بیچ انکے ساتھہ حکم پروردگار اپنے کے سمجھ لیجئے کہ حق تعالی ملائکہ کو حکم
فرماویگا وہ انکو اعزاز اکرام سے ریاض دار السلام مین داخل کرینگے تَحِيَّتُهُمْ فِيهَا سَلَامٌ دعا ملاقات
انکی بیچ بہشت دار السلام کے سلام ہوگی کہ دال اوپر سلامتی آفات کے ہے یعنے فرشتے انکو سلام کرینگے یا وہ آپسمین
ایک دوسرے کو سلام کرینگے أَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً کیا نہین دیکھا تو نے اور نہین جانا ای بندہ
بینا اور دانا یہہ خطاب ہر ایک کو ہے جو مستحق خطاب کے ہو کہ واسطے سمجھانے تمہارے کیونکہ بیان کی اللہ نے مثال
کلمۂ پاکیزہ کی کہ کلمۂ توحید ہے یا دعوت اسلام كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ أَصْلُهَا ثَابِتٌ وَفَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ مانند درخت
پاکیزہ کے ہے کہ نخل خرما ہے یا نہال بہشتی جڑ اسکی محکم زمین مین ہے اور شاخین اسکی بیچ آسمان کے تُؤْتِي أُكُلَهَا
كُلَّ حِينٍ بِإِذْنِ رَبِّهَا دیتا ہے میوہ اپنا ہر وقت ساتھہ حکم پروردگار اپنے کے سمجھ لیجئے کہ درخت خرمے کے
تقدیر پر چین چھہ مہینے مین کہ انمین شگوفہ لگ کر پک کر نفع کھانیکا پہنچاتا ہے وَيَضْرِبُ اللَّهُ الْأَمْثَالَ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ
يَتَذَكَّرُونَ اور بیان کرتا ہے اللہ مثالین واسطے لوگون کے تو کہ وہ نصیحت پکڑین وَمَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِيثَةٍ كَشَجَرَةٍ
خَبِيثَةٍ اجْتُثَّتْ مِن فَوْقِ الْأَرْضِ مَا لَهَا مِن قَرَارٍ اور مثال کلمۂ ناپاک کی کہ کلمۂ کفر ہے یا دعوت عبادت
اصنام مانند درخت ناپاک کے ہے جیسے حنظل کہ کڑوا بدبو ہے اور باوجود اس خباثت کراہت کے جسم پکڑ گیا ہے اوپر سے
زمین کے نہین واسطے اسکے قرار اور استحکام یعنے نہ جڑ اسکی زمین مین ہے نہ ڈالیان اسکی ہوا پر نظم جڑ زمین
مین ہے اسکی کہ ہو ثبات و قرار نہ شاخ نکلی ہوئی جسمین ہوتے برگ و بار تھا و خاک پہ ایک بیل سے ہی کانٹون دار

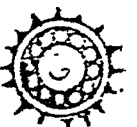
کہ نفع کچھ بھی نہیں اور رنج ہے بسیار سمجھ لیجئے کہ حق تعالیٰ نے تشبیہ دی ہے مثال ایمان کو کہ جڑ اسکی دل مومن میں
ثابت ہے اور اعمال اسکے طرف اعلی علیین کے بلند اور ثواب انکے سے ہر وقت بہرہ مند ہے ساتھ درخت
خرمے کے کہ بیخ اسکی مضبوط اور شاخیں اسکی پر نفع اور ہر وقت نافع خلق ہے اور مثال دی کلمہ کفر کو اور عبادت
اصنام کو کہ دل کافر میں پیدا ہے اور بسبب عدم حجت کے استحکام نہیں اور عمل بھی جو مقصد قبول کو پہنچے اس سے صادر
نہیں ہوتا ساتھ درخت حنظل کے کہ نہ اصل کو اسکے قرار ہے نہ فرع کو اسکے اعتبار نظم ایمان کا بھی عجب شجر سایہ دار
نافع ہے ہر روش کہ برابر برگشتہ و بار ہے اور کفر کے شجر میں نہ میوہ نہ سایہ ہے غیر از ضرر نہ نفع ہے اسمیں نہ فایدہ ہے
يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ثابت رکھتا ہے اللہ ان لوگوں کو جو ایمان لائے ساتھ بات
محکم کے کہ کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہے بیچ زندگانی دنیا کے کہ کچھ بلا آوے وہ اس سے نہیں پھرتے جیسے زکریا
اور یحیی اور جرجیس اور شمعون اور مانند انکے پیغمبروں سے علیہم السلام یا ثابت رکھتا ہے مومنوں کو بیچ دنیا
کے یعنے دم مرگ تا کہ خاتمہ انکا اوپر اسی کلمے کے ہوتا ہے وَفِي الْاٰخِرَةِ اور بیچ آخرت کے یعنے قبر میں کہ پہلی منزل ہے
آخرت کی منزلوں میں تو کہ جواب منکر نکیر کا بوجہ ثواب دیتا ہے یا دنیا سے مراد قبر ہے اور آخرت سے موقف سوال
وَيُضِلُّ اللّٰهُ الظّٰلِمِيْنَ اور گمراہ کرتا ہے اللہ ظالموں کو کہ کلمہ توحید کے طرف نہ دنیا میں راہ پاتے ہیں اور نہ وقت سوال
قبر کے وَيَفْعَلُ اللّٰهُ مَا يَشَآءُ اور اللہ کرتا ہے جو چاہتا ہے یعنے جسکو چاہتا ہے ثابت رکھتا ہے کلمہ توحید پر جسکو
چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ بَدَّلُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ كُفْرًا کیا نہیں دیکھا تو نے طرف ان لوگوں کے کہ بدل
ڈالا انھوں نے نعمت کو اللہ کے کفر سے یعنے شکر نعمت کو ساتھ کفران نعمت کے یا نفس نعمت کو ساتھ کفر کے پس
وہ نعمت اللہ کی انسے لے لی مراد اس سے مکے والے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حرم میں انکو بسایا اور کشایش
رزق کی کی اور نعمت وجود باوجود پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرف فرمایا اور انھوں نے ناشکری کی سات برس
قحط میں مبتلا رکھا اور بعضوں کو انمیں سے حرب بدر میں مقتول اور مغلوب کیا حضرت عمر اور حضرت علی رضی اللہ
عنہما سے منقول ہے کہ مراد اس قوم سے دو قبیلے ہیں بنی امیہ اور بنی مغیرہ کہ نعمت حق کو تغیر دیا وَاَحَلُّوْا قَوْمَهُمْ
دَارَ الْبَوَارِ جَهَنَّمَ اور اتارا قوم اپنی کو گھر ہلاکت کے میں کہ جہنم ہے جہنم عطف بیان دار البوار کا ہے يَصْلَوْنَهَا
داخل ہونگے بیچ اسکے وَبِئْسَ الْقَرَارُ اور بری ہے جگہہ قرار کی دوزخ وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا اور مقرر کیے واسطے اللہ کے
شریک بیچ عبادت کے کہ انکو پوجتے ہیں یا بیچ نام کے کہ انکو الہ کہتے ہیں لِيُضِلُّوْا عَنْ سَبِيْلِهٖ تو کہ گمراہ کریں لوگوں کو
راہ اللہ کی سے کہ طریق توحید ہے قُلْ تَمَتَّعُوْا کہہ کہ فائدہ اٹھاؤ دنیا میں ساتھ آرزوں اپنی کے یعنے چھوڑ دو کہ عمر
اپنی ہوائی عبادت میں گماویں یہ امر واسطے تہدید کے ہے یعنے دو چار روز اسیطرح گذارو فَاِنَّ مَصِيْرَكُمْ اِلَى النَّارِ
پس تحقیق بازگشت تمھاری طرف آگ دوزخ کے ہے قُلْ لِّعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً



۞ ۞ ۞ ۞ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم یعنے امر کر واسطے بندوں میرے کے جو ایمان لائے ہیں کہ قائم رکھیں نماز کو
اور خرچ کریں اس چیز سے کہ دی ہے ہمنے انکو پوشیدہ اور ظاہر یعنے خیرات چھپا کر دیں کہ نفل اخفا بہتر ہے اور زکوٰۃ
ظاہر دیں کہ فرض میں اظہار اولی ہے اور یہہ چیزیں کریں مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خِلٰلٌ پہلے اس سے کہ
آوے وہ دن کہ نہ بیچنا ہے بیچ اسکے اور نہ دوستی یعنے دن قیامت کا کہ اسمیں نہ خرید و فروخت ہے کہ تدارک
اپنے تقصیر کا کرے اور نہ دوست کسیکا کوئی ہے کہ اس سے نفع لے بلکہ اغلب دوست دشمن ہو جاوینگے الاخلاء
يومئذ بعضهم لبعض عدو اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَاَنْزَلَ مِنَ السَّمَاۗءِ مَاۗءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ
رِزْقًا لَّكُمْ اللہ وہ ہے جسنے پیدا کیا آسمانوں کو اور زمین کو اور اتارا آسمان سے پانی پس نکالا سبب اس پانی کے
میووں سے رزق واسطے تمھارے وَسَخَّرَ لَكُمُ الْفُلْكَ لِتَجْرِيَ فِي الْبَحْرِ بِاَمْرِهٖ اور مسخر کیا واسطے تمھارے کشتی کو
کہ چلتی ہے بیچ دریا کے ساتھ حکم اسکے کے جس جگہہ کہ چاہتے ہو تم وَسَخَّرَ لَكُمُ الْاَنْهٰرَ اور مسخر کیا واسطے تمھارے
نہرن کو یعنے تیار کیا واسطے نفع اور مصرف تمھارے کے وَسَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ دَاۗىِٕبَيْنِ اور مسخر کیا واسطے نفع اور روشنی
تمھارے کے سورج کو اور چاند کو در انحال کہ ہمیشہ پھرنیوالے ہیں وَسَخَّرَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ اور مسخر کیا واسطے تمھارے رات
اور دن کو کہ آگے پیچھے چلے آتے ہیں ایک سونے اور راحت کیواسطے دوسرا کسب معیشت کے لئے وَاٰتٰىكُمْ مِّنْ كُلِّ
مَا سَاَلْتُمُوْهُ اور دی تمکو یعنے ہر چیز سے کہ سوال کرتے ہو تم اسکو اور نہیں سوال کرتے ہو تم اسکو یعنے جسکی تمھیں احتیاج ہے
خواہ خواستہ اور ناخواستہ تمھیں دی وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا اور اگر گنو تم نعمتیں اللہ کی کہ اپنے فضل اور کرم سے تمھیں
دیں ہیں نہ گن سکوگے انکو سلمی نے کہا ہے کہ مراد اس نعمت سے پیغمبر ہمارے ہیں صلعم اِنَّ الْاِنْسَانَ لَظَلُوْمٌ كَفَّارٌ
تحقیق انسان البتہ ظلم کرنیوالا ناشکر ہے ظلم کرتا ہے کہ شکر نعمت سے غافل ہے اور کفران کرتا ہے کہ حقیقت منعم سے
جاہل ہے یا ظلوم ہے کہ محنت میں جزع اور شکایت کرتا ہے اور کفار ہے کہ نعمت میں بخل کرتا ہے اور کسیکو نہیں دیتا
وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا الْبَلَدَ اٰمِنًا وَّاجْنُبْنِيْ وَبَنِيَّ اَنْ نَّعْبُدَ الْاَصْنَامَ اور یاد کر جب کہا ابراہیم نے بیچ
مناجات اپنی کے اے پروردگار میرے کر اس شہر مکے کو امن والا اور ایکطرف کر مجھکو اور بیٹوں میرے کو اس سے
کہ عبادت کریں ہم بتونکی رَبِّ اِنَّهُنَّ اَضْلَلْنَ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ اے پروردگار میرے تحقیق بتوں نے گمراہ کئے بہت
لوگوں میں سے یعنے یہہ سبب گمراہی کا ہوئے ہیں فَمَنْ تَبِعَنِيْ فَاِنَّهٗ مِنِّيْ پس جو کوئی پیروی کرے میری دین
میرے میں پس تحقیق وہ مجھ سے ہے یعنے میری ملت میں ہے وَمَنْ عَصَانِيْ فَاِنَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ اور جسنے نافرمانی
کی میری سوا شرک کے پس تحقیق تو بخشنے والا مہربان ہے یا قادر ہے کہ بخشے انکو اور رحمت کرے انپر ساتھ توفیق توبہ
کے یا بعد توبہ کے رَبَّنَآ اِنِّىْٓ اَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِيْ اے پروردگار ہمارے تحقیق میں نے بسائی ہے یعنے اولاد اپنی مراد
اس سے اسمعیل علیہ السلام ہیں کہ جب بی بی ہاجرہ سے یہہ پیدا ہوئے بیچ شام میں بی بی سارہ نے کہا کہ مجھے رشک آتا ہے ہاجرہ اور

ع

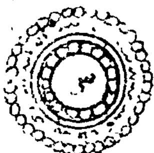
بیٹے اسکے کو لیجا کر ایسی جگہ جہان کہ پانی اور آبادی نہو حضرت ابراہیم نے تامل کیا وحی نازل ہوئی کہ جو سارہ کہتی ہے
وہی کرو پس ابراہیم ع براق پر بیٹھے اور ہاجرہ اور اسمعیل کو اپنے ساتھ سوار کر کر تھوڑی دیر مین شام سے زمین حرم مین
آکر وادی مکے مین چھوڑ گئے اور دعا کی کہ الٰہی مین نے انکو بسایا بِوَادٍ غَيْرِ ذِي زَرْعٍ عِنْدَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ بیچ میدان
بن کھیتی کے یعنے پانی نہین جو کھیتی کی جاوے نزدیک گھر تیرے با حرمت کے کہ زمانہ آدم ع مین تھا اور نہین تو دعا کی
وقت ابراہیم علیہ السلام کے کہان تھا رَبَّنَا لِيُقِيمُوا الصَّلٰوةَ فَاجْعَلْ أَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِي إِلَيْهِمْ اے پروردگار ہمارے
بسایا ہے مین نے انکو تو کہ قائم رکھین نماز کو اور تیری عبادت کرین پس کر دلون کو بعضے لوگون کے کہ جذب محبت سے
جھکتے ہون طرف انکے دعا ابراہیم علیہ السلام کی قبول ہوئی بعد جانے انکے کے زمانہ اندک مین چشمہ زمزم کا قدم
جبرئیل یا اسماعیل سے ظاہر ہوا لوگون نے ارادہ اقامت کا وہان کیا اور دن بدن شوق آدمیونکا اسطرف زیادہ
ہے سمجھ لیجئے کہ اگر من تبعیضیہ من الناس مین نہوتا فارسی اور رومی اور ہندی اور ترکی اور یہودی اور نصرانی حرم
مین اژدحام کرتے اور پروانہ وار شعلہ جمال انکے پر گرتے پھر ابراہیم علیہ السلام نے دعا کی کہ وَارْزُقْهُمْ مِّنَ الثَّمَرٰتِ
لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُوْنَ اور رزق دے اس بلد کے والون کو میوون سے تو کہ وہ شکر کرین تیری نعمتونکا یہہ دعا
بھی قبول ہوئی باوجود اسکے کہ مکہ مین کھیتی کا ہے طرح طرح کے میوون سے بھرا ہے تفسیر انوار مین ہے کہ سب فصلون کے میوے
وہان ہر فصل مین موجود ہین اور جو تکرار دعا کا دلیل تضرع اور نیاز کی ہے پھر دعا کی کہ رَبَّنَا إِنَّكَ تَعْلَمُ مَا نُخْفِي
وَمَا نُعْلِنُ اے پروردگار ہمارے تحقیق تو جانتا ہے جو چھپاتے ہین ہم اور جو ظاہر کرتے ہین مصرع بینائے نہان
و آشکار توئی وَمَا يَخْفٰى عَلَى اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ اور نہین چھپا اوپر اللہ کے کچھ بیچ زمین کے اور بیچ
آسمان کے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي وَهَبَ لِي عَلَى الْكِبَرِ إِسْمٰعِيلَ وَإِسْحٰقَ سب تعریف واسطے خدا کے ہے جسنے محض فضل
اپنے سے بخشا مجھکو اوپر بڑھاپے کے اسمعیل جون ننانوے برس کی عمر مین پایا ناوین سن مین اور اسحق تو برسکی عمر مین
پایا ایک سو بارہ برسکی سن مین إِنَّ رَبِّي لَسَمِيعُ الدُّعَاءِ تحقیق پروردگار میرا البتہ سننے والا ہے دعا اور قبول کرنیوالا
ہے کہ دعا واسطے فرزندون کے کی تھی سو مقبول ہوئی رَبِّ اجْعَلْنِي مُقِيمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِي اے پروردگار میرے کر
مجھکو قائم رکھنے والا نماز کا اور اولاد میری کو بھی قائم رکھ اسپر ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہے کہ ہمیشہ اولاد ابراہیم ع
مین سے لوگ اوپر فطرت اسلام کے ہوئے ہین اور ہونگے قیامت تک رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَاءِ اے پروردگار میرے
کرم کر اور قبول کر دعا میری رَبَّنَا اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ يَقُومُ الْحِسَابُ اے پروردگار میرے بخش مجھکو اور
مان باپ میرے کو جو ایمان لاوین اور سب ایمان والون کو جسدن قائم ہووے حساب خالق کا سمجھ لیجئے کہ دعا ایمان
والدین قبل ہی سے تھی اور ہنوز یاس انکے ایمان سے نہوئی تھی یا مراد آدم اور حوا ہین اور ابن عباس رض نے کہا کہ مراد
مومنون سے امت محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام والتحیہ ہے وَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظّٰلِمُوْنَ اور گم



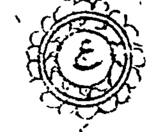
مت گمان کر اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو کہ غافل ہے اس چیز سے کہ کرتے ہیں ظالم یہ خطاب ظاہر میں حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو ہے لیکن مراد غیر آپ کے ہے اِنَّمَا یُؤَخِّرُهُمْ لِیَوْمٍ تَشْخَصُ فِیْهِ الْاَبْصَارُ سوا اسکے
نہیں کہ ڈھیل دیتا ہے عذاب انکے کو واسطے اسدن کے کہ خیرہ ہو جاوینگی بیچ اسکے نظریں ہول اور دہشت
دیکھکر یا چڑھ جاوینگی نظریں مُهْطِعِیْنَ مُقْنِعِیْ رُءُوْسِهِمْ در انحال کہ صاحب نظروں کے دوڑتے ہونگے طرف
اسرافیل علیہ السلام کے کہ انکو عرصہ محشر میں بلاوینگے اونچا کئے ہوئے سروں اپنے کو لَا یَرْتَدُّ اِلَیْهِمْ طَرْفُهُمْ
نہ پھر آوینگی طرف انکے نظریں انکی کہ اپنے آپ کو دیکھیں وَاَفْئِدَتُهُمْ هَوَاءٌ اور دل انکے گرے ہوئے ہونگے
یا خالی ہونگے فہم اور خرد سے بسبب غلبہ دہشت اور حیرت کے وَاَنْذِرِ النَّاسَ یَوْمَ یَاْتِیْهِمُ الْعَذَابُ اور ڈرا
لوگوں کو یعنی ظلم کرنے والوں کو اسدن سے کہ آویگا انکو عذاب اور وہ دن موت کا ہے یا قیامت کا فَیَقُوْلُ الَّذِیْنَ
ظَلَمُوْا رَبَّنَا اَخِّرْنَا اِلٰی اَجَلٍ قَرِیْبٍ نُّجِبْ دَعْوَتَکَ وَنَتَّبِعِ الرُّسُلَ پس کہینگے وہ لوگ کہ ظلم کرتے تھے ساتھ شرک
اور تکذیب کے اے پروردگار ہمارے ڈھیل دے ہمکو یعنی ہمیں دنیا میں بھیج اور عذاب ہمارے کو مہلت دے ایک وقت نزدیک
تک تاکہ قبول کرلیں ہم پکارنے تیرے کو یعنی اس شخص کے کو کہ توحید کیطرف بلاوے اور پیروی کرلیں ہم رسولوں کی
اَوَلَمْ تَکُوْنُوْا اَقْسَمْتُمْ مِّنْ قَبْلُ مَا لَکُمْ مِّنْ زَوَالٍ جواب میں انکے فرشتے کہینگے کیا نتھے تم کہ قسم کھاتے تھے
پہلے اس سے دنیا میں کہ نہیں واسطے تمھارے زوال مراد یہ ہے کہ کہتے تھے ہم دنیا ہی میں رہینگے آخرت کو
نہیں جاوینگے وَسَکَنْتُمْ فِیْ مَسٰکِنِ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ اور رہتے تھے تم بیچ گھروں ان لوگوں کے کہ ظلم کیا تھا
انھوں نے جانوں اپنی پر ساتھ کفر کے مثل فرعون اور عاد اور ثمود کے وَتَبَیَّنَ لَکُمْ کَیْفَ فَعَلْنَا بِهِمْ اور ظاہر
ہوا تھا واسطے تمھارے کیونکر کیا ہمنے ساتھ انکے یعنی آثار نزول عذاب کے انکے مکانوں میں دیکھ لئے تھے تمنے
وَضَرَبْنَا لَکُمُ الْاَمْثَالَ اور بیان کیں ہمنے واسطے تمھارے مثالیں احوال انکے سے وَقَدْ مَکَرُوْا مَکْرَهُمْ وَعِنْدَ اللّٰهِ
مَکْرُهُمْ اور تحقیق مکر کیا تھا ان لوگوں نے مکر اپنا اور نزدیک اللہ کے ہے جزا مکر انکے کی وَاِنْ کَانَ مَکْرُهُمْ لِتَزُوْلَ
مِنْهُ الْجِبَالُ اور تھا مکر انکا کہ ٹل جاویں اس سے پہاڑ شریعت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو شباہت پہاڑ کی دی
یعنی کافروں نے حیلے اٹھائے کہ شریعت کو جو ثبات اور استحکام میں مثل کوہ ہے زائل کریں سو کیا مجال ہے کہ یہ
امر محال ہے میت کو وہ چاہے لے اٹھا کاہ کی کب مجال ہے دین خدا کو مردود کم کرے یہ محال ہے یا یہ معنے
ہیں کہ تحقیق تھا مکر انکا سختی اور ہول میں ساختہ و پرداختہ تاکہ جگہ سے ٹل جاوے اس مکر سے پہاڑ معالم میں
علی مرتضی رض سے منقول ہے کہ یہ آیت نمرود کی شان میں ہے کہ جب ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا کہ آتش سے سلامت
نکل آئے کہنے لگا کہ ابراہیم تیرا خدا رکھتا ہے کہ آگ سے بچا دیا آسمان پر جاکے میں دیکھوں اسکو امیروں نے کہا کہ آسمان بہت
بلند ہے اسپر چڑھنا محال ہے نمرود نے نہ سنا اور ایک بات بنوائی اونچی تین برس میں تیار ہوئی اسپر چڑھ کر

جو دیکھا تو آسمان ویسا ہی اونچا نظر آیا دوسرے دن وہ بات گرہ پری غصہ اسکا سو وہ محل میں آویگا پھر جب نمرود
اور لوگ بہت ہلاک ہوئے نمرود مردود نے غصے ہو کر کہا کہ آسمان پر جا کر خدائے ابراہیم سے کہ منارا میرا گرا دیا ہی
جنگ کرونگا پھر چار کرگسون کو خوب طرح سے پال کر موٹا اور قوت ور کیا اور ایک صندوق بنوایا اسکو دو کھڑکیان
رکھیں ایک تلے ایک اوپر اور چارون کونون پر چار نیزے لگائے حکم پھر نیزے پر ایک ایک مردار لگا دیا اور
چارون طرف صندوق کے چارون کرگسون کو باندھ لیا اور نمرود مردود ایک رفیق کو ساتھ لے اس صندوق میں جا
بیٹھا کرگسون نے جو مردار دیکھا اڑے صندوق کو لئے ہوئے بعد ایکدن اور ایک رات کے اوپر کی کھڑکی کھولکر
جو دیکھا آسمان ویسا ہی بلند تھا نیچے کی کھڑکی کھولی رفیق سے کہا دیکھ اسنے دیکھکر کہا کہ پانی ہی پانی نظر آتا ہے
پھر بند کر کے ایکدن اور ایک رات اور اوڑنے دیا پھر اوپر کی کھڑکی کھولکر دیکھا تو وہی حال آسمان کا تھا نیچے کی کھڑکی کھولکر
دیکھا تو دھوان اور اندھیرا تھا اور کچھ نہ سوجھتا تھا ڈرا اور نیزون کو جھکا دیا مردار نیچے لٹک گئے کرگسون نے تلے اترنے
کا ارادہ کیا اترتے اترتے زمین پر لگے اور وقت اترنے کے کرگسون کے پرون کی آواز ایسی ہیبت ناک تھی کہ پہاڑ
مقامون اپنے سے زائل ہو جاوین فَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ مُخْلِفَ وَعْدِهٖ رُسُلَهٗ پس ہرگز مت گمان کر اللہ کو خلاف
کرنیوالا وعدہ اپنے کا پیغمبرون اپنے سے یعنے وعدہ فتح کا جو فرمایا ہے کہ انا لننصر رسلنا اور لاغلبن انا ورسلی اسمین
خلاف نکیا ہی نکریگا اور تجھے اعدا پر فتح یاب کریگا اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ تحقیق اللہ غالب ہے بدلا لینے والا
اولیا کا اعدا سے يَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَيْرَ الْاَرْضِ وَالسَّمٰوٰتُ اسدن کہ بدلے جاویگی زمین دوسری زمین سے
اور بدلے جاوینگے آسمان دوسرے آسمانون سے تیسیر میں ہی کہ بدلنا زمین کا برابر کر دینا پہاڑ اور درخت اور ٹیلہ
کا ہی اور بدلنا آسمانون کا سیاہ کر دینا سورج اور تارونکا ہی اور معالم میں ایک قول ہی کہ آسمانونکو
شق کر دینگے اور زمینون کو دوزخ اور علی مرتضے رضہ سے منقول ہی کہ زمین کو بدلینگے چاندی کی زمین سے
اور آسمان سونیکے آسمان سے اور ابن عباس رض کا قول بھی سو ہی اسی کا کہا دن قیامت کے زمین نقرہ پاک
کی ہوگی کہ اسپر کچھ گناہ نکیا ہو وَبَرَزُوْا لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ اور ظاہر ہونگے سب لوگ قبرون اپنی سے واسطے
محاسبے اللہ اکیلے غالب کے وَتَرَى الْمُجْرِمِيْنَ يَوْمَئِذٍ مُّقَرَّنِيْنَ فِي الْاَصْفَادِ اور دیکھیگا تو گنہگارون کو مشرکون کو اسدن
جکڑے ہوئے باہم بیچ زنجیرون کے بواسطہ شرکت عقائد اور اعمال میں باہم قرین کیا ہوا ہر ایک کو ساتھ اسکے
شیطان کے کہ وسوسہ ڈالنے والا اسکا تھا بیچ خوفون کے سَرَابِيْلُهُمْ مِّنْ قَطِرَانٍ کرتے انکے گندھک کے ہونگے کہ اس
تیز اور بوے بد سے نہ سکی سے معذب ہونگے لکھا ہی کہ گندھک دوزخ میں اور یہان کے میں فرق ایسا ہی
جیسا آتش دوزخ اور آتش دنیا میں وَتَغْشٰى وُجُوْهَهُمُ النَّارُ اور ڈھانک لیگی منھون انکے کو آگ لِيَجْزِيَ
اللّٰهُ كُلَّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ یہ متعلق برزوا کا ہی یعنے قبرون سے نکلینگے تو کہ جزا دیوے اللہ ہر جی کو جو کچھ کمایا ہی

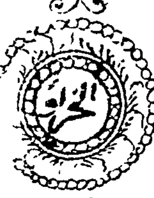
اِنَّ اللّٰہَ سَرِیۡعُ الۡحِسَابِ تحقیق اللہ جلد لینے والا ہے حساب بندونکا هٰذَا بَلٰغٌ لِّلنَّاسِ وَلِیُنۡذَرُوۡا بِهٖ وَ لِیَعۡلَمُوۡۤا اَنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَّلِیَذَّکَّرَ اُولُوا الۡاَلۡبَابِ یہہ قرآن یا جو نصیحت اس سورہ مین پہنچا دینا ہے واسطے لوگونکے بالکفایت ہے واسطے لیکے تو کہ پند دیئے جاوین ساتھہ اُسکے اور تو کہ ڈرائے جاوین ساتھہ اُسکے اور تو کہ جانین تامل کر کر بیچ دلائل قدرت کے کہ اُسمین مذکور ہین یہہ بات کہ سوا اُسکے نہین کہ وہ ہی معبود اکیلا اور تو کہ نصیحت پکڑین صاحب عقل کے اور باز رہین مناہی سے اور نہ پھرین اوامر الٰہی سے نظم سراسر ہے قرآن وعظ اور پند اُسے گوش دل سے سن اے ہوشمند اوامر جو اُسمین ہین سو تو لا بجا نواہی سے جان اپنی رافت بچا لگا دلپہ اپنے نہ عصیان کا داغ اشارہ اسی پر ہے هٰذَا بَلٰغٌ سورہ حجر مکی ننانوے آیتین ہین چھے سو چون کلمے ہین دو ہزار سات سو اکہتر حرف ہین فواصل اسکی لمن ہین اور ربط اسکا ساتھہ سورہ ابراہیم کے یہہ ہے کہ ختم اسکا ساتھہ ذکر وحی اور تبلیغ کے تھا ابتداء اس سورہ حجر کی ساتھہ ذکر کتاب حمید اور قرآن مجید کے فرمائی



ثلثو اربعون اٰیۃ	بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ	سورۃ الحجر مکیۃ وھی



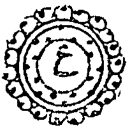
الٓرٰ حروف مقطعہ مین قول علما کے بہت ہین بعضے کہتے ہین کہ انکی معانی مین گفتگو کرنی حرام ہے متابع مین نہی کہ امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے معنی ان حروف کے پوچھی فرمایا کہ اگر مین انمین کلام کرونگا متکلف ہونگا اور اللہ تعالی نے پیغمبر اپنے کو ارشاد کیا ہے کہ کہہ مَاۤ اَنَا مِنَ الۡمُتَکَلِّفِیۡنَ اور بعضے کہتے ہین کہ ہر حرف اشارہ طرف ایک نام کے ہے چنانچہ یہان الرمین الف طرف اسم اللہ کے اور لام طرف اسم جبرئیل کے اور را طرف اسم رسول کے ہے یعنی کلام اللہ کا بواسطہ جبرئیل بجانب رسول نازل ہوا تِلۡكَ اٰیٰتُ الۡكِتٰبِ وَقُرۡاٰنٍ مُّبِیۡنٍ یہہ آیت که اُتری ہین آیتین ہین سورت کی اور قرآن روشن کی یا بیان کرنیوالے کی حق اور باطل کو بعضون نے کہا ہے کہ کتاب اور قرآن ایک ہے لیکن دو نام لائے تا کہ ہر نام دلالت اوپر معنے کے کرے اور تنکیر قرآن کی واسطے تعظیم کے ہے رُبَمَا



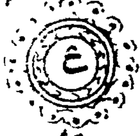
یَوَدُّ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا لَوۡ كَانُوۡا مُسۡلِمِیۡنَ بہت وقت دوست رکھینگے وہ لوگ جو کافر ہوئے کہ کاشکے ہوتے مسلمان اور یہہ آرزو انکی دنیا مین ہوگی وقت فتح پانے مسلمانون کے یا دم مرگ ہوگی یا قبر مین یا دن قیامت کے یا وقت حساب کے یا اسوقت کہ گنہگار موحدون کو دوزخ سے نکالینگے اور مشرکون پر دروازے دوزخ کے بند کر دینگے پھر وہ سمجھینگے کہ اب خلاصی ہماری آتش دوزخ سے ہوگی آرزو کرینگے کہ کاشکے ہم بھی اہل اسلام سے ہوتے نقل ہے کہ خواجہ یوسف ہمدانی قدس سرہ کے پاس غوث الاعظم اور ابن سقہ چلے راہ مین ایک شخص نے پوچھا کہان جاتے ہو کہا فلان غوث الوقت کی زیارت کو کہا کہ مین بھی چلتا ہون اگر صاحب کشف ہونگے خطرہ میرے دل کا معلوم کر لینگے جب تینون انکی خدمت مین پہنچے حضرت غوث الاعظم کو بشارت دی انھون نے کہا شتاب ہی منبر پر کھڑے ہو کر کہے تو کہ قدمی علی رقبۃ کل ولی اللہ اور ابن سقہ کو کہا کہ ختم تیرا دین اسلام پر ہوگا اور اُس شخص ثالث کو کہا کہ تا نزمہ گوش غرق دنیا مین ہوگا پس جو انھون نے فرمایا تھا

وہی ہوا کہ غوث الاعظم کو وہی رتبہ ملا اور ابن سقا بھی بدین اسلام ہوا اور وہ شخص ثالث نعمان نصارے میں مبتلا ہو کر
غرقہ لجہ دنیا ہوا وقت نزع کے اُس سے پوچھا کہ تو مسلمان تھا اور علم رکھتا تھا کچھ اسلام سے اسدن یاد رکھتا ہے کہا
کہ قرآن حفظ تھا سب بھول گیا مگر ایک آیت یاد ہے رُبَمَا یَوَدُّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لَوْ کَانُوْا مُسْلِمِیْنَ معاذ اللہ امتحان اولیا کا
ایسا ہوتا ہے رُبَمَا بتخفیف با قراءت نافع اور عاصم کی ہے اور باقی بتشدید پڑھتے ہیں ذَرْهُمْ يَأْكُلُوْا وَيَتَمَتَّعُوْا
وَيُلْهِهِمُ الْأَمَلُ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ چھوڑ دے انکو یہہ امر اہانت اور حقارت کا ہے یعنے کافروں سے ہاتھ اٹھا لو کہ دنیا میں
کھاویں اور فائدہ اٹھاویں اور غافل کرے انکو امید لمبی یعنے بہت جینے کا بھروسا کر معاد اور مآل سے بیفکر رہیں پس
البتہ جانینگے آخر کار کردار اور گفتار اپنے کو وَمَا أَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍ إِلَّا وَلَهَا كِتَابٌ مَعْلُوْمٌ اور نہیں ہلاک کئے ہمنے کوئی بستی والے
مگر واسطے اُنکے لکھا ہوا ہے معلوم لوح محفوظ پر کہ کب تک سلامت رہینگے اور کب ہلاک ہونگے مَا تَسْبِقُ مِنْ
أُمَّةٍ أَجَلَهَا وَمَا يَسْتَأْخِرُوْنَ نہیں آگے نکل جاتی کوئی جماعت وقت ہلاک اپنے سے اور نہ پیچھے رہ جاتی ہے
اُس سے یعنے اجل سے نہیں پیش و پس ہوتا یک نفس ہو یک نفس بھی اجل پیش و پس وَقَالُوْا يَا أَيُّهَا الَّذِيْ
نُزِّلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ إِنَّكَ لَمَجْنُوْنٌ اور کہا کافروں نے عرب کے اے وہ شخص کہ اُتارا گیا ہے اوپر اسکے قرآن تحقیق تو دیوانہ
ہے کہ ہمکو ہمارے طرف نبی کے بلاتا ہے سمجھ لیجئے کہ یہہ بات ٹھٹھے بازی سے کہتے تھے کیونکہ اعتقاد نزول کا فرونکو
کرین اور دیوانہ ٹھیراوین یہہ کہان ہو سکتا ہے لَوْ مَا تَأْتِيْنَا بِالْمَلَائِكَةِ إِنْ كُنْتَ مِنَ الصَّادِقِيْنَ اور دوسری کہا کیون نہیں لے
آتا ہمارے پاس فرشتوں کو گواہی پر اپنی رسالت کے اگر ہے تو سچوں سے دعوے پیغمبری میں پس حق تعالی جواب
مین انکے فرماتا ہے کہ مَا نُنَزِّلُ الْمَلَائِكَةَ إِلَّا بِالْحَقِّ نہیں اُتارتے ہم فرشتوں کو مگر ساتھ وحی کے یا عذاب کے کہ
فرشتہ بصورت اصلی وقت عذاب کے نازل ہوتا ہے جیسے قوم ہود نے جبرئیل علیہ السلام کو وقت صیحہ کے دیکھا تھا
یا وقت مرگ کے کہ ہر ایک دیکھتا ہے ننزل بصیغہ متکلم اور نصب ملائکہ قراءت حفص کی ہے اور حمزہ اور کسائی کی اور تا
نے کے بصیغہ مجہول قراءت ابوبکر کی ہے برفع ملائکہ وَمَا كَانُوْا إِذًا مُنْظَرِيْنَ اور نہیں اُسدن کہ فرشتے کو صورت
اصلی پر دیکھینگے مہلت دئے گئے یعنے اسوقت معذب ہونگے إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُوْنَ تحقیق
ہمنے اُتارا ہے قرآن کو کہ یادگار مومنان ہے اور ذکر بمعنے شرف بھی آیا ہے یعنے کتاب کہ موجب شرف خوانندگان ہے
اور ہم واسطے اسکے نگہبان ہیں تحریف سے یعنے شیطان نہ کلام باطل اسمیں زیادہ کر سکیگا نہ حق میں سے کم کر سکیگا ہم
نگہبان ہیں یا ہم باز رکھینگے خلل سے یا نگاہ رکھنے والے ہیں ہم اسکو دلوں میں جیسے کہ چاہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ ضمیر
لہ کی طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پھرتی ہے یعنے نگہبان اُسکے ہیں ہم ضرر پہنچانے سے دشمنوں کے
نظم عداوت سے دو جگ کی کچھہ ڈر نہیں ہے اگر دوست میرا نگہبان میرا ہو نہ شادی سے عالم میں پھیرین سماؤن
جو غمخوار میرا وہ جانان میرا ہو وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِيْ شِيَعِ الْأَوَّلِيْنَ اور تحقیق بھیجے تھے ہمنے پیغمبر پہلے تجھہ سے بیچ امتوں

پہلی امتون کے وَمَا يَأْتِيهِمْ مِنْ رَسُولٍ إِلَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ اور نہین آتا تھا اُنکے پاس کوئی پیغمبر سے مگر تھے ساتھ
اُسکے ٹھٹھا کرتے جیسا کہ یہہ معاند تجھ سے کرتے ہین مراد اس سے تسلی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی فقط
آپ ہی کو قوم نے ایذا نہین دی تمام انبیا اسی بلا مین مبتلا تھے كَذَٰلِكَ نَسْلُكُهُ فِي قُلُوبِ الْمُجْرِمِينَ جیسا کہ ٹھٹھا اور
انکار کرنا انبیا سے پہلی امتون کے دلونمین ڈالا تھا اسیطرح ڈالتے ہین ہم اُس انکار اور استہزا کو بیچ دلون کافرون
زمانے تیرے کے لَا يُؤْمِنُونَ بِهِ وَقَدْ خَلَتْ سُنَّةُ الْأَوَّلِينَ نہین ایمان لاتے ساتھ قرآن کے اور تحقیق گذر گئی ہی عادت
اللہ کی بیچ ہلاک پہلون کے یعنے جو کوئی اُمتون سے ہلاک ہوا ہی بسبب نہ قبول کرنے حق کے اور جھٹلانے
پیغمبر کے ہوا ہی سمجھ لیجئے کہ یہہ وعید اہل مکے کے حق مین ہی کہ تکذیب پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی کی اور معجزات
دیکھکر اور اور معجزے نئے نئے مانگنے لگے اور فرشتون کا اترنا گواہی رسالت دینے کو چاہنے لگے حق تعالی نے فرمایا
وَلَوْ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَابًا مِنَ السَّمَاءِ فَظَلُّوا فِيهِ يَعْرُجُونَ اگر کھول دیوین ہم اوپر اُنکے دروازے آسمان کے پس دنکو
ہوجاوین فرشتے انکی نظر مین بیچ اُس دروازے کے چڑھتے اور اُترتے لَقَالُوا إِنَّمَا سُكِّرَتْ أَبْصَارُنَا البتہ عناد
اور ننگ کے سبب کہینگے سوا اسکے نہین کہ مست ہوگئین ہین آنکھین ہماری یا باندھ دئی ہی نگاہ ہماری کہ کچھ
کا کچھ سوجھتا ہی یا اگر دروازہ آسمان کا کھول دین اور کافر اُسپر جاکر عجائبات مشاہدہ کرین کہین کہ چشم بندی
ہماری کردی ہی یہہ جو ہم دیکھتے ہین خارج مین وجود نہین رکھتا سکرت کو ابن کثیر نے بتخفیف کاف پڑھا ہی
اور باقی سب قرا بتشدید پڑھتے ہین بَلْ نَحْنُ قَوْمٌ مَسْحُورُونَ بلکہ ہم ایک قوم ہین جادو کئے ہوئے یعنے محمد
صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمپر جادو کیا ہی جیسے اور معجزے دیکھکر کہتے تھے هذا سحر مستمر وَلَقَدْ جَعَلْنَا فِي السَّمَاءِ بُرُوجًا
وَزَيَّنَّاهَا لِلنَّاظِرِينَ اور تحقیق پیدا کئے ہمنے بیچ آسمانون کے بارہ برج صورت صفت خواص مین ایک
دوسرے سے مخالف اور زینت دی ہمنے انکو یعنے اُن برجون کو یا آسمان کو ساتھ ستارون کے واسطے دیکھنے والون کے
سمجھ لیجئے کہ آسمان کی مثل مانند خربوزے کے بارہ پھانکین ہین اُنہین برج کہتے ہین آفتاب ہر سال سب طے کرتا ہی
موسم گرمی سردی سے بدلتا ہی اور گرمی سے مینہہ آتا ہی مینہہ سے آبادی مخلوق کی ہوتی ہی پس حق تعالے
فرماتا ہی کہ آسمان مین ہمنے برج پیدا کئے اور رونق دی اُنکو واسطے ناظرین کے کہ نگاہ عبرت سے دیکھین اور قدرت
کاملہ پر اُس پیدا کرنیوالے کے دلیل پکڑین وَحَفِظْنَاهَا مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ رَجِيمٍ اور نگاہ رکھا ہی ہمنے آسمانکو ہر ایک شیطان
راندے گئے سے کہ اُسپر چڑھے اور احوال اخبار وہان کی معلوم کرے إِلَّا مَنِ اسْتَرَقَ السَّمْعَ فَأَتْبَعَهُ شِهَابٌ مُبِينٌ مگر جسنے
کہ چرالیا سننے کو یعنے فرشتون کی بات جاکر چوری سے سن لی پس پیچھے لگتا ہی اسکے شعلہ روشن ابن عباس سے
منقول ہی کہ آدم علیہ السلام کے زمانے سے عیسی ع کے وقت تک شیطان آسمانون پر جاتے تھے اور فرشتون سے
جو اخبار لوح محفوظ پر تھی سنکر زمین پر آکر کاہنون سے کہتے تھے جب عیسی علی نبینا وعلیہ السلام پیدا ہوئے تین آسمانون پر جانا منع



شیطانونکا بند ہوا جب ولادت باسعادت ہمارے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ہوئی سب آسمانون سے منع کیا جاتا انکا
اور واسطے رجم انکے کے ستارے روشن مقرر ہوئے اور کہانت کا دروازہ بند ہو گیا بیت کیون ممنوع ہو جاتا افلاک پر اب شیاطین
کہ تیرے دور مین کیا اوج ہو ملعون بے دین کا والارض مددناها والقینا فیها رواسی وانبتنا فیها من کل شیء موزون
اور زمین بچھائی ہمنے پانی پر خانہ کعبہ کے نیچے سے اور ڈالے ہمنے بیچ زمین کے پہاڑ اور اگائی ہمنے بیچ زمین کے ہر ایک چیز کو تولی ہوئی
ترازوے حکمت مین یعنے اندازہ کی ہوئی ساتھ اندازہ معین کے جسطرح کہ ہمارے ارادہ مین آیا یا وہ چیز کہ تولین اور نا مین موزون
کی معنی مستحسن کی مین یعنے ہمنے زمین مین چیزین اچھی فائدہ مند درخت اور کھیتیان وجعلنا لکم فیها معایش ومن لستم
له برازقین اور کئے ہمنے واسطے تمھارے بیچ زمین کے اسباب معیشتون کے لباس اور طعام سے اور کیا ہمنے واسطے تمھارے
اسکو کہ نہین ہو تم واسطے اسکے رزق دینے والے یعنے خادم اور غلام یا سواریان اور انعام وان من شیء الا عندنا خزائنه
اور نہین کوئی چیز کہ آدمی طرف اسکے محتاج ہو مگر ہین ہمارے پاس خزانے اسکے یعنے نیچے حکم ہمارے کے ہی اور ہم قادر
ہین اسکے پیدا کرنے پر بے تکلیف وما ننزله الا بقدر معلوم اور نہین اتارتے ہم اسکو مگر ساتھ اندازہ معلوم کے کہ نہ کم
اس سے چاہئے نہ زیادہ وارسلنا الریاح لواقح فانزلنا من السماء ماء فاسقیناکموه اور بھیجا ہمنے باؤ کو بوجھل کرنیوالی یعنے پانی
ڈالنے والی ابر مین اور دانہ ڈالنے والی کھیت مین پس اتارا ہمنے آسمان سے پانی پس پلایا ہمنے تمکو وہ پانی اور اختیار دیا
تمکو سیر وما انتم له بخازنین اور نہین تم اس پانی کو ذخیرہ کرنیوالے کوئے یا حوض مین یعنے نگاہ رکھنے والے مگر ہم حافظ
نگہبان اسکے ہین امام ماتریدی نے تاویلات مین کہا ہی کہ نہین ہو تم اللہ کے خزانہ رکھنے والے یعنے خزانے اسکے تمھارے
ہاتھ مین نہین اور جو تمھارے ہاتھ مین خزانے ہین وہ بھی اسیکے ہین وانا لنحن نحیی ونمیت اور تحقیق ہم جلاتے
ہین اور مارتے ہین لطائف قشیری مین ہی کہ زندہ کرتے ہین ہم دلون کو بانوار مشاہدہ اور مارتے ہین نفسونکو بتار مجاہدہ
یا زندہ کرتے ہین موافقت طاعات مین اور مردہ کرتے ہین متابعت شہوات مین بحر الحقائق مین ہی کہ احیا قلوب اولیا
ہم ساتھ انوار لمعات جمال کے اور امانت نفوس انکے کے کرتے ہین ہم ساتھ سطوات نظرات جلال کے یا موت اور حیات
دیتے ہین ساتھ روح نکالنے اور ڈالنے کے ونحن الوارثون اور ہم وارث ہین یعنے باقی بعد فنا سب خلق کے کیونکہ
میراث اسکو کہتے ہین جو ایک کے مرنیکے بعد دوسرے کو پہنچے پس سب فنا ہونیوالے ہین اور حق تعالی ہی کو بقا ہی ولقد علمنا
المستقدمین منکم ولقد علمنا المستاخرین اور تحقیق ہم جانتے ہین آگے پھرنیوالون کو تم مین سے اور تحقیق ہم
جانتے ہین پیچھے رہنے والون کو یا ہم جانتے ہین پہلون اور پچھلون کو جو ہو گئے ہین آدم علیہ السلام کیوقت سے تا ایندم اور
جنین کے تا قیامت یا جو پیدا ہو چکے ہین اور جو پیدا ہونگے یا جانتے ہین ہم پہلے قرنون کو اور قرن امت محمدیہ کو یا جانتے ہین انکو
جو مقدم ہین صف جہاد مین یا طاعت مین اور انکو جو موخر ہین انمین اسباب نزول مین ہی کہ ایک عورت حسینہ حضرت کے پیچھے صف
عورات مین نماز پڑھتی تھی بعضے لوگ پیچھے کھڑے ہوتے تھے اسکو دیکھنے کو بعضے آگے کھڑے ہوتے تھے کہ رکوع مین زیر بغل سے



جہانکین حق تعالی نے فرمایا کہ مقدم اور مؤخر صف والونکو جانتے ہین ہم اور ہمپر کچھ چھپا نہین وَاِنَّ رَبَّكَ هُوَ يَحْشُرُهُمْ اور
تحقیق پروردگار تیرا وہی اکٹھا کریگا انکو کہ مقدم اور مؤخر ہین اور جزا ہر ایک کی دیگا اِنَّهٗ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ۵ تحقیق وہ حکمت والا
جاننے والا اچھے اور ظاہر کا ہے وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ۵ اور تحقیق پیدا کیا ہمنے آدم ؑ کو
خشک مٹی سے کہ ہاتھہ مارے سے بجے جو بنی تھی کیچ سڑے ہوئے سے تبیان مین ہے کہ اللہ تعالی نے آدم علیہ السلام کو خاک سے
پیدا کیا اسطرح کہ خاک پر مینہہ برسایا وہ گل ہو گئی مدت تک اُسے چھوڑ دیا کہ جما ہوی یعنے کیچ ہو گئی پھر پتلا بنایا اور مسنون
یعنے مصور ہے پھر چھوڑ دیا تو کہ خشک ہو ہے اور مرتبہ صلصال کو پہنچے کہ ہاتھہ مارے سے بجنے لگے وَالْجَآنَّ خَلَقْنٰهُ مِنْ
قَبْلُ مِنْ نَّارِ السَّمُوْمِ ۵ اور جن کو کہ باپ پریونکا ہے پیدا کیا ہمنے اسکو پہلے آدم سے آتش بے دود سے کہ لو ہے ابن مسعود سے
مروی ہے کہ سموم دنیا ایک جزو ہے ستر اجزائے سے اُس سموم کے کہ جس سے پیدا ہوا وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّيْ
خَالِقٌۢ بَشَرًا مِّنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ اور یاد کر جب کہا پروردگار تیرے نے واسطے فرشتوں کے کہ تحقیق واسطے خلافت زمین کے
مین پیدا کرنیوالا ہون بشر کو بجنے والی مٹی سے جو بنی ہو کیچ سڑے ہوئے سے فَاِذَا سَوَّيْتُهٗ وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ فَقَعُوْا لَهٗ
سٰجِدِيْنَ پس جب درست کروں صورت اور ہیئت اسکی اور پھونک دوں بیچ اسکے روح آفریدہ اپنی سے کہ وہ
ساتھ اسکے زندہ ہو جاویگا پس گر پڑو واسطے اسکے سجدہ کرتے ہوئے فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ اِلَّآ اِبْلِيْسَ پس
سجدہ کیا فرشتوں نے سب ساروں نے مگر ابلیس نے کہ تکبر کی راہ سے اَبٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ مَعَ السّٰجِدِيْنَ نمانا یہہ کہ ہو ساتھہ سجدہ
کرنیوالوں کے آدم کو قَالَ يٰٓاِبْلِيْسُ مَا لَكَ اَلَّا تَكُوْنَ مَعَ السّٰجِدِيْنَ فرمایا اللہ تعالی نے اے ابلیس کیا ہے واسطے تیرے اور کیا
غرض تھی تیری یہہ کہ نہوا تو ساتھہ سجدہ کرنیوالوں کے قَالَ لَمْ اَكُنْ لِّاَسْجُدَ لِبَشَرٍ خَلَقْتَهٗ مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ کہا
ابلیس نے کہ نہین مین لائق اسبات کے کہ سجدہ کروں واسطے بشر کے کہ پیدا کیا تو نے اسکو مٹی بجنے والی سے جو کیچ سڑے
ہوے کیچ سے یعنے اسکو تو نے برے عنصر سے پیدا کیا کہ خاک ہے سڑی بدبو اور مجھے اچھے عنصر سے بنایا کہ آگ ہے
پس روحانی لطیف کیونکر جسمانی کثیف کے آگے سر جھکاوے **بیت** صورت آدم پہ کی اُسنے نظر معنی آدم سے تھا وہ بیخبر
دیکھکر ویرانہ ظاہر پھر گیا یہہ نہ سمجھا کہ گنج مخفی ہے پھر قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَاِنَّكَ رَجِيْمٌ فرمایا حق تعالی نے ابلیس کو پس نکل
آسمان سے یا بہشت سے یا گروہ ملائکہ سے یا صورت ملکی سے یا مرتبے سے کہ رکھتا ہے پس تحقیق تو راندہ ہوا ہے بھلائی
اور برائی سے وَّاِنَّ عَلَيْكَ اللَّعْنَةَ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ تحقیق اوپر تیرے لعنت ہے دن قیامت تک لباب مین ہے
کہ قیامت تک اوپر تیرے لعنت کرینگے پھر عذاب تجھے ہوگا کہ لعنت بھول جاویگا قَالَ رَبِّ فَاَنْظِرْنِيْٓ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ
کہا ابلیس نے اے پروردگار میرے پس مہلت دے مجھکو اسدن تک کہ اٹھائے جاوینگے لوگ غرض اسکی یہہ تھی کہ نمرون
کیونکہ جانتا تھا کہ بعد بعث کے موت نہین حق تعالی نے قبول کر کر قَالَ فَاِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ اِلٰى يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ
فرمایا پس تحقیق تو ڈھیل دئے گیوں سے ہے تو دن وقت معلوم کے یعنے زمانہ فنا خلق تک ساتھہ نفخہ اولی کے کیونکہ مذہب

جمہور یہی ہے کہ نفخۂ اولی نفخۂ موت ہے اور نفخۂ ثانیہ نفخۂ احیا اور درمیان اُن دونون نفخون کے بقول اشہر چالیس برس ہین
پس ابلیس چالیس برس مردہ رہیگا پھر اٹھایا جاویگا قَالَ رَبِّ بِمَا اَغْوَيْتَنِي لَاُزَيِّنَنَّ لَهُمْ فِي الْاَرْضِ کہا ابلیس نے
ای پروردگار میرے بسبب اسکے کہ گمراہ کیا تونے مجھکو یا قسم ہے اسکی کہ گمراہ کیا تونے مجھکو البتہ زینت دونگا مین واسطے اون لوگون
کے گناہون کو بیچ زمین دنیا کے کہ گھر غرور کا ہے مدارک مین ہے کہ ابلیس نے دوبار قسم کھائی ہے گمراہ کرنے پر اوسون کے ایکبار
ساتھ صفت ذات کے کہ فبعزتک لاغوینہم اور ایکبار ساتھ صفت فعل کے کہ بما اغویتنی اور فقہانے فرق کیا ہے
درمیان ان دونون کے اہل عراق کہتے ہین کہ قسم کھانا ساتھ صفات ذاتیہ کے مثل قدرت اور عظمت اور عزت کے
یمین ہے اور ساتھ صفات فعلیہ کے جیسے رحمت اور غضب ہے یمین نہین اور اصح یہہ ہے قسم عرف پر ہے جسکو
محاورے مین لوگون کے قسم کہتے ہین وہ قسم ہے اور جو نہین تو نہین اور بعضے کہتے ہین کہ بما اغویتنی مین ب سببیہ ہے چنانچہ پہلے
ترجمہ لکھا گیا وَلَاُغْوِيَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ اِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِيْنَ اور گمراہ کرونگا مین انکو سب کو مگر بندے تیرے انمین سے
جو خالص کئے گئے ہین شرک جلی اور خفی سے مکر اور فریب میرا انمین اثر نکریگا قَالَ هٰذَا صِرَاطٌ عَلَيَّ مُسْتَقِيْمٌ فرمایا اللہ تعالی نے
یہہ اخلاص ایمان ہین راہ ہے کہ حق ہے اوپر میرے رعایت اسکی سیدھی کہ کجی نہین رکھتے اور جلد مقصود کو پہنچاتی ہے یا علی
بمعنی الی ہے یعنے اخلاص راہ ہے طرف میری سیدھی اِنَّ عِبَادِيْ لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنٌ اِلَّا مَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْغٰوِيْنَ
تحقیق بندے میرے اخلاص والے نہین واسطے تیرے اوپر انکے قوت اور غلبہ مگر جسنے پیروی کی تیری گمراہون سے ہے اور
اوپر تجھے غلبہ ہے وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمَوْعِدُهُمْ اَجْمَعِيْنَ اور تحقیق دوزخ جگہہ وعدے انکے کی ہے سب کے لَهَا سَبْعَةُ اَبْوَابٍ
واسطے دوزخکے سات دروازے ہین لِكُلِّ بَابٍ مِّنْهُمْ جُزْءٌ مَّقْسُوْمٌ واسطے ہر ایک دروازے کے گمراہون سے ایک حصہ ہے
قسمت کیا ہوا سمجھ لیجئے کہ مراد دروازون سے طبقے ہین اور واسطے ہر طبقے کے ایک قوم مقرر معین ہے جہنم جائے
گنہگاران اہل توحید ہے لظی مقام ترسایون کا ہے حطمہ مکان یہود کا سعیر جگہہ صابیون کی کہ بیدین ہین سقر مقر گبرون کا
جحیم محل مشرکون کا ہاویہ کہ سب سے نیچے کا درکہ ہے موضع منافقون کا ہے امام ابو منصور ماتریدی نے تاویلات مین کہا ہے کہ مراد ابواب
سے طبقات ہین اور یہہ جو مومن دوزخ مین ہمیشہ نہین رہنے کے انکے واسطے کوئی طبقہ نہین ہے پہلا طبقہ دھریون کا ہے
دوسرا ثنویون اور مشرکون عرب کا تیسرا براہمہ کا کہ مطلقاً منکر رسالت ہین چوتھا یہود کا پانچوان نصاری کا چھٹا مجوس کا
ساتوان منافقون کا بحر الحقائق مین ہے کہ دوزخکے موافق خصائل رذائل کے سات درکہ ہین حرص شر حقد حسد غضب شہوت
کبر بعضون نے کہا ہے کہ دوزخکے سات دروازے اسواسطے ہین کہ ساتون اعضا آدمی کے کہ چشم اور گوش اور زبان اور بطن اور فرج
اور دست اور پا ہین اگر نافرمانی کرین ایک ایک کو ایک ایک دروازے سے دوزخ مین داخل کرین نظم ساتون اعضا کو
اپنے رکھا نہ جب تلک ہو جرم و عصیان سے بچا نہ ہفت در دوزخکے تا ہو جائین بند نہ واسطے تیرے یہہ سن وعظ و پند نہ تجھ مین
ہے دوزخکے یہہ ساتون ہین ورنہ ہو گئے نافرمان انکو ان اللہ نے بند رکھے انکو کہتا ہون بند وہ نہ کھل ہے وہ جاوینگے کھولا انکو جو

معصیت سے فتح اور طاعت سے بند ہوتے ہین یہہ یاد رکھہ ای ہوشمند اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ تحقیق
بچنے والے پیروی ابلیس کے سے بیچ بہشتون کے اور چشمون کے ہین یعنی ایسے جنتون مین ہین کہ وہان
نہرین شراب کی اور دودھ کی اور شہد کی اور آب شیرین کے جاری ہین اُدْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ اٰمِنِيْنَ
کہینگے فرشتے انکو کہ داخل ہو بہشتون مین ساتھہ سلامتی کے سب آفتون سے یا ساتھہ سلام کے
در انحال کہ امن مین ہو زوال سے وَنَزَعْنَا مَا فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ اِخْوَانًا عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ اور نکال ڈالا ہمنے
جو کچھہ بیچ سینون انکے کے تھا ناخوشی سے دنیا مین حضرت امیر سے منقول ہی کہ امید رکھتا ہون کہ مین
اور طلحہ اور زبیر ہون یا حسد سے وہان کے کہ درجے ایک دوسرے کے دیکھکر رشک کہائین در انحال کہ بھائی ہوجاینگے
آپسمین مہربانی اور دوستی مین اوپر تختون طلائی مرصع بجواہر کے اپنی سامنے بیٹھے ہوئے لکھا ہی کہ بہشتی پشت
ایک دوسرے کی نہین دیکھینگے کیونکہ جہان یہہ جاوینگے اور جدھر منہہ کرینگے تخت بھی انکے اسطرف پھر جاوینگے
پس ہر حال منہہ ہی ایک دوسرے کا دیکھینگے لَا يَمَسُّهُمْ فِيْهَا نَصَبٌ وَّمَا هُمْ مِّنْهَا بِمُخْرَجِيْنَ نہ لگے گی انکو بہشت مین
سختی اور محنت کیونکہ وہ گھر تنعم اور راحت کا ہی اور نہ وہ بہشت سے نکالے گئے ہونگے یعنی ہمیشہ بہشت مین
رہینگے لکھا ہی کہ ایکدن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم باب بنی شیبہ سے مسجد حرام مین آئے صحابہ کو ہنستے دیکھکر
کہا کہ کیا ہی کہ تمکو خندان دیکھتا ہون مین صحابہ اس بات سے عتاب آپکا سمجھے آپ وہان سے گئے اور حجر و [illegible]
تک نہین پہنچے تھے کہ پھر آئے اور فرمایا کہ جبرئیل علیہ السلام نے آکر مجھے پیغام پہنچایا کہ اللہ تعالی فرماتا ہی کیون
میرے بندونکو نا امید کرتا ہی نَبِّئْ عِبَادِيْٓ اَنِّيْٓ اَنَا الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ خبر دے بندون میرے کو یہہ کہ مین ہون بخشنے
والا اُس کا کہ بخشش چاہے مہربان اوپر اُسکے کہ توبہ کرے وَاَنَّ عَذَابِيْ هُوَ الْعَذَابُ الْاَلِيْمُ اور یہہ کہ عذاب
میرا عاصی پر کہ توبہ اور استغفار سے پھرا ہی وہی ہی عذاب دردناک نظم غفران و رحمت اپنی دو تو بیان کر کرنہ
تعذیب کا ذکر کا ارشاد کر دیا ہی نہ رافت یہہ وعدہ لطف تاکید عفو کے ساتھہ نہ سابق غضب سے لا کر دل شاد کر دیا ہی
وَنَبِّئْهُمْ عَنْ ضَيْفِ اِبْرٰهِيْمَ اور خبر دے بندون میرے کو مہمانون ابراہیم علیہ السلام کے سے کہ تین فرشتے تھے یا آٹھہ یا
بارہ بشارت دینے کو انہین اور ہلاک کرنے کو قوم لوط علیہ السلام کے آئے تھے اِذْ دَخَلُوْا عَلَيْهِ فَقَالُوْا سَلٰمًا
جسوقت داخل ہوئے اوپر اُسکے کہا سلام کرتے ہین ہم اوپر تیرے سلام کرنا کر قَالَ اِنَّا مِنْكُمْ وَجِلُوْنَ کہا ابراہیم
علیہ السلام نے تحقیق ہم تم سے ڈرتے ہین سمجھہ لیجے کہ وجہ دہشت کی یہہ تھی کہ بے اذن اور بیوقت آئے تھے یا کھانا
انکا نہین کھایا تھا پس فرشتون نے قَالُوْا لَا تَوْجَلْ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمٍ عَلِيْمٍ کہا مت ڈر تحقیق ہم خوشخبری دیتے ہین
تجھکو ساتھہ لڑکے علم والے کے یعنی اسحق کے کہ جب بلوغ کو پہنچیگا علم نبوت اسکو حاصل ہوگا قَالَ اَبَشَّرْتُمُوْنِيْ عَلٰٓى
اَنْ مَّسَّنِيَ الْكِبَرُ فَبِمَ تُبَشِّرُوْنَ کہا ابراہیم ع م نے کیا بشارت دیتے ہو تم مجھکو اوپر اسکے کہ لگا ہی مجھکو بڑھاپا یعنی نہ

برھاپے مین بیٹا ہوگا پھر جوان ہوجاوے گا پس ساتھ کس چیز کے خوشخبری دیتے ہو تبشرون کو نافع بکسر نون ساتھ تخفیف
اُسکے پڑھتا ہی اور باقی ساتھ فتح اور تخفیف کے قالوا بشرناک بالحق فلا تکن من القانطین کہا فرشتون نے خوشخبری
دیتے ہین ہم تجھکو ساتھ راستی اور درستی کے بیشک و شبہ پس مت ہو تو ناامیدوان سے کہ جو قادر ہین ماں باپ کے پیدا کرنے پر
اُسکو بڑھاپے مین اولاد دینا کیا مشکل ہی قال ومن یقنط من رحمة ربه الا الضالون کہا ابراہیم علیہ السلام نے مین رحمت پروردگار
اپنے سے ناامید نہین اور کون ہی کہ ناامید ہو رحمت رب اپنے کی سے مگر گمراہ بیت جنہونے اُسکی وسعت رحمت
کو پہچانا نہین یعنی اُسنے راہ معرفت کو پایا نہین ۔ یقنط کو ابوعمرو اور کسائی بکسر نون پڑھتا ہی اور ایسے یقنطون کو
اور سورہ روم مین اور لا تقنطوا کو سورہ زمر مین اور باقی سب ساتھ فتح کے تینون جگہہ جب ابراہیم علیہ السلام نے
کئی فرشتون کو دیکھا تامل کیا کہ یہہ سب ایک بشارت کے واسطے نہین آئے کچھ اور بھی مہم ہوگی قال فما خطبکم ایها
المرسلون کہا پس کیا ہی مہم تمہارے اے بھیجے ہوئے اللہ کے قالوا انا ارسلنا الی قوم مجرمین الا آل لوط کہا انہون
نے تحقیق ہم بھیجے گئے ہین طرف قوم گنہگارون کے یعنے کافرون کے کہ قوم لوط علیہ السلام کی ہی اُنکو ہلاک کرین مگر
کنبا لوط کا انا لمنجوهم اجمعین الا امرأته قدرنا انها لمن الغابرین تحقیق ہم نجات دینے والے ہین اُنکو سب کو مگر جورو
اُسکی کو مقرر کر رکھا ہی ہمنے یہہ کہ وہ پیچھے رہنے والون سے ہی شہر مین واسطے عذاب کے لمنجوهم کو حمزہ اور کسائی بسکون
نون اور تخفیف جیم پڑھتے ہین اور ایسے ہی لننجینه کو سورہ عنکبوت مین اور باقی بفتح نون اور تشدید جیم دونو جگہہ پڑھتے
ہین لیکن انا منجوک کو ابن کثیر اور ابوبکر اور حمزہ اور کسائی بسکون نون اور تخفیف جیم اور باقی بفتح نون اور تشدید
جیم اور قدرنا کو ابوبکر بتخفیف دال یہان اور سورہ نمل مین اور باقی بتشدید دونو جگہہ پڑھتے ہین سمجھ لیجئے کہ نسبت
تقدیر کی فرشتون نے اپنی طرف کی واسطے قرب اور اختصاص کے ورنہ فعل الٰہی ہی فلما جاء آل لوط المرسلون
پس جب آئے لوگون لوط کے پاس بھیجے ہوئے فرشتے قال انکم قوم منکرون کہا لوط نے تحقیق تم ہو قوم نا
پہچان قالوا بل جئناک بما کانوا فیه یمترون کہا فرشتون نے ہم ناپہچان نہین بلکہ آئے ہین تیرے پاس ساتھ
اُس چیز کے کہ تھی قوم تیری جہل اور عناد سے بیچ اُسکے شک کرتی یعنے ہم عذاب کرنے کو اُنکے آئے ہین کہ تونے
وعدہ کیا تھا اور وہ شک جانتے تھے واتیناک بالحق وانا لصادقون اور لائے ہین ہم تیرے پاس ساتھ حق کے یعنے
عذاب کے کہ حق ہی اور تحقیق ہم سچے ہین اِس خبر مین فاسر باهلک بقطع من اللیل واتبع ادبارهم پس لیجا اہل
رات مین اہل اپنی کو بیچ ایک ٹکڑے کے رات کے گذرے اور پیروی کر تو پچھاڑے اُنکے کی اور دوڑا تا لیجا ولا
یلتفت منکم احد وامضوا حیث تؤمرون اور نہ پھر کر دیکھے تم مین سے کوئی شخص تو کہ وحشت عذاب کی
نہ دیکھے اور چلے جاؤ جہان حکم کئے جاتے ہو یعنے شام کو یا مصر کو وہان اُسکے لوگ ہلاک ہونگے وقضینا الیه ذلک
الامر ان دابر هؤلاء مقطوع مصبحین اور مقرر کر دیا ہمنے طرف اُسکے یعنے حکم کیا یا وحی بھیجی اِس بات کی کہ تحقیق



خبر اس گروہ کی کاٹی جاوے گی صبح ہوتے یعنے درانحال کہ صبح کرینگے سب مرے ہوئے کوئی باقی نرہیگا حدیث مین ہے
کہ جوروئے لوط کے مہمانون کو جو خوبصورت دیکھا قوم کو خبر کردی وَجَاءَ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ يَسْتَبْشِرُوْنَ اور آئے شہر سدوم
والے خوشیان کرتے ہوئے اور انسمین ایکدوسرے کو مژدہ دیتے ہوئے بدفعلی کا خوبصورت لڑکون سے قَالَ اِنَّ هٰٓؤُلَاۗءِ ضَيْفِيْ
فَلَا تَفْضَحُوْنِ کہا لوط نے تحقیق یہہ ہین مہمان میرے پس مت فضیحت کرو مجھکو مہمانون کو حقیر کرکے وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَلَا
تُخْزُوْنِ اور ڈرو اللہ سے بدفعلی مین اور مت رسوا کرو مجھکو مہمانون کے سامنے قَالُوْٓا اَوَلَمْ نَنْهَكَ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ
کہا انہون نے کیا نہین منع کیا ہمنے تجھکو حمایت سے عالم کے لوگون کے یعنے غریبون کے کیونکہ بدفعلی انکی مخصوص غریبون کے
ساتھہ تھی قَالَ هٰٓؤُلَاۗءِ بَنٰتِيْٓ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ کہا لوط نے یہہ ہین بیٹیان میری یعنے لڑکیان امت میری کہ ہر نبی اپنی امت کا
بمنزلہ باپ کے ہے اگر ہو تم کرنیوالے میرے کہے کو تو انسے نکاح کرو لَعَمْرُكَ اِنَّهُمْ لَفِيْ سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُوْنَ قسم ہے زندگی
تیرے کی ای محمد صلے اللہ علیہ وسلم تحقیق قوم لوط کی بیچ مستی گمراہی اپنی کے سرگردان تھی یا مستی غفلت اپنی مین
گمراہ تھے ابن عباس سے بتیان مین منقول ہے کہ اللہ تعالی نے بزرگتر جناب پیغمبر ہمارے سے کسیکو پیدا نہین کیا اور کسیکے
حیات کی قسم نہین کھائی سوا حیات آپکے کے نظم نہ ایسا ہوا ہے نہ ہوگا کوئی کرے انکی تعریف پھر کیا کوئی قسم انکے
عمر کی کھائی ہے جو آیتہ لعمرک یہہ بھیجوائی ہے ۔ تاویلات ماتریدی مین ہے کہ حق تعالے اپنے مخلوق مین سے جسکی چاہے
قسم کھائے اور مخلوق کو کسیکی قسم سوا اللہ کے نہ کھانا چاہئے لکھا ہے کہ لوط مع اہل اپنے کو شہر سے نکال لے گئے اور جبرائیل نے
صبح دم آواز کی فَاَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ مُشْرِقِيْنَ پس پکڑا اس قوم کو آواز تند نے سورج نکلتے ہوئے اور اٹھالیا جبرئیل نے
لئے شہرون کو اور نزدیک آسمان کے لیجاکر الٹ دئے فَجَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ حِجَارَةً مِّنْ سِجِّيْلٍ پس کیا ہمنے
اوپر انکا نیچے اسکے یعنے زیروزبر کردیا ان شہرون کو اور برسایا ہمنے اوپر انکے جو اس قوم مین سے اور شہرون
مین گئے تھے پتھرون کو کنکر سے یا پتھرون کو جو سجل تھے یعنے نام ہر ایک کا لکھا تھا جسکی ہلاکت جس پتھر سے
ہوئی اسکا نام اس پتھر پر لکھا تھا سمجھ لیجئے کہ سجیل مٹی کے بنے ہوئے پتھر کو کہتے ہین یا اسم آسمان دنیا کا ہے
یا نام دوزخکا ہے اصل مین سجین تھا نون کو لام سے قرب مخرج کے سبب بدل دیا اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ
لِّلْمُتَوَسِّمِيْنَ تحقیق بیچ ہلاک کرنے قوم لوط کے البتہ نشانیان ہین واسطے چہرہ پہچاننے والون کے کہ فراست سے
صورت دیکھکر حقیقت دریافت کرلیتے ہین وہ کون ہین مسلمان ہین کہ حدیث مین ہے اتقوا فراسۃ المؤمن
فانہ ینظر بنور اللہ لکھا ہے کہ مقبول ربانی خواجہ عبد الخالق غجدوانی قدس سرہ ایکدن معرفت مین کلام کرتے تھے
ایک جوان آیا صورت زاہدانہ بنائے خرقہ پہنے مصلی کاندھے پر ڈالے ایک کونے مین آکر بیٹھ گیا بعد ساعت کے
اٹھا اور کہا کہ حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اتقوا فراسۃ المؤمن اے سر اس حدیث کا کیا ہے
خواجہ نے فرمایا کہ سر اسکا یہی ہے کہ تو زنار اپنا توڑ اور ایمان لا کہا نعوذ باللہ کہ مین زنار رکھون خواجہ نے خادم کو اشارہ کیا

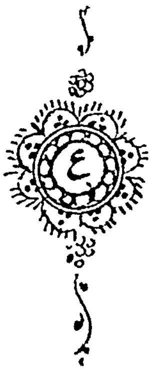
خادم نے خرقہ کھینچا زنار ظاہر ہوگیا وہ جوان اسیوقت زنار توڑ ایمان لایا پھر خواجہ نے کہا ای یارو آؤ تو کہ موافقت
اس نوعہد کے ہین کہ زنار ظاہری توڑا ہی زنار باطنی اپنی قطع کرین خروش مجلس سے اٹھا سب قدم پر خواجہ کے گرے
اور تجدید بیعت کی نظم ظاہری زنار تار سوت توڑ نہ اور باطن مین توکل ناسوت چھوڑ نہ یعنے زنار خودی سے باہر آ
کفر راہ حق ہی اطلاق انا عام کی توبہ ہی منہیات سے خاص کی توبہ ہی اپنی ذات سے رافت اسلام حقیقی ہی ہی
کرنا اثبات خدا نفی خودی وَاِنَّهَا لَبِسَبِيْلٍ مُّقِيْمٍ اور تحقیق وہ شہر جو لقمہ جسمین قوم لوط کی تھی البتہ بیچ راہ چلتے
کے ہی کہ قافلے والے ادھر سے آتے جاتے ہین اور آثار انکے دیکھتے ہین اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ تحقیق بیچ
اسکے کہ مذکور ہوا البتہ نشانیان ہین قدرت حق کے واسطے ایمان والون کے وَاِنْ كَانَ اَصْحٰبُ الْاَيْكَةِ لَظٰلِمِيْنَ
اور تحقیق تھے رہنے والے ایکہ کے یعنے قوم شعیب کے البتہ ظالم ایکہ کہتے ہوئے درختون کو کہتے ہین انکے شہر مین درخت
اور سبزی بہت تھا اسواسطے کہتے ہین اور وہ شہر درمیان طلہ اور شام کے تھا شعیب اہل مدین اور اہل ایکہ پر مبعوث تھے مدین
والون نے انکو ناحق سے ہلاک ہوئے سورہ ہود مین قصہ انکا گذرا اور اہل ایکہ نے بھی نافرمانی کی فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ
پس بدلا لیا ہمنے انسے ساتھ عذاب یوم الظلہ کے کہ سورہ شعرا مین آویگا وَاِنَّهُمَا لَبِاِمَامٍ مُّبِيْنٍ اور تحقیق وہ دونون



ایکہ اور مدین یا سدوم اور ایکہ اوپر رستے ظاہر کے ہین کہ لوگ ادھر سے گذرتے ہین اور دیکھتے ہین وَلَقَدْ كَذَّبَ اَصْحٰبُ
الْحِجْرِ الْمُرْسَلِيْنَ اور تحقیق جھٹلایا رہنے والون حجر کے کہ قوم ثمود کی تھی پیغمبرون کو یعنے صالح عم کو اور تکذیب
ایک پیغمبر کی تکذیب سب پیغمبرون کی ہی وَاٰتَيْنٰهُمْ اٰيٰتِنَا اور دین ہمنے قوم ثمود کو آیتین اپنی سمجھیے کہ صالح
علیہ السلام پر کتاب اترنا معلوم نہین اسواسطے اکثر مفسرین نے آیات کو بمعنے معجزات کہا ہی اور ناقہ کا پتھر سے نکلنا
عجب معجزہ ہی انکا مشتمل امور نادرہ مانند بزرگی خلقت کے کہ کوئی شتر اس عظمت کا نتھا اور جننا اسکے بچہ کا نکلتے ہی پتھر سے
واقع ہوا اور دودھ دینے اسکے کے کہ تمام قوم ثمود کو کفایت کرتا تھا اور پانی پینے اسکے کے کہ روز نوبت اپنی مین تمام آب
یکبار چڑھا جاتی تھی غرض یہہ سب نشانیان قوم ثمود کو دکھائین ہمنے فَكَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ پس تھے ان نشانیون سے منہ پھیر
والے وَكَانُوْا يَنْحِتُوْنَ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتًا اٰمِنِيْنَ اور تھے تراشتے پہاڑون سے گھر در انحال کہ امن چاہنے والے تھے اُنمین عذاب یا امین
تھے رہنے انکے سے اور کوہ کے گرنے سے انمین چوریون کی فَاَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ مُصْبِحِيْنَ پس پکڑا انکو عذاب آواز سخت کی در انحال
کہ صبح کرنے والے تھے یعنے صبح ہوتے اتوار کے دن آواز سخت جبرئیل سے ہلاک ہوگئے چنانچہ سورہ ہود مین قصہ گذرا فَمَآ اَغْنٰى
عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ پس نہ دفع کیا انسے عذاب اس چیز نے کہ تھے کماتے مال اور زور سے اور تھے بنانے مکان اور گھر پہاڑ
وَمَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ پس نہین پیدا کیا ہمنے آسمانون کو اور زمین کو اور اس چیز کو کہ درمیان
انکے ہی ملائک اور جن اور انس وغیرہ سے مگر ساتھ حکمت کے یا بسبب ظہور حق کے یا واسطے بیان حق کے وَاِنَّ السَّاعَةَ
لَاٰتِيَةٌ فَاصْفَحِ الصَّفْحَ الْجَمِيْلَ اور تحقیق قیامت البتہ آنیوالی ہی اور اللہ بدلا تیرا اچھا ہونیوالون سے لیگا پس

درگذر کر ور گذر نا نیک ہی **بیت** عفو کر حق نفس کو اپنے ہی کریں عفو اور صفح نیک و جمیل بعضے کہتے ہین
کہ حکم اس آیت کا منسوخ ہی ساتھہ آیت سیف کے اِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِيْمُ اور تحقیق پروردگار تیرا وہی
پیدا کرنیوالا انفس اور آفاق کا جاننے والا اہل وفاق اور نفاق کا اسباب نزول مین ہی کہ پیغمبر خدا صلے اللہ
علیہ وسلم نے سات کاروان بنی قریظہ اور بنی نضیر کے دیکھے بھرے ہوئے انواع طیب اور جواہر اور اسباب اور
لباس نفیس سے اور تیسیر مین ہی کہ سات کاروان قریش کے ایکدن مکے مین آئے اناج اور کپڑا بھرے ہوے بتقدیر
بعضے صحابہ نے کہا کہ اگر یہہ مال ہمارے ہاتھہ مین ہوتا براہ خدا خرچ کرتے اور صاحب تیسیر نے کہا ہی کہ حضرت کی خاطر
مبارک مین گذرا کہ مسلمان ہوگئے تنگی گذران کرتے ہین اور مشرک یہہ مال اسباب رکھتے ہین آیت اتری کہ
وَلَقَدْ اٰتَيْنٰكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِيْ اور تحقیق دی ہمنے تجھکو سات آیتین مثانی سے کہ قرآن ہی اور یہہ ہفت
آیت بہتر ہین اُن سات کاروان سے سمجھ لیجئے کہ مراد ان سات آیتون سے سورہ فاتحہ ہی یا ساتون
سورتین اوّل قرآن کی ہین جنہین سبع طوال کہتے ہین یا ساتون حامیم ہین کہ عرائس قرآن ہین اور قرآنکو
مثانی اسواسطے کہا کہ احکام اور قصے مکرر مکرر آتے ہین یا مراد مثانی سے لکھا ہی یعنی الحمد کہ سات آیتین ہین
اور نماز مین مکرر پڑھی جاتی ہین یا دو بار نازل ہوئی یا متضمن ثناء الٰہی ہی وَالْقُرْاٰنَ الْعَظِيْمَ اور یاد دیا ہمنے
تجھکو قرآن عظیم کہ نزدیک ہمارے قدر اسکی بڑی اور ثواب قرأت اسکے کا بہت ہی عطف قرآن کا سبع المثانی
پر کہ فاتحہ ہی یا سبع طوال یا حوامیم ہین قبیل عطف عام کے ہی اوپر خاص کے لَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ اِلٰى مَا مَتَّعْنَا
بِهٖٓ اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ مت لمبی کردو تو آنکھین اپنی طرف اُس چیز کے کہ فائدہ دیا ہمنے ساتھہ اسکے کتنی
قسمون کو کافرون مین سے سمجھ لیجئے کہ نہی رغبت سے ہی نہ نظر سے یعنے اقسام کفرہ کو کہ یہود اور نصاریٰ
اور مجوس اور بت پرست ہین جو دنیا دولت دی ہی اسپر مائل ہو کہ قلیل اور خوار اور ذلیل اور بے اعتبار ہی بہ نسبت
اُن فضائل اور کمالات کے کہ تجھے عنایت فرمائے ہین **بیت** کیا قدر اسکی ہو تیرے ذات کے آگے ذرہ ہی
جہان تیرے کمالات کے آگے وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ اور مت غم کھا اوپر اصحابون اپنے کے مفلسی اور درویشی کا کہ کارساز حقیقی
مین ہون وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ اور نیچا بازو اپنا واسطے ایمان والون کے یعنے تواضع اور نرمی کر انسے کشف
الاسرار مین ہی کہ پست کرنا بازو کا کنایت خوش خلقی سے ہی **بیت** ہی کریم الخلق ذات پاک محبوب کریم
چست ہی بالا پہ اُنکے خلعت خلق عظیم وَقُلْ اِنِّيْٓ اَنَا النَّذِيْرُ الْمُبِيْنُ اور کہہ تحقیق مین ڈرانیوالا ہون ظاہر بدلایل
کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہی کہ اگر تم ایمان نہ لاؤگے عذاب اتاریگے ہم تمپر كَمَآ اَنْزَلْنَا عَلَى الْمُقْتَسِمِيْنَ الَّذِيْنَ جَعَلُوا الْقُرْاٰنَ
عِضِيْنَ جسطرح عذاب اُتارا ہمنے اوپر بانٹ لینے والون کے جنھون نے کیا قرآنکو ٹکڑے ٹکڑے اور طرح طرح کی نسبت کرنے
لگے کہ شعر ہی اور سحر ہی اور کہانت ہی اور مفتری اور اساطیر الاولین عین المعانی مین ہی کہ ایک کہتا تھا سورہ بقر میرے

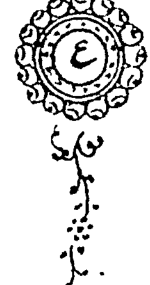
واسطے ہی دوسرا کہتا تھا سورہ نمل میری ہی کوئی عنکبوت کو اپنی طرف مخصوص کرتا تھا اور یہہ سب باتین
ٹھٹھے بازی کی تھیں لکھا ہی کہ جھوٹے کرنیوالے بارہ آدمی تھے کہ ولید بن مغیرہ نے موسم حج مین عقبات مکہ پر بھیج
دئے تھے کہ جو قافلہ آوے اُسکو حضرت کی طرف سے پھیراوین اور کہہ دیتے کہ یہہ شاعر ہی ساحر ہی اور قرآن
کو اوصاف مذکورہ بیان کرین فوربك لنسئلنهم اجمعين عما كانوا يعملون پس قسم ہی پروردگار تیرے
کی البتہ سوال کرینگے ہم اُن سب سے اُس چیز سے کہ تھے عمل کرتے بانٹنے کا یا جھٹلانے کا نقل ہی کہ پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کو جو نبوت آئی تین برس تک لوگو کو دعوت اسلام مخفی فرمائی پھر جبرئیل آئے
اور یہہ آیت لائی فاصدع بما تؤمر واعرض عن المشركين پس آشکارا کر اُس چیز کو کہ حکم کیا جاتا ہی
تو اوامر اور نواہی سے اور منہہ پھیر مشرکون سے لکھا ہی کہ پانچ شخص اشراف قریش مین سے حضرت پر بہت
ہنستے تھے اور درپی ایذا دیتے تھے ایکدن آپ جبرئیل کے ساتھ مسجد حرام مین بیٹھے تھے کہ وہ آئے
اور آپ پر ہنسکر طواف کرنے لگے جبرئیل نے کہا کہ مین شر انکا دفع کرتا ہون آپ سے پھر اشارہ کیا طرف
ساق ولید بن مغیرہ کے اور کف پائے عاص بن وائل کے اور بینی حارث بن قیس کے اور روئے اسود بن یغوث کے
اور چشم اسود بن مطلب کے وہ پانچون زمانہ اندک مین ہلاک ہوگئے ولید تیر تراش کی دوکان کی طرف نکلا
پیکان تیر دامن سے لٹکے اولجھ گیا اُسنے تکبر سے سر جھکا کر دامن سے نہ چھڑایا پنڈلی پر اُسکے زخم آیا اور رگ
شریانی کٹ گئی واصل جہنم ہوا اور عاص کے کف پا مین کانٹا لگا پاؤن سوج کر مرگیا اور حارث کے ناک سے
پیپ لوہو جاری ہوا یہان تک کہ موا اور اسود بن عبد یغوث منہہ اپنا خاک و خاشاک پر مار مار ہلاک ہوا
اور اسود بن مطلب اندھا ہوکر غضب سے سر زمین پر مار مار کر مرا اور یہہ آیت اُتری کہ انا كفيناك المستهزئين
الذين يجعلون مع الله الها آخر تحقیق ہمنے کفایت کیا ہی تجھکو شر ٹھٹھا کرنیوالون کے سے وہ جو مقرر کرتے ہین
اور شریک ٹھہراتے ہین ساتھ اللہ کے معبود اور جھوٹا فسوف يعلمون پس شتاب جانینگے مآل کار اور سزائے
کردار اپنے کو ولقد نعلم انك يضيق صدرك بما يقولون اور تحقیق جانتے ہین ہم یہہ کہ تنگ ہوتا ہی سینہ تیرا
ساتھ اُس چیز کے کہ کہتے ہین کافر اللہ کے شرکت کی بات اور قرآن کے طعن کی اور استہزا کی ساتھ تیرے بیت
سخن ناسزائے کفاران خاطر پاک پر ہی تیرے گران فسبح بحمد ربك وكن من الساجدين پس پاکی بیان کر ساتھ
تعریف پروردگار اپنے کے یعنے کہہ سبحان اللہ وبحمدہ اور ہو سجدہ کرنیوالون سے صاحب کشف الاسرار نے کہا کہ
حق تعالی الی مصطفی فرمایا کہ تنگ دلی تیرے سے آگاہ ہون اور غصے بیگانون کے سے خبر رکھتا ہون تو حضور دل
نماز مین آ کہ دیدار ہمشاہدہ ہی اور ساتھ مشاہدہ دوست کے بار بلا اٹھانا سہل ہی بیت سر دار پہ رکھہ دیجئے دیدار اگر ہو
کیا خوف ہر اسا تھنے وہ یار اگر ہو ایک بزرگ نے کہا کہ بازار بغداد مین دیکھا مین نے کہ ایک شخص کو سو کوڑے لگائے



اور اُسنے آہ نکی پوچھا اُس سے کہ ای جوانمرد اسقدر زخم کھائی تونے اور اف نکیا کہا ماں سُتی معذور رکھ مجھکو کہ محبوب میرا میرے سامھنے تھا اور دیکھتا تھا کہ میرے واسطے اسکو تازیانہ لگتے ہین اسکے نظارے مین درد زخم کا مجھکو کچھ معلوم ہوا بیت شکل گل سینہ میرا خندہ زنی سے پھٹ جائے تیرے کوچہ مین ہو ہاتھ اور جو گردن کٹ جائے وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَأْتِيَكَ الْيَقِيْنُ اور عبادت کر پروردگار اپنے کی یہانتک کہ آوے تجھکو موت مراد یقین سے موت ہے کیونکہ موت ہر مخلوق کی متیقن ہے یعنے جب تک زندہ ہے عبادت اسکی مت چھوڑ اور پرستش اسکے سے مونہہ نموڑ نظم راہ اتا جب تلک ہے دم مین دم حفظ طاعت سے مت نکال قدم دم آیا ہر اکی دم بھر تو یاد اسکی بھلا نہ دم بھر تو ثمر زندگی عبادت ہے بار نخل وجود طاعت ہے سورہ نحل مکی ہے مگر چار آیتین مدنی ہین ان عاقبتم اور والذین ہاجروا اور والذین صبروا اور واصبر اور ایک سو اٹھائیس آیتین ہین ایکہزار آٹھ سو اکتالیس کلمے ہین سات ہزار سات سو حرف ہین فواصل آیتوں کے نمرین اور ربط اسکا ساتھ سورہ حجر کے یہہ ہے کہ اسمین وعید کا فرونکا مذکور تھا اسمین غلبہ وعدہ صحابہ کے حق مین اور تمام ہونیکی مسطور ہے اور اختتام سورہ حجر کا ساتھ ذکر موت کے تھا افتتاح اس سورہ نحل کا ساتھ ذکر قیامت کے ہے اور موت اور قیامت مین نہایت مناسبت



سُورَةُ النَّحْلِ مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مِائَةٌ وَّعِشْرُوْنَ وَثَمَانِ اٰيَةً



اَتٰى اَمْرُ اللّٰهِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْهُ آیا حکم اللہ کا یعنے نزدیک ہے آیا فرمان الٰہی بقیام قیامت یا بعذاب کفار پس مت جلدی کرو اسکو سمجھ لیجئے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کے قائم ہونیکی یا عذاب دنیا مین آنیکی وعید فرماتے تھے معاندون نے کہا جلد دکھا دو ہمین جو کہتے ہو حق تعالی نے یہہ آیت نازل کی کہ شتابی مت کرو انھون نے کہا کہ اور اکہنا اگر واقع ہوگا تو شریک حق کے ہماری مدد کرکے چھٹا وینگے جناب الٰہی سے ارشاد کیا کہ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ پاک ہے اللہ اور برتر اُس چیز سے کہ وہ شریک لاتے ہین نظم نہ اسکا ہوا ہے نہوگا شریک کہ ذات اسکی ہی وحدہ لاشریک عذاب اسکا آتا ہے پر کہین وہ ٹلنے سے دم بھر بھی ٹلتا نہین يُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِكَةَ بِالرُّوْحِ اتارتا ہے فرشتونکو ساتھ وحی کے یا قرآن کے یا روح کو یعنے ساتھ اُس علم کے کہ زندہ کرتا ہے دلکو تبیان مین ہے کہ کوئی فرشتہ نہین اُترتا مگر ساتھ اسکے روح ہوتی ہے نگہبان اسکی جیسے آدمیونکے نگہبان حفظہ ہین اور اتارتا ہے مِنْ اَمْرِهٖ حکم اپنے سے عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖٓ اوپر جسکے چاہتا ہے بندون اپنے سے کہ لیاقت نبوت کی رکھتے مین اور زمین کے ملائکہ سے انبیا کو کہتا ہے اَنْ اَنْذِرُوْٓا اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاتَّقُوْنِ یہہ کہ ڈرو ساتھ عذاب کے اور آگاہ کرو خلق کو یہہ کہ نہین کوئی مستحق عبادت کے مگر مین کہ خالق اور رازق سب کا ہون پس ڈرو مجھ سے اور سوا میرے کسیکو مت پوجو بیت بندگی میری کرو ہین خدا دو سرا مین اور نہین ہے دو سرا خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ پیدا کیا ہے آسمانون کو اور زمین کو ساتھ حکم درستی کے یا حکمت کے یا واسطے بیان حق کے تَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ برتر ہے خدا اس سے

که شریک لاتے ہین خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ فَاِذَا هُوَ خَصِيْمٌ مُّبِيْنٌ پیدا کیا انسان کو نطفے سے که جماد بے حس تھی
اور شکل صورت دیکر فہم عقل عنایت کیا پس ناگہان وه جھگڑنیوالا ہی ظاہر یعنے جھگڑتا ہی اور چاہتا ہی که اپنی
بات دلیل سے ثابت کرے مراد اس سے ابی بن خلف ہی که پیغمبر خدا صلے الله علیه وسلم کے حضور مین ایک سڑی ہوئی
کہنه ہڈی لاکر کہنے لگا که مَنْ يُّحْيِ الْعِظَامَ وَهِيَ رَمِيْمٌ حق تعالی نے یہه آیت نازل کی که وه پہلے جماد محض تھا ہمنے اسکو
حس اور نطق دیا اب ہم سے مجادله کرتا ہی نہین سمجھتا که جو اول بار پیدا کرنے پر قادر ہی اعاده کرنا اسکو کیا
دشوار ہی وَالْاَنْعَامَ خَلَقَهَا اور چارپایون کو پیدا کیا لَكُمْ فِيْهَا دِفْءٌ وَّمَنَافِعُ وَمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ واسطے تمہارے
بیچ اسکے پوشش ہی گرم کرنیوالے یعنے لباس پشمین واسطے دفع سردی اور فائده مین دودھ اور کرائے اور سواری
اور تجارت کے اور انمین سے کہاتے ہو یعنی دودھ گھی مکھن یا گوشت اور چربی اور کہانا سوا چارپایون کے
جیسے پرند دکھا اور شکار بحری اور بری کا گویا غیر معتد به ہی وَلَكُمْ فِيْهَا جَمَالٌ حِيْنَ تُرِيْحُوْنَ وَحِيْنَ تَسْرَحُوْنَ اور واسطے
تمہارے بیچ ان چارپایون کے زیب و زینت ہی گھر کی جسوقت که شام کو چرا کر لاتے ہو اور جب صبح کو چرانے
کو نکال لیتے ہو سمجھ لیجیے که لانے کو مقدم کیا اوپر لیجانے کے حال انکه لیجانا پہلے ہی لانے سے اسواسطے که وقت لانیکے
جمال زیاده تر ہی که آب و گیاه سے سیر ہوکر خوش آتے ہین اور جاتے وقت بھوکے پیاسے جاتے ہین اور غم جدائی
کا بچون کے کہاتے ہین وَتَحْمِلُ اَثْقَالَكُمْ اِلٰى بَلَدٍ لَّمْ تَكُوْنُوْا بٰلِغِيْهِ اِلَّا بِشِقِّ الْاَنْفُسِ اور اٹھا لیجاتے ہین بوجھ تمہارے اسباب
یا بدنون کے طرف کسی شہر کے که نتھے تم پہنچنے والے اسکے وه اسباب لیکر یا پیاده مگر ساتھ آدھی جانون کے یعنے ساتھ
بڑے رنج اور سختی کے مرمرکے وہان پہنچتے یہه مکے والون کو کہا که تجارت کے واسطے مال اسباب لیکر کسی شہر کو شام
اور یمن کے نه پہنچتے تم مگر ساتھ بڑی مشقت کے پس الله تعالی نے نعمت انعام کی تمکو انعام کی اِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ
تحقیق پروردگار تمہارا شفقت کرنیوالا ہی که نعمت دی بے خدمت مہربان ہی که چارپائے پیدا کرکر مشکل کام
تمپر آسان کردئے وَّالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيْرَ لِتَرْكَبُوْهَا وَزِيْنَةً اور پیدا کئے گھوڑے اور خچر اور گدھے تو که تم سوار ہو
پر اور آرایش کرو اپنی ساتھه انکی آرائش کرنا کر وَيَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ اور پیدا کرتا ہی جیسے انہین پیدا کیا اس چیز کو که
نہین جانتے تم حشرات اور ہوام اور طیور اور جانوران آبی سے بعضون نے کہا ہی که مراد بہشت کی نعمتین ہین
یا ملائکه جانفشان اور صفات ہین یا مخلوقات نادیده قاف لباب مین ہی که سکوت اسکی تفسیر سے که الله فرماتا
ہی مالا تعلمون اولی ہی وَعَلَى اللّٰهِ قَصْدُ السَّبِيْلِ اور اوپر الله کے پہنچتی ہی سیدھی راه یا اوپر اسکے ہی بیان راه
راست کا که موصل بحق ہی یا سیدھی اقامت راه مستقیم کی نه بطریق وجوب بلکه مراه فضل اور رحمت یا اسیکو ہی
راه حق یعنے دین اسلام وَمِنْهَا جَآئِرٌ اور بعضے انمین سے کج ہی که مقصود کو نہین پہنچتی یعنے ملل کفر کی یا
اہل ہوا اور بدعتون کی سمجھ لیجیے که راه نیک کی اضافت طرف الله کے کی اور راه بدکی نکرے واسطے تعلیم

ادب کے جیسے خالق خنازیر کہنا ادب سے دور ہی اگرچہ سب اُسکی پیدائش ہین وَلَوْ شَاءَ لَهَدٰىكُمْ أَجْمَعِينَ
اور اگر چاہتا اللہ البتہ ہدایت کرتا تمکو سب کو اور توفیق رفیق کر کر بقصد سبیل کہ دین اسلام ہی پہنچاتا هُوَ الَّذِيٓ
أَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً لَّكُم مِّنْهُ شَرَابٌ وہی ہے جسنے اُتارا آسمان سے پانی یا بادل سے یا آسمان سے
یا بادل پر یا بادل سے زمین پر واسطے تمھارے اُسمین سے پینا ہی وَمِنْهُ شَجَرٌ فِيهِ تُسِيمُونَ اور اُسمین سے
درخت ہین یعنے گھاس کہ بیچ اُسکے چراتے ہو چارپایون اپنے کو يُنۢبِتُ لَكُم بِهِ الزَّرْعَ وَالزَّيْتُونَ وَالنَّخِيلَ وَالْأَعْنَٰبَ
وَمِن كُلِّ الثَّمَرَٰتِ اگاتا ہی واسطے تمھارے ساتھ آب باران کے کھیتی اور زیتون اور کھجورین اور انگور اور بعض
سب میوون سے کہ دنیا مین ممکن ہین کیونکہ سب میوے نہین مگر بہشت مین إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِّقَوْمٍ
يَتَفَكَّرُونَ تحقیق ہی بیچ اُس اگانے گھاس اور دانے کے البتہ نشانی روشن اوپر قدرت اور حکمت
حق کے واسطے اُس قوم کہ فکر کرتے ہین اور سوچتے ہین کہ دانہ زمین مین پڑتا ہی اور پانی مین بھیگنے سے
گل کر نیچے اور اوپر بہت نکلتا ہی تلے جڑین اوپر شاخین پھیلتی ہین پھر پھول اور پھل لاتا ہی ہر پھول
کا رنگ اور بو جدا جدا اور ہر پھل کا لون اور طعم جدا ہوتا ہی اور یہہ اختلاف نہین مگر فعل اُسی فاعل مختار
حضرت آفریدگار کا ہی بیت دیکھہ گوناگون متاع دہر کل اور بار تو را فاکر دید فعل فاعل مختار تو وَسَخَّرَ
لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُومُ مُسَخَّرَٰتٌۢ بِأَمْرِهِ اور مسخر کیا واسطے نفع تمھارے رات کو بہت
آسایش اور دنکو برائے آرایش کہ اسمین آرام کرو اور اسمین بہت کام انجام کرو اور آفتاب کو واسطے
میوون اور کھیتون کے کہ اُسکی تابش سے روز بروز پختہ ہون اور تم کھاؤ اور بیچو اور ماہتاب کو کہ مہینے اور
برس معلوم کرو اور کار و بار دنیا اور دین بجالاؤ اور ستارے بھی مسخر ہین واسطے پہچاننے راہون کے ساتھہ
حکم اللہ کے کہ پروردگار سب کا ہی سمجھہ لیجیے کہ یہہ ترجمہ موافق قرأت حفص کے ہی کہ چار لفظون کو منصوب
ساتھہ مفعولیت کے پڑہا ہی اور قمر پر وقف کیا ہی اور النجوم کو مرفوع پڑہا ہی مبتدا ٹھہرا کر اور مسخرات کو
خبر اور بعضے قاریون نے قمر پر وقف نہین کیا اور سب پانچون الفاظ کو مفعول سخر کا ٹھہرا کر منصوب پڑہا
اور مسخرات کو مصدر یا حال کہا ہی اور بعضون نے دو لفظونکو یعنے لیل اور نہار کو منصوب ساتھہ مفعولیت
مسخر کے پڑہا ہی اور وقف کر کر باقی شمس اور قمر اور نجوم کو مبتدا اور مسخرات کو خبر کہا ہی اور تینون کو مرفوع
پڑہا ہی إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَٰتٍ لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ تحقیق بیچ اُسکے البتہ نشانیان ہین وحدانیت حق کی
واسطے اُس قوم کے کہ سمجھتے ہین وَمَا ذَرَأَ لَكُمْ فِي الْأَرْضِ مُخْتَلِفًا أَلْوَٰنُهُۥٓ اور دوسرے مسخر کیا اُس چیز کو کہ پیدا کیا
واسطے نفع تمھارے بیچ زمین کے مطاعم اور مشارب اور ملابس اور مراکب اور مناکح سے در انحالیکہ مختلف
ہین رنگتین اور شکلین اور قسمین اُنکی إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِّقَوْمٍ يَذَّكَّرُونَ تحقیق بیچ اُسکے البتہ نشانی

ہی اور وحدانیت صانع حکیم کے واسطے اس قوم کے کہ نصیحت پکڑتے ہین وَهُوَ الَّذِي سَخَّرَ الْبَحْرَ لِتَأْكُلُوا
مِنْهُ لَحْمًا طَرِيًّا وَتَسْتَخْرِجُوا مِنْهُ حِلْيَةً تَلْبَسُونَهَا اور اللہ وہ ہی جسنے مسخر کیا دریا کو تو کہ کھاؤ اسمین سے
گوشت تازہ شکار مار کر اور نکالو اسمین سے گہنا یعنے وہ چیز کہ جسکے گہنا بنتا ہی جیسے موتی اور مونگا کہ پہنتے ہو
اسکو سمجھ لیجئے کہ زیور واسطے نساء کے ہی اور جو زینت نساء کی واسطے رجال کے ہی اسواسطے زیور پہننے کی
نسبت طرف انکے کی وَتَرَى الْفُلْكَ مَوَاخِرَ فِيهِ وَلِتَبْتَغُوا مِنْ فَضْلِهِ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ اور دیکھتا ہی تو کشتیونکو پانی پھاڑ
والین بیچ دریا کے اور مسخر کیا دریا واسطے تمہارے اسواسطے تو کہ کشتیون مین سوار ہو کر سود اسکے سے کسب
کنائش رزق کا ہی اور تو کہ تم شکر کرو اللہ کا اوپر نعمت تسخیر دریا کے اور ترتیب کشتی کے کیونکہ بڑی نعمت ہی
کہ جہاں لگ کسب منافع کیا کشف الاسرار مین ہی کہ حق تعالی نے ظاہر مین بیچ زمین کے دریا پیدا کئے جیسے
قلزم اور عمان اور محیط اور سوا انکے اور واسطے عبور کرنیکے اوپر انکے کشتیان مقرر فرمائین اور باطن مین بیچ
نفس آدمی کے دریا بنائے جیسے دریائے شغل اور غم اور حرص اور غفلت اور تفرقہ اور واسطے عبور کے انپر کشتیان
تعین کین جو کوئی کشتی توکل مین بیٹھا دریائے شغل سے ساحل فراغت کو پہنچا اور جو کوئی کشتی رضا مین سوار ہوا
بحر غم سے ساحل فرح پر جا لگا اور جو کوئی کشتی قناعت مین در آیا لجہ حرص سے ساحل زہد پر جا اترا اور جو کوئی
کشتی ذکر مین چڑھا عمان غفلت سے ساحل آگاہی جا ٹھہرا اور جو کوئی کشتی توحید مین متمکن ہوا قلزم تفرقہ سے
ساحل جمعیت پر اتر آیا نظم تفرقہ کثرت ہی اور وحدت ہی جمع محفل دلمین توحید کر روشن یہہ شمع لاسے پہلے
دو جہان کو نیست کر بزم الا اللہ مین تا ہو گذر کر کے ترک اپنی خودی کو را اقا باخدا ہو باخدا ہو باخدا وَأَلْقَى
فِي الْأَرْضِ رَوَاسِيَ أَنْ تَمِيدَ بِكُمْ اور پیدا کئے اور ڈالے بیچ زمین کے پہاڑ بڑے تا نہ ہل جاوے ساتھ تمہارے حدیث مین
ہی کہ جب اللہ تعالی نے زمین پیدا کی پانی پر جنبش مین تھی فرشتون نے کہا کہ یہہ قرارگاہ کسیکی نہ ہو سکیگی حق
سبحانہ نے پہاڑ پیدا کئے تا قرار پکڑے تیسیر مین ہی کہ صاعد بانئل فرشتے کو پیدا کرکے کہا کہ پانون زمین پر رکھ
اسکی گرانی پانے سے قرار پکڑ گئی پھر پہاڑون کو میخ زمین کا کیا وَأَنْهَارًا وَسُبُلًا لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ اور پیدا کین بیچ زمین کے
نہرین مثل سیحون اور جیحون اور دجلہ اور فرات کے اور رستے ایک مکان سے دوسرے مکان کو تو کہ تم راہ پاؤ طرف
منازل اور مقاصد اپنے کے وَعَلَامَاتٍ اور پیدا کین نشانیان رستونکی واسطے چلنے والون کے ٹیلون اور
پہاڑون سے وَبِالنَّجْمِ هُمْ يَهْتَدُونَ اور ساتھ ستارون کے جیسے ثریا اور بنات النعش اور فرقدین مین یعنے وہ
قریش خشکی اور تری مین راہ پاتے ہین اگرچہ سب مسافر تارون سے رستہ معلوم کرتے ہین لیکن یہہ مشہور تھے
گرمی سردی کے سفر کرنے مین بہ نسبت اور ونکے ستارہ شناسی مین زیادہ بھی تھے أَفَمَنْ يَخْلُقُ كَمَنْ لَا
يَخْلُقُ آیا پس جو شخص کہ پیدا کرتا ہی ان سب مخلوق کو کہ مذکور ہوے مانند اسکے ہی کہ نہین پیدا کرتا یہہ کلوار تا

ہوا ہے جو عزیر اور عیسیٰ اور ملائکہ اور اصنام کو پوجتے ہیں خالق ساتھ مخلوق کے کچھ مشابہت نہیں رکھتا پھر
عاجز کو ساتھ قادر کے شریک کرنا نہایت جہل اور بکمال عناد ہے اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ کیا پس نہیں نصیحت پکڑتے تو کہ
باز رہیں فساد اعتقاد اپنے سے وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا اور اگر گنو تم نعمتیں اللہ کی کہ تمھیں دی ہیں
نہ پورا گن سکو انکو بیت گنوں تو کیونکہ گنوں ہیں حصار سے باہر کہ نعمتیں ہیں خدا کی شمار سے باہر نہ اور جو گننے سے
نعمتوں کے عاجز ہو پس کس طرح شکر انکا بجا لاؤگے بیت جو احصائے نعمت سے عاجز ہو تم تو شکر اسکا کیونکر بجا
لاؤگے اِنَّ اللّٰهَ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ تحقیق اللہ البتہ بخشنے والا ہے اگر ادائے شکر میں تقصیر واقع ہو مہربان ہے کہ تقصیر
شکر سے نعمت بند نہیں کرتا وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُسِرُّوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ اور اللہ جانتا ہے جو کچھ چھپاتے ہو تم عقائد سے
اور جو کچھ ظاہر کرتے ہو تم اعمال سے وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَخْلُقُوْنَ شَيْئًا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ اور وہ الہ باطلہ
جنکو پکارتے اور عبادت کرتے ہیں کفار مکے کے سوا خدا کے نہیں پیدا کرتے کسی چیز کو یعنے نہیں پیدا کر سکتے
اور کیونکر پیدا کریں اور حال یہہ ہے کہ وہ پیدا کئے جاتے ہیں اور جو کوئی مخلوق ہے محتاج ہے وجود میں دوسرے کا
اور محتاج ممکن ہے اور خالق واجب الوجود پس لائق شرکت حق کے نہیں اَمْوَاتٌ غَيْرُ اَحْيَآءٍ وہ باوجود
مخلوقیت کے مردے ہیں نہیں زندے پتھر ہیں نہ سنتے ہیں نہ دیکھتے ہیں وَمَا يَشْعُرُوْنَ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ اور نہیں جانتے
کہ کب اٹھائے جاوینگے وہ یا پوجنے والے انکے پس جب وقت بعث اپنے کا اور غیر کا نہیں جانتے تو جزا کیونکر
دے سکینگے اپنے پجاریوں کو اور معبود کو چاہیئے کہ اپنے بندوں کا حشر جانے اور جزا دینے کی طاقت رکھے لکھا ہے
کہ دن قیامت کے بتوں میں جان ڈالکر اٹھاوینگے تو کہ وہ اپنے پجاریوں سے کہیں اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ معبود تمھارا
معبود ایک اور یگانہ ہے فَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ قُلُوْبُهُمْ مُّنْكِرَةٌ وَّهُمْ مُّسْتَكْبِرُوْنَ پس جو لوگ کہ نہیں ایمان لاتے ساتھ آخرت کے
یعنے تصدیق بعث کی نہیں کرتے دل انکے منکر ہیں اور وہ سرکشی تکبر کرنیوالے ہیں قبول ایمان سے یا متابعت
پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم سے لَا جَرَمَ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ یہہ کہ اللہ جانتا ہے جو کچھ کہ چھپاتے
ہیں کینہ پیغمبر سے اور جو کچھ ظاہر کرتے ہیں دشمنی اور لڑائی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سے اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ
الْمُسْتَكْبِرِيْنَ تحقیق وہ نہیں دوست رکھتا تکبر کرنیوالوں کو کہ توحید خدا اور تصدیق پیغمبر سے سرکش ہیں
وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ مَّاذَآ اَنْزَلَ رَبُّكُمْ اور جب کہا جاتا ہے واسطے متکبروں کے کیا چیز اتاری ہے پروردگار نے
تمھارے نے محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر قَالُوْٓا اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ کہتے ہیں کہانیاں ہیں پہلوں کی اور اس بات سے لوگوں کو
گمراہ کرتے ہیں سو حق تعالیٰ نے فرمایا کہ یہہ عمل انکا اسواسطے ہے لِيَحْمِلُوْٓا اَوْزَارَهُمْ كَامِلَةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمِنْ اَوْزَارِ
الَّذِيْنَ يُضِلُّوْنَهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ تو کہ اٹھاویں بوجھ اپنے گناہوں کے پورے دن قیامت کے اور بعضے گناہوں ان
لوگوں کے سے کہ گمراہ کرتے ہیں انکو بغیر علم کے یعنے عذاب اپنے کفر کا پورا اٹھاویں اور عذاب اس قوم کا کہ جہل





اور نادانی سے جنکو گمراہ کیا ہے موافق اضلال کے الا ساء ما یزرون خبردار ہو برا ہے جو بوجھ کہ وہ اٹھاتے
ہین قد مکر الذین من قبلھم فاتی اللہ بنیانھم من القواعد فخر علیھم السقف من فوقھم تحقیق مکر کیا ان لوگون نے کہ پہلے
مکے والون سے تھے ساتھ قصد اور تکذیب انبیا کے پس آیا فرمان اللہ کا خرابی عمارت انکے کو جڑونکے پاس سے
طرف سے پس گر پڑے چھت اوپر انکے سے یعنے پہلے چھت گرے پھر دیوارین بعضے کہتے ہین کہ مراد
اس سے لاٹ نمرود مردود کی ہے کہ بابل مین پانچ ہزار گز کی لنبی دو فرسخ کی چوڑی آسمان پر چڑھنے
کو بنائی تھی جب تیار ہوئی باد کو حکم ہوا اسنے بیخ و بنیاد سے اکھیڑ دیا سر اسکا دریا مین جا رہا اور گھرون
پر نمرودیونکے گر پڑی اور ایک آواز مہیب ہوئی زبانین برہم ہو گئین سخن مختلف بولنے لگے لکھا ہے کہ ہر قوم
جدی زبان مین بات کرتے تھے کہ دوسرے قوم والے نہین سمجھتے تھے پہلے زمان نمرود مین سب کی زبان
سریانی تھی پھر بہتر زبانین مختلف عالم مین رواج پا گئین پس حق تعالی خبر دیتا ہے کہ مکر کیا تھا نمرود اور اتباع
اسکے نے پہلے اہل مکے سے اور حکم کیا ہمنے خرابی عمارت انکے کا واتاھم العذاب من حیث لا یشعرون اور آیا
انکے پاس عذاب اس جگہہ سے کہ نہین جانتے تھے یا ایسے مقام سے کہ توقع نہین رکھتے تھے مراد اس
عذاب سے مسلط ہونا مچھرونکا ہے لشکر نمرود پر لکھا ہے کہ ایک مچھر لنگڑا سوراخ بینی سے دماغ نمرود مین
جا کر چار برس رہا ہمیشہ مطرقہ سر پر اسکے لگاتے تھے فی الجملہ اس سے آرام اٹھاتا تھا بیت رافت الیاس زبردست
ہے وہ قادر پاک پشہ لنگ سے نمرود کو کرتا ہے ہلاک ثم یوم القیمۃ یخزیھم پھر دن قیامت کے رسوا کریگا
انکو یا عذاب کریگا ساتھ آتش کے جیسا کہ دنیا مین معذب کیا لات گرا کر اور مچھرون کو مسلط کر کر ویقول این
شرکاءی الذین کنتم تشاقون فیھم اور فرماویگا اللہ تعالی اس دن کہان ہین شریک میرے جو کہ تھے تم جھگڑتے
پیغمبر اور مومنون سے بیچ شان انکی کے قال الذین اوتوا العلم ان الخزی الیوم والسوء علی الکفرین کہینگے وہ لوگ
کہ دیئے گئے تھے علم یعنے پیغمبر اور فرشتے یا دانا کہ خلق کو طرف توحید کے بلاتے تھے تحقیق رسوائی آجکے دن
اور برائی اوپر کافرون کے ہے الذین تتوفھم الملئکۃ ظالمی انفسھم وہ کافر جو قبض کرتے تھے روحون انکی کو فرشتے
اس حالت مین کہ وہ ظلم کرتے تھے جانون اپنی کو ساتھ کفر کے اور جب موت کا معاینہ کیا فالقوا السلم
پس ڈالی انہون نے صلح اور اقرار کیا ربوبیت اور وحدانیت حق پر یا گردن رکھی اور کہا ما کنا نعمل من سوء
اور نہین کرتے تھے ہم کچھ برائی کفر اور ظلم سے یعنے شرکت اور معصیت کے منکر ہونگے پس حق تعالی فرماویگا بلے یون
نہین ہے یعنے کافر تھے اور معصیت کرتے تھے ان اللہ علیم بما کنتم تعملون تحقیق اللہ جانتا ہے ساتھ اس
چیز کے کہ ہو تم کرتے اور اسکا بدلا دیگا اور بدلا یہی ہے کہ کہیگا فادخلوا ابواب جہنم خلدین فیھا پس داخل ہو دروازون
دوزخ کے بیچ اس حال کہ ہمیشہ رہنے والے ہو بیچ اسکے فلبئس مثوی المتکبرین پس البتہ بری ہے جگہہ

انکار کرنیوالون کے دوزخ لکھا ہے کہ اخیار عرب نے موسم حج مین کچھ لوگ مکے کو بھیجے تو کہ خبر حضرت کی تحقیق
کر کر لاوین اُنھون اگر کفار سے پوچھا کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر کیا چیز اُتری ہے کفار نے کہا کہ قصے ہین پہلونکے
وَقِيلَ لِلَّذِينَ اتَّقَوْا مَاذَا أَنْزَلَ رَبُّكُمْ اور کہا گیا واسطے اُن لوگون کے کہ بچتے ہین شرک سے یعنے مومنون سے
پوچھا گیا کیا چیز اُتاری ہے پروردگار تیرے نے قَالُوا خَيْرًا کہا اُنھون نے کہ نیکی یعنے قرآن کہ جامع نیکیونکا
اور خوبیون کا ہے دنیا اور دین کی لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا فِي هَذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ واسطے اُن لوگون کے کہ نیکی کرتے
ہین قول فعل مین یا پڑھتے ہین لا اله الا الله محمد رسول الله بیچ اس سرے دنیا کے بدلا بھلائی ہے کہ قتل اور
لوٹنے سے بچتے ہین عزت اور حرمت پاتے ہین فتحیاب ہوتے ہین وَلَدَارُ الْآخِرَةِ خَيْرٌ اور البتہ ثواب
انکو سرائے آخرت مین بہتر ہے اس سے وَلَنِعْمَ دَارُ الْمُتَّقِينَ اور البتہ اچھا ہے گھر پرہیزگارونکا بہشت
لکھا ہے کہ نیک سرای ہے وہ دنیا کہ جسمین تیاری آخرت کی کرین نظم سن کلم نادرہ و فاخرہ دنیا ہی
پس مزرعۃ الاخرۃ آج تو کھیت لینے کو جوت اور بو تاکہ نہ فردا تجھے ارمان ہوا بویا ہووےگا تو کاٹے گا کیا عبث
تخم نکھے یا تھ آیگا جَنّٰتُ عَدْنٍ يَدْخُلُونَهَا تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ لَهُمْ فِيهَا مَا يَشَاءُونَ گھر پرہیزگارونکا بہشتین ہمیشگی ہین یا
کہ قیامت کو داخل ہونگے اُنمین چلتی ہین نیچے منازل اُنکے کے نہرین واسطے اُنکے ہے بیچ بہشتون کے
جو چاہین اگر کوئی سوال کرے کہ شاید بہشتی درجے انبیا کے اور منازل اولیا کے اور مراتب شہدا چاہین
تو جواب اسکا یہہ ہے کہ بہشت مین غبطہ اور حسد نہین کہ موجب اس تمنا کا ہو بلکہ ہر ایک بہشتی جس
مقام مین کہ ہے راضی ہے كَذَلِكَ يَجْزِي اللَّهُ الْمُتَّقِينَ الَّذِينَ تَتَوَفَّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ طَيِّبِينَ يَقُولُونَ سَلَامٌ عَلَيْكُمُ
ادْخُلُوا الْجَنَّةَ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ اسیطرح جزا دیتا ہے اللہ پرہیزگارونکو جو لوگ کہ قبض کرتے ہین
روحون اُنکی کو فرشتے اس حالت مین کہ پاکیزہ ہین شرک اور عصیان سے یا خوشوقت ہین ساتھ اُسکے
کہ خوشخبری دیتے ہین فرشتے اور بتعظیم کہتے ہین سلامتی ہے اوپر تمھارے یا سلام خدا کا ہو تمپر یا فرشتے
سلام کرتے ہین اور بعد سلام کے کہتے ہین کل کہ مبعوث ہو داخل ہو بہشت مین بسبب اُسکے کہ تھے تم کرتے
نیکیان اور بھلائیان هَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا أَنْ تَأْتِيَهُمُ الْمَلَائِكَةُ أَوْ يَأْتِيَ أَمْرُ رَبِّكَ نہین انتظار کرتے کافر مگر یہہ کہ آوین
اُنکے پاس فرشتے روح قبض کرنیوالے یا آوے حکم پروردگار تیرے کا ساتھ عذاب ہلاکت اُنکے کے كَذَلِكَ
فَعَلَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ جیسے یہہ شرک اور تکذیب کرتے ہین اسیطرح کیا تھا اُن لوگون نے کہ پہلے اُنکے تھے
اور اُنکو پہنچا جو کچھ کہ پہنچا وَمَا ظَلَمَهُمُ اللَّهُ وَلَكِنْ كَانُوا أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ اور نہین ظلم کیا اُنکو اللہ نے ساتھ
ہلاک ہونے اُنکے کے ولیکن تھے وہ ساتھ کفر اور معصیت کے جانون اپنی پر ظلم کرتے فَأَصَابَهُمْ سَيِّئَاتُ مَا عَمِلُوا
وَحَاقَ بِهِمْ مَا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ پس پہنچی اُنکو بحکم عدل سزا اُن برائیونکی کہ کیتی تھین اُنھون نے اور گھیر لیا اُنکو اُس چیز نے

کرتے تھے ساتھ اسکے ٹھٹھا کرتے یعنے عذاب موعود سے وَقَالَ الَّذِينَ اَشْرَكُوا لَوْ شَاءَ اللّٰهُ مَا عَبَدْنَا مِنْ
دُونِهٖ مِنْ شَيْءٍ نَحْنُ وَلَا اٰبَاؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا مِنْ دُونِهٖ مِنْ شَيْءٍ ط اور کہا ان لوگوں نے جو شریک لاتے ہیں
اگر چاہتا اللہ نہ عبادت کرتے ہم سوائے اسکے کسی چیز کی ہم اور نہ باپ ہمارے اور نہ حرام کرتے ہم بن حکم اسکے
کسی چیز کو بحیرہ اور سائبہ وغیرہ ہماری سمجھ لیجئے کہ یہ بات کفار ٹھٹھے سے کہتے تھے نہ صفائے باطن اور
خلوص عقیدت سے حسین بن فضل نے کہا کہ اگر کفار تعظیم اور اجلال معرفت حق سے یہ کلام کرتے حق تعالے
عیب انکا نہ فرماتا كَذٰلِكَ فَعَلَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ جیسے کفار مکہ کرتے ہیں اسیطرح کیا تھا ان لوگوں نے کہ پہلے انسے
تھے شرک اور تکذیب اور تحریم حلال کی اور تحلیل حرام کی فَهَلْ عَلَى الرُّسُلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِينُ پس نہیں ہے اوپر
پیغمبروں کے مگر پہنچا دینا ظاہر وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ اُمَّةٍ رَسُولًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوتَ اور البتہ تحقیق بھیجا
ہمنے بیچ ہر ایک امت کے ایک پیغمبر جیسے تجھکو اس امت پر بھیجا اور فرمایا ہے ہمنے سب کو کہ قوم اپنی کو
کہیں یہ کہ عبادت کرو اللہ کی اور ایک کنارے رہو اور بچو پرستش اصنام سے سمجھ لیجئے کہ سوا خدا کے جسکو
پوجو وہی طاغوت ہے فَمِنْهُمْ مَنْ هَدَى اللّٰهُ وَمِنْهُمْ مَنْ حَقَّتْ عَلَيْهِ الضَّلٰلَةُ ط پس بعضے انمیں سے وہ تھے کہ
راہ دکھائی انکو اللہ نے اور توفیق ایمان کی دی اور بعضے انمیں سے وہ شخص ہیں کہ ثابت ہوئی اوپر اسکے گمراہی
فَسِيرُوا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِينَ پس سیر کرو اے مشرکو بیچ زمین کے پس دیکھو کیونکر ہوا
آخر کام جھٹلانے والوں کا یعنے دیار عاد اور ثمود پر جاؤ دیکھو عبرت سے تاکہ ظاہر ہو تمپر کہ جو کوئی ایسا کریگا اسیطرح ہلاک
ہوگا جیسے یہ ہوئے اِنْ تَحْرِصْ عَلٰى هُدٰهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي مَنْ يُضِلُّ وَمَا لَهُمْ مِنْ نٰصِرِينَ اگر حرص
کرے تو اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم اوپر ہدایت انکی کے پس تحقیق اللہ نہیں ہدایت کرتا اس شخص کو کہ گمراہ کیا
اور نہیں واسطے گمراہوں کے کوئی مدد دینے والوں سے کہ عذاب دور کرے انسے لکھا ہے کہ ایک مومن واسطے
تقاضے قرض اپنے کے کسی کافر کے گھر گیا تھا آپسمیں گفتگو ہوئی مومن نے کہا قسم اس خدا کی کہ بعد موت کے لقاء اسکے
کا امیدوار ہوں کافر نے کہا تو بعد مرنے کے زندگی کی امید رکھتا ہے اسنے کہا ہاں کافر نے سخت قسم اپنے مذہب کے
موافق کھا کر کہا کہ کوئی بعد موت کے نہیں جینے کا یہ آیت نازل ہوئی کہ وَاَقْسَمُوا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَا يَبْعَثُ اللّٰهُ
مَنْ يَمُوتُ ط اور قسم کھائی انہوں نے ساتھ اللہ کے سخت تر قسموں لینے سے کہ نہ اٹھاویگا اللہ تعالی اس شخص کو
کہ مرجاتا ہے بلٰی ایجاب ہے بعد نفی کے یعنے اٹھاویگا انکو وعدہ کیا ہے اللہ نے وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا وَلٰكِنَّ
اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ن وعدہ کرنا کر کہ اوپر اسکے ہی پورا کرنا اسکا ثابت ولیکن اکثر لوگ نہیں جانتے لِيُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِي
يَخْتَلِفُونَ فِيهِ ط حق تعالی اٹھاویگا تو کہ بیان کرے واسطے انکے اس چیز کو کہ اختلاف کرتے ہیں بیچ اسکے یعنی امور بعث
اور حشر کے سے وَلِيَعْلَمَ الَّذِينَ كَفَرُوا اَنَّهُمْ كَانُوا كٰذِبِينَ اور تو کہ جانیں وہ لوگ کہ کافر ہوئے یہ کہ وہ ہیں جھوٹے انکار قیامت میں

اِنَّمَا قَوۡلُنَا لِشَیۡءٍ اِذَاۤ اَرَدۡنٰهُ اَنۡ نَّقُوۡلَ لَهٗ كُنۡ فَيَكُوۡنُ سوا اسکے نہین کہ کہنا ہمارا واسطے کسی چیز کے جب ارادہ
کرتے ہین ہم پیدا کرنے اسکے کا یہہ ہی کہ کہتے ہین ہم اسکو ہو پس ہو جاتی ہی حاصل یہہ ہی کہ ہمارا پیدا کرنا
مادے اور مدد پر موقوف نہین پس پہلے بے مادہ قدرت پیدا کرنیکی رکھتے اعادۂ اس شی کا با وجود مادہ کے
اسپر کیا مشکل ہو بیت جو کہ پہلے عدم سے لایا ہی مشکل اسکو اعادہ پھر کیا ہی وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا فِي
اللّٰهِ مِنۡۢ بَعۡدِ مَا ظُلِمُوۡا اور جن لوگون نے کہ وطن چھوڑا بیچ ادا کرنے حق حق تعالی کے اور واسطے رضا اسکے کے پیچھے
اس سے کہ ظلم کئے گئے مراد اس سے وہ صحابہ ہین کہ قریش کے ہاتھ سے ستم پا کر حبشہ کو ہجرت کر گئے تھے
حق تعالی نے وعدہ فرمایا کہ لَنُبَوِّئَنَّهُمۡ فِي الدُّنۡيَا حَسَنَةً البتہ جگہہ دینوینگے ہم انکو بیچ دنیا کے اچھی یعنے مدینہ
منورہ اور بعضون نے کہا ہی کہ غنیمت نیک وَلَاَجۡرُ الۡاٰخِرَةِ اَكۡبَرُ اور البتہ ثواب آخرت کا انکو بڑا ہی مال
غنیمت سے کہ دنیا مین ملتا ہی لکھا ہی کہ امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ جب مہاجرونکو کچھہ دیتے
تھے کہتے تھے کہ خدا تمھین اسمین برکت دے یہہ وہ ہی جو وعدہ کیا ہی اللہ نے تمکو دنیا مین اور ذخیرہ
واسطے تمھارے آخرت مین افضل ہی لَوۡ كَانُوۡا يَعۡلَمُوۡنَ اگر ہوتے کفار جانتے کہ عنایت الہی مہاجرون
پر دونون جہان مین ہی البتہ موافقت کرتے ساتھہ انکے ایمان اور ہجرت مین یا اگر مہاجر جانتے زیادہ کرتے
جہد اور صبر الَّذِيۡنَ صَبَرُوۡا وَعَلٰى رَبِّهِمۡ يَتَوَكَّلُوۡنَ مہاجر وہ ہین جنھون نے صبر کیا مفارقت وطن اور ایذاء کفار پر اور
اوپر پروردگار اپنے کے توکل کرتے ہین اور اپنے سب کام اللہ کو سونپ دیتے ہین لکھا ہی کہ قریش کہتے تھے
کہ خدا تعالی بزرگتر ہی اس سے کہ آدمی کو پیغمبری پر بھیجے بلکہ فرشتے کو مبعوث کرے تو کہ خلق کو دعوت
طرف اسکے کرے رد قول انکے مین یہہ آیت اتری کہ وَمَاۤ اَرۡسَلۡنَا مِنۡ قَبۡلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوۡحِيۡۤ اِلَيۡهِمۡ اور نہین بھیجے
پہلے تجھہ سے مگر مرد آدمی کہ فرشتونکی زبانی وحی بھیجتے تھے ہم طرف انکے اور یوحی بصیغہ غائب مجہول
بھی قرات ہی اور حاصل یہہ ہی کہ سنت الہی اسی پر جاری ہی کہ بشر کو رسالت پر بھیجے نہ ملک کو فَاسۡـَٔلُوۡۤا
اَهۡلَ الذِّكۡرِ اِنۡ كُنۡتُمۡ لَا تَعۡلَمُوۡنَ پس سوال کرو اہل کتاب سے یعنے علما انکے سے اگر ہو تم نہین جانتے تو کہ جانو
کہ انبیائے گذشتہ سب بشر تھے مبعوث ہوئے تھے امتون پر بِالۡبَيِّنٰتِ وَالزُّبُرِ ساتھہ معجزون روشن کے
اور کتابون لکھی ہوئی کے وَاَنۡزَلۡنَاۤ اِلَيۡكَ الذِّكۡرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيۡهِمۡ وَلَعَلَّهُمۡ يَتَفَكَّرُوۡنَ اور اتارا ہمنے طرف تیری قرآن کو
کہ سبب یاد حق ہی تو کہ بیان کرے تو واسطے لوگون کے وہ چیز کہ اتاری گئی قرآن مین طرف انکے اوامر اور
نواہی سے اور تو کہ وہ فکر کرین اسمین اور جانین کہ یہہ کلام مخلوق کا نہین اَفَاَمِنَ الَّذِيۡنَ مَكَرُوا السَّيِّاٰتِ کیا
نڈر ہوگئے وہ لوگ کہ مکر کرتے ہین برے واسطے ہلاک انبیا کے یا ایذائے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے
اَنۡ يَّخۡسِفَ اللّٰهُ بِهِمُ الۡاَرۡضَ اَوۡ يَاۡتِيَهُمُ الۡعَذَابُ مِنۡ حَيۡثُ لَا يَشۡعُرُوۡنَ اس سے کہ دھسا دیوے اللہ ساتھہ انکے زمین کو

مثل قارون کے یا آوے انکے پاس عذاب الٰہی اُس جگہہ سے کہ نہین جانتے جیسے قوم لوط علیہ السلام پہ
آیا اَوْ یَاْخُذَهُمْ فِیْ تَقَلُّبِهِمْ یا پکڑلے انکو بیچ چلنے پھرنے انکے کے ایک شہر سے دوسرے شہر کو یا وقت کروٹ
بدلنے کے جامہ خواب مین فَمَا هُمْ بِمُعْجِزِیْنَ پس نہین وُہ عاجز کرنیوالے اللہ کو عذاب اپنے سے اَوْ
یَاْخُذَهُمْ عَلٰی تَخَوُّفٍ یا پکڑلے انکو اوپر ڈرانے کے بہلاک پہلون کی سے یعنے عذاب سے پہلے لوگون کے ڈر مین
اور اُس ڈر مین اُنپر بھی عذاب اُتر آئے فَاِنَّ رَبَّکُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ پس تحقیق پروردگار تمھارا البتہ شفقت
کرنیوالا بندون پر ہے مہربان ہے جلدی عقوبت مین انکے نہین کرتا اَوَلَمْ یَرَوْا اِلٰی مَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ شَیْءٍ
یَّتَفَیَّؤُا ظِلٰلُهٗ عَنِ الْیَمِیْنِ وَالشَّمَآئِلِ سُجَّدًا لِّلّٰهِ وَهُمْ دٰخِرُوْنَ کیا نہین دیکھا کافرون نے طرف اسکے
کہ پیدا کیا ہے اللہ نے ہر جنس سے پھرتے ہین سایہ اُسکے سیدھی طرف سے اور بائین طرف سے سجدہ کرتے ہوے
واسطے اللہ کے اور حال آنکہ وُہ ذلیل ہین اُسکے آگے زاہدی مین ہے کہ اگر کافر مجھکو سجدہ نہین کرتے کیا
زیان ہے کہ سایے اُنکے مجھکو سجدہ ساتھ خشوع اور خضوع کے کرتے ہین وَلِلّٰهِ یَسْجُدُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا
فِی الْاَرْضِ مِنْ دَآبَّةٍ وَّالْمَلٰٓئِکَةُ وَهُمْ لَا یَسْتَکْبِرُوْنَ اور اللہ کے واسطے سجدہ کرتے ہین جو کچھہ بیچ آسمانون کے ہے
علویات سے اور جو کچھہ بیچ زمین کے ہے چلنے والون سے اور فرشتے اور وُہ یعنے فرشتے نہین تکبر کرتے عبادت
اسکی سے تخصیص ملائکہ کی باوجودیکہ علویات مین داخل ہین واسطے تعظیم کے ہے یا واسطے طوع اور رغبت
اُنکی کے سجدے مین اور موئد اسکا وہم لا یستکبرون ہے یَخَافُوْنَ رَبَّهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ وَیَفْعَلُوْنَ مَا یُؤْمَرُوْنَ
ڈرتے ہین فرشتے عذاب پروردگار اپنے سے کہ ناگہان اُتارے اوپر انکے سے اور کرتے ہین ساتھہ طوع اور
رغبت کے جو کچھہ کہ حکم کئے جاتے ہین سمجھہ لیجئے کہ یہان تیسرا سجدہ ہے فتوحات مین ہے کہ یہہ سجود عالم اعلی
اور ادنی ہے کہ مقام ذلت اور خوف مین اللہ کو سجدہ کرتے ہین پس بندے کو چاہیئے کہ اس مقام پر
یہہ دو صفتین پیدا کرکر وُہ ساجدین مین ملے سوا کرکے اپنے آپ کو راقت ذلیل خوف سے کر سجدہ رب جلیل
تبیان مین ہے کہ سجدہ عبادت پیشانی رکھنے سے ہے زمین پر واسطے عبادت کے اور یہہ سجدہ ذوی
العقول کا ہے اور سجود تذلل اور خشوع اور تسخیر غیر ذوی العقول کا ہے وَقَالَ اللّٰهُ لَا تَتَّخِذُوْٓا اِلٰهَیْنِ اثْنَیْنِ
اور کہا اللہ نے مت پکڑو معبود دو اثنین واسطے تاکید کے ہے اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ سوا اسکے نہین کہ وُہ معبود
ہے اکیلا یعنے وحدت لازم الوہیت ہے کیونکہ مرتبہ الوہیت شرکت کو نہین قبول کرتا چنانچہ دلائل سے ثابت
ہوا ہے پس چاہیئے کہ خدا ایک ہو فَاِیَّایَ فَارْهَبُوْنِ پس مجھہ سے ڈرو سمجھہ لیجئے کہ یہان التفات
غیبت سے طرف تکلم کے ہے اور یہہ ابلغ ہے واسطے ڈرانے کے وَلَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اور واسطے اللہ کے
جو کچھہ بیچ آسمانون کے اور زمین کے ہے مخلوق اور مملوک وَلَهُ الدِّیْنُ وَاصِبًا اور واسطے اسکے ہے عبادت

لازم اور واجب یا دین پسندیدہ یا جزائے دائم غیر منقطع یعنے ثواب مطیع کا اور عقاب عاصی کا أَفَغَيْرَ اللَّهِ
تَتَّقُونَ ۔ کیا پس غیر خدا کے سے ڈرتے ہو اور حال یہہ ہے کہ ضار اور نافع غیر اُسکے نہین وَمَا بِكُم مِّن
نِّعْمَةٍ فَمِنَ اللَّهِ اور جو کچھہ ساتھہ تمھارے پہنچا ہے نعمت سے جیسی صحت اور غنا پس اللہ کیطرف سے ہے
ثُمَّ إِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ فَإِلَيْهِ تَجْأَرُونَ پھر جب لگتی ہے تمکو سختی جیسے مرض اور قحط اور فقر پس طرف اُسکے فریاد
کرتے ہو ثُمَّ إِذَا كَشَفَ الضُّرَّ عَنكُمْ إِذَا فَرِيقٌ مِّنكُم بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُونَ پھر جب کھول دیتا ہے سختی کو تم سے ناگہان
ایک فرقہ تم مین سے یعنے کفار سے ساتھہ پروردگار اپنے کے شریک لاتے ہین محقق کہتے ہین کہ شرک
یہان بملاحظہ اسباب ہے کہ غافل اس فاعل حقیقی سے ہوکر وصول عطا اور حصول بلا مین نسبت طرف
اسباب کے کرتے ہین نظم ضار و نافع حق تعالی ہے دلالۃ ہے اسی سے کلہم منع و عطا جانب اللہ سے ہے
خیر و شر کرتے ہین شرک اُسے نسبت بغیر لِيَكْفُرُوا بِمَا آتَيْنَاهُمْ ۔ تو کہ کفر کرین ساتھہ اُس چیز کے کہ دی ہے ہمنے
انکو نعمت اور کشف محنت سے فَتَمَتَّعُوا فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ پس اٹھاؤ فائدہ یہہ امر تہدید کا ہے یعنے ای کافرو چند روز
دنیا مین فائدہ اٹھالو پس جلد جانوگے آخر کام اپنے کو سمجھہ لیجئے کہ یہہ سخت وعید ہے کافرونکو وَيَجْعَلُونَ لِمَا
لَا يَعْلَمُونَ نَصِيبًا مِّمَّا رَزَقْنَاهُمْ اور مقرر کرتے ہین کافر واسطے اُس چیز کے کہ نہین جانتے یعنے بتونکو کہ علم نہین
رکھتے ایک حصہ اُس چیز سے کہ دی ہے ہمنے انکو کھیتون اور چارپایون سے چنانچہ سورہ انعام مین گذرا ہے
وجعلوا لله مما ذرا من الحرث والانعام نصيبا الاية تَاللَّهِ لَتُسْأَلُنَّ عَمَّا كُنتُمْ تَفْتَرُونَ قسم ہے اللہ کی البتہ سوال کئے
جاؤگے قیامت کو اُس چیز سے کہ تھے تم باندھہ لیتے کہ بت خدا ہین یا حصہ کھیتون اور چارپایون مین انکا
ٹھہراتے تھے وَيَجْعَلُونَ لِلَّهِ الْبَنَاتِ اور مقرر کرتے ہین واسطے خدا کے بیٹیان بنی خزاعہ اور بنی کنانہ کہتے تھے
کہ فرشتے دختران خدا ہین اور بنو ملیح کہتے تھے کہ حق تعالی نے جن سے بیاہ کیا ملائک پیدا ہوئے سُبْحَانَهُ وَ
لَهُم مَّا يَشْتَهُونَ پاک ہے اللہ ان باتون سے جو وہ کہتے ہین اور واسطے اُنکے ہے جو کچھہ کہ چاہتے ہین اولاد
وَإِذَا بُشِّرَ أَحَدُهُم بِالْأُنثَىٰ ظَلَّ وَجْهُهُ مُسْوَدًّا وَهُوَ كَظِيمٌ اور جب خبر دیا جاتا ہے ایک انکا ساتھہ پیدا ہونے
دختر کے ہو جاتا ہے منہہ اُسکا کالا اندوہ اور شرمندگی سے درمیان قوم کے اور وہ بھرا ہوتا ہے غصے سے اپنے
جورو پر کہ کیون بیٹی لائی يَتَوَارَىٰ مِنَ الْقَوْمِ مِن سُوءِ مَا بُشِّرَ بِهِ چھپا پھرتا ہے لوگون سے بدی اور ناخوشی اس چیز کی
سے کہ خبر دیا گیا ہے ساتھہ اُسکے اور فکر مین ہوتا ہے أَيُمْسِكُهُ عَلَىٰ هُونٍ أَمْ يَدُسُّهُ فِي التُّرَابِ آیا
رکھے اسکو اوپر ذلت کے یا گاڑے اسکو زندہ بیچ مٹی کے جیسے بنو تمیم اور بنو مضر کرتے ہین أَلَا سَاءَ مَا يَحْكُمُونَ
خبردار ہو برا ہے جو کچھہ کہ حکم کرتے ہین مشرک یعنے دختر کی اُنکے آگے کچھہ قدر اور حرمت نہین اور پھر جناب حضرت
حق کو اسکی نسبت کرتے ہین لِلَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ مَثَلُ السَّوْءِ واسطے اُن لوگون کے کہ نہین ایمان

لائے ساتھ گھر آخرت کے صفت بدہی یعنے حاجت زن اور فرزند اور کراہت بیٹی کی اور جیتے اسکو گاڑ دینے

کی وَلِلّٰہِ الْمَثَلُ الْاَعْلٰی اور واسطے اللہ کے ہی صفت بلند یعنے بے پروائی اور پاکی جورو اور بچون سے

وَھُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ اور وہی غالب اور قادر ہاک کفار پر حکم کر نیوالا ساتھ مہلت اُنکے کے اجل تک وَلَوْ

یُؤَاخِذُ اللّٰہُ النَّاسَ بِظُلْمِھِمْ مَّا تَرَکَ عَلَیْھَا مِنْ دَآبَّۃٍ وَّلٰکِنْ یُّؤَخِّرُھُمْ اِلٰٓی اَجَلٍ مُّسَمًّی اور اگر پکڑے اللہ کا لوگو

ساتھ ظلم انکے کے نہ چھوڑے اوپر زمین کے کوئی چلنے والا ساتھ شامت کفر کے اور لیکن ڈھیل دیتا ہی انکو

ایکوقت مقرر تک کہ واسطے موت اور عذاب انکے کی ہی فَاِذَا جَآءَ اَجَلُھُمْ لَا یَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَۃً وَّلَا یَسْتَقْدِمُوْنَ

پس جب آویگا وقت مقرر انکا واسطے عذاب کے یا موت کے نہ پیچھے رہینگے ایکساعت اُس سے اور نہ پہلے چلینگے

ایکساعت اُس سے بلکہ معذب ہونگے یا مرجاوینگے اسیدم وقفہ لیتے نہین دیتے کی اجل تک ساعت

وَیَجْعَلُوْنَ لِلّٰہِ مَا یَکْرَھُوْنَ وَتَصِفُ اَلْسِنَتُھُمُ الْکَذِبَ اَنَّ لَھُمُ الْحُسْنٰی اور مقرر کرتے ہین واسطے اللہ کے جو کچھ ناخوش رکھتے ہین

واسطے اپنے یعنے بیٹیان یا شرکت سرداری ہین اور بیان کرتے ہین زبانین انکی جھوٹ یہہ کہ ہی واسطے انکے

بہشت لَا جَرَمَ اَنَّ لَھُمُ النَّارَ وَاَنَّھُمْ مُّفْرَطُوْنَ نہین شک یہہ کہ دن قیامت کے واسطے انکے آگ ہی اور یہہ

کہ وہ آگے چلائے گئے ہین آتش دوزخمین سمجھ لیجئے کہ بعد مذمت مشرکون کے واسطے تسلی حضرت صلے اللہ علیہ

وسلم کے فرماتا ہی تَاللّٰہِ لَقَدْ اَرْسَلْنَآ اِلٰٓی اُمَمٍ مِّنْ قَبْلِکَ فَزَیَّنَ لَھُمُ الشَّیْطٰنُ اَعْمَالَھُمْ قسم ہی اللہ کی البتہ تحقیق بھیجا ہمنے

پیغمبرونکو طرف امتون کے پہلے تجھہ سے پس زینت دی واسطے انکے شیطان نے عمل انکے کو تو کہ جھٹلایا انھون نے

انبیا کو فَھُوَ وَلِیُّھُمُ الْیَوْمَ وَلَھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ پس شیطان دوست انکا ہی آج کے دن یعنے تیرے زمانیکے کافرونسے

دوستی رکھتا ہی اور اسیطرح عمل کو انکے انکی نظرونمین آرایش دیتا ہی تو کہ یہہ تجھکو جھٹلاتے ہین اور واسطے

شیطان اور جھٹلانیوالونکے دن قیامت کے عذاب دردناک ہی وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلَیْکَ الْکِتٰبَ اِلَّا لِتُبَیِّنَ لَھُمُ

الَّذِی اخْتَلَفُوْا فِیْہِ وَھُدًی وَّرَحْمَۃً لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ اور نہین اُتارا ہمنے اوپر تیرے قرآن کو مگر اسواسطے تو کہ بیان

کرے تو واسطے لوگون کے وہ چیز کہ اختلاف کرتے ہین بیچ اسکے یعنے اللہ کی وحدانیت اور احوال قیامت اور نہین اُتارا ہمنے

اوپر تیرے قرآن مگر واسطے ہدایت اور رحمت کے واسطے اُس قوم کے کہ ایمان لاتے ہین وَاللّٰہُ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ

مَآءً فَاَحْیَا بِہِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِھَا اور اللہ نے اُتارا آسمان سے پانی پس زندہ کیا ساتھ پانی کے زمین کو پیچھے موت

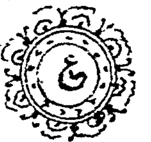
اسکے کے یعنے تازہ کیا زمین کو بیچ سبزہ سے بعد پژمردگی کے یا اللہ نے اُتارا آسمان سے قرآن کو کہ سبب حیات کا ہو

مومنون کے ہی پس زندہ کیا ساتھ اسکے دلہا مردہ کو اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیَۃً لِّقَوْمٍ یَّسْمَعُوْنَ تحقیق بیچ اسکے کہ مذکور

ہوا البتہ نشانی ہی ظاہر واسطے اُس قوم کے کہ سنتے ہین بگوش انصاف وَاِنَّ لَکُمْ فِی الْاَنْعَامِ لَعِبْرَۃً

اور تحقیق واسطے تمھارے بیچ وجود چارپایون کے البتہ عبرت ہی یا دلالت ہی کہ ساتھ اسکے عبور کرو جہل سے





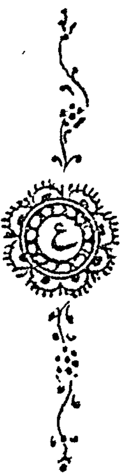
طرفہ

طرف علم کے اور دریافت کے نُسْقِيكُمْ مِمَّا فِي بُطُونِهِ مِنْ بَيْنِ فَرْثٍ وَدَمٍ لَبَنًا خَالِصًا سَائِغًا لِلشَّارِبِينَ
پلاتے ہین ہم تمکو اُس چیز سے کہ بیچ پیٹون اُنکے کے ہے درمیان سے گوبر کے اور لہو کے دودھ خالص
آسانی سے حلق مین گذرنیوالا واسطے پینے والون کے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو چارپائے گھاس
کھاتے ہین پیٹ مین جاکر اُنکے پکتا ہے پھر تین طبقے پیدا ہوتے ہین نیچے کا گوبر درمیان کا دودھ اوپر
کا خون پس لہو رگونمین جاری ہوتا ہے اور دودھ پستان مین جاتا ہے اور گوبر اپنے مخرج سے باہر آتا
ہے سمجھ لیجئے کہ پیدا کرنے مین دودھ کے چارہ گیاہ سے اور نکالنے مین اُسکے ساتھ اس صفا اور لطافت
کے گوشت اور لہو سے **بیت** آیۂ حکمت الٰہی ہے قدرت حکم پادشاہی ہے قوت القلوب مین
ہے کہ تمامی نعمت ساتھ خلوص لبن کے ہے اگر کچھ بھی گوبر اور لہو ملا ہو نعمت تمام نہوا اور طبع قبول
نکرے اسیطرح معاملہ بندونکا ساتھ اللہ کے چاہیے کہ خالص ہو اگر لغزش ریا و دم ہوا ہو بلا خلوص سمین
نہین وہ قبول نہوگا کہ جان شرک خفی را فتار یا لعمل ذکر ہوا ہو تو آتی نہین صفا العمل ریا مین
لوگون پر رکھنی نظر ہے ای رافت نہ ہوا مین اپنے غرض کا گذر ہے ای رافت عمل مین ایک بھی ان
دونومین سے گر ہووے تو عامل اُسکا نہ مقبول و بہرہ ور ہووے وَمِنْ ثَمَرَاتِ النَّخِيلِ وَالْأَعْنَابِ تَتَّخِذُونَ مِنْهُ سَكَرًا
وَرِزْقًا حَسَنًا اور میوون کھجورون کے سے اور انگورون کے سے لیتے ہو تم اُس سے مست کرنیوالی چیزین
اور رزق اچھا یہ آیت پہلے تحریم خمر سے نازل ہوئی ہے یا مراد سکر سے حرمہ اور انگور ہے ابو عبید رح
نے کہا ہے کہ سکر لغت حبشہ مین سرکہ کو کہتے ہین إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِقَوْمٍ يَعْقِلُونَ تحقیق بیچ ان میوون تر
اور خشک کے اور فوائد اُنکے کے البتہ نشانی ہے روشن اوپر قدرت حق کے واسطے اُس قوم کہ سمجھتے
ہین **بیت** سمجھ کر جو دیکھو تو ہر پات گیاہ ہے بر قدرت حق تعالیٰ گواہ وَأَوْحَىٰ رَبُّكَ إِلَى النَّحْلِ أَنِ اتَّخِذِي
مِنَ الْجِبَالِ بُيُوتًا اور وحی بھیجی پروردگار تیرے نے طرف مکھی شہد کے یعنے دل مین ڈالا یہ کہ پکڑ تو پہاڑون
سے گھر وَمِنَ الشَّجَرِ وَمِمَّا يَعْرِشُونَ اور درختون سے اور ہر چیز سے کہ بلند کرتے ہین اور مکان بناتے
ہین لوگ ثُمَّ كُلِي مِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ فَاسْلُكِي سُبُلَ رَبِّكِ ذُلُلًا پھر کھا ہر میوے سے کہ چاہے تلخ یا شیرین سے مراد پھول
ہین پس چل راہون پروردگار اپنے کی مین بیچ اُس حالت کے کہ فرمانبردار ہو اسکی سمجھ لیجئے کہ نگہبان شہد کی
بموجب حکم الٰہی کے گل غنچے سے چن کر شکم سیر ہو کر شیرۂ شیرین قی کر کر زمستان کے واسطے ذخیرہ کرتے
ہین سو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے يَخْرُجُ مِنْ بُطُونِهَا شَرَابٌ مُخْتَلِفٌ أَلْوَانُهُ نکلتی ہے پیٹون اُنکے سے بطریق لعاب
پینے کی چیز یعنے شہد مختلف ہین رنگ اسکے سفید جوان مکھی کا اور زرد میانہ سال کا اور سرخ بوڑھی کا
اور سیاہ اور سبز نادر ہے بعضون نے کہا ہے کہ رنگ مختلف شہد کے بسبب اختلاف فصلون کے ہین

فِيهِ شِفَاءٌ لِلنَّاسِ یعنی شہد کے شفا ہے واسطے لوگون کے امراض بلغمی میں بنفسہ خود اور تمام امراض میں اور دواؤن
میں ملکر کیونکہ کوئی معجون ایسی نہیں کہ شہد جزو اسکا ہو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک
شخص نے حضرت کے پاس آکر کہا کہ میرے بھائی کو درد شکم ہے فرمایا شہد پلا پھر اسنے آکر کہا کہ پلایا
فائدہ نہ بخشا فرمایا شہد پلا وہ پلا کے پھر آیا اور کہا کہ درد باقی ہے فرمایا شہد پلا غرض چوتھے بار میں کہا
جا شہد پلا سچا ہے اللہ اور جھوٹا ہے شکم بھائی تیرے کا اس نوبت میں شفائے کل ہوئی اور بعضے کہتے
ہیں کہ ضمیر فیہ کی راجع طرف قرآن کے ہے کہ بیچ اسکے شفا دلون کی ہے چنانچہ اور جگہہ فرمایا ہے وننزل
من القرآن ما ہو شفاء اور ابن مسعود سے منقول ہے کہ علیکم بالشفائین القرآن والعسل شہد شفائے آلام
ظاہر ہے اور قرآن دوائے اسقام باطن مرض قالب اس سے جاتے ہین اور بیمارئ قلب اس سے اور حقیقت یہ
ہے کہ سب امراض صوری اور معنوی کی قرآن دوا ہے اور تمام بیماریون قلبی اور قالبی کی شفا بیت اسیرم
آئی ہے جانمن جان جو کوئی لیتا ہے نام تیرا شفائے امراض قلب و قالب نکیونکہ پھر ہو کلام تیرا اِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِقَوْمٍ
يَتَفَكَّرُونَ تحقیق بیچ امر مگس شہد کے البتہ حجت ہے روشن اوپر قدرت ذو المنن کے واسطے اس قوم کے
کہ فکر کرتے ہین کہ کیا کیا صنایع عجائب اور امور غرائب سے ظہور کیا ہے اسقدر حکمتین ایسے جانور ضعیف میں پیدا
ہوئی سوا قدرت قادر مطلق کے ممکن نہین انقیاد ایسا رکھتی ہے کہ ہرگز راہ فرمان سے نہین پھرتی امانت کہ
کہ میوہ تلخ کھا کر شہد شیرین دیتی ہے ورع یہ کہ سوا پاکیزہ کے نہین کھاتی طاعت اسقدر کہ خلاف امر نہین کرتی تمکین اسحد کہ
کوسون جاتی ہے اور پھر وطن کو آتی ہے طہارت اس مرتبے میں کہ ہرگز نجاست پر نہین بیٹھتی اور اس سے نہین
کھاتی صناعت اس درجے میں کہ اگر تمام عالم کے کاریگر جمع کرو مثل خانہائے مسدس اسکے کے نہ بنا سکین پس جیسا
کہ شہد اسکا آلام ظاہری کھوتا ہے اسیطرح بیچ تفکر حال اسکے کے ازالہ اسقام باطنی ہوتا ہے کہ جہل ہے بیت
قدرت حق کا تفکر کام جان شیرین کرے ذوق اسکا وہ ہے جو بعد از فنا باقی رہے وَاللَّهُ خَلَقَكُمْ ثُمَّ يَتَوَفَّاكُمْ
اور اللہ نے پیدا کیا تمکو اور نیستی سے ہستی میں لایا پھر قبض کریگا تمکو اور نیست کردیگا وَمِنْكُمْ مَنْ يُرَدُّ إِلَىٰ أَرْذَلِ
الْعُمُرِ اور بعضا تم میں سے وہ شخص ہے کہ پھرایا جاتا ہے طرف ناکارئ عمر کے یعنے بڑھاپے کے کہ پچھتر برس
میں یا اسی یا نوے لِكَيْ لَا يَعْلَمَ بَعْدَ عِلْمٍ شَيْئًا تو کہ نجانے پیچھے جاننے کے کچھ چیز یعنے پھر بچون کا سا حال ہو جاوے
اور بعضون نے کہا ہے کہ مراد اس سے کفار ہیں کیونکہ مسلمانون کی بڑھاپے میں عقل اور بزرگی اور زیادہ ہوتی
ہے إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ قَدِيرٌ تحقیق اللہ دانا ہے جہل طرف اسکے راہ نہین پاتا توانا ہے عجز طرف قدرت اسکی کے نہین جاتا
وَاللَّهُ فَضَّلَ بَعْضَكُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ فِي الرِّزْقِ اور اللہ نے زیادتی دی بعضے تمہارے کو اوپر بعضو کے بیچ رزق کے بیت کوئی تہی ہے
کوئی چاکر ہے کوئی مفلس کوئی تونگر ہے فَمَا الَّذِينَ فُضِّلُوا بِرَادِّي رِزْقِهِمْ عَلَىٰ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ پس نہین وے لوگ کہ

زیادتی دئے گئے ہین مال مین پھر دینے والے رزق اپنے کو اوپر انکے جو مالک ہوئے ہین سپ جسکے ہاتھ لگے یعنی
میان اپنے غلامون کو اپنے مال نہین دیتے کیونکہ اگر اس مال مین شریک کرین فَهُمْ فِيهِ سَوَاءٌ
پس والی اور موالی بیچ مالداری کے برابر ہون تفسیر مین ہے کہ یہہ خطاب مشرکان عرب کو ہے کہ تلبیہ
مین کہتے تھے لبیک لا شریک الا شریک ہو لک حق تعالی اسنے فرمایا کہ تم اپنے غلامون کو مال مین
شریک نہین کر سکتے پس کیونکر روا رکھتے ہو کہ بت میرے شریک ہون الوہیت مین اَفَبِنِعْمَةِ اللّٰهِ يَجْحَدُونَ
کیا پس ساتھ نعمت اللہ کے انکار کرتے ہین کافر یجحدون بصیغہ غائب قرات حفص کی ہے اور بصیغہ حاضر بھی
اورون کی قرات آئی ہے اور جب ثابت ہوا کہ سب نعمتین دینے والا وہی ہے پس جسنے کہ بتون کو شریک
ٹھہرایا وہ منکر نعمت اسکے کا ہوا **بیت** منکر نعمت خدا ہے وہ دھیان بھی رکھتا شرک کا ہے جو وَاللّٰهُ جَعَلَ
لَكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ أَزْوَاجًا اور اللہ نے پیدا کین واسطے تمھارے جنس تمھارے سے جورویں تو کہ انکے ساتھ آرام کرو
وَجَعَلَ لَكُمْ مِنْ أَزْوَاجِكُمْ بَنِينَ وَحَفَدَةً اور پیدا کئے واسطے تمھارے جورون تمھاری سے بیٹے اور بیٹیان یا پوتے
یا اولاد جورون کی جو اور خاوند سے رکھتی ہین وَرَزَقَكُمْ مِنَ الطَّيِّبَاتِ اور روزی دی ہے تمکو پاکیزہ چیزون سے
أَفَبِالْبَاطِلِ يُؤْمِنُونَ وَبِنِعْمَتِ اللّٰهِ هُمْ يَكْفُرُونَ کیا پس ساتھ باطل کے ایمان لاتے ہین مشرک اور ساتھ نعمت
اللہ کے وہ کفر کرتے ہین باطل وہ ہے جو بتون سے عقیدہ رکھتے ہین یا وہ ہے جو حرام کرتے ہین بحیرہ وغیرہ سے اور نعمت وہ ہے
جو خدا نے حلال کیا ہے یا باطل شیطان ہے اور وہ بھی اسکی طرف گرویدہ ہین اور نعمت وجود باوجود حضرت صلے اللہ علیہ
وسلم کا ہے اور وہ آپ پر ایمان لاتے ہین . وَيَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللّٰهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَهُمْ رِزْقًا مِنَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ شَيْئًا
وَلَا يَسْتَطِيعُونَ اور عبادت کرتے ہین سوا اللہ کے اس چیز کی کہ نہین مالک واسطے انکے رزق دینے کے آسمانون سے
اور زمین سے مینہہ برسا کر اور غلہ اگا کر کچھ اور نہین طاقت رکھتے کہ روزی دین یعنی کافر بتونکو پوجتے ہین اور وہ نہین رزق
دے سکتے پس انکی پرستش خلاف عقل کے ہے کیونکہ عبادت شکر نعمت کا ہے اور بڑی نعمت پیدا کرنا اور رزق
دینا ہے سو یہہ دونون باتین اللہ ہی مین ہین نہ بتون مین فَلَا تَضْرِبُوا لِلّٰهِ الْأَمْثَالَ پس مت بیان کرو واسطے خدا کے
مثالین اسطرح کی کہ انپر بتونکو قیاس کرو اور شرکت دو **بیت** جسکی نہین ہے مثال مثل ہے اسکی محال مثل ہے اسکی
محال جسکی نہین ہے مثال إِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ تحقیق اللہ جانتا ہے فساد قول تمھارے کو اور تم نہین
جانتے کیونکہ اگر جانتے تو شریک نہ لاتے یا مثال دیتے ہو تم اللہ کی اور وہ جانتا ہے کہ اسطرح مثال دی جاتی ہے اور
تم نہین جانتے پس اللہ تعالی مثال اپنی اور بتون کی آپ فرماتا ہے ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا عَبْدًا مَمْلُوكًا لَا يَقْدِرُ
عَلٰى شَيْءٍ بیان کی اللہ نے مثال بندہ مول لئے ہوئے کی سوا مکاتب نہین قدرت رکھتا اوپر کسی چیز کے
نفع اور ضرر سے وَمَنْ رَزَقْنَاهُ مِنَّا رِزْقًا حَسَنًا فَهُوَ يُنْفِقُ مِنْهُ سِرًّا وَجَهْرًا اور وہ شخص کہ دیا ہے ہمنے اسکو اپنی طرف سے

رزق اچھا اور کوئی اسکا مزاحم نہیں پس وہ خرچ کرتا ہے اُس رزق میں سے چھپے اور ظاہر جسطرح کہ چاہتا ہے
اور کسی سے نہیں ڈرتا هَلْ يَسْتَوُونَ کیا برابر ہوتے ہیں یعنے مساوی نہیں ہوتے غلام بے بس ساتھ میان
اختیار والوں کے پس جب غلام عاجز ساتھ مالک قادر متصرف کے برابر نہیں تو نوبت کہ عاجز تر مخلوق ہیں
شریک اُس قادر علی الاطلاق کے کیونکر ہو سکیں بیت مانند سے اپنے ہی وہ خالی شرکت سے ہی ذات
اسکی خالی صاحب کشف المحجوب نے کہا ہے کہ ایکدن خلوت میں نزدیک ابو العباس شقانی رح کے گیا میں دیکھا کہ یہہ آیت
پڑھتے ہیں اور روتے ہیں اور آہیں بھرتے ہیں سمجھا میں کہ دنیا سے انتقال کرتے ہیں پوچھا میں نے کہ اے
شیخ کیا حال ہے کہا کہ کیارہ برس میں ورد میرا یہان تک پہنچا ہے اب یہان سے نہیں گذر سکتا از
حادث قدیم کو کیا پائے اور ممکن واجب تک کیونکر جائے بیت ہست کے نیست برابر کیا ہو قطرہ
طوفان کے ہمسر کیا ہو بعضے کہتے ہیں کہ یہہ ضرب المثل واسطے مومن اور کافر کے ہے اور مراد مومن سے امیر
المومنین ابوبکر صدیق رض ہیں اور کافر سے ابوجہل نا اہل اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ سب خوبیان اور تعریفین واسطے خدا ہی کے ہیں کہ
دینے والا تمام نعمتوں کا ہے بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ بلکہ اکثر یعنے سب مشرک نہیں جانتے اور اسکی نعمتوں کو
اوروں کی طرف نسبت کرتے ہیں پس مثال دوسری فرماتا ہے وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا رَّجُلَيْنِ اَحَدُهُمَا اَبْكَمُ لَا يَقْدِرُ عَلٰى شَيْءٍ
اور بیان کیا اللہ نے مثال طریق دو مرد کے ایک اُنمین سے گونگا ہے اور جو گونگا مادرزاد ہوتا ہے وہ بہرا بھی مقرر
ہوتا ہے نہیں قدرت رکھتا اوپر کسی چیز کے کہ سمجھے اور بوجھے وَّهُوَ كَلٌّ عَلٰى مَوْلٰىهُ اَيْنَمَا يُوَجِّهْهُ لَا يَاْتِ بِخَيْرٍ
اور وہ بوجھ ہے اوپر مالک اپنے کے جدھر بھیجے اسکو نہیں لاتا بھلائی یعنے کچھ کام نہیں کر آتا نہ دلکی حقیقت پہنچاتا ہے
نہ جواب جو کہیں اسکو جانتا ہے هَلْ يَسْتَوِيْ هُوَ وَمَنْ يَّاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَهُوَ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ کیا برابر ہوتا ہے وہ گونگا اور وہ
شخص کہ حکم کرتا ہے ساتھ انصاف کے یعنے سخن گوئی اور فہم درست رکھتا ہے اور امر بعدل کرتا ہے اور عدل ہی جامع فضائل
نیک اور وہ اپنی ذات میں اوپر راہ سیدھی کے ہے اور سیرت اچھی کی اور طریقہ بھلائی کے کہ جس مطلب کے طرف متوجہ
کرے جلد مقصود کو پہنچے پس جیسے گونگا بے حاصل برابر اس کامل فاضل کے نہیں اسیطرح اصنام بے اعتبار
مساوات ساتھ حضرت پروردگار کے نہیں رکھتے بعضے کہتے ہیں کہ یہہ مثال مومن اور کافر کی ہے مراد مومن سے
حمزہ بن عبد المطلب رض ہیں اور کافر سے ابی بن خلف یا مومن عثمان ذی النورین رض اور کافر اسید بن ابی العیص
غلام اسکا ذی النورین اسکو اسلام کیطرف بلاتے تھے اور وہ انکو نفقہ فی سبیل اللہ سے منع کرتا تھا لکھا ہے کہ
کفار قریش ٹھٹھے بازی سے جلدی قیامت کے آنے کی کرتے تھے یہہ آیت اُتری وَلِلّٰهِ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
اور واسطے اللہ کے ہے علم چھپے ہوئے چیز کا آسمانوں کے اور زمین کے بیت وہی جانتا غیب کی بات ہے اسے
علم ارض و سموات ہے یا مراد اس سے مطر و نباتات ہے وَمَآ اَمْرُ السَّاعَةِ اِلَّا كَلَمْحِ الْبَصَرِ اور نہیں حال قیامت کا



یعنی قائم ہونا اسکا یا زندہ ہونا مردوں کا اس دن جلدی اور آسانی میں مگر مانند جھپکنے پلک کے اَوْ هُوَ اَقْرَبُ
بلکہ وہ نزدیکتر ہے یعنی اللہ تعالیٰ کو قیامت کا قائم کرنا اور مردوں کا جلانا آسان تر اور نزدیکتر ہے اس سے کہ پلک مارو کیونکہ
پلک مارنے میں دو فعل ہیں اوپر لیجانا اور نیچے لانا اور اسمیں ایک فعل ہے پس ممکن ہے کہ پلک مارنیکے آدھے وقت میں
واقع ہو اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ تحقیق اللہ اوپر ہر چیز کے بعث اور حشر سے قادر ہے ایک آن میں زندہ سب خلائق کو
کر سکتا ہے جیسا کہ بتدریج کیا پس ابتدائے ظہور انکے کی خبر دیتا ہے تا کہ مبدا سے طرف معاد کے دلیل پکڑیں اور فرماتا ہے
وَاللّٰهُ اَخْرَجَكُمْ مِّنْۢ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ شَيْـًٔا اور اللہ تعالیٰ نے نکالا تمکو پیٹوں ماؤں تمہاری کے سے کہ نہیں جانتے
تھے تم کچھ نفع اور نقصان اپنا وَّجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ اور دیا واسطے تمہارے سننا اور دیکھنا اور دل
لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ تو کہ تم شکر کرو ان نعمتوں پر اَلَمْ يَرَوْا اِلَى الطَّيْرِ مُسَخَّرٰتٍ فِيْ جَوِّ السَّمَآءِ کیا نہیں دیکھا آدمیوں نے کہ دلیل
پکڑیں اوپر قدرت الٰہی کے طرف مرغوں کے کہ مسخر کئے ہوئے ہیں واسطے اڑنے کے بیچ ادھر آسمان کے ہوا میں مَا يُمْسِكُهُنَّ
اِلَّا اللّٰهُ ط نہیں تھام رکھتا انکو ہوا میں مگر اللہ **بیت** خدا تھامتا ہے جو اڑتے ہیں طائر بثقل جسد ورنہ گرتا ہے ظاہر
اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ تحقیق بیچ اڑنے پرندوں کے البتہ نشانیاں ہیں واسطے اس قوم کے کہ ایمان لاتے ہیں
یعنی مومن نفع لیتے ہیں اس سے کیونکہ فکر کرتے ہیں کہ اللہ نے مرغوں کو ایسا پیدا کیا کہ ہوا پر اڑتے ہیں اور ہوا کو ایسا پیدا
کیا کہ یہ اسمیں ڈرتے ہیں اور وہ انکو تھام رکھتا ہے ہوا میں خلاف طبع انکے کے پس اس فکر کے بازوں سے ہوائے
معرفت میں پرواز کر کر آشیان کرامت نشان تفکر ساعة خیر من عبادة ستین سنة میں پہنچتے ہیں کچھ اور فکر کرنا
کیا ہے حاصل خیال صنع خدا کر اے دل عنایت اسکی ہوئی جو شامل تو مرغ اڑتے ہے ہوا سے مل مل وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ
مِّنْۢ بُيُوْتِكُمْ سَكَنًا وَّجَعَلَ لَكُمْ مِّنْ جُلُوْدِ الْاَنْعَامِ بُيُوْتًا اور اللہ نے کئے واسطے تمہارے گھروں تمہارے سے کہ پتھر اور
مٹی اور لکڑی سے بنے ہوئے آرامگاہ کہ وقت اقامت کے انمیں رہو اور کئے واسطے تمہارے چمڑوں سے چارپایوں کے
گھر یعنی خیمے تَسْتَخِفُّوْنَهَا يَوْمَ ظَعْنِكُمْ وَيَوْمَ اِقَامَتِكُمْ کہ ہلکا جانتے ہو تم انکو اٹھا کر ساتھ لیجانیکے دن سیر اور سفر
اپنے کے اور دن مقام اور اترنے میں اپنے کے وَمِنْ اَصْوَافِهَا وَاَوْبَارِهَا وَاَشْعَارِهَآ اَثَاثًا وَّمَتَاعًا اِلٰى حِيْنٍ اور پیدا کئے واسطے
تمہارے بالوں بھیڑوں کے سے اور بالوں اونٹوں کے سے اور بالوں بکریوں کے سے اسباب پہننے کے اور بچھانیکے اور نفع
خرید و فروخت میں انکے ہی ایک مدت تک یعنی جب تک کہ وہ برقرار ہیں اور ان سے نفع لے سکتے ہو یا جب تک کہ
تم زندہ ہو وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّمَّا خَلَقَ ظِلٰلًا وَّجَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الْجِبَالِ اَكْنَانًا اور خدا نے پیدا کیا واسطے راحت تمہاری کے اس
چیز سے کہ پیدا کئے یعنی درخت اور پہاڑ اور دیوار اور ابر سے سائے تو کہ گرمی آفتاب سے پناہ میں رہو اور واسطے تمہارے پہاڑوں سے
پوشیدن یعنی غار اور سوراخ کہ انمیں سکونت کرو وَّجَعَلَ لَكُمْ سَرَابِيْلَ تَقِيْكُمُ الْحَرَّ وَسَرَابِيْلَ تَقِيْكُمْ بَاْسَكُمْ اور کئے واسطے
تمہارے کپڑے روئی اور ریشم اور صوف وغیرہ سے کہ بچاتے ہیں تمکو گرمی اور سردی سے ذکر سردی کا واسطے اکتفا احد الضدین کے

بنکیا اور دونوں میں سے اسواسطے لائے کہ بلاد عرب میں گرمی زیادہ ہے اور کئے واسطے تمہارے کرتے لوہے کے جیسے زرہ
وغیرہ کہ بچاتے ہیں تمکو تیغ اور تیر دشمن کے سے بیچ لڑائی تمہاری کے كَذٰلِكَ يُتِمُّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تُسْلِمُوْنَ جیسے پوری کیں نعمتیں تمام کیں
اسیطرح تمام کرتا ہے نعمت اور نیکی اپنی کو اوپر تمہارے تو کہ تم اسلام لاؤ یا مطیع ہو حکم اسکے کے فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْكَ
الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ پس اگر پھر جاؤ اسلام سے پس سوا اسکے نہیں کہ اوپر تیرے پہنچا دینا ہے پیغام کا ظاہر جب تو نے پیغام انکو پہنچا
دیا پھر اعراض انکا تجھکو کچھ نقصان نہیں کرتا يَعْرِفُوْنَ نِعْمَتَ اللّٰهِ ثُمَّ يُنْكِرُوْنَهَا وَاَكْثَرُهُمُ الْكٰفِرُوْنَ پہچانتے ہیں مشرک
نعمتیں اللہ کی کہ بخشی گئی ہیں اوپر انکے اور اقرار کرتے ہیں کہ اللہ ہی سے ہیں پھر انکار کرتے ہیں انکو ساتھ عبادت کرنے
غیر منعم کے یا کہتے ہیں نعمتیں اللہ کی ہیں ہماری شفاعت سے یا سختی میں اقرار کرتے ہیں آسانی میں انکار کرتے ہیں
یا زبان سے مقر اور دل سے منکر اور ہو سکتا ہے کہ نعمت اللہ کی نبوت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہو کہ اسکو معجزات سے
پہچانا ہے اور عناد سے منکر ہوئے اور اکثر انکے کافر ہیں یعنی سب انکے کافر ہیں سوا مجنون اور صبیان کے وَيَوْمَ نَبْعَثُ مِنْ كُلِّ
اُمَّةٍ شَهِيْدًا ثُمَّ لَا يُؤْذَنُ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ اور جسدن کہ کھڑا کرینگے ہم ہر امت میں پیغمبر اسکے کو گواہ اوپر
ایمان کے اور کفر انکے کے پھر نہ اذن دیا جاویگا واسطے اُن لوگوں کے کہ کافر ہوں عذر چاہنے میں یا دنیا کے پھرنے
میں اور نہ وہ عذر انکا قبول کئے جاوینگے نہ انکو اجازت عذر کرنیکی دینگے اور نہ عذر انکا قبول کرینگے اگر وہ عذر کرینگے
وَاِذَا رَاَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا الْعَذَابَ اور جسوقت کہ دیکھینگے دن قیامت کے وہ لوگ کہ کافر ہیں عذاب کو دوزخ کے اور اس میں
ڈالے جاوینگے اور فریاد کرینگے اور مالک سے تخفیف عذاب کی چاہینگے فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ پس نہ ہلکا
کیا جاویگا اُنسے عذاب اور نہ وہ ڈھیل دیئے جاوینگے یعنی کوئی ان سے عذاب نہ چھوڑینگے وَاِذَا رَاَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا

شُرَكَآءَهُمْ اور جسوقت دیکھینگے قیامت کو وہ لوگ کہ شریک لاتے ہیں شریکوں اپنوں کو یعنی بتوں کو کہ وہ شریک اللہ کے کہتے
قَالُوْا رَبَّنَا هٰٓؤُلَآءِ شُرَكَآؤُنَا الَّذِيْنَ كُنَّا نَدْعُوْا مِنْ دُوْنِكَ کہینگے اے پروردگار ہمارے یہ ہیں شریک ہمارے وہ جو تھے ہم عبادت
کرتے تھے ہم سوا تیرے اور حکم انکا سنتے تھے ہم بیچ کفر کے فَاَلْقَوْا اِلَيْهِمُ الْقَوْلَ اِنَّكُمْ لَكٰذِبُوْنَ پس ڈالینگے بت طرف
انکے بات یعنی اللہ بتوں کو گویا کریگا وہ جواب دینگے کہ تحقیق تم البتہ جھوٹے ہو ہرگز ہمنے تمکو نہیں کہا تھا کہ تم ہمکو پوجو یا تم
نہیں پوجتے تھے بلکہ اپنے ہوا کی پرستش کرتے تھے تنبیہ ہے کہ نصاری اور یہود اور بنی ملیح عیسی اور عزیر اور ملائکہ
علیہم السلام کو بہشت میں دیکھینگے اور خود دوزخ میں ہونگے کہینگے الٰہی ہم انکو پوجتے تھے انکے امر سے پھر وہ دونوں پیغمبر اور
فرشتے کہینگے تم جھوٹے ہو وہ شرمندہ ہونگے وَاَلْقَوْا اِلَى اللّٰهِ يَوْمَئِذِ ِالسَّلَمَ اور ڈالینگے طرف اللہ کے اسدن صلح اور گناہ ہو نکا
اقرار کرینگے یا اسلام لاوینگے اور کچھ نفع نکریگا ملیت فالو سے نکل گیا ہے جو کار نہ آیا ہے اسکا سخت دشوار وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا
يَفْتَرُوْنَ اور کھوئی جاویگی اُنسے وہ چیز کہ تھے باندھتے یعنی جھوٹ شفاعت اور مددگاری بتوں کے سے کیونکہ وہ بجائے شفاعت کے جھگڑے
اُنسے شامت اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ زِدْنٰهُمْ عَذَابًا فَوْقَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوْا يُفْسِدُوْنَ وہ لوگ جو کافر ہوئے

ساتھ خدا کے اور بند کیا اُنھون نے لوگون کو راہ خدا کی سے یعنے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان نہ لانے دیا زیادہ دینگے
ہم اُنکو عذاب اوپر عذاب کے سبب اُسکے کہ تھے منع کرتے لوگون کو اسلام سے فساد کرتے پس ایک عذاب اُنکے کفر پر دوسرا
لوگون کو اسلام سے منع کرنے پر ہوگا بعضے کہتے ہین کہ زیادتی عذاب کی سانپ اور بچھو بڑے بڑے قد کے ہونگے
کہ اُنکو کاٹینگے اور وہ اُنسے بھاگ کر آگ مین جا چھپینگے زاد المسیر مین ہے کہ پانچ نہرین از دمات کلا کر بہاوینگے
تین نہرین بمقدار ساعات شب کے شبہائے دنیا سے اُنکو عذاب دینگے اور دو نہرین بمقدار ونکے روز ہائے
دنیا کے سے اور بعضے کہتے ہین کہ زیادتی عذاب کی ساتھ زہر کے ہوگی واللہ اعلم وَیَوْمَ نَبْعَثُ فِیْ کُلِّ اُمَّۃٍ
شَھِیْدًا عَلَیْھِمْ مِّنْ اَنْفُسِھِمْ اور یاد کر اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم اُس دن کو کہ کھڑا کرینگے ہم بیچ ہر امت کے
گواہ اوپر قول اور فعل اُنکے کے نفس اُنکے سے یعنی اُس پیغمبر کو جو اُنپر مبعوث تھا وَجِئْنَا بِکَ شَھِیْدًا
عَلٰی ھٰٓؤُلَآءِ اور لاوینگے تجھکو گواہ اوپر اس گروہ کے یعنے امت تیری کے کہ تصدیق پر مومنون کے اور تکذیب
کافرون مشرکون کے گواہی دیگا تو وَنَزَّلْنَا عَلَیْکَ الْکِتٰبَ تِبْیَانًا لِّکُلِّ شَیْءٍ اور اُتاری ہمنے اوپر تیرے
کتاب یعنے قرآن بیان کرنیوالا ہر چیز کو امور دین سے ساتھ تفصیل اور اجمال کے صاحب مدارک نے کہا ہے کہ بیان
اُس چیز کا کہ محتاج الیہ ہو شرعیات سے بیچ احکام منصوصہ کے ظاہر ہے اور وہ جو ثابت ہوا ہے ساتھ سنت
اور اجماع اور قیاس کے اُسکا مرجع بھی قرآن شریف ہے کیونکہ ہم مامور ہین ساتھ متابعت پیغمبر صلے اللہ
علیہ وسلم کے کہ اطیعوا الرسول فرمایا ہے اور آگاہ کیا ہے ہمکو اوپر اجماع کے ساتھ تہدید کے اوپر ترک
اُسکے کے کہ یتبع غیر سبیل المومنین اور ساتھ عبرت اور استدلال کے کہ اصل قیاس ہے ارشاد کیا ہے
کہ فاعتبروا یا اولی الابصار پس قرآن شریف بیان کرنیوالا ہر چیز کا ہوا وَّھُدًی وَّرَحْمَۃً وَّبُشْرٰی لِلْمُسْلِمِیْنَ
اور ہدایت اور رحمت اور بشارت جنت واسطے مسلمانون کے خاص اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ تحقیق اللہ تعالے
حکم کرتا ہے ساتھ عدل کے یعنی ساتھ توسط کے ہر چیز مین خواہ اعتقاد مین جیسے توحید کہ متوسط ہے درمیان
تعطیل اور تشریک کے اور قائل ہونا ساتھ کسب کے کہ متوسط ہے درمیان جبر اور قدر کے اور خواہ عمل مین جیسے تعبد
ساتھ آدائے فرائض کے کہ متوسط ہے درمیان بطالت اور ترہب کے اور خواہ اخلاق مین جیسے جود کہ متوسط
ہے بخل اور تبذیر کے درمیان اور شجاعت کہ متوسط ہے درمیان جبن اور تہور کے وَالْاِحْسَانِ اور حکم کرتا ہے
ساتھ نیکی کے بیچ طاعت کے یا بحسب کمیت جیسے نوافل پڑھنا یا بحسب کیفیت جیسی کہ حدیث شریف مین
ہے ان تعبد اللہ کانک تراہ **بیت** جان اعمال ہے حضور خدا کہتے احسان ہین اُسیکو وَاِیْتَآئِ ذِی
الْقُرْبٰی اور حکم کرتا ہے ساتھ دینے قرابت والون کے وہ چیز کہ جسکے محتاج ہون وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَ
الْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ اور منع کرتا ہے بیحیائی سے جیسے زنا اور لواطت ہے اور فعل نا معقول سے جیسے مارنا اور

لوٹ ناہی اور سرکشی سے جیسے اپنے آپ کو بڑا جاننا اور تکبر کرنا ہی یَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ نصیحت کرتا ہی
تمکو اللہ ساتھ امر اور نہی کے تو کہ تم نصیحت پکڑو سمجھ لیجئے کہ یہہ آیت جامع خیر اور شر کی ہی کوئی بھلائی نہین
کہ اسمین ہو یعنے اسکے ماموراتِ مین داخل ہی اور اسیطرح کوئی برائی نہین کہ اسکے منہیات مین
مندرج ہو اسیواسطے اسکو آخر خطبہ جمعہ مین پڑھتے ہین عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اول مین شرم سے
حضرت کے فرمانیکے ایمان لایا تھا دلمین نتھا یہان تک کہ ایکدن حضرت کے پاس بیٹھا تھا کہ یہہ آیت نازل ہوئی جو
شک دلمین ہی تھا سب دور ہوا اور دین اسلام کی تصدیق کی مین نے اور باہر نکل کر یہہ آیت ولید بن مغیرہ کے آگے پڑھی
اوشقی کہتا ہی مجھے پھیر پڑھ پھر پڑھی مین نے کہا واللہ اسمین حلاوت ہی اور یہہ قول بشر کا نہین اور ابو جہل نے
یہہ آیت سنکر کہا کہ خدا نے محمد صلے اللہ علیہ وسلم ساتھ نیک اخلاق کے حکم کرتا ہی لکھا ہی کہ سبب اسلام کا اکثم
بن صیفی کے کہ اکابر عرب اور حکام انکے سنتے ہی آیت ہی اور بیان ماموراتِ اور منہیات اس آیت کے مین علما کے
بہت قول ہین چنانچہ کہتے ہین کہ عدل کلمہ شہادت ہی یا نفی شرکت ہی یا طاعت ہی سر و جہر مین یا انصاف
یا ادائے فرائض ہی یا تسویہ حقوق مین ہی یا حکم کرنا ساتھ حق کے ہی اور احسان انعام ہی یا درگذر کرنا گناہون سے ہی
یا صبر کرنا امر اور نہی پر ہی یا ادا کرنا نوافل کا ہی یا نیکی کرنا عوض بدی کے ہی یا اخلاص کرنا عمل مین ہی یا بندہ ہونا
عبادت کے ہی یا ایثار کرنا اوپر غیر کے ہی یا دوست رکھنا واسطے اور کے ہی وہ چیز کہ دوست رکھتا ہی واسطے
اپنے اور بد جاننا واسطے دوسرے کے ہی وہ چیز کہ بد جانتا ہی واسطے اپنے اور ایتاء ذی القربی صلہ رحمی ہی اور
نیکی کرنا ساتھ انکے مال اور دولت سے اور اگر مفلس ہی تو خدمت گذاری کرتا ہی انکیا ساتھ تن کے اور اگر ضعیف
اور عاجز ہو تو دعا کرتا ہی انکے حق مین اور فحشا زنا ہی یا وہ فعل بد ہی جو پوشیدہ کرین یا بخل ہی یا اہانت شرع کی ہی
یا افراط گناہ مین ہی یا وہ ہی جسپر حد شریعت مین مترتب ہی یا مخالفت ہی درمیان قول اور فعل کے اور منکر
وہ ہی کہ عقل جسکی منکر ہو یا شرع مین جسکی وجہ ثابت نہو یا جسپر وعید الٰہی مقرر ہو یا ختم خدا جسپر ہو یا اصرار گناہ پر
اور بغی ظلم ہی یا کبر ہی یا تعظیم اور برائی اپنی بے سبب ہی یا عیب لوگون کے نکالنے ہین یا غیبت کرنی ہی یا طعن
مسلمانون پر کرنا ہی یا تجاوز حق سے ہی طرف باطل کے لکھا ہی کہ استقامت ملک کی ساتھ تین چیزون ماموربہ کے
ہی اور اضطراب اسکا ساتھ تین چیزون منہی عنہ سے اور ان چھون کے ثمرے ہین ماموربہ کے اچھے منہی عنہ کے برے
چنانچہ عدل کا ثمرہ ظفر اور نصرت ہی احسان کا پھل ثنا اور مدحت ہی صلہ رحمی کا فائدہ انس اور الفت ہی اور
فحشا کا ثمرہ فساد ہی دین دنیا مین منکر کا پھل ایمنا عدا کا ہی بغی کا نتیجہ محروم رہنا آرزون سے ہی بعضون نے
کہا ہی کہ عدل توحید ہی اور محبت خدا کی اور احسان دوستی سید انبیا کی علیہ الصلوٰۃ والسلام اور درود بھیجنا انپر اور
ایتاء ذوی القربی محبت اہل بیت کی اور تعظیم صحابہ کی اور دعا واسطے انکے رضی اللہ عنہم اجمعین وسیط مین ہی کہ عدل افعال

میں ہے اور احسان اقوال میں پس نکیا جانتے مگر وہ جسمیں عدل ہو اور نکیا چاہیے مگر وہ جسمیں احسان ہو
حقائق سلمی میں ہے کہ فحشا کذب اور بہتان اور جو برائی کہ افعال میں ہووے اور منکر معاصی اور جو بدی کہ افعال
میں ہو بحر الحقائق میں ہے کہ عدل وہ ہے کہ جو تجھکو دیا ہے آلات جسمانی اور قوائے روحانی اور علوم اور اموال
سے سب کو راہ حق میں اور طلب حق میں صرف کرے کہ طلب غیر میں صرف کرنا ظلم ہے اور احسان وہ ہے کہ
جو نیکی ہو سکے قول اور فعل میں بجا لائے تو اور ایتاء ذی القربی یہہ ہے کہ اپنے نزدیکوں سے بھلائی کرے اور
نزدیک تر سب سے نفس تیرا ہے اسکو مہالک ہوا سے بچاوے اور فحشا وہ چیز ہے کہ تجھکو خدا سے باز رکھے اور منکر وہ ہے
کہ گمراہی اور بدعت اسپر مترتب ہو اور بغی صفات نفسانی ہیں انکو ریاضت سے کماوے کہ قواعد سلوک درستی
پاویں کیونکہ بحکم اعدا عدوک الذی بین جنبیک بدترین دشمنوں کا نفس ہے نظم نفس پلید و کافر ہے
اسکی عداوت ظاہر ہے نہ بیٹھکے یہہ آغوش میں آہ نہ کرتا ہے برباد و تباہ نہ تن میں اسکا گھر ہے بنا نہ کیونہ
چلاوے حکم اپنا نہ اٹھتے ہیں ہو کبر و عناد نہ اسکے ہی سب ہیں شر و فساد نہ دلکی بستی کرکے خراب بیٹھا ہی
خود ہو نصرت یاب نہ سچ یہہ مثل ہے رافت ملئے نہ گھر کا بھیدی لنکا ڈھائے وَأَوْفُوا بِعَهْدِ اللَّهِ إِذَا عَاهَدْتُمْ
اور پورا کرو عہد اللہ کے کو جب عہد باندھو تم مراد اس سے عہد الست کا ہے یا یہ عہد کہ درمیان لوگوں کے کرو اور صحیح یہہ
ہے کہ نزول آیت کا اس جماعت کے شان میں ہے جسنے حضرت سے مکے میں عہد کیا تھا اور غلبہ قریش کا اور ضعف مسلمانوں کا
دیکھکر بچلے گئے تھے شیطان نے چاہا تھا کہ انکو فریب دے تا کہ نقض عہد پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کریں اللہ تعالی
نے یہہ آیت نازل کر کر انکو ثابت رکھا اوپر وفا عہد کے اور فرمایا کہ پورا کرو عہد کو وَلَا تَنْقُضُوا الْأَيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيدِهَا
اور مت توڑو قسموں کو پیچھے مضبوطی انکی کے یعنی عہد کو مت توڑو بعد مضبوط کرنیکے ساتھ قسموں کے وَقَدْ جَعَلْتُمُ
اللَّهَ عَلَيْكُمْ كَفِيلًا ط اور حال یہہ ہے کہ کیا ہے تمنے اللہ کو اوپر عہد اپنے کے ضامن یا گواہ إِنَّ اللَّهَ
يَعْلَمُ مَا تَفْعَلُونَ تحقیق اللہ جانتا ہے جو کچھ کرتے ہو تم نیت اسکو سب معلوم ہے کچھ ہمیں شک
مت لاؤ تم نہ عہد کرکر توڑنا کھاکر قسم پھر جاؤ تم وَلَا تَكُونُوا كَالَّتِي نَقَضَتْ غَزْلَهَا مِنْ بَعْدِ قُوَّةٍ أَنْكَاثًا اور مت ہو
تم مانند اس عورت کے کہ توڑ ڈالا کاتنے اپنے کو یعنی تاروں کو پیچھے قوت اور مضبوطی کے ریزہ ریزہ لکھا ہے کہ عرب میں
ایک عورت تھی نام اسکا ربطہ یا رابطہ یا خطبہ تھا اور لقب حمقا یا جعرانا حرقا اسکی بہت لونڈیاں تھیں صبح سے دوپہر تک
سوت آپ بھی کاتتی تھی اور لونڈیوں سے بھی کتواتی تھی بعد دوپہر کے اولتا پل سوت کو دیکر خراب اور ٹکڑے ٹکڑے
کر دیتی تھی ہمیشہ یہی عادت اسکی تھی حق تعالی نے عہد باندھکر توڑنے کو اس سے تشبیہ دی کہ جیسے وہ ضایع کرتی
تھی اسطرح تم سر رشتہ عہد کو مت توڑو تو کہ بحکم اوفوا بعہدی اوف بعہدکم کے جزاء وفا اپنے کی پاؤ سلوک وفاے عہد چاہیے جس سے
تو مت توڑ عہد اپنا کہ حکم اوفوا بالعہد کا یہہ ہے مت چھوڑ عہد اپنا تَتَّخِذُونَ أَيْمَانَكُمْ دَخَلًا بَيْنَكُمْ أَنْ تَكُونَ أُمَّةٌ هِيَ أَرْبَى مِنْ أُمَّةٍ

مکر کرتے ہو تم عہد اور قسمون اپنی کو خیانت اور غدر اور مکر درمیان تمھارے اسواسطے کہ ہووے کوئی گروہ کفار کا وہ گروہ
زیادہ ہے عدد اور مال مین یعنے مسلمانون سے مراد یہہ ہے کہ قریش کو مسلمانون سے زیادہ اور مال کو انکے افزون
دیکھکر چاہتے تھے کہ فریب اور حیلہ سے معاش کرین اِنَّمَا يَبْلُوكُمُ اللّٰهُ بِهٖ سوا اسکے نہین کہ آزمایش کرتا ہے تمکو
اللہ ساتھ وفا عہد کے تو کہ لوگ معلوم کرین کہ عہد خدا اور بیعت پیغمبر پر کون ثابت رہتا ہے وَلَيُبَيِّنَنَّ لَكُمْ يَوْمَ
الْقِيٰمَةِ مَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ۝ اور البتہ بیان کریگا واسطے تمھارے دن قیامت کے جو کچھ کہ ہو تم بیچ اسکے اختلاف
کرتے بعث اور جزا مین وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ يُّضِلُّ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اور اگر چاہتا اللہ کر دیتا
تمکو امت ایک متفق اوپر دین اسلام کے لیکن گمراہ کرتا ہے جسے چاہے اور راہ دکھاتا ہے جسے چاہے وَلَتُسْئَلُنَّ عَمَّا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ
اور البتہ پوچھے جاؤگے تم محشر مین اس چیز سے کہ تھے تم کرتے وَلَا تَتَّخِذُوْٓا اَيْمَانَكُمْ دَخَلًاۢ بَيْنَكُمْ فَتَزِلَّ قَدَمٌۢ بَعْدَ ثُبُوْتِهَا
اور مت پکڑو قسمون اپنی کو غدر اور مکر درمیان اپنے ایک دوسرے کے پس لغزش کھا جاویگے قدم تمھارے راہ اسلام سے بعد ثابت
ہونے اسکے کے وَتَذُوْقُوا السُّوْٓءَ بِمَا صَدَدْتُّمْ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اور چکھوگے برائی اور رنج دنیا کا بسبب اسکے کہ بند کیا تمنے
راہ خدا کی سے یعنی وفا عہد سے وَلَكُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ اور ہوگا واسطے تمھارے عذاب بڑا آخرت مین سمجھ لیجیے کہ یہہ تہدید
عظیم ہے واسطے ضعفا اہل اسلام کے کہ چاہتے تھے عہد پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم سے پھر جاوین اور قریش انسے وعدہ کرتے تھے
کہ اگر ہمارے دین مین تم آؤ تو بہت فائدے تمھین پہنچاوین حق تعالی نے فرمایا وَلَا تَشْتَرُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا ؕ
اور مت مول لو بدلے عہد اللہ کے اور بیعت پیغمبر کی کے مول تھوڑا یعنے جو قریش کچھ مال دینے کا تم سے وعدہ کرتے
ہین اِنَّمَا عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ تحقیق وہ چیز کہ نزدیک خدا کے ہے نعمت دنیا کی سے اور ثواب
جنت کے سے وہ بہتر ہے واسطے تمھارے اس چیز سے کہ قریش وعدہ کرتے ہین تم سے اگر ہو تم جانتے مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ
وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ ؕ جو کچھ نزدیک تمھارے ہے مال دنیا کے سے تمام ہو جاتا ہے اور جو کچھ نزدیک خدا کے ہے خزانون
رحمت کے سے باقی رہنے والا ہے صوفیہ وجودیہ کہتے ہین کہ جو عین ہے اعیان موجودہ فی الخارج سے دو اعتبار رکھتا ہے
ایک من حیث الحقیقت ہے کہ عبارت ظہور حق سے ہے صور مظاہر ممکنات مین اور اسکو تجلی شہودی کہتے ہین
دوسرے من حیث التشخص والتعین اور اس حیثیت سے اسکو ممکن کہتے ہین اور خلق بھی نام رکھتے ہین اور تمام
اور نقصان طرف موجودات ممکنہ کے اسیواسطے منسوب کرتے ہین غیر نظم غیر دکھلاتا ہے شکل و پوست ہے مغز و معنے
مین وہی یک دوست ہے ع الکاہی ماعندکم ینفد بیان ہے اسکا ہی ماعندہ باق نشان ہے اعتبار اول آخر مین ہے جان
اعتبار آخر اول ہے بیان وَلَنَجْزِيَنَّ الَّذِيْنَ صَبَرُوْٓا اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ اور البتہ جزا دینگے ہم ان لوگون کو
کہ صبر کرتے ہین فقر اور فاقہ پر یا تکلیف پر یا ایذا کفار پر یا عہد اور پیمان پر اپنے کہ بیعت پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم سے کر کر فقر پر
صبر کیا اور عہد سے نہ پھرے دینگے ہم انکو ثواب انکا کہ نعیم بہشت ہے یا ثواب دو چند ساتھ بہتر اس چیز کے کہ تھے اعمال

عمل کرتے تفسیر زاہدی میں ہے کہ اگر ایک کی ایمن سے سو طاعت ہو ایک جنس سے جیسی نماز یا روزہ یا زکوٰۃ یا صدقہ
اور ایک اُن سو میں سے بہتر اور تمام تر ہو ثواب اُسی ایک کا کہ بہتر ہے تمام دینگے ہم اور باقی کو بھی قبول کر کر ثواب
ہر ایک کا برابر اُس بہتر کے عطا کرینگے مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً
جو کوئی کام کرے اچھا مرد سے ہو یا عورت سے اور وہ مومن ہو کیونکہ عمل بغیر ایمان کے ثواب نہیں رکھتا پس البتہ
زندگی دینگے ہم اسکو زندگی پاکیزہ یعنے رزق حلال دینگے کہ کھانا پینا اُس کا پاک ہو یا حیٰوۃ طیبہ حلاوت طاعت کی
ہے یا قناعت اس قدر پر کہ احتیاج ہے یا عمل صالح ہے یا عافیت ہے یا رضا بالقضا ہے اور ایک قول یہہ ہے
کہ حیٰوۃ طیبہ بہشت میں ہوگی کیونکہ زندگانی دُنیا کی بغیر نقصان اور تفرقے کے نہیں سمجھی۔ لیئے کہ نظم ہے بیت طیبہ یا چار چیز
یاد رکھ اسکو اگر ہے کچھ تمیز ۔ پہلے عرفان خدا ثانی امام ۔ پھر یقین ہووے تجھے صدق مقام ۔ منہج امر خدا جو ہو وقت
ماسوی اللہ سے ہو اعراض ثانی رؤف ۔ حقائق سلمی میں ہے کہ حیٰوۃ طیبہ استغنا ہے ماسوی حق سے ۔ بیت
تو اُسکا ہو اُسے کر اپنا اتنی ہی ہوس ہے بس ۔ تیرے رافت کو کچھ تجھ بن نہیں درکار یا اللہ ۔ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ
اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ اور البتہ بدلا دوینگے ہم انکو ثواب انکا ساتھ بہتر اُس چیز کے کہ تھے وہ
کرتے فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ پس جب چاہے تو کہ پڑھے تو قرآن پس پناہ مانگ
ساتھ اللہ کے شیطان راندے ہوئے سے یعنے اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھ اور یہہ امر واسطے استحباب کے
ہے بقول جمہور اور واسطے وجوب کے بقول بعض اور ایک قول امام قرطبی نے اپنی تفسیر میں نقل کیا ہے
کہ استعاذہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر فرض تھا اور امت پر واسطے اقتدا انکی کے سنت ہے اور باقی بیان اسکا اول
سورۃ الحمد میں گذرا اِنَّهٗ لَيْسَ لَهٗ سُلْطٰنٌ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ تحقیق شیطان نہیں واسطے اسکے
غلبہ اور تسلط اوپر اُن لوگوں کے کہ ایمان لائے کیونکہ وہ ساتھ اللہ کے پناہ پکڑتے ہیں اور اوپر پروردگار اپنے
کے بیچ دفع وسواس اسکے کے توکل کرتے ہیں اِنَّمَا سُلْطٰنُهٗ عَلَى الَّذِيْنَ يَتَوَلَّوْنَهٗ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِهٖ مُشْرِكُوْنَ سوا اسکے



نہیں کہ تسلط اُس کا اوپر اُن لوگوں کے ہے کہ دوستی کرتے ہیں اسکی اور وسوسے اسکا قبول کرتے ہیں اور وہ لوگ
کہ وہ بسبب شیطان کے شریک لاتے ہیں ساتھ خدا کے یا مرجع ضمیر طرف خدا کے ہے یعنے ساتھ خدا کے شریک
کرتے ہیں لکھا ہے کہ جب بعضے احکام منسوخ ہوتے تھے تو کفار مکے کے کہتے تھے کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم اپنے
یاروں سے ٹھٹھا کرتے ہیں ایکدن ایک کام کا امر کرتے ہیں دوسرے دن اُس سے نہی کرتے ہیں غالب یہہ ہے
کہ اللہ پر افترا کرتے ہیں اپنی طرف سے باتیں بناتے ہیں یہہ آیت اتری وَاِذَا بَدَّلْنَآ اٰيَةً مَّكَانَ اٰيَةٍ وَّاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا
يُنَزِّلُ اور جب بدلتے ہیں ہم ایک آیت ناسخ کو جگہہ ایک آیت منسوخ کے اور اللہ جانتا ہے اس چیز کو
کہ اتارتا ہے ناسخ سے واسطے مصلحت بندوں کے قَالُوْٓا اِنَّمَآ اَنْتَ مُفْتَرٍ کہتے ہیں کافر سوائے اسکے نہیں کہ تو باندھ

لینے والا ہے دروغ اللہ پر اور اپنی طرف سے کہتا ہے بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ نہین ایسا جو یہہ کہتے ہین بلکہ
اکثر اُن کے نہین جانتے حکمت نسخ کی اور اثبات احکام کی قُلْ نَزَّلَهٗ رُوْحُ الْقُدُسِ مِنْ رَّبِّكَ بِالْحَقِّ کہہ
اُتارا ہے قرآن کو روح پاکیزہ نے کہ جبرئیل علیہ السلام ہے پروردگار تیرے کی طرف سے ساتھ صحیح کے لِيُثَبِّتَ
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تو کہ ثابت رکھے اُن لوگون کو کہ ایمان لائے ہین اور اعتقاد اُنکا ساتھ ناسخ کے راسخ کرے
کہ کلام الٰہی جانین اور صلاح اور حکمت اُس مین پہچانین وَهُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ اور نزول قرآن کا واسطے ہدایت
کے ہے اور بشارت واسطے مسلمانون کے ساتھ بہشت کے حدیث مین ہے کہ عامر حضرمی کا غلام رومی تھا
جبر نام یا دو غلام تھے اہل کتاب جبر اور یسار توریت اور انجیل پڑھا کرتے تھے حضرت جب اُدھر سے
گذرتے تھے اُن کی قرأت سنتے تھے یا طائش نام غلام تھا اہل کتاب سے یا العیش یا بلعام یا یخنس یا عداس
اور اصح یہہ ہے کہ ابو فکیہہ اُسکو کہتے تھے رات کو وہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر قرآن سیکھتا تھا قریش
کہنے لگے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اُس غلام سے کلام سیکھکر ہم سے کہتے ہین یہہ آیت نازل ہوئی
وَلَقَدْ نَعْلَمُ اَنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ اِنَّمَا يُعَلِّمُهٗ بَشَرٌ ؕ اور تحقیق ہم جانتے ہین یہہ کہ وہ کہتے ہین سوا اسکے نہین کہ
سکھاتا ہے اُسکو آدمی یعنی جبر یا ابو فکیہہ لِسَانُ الَّذِيْ يُلْحِدُوْنَ اِلَيْهِ اَعْجَمِيٌّ وَّهٰذَا لِسَانٌ عَرَبِيٌّ مُّبِيْنٌ زبان
اُس شخص کی کہ کج راہی کرتے ہین یعنی گمان کرتے ہین طرف اُسکے کہ سکھاتا ہے عجمی غیر فصیح اور یہہ قرآن
زبان عربی ہے روشن کہ تم باوجود فصاحت کمال اور بلاغت تمام کے کہ شاعر اور منشی عرب کے ہو مثل اسکے ایک
آیت بنانے مین عاجز ہو پس یہہ دعوی تمہارا کہ غلام عجمی کلام اس فصاحت و بلاغت کا حضرت کو سکھاتا ہے
جھوٹا ہے ظاہر اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۙ لَا يَهْدِيْهِمُ اللّٰهُ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ تحقیق وہ لوگ
کہ نہین ایمان لاتے ساتھ آیتون کتاب اللہ کے اور نہین تصدیق کرتے کہ اللہ کی طرف سے ہین نہین ہدایت
کرتا اُنکو اللہ طرف نجات کے یا بہشت کے اور واسطے اُن کے ہے عذاب دردناک دار الآخرت مین واسطے کفر کرنے کے
ساتھ قرآن کے اور نسبت افترا کی کرنیکے اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور حال یہہ ہے کہ مفتری وہی ہین ؏
اِنَّمَا يَفْتَرِي الْكَذِبَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۚ سوا اسکے نہین کہ باندھ لیتے ہین جھوٹھ وہ
لوگ کہ نہین ایمان لاتے ساتھ آیتون خدا کے یعنی قرآن کے اور کہتے ہین کہ بنایا ہوا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا
ہے وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ اور یہہ لوگ مفتری وہ ہین جھوٹھ بولنے والے کہ کہتے ہین انما یعلمہ بشر بیت
فی الحقیقت دروغ گو وہی ہین جو پیغمبر پر باندھتے ہین دروغ ؏ حدیث مین ہے کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے بتون کو جھٹلایا تو قریش مسلمانان درویش کے ایذا کے درپے ہوئے جیسے بلال اور خباب
اور عمار اور مان باپ عمار کے یاسر اور سمیہ رضی اللہ عنہم اور اُنکو زبردستی کفر مین ڈالنے لگے لیکن وہ اسلام پر ثابت

قدم تھے رنج اُٹھائے اور دین سے نہ پھرے یہان تک والدین عمار کے شہید ہوئے عمار بطاقتی اور ضعف
بدن کے سبب تحمل ایذا کا نکر سکے اُن کے موافق رضا کے کلمہ زبان سے بولے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو
خبر پہنچی کہ عمار نے کفر اختیار کیا اور دین سے بیزار ہوا فرمایا غلط ہے عمار سر سے قدم تک ایمان سے بھرا ہے
اور ایمان گوشت اور خون اسکے مین رچا ہے عمار رض روتے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین آئے
آپ نے دست مبارک اپنے سے آنسو اُن کے پوچھے اور کہا اگر پھر آوین تجھے باکراہ تو پھر واسطے اُنکے ساتھ
اُس کلمے کے اور یہہ آیت اللہ نے اُتاری کہ مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ مِنْ بَعْدِ اِيْمَانِهٖ جو کوئی کفر کرے ساتھ خدا کے
پیچھے ایمان لینے سے اور مرتد ہو جاوے جیسے حنظل اور طعمہ اور مقیش اور مثل اُنکے اللہ کے غضب مین پڑے
اِلَّا مَنْ اُكْرِهَ وَقَلْبُهٗ مُطْمَئِنٌّ بِالْاِيْمَانِ مگر جو کوئی کہ زبردستی کیا گیا اور دل اُسکا آرام پکڑ رہا ہے ساتھ ایمان کے
اور عقیدہ اُسکا نہین پھرا جیسے عمار رض وَلٰكِنْ مَّنْ شَرَحَ بِالْكُفْرِ صَدْرًا فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ مِّنَ اللّٰهِ اور لیکن جو شخص
کہ کھل جاوے ساتھ کفر کے سینہ اُسکا یا کھولے ساتھ کفر کے سینے کو یعنے خوش ہو کر کفر مین آوے اور اُسپر
اعتقاد لاوے پس اوپر اُسکے ہے غضب اللہ سے وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ اور واسطے اُن کے ہے عذاب بڑا
سبب گناہ بڑے کے کہ ارتداد ہے ذٰلِكَ یہہ عذاب عظیم یا پھر جانا اُنکا دین اسلام سے بِاَنَّهُمُ اسْتَحَبُّوا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا
عَلَى الْاٰخِرَةِ وَاَنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ سبب اسکے ہے کہ اُنھون نے دوست رکھا زندگانی دنیا کو اوپر نعمت
آخرت کے اور دوسرے اسواسطے ہے کہ اللہ نہین چاہتا کہ ہدایت کرے طرف موجبات ثبات ایمان کے قوم کفار
کو یعنے مرتدون کو اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَسَمْعِهِمْ وَاَبْصَارِهِمْ یہہ لوگ وہ ہین کہ مہر رکھی اللہ نے
اوپر دلون اُنکے کے تو کہ حق بات نہ سمجھین اور اوپر کانون اُن کے کے تو کہ حق بات نہ سنین اور اوپر آنکھون
اُنکی کے تو کہ نشانیان قدرت حق کی نہ دیکھین وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ اور یہہ لوگ وہ ہین غافل لَا جَرَمَ اَنَّهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ
هُمُ الْخٰسِرُوْنَ نہین شک یہہ کہ وہ بیچ آخرت کے وہی ہین ٹوٹا پانیوالے کیونکہ سرمایہ عمر بازار دنیا مین
کھو کر تہی دست گئے ۔ نظم ۔ ہاتھہ خالی دل پُر از حسرت گئے ۔ یہان سے لے دولت نہ کچھہ حشمت گئے ۔ کیون
نہ غصے مین ندامت اُنکو ہو ۔ رنج و غم سے تا قیامت اُنکو ہو ۔ پاس کچھہ رکھتے نہین سرمایہ ہین ۔ نے بضاعت
نے مدد نے مایہ ہین ۔ آمد اس بازار مین دست تہی ۔ لائی ہے سو سو طرح شرمندگی ۔ ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِيْنَ
هَاجَرُوْا مِنْ بَعْدِ مَا فُتِنُوْا پھر تحقیق پروردگار تیرا واسطے اُن لوگون کہ ہجرت کرتے ہین طرف مدینے کے جیسے جناب
اور خبیب اور بلال رض پیچھے اسکے کہ ایذا دئیے گئے کفار کے ہاتھ سے ثُمَّ جٰهَدُوْا وَصَبَرُوْا اِنَّ رَبَّكَ مِنْ بَعْدِهَا



لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ پھر جہاد کیا اُنھون نے اور صبر کیا اوپر جہاد کے تحقیق پروردگار تیرا پیچھے ہجرت اور جہاد اور صبر کے
البتہ بخشنے والا ہے اُن سے گناہ پہلی مہربان ہے توفیق طاعت کی دیگا اُنکو زمان آئندہ مین يَوْمَ تَاْتِيْ كُلُّ

نَفْسٍ تُجَادِلُ عَنْ نَفْسِهَا وَتُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ یاد کر اُس دن کو کہ آویگا ہر انسان جھگڑتا ہوا جان اپنی کی طرف سے یعنے
ملامت کرتا ہوا اپنے آپ کو مثلاً گناہ کا کہیگا مین نے کیون گناہ کی اور مطیع کہیگا مین نے طاعت زیادہ کیون
نکی یا ہر ایک شخص سے اور مجادلہ کرے واسطے خلاصی نفس اپنے اور کہیگا نفسی نفسی اور پورا دیا جاویگا ہر انسان کو بدلا اسی چیز کا
جو عمل کیا ہے وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ اور وہ ظلم کئے جاوینگے جزا دینے مین وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا قَرْيَةً كَانَتْ اٰمِنَةً
مُّطْمَئِنَّةً يَّاْتِيْهَا رِزْقُهَا رَغَدًا مِّنْ كُلِّ مَكَانٍ اور بیان کی خدا نے مثال طریق ایک بستی کی کہ تھی امن والی چین والی اور رہنے
والے اسکے آسودہ آتا تھا اسکو رزق اُسکا با فراغت ہر جگہہ سے یعنے طرف سے فَكَفَرَتْ بِاَنْعُمِ اللّٰهِ پس کافر
ہوئے اہل اُس بستی کے ساتھ نعمتون اللہ کے اور شکر نہ ادا کیا فَاَذَاقَهَا اللّٰهُ لِبَاسَ الْجُوْعِ وَالْخَوْفِ بِمَا
كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ پس چکھایا اہل اُسکے کو اللہ نے پہناوا بھوک کا اور ڈر کا بسبب اُس چیز کے کہ تھے وہ کرتے
عمل برے ذوق کو استعارہ کیا ہے واسطے ادراک اثر ضرر کے اور لباس کو واسطے اُس چیز کے کہ سبکو چھپا لیوے
حاصل یہہ ہے کہ خدا نے ایسا کیا کہ مالیا اُنھون نے ضرر بھوک کا اور ڈر کا کہ اُنکو شامل تھا ابن عباس رضی نے کہا کہ
یہہ مثل اہل مکہ کے واسطے ہے کہ قتل اور غارت سے نڈر تھے جب نعمت نبوت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی سے کفر کیا اللہ نے بدل ڈالی فراخی اُن کی ساتھ قحط کے کہ سات برس خشک سالی مین تھے آخر مارے بھوک کے مردار کھانے
لگے اور لہو پینے لگے اور یہہ حضرت کی بد دعا کی سبب سے تھا اور امن اُنکا بدل ڈالا ساتھ خوف کے کہ مسلمانون کی
دہشت سے سفر شام اختیار کیا جان اور مال اپنے سے ڈرتے تھے وَلَقَدْ جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مِّنْهُمْ فَكَذَّبُوْهُ فَاَخَذَهُمُ
الْعَذَابُ وَهُمْ ظٰلِمُوْنَ اور البتہ تحقیق آیا تھا اُن کے پاس ایک پیغمبر اُنہین سے یعنے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پس جھٹلایا اُسکو پس
پکڑا اُن کو عذاب نے یعنے قحط اور ڈر نے اور حال آنکہ وہ ظالم تھے اپنی جان پر ساتھ شرک لانے اور جھٹلانے کے لکھا ہے
کہ قریش نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کہلا بھیجا کہ دشمنی ہم مردون نے تم سے کی ہے عورتون اور بچون کا کیا گناہ ہے
کہ قحط سے قریب مرگ مین حضرت نے اجازت فرمائی کہ مکے کو غلہ لیجاو اور یہہ آیت اُتری کہ فَكُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ
اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا پس کھاؤ عورتو اور بچو مکے کے اُس چیز سے کہ رزق دیا ہے تم کو اللہ نے بھیجا ہوا پیغمبر کا
حلال پاکیزہ بعضے کہتے مین کہ یہہ خطاب مسلمانون کو ہے کہ کھاؤ حلال طیب وَّاشْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ
تَعْبُدُوْنَ اور شکر کرو نعمت اللہ کے کا اگر ہو تم اُسکو عبادت کرتے یا اُسکی فرمانبرداری کرتے اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ
الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ سوا اسکے نہین کہ حرام کیا اوپر تمھارے مردار اور لہو بہتا اور گوشت
سور کا سب اجزا سمیت اور وہ چیز کی آواز بلند کی جاوے سوا خدا کے ساتھ اُسکے وقت ذبح کے یعنے جو بنام غیر خدا ذبح
فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ پس جو کوئی بے بس ہو اور محتاج ساتھ کھانے ان محرمات
کے ہو نہ حد سے نکل جانیوالا ہو اور نہ دوسرے سے چھین نے والا ہو پس تحقیق اللہ بخشنے والا ہے گناہ نے بس کا

مہربان ہے بیچ رخصت اسکے کے وَلَا تَقُولُوا لِمَا تَصِفُ أَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ هَٰذَا حَلَالٌ وَهَٰذَا حَرَامٌ اور مت کہو واسطے اُس
چیز کے کہ بیان کرتی ہین زبانین تمھاری جھوٹھ اور وہ یہہ ہے کہ کہتے ہین یہہ حلال ہے یعنے جو پیٹ مین بحیرہ
سائبہ کے ہو حلال ہے مردون پر ہمارے اور یہہ حرام ہے یعنے جو گذرا عورتون پر ہمارے اور کہتے ہو
کہ یہہ حلال اور یہہ حرام ہے لِتَفْتَرُوا عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ تو کہ باندھو اوپر اللہ کے جھوٹھ کہ اللہ نے ہمین یہہ امر کیا ہے
إِنَّ الَّذِينَ يَفْتَرُونَ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُونَ تحقیق جو لوگ کہ باندھ لیتے ہین اوپر اللہ کے جھوٹھ
نہین چھٹکارا پانے کے عذاب دوزخ سے قیامت مین مَتَاعٌ قَلِيلٌ فائدہ ہے تھوڑا سا دنیا مین جنکے واسطے یہہ
جھوٹھ باندھتے ہین اور وہ جلدی جاتا رہیگا وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ اور واسطے انکے ہے عذاب دردناک
والا کہ ہمیشہ رہیگا آخرت مین وَعَلَى الَّذِينَ هَادُوا حَرَّمْنَا مَا قَصَصْنَا عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ اور اوپر اُن لوگون کے کہ
دین یہود مین آئے حرام کیا ہم نے وہ کچھہ کہ بیان کیا ہم نے اوپر تیرے پہلے نزول اس سورہ سے یعنے سورہ
انعام مین کہ فرمایا ہے وعلى الذين هادوا حرمنا كل ذي ظفر الآية وَمَا ظَلَمْنَاهُمْ وَلَٰكِنْ كَانُوا أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ
اور نہین ظلم کیا ہم نے ساتھہ حرام کرنے ان چیزون کے ولیکن تھے وہ جانون اپنی کو ظلم کرتے کہ بسبب گناہون کے
مستحق عذاب کے ہوئے ثُمَّ إِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِينَ عَمِلُوا السُّوءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابُوا مِنْ بَعْدِ ذَٰلِكَ وَأَصْلَحُوا
پھر تحقیق پروردگار تیرا واسطے اُن لوگون کے کہ کرتے ہین گناہ بسبب غفلت اور نادانی کے کہ فکر آخر کام کا نہین
کرتے پھر توبہ کرتے ہین پیچھے اُس عمل بد کے اور نیکی کرتے ہین اور صلاح مین لاتے ہین کام اپنے إِنَّ رَبَّكَ
مِنْ بَعْدِهَا لَغَفُورٌ رَحِيمٌ تحقیق رب تیرا پیچھے توبہ کے البتہ بخشنے والا ہے گناہون کو بسبب توبہ کے مہربان
ہے کہ قبول کرتا ہے توبہ بندون کی إِنَّ إِبْرَاهِيمَ كَانَ أُمَّةً قَانِتًا لِلَّهِ حَنِيفًا تحقیق ابراہیم تھا پیشوا فرمانبردار
واسطے اللہ کے اور قائم امر اسکے پر سب ادیان باطلہ کو چھوڑکر آنیوالا طرف دین حق کے یا تھا ایک امت جامع
جمیع کمالات اور فضائل کہ وہ سب اکٹھے نہ تھے مگر بہت لوگون مین متفرق یا پہلے الگ مین ڈالنے سے روئے زمین پر
سوا اُسکے کوئی مومن نہ تھا پس وہ تنہا ایک امت تھا وَلَمْ يَكُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ اور نہ تھا شریک لانیوالون سے
جیسے قریش گمان کرتے ہین اور تھا شَاكِرًا لِأَنْعُمِهِ شکر کرنیوالا واسطے نعمتون اللہ کے اجْتَبَاهُ وَهَدَاهُ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ
قبول کیا اللہ نے اُسکو ساتھہ نبوت کے اور ہدایت کی اُسکو کہ لوگون کو بلاوے طرف راہ سیدھی کے کہ راہ توحید ہے
وَآتَيْنَاهُ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً اور دی ہم نے اُسکو بیچ دنیا کے نیکی کہ ذکر نیک ہے یا اولاد صالح ہے یا محبت ہے کہ دلون مین عالم کے
اُسکی ڈال دی سب اہل ملل دوست رکھتے ہین اسکو اور تعریف کرتے ہین یا نسل اُسکے سے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا کیا
یا درود اُسپر ملی ہوئی ساتھہ درود خاتم انبیا کے کہ کہی کہ اللہم صل علے محمد وعلی آل محمد کما صلیت علے ابراہیم وعلے آل
ابراہیم انک حمید مجید وَإِنَّهُ فِي الْآخِرَةِ لَمِنَ الصَّالِحِينَ اور تحقیق وہ ابراہیم بیچ آخرت کے البتہ صالحون سے ہے واسطے درجون

بلند کے امام ماتریدی نے کہا نیکی اُسکی جو دنیا میں دی حسنات اُسکی کم کریگی بیچ آخرت کے ثُمَّ اَوْحَیْنَا اِلَیْكَ اَنِ
اتَّبِعْ مِلَّةَ اِبْرٰهِیْمَ حَنِیْفًا پھر وحی کی ہم نے طرف تیرے یہہ کہ پیروی کر توحید میں دین ابراہیم کی کہ تھا
تمام دینوں سے طرف اُس کے یا متابعت کر دعوت حق میں یعنے جیسے وہ نرمی اور مدارا کرتے تھے اور دلیلیں
موافق فہم ہر ایک کے لا کر طرف حق کے بلاتے تھے ویسا ہی تو کر سمجھنا چاہیے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو امر
بہ اتباع ابراہیم علیہ السلام اسواسطے ہے کہ بعد اُن کے مبعوث ہوئے نہ یہہ کہ اُن سے کچھہ کم تھے کہ بحکم انا اکرم
الاولین والآخرین علی اللہ حضرت سب انبیا سے افضل اور اکمل تھے سو وہ سب سے اعلی وہ سب سے افضل
وہ سب سے ارفع وہ سب سے اکمل ہیں وہ سب سے احسن وہ سب سے اجمل ہیں وہ تاج ہیں فرق انبیا کا وَمَا كَانَ
مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ اور نہ تھا ابراہیم علی نبینا وعلیہ الصلوة والسلام شرک لانے والوں سے یہہ تعریض کفار قریش کی ہے کہ کہتے
تھے ہم دین باپ ابراہیم کا رکھتے ہیں لکھا ہے کہ حق تعالی نے موسی علیہ السلام کو امر کیا کہ بنی اسرائیل کو کہہ کہ جمعہ
کے دن سب کام چھوڑ کر عبادت میری کریں موسی علیہ السلام نے کہا انھوں نے مانا اور اکثر پھر گئے اور ماننے
والوں میں بھی اختلاف پڑا کسی نے کہا ہم سنیچر کو اختیار کرتے ہیں کہ اُس دن اللہ پیدائش عالم کی سے فارغ ہوا ہے
کسی نے کہا کہ اتوار بہتر ہے کہ ابتدا آفرینش خلق ہے اللہ تعالی نے مخالفت اور نافرمانی کی شامت سے تعظیم سنیچر کی
اُنپر فرض کی چنانچہ فرماتا ہے اِنَّمَا جُعِلَ السَّبْتُ عَلَی الَّذِیْنَ اخْتَلَفُوْا فِیْهِ سوا اسکے نہیں کہ مقرر کی گئی
تھی تعظیم سنیچر کی اوپر ان لوگوں کے کہ اختلاف کرتے تھے بیچ اُسکے یہہ تھی کہ کچھہ کسب نکریں کسی کام میں مشغول
ہوں شکار نہ پکڑیں سوا اللہ کی عبادت کے کچھہ نہ کریں اور یہہ تکلیف بہت شاق تھی زاد المسیر میں ہے کہ موسے
علیہ السلام نے ایک شخص کو دیکھا کہ ہفتے کو متاع سر پر رکھے جاتا تھا کہا گردن مارو اسکی پس گردن کاٹ کر بدن اسکا
پھینک دیا چالیس دن تک مرغان مردارخوار نے اسکو کھایا وَاِنَّ رَبَّكَ لَیَحْكُمُ بَیْنَهُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فِیْمَا كَانُوْا
فِیْهِ یَخْتَلِفُوْنَ اور تحقیق پروردگار تیرا البتہ حکم کرے گا درمیان اُنکے دن قیامت کے بیچ اُس چیز کے کہ تھے
سرکشی اور جہل سے بیچ اسکے اختلاف کرتے یعنے بیچ اُس دن کے کہ مقرر واسطے عبادت کے تھا حدیث میں ہے کہ حضرت نے
فرمایا اللہ تعالی نے واسطے عبادت کے دن جمعہ کا لکھا اوپر اُن کے جو پہلے مجھہ سے تھے اُنھوں نے اسمیں اختلاف کیا
اللہ نے مجھے طرف اسکے راہ دکھائی فلنا الیوم وللیهود غدا وللنصاری بعد غد پس واسطے ہمارے جمعہ اور یہود کے ہفتہ
اور نصاری کے اتوار ہے اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ بلا اے محمد صلی اللہ خلق کو طرف راہ پروردگار اپنے کے
ساتھہ بات محکم کے یعنے ساتھہ دلیل کے کہ حق کو ثابت کرے اور شبہہ کو دور کر سکے وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ اور ساتھہ
نصیحت نیک کے وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ اور جھگڑا کر اُن سے ساتھہ اُس چیز کے کہ وہ نیکتر ہے یعنے ساتھہ نرمی
اور خوش خوئی کے لکھا ہے کہ حکمت واسطے دعوت خواص کے ہے اور موعظہ حسنہ واسطے ارشاد عوام کے اور جدال

واسطے دفع معاندون کے سمجھ لیجئے کہ تین طریقے دعوت کے بیان فرما کر یہ حکمت اور موعظت اور جدال ہے اشارت
طرف وصول تین مقام کے کیا کہ حقیقت اور طریقت اور شریعت ہے حقیقت وہ کہ بندے کو بے واسطہ اللہ سے
حاصل ہو اور شریعت وہ کہ حصول اسکا بواسطہ رسل ہو اور طریقت رعایت ادب ہے پس اوّل حکمت سماوی
کہ موہبت جزیل ہو واسطہ جبرئیل حضرت پر فائض ہوئی کہ عبارت حقیقت سے ہے پھر موعظت حسنہ کہ رعایت
ادب اور نکوئی اور نرمی اور خوشخوئی کی ہے کہ طریقت ہے پھر جدال بطرز نیک کہ مخصص شریعت ہے کیونکہ بنا اسکی
تکلیف احکام پر اور بیان اوامر حلال اور حرام پر ہے اور توضیح اسکی محتاج دلائل اور حجج کے ہے اور اس کلام سے دعوت
حضرت سید انام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تمام طوائف خواص و عوام پر نکلتی ہے سو بھیجا ہے حق نے انکو کافۃ للانام
پر تو دعوت انہوں کی ہے تمام خاص پر اور عام پر تو اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ
تحقیق پروردگار تیرا وہی دانا تر ہے ساتھ اس شخص کے کہ گمراہ ہو گیا راہ حق سے کہ اسلام ہے اور وہی خوب جانتا ہے
ساتھ راہ پانے والوں کے اور تجھ پر کہ پیغمبر ہے سوا پیغام پہنچانے کے نہیں لکھا ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
روز احد سید الشہدا حمزہ رضی اللہ عنہ کو جو مثلہ کیا ہوا دیکھا نہایت غمگین ہوئے اور فرمایا کہ قسم خدا کی اگر فتح اللہ نے
مجھے دی ستر آدمیوں کو عوض تیرے میں مثلہ کرونگا حق تعالیٰ نے یہہ آیت بھیجی کہ وَاِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَا
عُوْقِبْتُمْ بِهٖ اور اگر ایذا دو تم اس شخص کو کہ ایذا دی ہے تم کو یعنے بدلا لو تم پس ایذا دو اور بدلا لو برابر اس چیز کے کہ ایذا
دیئے گئے ہو تم ساتھ اسکے یعنے ایک کو مثلہ کیا ہے تم بھی ایک کو کرو نہ ستر کو وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ
لِلصّٰبِرِيْنَ اور اگر صبر کرو تم اور ایذا نہ دو البتہ وہ بہتر ہے واسطے صبر کرنیوالوں کے بدلا لینے سے وضع مظہر کا مضمر
ثنائے حق ہے اوپر ان کے کہ صبر کرتے ہیں لکھا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد نزول اس آیت کے بدلا
نہ لیا معاف کیا کفارہ قسم کا دیا وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ اِلَّا بِاللّٰهِ اور صبر کر مصیبت پر روز احد کے اور نہیں صبر تیرا مگر ساتھ
توفیق اور مدد اللہ کے وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ اور مت غم کھا اوپر پھر جانے کافروں کے تجھ سے یا اوپر غلبے کفار کے اوپر
لشکر تیرے کے وَلَا تَكُ فِيْ ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُوْنَ اور مت ہو بیچ تنگی کے اس سے کہ مکر کرتے ہیں اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ
اتَّقَوْا وَّالَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ تحقیق اللہ ساتھ ان لوگوں کے ہے کہ پرہیز کرتے ہیں شرک اور گناہ سے اور
ساتھ ان لوگوں کے ہے کہ وہ احسان کرنیوالے ہیں یعنے موحد اور مخلص ہیں سمجھ لیجئے کہ تقویٰ اشارت ہے تعظیم خدا ہے
اور احسان عبارت شفقت کرنے سے ہے بخلق کبریا اور یہہ دو صفتیں مدار کار اسلام و ایمان ہیں سو احسان
سے خلق ہوتی ہے شاد ÷ تقویٰ سے ہے دار دین آباد ÷ حسین کہ یہہ دونوں ہوویں واثق ÷ راضی ہے پھر اس سے
خلق و خالق ÷ سبحان اللہ عجب حسن مقطع اس سورہ کا عجب شان ہے ÷ کہ متضمن تقوے اور احسان کا ہے
تقوی کہ قبول دین اسلام ÷ اور ترک و مناہی ہے جامع ایمان ÷ جمیع اوامر اور اجتناب ہمہ نواہی ہے ÷ اور ÷

احسان کو نیک کاری بخلق باری ہے ۔ متضمن خوشنودی عالم اور وسیلہ سرداری ہے ۔ ۵ یا الٰہی تقوی کو ان
دے ۔ زندگی و مرگ مین ایمان دے ۔ شرک وعصیان ومناہی سے بچا ۔ دین و دنیا مین تباہی سے بچا ۔ قول ثابت پر
رکھہ ثابت مدام ۔ کلمہ توحید بر زبان بر اختتام ۔ سورہ بنی اسرائیل مکی ہے مگر آٹھہ آیتین وان کادوا لیفتنونک عن الذی
اوحینا الیک سے ایک سو گیارہ آیتین ہین کوفیون کے قرات مین اور ایک سو دس بصریون کے قرات مین ایکہزار پانچ سو
تینتیس کلمے مین چھہ ہزار ایک سو چھتیس حرف ہین فواصل اسکی رامین اور تطبیق اسکی ساتھہ سورہ نحل کے یہ ہے کہ آخر نحل کے
مقطع مین ذکر صبر اور تقوی کا تھا اسکے مطلع مین قصہ معراج مذکور ہوا الحلم الصبر مفتاح الفرج صبر سبب فرج ہے تقوی مصداق
ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجا تقوی وسیلہ خروج غموم ہے اس سبب سے ذکر معراج کا بعد ذکر صبر اور تقوی کے مناسب ہوا اسکے
مطلع مین ربط غالب ہوا

سورۃ بنی اسرائیل مکیۃ — بسم اللہ الرحمن الرحیم — وھی مائۃ واحد عشر آیۃ

سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام پاکی اور بے عیبی ہے اسکو واسطے کرامت کے لیگیا بندے
اپنے کو یا کرامت یعنی ایک آن رات کی مین مسجد حرام سے الی المسجد الاقصا الذی بارکنا حولہ طرف مسجد دور کے یعنی
بیت المقدس ہے طرف جو برکت دی ہم نے گرداگرد اسکے کو زمین شام کی ہے برکت دین کی دی کہ مہبط وحی اور معبد انبیا کیا
اور برکت دنیا کی بخشی کہ اشجار اثمار اور انہار بہا سے پھیر لیا اور لیگئے ہم اس بندہ محبوب مقبول اپنے کو کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین لنریہ
من ایاتنا تو کہ دکھادین ہم اسکو نشانیان قدرت اپنے کی تا کہ آن واحد مین مکہ سے لاکر بیت المقدس مین امام انبیا فرمایا پھر وہان سے
السما لیجا کر جو کچھ دکھانا سنانا تھا سنایا اور دکھایا انہ ھو السمیع البصیر تحقیق اللہ سبحانہ وہی سننا والا ہے دوستون اپنے کی باتین
کی دیکھنا والا ہے انکی اپنے قدرت کی یا سننے والا ہے باتین کفار کی کہ معراج کو جھٹلاتے ہین دیکھنے والا ہے مومنون کو کہ تصدیق لاتے ہین یا ضمیر عاید طرف پیغمبر
کے ہے یعنی حضرت سنتا تھے جو خطاب کہ انکو ہوتا تھا سنتے تھے جو چیز کہ انکو دکھاتے تھے بحر الحقائق مین ہے دکھائین ہم نے انکو آیتین
کہ مخصوص ہین ساتھہ جمال اور جلال ہمارے کے انہ ہو السمیع البصیر بتحقیق وہ ٹھہرتا ہے ساتھہ شنوائی ہماری کے سنتا ہے ساتھہ بینائی ہماری کے نظم
حمد ہے اسکو جسنے دکھا کر لمعہ اپنی قدرت کا ۔ عرش پہ لا احمد کا پا قدم لیجے مین ہمارے حضر لگا منہ کے سے اٹھتی ہین لجا جلنے مین پھر کو سب ملا
انکا ثابت فضل کیا وہان منصب دیکھے امکان ۔ فرش سے لیجا عرش دکھایا عرش سے لایا فرش پہ پھر ۔ آمد و رفت یہ دم مین تھی کیا
کھیل ہے اسکی صنعت کا ۔ انکو بلایا شب کو وہان لا مکان بھی تھا نہ جہان ۔ حق ہی حق تھا آپ ہی آپ اور
نام تھا وہان کثرت کا ۔ کثرت کیا اور عالم کیا کون کہان اور بزم کدھر ۔ مجلس تھی نہ محفل تھی عالم تھا عجب ایک
وحدت کا ۔ سمجھہ لیجے کہ وقت وقوع معراج مین روایات متعددہ ہین اکثر کہتے ہین ربیع الاول مین بارھوین برس
نبوت سے ہوا بعضے کہتے ہین ایک برس پانچ مہینے پہلے ہجرت سے ہوا اس تقدیر پر شوال کی گیارھوین تاریخ ہوتا ہے ایک
قول مین رجب کی ستائیسوین شب ہے اکثر محدثین اسی پر ہین ایک روایت مین سترھوین رمضان کی

بارہوین سال بعثت سے ہی اور شب دوشنبہ پر اکثر علما اور محدثین کا اتفاق ہی اور اصل معراج مین کسی
فرقہ اسلامیہ کا اختلاف ہنین منکر اصل معراج کا کافر ہی کہ منکر نص سبحان الذی اسری کا ہی ناجو کہ ہین منکر
معراج رسول بر حق بحت وہ کور درون چون شب یلدا ہین سیاہ آیت اسری کی ہین سو حقیقی ایسی روشن
چشم ہی اور بصارت ہنین سبحان اللہ اور اس باب مین احادیث صحیحہ صریحہ مشہورہ وارد ہین کہ قریب بحد تواتر
پہنچی مین چنانچہ تیس صحابہ کبار نے حدیث معراج کی روایت کی ہی ابوبکر صدیق عمر فاروق عثمان ذی
النورین علی بن ابی طالب عبد اللہ بن مسعود بن عباس عبد اللہ بن عمر عبد اللہ بن زبیر عبد اللہ بن اوفی عبد اللہ
بن عامر ابوذر غفاری ابوایوب انصاری جابر بن عبد اللہ انصاری ابی بن کعب حذیفۃ الیمانی ابوسعید خدری
ابوہریرہ عباس بن عبد المطلب انس بن مالک مالک بن صعصعہ عمران بن الحصین بلال حبشی ابو امامہ باہلی اسامہ
بن زید ابو دردا ہلال بن سعد ابو سلمہ ام کلثوم بنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عائشہ صدیقہ ام ہانی رضی اللہ
عنہم اجمعین لیکن اختلاف کیفیت معراج مین واقع ہی بعضے کہتے ہین خواب مین ہوا بعضے کہتے ہین بیداری مین
بعضے کہتے ہین روح کو ہوا بعضے کہتے ہین جسد کو بعضے کہتے ہین روح اور جسد دونون کو لیکن صحیح یہ ہی
کہ بیداری مین روح اور جسم سے معراج ہوا چنانچہ دلیل اسکی خود آیت شریفہ اسری بعبدہ ہی اسم عبد کا موضوع
واسطے شخص کے ہی کہ عبارت جسد باروح سے ہی اگر روح سے خواب مین ہوتا تو اسری بروح عبدہ فرمایا ہوتا دوسرے
خواب مین ہوتا تو فضیلت آپ کی کیا ہوئی اور معجزات مین کیون شمار ہوتا ہی کہ خواب مین تو جو کوئی بہشت کو دیکھے
ہو سکتا ہی بیت سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین نے فرض عشا کی تم مین پڑھی اور دوگانہ بیت المقدس
مین اور زیر تحت العرش خواب کی نماز محسوب کب ہوتی ہی پس ثابت ہوا کہ آپ جسم باروح سے گئے اور جانے
مین مسجد حرام سے اقصی تک نص صریح ہی انکار اسکا کفر ہی اور اطباق سموات سے گذرنے مین احادیث صحیحہ صریحہ
مشہورہ وارد ہین انکار اسکا فسق ہی اور ورا اسکے جانا اور عجائبات طرح طرح کے مشاہدہ کرنا یہ احادیث آحاد سے ثابت
ہی انکار اسکا موجب محرومی ثواب اور درجات اخروی ہی اور مکان مین بھی معراج کے اختلاف ہی ایک روایت
مین ہی کہ فرمایا آپنے مین مکے مین تھا اپنے گھر مین کہ سقف خانہ شگافتہ ہوئی اور جبرئیل آئے اور ایک روایت مین
ہی کہ فرمایا حرم مین تھا مین کبھی فرمایا حجر مین تھا مین کبھی فرمایا حجر مین تھا مین بیچ مسجد حرام کے کہ جبرئیل آئے
ساتھ میکائیل کے اور ایک روایت مین ہی کہ فرمایا خانہ ام ہانی مین تھا مین اکثر محدثین اسیطرف میل رکھتے
ہین اور تطبیق ان روایات مین یون ہو سکتی ہی کہ اس رات آپ ام ہانی کے گھر ہونگے اور وہ خانہ درمیان
مروہ اور کوہ صفا کے ہی داخل حرم شریف مین ہی اور بکفالت ابوطالب کے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اسی گھر مین تھے
اسواسطے اسکی اضافت اپنی طرف فرما کر کہا کہ مین اپنے گھر مین تھا اور آپ کو پہلے مسجد حرام مین لیگئے تھے تا
طواف بجالا کر عزیمت بیت المقدس کی فرماوین اس جہت سے حجر مسجد مین فرمایا واللہ اعلم بالصواب پس سب روایتونکی

تطبیق دیکر یہی نکلا کہ خانہ ام ہانی بنت ابی طالب میں تھے بموجب روایت اشہر کہ معراج واقع ہوا اور قصہ اسکا
تفصیل وار کتاب علاحادہ میں لکھا گیا ہے اور یہاں بطور اختصار تحریر ہوتا ہے کہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم بعد
نماز عشا کے گھر میں ام ہانی بنت ابی طالب کے شب خواب میں تھے کہ جبرئیل بامر خدا براق لیکر آئے کہ سفید
رنگ دراز حمار سے کوتہ بغل سے تھا اور قدم اسکا مد نگاہ سے آگے پڑتا تھا سینہ اسکا یاقوت سرخ کا قوائم زمرد
سبز کے دم مرجان کی سر اور گردن یاقوت کے زین بہشتی کسا دونوں رکابیں یاقوت سرخ کی لٹکتی تھیں پیشانی
پر اسکے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا تھا نظم براق برق جولان مہر طلعت باد پیما ہم سبک رفتار خوش
ہیئت سراپا شکل زیبائے فرشتہ خو قمر افسر ملمع بال و عنبر دم قرنفل بوئے و خورشید مرصع بال ولولوسم
سریع السیر مردم رو ہزبر زین فلک سما کثیر الخیر عنبر بو بحسن آئین ملک اسا ہے پس حضرت آواز جبرئیل سنکر اٹھ
بیٹھے جبرئیل نے عرض کیا کہ اللہ تعالی نے تمکو سلام کہا ہے اور نزدیک اپنے بلایا ہے تا کہ تکرم فرماوے ایسی
کرامتوں سے کہ کسیکو نہ پہلے آپ سے کیا نہ بعد آپ کے کریگا اور نہ اسکو سنا نہ خطر گذرا قلب میں کسی بشر کے ہرگز نہ
اٹھئے تیار ہو جیئے بیت شب قدر وصل ہے یہ ہمیں خواب کی ہے یہ شب کہ براق ہے مہیا فاذا فرغت فانصب
پھر جبرئیل نے ردائے نور اوڑھائی اور نعلین زمرد سبز پاؤں میں پہنائیں اور کمربند یاقوت سرخ سے کمر باندھی
اور تازیانہ زمرد سبز ہاتھ میں دیا کہ مرصع چار سو مروارید سے تھا اور ہاتھ پکڑ اکا بیت الحرام میں لائے بیت کون لایا
کس کو لایا کسنے بلوایا ہے واہ واہ داعی الیا مدعو الیا رہبر الیا چاہئے ہے اور آب زمزم سے پہلا کر سینہ کے لینے کو شق کیا
اور قلب مطہر کو آب بہشت سے دھو حکمت سے پر کیا آپ نے سات طواف وداع ادا کرکے حطیم میں لحظہ جلسہ استراحت
فرمایا پھر جبرئیل نے براق کی رکاب پکڑی اور میکائیل نے باگ اور آپ کو سوار کیا اسی ہزار فرشتے یمین اور اسی ہزار
یسار براق کے مشعلیں نور عرش کی روشن کئے ہوئے رکاب سعادت میں چلتے تھے آپ باگ کھینچنے لگے جبرئیل نے
کہا چھوڑ دیجئے یہ مامور ہے جاتا ہے جہان جاتا ہے آپ نے باگ چھوڑ دی وہ روان ہوا جبرئیل نے آپکو وصیت
کی کہ اگر راہ میں آواز ہو التفات نکیجو اور جواب کسی کے پکارنے کا ندیجو اور مجھے بیت المقدس میں دیکھو گے جب آپ نے
تھوڑی راہ طے کی جانب راست سے کسی نے پکارا کہ ای محمد صلے اللہ علیہ وسلم مت شتابی کر کہ تو راہ بھول گیا آپ نے
بموجب وصیت جبرئیل کے التفات نکیا پھر اسیطرح آواز سامنے اور پشت سے آئی لیکن آپ نے جواب ندیا پھر
ایک عورت زیور پہنے ہوئے براق کے آگے کھڑی ہو کر کہنے لگی کہ ایکساعت توقف کرو یا محمد کہ آپ نے کچھ بھی اسکی
طرف بھی ندیکھا اور براق کو چمکا کر نکل گئے پھر تین شخص ملے ایک پیر ایک کہل ایک جوان پیر اور کہل کو ندیکھا
جوان پر نگاہ کی آپ نے پھر دو قدح سامنے آئے ایک شیر ایک خمر کا قدح شیر دست راست میں اور قدح خمر دست
چپ میں آپکے دیا آپ نے شیر پیا اور خمر کو ترک کیا آپ نے پھر دو جام حاضر ہوئے ایک پانی کا ایک شہد کا دونوں پیئے

آپ نے

آپ نے اور طیبہ اور طور سینا اور مولد عیسی مین اترکر دوگانہ ادا کیا پھر چلے ایک شخص کو دیکھا کہ گٹھا ہیزم کا باندھتا ہی اور طاقت اٹھانے کی نہین رکھتا اور اسپر اور لکڑیان رکھتا ہی پھر ایک کو دیکھا کہ ڈول کوئے مین ڈالتا ہی اور خالی نکلتا ہی القصہ مسجد اقصی مین پہنچ کر جبرئیل سے احوال کہا جبرئیل نے کہا کہ اول داعی یہود تھا اسکی اجابت کرتے تو امت آپ کی بعد آپکے سیل طرف یہودیت کے کرتی دوسرا داعی نصاری تھا جو اسکا جواب دیتے امت ترسا ہو جاتی اسیطرح تیسے کی اجابت کرتے تو امت شرک اختیار کرتی چوتھے کی کرتے تو امت گبر اور آتش پرست ہو جاتی اور زن آراستہ دنیا تھی جو اسپر نگاہ کرتے تو امت آپکی بکمال حرص سے دنیا کو آخرت پر اختیار کرتی اور پیر دولت تھی اور کہل بخت دولت اور تخت پر نگاہ نکی خوب کیا کہ ہر ایک ناپایدار ہی اور جوان عاقبت تھی اسپر نظر فرمائی بجا ہوا کہ سبب حصول نعمت دو جہان ہی اور دودھ کا قدح جو پیا راہ مستقیم اللہ نے تمہاری امت کو دی اور خمر کا پینا حرام کیا اور پانی اور شہد دونو جو آپ نے پیئے بجا ہوا کہ سبب بقائے امت ہی تا قیامت اور پانی سبب سنت وشوقی عمل ناسزا کے امت ہی اور گٹھا ہیزم باندھنے والا مرد حریص تھا اور ڈول خالی نکالنے والا ریا والا کہ رنج اور محنت کھینچیگا اور ہاتھ میں دست قیامت کو اٹھیگا پھر جبرئیل نے آپ کو براق سے اتارا اور فنائے مسجد مین جہان مراکب انبیا کا تھان تھا براق کو ریشم کے ڈوری سے بہشت کے باندھا پھر آپ مسجد اقصے میں داخل ہوئے انبیاؤن نے کہ استقبال کو آپکے اٹھے تھے شرائط تحیات کے ادا کیئے جبرئیل نے کہا یا محمد صلے اللہ علیہ وسلم تقدم وصل رکعتین باخوانک من المرسلین آپ نے دوگانہ پڑھوایا پھر جبرئیل ہاتھ پکڑ کے آپکا صخرہ بیت المقدس پر لائے دیکھا آپ نے کہ صخرہ سے آسمان تک ایک سیڑھی ہی کہ ایک سرا اسکا یاقوت سرخ کا دوسرا زمرد سبز کا ایک پایہ نقرے کا دوسرا طلا کا مکلل ساتھ در اور یواقیت کے ہی اور دو پر زمرد کے ہین ایسے کلان کہ اگر ایک بچھاوے سب زمین ڈھنپ جاو اسکو معراج کہتے ہین اور اسکے پچاس مقام تھے ہر مقام ستر ہزار برس کی راہ تھا اور ہر مقام پر ایک ملک مقرب متعین تھا کہ پچاس ہزار فرشتے اسکے تابع تھے آپ براق پر سوار ہو پل مین اس راہ سے آسمان اول کو پہنچے جبرئیل نے دروازہ ڈھونڈا کہ ایک دانہ یاقوت کا تھا مقفل بقفل مروارید اسمعیل فرشتہ دربان ذمانکا بولا کون ہی جبرئیل نے کہا مین ہون جبرئیل کہا ساتھ تیرے کون ہی کہا محمد صلے اللہ علیہ وسلم کہا تجھے بلانیکو آپکے بھیجا تھا کہا ہان اسنے دروازہ کھولا آپ اوپر گئے فرشتون کو دیکھا کہ صف بصف استادہ قیام مین ہین سبوح قدوس ربنا ورب الملائکۃ والروح پڑھتے ہین آپ نے جبرئیل سے پوچھا کہ انکی یہی عبادت ہی کہا جیسے پیدا ہوئے ہین تا قیام قیامت انکی یہی عبادت ہی حق تعالی سے طلب کرو کہ تمہاری امت کو یہہ عبادت عنایت ہو آپنے دعا کی حق تعالی نے قیام نماز مین فرض کیا پھر حضرت آدم علیہ السلام سے ملاقات کی آپنے سلام کیا انھون نے جواب دیا اور کہا مرحبا بالابن الصالح والنبی الصالح الحمد للہ الذی اکرمک وجعلک

من تسلی وہان دو دروازے تھے راست اور چپ آدم کے ادھر دیکھکر ہنستے تھے ادھر دیکھ روتے تھے آپ نے
جبرئیل سے پوچھا انھون نے کہا جانب راست در بہشت ہے اور جانب چپ دوزخ بہشت مین اولاد اپنی دیکھکر خوش
ہوتے ہین دوزخ مین دیکھکر روتے ہین پھر وہانکے عجائبات دیکھکر آگے چلے آسمان دوم پر پہنچے جبرئیل نے
اسکا دروازہ بھی اسیطرح کھلوایا وہان فرشتے صفین باندھے رکوع مین تھے جبرئیل نے کہا جبسے یہہ پیدا ہوئے
ہین سر اٹھاکر آسمان سیوم کو نہین دیکھا انکی یہی عبادت ہے تم بھی دعا کرو کہ تمھین اور تمھاری امت کو
یہہ عبادت عنایت ہو آپنے دعا کی رکوع نماز مین فرض ہوا پھر آگے چلے یحیی اور عیسی علیہما السلام سے جاکر ملے
انھون نے کہا مرحبا بالاخ الصالح والنبی الصالح اور دعا کی پھر اسیطرح تیسرے آسمان پر جاکر دیکھا فرشتے صفین
باندھے ہوئے سجدہ مین ہین آپنے جبرئیل سے پوچھا انکی یہی عبادت ہے کہا ہان تم بھی دعا کرو تا تمکو بھی
یہہ عنایت عبادت ہو آپ نے دعا کی سجدہ نماز مین فرض ہوا لکھا ہے کہ دو سجدہ اسواسطے ہوئے کہ ان فرشتون نے
آپکے جواب سلام کو سر اٹھایا تھا پھر سجدہ مین پڑگئے تھے وہان یوسف علیہ السلام سے ملاقات کی انھون نے بھی
مرحبا کہا اور دعا کی آپ کو ساتھ خیر کے پھر یون ہی آسمان چہارم پر جاکر ادریس علیہ السلام سے ملے انھون نے
بھی مرحبا کہا اور دعا کی اور مریم مادر عیسی اور آسیہ زن فرعون استقبال کو آپ کے آئین مریم کے ستر ہزار
محل مروارید سفید کے اور ستر ہزار زمرد سبز کے تھے اور آسیہ کے ستر ہزار یاقوت سرخ کے اور ستر ہزار مرجان کے
تھے اور عزرائیل کو دیکھا انسے احوال قبض روح کا پوچھا اور کہا کہ امت کی میرے جان آسانی سے نکالیو انھون نے
کہا کہ جناب الہی سے ستر ہزار بار یہی خطاب مجھکو آتا ہے اور فرشتون کی جماعت دیکھی کہ دو زانو بیٹھے تسبیح مین
مشغول تھے آپنے اپنی اور امت کیواسطے وہ عبادت مانگی حق تعالی نے قعدہ اخیرہ فرض کیا اور بیت المعمور
دیکھا ایک دانہ یاقوت سرخ کا بنا ہوا دروازے زمرد سبز کے لگے ہزار قندیل لعل اور یاقوت کے لٹکتے ہوئے منبر زر
سرخ کا منار ابریشم خام کا پانچ سو برس کی راہ بلند تھا اور جبسے وہ بنا ہے قیامت تک ستر ہزار فرشتے ہر روز دریائے
شور مین نہاکر ردائے نور دوش پر ڈالکر لبیک کہتے ہوئے طواف اسکا کرتے ہین اور کرینگے ہر دن نئے آتے ہین
تا قیامت نوبت انکی دوبارہ نہین آنیکی جیسی بیت المقدس مین امامت انبیا کی کی تھی ویسی ہی وہان آپنے
امامت ملائکہ کی کی وہ جماعت دیکھکر آپنے چاہا کہ میری امت کی بھی ایسی ہی جماعت ہو حکم ہوا کہ ایسی ہی جماعت
تیرے امت کی بھی ظاہر کرونگا دن جمعہ کے ثواب عبادت عابدون اس مقام کے کا امت ضعیف تیرے کو
دونگا پھر آسمان پنجم پر بطریق مسطور گئے اور ہارون علیہ السلام سے ملاقات کی انھون نے مرحبا کہا اور دعا کی آپکو ساتھ
خیر کے اور گروہ ملائکہ کو دیکھا کھڑے تسبیح کہتے تھے نگاہ پانون کی انگلیون پر تھی آپنے وہ عبادت طلب کی اللہ تعالی
نے عنایت کی کہ عبادت خشوع سے ہے نماز مین پھر آسمان ششم پر اسیطرح جاکر موسی ع سے ملے مرحبا کہا انھون نے

اور دعا بخیر کی اور کہا الحمد للہ الذی ارانی وجہک اور کہا ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہہ شب حضوری ہے
ضعفائے امت کو مت بھولیو اور ایک روایت ہی کہ موسی علیہ السلام سے آسمان
چہارم پر ملے اور ادریس سے بہشت مین اور نوح علیہ السلام سے یہان اور میکائیل کو دیکھا کرسی پر ترازو سامنے
دھری تھی ہر کفہ اسکا زمین آسمان سے برا تھا دیدی مشرق سے مغرب تک دراز تھی طومار حساب کے
رکھے تھے کہا انھون نے بشارت ہو آپ کو خیر اور برکت ہی امت تمھاری کے کیسکی نہین میزان انکی اثقل
موازین امم ہی بہت حال خوش انکا ہی جو آپ کا پیرو ہی گروہ اور جو کوئی مخالف ہی اُسے ہی اندوہ
اور وہان عابدون کو قیام مین خشوع خضوع سے پایا پھر آسمان ہفتم پر پہنچ مذکور کئے فرشتون کی عبادت دیکھی
وہان کے سب قیام مین متذلل تھے اور حضرت ابراہیمؑ سے ملاقات ہوئی انھون نے کہا مرحبا بالابن الصالح
والنبی الصالح اور وصیت کی کہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کو کہو کہ زمین بہشت قابل زراعت
ہی درخت اسمین لگاوین آپ نے کہا کیونکر لگاوین کہا سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول
ولا قوة الا باللہ العلی العظیم پڑھکر پھر سدرة المنتہی کو پہنچے کہ وہ ایک درخت ساق اسکی زر سرخ کی شاخین
اسکی بعضے مروارید سفید کی بعضے زمرد سبز کی بعضے یاقوت سرخ کی اور پچاس ہزار سال کی راہ بلند اور اتنے فرشتے
اُسپر ہین کہ عدد انکا سوا اللہ کے کوئی نہین جانتا تمام درخت کو چھپائے ہین اذ یغشی السدرة ما یغشی ایک شاخ
اسکی ایک دانہ زمرد سبز سے لاکھہ برس کی راہ بلند تھی اور سر شاخ پر بیتہ تھا کہ وسعت اسکی برابر ہفت آسمان
کے تھی اس بیتے پر بساط نور بچھے تھے محراب اسکی یاقوت سرخ کی تھی بلندی اسکی ہژدہ ہزار سالہ راہ تھی
وہان مقام جبرئیل کا تھا آپ نے وہان دوگانہ ادا کیا سب ملائکہ سدرہ نے آپ کی اقتدا کی پھر ایک چشمہ دیکھا
آپ سے جبرئیل نے کہا یہہ سلسبیل ہی اسمین سے دو نہرین جاری تھین ایک نہر کوثر ایک نہر رحمت اور ایک
فرشتہ عظیم کو دیکھا کہ ستر ہزار سر ہر سر مین ستر ہزار رو ہر رو مین ستر ہزار دہن اور ہر سر پر ستر ہزار گیسو ہر گیسو مین
ہزار ہزار موتی ہر موتی مین دریائے نور روان اسمین مچھلیان تیرتی تھین ہر مچھلی دو سو برس راہ دراز تھی
اور پشت پر ماہی کے لکھا تھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ جبرئیل نے کہا اسکو حق تعالی نے دس ہزار سال
پہلے خلقت آدمؑ سے پیدا کیا ہی اُسنے آپ کے تعظیم کے لئے جو بال کشادہ کیا آسمان زمین کو گویا کہ ڈھانپ لیا
پھر آپ کو نعلین لیکر کہا ای محمد صلے اللہ علیہ وسلم بشارت ہو اللہ نے تمھین اور تمھاری اُمت کو برکت
رمضان سے بخشا اور ایک صندوق وہان دھرا تھا مقفل ساٹھہ لاکھہ قفل نور کے کہا کہ اسمین برات
ہی صائمان امت تمھارے کی آتش دوزخ سے پھر وہان سے آگے چلے جبرئیل نے رخصت طلب کی
آپ نے ہاتھہ پکڑکر اُنکا ایک قدم آگے رکھا جبرئیل ہیبت جلال الٰہی سے لرزان ہوئے آپ نے اشارہ ہاتھہ کا

کیا پانصد سالہ راہ کہ ایکقدم میں طے کر گئی تھی قطع کر کر لینے مقام پر پہنچ گئے فرمان پوشیدہ ہوا کہ ای حبیب
میرے کیا فکر کرتا ہے درازی قیامت کا یہاں ایک اشارہ دست تیرے سے پانصد سالہ راہ جبرئیل
نے قطع کیا کہ ایک قدم میں لایا تھا فردائے قیامت لب ہلانے میں شفاعت کے اگر پچاس سالہ راہ بیکدم
قطع کریگا کیا عجب اور ایک روایت ہے کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب سدرۃ المنتہی سے
آگے بڑھا میں جبرئیل نے کہا مقدم ہو میں نے کہا تم آگے چلو اُسنے کہا یا محمد تقدم فانک اکرم علی اللہ
منی میں آگے ہوا جبرئیل ایک حجاب پر پہنچا زربفت کے جبرئیل نے وہ پردہ ہلایا آواز ہوا کون ہے کہا
جبرئیل ہوں میں اور میرے ساتھ محمد میں ایک فرشتے نے ورلے حجاب سے کہا اللہ اکبر اللہ اکبر پھر ورلے حجاب
سے ندا ہوئی صدق عبدی انا اکبر انا اکبر فرشتے نے کہا اشہد ان لا الہ الا اللہ ورے حجاب سے ندا آئی صدق
عبدی انا اللہ لا الہ الا انا فرشتے نے کہا اشہد ان محمد الرسول اللہ ورے حجاب سے ندا ہوئی انا ارسلت محمدا
فرشتے نے کہا حی علی الصلواۃ حی علی الفلاح ورلے حجاب سے ندا آئی صدق عبدی ودعا لی عبدی انا دعوتہم
ای بالی افلح من اجاب داعی فرشتے نے کہا اللہ اکبر اللہ اکبر ورے حجاب سے ندا آئی صدق عبدی انا اکبر انا اکبر
فرشتے نے کہا لا الہ الا اللہ ندا آئی صدق عبدی لا الہ الا انا پھر ندا سنی میں نے کہ یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم
اکمل اللہ بک الشرف علی الاولین والآخرین ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم شرف اور فضل دیا تمکو اوپر اولین
اور آخرین کے اور ساتھ کمال کے پہنچایا میں نے جبرئیل سے پوچھا احوال اس فرشتے کا جبرئیل نے کہا کہ قسم
ہے خدا کی جسنے تمکو براستی مبعوث کیا میں کہ اقرب خلق ہوں عند اللہ کبھی میں نے اس فرشتے کو نہیں
دیکھا مگر اسوقت کہ آپکے ہمراہ ہی میں یہاں آیا پھر ورلے حجاب سے فرشتے نے ہاتھ نکالکر مجھے اٹھالیا جبرئیل
ٹھہر رہ گیا میں نے کہا جبرئیل چلو اسی مقام پر مجھسے تخلف مت کرو اُسنے کہا ای محمد وما منا الا لہ مقام
معلوم نہیں کوئی ہم میں سے مگر اسکا مقام معین ہے کہ وہاں سے تجاوز نہیں کرتا امشب آپکے احترام کے جہت
سے یہاں پہنچا میں ورنہ مقام میرا وہی نزدیک سدرہ کے ہے میں نے کہا ای جبرئیل میں جانتا تھا کہ تو
ساتھ خداوند مقام کے خورسند ہے لیکن تو ہنوز مقام ہی میں پابند ہے پھر میں تنہا روان ہوا حجاب بہت
ظلمت اور نور کے قطع کئے جب ستر حجابوں سے گذرا کہ ہر حجاب دوسرے حجاب سے پانصد سالہ راہ تھا اور غلظت بھی
ہر حجاب کی پانصد سالہ راہ تھی براق رہ گیا رفرف سواری کے واسطے حاضر ہوا کہ آفتاب سے زیادہ چمکتا تھا اسپر سوار ہو کر
پایہ عرش مجید تک پہنچا میں اور ایک روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا جب جبرئیل میرے ہمراہی سے رہگیا تو میکائیل نے
کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اب وقت میرے خدمتگاری کا ہے قدم میں نے میکائیل پر رکھا اور وہ اٹھا کر
مجھے لیچلا پہنچا دریاہائے آب سے گذار دریاہائے آتشین سے اَنار حجابوں تک پہنچا کر کہ ہر ایک حجاب ہزار سالہ راہ تھا

رخصت ہوا پھر اسرافیل نے اگرچہ شرائط تعظیم بجا لا کر اپنے بال پر بٹھا کر اول حجابون سے گذارا پھر سات دریا
پیش آئے ہر ایک کا پہنایت ستر ہزار درجے آسمان سے زمین تک زیادہ تھا اُنسے پار ہوا تو پھر آواز
تسبیح تہلیل کا کسی فرشتے کے سنا ایسا خلق سے غائب ہوا کہ گویا دونون جہان عظمت خداوندی مین نہ
مضمحل اور مستلاشی ہو گئے پھر اسی ہزار حجابون پر پہنچا کر کہ اگر انکا وصف بیان کرون ساری عمر دنیا کی صرف ہو
تو اسکا ادا نہ یک حرف ہو اسرافیل نے اپنے پرون پر مجھے سب سے گذارا پھر حجاب قدرت ظاہر ہوا اُسے بھی
قطع کیا پھر حجاب عظمت کو پہنچا وہان اسرافیل عذر خواہ ہو کر رخص ہوا رفرف پھر پیدا ہوا کہ سب نورہی
درخشان تسبیح تہلیل خوان آوازہ تسبیح اور غلغل تہلیل اسکے سے تمام ملکوت گونج تا تھا اسپر مین نے قدم
رکھا اُسنے یک حرکت قریب ساق عرش کے پہنچایا پھر ہیبت حجاب پیش آئے انمین سے ستر ہزار حجاب
زر کے تھے پھر ستر ہزار حجاب نیلم کے پھر ستر ہزار حجاب مروارید کے پھر ستر ہزار حجاب زمرد کے پھر ستر ہزار حجاب
یاقوت سرخ کے پھر ستر ہزار حجاب نور کے پھر ستر ہزار حجاب ظلمت کے پھر ستر ہزار حجاب آب کے پھر ستر ہزار
حجاب آتش کے پھر ستر ہزار حجاب باد کے اور دل ہر حجاب کا ہزار سالہ راہ تھی رفرف پر سوار ان سب حجابون سے
پار ہو کر پردہ داران عرش پر پہنچا ستر ہزار پردے دیکھے ہر پردے کی ستر ہزار طناب تھی ہر طناب ستر ہزار
فرشتون کے گردن پر دھری تھی اور بزرگی ہر فرشتے کی کیا بیان ہو کہ ایک شانے سے دوسرے شانے تک ستر
ہزار سالہ راہ تھی اور یہ پردے بعضے مروارید سفید کے بعضے یاقوت سرخ کے بعضے اور جواہر کے تھے اور ہر پردے پر ستر
ہزار فرشتے ملازم تھے ہر فرشتے کے ستر ہزار فرشتے تابع تھے رفرف نے سب پردون سے مجھے گذارا یہان تک
کہ درمیان میرے اور عرش مجید کے ایک پردہ رہگیا رفرف میرے زیر قدم سے غائب ہو گیا پھر ایک صورت
اسپ کی ایکدانہ مروارید کی بنی ہوئی تھی تسبیح خوان منہہ سے نور افشان اُسنے آکر مجھے اپنے پر سوار کر کر اُس پردے سے
گذار کر ساق عرش پر پہنچا دیا جب مین حجاب کبریا کو پہنچا وہ بھی ناپدید ہو گئے مین بے سواری رہگیا خطاب آیا
کہ اے حبیب میرے در گذر نگاہ کی مین نے حجاب کبریائی گذر گیا پھر خطاب ہوا ادن منی یعنی نزدیک ہو مجھسے بار بار ہر
کہ ساتھ اُس خطاب کے مخاطب ہوتا تھا قدم آگے بڑھاتا تھا ہر قدم مین اسقدر مسافت طے کرتا تھا جسقدر زمین سے
وہان تک عرض ہزار بار خطاب ادن منی سنا وہان سے مرتبہ دنیٰ کو پہنچا پھر درجہ فتدلیٰ کا پایا وہان سے خلوت خانہ
قاب قوسین او ادنیٰ کو گیا اور محرم اسرار فاوحیٰ الی عبدہ ما اوحیٰ ہوا نظم دیکھا جو عقل مین نہ آوے نہ فہم و وہم نہ درک
مین سماوے نہ اللہ سے سنا کلام قدسی نہ پہنچا یہان پیام قدسی نہ بے پردہ و بے نقاب دیکھا نہ اللہ کو بے حجاب دیکھا
نظارہ کیا اسی نظر سے نہ دیکھا ایسے چشم سر سے نہ جو راز و نیاز وہان ہوئی تھی نہ جو ناز و نیاز وہان ہوئی تھی نہ
ہے اُسکا بیان یہان سے باہر نہ ہے اسکا نشان نشان سے باہر نہ اور شمہ اس مقام کا تفسیر آیت دنیٰ فتدلیٰ مین انشاء اللہ

لکھا جاویگا نظم محمد سید کونین صاحب تاج لولاکا کہ جسکے قد پہ ہی کیا چست وزیبا خلعت اسری کا ہوا وہ زیب صدرا
بارگاہ قدس وہان جاکر جہان کے جو بداروں مین نہین رستہ ہی موسی کا نہ دست وہم پہنچے پایہ اسرار کو اُسکے نہ
ظہور دوجہان سایہ ہی جس شہ کے سراپا کا نہ اٹھایا یہان قدم اور جاکے رکھنا عرش علی پر نہ تصور کے بروں ہی
سردنی کا اور تدلی کا مقام عالی اسکا آئے کیونکر فہم مین جسکے بیان ہی مرتبوں مین قاب قوسین ایک
ادنی کا اور اللہ تعالی نے جو جو کلام منظور تھے کر کر دست قدرت سینہ پر سیر کے دھر کر علوم اوایل اور اواخر کھول دیئے
بعضے علوم ایسے تھے کہ جنکے سننے کا تحمل لوگون سے نہو سکتا اُنکے اخفا کا حکم فرمایا ؛ اور خواتیم سورہ بقرہ عنایت
کی پھر امر فرمایا کہ ثنا کہہ مین نے بالہام ربانی کہا التحیات للہ والصلوات والطیبات حق تعالی نے فرمایا السلام علیک
ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ پھر مین نے کہا السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین جب ملائکہ ملکوت نے یہہ رتبہ
میرا مشاہدہ کیا یکبارگی سب پکارے اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ منقول ہی کہ حق
تعالی نے فرمایا کہ جو کوئی سفر سے مراجعت کرتا ہی کچھ تحفہ دوستون کے واسطے لیجاتا ہی تم یہہ کلام میرا اور اپنا
اور ملائکہ کا لیجاؤ تاکہ امت تمہاری نماز مین پڑھکر مشرف بسعادت ابدی ہو سمجھہ لیجئے کہ تین چیزین آپ نے عرض
کین تحیات صلوات طیبات اُنکے عوض چار چیزین ملین سلامت نبوت رحمت برکت تین کو مفرد فرمایا برکت
کو جمع لائے تو کہ سمجھا جائے کہ ابدالاباد تک ترقی اور تزائد مین ہی ہر چند برکت مفرد بھی دلالت تزائد پر کرتی ہی
خصوصا جب جمع مذکر ہو لہذا برکت ظہور آپکے سے زمین وزمان مین مشرق سے مغرب تک اطراف واکناف عالم مین
غلغلہ نبوت اور دبدبہ رسالت پڑگیا اور نقارہ فتوت اور کوس جلالت بجنے لگا القصہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ جب اسرار فاوحی الی عبدہ ما اوحی تمام ہوئے تو خطاب آیا ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم تجھہ پر اور تیری امت پر
پچاس وقت نماز اور چھہ مہینے کے روزے مقرر کئے اور جو کوئی میری وحدانیت کا اقرار کریگا اور شرک سے بچیگا اسکے واسطے
بہشت ہی جو انکار کریگا اور شرک لائیگا اُسکے واسطے دوزخ ای محمد سبقت لے گئی رحمت میری غضب میرے پر
بیچ حق امت تیری کے ای محمد تو گرامی تر ہی نزدیک میرے تمام خلقت سے ؛ تجھے دن قیامت کے ایسی کرامتون سے
مکرم فرماؤنگا کہ تمام خلائق تعجب کرینگی نظم ای محمد در یکتا صفا تیرے لئے مین نے پیدا ہی کیا سب کچھہ سما سے تاسمک
دو جہان اور تین روحین چار عنصر پانچ حس چھہ جہت اور سات کوکب آٹھہ خلد اور نہ فلک پھر واسطے سیر بہشت کے
اور دوزخ کے ارشاد کیا مین نے بہشت کا مکان دیکھا اور عجائبات وہانکے مشاہدہ کئے پھر دوزخ کے درکے دیکھے بعد سیر
بارگاہ معلی مین حاضر ہوا خطاب ہوا ای محمد نعیم بہشت اور شدائد دوزخ کے دیکھے عرض کیا مین نے الہی ان نعمتونکا
بھی شمار تو ہی جانے جو بہشت مین ہین اور ان شدائد سے بھی تو ہی بچاوے جو دوزخ مین ہین ارشاد ہوا کہ جا خلق کو ساتھہ
ایمان اور نعیم جنان کے دلالت فرما اور عذاب دوزخ سے ڈرا اور وقت رخصت کے تین نصیحتین کین اول یہہ کہ تجھکو جب

کچھ حزن آوے تو مجھے یاد کر کہ اُس دم میں تجھ سے تیرے نفس سے زیادہ نزدیک ہوں دوم یہہ کہ دعائے مظلوم سے
ڈر کہ درمیان میرے اور دعائے مظلوم کے کوئی حجاب نہیں اور البتہ مستجاب ہی اگرچہ کافر ہو سیوم یہہ کہ صبر کر شدائد پر
اور تکبر سے بچ دنیا پر مغرور ہو اور اُس سے آرام مت پکڑ اور اُسپر فخر مت کر کہ جانیوالی ہی کسی سے اسنے وفا نہیں
کی میں نے عرض کیا کہ تیری ہی عبادت کرتا ہوں میں اور تجھ ہی سے ڈرتا ہوں میں اور تجھ ہی سے امید رکھتا ہوں میں
تو نے ہی پیدا اور مشرف بنبوت فرمایا پھر خطاب ہوا اے محمد نمازیں وقتوں میں ادا کیجو اور امر معروف اور نہی منکر فشا
کیجو کہ قوام دین انہیں سے رہی اور آجکی رات جو دیکھا سنا ہی اپنی امت سے بیان کیجو میں نے کہا الٰہی میرے قول کی تصدیق
کون کریگا فرمایا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ القصہ شرائط آداب کے بجا لا کر میں رخصت ہوا عرش پر آیا عرش تحیت میری بجا
لایا پھر کرسیوں پر گذرتا ہوا اطباق سموات پر اترا موسیٰ سے انکے مقام پر ملاقات ہوئی انھوں نے پوچھا کیا فرض
ہوا تمپر اور تمھاری امت پر میں نے بیان کیا انھوں نے کہا کہ جاؤ اپنی امت کیواسطے تخفیف چاہو کہ وہ متحمل اس بار
کے نہو گی میں نے جناب الٰہی میں جا کر عرض کیا پانچ وقت کی نماز معاف ہوئی پھر موسیٰ نے بھیجا پھر میں گیا
پھر بھیجا پھر میں گیا یہاں تک کہ پانچ وقت کی نماز اور ایک مہینے کے روزے سال میں رہ گئے آواز ہوا اطباق
سموات اور اقطار زمین میں کہ فرض ہوئی محمد اور محمدیوں پر پانچ وقت کی نماز دن رات میں اور مہینے کے روزے
سال میں اور ایک روایت میں ہی کہ فرمایا حضرت نے کہ آخر بار جو موسیٰ نے کہا کہ یہہ پانچ نمازیں بھی بخشوا
آؤ اور تیس روزے پھر گیا میں لیکن شرم آئی مجھے کہ تخفیف طلب کروں حق تعالیٰ نے خطاب فرمایا کہ اے محمد جو
کوئی یہہ پانچ نمازیں پڑھیگا وقتوں میں انکے اور ماہ رمضان کے روزے رکھیگا اور امیدوار ثواب کا رہیگا مجھ سے تو
پچاس نماز کا ثواب جو پہلے مقرر ہوئی تھیں کرامت کرونگا اور ثواب صوم شش ماہہ کا جو اول معین کئے
تھے دونگا اور بعضے روایات میں ہی بمقتضائے من جاء بالحسنۃ فلہ عشر امثالہا ثواب دس مہینے کے روزونکا دونگا
اور جو ایام ستہ شوال ساتھ رمضان کے کوئی ضم کریگا تو ثواب دو مہینونکا اور دیگر تمام سال کے روزونکا ثواب عنایت
کرونگا اور ایک روایت میں ہی کہ فرمایا حضرت نے کہ میں نے جب تخفیف ان پانچ میں نہ چاہی ندا آئی کہ فرائض کی نقل
میں نے بندوں سے اٹھائی پانچ نمازیں تجھ پر اور تیری امت پر رکھیں پچاس جو ازل میں لکھ دیں تھیں وہی ہیں کہ پانچ حال
میں ہیں اور پچاس فعال میں پانچ حساب میں پچاس ثواب میں پانچ تکلیف میں پچاس تشریف میں پانچ شمار میں
پچاس اسرار میں بیت واہ کیا لطف ایزدی ہے سئے پانچ میں دے پچاس کے درجے اور کیفیت نزول میں آپکے
اختلاف ہی بعضے کہتے ہیں جبرئیل کے پروں پر اطباق سموات سے اتر کر رونق افروز دولت خانہ ہوئے اور خدیجہ
رضی سے روایت ہی کہ جانے آنے میں براق پر سوار تھے اور بعضے کہتے ہیں کہ جانے میں براق پر گئے اور آنے میں بے
براق آئے اور حکمت براق پر لیجانے میں اظہار کرامت تھی اور لانے میں بے براق اظہار قدرت اور بعضوں نے طریق

نزول مین لکھاہی کہ جب آپ نے یہہ الطاف وکرم الہی اپنے حق مین مشاہدہ کئے شکرگذاری مین سیغمبر کے محراب
مشاہدہ مین سجدہ بجالایا سر سجدہ سے جو اٹھایا اپنے آپ کو اپنے بستر پر کہ جس سے اٹھکر تشریف لے گئے تھے پایا ہنوز جامہ
خواب گرم تھا آب وضو جنبش مین تھا مقام سجدہ حطیم مین عرق پیشانی سے تر تھا بیت جانے اور آنیکا تھا وہ
ایکزمان آمدورفت آپ کی تھی تو اماں صبح کو اپنے مجلس شریف اپنے مین سارے مشاہدات شبکے بیان فرمائے
پہلے ابوبکر صدیق رض نے بلا شک وشبہ تصدیق کیا صدیق پر تصدیق خطاب آیا پھر سب مسلمانوں نے اقرار کیا سزاوار
سعادت ابدی ہوئی کافرون منافقون نے انکار کیا بدبخت ابدی ہوئے بیت جسنے اقرار کیا اہل سعادت سے
ہوا جسنے انکار کیا اہل شقاوت سے ہوا یہہ ہے قصۂ معراج کا کہ کتب احادیث اور سیر سے نکال کر بطور ایجاز اور اختصار
بیان ہوا اب چند امثلہ واسطے ازالہ غبار انکار بے بصران شبہ کرکے کہ وقوع معراج مین شک لاتے ہین مذکور ہوتے
ہین تمثیل اول جرم آفتاب کا کہ ایک سو چھہ حصہ کرۂ ارض برابر ہے اور لمحہ مین کئی ہزار سالہ راہ قطع کرتا ہے جب
ایسے بڑے جسم سے اسطرح کی سرعت سیر عند العقل بعید نہو تو وہ آفتاب فلک رسالت کہ سو ہزار اجرام فلکی اور جواہر
مجردہ ملکی استفادہ نور وجود اُنکے سے کرتے ہین بامداد سبحان الذی اسری اگر یارہ شب مین بام ہفت آسمان
سے گذر کر بمقام دنی فتدلی ترقی فرماوے تو کیا عجب تمثیل دوم جادوگر کشمیر کے باوجود اس خبث ضمیر کے لحم کا مرکب بنا
چوب جاروب کا تازیانہ لے راہبری شیطان سے گھڑی بھر مین حدود کشمیر سے لے کوہ دماوند تک سیر کر لیتے ہین جبکہ لحم
کی سواری سینگ کا کوڑا شیطان کے رہنمائی سے اتنی بڑی مسافت ایسی تھوڑی ساعت مین طے ہو تو پھر جب راکب سید
المرسلین ہو اور مرکب براق مرغزار علیین اور تازیانہ یاقوت وزبرجد خلد برین اور راہبر جبرئیل امین اور عناق پکڑے
اسرافیل ہی ہین اور برندہ حضرت رب العالمین تو طرفۃ العین مین مسجد حرام سے اجرام علوی پر پہنچنا کیا عجب ہے
بیت ساحر و تمثال ہو وے قابل اور نبی کا جو ہو حیف ہے اسکے حرز پر کیونکہ ملعون وہ ہو تمثیل سوم ابلیس کہ بدترین
خلق ہے لمحہ مین شرق سے غرب تک پھر آتا ہے جب ایسے بدترین خلق سے یہہ سرعت ظہور مین آتے تو اس
بہترین کائنات سے ایک آن مین زمین سے عرش تک طے کر دینے مین کیا شبہ راہ پاوے تمثیل چہارم عیسی ع آسمان چہارم
پر اور ادریس ع سیر سموات کر کر بہشت مین داخل ہوئے جسم اور روح سمیت اور یہہ دونو واقعے نص سے ثابت ہین
پھر پیغمبر ہمارے کو کہ بمراتب اُنسے رفیع الشان ہین کیا مانع ہے کہ آسمان پر جاوین اور پھر آوین تمثیل پنجم چوب تر کہ
بواسطہ رطوبت ذاتی ثقل رکھتی ہے باز کے پانو مین باندھتے ہین کہ اسکے گرانی کے سبب پرواز سے باز رہے
لیکن اگر وہ چوب تاب آفتاب مین خشک ہو جاوے اور ثقل کہ لازمہ رطوبت ہے اُس سے زائل ہو تو پھر باز کا
پرواز کرنا کیا عجب ہے اسیطرح حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کہ شہباز فضائے انا من نور اللہ کے آشیانہ وما ارسلنا
الا رحمۃ للعالمین مین نزول فرمایا تھا چوب گران سنگ انما انا بشر مثلکم قدم کرم آپکے مین باندھی تھی پاس

ثقل لطافت کے سبب امت مین قرار پکڑین پھر جو تابش آفتاب عنایت سے ثقل بشریت دور ہو جسم روح سمیت فوق العرش پرواز کر گیا اسمین اچنبھا کیا ہے تمثیل ششم بارہا بیضۂ مرغ مین سوئے سے سوراخ کر آلایش نکال شبنم بھر سوراخ موم سے بند کر دھوپ مین رکھتے ہین آفتاب کے تاب سے شبنم گرم ہو کر تاب ہوا پر قدم دھر قصد عالم بالا کرتی ہے اور مع بیضہ اوڑنے لگتی ہے یون ہے سمجھو کہ وجود با وجود محمدی علیہ الصلوٰۃ والسلام بیضۂ مرغ لاہوت تھا مستعدان تقدیر ازلی نے بصنعت لم یزلی سوزن الم نشرح لک صدرک سے سینۂ بے کینہ مین سوراخ کیا پھر طبایع بشریت اور اخلاط جسمیت نکالکر شبنم گرم بھر کر تاب آفتاب تجلی مین رکھا جب حرارت عشق نے جوش شوق پیدا کیا تو مدد کشاکش سبحان الذی اسری سے قصد ہوا کے کبریا کیا اور اس گنبد خضرا سے اڑ کر سریر منبر دنی فتدلی پر جلوس فرمایا بیت جانب یار کوئی آپ سے کیا جاتا ہے جذبۂ شوق سے البتہ کھچا جاتا ہے تمثیل ہفتم قاعدہ شریعت ہے کہ دو چیز جو غالب مغلوب باہم ہون تو حکم غالب کو ہے جیسے دودھ اور پانی ملا کر کسی لڑکے کو پلاوین اگر شیر غالب ہو تو حکم رضاع ثابت ہے والا نہین ایسے اگر آب دہن خون آلود نکلے تو حکم غالب پر ہے اگر خون غالب ہے تو ناقض وضو ہے والا اسیطرح نقود مین اگر نقرہ غالب ہے حکم جید کا ہے اور غش غالب ہے حکم کھوٹے کا ہے اس نہج کے مسائل شرعیہ بہت ہین اسی پر قیاس کیجئے جب روح پر فتوح محمدی جسد پر غالب ہوئی جسد حکم روح کا پیدا کر کر فضائے عالم ملکوت پر طیران ہوا اسمین جائے تعجب کیا ہے بیت غلبہ روح سے تن مین جو لطافت آئی اڑ گیا عرش سے بھی فوق یہہ رفعت پائی تمثیل ہشتم روایت ہے کہ جب روح بندے کے بدن سے نکلتی ہے تو بعضے روح طرفۃ العین سے بھی کم مین آسمانون کو طے کر ساق عرش پر قندیل مین متمکن ہو جاتی ہے پھر جسم لطیف آنحضرت کہ کروڑون درجہ روح سے پاک ہے اگر لمحے مین مسافت کون و مکان طے کر کر بالائے عرش مجید پہنچے کیا بعید ہے تمثیل نہم منکرین کوتاہ نظر نہین دیکھتے کہ نور باصرہ انکا کھولتے ہی آنکھ احساس سیارات فلک ہشتم کرتا ہے پھر جسم پاک محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کہ نور دیدۂ فلک اور قرۃ العین انس و ملک ہے اعلیٰ و اولیٰ کہ درجہ روشنائی چشم سے الطف ہے اگر ایک آن مین قطع مسافت زمین و آسمان فرماوے تو کیا محال ہے تمثیل دہم فلک الافلاک باوجود اس عظمت کے کہ محیط جمیع اجسام ہے ایکدن رات مین دورہ اپنا تمام کرتا ہے کہ مقدار مسافت اسکی کسی مہندس کی عقل ادراک نہین کر سکتی پھر وہ صانع مطلق کہ جسنے کرہائے افلاک کو بنا کر حرکت دی ہے جب چاہے کہ جوہر جسم محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کو لمحے مین تاج تارک افلاک اور ہمائے ہوائے اوج سماک فرماوے تو کیونکر تعجب آوے بیت دیکھ انکے بدن کی چالاکی نہ چرخ کی عقل چرخ کھاتی ہے حاصل کلام یہہ ہے کہ واقعہ معراج واسطے تبیین بدایع حکمت اور اظہار صنایع قدرت کے ہے اگر کوئی منصف دیدۂ انصاف سے تمام عجائب اور غرائب مصنوعات مین نظر کرے

تو یقین جانے کہ کمیت خواص اور کیفیت اختصاص ہر فرد مخلوقات مین ساتھ ایک صورت معین اور ہیئت مخصوص
کے جو ادراک عقل جزوی سے باہر ہے بلکہ تمام وقایع عالم کے قبیل خوارق عادات سے سمجھے لیکن کثرت مشاہدہ
کے سبب مستنکر اور مستبعد نہین معلوم ہوتے مثلاً اپنے ہی وجود مین کہ عالم صغیر ہے تامل سے دیکھیے کہ نقش بدیع
فطرت کسکے صنع قدرت نے کھینچا اور حیز عدم سے فضائے وجود مین کون لایا اور ظلمت رحم مین تفاصیل اجزا اور
تقاسیم اعضا اس ترکیب ترتیب سے کسنے کی اور قندیل مظلم قالب شعشعۂ مصباح حیات سے کسنے روشن
فرمائی اور حواس ظاہری اور باطنی کسنے دئے غرض یہہ سب کچھ صنایع قدرت کاملہ الہیہ مین کہ عقل ادراک
سے ہر ایک کے قاصر ہے مصرعہ جو کام خدا کا ہے سو ہی عقل سے باہر ہے سمجھ لیجئے کہ یہہ تمثیلات واسطے ظاہر
بینون کے ہین اور اہل باطن کے واسطے کچھ مثال تمثیل درکار نہین وہ خود ایسے معاملہ مشاہدہ کرتے ہین
حضرت علاء الدولہ سمنانی رحمۃ اللہ نے کہا ہے کہ اکثر مین بعد نماز صبح کے اذکار سے فارغ ہو مراقبہ کرتا ہون
اور اس عالم سے نکلکر اور ہی عالم مین جاتا ہون وہان سو سو برس دو دو سو برس ہزار ہزار سال مشغول العبادۃ
رہتا ہون ہر سال تین سو ساٹھ دن گذارتا ہون ہر دن پانچ وقت نماز پڑھتا ہون ہر سال ایکماہ رمضان کے
روزے رکھتا ہون اور ادائے موافق وظیفے اپنے کے بجالاتا ہون پھر جب مراقبے سے سر اٹھاتا ہون تو آفتاب
طلوع ہوتا ہے نماز اشراق کی یہان ادا کرتا ہون اور خواجہ محمد پارسا نے فصل الخطاب مین لکھا ہے کہ ایک مریدون
حضرت جنید بغدادی کے سے دجلہ مین نہانے کو گیا غوطہ جو لگایا ہندوستان مین نکل آیا وہان متاہل ہوا فرزند
وجود مین آیا مدت عمر گذاری پھر دوسرے بار آپ کو دجلہ مین دیکھا کپڑے کنارے پر دھرے تھے نکلکر پہن کر خانقاہ
جنید مین حاضر ہوا دیکھا تو لوگ اُسی دیکھے وضو مین مشغول تھے اور یہہ بھی شیخ نے فرمایا ہے کہ سالک جب
اس مقام پر پہنچتا ہے تو ایکدم مین ہزار سالہ عبادت طاعت کر سکتا ہے اسیواسطے بزرگان طریقت نے فرمایا ہے
کہ یک نفس رونده باطن کا ہزار سالہ عامہ سے بہت بزرگ ہے ایکساعت مین صد بار ختم قرآن کرتے ہین آیۃ آیۃ
حرفاً حرفاً اور احوال حضرت امیر کرم اللہ وجہہ سے منقول ہے کہ قدم مبارک رکاب مین لاتے پہلے اس سے قدم دوم
رکاب ثانی مین ڈالین تمام کلام اللہ ختم فرماتے تھے جب آپ کی امت والونکا یہہ مقام ہے تو اُس فخر اولین اور
آخرین کے معراج مین کیا کلام ہے **بیت** روح پہ لاکھ ای خدا بھیج ابد تلک مدام تازہ بتازہ و سو صلوۃ لاکھون مین
نو بنو سلام باقی رہے یہان کئی خدشے جو مفسرین اس آیت شریف مین لکھتے ہین اب وہ بیان ہوتے ہین
اول یہہ کہ سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا مین پہلے تنزیہ نقایص سے فرمائی اور تنزیہ نقایص سے وقت ذکر
نقایص کے ہوتا ہے کہ ذکر معراج مین جواب اسکا یہہ ہے کہ منکران کور باطن وقوع معراج مین انکار کرتے تھے اور
جسم کے اطباق سموات سے گذرنا محال خیال کرتے تھے گویا کہ اللہ تعالی کو قادر اس امر پر نہین سمجھتے تھے اسواسطے

پہلے تنزیہ عجز اور نقصان سے اپنی فرماکر لیجانا اپنے بندۂ مقبول کا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں ارشاد کیا
دوسرا خدشہ یہہ ہے کہ اسریٰ رات کے لیجانے کو کہتے ہیں شب اسکے مفہوم میں پڑی ہے پھر ذکر لیلا کا کیا
فائدہ ہے جواب اسکا یہہ ہے کہ لیلا کا لانا واسطے تعظیم کے ہے ساتھ تنکیر کے معنے اسریٰ بعبدہ لیلا عظیما
اگر لیلا کو ساتھ تنکیر کے نلاتے فائدہ تعظیم کا ہوتا خدشہ تیسرا یہہ ہے کہ لیلا ظرف منصوب ہے تقاضا استیعاب
کا کرتا ہے اور حال آنکہ جانا اور آنا اور اطباق سموات سے کہ گذرنا اور مقامات بہشت اور دوزخ ملاحظہ کرنا اور انبیا
سے ملنا اور عجائبات ملکوت دیکھنا اور مقام دنیٰ فتدلیٰ پر عبور کرنا ایک تھوڑی رات کے بیچ ہوا ہے جواب اسکا یہہ ہے
ظرف منصوب اگرچہ تقاضا استیعاب کا کرتا ہے لیکن یہاں تبعیض شب مستفاد ہے ساتھ اخبار اور احادیث نبوی
کے اور جلالین میں ہے کہ لیلا منصوب علی الظرف ہے اور اسریٰ سیر اللیل کو کہتے ہیں اور فائدہ اسکے ذکر کا
اشارہ بتنکیر ہے طرف تقلیل مدت کے خدشہ چوتھا یہہ ہے کہ اس آیت سے اسری مسجد حرام سے ثابت ہے اور اکثر روایات
جو خانہ ام ہانی سے آئے ہیں وہ کس راہ سے ہیں جواب اسکا پیچھے بیان اختلاف مکان معراج میں گذرا
اور عظام پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم بیان فرماکر اکرام موسی علیہ السلام ارشاد کیا کہ وَآتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ وَجَعَلْنَاهُ
هُدًى لِبَنِي إِسْرَائِيلَ أَلَّا تَتَّخِذُوا مِنْ دُونِي وَكِيلًا اور دی ہے ہمنے موسی کو توریت اور کیا ہمنے موسی کو یا کتاب کو ہدایت
واسطے بنی اسرائیل کے اور کہا ہمنے انکو یہہ کہ نہ پکڑو سوا میرے کارساز کہ بھروسا اپنا اسپر چھوڑو ذُرِّيَّةَ مَنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوحٍ
اے ذریت اسکی کہ اٹھایا تھا ہمنے یعنی چڑھایا تھا کشتی میں ساتھ نوح کے مراد سام ہے کہ ہمراہ ابراہیم کہ جد
بنی اسرائیل میں اسکی اولاد سے تھے یعنے یاد کرو نعمت نجات طوفان کی کہ تمھارے آبا کو دی تھی اور شکر اسکا
بجالاؤ إِنَّهُ كَانَ عَبْدًا شَكُورًا تحقیق نوح علیہ السلام تھا بندہ شکر کرنیوالا ہر حال میں بیت الخلا ورکوب
ولبس وقعود وقیام میں شکر خدا کرتے تھا وہ ہر ایک کام میں تو یہہ ترغیب ہے واسطے اولاد کے کہ اقتدا اپنے
باپ کی کر کر شکر گذاری میں جناب باری کے سرگرم رہیں کہ لئن شکرتم لازیدنکم شکر سبب مزید نعمت ہے
وَقَضَيْنَا إِلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ فِي الْكِتَابِ لَتُفْسِدُنَّ فِي الْأَرْضِ مَرَّتَيْنِ اور مقرر کیا ہمنے طرف بنی اسرائیل کے بیچ کتاب توریت
کے اور بیان کیا ہمنے کہ تم فساد کروگے بیچ زمین شام کے دوبار سمجھیئے کہ اول فساد انکا احکام توریت سے
مخالفت کرنی اور حکم ارمیا علیہ السلام کا کہ پیغمبر انکے تھے نہ ماننا تھا دوسرا فساد یحیی علیہ السلام کا قتل
کرنا اور عیسی علیہ السلام کے ہلاک کا قصد کرنا تھا سو قصہ حق تعالی نے خبر دی کہ تم دو بار فساد کروگے نہ
وَلَتَعْلُنَّ عُلُوًّا كَبِيرًا اور بلندی پکڑوگے بلندی بڑی یعنے سرکشی کروگے طاعت پروردگار سے اور تکبر کروگے
آفریدگار سے فَإِذَا جَاءَ وَعْدُ أُولَاهُمَا بَعَثْنَا عَلَيْكُمْ عِبَادًا لَنَا پس جب آیا وعدہ عذاب فساد اول ان دونون
میں کا بھیجے ہمنے اور مسلط کئے اوپر تمھارے بندے کہ واسطے ہمارے تھے یعنے پیدائش ہماری یہاں اضافہ خلق ہے

نہ احتمال مدح کیونکہ بقول اصح مراد اس سے بخت نصر ہے اور بعضوں نے کہا ہے جالوت یا سخاریب یا رئیس
عمالقہ پس صفت انکی بیان کی کہ اُولِیْ بَاْسٍ شَدِیْدٍ فَجَاسُوْا خِلٰلَ الدِّیَارِ صاحب جنگ سخت کے بعضوں نے کہا ہے
کہ جب آواز انکی مثل رعد انکھیں مانند برق پس در آئے درمیان بیچ گھروں تمہارے کے واسطے قتل اور لوٹ
اور اسیر کرنیکے وَكَانَ وَعْدًا مَّفْعُوْلًا اور تھا یہہ حکم وعدہ کیا گیا یعنے ضرور تھا کہ واقع ہو ثُمَّ رَدَدْنَا لَكُمُ الْكَرَّةَ عَلَیْهِمْ
وَاَمْدَدْنٰكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِیْنَ وَجَعَلْنٰكُمْ اَكْثَرَ نَفِیْرًا پھر پھیر دیا ہمنے واسطے تمہارے دست کو تو کہ غلبہ کرو اوپر انکے کہ تمکو
لوٹا مارا تھا اور مدد دی ہمنے تمکو ساتھ مالوں ہر نوع کے اور کثرت بیٹونکی اور کیا ہمنے تمکو زیادہ گنتی میں اس سے
کہ پہلے قتل سے تھے تو کہ جمع ہو کر اپنا بدلا دشمنوں سے لو اِنْ اَحْسَنْتُمْ اَحْسَنْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ اگر بھلائی کروگے تم بھلائی کروگے
واسطے جانوں اپنی کے کیونکہ ثواب اسکا تمہیں کو ملیگا وَاِنْ اَسَاْتُمْ فَلَهَا اور اگر برائی کروگے تم پس وبال اسکا
واسطے اسی جان تمہاری کے ہوگا مدارک میں حضرت علی مرتضی رض سے نقل ہے کہ کہا میں نے ہرگز کسی سے نیکی نہیں
کی اور برائی بھی کسیکو نہیں پہنچائی پھر یہی آیت پڑھی یعنے جو کچھ آدمی کرتا ہے ساتھ اپنے کرتا ہے بیت
نیک و بد ہمنے جو جہان سے کیا نہ جہان سے خود اپنی جان سے کیا فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ الْاٰخِرَةِ پس جب آیا وعدہ عذاب
پچھلے بار کا یعنے فساد دوم کا اور درمیان دونوں فسادوں کے دو سو دس برس تھے بھیجا قوم طیطوس رومی کو
لِیَسُوْٓءٗا وُجُوْهَكُمْ تو کہ برا کریں وہ لوگ منہوں تمہارے کو یعنے غم کے آثار تمہارے چہروں پر ظاہر ہوں
وَلِیَدْخُلُوا الْمَسْجِدَ كَمَا دَخَلُوْهُ اَوَّلَ مَرَّةٍ اور تو کہ داخل ہوں بیت المقدس میں جیسے کہ داخل ہوئے تھے اسمیں پہلے بار یعنے
جیسے اول بار قوم بخت نصر نے آکر مسجد کو خراب کیا تھا ویسے ہی لشکر طیطوس رومی کا آوے وَلِیُتَبِّرُوْا
مَا عَلَوْا تَتْبِیْرًا اور تو کہ ویران کریں جسپر غالب آویں ویران کرنا سمجھ لیجئے کہ اس قصے میں اختلاف بہت
ہے اصح اور اشہر یہہ ہے کہ جب سلطنت بنی اسرائیل کی ولایت شام میں صدیقہ کو پہنچی کہ مرد ضعیف
اور اعرج اولاد سلیمان علیہ السلام سے تھا تو پادشاہوں نے اطراف کے چاہا کہ ملک انکا چھین لیں اول سنحاریب
موصل کا بادشاہ آیا پھر سلما سلطان آذربیجان دونوں کے آپس میں لڑائی ہوئی دونو لشکر تباہ ہو گئے غنیمت انکی
بنی اسرائیل کے ہاتھ لگی دوسرے بار بادشاہ روم اور ملک طغالیہ اور سلطان اندلس تینو لشکر جرار لیکر
آئے ہر ایک اپنی سلطنت چاہتا تھا آخر آپس میں جنگ ہوا تینو لشکر خراب ہو گئے انکی بھی لوٹ بنی اسرائیل نے
لی جب پانچ لشکر ونکا مال اسباب بنی اسرائیل کو ملا تو تکبر اور عصیان کرنے لگے حکم توریت سے پھر گئے ارمیاء ع کا کہنا
نہ مانا یہہ فساد پہلا تھا کہ کیا انھوں نے اور اپنے آپ کو غضب الہی میں ڈالا اللہ تعالی نے بخت نصر مجوسی کو کہ کاتب
سخاریب تھا اور بعد فوت اسکے پادشاہ ہوا تھا بھیجا اسنے آکر بنی اسرائیل سے جنگ کیا اور غالب ہوا بیت
المقدس خراب کی توریت جلادی ستر ہزار بنی اسرائیل کو بردہ کیا یہہ عذاب اول تھا پھر کورش ہمدانی یہہ خبر

سنکر آیا اور بہت مال اور تیس ہزار معمار اور مزدور لایا تیس برس عمارت ولایت ایلیا میں مشغول رہا تاکہ جیسے
پہلے بستی ویسی ہی ہو گئی بنی اسرائیل خوش ہوئے اور مال اور اولاد انکی زیادہ ہوئی پھر مخالفت حق سے کرنے
لگے یحیی علیہ السلام کو شہید کیا اور عیسی ع کے ہلاک کرنیکا ارادہ کیا یہہ فساد دوسرا تھا عذاب روم انکو پہنچا کہ
طیطلوس نے انپر غلبہ کیا پھر مسجد کو ویران کیا مال اسباب انکا لوٹ کرلے گیا اور حق تعالی نے توریت میں بعد
وعدہ ان دونوں عذاب کے انسے کہا تھا کہ عَسٰی رَبُّکُمْ اَنْ یَّرْحَمَکُمْ نزدیک ہے کہ پروردگار تمہارا بعد عقوبت دوسرے
کے اگر توبہ کرو گے تم یہہ کہ رحم کرے تمکو اور پھر تمکو مالدار کردے وَاِنْ عُدْتُّمْ عُدْنَا اور اگر پھر آؤگے تم بار دیگر ساتھ نافرمانی
کے پھر آوینگے ہم بیچ تیرے بار ساتھ عذاب کے وَجَعَلْنَا جَهَنَّمَ لِلْكٰفِرِيْنَ حَصِيْرًا اور کیا ہے ہمنے دوزخ کو واسطے کافروں کے
قیدخانہ کہ وہاں ڈال دینگے اور اسمیں سے نکل سکینگے بنی اسرائیل نے نوبت سیوم عود کیا ساتھ جھٹھلانے
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ساتھ قتل اور جلا اور جزیہ اور خواری کے معذب ہوئے اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَهْدِيْ لِلَّتِيْ
هِيَ اَقْوَمُ یہہ قرآن ہدایت کرتا ہے اس راہ کی کہ وہ بہت سیدھی ہے اور پائندہ تر سب راہوں سے کہ امر اور نہی
کی ہیں وَيُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِيْنَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا كَبِيْرًا اور بشارت دیتا ہے مومنوں کو وہ جو عمل کرتے ہیں اچھے
یہہ کہ واسطے انکے ہے ثواب بڑا یعنی بہشت وَّاَنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ اَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا اور یہہ کہ وہ لوگ
کہ نہیں ایمان لاتے ساتھ آخرت کے تیار کیا ہے ہمنے واسطے انکے عذاب درد دینے والا یعنی آتش دوزخ پس مومنوں کو
دو بشارتیں ہیں ثواب انکے کی اور عقاب اعدا انکے کی وَيَدْعُ الْاِنْسَانُ بِالشَّرِّ دُعَآءَهٗ بِالْخَيْرِ اور دعا کرتا ہے آدمی
بخداوقت غصے کے ساتھ بدی نفس اور اہل اور مال اپنے کے مانند دعا مانگنے اسکے کے ساتھ نیکی کے مراد نضر بن
حارث ہے کہ عذاب اللہ سے مانگتا تھا کہ امطر علینا حجارۃ من السماء وَكَانَ الْاِنْسَانُ عَجُوْلًا اور ہے آدمی جلدی کرنیوالا
دعا میں نظر عاقبت کار نہیں سوچتا مانگنے لگتا ہے شتابی دعا چین نہ سرا میں نہ ضرا میں ہے صبر نہ سرا میں
نہ ضرا میں ہے وَجَعَلْنَا الَّيْلَ وَالنَّهَارَ اٰيَتَيْنِ اور کیا ہے ہمنے رات کو اور دن کو دو نشانیں کہ آگے پیچھے آتے ہیں
دلالت اوپر قدرت حق کے کرتی ہیں فَمَحَوْنَا اٰيَةَ الَّيْلِ پس محو کی ہمنے نشانی کہ رات ہے یعنی اندھیرا کیا ساتھ
طلوع آفتاب وَجَعَلْنَا اٰيَةَ النَّهَارِ مُبْصِرَةً لِّتَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ اور کی ہمنے نشانی کہ دن ہے دکھانیوالا ہر چیز کو
تو کہ چاہو تم اسکے روشنی میں زیادتی معیشت میں پروردگار اپنے سے بعضوں نے کہا ہے کہ نشانی دن کی آفتاب ہے
اور نشانی رات کی ماہتاب اور محو کرنا نشانی شب کا نقصان نور ماہ ہے اور لباب میں ابن عباس رض سے نقل ہے
کہ پہلے ماہ اور مہر دونوں نور مشابہ آپسمیں تھے اس سبب سے امتیاز رات دن میں نتھا حق تعالی نے جبرئیل ع کو بھیجا
انھوں نے پنکھ اپنا چاند سے ملا نور اسکا محو ہو گیا اور سورج اپنے حال پر رہا پس موافق اس قول کے اس آیت
کے یہہ معنی ہوئے کہ نور چاند کا محو کیا ہمنے اور سورج کو روشن چھوڑا تو کہ تم بیچ دن کے اپنا کسب معاش کرو و تعلیم

عَدَدَ السِّنِينَ وَالْحِسَابَ اور تو کہ جانو تم اختلاف حرکات مہر و ماہ سے کتنی برسون کی اور حساب اپنے کامون کا
وَكُلَّ شَيْءٍ فَصَّلْنَاهُ تَفْصِيلًا اور ہر چیز کو جسکی تمکو دین اور دنیا مین احتیاج ہے مفصل بیان کیا ہمنے اسکو
قرآن مین بیان کرنا کر وَكُلَّ إِنسَانٍ أَلْزَمْنَاهُ طَائِرَهُ فِي عُنُقِهِ اور ہر آدمی کو خواہ مسلمان ہو خواہ کافر لگادیا ہمنے اسکو عملنامہ
اسکا بیچ گردن اسکے کہ اس سے چھٹکارا نہین یعنے جو کام کہ روز ازل مین مقدر کئے ہین وہ بسان طوق گردن مین اسکے
ملصق اُسے ممکن نہین زاد المسیر مین مجاہد سے منقول ہے کہ ہر مولود کی ایک کتاب ہے کہ گردن مین اسکے لٹکتی
ہے اور اسمین لکھا ہے کہ شقی ہے یا سعید بعضے کہتے ہین کہ اعراب فال پکڑتے تھے ساتھ اڑنے جانورونکے جانب
یمین سے اڑنا تو یمن سمجھتے تھے اور شمال سے شامت جانتے تھے سو یہان استعارہ فرمایا ہے طائر کو ساتھ ان
چیزونکے کہ سبب خیر اور شر کے ہین عین المعانی مین ہے کہ طائر وہ کتاب ہے کہ قیامت کو اڑکر بندے کے ہاتھ مین
آویگی اور فی عنقہ کے معنی یہ ہین کہ عہدہ اسکا بیچ گردن اسکے ہے وَنُخْرِجُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كِتَابًا يَلْقَاهُ مَنشُورًا
اور نکالینگے ہم واسطے ہر آدمی کے دن قیامت کے ایک کتاب کہ عملنامہ اسکا ہے دیکھیگا اسکو کھولا ہوا تبیان مین ہے
کہ آدمی کا نزع کی حالت مین عملنامہ لپیٹ دیتے ہین اور جب مبعوث ہوگا تو پھر کھولکر ہاتھ مین دینگے اور کہینگے اقْرَأْ
كِتَابَكَ پڑھ نامہ اعمال اپنا اور اسدن سب پڑھے ہونگے ہر ایک کو خطاب ہوگا کہ اپنا نامہ لکھا ہوا پڑھ كَفَىٰ
بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيبًا کفایت ہے نفس تیرا آج اوپر تیرے حساب کرنیوالا یعنے اب دیکھ لے کہ تونے کیا کیا ہے اور کس
سزا کے لائق ہے حضرت امیر کا قول ہے کہ حاسبوا قبل ان تحاسبوا آج دفتر اعمال اپنا سامنے رکھکر دیکھ کہ کیا نیک اور بد
کیا ہے کہ وقت فرصت ہے اور اسکا تدارک کر کہ کل کو کچھ نہین ہوسکیگا الیوم عمل بلا حساب وغدا حساب بلا عمل کشف
الاسرار مین لکھا ہے کہ ایک شخص نے اپنے بیٹے سے کہا کہ آج جو کچھ تو سنے اور کہے اور کام کرے شام کو مجھ سے کہہ دیجو اسنے
احوال سارے دن کا اپنے شام کو باپ سے کہا باپ نے فرمایا کل بھی اسیطرح کہہ دیجو بیٹے نے عرض کیا کہ اور جو رنج اور محنت ہو
اٹھالون اور جو فرماؤ بجالاؤن لیکن اسکی طاقت مین نہین رکھتا باپ نے کہا اے بیٹے یہہ آگاہ کیا ہے مین نے تجھکو کہ
ہشیار رہ اور روز حساب سے غافل نہو ایکدن کے حساب دینے کی طاقت تجھکو اپنے باپ کو نہین حساب ساری عمر کا اللہ تعالیٰ
کو کیونکر دے سکیگا نظم ایکدن کا جبکہ مشکل ہوگیا کیونکہ ساری عمر کا دیگا حساب کارہائے زشت سے بچ رہنا تا حشر کے
دن ہووے تو خراب مَنِ اهْتَدَىٰ فَإِنَّمَا يَهْتَدِي لِنَفْسِهِ جسنے راہ پائی سیدھی پس سوا اسکے نہین کہ راہ پائی واسطے جان اپنی
کے نجات اسکو ہوگی وَمَن ضَلَّ فَإِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا اور جو گمراہ ہوا پس سوا اسکے نہین کہ گمراہ ہوتا ہے اوپر اپنے کہ گمراہی
اسکی اسکو ہلاک کریگی وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ اور نہین بوجھ اٹھاتا کوئی بوجھ اٹھانیوالا بوجھ گناہ دوسرے کا
ولید بن مغیرہ لوگون کو کہتا تھا کہ میری متابعت کرو مین بوجھ گناہونکا تمھارے اٹھالونگا سو حق تعالیٰ نے
فرمایا کہ ہر ایک اپنے گناہ کا بوجھ آپ اٹھاویگا نہ دوسرا اور وہ جو حدیث مین ہے کہ ان المیت لیعذب ببکاء اہلہ وہ محمول

وصیت میت پر ساتھہ رونے کے اہل اپنے کے یا راضی ہوتے انکے پس اپنے اس گناہ پر معذب ہوتا ہے نہ دوسرے کے اور
تعذیب اطفال مشرکان میں اختلاف ہے بعضے کہتے ہیں کہ دوزخ میں نہیں جاوینگے غلمان اہل بہشت ہونگے وما کنا
معذبین حتی نبعث رسولا ۵ اور نہیں ہم عذاب کرنیوالے کسی قوم کو یہانتک کہ بھیجیں ہم پیغمبر انپر تا کہ انکو راہ راست بتا
دیوے اور حجت انپر لازم کرے واذا اردنا ان نھلک قریۃ امرنا مترفیھا اور جب ارادہ کرتے ہیں ہم یہہ کہ ہلاک کریں
ہم کسی بستی والوں کو حکم کرتے ہیں ہم دولتمندوں اس بستی کے کو طاعت کا زبانی اس پیغمبر کے کہ انپر مبعوث ہے
ففسقوا فیھا فحق علیھا القول فدمرناھا تدمیرا ۵ پس نافرمانی کرتے ہیں وہ پیغمبر کی اور سرکشی کرتے ہیں بیچ
اس بستی کے پس ثابت ہوتا ہے اوپر انکے کلمہ عذاب جو ازل میں لکھہ لیا ہے پس ہلاک کرتے ہیں ہم اور خراب
کرتے ہیں منازل انکے کو ہلاک کرنا اور خراب کرنا وکم اھلکنا من القرون من بعد نوح اور بہت ہلاک کئے ہمنے اہل قرنوں
سے پیچھے نوح علیہ السلام کے جیسے عاد اور ثمود اور سوا انکے اور قرن ایکسو بیس برس کا ہے یا ایکسو چالیس یا ایکسو سی
یا وہ مدت ہے کہ عمر اس زمانے کے لوگوں کی تمام ہو وکفی بربک بذنوب عبادہ خبیرا بصیرا ۵ اور کفایت ہے
پروردگار تیرا ساتھہ گناہوں بندوں اپنے کے خبردار کہ چھپی گناہ انکی جانتا ہے دیکھنے والا کہ خطائیں انکی دیکھتا ہے
لکھا ہے کہ منافق لڑائیوں میں مسلمانوں کے ساتھہ جاتے تھے اور غرض انکی لوٹ تھی نہ جہاد اللہ تعالے نے فرمایا کہ
من کان یرید العاجلۃ عجلنا لہ فیھا ما نشاء لمن نرید ثم جعلنا لہ جھنم جو کوئی ہے کہ ہمت اسکی چاہتا دنیا شتاب
جانیوالے کو یعنے اور لذت اسکے کو شتاب دیتے ہیں ہم واسطے اسکے بیچ دنیا کے جو چیز کہ چاہتے ہیں ہم نعمتوں سے
واسطے جس کسیکے کہ چاہتے ہیں ہم طالبان دنیا سے پھر تیار کرتے ہیں ہم واسطے انکے دوزخ بیچ آخرت کے یصلھا
مذموما مدحورا ۵ داخل ہوگا اسمیں بری حال سے راندا ہوا رحمت خدا سے ازل سے ومن اراد الاخرۃ وسعی لھا
سعیھا وھو مؤمن فاولئک کان سعیھم مشکورا ۵ اور جو کوئی چاہتا ہے آخرت کو اور سعی کرتا ہے واسطے اسکے جو حق سعی
اسکی کا ہے یعنے بہشت چاہتا ہے اور عمل نیک اسکے ملنے کے واسطے بجا لاتا ہے اور حال یہہ کہ وہ ایمان لایا ہے پس یہہ لوگ
جنمیں یہہ تینوں شرطیں جمع ہیں طلب اور سعی اور ایمان ہے سعی انکی قدردانی کی گئی اور مقبول اور پسندیدہ کی گئی
کلا نمد ھؤلاء وھؤلاء من عطاء ربک ہر ایک کو ان دو گروہ سے کہ طالب دنیا کے اور طالب عقبی کے ہیں مدد دیتے
ہیں ہم اس گروہ کو اور اس گروہ کو بخشش پروردگار تیرے کی سے وما کان عطاء ربک محظورا ۵ اور نہیں ہے بخشش پروردگار
تیرے کی بند کی گئی مومن سے اور کافر سے مومن کو دونوں جہان میں ہے اور کافر کو دنیا ہی میں انظر کیف فضلنا بعضھم علی بعض ط
دیکھہ کیونکر زیادتی دی ہمنے بعضے آدمیوں کو اوپر بعض کے کہ کسی کا رزق کشادہ کیا کسیکا تنگ یا کسیکو طلب آخرت
دی اور کسیکو دنیا کا آہنگ وللاخرۃ اکبر درجت واکبر تفضیلا ۵ اور البتہ آخرت بڑی ہے درجوں میں اور بڑی ہے بزرگی
دینے میں یعنے دنیا سے آخرت میں بڑا تفاوت ہے کیونکہ بہشت کا تفاوت ساتھہ درجوں کے ہے پہنچنے کے درجہ سے

اوپر کے درجے تک فرق زمین آسمان کا ہی اور تفاوت دوزخ کا ساتھہ درکون کے ہی ہر اوپر کے درک سے نیچے درک تک
اسیقدر مسافت ہی لَاتَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتَقْعُدَ مَذْمُوْمًا مَّخْذُوْلًا مت مقرر کر اے آدمی ساتھہ اللہ کے معبود
اور پس بیٹھہ رہیگا تو دوزخ میں ہمیشہ مذمت کیا گیا یعنے موصوف سب برائیوں سے چھوڑا گیا یعنے محروم سب بھلائیوں
سے وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ اور حکم کیا پروردگار تیرے نے اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم اور مکلفوں کے یہہ کہ نہ
عبادت کرو مگر اُسی کو کیونکہ عبادت عبارت تعظیم ہی اور یہہ بجا ہے مگر اسیکو جسکی نہایت عظمت ہو وَبِالْوَالِدَيْنِ
اِحْسَانًا اور نیکی کرو ساتھہ ماں باپ کے نیکی کرنا سمجھہ لیجئے کہ اپنی عبادت ساتھہ احسان والدین کے ملا کر فرمائی اسواسطے
کہ وہ سب قریب ہیں وجوہ اور تربیت اولاد میں اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَآ اَوْ كِلٰهُمَا اگر پہنچے نزدیک تیرے بڑھاپے
کو ایک ان دونوں میں سے یا دونوں یعنے جیتے رہیں یہاں تک کہ بوڑھے ہوں اور محتاج خدمت تیری کے ہوں فَلَا تَقُلْ
لَّهُمَآ اُفٍّ پس مت کہہ انکو اُف سمجھہ لیجئے کہ اُف بکسر فاء ساتھہ تنوین کے اور غیر تنوین کے اور بفتح فاء بغیر تنوین کے
پڑھا ہی اور یہہ کلمہ ہی کہ جب آدمی تنگ آتا ہی کسی چیز سے یا اُسپر کچھہ گران گذرتا ہی یا آلودہ ساتھہ ناپاکی کے ہوتا ہی
تو کہتا ہی پس حق تعالی نے فرمایا کہ یہہ کلمہ مت کہہ یعنے والدین سے تنگ مت آ اور صحبت انکی سے گران خاطر
مت ہو وَلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا اور مت ڈانٹ انکو اور بات انکی کا جواب سخت مت دے اور کہہ واسطے ان دونوں کے بات
تعظیم کی اور ادب اور حرمت کی یعنے انکا نام لیکر مت پکار اور بعضوں نے کہا ہی کہ انکے ساتھہ اسیطرح باتیں کر جیسے غلام
گنہگار عاجز ساتھہ میاں غصہ ناک اپنے کے کرے سمجھہ لیجئے کہ نہر ڈانٹنے کو کہتے ہیں اور یہہ خدشہ جو واقع ہوتا ہی
کہ بعد اُف کے نہر کی کیا حاجت ہی جب اف حرام ہوا تو نہر بطریق اولی حرام ہوا اسکا جواب یہہ ہی کہ نہی نہر سے بعد کنایہ
کے ہی اور نہی اف سے اوپر تقدیر عجز اور ضعف اور عدم جریمہ کے ہی پس ولا تنہر تاسیس ہی نہ تاکید وَاخْفِضْ
لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ اور نیچا کرو واسطے ان دونوں کے بازو ذلت اور تواضع کا یعنے اُنکے لیئے برائی اور تکبر مت کر بلکہ ملائمت
اور تلطف کر مہربانی سے اور انکے اسواسطے کہ کل تو محتاج انکا تھا تربیت میں اور آج وہ محتاج تیرے ہیں خدمت میں
اور تقویت میں وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا اور کہہ اے پروردگار میرے رحم کر ان دونوں پر جیسا پالا ان دونوں نے
مجھکو در الحال کہ چھوٹا تھا میں سمجھہ لیجئے کہ حقیقت دعائے رحمت کی واسطے حق والدین میں یہہ ہی کہ اگر مومن ہیں تو انکو
بہشت میں پہنچا اگر کافر ہیں تو راہ طرف اسلام ایمان کے دکھا اور اللہ کی خوشی ماں باپ کے راضی ہونے میں ہی ع
من رضی عنہ والدہ فانا عنہ راض پس حقوق سابق انکے ساتھہ عقوق لاحق کے نہ بھلایا چاہیئے سمجھہ لیجئے کہ نہی تافیف
کی دال ہی اوپر نہی کے ضرب شتم کے اور تمام قسموں ایذا کے اور نہی نہر سے بتقدیر عدم جریمہ بطریق اولی دلالت
اس معنے کا کرتی ہی اور اسکو کتب اصول میں دلالت النص کہتے ہیں اور حقوق والدین کے کلام اللہ میں اور
حدیث میں قرین حق اللہ مذکور ہیں چنانچہ اس آیت میں کہ وقضی ربک ان لا تعبدوا الا ایاہ وبالوالدین احسانا

ہے اور حدیث الا اخبرکم بالاکبر الکبائر الاشراک باللہ وعقوق الوالدین میں اور حدیث میں ہے کہ رضاء اللہ
فی رضاء الوالدین وسخط اللہ فی سخطہما اور فرمایا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایاکم وعقوق الوالدین فان الجنۃ یوجد ریحہا
من مسیرۃ الف عام ولا یجد ریحہا عاق الاقاطع ولا شیخ زانی ولا من اذی جارہ اور حدیث میں ہے کہ ایک لڑکے نے
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے آکر شکایت باپ کی کہی کہ میرا مال لیتا ہے آپ نے لڑکے کے باپ کو بلوایا وہ آیا پیر وضعیف
تھا عرض کرنے لگا کہ جب یہہ بچہ تھا اور میں قوی مالدار تو جو یہہ چاہتا تھا میرے مال میں سے خرچ کرتا تھا میں خوشی سے
دیتا تھا اور اب جو میں ضعیف ہوں اور یہہ قوی اور میں فقیر اور یہہ غنی تو مال اپنا مجھے نہیں دیتا آپ روئے اور فرمایا
کہ اس ماجرے کو جو سنگ اور کلوخ سنیگا گریان ہوگا پھر حکم شرع بیان کیا کہ انت ومالک لابیک نقل ہے کہ خالد
جب قید ہوئے تو یحیی پسر انکا بندی خانہ میں قندیل لٹکتا تھا اسمین آفتابہ رکھہ آب گرم کر صبح کے وضو کے لئے لایا خالد نے
وضو کیا دوسرے شب قندیل وہاں سے دور ہوا یحیی نے آفتابہ تمام شب اپنے بغل میں رکھا تا گرمی تن سے پانی سرد نہو
صبح کو جو وضو کو دیا خالد نے کہا کہ پانی ہوا سے سرد نہیں ہوا یحیی نے دونوں شب کا ماجرا بیان کیا خالد نے خوش ہو کر
دعا کی کہ الہی جیسا سردی آب سے یحیی نے مجھے بچایا اور حق میرا ادا کیا ایسی گرمی آتش دوزخ سے اسکو بچائیو اور رحم فرمائیو
نظم روز رستاخیز میں چاہیے جو چین تو بھلا دل سے نہ حق والدین لطف میں انکے عطائے حق سمجھ قہر میں
انکے جلائے حق سمجھ ہے رضا انکی رضائے ایزدی انکا غصہ ہے بلائے ایزدی حق نے تجھکو انسے ہی پیدا کیا ہستی
سے دی ہے جو ہستی دکھا انکے باعث سے رکھی بہتری مود تجھ انہیں کا ہے بیز الخل جود کرنا ناراضی پھر انکو ای فرید
ہے فتوت اور مروت سے بعید رَبُّکُمْ اَعْلَمُ بِمَا فِیْ نُفُوْسِکُمْ پروردگار تمہارا خوب جانتا ہے اس چیز کو کہ بیچ جیوں تمہارے کے
ہے رضامندی ماں باپ کی یا ناخوشی انکی اِنْ تَکُوْنُوْا صٰلِحِیْنَ فَاِنَّہٗ کَانَ لِلْاَوَّابِیْنَ غَفُوْرًا اگر ہوگے صالح یعنے بھلائی کرنے
والے ساتھہ ماں باپ کے پس تحقیق اللہ ہے واسطے توبہ کرنیوالوں کے عقوق والدین سے یا رجوع کرنیوالوں کے بیچ جناب
اسکے کے بخشنے والا وَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰی حَقَّہٗ وَالْمِسْکِیْنَ وَابْنَ السَّبِیْلِ اور دے قرابت والے کو حق اسکا نفقہ سے اور حسن معیشت کے
ساتھہ اسکے اور دے مسکین کو اور مسافروں کو حق انکا زکوۃ سے امام اعظم نے فرمایا کہ حق قرابت والوں کا نفقہ دینا ہے اگر محتاج
ہوں اور بعضوں نے کہا ہے کہ مراد ذوی القربی سے قرابت والے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ہیں اور حق انکا خمس دینا ہے
جو اللہ نے مقرر کر دیا ہے تفسیر امام ثعلبی میں مذکور ہے کہ امام زین العابدین رضی اللہ عنہ نے ایک مرد شامی سے پوچھا کہ قرآن
پڑھا ہے تو نے کہا ہاں فرمایا سورہ بنی اسرائیل میں نہیں پڑھا وآت ذی القربی حقہ کہا پڑھا ہے کہا کیا تم اہل قرابت ہو
کہ خدا نے امر کیا ہے حق دینے کا تمہارے امام نے فرمایا ہاں وہ اہل قرابت ہم ہیں وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِیْرًا ۝ اور مت بیجا خرچ
خرچ کرنا مجاہد نے کہا کہ برابر کوہ احد کے اگر سونا نیک جگہہ خرچ کرے اسراف نہیں اور اگر ایکدانہ بیجا بدخرچ کرے اسراف ہے
اِنَّ الْمُبَذِّرِیْنَ کَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّیٰطِیْنِ تحقیق بیجا خرچ کرنیوالے ہیں بھائی شیطانوں کے یعنے مثل انکے ہیں شرارت اور مال

ضایع کرنے میں عرب والے جو کوئی سخاوت جس قوم کی کرتا تھا اسکو اسکا بھائی کہتے تھے لکھا ہے کہ کفار مال اپنا ریا اور
سمعہ میں خرچ کرتے تھے اور ایک مہمان کیواسطے کئی اونٹ ہلاک کرتے تھے اللہ تعالی نے انکی برائی بیان کی کہ
اسراف مال میں بہ مثل شیطان کے ہیں وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِرَبِّهٖ كَفُوْرًا اور ہے شیطان واسطے پروردگار اپنے کے کفر کرنیوالا
والا لیس چاہیے کہ اسکا کہا کوئی نمانے لکھا ہے کہ بعضے صحابہ جو مسکین فقیر تھے جیسے بلال اور صہیب اور خباب رضی اللہ
عنہم بعضے وقت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ چیز مانگتے تھے اور آپ کے پاس اسوقت وہ ہوتی نہ تھی تو شرم سے
منہہ پھیر لیتے تھے یہہ آیت اتری کہ وَاِمَّا تُعْرِضَنَّ عَنْهُمُ ابْتِغَآءَ رَحْمَةٍ مِّنْ رَّبِّكَ تَرْجُوْهَا فَقُلْ لَّهُمْ قَوْلًا مَّيْسُوْرًا اور اگر منہہ
پھیرے تو محتاج اصحابوں سے واسطے چاہنے رحمت پروردگار اپنے کے کہ امید رکھتا ہے تو انکی پس کہہ واسطے انکے بات آسانی کی یعنے
نرمی کی یا دعا کرو واسطے انکے ساتھ آسان پہنچنے کے بوجہ فقر کا لئے ہیں وعدہ دو انکو لکھا ہے کہ بعد نزول اس آیت کے جب حضرت سے
وہ کچھ مانگتے تھے اور پاس نہوتا تھا تو فرماتے تھے کہ یرزقنا اللہ وایاکم اسباب نزول میں لکھا ہے کہ ایک دن مسلم
اور یہودیہ کی بحث ہوئی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم موسی ع سے سخی تر ہیں اور موسی ع کی سخاوت یہہ تھی کہ مال اونکے
آوے کر اور جو زیادہ ہوتا وہ سائل کو دیتے تھے یا نرم باتوں سے اسے خوش کرتے تھے القصہ آزمایش کے واسطے اس یہودیہ نے
اپنے بیٹے کو حضرت کے پاس بھیجا اسنے آکر کہا کہ ماں نے میرے آپ کا پیراہن مانگا ہے آپ نے حجرہ میں جا کر گلے سے اتار کر حوالہ
کیا اور آپ ننگے بیٹھ رہے بلال نے تکبیر کہی صحابہ منتظر آپکے نکلنے کے تھے اور آپ بسبب برہنگی کے باہر نہیں نکلتے تھے حق تعالی
نے یہہ آیت نازل کی کہ وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُوْلَةً اِلٰى عُنُقِكَ اور مت کر ہاتھ اپنے کو بندھا ہوا طرف گردن اپنے کے جبتک کہ
کھول سکے بلت یعنے راہ حق میں مال پاک جبتک ہو سکے مگر امساک وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ اور مت کھول دے
ہاتھ کو نہایت کھول دینا بیت یعنے حد سے زیادہ دے نہ لٹا کہ وہ اسراف اور بیجا ہے فَتَقْعُدَ مَلُوْمًا مَّحْسُوْرًا پس بیٹھ
رہیگا تو ملامت کیا ہوا بیج بخل کے تھکا تا یا محتاج اور درماندہ سمجھ لیجئے کہ حق تعالی مرتبہ سخاوت بیان فرماتا ہے کہ درمیان
بخل اور اسراف کے ہے تعظیم نہ امساک سے ہاتھ گردن میں باندھ نہ اسراف سے مال سب دیکے لٹا میانہ روی کر دلا اختیار
کہ یہی راہ اہل سخا ہیں بدلیل خیر الامور اوسطہا اور توسط اختیار کرنا بہتر ہے اِنَّ رَبَّكَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَ
يَقْدِرُ تحقیق پروردگار تیرا کھولتا ہے رزق کو واسطے جسکے چاہے اور بند کر لیتا ہے واسطے جسکے چاہے اور فراخی اور تنگی
رزق میں حکمت الہی ہے کہ کوئی طاقت اعتراض کی نہیں رکھتا اِنَّهٗ كَانَ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرًا بَصِيْرًا تحقیق اللہ ہے ساتھ
مصالح بندوں اپنے کے دانا بینا وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ اور مت مار ڈالو اولاد اپنی کو ڈر افلاس کے سے
نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَاِيَّاكُمْ ہم رزق دیتے ہیں انکو اور تمکو پس غم روزی کا انکے مت کھاؤ کہ بیت جسنے جان دی ہے وہ دیگا
نان نان وہی دیویگا جو دیتا ہے جان اِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ خِطْاً كَبِيْرًا تحقیق مار ڈالنا انکا ہے خطا بڑی کہ قطع تناسل
اور انقطاع نوع ہے وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰٓى اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً اور مت نزدیک جاؤ زنا کے تحقیق زنا ہے بے حیائی وَسَآءَ سَبِيْلًا



اور بری ہے راہ بیت مت زنا کے قریب ہو کہ وہ سخت بیحیائی ہے اور بد راہی وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ
اور مت مار ڈالو اس جان کو کہ حرام کیا ہے اللہ نے قتل اسکا یعنے مسلمان اور صاحب امان کو مگر ساتھ حق کے کہ قصاص
اسپر لازم ہو یا مرتد ہو جاوے یا زنا کرے بشرط احصان وَمَنْ قُتِلَ مَظْلُوْمًا فَقَدْ جَعَلْنَا لِوَلِيِّهٖ سُلْطٰنًا فَلَا يُسْرِفْ فِّي الْقَتْلِ
اور جو کوئی مارا جاوے درانحال کہ مظلوم ہو یعنے مستوجب قتل کا نہو پس تحقیق کیا ہمنے واسطے والی وارث اسکے کے غلبہ اور
تسلط کہ قصاص لے قاتل سے یا دیت پس چاہئے کہ نہ زیادتی کرے وارث مقتول کا بیچ قتل کے یعنے بعد قتل کے مثلہ
نکرے یا بغیر قاتل کو نہ مار ڈالے کیونکہ جاہلیت مین دستور تھا کہ جو کوئی کسیکو قتل کرتا تو وارث اسکا قاتل کو نہین مارتا تھا
بلکہ سردار کو اس قوم کے قتل کرتا تھا حق تعالی نے اس سے منع فرمایا کہ چاہئے کہ وارث سوا قاتل کے اور کو نہ قتل
کرے اِنَّهٗ كَانَ مَنْصُوْرًا تحقیق وہ وارث مقتول مظلوم کا ہے مدد دیا گیا بیچ قصاص کے ساتھ اور احکام شرع
کے وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ اور مت پاس جاؤ مال یتیم کے اور نہ اسمین تصرف کرو مگر ساتھ اس خصلت
کے کہ شرعا اور عرفا وہ بہت اچھی ہے حَتّٰى يَبْلُغَ اَشُدَّهٗ یہانتک کہ پہنچے یتیم جوانی اپنی کو وَاَوْفُوْا بِالْعَهْدِ اور پورا
کرو عہد کو جو اسمین کرتے ہو یا عہد کو اللہ کے کہ احکام شرع ہین بجالاؤ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُوْلًا تحقیق صاحب عہد
کا ہے سوال کیا گیا یعنے عہد کے نقض اور وفا سے پوچھینگے سلمی نے کہا ہے کہ اللہ تعالی کے عہد مین جوارح انسان
پر یہہ کہ آداب نگاہ رکھے اور نفس پر یہہ کہ اداے فرائض کرے اور دل پر یہہ کہ ڈرے اور روح پر یہہ کہ مقام قرب
سے دور نہو اور سر پر یہہ کہ مشاہدہ ماسوی نکرے اور ہر عہد سے پوچھا جاویگا بیت راہ مین بڑے بیقدم
کسکو ہے تاب چل سکے عہدۂ عہد سے بیر کیونکہ کوئی نکل سکے وَاَوْفُوا الْكَيْلَ اِذَا كِلْتُمْ وَزِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيْمِ
اور پورا کرو ناپ کو جب ناپو تم واسطے اوروں کے اور تولو ساتھ ترازو سیدھی کے ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا
یہہ بہتر ہے تمکو خیانت سے اور نیک تر ہے بازگشت مین وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ اور مت پیچھے چل اس چیز کے
کہ نہین تجھکو ساتھ اسکے خبر یعنے گمان کی پیروی مت کر جبتک نجانے تو مت کہہ کہ جانا مین نے جبتک نہ دیکھے
مت کہہ کہ دیکھا مین نے جبتک نہ سنے مت کہہ کہ سنا مین نے محمد بن حنیفہ رض نے کہا ہے کہ معنے اس آیت کی یہہ ہین
کہ گواہی جھوٹی مت دے اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُوْلًا تحقیق کان اور آنکھ اور دل ہر ایک
انمین کا ہے نفس اپنے سے سوال کیا گیا یعنے انسے پوچھینگے کہ صاحب تمہارے نے تمسے کیا کیا کان سے پوچھینگے کہ تونے
کیا سنا اور کیون سنا اور آنکھ سے پوچھینگے کہ تونے کیا دیکھا اور کیون دیکھا اور دل سے پوچھینگے کہ تونے کیا جانا
اور کیون جانا بیت غیر حق کو سن ندیکھ اور نہ سمجھ اس سے چھٹکارا تو وہان پائیگا کیا سنا کیا دیکھا سمجھا تھا جو کچھ
گوش و چشم و دل سے پوچھا جائیگا وَلَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ مَرَحًا اور مت چل بیچ زمین کے اکڑتا ہوا اِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ
الْاَرْضَ وَلَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُوْلًا تحقیق تو ہرگز نہ پھاڑ سکیگا زمین کو اور ہرگز نہ پہنچ سکیگا پہاڑون کو از روے

درازی قامت کے یعنے جو زمین کو نہ پھاڑ سکے اور پہاڑ سے ہمسری نکر سکے اُسکو تکبر کرنا اور اکڑنا کیا چاہیے بیت
اکڑ کے ست پاؤں رکھ زمین پر نہ اِس تکبر سے پاک ہوگا دلا تو رہ خاک کے برابر کہ خاک تھا اور خاک ہوگا کُلُّ ذٰلِكَ
سب یہ لا تجعل مع اللہ سے یہاں تک گیارہ امر اور چار نہی کہ مذکور ہوئے ابن عباس رض نے کہا ہے کہ یہ الواح
موسی میں لکھے تھے کَانَ سَیِّئُهٗ عِنْدَ رَبِّكَ مَكْرُوْهًا ہے برائی انکی یعنے جو یہاں ہیں نزدیک پروردگار تیرے کے ناپسند
ذٰلِكَ مِمَّآ اَوْحٰٓى اِلَيْكَ رَبُّكَ مِنَ الْحِكْمَةِ یہ جو گذرا احکام سے اُس چیز میں سے ہے کہ وحی کیا ہے طرف تیری پروردگار
تیرے نے حکمت سے کہ پہچاننا ہے اسکا ضرور ہے اور عمل کرنا اسپر مامور ہے وَلَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ اور مت
مقرر کر ساتھ اللہ کے معبود دوسرا سمجھ لیجئے کہ مطلع اور مقطع ان احکام کا توحید کو ٹھہرایا کیونکہ اصل جمیع احکام
توحید ملک علام ہے اول میں بھی شرک سے فرما کر نتیجہ اسکا جو دنیا میں اُسپر مترتب تھا بیان کیا کہ فتقعد
مذموما مخذولا اور آخر میں جو عذاب اسپر متفرع ہوگا آخرت میں وہ ارشاد کیا کہ اگر شرک لاویگا فَتُلْقٰى فِيْ جَهَنَّمَ
مَلُوْمًا مَّدْحُوْرًا پس ڈالا جاویگا بیچ دوزخ کے در انحال کہ ملامت کیا گیا ہوگا فرشتوں اور مومنوں سے راندہ کیا
ہوگا دور رحمت اور دور رکھا گیا رحمت حق سے سمجھ لیجئے کہ بعد نہی شرک کے عتاب اُن لوگوں کو فرماتا ہے جو
فرشتوں کو بیٹیاں اللہ کی کہتے ہیں اَفَاَصْفٰىكُمْ رَبُّكُمْ بِالْبَنِيْنَ وَاتَّخَذَ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ اِنَاثًا کیا پسند کیا ہے تمکو پروردگار
تمہارے نے ساتھ بیٹوں کے اور پکڑیں واسطے اپنے فرشتوں میں سے بیٹیاں خلاف عادت تمہاری کے کہ تم کو بیٹیوں سے
عار آتی ہے اور بیٹوں سے فخر اِنَّكُمْ لَتَقُوْلُوْنَ قَوْلًا عَظِيْمًا تحقیق تم کہتے ہو بات بری کہ نسبت ولد کی کرتے ہو طرف
اللہ سبحانہ کے اور اپنی جان کو اسپر فضل دیتے ہو کہ اچھی چیز کو اپنی طرف ٹھہرا لیتے ہو اور بری کو اسکے جانب
بتاتے ہو وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لِيَذَّكَّرُوْا وَمَا يَزِيْدُهُمْ اِلَّا نُفُوْرًا اور تحقیق طرح طرح سے بیان کیا ہمنے اِس
قرآن کے پاک ہونا اپنا اولاد سے تو کہ نصیحت پکڑیں اور سمجھیں اور نہیں زیادہ کرتا اُنکو مگر اِس بات کا مگر نفرت
اور دوری حق سے قُلْ لَّوْ كَانَ مَعَهٗٓ اٰلِهَةٌ كَمَا يَقُوْلُوْنَ کہہ اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم اگر ہوتے ساتھ معبود برحق کے
معبود اور جیسے کہ کہتے ہیں کافر جیسے کہتے ہو تم اے مشرکو تحتانیہ سے بھی قرأت ہے اِذًا لَّابْتَغَوْا اِلٰى ذِي الْعَرْشِ
سَبِيْلًا اُسوقت البتہ ڈھونڈھتے طرف صاحب عرش کے راہ کہ دفع اسکا کرتے جیسے ملوک کرتے ہیں حاصل یہ ہے
کہ اللہ سبحانہ نے انکے عیب اور برائیوں کی آیتیں اتاریں اگر وہ خدا یا شریک خدا کے ہوتے تو اللہ سبحانہ سے جھگڑتے
اور عجز اور برائیوں اپنے کی نفی کرتے سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يَقُوْلُوْنَ عُلُوًّا كَبِيْرًا پاک ہے وہ اور برتر ہے اُس چیز سے کہ کہتے
ہیں بلند ہے بر تسبیح لَهُ السَّمٰوٰتُ السَّبْعُ وَالْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهِنَّ تسبیح کرتے ہیں واسطے اللہ کے آسمان ساتوں
اور زمین اور جو کوئی بیچ انکے ہے فرشتہ اور آدمی اور جن وَاِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ اور نہیں کوئی
چیز مخلوق مگر تسبیح کرتی ہے خدا کی ساتھ تعریف اسکے کے کہ صفاتیں کامل رکھتا ہے نقصان اور زوال سے



پاک ہے امام قشیری رح نے کہا ہے کہ جو زمین و آسمانوں میں زندہ ہیں وہ تسبیح کہتے ہیں زبان قال سے اور باقی لسان حال سے
کہ دلالت کرتے ہیں ساتھ اپنے امکان و حدوث کے اوپر صانع واجب قدیم کے اور یہہ تنزیہ حق کی ہے امکان
اور حدوث سے پس سب اشیا تسبیح کرنیوالی ہوئیں وَلٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِيْحَهُمْ اور لیکن نہیں سمجھتے تم اے مشرکو
تسبیح انکی کیونکہ تمھاری نظر صحیح اور عقل صاف نہیں اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا تحقیق اللہ تعالی ہے تحمل والا کہ تمھاری
غفلت پر شتابی عذاب میں نہیں کرتا بخشنے والا ہے انکو جو اسکی بات پر ایمان لاتے ہیں حقائق سلمی میں ابو
عثمان مغربی رح سے منقول ہے کہ تمام مکونات باختلاف لغات تسبیح الہی کہتے ہیں لیکن اسکو نہیں سنتا مگر
عالم ربانی کہ اسکے دل کے کان کھلے ہیں بیت باغ دہرات تفضل سے ہے جسکے سر سبز تپہ تپہ ہو نہ کسطرح
ثناخوان اسکا بحر الحقائق میں ہے کہ ہر ذرہ موجودات کی زبان ہے ملکوتی اس سے تسبیح کہتا ہے اور اسے
زبان سے چوب خشک نے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک میں تسبیح کہی تھی اور شہادت اعضا کہ اَنْطَقَنَا
اللّٰهُ الَّذِيْٓ اَنْطَقَ كُلَّ شَيْءٍ اشارہ طرف اسکے ہے اسی زبان سے ہو گی لکھا ہے کہ ابو جہل وغیرہ نے چاہا کہ وقت
قرآن پڑھنے کے حضرت کو ایذا دیں اللہ تعالی نے انکی نظروں سے آپ کو چھپایا اور یہہ آیت نازل کی کہ وَاِذَا قَرَاْتَ
الْقُرْاٰنَ جَعَلْنَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ حِجَابًا مَّسْتُوْرًا اور جسوقت پڑھتا ہے تو
قرآن کو کر دیتے ہیں ہم درمیان تیرے اور درمیان ان لوگوں کے جو نہیں ایمان لاتے ساتھ آخرت کے پردہ چھپایا ہوا تو کہ تجھکو
نہ دیکھیں اور آزار نہ دیں بعضے کہتے ہیں کہ جورو ابو لہب کی ام جمیل بعد نزول سورہ تبت کے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ
کے گھر پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور پتھر مارنیکو لائی آپ قرآن کی تلاوت وہاں کرتے تھے اسکو
نظر نہ آئے حضرت ابو بکر سے پوچھنے لگی کہ صاحب تیرا کہاں ہے کہ میری ہجو کی ہے اسنے اس سے بدلا لوں حضرت
صدیق نے کہا کہ وہ شاعر نہیں جو کسیکی ہجو بناویں اسنے کہا کہ فی جیدها حبل من مسد کہا ہے وہ کیا جانتا ہے کہ گردن
میں میرے کیا ہوگا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے صدیق کو فرمایا کہ اس سے پوچھ کہ اس گھر میں کسی اور کو بھی دیکھتی
ہے تو حضرت صدیق نے پوچھا اسنے کہا کہ مجھسے ٹھٹھا کرتا ہے تو قسم ہے خداے کعبہ کی کہ نہیں دیکھتی میں یہاں سوا
ابن ابی قحافہ کے اور اپنے گھر کو چلی آئی اللہ نے یہہ آیت نازل کی کہ ہم تجھکو وقت قرآن کے تلاوت کے کافروں کی نگاہ
سے چھپاتے ہیں وَجَعَلْنَا عَلٰي قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَفِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا اور کر دیتے ہیں ہم اوپر دلوں انکے کے پردے
تاکہ نہ سمجھیں قرآن کو اور وہ پردے حائل ہو جاتے ہیں درمیان دل انکے کے اور فہم قرآن کے اور ڈالتے ہیں بیچ کانوں
انکے بوجھ تو کہ نہ سنیں قرآن کو سمجھ لیجیے کہ قرآن معجزہ ہے لفظا اور معنا پس منکران قرآن کے واسطے ثابت کی
وہ چیز کہ مانع ہے انکو فہم معنے اور ادراک لفظ سے وَاِذَا ذَكَرْتَ رَبَّكَ فِي الْقُرْاٰنِ وَحْدَهٗ وَلَّوْا عَلٰٓي اَدْبَارِهِمْ نُفُوْرًا اور
جسوقت کہ یاد کرتا ہے تو پروردگار اپنے کو بیچ قرآن کے اکیلا پھر جاتے ہیں کافر اوپر پیٹھوں اپنے کے بھاگتے ہوئے توحید کے سننے سے

کیونکہ وہ یہہ چاہتے ہین کہ اُنکے خداؤن کو اپنے خدا کے ساتھہ یاد کرے نحن اعلم بما یستمعون بہ ہم خوب جانتے ہین
اُس نیت کو کہ سنتے ہین کافر قرآن کو ساتھہ اُسکے کہ غرض اُنکی طعن اور ہنسی ہے اذ یستمعون الیک واذ ہم
نجویٰ جسوقت کہ کان رکھتے ہین طرف تیرے اور جسوقت کہ وہ مصلحت کرتے ہین پنہان آپسمین ساتھہ ایک
دوسرے کے کہ کلام ہمارے کو شعر اور سحر بتاتے ہین علین المعانی مین ہے کہ نضر بن حارث نے کہا کہ مین نہین جانتا
کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کیا کہتے ہین ابو سفیان نے کہا کہ مین بعضے باتین اُنکی سچ جانتا ہون ابو جہل نے کہا
مجنون ہے ابولہب نے کہا کاہن ہے کسی نے کہا شاعر ہے یہہ آیت اُس جماعت کی شان مین ہے اذ یقول
الظالمون ان تتبعون الا رجلا مسحورا یاد کر ای محمد صلے اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ کہتے ہین ظالم یعنے مشرک صحابہ کو
کہ تم نہین پیروی کرتے مگر مرد جادو کئے گئے کی یعنے اُسکو جادو کیا ہے اور عقل اُسکی زایل ہوگئی ہے یا مسحور یعنے ساحر ہے
انظر کیف ضربوا لک الامثال فضلوا فلا یستطیعون سبیلا دیکھہ کیونکر بیان کرتے ہین کافر واسطے تیرے مثالین اور
تجھے مجنون اور ساحر اور کاہن اور شاعر ٹھہراتے ہین پس گمراہ ہوئے وہ طریق حق سے پس نہین پا سکتے راہ کو طرف
صواب کے یا نہین پا سکتے راہ طرف طعن تیرے کی ایسا کہ معقول ہو بلکہ حیران اور سرگردان ہین وصف مین تیرے
ایسا کلام کرتے ہین کہ آپسمین نقیض ہے کہ کبھی شاعر کہتے ہین اور شاعر کو کمال عقل درکار ہے اور کبھی مجنون کہتے
ہین اور وہ زوال عقل ہے وقالوا ءاذا کنا عظاما ورفاتا ءانا لمبعوثون خلقا جدیدا اور کہتے ہین کافر کہ منکر بعث
کے ہین آیا جب ہو جاوینگے ہم بعد موت کے مدت مین ہڈیان اور گلے ہوئے کیا پھر اُٹھائے جاوینگے پیدایش نئی مین
بعید جانتے تھے کہ خاک خشک مخلوق تر و تازہ کیونکر ہوگی قل کونوا حجارۃ او حدیدا او خلقا مما یکبر فی صدورکم
کہہ ہو جاؤ تم پتھر یا لوہا اور پیدایش اُس قسم سے کہ بڑی لگے ہے سینون تمھارے مین مانند آسمان اور پہاڑ کے اور مثل اُس
چیز کے کہ زندہ ہونا اُسکا بہت دور ہے البتہ حق تعالی تمھین مارے اور جلائے یہہ امر تمثیل ہے یعنے فی المثل اگر
ایسے ہو جاؤ تم تو بھی وہ مرگ اور بعث پر تمھارے قادر ہے ظہور مین لاویگا فسیقولون من یعیدنا پس البتہ کہینگے کون
پھر لاویگا ہمکو اور زندہ کریگا بعد موت کے قل الذی فطرکم اول مرۃ کہہ وہی جسنے پیدا کیا تمکو پہلے بار کہ خاک تھے پس
جو خاک مین جان ڈال سکتا ہے بدایت مین وہ خاک کو زندہ بھی کر سکتا ہے نہایت مین فسینغضون الیک
رءوسہم پس شتاب جھکا دینگے طرف تیرے سرون اپنے کو تعجب سے یا ہلاوینگے سرون اپنے کو انکار سے ویقولون
متی ہو اور کہینگے کب ہوگا یہہ بعث اور حشر قل عسی ان یکون قریبا کہہ شتاب ہے یہہ کہ ہو نزدیک کیونکہ جو
ہونیوالی چیز ہے اُسکو نزدیک ہی کہا چاہئے اور بعث ہونیوالی ہے یوم یدعوکم فتستجیبون بحمدہ جس دن
بلاویگا تمکو اللہ واسطے محاسبے کے یا اسرافیل ساتھہ نفخہ اخیر کے واسطے اُٹھنے کے قبرون سے پس جواب دوگے تم
گویا اسرافیل کو اُس حالت مین کہ قایل ہوگے ساتھہ تعریف الٰہی کے حدیث مین ہے کہ خلائق قبرون سے اُٹھے گی

ستائش کرتے ہوئی اور کہتی ہوئی سبحانک اللہم وبحمدک اور بعضون نے حمد کو بمعنی امر کہا ہی جیسی آیت فسبح
بحمد ربک مین یعنے صل بامر ربک پس یہہ معنے ہوئی کہ بلاویگا تمکو اللہ پس جواب دوگے تم اسکو ساتھہ امر اسکے کے
وتظنون ان لبثتم الا قلیلا اور جانوگے قیامت کی دہشت ہیبت سے کہ بیچ قبرون اپنی کے نہین رہے تھے تم مگر تھوڑا
یا آخرت کو دیکھہ کر زندگی تھوڑی جانوگے اسکی نسبت پس عاقل کو چاہیئے کہ آج بھی زندگی دنیا کی آخرت کے مقابلہ
مین کم گنے اور اس کم اور فانی کو بیچکر عوض اسکے بہت اور باقی کے صرف کرے تو کہ کل عذاب حسرت اور ندامت
نہ جھیلے سو صرف کر عمر کار باقی کہ یہہ فانی ہی وہ دار باقی لکھا ہی کہ مشرک مکے کے صحابہ کو قول اور فعل سے ایذا
پہنچاتے تھے انہون نے حضرت سے عرض کیا اور لڑائی کی اجازت چاہی یہہ آیت آئی وقل لعبادی یقولوا التی
ہی احسن اور کہہ واسطے بندون میرے کے یعنے مومنون سے کہہ کہ کہین کافرون سے وہ بات جو بہت اچھی ہی
یعنے مقابلے مین جفا انکے سکے غصہ نکرین بلکہ دعا کرین کہ یہدیکم اللہ ہدایت کرے تمکو اللہ تبیان مین ہی کہ ایک
شخص نے حضرت عمر فاروق رض کو گالی دی انہون نے اسکا بدلا چاہا اللہ تعالی نے یہہ آیت اتاری اور ساتھہ عفو کے
فرمایا بعضے کہتے ہین کلمہ احسن شہادتین ہی اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ یا امر کرنا ہی
ساتھہ معروف کے اور نہی کرنا ہی ساتھہ منکر کے یا کلمہ احسن یہہ ہی کہ کسیکو سوا نیکی کے یاد نکرے اور جو کوئی سختی
کرے اسکے بدلے نرمی کرے بیت اگر ہی منظور تجھکو رافت براہ احسن قدم کا دھرنا جفا کے بدلے وفا تو کرنا دغا کے
بدلے دعا تو کرنا ان الشیطن ینزغ بینہم بتحقیق شیطان دشمنی ڈالتا ہی درمیان آدمیونکے کہ غصے کے عوض غصہ
ڈالکر عناد اور فساد بڑھاتا ہی ان الشیطن کان للانسان عدوا مبینا بتحقیق شیطان ہی واسطے آدمیونکے دشمن ظاہر
کہ ہرگز صلاح انکی نہین چاہتا ہلاک کرنیکے درپے ہی ربکم اعلم بکم پروردگار تمہارا خوب جانتا ہی تمکو اور دانا تر
ہی ساتھہ احوال تمہارے کے یہہ خطاب مومنون کو ہی انکو فرماتا ہی ان یشا یرحمکم او ان یشا یعذبکم اگر
چاہے رحم کرے تمکو اور ظلم کافرون کے سے چھڑاوے یا اگر چاہے عذاب کرے تمکو اور کفار کو تمپر مسلط فرماوے یا رحمت
کرے ساتھہ ہدایت کے یا توبہ کے اور عذاب کرے ساتھہ ضلالت کے یا اقامت کے اوپر گناہ کے اور بعضے کہتے ہین کہ یہہ
خطاب کافرونکو ہی انکو فرماتا ہی کہ اگر چاہے رحم کرے تمکو اور عذاب دنیا مین نہ دے اور اگر چاہے دنیا مین عذاب دے
پس مشیت متعلق ساتھہ عذاب دنیا کے ہی اور تعذیب آخرت مین حکم مطلق ہی وما ارسلنک علیہم وکیلا اور نہین
بھیجا ہمنے تمکو ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم اوپر کافرونکے داروغہ کہ انکو کفر سے بچاوے اور ایمان کا انکے ضامن ہو اور اگر خطاب
مومنون کو ہی تو یہہ معنی ہین کہ تو ضامن اعمال کا مومنونکے نہین تجھکو مواخذہ انکے کامون پر نہوگا وربک اعلم
بمن فی السموات والارض اور پروردگار تیرا دانا تر ہی ساتھہ ان لوگون کے کہ بیچ آسمانون کے اور زمین کے ہین یعنے احوال
انکا خوب جانتا ہی اور انکے حق مین جو صلاح ہی وہ کرتا ہی الوازمین ہی کہ قریش تعجب کرتے تھے اور بعید جانتے تھے کہ

کیون یتیم ابو طالب کا پیغمبر ہوا اور کتنے بھوکے ننگے اسکی متابعت کرین اللہ تعالی نے یہہ آیت نازل کی کہ ہم خوب جانتے
ہین احوال اہل آسمان اور زمین کا پس جسکو چاہتے ہین نبی کرتے ہین ولقد فضلنا بعض النبیین علی بعض اور
البتہ تحقیق بزرگی دی ہمنے بعضے پیغمبرون کو اوپر بعضے کے ساتھہ فضل ذاتی کے نہ مالی کے جیسے ابراہیم کو ساتھہ خلت کے
اور موسی کو ساتھہ مکالمت کے اور محمد کو ساتھہ معراج اور رویت اور شفاعت کے صلواۃ اللہ علیہ وعلیہم اجمعین
وآتینا داود زبورا اور دی ہمنے داود کو کتاب زبور پس بزرگی اسکی ساتھہ اسکے ہی نہ ساتھہ بادشاہی کے کیونکہ زبور
کی ڈیڑھ سو سورہ ہی اسمین حکم حلال اور حرام اور حدود اور فرائض کا کچھہ نہین بلکہ ثناء الہی اور نصایح اور نعت
جناب رسالت پناہی صلی اللہ علیہ وسلم ہی اور ذکر زبور کا واسطے آگاہی کرنیکے ہی اوپر فضیلت حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے کہ اسمین لکھا ہی کہ انہ خاتم الانبیاء وامتہ خیر الامم اور آیت ولقد کتبنا فی الزبور مین اشارہ اسطرف ہی
بیت توصیف وثنا ومدح تیری توراۃ وزبور مین ہی تحریر لکھا ہی کہ قریش قحط مین مبتلا ہوئے اللہ تعالی نے انکے
الزام کو یہہ آیت نازل کی کہ قل ادعوا الذین زعمتم من دونہ فلا یملکون کشف الضر عنکم ولا تحویلا کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کافرون سے کہ بلاؤ ان لوگون کو کہ گمان کرتے ہو تم کہ وہ خدا ہین سوا اللہ کے تو کہ اس بلا کو تم سے ٹالین پس نہین
اختیار رکھتے وہ کھولنا سختی کا یعنی قحط کا تم سے اور نہ بدل ڈالنا اسکا کہ تم سے اٹھا کر اور لوگون پر ڈال دین لکھا ہی
کہ بنو ملیح فرشتون کو اور بنو خزاعہ جنون کو پوجتے تھے اور جن جو ایمان لائے اور وہ کفر ہی پر رہے اور یہہ آیت آئی کہ
اولئک الذین یدعون یبتغون الی ربہم الوسیلۃ یہہ گروہ فرشتون اور جنون کے جنکو پکارتے اور پوجتے ہین کافر وہ
ڈھونڈھتے ہین طرف پروردگار اپنے کے وسیلہ یعنی تقرب کرتے ہین ساتھہ طاعت اور عبادت کے بیچ درگاہ اللہ کے
ایہم اقرب کونسا اُنمین سے بہت نزدیک ہی مرتبہ مین یعنی وہ جو مقرب درگاہ ہین فرشتون مین سے اور جنون مین سے
توسل کرتے ہین ساتھہ حق سبحانہ کے پس غیر مقرب خود بطریق اولی متوجہ ادھر ہوں حاصل یہہ ہی کہ معبود تمہارے
محتاج معبود برحق کے ہین ویرجون رحمتہ ویخافون عذابہ اور امید رکھتے ہین رحمت اسکی کی اور ڈرتے ہین
عذاب اسکے سے ان عذاب ربک کان محذورا تحقیق عذاب پروردگار تیرے کا ہی لائق اسکے کہ اس سے خوف کرین
اور جو معلوم ہوا کہ یہہ بھی مثل اور بندون کے امید اور خوف مین ہین پس عبادت کے لائق کسطرح ہوے وان من قریۃ
الا نحن مہلکوہا قبل یوم القیامۃ او معذبوہا عذابا شدیدا اور نہین کوئی بستی مگر ہم ہلاک کرنیوالے ہین اہل اسکے کو
ساتھہ موت کے پہلے دن قیامت کے یا عذاب کرنیوالے ہین ہم اسکو ساتھہ قتل اور قحط وغیرہ کے عذاب سخت یعنی اگر رہنے
والے مومن اور صالح ہین تو انکو ہلاک کرتے ہین ساتھہ موت کے اور جو کافر اور فاسق ہین تو عذاب کرتے ہین ساتھہ
قتل وغیرہ کے کان ذلک فی الکتاب مسطورا ہی یہہ حکم بیچ لوح محفوظ کے لکھا ہوا لکھا ہی کہ قریش پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے
معجزے چاہتے تھے کہ کوہ صفا کو سونے کا کردو اور پہاڑ مکہ کے مٹادو کہ زمین کھل جاوے ہم کھیتیان کرین اور نہرین جاری کرو

کہ ہم باغات لگاویں حق تعالی نے یہہ آیت نازل کی کہ وما منعنا ان نرسل بالآیات الا ان کذب بها الاولون اور نہین
منع کیا ہمکو یہہ کہ بھیج دیوین ہم معجزے جو یہہ چاہتے ہین مگر یہہ کہ جھٹلایا تھا ساتھ اُسکے پہلون نے یعنے پہلی امتون نے
معجزے مانگے تھے اور ہمنے پیغمبرونکے ہاتھون سے ظاہر کئے تھے پھر جنہون نے جھٹلایا تھا انکو ہلاک کیا تھا اگر اس امت کی
خواہش کے موافق معجزے ظاہر کرین تو ہم جانتے ہین کہ یہہ ایمان نہین لاوینگے اور عذاب ہلاک انپر اتارنا چاہیگا اور ہمنے
ازل مین حکم کیا ہے کہ انکو ہلاک نکرینگے کیونکہ انکے نسل سے مسلمان پیدا کرینگے وآتینا ثمود الناقة مبصرة اور دی
ہمنے قوم ثمود کو اونٹنی انکی خواہش سے دلیل ظاہر یعنے اپنی جو سب جھٹلاوینگے ہلاک ہووینگے انمین سے ایک قوم ثمود ہے
کہ صالح سے معجزہ طلب کیا اور اللہ نے پتھر سے اونٹنی نکالی فظلموا بها پس کافر ہوئے ساتھ اسکے اور کونچین مارین اسکی
اور سب ہلاک ہوگئے وما نرسل بالآیات الا تخویفا اور نہین بھیجتے ہم ہین معجزون مانگے ہودن کو مگر واسطے ڈرانیکے
عذاب ہلاک سے پس اگر بعد ظہور معجزہ کے کفر پر رہے تو ہلاک ہو جاتے ہین واذ قلنا لک ان ربک احاط بالناس اور
یاد کر جسوقت کہا ہمنے واسطے تیرے اور وعدہ کیا کہ غنیمت تھا تحقیق پروردگار تیرے نے یعنے عذاب اسکے نے گھیر لیا ہے لوگونکو
یعنے ہلاک کریگا قریش کو تعبیر ساتھ لفظ ماضی کے واسطے تحقیق وقوع کے ہے وما جعلنا الرؤیا التی اریناک الا فتنة للناس
اور نہین کی ہمنے وہ خواب جو دکھلائی تجھکو مگر آزمایش واسطے لوگونکے مراد اس سے وہ خواب ہے کہ سال حدیبیہ مین دیکھا تھا پیغمبر
خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ عمرہ کیا اور طواف اور سعی اور حلق بجالائے پھر صحابہ گئے اور اس برس عمرہ میسر نہوا منافق طعن
کرنے لگے کہ یہہ خواب سچ ہوگا اور حال انکہ حکم الہی یہہ تھا کہ سال آئندہ مین تعبیر اس واقعہ کی وقوع مین آوے سمجھ لیجیے کہ علما
اس قول مین تردد رکھتے ہین اسواسطے کہ سورت مکی ہے اور یہہ قصہ مدنی مگر یہہ کہا جاوے کہ یہہ خواب مکے مین دیکھا ہوگا اور بیان
بعضون نے کہا ہے کہ وہ خواب جو سبب فتنے آدمیونکا ہوا وہ یہہ تھا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے واقعہ مین دیکھا تھا کہ ایک قوم
بنی امیہ بندرونکی طرح منبر شریف پر دوڑتے کودتے پھرتے ہین اور فتنہ یہہ تھا کہ ایام حکومت مین انکے واقع ہوا اور بعضے
رویا کو معنے رویت کی کہتے ہین یعنے جو تجھکو دکھایا شب معراج مین اور تونے دیکھا سبب فتنہ کا خلق کے ہوا کیونکہ بعد حدیث
معراج کے ضعفائے اہل اسلام مرتد ہوگئے اور منافق طعن کرنے لگے اور کفار زیادہ تر منکر ہوئے اور مسلمان تصدیق کرنے
لگے والشجرة الملعونة فی القرآن اور نہین کیا ہمنے درخت ملعون کو کہ تھوہر ہے بیچ قرآن کے مگر واسطے فتنہ لوگونکے
لکھا ہے کہ جب مشرکون نے سنا کہ درخت تھوہر کا دوزخ مین ہے عجب کیا اور ابوجہل نا اہل نے کہا کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کہتے
ہین کہ دوزخ کی آگ پتھر کو جلا دیتی ہے اور پھر کہتے ہین کہ درخت وہان ہے یہہ نہایت تعجب ہے اور تعجب انہین پر ہے کہ
درخت سبز سے آگ لیتے تھے چنانچہ حق تعالی نے کہا جعل لکم من الشجر الاخضر نارا اور کچھ فکر نہین کرتے تھے کہ جسنے آگ درخت
مین رکھی کیا عجب ہے کہ وہ درخت آگ مین پیدا کرے جو قادر کہ پروبال سمندر کا آگ مین نہین جلنے دیتا اور دل کو
شتر مرغ کے انکار سے کھانسے سے نہین جلاتا دوزخ مین درخت اگانے پر توانا ہے اور درخت تھوہر کو ملعون اسواسطے کہا کہ لکھا ہے



لئے اسکے کافرین لعنت متوجہ طرف انکے ہے یا ملعونہ بمعنے مکروہہ مقبوحہ ہے جیسے طعام ملعون مکروہ کو کہتے ہیں اور بعضوں نے
شجر کو تاویل ساتھ ابوجہل کے کیا ہے یا حکم بن عاص کے کہ پدر مروان ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ شجر یہود ہیں
وَنُخَوِّفُهُمْ فَمَا يَزِيدُهُمْ إِلَّا طُغْيَانًا كَبِيرًا اور ڈراتے ہیں ہم کافروں کو طرح طرح سے کہ آگ اور زقوم اور سوا انکے ہے پس
نہیں زیادہ کرتا ڈرانا انکو مگر سرکشی بڑی اور جو تکبر انکا ساتھ شیطان کے درغلانے کے سبب تھا اس آیت کے پاس شیطان کے تکبر کی خبر
دی کہ وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلَائِكَةِ اسْجُدُوا لِآدَمَ فَسَجَدُوا إِلَّا إِبْلِيسَ اور یاد کر جب کہا ہمنے واسطے فرشتوں کے کہ سجدہ کرو آدم کو واسطے
تعظیم اسکی کے پس سجدہ کیا انھوں نے مگر ابلیس نے سجدہ نکیا حق تعالی نے فرمایا کہ تو نے کیوں نہ سجدہ کیا قَالَ أَأَسْجُدُ لِمَنْ
خَلَقْتَ طِينًا کہا کیا سجدہ کروں میں واسطے اس شخص کے کہ پیدا کیا تو نے مٹی سے پس اللہ تعالی نے اسپر لعنت کی اور اپنے در
سے مانکا قَالَ أَرَأَيْتَكَ هَذَا الَّذِي كَرَّمْتَ عَلَيَّ کہا ابلیس نے دوسرے بار خبر دے مجھکو کہ اس شخص کو کہ بڑائی دی تو نے اوپر میرے
کہ امر سجدہ کیا کیوں بڑائی دی میں بہتر ہوں اس سے کہ آگ سے ہوں اور یہہ خاک سے لَئِنْ أَخَّرْتَنِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَأَحْتَنِكَنَّ ذُرِّيَّتَهُ
إِلَّا قَلِيلًا اگر ڈھیل دیوےگا تو مجھکو اور نہ ماریگا قیامت تک البتہ جڑ سے اکھیڑ ڈالونگا اولاد اسکی کو اغوا کرکے اور ایسا
کرونگا کہ عذاب تیرے سے ہلاک ہو جاویں مگر تھوڑے کہ انکو گمراہ نکر سکونگا بسبب عصمت اور حمایت تیری کے قَالَ اذْهَبْ
فَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ فَإِنَّ جَهَنَّمَ جَزَاؤُكُمْ جَزَاءً مَوْفُورًا فرمایا اللہ تعالی نے جا یہہ امر واسطے اہانت کے ہے یعنی دور ہو قرب
درگاہ سے اور اپنے مہم کیطرف جا پس جو کوئی پیروی کریگا تیری اور حکم مانیگا تیرا اولاد آدم میں سے پس تحقیق دوزخ ہے جزا
تمہاری جزا پورے تمام یعنی عذاب دوام سمجھ لیجئے کہ یہاں غلبہ دیا ہے مخاطب کو اوپر غائب کے یعنی دوزخ ہے جزا تیرا کہا ماننے والوں
کی وَاسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ بِصَوْتِكَ اور بہکا جسکو بہکا سکے تو اولاد آدم میں سے ساتھ آواز اپنے کے یعنی ساتھ بلانے
کے طرف فساد کے لکھا ہے کہ صوت شیطان کی غنا اور مزامیر ہے تفسیر زاہدی میں ہے ابن عباس سے منقول ہے کہ کل صوت
يدعوك إلى الفساد فهو صوته جو آواز کہ منہہ سے نکلی اور اسمیں رضا حق نہو وہ آواز شیطان کی ہے وَأَجْلِبْ عَلَيْهِمْ بِخَيْلِكَ
وَرَجِلِكَ اور کھینچ لا اوپر انکے سواروں اپنے کو اور پیادوں اپنے کو یعنی شیطانوں کو کہ مددگار تیرے ہیں وسوسے ڈالنے میں
سبکو جمع کر انکو ور غلانے کو وَشَارِكْهُمْ فِي الْأَمْوَالِ وَالْأَوْلَادِ وَعِدْهُمْ اور شریک بن انکا بیچ مالوں انکے کے تو کہ وہ حرام
کا جمع کریں یا سود کا لیں یا گناہ میں خرچ کریں اور بیچ اولاد انکی کے تو کہ زنا سے حاصل کریں یا عبد العزی اور عبد الشمس
اور مثل انکے نام رکھیں اور وعدہ دے انکو جھوٹا مانند شفاعت بتوں کی یا تاخیر کی بیچ توبہ کے یا انکار بعث اور حشر اور بہشت
اور دوزخ کے وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطَانُ إِلَّا غُرُورًا اور نہیں وعدہ دیتا انکو شیطان مگر فریب کہ خطا کو صواب کے شکل آراستہ
کرتا ہے إِنَّ عِبَادِي لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطَانٌ تحقیق بندے میرے جو خالص ہیں نہیں واسطے تیرے اوپر انکے غلبہ یعنی
سب کو تو گمراہ کریگا مگر انکو نکر سکیگا امام قشیری نے کہا ہے کہ بندہ حق وہ ہیں کہ بیچ بند غیر کے نہو نہیت جسکے تو
بند میں ہے بندہ اسیکا ہے تو قید کونین سے چھوٹ حق کا جو بندہ ہے تو وَكَفَى بِرَبِّكَ وَكِيلًا اور کفایت ہے پروردگار تیرا

نگہبان بندوںکا گمراہ کرنے ابلیس کے سے رَبُّكُمُ الَّذِي يُزْجِي لَكُمُ الْفُلْكَ فِي الْبَحْرِ لِتَبْتَغُوا مِنْ فَضْلِهِ پروردگار تمہارا وہ ہے
کہ اپنی قدرت سے چلاتا ہے واسطے تمہارے کشتی بیچ دریا کے تو کہ چاہو فضل اسکے سے روزی اپنی کہتے ہیں کہ فضل
نفع ہے یا وہ چیز ہے کہ جسکی احتیاج ہو اور تغیر پارا ترنے دریا کے ہاتھ نہ لگے إِنَّهُ كَانَ بِكُمْ رَحِيمًا تحقیق
وہ ہے ساتھ تمہارے مہربان کہ مشکل کاموں کو کرتا ہے تمپر آسان اور اسباب ان چیزوں کے جنکی تمہیں
احتیاج ہے تیار کرتا ہے وَإِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ فِي الْبَحْرِ ضَلَّ مَنْ تَدْعُونَ إِلَّا إِيَّاهُ اور جب پہنچتی ہے تمکو سختی یعنی ڈر ڈوبنے
کا بیچ دریا کے کھوئے جاتے ہیں خاطر تمہاری سے جنکو کہ پکارتے ہو اور پوجتے ہو مگر وہ ہے کہ واحد لاشریک ہے کہ اسکے
سوا اسکے کسیکو نہیں یاد کرتے اور نجات اپنی سوا ذات پاک اسکی کے کسی سے نہیں چاہتے فَلَمَّا نَجَّاكُمْ إِلَى
الْبَرِّ أَعْرَضْتُمْ پس جسوقت نجات دیتا ہے تمکو ڈوبنے سے اور پہنچاتا ہے طرف جنگل کے منہہ پھیرتے ہو
توحید سے اور پھر بتوں کو پوجنے لگتے ہو وَكَانَ الْإِنْسَانُ كَفُورًا اور ہے آدمی ناشکر نعمت خدا اپنے کا أَفَأَمِنْتُمْ
أَنْ يَخْسِفَ بِكُمْ جَانِبَ الْبَرِّ کیا پس نڈر ہوئے تم دریا سے صحرا میں اس سے کہ دھسا دیوے تمکو طرف جنگل کے یعنی
بے غم مت ہو جو قادر ہے دریا میں ڈبانے پر وہ توانا ہے زمین میں دھسانے پر أَوْ يُرْسِلَ عَلَيْكُمْ حَاصِبًا یا بھیج
دیوے اوپر تمہارے مینہہ پتھروں کا یعنی قادر ہے کہ تمکو سنگسار کرے ثُمَّ لَا تَجِدُوا لَكُمْ وَكِيلًا پھر نہ پاؤ تم واسطے
اپنے کوئی نگہبان کہ تمکو اس سے نگاہ رکھے أَمْ أَمِنْتُمْ أَنْ يُعِيدَكُمْ فِيهِ تَارَةً أُخْرَى یا نڈر ہوئے تم اس سے کہ لیجاوے
تمکو بیچ دریا کے دوسرے مرتبہ یعنی آرزو دلمیں تمہارے ڈالے تو کہ تم دوسرے بار کشتی میں سوار ہو فَيُرْسِلَ عَلَيْكُمْ
قَاصِفًا مِنَ الرِّيحِ فَيُغْرِقَكُمْ بِمَا كَفَرْتُمْ پس بھیجے اوپر تمہارے کشتی توڑنے والی باد سے یعنی ایسی باد چلاوے
کہ کشتی کو توڑ ڈالے پس غرق کردے تمکو بسبب اسکے کہ ناشکری کی تمنے ثُمَّ لَا تَجِدُوا لَكُمْ عَلَيْنَا بِهِ تَبِيعًا پھر نہ پاؤ تم
واسطے اپنے اوپر ہمارے بدلے اس ڈبو دینے کے پیچھا کرنیوالا کہ ہم سے اسکا عوض لے وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ وَ
حَمَلْنَاهُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَرَزَقْنَاهُمْ مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَفَضَّلْنَاهُمْ عَلَى كَثِيرٍ مِمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِيلًا ۵ اور البتہ تحقیق عزت بخشی ہمنے
اولاد آدم کو اور سوار کیا ہمنے انکو بیچ صحرا کے اوپر چارپایوں کے اور بیچ دریا کے اوپر کشتیوں کے اور رزق دیا ہمنے
انکو طعاموں پاکیزہ سے اور بزرگی دی ہمنے انکو بہتوں پر ان لوگوں سے کہ پیدا کئے ہیں ہمنے بزرگی دینا ہے
سوال بنی آدم بحکم لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم سب مخلوق سے افضل ہیں خلقت میں پھر علی کثیر کیوں
کہا جواب اگر تفضیل اوپر کل مخلوقات کے کہے تو عموم کل میں بنی آدم بھی ہیں کہتے مفضل میں بیچ مفضل علیہ کے داخل
ہو اور تفضیل الشئ علی نفسہ لازم آتی اور بعضے ایمہ نے کثیر بمعنی کل کہا ہے جیسے وما یتبع اکثرہم الا ظنا میں اور یا
کل مخلوقات سے غیر بنی آدم مراد لئے ہیں سمجھہ لیجئے کہ کرامت انسان کی دو قسم ہے ایک جبلی ایک کسبی
جبلی سب آدمیوں کو شامل ہے مومن ہوں یا کافر اور وہ یہہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے پتلا اپنا یا انسان کا ہاتھوں سے اور صورت



رحم مین کھینچی اچھی شکل دی مزاج قریب باعتدال عنایت کیا سیدھا قد اور ہاتھون سے پکڑنا اور راہ طرف معیشت کے
چلنا اور ضرر سے بچنا اور انگلیون سے کھانا اور زینت لباس پوشاک سے کرنا اور سمجھنا اور بولنا اور اشارت کرنا
سکھایا اور طرح طرح کی صفتین اور کاریگریان بتائین اور روحی دو قسم ہے عام اور خاص عام وہ ہے جسمین
کہ مومن اور کافر شریک ہین جیسی روح پھونکنا اور صلب آدم سے نکالنا اور قول الست بربکم سننا اور بلی جواب
مین کہنا اور بندگی پر عہد باندھنا اور فطرت اسلام پر پیدا ہونا اور پیغمبر اُنپر بھیجنا اور کتابین اُنکے واسطے اُتارنا
اور خاص وہ ہے کہ انبیا اور اولیا اور مسلمان ساتھ اُسکے مخصوص ہین جیسی نبوت اور رسالت اور ولایت اور
ہدایت اور ایمان اور اسلام اور احسان اور ارشاد اور احوال اور اخلاق اور آداب اور سیر الی اللہ اور فی اللہ
اور باللہ اور عبور مقامات قرب پر اور ترقی عالم ناسوت سے ساتھ جذبات لاہوت کے اور فنا از خود اور بقا بحق اور
طے کرنا مقامات الہیہ کہ جنکے حد اور نہایت نہین محمد بن کعب نے کہا ہے کہ بزرگی آدمیونکی یہ ہے کہ حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم اُنمین سے ہین حقائق سلمی مین یا ہے کہ گرامی کیا ہمنے آدمیونکو ساتھ معرفت اور توحید کے اور اُٹھایا ہمنے
اُنکو بیچ صحراے نفس اور دریاے قلب کے اور بعضون نے کہا ہے کہ پردہ ہے جو ظہور رکھتا ہے نعوت اور صفات سے
اور بحر وہ ہے جو ستور ہے حقائق ذات سے اور تاویلات کاشی مین ہے کہ بر عالم اجساد ہے اور بحر عالم ارواح اُٹھانا
آدمیونکا بیچ اُن دونون کے ترکیب انکی اُن دونون سے اور روزی دی ہمنے اُنکو طیبات اور معارف سے اور بزرگی دی
ہمنے اُنکو اوپر مخلوقات کے ساتھ اِسکے کہ انکو ساتھ عیبون اُنکے کے بینا کیا اور جنس ملائکہ اس سے مستثنی ہین یا خواص
ملائکہ سمجھ لیجئے کہ فضیلت بشر اور ملک مین علما کا اختلاف ہے جمہور اہل سنت اسپر ہین کہ رسل بنی آدم افضل تر
ہین اخص ملائکہ سے اور رسل ملائکہ افضل ہین اولیائے بنی آدم سے اور اولیائے بنی آدم شریف تر ہین اولیا ملائکہ سے
اور صلحا اور اہل ایمان بنی آدم افضل ہین عوام ملائکہ سے اور عوام ملائکہ بہتر ہین فساق مومنین بنی آدم سے امام
قشیری نے کہا کہ مراد بنی آدم سے مسلمان ہین کیونکہ کافر ساتھ نص ومن یہن اللہ فما لہ من مکرم کے تکریم سے کچھ
نصیب نہین رکھتے اور تکریم مومنون کی اس سے ہے کہ ظاہر انکا ساتھ توفیق مجاہدہ کے آراستہ کیا اور باطن انکا
ساتھ تحقیق مشاہدہ کے منور فرمایا اور جیسے کہ کافہ مومنین کو تکریم عام سے مشرف کیا ایسے ہی امت محمدیہ کو علیہ وعلے
آلہ الصلوۃ والتسلیمات ساتھ تکریم خاص کے اختصاص دیا اور اُنمین سے ایک مرتبہ رضا ہے کہ رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ
اور درجہ محبت ہے کہ یحبہم ویحبونہ اور تشریف ذکر ہے کہ فاذکرونی اذکرکم پس یہہ آیت دلیل ہے افضلیت اور
جامعیت انسان کی ہے واللہ اعلم بالصواب یوم ندعوا کل اناس بامامہم یاد کر اُسدن کو کہ بلاوینگے ہم سب
لوگون کو ساتھ پیشوا اُنکے کے یعنی ساتھ اُس پیغمبر کے کہ اُنپر مبعوث تھا جیسا کہ کہینگے یا امت موسی اور یا امت
عیسی یا ساتھ اُس کتاب کے کہ اُنپر نازل ہوئی تھی جیسی کہ کہینگے یا اہل القرآن یا اہل الانجیل یا ساتھ امام کے کہ جسکے مذہب

مین تھے جیسے کہین کہ یا حنفی اور یا شافعی یا ساتھ دین اور ملت کے جسپر تھے جیسا کہ کہینگے یا مسلم اور یا یہودی یا نصرانی
یا مجوسی اور بعضے نے کہا ہے کہ امام جمع ام کی ہے دن قیامت کے لوگون کو ساتھ ماؤن کے پکارینگے واسطے کرامت
عیسی علیہ السلام کے اور اظہار شرف امامین رضی اللہ عنہما کے یا واسطے اسکے کہ اولاد زنا کی رسوا نہو اور لباب مین
ہے منقول علی مرتضی رضی اللہ عنہ سے کہ اسدن ہر قوم کو ساتھ امام زمانے انکے کے اور کتاب منزل اور سنت
پیغمبر انکے کے پکارینگے اور ایک قول یہہ ہے کہ تعلق انساب کا قطع ہوگا اور نسبت اعمال کی باقی رہیگی پس
ہر قوم کو ساتھ عمل نامے اسکے کے پکارینگے کہ اے اس کتاب والے فَمَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ فَاُولٰٓئِكَ يَقْرَءُوْنَ كِتٰبَهُمْ
وَلَا يُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا ٭ پس جس کسیکو دیا جاویگا اعمال نامہ اسکا بیچ سیدہے ہاتھ اسکے کے پس وہ لوگ پڑھینگے اعمال نامے
اپنا خوش ہو بار بار کیونکہ اسمین ہوگا نیکیون کا شمار اور نہ ظلم کیے جاوینگے ثواب اپنے مین برابر تاگے کے یعنی
ذرہ قصور نہوگا انکے ثواب مین اور یہہ آیت دلالت کرتی ہے کہ جنکے نامہ اعمال بدست چپ دینگے خجالت اور
حیرت سے زبان اسکی لکنت کھائیگی اور پڑھنے سے بند ہو جائیگی وَمَنْ كَانَ فِيْ هٰذِهٖٓ اَعْمٰى فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى وَاَضَلُّ سَبِيْلًا
اور جو کوئی ہے بیچ اس دنیا کے اندھا یعنے دیدۂ دل اسکا راہ صواب نہین دیکھتا پس وہ بیچ آخرت کے اندھا ہے یعنے راہ جنت
کا نہین پاتا اور بہت کھویا ہوا ہے راہ کو یعنے اندھے سے بھی زیادہ تر گمراہ ہے محققون نے کہا ہے کہ جو کوئی دنیا
مین اندھا ہے طاعت سے عقبی مین اندھا ہے ثواب سے جو یہان رہ گئے توبہ نہین دیکھتا وہ وہان مجال مغفرت نہین دیکھے
گا لکھا ہے کہ بنی ثقیف نے کہا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہم تب ایمان لاوین کہ ہمکو ایک برس تک بت پرستی
معاف کر دو اور زمین طائف کی کہ آرام گاہ ہماری ہے مثل حرم مکہ کے محرم کرو اور ہمکو نماز مین رکوع سجود معاف
کرو اور جو کوئی پوچھے کہ یہہ تمنے کیون کیا کہو کہ اللہ کا ہمین یون ہی حکم ہے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم غضبناک
ہوئے لیکن زبان سے کچھ نہ فرمایا عمر فاروق رض نے غصہ کیا یہہ آیت نازل ہوئی وَاِنْ كَادُوْا لَيَفْتِنُوْنَكَ عَنِ الَّذِيْٓ
اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ لِتَفْتَرِيَ عَلَيْنَا غَيْرَهٗ ۖ اور تحقیق چاہتے تھے بنی ثقیف کہ البتہ بہکا دیوین تجھکو اس چیز سے کہ وحی کی ہمنے
طرف تیری تو کہ باندھہ لیوے تو اوپر ہمارے سوا اسکے کہ وحی کی ہے ہمنے یعنے کہے کہ خدا نے حکم کیا ہے وَاِذًا لَّاتَّخَذُوْكَ
خَلِيْلًا ٭ اور اسوقت تو البتہ پکڑتے تجھکو دوست اور بعضون نے کہا ہے کہ قریش نے حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم سے کہا کہ استلام حجر اسود نہین کرنے دینگے ہم جبتک کہ ہمارے بتون کو نہ مس کرو اگرچہ سر انگشت سے ہو
حضرت کو شوق طواف حرم بہت تھا خاطر مبارک مین گذرا کہ کیا ہوگا جو مین یہہ کر لونگا اللہ تعالی جانتا ہے کہ مین
انسے بیزار ہون یہہ آیت آئی کہ یہہ چاہتے ہین کہ تجھکو بہکا دیوین وحی ہماری سے اور پھر دوست پکڑین وَلَوْلَآ اَنْ
ثَبَّتْنٰكَ لَقَدْ كِدْتَّ تَرْكَنُ اِلَيْهِمْ شَيْئًا قَلِيْلًا ٭ اور اگر نہوتا یہہ کہ ثابت رکھتے ہم تجھکو راستی پر اپنی مدد عصمت سے البتہ
تحقیق نزدیک تھا تو کہ جھک جاوے طرف آرزوے انکے کے کچھ تھوڑا سمجھیے کہ یہہ خطور مذکور نزدیک محققون کے حقیقی نہین بلکہ

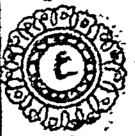
کہتے ہیں کہ تو بیچ قصد جھک جانیکے تھا اگر ہم نہ ثابت رکھتے لیکن عصمت ہمارے نے مدد کی باز رہا تو اس سے کہ نزدیک
ہو جھک نیکے اور یہہ تصریح ہی کہ نزدیک جھکنیکے ہوئے نہیں پس جھکنا کہاں اور میل کس جا تھا میں ہی کہ
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم معصوم تھے لیکن واسطے ڈرانے امت کے تو کہ میل طرف مشرکونکے نکریں یہہ آیت نازل
ہوئی کہ اِذًا لَّاَذَقْنٰكَ ضِعْفَ الْحَیٰوةِ وَضِعْفَ الْمَمَاتِ ثُمَّ لَا تَجِدُ لَكَ عَلَیْنَا نَصِیْرًا اسوقت کہ جھک جاتا تو طرف
آرزو کفار کے البتہ چکھاتے ہم تجھکو دوگنا عذاب زندگانی کا دنیا میں اور دوگنا عذاب موت کا آخرت میں پھر نہ پاتا
تو واسطے اپنے اوپر دفع عذاب ہمارے کے مدد دینے والا کہ بسبب اسکے عذاب سے بچتا بعد نزول اس آیتہ کے حضرت نے
فرمایا اللّٰہم لا تکلنی الی نفسی طرفۃ عین یعنی ای خدا ای طرف تو مجھکو مت چھوڑ ایکدم مجھکو تو بس مجھہ میں چھوڑ
لکھا ہی کہ اہل مکہ نے حضرت کے نکالنے میں مشورہ کیا سب نے ملکر یہہ بات ٹھہرائی کہ یہاں تک عداوت کرو انسے
کہ آپ نکل جاویں یہہ آیت آئی وَاِنْ كَادُوْا لَیَسْتَفِزُّوْنَكَ مِنَ الْاَرْضِ لِیُخْرِجُوْكَ مِنْهَا اور تحقیق چاہتے ہیں مکے والے
کہ لغزش دیں تجھکو زمین مکے سے تو کہ نکالدیں تجھکو اس سے وَاِذًا لَّا یَلْبَثُوْنَ خِلٰفَكَ اِلَّا قَلِیْلًا اور اسوقت نہ رہینگے
پیچھے تیرے مگر تھوڑی مدت اور یہہ ہوا کہ بعد ہجرت کے تھوڑا زمانہ گذرا کہ واقعہ بدر واقع ہوا اور ہلاک ہو گئے اور ایک
قول یہہ ہی کہ یہود کو حضرت کی اقامت سے مدینے میں حسد آیا کہنے لگے کہ ای ابو القاسم مقام انبیاء سابق کا زمین
شام ہی اگر تم بھی پیغمبر ہو اور چاہتے ہو کہ ہم تمہیں مانیں تو جاؤ وہاں میں رہو آپ نے ارادہ سفر شام کا کیا یہہ آیت اتری
کہ یہود چاہتے ہیں کہ تجھے زمین یثرب سے دور ڈالیں اور اگر ایسا ہوا تو یہہ نہ رہینگے بعد تیرے مگر زمانہ اندک حضرت نے
ارادہ موقوف کیا اور تھوڑی مدت بعد قبائل یہود مارے اور نکالے گئے پس اس قول پر یہہ آیت مدنی ہی اور
بقول اول مکی ہی پس فرماتا ہی کہ عادت رکھی ہی ہمنے سُنَّةَ مَنْ قَدْ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنْ رُّسُلِنَا وَلَا تَجِدُ لِسُنَّتِنَا تَحْوِیْلًا



عادت ان شخصونکی کہ تحقیق بھیجا ہمنے انکو پہلے تجھہ سے پیغمبرون اپنے سے اور وہ عادت ہلاکت امتونکی ہی ساتھہ
جھٹلانے پیغمبرونکے اور نہ پاویگا واسطے عادت ہمارے کے تغییر اور تبدیل اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ اِلٰى غَسَقِ الَّیْلِ وَ
قُرْاٰنَ الْفَجْرِ قائم کر نماز کو وقت ڈھلنے سورج کے اندھیری رات کے تک اور نماز فجر کو نماز کو قرآن فرمایا اسواسطے کہ قرأت
قرآن اسمیں فرض ہی اور بعد ڈھلنے سورج کے نماز ظہر اور عصر کی ہی اور تاریکی شب میں نماز مغرب اور عشا کی ہی
چارون یہہ اور فجر کی ملکر پانچ نمازیں ہوئیں اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا تحقیق نماز صبح کی ہی دیکھی گئی یعنے دیکھتے
ہیں اسکو فرشتے دن اور رات کے فرشتے رات کے آخر دیوان اعمال شب میں لکھتے ہیں اور فرشتے دن کے اول نامہ
اعمال روز میں وَمِنَ الَّیْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ اور تھوڑی سی رات کو پس بیدار ہو ساتھہ قرآن کے یعنے نماز کی زیادتی
ہی واسطے تیرے اوپر نمازون فرض کے یا فضیلت ہی یا غنیمت ہی یا کرامت ہی مخصوص ساتھہ تیرے یہہ بیان
نماز تہجد کا ہی عَسٰۤى اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا شتاب ہی یہہ کہ بھیجے تجھکو پروردگار تیرا مقام محمود میں یعنے کہ

اُس مقام مین کہ قائم اُسکا سیرا ہوگا ساتھ تعریف کرنیوالون کے اور وہ مقام نوری ہے زیر عرش حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم وہان شفاعت کرینگے اور خلق اولین اور آخرین آپکی ستایش کرینگے اور آپ سب سے مشرف ہونگے زاد
المسیر مین ہے کہ اللہ تعالی عرش پر دن قیامت کے آپکو بٹھاویگا لباب مین ہے کہ عمر فاروق رضنے کہا کہ حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے تفسیر مقام محمود مین فرمایا کہ نزدیک فرماویگا مجھکو اللہ اور بٹھاویگا ساتھ اپنے عرش پر امام
ثعلبی نے کہا ہے کہ استوی اللہ سبحانہ کا عرش پر ایسا نہین کہ مماس اور مکان اُسکا ہو بلکہ اُسکی صفت پر اب
بھی ہے جیسا کہ پہلے عرش پیدا کرنیکے تھا ازل سے ابد تک قائم ساتھ ذات اپنی کے ہے پس بٹھانا حضرت کا
عرش پر یا زمین پر نسبت ساتھ ذات اسکی کے یکسان ہے اور مقصود عرش پر بٹھانے سے تعظیم اور تکریم
حضرت کی ہے عین المعانی مین ہے کہ مقام محمود عرش پہ ایک مقام ہے کہ آپ کو ملیگا اور ایک قول ہے
کہ مقام محمود وہان ہے جہان لواء حمد حضرت کے دست مبارک مین دینگے اور کوئی پیغمبر نہوگا کیا آدم علیہ السلام
کیا غیر اُنکے مگر نیچے اس لوا کے ہونگے بیت حمد کر تجھکو لواء حمد دیویگا خدا آدم و من دونہ زیر لوا ہونگے سب فتوحات
مین ہے کہ مقام محمود مرجع جمیع مقامات اور منظر تمام اسماء الہیہ ہے کہ مختص ساتھ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم
کے ہے دروازہ شفاعت کا وہان کھلیگا بیت تیرا مقام ہے محمود اور محمد نام ہے اسلیے سزاوار ہے یہ نام و مقام
وَقُل رَّبِّ اَدْخِلْنِي مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِي مُخْرَجَ صِدْقٍ اور کہہ اے پروردگار میرے داخل کر مجھکو قبر مین داخل کرنا اچھا بے
ندامت کے اور نکالنا مجھکو گور سے نکالنا سچا ساتھ کرامت کے یا داخل کر مجھکو مدینے مین بغنیمت اور نکال مکے سے سلامت
یا مکے مین واسطے فتح کے اور خارج کر وہان سے طرف حنین کے یا داخل کر بہشت مین اور نکال دنیا سے یا الاسا
دعوت نبوت کے اور نکال عہدۂ تبلیغ رسالت سے وَاجْعَلْ لِّي مِن لَّدُنكَ سُلْطَانًا نَّصِيرًا اور دے مجھکو نزدیک اپنے سے غلبہ
مدد کرنیوالا وَقُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اور کہہ کہ آیا حق یعنے دین اسلام اور گم ہوا باطل یعنے شرک یا حق قرآن ہے
اور باطل شیطان ہے جہان قرآن پڑھا جاتا ہے وہان سے شیطان بھاگتا ہے بیت سامنے حق کے
نمودار ہو باطل تا چند دیو بگریزد ازان قوم کہ قرآن خوانند اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا تحقیق باطل ہے گم ہوجانیوالا امام
قشیری نے کہا ہے کہ حق وہ ہے جو واسطے خدا کے ہو اور باطل وہ جو واسطے ماسوا کے ہو صاحب تاویلات نے
کہا کہ حق وجود ثابت واجب ہے جل شانہ کہ ازلی ابدی ہے اور باطل وجود بشریت امکانی ہے کہ قابل فنا اور زوال
کے ہے اور جب ظہور تجلیات حقانی ہوتا ہے وجود موہوم ممکن محو ہو جاتا ہے بیت جلوۂ حق سے ہم مین رہ گیا اِنَّ الْبَاطِلَ
كَانَ زَهُوقًا وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ اور اُتارتے ہین ہم اوپر تیرے قرآن مین سے جو کچھ کہ وہ شفا ہے واسطے بیماریون
کہ ظاہری ہون یا شفا ہے واسطے بیماریون باطنی کے کہ جہل اور شبہ ہے جیسی سورہ فاتحہ اور آیتین شفا کی کہ چھ مین جمع کوئی
مریض انکو پڑھے یا لکھ کے پیئے شفا پاتا ہے لکھا ہے کہ محمد اسمعیل سخت بیمار ہوئے یہان تک کہ ادائے فرائض سے عاجز آئے

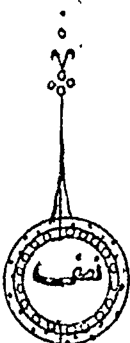
ایک شب بہت روئے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو رویا مین دیکھا آپ نے فرمایا کہ ای اسمعیل بہت دل تنگ ہوا تو اس
مرض سے انھون عرض کیا کہ یا رسول اللہ مین دل تنگ اس مرض سے نہین بلکہ غم مجھکو یہہ ہے کہ طاقت قرآن کی
نہین رہی آپ نے فرمایا چھہ آیتین کلام اللہ مین شفا کی ہین وہ پڑھہ انھون نے صبح کو تلاش کین سورہ توبہ مین آیت
ویشف صدور قوم مومنین پائی اور سورہ یونس مین یا ایہا الناس قد جاءتکم موعظۃ من ربکم وشفاء لما فی الصدور
اور سورہ نحل مین یخرج من بطونہا شراب مختلف الوانہ فیہ شفاء للناس اور سورہ بنی اسرائیل مین یہی آیت وننزل
من القرآن ما ہو شفاء ورحمۃ للمومنین اور سورہ شعرا مین واذا مرضت فہو یشفین اور چھٹی آیت نہ ملی پھر زیارت حضرت
سید انام علیہ الصلوۃ والسلام سے سنا مین مشرف ہوئے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چھٹی آیت
نہین معلوم فرمایا وہ حم فصلت مین ہے قل ہو للذین آمنوا ہدی وشفاء پس یہہ آیتیں انہون نے پڑھین فی الحال شفا
پائی یا مین بیانیہ ہے یعنے سب قرآن شفا ہے امراض صوری اور معنوی اور قلبی اور قالبی سے ورحمۃ للمومنین
اور رحمت ہے واسطے مومنون کے کہ اس سے نفع لیتے ہین ولا یزید الظالمین الا خسارا اور نہین زیادہ کرتا ظالمون کو
مگر ٹوٹا اور ہلاکت کہ جھٹلاتے ہین اور اسپر ایمان نہین لاتے واذا انعمنا علی الانسان اعرض ونا بجانبہ اور جب نعمت
بھیجتے ہین ہم اوپر آدمی کے ساتھہ صحت اور تونگری اور بےغمی کے منہہ پھیر لیتا ہے یاد ہمارے سے اور دور کر لیتا ہے
کروٹ اپنی یعنے تکبر کرتا ہے اور راہ حق سے کنارہ لیتا ہے مراد اس سے کافر ہے کہ جب اسکو اللہ نعمت دیتا ہے کتاب
اوتارنے کی اور پیغمبر بھیجنے کی اور اور ظاہر باطن کی تو یہہ حال اسکا ہوتا ہے واذا مسہ الشر کان یؤسا اور جب لگتی
ہے اسکو بیماری اور بیقراری تو ہوتا ہے ناامید فضل الہی سے اور مسلمان نعمت مین شکر کرتا ہے اور محنت مین امید
فرح کی رکھکر صبر کرتا ہے قل کل یعمل علی شاکلتہ کہہ کہ ہر ایک عمل کرتا ہے اوپر طریق اپنے کے خیر اور شر اور ہدایت
اور ضلالت سے یعنے کافر نعمت مین اعراض اور محنت مین یاس اور مومن راحت مین شکر اور رنج مین صبر کرتا ہے
کہ مشاکل طبیعت ہے یا عادت یا دین یا مقدار قوت اور طاقت کے اور حاصل سب معنون کا یہی ہے کہ ہر ایک اپنے
لائق کرتا ہے جو جسکے سزاوار ہے وہ اس سے ظہور مین آتا ہے شبلی قدس سرہ سے پوچھا کہ کون سی آیت قرآن مین امید کی
زیادت ہے کہا قل کل یعمل علی شاکلتہ کہا کہ اس مین امید کی کیا چیز ہے کہا کہ بندے سے جفا اور خطا ہوگی اور جو کچھہ
کہ کرمی اسکی کے لائق ہے اور اللہ سے وفا اور عطا ہوگی اور جو کچھہ کرمی اسکی کی سزاوار ہے بیت مجھہ سے گناہ
ہو کہ مین لائق اسکے ہون تجھہ سے کرم ہو کیونکہ تو لائق اسکی ہے فربکم اعلم بمن ہو اہدی سبیلا پس پروردگار
تمہارا خوب جانتا ہے اس شخص کو کہ بہت جاننے والا ہے راہ کو اور صواب کے نزدیک تر ہے یا نیکتر ہے از روئے دین
اور مذہب کے لکھا ہے کہ کفار عرب نے نضر بن حارث اور ابی بن خلف اور عقبہ بن ابی معیط کو مدینہ مین بھیجا تو کہ یہود سے
احوال حضرت کا پوچھین انھون نے اگر یہود سے ملکر احوال پوچھا یہود نے کہا تعجب ہے ای سردار و عرب کے ہم جانتے ہین



کہ زمانہ ظہور پیغمبر کا نزدیک ہے اور تمھارے کلام سے یہ احوال نبی کی آئی ہے تم اُنکے واسطے آزمائش کے پوچھو کہ طواف
مشرق اور مغرب کا کسنے کیا اور کیا احوال ہے اُن جوانوں کا جو زمانہ گذشتہ میں گم ہوگئے ہیں اور روح کیا ہے اگر تینوں سوال کا
جواب دیا یا تینوں کا نہ دیا تو جانو کہ پیغمبر نہیں اور جو دو کا جواب دیا اور روح کا کچھ نہ کہا تو پیغمبر ہے وہ مدینے میں آئے
اور مجلس کی اور حضرت سے تینوں سوال پوچھے اللہ کیطرف سے دو سوالونکا جواب آیا اور قصہ بیان فرمایا چنانچہ سورہ
کہف میں آویگا اور قصہ روح میں یہہ آیت اُتری وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ اور سوال کرتے ہیں تجھکو کیفیت جان کی
سے جس سے بدن انسان کا زندہ ہے قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي کہہ جان امر پروردگار میرے سے ہے یعنے اس پیدائش سے ہے
جو امر کن سے پیدا ہوئی بغیر مادہ کے اور ان چیزوں میں سے ہے کہ مخصوص ہیں ساتھ علم اللہ کے اور سوا اللہ کے کوئی
اسکو نہیں جانتا وَمَا أُوتِيتُمْ مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا اور نہیں دئے گئے تم علم سے مگر تھوڑا سا نسبت علم اللہ کے شیخ ابو مدین
مغربی رح نے کہا ہے کہ یہہ تھوڑا علم جو ہمیں اللہ نے دیا ہے یہہ بھی ہمارا نہیں بلکہ عاریت ہے نزدیک ہمارے اور بہت کو
اسکے نہیں پہنچے ہم پس ہم ہمیشہ جاہل ہیں اور جاہل کو دعوی دانش کا بیجا ہے بیت عالم وہی ہے علم اسکا شعار ہے
اپنے میں جو ہی علم سو وہ مستعار ہے وَلَئِنْ شِئْنَا لَنَذْهَبَنَّ بِالَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ ثُمَّ لَا تَجِدُ لَكَ بِهِ عَلَيْنَا وَكِيلًا
اور اگر چاہیں ہم البتہ لیجاویں ہم وہ چیز کہ قرآن سے وحی کی ہمنے طرف تیری یعنے سینوں سے اور مصحفوں سے محو کردیں ہم پھر نہ پاوے
تو واسطے اپنے ساتھ اُسکے اوپر ہمارے کارساز کہ بعد محو کرنے اسکے کے سینوں میں اور مصحفوں میں پھر لیاوے إِلَّا رَحْمَةً مِنْ
رَبِّكَ مگر رحمت ہے پروردگار تیرے کی طرف سے کہ اسکو باقی رکھا ہے اور محو نہیں کرتا إِنَّ فَضْلَهُ كَانَ عَلَيْكَ كَبِيرًا
تحقیق فضل اُسکا ہے اوپر تیرے بڑا کہ تجھے سید اولاد آدم اور خاتم النبیین کیا اور لواء حمد اور مقام محمود دیا اور قرآن تجھپر نازل کیا
اور امت میں تیرے باقی رکھا بیت کسکی زبان ہے اسکی بڑائی بیان کرے اللہ نے دیا جسے فضل کبیر ہے قُلْ لَئِنِ
اجْتَمَعَتِ الْإِنْسُ وَالْجِنُّ عَلَى أَنْ يَأْتُوا بِمِثْلِ هَذَا الْقُرْآنِ لَا يَأْتُونَ بِمِثْلِهِ کہہ اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم اگر جمع ہوں آدمی اور جن کہ بوسعو
اُنپر ہے اور اتفاق کریں اوپر اس بات کے کہ لاویں مانند اس قرآن کے فصاحت اور بلاغت اور اچھے نظم اور درستی معنی اور اخبار
غیب اور خلو عیب میں نہ لاسکینگے مثل اسکے بیچ ان صفتوں کے باوجود اسکے کہ درمیان اُنکے فصحا اور بلغا اور عرفا ہیں
یہہ آیت جواب میں نضر بن حارث کے نازل ہوئی ہے کہ جن اور انس مثل اسکے نہیں بنا سکینگے وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ
لِبَعْضٍ ظَهِيرًا اور اگرچہ ہووین بعض اُنکے واسطے بعضونکے ہم پشت اور مددگار وَلَقَدْ صَرَّفْنَا لِلنَّاسِ فِي هَذَا الْقُرْآنِ مِنْ
كُلِّ مَثَلٍ اور البتہ تحقیق طرح طرح سے بیان کیا ہے ہمنے واسطے لوگوں کے بیچ اس قرآن کے ہر مثال سے اور نوع اور قسم سے
نظم ذکر قرآن میں ہیں تادیب کہیں ترغیب ہے کہیں ترہیب امر و نہی و قصص ہے اور اخبار وعدہ جنت و وعید نار
نفع کو خلق کے ہے سب مذکور منکر اسکا نہیں مگر ہی کفور فَأَبَى أَكْثَرُ النَّاسِ إِلَّا كُفُورًا پس انکار کیا اکثر لوگوں نے اور بجا نا
ملکر ناشکری کو کہ حق سے منہہ پھیرا یا لکھا ہے کہ بعد الزام کھانے اعجاز قرآن سے ابو جہل اور عتبہ اور شیبہ نے اور اور قریشیوں نے کہا

کہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم جانتے ہو کہ کوئی شہر تنگ عیش اور کم آب مانند بلدہ ہمارے نہیں پس پہاڑون کو
ہمارے بستی کے دور کرو تو کہ زمین صاف زراعت کے واسطے کھل جاوے اور نہرین مثل عراق اور شام کے جاری
کردو اور اپنے خدا سے کہو کہ فرشتونکو تصدیق دعوے مین تمہارے بھیجے اور تمہارے محل سونے چاندی کے کردے لوگو
تم سے افلاس جاوے اور آسمان کو ہمارے سر پر اتارے تو کہ ہم عذاب سے اسکے آگاہ ہوں اور عبد اللہ بن امیہ مخزومی
نے کہا کہ ایمان نہیں لاونگا مین تیر جب تک کہ ایک نردبان رکھکر آسمان پر چڑھو اور مین دیکھتا ہوں اور وہان سے
ہر ایک کے نام کا ہمارے نسخہ لاؤ کہ ہم پڑھیں اور جانیں کہ تم پیغمبر ہو یہہ آیت نازل ہوئی وقالوا لن نؤمن لک
حتی تفجر لنا من الارض ینبوعا اور کہا انھون نے ہر گز نہیں ایمان لاوینگے ہم واسطے تیرے یہان تک کہ جاری کرے واسطے
ہمارے زمین مکے سے چشمہ آب کہ ہر گز خشک نہو او تکون لک جنۃ من نخیل وعنب فتفجر الانہر خلالہا تفجیرا یا ہووے واسطے
تیرے باغ کھجورونکا اور انگورونکا پس جاری لاوے تو نہرون کو درمیان اسکے جاری لانا کر او تسقط السماء کما زعمت علینا
کسفا او تاتی باللہ والملائکۃ قبیلا یا ڈال دے تو آسمانونکو جیسا کہا کرتا ہے تو کہ او تسقط علیہم کسفا اوپر ہمارے ٹکڑے
ٹکڑے یا لے آوے تو خدا کو اور فرشتونکو مقابل یعنے ظاہر دیکھاوے ہمکو یا لے آوے انکو اپنی رسالت کے شاہدی پر
او یکون لک بیت من زخرف او ترقی فی السماء یا ہووے واسطے تیرے ایک گھر زر سے کہ وہان بیٹھے تو یا چڑھ جاوے
تو اوپر آسمان کے ولن نؤمن لرقیک حتی تنزل علینا کتابا نقرؤہ اور ہر گز نہ مانینگے اور نہ ایمان لاوینگے ہم واسطے چڑھ جانے
تیرے کے آسمان پر یہان تک کہ اتار لاوے تو اوپر ہمارے کتاب اللہ کیطرف سے کہ پڑھیں ہم اسکو اور اسمین تیری
تصدیق لکھی ہو قل سبحان ربی یہہ کہ پاک ہے پروردگار میرا اس سے کہ اسپر حکومت کرین یا اس سے کہ اسکی قدرت
مین کسیکو شریک کرین اور تم جو کچھ مجھ سے مانگتے ہو اور سوا اسکے ان باتون کی کسیکو قدرت نہیں ہل کنت
الا بشرا رسولا نہیں ہوں مین مگر آدمی پیغام پہنچانیوالا مثل اور پیغمبرونکے اور انہون نے اپنی قوم پر ظاہر نہیں کیا
تھا مگر معجزہ جو مناسب قوم کے تھا اور ظہور معجزونکا اللہ کے ارادہ سے ہے نہ انکے اختیار سے سمجھ لیجئے کہ یہہ مجمل جواب
انکی باتونکا ہے اور مفصل متفرق آیات مین ہے جیسا کہ پہلے گذرا ولو نزلنا علیک کتابا فی قرطاس الآیۃ ولو
ولو انزلنا ملکا الآیۃ اور ولو فتحنا علیہم بابا من السماء الآیۃ وما منع الناس ان یؤمنوا اذ جاءہم الہدی الا ان قالوا ابعث
اللہ بشرا رسولا اور نہ منع کیا لوگون کو یعنے مکے والون کو اس سے کہ ایمان لاوین جس وقت آوے انکے پاس حق
زبانی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مگر یہہ کہ کہا انھون نے کیا بھیجا اللہ تعالی نے انسان کو پیغام پہنچانیوالا
یعنے منع کیا انکو ایمان سے کہ بشریت مانع رسالت ہے اور وہ اسبات مین جھوٹے ہین کیونکہ جنسیت
موجب الفت اور انسیت کے ہے اور مخالفت بسبب نفرت کے پس رسول جنس اسکے سے چاہے جسمین آوے تو
کہ فائدہ اور استفادہ درمیان مین راہ پاوے اور جب کافرون نے کہا کہ رسول خدا فرشتہ چاہیئے نہ آدمی اللہ تعالی نے

روشنی مین انکے فرمایا قُل لَّوْ كَانَ فِي الْأَرْضِ مَلَائِكَةٌ يَمْشُونَ مُطْمَئِنِّينَ لَنَزَّلْنَا عَلَيْهِم مِّنَ السَّمَاءِ مَلَكًا رَّسُولًا ۝
کہہ اگر ہوتے آدمیون کی جگہہ بیچ زمین کے فرشتے کہ مثل آدمیون کے چلا کرتے اپنے قدمون پر آرام سے
زمین مین البتہ اتارتے ہم اوپر انکے آسمان سے فرشتے کو پیغام پہنچانیوالا یعنے انکے جنس سے بھیجتے تو انکی
ہدایت کرتا کیونکہ تعلیم اور تعلم مین مناسبت اور جنسیت شرط ہے اور زمین مین جو آدمی تھے پس رسول
بھی انپر آدمی بھیجا لباب مین ہے کہ کافرون نے کہا کہ گواہ رسالت کا تمھارے کون ہے یہہ آیت اتری
کہ قُلْ كَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ کہہ کفایت ہے اللہ گواہ درمیان میرے اور درمیان تمھارے
إِنَّهُ كَانَ بِعِبَادِهِ خَبِيرًا بَصِيرًا تحقیق وہ ہے ساتھہ بندون اپنے کے خبر رکھنے والا احوال چھپے انکے کی دیکھنے
والا اعمال ظاہر انکے وَمَن يَهْدِ اللَّهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ اور جسکو ہدایت کرے اللہ یعنے حکم کرے ساتھہ ہدایت کے
اور توفیق دے پس وہی ہے راہ پانیوالا وَمَن يُضْلِلْ فَلَن تَجِدَ لَهُمْ أَوْلِيَاءَ مِن دُونِهِ اور جسکو گمراہ کرے یعنے
حکم کرے ساتھہ گمراہی اسکے کے اور چھوڑ دے پس ہرگز نہ پاویگا تو واسطے گمراہون کے دوست کہ مدد دین
انکو سوا اللہ کے وَنَحْشُرُهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَىٰ وُجُوهِهِمْ اور اٹھا کرینگے ہم انکو دن قیامت کے اوپر مونہون انکے کے
عُمْيًا وَبُكْمًا وَصُمًّا اندھے اور گونگے اور بہرے یعنے نہین دیکھینگے ایسی چیز جس سے آنکھین انکی روشن ہون
کیونکہ دنیا مین نشانیان قدرت حق کی نہین دیکھتے تھے اور نہین کہینگے ایسی بات جو مقبول ہو کیونکہ دنیا مین
حق بات نہین کہتے تھے اور نہین سنینگے ایسی بات جس سے خوش ہون کیونکہ دنیا مین کلام حق نہین
سنتے تھے بیچ صحیحین مین انس بن مالک رض سے مروی ہے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کیونکر مونہون
پر چلینگے فرمایا جو لیجاتا ہے اوپر قدمونکے انکو وہ قادر ہے کہ لیجاوے اوپر مونہون کے انکو لیکن یہہ ہے کہ وے پرہیز
کرینگے اوپر مونہون اپنے کے مر پلیدی اور خواری سے مَّأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ جگہہ رہنے کی انکے دوزخ ہے كُلَّمَا خَبَتْ
زِدْنَاهُمْ سَعِيرًا ۝ جب بجھنے لگیگی انکا گوشت پوست جلا کر جیسی دنیا کی آگ کوئلا کر کر شعلہ مارنے سے تھم
جاتی ہے زیادہ کرینگے ہم واسطے انکے آگ دہکانا کہ جسم تو نیو دے کر جلاوینگے ذَٰلِكَ جَزَاؤُهُم بِأَنَّهُمْ
كَفَرُوا بِآيَاتِنَا یہہ عذاب سزا انکی ہے بسبب اسکے کہ انھون نے کفر کیا ساتھہ نشانیون ہمارے کے کہ معجزے پیغمبر
صلے اللہ علیہ وسلم کے ہین یا آیتین قرآنکی وَقَالُوا أَإِذَا كُنَّا عِظَامًا وَرُفَاتًا أَإِنَّا لَمَبْعُوثُونَ خَلْقًا جَدِيدًا اور کہا کیا جب
ہوونگے ہم ہڈیان اور خاک گلی ہوئی کیا ہم اٹھائے جاوینگے پیدایش نئی مین سمجھہ لیجئے کہ وہ جو منکر پیدایش
جدید کے تھے تو ہر ساعت سو بار جلینگے اور پھر گوشت اور پوست انکا تازہ کر دینگے تا کہ عذاب کھینچین أَوَلَمْ يَرَوْا
أَنَّ اللَّهَ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ قَادِرٌ عَلَىٰ أَن يَخْلُقَ مِثْلَهُمْ کیا نہین دیکھا انھون نے تحقیق کہ اللہ جس نے اپنی
قدرت سے پیدا کیا ہے آسمانونکو اور زمین کو قادر ہے اوپر اسکے کہ پیدا کرے مانند انکے بار دیگر یعنے انہین کو جیسے آیت مین ہم



بنائے اور جلائے وَجَعَلَ لَهُمْ اَجَلًا لَّا رَيْبَ فِيْهِ اور مقرر کرے واسطے اُنکے کے یا واسطے اعادہ حیات اُنکے کے ایک وقت
کہ نہیں شک بیچ اُسکے اور وہ قیامت کا زمانہ مرگ ہے اور احاد کا ساعت قیامت فَاَبَى الظّٰلِمُوْنَ اِلَّا كُفُوْرًا پس
انکار کیا اور نہ چاہا ظالموں نے باوجود واضح ہونے حق کے مگر کفر کرنا اور نہ ماننا حشر اور بعث کا قُلْ لَّوْ اَنْتُمْ تَمْلِكُوْنَ خَزَآئِنَ رَحْمَةِ
رَبِّيْٓ اِذًا لَّاَمْسَكْتُمْ خَشْيَةَ الْاِنْفَاقِ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کافروں کو کہ اگر تم مالک ہو اور تصرف میں لاؤ خزانوں
رحمت پروردگار میرے کو کہ خلق کو دیتا ہے اُسوقت البتہ بند کر رکھو تم اور بخل کرو ڈر خرچ ہو جانیکے سے سمجھ لیجئے کہ
اگر کوئی بندہ خزائن نعم الٰہی کا مالک ہو البتہ سخاوت اُسکی سخاوت حق کے برابر نہو کیونکہ وہ کچھ اپنے واسطے
بھی رکھے اور کم ہونے سے خزانوں کے ڈرے اور اللہ تعالیٰ اپنے وجود میں اُن دونوں سے منزہ ہے بیت نہ خوف
نقصان مال اُسے ہے نہ احتیاج اُسکی ذات کو ہے بجود و عطا طرح طرح سے وہ پالے کل کائنات کو ہے وَكَانَ
الْاِنْسَانُ قَتُوْرًا اور ہے آدمی بخیل اور جمع کرنیوالا مال کا اور تنگی کرنیوالا خرچ کرنے میں وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسٰى تِسْعَ
اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ اور البتہ تحقیق دیں ہمنے موسیٰ کو نو نشانیاں ظاہر کہ نو معجزے ہیں عصا اور ید بیضا اور من و سلویٰ
اور طوفان اور جراد اور قمل اور ضفادع اور دم اور نقص ثمرات اور بعضوں نے سولہ معجزے گنے ہیں نو یہ اور پھٹنا
دریا کا اور جاری ہونا پانی کا پتھر سے اور سر پر لانا پہاڑ کا بنی اسرائیل کے اور کھل جانا عقدہ زبان موسیٰ کا
اور واقع ہونا قحط کا اور محو ہونا مالوں کا بنی اسرائیل کے کہ پتھر ہو گیا تھا اژدہا بنکر عصا کا نگل لینا رسیوں کے سانپوں کو
ساحروں کے اور تخصیص عدد کی منافی زیادت کے نہیں بلکہ تنکیر تسع آیات کی مشیر ہے اسپر اور امثال انکے
ہیں اور وہ جو حدیث صفوان میں ہے کہ دو یہودیوں نے حضرت سے نو آیتیں پوچھیں اور آپ نے جواب دیا
کہ شرک لاؤ اور خون ناحق مت کرو اور زنا اور سرقہ اور اکل ربا اور لواطت اور سحر اور قذف محصنات سے دور رہو
اور جہاد سے مت بھاگو مراد آیات سے احکام عام ہیں کہ ہر ملت میں ثابت تھے اسواسطے آخر کو آپنے فرمایا کہ خاص
تمہارا اے یہود یہ ہے کہ ہفتے کے دن حد فرمان اُسکے مت گذرو فَسْـَٔلْ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اِذْ جَآءَهُمْ پس سوال کر اے محمد صلی
اللہ علیہ وسلم بنی اسرائیل سے یعنے علمائے بنی اسرائیل سے اُن آیتوں کا تو کہ سچ کہنا تیرا مشرکوں پر ظاہر ہو جاوے
یا پوچھ یہود سے جب آیا اُنکے پاس موسیٰ کہ کیا گذرا درمیان اُسکے اور فرعون کے فَقَالَ لَهٗ فِرْعَوْنُ اِنِّيْ لَاَظُنُّكَ يٰمُوْسٰى
مَسْحُوْرًا پس کہا واسطے موسیٰ کے فرعون نے تحقیق میں البتہ گمان کرتا ہوں تجھکو اے موسیٰ جادو کیا ہوا اور عقل
گما ہوا قَالَ لَقَدْ عَلِمْتَ مَآ اَنْزَلَ هٰٓؤُلَآءِ اِلَّا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ بَصَآئِرَ کہا موسیٰ ع نے البتہ تحقیق جانا ہے تو نے ولیکن
اگرچہ زبان سے نہیں کہتا کہ بے شبہ نہیں اُتارا ان نو نشانیوں کو مگر پروردگار آسمانوں کے نے اور زمین کے نے واسطے
دکھلانے کے کہ ہر ایک دلیل ہے اوپر نبوت میرے کے وَاِنِّيْ لَاَظُنُّكَ يٰفِرْعَوْنُ مَثْبُوْرًا اور تحقیق میں گمان کرتا ہوں
تجھکو اے فرعون ہلاک کیا گیا یا مغلوب یا ناقص العقل اور یہاں ظن بمعنی یقین کے ہے اکثر مفسرین نے لکھا ہے یعنے یقین



جانتا ہو مؤمن فَاَرَادَ اَنْ یَّسْتَفِزَّهُمْ مِّنَ الْاَرْضِ فَاَغْرَقْنٰهُ وَمَنْ مَّعَهٗ جَمِیْعًا پس ارادہ کیا فرعون نے یہہ کہ ہکاوے موسی اور
قوم اُسکی کو یعنے نکال دے زمین مصر سے پس ڈبو دیا ہمنے فرعون کو اور اُنکو جو ساتھ اُسکے تھے سب کو وَّقُلْنَا
مِنْ بَعْدِهٖ لِبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ اسْكُنُوا الْاَرْضَ اور کہا ہمنے پیچھے غرق ہونے فرعون کے واسطے بنی اسرائیل کے رہو تم زمین
مین جہان سے فرعون تمکو نکالتا تھا فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ الْاٰخِرَةِ جِئْنَا بِكُمْ لَفِیْفًا ؕ پس جب آویگا وعدہ آخرت کا یعنے
قیامت ہوگی لے آوینگے ہم تمکو لپیٹ کر یعنے انکو اور تمکو میدان حشر مین ملے جلے اُٹھاوینگے پھر حکم کرینگے درمیان
تمہارے تمیز کا نیک بختون کے بدبختون سے وَبِالْحَقِّ اَنْزَلْنٰهُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ ؕ اور ساتھ حق کے اُتارا ہمنے اسکو اور ساتھ
حق کے اُترا ہے تبیان مین ہے کہ با بمعنی علی ہے اور مراد حق سے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہین یعنے وعلی محمد
نزل اور اوپر محمد کے اُترا ہے مدارک مین ہے کہ شیخ محمد سماک رحمۃ اللہ علیہ بیمار ہوئے قارورہ انکا ایک طبیب ترسا
پاس لے گئے راہ مین ایک مرد نیک رو خوشخو لباس پاکیزہ پہنے ملا احوال پوچھنے لگا ماجرا کہا اُسنے کہا سبحان
اللہ دوست خدا کے مدد دشمن خدا سے چاہتے ہین جاؤ اور ابن سماک سے کہو کہ ہاتھ اپنا درد کی جگہہ رکھکر کہے وبالحق
انزلناه وبالحق نزل اور آنکھون سے غائب ہوگیا یہہ احوال اگر شیخ سے کہا شیخ نے ہاتھ موضع درد پر رکھکر یہہ آیت
پڑھی فی الحال شفا پائی لکھا ہے کہ وہ خضر علیہ السلام تھے وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا اور نہین بھیجا ہمنے تجھکو ای محمد
صلی اللہ علیہ وسلم مگر بشارت دینے والا مطیعون کو ساتھ ثواب کے اور ڈرانیوالا عاصیون کو ساتھ عقاب کے یا تسلی
کہا کہ مژدہ دینے والا اُنکو جو مجھہ سے منہہ پھیر لیتے ہین اور ڈرانیوالا اُنکو جو منہہ میری طرف لاتے ہین یعنے تاکہ بدکارونکو
خوشخبری دے ساتھہ توسیع رحمت اور کمال عفو میرے کے تو کہ منہہ طرف درگاہ میرے کے لاوین اور نیک کارونکو
ڈراوے نظر ہیبت اور جلال قہر میرے سے تو کہ اوپر اعمال اپنے کے اعتماد نکرین وَقُرْاٰنًا فَرَقْنٰهُ لِتَقْرَاَهٗ عَلَى النَّاسِ عَلٰى مُكْثٍ
اور قرآن کو جدا جدا کیا ہمنے اُسکو یعنے سورت سورت اور آیت آیت اُتاری تو کہ پڑھے تو اسکو اوپر لوگون کے اوپر آہستگی کے
کیونکہ یہہ واسطے حفظ کے آسان تر ہے اور فہم کے نزدیکتر ہے وَّنَزَّلْنٰهُ تَنْزِیْلًا اور اُتارا ہمنے اسکو آہستہ آہستہ اُتارنا
بیس برس کی مدت مین قُلْ اٰمِنُوْا بِهٖٓ اَوْ لَا تُؤْمِنُوْا کہہ لوگونکو کہ ایمان لاؤ تم ساتھ قرآن کے یا نہ ایمان لاؤ یہہ امر تہدیدی
ہے حاصل یہہ ہے کہ ایمان تمہارا کچھ کمال ذات اُسکا زیادہ نہین کرتا اور بے ایمانی تمہاری کچھ اُسکو نقصان نہین
پہنچاتی اِنَّ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهٖٓ اِذَا یُتْلٰى عَلَیْهِمْ یَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ سُجَّدًا تحقیق وہ لوگ کہ دئے گئے ہین علم
پہلے نزول قرآن سے یعنے جنھون نے کتب آسمانی پڑھین ہین اور حقیقت وحی کی جانتے ہین اور علامتین نبوت
کی پہچانتے ہین جیسے یہود مین سے عبد اللہ بن سلام اور یار اُنکے اور نصاری مین سے نجاشی اور اصحاب اُسکے
یا طلبائے دین سے مثل سلمان اور ابوذر اور ورقہ بن نوفل اور گروہ اُنکے کے جب پڑھا جاتا ہے اوپر اُنکے قرآن گر
پڑتے ہین اوپر زنخدانون اپنے کے سجدہ کرتے ہوئے واسطے تعظیم امر خدا کے یا واسطے شکر انفے وعدہ حق کے کہ کتابون مین



پڑھتا تھا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیدا ہونیکا اور قرآن شریف کے اُترنے کا وَيَقُوْلُوْنَ سُبْحَانَ رَبِّنَا اِنْ كَانَ
وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُوْلًا اور کہتے ہین پاک ہے پروردگار ہمارا خلاف کرنے وعدہ اپنے سے تحقیق ہے وعدہ پروردگار ہمارا کا
البتہ کیا گیا یعنے واقع بے شک وَيَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ اور گر پڑتے ہین اوپر ٹھڈیون اپنے کے یعنے اوپر مونہون اپنے کے
اور ذقن کا اسواسطے ہے کہ ذقن نسبت پیشانی اور جبین کے اقرب ہے ساتھ زمین کے یہی وجہ صاحب کشاف نے لکھی
اور صاحب تفسیر نے اسکو کہا ہے کہ سجدہ مین پیشانی اور جبین نزدیکتر زمین ہے لیکن تحقیق یہہ ہے کہ وقت
سجدہ کے یون ہے اور وقت جانیکے سجدہ کو ذقن ہے نزدیک ہے زمین سے اور شک نہین ہے کہ یہان سجدہ
موجود نہین بلکہ معنوی ہے پس صاحب کشاف کا قول درست ہے لکھا ہے کہ سجدہ اول واسطے شکر کے ہے اور یہہ
سجدہ واسطے تاثیر کے مواضع قرآنی سے اسیواسطے اس سجدہ مین فرمایا کہ يَبْكُوْنَ وَيَزِيْدُهُمْ خُشُوْعًا روتے ہین اور زیادہ
کرتا ہے سنا قرآن کا انکو عاجزی کرنا سمجھ لیجئے کہ یہہ چوتھا سجدہ ہے فتوحات مین اسکو سجود العلماء کہا ہے اور لکھا ہے
کہ حقیقت اس سجود کی تجلی سے ہے کیونکہ عاجزی وقوع تجلی سے ہوتی ہے جتنی تجلی زیادہ اتنی عاجزی زیادہ اس
تقدیر پر یہہ سجود تجلی ہے اور ساجد کو چاہئے کہ برکت سے اس سجدہ کے فیض تجلی سے بہرمند ہو اور عجز اور خضوع اور
انکسار اور خشوع زیادہ کرے یا تجلی اللہ لشیٔ الا خضع لہ نہین تجلی کرتا اللہ کسی شی پر مگر عاجزی کرتا ہے واسطے اسکے بیت
جسپہ یک ذرہ تجلی تیری پڑجاتی ہے آپ مین وہ نہین رہتا یہہ شکست آتی ہے لکھا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
سجدہ مین پڑھتے تھے یا اللہ یا رحمن مشرکون نے آپسمین کہا کہ یہہ ہمین دو خداؤن کی عبادت سے منع کرتے ہین اور
آپ دو خداؤنکو یاد کرتے ہین یہہ آیت اُتری کہ قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ کہہ پکارو اللہ کو یا پکارو رحمن کو کہ دونون لفظ
ذات واحد پر اطلاق کرتے ہین اور مقصود دونون سے ایک ذات ہے بعضے کہتے ہین کہ اہل کتاب نے حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم سے کہا کہ خدا نے توریت مین ذکر رحمن کا بہت کیا ہے اور تم اس نام سے کم یاد کرتے ہو یہہ آیت آئی کہ یہہ
دونون اسم حسن اطلاق مین برابر ہین اَيًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى جسکو پکاروگے تم نیکو ہے اور ساتھ اُسکے
حق کو پکاروگے پس واسطے اُسکے ہین نام بہت اچھے بعضے دال اوپر صفات جلال کے اور بعضے مشتمل اوپر صفات
الکرم کے ابن جبیر نے کہا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سب نمازونمین قرات جہر پڑھتے تھے جب دیکھی نمازین مسجد
حرام مین پڑھتے مشرک سیٹیان اور تالیان بجاتے اور لہو اور لغو کرتے تھے تو کہ غلطی حضرت کو پڑجاوے اور قرآن
بھول جاوے اللہ نے فرمایا کہ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا اور نہ آواز بلند کر ساتھ نماز اپنے کے
یعنے پکار کر مت پڑھ تو کہ مشرک ٹھٹھے کرین اور نہ بہت آہستہ کر ساتھ اسکے یہانتک کہ نہ سنین وہ جماعت جو تیرے پیچھے
نماز پڑھتے ہین اور ڈھونڈ درمیان بلند اور آہستہ کے راہ میانہ کیونکہ توسط ہر امر مین بہتر ہے لکھا ہے کہ ابوبکر صدیق رضہ قرآن
آہستہ پڑھتے تھے اور کہتے تھے کہ ساتھ خدا کے مناجات کرتا ہون مین اور وہ حاجت میری جانتا ہے اور عمر فاروق رضہ بلند

پڑھتے تھے کہ شیطان کو بھگاتا ہون اور سوتون کو جگاتا ہون ہین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد نزول اس آیت کے ابوبکر کو فرمایا کہ قدرے آواز بلند کر اور عمر کو کہا کہ قدرے آواز اپنی پست کر اور بعضے کہتے ہین معنی آیت کے نہ جہر کر سب نمازون مین اور نہ اخفا بلکہ درمیان کا راہ اختیار کر یعنے دن کی نمازون مین اخفا اور رات کی مین جہر

وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا اور سب تعریف واسطے اللہ کے ہے جسنے نہین پکڑی اولاد یہہ رد یہود اور نصاری اور بنو ملیح کا ہے کہ اللہ کی اولاد ثابت کرتے ہین وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ اور نہ ہین واسطے اسکے شریک بیچ بادشاہی کے یہہ رد مشرکون کا ہے کہ بتونکو شریک حق ٹھہراتے ہین وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ اور نہ ہے واسطے اسکے دوست بچانیوالا ذلت سے یعنے حق سبحانہ دوست نہین رکھتا کہ اسکی مدد سے ذلت سے عزت کو پہنچا

وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا اور بڑائی کر اسکو بڑائی کرنا یعنے بزرگتر جان اسکو وصف سے وصف کرنیوالونکے اور پہنچانے والونکے نظم دیکھیں اسے ہی وہ لقا سے بھی ورا ہو جلوہ نما ہے اس ادا سے بھی ورا جو دید مین وہم مین گمان مین اور وہ اس سے وراہی بل ورا سے بھی ورا لکھا ہے کہ معنی یہہ ہین کہ تکبیر کرنا یعنے اللہ اکبر کہنا امام ثعلبی نے امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ بندیکو اللہ اکبر کہنا بہتر ہے دنیا اور ما فیہا سے اور اس آیت کو آیۃ العز کہتے ہین جو لڑکا بچی مطلب سے گویا ہوتا تھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسکو یہہ آیت سکھاتے تھے سورۂ کہف مکی ہے مگر دو آیتین مدنی ہین واصبر نفسک اور فمن شاء فلیومن الایۃ ایکسو دس آیتین ہین ایکہزار پانچ سو ستر کلمے ہین چھہ ہزار تین سو آٹھہ حرف ہین فواصل اسکی امن اور نظم اور تطبیق اس سورہ کی ساتھہ سورۂ بنی اسرائیل کے یہہ ہے کہ اختتام اسکا ساتھہ تحمید اور تکبیر کے تھا ابتدا اسکی ساتھہ حمد اور ثنا کے ہوئی اور یہہ بھی ہے کہ افتتاح سورۂ بنی اسرائیل کی ساتھہ تسبیح کے تھی اور افتتاح اس سورہ کہف کی ساتھہ تحمید کے ہے وہان تنزیہ نقصانات سے تھی یہان توصیف بکمالات اور یہہ بھی ہے کہ اول سورہ بنی اسرائیل مین اسری بعبدہ فرمایا اضافت پیغمبر کیطرف ذات پاک اپنے کی اور اس سورہ کہف مین بھی آنحضرت کی اضافت اپنی طرف فرمائی کہ ارشاد کیا ہے

سورۃ الکہف مکیۃ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — مائۃ عشر ایۃ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ عَلٰى عَبْدِهِ الْكِتٰبَ سب تعریف واسطے اللہ کے ہے جسنے اتاری اوپر بندے اپنے کے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین کتاب یعنے قرآن مجید سمجھہ لیجئے کہ نزول قرآن پر حمد فرمائی اسواسطے کہ بڑی نعمت اللہ کی ہے یہہ بندون پر وَلَمْ يَجْعَلْ لَّهٗ عِوَجًا اور نہ کی واسطے قرآن کے کجی ساتھہ اختلاف لفظ اور تفاوت معنی کے یا عدول حق سے طرف باطل کے قَيِّمًا در آن حال کہ قرآن قائم رکھنے والا ہے ہمیشہ دین کو یعنے منسوخ نہوگا یا سیدھا ہے یعنے معتدل حال افراط اور تفریط سے یا معتمد علیہ اور مرجع الیہ ہے یا قائم ہے بمصالح عباد تا ویلات مین ہے کہ ضمیر لہ کی راجع ہے طرف عبد کے اور یہہ معنی ہین کہ نکی واسطے بندے اپنے کے میل طرف غیر اپنے کے اور کیا اسکو مستقیم بیچ سب احوال کے

لینذر باساً شدیداً من لدنہ تو کہ ڈراوے محمد صلی اللہ علیہ وسلم یا قرآن کافرونکو عذاب سخت سے کہ ہلاکت ہی یا عذاب
دوزخ ہی نزدیک اللہ کے سے ویبشر المؤمنین الذین یعملون الصالحات اور بشارت دیوے ایمان والونکو
جو عمل کرتے ہین نیک ان لہم اجراً حسناً ماکثین فیہ ابداً یہہ کہ واسطے انکے ہی ثواب اچھا در الحال کہ رہنے والے ہونگے
بیچ اس ثواب کے ہمیشہ سلمی نے کہا عمل صالح وہ ہی کہ اللہ ہی کے واسطے ہو اور اجر حسن وہ ہی کہ مشرف بلقا ہووے
وینذر الذین قالوا اتخذ اللہ ولداً اور ڈراوے ان لوگون کو کہ نادانی سے کہتے ہین پکڑی ہی اللہ نے اولاد اور کہنے
والے یہود اور نصاری اور بنو ملیح ہین مالہم بہ من علم ولا لآبائہم نہین ان کہنے والونکو ساتھ اس بات کے کہ کہتے
ہین کچھ علم اور نہ باپون انکے کو کہ باپونکی تقلید کرین کبرت کلمۃ تخرج من افواہہم بری بات ہی جو نکلتی ہی مونہون
انکے سے سب باتون سے زیادہ جو کفار کہتے ہین ان یقولون الا کذباً نہین کہتے مگر جھوٹ اور برا ہی جھوٹ
ایسا کہ نزدیک ہی آسمان و زمین پھٹ جاوین اور پہاڑ ہل جاوین تکاد السموات یتفطرن وتنشق الارض وتخر
الجبال ہداً ان دعوا للرحمن ولداً لکھا ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہہ باتین سنکر غمناک ہوئے اور انکے ایمان
لانیکی جو امید رکھتے تھے ٹوٹ گئی اللہ تعالی نے واسطے تسلی دل مبارک آپ کے فرمایا کہ فلعلک باخع
نفسک علی آثارہم پس شاید تو ہلاک کرنیوالا ہی جان اپنے کو پیچھے پھرنے انکے کے تجھسے یا پیچھے انکار انکے کے
تجھکو یعنی انکا کام اپنے پر سہل کرلے اسقدر غم نہ کھا اور اپنا دل مت کڑھا ان لم یؤمنوا بہذا الحدیث اسفاً اگر نہ ایمان
لاوینگے ساتھ اس بات کے اور انکے کفر اور عصیان پر اپنی جان کو مت کھوا ازروئے اندوہ کے یا افسوس کے یا جزع کے یا
غضب کے انا جعلنا ما علی الارض زینۃ لہا تحقیق ہمنے کیا ہی اس چیز کو کہ اوپر زمین کے ہی معادن اور
نباتات اور حیوانات سے زینت واسطے اہل زمین کے یا لہا بمعنی من ہی اور مراد انبیا یا علما یا حافظان قرآن ہین
کہ زیب و زینت جہان ہین یا رجال اللہ ہین اس سبب کہ قیام عالم انکے وجود سے ہی بعضون نے کہا ہی کہ مراد ما
علی الارض سے مرغوب چیزین ہین جو شرع مین حرام ہین حق تعالی فرماتا ہی کہ ہمنے انکو آرایش دی تکا و مردم یا
لنبلوہم ایہم احسن عملاً توکہ آزماوین ہم انکو یعنی معاملہ آزمانیوالونکا کرین توکہ ظاہر ہو جاوے کونسا انمین سے بہتر ہی
عمل مین یعنی کون ہی کہ ان حرامون سے بچے وانا لجاعلون ما علیہا صعیداً جرزاً اور تحقیق البتہ کرنیوالے ہین ہم
اس چیز کو کہ اوپر زمین کے ہی پہاڑ اور درخت اور حویلیون سے زمین بنجر بن گھاس کے یعنی آخر کو ان سب عمارتون
کو خراب کر دینگے پس دل اس سے مت لگا اور زینت ناپایدار پر فریفتہ مت ہو نظم اس جہانکو نہین ثبات آفت
اسکی الفت مین ہی ہزار آفت دل لگانے کے یہہ نہین لائق کیجیے افسوس اسکا نہ لائق ظاہری ہی نمایش اسکی
پس یہہ سو بھی باقی نہین ہی چند نفس لکھا ہی کہ یہود نے قریش کو سکھا دیا تھا کہ سوال کرو پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم سے
تین چیزونکا ایک روح کا سو وہ سورہ بنی اسرائیل مین گذرا اور ایک اصحاب کہف کے احوال کا سو یہان مذکور

ہوتا ہی اور ایک ذوالقرنین کے احوال کا سو وہ آخر مین اسی سورہ کے آویگا پس قریش آپسمین کہتے تھے کہ قصہ
اصحاب کہف کا نادر ہی جواب اسکا جو وہ جانین تعجب ہی اللہ تعالی نے یہہ آیت نازل کی کہ اَم حَسِبتَ اَنَّ اَصحٰبَ
الکَهفِ وَالرَّقِیمِ کَانُوا مِن اٰیٰتِنَا عَجَبًا ه ایسا نہین جو یہہ کہتے ہین آیا گمان کیا ہی تو نے یہہ کہ رہنے والے غار کے اور
پتھر کھودے ہوے کے کہ تین سو نو برس سوتے رہے تھے نشانیان قدرت ہماری مین سے اچنبھا یعنی قصہ انکا بہ نسبت
آیات قدرت ہماری کے کہ زمین آسمان کے پیدا کرنے مین ظاہر ہین کچھہ اتنا عجب نہین ہی اور رقیم بعضون نے نام انکے
قریہ کا کہا ہی یا اس جنگل کا جس مین کوہ بنا خلوس تھا اور حدیث مرفوع مین ہی کہ اصحاب رقیم تین شخص تھے
مینہہ کے سبب سے غار مین چھپے تھے منہہ پر غار کے سل ڈہپ گئی ہر ایک نے وسیلہ ساتھہ عمل نیک کے کیا جیسے توفیہ
مزد اجیر اور مخالفت ہوا ے نفس اور بر والدین اللہ تعالی نے سل در غار سے اٹھا ئی انھون نے نجات پائی غار سے
نکل آئے سمجھہ لیجئے کہ قصے مین اصحاب کہف کے اقوال مختلفہ بہت ہین جو بہت مشہور تر اور صحیح زیادہ ہی وہ ترجمے مین لکھا
جاویگا اور ابتدا اس قصے کی یہہ ہی کہ دقیانوس نام ایک بادشاہ جبار تھا ملک شام مین وہ ممالک روم تصرف
مین لاتے لاتے شہر افسوس مین پہنچا وہان بتخانہ بنا کر لوگون کو بت پرستی کا امر کرنے لگا جو اسکا کہا مانتا تھا نجات دیتا
تھا ورنہ قتل کرتا تھا بعضے کہتے ہین کہ رعایا اور لشکر کو اپنے سجدہ کا حکم کرتا تھا چھہ جوان صالح خدا پرست نے گوشہ اختیار
کر کر دعا اور زاری جناب باری مین کی کہ اسکے فتنے سے ہمین بچا دقیانوس نے انکو بلا کر زیور انکا اتار کر پھر چند اپنے
دین کیطرف پھرایا وہ توحید الہی پر راسخ رہے اور اسکا کہا نہ مانا آخر کو اسنے کہا کہ تم جوان خوردسال ہو جاؤ تین
دن کی تمہین ڈھیل دی اپنے حق مین بہتر سوچ کر آئیو اور دقیانوس وہان سے اور شہر کو چلا گیا انھون نے غنیمت جانا
اپنے گھرون مین اگر کچھہ مال زاد راحلہ لیکر شہر سے بھاگے بعضے کہتے ہین ایک بادشاہ تھا دقیانوس نے اسکو مار کر تباہ
کیا چھہ بیٹے اسکے قید کر کے لے آیا اور اپنی خدمت مین رکھے ایک کو مگس رانی کی خدمت دی ایکدن اس سے کچھہ خدمت
مین قصور ہوا دقیانوس نے حکم اسکے قتل کا کیا اسکے بھائی رات کو اسے لیکر بھاگے اور کہنے لگے آپسمین کہ یہہ ستمگار
جھوٹھا ہی اپنی مکھیان دفع نہین کر سکتا ہی خدائی کے کب لائق ہو جب شہر افسوس سے باہر نکلے ایک چرواہا
ملا اسنے انسے احوال پوچھا انھون نے کہا کہ طلب خدا مین جاتے ہین ہم کہا کون ہی خدا کہا جسنے زمین و آسمان بنایا ہی
اسنے کہا مین بھی اسکا طالب ہون چلو مین بھی تمہارے ساتھہ ہون اسکے ایک کتا بھی ہمراہ تھا اسنے بہتیرا مارا وہ
ساتھہ سے نہ ٹلا اور اللہ نے اسے زبان دی انسے کہنے لگا کہ اے دوستان خدا مجھے مت دفع کرو دوستان خدا کا
دوست ہون تمہاری پاسبانی کرونگا اور بھونکنے کا نہین وہ سب سنکر کلام سگ نادم ہوے اور اسے بھی ساتھہ لیے
چلے حوالی شہر افسوس کے ایک پہاڑ تھا بنا خلوس نام اسمین غار تھا جیرم نام ساتون وہ اور آٹھوان کتا طرف اسکے
چلے سو وہ اللہ تعالی فرماتا ہی کہ اِذ اَوَی الفِتیَةُ اِلَی الکَهفِ یاد کر جس وقت کہ آ گئے اور جگہہ پکڑی جوانون نے طرف غار جیرم



فقالوا ربنا اٰتنا من لدنک رحمۃ وھیّئ لنا من امرنا رشدا پس کہا اُنھون نے ای پروردگار ہمارے دے ہمکو نزدیک اپنے سے رحمت یعنے بخشش یا روزی یا امن دشمن سے اور تیار کر واسطے ہمارے کام ہمارے کے سے کہ مفارقت کفار ہی نیکی اور ثواب فضربنا علیٰ اٰذانھم فی الکھف سنین عددا پس پردا مارا ہمنے اوپر کانون اُنکے کہ بابین نہ سنین یعنے سلا دیا اُنکو بیچ غار کے برس کتنے ایک عداوت تقدیر ذات عدد ہی یعنے کتے ہوئے ثم بعثنٰھم لنعلم ای الحزبین احصٰی لما لبثوا امدا پھر جگایا ہمنے اُنکو تو کہ جانین ہم جو کچھ علم ازلی مین جانا ہی یا جانین بندے ہمارے کہ بیچ اس قصے کے کون دونو جماعتون مین سے خوب گننے والا تھا اُس چیز کو کہ رہے تھے مدت سے غار مین اور دونو جماعت سے اصحاب کہف مراد ہین کہ تین سو نو برس سو کر جاگے اختلاف کیا آپس مین بعضے کہنے لگے ایکدن یا بعض دن کے سوئے بعضون نے کہا خدا جانتا ہی کہ کس قدر ورنگ کی نحن نقص علیک نبأھم بالحق ہم بیان کرینگے اوپر تیرے ای محمد صلے اللہ علیہ وسلم قصہ اُنکا ساتھ حق کے انھم فتیۃ اٰمنوا بربھم وزدنٰھم ھدًی تحقیق وہ کتنے جوان تھے کہ دل سے ایمان لائے تھے ساتھ پروردگار اپنے کے اور زیادہ کی تھی ہمنے اُنکو ہدایت کہ ثبات اور یقین عنایت کیا تھا وربطنا علیٰ قلوبھم اذ قاموا فقالوا ربنا رب السمٰوات والارض لن ندعوا من دونہ الٰھا لقد قلنا اذا شططا اور باندھ دیا تھا ہمنے ایمان اوپر دلون اُنکے جسوقت کہ کھڑے ہوئے وہ روبرو دقیانوس کے اور اُسنے اُنکو کہا کہ بتون کو پوجو پس کہا اُنھون نے پروردگار ہمارا پروردگار آسمانونکا اور زمین کا ہی ہرگز نہ عبادت کرینگے ہم سوا اُسکے کسی معبود کی تحقیق کہا ہمنے اُسوقت کہ دوسرے کا پوجنا سخن خطا اور کلام جھوٹا ھٰؤلاء قومنا اتخذوا من دونہ اٰلھۃ اس قوم ہمارے نے یعنے شہر افسوس کے رہنے والون نے پکڑے ہین دقیانوس کے ڈر سے کہ مار نہ ڈالے سوا اللہ کے معبود اور جھوٹے لولا یأتون علیھم بسلطٰن بیّن کیون نہین لاتے کافر اوپر پرستش اصنام اور استحقاق عبادت اُنکے کے دلیل ظاہر اور حجت روشن یعنے دقیانوس لوگون کو قتل سے ڈرا کر بت پرستی پر لاتا تھا نہ ساتھ حجت اور دلیل کے فمن اظلم ممن افترٰی علی اللہ کذبا پس کون شخص ہی ظالم تر اُس شخص سے کہ باندھ لیوے اوپر اللہ کے جھوٹ کہ اُسکے شریک ٹھہراوے سمجھ لیجئے کہ ابتدا قصے مین مذکور ہوا کہ دقیانوس نے بعد معارضہ کے اُن جوانون کو تین دن کی ڈھیل دی پھر وہ وہان سے بھاگے یملیخا کہ بڑا اُنمین تھا اُسنے راہ مین کہا اُنسے واذ اعتزلتموھم وما یعبدون الا اللہ اور جب ایک گوشہ ہو جاؤ تم اہل شرک سے اور اس چیز سے کہ عبادت کرتے ہین وہ سوا خدا کے فأووا الی الکھف ینشر لکم ربکم من رحمتہ ویھیّئ لکم من امرکم مرفقا پس جگہ پکڑو طرف غار کے تو کہ پھیلاوے واسطے تمھارے پروردگار تمھارا بخشائش اپنی سے دونو جہانمین اور تیار کرے واسطے تمھارے کام تمھارے سے سبب آرام کا اور نفع کا دین اور دنیا مین لکھا ہی کہ جوان متفق ہو کر پہاڑ پر آئے اور چرواہا ملک کا اُنہین غار مین لے گیا وہان جا کر سو رہے دقیانوس بعد تین دن کے شہر افسوس مین جو پھر آیا احوال جوانونکا پوچھا سُنا کہ وہ بھاگ گئے اُنکے باپون کو بلا کر کہا جلد حاضر کرو انھین اُنھون نے کہا ای بادشاہ ہم سے کچھ روپے لیکر اس پہاڑ مین جا چھپے ہین

دقیانوس نے وہاں جاکر جو دیکھا غار میں تک پہنچ گئے پایا جانا کہ جاگ گئے ہیں کہا کہ دروازہ غار کا پتھر سے بند کر دو کہ یہیں
مر رہیں لوگوں نے پتھروں سے چن دیا اور وہ شخص امیروں میں سے اُسکے سو من تھے انھوں نے نام اور احوال جوانوں کا
پتھر پر کھدوا کر دیوار غار میں لگوا دیا کہ اگر کوئی اُدھر آوے تو اُنکے احوال سے مطلع ہو جاوے اور نام اُنکے یہہ ہیں بقول
اکثر یملیخا مکسلمینا کشفوطط تبیونس کشافطیونس اور قطمونس یوانس کیوس اور نام اُنکے کتے کا قطمیر ہے
اور وہ غار جنوب کیطرف پہاڑ کے ہے سورج وقت طلوع اور غروب کے دونو جانب اُسکے چمکتا ہے اور عفونت دور کر
ہوا کو اعتدال پر لاتا ہے اور غار میں دھوپ نہیں جاتی تو کہ رنگ اور جسم اُنکے متغیر ہوں اور گرمی سے اُنکے بدن
ہوں چنانچہ حق سبحانہ فرماتا ہے وَتَرَى الشَّمْسَ إِذَا طَلَعَتْ تَزَاوَرُ عَنْ كَهْفِهِمْ ذَاتَ الْيَمِينِ اور دیکھے تو اے دیکھنے والے سورج
کو جب طلوع کرتا ہے جھک جاتا ہے غار اُنکے سے داہنی طرف آنیوالے کے کیونکہ مقابل قطب شمالی کے پڑا ہے وَإِذَا
غَرَبَت تَّقْرِضُهُمْ ذَاتَ الشِّمَالِ اور جب غروب ہوتا ہے کترا جاتا ہے اُنسے بائیں طرف وَهُمْ فِي فَجْوَةٍ مِّنْهُ اور وہ
بیچ میدان فراخ کے ہیں غار سے کہ ہوا کشش لگتی ہے نفس سے ذٰلِكَ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ یہہ خبر اصحاب کہف کی
نشانیوں قدرت اللہ کی سے ہے مَن يَهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ جسکو ہدایت کرے اللہ تعالیٰ پس وہی ہے راہ پانیوالا
وَمَن يُضْلِلْ فَلَن تَجِدَ لَهُ وَلِيًّا مُّرْشِدًا اور جسکو گمراہ کرے پس ہرگز نپاویگا تو واسطے اُسکے کوئی دوست راہ دکھانیوالا
وَتَحْسَبُهُمْ أَيْقَاظًا وَهُمْ رُقُودٌ اور گمان کرے تو اُنکو جاگتے کیونکہ آنکھیں اُنکی کھلی ہیں اور حال یہہ ہے کہ وہ سوتے ہیں
کشف الاسرار میں ہے کہ یہی حال جوانمردان طریقت کا ہے اگر ظاہر اُنکا دیکھو تو جلوہ گر میدان اعمال میں اور باطن بیچ
اُنکے لحاظ کرو تو سب سے فارغ البال ہیں نقش مست ہیں باطن میں ظاہر ہوشیار معنے میں بیکار صورت میں بکار
تم سمجھتے ہو کہ یہیں ہم میں ملے اور وہ حال اُنکا ہے سب سے جدا ہے تم میں بیٹھے ہیں وے تم میں نہیں اُٹھ گئے ہیں وہ
کہیں کے کہیں پھرتے چلتے ہیں وہ برروے زمین نیک ہیں وہ برتر از عرش بریں ابن عباس رض سے مروی ہے
کہ اصحاب کہف کو چھہ مہینے بعد کروٹ بدلواتے ہیں تاکہ جسم اُنکا زمین نکھاوے اور بعضے کہتے ہیں ہر برس عاشورے کے دن
غرض کروٹ بدلنا اُنکا ثابت ہے چنانچہ حقتعالی فرماتا ہے وَنُقَلِّبُهُمْ ذَاتَ الْيَمِينِ وَذَاتَ الشِّمَالِ اور کروٹیں لواتے
ہیں ہم اُنکو یعنی فرشتے ہمارے حکم سے کروٹیں لواتے ہیں اُنکو داہنی طرف اور بائیں طرف وَكَلْبُهُم بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيدِ
اور کتا اُنکا پھیلا رہا ہے دونو ہاتھ اپنے چوکھٹ پر غار کے رنگ اُسکا زرد ہے یا سرخ یا خاکی یا سر اُسکا سرخ اور
پیٹھ سیاہ اور پیٹ سفید اور دم ابلق اور نام قطمیر یا قطفور یا قطمور یا حمران یا زبان یا صہبا تفسیر امام ثعلبی میں
ہے کہ جو کوئی دن رات میں نوح علیہ السلام پر درود بھیجے بچھو اُسکو ضرر نہیں پہنچاویگا اور جو کوئی یہہ آیت لکھ
باسط ذراعیہ بالوصید لکھ کر اپنے پاس رکھے کتے کے ضرر سے بچے لَوِ اطَّلَعْتَ عَلَيْهِمْ لَوَلَّيْتَ مِنْهُمْ فِرَارًا وَلَمُلِئْتَ مِنْهُمْ
رُعْبًا اگر جھانکے تو اوپر اُنکے البتہ پیٹھ پھیرے اُنسے بھاگکر اور البتہ بھر جاوے تو اُنسے رعب اور ڈر کر مراد یہہ ہے کہ شکل اُنکی

انکی وحشت ناک ہو رہی ہے آنکھیں کھلی ہیں بال اور ناخن بڑھ گئے ہین اندھیرے مین پڑے ہین کسیکو دیکھنے کی انکے
طاقت نہین اور یہہ خطاب جو مذکور ہوئے ظاہر مین حضرت کیطرف ہین لیکن مراد غیر آپکے ہین القصہ دقیانوس جو دروازہ
غار کا بند کر کے اپنے شہر کو آیا تو تھوڑی مدت مین مرگیا ملک اور مال تصرف مین اوروں کے گیا بیت چشم حب واکے
تو دیکھا زندگانی کا یہہ حال ہے ملبلا جیسے کہ پانی پر بنے اور ٹوٹ جائے پھر کئی پادشاہ ہوئے یہانتک کہ نوبت ملک صالح
تندروس کی پہنچی کہ مرد مومن اور خدا پرست تھا لوگ اسکے زمانے کے حشر اجساد کے منکر تھے اسنے بہت نصیحت
کی کسی نے نمانا حق تعالی نے دلیل حشر اجساد کی انکو دکھانے کو اصحاب کہف کو جگا دیا چنانچہ فرماتا ہے وَكَذَٰلِكَ
بَعَثْنَاهُمْ اور جیسا کہ انکو سلایا ہے ہمنے اسیطرح اٹھایا اور جگایا ہے ہمنے انکو کہ نہ بدن انکا سبب طول زمانہ کے تغیر ہوا تھا
اور نہ پیراہن انکا پرانا سلایا ہمنے ساتھ حکمت کے اور جگایا ہے ہمنے ساتھ قدرت کے لِيَتَسَاءَلُوا بَيْنَهُمْ تو کہ سوال کرین
ایک دوسرے سے آپسمین اور حال اپنا جانین اور سنن انکا کمال قدرت پر ہمارے زیادہ ہو قَالَ قَائِلٌ مِّنْهُمْ كَمْ لَبِثْتُمْ
کہا ایک کہنے والے نے انمین سے کہ مکسلمینا تھا عمر مین سب سے بڑا کتنا رہے تم یہان غار مین غرض اسکی یہہ تھی کہ
مدت سونیکی معلوم کر کر نمازین جو فوت ہوئی ہون قضا کرین اور وہ غار مین صبح کو داخل ہوئے تھے جو دیکھا کہ آفتاب
وقت چاشت کو پہنچا ہے قَالُوا لَبِثْنَا يَوْمًا أَوْ بَعْضَ يَوْمٍ کہا انھوں نے رہے ہم یہان ایک دن اگر کل سوئے ہون
یا تھوڑا دن مین سے اگر آج ہی سوئے ہون پھر جو ناخن اور بال بڑھے دیکھے قَالُوا رَبُّكُمْ أَعْلَمُ بِمَا لَبِثْتُمْ کہا بعضون
نے بعضون کو کہ پروردگار تمھارا خوب جانتا ہے جتنا رہے تم فَابْعَثُوا أَحَدَكُم بِوَرِقِكُمْ هَٰذِهِ إِلَى الْمَدِينَةِ فَلْيَنظُرْ أَيُّهَا أَزْكَىٰ طَعَامًا
پس بھیجو ایک اپنے کو ساتھ روپے اپنے کے جو یہہ ہے طرف شہر کے پس چاہیے کہ دیکھے کون انمین سے ہے پاکیزہ
کھانا یعنے جا کر طعام حلال اور پاکیزہ تر تلاش کرے کیونکہ انکے زمانے مین اس شہر مین لوگ چھپے ہوئے ایمان والے
بھی تھے غرض یہہ تھی کہ انکا ذبح کیا ہوا ڈھونڈھے فَلْيَأْتِكُم بِرِزْقٍ مِّنْهُ وَلْيَتَلَطَّفْ پس لے آوے تمھارے پاس
رزق اسمین سے اور چاہیے کہ نرمی کرے بات مین خرید کے وقت سمجھ لیجئے کہ باعتبار حروف کے نصف قرآن درمیان
تے اور لام کے ہے وَلَا يُشْعِرَنَّ بِكُمْ أَحَدًا اور نہ جتاوے ساتھ تمھارے کسیکو یعنے خبر تمھاری کسی سے اس شہر مین نکہے
إِنَّهُمْ إِن يَظْهَرُوا عَلَيْكُمْ يَرْجُمُوكُمْ أَوْ يُعِيدُوكُمْ فِي مِلَّتِهِمْ وَلَن تُفْلِحُوا إِذًا أَبَدًا تحقیق رہنے والے اس شہر کے کہ اکثر تابع
کفر ہو رہے دقیانوس کے ہین اگر مطلع ہونگے یا قادر ہونگے یا غالب آوینگے اوپر تمھارے سنگسار کرینگے تمکو یا پھیر
لیجاوینگے تمکو بیچ دین اپنے کے اور ہرگز نہ چھٹکارا پاؤگے تم اسوقت کہ انکا دین قبول کروگے ہمیشہ یعنے مدام عذاب
مین رہوگے یملیخا کہ سب سے عقلمند تر اور کلان تر تھا وصیت قبول کر کر شہر کو چلا دروازہ شہر کا نوع دیگر پایا
جب اندر گیا بازار اور محلات اور صورت اور رنگ لوگون کے دگرگون دیکھکر حیران ہوا آخر نان بائی کے
دوکان پر جا کے درم اسے دئے کہ نان دے اسنے سکہ دقیانوسی دیکھ کر سمجھا کہ خزانہ اسنے پایا ہے وہ درم

اور شخص کو دکھائے اُسنے اور کو یہانتک کہ تمام بازار مین خبر ہوگئی کوتوال نے بلاکر ڈرایا کہ خزانہ پایا ملیخانے کہا مین
نے خزانہ نہین پایا کل گھر سے یہہ درم لیکر مین گیا تھا آج بازار مین لایا ہون پوچھا کہ تیرے باپ کا نام کیا ہے ملیخانے
بتایا کوئی شہر والا نہین جانتا تھا سب نے جھٹلایا ملیخانے کہا ڈر کر کہ مجھے دقیانوس پاس لیچلو کہ وہ میرے حال سے
آگاہ ہے لوگ ہنسے کہ دقیانوس کو موئے قریب تین سو برس کے ہوئے تو ہم سے ٹھٹھے بازی کرتا ہے ملیخانے کہا تم
مجھ سے کھیل کرتے ہو کل ہی تو مین اُس سے بھاگ کر پہاڑ مین چھپا ہون اور آج نان خریدنے کو نکلا ہون غرض اسکو
پادشاہ کے پاس لے گئے اور احوال کہا پادشاہ سوار ہوکر غار پر گیا ملیخانے غار مین جاکر یارون کو خبر کی پادشاہ سل کو
جو در غار پر کھدی لگی تھی پڑھکر احوال معلوم اور نام معلوم کرکر لوگون سمیت اندر گیا دیکھا انکو کہ شکلین تازہ اور کپڑے
نئے پہنے ہین حیران ہوا اور سلام کیا اُنھون نے جواب دیا سو وہ اللہ تعالی فرماتا ہے کہ وَكَذٰلِكَ أَعْثَرْنَا عَلَيْهِمْ
اور جیسے کہ انکو جگایا ہمنے اسیطرح مطلع کیا ہمنے تندروس رومی اور قوم اسکی کو اوپر انکے لِيَعْلَمُوا أَنَّ وَعْدَ اللّٰهِ
حَقٌّ تو کہ جانین یہہ کہ وعدہ خدا کا ساتھہ حشر اور بعث کے سچ ہے کیونکہ سونا اور جاگنا انکا مشابہت تمام رکھتا ہے موت
اور بعث سے وَأَنَّ السَّاعَةَ لَا رَيْبَ فِيهَا اور جانین یہہ کہ قیامت نہین شک بیچ اسکے پس اللہ تعالی نے آگاہ کیا انکو نہ
إِذْ يَتَنَازَعُونَ بَيْنَهُمْ أَمْرَهُمْ جسوقت کہ جھگڑتے تھے اس زمانیکے لوگ آپسمین بیچ کام دین اپنے کے بعضی کہتے تھے حشر فقط
روح کو ہوگا بعضے کہتے تھے روح اور جسد دونون کو پس انکو دیکھکر ظاہر ہوگیا کہ روح اور جسد باہم مبعوث ہونگے کیونکہ
نظم سیصدونہ سالہ جس حق نے سُلا پھر دئے جیسے کہ تھے ویسے جگا نے تغیر انکے ابدانمین ہوا نے لباس انکا بدن پر پھٹا
اُسکو قدرت ہے کہ سبکو مار کر دم مین جان بخشی کرے بار دگر ہمکو پہلے نیست سے کر اُسنے ہست لاکے یہان سکھلائے کیا
کیا بندوبست ہست سے پھر نیست کردیگا وہی جان اُسنے دی ہے اور لیگا وہی پھر قیامت کو اُٹھاویگا ہمین نہ
مار کر یعنے جلا دیگا ہمین قادر مطلق کے رافت ہین یہہ کھیل فیض اُسکا خلق پر ہے ریل پیل لکھا ہے کہ جوانون نے پادشاہ
کو دعا کی اور اپنے مکانون پر سو گئے حق تعالی نے روحین انکی قبض کرلین تفسیر امام ثعلبی مین ہے کہ حضرت صلے اللہ
علیہ وسلم نے چاہا کہ انکو دیکھون جبرئیل نے آکر کہا کہ تم دنیا مین انکو نہین دیکھ سکوگے لیکن اپنے اصحاب مین سے چار
شخصونکو بھیجو تو کہ انکو دعوت تمھارے دین کی کر آوین آپنے فرمایا کیونکر بھیجون اور کنکو بھیجون کہا ردا مبارک اپنی
بچھاؤ اور صدیق اور فاروق اور علی اور ابوذر رضی اللہ عنہم کو چارون کونون پر بٹھاؤ اور باد کو کہ مسخر سلیمان کی تھی
بلاکر فرماؤ کہ انکو وہان پہنچا آوے آپنے اسیطرح کیا باد نے دم مین تا بہ غار پہنچا دیا صحابہ اُترے پتھر کو در غار سے اٹھایا کتہ نے
بھونک کر حملہ کرنے لگا جب صحابہ کو دیکھا سر ہلا کر اشارہ کیا کہ آؤ یہہ غار مین گئے جوانون سے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
کہا اللہ تعالی نے روحین انکی ابدانمین ڈال دین انھون نے اُٹھکر جواب سلام کا دیا صحابہ نے کہا کہ تمکو محمد بن عبد اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے کہا ہے انھون نے کہا وعلی محمد رسول اللہ الصلوۃ والسلام پھر دعوت اسلام کی انھون نے دین اسلام

قبول کیا اور حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کو سلام کہا اور ویسے ہی لیٹ رہے پھر وقت خروج امام مہدی موعود
رضی اللہ عنہ کے زندہ ہونگے امام انکو سلام کرینگے وہ جواب دیکر پھر مرجاوینگے اور قیامت کو مبعوث ہونگے القصہ
بادشاہ شہر رحمس پاس اور قوم اسکے نے جو احوال کہ پہلے مذکور ہوا دیکھا فقالوا ابنوا علیہم بنیانا پس کہا انہوں نے بنا
اوپر انکے عمارت تاکہ موضع انکا پہچانا جاوے یا دیوار کھینچ دو تو کہ لوگ نہ جاسکیں انکی نگاہ سے چھپ جاویں ربہم اعلم بہم پروردگار
انکا دانا تر ہے ساتھ کام انکے کے ان لوگوں سے کہ جھگڑتے ہیں بیچ حق انکے کے قال الذین غلبوا علی امرہم لنتخذن
علیہم مسجدا کہا ان لوگوں نے کہ غالب آئے تھے اوپر دین انکے کے یعنے وہ لوگ کہ خبر اصحاب کے قائل تھے انہوں نے
کہا البتہ بناوینگے ہم اوپر انکے مسجد کہ اسمیں نماز پڑھیں سیقولون ثلثۃ رابعہم کلبہم اب بھی کہ کہتے ہیں یہود یا نصاری
میں سے یعقوبیہ کہ اصحاب کہف تین ہیں چوتھا انکا کتا ہے ویقولون خمسۃ سادسہم کلبہم رجما بالغیب اور کہتے نسطوری
ترسا لوگ پانچ ہیں چھٹا انکا کتا ہے بات پھینک دیتے ہیں بن دیکھے ویقولون سبعۃ وثامنہم کلبہم اور کہتے
ہیں مسلمان ساتھ اخبار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سات ہیں اور آٹھواں انکا کتا ہے قل ربی اعلم بعدتہم
کہہ پروردگار میرا دانا تر ہے ساتھ گنتی انکی کے ما یعلمہم الا قلیل نہیں جانتے گنتی انکی مگر تھوڑے آدمی کہ پیغمبر
خدا صلے اللہ علیہ وسلم ہیں اور اصحاب انکے رضی اللہ عنہم اجمعین ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ اصحاب کہف
سات شخص ہیں اور نام انکے یہ ہیں یملیخا مکسلمینا مشلینا مرنوش دبرنوش شاذنوس اور نام چرواہے کا مرطونس ہے
اور کتے کا قطمیر ہے اور اور روایات میں اور اور بھی آئے ہیں چنانچہ مشہور وہ ہیں جو پہلے لکھے گئے ہیں امام عبد اللہ
بن عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ اگر کسی گھر کو آگ لگے یہہ نام لکھکر ڈال دو بجھ جاویگی اہل تاویل نے کہا ہے کہ اصحاب
کہف بدلا ہے جو ہیں کہ یہ لوگ اقلیمیں عالم کے وجود با جود انکے سے قائم ہیں اور کہف خلوتخانہ انکا ہے اور کتا
نفس حیوانی ہے یا اشارہ ہے طرف لطائف خمسہ اور عقل اور قوت قدسیہ کے کہ متعلق کہف بدن ہیں اور دقیانوس
نفس امارہ ہے لطیفہ کہتے ہیں عارف جنہیں اصحاب غار کہف جسم آپ کے میں ہیں وہ تین چار قلب روح وسر واخفی
وخفی قوت قدسیہ وعقل جلی ڈر کے دقیانوس نفس بد سے وہ غار میں بیٹھے ہیں روپوش ہو فلا تمار فیہم الا
مراء ظاہرا پس مت جھگڑ اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم بیچ شان اصحاب کہف کے اگر اہل کتاب جھگڑیں
مگر جھگڑنا ظاہر یعنے انکے جہل کے جواب میں بہت گفتگو کر قرآن میں جو آیا ہے وہ پڑھ دے ولا تستفت فیہم منہم احدا
اور مت سوال کر بیچ شان اصحاب کہف کے اہل کتاب میں سے کسیکو لکھا ہے کہ جو تینوں سوال جو مذکور ہوئے یہود نے
پوچھے آپ نے فرمایا کل انکا جواب دونگا اور انشاء اللہ تعالی نہ کہا گیارہ دن کم زیادہ وحی نہ آئی قریش طعن کرنے لگے
آپ کی خاطر ملول ہوئی اللہ تعالی نے یہہ آیت اتاری ولا تقولن لشایء انی فاعل ذلک غدا الا ان یشاء اللہ
اور ہرگز مت کہیو کسی چیز کو کہ تحقیق میں کرنیوالا ہوں اسکو کل مگر یہہ کہ اگر چاہے اللہ تعالی واذکر ربک اذا نسیت



اور یاد کر اپنے پروردگار کو جب بھول جاوے ان شاء اللہ کہنا یا یاد کر پروردگار اپنے کو جب بھول جاوے اپنے
آپ کو کیونکہ حقیقت ذکر کی فنائے ذاکر ہے بیچ مذکور کے نظم رہے ذاکر نہ ذکر اسکا رہے نی خرد باقی نہ فکر اسکا رہے
غرق سب ہو جائیں بحر نور میں یعنے رافت ہوں فنا مذکور میں ۔ اور ہو سکتا ہے کہ اشارہ طرف فنائے قلبی کے
ہو کہ عبارت نسیان ماسوی سے ہے یعنے ذکر کر پروردگار اپنے کا جب نسیان ماسوا ہووے اسوقت کا ذکر ترقی بخش
درجات قربت ہے کیونکہ یہ حضور و جمعیت ہے بیت خطرات ماسوا سے ہو دلکو جب رہائی تو بذکر کیفیت
کیا رنگ و ریشہ میں سمائی وَقُلْ عَسٰٓى اَنْ يَّهْدِيَنِ رَبِّيْ لِاَقْرَبَ مِنْ هٰذَا رَشَدًا اور کہہ کہ شتاب ہے یہہ کہ ہدایت کرے
مجھکو پروردگار میرا طرف اس چیز کے کہ نزدیک تر ہے نشان اصحاب کہف سے بتلائی میں اور وہ اخبار انبیاء علیہم السلام
ہے وَلَبِثُوْا فِيْ كَهْفِهِمْ ثَلٰثَ مِائَةٍ سِنِيْنَ وَازْدَادُوْا تِسْعًا اور رہے وہ جوانمرد بیچ غار اپنے کے وقت خواب کے تین سو
برس اور زیادہ رہے نو برس لباب میں ہے کہ تین سو برس شمسی تھے جسکے تین سو نو برس قمری ہوتے ہیں کیونکہ شمسی
برس قریب گیارہ دن کے سن قمری سے بڑا ہے اور حساب کے راہ سے تین سو برس دو مہینے انیس دن قمری کے
ہوتے ہیں واللہ اعلم حدیث میں ہے کہ ترسایوں نے کہا ہم تین سو کو جانتے ہیں نو کو نہیں پہچانتے آیت اتری کہ
قُلِ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا لَبِثُوْا لَهٗ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کہہ اللہ خوب جانتا ہے اس مدت کو کہ رہے وہ واسطے اسکے
ہے غیب آسمانوں کا اور زمین کا اَبْصِرْ بِهٖ وَاَسْمِعْ کیا خوب دیکھنے والا ہے ہر موجود کا اور کیا خوب سننے والا
ہے ہر چیز کا مَا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّلِيٍّ نہیں واسطے زمین آسمان والوں کے سوا اسکے کوئی دوست کہ انکے کام
اٹھا لے وَلَا يُشْرِكُ فِيْ حُكْمِهٖٓ اَحَدًا اور نہیں شریک کرتا اللہ تعالی بیچ حکم اپنے کے کسیکو موجودات علوی اور
سفلی سے وَاتْلُ مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنْ كِتَابِ رَبِّكَ اور پڑھ جو کچھ وحی کی گئی ہے طرف تیرے کتاب پروردگار تیرے کے سے
کہ قرآن ہے لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ نہیں کوئی بدلنے والا باتوں اسکے کو کہ بیچ نشان اصحاب کہف کے نازل کی ہیں
وَلَنْ تَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا اور ہرگز نہ پاویگا تو سوا اسکے جگہہ پناہ کی کشاف نے لکھا ہے کہ ایک قوم نے روساء
کفار میں سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ یہہ پشمینہ پوش بے قدر مثل صہیب اور عمار اور خباب رضی اللہ
عنہم کے جو تمہاری مجلس میں رہتے ہیں انکے کپڑوں کی بدبو ہمیں ایذا پہنچاتی ہے اگر انکو مجلس میں نہ آنے دو تو ہم آپکے
پاس بیٹھیں یہہ آیت نازل ہوئی وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ اور روک رکھ جان اپنی کو ساتھ
ان لوگوں کے کہ عبادت کرتے ہیں پروردگار اپنے کی صبح کو اور شام کو مراد اس سے دونوں طرف دن کے ہیں یا نماز
فجر اور عصر کی ہے یا سب اوقات میں یعنے دن رات میں عبادت حق میں مشغول ہیں يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ چاہتے
ہیں رضا مندی اللہ کی یا چاہتے ہیں اللہ ہی کو نہ غیر اسکے کو نیت مقصد ہے وہ مراد ہے وہ مدعا ہے وہ
درکار کچھ نہیں ہے تجھکو میرا ہے وہ بعضے کہتے ہیں یہہ آیت مدنی ہے اور سبب نزول کا اسکے یہہ ہے کہ بعضے مولفہ قلوب مثل

عیینہ بن حصین اور اقرع بن حابس وغیرہ نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم اشراف عرب ہین سلمان
اور ابوذر اور فقراء مسلمانان کے نہین بیٹھتے اگر تم انکو دور کرو تو ہم پاس آپ کے بیٹھین اور احکام شرع سیکھین یہہ آیت اتری
کہ صبر کر ساتھہ صحبت درویشون کے کہ اوقات اپنی صبح و شام واسطے رضائے خدا کے عبادت مین کاٹتے ہین وَلَا تَعْدُ
عَيْنَاكَ عَنْهُمْ اور چاہئے کہ نہ پھر جاوین دونو آنکھین تیری اُنسے یعنے اُنسے نگاہ مت پھیر اور التفات غیرونکی طرف
نفرما تُرِيْدُ زِيْنَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا چاہتا ہے تو بناؤ زندگانی دنیا کا سمجھہ لیجئے کہ حضرت کا ہرگز میل طرف دنیا اور آرائش
دنیا کے نتھا پس یہہ معنی ہین کہ مت کر عمل اسکا جو مائل طرف بناؤ دنیا کے ہے کیونکہ جو طرف دنیا کے میل کرتا ہے
وہ فقر اسے منہہ پھیر کر اغنیا سے ملتا ہے وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا اور مت کہا مان اُس کسیکا کہ غافل کیا ہمنے
دل اُسکا یاد اپنی سے وہ امیہ بن خلف تھا اور یار اسکے یا عیینہ اور مددگار اسکے وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ وَكَانَ اَمْرُهٗ فُرُطًا
اور پیروی کی اُسنے خواہش نفس اپنے کی اور ہے کام اسکا حد سے نکلا ہوا یا تباہ اور ضایع یا موجب حسرت اور ندامت
اور ہلاکت کا وَقُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ فَمَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ وَّمَنْ شَآءَ فَلْيَكْفُرْ اور کہہ انکو کہ جو کچھہ مین لایا ہون یعنے قرآن حق
ہے پروردگار تمھارے کی طرف سے پس جو کوئی چاہے ایمان لانا ساتھہ اسکے پس ایمان لاوے اور جو کوئی چاہے نہ ایمان
لانا پس کفر کرے امام زاہد نے کہا ہے کہ یہہ امر توعید اور تہویل کا ہے نہ اجازت اور اباحت کا اور ابن عباس رض نے
فرمایا ہے کہ امر بمعنی اخبار ہے یعنے جو ایمان لایا چاہے ایمان لاوے اور جو کفر کرنا چاہے کفر کرے اور چاہیگا وہی
جو چاہیگا اللہ وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ اسکے ارادہ مین تغیر تبدیل نہین لفظ چاہے مومن چاہے وہ کافر
کرے جو وہ چاہے سو وہی ظاہر کرے ہین ارادے اسکے سب یہہ کام ہوتے ہین جو رات دن اور صبح و شام
اِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِيْنَ نَارًا اَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا تحقیق ہمنے تیار کر رکھی ہے واسطے کافرون کے آگ کہ گھیر لیا ہے انکو سرپردون اسکے نے
حدیث ابو سعید خدری مین ہے کہ پردے آتش کے چار دیوارین ہین کہ پہنا ہر ایک کا چالیس برس کی راہ ہے وہ گرد کافرونکے
ہونگے وَاِنْ يَّسْتَغِيْثُوْا يُغَاثُوْا بِمَآءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِى الْوُجُوْهَ اور اگر فریاد کرینگے وہ پیاس سے فریاد کو پہنچے جاوینگے ساتھہ پانی
مانند پیپ کے تلچھٹ کی کہ بھون ڈالتا ہے منہونکو کمال گرمی سے بِئْسَ الشَّرَابُ برا پینا ہے وَسَآءَتْ مُرْتَفَقًا
اور بری ہے وہ آگ فائدہ اُٹھانے مین اور مکان بود و باش مین اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اِنَّا لَا نُضِيْعُ اَجْرَ مَنْ اَحْسَنَ عَمَلًا
تحقیق وہ لوگ کہ ایمان لائے ساتھہ خدا اور رسول اور کتاب کے اور عمل کیے نیک تحقیق ہم نہین ضایع کرتے ثواب
اس شخص کا کہ اچھا کرتا ہے عمل اُولٰٓئِكَ لَهُمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ
یہہ لوگ مسلمان واسطے انکے ہین بہشتین ہمیش رہنے کے چلتے ہین نیچے محلون انکے سے نہرین گہنا پہنائے جاوینگے
بیچ ان بہشتونکے کڑے سونیکے زاد المسیر مین ابن جبیر سے منقول ہے کہ بہشتیونکے تین کڑے ہونگے ایک چاندیکا
ایک سونیکا ایک موتی اور یاقوت کا وَيَلْبَسُوْنَ ثِيَابًا خُضْرًا مِّنْ سُنْدُسٍ وَّاِسْتَبْرَقٍ اور پوشاک پہنینگے کپڑے سبز لایچی



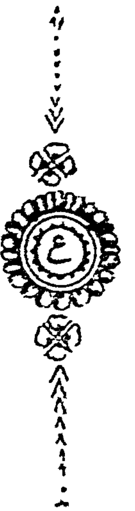
اور ناقنے کے موافق آرزوئے اپنی لیٹنے کے مُتَّكِئِينَ فِيهَا عَلَى الْأَرَائِكِ تکیہ کئے ہوئے بیچ بہشت کے اوپر تختوں کے
جیسی دولتمندونکی عادت ہے نِعْمَ الثَّوَابُ اچھا ہے ثواب بہشت اور نعمت وہانکی وَحَسُنَتْ مُرْتَفَقًا
مَثَلًا رَّجُلَيْنِ اور بیان کرو واسطے مومنوں اور کافروں کے مثال دو مرد کے کہ دو بھائی بنی اسرائیل سے تھے ایک مومن
تھا یہودا یا ملیخا اور دوسرا کافر تھا قطروس یا قطرس آٹھ ہزار دینار انکو میراث پدر پہنچی مومن نے چار ہزار
راہ خیر صرف کئے اور کافر نے زمین اور ملک اور اسباب خانہ خرید احق تعالی مال اور حال انکے سے خبر دیتا ہے
کہ جَعَلْنَا لِأَحَدِهِمَا جَنَّتَيْنِ مِنْ أَعْنَابٍ وَحَفَفْنَاهُمَا بِنَخْلٍ وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمَا زَرْعًا کئے ہمنے واسطے ایک کے دو لوں میں سے کہ
قطروس تھا دو باغ انگوروں سے اور گھیر لئے ہمنے ان دونوں کو ساتھ کھجوروں کے اور کی ہمنے درمیان ان دونوں کے کھیتی
تو کہ وہاں قوت اور میوہ جمع ہوں كِلْتَا الْجَنَّتَيْنِ آتَتْ أُكُلَهَا وَلَمْ تَظْلِمْ مِنْهُ شَيْئًا دونوں باغوں نے دیا میوہ اپنا اور نہ
کم کیا اسمیں سے کچھ جیسے ایک برس میوہ کم آتا ہے ایک برس زیادہ سواں باغوں میں ہر سال پورا آیا وَفَجَّرْنَا
خِلَالَهُمَا نَهَرًا اور پھاڑ دی ہمنے درمیان دونوں باغوں کے نہر تاکہ سیراب رہیں وَكَانَ لَهُ ثَمَرٌ اور تھا واسطے
اس کافر کے سب میوہ یعنے سوا انگور اور کھجور کے اور بھی اور دئیے تھے خاص کرنا انکا بذکر واسطے غلبہ کے ہی لکھا ہے
کہ یہودا جو مومن تھا محتاج ہو کر بھائی قطروس اپنے سے کہ کافر تھا کچھ مانگنے آیا اسنے کہا کہ مال میرا اور تیرا برابر
تھا میں زمین اور باغ اور متاع اور غلام رکھتا ہوں تو کیوں محتاج مفلس ہو گیا یہودا نے کہا ای بھائی تو نے اس
مال سے باغ دنیا خریدے میں نے عقبی کا باغ رضوان تو نے یہاں بنایا خانہ خشتی میں نے وہاں تیار کیا
مکان بہشتی تو نے بیاہ کیا میں نے مہر حور العین دیا تو نے غلامان و کنیزک خریدے میں نے غلمان و حور لئے
قطروس اسکو ملامت کرنے لگا کہ زر نقد بوعدہ نسیہ دیکر اپنے آپ کو تو نے خوار اور محتاج کیا فَقَالَ لِصَاحِبِهِ وَ
هُوَ يُحَاوِرُهُ أَنَا أَكْثَرُ مِنْكَ مَالًا وَأَعَزُّ نَفَرًا پس کہا قطروس نے واسطے یار اور بھائی اپنے کے کہ یہودا تھا اور
سوال جواب کرتا تھا میں زیادہ تر ہوں تجھ سے مال میں اور عزیز تر ہوں آدمیوں کو یعنے اولاد اور غلام اور کنیز رکھتا ہوں
پھر ہاتھ پکڑا یہودا کا وَدَخَلَ جَنَّتَهُ وَهُوَ ظَالِمٌ لِنَفْسِهِ اور داخل ہوا باغ اپنے میں اور حال آنکہ وہ ستم کرنیوالا تھا جان
اپنے پر ساتھ تکبر کے یہہ کہ بہت محبت دنیا قَالَ مَا أَظُنُّ أَنْ تَبِيدَ هَذِهِ أَبَدًا کہا کہ میں نہیں گمان کرتا ہہ کہ ہلاک ہووے
یہہ باغ کبھی یا یہہ دنیا نابود اور فانی ہو وَمَا أَظُنُّ السَّاعَةَ قَائِمَةً وَلَئِنْ رُدِدْتُ إِلَى رَبِّي لَأَجِدَنَّ خَيْرًا مِنْهَا مُنْقَلَبًا اور
نہیں گمان کرتا میں قیامت کو قائم ہونیوالی اور اگر پھیرا گیا میں موافق زعم تیرے کے طرف پروردگار اپنے کے جیسے
تو کہتا ہے اور اٹھایا مجھکو البتہ پاؤنگا میں بہتر اس باغ سے جگہہ پھر جانیکی یعنے میں لیاقت اسبات کی رکھتا ہوں
کہ وہاں بھی مجھے بہشت ملے جیسے یہاں یہہ باغ ملا قَالَ لَهُ صَاحِبُهُ وَهُوَ يُحَاوِرُهُ أَكَفَرْتَ بِالَّذِي خَلَقَكَ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ
مِنْ نُطْفَةٍ ثُمَّ سَوَّاكَ رَجُلًا کہا قطروس کو بھائی اسکے نے کہ یہودا تھا اور حال آنکہ وہ جواب سوال کرتا تھا

اُس سے اَیا کفر کرتا ہے تو سبب انکار بعث کے اور تردد اسکے کے ساتھ اُس قادر مطلق کے کہ پیدا کیا ہے تجھکو مٹی سے
کہ اصل مادہ تیرا ہے پھر منی سے کہ مادہ قریب ہے پھر تندرست کیا تجھکو مرد لٰكِنَّا هُوَ اللّٰهُ رَبِّيْ وَلَآ اُشْرِكُ بِرَبِّيْٓ اَحَدًا
لیکن میں کہتا ہون وہ ہے اللہ پروردگار میرا اور پیدا کرنیوالا میرا خاک اور نطفے سے اور نہیں شریک لاتا میں
ساتھ پروردگار اپنے کے کسیکو سمجھ لیجئے کہ لکنا رسم خط میں ساتھ الف کے لکھتے ہیں کیونکہ اصل اسکا لکن انا ہے
نون کو نون میں ادغام کردیا ہے اور الف کو حذف کردیا ہے پس مقصود باقی رہ گیا ہے اسیواسطے بے الف
پڑھتے ہیں وَلَوْلَآ اِذْ دَخَلْتَ جَنَّتَكَ قُلْتَ مَا شَاۗءَ اللّٰهُ ۙ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ اور کیون نہ جسوقت کہ داخل ہوا تو باغ اپنے میں کہا
تونے جو چاہے اللہ وہی ہوتا ہے نہیں قوت کسیکو مگر ساتھ اللہ کے یعنے تونے جو کہا کہ یہہ باغ کبھی ہلاک نہیں
ہوویگا لازم تھا کہ یہہ کہتا اگر خدا چاہے گا تو رہیگا یہہ کیون نہ کہا اور اقرار اپنے عجز کا کرتا تھا سو کیون نہ کہا کہ جو کچھ باغ
زمین تیرے ہاتھ لگا ہے اللہ نے دیا ہے مشیت وہی دے ہے وہی ہے وہی معطی ہے وہی مانع زیان و سود
اُس ہی وہی ضار اور وہی نافع اِنْ تَرَنِ اَنَا اَقَلَّ مِنْكَ مَالًا وَّوَلَدًا اگر دیکھتا ہے تو مجھکو کمتر اپنے از روی مال اور
اولاد کے فَعَسٰي رَبِّيْٓ اَنْ يُّؤْتِيَنِ خَيْرًا مِّنْ جَنَّتِكَ پس شتاب ہے پروردگار میرا یہہ کہ دیوے مجھکو بہتر باغ تیرے سے دنیا میں
یا آخرت میں سبب ایمان میرے کے وَيُرْسِلَ عَلَيْهَا حُسْـبَانًا مِّنَ السَّمَاۗءِ اور بھیجے اوپر باغ تیرے کے سبب کفر تیرے کے عذاب
سخت آسمان سے فَتُصْبِحَ صَعِيْدًا زَلَقًا پس ہو جاوے باغ تیرا زمین بنجر پھسلتی کہ پاؤن رکھتے ہی رپٹ جائے اَوْ يُصْبِحَ
مَاۗؤُهَا غَوْرًا فَلَنْ تَسْتَطِيْعَ لَهٗ طَلَبًا یا ہو جاوے پانی اسکا خشک پس ہرگز نہ کرسکے تو واسطے اس پانی کے طلب کرنا یعنی
تلاش مقدور سے باہر ہو تو پانا اور پھر دوبارا لانا کیا ممکن ہے لکھا ہے کہ اللہ نے بات مومن کی سچ کردی عذاب ہلاکت
کا اس باغ پر آیا وَاُحِيْطَ بِثَمَرِهٖ فَاَصْبَحَ يُقَلِّبُ كَفَّيْهِ اور گھیر لیا عذاب الٰہی نے میوے اس باغ کے کو یعنے عذاب کافر کے باغ پر
اُتر آ سب بناؤ اور درخت اور پھل خراب ہو گئے پس صبح اُٹھا ملتا تھا دونون ہتھیلیان اپنی افسوس سے اور پشیمان تھا
عَلٰي مَآ اَنْفَقَ فِيْهَا اوپر اُس چیز کے کہ خرچ کی تھی بیچ تیاری اس باغ کے وَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلٰي عُرُوْشِهَا اور حالانکہ
بنائیں اس باغ کی گری ہوئی تھیں اوپر چھتوں اپنے کے یعنے پہلے چھتیں گریں پھر اوپر انکے دیواریں یا ہوگرے
ہوئے انگور درخت اکثر پڑے ہوئے تھے یہی تقدیر جب قطروس نے یہہ حال دیکھا ہاتھ افسوس سے ملتا تھا
وَيَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ لَمْ اُشْرِكْ بِرَبِّيْٓ اَحَدًا اور کہتا تھا ای کاش کہ میں نہ شریک لایا ہوتا ساتھ پروردگار اپنے کے کسیکو تو کہ
میرا باغ سبب شرک میرے کے خراب ہوتا وَلَمْ تَكُنْ لَّهٗ فِئَةٌ يَّنْصُرُوْنَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَمَا كَانَ مُنْتَصِرًا اور نہ ہوئی واسطے اسکے کوئی
جماعت کہ مدد دیوین عذاب دور کرنے میں باغ سے اسکے سولہ لڑکے اور یہہ قطروس بڑا لڑکا والا حاصل یہہ ہے کہ کسیکو قدرت
ہی نہ تھی کہ مدد کرے اور نہ آپ اسکو طاقت تھی کہ اللہ سے عوض لے هُنَالِكَ الْوَلَايَةُ لِلّٰهِ الْحَقِّ اس جگہ یعنی وقت زوال نعمت کے
یا دن قیامت کے یا انتقام جزا میں مدد دینا اور یاری کرنا واسطے اللہ کے ہے ثابت نہ اور کے هُوَ خَيْرٌ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ عُقْبًا وہ بہتر

ع

بهتر هی ثواب دینے مین اُن لوگونکو جو اس سے امید رکھتے هین اور بهتر هی انجام دینے مین اُن بندونکو جو اس سے
ڈرتے هین سمجھ لیجئے که اهل تاویل کهتے هین که تمثیل رجلین کی ساتھ نفس کافر اور قلب مومن کے هی اور
جنتین هوا اور دنیا هی که بهری هی شهوتونکے انگورون سے اور لذتون کے کهجورون سے اسیطرح تمام
احوال هی والله اعلم وَاضْرِبْ لَهُمْ مَثَلَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَآءٍ اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ اور بیان
کرو واسطے لوگون کے مثال زندگانی دنیا کی مانند پانی کے اُتارا همنے اسکو ابر سے یا جانب آسمان سے
پس مل گئی ساتھ اسکے روئیدگی زمین کی اور بڑهی اور کمال کو پهنچے اور زمین اُس سے تر و تازه هوئی فَاَصْبَحَ
هَشِيْمًا تَذْرُوْهُ الرِّيٰحُ پس هوگیا دوسرے دن وه سبزه تر و تازه خشک چورا چورا اور لے جاتی هین اسکو باوین
وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ مُّقْتَدِرًا اور هی الله اوپر هر چیز کے سنوارنے اور بگاڑنے اور جمانے اور اکهاڑنے کے
قادر سمجھ لیجئے که مثال دی زندگانی دنیا کی ساتھ گهاس کے که مینهه سے سبز هو کر بڑهے اور کمال کو پهنچے اور وقت
کاٹنے کا آوے که اُس سے نفع لین ناگاه مینهه موقوف هو وه خشک هو کر چورا چورا هو جاوے اور هوا
اُڑها جاوے کچھ کام مین نه آوے ایسے هی آدمی زندگی اور تازگی جو رکهتا هی خوش هوتا هی یکایک جب
اجل آتی هی درخت وجود اسکا صرصر فنا سے خشک هو جاتا هی اور خرمن آرزو کو باد خزان نیستی اُڑا لیجاتی هی
بیت بهار عمر زبس دلفریب و رنگین هی ٭ په کچھ حصول نهین شکل نقش قالین هی ٭ لکها هی که سرداران عرب
کے اپنے مال اور اولاد پر فخر کرتے تھے اور حضرت صلی الله علیه وسلم کے که مال اور بیٹا نهین رکهتے هین الله تعالی نے
یه آیت اُتاری که اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ زِيْنَةُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا مال اور بیٹے آرایش زندگانی دنیا کے هین نه توشه راه آخرت
کے کیونکه یه سب فنا هو جاوینگے وَالْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ اَمَلًا اور باقی رهنے والین نیکیان
بهتر هین نزدیک پروردگار تیرے کے ثواب مین اور بهتر هین آرزو رکهنے مین سمجھ لیجئے که باقی رهنے والین نیکیان
یا نمازین هین پانچون وقت کی یا یه پانچون کلمے هین سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اکبر ولا حول
ولا قوة الا بالله العلی العظیم یا تینون کلمے هین لا اله الا الله واستغفر الله وصلی الله علی محمد واله وسلم یا باتین
اچهی هین جو لوگون کے دل خوش کرین یا نیتین نیک هین که سبب قبول هونے اعمال کے هین یا بیٹیان صالحات
هین جو بحکم کن سترا من النار سبب چهٹکارے کے ماں باپ کے هون یا وه عمل هین جنمین کچھ طمع اور غرض نه هو بلکه خالص
الله کے واسطے هون تو که نتیجه انکا همیشه باقی رهے نظم جان رافت باقیات الصالحات وه عمل هین جو که هون
اخلاص سات سمعه سے دور اور ریا سے پاک هون خاک سے تا صاعد افلاک هون سمعه کب اور کهانکے هی ریا
اپنے سے بهی رویت اعمال اوٹھا اس انا کو دور کرکے کر عمل تا عمل مین هو نه نقصان و خلل ٭ وه عمل جنمین که هووے
یه خلوص ٭ نزد رب هین خیر من حلم اللصوص وَيَوْمَ نُسَيِّرُ الْجِبَالَ وَتَرَى الْاَرْضَ بَارِزَةً وَّحَشَرْنٰهُمْ فَلَمْ نُغَادِرْ مِنْهُمْ اَحَدًا ٥

اور یاد کر اُس دن کو کہ چلا دینگے ہم پہاڑوں کو جڑ سے اکھیڑ کر ہوا پر اور دیکھیگا تو زمین کو صاف نکلی ہوئی پہاڑوں کے تلے
سے اور مردے سب زمین پر قبروں سے نکلے ہوئے اور اکھٹا کرینگے ہم اُنکو موقف میں پس نہ چھوڑینگے ہم اُنمیں سے
کسیکو بن جمع کئے وَعُرِضُوْا عَلٰى رَبِّكَ صَفًّا اور روبرو لائے جاوینگے اوپر حساب پروردگار اپنے کے صف باندھکر
اور حق تعالیٰ فرماویگا لَقَدْ جِئْتُمُوْنَا كَمَا خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ البتہ تحقیق آئے تم ہمارے پاس ننگے اکیلے بن خادم اور حشمت
اور مال اور دولت کے جیسے کہ پیدا کیا تھا ہمنے تمکو پہلے بار کچھ چیز نہیں رکھتے تھے بَلْ زَعَمْتُمْ اَلَّنْ نَّجْعَلَ لَكُمْ
مَّوْعِدًا بلکہ گمان کیا تھا تمنے یہہ کہ نہ کرینگے ہم واسطے تمھارے وعدہ گاہ واسطے حساب کے یا وقت واسطے ظہور وعدے کے
یہہ خطاب خاص بعث کے منکروں کے واسطے ہے وَوُضِعَ الْكِتٰبُ فَتَرَى الْمُجْرِمِيْنَ مُشْفِقِيْنَ مِمَّا فِيْهِ اور
رکھی جاویگی کتاب اعمال کی ہاتھوں میں اہل حشر کے یا نامہ اعمال اُنکا ترازو میں پس دیکھیگا تو گنہگاروں کو ڈرتے
اُس چیز سے کہ بیچ نامے لکھے ہے گناہ سے کہ بھولے ہونگے یعنے جب اُن گناہوں پر مطلع ہونگے ڈرینگے وَيَقُوْلُوْنَ
يٰوَيْلَتَنَا مَالِ هٰذَا الْكِتٰبِ لَا يُغَادِرُ صَغِيْرَةً وَّلَا كَبِيْرَةً اِلَّآ اَحْصٰىهَا اور کہینگے ای وائے ہمکو کیا ہے واسطے اس
کتاب کے کہ مطلقا نہیں چھوڑتی چھوٹا گناہ اور نہ بڑا مگر گن لیا ہے اسکو اور ضبط اور نگاہ رکھا ہے وَوَجَدُوْا مَا عَمِلُوْا
حَاضِرًا اور پاوینگے جو کچھ کیا تھا حاضر وَلَا يَظْلِمُ رَبُّكَ اَحَدًا اور نہیں ظلم کرتا پروردگار تیرا کسیکو کہ نیکی کم کردے یا گناہ
بڑھا دے وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ اور یاد کر جس وقت کہا ہمنے واسطے فرشتوں کے کہ سجدہ کرو تم
آدم کو پس سجدہ کیا اُنھوں نے مگر ابلیس نے نکیا كَانَ مِنَ الْجِنِّ تھا جن سے یعنی قوم بنی الجان کے میں سے بعضے کہتے ہیں کہ
جن ایک گروہ ملائکہ ہے کہ آگ سے پیدا ہوا ہے ابلیس اسمیں تھا اور سوا اس گروہ کے اور سب فرشتے نور سے پیدا ہیں
لیکن قول اول اصح ہے کیونکہ دو دلیلیں اسکی اسی آیت میں مذکور ہیں ایک تو یہہ کہ ذریۃ اسکی ثابت کی ہے اور فرشتوں
کی ذریۃ نہیں دوسری یہہ کہ فرمایا فَفَسَقَ عَنْ اَمْرِ رَبِّهٖ پس باہر نکلا حکم پروردگار اپنے کے سے فا سببیہ ہے یعنے یہہ
نافرمانی کی اس سبب سے کہ اصل میں جن تھا اَفَتَتَّخِذُوْنَهٗ وَذُرِّيَّتَهٗٓ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِيْ وَهُمْ لَكُمْ عَدُوٌّ کیا پکڑتے ہو تم
شیطان کو اور اولاد اسکی کو دوست سوا میرے یعنے انکو دوست مت پکڑو اور میری نافرمانی مت کرو اور حال یہہ ہے
کہ شیطان اور اولاد اسکی واسطے تمھارے دشمن ہے بِئْسَ لِلظّٰلِمِيْنَ بَدَلًا برا ہے واسطے ظالموں کے شیطان اور اولاد
اسکی بدلا اللہ تعالیٰ سے بعضے کہتے ہیں ذریۃ بمعنے اتباع ہے اور یہہ نام بطریق مجاز ہے اور اکثر کہتے ہیں کہ اسکی ذریۃ
ہے جب اللہ تعالیٰ نے اسکو راندا پہلوئے چپ اسکی سے اسکے جورو پیدا کی تا اُسکے بعد ذریت یا ماں اولاد ہوئی
اُنمیں سے ایک لاقیس ہے کہ طہارت میں وسوسہ ڈالتا ہے ایک دلہان ہے جو نماز میں خطرہ لاتا ہے ایک زلنبور ہے کہ بازاروں میں جھوٹ
اور کم فروشی سکھاتا ہے ایک اعور ہے کہ زنا کاری کی راہ دکھاتا ہے ایک واسم ہے کہ جو بسم اللہ نہیں کہتا اُسکے ساتھ کھاتا ہے
ایک مدہش ہے کہ علما کو ہوائے مختلفہ پر لاتا ہے ایک بتر ہے کہ مصیبت زدوں سے گریبان پھڑواتا ہے اور گال کھرواتا ہے



اور رلواتا اور پتواتا ہی ایک منسوط ہی کہ جھوٹی باتین بناتا ہی بیت یارب پناہوین تو ہمین اپنے رکھ مدام
شرون سے سبکے جتنے شیاطین ہین تمام مَا اَشْهَدْتُّهُمْ خَلْقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ نہین حاضر کیا تھا مین نے شیطان
اور اولاد اسکی کو وقت پیدا کرنے آسمانون کے اور زمین کے تو کہ انسے مشورت کرون یا مدد چاہون وَلَا خَلْقَ
اَنْفُسِهِمْ اور نہ وقت پیدا کرنے جانون انکے کے سمجھ لیجئے کہ اعتقاد بعضے کفار کا تھا کہ جن غیب کی باتین جانتے
ہین سوا اللہ تعالی نفی کرتا ہی اسکی کہ وہ آسمان زمین پیدا کرنیکے وقت نہتے تو کہ غیب انکا جانین اور پیدائش انکی
بھی نہین جانتے پھر کیونکر عبادت مین میرے انکو شریک کرتے ہو وَمَا كُنْتُ مُتَّخِذَ الْمُضِلِّيْنَ عَضُدًا ؀ اور نہین ہون مین
پکڑنیوالا گمراہ کرنیوالون کو کہ شیطان اور اولاد اسکی ہی بازو اپنا یعنے مددگار ہیت وہ خالقیت دو جہا مین
ہی مجے نیاز حاجت نہین ہی یار و مددگار کی لئے وَيَوْمَ يَقُوْلُ نَادُوْا شُرَكَآءِيَ الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ اور یاد کر اسدنکو بھی
کہ کہیگا اللہ یا فرشتہ حکم الہی سے مشرکون کو کہ واسطے شفاعت آپکے یا واسطے عذاب دور کر دینے کے پکارو
شریکون میرے کو جو دعوا کرتے تھے کہ یہہ شریک ہین میرے اضافت شرکا کی طرف اپنے اوپر زعم انکے فرمایگا اور
اسمین توبیخ بھی انکو دکھائیگا فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَهُمْ پس پکارینگے کافر بتونکو اور فریاد کرینگے بت انکو اور
نفریاد کو پہنچینگے لئے وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمْ مَّوْبِقًا اور کرینگے ہم درمیان کافرون اور معبودون انکے کے جائے ہلاک یعنی
دوزخکے جنگلون مین سے ایک جنگل کہ مہلکہ عظیم ہوگا اسمین ان سبکو عذاب دینگے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے
منقول ہی کہ موبق وادی عمیق ہی جہنم مین کہ ساتھ اسکے جدا کرینگے لا الہ الا اللہ کہنے والون کو ماسوا اسکے سے
وَرَاَ الْمُجْرِمُوْنَ النَّارَ فَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ مُّوَاقِعُوْهَا وَلَمْ يَجِدُوْا عَنْهَا مَصْرِفًا اور دیکھینگے گنہگار یعنے کفار آتش دوزخکو چالیس
برسکی راہ سے پس یقین جانینگے یہہ کہ وہ گرنیوالے ہین اسمین اور نہ پاوینگے اس آگ سے جگہہ پھر جانیکی کیونکہ چارون طرف
انکے احاطہ کئے ہوگی وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لِلنَّاسِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ اور تحقیق طرح طرح سے بیان کیا ہمنے بیچ اس قرآن کے
واسطے لوگون کے ہر مثال سے کہ جسکے محتاج ہین جیسے قصون سے پہلے امتون کے کہ عبرت پکڑین اور دلیلون سے قدرت
کاملہ اپنے کے کہ دل سے دیکھین وَكَانَ الْاِنْسَانُ اَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا ؀ اور ہی انسان زیادہ سب چیز سے کہ اللہ نے پیدا
کی ہی جھگڑنیوالا یعنے آدمی از روے جدال سب مخلوق سے زیادہ ہی اور خصومت اسکی حق کام مین بیشتر ہی ابن
عباس نے کہا کہ مراد اس سے نضر بن حارث ہی کہ قرآن شریف مین جھگڑتا تھا یا مراد ابی بن خلف ہی کہ بعث اور حشر کا
منکر تھا وَمَا مَنَعَ النَّاسَ اَنْ يُّؤْمِنُوْٓا اِذْ جَآءَهُمُ الْهُدٰى اور نہ منع کیا مکہ والونکو اس سے کہ ایمان لاوین اور تصدیق کرین جب آوے
پاس انکے ہدایت کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین یا قرآن مجید وَيَسْتَغْفِرُوْا رَبَّهُمْ اِلَّآ اَنْ تَاْتِيَهُمْ سُنَّةُ الْاَوَّلِيْنَ اور نہ منع کیا اس سے
کہ بخشش مانگین پروردگار اپنے سے پیچھے ایمان لاینگے مگر یہہ کہ آوے انکے پاس عادت خدا کی کہ ہلاک کرین پہلونکے تئین
اَوْ يَاْتِيَهُمُ الْعَذَابُ قُبُلًا ؀ یا آوے انکے پاس عذاب سامھنے اور ہلاک کر دے یعنے دن بدر کے وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّا

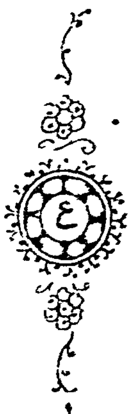


مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ اور نہیں بھیجتے ہم پیغمبروں کو مگر خوشخبری دینے والے نیکوں کو ساتھ رحمت کے اور ڈرانیوالے کافروں کو
ساتھ زحمت کے وَيُجَادِلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِالْبَاطِلِ لِيُدْحِضُوْا بِهِ الْحَقَّ اور جھگڑا کرتے ہیں وہ لوگ جو کافر ہوئے ساتھ جھوٹ کے
اور بیہودہ پن کے کہ معجزے دیکھکر اور وہی باتیں بطریق اعجاز طلب کرتے ہیں اور یہہ کسواسطے چاہتے ہیں تو کہ زائل کر دیوین
ساتھ اس جھگڑنیکے حق کو کہ قرآن ہے یا دین حضرت سید انام ہے علیہ الصلوٰۃ والسلام وَاتَّخَذُوْا اٰيٰتِيْ وَمَا اُنْذِرُوْا هُزُوًا
اور پکڑا انھوں نے آیتوں کتاب میری کو یا نشانیوں قدرت میری کو اور اس چیز کو کہ ڈرائے گئے تھے ساتھ اسکے قیامت
اور عذاب سے ٹھٹھا یعنی قرآن اور مواعید اخروی کو ٹھٹھا جانا وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ فَاَعْرَضَ عَنْهَا وَنَسِيَ مَا قَدَّمَتْ
يَدٰهُ اور کون شخص ہے ظالم تر اس شخص سے کہ نصیحت دیا گیا ساتھ آیتوں پروردگار اپنے کے کہ قرآن ہے پس منہ پھیر
لیا اس سے اور نہ قبول کیا اور بھول گیا جو کچھ آگے بھیجا ہے ہاتھوں اسکے نے کفر اور معاصی سے اور فکر نکیا کہ اسکا
پھل کیا ملیگا اِنَّا جَعَلْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَفِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا تحقیق کئے ہیں ہمنے اوپر دلوں انکے کے پردے اس سے
کہ سمجھیں اسکو اور بیچ کانوں انکے کہ بوجھ ہے بہت پردے اور بوجھ کے سبب سے وہ دیکھتے ہیں نہ سنتے ہیں حق کو نہ
وَاِنْ تَدْعُهُمْ اِلَى الْهُدٰى فَلَنْ يَّهْتَدُوْٓا اِذًا اَبَدًا اور اگر بلاوے تو انکو طرف قرآن اور ایمان کے پس ہرگز راہ نہ پاوینگے اسوقت کہ
بلائے تو ہرگز کبھی مراد اس سے وہ کفار مکہ ہیں کہ علم الٰہی میں جنکا نہ ایمان لانا پڑا ہے وَرَبُّكَ الْغَفُوْرُ ذُو الرَّحْمَةِ
اور پروردگار تیرا بخشنے والا ہے صاحب رحمت والا لَوْ يُؤَاخِذُهُمْ بِمَا كَسَبُوْا لَعَجَّلَ لَهُمُ الْعَذَابَ اگر پکڑے اللہ
انکو ساتھ اس چیز کے کہ کمائے ہیں گناہ اور شرک اور تکذیب پیغمبر اور قرآن سے البتہ جلد لاوے واسطے انکے عذاب دنیا میں
بَلْ لَّهُمْ مَّوْعِدٌ لَّنْ يَّجِدُوْا مِنْ دُوْنِهٖ مَوْئِلًا بلکہ واسطے عذاب انکے کے وعدہ ہے یا وقت وعدے کا ہے کہ بدر کا دن ہے
یا قیامت ہے کہ جب وعدہ آویگا نہ پاوینگے سوا اللہ کے پناہ وَتِلْكَ الْقُرٰٓى اَهْلَكْنٰهُمْ لَمَّا ظَلَمُوْا وَجَعَلْنَا لِمَهْلِكِهِمْ مَّوْعِدًا
اور یہہ بستیاں جنکے قصے بیان کئے ہیں ہمنے جیسے احقاف اور موتفکات ہلاک کیا ہمنے رہنے والوں انکے کو جب ظلم
کیا انھوں نے اوپر اپنے ساتھ کفر اور عصیان اور تکذیب اور مجادلے کے اور کیا ہمنے واسطے ہلاک انکے کے وعدہ گاہ
کہ جب وہ آیا پھر ایکدم ادھر ادھر نہیں ٹلتا پس قریش کیوں نہیں عبرت پکڑتے اور نافرمانی سے باز رہتے العبادین
بغیرہ لکھا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے بعد غرق ہونے فرعون کے بنی اسرائیل کو جمع کر کر خطبہ پڑھا سب [illegible]
برلائے اور الفاظ اور معانی اسکے سے حیران ہوئے ایک سردار قوم نے کہا یا کلیم اللہ کوئی روئے زمین پر تم سے دانا تر ہے
موسیٰ علیہ السلام نے کہا میں نہیں جانتا کہ تمام عالم میں مجھ سے دانا تر اور کوئی ہو بعضے کہتے ہیں کہ بغیر خطبہ پڑھنے کے
انکے دل میں یہہ بات آئی اللہ تعالیٰ نے وحی بھیجوائی کہ مجمع البحرین میں ایک بندہ ہے ہمارا کہ مخصوص کیا ہے ہمنے
اسکو ساتھ علم خاص کے ایک خواص لینے سے ہمراہ لیکر وہاں جا اور مچھلی بھی ہمراہ لیجا کہ وہ تجھے راہ بتاویگی موسیٰ
تیاری کر کر چلے وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِفَتٰىهُ لَآ اَبْرَحُ حَتّٰىٓ اَبْلُغَ مَجْمَعَ الْبَحْرَيْنِ اور یاد کر اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم جب کہا

ع

موسیٰ نے واسطے جوانمرد شاگرد اور خادم اپنے کے کہ یوشع علیہ السلام تھے کہ طلب میں خضر علیہ السلام کے نہ ٹلونگا میں
یعنی ہمیشہ چلا جاؤنگا یہانتک کہ پہنچوں میں جگہہ ملنے دو دریا کے کہ مکان اُسکا ہے وہاں بحر فارس اور روم ملے
ہیں اَوْ اَمْضِیَ حُقُبًا ۝ یا چلا جاؤں برسوں تک یا اسی برس تک کہ حقبہ ہے غرض سفر سے مُنہہ نہیں پھرانے کا
اے یوشع تو میری موافقت مرافقت کریگا یوشع نے کہا ہاں میں ساتھہ ہوں جہاں جاؤ بیت چھوڑوں جو
رفاقت تیری میں وہ نہیں ہونگا جوں سایہ تیرے ساتھہ سے ہرگز نہ ٹلونگا پس یوشع کی نان اور ماہی بریان لیکر موسیٰ
کے ساتھہ ہوئے فَلَمَّا بَلَغَا مَجْمَعَ بَیْنِهِمَا پس جب پہنچے دونوں جگہہ ملنے درمیان اُن دونوں دریاؤں کے وہاں
کنارے پر ایک سل تھی اُسپر بیٹھہ گئے موسیٰ ع سو گئے یوشع علیہ السلام نے اُس چشمے میں وضو کیا قطرہ پانی کا اُنکے
ہاتھہ سے جو ماہی بریان پر گرا وُہ زندہ ہو کر دریا میں چلی گئی یوشع حیران رہ گئے پھر موسیٰ ع جاگے اور کچھہ احوال یوشع
کا اور مچھلی کا نہ پوچھا سیدہا رستہ لیا اور بارے جلدی کے نَسِیَا حُوْتَهُمَا فَاتَّخَذَ سَبِیْلَهٗ فِی الْبَحْرِ سَرَبًا ۝ بھول گئے مچھلی
اپنی پس پکڑی مچھلی نے راہ اپنی بیچ دریا کے خشک جدہر مچھلی جاتی تھی پانی اوپر جاتا تھا نیچے راہ بن جاتی تھی خشک
زمین نکل آتی تھی فَلَمَّا جَاوَزَا قَالَ لِفَتٰىهُ اٰتِنَا غَدَآءَنَا لَقَدْ لَقِیْنَا مِنْ سَفَرِنَا هٰذَا نَصَبًا ۝ پس جب گذر گئے جگہہ ملنے دونوں
دریاؤں کے سے کہا موسیٰ ع نے واسطے جوان یوشع اپنے کے کہ چاشت کا وقت ہوا دے ہمکو کھانا ہمارا چاشت کا کہ کھاویں
ہیں کھا کر دم بھر آرام کریں تحقیق ملے ہم اس سفر اپنے سے کہ کیا ہمنے رنج اور سختی کو جب یوشع ع نے دسترخوان کھولا
قصہ مچھلی کا اُنکو یاد آیا قَالَ اَرَءَیْتَ اِذْ اَوَیْنَآ اِلَى الصَّخْرَةِ فَاِنِّیْ نَسِیْتُ الْحُوْتَ کہا یوشع نے کیا دیکھا تمنے جب
جگہہ پکڑی تھی ہمنے طرف سل کے پس تحقیق میں بھول گیا مچھلی کو یعنے قصے اُسکے کو کہ تجھہ سے کہتا وَمَآ اَنْسٰنِیْهُ
اِلَّا الشَّیْطٰنُ اَنْ اَذْكُرَهٗ ۚ اور نہیں بھلا دیا مجھکو ذکر مچھلی کا مگر شیطان نے یہہ کہ یاد دلاؤں میں اُسکو تجھے وَاتَّخَذَ
سَبِیْلَهٗ فِی الْبَحْرِ عَجَبًا ۝ اور پکڑی مچھلی نے راہ اپنی بیچ دریا کے عجب کہ جدہر جاتی تھی زمین خشک ہوتی تھی راہ فراخ
نکلتی تھی قَالَ ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ کہا موسیٰ علیہ السلام نے یہہ قصہ مچھلی کا ہے جو کچھہ تھے ہم چاہتے ہم کیونکہ اللہ تعالے
نے وحی کی تھی کہ یہہ مچھلی راہ دریا میں بتا دیگی طرف مطلوب کے فَارْتَدَّا عَلٰٓى اٰثَارِهِمَا قَصَصًا ۝ پس پھر آئے دونوں اوپر
نشانوں قدموں اپنے کے نقش دیکھتے یہانتک کہ وہاں پہنچے جہان سے مچھلی دریا میں گئی تھی دیکھا تو راہ خشک
دریا میں بنا ہے فَوَجَدَا عَبْدًا مِّنْ عِبَادِنَآ اٰتَیْنٰهُ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا پس پایا دونوں نے ایک بندہ کو بندوں
ہمارے سے یعنے خضر علیہ السلام کو کہ دی تھی ہمنے اسکو رحمت نزدیک اپنے سے سمجھہ لیجئے کہ جو نبوت کے لائق
قابل ہیں وُہ رحمت وحی اور نبوت کو کہتے ہیں اور جو نبوت کے نہیں قابل وہ رحمت طول عمر کو کہتے ہیں
وَعَلَّمْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا ۝ اور سکھایا ہمنے خضر کو اپنے پاس سے علم کہ خاص ساتھہ ہمارے ہے اور کوئی نہیں جانتا
مگر جسکو ہم سکھاویں ذوالنون مصری رح نے کہا کہ علم لدنی وُہ ہے کہ حکم کرے خلق پر ساتھہ مواقع توفیق

اور خدلان سے کے بعضون نے کہاہی وُہ علم ہی کہ بواسطہ کسب کے حاصل ہو کسی سے پڑھا ہو صاحب کشف الاسرار
نے کہاہی کہ جاننے والا اس علم کا محقق ہی کہ با کرامات کہتاہی سلطان العارفین نے ایک گروہ دانشمندون سے
کہاکہ حاصل کیاہی تمنے علم میت سے اور مین نے حی لایموت سے نظم علم کسبی ہی دلا علم عوام علم خاصان جان ہی
وہی نام ہی معلم انکا حی لایموت جو کہ عالم کو ہی دیتا رزق و قوت اور مین اوستاد اونکی مردگان فرق ہی
انمین اور انمین یہہ عیان لکھاہی کہ جب حضر علیہ السلام کے مقام پر پہنچے خضر تکیہ لگائے چادر اوڑھے بیٹھے
تھے موسی عم نے سلام کیا خضر علیہ السلام نے منہہ کھول کر جواب دیا اور پوچھا کہ تم کون ہو کہا مین موسی ہون
نبی بنی اسرائیل کا اللہ تعالی نے بھیجاہی کہ تم سے صحبت رکھون اور کچھہ سیکھون سمجھہ لیجئے کہ اگر یہان کوئی اعتراض
کرے کہ پیغمبر صاحب شریعت کو چاہئے کہ اعلم ہووے جن پر مبعوث ہی پھر یہہ کیونکر تعلیم لین تو جواب اسکا
یہہ ہی کہ اصول اور فروع دین مین اعلم چاہئے اور ماسوائے اسکے تعلیم لینا منافی نبوت نہین اور موید اسی
قول کا ہی جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایاہی کہ انتم اعلم بامور دنیاکم تم زیادہ جانتے ہو مجھہ سے دنیا کے
کام قَالَ لَهُ مُوسَىٰ هَلْ أَتَّبِعُكَ عَلَىٰ أَن تُعَلِّمَنِ مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا ۝ کہا خضر علیہ السلام کو موسی عم نے آیا پیروی کرون مین
تیری اوپر اس شرط کے کہ سکھاوے تو مجھکو اس چیز سے کہ سکھایا گیاہی تو کچھہ بھلائی قَالَ إِنَّكَ لَن تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا ۝
کہا خضر نے تحقیق تو ہرگز نکر سکیگا ساتھہ میرے صبر ہوئے علیہ السلام نے کہا کیون نہ صبر کر سکونگا کہا اسواسطے کہ تو پیغمبر
حکم ظاہر پر ہی شاید مجھہ سے کوئی کام ایسا صادر ہو کہ ظاہر مین ناشائستہ معلوم ہو اور تو حکمت اسکی نجانے
اور صبر نکر سکے وَكَيْفَ تَصْبِرُ عَلَىٰ مَا لَمْ تُحِطْ بِهِ خُبْرًا ۝ اور کیونکر صبر کریگا تو اوپر اس چیز کے کہ نہین گھیرا تو نے اسکو سمجھہ
سے یعنی تیرا علم اسے نہین پہنچا قَالَ سَتَجِدُنِي إِن شَاءَ اللَّهُ صَابِرًا وَلَا أَعْصِي لَكَ أَمْرًا ۝ کہا موسی عم نے البتہ پاویگا تو مجھکو
اگر چاہا اللہ نے صبر کرنیوالا اس چیز پر جو تجھہ سے دیکھونگا اور نافرمانی نکرونگا مین واسطے تیرے کسی حکم کی قَالَ فَإِنِ
اتَّبَعْتَنِي فَلَا تَسْأَلْنِي عَن شَيْءٍ کہا خضر نے ای موسی پس اگر پیروی کرے تو میری پس مت سوال کیجو مجھکو کسی چیز سے
یعنی جو کام مین کرون اور وہ تیرے خیال مین صحیح نہ معلوم ہو تو اسکی وجہ مت پوچھو حَتَّىٰ أُحْدِثَ لَكَ مِنْهُ
ذِكْرًا ۝ یہانتک کہ شروع کرون مین واسطے تیرے اس چیز کا بیان کہ تو سمجھہ جاوے موسی علیہ السلام نے قبول کیا
اور دونون اٹھہ چلے اور یوشع عم پیچھے ہوئے فَانطَلَقَا حَتَّىٰ إِذَا رَكِبَا فِي السَّفِينَةِ خَرَقَهَا پس چلے دونون کنارے دریا کے
اور ایک کشتی والون سے کہا کہ ہمین سوار کرو وہ پہلے راضی ہوئے پھر جو خضر عم کو پہچانا تعظیم کر کر سوار کیا یہانتک کہ
جب سوار ہوئے بیچ کشتی کے اور درمیان دریا کے پہنچے خضر علیہ السلام نے تیشے سے چھپا کر قوم سے پھاڑا کشتی کو قَالَ أَخَرَقْتَهَا
لِتُغْرِقَ أَهْلَهَا کہا موسی علیہ السلام نے کیا پھاڑا تو نے کشتی کو تو کہ ڈوبادیوے لوگون اسکے کو کیونکہ سوراخ ہی سبب
پانی آنیکا اور پانی آنا کشتی مین ہو جب غرق ہوتاہی لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا إِمْرًا ۝ البتہ تحقیق لایا تو ایک چیز بھاری فولادی

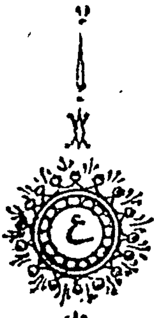




قَالَ اَلَمْ اَقُلْ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا ﴿۷۲﴾ کہا خضر نے کیا کہا تھا مین نے کہ تو ہرگز نہ کرسکیگا ساتھ میرے صبر قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِیْ
بِمَا نَسِيْتُ وَلَا تُرْهِقْنِيْ مِنْ اَمْرِيْ عُسْرًا ﴿۷۳﴾ کہا موسی ع نے مت پکڑ مجھکو ساتھ اُس چیز کے کہ بھول گیا مین اور مت ڈال
اوپر میرے کام میرے سے دشواری یعنے اسقدر سخت گیری مت کر اگر بھولے سے یہہ خطا مجھ سے ہوی تو مضائقہ مت
جان فَانْطَلَقَا پس کشتی سے اُتر کر چلے دونون خشکی مین جب ایک گانون کے پاس پہنچے تو باہر بستی کے لڑکے
کھیلتے تھے اُنمین ایک لڑکا خوبصورت خوش قد سبزہ آغاز حَتّٰۤى اِذَا لَقِيَا غُلٰمًا یہانتک کہ ملے اُسی لڑکے سے جو مذکور
ہوا اور اُسکو اکیلا بلا کر دیوار کے پیچھے سمجھ لیجئے کہ باعتبار کلمات کے یہان نصف قرآن ہے فَقَتَلَهٗ پس مار ڈالا اُسکو
ذبح کر کر یا گلا گھونٹ کر قَالَ اَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً بِغَيْرِ نَفْسٍ کہا موسی ع نے آیا مار ڈالا تو نے جان پاک کو بغیر بدلے
جان کے کہ اُسنے کسیکو نہین مار ڈالا تھا یعنے بغیر قصاص کے تو نے کیون قتل کیا لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا نُّكْرًا ﴿۷۴﴾ البتہ تحقیق
لایا تو چیز بُری قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا ﴿۷۵﴾ کہا خضر علیہ السلام نے کیا کہا تھا مین نے تجھکو پہلی ملاقات مین
کہ تحقیق تو ہرگز نہ کرسکیگا ساتھ میرے اور کاموں میرے کے صبر قَالَ اِنْ سَاَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍۭ بَعْدَهَا فَلَا تُصٰحِبْنِيْ کہا موسی نے
اگر سوال کرون تجھ سے کسی چیز سے جو تو کرے مثل ان افعال ناپسندیدہ کے پیچھے اسکے پس مت صحبت مین رکھ مجھکو
قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَّدُنِّيْ عُذْرًا ﴿۷۶﴾ تحقیق پہنچا تو میرے پاس سے عذر کو یعنے جو پھر تیسرے بار تجھ سے مخالفت کرون تو ترک
صحبت میرے سے تو معذور ہے حدیث مین ہے کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالی رحمت کرے اوپر
بھائی موسی اوپر میرے کہ شرم سے کہا فَلَا تُصٰحِبْنِیْ اگر صبر کرتا اور ساتھ مصاحب اپنے کے درنگ کرتا البتہ چیزین
نادر دیکھتا فَانْطَلَقَا حَتّٰۤى اِذَاۤ اَتَيَاۤ اَهْلَ قَرْيَةِ ِۨاسْتَطْعَمَاۤ اَهْلَهَا پس پھر چلے دونو یہانتک کہ آئے دونون لوگون
پاس ایک گانوکے کھانا مانگا اہل اُسکے سے کہ ہم مسافر ہین بھوکے دروازہ نہین کھولتے اور بستی مین آنے نہین
دیتے تو کچھ کھانا تو دو سمجھ لیجئے کہ شام کو جو دروازہ اُسکا بند کرتے تھے تو پھر کسیکے واسطے نہین کھولتے تھے اور یہہ
شام کو وہان پہنچے دروازہ کھلوایا اُنھون نے نکھولا تو اُنھونے کھانا مانگا فَاَبَوْا اَنْ يُّضَيِّفُوْهُمَا پس انکار کیا گانو کے
لوگون نے یہہ کہ ضیافت کرین اُنکی وہ دونو رات کو بھوکے باہر بستی کے رہے صبح کو پھر چلے فَوَجَدَا فِيْهَا جِدَارًا
يُّرِيْدُ اَنْ يَّنْقَضَّ فَاَقَامَهٗ پس پائی دونون نے بیچ نواحی اُس بستی کے ایک دیوار جھکی ہوی چاہتی تھی یہہ کہ ٹوٹ
جائے یعنے گرنے کو ہو رہی تھی پس سیدھا کر دیا اُسکو خضر علیہ السلام نے اور پتھر اور گارے سے اسکی جڑ مضبوط کردی
سمجھ لیجئے کہ ارادہ دیوار کا بطریق مجاز ہے قَالَ کہا موسی علیہ السلام نے کہ اس گانون والون نے ہمین نہ مکان دیا
نہ طعام تو نے کیون اُنکی دیوار بنائی لَوْ شِئْتَ لَتَّخَذْتَ عَلَيْهِ اَجْرًا ﴿۷۷﴾ اگر چاہتا تو البتہ لیتا اوپر تعمیر اس دیوار کے مزدوری
قَالَ هٰذَا فِرَاقُ بَيْنِيْ وَبَيْنِكَ کہا خضر علیہ السلام نے یہہ ہے جدائی درمیان میرے اور درمیان تیرے کہ تو نے کہا
تھا تیسرے بار اگر کچھ پوچھون تو صحبت مین سے مجھے نہ رکھنا سو وہ وقت فراق کا آن پہنچا سَاُنَبِّئُكَ بِتَاْوِيْلِ مَا لَمْ

تستطع علیه صبرا اب خبر دونگا مین تجهکو ساته حقیقت اس چیز کے که نکر سکا تو اوپر اسکے صبر اور صورت جسکی
دیکهکر اسکی تو نے انکار کیا اما السفینة فکانت لمسکین یعملون فی البحر فاردت ان اعیبها وه جو کشتی تهی پس تهی واسطے فقیرون
کے که دس بهائی تهے پانچ بیمار صاحب فراش اور پانچ ملاح که واسطے تحصیل معیشت کے محنت کرتے تهے بیچ دریا کے
پس اراده کیا مین نے الله کے حکم سے یهه که عیب ڈالدون اسمین سوراخ کرکے وکان وراءهم ملک یاخذ کل
سفینة غصبا اور حال یهه ہی که تهارے راه انکی کے پادشاه جلندی کرکر دلیتا تها ہر کشتی کو چهین کر مین نے اسواسطے
اسکو معیوب کیا که پادشاه نه لے اور محتاجون کے کام مین رہے واما الغلام فکان ابواه مومنین فخشینا ان یرهقهما
طغیانا وکفرا اور وه جو لڑکا تها پس تهے ماں باپ اسکے ایمان والے اور وه طبیعت مین کافر تها پس جانا ہمنے اور ا
یهه که گرفتار کرے والدین کو سرکشی اور کفر مین کیونکه محبت شفقت اولاد پر بہت ہوتی ہی کہین اس الفت کے
مارے کفر اور فسق مین اسکے شریک ہوجاوین فاردنا ان یبدلهما ربهما خیرا منه زکوة واقرب رحما پس
اراده کیا ہمنے یهه که بدلا دیوے انکو پروردگار انکا فرزند بہتر اس سے از روے پاکیزه کے گناه اور بد اخلاقی سے پاک ہو
اور نزدیک تر از روے رحمت کے اور مہربانی کے اوپر ماں باپ کے لکها ہی که حق تعالی نے عوض اسکے بیٹی دی که ایک
پیغمبر نے اسکو نکاح مین لیا ستر پیغمبر نسل اسکے سے پیدا ہوے واما الجدار فکان لغلامین یتیمین فی المدینة وکان
تحته کنز لهما اور وه جو دیوار تهی پس تهی واسطے دو لڑکون یتیم کے بیچ شہر کے ان دونونکا اصرم اور صریم نام تها اور
تها نیچے اسکے خزانه واسطے ان دونون کے اگر وه دیوار گر پڑتی خزانه نکل آتا لوگ لیجاتے وکان ابوهما صالحا
اور تها باپ ان دونونکا نیک بخت نام اسکا کاشح تها بعضون نے کہا ہی که درمیان ان دونونکے اور پدر
صالح کے سات واسطے تهے الله تعالی نے انکے واسطے صلاح اس پدر کی نگہبانی کی فاراد ربک ان
یبلغا اشدهما پس اراده کیا پروردگار تیرے نے یهه که پہنچین دونون یتیم جوانی اپنی کو ویستخرجا کنزهما
رحمة من ربک اور نکالین خزانه اپنا بخشش پروردگار تیرے کی سے وما فعلته عن امری اور نہین کیا
مین نے یهه کام جو تو نے دیکها حکم اپنے سے بلکه امر الہی سے کیا اسنے چاہا خزانه مستحقون کو پہنچے لکها ہی
که وه خزانه چاندی سونا تها اور بعضے کہتے ہین کتابین تهین اور اشہر یهه ہی که ایک تختی تهی زبرجد کی اسپر
لکها ہی بسم الله الرحمن الرحیم تعجب رکهتا ہون مین اس شخص سے که ایمان قضا وقدر پر لاوے کیونکر اندوهگین ہو
اور تعجب رکهتا ہون مین اس شخص سے که ایمان لایا قرآن پر کیون اپنی جان رنج مین ڈالے اور تعجب رکهتا ہون
مین اس شخص سے که تصدیق مرگ کی کرے اور کیون خوش رہے اور تعجب رکهتا ہون مین اس شخص سے که
ایمان حساب قیامت پر لاوے کیون غفلت کرے اور تعجب رکهتا ہون مین اس شخص سے که دنیا کا
انقلاب اور بدلنا احوال کا جانے کسواسطے دل اس سے باندهے لا اله الا الله محمد رسول الله تفسیر زاہدی مین ہی

کہ اس تختی مین پانچ سطرین تھین سطر اول بسم اللہ الرحمن الرحیم سطر دوم عجب لمن یوقن بالموت کیف یفرح سطر
سیوم عجب لمن ایقن بالقدر کیف یحزن سطر چہارم عجب لمن ایقن بزوال الدنیا کیف یطمئن الیہا سطر
پنجم لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور مدارک مین ہے کہ یہہ لکھا تھا عجب لمن یوقن بالقدر کیف یحزن و
عجب لمن یوقن بالحساب کیف یغفل وعجب لمن یعرف الدنیا وتقلبہا باہلہا کیف یطمئن الیہا لا الہ
الا اللہ محمد رسول اللہ ذٰلِكَ تَاْوِيْلُ مَا لَمْ تَسْطِعْ عَّلَيْهِ صَبْرًا ؕ یہہ ہے حقیقت اُس چیز کی کہ نکرسکا
تو اوپر اسکے صبر کرنا پس موسیٰؑ اور خضرؑ آپسمین ایک دوسرے سے جدا ہوکر اپنے اپنے طرف چلے گئے سمجھ لیجئے کہ
اس قصے مین عجب اسرار اور نکات ہین واسطے پیر اور مرید کے مرید صادق کو چاہئے کہ سوچ کر اس قصے کو
قدم راہ ارادت مین رکھے اور اعمال اور افعال پیر پر کسطرح اگرچہ بظاہر خلاف شرع معلوم ہوں اعتراض اور
انکار نکرے تاکہ تازیانہ ہذا فراق بینی وبینک سے بچے اور سوچے کہ حضرت موسیٰ جیسے نبی اولوالعزم صاحب
شریعت نے کہ بمراتب خضر علیہ السلام سے اعلیٰ اور ارفع تھے کس کسطرح تواضع اور فروتنی حضور خضر مین کی اور
اصناف رسوم ادب بجالائے ہل اتبعک کہا اپنی جانکو متابع انکا کیا باوجود اس کمالات کے کہ رکھتے تھے
متابعت قبول کی اور علیٰ ان تعلمن کہا تعلیم اور تعلم انکے کو نہ چھپایا اور مما علمت مین من تبعیضیہ ذکر کیا کہ مشعر
بطلب بعض علم انکے کے ہے یہہ اشارہ طرف کثرت علوم انکے کے کیا اور جو چیز کہ انسے سیکھنی منظور تھی
اسکو رشد کہا اپنے آپکو گروہ ارشاد یافتہ مین ٹھہرایا اور پیروی کرنیوالونمین کیا یہہ کمال اختیار متابعت اور نہایت
التزام موافقت ہے اور پہلے یہہ سب اداب طریقت اختیار کرکر فیض طلب کیا نظم سیکھ اس قصے سے ای
راقف ادب تاکہ حاصل ہووے تجھے فیضان رب فی الطریقت باادب ہے با نصیب بے ادب کو فیض حق ہو
کیا نصیب مُنہ رکھے جو راہ ارادت مین قدم اسکو لازم ہے ادب ہے دم بدم ہوکے بس محکوم شیخ مقتدا
امر کو اُسکے بدل لاوے بجا شیخ کے افعال کا منکر نہو گرچہ توجیہ اسکے کچھ ظاہر نہو علم سے تیرے وراہین اسکے
کام کام مین الہام سے لسکے تمام روایت ہے کہ اہل کتاب نے قصہ روح کا اور اصحاب کہف کا اور ذوالقرنین
کا حضرت سے پوچھا تھا کہ نبی ہونگے تو دو قصے بیان کردینگے اور روح کا نہین بیان کرینگے چنانچہ ہم پہلے بھی
لکھ آئے ہین سو ویسے ہی ہوا کہ روح کو بعلم الٰہی چھوڑا اور اصحاب کہف کا قصہ اسی سورہ مین پہلے گذرا
اور یہان حکایت انکے سوال کی ارشاد کرکر حق تعالیٰ قصہ ذوالقرنین کا بیان فرماتا ہے وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنْ
ذِي الْقَرْنَيْنِ اور سوال کرتے ہین تجھسے مشرکان مکہ بامتحان یہود ذوالقرنین سے کہ بادشاہ مغرب اور مشرق
کا تھا اور اسمین اختلاف بہت ہے بعضے کہتے ہین کہ اسکندر فیلقوس یونانی تھا اور ذوالقرنین کے بہت
وجہین لکھی ہین دو طرف عالم کے کہ مشرق اور مغرب ہین قبضہ تصرف مین اسکے تھے اسواسطے ذوالقرنین



کہتے ہیں یا تاج میں اسکے دو شاخیں تھیں یا کافرونکو نصیحت کرتا تھا انھوں نے تیر مارا مر گیا اللہ نے پھر زندہ
کیا پھر نصیحت کرنے لگا پھر کافروں نے دوسری طرف سر کے اسکے تیر لگایا پھر مر گیا پھر اللہ تعالی نے جلایا
اس سبب سے ملقب ساتھ اس لقب کے ہوا یا رات کو جو چلتا تھا ایکطرف روشنی اور ایکطرف اندھیرا ہوتا
تھا روشنی سے راہ دیکھتا تھا اور ظلمت سے دشمنوں سے بچتا تھا اس باعث ذوالقرنین مشہور ہوا یا
اسکے دو استخوان مرتفع تھے مثل شاخوں کے یا علم ظاہر اور باطن اسنے جمع کیا تھا یا دو گیسو رکھتا تھا دونوں
طرف سر کے لٹکتے واللہ اعلم اور مشہور یہہ ہے کہ یہہ اسکندر رومی تھا کہ نبوت میں اسکے اختلاف ہے
جو نبی کہتے ہیں انکی یہہ دلیلیں ہیں کہ ظہور خوارق جیسے زمانہ اندک میں مسافت روئے زمین طے کرنا اور ظلمت
اور نور مسخر کرنا کام نبی کا ہے اور باطلاق انا مکنا لہ فی الارض تمکین کامل نبی کو ہوتی ہے اور آتیناہ من کل شیء سببا
میں عموم کل شیء میں نبوت بھی داخل ہے کہ یہہ بھی ایک شی ہے اشیا سے اور اللہ کیطرف سے خطاب یا
ذوالقرنین مثل یا موسی اور یا یحیی کے آیا ہے اور اسطرح کے خطاب انبیا کو ہوتے ہیں اور جو اسکے نبوت کے قائل
نہیں وے کہتے ہیں کہ تمکن جہانداری اور تمکین شہریاری مراد ہے اور آیۃ من کل شیء مخصوص بعض ہے کیونکہ
ظاہر ہے کہ سکندر سب اشیا کہاں رکھتا تھا اور خطابات اسطرح کے غیر انبیا کو بھی ہوتے ہیں بالہامات ربانی چنانچہ
واوحینا الی ام موسی ہے غرض نبوت میں انکے احتمال ہے قطعی نہیں اور زمان جواز نبوت میں گمان
نبوت کا کرنا ممنوع نہیں بعضے کہتے ہیں کہ سکندر ذوالقرنین نبی نتھے ولی تھے عالم کو حکمت اور کرامت سے
لیا تھا واللہ اعلم بالصواب قُلْ سَاَتْلُوْا عَلَیْکُمْ مِّنْهُ ذِکْرًا کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شتاب پڑھونگا
میں اوپر تمہارے اسمیں سے کچھ مذکور اِنَّا مَکَّنَّا لَهٗ فِی الْاَرْضِ وَاٰتَیْنٰهُ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ سَبَبًا تحقیق ہمنے قدرت
دی تھی اسکو بیچ زمین کے اور دیا تھا ہمنے اسکو ہر چیز سے راہ کہ اس سے وہ چیز میسر ہو جاوے سمجھ لیجے کہ کل شی سے
مراد وہ چیزیں ہیں کہ جنکی خلق محتاج ہے یا جو پادشاہوں کے کام آویں تسخیر ملک میں اور حرب اعدا میں
یا جو شی اسنے چاہی اسکی راہ اسکو کھولدی لکھا ہے نور اور ظلمت اللہ تعالی نے اسکے تابع کی زاد
المسیر میں ہے سحاب کو تابع اسکے کیا تو کہ اسپر سوار ہو کر جہاں چاہے جلد جاوے ایکدن روم سے نکل کر مصر کو
مسخر کیا اور زنگیوں سے حرب کر کر اور انپر غالب آکر ارادہ مغرب کا کیا فَاَتْبَعَ سَبَبًا پس پیچھے چلا ایک راہ کے
کہ اس سے مغرب کو پہنچ جاوے حَتّٰۤی اِذَا بَلَغَ مَغْرِبَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَغْرُبُ فِیْ عَیْنٍ حَمِئَةٍ یہانتک کہ جب پہنچا جگہہ ڈوبنے
سورج کے یعنے وہاں کہ جہاں تمام ہوئی تھی آبادی اور عمارت جانب مغرب کے پایا سورج کو سامھنے نظر کے ڈوبتا
تھا بیچ چشمہ کیچڑ کے اور حمئۃ بھی قرات ہے یعنے بیچ چشمہ آب گرم کے وَوَجَدَ عِنْدَهَا قَوْمًا اور پایا نزدیک
اس چشمے کے اوپر کنارے دریائے محیط غربی کے ایک قوم کو کہ انہیں ناسک کہتے ہیں بت پرست سبز چشم سرخ مو

نیرک عجیب شکل پہناوا انکا چمڑا کھانا انکا گوشت وحشیونکا اور پانی کے جانورونکا قُلْنَا يٰذَا الْقَرْنَيْنِ کہا ہمنے
ای ذوالقرنین سمجھ لیجئے کہ یہہ ندا اگر نبی تھے تو وحی سے ہی اور اگر نبی نتھے تو الہام سے ہی یا پیغمبر زمانہ کے
زبان سے غرض ہر طرح اللہ نے فرمایا اِمَّآ اَنْ تُعَذِّبَ وَاِمَّآ اَنْ تَتَّخِذَ فِيْهِمْ حُسْنًا ہ یا یہہ کہ عذاب کرے تو انکو
یعنے قوم ناسک کو اگر ایمان نہ لاوین اور یا یہہ کہ کرے تو بیچ حق انکے کے بھلائی اگر ایمان لاوین قَالَ اَمَّا مَنْ ظَلَمَ
فَسَوْفَ نُعَذِّبُهٗ کہا ذوالقرنین نے ای پر جو شخص کہ ظالم ہے یعنے کفر پر اپنے ثابت ہی پس البتہ عذاب
کرینگے ہم اسکو یعنے مین اور میرے ساتھی اسکو عذاب دینگے یہان دنیا مین ثُمَّ يُرَدُّ اِلٰى رَبِّهٖ فَيُعَذِّبُهٗ
عَذَابًا نُّكْرًا پھر پھیرا جاویگا طرف پروردگار اپنے کے وہان قیامت مین پس عذاب کریگا اللہ تعالی اسکو عذاب
سخت اور برا وَاَمَّا مَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهٗ جَزَآءَ ۨالْحُسْنٰى اور ای پر جو شخص کہ ایمان لایا اور کام کئے نیک پس
واسطے اسکے ہی یہان اور وہان بدلا نیکی کا وَسَنَقُوْلُ لَهٗ مِنْ اَمْرِنَا يُسْرًا ہ اور شتاب کہینگے ہم واسطے اسکے
کام اپنے سے آسانی یعنے موافق طاقت اسکے کے حکم کرینگے لکھا ہی کہ لشکر ظلمت کو قوم ناسک پر مسلط کیا وہ
کان اور منہہ مین انکے درد آیا لاچار ہوکر ایمان لے آئے ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا ہ پھر پیچھے چلا ایک راہ کے کہ مشرق
کو پہنچے اور قوم ناسک کو اپنے ساتھہ لیا اور لشکر نور کو آگے روانہ کیا اور لشکر ظلمت کو پیچھے رکھا اور جنوب کو
جاکر قوم ہاویل کو مسخر کرکر اسیطرح جیسے قوم ناسک کو کیا تھا مشرق کی طرف چلا حَتّٰٓى اِذَا بَلَغَ مَطْلِعَ الشَّمْسِ
وَجَدَهَا تَطْلُعُ عَلٰى قَوْمٍ لَّمْ نَجْعَلْ لَّهُمْ مِّنْ دُوْنِهَا سِتْرًا ہ یہانتک کہ جب پہنچا جگہہ نکلنے سورج کے یعنے وہان جہان سے
شروع ہوئی تھی بستی اور عمارت جانب مشرق کے پایا سورج کو کہ ہر صبح نکلتا ہی اور دھوپ اسکی پڑتی ہی
اوپر ایک قوم کے کہ نہین کیا ہمنے واسطے انکے بدون سورج کے وقت طلوع کے مین پردہ لباس دیوار سے کہ
درمیان انکے اور آفتاب کے آڑ ہو کیونکہ کچھہ پوشش انکی نتھی بسبب اسکے کہ مٹی وہانکی نرم اور سست تھی جب
سورج نکلتا تھا سردابونمین گھس جاتی تھی یہانتک کہ بلند ہوکر انکے سرون سے ڈھل جاتا پھر نکلکر مچھلیان پکڑکر
سورج سے بھون کر کھاتے تھے اور وہ قوم منسک تھے كَذٰلِكَ اسیطرح کیا سکندر نے قوم منسک کے ساتھہ
جیسا کہ قوم ناسک کے ساتھہ کیا تھا کہ اہل مغرب تھے اسیطرح ایک راہ مین بڑھکر قطر الیس کیطرف گیا وہان قوم
تاویل سے وہی سلوک کیا جو قوم ہاویل سے کیا تھا وَقَدْ اَحَطْنَا بِمَا لَدَيْهِ خُبْرًا ہ اور تحقیق گھیر لیا تھا ہمنے ساتھہ
اس چیز کے کہ نزدیک اسکے تھی از روئے آگاہی کے یعنے لشکر اور ہتیار اور اسباب بادشاہت کا جو
اسکے پاس جمع تھا ہمارا علم سب پر محیط تھا سب ہم جانتے ہین ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا ہ پھر پیچھے چلا سکندر
اور راہ کے مشرق سے طرف شمال کے حَتّٰٓى اِذَا بَلَغَ بَيْنَ السَّدَّيْنِ یہانتک کہ جب پہنچا درمیان دو پہاڑ
کے کہ انتہا ترکستان ہی اور پرے اسکے زمین یاجوج اور ماجوج کی ہی وَجَدَ مِنْ دُوْنِهِمَا قَوْمًا پایا ورے

دونوں پہاڑوں کے ایک قوم کو عجب وہاں دول کا لا یکادون یفقہون قولا نزدیک تھے کہ سمجھیں بات کو
اور سکندر کے لشکر والے انکی بات نہیں سمجھتے تھے قالوا یا ذا القرنین ان یاجوج وماجوج مفسدون فی الارض
کہا انہوں نے مترجم کے زبانی اے ذوالقرنین تحقیق یاجوج اور ماجوج فساد کرنیوالے ہیں بیچ زمین ہمارے کے
جب ان پہاڑوں کے ادھر نکل آتے ہیں گیاہ اگر سبز پاتے ہیں کھا جاتے ہیں اور جو خشک پاتے ہیں
باندھ لیجاتے ہیں اور چارپایوں کو ہمارے مارتے ہیں کھاتے ہیں جو چارپائے نہیں پاتے تو آدمیوں کو
مارکے کھاتے ہیں اور وہ دو گروہ ہیں اولاد یافث بن نوح علیہ السلام کے سے عین المعانی میں ہے کہ
آدم علیہ السلام کو احتلام ہوا منی انکی خاک آلودہ ہوئی وہ اس حال سے غمگین ہوئے حق تعالیٰ نے ان دونوں
قوم کو اُس سے پیدا کیا اور جو کہتے ہیں انبیا کو احتلام نہیں ہوتا انکے نزدیک یہہ قول ضعیف ہے اور احوال
اور اشکال میں انکے اختلاف ہے حضرت امیر سے منقول ہے کہ بعضوں کا قد بالشت کا ہے بعضوں کا
بہت لمبا حدیث میں ہے کہ بعضے اُنمیں سے مثال شجر ارز کے ہیں کہ درخت ولایت شام میں ہوتا ہے
ایکسو بیس گز کا دراز اور بعضے طول عرض میں برابر ہیں اور بعضے ایک کان کا بچھونا کرتے ہیں اور ایک کا
لحاف صفت میں انکے بعضوں نے لکھا ہے کہ ریش دراز تا بزانو پا تو خورد شکم ہیں گردن دراز چشم کبود مژہ
زرد رخ سرخ اور اور کسی چیز سے خبر نہیں کھاتے ہیں اور سوتے ہیں اور ایک مرتا ہے تو ہزار پیدا ہوتے
ہیں فہل نجعل لک خرجا علیٰ ان تجعل بیننا وبینھم سدا پس آیا کر دیویں ہم واسطے تیرے خرچ یعنے کچھ مال
اپنے مالوں میں سے نذر دوری اوپر اس بات کے کہ کر دیوے تو درمیان ہمارے اور درمیان انکے دیوار
تو کہ وہ ادھر نہ آسکیں قال ما مکنی فیہ ربی خیر فاعینونی بقوۃ کہا سکندر نے جو دسترس دی ہے
مجھکو بیچ اسکے پروردگار میرے نے بہتر ہے اس سے جو تم مجھے دو گے پس مدد کرو میری ساتھ قوت کے یعنے
ساتھ پہلوانوں کے یا ساتھ اس چیز کے کہ جس سے استحکام میں قوت پاؤں اجعل بینکم وبینھم ردما
تو کہ کر دوں میں درمیان تمہارے اور درمیان انکے دیوار موٹی کہ ایک رو اسکا دوسرے رو سے چھپا ہو
اتونی زبر الحدید لاؤ واسطے میرے ٹکڑے لوہے کے لکھا ہے کہ اینٹیں لوہے کی بنوائیں اور درمیان
دونوں پہاڑوں کے چار ہزار قدم بیس گز عرض میں کھدوایا یہانتک کہ پانی نکل آیا پھر نہ زمین پر پانی
میں ایک رو اسلوب کا سنگ خارا کے رکھکر لوہے کی اینٹیں اُس پر بچھائیں حتیٰ اذا ساوی بین الصدفین
قال انفخوا یہانتک کہ برابر کر دیا درمیان دونوں پہاڑوں کے پھر اسمیں بہت سا ایندھن لوا کر دھونکنیاں
چاروں طرف لگوا کر کہا کہ پھونکو اور دھو نکلو ہوں سے حتیٰ اذا جعلہ نارا قال اتونی افرغ علیہ قطرا
یہانتک کہ جب کر دیا اُن اینٹوں کو لوہے کے آگ کے مانند کہا لے آؤ میرے پاس تو کہ ڈالوں میں اوپر اُس کے

ہوئے آہنی اینٹوں کے تانبا گلا ہوا پھر اس طرح پر سو گز کی دیوار کی بلند مثل پہاڑ کے ڈھل کر یکسان
ہموار تیار ہوئی فَمَا اسْطَاعُوْٓا اَنْ يَّظْهَرُوْهُ پس نہ کر سکے یاجوج اور ماجوج یہہ کہ چڑھ آوین اوپر اس دیوار کے
بسبب بلندی اور صفا کے وَمَا اسْتَطَاعُوْا لَهٗ نَقْبًا اور نہ کر سکے واسطے اس دیوار کے سوراخ کرنا بواسطے سختی
اور مضبوطی اُسکے قَالَ هٰذَا رَحْمَةٌ مِّنْ رَّبِّيْ کہا سکندر نے بعد تیار ہونے اُسکے کہ یہہ دیوار ہو جانا
رحمت ہے پروردگار میرے کی طرف سے اُن لوگوں پر کہ یاجوج اور ماجوج کے فتنے سے ڈرتے تھے ؂
فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ رَبِّيْ جَعَلَهٗ دَكَّآءَ پس جب اویگا وعدہ پروردگار میرے کا ساتھ نکلنے یاجوج اور ماجوج کے
کر دیویگا اس دیوار کو ریزہ ریزہ اور انکی راہ صاف ہو جاویگی وَكَانَ وَعْدُ رَبِّيْ حَقًّا ط اور ہے وعدہ پروردگار
میرے کا سچ کہ یاجوج اور ماجوج نکل آوینگے اور علامات قیامت سے یہہ بھی ایک علامت ہے
وَتَرَكْنَا بَعْضَهُمْ يَوْمَئِذٍ يَّمُوْجُ فِيْ بَعْضٍ اور چھوڑ دیا ہمنے بعضے اُنکے کو اُسدن کہ سد تمام ہوئی اس حالت میں
کہ موج مارتے ہین اور اضطراب کرتے ہین بیچ بعضوں کے اور قدرت غالب آنے کی اوپر دیوار توڑنے کی
اور سوراخ کرنیکی نہین رکھتے یا چھوڑ دینگے ہم بعضے انکو اُسدن کہ نکلینگے موج مارتے ہین بیچ بعضوں کے
اور بعضوں نے لکھا ہے کہ مراد اس سے دن قیامت کا ہے کہ انس و جن تحیر اور اضطراب سے آپس
مین برہم و درہم ہونگے وَّنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَجَمَعْنٰهُمْ جَمْعًا اور پھونکا جاویگا بیچ صور کے واسطے قیامت کے پس
اکٹھا کرینگے ہم سب خلائق کو اکٹھا کرنا واسطے حساب اور جزا کے میدان حشر مین وَّعَرَضْنَا جَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ
لِّلْكٰفِرِيْنَ عَرْضًا اور روبرو لاوینگے ہم دوزخ کو اُسدن واسطے کافرون کے روبرو لانا اور یہہ دکھلانا
دوزخ کو قبل دخول سے واسطے دہشت دلانے کے ہوگا الَّذِيْنَ كَانَتْ اَعْيُنُهُمْ فِيْ غِطَآءٍ عَنْ ذِكْرِيْ وہ کافر
ہین آنکھین دل اُنکے کی بیچ پردے کے یاد کرنے میرے سے یعنے جن آیتون سے کہ یاد کیا جاتا ہون مین تھے بیچ
ایمان والون کے انکو یہہ نہین دیکھتے تھے وَكَانُوْا لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ سَمْعًا اور تھے کافر بسبب نہ سننے
حق بات کے نہ کر سکتے تھے سننا میرے کلام حق کا سمجھ لیجئے کہ بعد بیان سد کے مذکور صور کا فرمایا کہ درمیان
یاجوج اور ماجوج کے اور اُس قوم کے جدائی ڈالے اور صور پھونکا جاویگا پس سب کو جمع کر دینگے اور نہ
کافرونکو دوزخ دکھاوینگے پہلے ہی دخول سے دہشت دلاوینگے حدیث مین ہے کہ یاجوج اور ماجوج ہر روز
سد کو کھودتے ہین شام کو تھوڑی رہ جاتی ہے کہتے ہین صبح کو سوراخ کر لینگے جب صبح کو آکر دیکھتے ہین ویسے
ہی ثابت پاتے ہین جب وعدہ اُنکے خروج کا اور خرابی عالم کا پورا ہوگا ان شاء اللہ کہینگے مقصود حاصل
ہوگا سوراخ کر کر نکل آوینگے اور عالم کو تباہ کرینگے دریا پی جاوینگے جانورون کو کھا جاوینگے درختون کو چٹ کر
جاوینگے آدمیون کو کھاوینگے مارینگے لوٹینگے بے ناموسی کرینگے قلعون مین لوگ اُنسے بچینگے تمام جہان



فتنہ برپا ہوگا مگر مکہ اور مدینہ اور بیت المقدس اور کوہ طور امن مین رہیگا چھے مہینے یہہ خرابی رہیگی پھر بدعائے
عیسی علیہ السلام کے سے سرو مین انکے دانے نکلینگے ایک رات مین سب مرجاوینگے بدبو پھیلیگی
عنقا اترکر سب کے لاشون کو اٹھالیجاوینگے مینہ برسیگا آلایش انکی زمین سے دھوئی جاویگی افحسب
الذین کفروا ان یتخذوا عبادی من دونی اولیاء کیا پس گمان کیا ہے ان لوگون نے جو کافر ہوئے
یہہ کہ پکڑین بندون میرے کو کہ عیسی اور عزیر اور فرشتے ہین سوا میرے دوست اور معبود اور انکو نفع پہنچے
استفہام انکاری ہے یعنے معبود پکڑنا انکا کچھہ نفع نہین دیگا انکو انا اعتدنا جہنم للکافرین نزلا تحقیق ہمنے
تیار کیا ہے دوزخ کو واسطے کافرون کے جگہہ اترنے کی یا مہمانی اور اسمین تہکم ہے کہ وہان عذاب ہونگے
کہ دوزخ جن کے آگے ناچیز ہے قل ہل ننبئکم بالاخسرین اعمالا کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیا خبر
دیوین ہم تمکو ساتھہ زیانکارترین لوگون کے روزی عملونکی الذین ضل سعیہم فی الحیوۃ الدنیا وہ لوگ ہین کہ
کھوئی گئی سعی انکی طرف عملون نیک صورت کے بیچ زندگانی دنیا کے جب کہ راہب دیرون مین بیٹھے نماز
اور روزہ کرتے ہین اور سبب کفر ان کے اعمال انکے باطل ہین کچھہ ثواب انپر مترتب نہین بعضون نے کہا
کہ مراد اس سے خوارج ہین یا روافض یا اور مبتدعی یا وہ لوگ کہ ریا اور سمعہ کے واسطے عمل کرتے ہین اور اظہر
یہہ ہے کہ کفار سے صلہ رحمی اور کھلانا فقراکا اور آزاد کرنا گردنونکا جو واقع ہوتا ہے یہان حکم اسکے بطلان کا
فرمایا ہے وہم یحسبون انہم یحسنون صنعا اور وہ گمان کرتے ہین یہہ کہ وہ اچھا کرتے ہین کام اولئک الذین
کفروا بایت ربہم ولقائہ یہہ لوگ ہین جنھون نے کفر کیا ہے ساتھہ آیتون پروردگار اپنے کے کہ قرآن ہے
یا دلائل توحید اور ملاقات اسکے یعنے ساتھہ بعث اور حشر کے کہ اسدم رویت ہوگی اہل اسکے کو فحبطت
اعمالہم پس کھوئے گئے عمل انکے کہ صورت مین اچھے معلوم ہوتے تھے اور ثواب انپر کچھہ نہ ملیگا فلا نقیم
لہم یوم القیمۃ وزنا پس نہ قائم کرینگے ہم واسطے اعمال انکے کے دن قیامت کے ترازو کہ اسمین تولین کیونکہ
نابود ہوگئے ہونگے یا وزن اور مقدار نہ رکھینگے بلکہ خوار اور بے اعتبار چھوڑ دینگے ذالک جزاؤہم جہنم
بما کفروا یہہ ہے کام جو کیا گیا تباہ کاری انکے کا بدلا انکا دوزخ ہے بسبب اسکے کہ کفر کیا انھون نے
واتخذوا ایتی ورسلی ہزوا اور پکڑا آیتون میری کو اور پیغمبرون میرے کو ٹھٹھا ان الذین امنوا وعملوا الصلحت
کانت لہم جنت الفردوس نزلا تحقیق وہ لوگ جو ایمان لائے کتاب اور رسول پر اور عمل کئے اچھے ہیگی واسطے
ان کے بہشتین فردوس کے یعنے باغات درختون والے کہ اکثر انکو رہین مہمانی لکھا ہے کہ اللہ تعالی نے
فردوس کو اپنے دست قدرت سے پیدا کیا ہے اور ہر روز دنیا کے دنون سے پچاس بار نظر کرکر فرماتا ہے کہ
ازدادی طیبا وحسنا لاولیائی زیادہ کر حسن اور جمال اور تازگی اور کمال اپنا واسطے دوستون میرے کے

ہ کیا ہو سونگی منزل ہے نزل پن عجیب حاصل ہے اور اس عبارت مین اشارہ ہے کہ ایسی دولت
ہوگی جسکے سامنے فردوس ایک ماحضر مختصر ہے اور وہ دولت کیا لقا ہے بیت رخسار یار کے مثل
ت نہین ہے کوئی دیدار کے برابر دولت نہین ہے کوئی ۞ بعضے کہتے ہین کہ فردوس بلندتر درجون
ت کا ہے ۞ کہ حضرت نے فرمایا فاذا سئلتم اللہ فاسئلوا الفردوس اور ایک قول ہے کہ ایک نام ہے جنت کے
مون مین سے کہ مومن وہان اترینگے خالدین فیہا لا یبغون عنہا حولا ۵ ہمیشہ رہینگے بیچ اسکے نہ چاہینگے
ن بہشتون سے بدلنا اور مکان کا کیونکہ سب مطلب انکی وہین موجود ہونگی قل لو کان البحر مدادا لکلمت
ربی ۞ کہہ اگر ہووے پانی دریائے محیط کا سیاہی واسطے لکھنے باتون پروردگار میرے کے یعنے معانی فراخی
اور معلومات اسکے کی لنفد البحر قبل ان تنفد کلمت ربی البتہ تمام ہوجاوے پانی دریا کا کیونکہ جسم ہے اور
جسم متناہی ہوتا ہے پس نہایت کو پہنچ جاوے پہلے اس سے کہ تمام ہووین باتین پروردگار میرے کی کیونکہ
غیر متناہی ہین پس سیاہی نامتناہی کلمات کو نامتناہی کو نلکھہ سکیگی ولو جئنا بمثلہ مددا اور اگرچہ لاوین
ہم برابر دریائے محیط کے مدد اس سیاہی کی یعنے جسقدر دریائے محیط ہے اتنی ہی اور سیاہی لاوین تو بھی
کلمات ربانی کو نلکھہ سکین سبب نزول اس آیت کا یہہ ہے کہ یہود نے مسلمانون کو کہا کہ تم قرآن مین پڑھتے ہو
ومن یوت الحکمۃ فقد اوتی خیرا کثیرا یعنے جو شخص دیا گیا حکمت پس تحقیق دیا گیا نیکی بہت اور زعم مین
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے یہہ ہے کہ انکو حکمت دی ہے پس علم تمہارا بہت ہوا اور پھر تم پڑھتے ہو
وما اوتیتم من العلم الا قلیلا یعنے نہین دیئے گئے علم سے مگر تھوڑا تطبیق اسکی کیونکر ہوگی اللہ تعالی نے یہہ
آیت نازل کی کہ علم الٰہی بے نہایت ہے اگرچہ کسیکو علم بہت ہو لیکن مقابل علم حق کے کم سے کم ہے بیت
قطرہ اس دریا کا ہے علم جہان ۞ ذرہ اس خورشید کا ہے یک عیان قل انما انا بشر مثلکم یوحی الی انما
الٰہکم الٰہ واحد کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سوا اسکے نہین کہ مین آدمی ہون مانند تمہارے اور دعوی احاطہ
کلمات اللہ کی باتون کی نہین کرتا مین اسقدر ہے کہ واسطے جبرئیل کے وحی کی جاتی ہے طرف میرے یہہ کہ معبود تمہارا
معبود ایک ہے بے شریک فمن کان یرجوا لقاء ربہ پس جو کوئی ہی امید رکھتا دیدار پروردگار اپنے
کی بہشت مین یا جو کوئی ڈرتا ہے ملاقات پروردگار اپنے کے سے یعنے بازگشت اپنے سے طرف اسکے دن
قیامت کے فلیعمل عملا صالحا پس چاہئے کہ عمل کرے عمل اچھے موافق رضائے الٰہی کے بحر الحقائق مین ہے
کہ عمل صالح متابعت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے اور چلنا طریق سنت پر انکے ظاہر مین کہ ترک دنیا
اور اختیار فقر اور دوام طاعت عبادت ہے اور باطن مین کہ جدا ہوکر خلق سے ملنا ساتھ حق کے ہے نظم
جو ہوتا تارک اسکو ہے جان کسست خلق کو پیوست حق جان منہہ اپنا خلق سے جسنے ہی موڑا تعلق ماسوائے



اللہ سے ہی جوڑا وہ جب میدان عرفان کا بہادر بحر عشق مولی کے بہادر لکھا ہے کہ جندب بن زبیر عامریؓ
نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ میں عمل اللہ واسطے کرتا ہوں لیکن جو کوئی اس سے آگاہ
ہوتا ہے خوش ہوتا ہوں آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالی اس عمل کو کہ جسمیں غیر اسکا شریک ہو قبول نہیں کرتا
موافق فرمانے آپ کے یہہ آیت اتری وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا اور چاہیے بندے کو کہ عمل اچھے
رکھے نہ شریک لاوے ساتھ عبادت پروردگار اپنے کے کسیکو یعنی ریا اور سمعہ سے اعمال اپنے بچاوے کہ
ریا شرک اصغر ہے اور عملوں کو کرتی تباہ اور بدتر شرک جو اصغر ہے بچو اس سے بھی مومنو تم دور
رہو اس سے بھی بندگی بس خاص خدا کی کرو سمعہ سے دور اور ریا سے بچو بندگی دکھلانے کو مت کیجئے
متقی کہلانیکو مت کیجئے جو کہ عمل ہو سو برائے خدا سب میں ہو ملحوظ رضائے خدا اس سے سنو نکتہ باریک
اور یہ پاؤ جو توفیق تو کرلو یہہ طور ظاہر و باطن ہو برائے خدا چاہو خدا سے نہ سوائے خدا دمبدم اسکی بجا رہے جستجو
اور معطل رہے کچھ آرزو رکھتے ہو جو ہوس دو جہان خواہش دل اور تمنائے جان یاد میں سب
اسکی بھلا دیجئے رنگ محبت کا دکھا دیجئے دل میں اسیکا رہے ہر دم خیال غیر کے خطرے سے خطرہ ہو
محال دیدۂ بینا ہو ہر ایک سو حسن محو تجلی رہے روح و بدن اے میرے مولی میرے
والی ولی مجھکو عطا کر بطفیل نبی اور جو مسلمان ہیں بھائی میرے فضل سے
سب کو ہی رتبہ تو دے دنیا میں تیرے ہی رہیں سب مدام
چاہیں تجھی کو ہو مطلب تمام

تمت